القرآن الكريم
مترجم
عام فہم، آسان اور بار بط ترجمۂ قرآن
تفسیری و توضیحی تشریحات سے مزین
بین السطور ترجمہ: مولانا عبدالماجد دریابادیؒ
توضیحی ترجمہ: محمد حسان نعمانی ندوی
الفرقان بک ڈپو
114/31 نظیر آباد، لکھنؤ

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

توجب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو

شیطان مردود (کے اثر) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝

لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

بیشک یہ (قرآن) بڑا باوقار ہے۔

محفوظ کتاب (لوح محفوظ) میں (یہ پہلے سے درج) ہے۔

اس (قرآن) کو نہیں چھوتے مگر پاک لوگ۔

تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا ہوا ہے رب العالمین کی طرف سے۔

(سورۂ واقعہ: آیت ۷۷ ۸۰)

اس قرآن کریم کے

توضیحی ترجمہ کے سلسلہ میں

تعارف، مرتب کی ضروری گذارشات اور ممتاز علماء کرام کے

بیش بہا تاثرات و تحسینی کلمات آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ فاتحہ مکی ہے۔ اس میں سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان، بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ

(ساری) تعریف اللہ کے لئے ہے (وہ) جہانوں کا مُربّی (۱)۔ (وہ) رحمٰن

الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ

(وہ) رحیم (۲) (وہ) مالک روزِ جزاء کا (۳)۔ ہم بس تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

عبادت کرتے ہیں اور بس تجھی سے مدد چاہتے ہیں (۴)۔ چلا ہم کو سیدھا

الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

راستہ (۵)۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ہے (٦)۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

نہ وہ لوگ جو زیرِ غضب آ چکے ہیں، اور نہ جو بھٹکے ہوئے ہیں (۷)۔

توضیحی ترجمہ

سورۂ فاتحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شروع اللہ کے نام سے
جو بیحد مہربان، نہایت رحم والا ہے

(یہ سورت اگرچہ اپنے نزول میں سب سے پہلی نہیں ہے لیکن قرآن کی کتابی ترتیب میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو سب سے پہلی سورت بنایا ہے۔ اس کے متعدد نام حدیث میں آئے ہیں، سب سے معروف نام "سورۃ الفاتحہ" ہے۔ اس میں بندوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ ان الفاظ میں اپنے خالق ورازق کے سامنے عرض مدعا کیا کریں۔ اصل دعا سے پہلے بندے سے چار اہم اقرار کرائے گئے ہیں۔)

(۱) صرف اور صرف اللہ ہی ہے جو تمام جہانوں کا رب اور پروردگار ہے۔

(۲) لہٰذا صرف وہی ہر طرح کی تعریف کے لائق ہے۔

(۳) وہ بیحد مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ (یعنی تمام جہانوں کی جو ربوبیت اس نے کی ہے وہ اپنی شانِ رحیمی کی وجہ سے کی ہے، نہ اس کے لئے وہ مجبور ہے اور نہ کسی صلے اور عوض کی اُسے لالچ ہے)

(۴) بدلہ کے دن (یعنی قیامت) کا بھی وہی مالک ہے (اگرچہ رب العالمین میں بدلہ کا دن آ گیا لیکن اس کا الگ خصوصی ذکر یوں کیا کہ اُس دن کسی کو ملکیت کے وہ محدود اختیارات بھی حاصل نہ ہوں گے جو اس دنیا میں حاصل ہیں۔ پھر یہ اہم اور بنیادی اقرار کرا کے بندہ کو ان الفاظ میں اللہ سے مانگنا سکھایا کہ)

(اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ (ہماری اولیں اور سب سے بڑی گزارش یہ ہے کہ) ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ اُن لوگوں کے راستے (پر) جن پر تیرے انعامات ہوئے، نہ (کہ ان کے راستہ پر) جو تیرے غصہ وغضب کے تحت آ چکے ہیں، اور نہ (اُن کے راستہ پر) جو گمراہ ہو چکے ہیں۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَثَمَانُوْنَ آيَةً وَأَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ بقرہ مدنی ہے، اس میں ۲۸۶ آیات اور ۴۰ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى

الف لآم میم ۔(۱)۔ یہ کتاب، کہ کوئی شبہ اس میں نہیں، ہدایت ہے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ

(اللہ سے) ڈر رکھنے والوں کے لئے (۲)۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں، اور نماز کی پابندی

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ

کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں (۳)۔ اور

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

جو ایمان رکھتے ہیں اس (کتاب) پر بھی جو آپ پر نازل کی گئی، اور اُن (کتابوں) پر بھی جو آپ سے پہلے

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ

(نبیوں پر) نازل کی گئیں اور آخرت پر بھی وہ (پورا) یقین رکھتے ہیں (۴)۔ یہی ہیں اپنے رب کی

رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

طرف سے ملی ہوئی ہدایت پر اور یہی ہیں (پوری طرح) کامیاب (۵)۔ بیشک جن لوگوں نے کفر

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٦

اپنا لیا ہے، اُن کے لئے برابر ہے خواہ آپ اُن کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے (۶)۔

توضیحی ترجمہ

سورۂ بقرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الف لآم میم ۔ (یہ حروف الگ الگ ہی پڑھے جاتے ہیں، اسی وجہ سے ان کو حروفِ مقطعات کہا جاتا ہے۔ ان کے معنی اور ان سے بعض سورتوں کے شروع کرنے کی وجہ اللہ اور اس کے رسول نے نہیں بتائی)

(۲) اس کے کتابِ الٰہی ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے (اور نہ ہی اس کے مندرجات میں کوئی بھی بات قابلِ شک ہے، ہاں) اس سے ہدایت وہی حاصل کرسکیں گے جو اللہ کا خوف اور ڈر اپنے دل میں رکھتے ہوں۔ (کیونکہ جو اللہ سے ڈرتا ہوگا وہی حق کا متلاشی ہوگا۔ وہی اس کی فکر کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے کام کون سے ہیں جن پر عمل کیا جائے اور کن چیزوں سے وہ ناراض ہوتا ہے، اُن سے بچا جائے۔ یعنی اس کتاب سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے فکر اور ارادہ ضروری ہے)

(۳،۴،۵) (اب اس کے بعد ان خدا سے ڈرنے والوں کی پہچان بتائی کہ) وہ وہ ہیں جو (اس منزل پر پہونچ جائیں کہ اُن کے دل) غیب کی باتوں (جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات، اس کی صفات، جنت، دوزخ، ملائکہ، وغیرہ کی جو حقیقتیں پیغمبروں کے ذریعہ ان تک پہونچی ہیں) پر ایمان لے آئیں۔ اور (اُن کے بدن دینی احکامات پر عمل کریں، جیسے رعایت حقوق کے ساتھ) پابندی سے نماز ادا کرنے لگیں، اور وہ ہمارے (یعنی خدا کے) دیے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کیا کریں اور اللہ کی اس کتاب (قرآن پاک) پر اور اس سے پہلے نازل ہونے والی تمام کتب الٰہیہ پر بھی ایمان لے آئیں (یعنی اُن کو سچا سمجھیں) نیز آخرت پر بھی یقین رکھیں (جو لوگ ایسا کریں گے) وہی لوگ ہوں گے جو اس دنیا میں بھی ہدایت پائیں گے اور آخرت میں بھی کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

(اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر اپنا اچھا اور برا سمجھنے کی فطری استعداد رکھی ہے، اور اپنے بارے میں فیصلہ کا اس کو اختیار دے رکھا ہے، اب اگر وہ حق کی جستجو کر کے اس کو پالیتا ہے اور اس کے مطابق زندگی گزارتا ہے تو وہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو راہ حق نہیں ملتی لیکن وہ جستجو کا دروازہ بند نہیں کرتا تو اس کے لئے بھی امید ہے کہ کبھی نہ کبھی وہ راہ حق کو پالے گا لیکن اگر وہ جانتے بوجھتے غلط راہ پر چلنے کا فیصلہ کرلیتا ہے تو ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے فرماتے ہیں کہ)

(۶) جن لوگوں نے کفر اختیار کرنے کا فیصلہ ہی کرلیا تو اب ان کو آپ ڈرائیں یا نہ ڈرائیں (بلکہ کسی اور طریقہ سے ان کو سمجھانے کی کوشش کریں) وہ ایمان لانے والے نہیں۔ (لہٰذا آپ اُن کی بابت فکر مند نہ ہوں)

وقف غفران عند المتاخرین ۔ معانقہ ۔ الجزو الاول ۱

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

مہر لگادی ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کے

قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ

دلوں پر، اور اُن کے کانوں پر، اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے،

غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۧ وَمِنَ النَّاسِ

اور اُن کے لئے ایک بڑا (ہی) عذاب ہے (۷)۔ اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو

مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا

کہتے ہیں ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور یوم آخرت پر حالانکہ وہ (بالکل ہی) ایمان والے نہیں

هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ

ہیں (۸)۔ وہ (اپنے خیال میں) دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو، حالانکہ (فی الواقع)

وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

وہ کسی کو دھوکہ نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو، اور (وہ) اس کا احساس بھی نہیں رکھتے (۹)۔

فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ

اُن کے دلوں میں بیماری ہے، سو اللہ تعالیٰ نے بڑھادی اُن کی بیماری اور اُن کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

عذاب دردناک (ہونا) ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ کہتے تھے (۱۰)۔ اور جب اُن سے کہا

لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝

جاتا ہے کہ زمین پر فساد (وبگاڑ) نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں ارے ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں (۱۱)۔

(۷) (اُن کے اِس عمل کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں، کانوں، کو (گویا) سیل بند کردیا ہے (اب ہدایت کی کوئی بات نہ اُن کے دل تک پہونچ سکتی ہے اور نہ وہ اُس کو سن ہی سکتے ہیں) اور اُن کی آنکھوں پر بھی پردہ (ڈال دیا) ہے (اب اُن کی آنکھیں حق کو نہیں دیکھ سکتیں) اور اُن کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر ہو چکا) ہے۔

ع ۱ ۱

(۸) (اوپر کی آیتوں میں ایمان والوں اور کافروں کے تذکرہ کے بعد اب منافقین کا ذکر ہے) لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اللہ پر اور یوم آخرت پر، حالانکہ وہ (دل سے) ایمان نہیں لائے ہیں۔

وقف لازم

(۹) (وہ اپنی دانست میں) اللہ کو اور مومنین کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اُن کو اِس کا پتہ نہیں تھا کہ اصل میں وہ خود کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

(۱۰) ان (منافقین) کے دلوں میں (نفاق، دین اسلام سے نفرت، مسلمانوں سے حسد اور عناد کی) بیماری پہلے سے موجود تھی، اللہ تعالیٰ نے (اسلام کو غالب کر کے اور مسلمانوں کو عروج پر گامزن کر کے) اُن کے مرض کو اور بڑھادیا۔ (اُن کے) اس جھوٹ (یعنی ایمان باللہ و ایمان بالآخرت کے جھوٹے دعوے) کے سبب اُن کے لئے دردناک عذاب (تیار کیا گیا) ہے۔

(۱۱) جب ان (منافقین) سے کہا جاتا ہے کہ زمین پر بگاڑ نہ پھیلاؤ (یعنی اُن کو اُن کی حرکتوں سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اس کے جواب میں) کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں (اور چاہتے ہیں کہ سب پہلے کی طرح مل جل کر رہیں)

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ

کیا خوب! یہی لوگ تو ہیں فساد وبگاڑ پھیلانے والے لیکن یہ اس کا احساس بھی نہیں رکھتے (١٢)۔ جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ ایمان

اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا أَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ أَلَآ إِنَّهُمْ

لاؤ ویسا جیسا ایمان لائے ہیں لوگ۔ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ویسا ایمان لائیں جیسا ایمان لائے ہیں کم عقل۔ جان لو، کم عقل تو خود یہی

هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ

لوگ ہیں لیکن انہیں خبر (بھی) نہیں (١٣)۔ اور جب وہ (منافقین) ملتے ہیں ایمان والوں سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاچکے ہیں،

وَإِذَا خَلَوْا إِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا إِنَّا مَعَكُمْ ۙ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾

اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو آپ کے ساتھ ہیں، ہم تو بس (اُنھیں) بنا رہے تھے (١٤)۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾ أُولٰٓئِكَ

اللہ انھیں بنا رہا ہے اور وہ انھیں ڈھیل دے رہا ہے تو وہ اپنی سرکشی میں سرگرداں ہو رہے ہیں (١٥)۔ یہ وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا

جنھوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلہ میں خرید لیا ہے، تو نہ ان کو اُن کی اس تجارت سے نفع ہوا اور نہ ہی انھیں

مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ أَضَاءَتْ

ہدایت ملی (١٦)۔ اُن کی (عجیب) مثال تو ان کی سی (عجیب) مثال ہے، جنھوں نے آگ جلائی پھر جب آگ نے

مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾

اپنے اردگرد کو روشن کر دیا تو اللہ نے اُن کی بینائی چھین لی اور اُن کو تاریکی میں چھوڑ دیا کہ اُنہیں کچھ نظر نہیں آتا (١٧)۔

صُمٌّ ۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾ ۙ أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ

(وہ) بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، تو اب وہ واپس نہ ہوں گے (١٨)۔ یا (یوں سمجھو کہ) جیسے زور کی بارش

فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ أَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

(ہو رہی) ہو آسمان سے، اس میں تاریکی بھی ہو اور گرج و چمک بھی، لوگ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسے لیتے

مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾

ہوں کڑک کی وجہ سے موت کے اندیشہ سے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کافروں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے (١٩)۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا

قریب ہے کہ بجلی اُچک لے اُن کی بینائی، جب وہ اُن پر چمکتی ہے تو وہ چلنے لگتے ہیں اس کی روشنی

توضیحی ترجمہ

(١٢) (اُن کے جواب میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے فرماتا ہے کہ) خبردار! ان کی باتوں میں نہ آجانا، اصل فساد پھیلانے والے یہی ہیں اور اگر واقعی وہ ایسا سمجھتے ہیں، پھر تو ان میں صحیح اور غلط کی تمیز ہی ختم ہوگئی ہے۔

(١٣) جب اُن (منافقین) سے کوئی یہ کہتا کہ تم ویسا ایمان کیوں نہیں لاتے جیسا (مسلمان) لوگ لائے ہیں، تو جواب دیتے کہ کیا ہم (بھی اِن) بیوقوفوں کی طرح ایمان لے آئیں؟ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جان لو! (اصل میں) بے وقوف و کم عقل وہ خود ہیں (کہ ایمان کی بجائے کفر یا نفاق کو اختیار کرتے ہیں) اور اس پر مزید یہ کہ اُن کو اس کا احساس بھی نہیں۔

(١٤) (ان منافقین کا رویہ یہ ہے کہ) جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اُن کو اپنے ایمان لانے کا یقین دلاتے ہیں، اور جب اپنے سرداروں (یا قریش و یہود کے سرداروں) کے پاس ہوتے ہیں (اور وہاں کوئی ایمان والا نہیں ہوتا) تو اُن سے کہتے ہیں کہ ہم تو آپ کے ساتھ ہیں، ہم تو اُن سے مذاق و تفریح کر رہے تھے، اُن کو بنا رہے تھے۔

(١٥) (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) اللہ بھی ویسا ہی معاملہ اُن کے ساتھ کرتا ہے (کہ اُن کو سرکشی پر نہ متنبہ کرتا ہے اور نہ پکڑتا ہے، بلکہ) ڈھیل دیتا جاتا ہے اور وہ (سمجھ بھی نہیں پاتے کہ اصل مذاق تو ان کے ساتھ ہو رہا ہے) آنکھ بند کیے اس میں بڑھتے جاتے ہیں۔

(١٦) یہ (منافقین) وہ ہیں جنھوں نے (دنیاوی فائدے کی امید پر) ہدایت سے گمراہی کا سودا کیا، لیکن اُن کی تجارت سودمند یا نفع بخش نہیں ہوئی، اور وہ ہدایت سے بھی محروم رہے۔

(١٧) (ان منافقین کی حالت و کیفیت کو اللہ تعالیٰ نے دو مثالوں سے سمجھایا ہے) ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی روشنی زائل کر دی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔

(١٨) (حق آشکارا ہونے پر بھی انھوں نے نفاق کو اختیار کیا تو اُن کا حال یہ ہوگیا کہ اب) نہ وہ کچی بات سن سکتے ہیں اور نہ کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی دیکھ سکتے ہیں (لہٰذا اب) وہ راہ راست پر نہیں لوٹ سکتے۔

(١٩) (اور) دوسری مثال یہ (بیان فرمائی) کہ اندھیری رات میں قافلہ چلا جا رہا ہے، سخت بارش ہو رہی ہے، بادلوں کی خوفناک گرج و چمک اتنی زبردست ہے کہ اہل قافلہ کو لگ رہا ہے کہ جیسے آج تو یہ بجلی ہم پر ہی گرے گی اور ہماری جان لے لے گی۔ ڈر کے مارے انھوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں (تو اس سے وہ موت سے تو نہیں بچ سکتے، اسی طرح منافقین بھی جو تدبیریں اختیار کرتے ہیں ان سے وہ اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے) اور (خصوصاً جبکہ) اللہ تعالیٰ نے ان کو پوری طرح سے گھیرے میں بھی لے رکھا ہے۔

(٢٠) (ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ) جیسے بجلی کی یہ چمک ان کی بینائی لے لے گی، لیکن جب بھی بجلی اُن کے لئے روشنی کر دیتی ہے تو وہ چل پڑتے ہیں

فِيهِ ۙ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ

اس کی روشنی میں، اور جب اُن پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو رُک کر کھڑے ہو جاتے ہیں، اور اگر اللہ چاہتا تو

بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾

سلب کر لیتا اُن کی سننے اور دیکھنے کی طاقت، بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(۲۰)۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ

اے انسانو! عبادت (اختیار) کرو اپنے رب کی، جس نے تم کو پیدا کیا اور اُن کو بھی جو تم سے پہلے گذر چکے

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا

تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ (۲۱)۔ وہ وہی (پروردگار) ہے جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو فرش

وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ

اور آسمان کو چھت، اور اُتارا آسمان سے پانی، پھر اس (پانی) کے ذریعہ (زمین سے)

الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾

پیدا وار نکالی تمہارے کھانے کے لئے۔ پس مت ٹھہراؤ اللہ کا کوئی مقابل جانتے بوجھتے (۲۲)۔

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ

اور اگر تم کسی شک میں (مبتلا) ہو اس کتاب کے بارے میں جو ہم نے اپنے (ایک خاص) بندے پر نازل کی، تو بنا لاؤ اس

مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾

کی جیسی ایک ہی سورت، اور (اس کام کے لئے) تم اللہ کے مقابلہ میں اپنے حمایتیوں کو بھی بلا لو، اگر تم سچے ہو (۲۳)۔

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا

پھر اگر تم (ایسا) نہ کر سکو اور ہرگز ایسا نہیں کر سکو گے، تو پھر ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

ہیں، تیار کی گئی ہے کافروں کے لئے (۲۴)۔ اور خوش خبری سُنا دیجئے (اے پیغمبر) اُن لوگوں کو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ

اور انھوں نے نیک عمل کیے کہ اُن کے لئے ایسی (بہشت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جب

كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا

کبھی (وہاں) اُن کو کھانے کو دیا جائے گا کوئی پھل تو وہ بول اُٹھیں گے کہ یہ تو وہی (پھل) ہے جو ہم کو مل چکا ہے

توضیحی ترجمہ

اس (کی روشنی) میں، اور جب پھر اندھیرا ہو گیا تو پھر رک گئے ۔ (یہی حال ان منافقین کے تذبذب کا ہے، اس تذبذب کی بنا پر) اگر اللہ چاہتا تو ان کی سماعت و بصارت چھین لیتا وہ تو ہر چیز پر قادر ہے (لیکن اس نے ان کو ڈھیل دے رکھی ہے)

(۲۱) (یہاں سے اس ہدایت کا بیان اور اس دعوت کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے جس کے لئے قرآن مجید نازل کیا گیا۔ فرمایا جا رہا ہے کہ) اے لوگو! بندگی اختیار کرو اس رب کی جس نے تم کو اور تم سے پہلے آنے والوں (یعنی تمہارے آباؤ اجداد اور سابقہ نسلوں) کو پیدا کیا تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ (اور پھر اس کے عذاب سے بچ سکو گے)

(۲۲) اس اللہ کی بندگی اختیار کرو جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے بارش نازل کی، پھر اس بارش سے زمین سے طرح طرح کی پیداوار نکالی، اور اس طرح تمہارے لئے رزق کا سامان مہیا کیا۔ (یعنی اللہ نے صرف تم کو پیدا ہی نہیں کیا بلکہ رہنے اور کھانے پینے کا بھی بندوبست کیا) اور تمہیں اس سب کا علم بھی ہے (کہ یہ سارا نظام اللہ کا پیدا کردہ ہے تو وہی بندگی کا سزاوار ہے) تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ (اب تمہارے لئے یہ کسی طرح جائز نہیں)

(۲۳) اور اگر تمہیں اس کے بارے میں شک ہے جو ہم نے اپنے ایک خاص بندے پر نازل کیا ہے (کہ یہ خدائی کلام ہے) تو اس کی جیسی ایک سورت ہی بنا کر دکھاؤ، اور (اگر تم سے تنہا یہ کام نہ ہو سکے تو) اللہ کے علاوہ جس کو چاہو اس کام میں شریک کر لو (لیکن یہ کام کر کے دکھاؤ) اگر واقعی تم (اپنے اظہار شک میں) سچے ہو۔

(۲۴) اور اگر تم (اس کی جیسی ایک سورت بھی بنا کر پیش) نہ کر سکو اور بلا شبہ کر بھی نہ سکو گے (کیونکہ یہ انسانی کلام نہیں ہے کہ اس کو انسان بنانے میں کامیاب ہو سکے) تو اب تمہیں (اپنے انکار اور شک کی بنا پر) دوزخ کی آگ سے بچنے کی فکر کرنا چاہئے (اس آگ سے) جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اور جو خاص طور پر کافروں (یعنی انکار کرنے والوں) ہی کے لئے تیار کی گئی ہے۔

(۲۵) (حق کا انکار کرنے والوں کے لئے تو دوزخ ہے) اور (اے رسولؐ) آپ خوش خبری سنائیں اُن لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ اُن کے لئے جنت ہے (جو ایسے پُر بہار باغات پر مشتمل ہے) جن کے دامن میں نہریں رواں دواں ہیں، پھر اُس میں بے شمار ذائقوں والے پھل ہیں۔ اور ان پھلوں میں ذائقوں کی اتنی کثرت اور ان میں اتنا تنوع ہے کہ جب جنتیوں کو کوئی پھل دیا جائے گا تو اس کی شکل وصورت دیکھ کر وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی پھل ہے جو مل چکا ہے ہمیں

مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ

پہلے اور اُنھیں وہ (واقعی) دیا ہی جائے گا ملتا جلتا ہوا۔ اور اُن کے لئے اُس (جنت) میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی،

وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا

اور وہ اُس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے (۲۵)۔ بے شک اللہ تعالیٰ ذرا نہیں شرماتے اس سے کہ مثال بیان کریں مچھر

مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ

تک کی یا اس سے بھی بڑھ کر (کسی اور چیز کی) سو جو لوگ ایمان لائے وہ تو یہی سمجھیں گے کہ یہ (مثال) جو ان کے رب

الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ

نے بیان کی ہے بالکل حق ہے اور مناسب ترین ہے۔ البتہ جو لوگ کفر اختیار کئے ہوئے ہیں وہ یہی کہتے رہیں گے کہ اس

بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ

مثال سے اللہ کا کیا مقصد تھا؟ گمراہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس مثال سے، بہت سوں کو اور بہتوں کو اسی سے ہدایت بھی دیتا ہے۔

بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ

ہاں وہ گمراہ کسی کو (بھی) اس سے نہیں کرتا بجز بے حکمی کرنے والوں کے (۲۶)۔ جو اللہ سے اپنے معاہدہ کو اس کے

مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ

استحکام کے بعد توڑتے ہیں، اور جس چیز کو اللہ نے حکم دیا تھا جوڑے رکھنے کا اُسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے

فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَ

ہیں، بس یہی لوگ تو ہیں گھاٹے میں رہنے والے (۲۷)۔ تم لوگ کس طرح کفر کر سکتے ہو اللہ سے حالانکہ تم بے جان تھے اور

كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾

اس نے تم کو زندگی بخشی، وہی پھر تمہیں موت دے گا اور وہی پھر زندہ کرے گا پھر تم اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے (۲۸)۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى

وہ (اللہ) وہی ہے، جس نے پیدا کیا تمہارے لئے جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کا سب، پھر توجہ فرمائی آسمان کی

السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ

طرف اور اس کو سات آسمانوں کی شکل میں استوار کیا، اور وہ (اللہ) ہر چیز سے باخبر ہے (۲۹)۔ اور (یاد کرو اس

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا

وقت کو) جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر (اپنا) نائب بنانے جا رہا ہوں۔ وہ بولے

وقف لازم

ع ٣

توضیحی ترجمہ

پہلے بھی، اور (ان کا یہ خیال درست ہوگا کیونکہ) اس شکل وصورت کا پھل اُنھیں پہلے مل چکا ہوگا (لیکن اس کی لذت پہلے ملے پھل سے کہیں مختلف اور کہیں اعلیٰ ہوگی) اور (جنت میں ان نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے وہ تنہا نہیں ہونگے) ان (کی رفاقت) کے لئے پاکیزہ بیویاں بھی ہوں گی (کیونکہ اگر پاکیزہ دل پسند رفیق ہمراہ ہو تو پھر نعمتوں کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے، پھر سب سے بڑی بات یہ کہ ان کے ایمان لانے اور نیک عمل کرنے کے بدلے اُن کو جو یہ انعامات ملیں گے ان کا کوئی خاتمہ نہیں ہوگا) وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

(۲۶) (منکرین قرآن کے اس چیلنج کے جواب میں جب کوئی سورت بنا کر پیش نہیں کر سکے تو انھوں نے کہنا شروع کیا کہ بڑی اور عظیم شخصیتیں اپنے کلام میں ذلیل اور حقیر چیزوں کے ذکر سے اجتناب کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جو سب سے اعلیٰ و برتر ہے کیسے اپنے کلام میں مچھر، مکھی اور مکڑی جیسی چھوٹی چیزوں کا تذکرہ فرمایا؟ لہٰذا یہ کلام الٰہی نہیں ہوسکتا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا) کہ ان کا ذکر مثالوں میں کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ذرا نہیں شرماتے کہ مچھر کی مثال بیان کریں یا اس سے بڑھ کر (کسی اور چھوٹی چیز کی) اب جو اہل ایمان ہیں وہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ یہ مفید مثالیں اللہ عزوجل ہی کی بیان کردہ ہیں، ہاں جو منکر ہیں وہ اس طرح کا اعتراض کرتے ہیں۔ اس مثال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بہتوں کو گمراہ کیا اور بہتوں کو ہدایت دی، گمراہ اُنھیں کو کرتا ہے جو پہلے ہی سے فاسق یعنی حکم عدولی کرنے پر کمربستہ تھے۔

(۲۷) (فاسق یعنی نافرمان وہ ہیں) جو اللہ سے کیے ہوئے پختہ معاہدے (کی پرواہ نہیں کرتے اور اس) کو توڑتے ہیں اور ان چیزوں کو کاٹتے ہیں جن کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے (یعنی اللہ کے دین اور اس کے احکام سے مطلوبہ رشتہ قائم نہیں رکھتے) اور ساتھ ہی روئے زمین پر فساد برپا کیا کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہر طرح سے گھاٹے ہی گھاٹے میں ہیں۔

(۲۸) (کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں اگر تم صرف اپنے بارے میں غور کرو) کیسے تم اللہ کے وجود کا انکار کر سکتے ہو، حالانکہ تم (اچھی طرح جانتے ہو کہ ماں کے پیٹ میں جان ڈالے جانے سے پہلے جن شکلوں میں بھی تھے) بالکل بے جان تھے، تو اس (اللہ) نے تم کو زندگی دی، اب وہی اللہ تمہیں ایک بار پھر موت دے کر بے جان کر دے گا اور (یہ بھی مان لو کہ پھر وہی تمہیں (قیامت میں) زندہ کرے گا اور تم دوبارہ اُسی کی طرف (حساب وکتاب کے واسطے) لے جائے جاؤ گے۔

(۲۹) اسی (اللہ) نے پہلے زمین کی ہر چیز کی تخلیق تمہارے لئے کی، اس کے بعد آسمان کی تشکیل کی اور سات آسمانوں کی شکل میں اُسے استوار کیا، اور (یہ سارا نظام اس نے بے مقصد نہیں بنایا) وہ اس کی ضرورت، مقصد اور فوائد سے بخوبی واقف ہے۔

(۳۰) (یہاں انسان کی تخلیق کے واقعہ کو یاد دلاتے ہوئے بتایا ہے کہ) تمہارے رب نے (اس موقع پر) فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین پر اپنا نائب بنانے جا رہا ہوں، تو انھوں نے عرض کیا کہ

اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ

کیا تو اس میں ایسے کو بنائے گا جو اس میں فساد برپا کرے گا اور خون بہائے گا جبکہ ہم تیری حمد کی تسبیح کرتے رہتے ہیں

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ

اور تیری پاکی پکارتے رہتے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا، یقیناً میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (۳۰)۔ اور سکھادیے

اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَي الْمَلٰۗىِٕكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِــُٔوْنِىْ

(اللہ نے) آدم کو چیزوں کے نام کُل کے کُل، پھر اُنھیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا، پھر فرمایا بتلاؤ ان کے نام اگر تم

بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ

(اپنے گمان میں) سچے ہو (۳۱)۔ وہ (فرشتے) بولے، تو پاک ہے، ہمیں تو کچھ علم نہیں، مگر ہاں صرف وہ علم جو تو نے

اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ

ہمیں دیدیا، بیشک تو ہی ہے علم والا، حکمت والا (۳۲)۔ (اللہ نے) فرمایا: اے آدم! بتلادو انھیں ان (چیزوں) کے

بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَھُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ

نام۔ پھر جب انھوں نے ان کے نام بتائے تو (اللہ نے) فرمایا: میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین

اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ

کی چھپی ہوئی چیزیں جانتا ہوں، اور جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو چھپاتے ہو اس کا بھی مجھے (پورا) علم

تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ

ہے (۳۳)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے جھکو، تو وہ (سب) جھکے مگر ابلیس (نہ

اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ڭ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ

جھکا) اس نے انکار کیا اور تکبر میں آ گیا۔ اور کافروں میں سے ہو گیا (۳۴)۔ اور ہم نے کہا اے آدم! تم اور تمہاری

وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِهِ

بیوی جنت میں رہو، اور دونوں اس میں سے جو چاہو خوب کھاؤ، اور (دیکھو) اس درخت کے پاس (بھی) نہ جانا ورنہ تم

الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا

گنہگاروں میں سے ہو جاؤ گے (۳۵)۔ پھر (ایسا ہوا کہ) شیطان نے اس درخت کے بارے میں دونوں کو بہکا دیا اور جس

مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى

میں وہ تھے اس سے انھیں نکلوا دیا، اور ہم نے کہا (اب) تم سب نیچے اُتر جاؤ، ایک دوسرے کے دشمن ہو کر، اور (اب) تمہیں

توضیحی ترجمہ

کیا آپ ان کو اپنا نائب بنانے جارہے ہیں (جن کے بارے میں ہم سمجھتے ہیں کہ ان میں ایسے بھی ہوں گے) جو زمین پر فساد پھیلائیں گے، اور خون بہائیں گے (ہم اس خدمت کے لئے حاضر ہیں، ہمارے اندر ایسی کوئی خرابی بھی نہیں ہے) ہم تو بس تیری حمد کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے رہتے ہیں، فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) کہ مجھے علم ہے (کہ اس منصب کی نیابت کے لئے کون موزوں ہے) تم کیا جانو۔

(۳۱) (پھر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسان آدم علیہ السلام کی امتیازی صفات کا مظاہرہ کرا کے فرشتوں سے اس طرح اہلیت تسلیم کرائی) پہلے آدمؑ کو کائنات کی تمام چیزوں کے نام (اور آثار وخواص) کا علم دیا پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور ان سے فرمایا کہ (اگر واقعی تم یہ سمجھتے ہو کہ تم اس ذمہ داری اٹھانے کے اہل ہو تو) بتاؤ (یہ چیزیں کیا ہیں؟) ان کے نام کیا ہیں؟

(۳۲) فرشتوں نے عرض کیا (اے اللہ) آپ پاک ہیں (ہر نقص سے اور شائبۂ بے علمی سے) ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جو آپ نے ہمیں دیدیا (ہمارے علم کو آپ کے علم سے کیا نسبت؟) علیم وحکیم تو فقط آپ ہی ہیں۔

(۳۳) (فرشتوں کے اس اعترافِ بے علمی کے بعد اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے) فرمایا: اے آدم! اب تم ان کو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ جب انھوں نے ان کے نام بتادیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی وہ چیزیں بھی جانتا ہوں جو مخلوق سے چھپی ہوئی ہیں اور تمہارا ظاہر اور باطن (یعنی تمہارے دل میں کیا ہے اور تم کیا ظاہر کرتے ہو وہ سب) بھی جانتا ہوں۔

(۳۴) (پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری مخلوقات، ملائکہ و جنات وغیرہ سے انسان کی عظمت تسلیم کرائی، وہ فرماتا ہے) اور جب ہم نے انھیں حکم دیا کہ آدم کی تعظیم کے لئے ان کے سامنے سرنگوں ہوں۔ تو انھوں نے حکم کی تعمیل کی اور فوراً سر جھکا دیا، لیکن ابلیس نے نہ صرف یہ کہ سر نہیں جھکایا، بلکہ صاف انکار کردیا اور غرور میں آگیا (یہ انکار اس کے کبر کی بنا پر تھا جو اس میں خود کا پیدا کردہ تھا) اور اس نافرمانی نے اسے کافروں میں داخل کردیا۔

(۳۵) اور (پھر) ہم نے آدمؑ کو حکم دیا کہ وہ اور اُن کی اہلیہ جنت میں رہیں، وہاں کی نعمتوں میں سے جو چاہیں جہاں سے چاہیں کھائیں بس ایک خاص درخت کے قریب نہ جائیں۔

(۳۶) پھر شیطان نے آدم اور ان کی اہلیہ حوا کو اس درخت کے متعلق (کچھ غلط سلط باتیں بتا کر) بہکا دیا (جس کی تفصیل سورہ اعراف کی آیت ۲۰۔۲۱ میں ملتی ہے) اور ان کو جنت اور اس کے عیش سے نکلوا دیا، حکمِ ربانی ہوا کہ نیچے زمین پر جاؤ (زمین جنت کی طرح امن ہی امن کی جگہ نہیں ہے وہاں برائیاں، جھگڑا وفساد اور خونریزی ہوگی، اب تمہاری نسل وہیں آباد ہوگی، وہاں) کچھ ایسے بھی ہوں گے جو ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ (اب) تمہارے لئے

الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

زمین پر ہی رہنا ہے، اور ایک میعاد تک نفع اٹھانا ہے (۳۶)۔ پھر آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ الفاظ سیکھ لئے،

فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ

پھر اللہ نے اُن کی توبہ قبول کر لی، وہ تو ہے ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان (۳۷)۔ (اور) ہم نے حکم دیا کہ تم سب

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اس سے نیچے اُتر جاؤ، پھر اگر تمہیں میری طرف سے کوئی ہدایت پہونچے تو جو کوئی پیروی کرے گا میری ہدایت کی تو اُن کو

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۤئِكَ اَصْحٰبُ

لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۳۸)۔ اور جو لوگ کفر کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہی ہیں

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ

دوزخ والے، وہ اس میں (ہمیشہ) پڑے رہیں گے (۳۹)۔ اے بنی اسرائیل! یاد کرو میرا وہ انعام جو میں نے تم پر کیا اور پورا کرو

اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ

مجھ سے میرا وعدہ، میں پورا کروں گا تمہارا ساتھ کیا ہوا وعدہ۔ اور تم صرف مجھی سے ڈرتے رہو (۴۰)۔ اور اس (کتاب) پر ایمان

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ

لاؤ جو میں نے (اب) نازل کی ہے (یہ) تصدیق کرتی ہے اس (کتاب) کی جو تمہارے پاس ہے اور مت بنو اس کے کفر

كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا

کرنے والوں کے مقتدا، اور میری آیتوں کو بیچ نہ ڈالو تھوڑی سی قیمت پر اور صرف مجھی سے ڈرو (۴۱)۔ اور خلط ملط مت کرو

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

حق کو ناحق کے ساتھ اور نہ چھپاؤ حق کو جان بوجھ کر (۴۲)۔ اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ دیا کرو اور (نماز میں) جھکنے

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ

والوں کے ساتھ جھکتے رہو (۴۳)۔ کیا تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے کو بھول جاتے ہو

تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا

حالانکہ تم کتاب (کتابِ الٰہی) پڑھتے رہتے ہو، تو کیا تم عقل سے کام (ہی) نہیں لیتے (۴۴)۔ اور

بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ

مدد لو صبر اور نماز سے، بیشک وہ گراں ضرور ہے مگر خشوع رکھنے والوں پر نہیں۔ (۴۵)۔ جنھیں اس کا

ع ۴ ۱۰ ۴

توضیحی ترجمہ

ایک مدت تک زمین میں ٹھہرنا اور کسی قدر فائدہ اُٹھانا (طے کر دیا گیا) ہے۔

(۳۷) (جب حضرت آدمؑ نے اللہ تعالیٰ کا عتاب آمیز یہ حکم سُنا تو نادم ہوئے اور گریہ وزاری میں مصروف ہوگئے، اس وقت ان کے رب نے اُن کو توبہ وانابت کے الفاظ تلقین فرمائے، چنانچہ) آدمؑ نے اپنے رب سے (وہ) الفاظ سیکھ لئے اور ان کے ذریعہ توبہ کی، جو قبول ہوئی۔ بیشک وہ بہت معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۳۸) پھر ہم نے حکم دیا کہ تم سب یہاں سے نیچے (زمین پر) اُتر جاؤ، پھر جب میری طرف سے تمہیں ہدایت پہونچے (تو اس کی پیروی کرنا) جو لوگ ہدایت کی پیروی کریں گے ان کے لئے نی نفسہٖ کوئی خطرہ یا تشویش کی بات نہیں، اور نہ ہی اُن کو ایسی صورت سے دوچار ہونا پڑے گا کہ اُن کو اپنے کیے پر غم و افسوس ہو۔

(۳۹) اور جو لوگ (اس کو قبول کرنے اور اس کی پیروی کرنے سے) انکار کریں گے اور (ساتھ ہی) ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اُن کا دوزخ میں جانا طے ہے (اور) وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہیں گے۔

(۴۰) اے بنی اسرائیل! ہمارے انعامات یاد کرو (یعنی تمہیں توحید کا علمبردار بنایا، انبیاء ومرسلین تمہاری قوم میں صدیوں تک آتے رہے، اولاد میں زبردست برکت دی، بہت سی ایسی نعمتوں سے نوازا گیا جو کسی دوسری قوم کو نصیب نہیں ہوئیں) اور مجھ سے کیا ہوا اپنا عہد پورا کرو تو میں بھی اپنا عہد پورا کروں گا۔ اور (دوسروں سے ڈرنے کی بجائے صرف) مجھی سے ڈرو۔

(۴۱) اور اس کتاب (قرآن پاک) پر ایمان لاؤ، جو اَب میں نے نازل کی ہے، یہ قرآن تصدیق کرتا ہے تمہارے پاس موجود آسمانی کتاب کی، اور اس کی دیدہ ودانستہ تکذیب کرنے والوں میں اول مت ہو، اور دنیاوی فائدہ کے لئے میری آیتوں کا سودا نہ کرو یعنی (اس حقیر منفعت کے لئے) ان میں ردوبدل مت کرو، اور صرف مجھی سے ڈرو۔

(۴۲) اور نہ تو تم حق کو باطل کے ساتھ گڈمڈ کرو کہ حق اور باطل میں تمیز دشوار ہو جائے (یعنی نہ تو لفظی ومعنوی ہیر پھیر کرو اور نہ ادھوری بات کہو) اور نہ جان بوجھ کر حق کو چھپاؤ۔

(۴۳) اور (تمہیں ایمان تو لانا ہی ہے اور ایمان لانے کے بعد ارکان اسلام کی پابندی کرنا ہے لہٰذا) نماز پابندی کے ساتھ پڑھا کرو، اور زکوٰۃ دیا کرو، اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔

(۴۴) کیسے غضب کی بات ہے تم دوسروں کو تو نیکی کی یعنی ایمان لانے کی صلاح دیتے ہو اور خود ایمان نہیں لاتے جبکہ تم تو کتاب الٰہی (توریت) پڑھتے رہتے ہو، کیا یہ بات سمجھ میں نہیں آتی؟

(۴۵) اور (ایمان لانے کے بعد کچھ بندشیں ناگزیر ہیں، ان پر) استقامت اور نماز سے مدد لو، اور بیشک نماز بھاری ضرور معلوم ہوتی ہے مگر ان لوگوں پر نہیں جو خشوع کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

(۴۶) اور (خشوع والے) وہ ہوتے ہیں جنھیں اس کا

يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿٤٦﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

خیال رہتا ہے کہ اُنھیں اپنے پروردگار سے ملنا (بھی) ہے اور اس کا کہ اُنھیں اسی کی طرف واپس ہونا ہے (۴۶)۔ اے

اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾

بنی اسرائیل! میرا وہ انعام یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور تمھیں دنیا جہاں والوں پر فضیلت دی (۴۷)۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا

اور ڈرو اس دن سے جب نہ کوئی کسی کے حق میں بدل بن سکے گا اور نہ کسی کے حق میں سفارش قبول ہوگی اور نہ

شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِذْ

کسی سے معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ اُنھیں مدد ہی پہونچ سکے گی (۴۸)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم

نَجَّيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ

نے تمھیں فرعون والوں سے نجات دی تھی جو تمہارے اوپر بڑا عذاب توڑ رہے تھے، تمہارے لڑکوں کو قتل کر ڈالتے

أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ

تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش

عَظِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ

تھی (۴۹)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لیے سمندر پھاڑ دیا تھا، پھر ہم نے تم کو نجات دے دی اور فرعون

وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿٥٠﴾ وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ

والوں کو غرق کر دیا، اور تم (یہ منظر) دیکھ رہے تھے (۵۰)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُم

وعدہ کر لیا تھا، پھر تم نے اختیار کر لیا گوسالہ (بچھڑے) کو اُن کے (جانے کے) بعد اور تم (سخت) ظالم تھے (۵۱)۔ پھر ہم

مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

نے تم کو اس کے بعد بھی معاف کر دیا کہ شاید تم شکر گزار بن جاؤ (۵۲) اور (یاد کرو اس وقت کو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٥٣﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ

اور فرقان دیئے تاکہ تم راہ یاب ہو جاؤ (۵۳)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم!

إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ

یقیناً تم لوگوں نے اپنے اوپر (بڑا) ظلم کیا اپنی گوسالہ گیری سے، سو اب اپنے پیدا کرنے والے (پروردگار) سے توبہ کرو

توضیحی ترجمہ

خیال رہتا ہے کہ (نماز میں) وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتے ہیں، اور (ساتھ میں) اس کا بھی کہ (آخرکار) اسی کے حضور میں اُنھیں بہرحال حاضر ہونا ہے۔

ع ۵ ۷

(۴۷) اے بنی اسرائیل! میری وہ نعمت یاد کرو جو میں نے تم کو دی تھی، اور (یہ بھی یاد کرو کہ اُس کی وجہ سے) میں نے تم کو سارے جہانوں پر فضیلت دی تھی (یعنی دنیا کی قوموں میں فقط تمہاری نسل مسلکِ توحید پر گامزن تھی اور صرف تمہاری ہی نسل میں انبیاء اور رسل آتے تھے)

(۴۸) اور اس دن (یعنی قیامت) سے ڈرو (جب اسرائیلی عقیدہ کی طرح کا کوئی عقیدہ کام نہ آئے گا، یعنی) نہ تو کوئی کسی دوسرے کے اچھے اعمال کی بنا پر بخشا جائے گا، نہ کسی کے حق میں (اس کے) کسی اسلاف کی شفاعت قبول ہوگی، نہ کسی سے کفارہ لے کر اسے چھوڑا جائے گا، نہ اُن (ایمان نہ رکھنے والوں) کو کسی طرف سے مدد و نصرت پہونچے گی۔

(۴۹) (یہاں سے بنی اسرائیل پر خصوصی احسانات کی قدرے تفصیل شروع ہو رہی ہے، سب سے پہلے وہ سرفہرست واقعہ یاد دلایا جا رہا ہے جس کا بھلا دینا ان کے لئے ممکن نہ تھا، فرمایا گیا ہے کہ) (یاد کرو وہ وقت) جب ہم نے تم کو فرعونیوں سے نجات دی جنھوں نے تمہارے اوپر مظالم توڑ رکھے تھے (جس کی انتہا یہ تھی کہ) تمہارے لڑکوں کو (جو پیدا ہوتے) قتل کر دیتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے، اور تم (اس وقت) غم اور ذلت کی کیسی آزمائش سے گذر رہے تھے۔ (کہ بیٹے کو تو مار ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو چھوڑ دیتے تھے کہ ان سے خدمت لیں اور اپنے حرم میں بھی داخل کریں۔)

(۵۰) اور (وہ بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے کیسے سمندر پھاڑ کر راستہ بنا دیا تھا اور تمھیں نجات دی تھی اور (کیسے) فرعونیوں کو اسی سمندر میں غرق کر دیا تھا، تم تو خود یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

(۵۱) (ہمارے احسانات کے ساتھ ساتھ ذرا اپنی ناشکری و احسان فراموشی بھی یاد کرو) جب تمھیں فرعون سے نجات دینے کے بعد ہم نے موسیٰ سے وعدہ لیا کہ وہ چالیس روز ہمارے لئے وقف کریں ہم اُنھیں پورا نظامِ شریعت اور دستور زندگی عطا کریں گے اور وہ اس وعدہ کی تکمیل کے لئے کوہِ طور پر گئے تو تم نے ان کی واپسی کا انتظار نہیں کیا اور ایک گوسالہ (دھات کے بچھڑے) کو اپنا معبود بنا لیا، ذرا سوچو کہ یہ تمہارا کتنا بڑا ظلم تھا۔

(۵۲) پھر (اس کے بعد بھی) ہم نے تمھیں معاف کر دیا تاکہ تم اب تو احسان مان لو۔

(۵۳) اور (ہمارا یہ احسان بھی یاد کرو کہ تمہاری اس عظیم خطا کے بعد بھی) تمہاری ہدایت کے لئے ہم نے موسیٰ کو حق و باطل کے درمیان تمیز پیدا کرنے والے معجزات اور کتاب (توریت) عطا فرمائی، تاکہ تم ہدایت پالو۔

(۵۴) اور (ذرا وہ وقت بھی یاد کرو کہ) جب موسیٰ نے (کوہ طور سے واپسی پر اپنی قوم کو گوسالہ کی پوجا کرتے دیکھا تو) کہا کہ اے میری قوم! تم لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر بڑا ظلم کیا ہے، لہٰذا (پہلے تو تم) اپنے خالق و مالک سے توبہ کرو،

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ

اور اپنے اشخاص کو قتل کرو، یہی بہتر ہے تمہارے حق میں تمہارے خدا کے نزدیک پھر اُس نے تمہاری توبہ قبول کرلی،

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۵۴ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

بے شک وہ ہے ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا مہربان (۵۴)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰ ہم ہرگز باور نہ

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۵۵

کریں گے تمہارے (کہنے سے) جب تک کہ ہم اللہ کو دیکھ نہ لیں علانیہ، سو (اس پر) تم کو آلیا کڑک نے اور تم (اس کا آنا) دیکھ رہے

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۶ وَظَلَّلْنَا

تھے (۵۵)۔ پھر ہم نے اُٹھا کھڑا کیا تم کو تمہارے مرجانے کے بعد، کہ شاید تم شکرگزار بنو (۵۶)۔ اور سایہ کیا

عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ

ہم نے تمھارے اوپر ابر کا اور تمھارے اوپر اُتارا منّ وسلویٰ کہ کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

نے تم کو دے رکھی ہیں اور انھوں نے زیادتی ہم پر نہیں کی بلکہ زیادتی خود اپنی جانوں پر کرتے

يَظْلِمُوْنَ ۝۵۷ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

رہے (۵۷)۔ اور (وہ وقت یاد کر) جب ہم نے کہا تھا کہ اس بستی میں داخل ہوجاؤ، اور اس میں جہاں سے چاہو

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ

خوب کھاؤ پیو اور (دیکھو) دروازہ (شہر) میں عاجزی سے جھکے ہوئے داخل ہونا، اور کہتے جانا حِطَّةٌ (معافی، اللہ!

خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۸ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا

معافی) ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گیا اور ہم نیک کاروں کو اور زیادہ ہی دیتے ہیں (۵۸)۔ مگر اُن زیادتی کرنے

غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ

والوں نے جو انھیں بتلایا گیا تھا اس کے خلاف ایک اور کلمہ بدل ڈالا، سو ہم نے ان زیادتی کرنے والوں پر آسمان

السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۵۹ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

سے ایک بلا نازل کی اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے رہتے تھے (۵۹)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ

قوم کے لئے پانی کی دعا مانگی، تو ہم نے کہا (اے موسیٰ) اپنا عصا (فلاں) پتھر پر مارو، تو پھوٹ نکلے اُس میں سے بارہ

توضیحی ترجمہ

پھر اپنے میں سے اُن لوگوں کو (جو اس میں ملوث ہوئے ہیں) سزائے موت دو، اللہ کی نظر میں یہ طریقہ کار تمہارے لئے بہتر ہوگا، اور پھر (جب تم نے حضرت موسیٰ کا بتایا گیا طریقہ اختیار کیا تو) اس نے تمہاری توبہ قبول کرلی، بے شک وہ ہے ہی سب سے بڑا توبہ قبول کرنے والا اور سب سے بڑا مہربان۔

(۵۵) اور (یہاں قرآن براہ راست بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ وہ تم ہی تو تھے) جب تم نے (کلام الٰہی سنا تو) کہا کہ اے موسیٰ! ہم آپ کی بات کا یقین نہیں کرسکتے (کہ یہ آواز خدا کی ہے) جب تک کہ ہم اُس کو اپنی ان آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ تو (اس گستاخی پر) تم کو ایک بجلی کی کڑک نے اور تم دیکھتے رہ گئے۔

(۵۶) (اس کڑک سے تم پر موت طاری ہوگئی تھی) پھر اُٹھا کھڑا کیا ہم نے تم کو تمہارے مرجانے کے بعد کہ شاید تم احسان مانو (اور آئندہ توحید اور ایمان پر پوری طرح قائم رہو)

(۵۷) اور (بنی اسرائیل پر نازل کردہ ایک اور نعمت اور ان کی ناشکری کا ذکر سنو، کہ ایک وقت) جب (تم صحرائے سینا میں بھٹک رہے تھے اور وہاں دھوپ کی تپش سے بچنے کے لئے کوئی سائبان یا درخت نہیں تھا تو) ہم نے ایک لطیف ترین ابر کو تم پر سایہ کرنے کے لئے لگا دیا، اور (اس صحراء میں) تمہارے لئے (غیب سے) من وسلویٰ (ترنجبین اور بٹیروں) کی شکل میں کھانے کا انتظام کیا (اور کہا کہ) جو پاکیزہ رزق ہم نے تمہیں بخشا ہے (شوق سے) کھاؤ، لیکن (ذخیرہ اندوزی کی کوشش نہ کرنا) تم (یعنی تمہارے آباؤ اجداد) نہیں مانے اور (اس حکم کی خلاف ورزی کرکے) انھوں نے ہم پر نہیں اپنے آپ پر ظلم کیا۔

(۵۸) (اور اپنی قوم کی حکم عدولی اور ناشکری کی ایک اور مثال سنو!) اور (تمہیں یاد ہے) جب ہم نے کہا کہ فلاں بستی میں داخل ہوجاؤ (وہاں رزق کی فراوانی ہے) وہاں جاکر جو چاہو خوب کھاؤ پیو لیکن اس بستی میں عاجزی کے ساتھ سر جھکائے ہوئے داخل ہونا اور (توبہ واستغفار کا کلمہ) حِطَّة کہتے جانا، (اس طرح) ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور ہم نیک کام کرنے والوں کو اور زیادہ (ثواب) بھی دیں گے۔

(۵۹) پھر ان ظالموں نے (معافی کے لئے) بتائے گئے وظیفہ کے الفاظ ہی بدل دیے، تو ہم نے اُن ظالموں پر ایک بلا (طاعون کی شکل میں) آسمان سے نازل کی، اُن کی حکم عدولی کی پاداش میں۔

ع

(۶۰) اور (بنی اسرائیل کے لوگو! ایک اور واقعہ یاد کرو) جب (تمہاری قوم جزیرہ نمائے سینا کے لق ودق بیابان اور ریگستان میں کوچ در کوچ کرکے ایک ایسی جگہ پہونچی جہاں پانی نایاب تھا تو اس کے افراد مرنے مارنے پر آمادہ ہوگئے، حضرت موسیٰ کو بھی وہ بے حد پریشان کرنے لگے) حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے پانی کے لئے دعا کی تو ہم نے (اُن کی دعا قبول فرمائی اور قوم پر آپ کی برتری اور مقبولیت دکھانے کے لئے آپ ہی کے ذریعہ اس صحراء میں پتھر سے پانی نکال کر دکھایا اس طرح کہ) آپ کو حکم دیا کہ فلاں پتھر پر اپنا عصا ماریں (عصا جیسے ہی مارا) تو کہ اس میں سے پھوٹ پڑے بارہ

عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ

چشمے (اور) ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کرلیا (ہم نے کہا) کھاؤ پیو اللہ کے (دیے ہوئے) رزق میں سے،

وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ

اور زمین پر شرارتی بن کر مت پھرو (٦٠)۔اور (وہ وقت یاد کرو) جب تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰ! ہم ہرگز ایک

نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

کھانے پر بس نہیں کر سکتے، سو آپ اپنے پروردگار سے ہمارے لئے دعا کریں اُن چیزوں کی جو زمین اُگاتی

الْاَرْضُ مِنْ ۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ

ہے، ساگ ہوا، ککڑی ہوئی، گیہوں ہوا، مسور ہوئی اور پیاز ہوا۔ (موسیٰ نے) کہا تو کیا جو چیز ادنیٰ

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ۭ اِهْبِطُوْا

ہے تم اُسے لینا چاہتے ہو اس چیز کے مقابلہ میں جو بہتر ہے، (تو خیر) کسی شہر میں اُتر پڑو (وہیں)

مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ

مل جائے گا جو تم مانگتے ہو۔ اور ان پر جما دی گئی ذلت اور محتاجی، اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق

وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ

ہوگئے، یہ (سب) اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے رہتے تھے، انبیاء کو ناحق قتل (تک)

اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

کر ڈالتے تھے۔ یہ (سب) اس لئے ہوا کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے بڑھ بڑھ جاتے

يَعْتَدُوْنَ ۝ۧ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَ

تھے (٦١)۔بے شک جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، اور جو یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابی (غرض) جو

الصّٰبِـــِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ

کوئی بھی اللہ پر اور آخرت پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے سو ان (سب) کے لئے اُن کے پروردگار کے

اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

پاس اُن کا اجر ہے اور نہ کوئی اندیشہ اُن کے لئے ہے اور نہ وہ کوئی غم کریں گے (٦٢)۔اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ

نے تم سے عہد لیا، اور ہم نے تمہارے اوپر (کوہ) طور بلند کیا (کہ) اس (کتاب) کو پکڑ رکھو جو ہم نے تم کو دی ہے

توضیحی ترجمہ

چشمے (بنی اسرائیل اس وقت بارہ قبیلوں پر مشتمل تھے، لہٰذا) ہر قبیلہ نے ایک چشمہ اپنے نام کرلیا (فضل وانعام سے سیراب کر کے اس وقت ان کو یہ ہدایت دی گئی کہ) کھاؤ اور پیو اللہ کے (دیے ہوئے) رزق میں سے، اور (قانونِ الٰہی کی پابندی کرو اور اس کو توڑ کر) امن ونظامِ عالم میں اختلال کا باعث نہ ہو۔ (ایسا نہ ہو کہ ذرا عیش و راحت نصیب ہوا اور چل پڑے برائی اور سرکشی کی طرف)

(٦١) اور (وہ بھی واقعہ یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ہرگز ایک کھانے پر صبر نہیں کر سکتے پس آپ اپنے پروردگار سے ہمارے لئے دعا کریں ان چیزوں کی جو زمین سے اُگتی ہیں۔ مثلاً ساگ، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آیا جو چیز ادنیٰ ہے تم اُسے لینا چاہتے ہو اس چیز کے مقابلہ میں جو بہتر ہے؟ (اگر ایسا ہی ہے تو) تم کسی بھی شہر میں پہونچ جاؤ وہاں جو چیزیں تم مانگ رہے ہو وہ سب چیزیں مل جائیں گی۔ اور ان پر (یعنی ان نافرمان، ناشکرے اور ناقدرے بنی اسرائیلوں پر) ذلت، بے بسی ومحتاجی مسلّط کر دی گئی، اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوگئے، کیونکہ وہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل (تک) کر دیا کرتے تھے اور یہاں تک پہونچنے کی وجہ ان کا نافرمانیوں میں حد سے بڑھا ہوا ہونا تھا۔

(٦٢) (بنی اسرائیل کے بارے میں سلسلۂ کلام ابھی جاری ہے، درمیان میں ہی یہ قاعدۂ کلیہ بیان کردیا گیا کہ اللہ کے یہاں نسل ورنگ کی بنیاد پر ردّ وقبول نہیں ہے بلکہ ایمان اور عملِ صالح دیکھا جاتا ہے۔ اس قاعدہ کے یہاں بیان کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سابقہ آیات میں بنی اسرائیل کی بداعمالیوں اور سرکشیوں کی بنا پر ان کے مستحقِ عذاب ہونے کا ذکر فرمایا تو ذہن میں یہ اشکال پیدا ہوتا تھا کہ ان میں جو لوگ صحیح کتابِ الٰہی کے پیرو اور اپنے پیغمبر کی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنے والے تھے اُن کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ فرمایا؟ یا کیا معاملہ فرمائے گا؟ اللہ تعالیٰ نے یہاں اس کی وضاحت فرمادی) حق تو یہ ہے کہ جو لوگ بھی خواہ وہ مسلمان ہوں یا یہودی، یا نصاریٰ یا صابی جنھوں نے بھی (اپنے اپنے وقت میں) اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھا اور عملِ صالح کرتے رہے وہ سب نجاتِ اخروی سے ہمکنار ہوں گے۔ ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ کسی غم میں مبتلا ہوں گے۔ (یہاں کل عقائد ضروریہ (توحید، رسالت، ملائکہ، کتب الٰہیہ وغیرہ) کو بیان نہ کر کے اختصار کی خاطر صرف دو شرائطِ نجات بیان کی گئی ہیں۔ ایک اعتقادِ صحیح اور دوسرے عملِ صحیح۔ جس میں کل ضروری عقائد آجاتے ہیں)

ع ٧

(٦٣) اور (اے بنی اسرائیل تمہیں یاد ہے) جب ہم نے (نزولِ تورات کے موقع پر) تم سے عہد لیا تھا (اس پر عمل کرنے کا (پھر تم کو نقضِ عہد سے روکنے کے لئے) تم پر طور پہاڑ اُٹھالیا اور کہا کہ ہماری عطا کردہ (اس کتاب توریت) کو پکڑو

توضیحی ترجمہ

بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝٦٣ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ

مضبوطی کے ساتھ اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ تم متقی بن جاؤ (۶۳)۔ پھر تم اس (عہد)

بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ

سے اس کے بعد (بھی) پھر گئے، سو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم ضرور تباہ ہونے والوں میں

الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٤ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ

سے ہوتے (۶۴)۔ اور تم خوب جان چکے ہو اُن لوگوں کو جنھوں نے تم میں سے سبت (ہفتہ) کے بارے میں تجاوز

فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝٦٥ ۚ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ

کیا تھا، تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل بندر ہو جاؤ (۶۵)۔ پھر ہم نے اُسے (موجب) عبرت بنا دیا اس زمانہ کے اور

يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٦٦ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

اس کے بعد کے لوگوں کے لئے، اور ایک (موجب) نصیحت (بنا دیا) خوفِ خدا رکھنے والوں کے لئے (۶۶)۔ اور

لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۗ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا

جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تمھیں اللہ حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو، وہ بولے آپ ہم سے ہنسی کر رہے

هُزُوًا ۗ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝٦٧ قَالُوا ادْعُ

ہیں کیا؟ (موسیٰ نے) کہا اللہ مجھ سے اس سے پناہ میں رکھے کہ میں جاہلوں میں ہو جاؤں (۶۷)۔ وہ بولے: آپ

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۗ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا

ہماری طرف سے اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ کیسی ہو۔ کہا (موسیٰ نے) کہ وہ فرماتا ہے

فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝٦٨

کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو اور نہ بن بیائی (بلکہ) دونوں عمروں کے درمیان ہو، سو (اب) کر ڈالو جو تمھیں حکم ملا ہے (۶۸)۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا

وہ بولے کہ ہماری طرف سے اپنے رب سے درخواست کیجئے کہ وہ ہمیں بتائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو، (موسیٰ نے) کہا کہ وہ

بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝٦٩ قَالُوا ادْعُ لَنَا

فرماتا ہے کہ وہ گائے خوب گہرے زرد رنگ کی ہو، جو دیکھنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہو (۶۹)۔ وہ بولے کہ اپنے پروردگار

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ

سے ہماری طرف سے درخواست کیجئے کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ (اور) کیسی ہو، ہمیں گائے میں اشتباہ پڑ گیا ہے، اور ہم اگر

مضبوطی سے (یعنی اس پر عمل کرو) اور جو کچھ اس میں ہے اس کو یاد رکھو (ایسا کرو گے) تو ہی تم پکڑ اور عذاب سے بچ سکو گے۔ (اس وقت تم نے پھر عمل کرنے کا وعدہ کر لیا تھا)

(۶۴) لیکن اس وعدہ کے بعد ایک بار پھر تم (اپنی عادت کے مطابق اپنے وعدہ سے) پھر گئے۔ پس اس وقت اللہ کا فضل اور اس کی رحمت آڑے نہ آتی تو تم فی الفور ہلاک کر دیے گئے ہوتے۔

(۶۵) اور (اے بنی اسرائیل!) تم اپنے ان لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہو جنھوں نے سنیچر کے بارے میں حد سے تجاوز کیا تھا (یعنی تورات میں ہمارے اس حکم کے باوجود کہ سنیچر کا دن تمہارے لئے خالص عبادت کا دن ہے اس دن تجارت، زراعت، اور شکار وغیرہ سب ممنوع ہے، شکار کیا) چنانچہ ہم نے اُن سے کہا کہ دھتکارے ہوئے بندر ہو جاؤ۔ (اس کی تفصیل قرآن نے نہیں بتائی کہ مسخ صوری ہوا تھا یا معنوی؟ اس کو معلوم کرنے کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ مقصود تو اس واقعہ کی عبرت انگیزی اور موعظت آموزی کے پہلو کو واضح کرنا ہے، رہا واقعہ وہ تو بنی اسرائیل کا جانا بوجھا تھا)

(۶۶) پھر ہم نے ان کو (اور ان کی اس سخت سزا کو) دوسروں کے لئے، خواہ وہ اُسی زمانہ کے ہوں یا بعد کے کسی زمانہ کے ہوں، موجبِ عبرت بنا دیا اور (ساتھ ہی) ان میں جو متقی ہوں ان کے لئے موجبِ نصیحت (کیونکہ اس میں راہِ تقویٰ کی ترغیب کے بھی بہت سے پہلو ہیں)

(۶۷) (یہاں بنی اسرائیل کے حکم کی تعمیل فوری طور پر نہ کرنے اور بحث وحجت کر کے اس کو ٹالنے کی عادت کے اظہار کے لئے ان کو ایک واقعہ یاد دلایا جا رہا ہے) اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو، تو انھوں نے (یقین نہیں مانا بلکہ) کہا کہ کیا آپ مذاق کر رہے ہیں؟۔ پھر موسیٰ کے یہ کہنے پر کہ اللہ کی پناہ! میں ایسا کر کے (یعنی احکامِ خداوندی کی پیام رسانی میں ہنسی و دل لگی کر کے) جاہلوں میں سے کیوں ہونے لگا۔

(۶۸) وہ بولے، اچھا تو پھر آپ اپنے رب سے درخواست کریں کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو، اس پر موسیٰ نے کہا کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے ایسی ہونی چاہئے کہ جو نہ بوڑھی ہو اور نہ ایسی چھوٹی کہ اس نے ابھی بچہ ہی نہ جنا ہو۔ (یہ تفصیل بتا کر) موسیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ تمھیں جو حکم دیا جا رہا ہے اب اس کو کر ڈالو (زیادہ حجت نہ کرو)۔

(۶۹) (اب بنی اسرائیل نے) کہا کہ آپ اپنے پروردگار سے معلوم کریں کہ وہ کس رنگ کی ہو، انھوں نے (اس کا رنگ معلوم کر کے) بتایا کہ وہ خوب زرد رنگ کی ہو، اور یہ رنگ ایسا ہو کہ دیکھنے والوں کو خوشنما لگے۔

(۷۰) (یہ سن کر) وہ بولے (کیا بتائیں) ہم ابھی تک تعین نہیں کر پا رہے ہیں اور گائے کے بارے میں شبہ میں پڑے ہوئے ہیں (آپ اپنے پروردگار سے کچھ اور تفصیلات معلوم کریں، امید ہے کہ) اس کے بعد ہم اگر

شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ

اللہ نے چاہا تو ضرور راہ پا جائیں گے (۷۰)۔ (موسیٰ نے) کہا کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے محنت کرنے والی نہ ہو جو

تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا

زمین کو جوتتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو، صحیح وسالم ہو، اس میں (کوئی) داغ (دھبہ) نہ ہو، وہ بولے کہ (ہاں) اب

الْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَاِذْ

آپ لائے ہیں ٹھیک پتہ، پھر اُنھوں نے اُسے ذبح کیا، اور وہ ایسا کرتے نہیں معلوم ہوتے تھے (۷۱)۔ اور (وہ

قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ

وقت یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا تھا، پھر تم اس باب میں لڑنے جھگڑنے لگے، اور اللہ تعالیٰ کو وہ ظاہر

تَكْتُمُوْنَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ

کر دینا تھا جو تم چھپا رہے تھے (۷۲) تو ہم نے کہا کہ اس میت پر اس (گائے) کا کوئی ٹکڑا مارو، یوں ہی اللہ

الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ

مُردوں کو زندہ کرے گا۔ اور وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو (۷۳)۔ اس پر بھی تمہارے دل

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ وَاِنَّ مِنَ

اور اس کے بعد بھی سخت ہی رہے، چنانچہ وہ مثل پتھر کے ہیں بلکہ سختی میں اُن سے بھی بڑھ کر، اور پتھر تو کوئی ایسا بھی

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ

ہوتا ہے کہ اُس سے ندیاں بھی پھوٹ نکلتی ہی، اور کوئی ان میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ پھٹ جاتا ہے اور اس میں

مِنْهُ الْمَآءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا

سے پانی نکلتا ہے، اور کوئی ان میں ایسا بھی ہوتا ہے اللہ کی ہیبت سے نیچے آ گرتا ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ

سے بے خبر نہیں ہے (۷۴)۔ تو کیا تم اس کی توقع رکھتے ہو کہ وہ لوگ (تمہارے کہنے سے) ایمان لے آئیں گے

وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ

جبکہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ اللہ کا کلام سنتے ہیں پھر اُسے کچھ کا کچھ کر دیتے ہیں، اس کے بعد کہ اُسے

مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سمجھ چکے ہیں اور وہ اُسے (خوب) جانتے بھی ہیں (۷۵)۔ اور جب وہ اُن سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے ہیں

ع ۸

توضیحی ترجمہ

اللہ نے چاہا تو، ہم ضرور اس کا پتہ لگالیں گے۔

(۷۱) (اب) موسیٰ نے فرمایا کہ میرے پروردگار نے بتایا ہے کہ وہ گائے ایسی ہونی چاہئے جس سے محنت کا کوئی کام نہ لیا جاتا ہو (مثلاً) نہ تو وہ زمین جوتتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو، وہ پوری طرح صحیح سالم ہو اس (کے جسم) پر کوئی داغ دھبہ (یا چوٹ وغیرہ کا نشان) نہ ہو۔ (اس پر) وہ بولے کہ (ہاں) اب آپ صحیح پتہ لائے ہیں۔ اور تب (جاکر) انھوں نے گائے ذبح کی، حالانکہ (اپنی مسلسل موشگافیوں کی بناپر) وہ لگتے تو نہیں تھے کہ ایسا کریں گے۔

(۷۲) اور (اے بنی اسرائیل! وہ وقت یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا، پھر (قاتل کا نام چھپانے کے لئے) اس کے قتل کا الزام ایک دوسرے پر ڈال کر آپس میں جھگڑا کرنے لگے، لیکن (تم اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ) اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تھا کہ وہ اس کو ظاہر کرے گا جس کو تم چھپانا چاہتے ہو۔

(۷۳) ہم نے (قاتل کا پتہ اس طرح بتایا کہ) کہا کہ (جو گائے تم نے ذبح کی ہے) اس کا کوئی ٹکڑا مرنے والے کے جسم پر مارو (ایسا کرنے پر وہ زندہ ہوگیا اور اس نے قاتل کا نام بتادیا، اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ) اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا، اور (یہ تو تم نے ایک نشانی دیکھی) وہ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔

(۷۴) (اے بنی اسرائیل! تمہیں اللہ کی قدرت کے اس کھلے مظاہرے کے بعد اس سے سبق لینا چاہئے تھا اور تمہارے دل نرم ہو جانا چاہئے تھے لیکن ہوا کیا کہ) اس کے بعد تمہارے دلوں کی سختی اور بڑھ گئی اور وہ سختی میں پتھر کی مانند ہو گئے بلکہ ان سے بھی سخت، کیونکہ پتھر میں تو بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور بعض پتھروں کا سینہ چیر کر پانی نکل آتا ہے، یہی نہیں اور ان میں سے بعض پتھر خدا کے خوف سے نیچے تک لڑھک جاتے ہیں۔ اور (یاد رکھو کہ) جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے بے علم و بے خبر نہیں ہے (اور نہ بے طاقت و بے اختیار ہے، اس کے علم و طاقت دونوں کا حال عنقریب منکشف و مشاہد ہو کر رہے گا)

(۷۵) (یہاں خطاب انصار سے ہے جو ہم وطنی کی بنا پر یہود کے ایمان لانے پر خصوصیت سے حریص تھے) (اے مسلمانو! اسرائیلیوں کی ان ساری بدکرداریوں کی روداد سننے کے بعد بھی) کیا تمہیں اس کی توقع ہے کہ تمہاری دعوت پر وہ ایمان لے آئیں گے جب کہ (آج بھی اُن کا وہی حال ہے جو پہلے تھا کہ) اُن میں کچھ لوگ ایسے رہے ہیں (جن کی جسارت تو یہاں تک بڑھی ہوئی تھی) کہ اللہ کا کلام سن کر اس میں تحریف کر دیتے تھے، اور ایسا (کسی غلط فہمی یا نادانی کی وجہ سے نہیں بلکہ) سمجھتے ہوئے جان بوجھ کر کیا کرتے تھے۔

(۷۶) اور (اب ان یہودی منافقین کا حال یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کے سامنے یہی ظاہر کرتے کہ وہ اسلام لا چکے ہیں، اللہ نے ان کے اس رویہ کو یوں ظاہر کر دیا کہ) جب وہ (یہودی منافقین) ان سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے ہیں (یعنی تم مسلمانوں سے)

توضیحی ترجمہ

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ

تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب آپس میں تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کہتے ہیں ارے کیا تم انھیں

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاۗجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا

وہ بتا دیتے جو اللہ نے تم پر منکشف کیا ہے، جس سے وہ تمہیں تمہارے پروردگار کے حضور میں قائل کردیں گے، سو کیا تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

نہیں سمجھتے؟ (۷۶)۔ کیا یہ (اتنا بھی) نہیں جانتے کہ اللہ کو اس کی بھی خبر ہے جسے یہ چھپاتے ہیں اور اس کی بھی جسے

يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ

یہ جتلاتے ہیں (۷۷)۔ اور ان میں ان پڑھ بھی ہیں جو کتاب (الٰہی) کا کوئی علم نہیں رکھتے بجز جھوٹی آرزوؤں کے

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ

اور یہ محض تخیلات ہی میں پڑے رہتے ہیں (۷۸)۔ سو (بڑی) خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جو کتاب (الٰہی) کو اپنے

بِاَيْدِيْهِمْ ۤ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ

ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تاکہ اس سے قدرے قلیل معاوضہ حاصل

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ

کریں، پس خرابی ہے ان کے لئے اس کی بدولت جو وہ اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں اور خرابی ہے ان کے لئے اس کی

مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ

بدولت جو وہ حاصل کرتے ہیں (۷۹)۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم کو تو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں بجز چند گنے چنے

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ

دنوں کے، آپ کہئے کہ کیا تم اللہ کے ہاں سے کوئی وعدہ پاچکے ہو، جو اللہ اب اپنے وعدہ کے خلاف نہ

اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً

کرے گا؟ یا (یوں ہی) اللہ پر وہ جوڑ رہے ہو جس کا تم علم نہیں رکھتے (۸۰)۔ (نہیں) بلکہ اصل یہ ہے

وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗـــــَٔــتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

کہ جو کوئی بھی بدی اختیار کرے گا اور اس کا گناہ اس کو گھیر لے گا، سو یہی لوگ تو اہل دوزخ ہیں،

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ

اس میں ہمیشہ پڑے رہنے والے (۸۱)۔ اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں تو یہی لوگ

النصف

تو اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں اور جب وہ (اپنے لوگوں کے پاس) اکیلے ہوتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ (ارے یہ کیا کررہے ہو؟) تم لوگ تو ایسی باتیں بھی (مثلاً صداقت رسول عربی کی بابت) ان (مسلمانوں) کو بتا دیتے ہو جن باتوں کو اللہ نے (صرف) تم پر کھولا ہے، اس طرح تو (تم ان کے ہاتھ میں ایک سند دے دوگے اور وہ) تمہارے خدا کے پاس جاکر تمہارے خلاف بطور دلیل پیش کریں گے، تم کیا (اتنی موٹی بات بھی) نہیں سمجھتے۔

(۷۷) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) کیا یہ لوگ اتنی موٹی سی بات بھی نہیں جانتے کہ اللہ (علیم و خبیر ہے وہ) اس کو بھی جانتا ہے جس کو وہ چھپاتے ہیں اور اسے اس کی بھی خبر ہے کہ جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں (اور اُس میں کتنی سچائی ہے۔ وہی اللہ جب چاہے اپنے رسولؐ اور مومنین کو اطلاع دے سکتا ہے)

(۷۸) اور (یہودی عوام کی حالت یہ ہے کہ) ان میں ایسے بھی ہیں جو سرے سے اَن پڑھ ہیں، انھیں پتہ ہی نہیں کہ کتاب (الٰہی) میں کیا ہے، (عمل تو دور کی بات) بس وہ اپنے دل کی گڑھی ہوئی آرزوؤں اور دل کو خوش کرنے والی روایتوں میں مست پڑے رہتے ہیں۔ (مثلاً یہ کہ 'ہمارے بزرگ ہمیں بخشوالیں گے' 'ہم خدا کے خاص محبوبوں کی اولاد ہیں، ہمیں کیا غم' وغیرہ وغیرہ)

(۷۹) (اوپر کی آیت میں یہودی عوام کا تذکرہ تھا، اب اس آیت میں ان کے خواص کا ذکر ہے جنھوں نے کتاب الٰہی یعنی توریت میں تحریف کی، فرمایا جارہا ہے کہ)

ان لوگوں کی بڑی خرابی و بلا کی ہوگی جو کتاب الٰہی کو اپنے ہاتھوں سے (بدل کر) لکھتے ہیں اور پھر اس کو اللہ کی طرف منسوب کردیتے ہیں (کہ اللہ کا لکھا ہوا ہے) اور وہ یہ کام صرف تھوڑے سے معاوضہ کے لئے کرتے ہیں (یقیناً کلام ربانی کی تصحیف و تحریف جیسے شدید و عظیم جرم کے معاوضہ میں جو بھی مادّی نفع حاصل ہوگا وہ قلیل، حقیر اور بے وقعت ہی ہوگا)

(۸۰) یہ (یہودی) کہتے ہیں کہ ہم کو دوزخ کی آگ بس گنتی کے چند دن کے علاوہ چھو نہیں سکتی (ذرا اے رسول) آپ ان سے معلوم تو کریں کہ کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟ کہ وہ اس کے خلاف نہیں کرے گا، یا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کو تم نہیں جانتے۔ (یعنی جس کی کوئی علمی سند اپنے پاس نہیں رکھتے)

(۸۱) (ہمارا یہ قانون یاد رکھو کہ) جو شخص (قصداً) بری باتیں کرے (اور وہ باتیں شرک کے درجہ تک پہنچ جائیں) پھر اس کی خطا اور اس کا قصور اس کو (اس طرح) گھیر لیں (کہ کہیں نیکی کا اثر تک نہ رہے) تو وہ اور اس جیسے لوگ ہی اصل دوزخی ہیں، اور وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

(۸۲) اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہی ہیں

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ

اہلِ جنت ہیں ، اس میں ہمیشہ رہنے والے (۸۲)۔اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل

بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ إِلَّا اللّٰهَ ۟ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

سے عہد لیا کہ عبادت نہ کرنا (کسی کی) بجز اللہ کے،اور حسنِ سلوک سے پیش آنا (اپنے) ماں باپ

وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

سے اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں (سے بھی) اور لوگوں سے (بالعموم) بھلی بات کہنا،اور

وَّأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ

نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا،پھر تم (سب ان احکام سے) پھر گئے سوائے چند (لوگوں) کے،

وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ

اور تم ہو ہی گردن کش (۸۳)۔اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ

وَلَا تُخْرِجُوْنَ أَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ

بہانا ، اور اپنے لوگوں کو اپنے وطن سے مت نکالنا ،پھر تم نے اس کا اقرار کیا اور تم (اس کے) گواہ

تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ أَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ

ہو (۸۴)۔ پھر تم ہی ہو وہ کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو،اور اپنے ہی ایک گروہ کو ان کے وطن سے نکال بھی

فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ

دیتے ہو (اور) ان کے مقابلہ میں گناہ وظلم کے ساتھ (ان کے مخالفین کی) مدد بھی کرتے ہو،اور اگر وہ تم تک

وَإِنْ يَّأْتُوْكُمْ أُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۭ

اسیر (قیدی) بن کر پہونچ جاتے ہیں تو تم فدیہ دے کر (ان کو) چھڑا لیتے ہو،حالانکہ ان کا (وطن سے) نکالنا

أَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ

ہی تم پر حرام تھا،تو کیا تم کتاب کے ایک حصہ کو مانتے ہو اور ایک حصہ سے انکار کرتے ہو،پس تم میں

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ

سے جو ایسا کرے اس کی کیا سزا ہے بجز دنیوی زندگی میں رسوائی کے، اور قیامت کے دن یہ سخت

الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ إِلٰٓى أَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾

ترین عذاب میں ڈالے بھی جائیں گے،اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں (۸۵)۔

توضیحی ترجمہ

جنتی ،اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ (یعنی جنت میں جانے کے لئے اللہ ورسول پر ایمان لانا ،اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر نیک اعمال کرنا ضروری ہے۔اللہ کا وعدہ بس ان ہی کے لئے ہے)

ع ۹

(۸۳) اور (عہد نبوی کے یہود سے خطاب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے،ذرا یاد کرو)

جب ہم نے تم (بنی اسرائیلیوں) سے (اپنے پیغمبروں کے واسطے سے) عہد لیا تھا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور اپنے والدین ، قرابت داروں اور یتیموں و مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا کرو گے اور عام طور پر لوگوں سے حُسنِ گفتار کو قائم رکھو گے اور نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی کی پابندی رکھو گے (لیکن) پھر (بعد میں) تم میں سے اکثر اس عہد سے پھر گئے اور تمہاری تو عادت ہی ہے پھر جانے کی۔

(۸۴) اور (تمہیں یاد ہے وہ وقت کہ) جب ہم نے تم سے اپنوں کا خون نہ بہانے کا عہد لیا اور اس کا بھی کہ تم اپنوں کو ان کے گھر سے بے وطن نہ کرو گے اور تم نے ان احکامات کی اطاعت کو قبول کرنے کا صاف صاف اقرار بھی کر لیا تھا اور (آج بھی) تم خود اس کی (ضرور) گواہی دو گے (اور انکار نہ کر سکو گے کیونکہ تمہارے نوشتوں میں لکھا چلا آ رہا ہے)

(۸۵) (آج تمہارا حال یہ ہے کہ) تم اپنے لوگوں کو قتل بھی کرتے ہو،اُن کو ان کے وطن سے نکال بھی دیتے ہو، (نیز جنگ میں) ان کے مخالفین کی مدد کرتے ہو گناہ اور ظلم کے ساتھ ،اور پھر جب ان میں سے کوئی قیدی بن کر تم تک پہونچتا ہے تو تم فدیہ دے کر اس کو چھڑا لیتے ہو (اور اس کو دینداری کا بڑا کارنامہ سمجھ کر اس پر فخر کرتے ہو احسان جتلاتے ہو) جبکہ ان کا وطن سے نکالنا ہی تم پر حرام تھا (اصل میں تو تم کو اس سے باز رہنا تھا) تو کیا تم اپنی کتاب (توریت) کے ایک حصہ کو مانتے اور ایک حصہ سے انکار کرتے ہو؟ تو تم میں سے جو ایسا کرے اس کی سزا دنیا میں رسوائی اور آخرت میں سخت ترین عذاب کے علاوہ کیا ہو سکتی ہے ،اور (جان لو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ

یہی لوگ ہیں جنھوں نے دنیوی زندگی خرید لی ہے آخرت کے معاوضہ میں، سواُن پر نہ عذاب ہلکا کیا جائے گا

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

اور نہ اُنھیں مدد ہی پہونچے گی (٨٦)۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور ان کے پیچھے ہم نے پے در پے

وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

پیغمبر بھیجے، اور عیسیٰ ابن مریم کو ہم نے روشن نشانات عطا کئے، اور ہم نے روح القدس (کے ذریعہ) سے ان

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى

کی تائید کی، تو کیا جب کبھی کوئی پیغمبر تمہارے پاس ان احکام کے ساتھ آیا جو تمہارے نفس کو نہیں بھائے تو تم

اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ج فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ز وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَ

اکڑنے لگے، پھر بعض کو تو تم نے جھٹلایا اور بعض کو تم قتل ہی کرنے لگے (٨٧)۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل محفوظ

قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾

ہیں، (نہیں) بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کر رکھی ہے ان کے کفر کے باعث، سو وہ ایمان بہت ہی تھوڑا رکھتے ہیں (٨٨)۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ لا وَ

اور جب اُن کے پاس اللہ کی جانب سے ایک کتاب پہونچ گئی تصدیق کرنے والی اُس کی جو اُن کے پاس (پہلے

كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ج فَلَمَّا جَآءَهُمْ

سے) موجود ہے، اور اس کے قبل یہ (خود ہی) کافروں سے بیان کیا کرتے تھے، پھر اُن کے پاس جب وہ آ گیا جس

مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ز فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ

کو وہ (خوب) پہچانتے تھے تو اسی سے کفر کر بیٹھے، سو اللہ کی لعنت ہو کافروں پر (٨٩)۔ بُری ہے وہ چیز جس کے عوض

اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ

میں انھوں نے جانوں کو بیچ ڈالا ہے کہ انکار کرتے ہیں اُس (کلام) کا جو اللہ نے نازل کیا ہے (محض) اس ضد پر کہ

فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ج فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ط

اللہ نے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہا اپنا فضل (خاص) نازل کیا، سو وہ مستحق ہو گئے غضب پر غضب کے، اور

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ

کافروں کے لئے ذلّت والا عذاب ہے (٩٠)۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ اُس (کلام) پر نازل کیا ہے جو

ع ١٠ / ١٠

توضیحی ترجمہ

(٨٦) یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے (اس مختصر سی) دنیوی زندگی (کے مفادات) کو آخرت (کی ہمیشہ رہنے والی زندگی اور اس کی بیش قیمت نعمتوں) کے عوض خرید لیا ہے۔ تو (اب جو سزا ان کو ان کے اعمال بد کی ملے گی اس) سزا میں تخفیف کی کوئی گنجائش نہیں، اور نہ کسی کو ان کی مدد کرنے کی اجازت ہوگی۔

(٨٧) (بنی اسرائیل کے دل پتھر ہونے کے مزید ثبوت دیکھئے) اور ہم نے (اولاً) موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا فرمائی، پھر ہم ان کے بعد ایک کے بعد ایک پیغمبر بھیجتے رہے اور (اس سلسلہ کے آخری پیغمبر) عیسیٰ ابن مریم کو تو ہم نے (نبوت کے) واضح دلائل عطا فرمائے نیز ان کی تائید روح القدس (جبرئیلؑ) سے کروائی، لیکن کیا ایسا نہیں ہے کہ جب بھی کبھی تمہارے پاس اللہ کے کوئی پیغمبر کوئی ایسے احکام لے کر آئے جن کو تمہارا دل نہیں چاہتا تھا تو تم (نے یہ رویہ اختیار کیا کہ بجائے اس کے کہ ان احکامات کی پیروی کرتے) تکبر کرنے لگے (یعنی اس پیغمبر کی اطاعت سے عار محسوس کرنے لگے) پھر ان میں سے بعضوں کو تم نے جھٹلایا اور بعضوں کو قتل ہی کر ڈالا۔ (جیسے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام وغیرہ)

(٨٨) اور (مسلمانو! سنو، یہ یہودی فخر سے) کہتے ہیں کہ ہمارے دل (غلاف کے اندر) محفوظ ہیں (یعنی بجز اپنے دین کے کسی کی بات ہم پر اثر نہیں کرتی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا نہیں ہے) بلکہ (بات یہ ہے کہ) ان کے کفر کے باعث اللہ نے ان پر لعنت کر رکھی ہے، (اسی لئے) وہ تھوڑا سا ایمان رکھتے ہیں (مکمل اور تمام چیزوں پر نہیں)

(٨٩) اور جب اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) پہونچ گئی جو ان کے پاس پہلے سے موجود کتابِ الٰہی (توریت) کی تصدیق کرتی ہے، اور (ساتھ ہی توریت میں بھی قرآن اور نبیٔ آخرالزماں کی پیشین گوئی موجود ہے اسی وجہ سے) یہ خود قرآن کے نزول سے پہلے (اس کے حوالہ سے) کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے۔ (یعنی یہ کہ "ہم کو نبی آخرالزماں اور جو کتاب ان پر نازل ہوگی اُن کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما") پھر جب وہ کتاب آ گئی جس کو وہ اچھی طرح پہچانتے تھے تو اس کا انکار کر بیٹھے (کہ یہ کلام الٰہی ہے یا یہ شخص اللہ کا پیغمبر ہے) سو اللہ کی لعنت ہو انکار کرنے والوں پر (یعنی وہ اس کی رحمت سے دور ہوں، کیونکہ وہ جانتے بوجھتے انکار کر رہے ہیں۔)

(٩٠) یعنی کیسی بری ہے وہ حالت جس کو اختیار کر کے وہ بزعم خود اپنی جانوں کو آخرت کی سزا و عذاب سے بچانا چاہتے ہیں اور وہ حالت یہ ہے کہ انکار کرتے ہیں کسی چیز کا جو اللہ نے نازل فرمائی محض اس ضد اور عناد کی بنا پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلِ خاص سے جس کو چاہا نواز دیا (یعنی نبوت خاندان اسرائیل سے نکال کر بنی اسمٰعیل کے ایک فرد کو دے دی) سو اس انکار اور حسد کی بنا پر وہ غضب بالائے غضب کے مستحق ہو گئے، اور ان کافروں کے لئے ذلت والا عذاب ہوگا۔

(٩١) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ اس (کلام یعنی قرآن پاک) پر جو نازل کیا ہے

اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ

اللہ نے تو کہتے ہیں کہ ہم اُس پرتو ایمان رکھتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل ہوا ہے، اور جو کچھ ہے اُس کے علاوہ اس کا یہ کفر کرتے

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ

ہیں حالانکہ وہ (خود بھی) حق ہے اور اس کی بھی تصدیق کرنے والا ہے جو ان کے پاس ہے، آپ کہئے کہ اچھا تو تم اس کے قبل انبیاء کو

قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۹۱ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ

کیوں قتل کرتے رہے، ہو اگر تم (واقعی) ایمان لانے والے تھے (۹۱)۔ اور بالیقین موسیٰ تمہارے پاس کھلے ہوئے نشان لے کر آئے

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۹۲ وَاِذْ اَخَذْنَا

اس پر بھی تو تم نے ان کے پیچھے گوسالہ کو اختیار کرلیا اور تم تو ہو ہی ظالم (۹۲)۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تم سے قول وقرار

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ

لیا تھا اور تمہارے اوپر (کوہ) طور بلند کیا تھا (کہ) جو کچھ ہم نے دیا ہے اُسے مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور سنو! یہ (اس وقت) بولے

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ

تھے کہ (ہاں) ہم نے سن لیا مگر ہم نے مانا نہیں، اور ان کے دلوں میں گوسالہ اُن کے کفر سابق کے سبب سے پیوست ہوگیا تھا، آپ

قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۹۳ قُلْ اِنْ

کہہ دیجئے کہ (کیسی) بُری ہے وہ بات جس کا حکم تمہارا ایمان تمہیں دے رہا ہے اگر تم (واقعی) ایمان والے ہو (۹۳)۔ آپ

كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

کہہ دیجئے کہ اگر عالمِ آخرت خاص تمہارے ہی لئے ہے اللہ کی جانب سے دوسروں کو چھوڑ کر، تو موت کی آرزو کر کے دیکھو، اگر

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۹۴ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ

تم سچے ہو (۹۴)۔ لیکن وہ اس کی آرزو ہرگز کبھی بھی نہ کریں گے بہ سبب ان اعمالِ بد کے جو یہ اپنے ہاتھوں سمیٹ چکے ہیں،

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۹۵ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ

اور اللہ ظالموں سے (خوب) واقف ہے (۹۵)۔ اور آپ اُنھیں زندگی پر حریص سب لوگوں سے بڑھ کر پائیں گے

عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ

(یہاں تک کہ) مشرکوں سے بھی بڑھ کر، ان میں سے ایک ایک یہ چاہتا ہے کہ ہزار (ہزار) برس کی عمر پائے (حالانکہ)

سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

اگر اتنی عمر وہ پا بھی جائے تو یہ (امر) اُسے عذاب سے نہیں بچا سکتا، اور اللہ اُسے (خوب) دیکھ رہا ہے

توضیحی ترجمہ

(اب) اللہ نے، تو کہتے ہیں کہ ہم تو (توریت پر) ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر (یعنی ہماری قوم ونسل پر) نازل کی گئی اور وہ اس کے بعد نازل کردہ کتاب (قرآن) کا انکار کرتے ہیں حالانکہ قرآن خود ان کے پاس موجود کتاب (توریت) کی تصدیق کرتا ہے۔ (اے رسول!) آپ ان سے معلوم کریں کہ اگر تم واقعی (توریت پر) ایمان رکھتے ہو تو (ذرا بتاؤ) اللہ کے نبیوں کو پہلے (زمانہ میں) قتل کیوں کرتے رہے؟

(۹۲) حضرت موسیٰ (تمہاری قوم کے نبی) تمہارے پاس اللہ کی نشانیاں، معجزات ودلائل لے کر آئے تھے (ان کا اثر طبعی طور پر یہ ہونا چاہئے تھا کہ حقیقی طور پر دل سے ایمان لاتے اور خدا اور نبی کی طاعت میں لگ جاتے لیکن ہوا یہ کہ حضرت موسیٰ کی ذرا سی عارضی غیر حاضری ہوئی اور تم نافرمانی کی حد شرک تک پہنچ گئے) تم نے شرک جلی اختیار کرلیا اور گوسالہ (دھات کے بچھڑے) کو معبود بنالیا (تمہاری تاریخ گواہ ہے کہ) تم (اپنی جانوں اور اپنی روحوں پر) ظلم کرنے والے ہو۔

(۹۳) (اس سورہ کی آیت نمبر ۶۳ میں جس واقعہ کو یاد دلایا گیا تھا یہاں اس کی قدرے تفصیل ہے) اور (تمہیں یاد ہے، وہ وقت) جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا اور تم پر طور پہاڑ اُٹھالیا تھا (اور کہا تھا کہ) جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے (تورات کی شکل میں) اس کو مضبوطی سے تھامو، اور (جو کچھ کہا جائے اُس کو ہوش سے) سنو! تو (اس وقت یہ بولے تھے کہ ہم نے (تو پہلے بھی) سن لیا تھا، لیکن عمل نہیں کیا تھا (یعنی اب بھی ایسا ہی کریں گے) اور (ایسا اس وجہ سے تھا کہ) ان کے دل میں گوسالہ کی عقیدت ومحبت ان کے کفر کی وجہ سے پلا دی گئی تھی، آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہی بری چیزیں ہیں وہ جن کا حکم تمہارا ایمان تمہیں دے رہا ہے، اگر تم واقعہ تم میں مومن ہو۔

(۹۴) (یہود اپنے سوا کسی اور کو الطافِ خداوندی کا مستحق ہی نہیں سمجھتے تھے، نجاتِ اُخروی کو اپنا مخصوص حق سمجھنے لگے تھے، قرآن کہتا ہے کہ، اے رسول!) آپ ان سے کہئے کہ اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں اور ان کا اس پر ایمان ہے کہ عالمِ آخرت اور اسکی ساری نعمتیں کسی دوسرے کے لئے نہیں صرف ان کے لئے خاص ہیں تو پھر موت کی آرزو اور اس کی تمنا کیا کریں۔

(۹۵) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اور وہ موت کی آرزو وتمنا ہرگز نہیں کرسکتے اپنے اُن اعمال (بد) کی بنا پر جو وہ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ (جو آپ کو) ان ظالموں (کی بابت بتا رہا ہے وہ ان کی فطرت) سے خوب واقف ہے۔

(۹۶) اور (موت کی تمنا تو دور کی بات) تم اُن لوگوں کو پاؤ گے کہ زندہ رہنے کی حرص ان میں دوسرے انسانوں سے زیادہ ہے حتیٰ کہ مشرکین سے بھی زیادہ، ان میں کا ایک ایک فرد چاہتا ہے کہ (کسی طرح ہوسکے تو) اس کی عمر ہزار سال کی ہو، حالانکہ کسی کا بڑی عمر پالینا اُسے عذاب سے دور نہیں کرسکتا، اور اللہ تعالیٰ سب دیکھ رہا ہے

ع ۲ عند المتاخرین ۱۲

بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى

جو کچھ وہ کر رہے ہیں (۹۶)۔ آپ کہہ دیجئے کہ جو کوئی جبرئیل کا مخالف ہے تو انھوں نے اس (قرآن) کو آپ کے قلب پر اللہ کے

قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى

حکم سے اُتارا ہے (وہ) تصدیق کرنے والا ہے اس (کلام) کا جو اس کے قبل سے ہے اور ہدایت ہے اور خوش خبری ہے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ

ایمان والوں کے لئے (۹۷)۔ جو کوئی مخالف ہو اللہ کا یا اس کے فرشتوں کا یا اس کے پیغمبروں کا یا جبرئیل کا

وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ

یا میکائیل کا، تو اللہ (بھی) بالیقین مخالف ہے (ایسے) کافروں کا (۹۸)۔ اور بالیقین ہم نے آپ پر روشن نشان

بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا

اُتارے ہیں اور ان سے کوئی (بھی) انکار نہیں کرتا بجز نافرمانوں کے (۹۹)۔ کیا یہ ہے کہ انھوں نے جب کبھی بھی کوئی عہد کیا ہے تو انھیں

نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ

میں سے کسی (نہ کسی) جماعت نے اُسے توڑ ہی پھینکا ہے، اصل یہ ہے کہ اُن میں سے زیادہ تر تو اعتقاد ہی نہیں رکھتے (۱۰۰)۔ اور جب ان

رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ

کے پاس پیمبر اللہ کی طرف سے آئے تصدیق کرتے ہوئے اس (کتاب) کی جو اُن کے پاس موجود تھی تو

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ

(ان) اہل کتاب میں سے ایک جماعت نے کتاب اللہ کو اپنی پشت کے پیچھے ڈال دیا گویا وہ جانتے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ

ہی (بوجھتے) نہیں (۱۰۱)۔ اور (یہ لوگ) پیچھے لگ گئے اُس (علم) کے جو سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان پڑھا

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

کرتے تھے، اور سلیمان نے (تو کبھی) کفر نہیں کیا البتہ شیطان (ہی) کفر کیا کرتے تھے، لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتے، اور (وہ پیچھے

السِّحْرَ ۚ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ

لگ گئے) اُس (علم) کے بھی جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اُتارا گیا تھا، اور وہ دونوں کسی کو بھی (اس فن

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ

کی باتیں) نہ بتلاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم بس ایک (ذریعۂ) امتحان ہیں سو تم (کہیں) کفر نہ اختیار کر لینا،

توضیحی ترجمہ

جو کچھ اعمال وہ کرتے ہیں (اسی کے مطابق سزا وجزا دے گا)

ع ۱۱/۱۰

(۹۷) (یہود حضرت جبرئیل کو فرشتۂ عذاب مانتے تھے اور یہ مانتے تھے کہ وحی لانے کا کام میکائیل کا ہے، بعض نے تو صرف ان کو بہانہ بنا کر ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ یہاں تعرّض یہود کی اسی غلط اندیشی سے کیا جارہا ہے۔)
آپ (اے رسول) کہہ دیجئے کہ جو جبرئیل کا دشمن ہو (وہ ہوا کرے) انھوں نے تو اللہ کے حکم سے اس قرآن کو آپ کے قلب مبارک پر اُتارا ہے، وہ قرآن جو پہلے نازل ہونے والی تمام کتب الٰہیہ کی تصدیق کرتا ہے اور ہدایت وبشارت ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔

(۹۸) (سن لو) جو کوئی مخالفت کرے یا دشمن ہو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور جبرئیل کا اور میکائیل کا، (یا ان میں سے کسی ایک کا) تو (یہ کفر ہے اور) یقیناً اللہ (بھی) ایسے کافروں کا دشمن ہے۔

(۹۹) اور ہم نے (اے رسول) آپ پر آپ کی صداقت ونبوت کی کھلی نشانیاں اور روشن دلائل (قرآن، معجزات، کتب سابقہ پر اطلاع، معجزات سابقہ پر اطلاع اور قرآن کے قانونی نظام کی شکل میں) اُتارے ہیں، اور (اس کے بعد تو) کوئی (فطرت سلیم والا) انکار کی جرأت نہیں کر سکتا سوائے نافرمانوں کے (جو قانون الٰہی کو توڑنے اور شرائع ربانی سے بغاوت کے عادی ہو چکے ہیں)

(۱۰۰) کیا (بنی اسرائیل کی تاریخ یہ نہیں رہی ہے کہ) جب کبھی انھوں نے خدا یا اس کی نبی کی اطاعت کا عہد کیا تو ان میں کے کسی نہ کسی گروہ نے عہد شکنی کی اور اس عہد کو توڑ پھینکا، بلکہ (اب تو) اُن میں سے اکثر اس عہد وپیمان کے قائل ہی نہیں رہے۔

(۱۰۱) (یہود کو بتایا جارہا ہے کہ نئے نبی جو آئے ہیں وہ تمہاری کتاب اور اس کے دین کو مٹانے کے لئے نہیں، بلکہ اُسے نئی تازگی بخشنے آئے ہیں)
جب اللہ کی طرف سے اس کے رسول (نبی آخر الزماں ﷺ) قرآن لے کر آئے جس میں ان (یہودیوں) کی کتاب (توریت) کی تصدیق کی گئی تھی تو ان کی ایک جماعت ایسی تھی جس نے خود اپنی کتاب کو پس پشت ڈال دیا (کیونکہ ان کی کتاب توریت میں اس آخری نبی کی ہر پہچان لکھی ہوئی تھی اور وہ ایسے بن گئے) جیسے وہ اس کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہ ہوں۔

(۱۰۲) اور یہ (بنی اسرائیل اُن منتروں) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان (علیہ السلام) کے زمانہ میں شیاطین پڑھا کرتے تھے، اور (سن لو) سلیمان نے کوئی کفر نہیں کیا تھا (جن کی طرف یہ منسوب کرتے ہیں) بلکہ شیاطین لوگوں کو جادو کی تعلیم دے کر کفر کا ارتکاب کیا کرتے تھے، اور شیاطین ہی نہیں یہ (بنی اسرائیل) تو بابل میں بھیجے گئے (دو فرشتوں) ہاروت وماروت کے علم کو سیکھنے کے بھی درپے ہو گئے تھے۔ یہ دونوں فرشتے کسی کو اس وقت تک تعلیم نہ دیتے تھے جب تک کہ واضح نہ کر دیتے کہ ہم تمہاری آزمائش کے لئے اُتارے گئے ہیں، خبردار کفر میں مت پڑ جانا

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ

مگر (لوگ) ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے جس سے وہ جدائی ڈال دیتے تھے مرد اور اس کی بیوی کے درمیان، حالانکہ وہ

بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ

(فی الواقع) کسی کو بھی اس کے ذریعہ نقصان نہ پہونچا سکتے تھے مگر (ہاں) ارادۂ الٰہی سے، اور یہ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان تو

وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ

پہونچا سکتی ہے نفع نہیں پہونچا سکتی، اور (یہ بھی) خوب جانتے ہیں کہ جس نے اُسے اختیار کرلیا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ

خَلَاقٍ ؕ قف وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾

نہیں، اور بہت ہی بری چیز ہے وہ جس کے عوض انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا ہے، کاش وہ (اتنا ہی) جانتے (۱۰۲)۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا

اگر وہ لوگ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اس کا ثواب اللہ کے یہاں کہیں بہتر ہوتا کاش

يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٣﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا

وہ (اتنا) جانتے (۱۰۳)۔ اے ایمان والو! ''راعنا'' مت کہا کرو اور ''اُنظرنا'' کہا کرو اور سنتے رہا

وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

کرو، اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے (۱۰۴)۔ جو لوگ کافر ہیں (خواہ) وہ اہل کتاب میں سے

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ

ہوں یا مشرکین میں سے، وہ اسے (ذرا بھی) پسند نہیں کرتے کہ تمہارے اوپر کوئی بھی بھلائی تمہارے

رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

پروردگار کی طرف سے اُتر کر رہے، حالانکہ اللہ اپنی رحمت سے جسے چاہے مخصوص کرے، اور وہ بڑا ہی فضل والا

الْعَظِيْمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ

ہے (۱۰۵)۔ ہم جس نشان کو موقوف کر دیتے ہیں یا اُسے بھلا دیتے ہیں تو (کوئی) اُس سے

مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

بہتر ہی یا اس کے مثل لے آتے ہیں، کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۰۶)۔ کیا تجھے

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

خبر نہیں کہ اللہ ہی کے لئے سلطنت آسمانوں اور زمین کی ہے، اور اللہ کے سوا کوئی (بھی) تمہارا

توضیحی ترجمہ

لیکن وہ اس کے (ایسے دیوانے تھے کہ اس وارننگ کے) بعد بھی سیکھتے، اور پھر (اس کو ناجائز کام کے لئے مثلاً) میاں بیوی میں تفرقہ ڈالنے کے لئے استعمال کرتے (اگر چہ یہ حقیقت ہے کہ) وہ اس کے ذریعہ خدا کی مرضی کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہونچا سکتے، پھر وہ سیکھتے ہیں ایسی چیز جس سے خود ان کو نقصان تو پہونچ سکتا ہے کسی قسم کا نفع نہیں۔ انھیں یہ بھی معلوم ہے کہ جو کوئی اس کو اختیار کرے گا اس کے لئے آخرت میں (نیکی اور اجر کا) مطلق کوئی حصہ نہیں، اور بہت بری چیز ہے وہ جس کے لئے انھوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالی ہیں۔ کاش وہ اتنی سی بات جان جاتے۔

(۱۰۳) (اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ جو راہ چاہے اپنے لئے چنے، اگر وہ اپنے لئے عذاب وہلاکت خریدنے کا فیصلہ کرتا ہے تو یہ اس کا اپنا فعل ہے لیکن وہ مالکِ حقیقی اپنے بندوں سے اس قدر محبت کرتا ہے کہ سرکش وغدّار بندوں کے حال پر کمالِ شفقت سے تأسّف وحسرت کے لہجے میں ارشاد فرما رہا ہے) اگر وہ لوگ ایمان اور تقویٰ اختیار کرتے تو اس کا صلہ اللہ کے یہاں بہت بہتر ہوتا، کاش وہ سمجھتے۔

(۱۰۴) (منافق یہودیوں کی ایک اور شرارت یہ تھی کہ وہ محفل نبوی میں آپ کے ارشادات کے دوران بارہا پکارتے ''راعِنا''، جس کے معنی عربی میں ہیں ہماری رعایت کریں یعنی دوبارہ سمجھائیں، ہماری سمجھ میں نہیں آیا، لیکن عبرانی زبان میں اس کے معنی بہت بُرے ہیں، ان منافق یہودیوں نے ان الفاظ کو ازراہِ شرارت استعمال کیا، اس سے ناواقف مسلمان بھی ان کی سنا سنی یہی کہنے لگے، اس پر ان کو آگاہ کیا گیا) اے ایمان والو! تم ''راعنا'' مت کہا کرو بلکہ (کہنا ہو) تو ''اُنظرنا'' کہا کرو، (ایسے معاندین جو شدتِ بغض وعداوت میں اس حد کو پہنچ جائیں کافروں کے مثل ہیں) اور کافروں کے لئے دردناک عذاب (تیار) ہے۔

ع ۱۲ ۷ ۱۲

(۱۰۵) (یہ محض ایک لفظ اور ہنسی ٹھٹے کی بات نہیں ہے، اس کے پیچھے ان کے حسد وعناد کا جذبہ کارفرما ہے کہ نبوت ان کی نسل سے نکل کر تم میں کیسے پہونچ گئی) کافر خواہ وہ مشرک ہوں (توحید، رسالت، ملائکہ وحشر کے منکر) یا اہلِ کتاب (ان بنیادی حقائق پر لفظاً ایمان رکھنے والے معناً وعملاً نہیں یعنی یہود ونصاریٰ) بالکل اسے پسند نہیں کرتے کہ اللہ کا کوئی بھی فضل تم پر ہو (نبوت تو دور کی بات) لیکن یہ تو تمام تر اللہ کے اختیار اور فیصلہ کی بات ہے کہ وہ کس کو اپنے فضل کا اہل سمجھے، وہ بڑے ہی فضل والا ہے۔

(۱۰۶) (یہودی قرآن کی بعض آیات کی منسوخی کی بابت سوال اُٹھایا کرتے تھے، اس کے جواب میں اللہ فرماتے ہیں کہ) ہم جس آیت کا حکم منسوخ کرتے ہیں یا اُسے یاد سے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی دوسری آیت اس کی جگہ لے آتے ہیں، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (یعنی وہ مختارِ کل ہے جو چاہے، جب چاہے، جیسے چاہے کرے)

(۱۰۷) کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت تنہا اُسی کی ہے اور تمہارا اللہ کے سوا کوئی

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ

یار ومددگار نہیں (۱۰۷)۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے سوال کرڈالو، جیسا کہ (اس کے) قبل

كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

موسیٰ سے سوال کئے جا چکے ہیں، اور جو کوئی ایمان کے بدلہ میں کفر اختیار کرے گا سو وہ یقیناً راہ

فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ

سیدھی راہ سے بھٹک گیا (۱۰۸)۔ بہت سے اہلِ کتاب تو دل ہی سے چاہتے ہیں کہ تمہیں

مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ښ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ

ایمان (لے آنے) کے بعد پھر سے کافر بنا لیں، حسد کی راہ سے جو ان کے نفسوں میں ہے (اور یہ

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ

بھی) بعد اس کے کہ ان پر حق واضح ہو چکا، سو معاف کرتے رہو اور درگزر کرتے رہو حتیٰ کہ اللہ اپنا

بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ

حکم بھیج دے، یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۰۹)۔ اور (ہاں) نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ

اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ

دیتے رہو، اور جو کچھ بھلائی تم اپنے واسطے آگے بھیجو گے اُسے اللہ کے پاس پا لوگے، یقیناً جو

اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ

کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس کا خوب دیکھنے والا ہے (۱۱۰)۔ اور یہ کہتے ہیں کہ جنت میں کوئی ہرگز نہیں

اِلَّا مَنْ كَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّھُمْ ۭ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَكُمْ

داخل ہوگا مگر ہاں وہی جو یہودی یا نصرانی ہوں، یہ اُن کی (نری) آرزوئیں ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اپنی

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰي ۤ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَھُوَ

سند لاؤ اگر تم سچے ہو (۱۱۱)۔ ہاں البتہ جو کوئی (بھی) اپنی ذات کو اللہ کے آگے جھکائے اور وہ

مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ

مخلص نیکوکار بھی ہو، تو ایسے کے لئے اس کے پروردگار کے پاس اس کا اجر ہے، اور ایسوں پر

يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰي شَيْءٍ ۠ وَّ

نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوں گے (۱۱۲)۔ اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کسی بنیاد پر نہیں، اور

توضیحی ترجمہ

رکھوالا ہے نہ مددگار۔

(۱۰۸) (بعض مسلمانوں کے دل میں غالباً آپ سے اس بابت کچھ معلوم کرنے کا خیال آیا، اس پر ان کو تنبیہ کی گئی کہ)
کیا تم بھی اپنے رسول سے ویسے ہی بے جا سوالات یا درخواستیں کرنا چاہتے ہو جیسے (ان بنی اسرائیل کے ذریعہ) موسیٰ علیہ السلام سے کئے گئے تھے (تو یہ معاندانہ اور گستاخانہ سوال وجواب کفر کی ایک شکل ہوگی) اور جو بھی ایمان کے بدلہ میں کفر اختیار کرے گا (بس سمجھ لوکہ) وہ راہ سے بھٹک گیا۔

(۱۰۹) (مسلمانو! آگاہ وہوشیار رہو!) بہت سے اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کو ایمان لانے کے بعد دوبارہ کفر پر لے آئیں (اور وہ ایسا کسی اچھی نیت یا نیک مقصد کے تحت نہیں چاہتے بلکہ ان کی یہ چاہت ہے) حسد کی بنا پر، جو ان کے دلوں میں ہے، ورنہ جہاں تک حق کی بات ہے وہ تو اُن پر واضح ہو چکا ہے۔ تو تم (ان کی اس چاہت، کوششوں اور سرگرمیوں کو برداشت کرکے) ان کو معاف کرتے رہو اور درگذر کرتے رہو تا آنکہ اللہ (اس سلسلہ میں) اپنا حکم بھیج دے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۱۰) (مزید یہ کہ جب تک تمہیں ان کافروں کی سرگرمیوں ومخالفانہ سازشوں وحرکتوں کے خلاف کارروائی کی اجازت نہ دی جائے اس کے انتظار میں عام اسلامی احکام کی پابندی میں غفلت وتساہلی کو راہ نہ دو) اور (بدنی ومالی عبادتیں) نماز وزکوٰۃ کی پابندی رکھو، کیونکہ تم اپنے لئے جو کچھ (اعمالِ خیر) آگے بھیجو گے اُس کو اللہ کے یہاں (پہونچ کر) پالوگے۔ بلاشبہ تم جو بھی عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتا ہے۔ (اس لئے اس کا احتمال ہی نہیں کہ کوئی نیکی ضائع ہوجائے اور اس کا اجر نہ ملے)

(۱۱۱) یہ (اہلِ کتاب خواہ وہ یہودی ہوں یا نصرانی) کہتے ہیں کہ جنت میں داخلہ انہیں کی قوم اور وابستگانِ قوم کے ساتھ مخصوص ہے، تو ان کی یہ بات نری آرزوؤں پر مشتمل ہے، آپ ان سے کہئے کہ اگر واقعی اپنے دعوے میں سچے ہو تو اپنی تائید میں کوئی (عقلی یا نقلی) دلیل لاؤ۔

(۱۱۲) (تمہارا دعویٰ غلط ہے، جنت میں داخلہ نہ تو کسی مذہبی عنوان وٹائٹل سے وابستہ ہے نہ نسلی عنوان کے ساتھ، اس کا صحیح قانون تو یہ ہے کہ) جو اپنی ذات کو بلا آمیزشِ شرک صرف اور صرف اللہ کے آگے جھکا دے، اور اپنے اس ایمان واعتقاد میں ایسا مخلص ہو کہ اس کا عمل بھی اس کے عقیدۂ توحید کے مطابق ہوگیا ہو (وہ نجات کا مستحق ہوگا اور جنت میں جائے گا) ایسے لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس (بہترین) بدلہ ہے، اور ایسے ہی لوگ ہوں گے جو قیامت میں خوف وغم سے سابقہ کے بجائے اپنے ایمان وعمل کے اچھے بدلے پا رہے ہوں گے۔

۱۳ ع ۹ ۱۳

(۱۱۳) (یہ یہود ونصاریٰ مسلمانوں کو اپنی اپنی طرف راغب کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ جنت میں داخلہ اسی کو ملے گا جو یہودی یا نصرانی ہو، دوسری طرف ان کا یہ حال ہے کہ وہ ایک دوسرے کو اس طرح کنڈم کرتے ہیں کہ) یہودی کہتے ہیں کہ نصاریٰ کی کوئی بنیاد واصل نہیں، اور

قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ

نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کسی بنیاد پر نہیں، اور وہ سب (ایک ہی آسمانی) کتاب پڑھتے ہیں، اسی

الْكِتٰبَ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ

طرح وہ لوگ بھی کہنے لگے انھیں کا سا قول جو (کچھ بھی) علم نہیں رکھتے، سو اللہ ان کے درمیان

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ

قیامت کے دن اس باب میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ جھگڑتے رہتے ہیں (۱۱۳)۔ اور اُس

مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اِس سے روک دے کہ اُن میں اُس کا نام لیا جائے اور

وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ

اُن کی بربادی کی کوشش کرے، یہ لوگ اس لائق ہی نہیں کہ ان میں داخل ہوں مگر ہاں یہ کہ ڈرتے

اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

ہوئے، اُن کے لئے دنیا میں (بھی بڑی) رسوائی ہے اور آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے (۱۱۴)۔ اور

عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ

اللہ ہی کا ہے مشرق (بھی) اور مغرب (بھی) سو تم جدھر کو بھی منہ پھیرو بس اُدھر ہی اللہ کی ذات ہے، بیشک اللہ

اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ

بڑا وسعت والا ہے، بڑا علم والا ہے (۱۱۵)۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے ایک بیٹا بنالیا ہے، کیسا پاک ہے وہ!

بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ

اصل یہ ہے کہ اسی کی ملک ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اسی کے حکم بردار ہیں (۱۱۶)۔ (وہ)

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

موجد ہے آسمانوں اور زمین کا، اور جب کسی کام کا کرنا ٹھہرا لیتا ہے تو بس اتنا ہی اس سے کہتا ہے (کہ) ہوجا!

فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ

بس وہ ہوجاتا ہے (۱۱۷)۔ اور جنھیں علم سے بہرہ نہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا، یا ہمارے پاس کوئی

اٰيَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ

نشان (عظیم) کیوں نہیں آجاتا، اسی طرح وہ لوگ کہہ چکے ہیں جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں انھیں کا سا کہنا، تشابہہ ہوگئے

توضیحی ترجمہ

نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہ یہودی بے بنیاد ہیں، حالانکہ یہ سب ایک ہی (آسمانی) کتاب پڑھتے ہیں، (ان کی دیکھا دیکھی) ایسی ہی باتیں وہ مشرکین بھی کہنے لگے جن کے پاس (کسی آسمانی کتاب کا) علم نہیں، (تو دنیا میں اس پر جھگڑتے ہیں تو جھگڑتے رہیں) ان باتوں کا عملی فیصلہ تو قیامت میں اللہ ہی کرے گا جن میں یہ جھگڑتے ہیں۔

(۱۱۴) (یہ اپنے کو حق پر بتانے والے جھگڑوں میں اس حد تک آگے بڑھ جاتے کہ ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کی پامالی تک سے بھی گریز نہ کرتے) اُس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی مسجدوں میں خدا کا نام لینے سے روکے اور اُن کی ویرانی و بربادی کا کوشاں ہو (حالانکہ) اُن کے لئے تو یہ بھی زیبا نہیں تھا کہ وہ اللہ کے خوف سے بے نیاز ہوکر ان (مساجد) میں داخل ہوں، ایسے لوگوں کی دنیا میں بھی رسوائی ہوگی اور آخرت میں بھی وہ بڑے عذاب سے دوچار ہوں گے۔

(۱۱۵) (یہود و نصاریٰ میں عبادت کی سمت و جہت میں بھی اختلاف تھا اور وہ اس پر بھی جھگڑتے تھے، ہر ایک اپنی سمت کو صحیح بتاتا اور دوسرے کی سمت کو غلط' قرآن نے عبادت کے لیے سمت کی تخصیص۔ جو اللہ کو ایک خاص سمت میں مقید کرنے کے ہم معنی تھی۔ کو رد کردیا اور ساتھ ہی تبدیل قبلہ پر یہودیوں کے اعتراض کو خارج کردیا اور کہا کہ) مشرق و مغرب سب سمتوں کا اللہ یکساں مالک ہے تو جدھر کو بھی تم رُخ کرو اُدھر ہی اللہ ہے۔ اور اللہ یقیناً بے پایاں وسعتوں والا ہے، بڑا علم والا ہے۔ (وہ اپنے اس علم کامل اور حکمت بالغہ کے لحاظ سے جو چاہے قبلہ مقرر کردے، اس کی ان مصلحتوں کا احاطہ کون کرسکتا ہے؟)

(۱۱۶) اور لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے (کسی کو) بیٹا ٹھیرا لیا ہے (یہود حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اسی کی طرف اشارہ ہے) پاک ہے (اور بلند) اس کی ذات ایسی باتوں سے بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) اسی کی ہے ملکیت سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے، سب اسی کے تابع دار ہیں (جب سب اس کے محکوم اور اس کی مخلوق نیز تابع و مسخر ہیں تو اس کے تسہیم و شریک کیسے ہوسکتے ہیں)

(۱۱۷) وہ آسمانوں اور زمین کا ابتداءً پیدا کرنے والا ہے، جب وہ (اپنے ارادہ و مشیت سے) کسی کام کا کرنا (یا کسی چیز کا وجود میں آنا) ٹھیراتا ہے تو وہ بس اتنا کہتا ہے کہ "ہوجا" تو وہ (بلا توسط و توقف) ہو جاتا ہے (یا وہ چیز معاً وجود میں آجاتی ہے)

(۱۱۸) اور جن کے پاس علم حقیقی یعنی آسمانی علوم نہیں (مراد مشرکین) وہ کہتے ہیں کہ اللہ (اگر فلاں فلاں بندوں سے کلام کرسکتا ہے تو) ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا، یا کیوں نہیں کوئی کھلی نشانی ہمارے پاس آجاتی (یعنی اللہ اگر براہ راست ہم سے کہدے کہ محمد میرے رسول ہیں یا کوئی کھلی نشانی آپ کے نبی ہونے کی بھیجدے تو ہم ایمان لے آئیں گے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی یہ فرمائشیں کوئی انوکھی نہیں اور ان کا یہ مطالبہ کوئی نرالا نہیں) اسی طرح ماضی میں بالکل ایسے ہی الفاظ میں لوگ کہتے رہے ہیں، بالکل ایک جیسے ہیں

قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

ان کے قلوب، ہم نے اپنے نشان کھول کھول دیے ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں (۱۱۸)۔ ہم نے آپ کو حق

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ

کے ساتھ بھیجا ہے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر، اور آپ سے اہلِ دوزخ کی بابت کچھ بھی پوچھ نہ ہوگی (۱۱۹)۔ اور

تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ

آپ سے یہود و نصاریٰ ہرگز خوش نہ ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے پیرو نہ ہو جائیں، آپ کہہ دیجئے کہ

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ

اللہ کی (بتلائی ہوئی) یہ تو بس راہ ہے، اور اگر آپ بعد اس علم کے جو آپ کو پہونچ چکا ہے ان کی خواہشوں کی

الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾

پیروی کرنے لگے تو آپ کے لئے اللہ (کی گرفت) کے مقابلہ میں کوئی یار ہوگا نہ مددگار (۱۲۰)۔ جن

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ

لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے اور وہ اُسے اُسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح اُس کے پڑھنے کا حق ہے، وہ لوگ اس پر ایمان لے

بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ

آئیں گے، اور جو کوئی اس سے انکار کرے گا تو یہی لوگ (پورا) نقصان اُٹھانے والے ہیں (۱۲۱)۔ اے بنی اسرائیل!

اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تم کو بخشیں اور یہ کہ میں نے تمہیں دنیا جہان والوں پر فضیلت

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ

دی (۱۲۲)۔ اور اس روز سے ڈرو سے جب نہ کوئی کسی کے کام آئے گا اور نہ اس کی طرف سے معاوضہ قبول

مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى

کیا جائے گا اور نہ اسے سفارش نفع پہونچا سکے گی اور نہ اُنھیں مدد ہی پہونچ سکے گی (۱۲۳)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب

اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ

ابراہیم کو ان کے پروردگار نے چند امور میں آزمایا، اور اُنھوں نے وہ انجام دے دیے، ارشاد ہوا کہ میں یقیناً تمہیں لوگوں کا

قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ

پیشوا بنانے والا ہوں، بولے اور میری نسل سے بھی؟ ارشاد ہوا کہ میرا وعدہ نافرمانوں کو نہیں پہونچتا (۱۲۴)۔ اور جب

وقف لازم

ع ۱۴ ۹ ۱۴

توضیحی ترجمہ

اُن کے دل ہیں (ایک نہیں) صداقت کی کئی نشانیاں ہم نے کھول رکھی ہیں (لیکن) ان کے لئے جو یقین (کی طلب اپنے اندر) رکھتے ہوں۔

(۱۱۹) (اے رسول!) ہم نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا ہے، آپ کا کام بشارت دینا ہے (دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی کی جو آپ کے پیغام کو مان لیں) اور ڈرانا ہے (دوزخ کے عذاب سے ان منکروں و سرکشوں کو جو آپ کے پیام سے بغاوت کریں) اور جہنم میں جانے والوں کی بابت (آپ کیوں فکر و تشویش میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی بابت) آپ سے کوئی پوچھ نہ ہوگی۔

(۱۲۰) (آپ ان اہل کتاب کی کتنی ہی رعایت ملحوظ رکھیں) یہ یہود و نصاریٰ جب تک آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے (گڑھے ہوئے) مذہب کے پیرو نہ ہو جائیں (اور اپنے دینِ حق سے دست بردار نہ ہو جائیں) آپ ان سے (صاف صاف) کہہ دیجئے کہ اصل راہِ ہدایت وہی ہے جو اللہ کی (بتلائی ہوئی) ہے (یعنی طریق اسلام) اور اگر (بالفرض) آپ بھی ان کی خواہشات کی پیروی کرنے لگیں علم (قطعی ثابت بالوحی) کے آپ کو پہنچنے کے بعد، تو آپ کے لئے اللہ (کی گرفت) کے مقابلہ میں نہ (اس دنیا میں) کوئی یار ہوگا اور نہ (عالمِ آخرت میں) کوئی مددگار۔

(۱۲۱) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے (یعنی یہود و نصاریٰ ایسا نہیں ہے کہ) ان میں (سب ہی بے توفیق ہیں بلکہ ایسے بھی ہیں) جو اس کو اس کے حق کے مطابق پڑھتے ہیں وہ (خود اپنی کتاب کے مطالعہ سے قرآن کی صداقت و حقانیت کے قائل ہو جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر) ایمان لے آئیں گے، اور جو (اس کے بعد بھی) انکار کریں گے وہ (یقیناً) نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔

(۱۲۲) اے بنی اسرائیل! میری (بے شمار اور بڑی بڑی) نعمتیں یاد کرو، اور اپنی وہ فضیلت (بھی) یاد کرو جو میں نے تم کو دنیا جہاں والوں پر دی۔

(۱۲۳) (تمہارے حالات ذکر کرنے اور ان قصوں کو بیان کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ آخرت کو نہ بھولو) اور اس دن (یعنی قیامت) سے ڈرو جبکہ نہ تو کوئی کسی دوسرے کے اچھے اعمال کی بنا پر بخشا جائے گا، نہ اس کی طرف سے معاوضہ قبول کیا جائے گا، نہ کسی کے حق میں (اس کے کسی اسلاف کی) شفاعت قبول ہوگی، نہ (ایمان نہ رکھنے والوں کو) کسی طرف سے مدد و نصرت پہونچے گی۔

(۱۲۴) اور (اے بنی اسرائیل! یاد کرو) جب کہ (تمہارے جدِ امجد حضرت) ابراہیم کا ان کے رب نے چند باتوں میں امتحان لیا، اور وہ ان کو پوری طرح انجام دینے میں کامیاب ہوئے، تو ارشاد (ربانی) ہوا کہ میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بناؤں گا، حضرت ابراہیم نے (یہ بشارت اپنے رب سے سن کر) عرض کیا کہ اور میری نسل میں سے بھی؟ (جو جواب ملا وہی اس واقعہ کو ان بنی اسرائیلیوں کو سنانے کا مقصد معلوم ہوتا ہے) فرمایا "میرا وعدہ نافرمانوں کو نہیں پہونچتا" (یعنی معیار فرمانبرداری ہے نہ کہ نسل)

(۱۲۵) اور (ایک اور وقت یاد کرو کہ) جب

جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ

ہم نے خانہ (کعبہ) کو لوگوں کے لئے ایک مقامِ رجوع اور مقامِ امن مقرر کیا، اور مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ

اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا

بنالو، اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کی طرف حکم بھیجا کہ تم دونوں میرے گھر کو پاک صاف رکھو، طواف کرنے

بَيْتِىَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝۱۲۵ وَاِذْ قَالَ

والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے (۱۲۵)۔ اور (وہ وقت بھی) جب

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَھْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

ابراہیم نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنادے اور اس میں رہنے بسنے والوں کو روزی دے پھلوں

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ

سے (یعنی)، ان رہنے والوں کو جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں، (اللہ نے) ارشاد فرمایا کہ جو کفر کرے گا میں اُسے

قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۲۶ وَ

بھی کچھ دن مزہ اُٹھانے دوں گا، پھر اُسے کشاں کشاں عذابِ جہنم تک پہونچا دوں گا، اور وہ کیسا بُرا ٹھکانہ ہے (۱۲۶)۔ اور

اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ

(وہ وقت بھی) جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ خانہ (کعبہ) کی بنیادیں بلند کر رہے تھے، اے ہمارے پروردگار ہم سے (یہ) قبول کر، یقیناً

مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۲۷ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ

تو ہی (سب کچھ) جاننے والا (سب کچھ) سننے والا ہے (۱۲۷)۔ اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا فرماں بردار بنادے،

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ

اور ہماری نسل سے اپنی ایک فرماں بردار اُمت پیدا کر، اور ہم کو ہمارے دینی قاعدے بتلادے، اور ہمارے حال پر

عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۲۸ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ

توجہ رکھ، یقیناً تو ہی تو ہے بڑا توجہ فرمانے والا مہربان (۱۲۸)۔ اے ہمارے پروردگار! اور ان میں ایک پیغمبر انھیں

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

میں سے بھیج (جو) اُنھیں تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور اُنھیں کتاب (الٰہی) اور دانائی کی تعلیم دے، اور اُنھیں

وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱۲۹ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ

پاک (وصاف) کرے۔ یقیناً تو ہی تو ہے بڑا زبردست حکمت والا (۱۲۹)۔ اور کون پھرے گا مذہب سے

توضیحی ترجمہ

ہم نے خانۂ کعبہ کو مقامِ رجوع نیز مقامِ امن قرار دیا اور (اے رسول) مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالو، اور ابراہیم واسمٰعیل کو حکم دیا کہ اس گھر کو (شرک وبت پرستی اور ظاہری گندگی سے) پاک صاف رکھو طواف واعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجدے کرنے والوں کے لئے۔

(۱۲۶) اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب حضرت ابراہیم نے یہ دعا کی کہ اے میرے پروردگار! شہر مکہ کو ہر طرح سے امن والا شہر بنادے، اور اہل مکہ کو (جہاں کی زمین سخت ریتلی، پتھریلی ہے) زمینی پیداوار کی تمام اشیاء کھانے کو ملتی رہیں (یہاں اُن کو غالبًا یہ خیال آیا کہ پیشوائی ملتے وقت انھوں نے جب اپنی نسل کے لئے فضلِ خداوندی کی خواہش کا سوالیہ اظہار کیا تھا تو ان کی سرزنش ہوئی تھی، انھوں نے فوراً کہا کہ) ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوں۔ (اس پر اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ (دنیاوی نعمتیں تو) اس کو بھی دوں گا جو کفر کرے گا، مگر یہ عنایت فقط دنیا کی مختصر زندگی کے لئے ہی ہوگی، پھر وہ دوزخ کے عذاب تک کھینچ کر لے جایا جائے گا، اور دوزخ بدترین ٹھکانہ ہے۔

(۱۲۷) اور (خانۂ کعبہ کی تعمیر کرتے وقت) جب ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام خانۂ کعبہ کی بنیادیں اُٹھارہے تھے تو یہ دعا کرتے جارہے تھے کہ: اے ہمارے رب! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرمالے، بیشک تو، اور صرف تو ہی (ہر ایک کی) سننے والا اور (ہر ایک کو) جاننے والا ہے۔

(۱۲۸) (اور) اے اللہ! ہم دونوں کو مسلم (مکمل فرمانبردار) بنادے، اور ہماری نسل سے ایک امت اپنے فرماں برداروں کی اُٹھا، اور ہم کو بتلا ہمارے عبادت کے طریقے، اور ہمارے حال پر دوامی توجہ رکھ (رحمت وشفقت اور مغفرت کے ساتھ) بے شک تو بڑا توجہ فرمانے والا (اور) بڑا مہربان ہے۔

(۱۲۹) اے ہمارے رب! اور (مزید یہ کہ) ایک رسول اس امت میں اُنھیں میں کا (یعنی نسلِ اسماعیلی میں کا) بھیج، جو انھیں اللہ کا کلام پڑھ کر سنائے اور (صرف سنائے ہی نہیں بلکہ) اس کی تعلیم بھی دے، اور (اس کے ساتھ ساتھ) حکمت ودانائی کی تلقین بھی کرے، اور ان کے تزکیۂ نفس (یعنی اخلاق کی پاکیزگی اور نیتوں کے اخلاص) کے فرائض بھی انجام دے۔ یقیناً تو بڑا زبردست ہے (ہر آرزو پوری کرنے پر پورا قادر) بڑا حکمت والا۔

ع ۱۵ / ۸ / ۱۵

(۱۳۰) اور کون ہے جو کنارہ کشی اختیار کرے گا ملتِ

إِبْرٰهِمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ

ابراہیم کے مگر وہی جس نے اپنے کو احمق بنالیا ہو، اور ہم نے تو اُنھیں دنیا میں بھی برگزیدہ کرلیا تھا اور آخرت میں بھی

وَإِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ إِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ أَسْلِمْ ۙ

وہ زمرۂ صالحین میں ہوں گے (١٣٠)۔ (وہ وقت بھی یاد کرو) جب اُن سے اُن کے پردگار نے کہا حکم بردار بن جاؤ،

قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَآ إِبْرٰهِمُ بَنِيْهِ

وہ بولے میں حکم بردار ہوں سارے جہان کے پروردگار کا (١٣١)۔ اور ابراہیم اس کی ہدایت کر گئے اپنے بیٹوں کو، اور

وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ

ایسی ہی یعقوب بھی اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے تمہارے لئے دین کا انتخاب فرمالیا ہے، سو ایسا ہرگز نہ

إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ ۭ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ

ہونے پائے کہ تم مرتے وقت بجز مسلم کے کچھ اور ہو (١٣٢)۔ بھلا کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کو

الْمَوْتُ ۙ إِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ

موت آپہونچی اور اس وقت انھوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟ انھوں نے جواب دیا

إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ اٰبَآئِكَ إِبْرٰهِمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا

کہ ہم عبادت کریں گے آپ کے خدا اور آپ کے باپ دادوں ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے خدا کی، (اُس) خدائے

وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا

واحد کی، اور ہم تو اُسی کے فرمانبردار ہیں (١٣٣)۔ وہ ایک جماعت ہے جو گذر چکی، اُن کے آگے اُن کا کیا ہوا

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَ

آئے گا، اور تمہارے آگے تمہارا کیا ہوا اور جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی پوچھ گچھ تم سے نہ ہوگی (١٣٤)۔ اور (یہ لوگ)

قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۭ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهِمَ

کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہوجاؤ تو راہ یاب ہو جاؤ گے، آپ کہد یجئے کہ نہیں بلکہ (ہم

حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ

نے تو) ابراہیمؑ سیدھی راہ والے کا مذہب پالیا، اور وہ مشرکین میں کے نہ تھے (١٣٥)۔ کہدو کہ ہم

أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنْزِلَ إِلٰٓى إِبْرٰهِمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُتارا گیا اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوب

توضیحی ترجمہ

ابراہیمی سے (جو کہ عین دین فطرت ہے) سوائے اس کے جو احمق ہو (یعنی جس کی فطرت ہی سلیم باقی نہ رہی ہو) اور ہم نے تو ان (ابراہیم) کو (ان کی خدا پرستی اور ایمان باللہ کے صلہ میں ہر قسم کی نعمتوں اور سرفرازیوں کے لئے) چن لیا تھا دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ان کا شمار صالحین میں ہوگا۔

(١٣١) (ان کا عالم یہ تھا) کہ جب ان سے ان کے رب نے کہا کہ سرِ تسلیم خم کرو، انھوں نے (بلا توقف کہا) میں رب العالمین کا فرماں بردار ہوں۔

(١٣٢) اور اسی (دین توحید اور ملتِ اسلام) کی وصیت وہدایت ابراہیم علیہ السلام نے اور ان کے پوتے حضرت یعقوب بن اسحٰق نے اپنے اپنے بیٹوں کو کی، کہ اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو (اور تم کو اس دین کے لئے) چن لیا ہے، اور مرتے دم تک بندۂ مسلم ہی بن کے رہنا۔

(١٣٣) اے بنی اسرائیل! (تم جو واہیات خرافات حضرت یعقوبؑ کی طرف منسوب کرتے ہو تو) تمہارا اس وقت وجود ہی کہاں تھا؟ جب حضرت یعقوبؑ کا آخری وقت آپہونچا تھا (وہ تو ہزارہا برس پہلے کی بات ہے، صحیح واقعہ قرآن بیان کر رہا ہے کہ اس وقت) انھوں نے اپنے بیٹوں (کو وصیت ہی نہیں کی تھی بلکہ ان) سے اقرار بھی لیا تھا کہ وہ اُسی الٰہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت وبندگی کریں گے جس کی بندگی میں یعقوب اور اُن سے پہلے دادوں ابراہیم، اسمٰعیل واسحٰق (علیہم السلام) کی عمریں گذریں، اور ہم سب اس پر اسلام لاچکے ہیں (اس لئے اسی کی اطاعت پر قائم رہیں گے)۔

(١٣٤) وہ (بزرگوں کی) ایک جماعت تھی جو گزر چکی (ان کے فضائل وکمالات بھی اُن کے ساتھ گذر چکے، تمہیں آخر اُن کے نام گنانے سے کیا حاصل؟) ان کے کام ان کا کمایا ہوا آئے گا اور تمہارے کام تمہارا کمایا ہوا، جو کچھ وہ کرتے تھے تم سے اس کا سوال نہ ہوگا۔ (لہٰذا آباء پرستی چھوڑو اور اپنی مسئولیت کی فکر کرو)

(١٣٥) یہ (یہودی اور نصرانی بجائے اس کے کہ قرآن مجید کی صاف اور سیدھی تعلیمات اور اس کے واضح دلائل سُن کر ایمان قبول کرتے) کہتے ہیں کہ (ہمارا دین قبول کرلو) یہودی یا نصرانی ہوجاؤ راہ یاب ہو جاؤ گے، آپ (ساری اُمت اسلامیہ کی طرف سے ان لوگوں کے جواب میں اے ہمارے پیغمبر) کہد یجئے کہ (تمہارے یہاں کیا رکھا ہے بجز تحریفات کے؟) ہم نے تو اس دین کو اختیار کیا ہے جو ابراہیمؑ کا دین ہے اور وہی دینِ مستقیم ہے، اور ابراہیمؑ (جن سے تم دونوں رشتہ جوڑتے ہو) حنیف تھے، وہ تو کبھی شرک کے قریب بھی ہو کر نہیں گذرے۔ (جب کہ تم دونوں نے شرک سے یارانہ کر رکھا ہے اگرچہ دعویٰ توحید کا کرتے ہو)

(١٣٦) (اے مسلمانو!) کہدو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس (کتاب) پر جو اس نے ہمارے لئے نازل کی (یعنی قرآن) اور جو نازل کی ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ

اور اولاد (یعقوب) پر اُتارا گیا اور جو موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو دیا گیا اور اس پر جو دوسرے انبیاء کو اُن کے پروردگار کی

رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

طرف سے دیا گیا، ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ ہی کے حکم بردار ہیں (۱۳۶)۔ تو

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

اگر یہ لوگ ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان رکھتے ہو تو بیشک وہ راہ پا گئے، اور اگر وہ منہ موڑے رہیں تو بس وہ (بڑی) مخالفت

هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾ ط

میں پڑے ہیں، سو اب اللہ آپ کی طرف سے ان کے مقابلہ میں ہے۔ اور وہ (بڑا) سننے والا (بڑا) جاننے والا ہے (۱۳۷)۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

(ہمارے اوپر) اللہ کا رنگ ہے اور اللہ سے بہتر کون رنگ (دینے والا) ہے، اور ہم تو اُسی کی بندگی کرنے والے ہیں (۱۳۸)۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَ

آپ کہئے کہ کیا تم ہم سے اللہ کے باب میں حجت کئے جاتے ہو، حالانکہ وہ ہمارا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار

لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ ۙ اَمْ تَقُوْلُوْنَ

ہے، اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے، اور ہم تو اسی کے لئے خالص ہیں (۱۳۹)۔ کیا تم

اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطَ

(یہ) کہتے ہو کہ ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ اور اولادِ (یعقوب) یہودی یا نصرانی

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ۗ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ

تھے، آپ کہئے کہ تم واقف تر ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اُس شہادت کو

اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

چھپائے جو اُس کے پاس اللہ کے ہاں سے پہونچ چکی ہے، اور اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ

تو ہے نہیں (۱۴۰)۔ یہ ایک جماعت ہے جو گذر چکی، اُن کا کیا ہوا اُن کے آگے آئے گا، اور

وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

تمہارا کیا ہوا تمہارے آگے آئے گا، اور جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی پوچھ گچھ تم سے نہ ہوگی (۱۴۱)۔

توضیحی ترجمہ

اور اولادِ (یعقوب) پر اور جو ملا موسیٰ و عیسیٰ کو اور جو دیا گیا دوسرے انبیاء کو ان کے پروردگار کی طرف سے، ہم ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے (کہ کس کو نبی مرسل مانیں کس کو نہ مانیں) اور ہم تو اس کے حکم بردار ہیں (وہ ہم کو جس کی بھی اطاعت کا حکم دے گا ہم اسی کے پیرو ہو جائیں گے، ہمیں کسی سے نہ تعصب ہے نہ عناد، ہم تو بس امرِ الٰہی کے پابند ہیں)

(۱۳۷) تو (اسلامی تعلیمات کے عطر اور لبِ لباب مسئلہ توحید کو ان کے سامنے اجاگر کرنے کے بعد) اگر یہ ایمان لے آئیں (صرف ظاہری ایمان نہیں، بلکہ) ویسا ایمان جیسا تم رکھتے ہو تو (سمجھ لو کہ) وہ ہدایت پا گئے، اور اگر (اس کے بعد بھی) وہ منہ موڑے رہیں تو (پھر وجہ، حق کے واضح ہونے میں کسی کمی کی نہیں ہے، بلکہ یہ ہے کہ) وہ مخالفت میں پڑے ہیں (یعنی انھوں نے مخالفت کرنے کی ضد کر لی ہے، اب وہ جو دین کو نہیں سمجھتے تو محض اس لئے کہ سمجھنا ہی نہیں چاہتے)

(۱۳۸) (اور اے مسلمانو! کہو کہ) ہم نے اللہ کا (یعنی اس کے دین کا) رنگ قبول کیا ہے اور کون ہے اللہ سے اچھے رنگ والا، (جس کا دین ایمان کے رنگ کو نکھار دیتا ہے، اور کفر و ضلالت کی نجاستوں کو دور کرتا ہے) (اور کہو) ہم اسی (اللہ) کی بندگی کرنے والے ہیں۔

(۱۳۹) (اے رسول!) آپ کہدیجئے کیا تم اللہ کے بارے میں حجت کئے جاتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی (تو کم سے کم ذات و صفات کے باب میں تو تمہیں کوئی مغالطہ یا غلط فہمی نہ ہونی چاہئے) اور (جہاں تک عمل کی بات ہے تو) ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے تمہارے عمل، (اعمال کے فرق کا اثر آخرت میں تمہیں نظر آجائے گا، آج جتنا چاہو پردہ ڈالنے کی کوشش کر لو) اور ہم تو اسی کے لئے خالص ہیں (تمہاری طرح نہیں کہ خدائے واحد کے کلام میں غیر اللہ کے کلام کی اور اس کی عبادت میں شرک کی آمیزش کر دیتے ہو)

(۱۴۰) (اے اہلِ کتاب! بالخصوص یہودیو!) کیا تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ (تمہارے مورث) ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولادیں یہودی یا نصرانی تھے؟ (یعنی ان کے عقائد ذات و صفاتِ باری کے باب میں بجائے دینِ توحید و اسلام کے یہودیت و نصرانیت کے تھے، وہ ہاں کہتے ہیں تو اے رسول) آپ کہدیجئے تمہیں اس بابت زیادہ خبر ہے یا اللہ کو؟ (جو بتا رہا ہے کہ یہ سب توحیدِ خالص کے پیرو تھے، ذرا سوچو) کون اس سے بڑھ کر ظالم ہو گا جو اُس شہادت کو چھپائے جو اللہ کی طرف سے اُس کے پاس پہونچی ہوئی ہے (وہ شہادت ہے دینِ اسلام کے برحق ہونے کی، ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کے مومنِ کامل، اور مبلغِ توحید ہونے کی اور آخر زمانہ میں ایک رسولِ برحق کی) اور (یقین رکھو) اللہ بے خبر نہیں ہے تمہارے کرتوتوں سے۔

(۱۴۱) وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی (مراد قوم اسرائیل کے اکابرِ سلف خصوصاً اجدادِ عظام ابراہیمؑ، اسحٰقؑ و اسمٰعیلؑ) ان کے کام ان کا کمایا ہوا آئے گا اور تمہارے کام تمہارا کمایا ہوا، اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس کی بابت تم سے سوال نہ ہو گا (اپنے اعمال کی فکر کرو، کسی کی نسبت کام نہ آئے گی)

۱۶ ع ۱۲ ۱۶

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ

اب بیوقوف لوگ (ضرور) کہیں گے کہ کس چیز نے ان (مسلمانوں) کو اُن کے (اس) قبلہ سے، جس پر

كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

وہ اب تک تھے ہٹادیا، آپ کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کی مِلک ہیں، وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ چلا

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا

دیتا ہے (۱۴۲)۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں بنادیا ایک امت عادل تا کہ تم گواہ رہو لوگوں پر اور رسول گواہ

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا

رہیں تم پر، اور جس قبلہ پر آپ (اب تک) تھے اُسے تو ہم نے اسی لئے رکھا تھا کہ ہم پہچان لیں رسول کا

جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ

اتباع کرنے والوں کو اُلٹے پاؤں واپس چلے جانے والوں سے، اور یہ (حکم) بہت گراں ہے مگر اُن

مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى

لوگوں کو نہیں جنھیں اللہ نے راہ دکھادی ہے، اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ ضائع ہو جانے دے تمہارے ایمان کو،

الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

یقیناً اللہ تو لوگوں پر بڑا شفیق بڑا مہربان ہے (۱۴۳)۔ بے شک ہم نے دیکھ لیا آپ کے منھ کا بار بار آسمان

بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ

کی طرف اُٹھنا، سو ہم ضرور پھیر دیں گے آپ کا رُخ اُس قبلہ کی طرف جسے آپ چاہتے ہیں، اچھا اب

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ

کر لیجئے اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف، اور تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے کر لیا کرو اسی کی طرف، اور

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

جن لوگوں کو کتاب مل چکی ہے وہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ (حکم) واقعی ہے ان کے پروردگار کی طرف سے،

الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

اور اللہ بے خبر نہیں ہے اُن کی کارروائیوں سے (۱۴۴)۔ اور اگر آپ ان لوگوں کے سامنے جنھیں کتاب

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ

مل چکی ہے، ساری ہی نشانیاں لے آئیں (جب بھی) یہ آپ کے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے، اور نہ آپ

توضیحی ترجمہ

(۱۴۲) اب بیوقوف لوگ (یعنی وہ جو بے سمجھے بوجھے اعتراض کرتے رہتے ہیں خواہ وہ یہودی ہوں یا منافقین، تبدیلیٔ قبلہ پر اعتراض کریں گے) یہ ضرور کہیں گے کہ مسلمانوں کو ان کے (اب تک کے) قبلہ (بیت المقدس) سے کس نے ہٹادیا؟ آپ (اے رسول) کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب سب اللہ کی مِلک ہیں (کسی خاص سمت میں کوئی تقدس رکھا ہوا نہیں ہے، اس کے لئے سب برابر ہیں، اللہ نے ہماری رہنمائی کی) وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ چلا دیتا ہے۔

(۱۴۳) اور اسی طرح (ہر معاملہ میں) ہم نے تمہیں (اے ایمان والوں) بنایا ہے اعتدال والی اُمت (یعنی ایسی اُمت جو ساری روحانی و اخلاقی قدروں کی حامل ہو) تا کہ تم گواہ رہو لوگوں پر (گواہ وہی ہو سکتا ہے جو اخلاقی پستی اور فسق و فجور سے محفوظ ہو، مراد یہ ہے کہ دنیا کی ہر اُمت کے لئے نمونہ اور معیار کا کام دینے کے لئے امتِ مسلمہ ہے) اور رسول گواہ رہیں تم پر (یعنی خود اس امت کے لئے معیار کا کام دینے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے) اور ہم نے (اے رسول) وہ قبلہ صرف اس غرض سے رکھا تھا کہ ہم (کھلے طور پر) جان لیں کہ کون پیروی کرتا ہے رسول کی اور کون اُلٹے پاؤں واپس جاتا ہے (یعنی اگر ہم چاہتے تو نبوت کے آغاز سے ہی تبدیلیٔ قبلہ کر دیتے، لیکن ہم تو امتحان لینا چاہتے تھے) بے شک یہ (تبدیلیٔ قبلہ) ایک بھاری بات تھی مگر اُن لوگوں کے لئے نہیں جن کو اللہ ہدایت نصیب کرے، اور اللہ نہیں ہے ایسا کہ تمہارے اعمالِ ایمانی کو ضائع کرے (یعنی جو نمازیں قبلۂ اول کی طرف پڑھی گئی ہیں وہ بھی حکم کی تعمیل میں تھیں، اُن کا اجر ضرور ملے گا) اور اللہ لوگوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے۔

(۱۴۴) ہم (اے نبی) دیکھ رہے ہیں کہ آپ (تبدیل قبلہ کی وحی کے انتظار میں) بار بار آسمان کی طرف اپنا منھ اُٹھاتے ہیں، سو ہم اُسے ضرور آپ کا قبلہ قرار دیں گے جسے آپ چاہتے ہیں (کیا ٹھکانہ ہے اس بلندیٔ مرتبہ کا کہ مولا خود طالب رضائے عبد ہو جائے! اس کے آگے کوئی مرتبہ تصور میں بھی نہیں آسکتا۔) لیجئے (اے رسول) پھیر لیجئے اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف (یعنی اب سے نماز میں اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف کیا کریں) اور (اے مسلمانوں) تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو (اب سے) نماز میں اپنا رُخ اسی (مسجد حرام) کی طرف کیا کرو، اور وہ لوگ جن کو کتاب الٰہی ملی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ بے شک حق ہے اُن کے رب کی طرف سے (یعنی ان کو اپنی کتابوں کی روایتوں اور نوشتوں کی بنا پر خوب علم تھا کہ نبی آخر الزماں ﷺ کا قبلہ وہی ہوگا جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا تھا) اور اللہ ان کی کارروائیوں سے خوب واقف ہے۔ (یعنی انھوں نے کس طرح اس حقیقت کو جانتے ہوئے اس کو چھپایا اور حق کو تسلیم کرنے سے انکار کیا)

(۱۴۵) اگر آپ ان اہل کتاب (یہودیوں) کے سامنے اپنی پیغمبری کے سارے ممکن دلائل و معجزات بھی رکھ دیں تو بھی وہ آپ کے قبلہ کو تسلیم نہیں کریں گے، اور (اب) آپ

اَنۡتَ بِتَابِعٍ قِبۡلَتَهُمۡ ۚ وَمَا بَعۡضُهُمۡ بِتَابِعٍ قِبۡلَةَ بَعۡضٍ ؕ وَلَئِنِ

اُن کے قبلہ کی پیروی کرنے والے ہیں، اور نہ وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے قبلہ کو ماننے والے ہیں،

اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ

اور اگر (کہیں) آپ ان کی خواہش کی پیروی کرنے لگیں، بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے تو یقیناً

الظّٰلِمِيۡنَ ۘ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡرِفُوۡنَهٗ كَمَا يَعۡرِفُوۡنَ

آپ (بھی) ظالموں میں (شمار) ہوں گے (۱۴۵)۔ جن لوگوں کو ہم کتاب دے چکے ہیں وہ ان (رسول اللہ) کو

اَبۡنَآءَهُمۡ ؕ وَاِنَّ فَرِيۡقًا مِّنۡهُمۡ لَيَكۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴۶﴾

پہچانتے ہیں اس طرح جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بے شک اُن میں کے کچھ لوگ خوب چھپاتے ہیں حق کو،

اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾ وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ

حالانکہ جانتے ہوتے ہیں (۱۴۶)۔ (یہ امر) حق ہے تیرے پروردگار کی طرف سے، پس تم شک کرنے والوں

هُوَ مُوَلِّيۡهَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ ؕ اَيۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا يَاۡتِ بِكُمُ اللّٰهُ

میں ہرگز نہ ہو جانا (۱۴۷)۔ اور ہر ایک کے لئے کوئی رُخ ہوتا ہے جدھر وہ متوجہ ہوتا ہے، سو تم نیکیوں کی طرف

جَمِيۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ

بڑھو، تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم سب کو اکٹھا کر کے لے آئے گا، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۴۸)۔ اور

فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ

آپ جہاں کہیں سے بھی (باہر) نکلیں اپنا منہ مسجدِ حرام کی طرف موڑ لیا کریں، اور یہ آپ کے پروردگار کی طرف

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ

سے امرِ حق ہے، اور اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے جو تم کر رہے ہو (۱۴۹)۔ اور آپ جہاں کہیں سے بھی (باہر)

وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ ؕ وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ

نکلیں اپنا منہ مسجدِ حرام کی طرف موڑ لیا کریں، اور تم لوگ (بھی) جہاں کہیں ہو اپنا منہ اس کی طرف موڑ لیا کرو،

شَطۡرَهٗ لِئَلَّا يَكُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَيۡكُمۡ حُجَّةٌ اِلَّا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ

تا کہ لوگوں کو تمہارے مقابلہ میں حجت نہ رہ جائے سوائے اُن لوگوں کو جو اُن میں سے ظالم ہیں، سو تم اُن سے نہ

فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَاخۡشَوۡنِىۡ وَلِاُتِمَّ نِعۡمَتِىۡ عَلَيۡكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾

ڈرو (بلکہ صرف) مجھی سے ڈرو تا کہ میں اپنا انعام تم پر پورا کروں اور تا کہ تم راہ پر (قائم) رہو (۱۵۰)۔

توضیحی ترجمہ

ان کے قبلہ کو (اپنا قبلہ) بنا نہیں سکتے، اور نہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے قبلہ کو مانتے ہیں، اگر (بالفرض) آپ ان کی خواہش کی پیروی کرنے لگیں اس کے بعد کہ آپ کے پاس علمِ حقیقی آچکا ہے تو پھر آپ کا بھی شمار ظالموں میں ہوگا (اللہ کے قانون میں رو رعایت کی گنجائش کسی کے لئے نہیں، یہاں تک کہ انبیاء بلکہ امام الانبیاء کے لئے بھی نہیں)

(۱۴۶) جن لوگوں کو ہم کتاب دے چکے ہیں (مراد مسیحی و یہودی بالخصوص یہودی) وہ آپ (ﷺ) کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے کہ اپنے بیٹوں کو (یعنی بغیر کسی اشتباہ والتباس کے) اور اُن کی ایک جماعت حق کو جانتے بوجھتے چھپاتی ہے۔

(۱۴۷) (آیت کا یہ جز تاکید کلام کے لئے ہے) حق (وہی ہے جو) تیرے پروردگار کی طرف سے (ثابت ہو چکا) ہے (خواہ تحویل قبلہ کا معاملہ ہو یا رسول اللہ صلعم کی رسالت کا، اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں اس لئے) شک کرنے والوں میں ہرگز شامل نہ ہو جانا۔

(۱۴۸) اور ہر ایک (ذی مذہب) کے لئے ایک قبلہ ہوتا ہے جس کی طرف وہ رُخ کرتا ہے (لہٰذا اس پر فضول بحث میں نہ پڑو، تم دنیا وجہاں کی دلیلیں بھی لے آؤ تو بھی اس بحث کا خاتمہ نہیں ہوسکتا، اگر کوئی دینی جذبہ ہے تو) اعمالِ خیر (کے مسلّمہ و متفقہ میدانوں) میں مسابقت کر کے دکھاؤ، (اور ہر شخص اور ہر گروہ یاد رکھے کہ) جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو (قیامت کے دن) اکٹھا کر کے لے آئے گا، بے شک اللہ ہر شئی پر قدرت والا ہے۔

(۱۴۹) اور (اے رسول) آپ جہاں کہیں سے بھی (یعنی جس سمت سے بھی سفر کے لئے) نکلیں (نماز پڑھیں تو) اپنا رُخ مسجد حرام (ہی) کی طرف کریں (یعنی یہ استقبال قبلہ کا حکم سفر و حضر دونوں کے لئے ہے) اور یہ امر حق ہے (جس میں کسی نسخ و تبدیلی کی گنجائش نہیں) اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے۔

(۱۵۰) (اس آیت میں گذشتہ آیت کا حکم بعینہ دہرایا گیا ہے کہ) اور (اے رسول) آپ جہاں کہیں سے (یعنی جس سمت میں) بھی نکلیں اپنا رُخ (نماز میں) مسجد حرام (ہی) کی طرف کریں اور (اے مسلمانوں) تم لوگ بھی جہاں کہیں ہو (نماز میں) اپنا رُخ اسی کی طرف کر لیا کرو، تا کہ لوگوں کو تمہارے مقابلہ میں (اس بابت) حجت (واعتراض کا موقع) نہ رہ جائے، سوا اُن (کج فطرت) لوگوں کے جن کا شمار ظالموں میں ہے۔ اُن سے نہ ڈرو (بلکہ) مجھ ہی سے ڈرتے رہو تا کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور اس لئے بھی کہ تم راہ راست پاؤ۔ (اور اس پر قائم رہو)

كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْكُمْ ءَايَـٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ

(اسی طرح) جیسے ہم نے تمہارے درمیان ایک رسول تمہیں میں سے بھیجا جو تمہارے روبرو ہماری آیتیں پڑھتا

وَيُعَلِّمُكُمُ ٱلْكِتَـٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا۟ تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾

ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے، اور تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور تمہیں اس کی تعلیم دیتا ہے جو

فَٱذْكُرُونِىٓ أَذْكُرْكُمْ وَٱشْكُرُوا۟ لِى وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ

تم نہیں جانتے تھے (۱۵۱)۔ سوتم مجھ کو یاد کرتے رہو، میں بھی تمہیں یاد کرتا رہوں گا اور میری شکر گزاری

ءَامَنُوا۟ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّـٰبِرِينَ ﴿١٥٣﴾

کرتے رہو اور میری ناشکری نہ کرو (۱۵۲)۔ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو، بے شک اللہ صبر کرنے

وَلَا تَقُولُوا۟ لِمَن يُقْتَلُ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتٌۢ ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ

والوں کے ساتھ ہے (۱۵۳)۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں اُن کو مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں،

وَلَـٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَىْءٍ مِّنَ ٱلْخَوْفِ

البتہ تم ادراک نہیں کر سکتے (۱۵۴)۔ اور ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے کسی قدر خوف اور بھوک سے اور

وَٱلْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِ ۗ وَ

مال اور جان اور پھلوں کے کچھ نقصان سے، اور آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے (۱۵۵)۔ کہ

بَشِّرِ ٱلصَّـٰبِرِينَ ﴿١٥٥﴾ ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَـٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓا۟ إِنَّا

جب اُن پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بے شک ہم اُسی

لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُو۟لَـٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ

کی طرف واپس ہونے والے ہیں (۱۵۶)۔ یہی لوگ تو وہ ہیں کہ اُن پر نوازشیں ہوں گی اُن کے

وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ

پروردگار کی طرف سے، اور رحمت (بھی) اور یہی لوگ راہ یاب ہیں (۱۵۷)۔ بے شک صفا و مروہ

مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں، سو جو کوئی بیت (اللہ) کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر (ذرا بھی) گناہ

عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ

نہیں کہ اُن دونوں کے درمیان آمد و رفت کرے، اور جو کوئی خوشی سے کوئی امر خیر کرے تو اللہ

توضیحی ترجمہ

(۱۵۱) (یہ اتمام نعمت اب استقبالِ قبلہ کے واسطے سے اسی طرح ہوگا) جیسے (بعثتِ رسول کے ذریعہ اس سے قبل ہو چکا ہے) ہم نے ایک رسول بھیجا جو تمہیں میں سے تھا کہ وہ تمہیں ہماری آیات واحکام پڑھ کر سنائے اور تمہیں (ہر طرح کے فسق وعصیان اور اخلاقی آلودگیوں سے) پاک کرے اور کتاب (الٰہی) اور حکمت ودانائی کی تعلیم دے اور وہ کچھ سکھائے جو تم نہیں جانتے۔ (یا خود جان نہیں سکتے)

(۱۵۲) تو (ان نعمتوں پر) تم مجھ کو یاد کرتے رہو (طاعت وعبادت کے ذریعہ) میں تم کو یاد رکھوں گا (اپنی عنایات سے) اور (میری نعمتوں پر) شکر ادا کیا کرو (زبانی بھی اور عملی بھی، شکر کی بہترین تعریف یہ ہے کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو اللہ ہی کے کاموں میں لگایا جائے) اور ناشکری اور معصیت سے دور رہو۔

(۱۵۳) (اوپر کی آیت میں نعمتوں پر شکر کا حکم تھا تو اس آیت میں تکلیف، تنگی اور مشکل حالات میں صبر کی تلقین کی جارہی ہے) اے ایمان والو! (ہجوم مشکلات کے وقت) صبر اور نماز سے مدد چاہو، بے شک اللہ (کی مدد واعانت) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (نماز صبر کی ایک ممتاز صورت ہے، معیتِ الٰہی کی یہ نعمت جب صابرین کو ملے گی تو نمازیوں کو بدرجہ اولیٰ ملے گی)

(۱۵۴) اور نہ کہو ان کو (عام مُردوں کی طرح) مُردہ جو اللہ کے راستے میں (یعنی جنگ کے میدان میں صبر وثابت قدمی دکھاتے ہوئے) شہید ہو جائیں، بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن (یہ الگ بات ہے کہ) تم اس کو محسوس نہیں کر سکتے۔

(۱۵۵) اور دیکھو (ایمان لانے کے بعد بھی) ہم تمہیں یقینی طور پر طرح طرح کی آزمائشوں (مثلاً) کسی قدر خوف اور فاقہ سے اور مالی وجانی اور فصلی (یا زرائعی) نقصانات یا ان کی کمی سے تمہارا امتحان لیں گے، تو صبر وثابت قدمی (کا مظاہرہ) کرنے والوں کو آپ (اے رسول) خوشخبری سنا دیں۔

(۱۵۶) (ان صابرین کی تعریف یہ ہے کہ) جب اُن پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم (مع مال واولاد) حقیقتاً اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور ہمیں اسی کی طرف واپس جانا ہے۔

(۱۵۷) (وہ خوشخبری یہ ہے کہ) اُن پر ان کے پروردگار کی طرف سے نوازشیں ہوں گی (اور حق تعالیٰ نے انھیں سرٹیفکیٹ دے دیا کہ) یہی تو ہیں جو راہ یاب ہیں۔

(۱۵۸) بے شک صفا ومروہ (حرم شریف کے دائیں بائیں جانب کی دو پہاڑیاں) اللہ کے (قرار دیئے ہوئے دینی) شعائر ہیں (ان پر اگرچہ مشرکین مکہ نے اس وقت دیویوں کی مورتیاں رکھ دی ہیں پھر بھی) ان کے درمیان آمد ورفت (سعی) کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے، اور جو کوئی خوش دلی سے کوئی بھی نیکی کرتا ہے تو اللہ

شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ

بڑاقدر دان بڑاعلم والا ہے (۱۵۸)۔ بے شک جولوگ چھپاتے ہیں اُس چیز کو جو ہم کھلی ہوئی نشانیوں اور

وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ

ہدایت میں سے نازل کر چکے ہیں، اس کے بعد کہ ہم اُسے کتاب (الٰہی) میں کھول چکے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں

يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا

کہ اللہ اُن پر لعنت کرتا ہے اور اُن پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں (۱۵۹)۔ البتہ جولوگ توبہ کرلیں اور

وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ

درست ہو جائیں اور ظاہر کر دیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ میں اُن پر متوجہ ہو جاؤں گا (رحمت سے) اور میں بڑا توبہ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ

قبول کرنے والا، بڑا رحمت والا ہوں (۱۶۰)۔ بے شک جولوگ کفر کرتے ہیں اور مر جائیں اسی حال میں کہ وہ

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ

کافر ہیں، سو یہ وہی لوگ ہیں کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی، سب کی۔ (۱۶۱) وہ اُس

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ

میں پڑے رہنے والے ہیں، نہ اُن پر سے عذاب ہلکا ہونے پائے گا اور نہ اُنھیں مہلت دی جائے گی (۱۶۲)۔

لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اور تمہارا خدا ایک خدا ہے، اس کے سوا کوئی خدا نہیں، بے انتہا رحم کرنے والا، بار بار رحم کرنے والا (۱۶۳)۔

ع ۱۹ ۱۱ ۴

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ

بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے اُدل بدل میں اور جہازوں کے چلنے میں جو سمندر میں

بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ

اُن چیزوں کے ساتھ چلتے ہیں جو لوگوں کو نفع پہونچاتی ہیں، اور (اس) پانی میں جسے اللہ نے آسمان سے

فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ

اُتارا، پھر اُس سے زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد جلا اُٹھایا اور اس میں ہر طرح کے حیوانات پھیلا دیئے

وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

اور ہواؤں کے بدلنے میں، اور بادل میں، جو آسمانوں اور زمین کے درمیان مقیّد ہے (ان سب میں)

توضیحی ترجمہ

بڑا قدر دان (بھی) ہے اور بڑا علم رکھنے والا بھی۔

(۱۵۹) بے شک جو لوگ ان کھلی نشانیوں اور ہدایت کی باتوں کو چھپاتے ہیں (وہ یہود و نصاریٰ ہوں جو اس جرم کے مرتکب ہو چکے یا آنے والی نسلوں میں کوئی ہو) اس کے بعد کہ ہم اس کو (اپنی) کتاب میں واضح کر چکے ہیں، تو ایسے لوگوں پر اللہ لعنت فرماتا ہے اور (دوسرے) لعنت کرنے والے (انسان ہوں یا جنات یا ملائکہ یا حیوانات) بھی لعنت بھیجتے ہیں (یعنی یا تو بد دعا کرتے ہیں یا ان کی حق پوشی کے وبال میں جب بلائیں اور وبائیں پھیلتی ہیں تو یہ لعنت بھیجتے ہیں)

(۱۶۰) مگر جو لوگ (اپنی اس غلطی سے) توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں (اپنے اس رویہ کی) اور ظاہر کر دیں (ان چھپائی ہوئی باتوں کو) تو میں ایسوں کو معاف کر دوں گا، میں بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔

(۱۶۱) جن لوگوں نے کفر کو اپنایا اور کفر کی حالت میں ہی ان کو موت آگئی تو ایسوں پر لعنت ہے اللہ کی، فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی۔

(۱۶۲) وہ (کفار جو کفر پر اُڑے رہیں گے اور اسی حال میں مریں گے) وہ ہمیشہ اس لعنت (وعذاب) میں پڑے رہیں گے (دوزخ میں پڑنے کے بعد) نہ کسی قسم کی تخفیف اُن کے عذاب میں ہوگی اور نہ (دوزخ میں ڈالے جانے سے پہلے) اُن کو کسی قسم کی مہلت ملے گی۔

(۱۶۳) (جان لو اے بنی نوعِ انسان!) ایسا معبود جو تم سب کے معبود بننے کا مستحق ہے وہ تو بس ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود اس کے سوا نہیں، بے انتہا رحم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (یعنی رحمانیت اور رحیمیت دونوں صفتیں اُسی پر ختم ہیں)

(۱۶۴) (یہاں حق تعالیٰ دلیل توحید بیان فرماتے ہیں)

بیشک آسمان (کے اس قدر وسیع اور اُونچا اور بے ستون پیدا کرنے) میں اور زمین (کے اتنی وسیع اور مضبوط پیدا کرنے اور اس کے پانی پر پھیلانے) میں اور رات دن کے بدلتے رہنے (اور ان کے گھٹانے اور بڑھانے) میں، اور کشتیوں (وجہازوں) کے لوگوں کی کام کی چیزیں لے کر دریا (وسمندر) میں چلنے میں اور آسمان سے پانی برسانے اور اُس سے زمین کو مُردہ ہونے کے بعد دوبارہ سرسبز و تازہ کرنے میں (اور اس زمین میں) حیوانات (کے پیدا کرنے اور ان) کے پھیلانے میں اور مختلف سمتوں سے ہواؤں کے چلانے میں اور بادلوں کے آسمان اور زمین کے درمیان معلّق و مقیّد کرنے میں (ان سب چیزوں میں اللہ کی وحدانیت اور اس کے لاشریک ہونے اور اُس

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ

اُن لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں موجود ہیں۔(۱۶۴) اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے علاوہ

اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا

دوسروں کو بھی شریک بنائے ہوئے ہیں، اُن سے ایسی محبت رکھتے ہیں کہ جیسی اللہ سے رکھنا چاہئے، اور جو ایمان والے ہیں

لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ

وہ تو اللہ کی محبت سب سے قوی رکھتے ہیں، اور کاش ظالم جب عذاب کو دیکھ لیتے تو سمجھ لیتے کہ قوت اللہ ہی

لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ

کی ہے ساری کی ساری، اور یہ کہ اللہ کا عذاب بہت ہی سخت ہے (۱۶۵)۔ (اُس وقت کا خیال کرو) جب

اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ

مقتدا (یا متبوع) اپنے مقتدیوں (یا پیروؤں) سے الگ ہوجائیں گے اور عذاب دیکھ لیں گے اور ان کے

الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ

باہمی تعلقات ٹوٹ کر رہ جائیں گے (۱۶۶)۔ اور پیرو کہنے لگیں گے، کاش ہم کو پھر ایک دفعہ (جانا) مل جاتا

مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ

تو ہم بھی اُن سے الگ ہوجائیں جیسے یہ ہم سے الگ ہوگئے، بس اسی طرح اللہ ان کے اعمال کو انھیں (خالی)

عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا

ارمان (کرکے) دکھائے گا، اور وہ دوزخ سے کبھی بھی نہ نکل پائیں گے (۱۶۷)۔ اے لوگو! زمین پر جو کچھ

مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

حلال اور پاکیزہ موجود ہے اس میں سے کھاؤ (پیو) اور شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَ

دشمن ہے (۱۶۸)۔ وہ تمہیں بس بُرائی اور گندگی کا ہی حکم دیتا ہے اور اس کا کہ تم اللہ پر ایسی باتیں گڑھ لو جس کا

اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا

تم علم نہیں رکھتے ہو (۱۶۹)۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اُتارا ہے اُس کی پیروی کرو، تو

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ

کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ (دادوں) کو پایا ہے، خواہ

توضیحی ترجمہ

کی قدرت، حکمت اور رحمت کی بے شمار) نشانیاں و عظیم دلائل ہیں، اُن کے لئے جو عقل رکھتے ہیں (اور اس عقل سے کام لے کر اس بابت غور و فکر کرتے ہیں)

(۱۶۵) اور (ان کھلی ہوئی نشانیوں کے ہوتے ہوئے) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا اوروں کو اُس کا ہمسر ٹہراتے ہیں، ان سے ایسی ہی محبت (اور تعلق) رکھتے ہیں جیسی اللہ سے (رکھنا چاہئے جبکہ) ایمان والوں کا اللہ سے لگاؤ (اور تعظیم و اطاعت کا اُن کا تعلق) دوسروں سے لگاؤ و تعلق کی بہ نسبت کہیں برتر، پائیدار، مضبوط اور خالص ہوتا ہے۔ اور اگر اپنے اوپر یہ ظلم کرنے والے (تصور کی آنکھوں سے وہ وقت) دیکھ لیں جب کہ اُن کو عذاب الٰہی کا مشاہدہ ہوگا کہ سارا زور اللہ ہی کے لئے ہے (اور کوئی نہیں جو اُنھیں اس عذابِ خداوندی سے بچائے) اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (تو ہرگز اللہ کی عبادت چھوڑ کر دوسروں کی طرف متوجہ نہ ہوں)

(۱۶۶) (ذرا تصور کرو قیامت کے اُس منظر کا) جب کہ وہ جن کی پیروی کی جاتی تھی (عذاب کا نظارہ دور سے ہی دیکھ کر) اپنے پیروؤں اور ماننے والوں سے الگ ہوجائیں گے اور اپنا رشتہ ناطہ اُن سے (بالکل) توڑ لیں گے۔

(۱۶۷) اور وہ پیروی کرنے والے (جن کی پیروی میں وہ اللہ کے ساتھ شرک کیا کرتے تھے، ان کا رویہ دیکھ کر حسرت سے) کہیں گے کہ کاش ایک بار پھر ہم دونوں کو (دنیا میں جانے کا) موقع مل جائے تو ہم بھی ان سے اسی طرح الگ اور بیزار ہوکر دکھا دیں جیسے (آج) یہ ہم سے الگ ہوئے، اور اس طرح اللہ ان کو دکھا دے گا کہ (کس طرح) ان کے اعمال (حسرت و ندامت کا سامان بنے) اور (یہ حسرت اُن کے کسی کام نہ آئے گی کیونکہ) اب اُنھیں دوزخ سے نکلنا کبھی نصیب نہ ہوگا۔

(۱۶۸) (اوپر کی آیت میں مشرکین کے عقیدہ کا رد تھا اس آیت میں ان کے شرکیہ عمل کا رد کیا گیا ہے) اے لوگو! زمین پر جو حلال اور پاکیزہ چیزیں موجود ہیں تم (بس) اُنھیں میں سے کھاؤ پیو، اور (اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دے کر یا حلال کردہ چیزوں کو حرام ٹھرا کر) شیطان کی پیروی نہ کرو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۱۶۹) وہ (شیطان، خواہ اس کا روپ کیسا بھی معصومانہ و خوشنما ہو) تمہیں ایسی ہی چیزیں سجھائے گا جو عقلاً بھی ناپسندیدہ ہوں اور جسے شریعت نے بھی بُرا ٹھہرایا ہو، اور یہ کہ کہو اللہ کے حق میں وہ باتیں جس کی تمہارے پاس کوئی سند نہیں۔

(۱۷۰) اور جب ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے (اپنے پیغمبروں کے ذریعہ) اُتارا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں، ہم تو اُس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے، چاہے

كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ

ان کے باپ (دادا) نہ ذرا (بھی) عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں (۱۷۰)۔اور جو لوگ کافر ہیں اُن کا حال تو

كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ

اُس شخص جیسا ہے جو ایسے (جانور) کے پیچھے چلا رہا ہے جو کچھ سنتا ہی نہیں بجز بُلانے اور پکارنے کے، (یہ لوگ)

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا

بہرے ہیں اور گونگے ہیں، اندھے ہیں، سو (کچھ بھی) نہیں سمجھتے (۱۷۱)۔اے ایمان والو! پاک چیزوں میں سے جو ہم

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

نے تمہیں دے رکھی ہیں کھاؤ (پیو) اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنے والے ہو (۱۷۲)۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ

اُس نے تم پر بس مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور جو (جانور) غیر اللہ کے لئے نامزد کیا گیا ہو حرام کیا ہے لیکن

بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ

(اس میں بھی) جو شخص مضطر ہو جائے اور نہ بے حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے نکل جانے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

نہیں، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحمت والا ہے (۱۷۳)۔بے شک جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو

الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ

چھپاتے ہیں اور اُس کے معاوضہ میں قلیل قیمت حاصل کرتے ہیں سو ایسے لوگ تو اپنے پیٹوں میں بس آگ ہی

بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ

(آگ) بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن اُن سے کلام نہ کرے گا اور نہ اُنھیں پاک کرے گا اور اُن کے لئے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

دردناک عذاب ہی ہے (۱۷۴)۔یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے گمراہی کو خرید لیا ہے ہدایت کے بدلے میں اور

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

عذاب کو نجات کے بدلے میں، پس کیسے باہمت ہیں یہ لوگ دوزخ کے لئے (۱۷۵)۔اور یہ (سزا) اس لئے ہوگی

اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ

کہ اللہ نے کتاب کو (بالکل) ٹھیک ٹھیک اُتارا تھا اور بے شک جو لوگ کتاب کے بارے میں اختلاف ڈال رہے ہیں

توضیحی ترجمہ

اُن کے آبا و اجداد دین اور اس کے معارف (حقائق) کی ذرا سی بھی سمجھ نہ رکھتے ہوں اور نہ اُنھوں نے (کسی آسمانی کتاب سے) ہدایت حاصل کی ہو۔

(۱۷۱) ان کافروں (کو حق کی دعوت دینے) کی مثال کچھ ایسی ہے جیسے کوئی شخص اُن (جانوروں) کو زور زور سے بلائے جو پکار اور آواز کے سوا کچھ نہیں سنتے (یعنی بلانے کا مقصد، گویا) یہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں، لہٰذا کچھ نہیں سمجھتے۔

(۱۷۲) اے ایمان والو! جو (شرع کی رو سے) پاک چیزیں ہم نے تم کو مرحمت فرمائی ہیں ان میں سے (جو چاہو) کھاؤ (پیو) اور حق تعالیٰ کی شکر گذاری کرو (زبان سے بھی اور عمل سے بھی) اگر (واقعی) تم خاص اُسی کی بندگی کرنے والے ہو۔

(۱۷۳) اللہ تعالیٰ نے (کھانے کی چیزوں میں حیوانات کے سلسلہ میں) تو بس یہ چیزیں حرام کی ہیں۔ مُردار (وہ جانور جس کا ذبح کرنا شرعاً ضروری ہو اور وہ خود بخود مر جائے یا خلاف طریقہ شرعیہ اس کو ذبح کیا جائے) اور خون (وہ خون جو رگوں میں بہتا ہے) اور سور کا گوشت اور اس جانور کا گوشت جس کو اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے نامزد کیا گیا ہو، لیکن اس میں بھی اگر کوئی شخص ان کے استعمال پر مجبور ہو (اور اس کی یہ ضرورت واقعی ہو) تو اس کے لئے اجازت ہے کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ نافرمانی اور حد سے تجاوز نہ کرے۔ بے شک اللہ خوب مغفرت فرمانے والا ہے (کہ بعض حالات میں جرائم پر بھی مؤاخذہ نہیں کرتا بلکہ اُنھیں جرائم پر باقی ہی نہیں رہنے دیتا) اور بڑا رحمت و شفقت والا ہے (کہ تنگی کے موقعوں پر آسانی بہم پہونچا دیتا ہے)

(۱۷۴) اور جو لوگ (ایسا کرتے ہیں کہ) اللہ کی نازل کردہ کتاب (کی تعلیمات و احکام) کو چھپاتے ہیں اور اس (اخفاء) کے معاوضہ میں (آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی) تھوڑی سی قیمت وصول کرتے ہیں تو (اس قیمت سے جو وہ غذا حاصل کرتے ہیں وہ اکلِ حرام ہی ہے اور اس طرح گویا) وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ ہی آگ بھرتے ہیں، اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُن سے (لطف کے ساتھ یا براہ راست) بات نہیں کرے گا اور نہ (گناہ معاف کرکے) ان کی صفائی کرے گا اور ان کی سزا دردناک ہوگی۔

(۱۷۵) یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے (دنیا میں) ہدایت کے بدلے گمراہی کو لے لیا اور (آخرت میں) مغفرت کے بدلے عذاب کو پس (تعجب ہے ان کی دلیری اور شوخ چشمی پر کہ) کیسے تیار ہیں دوزخ (کی آگ) کے لئے۔

(۱۷۶) اور یہ (سزا یا انجام) اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی کتابیں بالکل ٹھیک ٹھیک نازل فرمائی ہیں (لیکن کچھ لوگوں نے اس میں اختلاف ڈالا ہے) اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف ڈالا

لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ

وہ (بڑے) دور دراز کے خلاف میں پڑے ہوئے ہیں (۱۷۶)۔ طاعت یہ نہیں ہے کہ تم اپنا منھ مشرق یا

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

مغرب کی طرف پھیر لیا کرو، بلکہ طاعت یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں اور

الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ

کتابوں اور پیمبروں پر ایمان لائے، اور اُس کی محبت میں مال تقسیم کرے قربت داروں اور یتیموں اور

ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ

مسکینوں اور راہ گیروں اور سائلوں پر اور گردنوں کے آزاد کردینے میں، اور نماز کی پابندی کرتا ہو اور

وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہو اور وہ کہ جو اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے ہوں جب وعدہ کریں اور صبر کرنے

اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ

والے ہوں تنگی میں اور بیماری میں اور لڑائی کے وقت، یہی لوگ ہیں جو سچے اُترے اور یہی لوگ تو متقی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ہیں (۱۷۷)۔ اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے

اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

میں آزاد، غلام کے بدلے میں غلام، اور عورت کے بدلے میں عورت، ہاں جس کسی کو اُس کے فریق

بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ

مقابل کی طرف سے کچھ معافی حاصل ہوجائے، سو مطالبہ معقول (اور نرم) طریق پر کرنا چاہئے اور

فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ

مطالبہ کو اُس (فریق) کے پاس بخوبی پہونچا دینا چاہئے، یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ

اور مہربانی ہے، سو جو کوئی اس کے بعد بھی زیادتی کرے گا اُس کے لئے (آخرت میں) دردناک

اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

عذاب ہے (۱۷۸)۔ اور تمہارے لئے اے اہل فہم! (قانونِ) قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم

توضیحی ترجمہ

ہے وہ (بھٹک کر حق سے) بہت دور جا پڑے ہیں۔

(۱۷۷) (اس آیت میں ظاہرا تو یہود و نصاریٰ کے سمت کی بابت جھگڑے اور اس کو اصل نیکی سمجھنے کا رد ہے لیکن اس کے ذیل میں مسلمانوں کو بھی آگاہی دی گئی ہے کہ نیکی کے ڈھکوسلوں اور سچی نیکی کے فرق کو نہ بھولیں اور بتایا گیا ہے کہ اصل نیکی کیا ہے)
اصل نیکی اور طاعت یہ نہیں ہے کہ تم اپنا منھ مشرق کی طرف کرو یا مغرب کی طرف (یا کسی اور سمت کی طرف) بلکہ اصل نیکی اور طاعت یہ ہے کہ (اولاً تو عقائد درست کئے جائیں، اس طرح پر کہ) آدمی اللہ پر ایمان لائے (یعنی اس کی آیات وصفات پر اُسے ایمان کامل ہو) اور ساتھ ہی قیامت کے دن پر، فرشتوں اور اس کی نازل کردہ کتابوں پر اور نبیوں پر (اس کا کامل ایمان ہو) اور (عقائد کی درستی کے بعد ان اعمال پر کاربند ہو کہ) مال کو خرچ کرے اللہ کی محبت میں اپنے قرابت داروں، یتیموں و مسکینوں اور (ضرورت مند) مسافروں اور سائلوں میں اور گردنیں چھڑانے میں (یعنی قیدیوں کو قید سے اور غلاموں کو غلامی سے آزاد کرانے میں) اور نماز کی پابندی کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور (جب کسی سے) عہد کرے تو اس کو پورا کرے اور (ان اوصاف کے ساتھ) جو لوگ اپنے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنے والے ہوں اور تنگی و بیماری اور جنگ کے وقت (دشمنان دین کے مقابلہ میں) صبر و ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنے والے ہوں تو (سمجھ لو کہ) یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں (یعنی کمالاتِ حقیقی کے ساتھ موصوف ہیں) اور یہی ہیں جو (حقیقت میں) متقی و پرہیزگار ہیں۔

(۱۷۸) (ایمان والوں کے عقائد، معاملات، عبادات اور اخلاق کے تذکرہ کے بعد اب اس آیت میں کچھ اسلامی قوانین کو بیان کیا جارہا ہے)
اے ایمان والو! تم پر (بقتل عمد) مقتولوں کے بارے میں قصاص (برابر کا بدلہ) فرض کیا گیا ہے (اس طرح پر کہ) آزاد (قاتل) آزاد (مقتول) کے بدلہ میں، غلام (قاتل) ہی غلام (مقتول) کے بدلے میں، اور عورت (قاتل) ہی عورت (مقتول) کے بدلہ میں، البتہ جس قاتل کو اس کے فریق مقابل بھائی کی طرف سے کچھ معافی یا رعایت مل جائے یا مقتول کے ورثاء میں سے کچھ لوگ اُسے معاف کردیں تو اُسے چاہئے کہ دستور کی پیروی کرے اور جو (خوں بہا کی) ادائیگی کرنی ہو (خوش دلی کے ساتھ) بھلے طریقہ پر کرے، (یہ سمجھ کر کہ) یہ (اس کو جو رعایت مل رہی ہے اصلاً) اس کے رب کی طرف سے رعایت اور کرم فرمائی ہے (ورنہ اصل میں تو جان کے بدلے میں جان ہی کی سزا تھی) سو جو کوئی اس رعایت کے بعد بھی زیادتی (کا رویہ اختیار) کرتا ہے (یعنی معافی اور دیت قبول کرلینے کے بعد قاتل کو قتل کرتا ہے) تو اس کے لئے (آخرت میں) دردناک عذاب (تیار) ہے۔

(۱۷۹) اور تمہارے لئے اس قانونِ قصاص میں زندگی ہے (غور کروگے تو سمجھ جاؤ گے) اے عقل والو! امید ہے کہ تم

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ

پرہیزگار بن جاؤ (۱۷۹)۔ تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی معلوم ہو، بشرطیکہ کچھ مال بھی چھوڑ

خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا

رہا ہو، تو وہ والدین اور عزیزوں کے حق میں معقول طریقہ سے وصیّت کر جائے، یہ لازم ہے پرہیزگاروں پر (۱۸۰)۔

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ

پھر جو کوئی اُسے اُس کے سننے کے بعد بدل ڈالے، سو اُس کا گناہ بس اُن ہی پر ہوگا جو اُسے بدل ڈالیں، بے شک

عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ خَافَ

اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے (۱۸۱)۔ البتہ جس کسی کو وصیّت کرنے والے سے متعلق کسی بے عنوانی یا

مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ

گناہ کا علم ہو جائے پھر وہ ان لوگوں کی آپس میں صلح کرادے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

بڑا مغفرت کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے (۱۸۲)۔ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ

الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

اُن لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے قبل ہوئے ہیں تا کہ تم متقی بن جاؤ (۱۸۳)۔ (یہ روزے) گنتی کے چند

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

روز کے (ہیں) پھر تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اُس پر اُن کی گنتی ہے دوسرے دنوں سے، اور

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ

جو لوگ اُسے مشکل ہی سے برداشت کر سکیں اُن کے ذمہ فدیہ ہے، ایک مسکین کا کھانا، اور جو کوئی خوشی

مِسْكِيْنٍ ۚ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۚ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ

خوشی نیکی کرے اُس کے حق میں بہتر ہے، اور اگر تم روزہ ہی رکھ لو تو (یہ) تمہارے حق میں بہتر ہے

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ

اگر تم علم رکھتے ہو (۱۸۴)۔ ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اُتارا گیا ہے، وہ لوگوں کے لئے ہدایت

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ

ہے، اور (اُس میں) کھلے ہوئے (دلائل ہیں) ہدایت اور (حق و باطل میں) امتیاز کے، سو جو کوئی

توضیحی ترجمہ

(حکم عدولی سے بچتے رہو گے اور) پرہیزگار بن جاؤ گے۔

(۱۸۰) (اوپر کی آیت میں حکم قصاص یعنی مردہ کی جان کے متعلق تھا یہ دوسرا حکم مال کے متعلق ہے) جب تم کو ایسا محسوس ہو کہ اب موت قریب ہے (بظاہر اس مرض سے بچنا نہیں) اور تم کچھ (معقول مقدار میں) ترکہ بھی چھوڑ کر جا رہے ہو تو تم پر فرض ہے کہ اپنے والدین اور عزیزوں کے حق میں وصیّت کر کے جاؤ، یہ پرہیزگاروں (اور اللہ سے ڈر کر اس کے احکام پر چلنے والوں) کے لئے لازم ہے۔ (یہ وصیّت اُس وقت فرض تھی جب سورۂ نساء میں آیۂ میراث نہیں اُتری تھی، جب سورۂ نساء میں احکام م[illegible] نازل ہوئے سب کا حصہ خدا تعالیٰ نے آپ معیّن فرما دیا اب ترکۂ میّت میں وصیت فرض نہ رہی)

(۱۸۱) پھر جو کوئی اُس (وصیّت) کو سننے کے بعد اُس میں کوئی تبدیلی کر دے (اور اس کی وجہ سے میراث کا فیصلہ کرنے والے غلطی کر جائیں) تو اُس کا گناہ اُن تبدیلی کرنے والوں پر ہی ہوگا۔ (نہ کہ فیصلہ کرنے والوں یا حاکموں و قاضیوں پر)

(۱۸۲) البتہ اگر کسی (فیصلہ کرنے والے) کو گمان ہو وصیّت کرنے والے کی طرف سے کسی بے جا جھکاؤ یا دانستہ حق تلفی کا اور (وہ وصیت میں مناسب تبدیلی کر کے) مصالحت کرادے اہل معاملہ میں، تو اُس پر (اس تبدیلی کا) کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔

ع ۲۲ ۶ ۶

(۱۸۳) اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے (امتوں کے) لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تا کہ (اس کے ذریعہ) تم اپنے اندر تقوے کی صفت پیدا کر سکو۔

(۱۸۴) ان (فرض) روزوں کی تعداد معیّن ہے (یہ نہیں کہ جس کا جی چاہے جتنے دنوں کے روزے رکھ لے) البتہ اگر تم میں سے (ایسا) کوئی بیمار ہو (جس کو روزہ رکھنا مشکل یا معتذر ہو) یا (شرعی) سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار (کر کے اُن میں روزہ) رکھنا (اُس پر فرض) ہے، اور جو لوگ روزہ کا تحمّل مشکل ہی سے کر سکیں (مثلاً بوڑھے، بوڑھیاں، یا ایسے بیمار جن کو اچھی حالت میں لوٹنے کی امید نہیں کہ قضا رکھ سکیں) اُن کے ذمہ فدیہ ہے (روز) ایک مسکین کا کھانا کھلانا، اور جو کوئی (اس ادائے فدیہ کے باب میں) اپنی خوشی سے اضافہ کرنا چاہے تو یہ اُس کے حق میں بہتر ہے، لیکن تم (دشواری برداشت کر کے اور ہمت کر کے) روزہ رکھو (فدیہ دینے کے معقول شرعی عذر کے باوجود) تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم (رمضان کے روزہ کی برکتیں و فضیلتیں اور اس کے منافع و مصالح کو) جان لو اور سمجھ لو۔

(۱۸۵) (گنتی کے یہ دن) رمضان کا مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل ہوا۔ اس قرآن کا ایک وصف یہ ہے کہ یہ لوگوں کے لئے ذریعۂ ہدایت ہے اور دوسرا وصف یہ ہے کہ اس میں ایسے دلائل ہیں جو حق کو باطل سے پوری طرح جدا کرتے ہیں، تو جو کوئی

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ

تم میں سے اس مہینہ کو پائے لازم ہے کہ وہ (مہینہ بھر) روزہ رکھے، اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو (اُس

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ

پر) دوسرے دنوں کا شمار رکھنا (لازم) ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں سہولت چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا،

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ

اور یہ (چاہتا ہے) کہ تم گنتی پوری کرلیا کرو، اور یہ کہ تم اللہ کی بڑائی کیا کرو، اس پر کہ اُس نے تمہیں ہدایت

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ

دی، عجب نہیں کہ تم شکرگذار بن جاؤ۔ (۱۸۵) اور جب آپ سے میرے بندے میرے باب میں دریافت کریں

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي

تو میں قریب ہی ہوں، پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، پس (لوگوں کو)

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ

چاہئے کہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت یاب ہو جائیں (۱۸۶)۔ جائز کر دیا

نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ

گیا ہے تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیبیوں سے مشغول ہونا، وہ تمہارے لباس ہیں اور تم اُن

أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۖ

کے لباس ہو، اللہ تعالیٰ کو خبر ہو گئی کہ تم اپنے کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے تھے، پس اُس نے تم پر

فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا

رحمت سے توجہ فرمائی اور اور تم سے درگزر فرمایا، سو اب تم اُن سے ملو ملاؤ اور اُسے تلاش کرو جو اللہ نے

حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ

تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ تم پر صبح کا سفید خط سیاہ خط سے نمایاں نہ ہو جائے

الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ

پھر روزہ کو رات (ہونے) تک پورا کرو، اور بیبیوں سے اس حال میں صحبت نہ کرو جب تم اعتکاف کئے

عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ

ہوئے ہو مسجدوں میں، یہ اللہ کے ضابطے ہیں، سو اُن (سے نکلنے) کے قریب بھی نہ جانا، اسی طرح

اس ماہ (رمضان) کو پالے وہ اس کے روزے ضرور رکھے۔ اور (ہاں اگر) کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس کو گنتی پوری کرنی چاہئے دوسرے دنوں سے (یعنی وہ ان کی قضا دوسرے دنوں میں رکھ کر ان کی گنتی پوری کرے) اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا، (اور یہ چاہتا ہے کہ) تم گنتی پوری کرلیا کرو (یعنی رمضان کے پورے روزے رکھا کرو) اور اللہ نے جو تمہیں راہ دکھائی اس پر اللہ کی بڑائی بیان کیا کرو، اور (یہ سب اس لئے) تاکہ تم شکرگزار بن جاؤ۔

(۱۸۶) اور (اے نبی) جب (میری بڑائی بیان کرنے اور میرا شکر ادا کرنے کے سلسلہ میں) آپ سے میرے بندے میری بابت دریافت کریں (کہ میں قریب ہوں یا دور؟ کس طرح مجھ کو مخاطب کریں؟) تو آپ ان سے میری طرف سے کہہ دیجئے کہ) میں قریب ہی ہوں (اتنا قریب کہ) پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی بات کا جواب دیتا ہوں۔ اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر یقین رکھیں تاکہ اُن پر پوری طرح فلاح دارین کا دروازہ کھل جائے۔

(۱۸۷) (اُحِلَّ سے اشارہ نکل رہا ہے کہ ابتداءً روزہ کی حالت میں رات میں بھی دن ہی کی طرح بیویوں سے صحبت ممنوع تھی، لیکن اس کی صراحت نہیں ملتی، غالباً لوگوں نے قیاس سے یا اپنے اُن پہلوں کا معمول دیکھ کر (جن کی بابت روزے کی فرضیت والی آیت میں یہ الفاظ آئے تھے ''جیسے تم سے پہلے والوں پر فرض کیا گیا'') خود اس کو ممنوع سمجھ لیا تھا، پھر اس کے خلاف ہو جاتا تو اپنے کو گنہگار سمجھ کر شرمندہ اور تائب ہوتے تھے۔ اسی لئے اس کے جواز کی صراحت کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔)

تمہارے لئے روزہ کی راتوں میں اپنی عورتوں سے ہم بستری جائز کر دی گئی ہے، وہ لباس ہیں تمہارا، اور تم لباس ہو اُن کا (ایک دوسرے کے پردہ دار اور موجب تسکین ہونے کے لحاظ سے) اللہ کو اس کی خبر تھی (اگرچہ لوگ نہیں جانتے تھے) کہ تم خود کو گنہگار کر رہے تھے خیانت کا (یعنی چھپ چھپ کر بیویوں سے صحبت کرتے تھے اور جی میں ڈرتے بھی جاتے تھے) سو اللہ نے تم پر عنایت کی اور تمہیں درگزر فرمایا، پس اب تم خلوت کرو اور طلب گار بنو اس چیز کے جو اللہ نے تمہارے لئے مقدر کر دی ہے (یعنی اولاد صالح کے) اور کھاؤ اور پیو اس وقت تک کہ صاف الگ نظر آئے تم کو فجر کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے۔ پھر پورا کرو روزہ کو رات (آنے) تک، اور (دیکھو) صحبت نہ کرنا عورتوں سے (اس صورت میں) کہ تم مسجد میں معتکف ہو، (یعنی یہ رات میں بھی صحبت کی اجازت مسجد میں معتکف ہونے کی صورت میں نہیں ہے) یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں، ان کے قریب بھی مت جاؤ (کہ ان حدود کے توڑنے کا کوئی امکان بھی پیدا ہو) اسی طرح (جس طرح یہاں روزہ کے احکام کھول کھول کر بیان فرمائے ہیں)

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

اللہ اسی طرح اپنے احکام کولوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ پرہیزگار بن جائیں (۱۸۷)۔اور نہ کھاؤ

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ

آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر، اور نہ اُسے حکام تک پہونچاؤ کہ جس سے لوگوں کے مال کا

اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ

ایک حصہ تم کھا جاؤ ناحق، اور تمہیں اس کا علم ہو (۱۸۸)۔آپ سے (لوگ) نئے چاندوں کی بابت

قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

دریافت کرتے ہیں، آپ اُن سے کہہ دیجئے کہ وہ لوگوں کے لئے اور حج کے لئے آلۂ شناختِ اوقات

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ

ہیں، اور یہ تو (کوئی بھی) نیکی نہیں کہ تم گھروں میں اُن کی پشت کی طرف سے آؤ، البتہ نیکی یہ ہے کہ کوئی

مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ

شخص تقویٰ اختیار کرے، اور گھروں میں ان کے دروازوں ہی سے آؤ اور اللہ سے تقویٰ اختیار کیے رہو،

اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

تاآنکہ فلاح پاجاؤ (۱۸۹)۔اور اللہ کی راہ میں لڑو اُن لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں، اور حد سے باہر مت

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ

نکلو، کہ اللہ حد سے باہر نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا (۱۹۰)۔اور اُنھیں جہاں پاؤ قتل کرو، اور جہاں

مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ

سے اُنھوں نے تمہیں نکالا ہے تم اُنھیں نکالو، اور فتنہ تو قتل سے (بھی) سخت تر ہے، اور اُن سے مسجد حرام

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

کے قریب قتال نہ کرو، جب تک کہ وہ (خود) تم سے وہاں قتال نہ کریں، ہاں اگر وہ (خود) تم سے قتال

فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

کریں تو (تم بھی) اُنھیں قتل کردو، یہی سزا ہے کافروں کی (۱۹۱)۔پھر اگر وہ باز آجائیں تو بے شک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ

بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے (۱۹۲)۔اور اُن سے لڑو یہاں تک کہ فسادِ (عقیدہ) باقی نہ رہے اور رہ جائے

توضیحی ترجمہ

اللہ تعالیٰ اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے لوگوں کے لئے، تا کہ (ان احکام کی تعمیل کرکے) وہ پرہیزگار بن جائیں اور (پکڑ سے) بچے رہیں۔

(۱۸۸) (اے ایمان والو!) نہ کھاؤ ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر (یعنی مال کے سلسلہ میں پوری طرح امانت دار رہو) اور اس مال کو حکام تک پہنچا کر (یعنی رشوت دے کر) جانتے بوجھتے دوسروں کے مال کو ناحق طور پر ہضم (کرنے کی کوشش) بھی نہ کرو۔

ع ۲۳ ۲۶ ۷

(۱۸۹) (اے رسول) آپ سے لوگ نئے چاندوں (یعنی چاند کے روزانہ بلکہ شبانہ تغیرات، اور ایک میعاد پر غائب ہوجانے اور دوبارہ نیا چاند نکلنے) کی بابت دریافت کرتے ہیں، آپ انھیں بتادیں کہ وہ لوگوں کو (دنیوی معاملات وشرعی حسابات کی آسانی کے لئے) اوقات (وتاریخ) بتانے کا آلہ ہیں اور حج (کے ایام کی تعیین، اور دوسری طاعتوں) کے لئے بھی۔اور (حج کے سلسلہ کی یہ بات بھی سن لو کہ لوگ جو حج سے واپس آکر اپنے گھروں میں پشت کی جانب سے داخل ہونے کو نیکی سمجھتے ہیں) یہ نیکی (کا کوئی عمل) نہیں ہے کہ اپنے گھروں میں پشت کی جانب سے داخل ہوں بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی تقویٰ اختیار کرے، اور تم گھروں میں ان کے دروازوں ہی سے آؤ (خودساختہ نیکی یا بدعت مت اختیار کرو) اور تقویٰ اختیار کروتا کہ دنیا وآخرت میں فلاح پاؤ۔

(۱۹۰) اور (اگر حرم اور محترم مہینے کا خیال نہ کرکے وہ تم سے لڑیں تو) تم جہاد وجنگ کرو اُن سے جو تم سے جنگ کریں اور یہ جنگ صرف اللہ کے لئے ہو (کسی ذاتی یا دنیاوی مقصد یا غرض سے نہ ہو) اور اس میں بھی حدود سے تجاوز نہ کرو (کسی قسم کی زیادتی نہ ہونے پائے۔یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں اور حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۹۱) (اور جو لوگ مسلمانوں سے لڑنے نکلے ہیں، ان سے جنگ تم پر فرض ہوگئی، اب) جہاں اُن پر قابو پاؤ (کوئی رعایت نہ کرو) قتل کردو، اور (یا پھر) اُن کو وہاں سے نکال بھگاؤ جہاں سے انھوں نے تمہیں نکالا تھا، اور فتنہ (مشرکین کی شرارتیں) وہ تو (اپنی مضرتوں کے لحاظ سے) قتل سے (بھی) سخت تر ہے، اور (دیکھو) مسجد حرام کے قریب اُن سے جنگ نہ کرنا جب تک کہ وہ وہاں تم سے جنگ نہ کریں، اگر وہ وہاں جنگ کریں تو (تمہیں اجازت ہے کہ تم ان سے جنگ کرو اور اب) انھیں قتل ہی کردو کہ یہی ہے سزا ان (حدودِ حرم میں لڑنے اور جنگ کرنے والے) کافروں کی۔

(۱۹۲) پھر (ان سب باتوں کے بعد بھی) اگر وہ باز آجائیں (یعنی جنگ، فتنہ گری اور کفر سے) تو اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحیم ہے (وہ اُن کی ان تمام غلطیوں کو بخش دے گا اور رحم کا معاملہ فرمائے گا)۔

(۱۹۳) اور اُن سے لڑو (جو مشرکین مسجد حرام کے پاس آمادۂ جنگ ہیں) اس وقت تک جب تک کہ (ان کا) فتنہ (ظلم، شرپسندی اور کفر) ختم نہ ہوجائے اور (حدودِ حرم اور حدودِ عرب کا) ہوجائے

الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

دین اللہ ہی کے لئے ۔سو اگر وہ باز آجائیں تو سختی (کسی پر بھی) نہیں ،بجز (اپنے حق میں ظلم کرنے

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ

والوں کے (۱۹۳)۔ حُرمت والا مہینہ توحُرمت والے مہینے کے عوض میں ہوتا ہے ، اور حُرمتیں

اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ

معاوضہ کی چیزیں ہیں ،سو جو کوئی تم پر زیادتی کرے تم بھی اُس پر زیادتی کرو جیسی اُس نے تم پر

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ

زیادتی کی ہے ،اور اللہ سے ڈرتے رہو ،اور جانتے رہو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے (۱۹۴) ۔

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو، اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو، اور اچھے کام

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ

کرتے رہو، یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (۱۹۵)۔اور حج وعمرہ کو اللہ کے لئے پورا

اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ

کرو ، پھر اگر گھر جاؤ، تو جو بھی قربانی کا جانور میسّر ہو (اُسے پیش کردو) اور جب تک قربانی اپنے

حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ

مقام تک نہ پہونچ جائے اپنے سر نہ منڈاؤ ،لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو، یا اُس کے سر میں کچھ

اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ

تکلیف ہو تو وہ روزوں سے یا خیرات سے یا ذبح سے فدیہ دے ،لیکن جب تم حالتِ اطمینان میں ہو

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۣ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ

تو پھر جو شخص عمرہ سے مستفید ہو اُسے حج سے ملا کر تو جو قربانی بھی اُسے میسّر ہو وہ کر ڈالے، اور جس

مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ

کسی کو میسّر ہی نہ آئے وہ تین دن کے روزہ زمانۂ حج میں رکھ ڈالے، اور سات روزے جب تم

سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ

واپس ہو، یہ پورے دس (روزے) ہوئے، یہ اس کے لئے (درست) ہے کہ نہ رہتے ہوں

توضیحی ترجمہ

دین خالص اللہ ہی کے لئے ۔پس اگر وہ (کفار عرب) اپنے کفر وانکار سے باز آجائیں (اور ملتِ اسلامیہ میں داخل ہوجائیں) تو ان پر کوئی سختی نہیں (ان کے سابقہ مظالم و زیادتی پر کوئی مقدمہ نہیں) کیونکہ سزا تو ظالموں کے لئے ہوتی ہے۔

(۱۹۴) (جہاں تک محترم مہینوں میں قتال کا سوال ہے تو سمجھ لو) ان مہینوں کی حرمت دونوں فریقوں کے حرمت ماننے سے ہے اور حرمتوں میں ادلہ بدلہ کا قانون چلتا ہے (اس لئے) اگر کوئی (ان مہینوں میں) تم پر زیادتی کرتا ہے تو تم بھی اس کی زیادتی کا بدلہ بعینہٖ دو، لیکن اس میں (حد سے نہ بڑھو) اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ ملحوظ رہے کہ اللہ ڈرنے والوں اور پرہیزگاروں کا ہی ساتھ دیتا ہے۔

(۱۹۵) اور (اپنا مال) اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو، اور (اُمت کی ضرورت کے موقع پر اپنی جان یا اپنے مال میں بخل کرکے اپنے کو اور اپنی امت کو) اپنے ہاتھوں ہلاکت و بربادی میں نہ ڈالو، اور اچھے کام کرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۹۶) (اب حج وعمرہ کے کچھ مسائل سن لو، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ) حج وعمرہ کو صرف اللہ کی رضاجوئی کے لئے کرو اور ان کو پوری طرح ادا کرو (یعنی شرعی قواعد وضوابط کے مطابق اور ممنوعات سے بچتے ہوئے) پھر (حج یا عمرہ شروع کرنے یعنی احرام باندھ کر نیت کرنے کے بعد) اگر تم گھر جاؤ (ایسے حالات میں کہ کسی طرح اپنا حج یا عمرہ پورا نہ کرسکو) تو (تمہارے لئے احرام کی پابندیوں سے نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ) جو بھی قربانی کا جانور اس وقت تمہیں میسر ہو (اس کی حدودِ حرم میں ہی قربانی کا انتظام کرو، اس کے بعد اپنا سر منڈواؤ، لیکن) سر اُس وقت تک نہ منڈاؤ جب تک کہ قربانی کا جانور اپنے ٹھکانہ پر پہونچ نہ جائے (یعنی حدودِ حرم پہونچ کر قربان نہ کردیا جائے) لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور اس کی وجہ سے وہ سر نہ منڈا سکے یا قربانی سے قبل سر منڈانا چاہے) تو اس کو بدلا دینا پڑے گا، خواہ فدیہ دے (تین روزوں کا) یا صدقہ دے (چھ محتاجوں کو کھانا کھلاکر) یا قربانی دے (کم از کم ایک بکرے یا بکری یا بھیڑ یا ایک دنبے کی) پھر جب تم اطمینان کی حالت میں ہو تو اور حج وعمرہ ایک سفر میں (یعنی تمتع یا قران) کرنا چاہو تو ایسے شخص پر ایک قربانی ہے جو بھی میسر ہو (یعنی اُس پر ایک بکرے یا اونٹ، گائے، بھینس کے ساتویں حصہ کی قربانی لازم ہو گی) اور جو کوئی قربانی کرنے کے حال میں نہ ہو تو اس کو تین روزے ایامِ حج میں اور سات روزے حج سے فارغ ہو کر رکھنا ہوں گے، یہ کُل دس روزے رکھنا لازمی ہیں، یہ (تمتع یا قران) صرف ان کے لئے ہیں جن کا گھر بار جوارِ کعبہ

أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

جس کے اہل، مسجدِ حرام کے قریب، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ اللہ سخت گرفت کرنے والا

شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ

ہے (۱۹۶)۔ حج کے (چند خاص) مہینے معلوم ہیں جو کوئی ان میں اپنے اوپر حج مقرر کرے تو پھر حج میں نہ

الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا

کوئی فحش بات ہونے پائے اور نہ کوئی بے حکمی اور نہ کوئی جھگڑا، اور جو کوئی بھی نیک کام کروگے اللہ کو اُس کا

مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَ

علم ہوکر رہے گا اور زادِ راہ لے لیا کرو، اور بہترین زادِ راہ تو تقویٰ ہے، اے اہلِ فہم! میرا تقویٰ ہی اختیار

اتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا

کیے رہو (۱۹۷)۔ تمہیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے ہاں سے تلاشِ معاش

فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

کرو، پھر جب تم عرفات سے واپس ہونے لگو تو یاد کرلیا کرو اللہ کو مشعرِ حرام کے پاس، اور اُس کا ذکر اس طرح

عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ

کیا کرو جیسا اُس نے تمہیں بتایا ہے، اور اس سے پہلے تم یقیناً ناواقفوں میں سے تھے (۱۹۸)۔ ہاں تو تم

قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ

وہاں جاکر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں، اور اللہ سے مغفرت طلب کرو، بے شک اللہ بڑا بخشنے

وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٩٩﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمْ

والا مہربان ہے (۱۹۹)۔ پھر جب تم مناسکِ حج پورے کرچکو تو حق تعالیٰ کا (اس طرح) ذکر کرو جس طرح

مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ

تم اپنے باپ (دادوں) کا ذکر کیا کرتے ہو یا اس سے بھی بڑھ کر، اور لوگوں میں کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں

النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا (ہی) میں دیدے، اور ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (۲۰۰)۔ اور

خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي

کوئی اُن میں ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں (بھی) بہتری دے اور

توضیحی ترجمہ

(حدود حرم مکہ) میں نہ ہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ ملحوظ رہے کہ (جو احکامِ الٰہی کی مخالفت کرتے رہتے ہیں ان کی) اللہ سخت پکڑ کرنے والا ہے۔

(۱۹۷) حج کے چند خاص مہینے ہیں جو سب جانتے ہیں (شوال، ذیقعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی، جن میں حج کا احرام باندھا جاسکتا ہے) جو کوئی ان مہینوں میں حج کو اپنے پر فرض کرلے (یعنی احرام باندھ کر اس کی نیت کرلے) تو پھر (اس کے لئے) نہ فحش بات (جائز) ہے اور نہ نافرمانی (درست) ہے اور نہ کسی قسم کا نزاع (زیبا) ہے حج میں، اور (یاد رکھو) تم جو کچھ بھی کارِ خیر کروگے اُس کی اطلاع خدا کو ہوتی ہے (وہ اسی کے مطابق صلہ دے گا) اور (جب حج کے ارادہ سے نکلو تو) زادِ راہ (سفر خرچ) ساتھ لے لیا کرو، کیونکہ (اس) سفر خرچ (ساتھ لینے) کی سب سے بڑی خوبی (اس کو) دستِ سوال دراز کرنے سے بچانا ہے، اور اے سمجھ رکھنے والو! مجھ سے ڈرتے رہو اور میرا تقویٰ اختیار کیے رہو۔

(۱۹۸) (اگر تمہارے پاس زادِ راہ پورا نہ ہو تو بھی تمہیں مانگنے کی اجازت نہیں بلکہ اس مقدس سفر میں) تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اپنے لئے اس میں کچھ روزی تلاش کرو (لیکن یہ ذہن میں رہے کہ جو کچھ بھی حاصل ہوا ہے یا ہوگا وہ) رب کریم کی عنایت وکرم سے (ہوگا)۔ (اچھا) پھر جب تم لوگ عرفات سے واپس آنے لگو تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) میں (شب کو قیام کرکے) اللہ کو یاد کرو اس طریقہ پر جس طرح اس نے تم کو بتلایا ہے (نہ یہ کہ اپنی رائے کو دخل دو) اور واقعہ یہ ہے کہ اس کے پہلے تم ناواقف تھے۔

(۱۹۹) (حج میں نویں ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات جانے کا طریقہ حضرت ابراہیمؑ سے چلا آرہا تھا، لیکن قریشِ مکہ جو بیت اللہ کے متولی تھے وہ حج میں عرفات نہیں جاتے تھے کیونکہ وہ اہلِ حرم تھے اور عرفات حرم سے باہر، اسی کی اصلاح کے لئے حکم فرمایا گیا) پھر (ایک بات یہ بھی بتانے کی ہے کہ) تم بھی وہاں جاکر واپس آؤ (یعنی عرفات) جہاں جاکر لوگ آتے ہیں اور (اپنی غلطی پر) اللہ سے استغفار کرو، بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲۰۰) (زمانۂ کفر میں دستور تھا کہ حج سے فارغ ہو کر حجاج منیٰ میں جمع ہوکر تین دن قیام کرتے اور اپنے باپ دادا کے مناقب بیان کرتے، اللہ نے اس سے روکا اور فرمایا کہ ان دنوں میں اللہ کی خوب بڑائی بیان کیا کرو) پھر (دسویں ذی الحجہ کو) جب تم حج کے (اہم ترین) مناسک (وقوفِ عرفات ومزدلفہ، رمی جمار، قربانی اور حلق یا قصر، طوافِ زیارت اور صفا ومروہ کی سعی) پورے کرچکو تو (منیٰ واپس پہونچو اور منیٰ کے قیام کے دوران) اللہ کی یاد (اور دعا) میں مشغول رہو جس طرح تم اپنے آباؤ اجداد کی یاد میں مشغول رہتے ہو بلکہ اللہ کی یاد تو اس سے بھی بڑھ کر ہونا چاہئے۔ اور (دعا کا طریقہ بھی بتلا دیا، دیکھو دعا کے دو طریقے ہیں ایک طریقہ کافروں یعنی آخرت کے منکرین کا، جو صرف دنیاوی چیزوں کی دعا کرتے ہیں اس طرح کہ) اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا ہی میں دیدے، تو ان کو آخرت میں کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔

(۲۰۱) اور اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو (کہ مومن ہیں وہ دوسرا طریقہ اختیار کرتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا

آخرت میں (بھی) بہتری، اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا (۲۰۱)۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں حصہ مل کر

كَسَبُوْا ۗ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ

رہے گا، بہ عوض اس کے کہ جو انھوں نے عمل کر رکھا ہے، اور اللہ حساب بہت جلد لینے والا ہے (۲۰۲)۔ اور اللہ کو

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ

(ان چند) گنتی کے دنوں میں (برابر) یاد کرتے رہو، جو شخص (ان) دو دنوں میں جلدی کرے اس پر کوئی گناہ

عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

نہیں، اور جو تاخیر کرے اُس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں (یہ) اس کے لئے ہے جو ڈرتا رہتا ہے، اور اللہ سے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ

ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ تم (سب) اُسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے (۲۰۳)۔ اور لوگوں میں ایسا شخص بھی ہے

اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى

کہ اس کی گفتگو جو دنیوی غرض سے اچھی معلوم ہوتی ہے اور جو اُس کے دل میں ہے اُس پر وہ اللہ کو گواہ لاتا ہے

فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا

حالانکہ وہ شدید ترین دشمن ہے (۲۰۴)۔ اور جب پیٹھ پھیر جاتا ہے تو اس دوڑ دھوپ میں رہتا ہے کہ زمین پر

يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ

بگاڑ پیدا کرے اور کھیتی اور جانوروں کو تلف کرے، حالانکہ اللہ تعالیٰ بگاڑ کو (بالکل) پسند نہیں کرتا (۲۰۵)۔ اور

فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ

جب اُس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو نخوت اُسے گناہ پر (اور زیادہ) آمادہ کر دیتی ہے، سو اُس کے لئے جہنم کافی

نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يٰٓاَيُّهَا

ہے اور وہ بُری آرام گاہ ہے۔ (۲۰۶) اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنی جان (تک) اللہ کی رضا جوئی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

میں بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں کے حق میں بڑا شفیق ہے (۲۰۷)۔ اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے

الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، وہ تو تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے (۲۰۸)۔ پھر اگر اس کے بعد تم ڈگمگا گئے

توضیحی ترجمہ

آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور دوزخ کے عذاب سے ہم کو بچا۔

(۲۰۲) یہی وہ لوگ ہیں جنھیں (دونوں جہانوں میں) ان کی کمائی کے بدلہ میں حصہ ضرور ملے گا، اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

النصف

(۲۰۳) اور ان چند گنتی کے دنوں میں (یعنی زمانۂ قیام منیٰ میں) تم اللہ کو برابر یاد کرتے رہو، (وہاں قیام کی مدت ۱۰ ذی الحجہ کے بعد دو دن بھی ہے اور تین دن بھی) جو شخص جلدی کرے اور دو دن ہی میں جانا چاہے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو مزید (ایک دن) رُکنا چاہے اس پر بھی کسی قسم کا گناہ نہ ہوگا، (بہر حال) یہ (تفصیل) اس کے لئے ہے جو تقویٰ اختیار کرے اور تم سب تقویٰ اختیار کرو اور اس کا استحضار رکھو کہ (ایک دن) تم اُسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔ (اور اُسی کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا)

(۲۰۴) (اوپر حج کرنے والوں کی دو قسموں کا ذکر کیا گیا تھا، ایک دنیا کا طلبگار (یعنی کافر) اور دوسرے وہ باتوفیق جو دنیاوی ضرورتوں کے ساتھ آخرت کو بھی شامل کرتے ہیں (یعنی مومن) اب یہاں تیسری قسم منافقین کی بابت بتایا جا رہا ہے۔) اور لوگوں میں ایک قسم ایسے لوگوں کی بھی ہے (جو دنیا کی بابت اس طرح بات کرتے ہیں) کہ اُن کی بات آپ کو اچھی اور قاعدے کی معلوم ہوتی ہے، اور وہ (آپ کو یقین دلانے کے لئے) اپنے مافی الضمیر پر قسم کھاتے جاتے ہیں حالانکہ (ان پر یقین کرنے کی کوئی بات نہیں کیونکہ) وہ (آپ کے) شدید مخالف ہیں۔

(۲۰۵) اور (ان کی مخالفت کا یہ عالم ہے کہ) جیسے ہی پیٹھ پھیرتے ہیں (یعنی سامنے نہیں ہوتے) تو اس کوشش میں رہتے ہیں کہ (کس طرح) زمینی حالات خراب کریں اور کھیت اور مویشی (یعنی اہلِ ایمان کے اسبابِ زیست) برباد و ہلاک کریں۔ (مراد یہ ہے کہ مالی و جانی نقصان پہونچانے کے درپے رہتے ہیں) جبکہ اللہ تعالیٰ فساد و بگاڑ کو (بالکل) پسند نہیں کرتا۔ (لیکن وہ اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتے)

(۲۰۶) اور جب (ایسوں سے) کہا جاتا ہے کا اللہ کا خوف کرو تو (بجائے سنبھلنے کے وہ اور بگڑ جاتے ہیں) ان کو ان کا گھمنڈ اور خود بینی گناہ پر (اور زیادہ) آمادہ کر دیتی ہے، ایسوں کے لئے بس جہنم ہی کافی ہے، اور (کیسا) برا ٹھکانہ ہے (یہ) جہنم۔

(۲۰۷) اور (ان ہی) انسانوں میں ایسے بھی ہیں (یعنی مومنین کاملین) جو اپنی جان (تک) بیچ ڈالتے ہیں (یعنی اپنا سب کچھ لٹا دیتے ہیں) اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اور اللہ (ایسے) بندوں کے حق میں نہایت شفیق اور بہت مہربان ہیں۔

(۲۰۸) اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو، (یعنی جب اسلام لائے ہو تو اس کی پوری طرح اطاعت کرو) اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ (کیونکہ) وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ (اس کا تو کام ہی یہ ہے کہ وہ خوشنما سے خوشنما عنوانات کے ساتھ تمہیں طرح طرح کی آمیزشوں اور جدتوں کا مشورہ دیتا ہے)

(۲۰۹) پھر اگر تم (اے ایمان لانے والو! غلطی سے یا بے خیالی میں صراط مستقیم سے) لڑکھڑا جاؤ اس کے بعد کہ

جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

کہ تمہارے پاس کھلی ہوئی نشانیاں پہونچ چکی ہیں تو جانے رہو کہ اللہ بڑا زبردست ہے بڑا حکیم ہے (۲۰۹)۔ یہ

اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ

لوگ بس اسی کا انتظار کر رہے ہیں کہ اُن کے پاس خدا بادل کے سائبانوں میں آجائے اور فرشتے (بھی)

قُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور قصہ ہی ختم ہو جائے، اور اللہ ہی کی طرف سارے معاملات رجوع کیے جائیں گے (۲۱۰)۔ بنی اسرائیل

كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ

سے پوچھیے ہم نے اُنھیں کتنی کھلی نشانیاں دے رکھی تھیں، اور جو کوئی اللہ کی نعمت کو بدل ڈالے اس کے بعد کہ

مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا

وہ اس کو پہونچ چکی ہو، تو اللہ بھی سزا دینے میں بڑا سخت ہے (۲۱۱)۔ خوشنما کر دی گئی ہے دنیوی زندگی اُن

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا

لوگوں کی نظر میں جو کافر ہیں، اور وہ اُن لوگوں سے تمسخر کرتے یں جو ایمان لے آئے ہیں، حالانکہ جنھوں

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

نے تقویٰ اختیار کیا وہ اُن سے (کہیں) اوپر ہوں گے قیامت کے دن، اور اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ

ہے (۲۱۲)۔ لوگ ایک ہی اُمت تھے، پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے، اور

وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

اُن کے ساتھ کتاب حق نازل کی کہ وہ لوگوں کے درمیان اس باب میں فیصلہ کرے جس میں وہ اختلاف

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ

رکھتے تھے، اور کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا مگر اُنھیں نے جنھیں وہ ملی تھی آپس کی ضد کے

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ

باعث، بعد اس کے کہ اُنھیں کھلی ہوئی نشانیاں پہونچ چکی تھیں، پھر اللہ نے اپنے فضل سے اُنھیں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ

جو ایمان والے تھے وہ امرِ حق بتا دیا جس کے بارے میں وہ اختلاف کر رہے تھے اور اللہ بتا دیتا ہے

توضیحی ترجمہ

تمہارے پاس (دینِ اسلام کی حقانیت کے) واضح دلائل اور (اس کی) کھلی نشانیاں پہونچ چکی ہیں تو بس جان لو کہ اللہ بڑا زبردست ہے (جب اور جو چاہے سزا دے سکتا ہے) حکمت والا ہے (مناسب وقت پر سزا دے گا) (۲۱۰) یہ لوگ (جو اس تنبیہ کے بعد بھی سیدھے نہیں چل رہے ہیں) اسی بات کے منتظر (معلوم ہوتے) ہیں کہ اللہ اور اس کے فرشتے خود بادلوں کے سائبانوں میں اُن کے پاس سزا دینے کے لئے آپہونچیں اور فیصلہ ہو جائے سارے معاملہ کا۔ اور (بیشک ایک دن ہو گا اس لئے کہ) سارے معاملات و مقدمے فیصلے کے لئے اللہ ہی کی طرف لوٹائے جانے ہیں۔

ع ۲۵ / ۱۴ / ۹

(۲۱۱) (اوپر کی دونوں آیتوں میں جو قانون بیان کیا گیا ہے اس کی مثال سے بنی اسرائیل کی تاریخ بھری پڑی ہے) ان (کے علماء) سے معلوم کر لو، ہم نے اُنھیں کتنی کھلی نشانیاں دے رکھی تھیں۔ (لیکن انھوں نے اللہ کی دی ہوئی ان آیاتِ بیّنات کے ساتھ کیا کیا؟ اور اس کا کیا انجام ہوا؟ تمہیں اُن کی تباہی و بربادی اور ذلت و رسوائی کا راز معلوم ہو جائے گا) اور جو بھی اللہ کی نعمت و رہنمائی میں تبدیلی کا عمل کرے اس کے پہونچنے کے بعد تو (اس کو تو سزا ملنا ہی ہے) اللہ سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔

وقف لازم

(۲۱۲) دنیوی زندگی کافروں کی نظر میں (اُن کے کفر کے نتیجہ میں) خوشنما کر دی گئی ہے (دنیا کا ساز و سامان فانی اور بے حقیقت ہونے کے باوجود انھیں اہم و قابلِ وقعت نظر آتا ہے اور اُن کے لئے خاص کشش کا باعث ہے) وہ ایمان والوں کا (جو سامانِ دنیوی سے محروم ہیں) مذاق اُڑاتے ہیں اور اُن کی تحقیر کرتے ہیں حالانکہ قیامت میں (پتہ چلے گا کہ) وہ جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور کفر و شرک سے بچتے ہیں (یعنی ایمان و عمل صالح والے) درجہ و مرتبہ میں ان سے (ہزار گنا) بڑھے ہوئے ہیں۔ اور (جہاں تک رزق کی کشادگی کا سوال ہے تو) روزی تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب دے دیتے ہیں۔ (اس کی فراوانی کا تعلق کمالِ مقبولیت سے نہیں)

(۲۱۳) نسلِ انسانی (آغازِ فطرت میں دینی و اعتقادی حیثیت سے) ایک اور واحد تھی (اور دینِ توحید ہی پر تھی) پھر (ایک مدت کے بعد جب اہلِ باطل نے اپنے ایجاد کردہ نئے نئے عقائد و اعمال کے ذریعہ بہت سے فرقے اور مذاہب پیدا کر لئے تو) اللہ نے انبیاء بھیجے خوش خبری سنانے والے (اُن لوگوں کو جو خدائی دستورِ حیات کو قبول و اختیار کر لیں، یعنی اہلِ ایمان کو) اور ڈرانے والے (اُن کو جو خدائی دستورِ حیات کا انکار کریں، یعنی اہلِ کفر کو) اور حق کی وضاحت کے لئے ان انبیاء کے ساتھ اپنی کتابیں بھی نازل فرمائیں تاکہ وہ (اللہ اپنی کتاب کے ذریعہ) فیصلہ کر دے (عقائد و اعمال کے باب میں) لوگوں کے درمیان اختلافات کا، اور جن لوگوں کو یہ کتابیں ملی تھیں انھوں نے ہی اس میں صرف آپسی ضد اور نفسانیت کی بنا پر اختلاف کیا، (وہ بھی) اس کے بعد کہ اُن کے پاس تصدیقِ حق کی نشانیاں پہونچ چکی تھیں (اور اصولِ دین کے باب میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی تھی) پھر اللہ نے اپنے فضل و توفیق سے اُن کی جو ایمان اور حق کے طالب تھے رہنمائی کی، اور اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا

جسے چاہتا ہے راہِ راست (۲۱۳)۔ کیا تم اس کا گمان رکھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ

تم پر اُن لوگوں کے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں، انھیں تنگی اور سختی پیش آئی اور

الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اُنھیں ہلا ڈالا گیا، یہاں تک کہ پیغمبر اور جو لوگ اُن کے ہمراہ ایمان لائے تھے بول اُٹھے کہ اللہ کی امداد (آخر)

مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

کب آئے گی، سُن رکھو اللہ کی مدد یقیناً قریب ہی ہے (۲۱۴)۔ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ

خرچ کریں، آپ کہہ دیجئے جو تمہیں مال سے خرچ کرنا ہے سو وہ حق ہے والدین کا اور

الْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا

عزیزوں کا، اور یتیموں کا، اور مسکینوں کا، اور مسافروں کا، اور جو بھی نیکی کروگے اللہ کو اُس

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ

کا پورا علم رہتا ہے (۲۱۵)۔ تم پر قتال فرض کیا گیا ہے، حالانکہ وہ تم پر گراں ہے، لیکن کیا عجب کہ تم کسی چیز

لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا

کو ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو، اور کیا عجب تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے حق

شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

میں (باعث) خرابی ہو اور علم تو اللہ ہی رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے (۲۱۶)۔ اور آپ سے حرمت والے مہینے

عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ

کی بابت (یعنی) اس میں قتال کی بابت دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اس میں قتال کرنا بڑا (گناہ) ہے،

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ

اور اس سے کہیں بڑے (جرم) اللہ کے نزدیک اللہ کی راہ سے روکنا اور اللہ سے کفر کرنا، اور مسجد حرام سے روک دینا

مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ

اور اس سے اس کے رہنے والوں کو نکال دینا ہیں، اور فتنہ قتل سے کہیں بڑھ کر ہے، اور یہ لوگ تو جاری ہی رکھیں گے

توضیحی ترجمہ

جس کی چاہتا ہے راہِ راست کی طرف۔

(۲۱۴) (دوسری بات سنو! اس مخالفت واختلاف کے ماحول میں تم (پیغمبر کے ساتھیوں) کو سخت آزمائشوں سے گذرنا ہوگا، تب جاکر جنت حاصل ہوسکے گی) کیا تمہارا خیال ہے کہ جنت میں بلا مشقت اور بغیر امتحان کے داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ ان مومنینِ سابقین اور انبیاء قدیم کی امتوں کی سی آزمائش اور مصیبتوں سے تمہارا سامنا نہیں ہوا جو اِن کو پہونچی تھیں اور جنھوں نے شدتِ تکلیف نے اُنھیں ہلا ڈالا تھا یہاں تک کہ (اس زمانہ کے) پیغمبر تک اور جو اُن کے ہمراہ اہل ایمان تھے پکار اُٹھتے تھے کہ (اے اللہ آپ نے تو مدد کا وعدہ کیا تھا، وہ) مدد کب آئے گی؟ (تو اُن کو تسلی دی جاتی کہ) سن رکھو مدد یقیناً قریب ہی ہے (یعنی اطمینان رکھو وہ ضرور آئے گی اور جلد آئے گی)

(۲۱۵) (جنت میں جانے کے لئے انفاق فی سبیل اللہ بھی بہت بڑا ذریعہ ہے سو اس بابت) وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ (یعنی زکوٰۃ کی بابت تو معلوم ہے اس کے علاوہ اللہ کی راہ میں کتنا خرچ کیا جاسکتا ہے؟) آپ فرمادیجئے کہ (نفلی خیرات میں) جو بھی (چاہو) خرچ کرو (اس کی حد متعین نہیں، تمہاری صوابدید پر ہے) البتہ اس میں پہلا حق ہے (ضرورت مند) والدین اور رشتہ داروں کا، پھر یتیموں اور محتاج و مسکینوں اور مسافروں کا، اور (یاد رکھو جو بھی نیکی کا کام کرو وہ خلوص کے ساتھ رضائے الٰہی کے لئے ہونا چاہئے کیونکہ) اللہ کو پورا پورا علم رہتا ہے۔

(۲۱۶) (اور سنو!) تمہارے اوپر جہاد فرض ہے (دین کے دشمنوں سے، جب کہ اس کے شرائط پورے ہوں) حالانکہ وہ تم پر (طبعی طور پر) گراں ہے۔ لیکن عین ممکن ہے کہ ایک چیز تمہیں ناپسند ہو اور وہ تمہارے لئے (حقیقت میں) بہتر ہو، اور ممکن ہے کہ کوئی چیز تمہیں اچھی معلوم ہوتی ہو اور وہ تمہارے لئے خرابی اور نقصان کا باعث ہو، اور اللہ ہی جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

ع ۲۶ / ۶ / ۱۰

(۲۱۷) (عرب کے قبائل میں سال میں چار مہینے (ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب) مکمل طور پر جنگ بندی طے تھی، ان مہینوں کو "اَشْہُرِ حُرُم" کہا جاتا تھا، اسلام نے بھی اسے باقی رکھا، لیکن تاریخ کی بابت ایک غلط فہمی سے چند صحابہ کا کفار کے ساتھ مقابلہ ہو گیا، کفار نے سہو و غلطی کی اس رائی کو لے کر پہاڑ بنا دیا، تو لوگوں نے حضور (ﷺ) سے اس بابت سوال کیا، جس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ دیا)

(لوگ) آپ سے حرمت والے مہینے میں قتال کی بابت پوچھتے ہیں، تو آپ کہہ دیں کہ (واقعی) اس (مہینے) میں (عمداً) قتال کرنا جرم عظیم ہے، اور (ساتھ ہی ان دہائی دینے والوں کو یہ بھی بتا دیں کہ اُن کے عمل) اللہ کی راہ سے روکنا، اور اس کے ساتھ کفر کرنا، مسجد حرام سے روکنا، اور اس کے حقداروں کو اس سے نکال دینا، یہ (سب) اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑے جرم ہیں، اور فتنہ پردازی کرنا (تو) اس قتلِ خاص سے (بھی) بدرجہا بڑھ کر ہے۔ اور (مسلمانو تم جان لو کہ) یہ (کفار) تم سے ہمیشہ

يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَنْ

تم سے جنگ، حتیٰ کہ اُن کا بس چلے تو تمھیں تمہارے دین سے پھیر ہی کر رہیں، اور جو کوئی بھی تم میں سے پھر

يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ

جائے اپنے دین سے، اور مرجائے اس حال میں کہ وہ کافر ہے، تو یہی وہ لوگ ہیں کہ اُن کے اعمال آخرت میں

أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۖ هُمْ

اکارت گئے، اور یہ اہلِ دوزخ ہیں، اُسی میں ہمیشہ پڑے رہنے والے (۲۱۷)۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے

فِيهَا خٰلِدُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجٰهَدُوا

اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، تو یہی لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھیں گے، اور اللہ بڑا بخشنے

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۙ أُولٰٓئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ

والا بڑا مہربان ہے (۲۱۸)۔ (لوگ) آپ سے شراب اور جوئے کی بابت دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے

رَحِيمٌ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ

کہ ان میں بڑا گناہ ہے، اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں، اور ان کا گناہ ان کے فائدوں سے کہیں بڑھا ہوا

وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ

ہے، اور (لوگ) آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے کہ جتنا (بھی) آسان ہو،

مَاذَا يُنْفِقُونَ ە قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيٰتِ

اللہ اسی طرح تمہارے لئے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ لیا کرو (۲۱۹)۔ دنیا اور آخرت کے

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

معاملات میں، اور (لوگ) آپ سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان کی

الْيَتٰمٰى ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ

مصلحت کی رعایت رکھنا بہتر ہے، اور اگر تم اُن کے ساتھ (خرچ) شامل رکھو تو وہ تمہارے بھائی ہی ہیں، اور

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ

اللہ کو علم ہے کہ مُفسد (کون) ہے اور مصلح (کون)، اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو پریشانی میں ڈال دیتا، اللہ یقیناً زبردست

إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۚ

ہے حکمت والا ہے (۲۲۰)۔ اور نکاح مشرک عورتوں کے ساتھ نہ کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں،

توضیحی ترجمہ

جنگ رکھیں گے اس مقصد سے کہ اگر ان کا بس چلے تو تم کو تمہارے دین (اسلام) سے پھیر دیں، اور (سن لو) اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے اور اس کو اس کفر کی حالت میں ہی موت آجائے (یعنی وہ توبہ نہ کر سکے) تو اس کے (نیک) اعمال دنیا اور آخرت (دونوں میں) غارت ہو جائیں گے اور یہ (اب) دوزخی (ڈکلیر) ہوں گے اور ہمیشہ ہمیش دوزخ میں رہیں گے۔

(۲۱۸) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے اللہ کے لئے ہجرت کی، اور اس کی راہ میں جہاد کیا (خواہ قتال سے یا بغیر قتال کے، لیکن یہ ہجرت اور یہ جہاد ہونا اللہ کے لئے چاہئے کسی ذاتی منفعت یا قومی مفاد کے لئے نہیں) ایسے لوگ رحمت خداوندی کے امیدوار ہوا کرتے ہیں، اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے اور بڑا مہربان ہے (امید ہے کہ اس سہو وخطا کو معاف کردے گا اور اجر بھی مرحمت فرمائے گا)

(۲۱۹) لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق معلوم کرتے ہیں (یعنی شراب پینا اور جوا کھیلنا کیسا ہے؟) تو آپ اُنھیں بتا دیجئے کہ ان دونوں کے استعمال میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں ہیں، (اگر چہ کچھ) لوگوں کے لئے (تھوڑے بہت عارضی) فائدے بھی ہیں (لیکن وہ) گناہ کی باتیں اُن کے فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔ اور آپ سے لوگ (نفلی خیرات کی بابت) معلوم کرتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں؟ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جتنا آسان ہو، اور اللہ تعالیٰ اسی طرح احکام کو صاف صاف بیان کرتے ہیں تاکہ تم دنیا اور آخرت کے معاملات میں سوچ سمجھ سکو۔

(۲۲۰) اور آپ سے لوگ یتیموں کے بارے میں بھی معلوم کرتے ہیں (کہ اُن کے خرچ کا کیا نظام رکھا جائے، اپنے حساب میں شامل کرلیا جائے یا اُن کا حساب بالکل الگ رکھا جائے) آپ کہہ دیجئے کہ اُن کی مصلحت کا خیال رکھنا چاہئے، اگر تم اپنے خرچ میں شامل کرلو تو (اس میں کوئی حرج نہیں) وہ تمہارے بھائی (ہی تو) ہیں، اور اللہ مصلحت کے ضائع کرنے والے کو اور اس کی رعایت رکھنے والے کو الگ الگ جانتا (پہچانتا) ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو (اس سلسلہ میں سخت قانون بنا کر) تم کو پریشانی میں ڈال دیتا، وہ زبردست ہے (جو حکم چاہتا دے سکتا تھا، کوئی اس سے بالاتر نہیں جو اسے روک سکے) حکمت والا ہے (احکام وہی دیتا ہے جو بندوں کے لئے نرم و آسان اور قرین مصلحت ہوں)

(۲۲۱) اور (سنو) تم نکاح مشرک عورتوں سے (اس وقت تک) نہ کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا

اور مومنہ کنیز تک بہتر ہے (آزاد) مشرک عورت سے اگر چہ وہ تمہیں پسند ہو، اور اپنی عورتوں کو (بھی) مشرکوں

الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

کے نکاح میں نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں، اور مومن غلام تک بہتر ہے مشرک (آزاد) سے

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

اگر چہ وہ تمہیں پسند ہو، وہ لوگ دوزخ کی طرف بُلاتے ہیں اور اللہ جنت اور مغفرت کی طرف

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

بُلا رہا ہے اپنی مشیت سے اور لوگوں سے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ

کریں (۲۲۱)۔ اور (لوگ) آپ سے حیض کا حکم دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ وہ ایک (طرح

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى

کی) گندگی ہے، پس تم عورتوں کو حیض کے دوران چھوڑے رہو، اور جب تک وہ پاک نہ ہوجائیں ان سے

يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ

قربت نہ کرو، پھر جب وہ پاک ہوجائیں تو اُن کے پاس آؤ جس جگہ سے تمہیں اللہ نے اجازت دے رکھی ہے، بیشک

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ

اللہ محبت رکھتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتا ہے پاک صاف رہنے والوں سے (۲۲۲)۔ تمہاری بیویاں

حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ

تمہاری کھیتی ہیں سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو، اور اپنے حق میں آئندہ کے لئے کچھ کرتے رہو، اور اللہ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾

سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ تمہیں اُس سے مِلنا ہے، اور آپ ایمان لانے والوں کو خوش خبری سُنا دیجئے (۲۲۳)۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَ

اور اللہ (کے نام) کو اپنی قسموں کے ذریعہ سے اپنی نیکی کے اور اپنے تقوے کے اور اپنی اصلاحِ خلق کے

تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

کاموں کے حق میں حجاب نہ بنالو اور اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے (۲۲۴)۔ اور اللہ مؤاخذہ نہ کرے گا

توضیحی ترجمہ

اور (یاد رکھو) مسلمان عورت (چاہے) لونڈی (کیوں نہ ہو تمہارے لئے ہزار درجہ) بہتر ہے مشرک عورت سے خواہ وہ تمہیں کتنی ہی پسند ہو، اور (اسی طرح) اپنی عورتیں مشرک مردوں کے نکاح میں مت دو، اور (یاد رکھو) مسلمان مرد خواہ وہ غلام ہو بہتر ہے مشرک مرد سے، چاہے وہ تم کو کتنا ہی اچھا کیوں نہ معلوم ہو (کیونکہ) وہ (مشرک عورت یا مرد) تمہیں دوزخ میں جانے کی تحریک دیتے ہیں (یہ رشتہ تمہیں دوزخ میں پہونچا سکتا ہے) اور اللہ اپنے احکام کے ذریعہ بلاتا ہے جنت اور مغفرت کی طرف، اور وہ (اللہ) لوگوں کے لئے اپنے احکام وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کر کے اُن پر عمل کریں۔

(۲۲۲) لوگ آپ سے حیض کا حکم معلوم کرتے ہیں (یعنی عورت کے زمانۂ خاص میں اس سے ہم بستری کا حکم) آپ کہہ دیجئے کہ حیض کے زمانہ میں تم ان سے علاحدہ رہو (صرف عمل ہم بستری کی حد تک) اور جب تک وہ پاک نہ ہوجائیں اُن سے قربت نہ کیا کرو، پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہوجائیں تو اُن کے پاس جاؤ جس جگہ سے اللہ نے تم کو اجازت دے رکھی ہے (یعنی آگے سے) بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت رکھتا ہے اور ان کو پسند فرماتا ہے۔ (اس لئے اگر کوئی اتفاقی غلطی ہوجائے تو توبہ کرلیا کرو)

ع ۲۷ / ۵ / ۱۱

(۲۲۳) (یوں سمجھو کہ) تمہاری بیویاں تمہارے لئے کھیت کی مانند ہیں (انہیں بڑی دولت سمجھ کر عزیز رکھو، اور ان کی ہر طرح نگہداشت کرو جیسے اپنے کھیتوں کے ساتھ کرتے ہو، کھیت تمہیں فصل دیتے ہیں اور وہ تمہیں نسل) پھر اپنے کھیت میں جس طرح چاہو آؤ (یعنی اس کے لئے کوئی طریقہ نہیں بتایا جارہا تمہیں جس طرح سکون ولذت ملے اور جس طرح تخم ریزی آسان ہو) اور اپنے لئے آگے کے لئے کچھ بھیجتے رہو (یعنی اس موقع پر بھی آخرت سامنے رہے، اور شرعی احکام کا پورا خیال رہے تا کہ نفسانی لذت کے عروج کے یہ لمحات بھی زادِ آخرت کا سامان کرجائیں) اور (اس وقت بھی دل میں) اللہ کا خوف ہو اور اس کا استحضار رہے کہ اللہ سے ملاقات ہونا ہے، اور (اے رسول) آپ (ان) ایمان والوں کو (جو ان صفات کے حامل ہوں اور اعمالِ صالحہ کا اہتمام رکھتے ہوں) خوش خبری سنا دیجئے۔

(۲۲۴) (دورِ جاہلیت کا ایک دستور یہ تھا کہ نیکی کے کام نہ کرنے کے لئے خدا کی قسم کھا لیتے تھے، پھر جب کوئی کہتا تو قسم کے عذر کا سہارا لیتے، خاص طور پر عربوں میں بیوی سے صحبت وقربت کے سلسلہ میں اس سے دور رہنے کی قسم کا رواج تھا جس کی بابت توجہ دلائی گئی، پہلے قسم کے بارے میں عام ضابطہ بیان کیا گیا، فرمایا گیا کہ) اور نشانہ مت باندھو اللہ کے نام کا اپنی قسموں میں کہ پھر اُس کے بہانے بچ سکو کسی حسنِ سلوک اور احکامِ الٰہی کی پاسداری نیز لوگوں میں صلح وصفائی کرانے سے، اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (اس لئے ہر بات سوچ سمجھ کر منھ سے نکالو)

(۲۲۵) اللہ تعالیٰ مؤاخذہ نہیں فرمائے گا تم سے

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ

تمہاری قسموں میں سے لایعنی (قسم) پر، البتہ تم سے اُس (قسم) پر مؤاخذہ کرے گا جس پر تمہارے دلوں نے قصد کیا

قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۲۲۵ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ

ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے، بڑا بُردبار ہے (۲۲۵)۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے (ہم بستری نہ کرنے کی) قسم کھا بیٹھتے

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲۶

ہیں اُن کے لئے مہلت ہے چار ماہ تک، پھر اگر یہ لوگ رجوع کرلیں تو اللہ بخشنے والا ہے، بڑا مہربان ہے (۲۲۶)۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۷ وَالْمُطَلَّقٰتُ

اور اگر طلاق (ہی) کا پختہ ارادہ کرلیں تو بے شک اللہ بڑا سُننے والا بڑا جاننے والا ہے (۲۲۷)۔ اور طلاق والی عورتیں

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ

اپنے کو تین میعادوں تک روکے رہیں، اور اُن کے لئے جائز نہیں کہ اللہ نے اُن کے رحموں میں جو پیدا کر رکھا ہے اُسے

مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

وہ چھپائے رکھیں، اگر وہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہیں، اور اُن کے شوہر اُن کے واپس لے لینے کے اس

الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ

(مدّت) میں زیادہ حق دار ہیں بشرطیکہ اصلاحِ حال کا قصد رکھتے ہوں اور عورتوں کا (بھی حق) ہے جیسا کہ عورتوں پر

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ

(حق) ہے موافق دستور (شرعی) کے، اور مردوں کو اُن پر ایک گونہ فضیلت حاصل ہے اور اللہ بڑا زبردست ہے بڑا

دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۲۸ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ

حکمت والا ہے (۲۲۸)۔ طلاق تو دو ہی بار کی ہے، اس کے بعد (یا تو) رکھ لینا ہے قاعدے کے مطابق یا پھر خوش عنوانی

اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

کے ساتھ چھوڑ دینا ہے، اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو مال تم اُنھیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو، ہاں

شَيْـــًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا

بجز اس صورت کے کہ جب اندیشہ ہو کہ اللہ کے ضابطوں کو دونوں قائم نہ رکھ سکیں گے، سو اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ دونوں اللہ

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ

ضابطوں کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو دونوں پر اس (مال) کے باب میں کوئی گناہ نہ ہوگا جو عورت معاوضہ میں دیدے، یہ (سب)

۲۸ ع ۷ ۱۲

توضیحی ترجمہ

(آخرت میں) تمہاری لغو فضول قسموں کا (یعنی جو بغیر ارادہ کے یا عادۃً منہ سے نکل گئی ہوں) بلکہ ان (جھوٹی قسموں) پر مؤاخذہ کرے گا جو دلی ارادہ کے ساتھ کھائی گئی ہوں گی، اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے، بڑا بردبار ہے۔

(۲۲۶) جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا بیٹھیں تو اُن کے لئے (صرف) چار مہینے کی مہلت ہے (یہ نہیں کہ عورت کو مہینوں سالوں لٹکا کر رکھیں) اگر یہ لوگ (قسم توڑ کر عورت کی طرف) رجوع کرلیں تو اللہ تعالیٰ (ان کا گناہ ایک خفیف سے کفارہ کے بعد معاف فرمادے گا، کیونکہ وہ) بخشنے والا ہے اور بڑا مہربان ہے۔

(۲۲۷) اور اگر (اس مہلت میں غور و فکر کے بعد) طلاق ہی کا پختہ ارادہ کرلیں تو (رجوع نہ کریں، طلاق واقع ہو جائے گی، لیکن یہ یاد رکھیں کہ) اللہ خوب سننے والا ہے (میاں بیوی کے ظاہری قول اور قسموں کو) اچھی طرح جاننے والا ہے۔

(۲۲۸) اور طلاق دی ہوئی عورتیں اپنے آپ کو (نکاح سے) تین حیض تک روکے رکھیں، ان عورتوں کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ خدا نے جو ان کے رحم میں پیدا کیا ہے (خواہ حمل ہو یا حیض) اس کو چھپائیں (جس سے کہ عدت کے شمار و حساب میں خلل واقع ہوسکتا ہے) اگر وہ اللہ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتی ہیں (تو وہ ایسا ہرگز نہیں کریں گی) اور اُن کے شوہر اُن کو لوٹا لینے کا زیادہ حق رکھتے ہیں، اس (مدت عدت) میں، (کیونکہ یہ واپسی بلا تجدید نکاح ہوجائے گی) بشرطیکہ وہ (شوہر تعلقات میں درستی اور) اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں، اور عورتوں کے بھی اُسی طرح حقوق ہیں (مردوں پر) دستور شرعی کے مطابق، جس طرح کے اُن پر عائد ہیں مردوں کے، اور (ہاں) مردوں کا اُن کے مقابلہ میں کچھ درجہ بڑھا ہوا ہے۔ (خوب خیال رہے کہ مرد عورت کے مالک نہیں، عورت مرد کی کنیز یا باندی نہیں، حقوق کے لحاظ سے دونوں ایک سطح پر ہیں، پھر بھی مرد کو عورت پر ایک گونہ فضیلت حاصل ہے، اور یہ فضیلت اللہ نے محض انتظامی ضرورت سے قائم کی ہے) اور اللہ غالب ہے اور بڑا حکمت والا ہے۔

(۲۲۹) طلاق (رجعی) دو بار کی ہی ہے (یعنی دو بار تک طلاق کے الفاظ استعمال کرنے پر رجوع کرلینے کی گنجائش باقی رہتی ہے) پھر (اس طلاق کے بعد تمہیں صرف ایک خاص مدت تک حق ہے کہ تم) رکھنا چاہو تو بھلے طریقے پر قواعد شرعی کے مطابق روک لو، یا پھر خوش اسلوبی کے ساتھ رخصت کرو، اور تمہارے لئے (اس صورت میں کہ تم نے ان کو رخصت کرنے کا فیصلہ ہی کرلیا ہے) جائز نہیں کہ جو کچھ تم ان کو مہر وغیرہ دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو سوائے اس ایک صورت کے کہ دونوں اندیشہ کریں کہ وہ (باہمی تعلق میں) حدود الٰہی پر قائم نہ رہ سکیں گے، پس اگر (واقعی) تم کو (بھی) اندیشہ ہو کہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہ سکیں گے (اور عورت علاحدگی کی خواستگار ہو) تو اس مال کے لینے دینے میں دونوں پر کوئی گناہ نہ ہوگا جس کو دے کر عورت اپنی جان چھڑالے، (دیکھو خبردار!) یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ

اللہ کے ضابطے ہیں سو ان سے باہر نہ نکلنا، اور جو کوئی اللہ کے ضابطوں سے باہر نکل جائے گا، سو ایسے لوگ تو

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى

(اپنے حق میں) ظلم کرنے والے ہیں (۲۲۹)۔ پھر اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق دے ہی دے تو وہ عورت

تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ

اس کے لئے اس کے بعد جائز نہ رہے گی یہاں تک کہ وہ کسی اور شوہر سے نکاح کرے پھر اگر وہ (بھی) اُسے طلاق

اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا

دیدے تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ پھر مل جائیں، بشرطیکہ دونوں گمان غالب رکھتے ہوں کہ اللہ کے

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

ضابطوں کو قائم رکھیں گے، اور یہ بھی اللہ کے ضابطے ہیں انہیں وہ کھول کر ان لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے جو

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ

علم رکھتے ہوں (۲۳۰)۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت گزرنے پر پہونچ جائیں تو (اب یا تو)

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَا

انہیں عزت کے ساتھ روکے رہو اور یا عزت کے ساتھ رہائی دے دو، اور اُن کو تکلیف پہونچانے کی غرض سے نہ روکے

تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ

رہو، اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا، اور اللہ کے احکام کو ہنسی (کھیل) نہ سمجھو، اور اللہ کی نعمتیں اپنے

عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

اوپر یاد کرو، اور (اُس) کتاب و حکمت کو بھی جو اس نے تم پر اُتاری ہے کہ اُس سے وہ تمہیں نصیحت کرتا رہتا ہے، اور اللہ

اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ

سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے (۲۳۱)۔ اور جب تم طلاق دے چکو اپنی عورتوں کو، اور پھر

اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا

وہ اپنی مدت کو پہونچ چکیں تو تم انہیں اس سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں، جبکہ وہ آپس میں

بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ

شرافت کے ساتھ راضی ہوں، اس (مضمون) سے نصیحت کی جاتی ہے تم میں سے اُس شخص کو جو ایمان رکھتا ہے

اللہ کی قائم کی ہوئی حد بندیاں ہیں، ان سے قدم باہر ہرگز نہ نکالنا، اور جو ان حد بندیوں سے باہر قدم رکھے گا (وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والا ہوگا) سو ایسے ہی لوگ تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے (ہوتے) ہیں۔

(۲۳۰) پھر اگر کوئی اپنی عورت کو (تیسری طلاق) طلاق دیدے) تو اب وہ (مطلقہ عورت) اپنے اس شوہر کے لئے جائز نہیں رہے گی، سوائے اس (صورت) کے کہ وہ (عدت گذارنے کے بعد) کسی اور سے نکاح کرے (اور وہ شوہر اس سے ہم بستری بھی کرلے) پھر (اگر) وہ بھی اُسے طلاق دیدے (اور اس دوسری طلاق پر بھی تین مہینے کی عدت گذر جائے) تو دونوں (پہلا شوہر اور اس عورت) پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ حسب سابق (نکاح کرکے) پھر مل جائیں، بشرطیکہ دونوں بھروسہ رکھتے ہوں کہ (اب آپسی تعلقات میں) حدودِ الٰہی کے پابند رہیں گے۔ اور (یاد رکھو) یہ خدائی ضابطے ہیں (حق تعالیٰ) ان کو بیان فرماتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو دانشمند ہیں اور بات سمجھتے ہیں۔

(۲۳۱) اور (جب ایسا ہو کہ) تم اپنی عورتوں کو طلاق (رجعی) دیدو اور وہ مدت رجعی کے خاتمہ کے قریب پہونچ جائیں تو (یا تو) تم ان کو شرافت وعزت کے ساتھ (اپنی زوجیت میں) روک لو یا اچھے طریقہ پر (اپنے گھر سے) رخصت کردو، اور (ہاں اگر روکو تو) اُن کو ستانے اور تکلیف پہونچانے کی غرض سے مت روکو، اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا، (اور اپنی زیادتیوں کی سزا دنیا وآخرت میں بھگتے گا) اور اللہ کے احکام کو ہنسی مذاق نہ سمجھو (کہ جس پر جی چاہا عمل کیا اور جسے جی چاہا یوں ہی چھوڑ دیا) اور اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں تم پر ہیں اُن کو یاد کرو (خصوصاً) اس کتاب اور حکمت و دانائی کی باتوں کو جو تم پر اس نے نازل فرمائیں کہ اُن سے وہ تمہیں نصیحت کرتا رہتا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور یہ دھیان رکھو کہ اللہ ہر ہر بات کو جانتا ہے۔

(۲۳۲) اور جب تم نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی اور وہ اپنی عدت کر چکیں (اور اب آزاد ہونے کے بعد دوسرے نکاح کی آرزو مند ہیں) تو تم (اے میکے والو! اس بات میں) رُکاوٹ نہ بنو کہ وہ (اپنے سابق) شوہروں سے (دوبارہ) نکاح کرلیں جبکہ وہ دونوں اس پر شریفانہ طریقہ پر اور قاعدے کے مطابق رضامند ہوں، یہ نصیحت کی جاتی ہے تم میں سے ہر اُس شخص کو جو ایمان رکھتا ہو

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اللہ اور روزِ قیامت پر، یہی تمہارے حق میں پاکیزہ تر اور صاف تر ہے ، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ

جانتے (۲۳۲)۔اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دوسال (یہ مدت) اس کے لئے ہے جو

كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ

رضاعت کی تکمیل کرنا چاہے، اور جس کا بچہ ہے اُس کے ذمہ ہے ان (ماؤں) کا کھانا، کپڑا موافق دستور

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

کے، کسی شخص کو حکم نہیں دیا جاتا بجز اُس کی برداشت کے بقدر، نہ کسی ماں کو تکلیف پہونچائی جائے اس کے

لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى

بچہ کے باعث، اور نہ کسی باپ ہی کو تکلیف پہونچائی جائے اس کے بچہ کے باعث، اور اسی طرح (کا انتظام)

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ

وارث کے ذمہ بھی ہے، پھر اگر دونوں اپنی باہمی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑا دینا چاہیں تو دونوں پر

تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

کوئی گناہ نہیں، اور اگر تم لوگ اپنے بچوں کو (کسی اور انا کا) دودھ پلانا چاہو تب بھی کوئی گناہ نہیں، جب کہ

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ

تم (ان کے) حوالے کر دو جو کچھ اُنھیں تم کو دینا ہے موافق دستور کے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور جانے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ

رہو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کا خوب دیکھنے والا ہے (۲۳۳)۔اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ

ہیں اور بیبیاں چھوڑ جاتے ہیں، وہ بیبیاں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن روکے رکھیں، پھر جب وہ اپنی

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

مدت کو پہونچ جائیں تو تم پر اس باب میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ عورتیں اپنی ذات کے بارے میں کچھ

فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

(کارروائی) کریں شرافت کے ساتھ، اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اُس سے خوب واقف ہے (۲۳۴)۔

توضیحی ترجمہ

اللہ اور آخرت کے دن پر، یہ (یعنی ان تعلیمات وہدایات کو قبول کرنے اور سابق شوہروں سے نکاح کرنے میں) تمہارے لئے زیادہ پاکیزگی اور صفائی کی بات ہے۔اور اللہ جانتا ہے (دقیق حکمتوں اور حقیقی مصلحتوں کو) اور تم (بندے) نہیں جانتے۔

(۲۳۳) اور مائیں (خواہ ان کا نکاح باقی ہو یا طلاق ہو چکی ہو) اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دوسال، یہ (مدت) اس کے لئے ہے جو چاہتا ہے کہ دودھ پلانے کی مدت پوری کی جائے اور بچے والے کے ذمہ ہے ان (ماؤں) کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق (یعنی عام حالت میں اور دوران عدت تو ہے ہی، اگر بچے کی ماں کو طلاق ہو چکی ہے اور جس کا بچہ ہے وہ اپنے بچے کو اپنی مطلقہ سے دودھ پلوانا چاہتا ہے تو اس کے ذمہ بچہ کی ماں کا نان نفقہ ہوگا، اور یہ اس شخص کی حیثیت کے مطابق ہوگا) کسی کو وہ حکم نہیں دیا جاتا جو اس کی برداشت سے باہر ہو، نہ ماں کو نقصان میں رکھا جائے اس بچہ کے بہانہ سے اور نہ جس کا بچہ ہے اُس کو اس کا بچہ ہونے کی وجہ سے (یعنی بچے کے ماں باپ آپس میں ضد اضدی نہ کریں) اور (اگر باپ کا انتقال ہو گیا ہو تو) اسی طرح کی ذمہ داری ہے وارثوں پر، (اوپر زیادہ سے زیادہ مدتِ رضاعت کا ذکر تھا یہاں بتایا جا رہا ہے کہ) اگر دونوں باہمی رضامندی اور آپسی مشورہ سے (دو برس کی مدت کے اندر ہی) دودھ چھڑانا چاہیں تو (چھڑا سکتے ہیں) دونوں پر گناہ عائد نہیں ہوگا، اور (مزید یہ کہ) اگر تم اپنے بچوں کو (کسی اور انا وغیرہ کا) دودھ پلوانا چاہو (تو پلا سکتے ہو) تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا، بشرطیکہ تم (ان دودھ پلانے والیوں کو) جو اجرت طے ہو قاعدہ کے مطابق ادا کر دو، اور (دیکھو) تم (ان سارے معاملات میں) اللہ سے ڈرتے رہو، اور اس کا خیال رکھو کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سب کو بخوبی دیکھتا ہے۔

(۲۳۴) (اوپر مطلقہ کی عدت اور نکاحِ ثانی کا مسئلہ بیان کیا گیا تھا یہاں بیوہ کی عدت اور اس کے نکاحِ ثانی کے احکام بیان کیے جا رہے ہیں) تم میں سے جو لوگ انتقال کر جاتے ہیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جاتے ہیں (ان کے بارے میں حکم ہے کہ) وہ بیویاں نکاح اور نکاح کی باتوں سے اپنے آپ کو چار مہینے دس دن روکے رہیں، پھر جب وہ اپنی (یہ) مدتِ (عدت) پوری کر لیں (تو ان کو اس کی اجازت ہے کہ) وہ شرعی حدود میں رہ کر اپنی ذات سے متعلق (نکاح کی) کوئی کارروائی کریں، تم پر اس بابت کوئی گناہ (یا مواخذہ) نہیں، (اور اگر تم ان کو نکاح سے روکنے کے سلسلہ میں اُن پر کوئی سختی یا زیادتی کرو گے تو احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی کرو گے، اور سمجھ لو کہ) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔(لہٰذا اس کی سزا بھگتنے کے لئے تیار رہنا)

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ
اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں کہ تم ان (زیرِ عدت بیوہ) عورتوں کے پیغامِ نکاح میں کوئی بات اشارۃً کہو، یا (یہ
أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ
ارادہ) اپنے دلوں ہی میں پوشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے کہ تم ان عورتوں کا ذکر مذکور کرو گے، البتہ ان سے کوئی وعدہ
لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا
خفیہ (بھی) نہ کرو، مگر ہاں کوئی بات عزت وحرمت کے موافق (چاہو تو) کہہ دو، اور عقدِ نکاح کا عزم اس وقت
عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
تک کرو جب تک کہ میعادِ مقرر اپنے ختم کو نہ پہونچ جائے، اور جانے رہو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں
مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾ ع
ہے اللہ اُسے جانتا ہے، سو اُس سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ اللہ بخشنے والا ہے، بڑا بُردبار ہے (۲۳۵)۔
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ
تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اُن بیبیوں کو جنھیں تم نے ہاتھ نہ لگایا اور نہ اُن کے لئے مہر مقرر کیا طلاق دے دو،
تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ
اور اُنھیں خرچ دے دو، وسعت والے کے ذمہ اس کی حیثیت کے لائق ہے اور تنگی والے کے ذمہ اس کی
وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾
حیثیت کے لائق، (یہ) خرچ شرافت کے موافق ہو، (اور یہ) واجب ہے خوش معاملہ لوگوں پر (۲۳۶)۔
وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
اور اگر تم نے اُنھیں طلاق دے دی ہے قبل اس کے کہ اُنھیں ہاتھ لگایا ہو، لیکن اُن کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے ہو تو جتنا
لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ
مہر تم نے مقرر کیا ہے اُس کا آدھا واجب ہے، بجز اس صورت کے کہ (یا تو) وہ عورتیں خود معاف کر دیں، یا وہ (اپنا حق)
الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَ
معاف کر دے، جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، اور اگر تم (اپنا حق) معاف کر دو تو یہ بہت ہی قرینِ تقویٰ ہے،
لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾
اور آپس میں لطف واحسان کو نظر انداز نہ کرو، تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ یقیناً اُس کا خوب دیکھنے والا ہے۔ (۲۳۷)

ع ۳۰ ۱۴

توضیحی ترجمہ

(۲۳۵) (بیوہ کی عدت کے دوران) اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ کوئی مرد کسی بیوہ سے نکاح کا ارادہ اپنے دل میں قائم کرے اور زبان پر نہ لائے، یا اگر لائے بھی تو محض اشارۃً وکنایۃً (صراحت کے ساتھ البتہ اس زمانے میں اجازت نہیں ہے) اللہ جانتا ہے کہ تم اُن کا ذکر تو کرو گے ہی (وہ اس سے نہیں روکتا) مگر ایسا نہ کرنا کہ خفیہ قول وقرار کرلو، ہاں کوئی بات عزت وحرمت اور دستور کے موافق چاہو تو کہہ دو (لیکن وہ اشارۃً ہی ہو) اور جب تک (عدت کی) میعاد ختم نہ ہو جائے ان سے نکاح کا عزم بھی نہ کرو، اور دھیان رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اُسے جانتا ہے۔

(سو جو امور ناجائز ہیں ان کے ارتکاب کا عزم بھی اس کے علم میں رہتا ہے) اس لئے اس سے ڈرتے رہو، اور اس کا بھی خیال رہے کہ اللہ بخشنے والا ہے (اس لئے ہو جانے والی غلطیوں کی تلافی و استغفار کا پورا موقع باقی ہے، اس باب میں کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اس سے فائدہ اُٹھالو، وہ توبہ کے بعد نافرمانوں کو بھی معاف کر دیتا ہے اور) بڑا بردبار ہے (چنانچہ بہت دفعہ نافرمانوں کو سزا نہیں دیتا بلکہ مہلت دے دیتا ہے)

(۲۳۶) تم پر کوئی گناہ (یا بازپُرس مہر کی بابت اس صورت میں) نہیں اگر تم اپنی عورتوں کو قبل اس کے کہ ہاتھ لگایا ہو اور مہر مقرر کیا ہو طلاق دے دو، لیکن (اگرچہ مہر کی ادائیگی تمھیں نہیں کرنا ہے پھر بھی) تمہارے ذمہ واجب ہے کہ (متعہ یا نذرانہ کی شکل میں) کچھ دو (اپنی حیثیت کے مطابق) خوش حال اپنی حیثیت کے مطابق دے اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق، یہ ذمہ داری (اللہ نے ڈالی) ہے محسنین (خوش معاملہ لوگوں) پر (اسلام میں طلاق کی اجازت اور مرد کو اس کے استعمال کے حق کو عورت کے لئے زیادتی یا نا مساوات بتانے والے قرآن مجید میں صرف طلاق کے سلسلہ کی آیات پڑھیں اور دیکھیں کہ اُن میں عورت کی جو توقیر اور عزت ہر حال میں اور ہر موقع پر ان کے حقوق کی فکر اہل ایمان میں پیدا کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں تو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی، دنیا کے کسی مذہب میں عورت کے ناموس کو برقرار رکھنے اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے سلوک کی ایسی مثال نہیں ملے گی)

(۲۳۷) اور اگر تم نے طلاق دے دی ہے، اور خلوت نہیں ہوئی، البتہ تم مہر طے کر چکے ہو تو اب تم پر مقرر کردہ مہر کے نصف کی ادائیگی واجب ہے، ہاں اگر وہ عورت از خود مہر معاف کر دے (تو اس کی ادائیگی تم پر واجب نہیں) یا وہ ہی (اپنا حق) معاف کر دے (یعنی پورا مہر ادا کرنا چاہے) جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے (یعنی مرد) تو یہ تو بہت ہی قرین تقویٰ بات ہوگی، اور (دیکھو) آپس میں لطف واحسان (رو رعایت) سے کام لینا نہ بھولو (ساتھ ہی اس کا بھی خیال رکھو کہ) اللہ بے شک تمہارے سب کاموں کو دیکھتا ہے۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿٢٣٨﴾

(سب ہی) نمازوں کی پابندی رکھو، اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی، اور اللہ کے سامنے عاجزوں (کی طرح) کھڑے رہو (۲۳۸)۔

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا

اگر تمہیں اندیشہ ہو تو تم پیدل ہی (پڑھ لیا کرو) یا سواری پر، پھر جب تم امن میں آجاؤ تو اللہ کو یاد کیا کرو جس طرح اُس

عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ

نے تمہیں سکھایا ہے جس کو تم جانتے (بھی) نہ تھے (۲۳۹)۔ اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیبیاں چھوڑ

يَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ

جائیں (اُن پر لازم ہے کہ) اپنی بیبیوں کے حق میں نفع اُٹھانے کی وصیت (کر جانے) کی کہ وہ ایک سال تک (گھر سے)

فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ

نہ نکالی جائیں، لیکن اگر (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں، جسے وہ (بیبیاں) اپنے باب میں شرافت کے ساتھ کریں، اور

مَعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا

اللہ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے (۲۴۰)۔ اور طلاقنوں کے حق میں بھی نفع پہونچانا دستور کے موافق مقرر ہے، (یہ)

عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٤٢﴾ أَلَمْ

پرہیزگاروں پر واجب ہے (۲۴۱)۔ اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے شاید تم سمجھو (۲۴۲)۔ کیا

تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ

تجھے خبر نہیں اُن لوگوں کی جو اپنے گھروں سے نکل گئے تھے موت سے بچنے کے لئے، اور وہ ہزاروں ہی تھے، تو اللہ نے

لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ

اُن سے کہا کہ مرجاؤ، پھر اُس نے اُنھیں جلا دیا، بے شک اللہ انسانوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے، البتہ

لَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا

اکثر انسان ہی شکر ادا نہیں کرتے (۲۴۳)۔ اور اللہ کی راہ میں قتال کرو، اور جانے رہو کہ اللہ بڑا سننے

أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

والا ہے، خوب جاننے والا ہے (۲۴۴)۔ کون ایسا ہے جو اللہ کو اچھا قرضہ قرض دے، پھر اللہ اُسے بڑھا

فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ

کر اُس کے لئے کئی گُنا کر دے، اور اللہ ہی تنگی بھی پیدا کرتا ہے اور فراخی بھی، اور تم سب اُسی کی طرف

توضیحی ترجمہ

(۲۳۸) (ازدواجی مسائل کا ذکر جاری ہے درمیان میں نماز کی اہمیت یاد دلا دی گئی) نماز کی پابندی رکھو، اور خاص طور پر درمیانی نماز (نمازِ عصر کا خیال رکھو، کیونکہ عام حالات میں یہ وقت سب کے لئے مصروف ترین ہوتا ہے) اور نماز بھی پڑھو تو تابعین (باادب اور خشوع و خضوع والوں) کی سی۔

(۲۳۹) اگر حالات خوف اور جنگ کے ہوں تو پیدل یا سواری پر (بیٹھے بیٹھے ہی پڑھ لیا کر) پھر جب حالات پُرامن ہو جائیں تو اسی طرح ہی نماز ادا کرو جس طرح تمہیں سکھایا گیا ہے جس کا تمہیں پہلے علم نہیں تھا۔

(۲۴۰) (پھر ازدواجی مسائل کے بیان کا سلسلہ آگے بڑھایا جا رہا ہے) اور جو لوگ تم میں سے فوت ہوں اور بیویاں چھوڑ رہے ہوں تو ان کو چاہئے کہ وصیت کریں اپنی بیویوں کے لئے ایک سال کے خرچ کی اور اس مدت میں گھر سے نہ نکالے جانے کی' ہاں اگر وہ خود ہی گھر سے نکل جائیں تو وہ اپنے حق میں جو چاہیں کام کریں (وہ روا ہے) تم سے اس کا کوئی مواخذہ نہیں، اور (یاد رکھو) اللہ بڑا زبردست' بڑا حکمت والا ہے۔ (بیویوں کے لئے وصیت کا یہ حکم سورۂ نساء میں آیت میراث نازل ہونے اور بیوہ کا حصہ بھی متعین ہو جانے کے بعد باقی نہیں رہا)

(۲۴۱) اور مطلقہ عورتوں کو کچھ نہ کچھ دینا ہے (مہر کے علاوہ) قاعدے کے مطابق، اور یہ اللہ سے ڈرنے والوں اور پرہیزگاروں پر واجب ہے۔

(۲۴۲) اللہ اسی طرح اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔

۳۱ ع ۷/۱۵

(۲۴۳) (یہاں سے راہِ خدا میں جہاد اور اس میں مضبوطی دکھانے پر ترغیب کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے) کیا تمہیں ان لوگوں کے قصہ کی خبر نہیں (اور خبر ہے تو کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا) جو ہزاروں کی تعداد میں تھے پھر بھی موت کے خوف سے اپنے گھروں سے بھاگ پڑے تھے، لیکن (موت سے بچ نہ سکے) اللہ نے انھیں مرنے کا حکم دیا (اور وہ مر گئے) پھر (اُسی اللہ نے) اُنھیں زندہ کر دیا (تو وہ زندہ ہو گئے یعنی اس کا تو مشاہدہ بھی کرایا جا چکا ہے کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے) بے شک اللہ انسانوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن انسان (پھر بھی) شکر ادا نہیں کرتے۔

(۲۴۴) اور (اے امت مسلمہ) جوابی جنگ کرو (لیکن صرف) اللہ کی راہ میں اور جان رکھو کہ اللہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔

(۲۴۵) (جہاد و قتال میں سامانِ جنگ کے لئے حصہ لینے کی ترغیب دی جا رہی ہے) کون ہے جو قرضِ حسنہ دے اللہ کو، پھر وہ اُسے اُس کے حق میں کئی گنا بڑھائے (قرض کا لفظ اس لئے استعمال کیا گیا قرض کی واپسی لازمی ہے اس طرح راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کو بدلہ ملنا لازمی ہے) اور (دھیان رکھو) اللہ ہی (ہے جو) تنگی بھی دیتا ہے اور خوشحالی بھی (تو جب معاشیات کے سارے قوانین اُسی کی مٹھی میں ہیں پھر اُس کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنے سے کیسی ہچکچاہٹ) اور (یہ یقینی ہے کہ) تم سب اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى

لوٹائے جاؤ گے (۲۴۵)۔ کیا تجھے خبر نہیں، موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کی ایک جماعت کی، جب کہ ان لوگوں نے

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ

اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک امیر مقرر کر دیجئے کہ ہم خدا کی راہ میں قتال کریں (نبی نے) کہا کہیں ایسا تو

هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا

نہیں کہ اگر تم پر قتال فرض کر دیا جائے تو تم قتال نہ کرو، وہ بولے، بھلا ہمارے لئے کون سا ایسا سبب ہو سکتا ہے کہ ہم

لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ

خدا کی راہ میں نہ لڑیں، حالانکہ ہم نکالے جا چکے ہیں اپنے گھروں سے اپنے فرزندوں سے، لیکن جب اُن پر قتال

اَبْنَآىِٕنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ

فرض کر دیا گیا تو وہ (سب) پھر گئے، بجز اُن میں ایک قلیل تعداد کے، اور اللہ ظالموں سے خوب واقف

اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ

ہے (۲۴۶)۔ اور اُن لوگوں سے اُن کے نبی نے کہا کہ اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو امیر مقرر کیا ہے، وہ

لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ

بولے، اُسے ہمارے اوپر امیری کیسے حاصل ہو سکتی ہے حالانکہ ہم اُس سے بڑھ کر امیری کے مستحق ہیں، اور

بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

اُسے مال میں بھی تو وسعت نہیں دی گئی، (نبی نے) کہا کہ اُسے اللہ نے تمہارے مقابلہ میں منتخب کر لیا ہے،

عَلَیْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ

اور اُسے علم اور جسم دونوں میں کشادگی زیادہ دی ہے، اور اللہ اپنا ملک جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اور اللہ بڑا

مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ

وسعت والا ہے بڑا علم والا ہے (۲۴۷)۔ اور اُن سے اُن کے نبی نے کہا کہ اس امارت کا نشان یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ

اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

صندوق (از خود) آ جائے گا جس میں (سامان) تسکین تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے، اور کچھ بچی ہوئی چیزیں بھی جنھیں آل

اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ

موسیٰ اور آل ہارون چھوڑ گئے ہیں، اس (صندوق) کو فرشتے لے کر آئیں گے، بے شک اس واقعہ میں تمہارے لئے ایک نشان ہے

وقف لازم

توضیحی ترجمہ

لوٹائے جاؤ گے (جہاں وہ دین کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو جزا دے گا اور خرچ نہ کرنے والوں کو سزا)

(۲۴۶) کیا تمہیں موسیٰ کے بعد (گذری) بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا قصہ معلوم نہیں، کہ انھوں نے اپنے نبی (حضرت شموئیل) سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ (جو اس وقت فوج کا سربراہ ہوتا تھا) مقرر کر دیں کہ ہم (جالوت سے) جہاد کریں (اور اس کی حرکتوں کا جواب دیں، نبی نے) کہا کہ (تمہاری اُفتادِ طبیعت کے دیکھتے ہوئے) کیا اس کا احتمال نہیں کہ تم کو جہاد کا حکم دیا جائے اور تم جہاد نہ کرو، وہ بولے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد نہ کریں جبکہ ہم کو اپنے گھروں سے اور اپنے بچوں کے بیچ سے نکالا گیا ہے۔ لیکن (ہوا کیا؟) جب اُن کو حکم دیا گیا تو چند کو چھوڑ کر سب پیٹھ دکھا گئے۔ اور (انھوں نے تو نہیں سمجھا تم سمجھ لو) اللہ (نافرمانی کر کے اپنے آپ پر) ظلم کرنے والوں سے اچھی طرح واقف ہے۔ (اس لئے ان کو بھرپور سزا دے گا)

(۲۴۷) اور اُن لوگوں سے اُن کے نبی (حضرت شموئیل) نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا ہے (یہ سن کر) وہ بولے کہ (یہ کیسے ہو سکتا ہے؟) اُسے ہمارے اوپر بادشاہت کیسے مل سکتی ہے، ہم اس سے بادشاہت کے زیادہ حق دار ہیں (وہ تو ان قبائل میں سے بھی نہیں جن کو ہماری نظر میں حکومت کرنے کا حق ہے) اور انھیں مالی کشادگی بھی نہیں دی گئی (یعنی ان کی مالی حیثیت بھی ایسی نہیں کہ جس کی بنا پر انھیں بادشاہ بنایا جائے، نبی نے) کہا کہ (بہر حال) اللہ نے اُن کو تمہارے مقابلہ میں (بادشاہ) چُن لیا ہے اور انھیں علم اور جسم دونوں میں وسعت زیادہ دی ہے (یعنی اُن کا یہ انتخاب ان کے فنون ملک گیری وملک داری کے علم میں فائق ہونے اور جسمانی قوت وتوانائی کی بنا پر ہوا ہے) اور (سارے ملک اللہ کے ہیں، لہٰذا اللہ (مالک ومختار ہے) جسے چاہے اپنا ملک دیدے، اور بڑا وسعت والا ہے اور بڑا علم والا ہے (اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں نیز اس کا علم محیطِ کُل ہے، جس کی بنا پر فیصلہ میں کسی غلطی کا امکان نہیں)

(۲۴۸) اور اُن سے اُن کے نبی نے کہا کہ اُن کے (یعنی طالوت کے منجانب اللہ) بادشاہ ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ صندوق (جس کو بنی اسرائیل پر غالب آنے پر جالوت اپنے ساتھ لے گیا تھا) از خود تمہارے پاس پہونچ جائے گا، جس میں تمہارے رب کی جانب سے اسباب سکینت اور حضرت موسیٰ وحضرت ہارون علیہما السلام اور ان کی اولاد کے مقدس آثار وتبرکات ہیں اور اس کو فرشتے پہونچائیں گے (جب اس صندوق کا پہونچانا اللہ کو منظور ہوا تو اس نے اس کا یہ سامان کیا تھا کہ جہاں اس صندوق کو رکھتے وہاں ہی بلائیں نازل ہوتیں آخر ان لوگوں نے ایک بیل گاڑی پر لاد کر اس کو ہانک دیا اور فرشتے اس بیل گاڑی کو یہاں تک پہونچا گئے) بیشک اس (صندوق کی واپسی کے) واقعہ میں تمہارے (اطمینان) کے لئے (تصرفِ غیبی کی واضح) نشانی ہے

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٤٨﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

اگر تم ایمان والے ہو (۲۴۸)۔ پھر جب طالوت فوجوں کو لے کر بڑھے تو بولے کہ اللہ تمہارا ایک دریا کے ذریعہ

مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ

امتحان لینا چاہتا ہے، سو جو کوئی اس میں سے پانی پی لے گا وہ میرا نہیں ہے، اور جو کوئی اُسے نہ چکھے وہی میرا ہے،

فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا

مگر ہاں جو کوئی اپنے ہاتھ سے ایک چلّو بھر لے (اس کا مضائقہ نہیں) لیکن ان (سب نے) اس سے پی لیا

مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا

بجز اُن میں سے تھوڑے سے (آدمیوں) کے، پھر طالوت خود اور مومنین بھی ان کے ساتھ اُس (دریا) سے اُتر گئے

الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو

تو وہ لوگ بولے کہ آج تو ہم میں جالوت اور اس کی فوج سے مقابلہ کی طاقت نہیں، اور وہ لوگ جنھیں یقین تھا کہ

اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ

اللہ کے روبرو پیش ہوں گے بولے کہ بارہا چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غالب آگئی ہیں اور اللہ تو صبر

الصَّابِرِينَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا

کرنے والوں کیساتھ ہے (۲۴۹)۔ اور جب وہ جالوت اور اُس کی فوجوں کے مقابل آئے تو بولے: اے ہمارے

صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوهُم

پروردگار! ہمارے اوپر صبر ڈال دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہمیں غالب کر کافروں پر (۲۵۰)۔ پھر اُنھوں

بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ

نے اُن کو اللہ کے حکم سے شکست دے دی اور دواؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے داؤد کو بادشاہت اور دانائی

عَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ

عطا کی اور جو کچھ چاہا اُنھیں سکھایا، اور اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض لوگوں کے ذریعہ سے دفع نہ کرتا رہتا

لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾

تو (روئے) زمین پر فساد برپا ہوجاتا، لیکن اللہ تو جہان والوں پر بڑا فضل رکھنے والا ہے (۲۵۱)۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

یہ اللہ کی آیتیں ہیں ہم اُنھیں آپ کو پڑھ کر سُناتے ہیں ٹھیک ٹھیک، اور آپ یقیناً مرسلین میں سے ہیں (۲۵۲)۔

توضیحی ترجمہ

ع ۳۲ ۶ ۱۲

اگر تم ایمان رکھتے ہو تو۔

(۲۴۹) پھر جب طالوت اپنے لشکر کو لے کر (کچھ دور) چلے تو انھوں نے (اپنے فوجیوں سے) کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا امتحان ایک دریا (دریائے یردن) سے لینا چاہتا ہے، سو جو کوئی اس کے پانی سے اپنی پیاس بجھالے گا وہ میرا ساتھی نہیں، اور جو کوئی اس کا مزہ بھی نہیں چکھے گا (حقیقت میں) وہی ہے میرا رفیق وساتھی، البتہ یہ کہ کسی نے (پیاس تو نہیں بجھائی بس) ایک آدھ چلو لے لیا (اور منہ تر کرلیا) تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن تھوڑے سوں کو چھوڑ کر سب نے (سیر ہوکر اس دریا کا پانی پی لیا) پھر (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) جب طالوت اور ان کے مومنین ساتھی (جنھوں نے حکم کی تابعداری میں اس دریا کا پانی نہیں پیا تھا) اس سے پار ہوئے تو وہ (جنھوں نے پانی پی لیا تھا) بولے کہ آج تو ہم میں جالوت اور اس کی فوجوں سے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے، اور وہ (مومنین) جنھیں یقین تھا کہ (ایک دن) اللہ کے روبرو پیش ہونا ہے (یعنی جن کا ایمان پختہ تھا) وہ بولے کہ بارہا (ایسا ہوا ہے کہ) چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر غالب آگئی ہیں (اس لئے یہ جو ہمارا ساتھ چھوڑ کر جنگ سے کنارہ کش ہوگئے ہیں ہمیں اس کی کیا فکر کرنا، ہم تو جنگ کریں گے اور انشاء اللہ غالب ہوں گے) اور اللہ تو صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (اس لئے مقدم شئے صبر وثبات اور اعتماد علی اللہ ہے)

(۲۵۰) اور جب وہ (طالوت اور ان کے مومنین ساتھی) جالوت اور اس کی فوجوں کے مقابل آئے تو انھوں نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر صبر واستقلال کی صفت ہم پر اُنڈیل دے، اور ہمارے قدم جمائے رکھیے، اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کیجئے۔

(۲۵۱) پھر (اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول کی، اور کافروں کی شکست کا فیصلہ ہوگیا لہٰذا) انھوں نے اُن کو اللہ کے حکم سے شکست دیدی اور (یہ بھی اللہ کا حکم ہی تھا کہ طالوت کے لشکر میں شامل ایک نوجوان، طالوت کے داماد) داؤد نے (جو کم عمر ناتجربہ کار اور روز مرّہ کے کپڑوں میں تھے) جالوت (جیسے طاقتور، گراں ڈیل ڈول والے، سر سے پاؤں تک لوہے میں غرق اور آزمودہ کار) کو قتل کردیا، اور (پھر) اللہ نے (ان ہی) داؤد کو بادشاہت عطا کی (وہ نسل اسرائیلی کے دوسرے بادشاہ ہوئے) اور دانائی (یعنی نبوت) عطا کی اور (اس کے علاوہ بھی) جو کچھ چاہا انہیں سکھایا اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ بعضے آدمیوں کو بعضوں کے ذریعہ سے دفع کرتے رہا کرتے ہیں تو زمین (تمام تر) فساد سے پُر ہو جاتی، لیکن اللہ تعالیٰ بڑا فضل فرمانے والے ہیں جہانوں پر۔

(۲۵۲) (اے نبی) یہ اللہ کی آیتیں ہیں، جنھیں ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں بالکل صحیح صحیح، (اس لئے سب جان لیں کہ اس واقعہ کے سلسلہ میں صحیح ومستند بیان صرف قرآن ہی کا ہے) اور آپ (اس کا ذریعہ ہیں جو) یقینا پیغمبروں میں سے ہیں۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ
ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دے رکھی ہے، اور اُن میں وہ بھی ہیں جن سے اللہ نے
كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
کلام کیا ہے، اور اُن میں سے بعض کے درجے (اللہ نے) بلند کئے ہیں، اور ہم نے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو شواہد
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ
عطا کئے اور ہم نے اُن کی تائید روح القدس کے ذریعہ سے کی، اور اگر اللہ کی مشیّت ہوتی تو اُن کے بعد کے
مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
لوگ آپس میں خونریزی نہ کرتے بعد اس کے کہ اُن کے پاس شواہد آ چکے تھے، لیکن (لوگ) آپس میں
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫
جھگڑے، کوئی تو ان میں سے ایمان لے آیا اور کوئی ان میں سے کفر ہی کرتا رہا، اور اگر اللہ کی مشیّت یہی ہوتی
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا
تو وہ آپس میں خوں ریزی نہ کرتے، لیکن اللہ وہی کرتا ہے جو ارادہ کر لیتا ہے (۲۵۳)۔ اے ایمان والو! جو
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ
کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اُس میں سے خرچ کرو، قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ تجارت کام
لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
آئے گی اور نہ دوستی اور نہ سفارش، اور کافر ہی تو ظالم ہیں (۲۵۴)۔ اللہ (وہ ہے کہ) کوئی معبود نہیں اُس کے
اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
سوا، وہ زندہ جو سب کا سنبھالنے والا ہے۔ نہ اُسے اونگھ آ سکتی ہے نہ نیند، اُسی کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں اور
وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ
زمینوں میں ہے، کون ایسا ہے جو اُس کے سامنے اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے، وہ جانتا ہے جو کچھ
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ
مخلوقات کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے اس سب کو، اور وہ اُس کے معلومات میں سے کسی چیز کو
عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَ
بھی گھیر نہیں سکتے، سوا اس کے کہ جتنا وہ خود چاہے، اُس کی کرسی نے سما رکھا ہے آسمانوں اور زمین کو اور

توضیحی ترجمہ

(۲۵۳) یہ رسولوں کی جماعت (جن میں سے ایک آپ ہیں) ایسی ہے کہ ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، اُن میں سے وہ بھی ہیں جن سے اللہ نے (براہِ راست بلا توسّطِ ملائکہ) کلام کیا (جیسے حضرت موسیٰ) اور بعض کے درجے (بہت زائد) بلند کئے (اشارہ ہے جامع کمالات، خاتم نبوت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف) اور عیسیٰ ابن مریم کو (تو) ہم نے (عقلی و حسّی دونوں قسم کی بہت ہی) کھلی نشانیاں (نبوت کی) دیں، اور روح القدس (حضرت جبرئیل) سے اُن کو تائید بخشی (کہ وہ قدم قدم پر اُن کی حفاظت کرتے رہتے تھے) اور اگر اللہ چاہتا تو (امت کے) جو لوگ اُن (رسولوں) کے بعد ہوئے (اُن کو ایمان لانے اور بات ماننے پر مجبور کر دیتا، پھر وہ) آپس میں قتل و قتال نہ کرتے (خاص طور پر) جبکہ کھلی نشانیاں بھی اُن کے پاس آ چکی تھیں، لیکن (چونکہ اُس نے انسان کو با ارادہ اور با اختیار مخلوق بنایا ہے اس لئے) انھوں نے اختلاف کی راہیں اختیار کیں، سو کوئی تو ان میں سے ایمان لے آیا اور کوئی کافر رہا (اور نوبت قتل و قتال تک پہونچی) اور (پھر سنو) اگر اللہ چاہتا تو (یہ اس کے اختیار میں تھا کہ) وہ جنگ و جدال نہ کرتے، لیکن اللہ جو چاہتا ہے (یعنی جو اس کی حکمت کا تقاضا ہوتا ہے) وہی کرتا ہے۔

ع ۳۳ ۵ ۱

(۲۵۴) اے ایمان والو! ہم نے جو تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، اس سے پہلے کہ (قیامت کا) وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید فروخت چلے گی (کہ نیکیاں خرید لو اور برائیاں بیچ دو) اور نہ دوستی اور سفارش، اور نہ ماننے والے ہی تو (اصلاً اپنے اوپر) ظلم کرنے والے ہیں۔

(۲۵۵) (یہ آیت آیۃ الکرسی کے نام سے معروف ہے)

اللہ ہی وہ ہے کہ کوئی معبود اُس کے سوا نہیں (نہ چھوٹا نہ بڑا، نہ اصلی نہ ظلّی نہ خدا نہ خدا زادہ) وہ (مستقلاً) زندہ ہے (یعنی ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا) وہ سب کو سنبھالے رکھنے والا ہے اُسے نہ اونگھ آ سکتی ہے نہ نیند (کہ ایک لحہ کے کسی بھی حصہ کے لئے غافل ہو) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب صرف اور صرف اُسی کی ملکیت ہے (اس میں اُس کا کوئی شریک نہیں) کون ایسا ہے (یعنی ایسا کوئی نہیں، خواہ وہ گروہ انبیاء یا اولیاء و ملائکہ ہوں) جو اُس کے سامنے اُس کی اجازت کے بغیر شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے اُس سب کو جو اُن (بندوں) کے سامنے ہے (مراد وہ باتیں جو اُن کو معلوم ہیں) اور جو اُن کے پیچھے ہے (یعنی وہ باتیں بھی جو اُن سے مخفی ہیں) اور وہ (جن میں پیر، پیمبر فرشتے سب شامل ہیں) اُس کی معلومات میں سے کسی ایک چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے (یعنی ان کے بس میں نہیں کہ معلوماتِ الٰہی میں سے کسی ایک ہی چیز کی حقیقت سے پوری طرح واقف ہوں) سوائے اس کے جتنا (علم دینا) وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو (اپنے اندر) سما رکھا ہے (تو وہ خود کسی چیز میں کیسے سما سکتا ہے؟) اور

لَا يَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكۡرَاهَ فِى

اُس پر اُن کی نگرانی ذرا بھی گراں نہیں، اور وہ عالی شان ہے عظیم الشان ہے (۲۵۵)۔ دین میں کوئی زبردستی

الدِّيۡنِ ۚ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ

نہیں، ہدایت تو گمراہی سے صاف صاف کُھل چکی ہے، سو جو کوئی طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر ایمان

وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ

لے آئے اس نے ایک بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا جس کے لئے کوئی شکستگی نہیں، اور اللہ بڑا سُننے والا اور بڑا جاننے

لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُخۡرِجُهُمۡ

والا ہے (۲۵۶)۔ اللہ اُن لوگوں کا حمایتی ہے جو ایمان لے آئے، وہ اُنھیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوۡتُ

طرف لاتا ہے، اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن کے حمایتی طاغوت ہیں، جو انھیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں

يُخۡرِجُوۡنَهُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ

کی طرف لے جاتے ہیں، یہی لوگ اہل دوزخ ہیں، اس میں وہ ہمیشہ پڑے رہیں گے (۲۵۷)۔ کیا تو نے

فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵۷﴾ ع اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِىۡ حَآجَّ اِبۡرٰهٖمَ فِىۡ رَبِّهٖۤ اَنۡ

اُس شخص کے حال پر نظر نہیں کی، جس نے ابراہیمؑ سے اُن کے رب کے بارے میں مباحثہ کیا تھا اس سبب

اٰتٰٮهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ۙ

سے کہ اللہ نے اُسے بادشاہت دے رکھی تھی، جب کہ ابراہیمؑ نے اُس سے کہا، میرا رب تو وہی ہے جو زندگی

قَالَ اَنَا اُحۡىٖ وَاُمِيۡتُ ؕ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاۡتِىۡ بِالشَّمۡسِ

بخشتا ہے اور موت دیتا ہے، وہ بولا کہ زندگی اور موت تو میں دیتا ہوں، ابراہیمؑ نے کہا، اچھا اللہ تو آفتاب کو مشرق

مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىۡ كَفَرَ ؕ

سے نکالتا ہے تو اُسے مغرب سے نکال کر دِکھا، اِس پر وہ جو کافر تھا دنگ رہ گیا، اور اللہ ظالموں کو راہِ

وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۵۸﴾ ۚ اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ

ہدایت نہیں دِکھاتا (۲۵۸)۔ یا (پھر) اس شخص (کے حال) پر (نظر کی) جو ایک بستی سے گذرا تھا اِس حال میں

وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ

کہ وہ (بستی) اپنی چھتوں کے بل گری ہوئی تھی، وہ کہنے لگا اللہ کیوں کر جلا اُٹھائے گا اِس (آبادی) کو پیچھے

ع ۴ ۲۴ ۲

وقف لازم

توضیحی ترجمہ

اُس پر ان دونوں (سلسلۂ آسمان وزمین) کی حفاظت ونگرانی ذرا گراں نہیں اور وہ عالی شان اور عظیم الشان ہے۔

(۲۵۶) دین میں کوئی زبردستی نہیں (اس کا اصل تعلق تو دل سے اور اپنے ارادہ واختیار سے ہے، زور وزبردستی سے نہیں) ہدایت بالکل الگ ہو گئی ہے گمراہی سے (یعنی اسلام اور کفر کے درمیان فرق اب اچھی طرح واضح ہو چکا ہے) سو جو کوئی شیطان (یا معبودانِ باطل) کی پیروی کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آئے تو اُس نے ایک بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔ اور اللہ سُننے والا ہے (الفاظ واقوال کا) اور جاننے والا ہے (احوال واعمال کا)

(۲۵۷) اللہ اُن لوگوں کا ولی (حمایتی وسرپرست) ہے جو ایمان لے آئے (یعنی جنھوں نے اللہ کو تنہا معبود مان کر حق کو اپنا لیا) وہ اُنھیں (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (یا بچا کر) نور (اسلام) کی طرف لاتا ہے (اور مومنین کے حق میں یہی سب سے بڑی حمایت وپشت پناہی ہے) اور جو لوگ کافر ہیں اُن کے حمایتی وساتھی شیاطین ہیں (انسی ہوں یا جنی) جو (ہر ممکن حربہ سے کام لے کر) اُن کو نور (اسلام) سے نکال کر (یا بچا کر کفر کی) تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں، ایسے لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں، اسی میں اُن کو سدا رہنا ہے۔

(۲۵۸) (یہاں تین مثالیں بیان کی جارہی ہیں، پہلی مثال اُن کی ہے جو خدا پرستی کے بجائے طاغوت (شیطان) پرستی کی راہ اپنائیں، اُن کے نصیب میں وہ محرومی آتی ہے)

کیا تم نے اس شخص (نمرود) کے حال پر غور کیا جس نے ابراہیم (علیہ السلام) سے مباحثہ کیا تھا اُن کے رب (کے وجود) کے بارے میں (اپنی بادشاہت کے زعم میں) جو کہ اللہ تعالیٰ نے (ہی) اس کو دے رکھی تھی، جب ابراہیم نے اُس سے (اُس کے ایک سوال کے جواب میں) کہا کہ میرا خدا اور رب تو وہی ہے جو زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے، تو وہ بولا کہ (یہ کام تو میں بھی کرتا ہوں) میں (خود) زندگی اور موت دیتا ہوں (جسے چاہوں ہلاک کردوں اور جسے چاہوں زندہ رہنے دوں، تب) ابراہیمؑ نے کہا کہ (اچھا) اللہ (روزانہ سورج نکالتا ہے مشرق سے تو (ایک ہی دن) مغرب سے نکال لا، اس پر وہ کافر ومنکر لاجواب ومبہوت ہو گیا (مگر ہدایت پھر بھی نہ ملی، کیونکہ) اللہ (کا قانون ہے کہ وہ) ان کو ہدایت نہیں دیا کرتا جو (اپنے ارادہ سے شیطان کی راہ اختیار کر کے) اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

(۲۵۹) (دوسری مثال اس کے مقابلہ میں اللہ پر ایمان رکھنے والے ایک شخص کی ہے جس کی رحمتِ الٰہی نے دست گیری فرمائی، وہ شخص حضرت عزیر نبی بتائے جاتے ہیں)

یا (تم نے) اُس جیسے شخص (کے قصے) پر (غور کیا) جو ایک ایسی بستی پر گذرا جو چھت کے بل اوندھی پڑی تھی اس نے کہا: کہ کیسے اللہ دوبارہ زندہ کرے گا اس (بستی یعنی اہل بستی) کو بعد

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ

اس کے مرے، سو اللہ نے اُس (شخص) کو سو سال تک مُردہ رکھا، پھر اُسے جِلا اُٹھایا، پھر پوچھا تو کتنی مدت

قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

(اس حالت میں) رہا، اُس نے کہا میں رہا (اِس حالت میں) کوئی دن بھر یا اُس کا کچھ حصہ، فرمایا نہیں بلکہ تو سو سال

فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ

(کی مدت) تک رہا، ذرا اپنے کھانے پینے کی طرف تو دیکھ (کہ اب تک) وہ سڑا گلا نہیں ہے، اور اپنے گدھے کو دیکھ،

وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا

اور (یہ سب) اس لئے ہے کہ ہم تجھے ایک نشان لوگوں کے لئے بنائیں، اور ہڈیوں کی طرف دیکھ ہم انھیں کس طرح ترتیب

ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

دیتے ہیں، اور پھر اُن پر گوشت چڑھاتے ہیں، پھر جب اُس پر (یہ سب) روشن ہوگیا تو اُس نے کہا میں یقین رکھتا ہوں کہ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ

بےشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۲۵۹)۔ اور (وہ وقت قابل ذکر ہے) جب ابراہیمؑ نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار!

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ

مجھ دکھا دے کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا، ارشاد ہوا کہ کیا آپ کو یقین نہیں ہے؟ عرض کی ضرور ہے لیکن (یہ درخواست)

اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

اس لئے ہے کہ قلب کو (اور) اطمینان ہوجائے، ارشاد ہوا کہ اچھا چار پرندے لیجئے، پھر انھیں اپنے سے ہلا لیجئے،

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

پھر اُن میں سے ایک ایک حصہ ہر پہاڑ پر رکھ دیجئے پھر اُن کو اپنی طرف بلائیے (تو) وہ دوڑتے ہوئے آپ کے

حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ

پاس چلے آئیں گے، اور یقین رکھئے کہ اللہ بڑا زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے (۲۶۰)۔ جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں

حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ

خرچ کرتے رہتے ہیں اُن کے مال کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک دانہ ہے کہ اُس سے سات بالیاں اُگیں، ہر ہر بالی کے

وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِیْنَ

اندر سو دانے ہوں، اور اللہ جسے چاہے افزونی دیتا رہتا ہے، اور اللہ بڑا وسعت والا ہے بڑا علم والا ہے (۲۶۱)۔ جو لوگ

توضیحی ترجمہ

اس کی موت کے؟ (کہ جس میں آدمی دب کر ریزہ ریزہ ہوگیا ہو، یعنی کیسے ہوگا یہ عمل؟ اس کی قدرت پر کوئی شبہ نہیں، بلکہ یہ یقین اور ایمان تھا کہ ہر انسان قیامت میں دوبارہ اُٹھایا جائے گا، بس یہ منظر دیکھ کر خدا کی قدرت کی بابت اشتیاق سے یہ استعجابی لفظ زبان پر آ گیا، معاملہ نبی کا تھا شاید اسی لئے اس مفہوم میں بھی ان کا اندازِ تمنا لائق اصلاح ٹھہرا) سو اللہ نے اُن کو موت دے دی سو سال کے لئے، پھر اُن کو (اس موت کی نیند سے) اُٹھایا اور فرمایا کہ (بتاؤ) تم کتنی مدت (اس حال میں) رہے، بولے، کوئی دن بھر یا اس سے بھی کم، فرمایا (نہیں) بلکہ تم (اس حال میں) سو سال تک رہے، (لیکن) دیکھو (اتنی مدت گزرنے کے باوجود) اپنے کھانے پینے کی چیزیں (یہ) ذرا بھی نہیں بگڑیں (جیسے کہ تم خود) اور اب اپنے (سواری کے جانور) گدھے کی طرف نظر کرو (کہ وہ کس مختلف حال میں ہے) اور یہ سب ہم نے اس لئے کیا کہ تمہیں لوگوں کے لئے (اپنی قدرت کی) ایک علامت اور نظیر بنادیں اور (اچھا اب) دیکھو (اپنے گدھے کی) ہڈیوں کی طرف، (آج ہم تمہیں مشاہدہ کراتے ہیں کہ) کیسے ہم اُن میں سے ایک ایک کو اُٹھا کر اپنی جگہ بٹھاتے ہیں پھر اُن پر (کیسے) گوشت چڑھاتے ہیں، پھر جب یہ سب کیفیت اُن پر واضح ہوگئی تو وہ (تازہ جوشِ ایمانی کے ساتھ) پکار اُٹھے کہ بیشک (میرا پروردگار) اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۶۰) (تیسری مثال ایمان والے (یعنی حضرت ابراہیمؑ) پر اپنے نور کی بارش کی ہے، جس میں اُن کے دل روشن کو روشن تر کیا گیا)

اور جب (ایسا ہوا کہ حضرت) ابراہیمؑ نے عرض کی کہ مجھے دکھا دیجئے کہ آپ (حشر کے دن) کس طرح مُردوں کو زندہ کریں گے؟ تو (اللہ نے) فرمایا کہ کیا آپ کو یقین نہیں ہے؟ ابراہیمؑ نے عرض کیا (کہ یقین تو بےشک ہے) لیکن میں (آپ کی قدرت کے اس نظارہ سے) اپنے دل کا سکون چاہتا ہوں، ارشاد (ربانی) ہوا کہ اچھا (یہ بات ہے تو) آپ چار (مختلف) پرندے لیجئے اور انھیں (پال کر) اپنے سے ہلا لیجئے، (تاکہ وہ آپ سے آشنا ہوجائیں اور آپ کی پکار پر آنا سیکھ جائیں، اور آپ بھی انھیں پہچان سکیں) پھر (اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چاروں طرف کی) ہر پہاڑی پر ان (کے ملے جُلے گوشت) کا ایک ایک حصہ رکھ دیجئے، پھر اُن کو آواز دیجئے (دیکھئے گا کس طرح) وہ (پھر اپنی شکل میں زندہ ہوکر) آپ کی طرف دوڑے چلے آئیں گے، اور یقین رکھئے کہ اللہ (ایسا) زبردست ہے (جو ہر چیز پر قادر ہے) اور حکمت والا ہے۔

۳۵ ع ۳ ۴

(۲۶۱) جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے رہتے ہیں اُن کے (اس خرچ کردہ) مال کی مثال (برکت اور افزائش کے لحاظ سے) اس دانے کی سی ہے کہ جس (کو بونے پر، اِس ایک دانہ) سے سات بالیاں اُگیں (اور) ہر بالی میں سو (سو) دانے ہوں (اسی طرح اللہ کارِ خیر میں صَرف کرنے والوں کو اُن کے اچھے عمل کا سات سو گنا دیتا ہے) اور اللہ جس کو چاہتا ہے بڑھا چڑھا کر دیتا ہے، اور (وہ) اللہ بڑا وسعت والا ہے، بڑا علم والا ہے۔ (اسی مناسبت سے سب کو دیتا ہے)

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا

اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور پھر اُس خرچ کرنے کے بعد احسان واذیت سے کام نہیں

مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

لیتے اُن کے لئے اس کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے، اور اُن پر نہ کوئی خوف (واقع) ہوگا اور نہ وہ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ

غمگین ہوں گے (۲۶۲)۔ مناسب بات اور درگزر ایسی خیرات سے بہتر ہے جس کے عقب میں

صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اذیت ہو، اور اللہ بڑا غنی ہے بڑا بُردبار ہے (۲۶۳)۔ اے ایمان والو! اپنے صدقوں کو احسان

اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ

(رکھ کر) اور اذیت (پہونچا کر) باطل نہ کردو، جس طرح وہ شخص جو اپنا مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے

مَالَهٗ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ

دکھاوے کو، اور اللہ اور یوم قیامت پر ایمان نہیں رکھتا ہے، سو اُس کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے ایک چکنا

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ

پتھر ہے جس پر کچھ مٹی ہے، پھر اُس پر زور کی بارش ہو، سو وہ اُس کو بالکل صاف کردے (ایسے لوگ)

لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کچھ بھی نہ حاصل کرسکیں گے اپنی کمائی سے، اور اللہ کافر لوگوں کو راہِ ہدایت نہ دکھائے گا (۲۶۴)۔ اور

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ

اُن لوگوں کی مثال جو اپنا مال خرچ کرتے رہتے ہیں رضائے الٰہی کے حصول اور اپنے نفس میں

اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ

پختگی (پیدا کرنے) کی غرض سے، ایک باغ کی طرح ہے جو کسی ٹیکرے پر ہو اور اُس پر زور کا مینھ پڑا

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

پھر وہ دوگنے پھل لایا ہو، اور اگر زور کا مینھ نہ بھی پڑے تو ہلکی پھوار ہی کافی ہے، اور تم جو کچھ کرتے ہو

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ

اللہ اُس کا خوب دیکھنے والا ہے (۲۶۵)۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اُس کا ایک باغ

توضیحی ترجمہ

(۲۶۲) جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں، پھر اُس کے بعد نہ تو (جس پر سلوک کیا گیا ہے اُس پر اپنا) احسان جتلاتے ہیں اور نہ (اپنے برتاؤ سے اُسے) تکلیف یا اذیت پہونچاتے ہیں، اُن کے لئے اُن کا اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور (قیامت میں) نہ اُن کو (کسی قسم کا) نہ خوف ہوگا اور نہ وہ (اس وقت) غمگین ہوں گے۔

(۲۶۳) (سائل سے) مناسب بات یا نرم الفاظ کہنا اور (اگر وہ آپ کی معذرت پر سخت جملے کہے تو اس کو) معاف کردینا (یا ٹال جانا ہزار درجہ) بہتر ہے اُس صدقہ یا خیرات سے جس کے بعد دلآزاری ہو (یعنی جس میں دینے کے بعد احسان جتلا کر اُسے تکلیف پہونچائی جائے) اور اللہ غنی ہے (اُسے تمہارے مال کی کوئی ضرورت نہیں) بڑا بُردبار ہے (مجرموں کو سزا فوراً نہیں دیتا)۔

(۲۶۴) اے ایمان والو! احسان جتلا کر اور اذیت پہونچا کر (یعنی دل دُکھا کر) اپنے صدقہ وخیرات کو برباد نہ کرو، اس شخص کی طرح جو اپنا مال خرچ کرے (محض) لوگوں کو دکھانے کی خاطر اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان ویقین نہیں رکھے (اور اس کا اجر قیامت کے دن اللہ سے چاہے) تو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک چکنی چٹان ہو اور اُس پر مٹی کی تہ جم گئی ہو (آدمی اس جمی ہوئی مٹی کی تہ پر کھیتی شروع کردے) ایک زور کی بارش ہو اور وہ اس (چٹان) کو چکنی بنا چھوڑے، ایسے لوگوں نے جو کمائی کی ہوتی ہے وہ ذرا بھی ان کے ہاتھ نہیں لگتی (یعنی اسی طرح غلط جگہ اور غلط طریقہ پر خرچ کرنے سے کچھ ہاتھ نہیں لگتا) اور (ایسا کرنا اور اللہ و روزِ قیامت نیز جزا و سزا پر یقین و ایمان نہ رکھنا کافروں کا شیوہ ہے اور) اللہ ان لوگوں کو جنھوں نے کفر (اپنی مرضی سے) اختیار کرلیا ہے ہدایت نہیں دیتا۔

(۲۶۵) اور اُن لوگوں (کے عمل) کی مثال جو اپنا مال اللہ کی رضا جوئی کی خاطر خرچ کرتے رہتے ہیں اور اپنے نفسوں (کو اس دشوار عمل کا عادی بنا کر اُن) میں پختگی پیدا کرتے ہیں ایک باغ کے جیسی ہے، جو کسی ٹیلہ پر ہو، اور اس پر زور کی بارش پڑے تو وہ (باغ) دوگنا پھل دے اور اگر ہلکی پھوار پڑے تو وہ بھی کافی ہو (یعنی یہ خرچ اگر اعلیٰ درجہ کے اخلاص کے ساتھ ہو تو کئی گنا اجر ملے گا، اور اگر محض ایمان کی بنا پر ہو اور وہ احسان نہ جتلائے اور دل نہ دُکھائے تو یہ بھی اُس کو مقبول بنا دینے کے لئے کافی ہے) اور اللہ جو کچھ تم عمل کرتے ہو اس (کے اخلاص اور نیت) کو خوب دیکھنے والا ہے۔

(۲۶۶) کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ ایک باغ

نَّخِيلٍ وَّأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِن

کھجوروں وانگوروں کا ہو، جس کے نیچے ندیاں پڑی بہہ رہی ہوں (اور) اُس کے ہاں اس باغ میں

كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا

(اور بھی) ہر قسم کے میوے ہوں اور اُس کا بُڑھاپا آچکا ہو اور اُس کے عیال کمزور ہوں، اس (باغ)

إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ

پر ایک بگولا آئے کہ اُس میں آگ ہو تو وہ (باغ) جل جائے، اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر نشانیاں

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٦٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ

بیان کرتا ہے تاکہ تم فکر سے کام لو (٢٦٦)۔ اے ایمان والو! جو تم نے کمایا ہے اس میں سے عمدہ

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا

چیزیں خرچ کرو، اور اُس میں سے (بھی) جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہیں، اور خراب

الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا

چیز کا قصد بھی نہ کرو کہ اس میں سے خرچ کروگے حالانکہ تم بھی خود اس کے لینے والے نہیں ہو، بجز اس صورت

فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٦٧﴾ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ

کے کہ چشم پوشی ہی کر جاؤ، اور جانے رہو کہ اللہ بے نیاز ہے، سزاوارِ حمد وستائش ہے (٢٦٧)۔ شیطان

الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ

تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور حکم دیتا ہے تمہیں بری بات (یعنی بخل) کا، اور اللہ تم سے اپنی طرف

وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ ۚ

سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے، اور اللہ بڑا وسعت والا بڑا علم والا ہے (٢٦٨)۔ وہ جسے

وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا

چاہے حکمت عطا کرتا ہے، اور جسے حکمت عطا ہوگئی اُسے یقیناً خیر کثیر عطا ہوگئی، اور نصیحت تو

أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن

بس صاحبانِ فہم ہی قبول کرتے ہیں (٢٦٩)۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یا جو بھی نذر

نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ إِن

مانتے ہو یقیناً اللہ (سب کچھ) جانتا ہے، اور ناانصافوں کا حامی کوئی بھی نہ ہوگا (٢٧٠)۔

توضیحی ترجمہ

کا مالک ہو کھجور وانگور کے (باغ بھی ایسا کہ) جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں (یعنی وہ انتہائی سرسبز وشاداب ہو، اور کھجور وانگور کے علاوہ) اس باغ میں اور بھی ہر طرح کے پھل اور میوہ جات ہوں اور وہ شخص بڑھاپے (کی عمر کو) کو پہونچ چکا ہو (یعنی محنت ومشقت کے قابل نہ رہا ہو) اور اُس کی اولاد بھی (ابھی) کمزور (ہاتھ بٹانے کے قابل نہ) ہو کہ اچانک ایک بگولا آئے جس میں آگ (کی سی گرمی) ہو اور وہ (باغ سارا) جل (کر خاک ہو) جائے (کوئی اندازہ اس وقت اس کی حسرت وحرماں نصیبی کا لگا سکتا ہے؟ یہی حال اُن ریاکار خرچ کرنے والوں اور نمائشی نیک عمل کرنے والوں کا قیامت کے دن ہوگا) اور اللہ اسی طرح (مثالوں کے پیرائے میں) اپنی باتیں تم پر واضح کرتا ہے کہ شاید تو غور کرو۔

(٢٦٧) اے ایمان والو! جو کچھ تم نے کمایا ہے (جائز اور پاک طریقہ سے) اس میں سے عمدہ چیزیں (راہِ خدا) میں خرچ کرو اور اس میں سے (بھی) جو ہم نے تمہارے (کام) کے لئے زمین سے نکالیں (زراعت، باغبانی معدنیات وغیرہ کی) اور (عمدہ چیز کے موجود ہوتے ہوئے) کسی ردّی اور خراب چیز کے (راہِ خدا میں) خرچ کرنے کا ارادہ (ہرگز) نہ کرو جب کہ (وہ چیز اگر تم کو دی جائے تو) تم خود اس کے لینے روادار نہ ہو سوائے اس کے کہ (کسی مجبوری کی بنا پر) چشم پوشی کر جاؤ (تو اور بات ہے) یاد رکھو! اللہ بے نیاز ہے (وہ تمہارے صدقات کا محتاج نہیں) ستودہ صفات وجامعِ کمالات ہے (تمہاری داد ودہش کی نہ اُسے ضرورت ہے، نہ اُس سے اس کی محمودیت میں کوئی اضافہ ہوتا ہے)۔

(٢٦٨) شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے (کہ راہِ خدا میں خرچ کروگے تو مفلس ہو جاؤ گے) اور بے شرمی (کنجوسی) کی راہ سجھاتا ہے، اور (اس کے برخلاف) اللہ (راہِ خدا میں خوش دلی کے ساتھ خرچ کرنے پر) اپنی طرف سے (آخرت میں) مغفرت اور (دنیا میں) فضل کا وعدہ کرتا ہے (اس لئے عقلمندی اسی میں ہے کہ شیطانی وسوسے کو ہرگز قبول نہ کرو اور راہِ خدا میں خرچ کیا کرو) اور وہ (اللہ) بڑا وسعت والا ہے، بڑا علم رکھنے والا ہے (اسی کے مطابق جزا دے گا)۔

(٢٦٩) وہ جس کو چاہتا ہے حکمت (دین کا فہم) عطا کرتا ہے۔ اور (سچ تو یہ ہے کہ) جس کو دین کی صحیح سمجھ مل گئی اُس کو بڑی نعمت مل گئی، اور نصیحت وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوتے ہیں۔

(٢٧٠) اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو (اچھے بُرے کسی مصرف میں) یا جو بھی نذر مانتے ہو تو اللہ (اس کی بابت) جانتا ہے (کہ کس نیت سے اور کس کی راہ میں مانی گئی ہے) اور (یاد رکھو اگر اس میں خرابی ہوئی یا شرک شریک ہوا تو خیر نہیں، قیامت کے دن) غلط کاروں وناانصافوں کا کوئی حامی ومددگار نہ ہوگا۔

تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ

اگر تم صدقات کو ظاہر کر دو جب بھی اچھی بات ہے اور اگر انھیں چھپاؤ اور فقیروں کو دو جب تو یہ تمہارے

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

حق میں اور بہتر ہے، اور اللہ تم سے تمہارے کچھ گناہ بھی دور کر دے گا، اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس

خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

سے خبردار ہے (۲۷۱)۔ ان کی ہدایت آپ کے ذمہ نہیں، بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور تم

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ

جو کچھ بھی مال میں سے خرچ کرتے ہو سو اپنے لئے (کرتے ہو) اور تم اللہ ہی کی رضا جوئی کے لئے

وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

خرچ کرتے ہو، اور تم مال میں سے جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو (سب) تم کو پورا پورا لوٹا یا جائے گا اور تم

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

پر (ذرا بھی) زیادتی نہ کی جائے گی (۲۷۲)۔ (اصل) حق اُن حاجت مندوں کے لئے ہے جو اللہ کی

ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ

راہ میں گھر گئے ہیں، ملک میں کہیں چل پھر نہیں سکتے، ناواقف انھیں غنی خیال کرتا ہے اُن کی احتیاطِ

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

سوال کے باعث، تو انھیں اُن کے بشرہ ہی سے پہچان لے گا، وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے، اور تم

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

مال میں سے جو خرچ کرتے ہو اللہ اُس کا خوب جاننے والا ہے (۲۷۳)۔ جو لوگ اپنا مال رات اور دن

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

(اور) پوشیدہ اور آشکارا خرچ کرتے رہتے ہیں، سو اُن لوگوں کے لئے اُن کے پروردگار کے پاس اجر

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا

ہے، نہ اُن کے لئے کوئی خوف (واقع) ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۲۷۴)۔ جو لوگ سود کھاتے رہتے

لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ

ہیں وہ لوگ کھڑے نہ ہو سکیں گے سوا اس کے کہ جیسے وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے خبطی بنا دیا ہو

توضیحی ترجمہ

(۲۷۱) اگر تم (ان) صدقات کو (صحیح نیت کے ساتھ، جہاں علانیہ دینے کی ضرورت ہو) علانیہ دے دو تو بھی اچھی بات ہے (کیونکہ اس سے دوسروں کو ترغیب ہوگی) اور اگر تم چھپا کر فقیروں ومحتاجوں کو دو (خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم) تو یہ (اخفاء) تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور (اس کی برکت سے) اللہ تمہارے کچھ گناہ معاف کر دے گا، اور اللہ کو خوب خبر ہے (اس کی) جو کچھ تم کرتے ہو (اور جس طرح کرتے ہو، اس لئے وہ اجر بھی اعمال واحوال کے مطابق دے گا)

(۲۷۲) (اے پیغمبر) ان (کافروں) کی ہدایت آپ کی ذمہ داری نہیں ہے (آپ کا کام تو صرف ہدایت کا پیغام پہونچانا ہے) بلکہ (یہ حق تو صرف اللہ کا ہے) اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور تم جو کچھ بھی مال خرچ کرتے ہو اپنے لئے (یعنی اپنے اجر اُخروی کے لئے) کرتے ہو اور تم کسی اور مقصد سے خرچ نہیں کرتے سوائے اللہ کی رضا جوئی کے (تو یہ مقصد ہر حاجت مند کی حاجت پوری کرنے سے پورا ہو جاتا ہے، خواہ اُس کے عقائد کچھ بھی ہوں، لہٰذا ان کو دینے سے ہاتھ نہ روکو) اور (یقین رکھو کہ) تم مال میں سے جو بھی خرچ کرتے ہو وہ سب پورا پورا تمہیں لوٹا دیا جائے گا، اور (اور خواہ تم صدقات غیر مسلم پر خرچ کرو) تم پر زیادتی نہ کی جائے گی۔ (یعنی تمہارے ثواب اور اجر میں ذرا بھی کمی نہ کی جائے گی)

(۲۷۳) (اصل میں صدقات وخیرات) اُن فقراء وحاجت مندوں کے لئے ہیں جو اللہ کی راہ میں (یعنی دین کی کسی بھی خدمت میں) اس طرح گھرے ہوئے ہیں کہ (روزی کمانے کے لئے) روئے زمین پر بھاگ دوڑ نہیں کر سکتے، (ان کے حال سے) ناواقف ان کو خوش حال سمجھتا ہے اُن کے سوال سے بچنے کے سبب سے (البتہ) تم اُن کو اُن کے چہرے ہی سے پہچان لوگے (کیونکہ اُن کے فقر و فاقہ کا اثر چہرہ سے جھلکتا ہے، اُن کی ایک خوبی یہ ہے کہ) وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتے نہیں پھرتے (ایسے لوگوں کی خاص طور پر خبر گیری کرو اور اُن پر زیادہ سے زیادہ خرچ کیا کرو، جیسا کہ بتایا یہ ہیں صدقات وخیرات کے اصل مستحق) اور جو بھی تم خرچ کرو گے (اور جہاں خرچ کرو گے) اللہ کو اس کا علم ہو جائے گا (اور وہ اس کا اجر دے گا)

ع ۳۷ / ۷ / ۵

(۲۷۴) جو لوگ (اللہ کی راہ میں) اپنا مال رات اور دن (بلاتخصیص اوقات) خفیہ طور پر (حسب عادت) اور علانیہ طور پر (حسب ضرورت ومصلحت) خرچ کرتے رہتے ہیں اُن کے لئے ان کے رب کے پاس (اس کا) اجر (محفوظ) ہے، ان کو (مال کے کم یا ختم ہو جانے کا) کوئی خدشہ نہیں ہوتا، اور نہ ہی وہ (قیامت میں اس پر) غمگین ہوں گے (کہ انھوں نے اللہ کی راہ میں اپنا مال کیوں خرچ نہیں کیا)

(۲۷۵) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (جب قیامت میں قبروں سے اُٹھیں گے) تو ایسے کھڑے ہوں گے جیسے وہ کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان لگ گیا ہے

توضیحی ترجمہ

الْمَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ

جنون سے، یہ (سزا) اس لئے ہوگی کہ وہ کہتے ہیں کہ بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے

اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۚ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے، پھر جس کسی کو اُس کے رب کی نصیحت پہونچ گئی اور وہ

فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۗ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۗ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ

باز آگیا تو جو کچھ پہلے ہو چکا وہ اس کا ہو چکا، اور اُس کا معاملہ اللہ کے حوالے رہا، اور جو کوئی پھر عود

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي

کرے تو یہی دوزخ والے ہیں اس میں وہ ہمیشہ پڑے رہیں گے (۲۷۵)۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور

الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صدقات کو بڑھتا ہے، اور اللہ پسند نہیں کرتا کسی کٹے کافر گنہگار کو۔ (۲۷۶) بے شک جو لوگ ایمان

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے اور نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ دی، اُن کے لئے اُن کا اجر

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾

اُن کے پروردگار کے پاس ہے، نہ اُن پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۲۷۷)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اُسے چھوڑ دو، اگر تم ایمان والے

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ

ہو (۲۷۸)۔ لیکن تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ جنگ کے لئے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے،

وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ

اور اگر تم توبہ کرلوگے تو تمہارے اصل اموال تمہارے ہی ہیں، نہ تم (کسی پر) ظلم کروگے اور نہ تم پر

وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ

(کسی کا) ظلم ہوگا (۲۷۹)۔ اور اگر تنگ دست ہے تو اس کے لئے آسودہ حالی تک مہلت ہے، اور اگر

وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا

معاف کردو تو تمہارے حق میں (اور) بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو (۲۸۰)۔ اور اُس دن سے ڈرتے رہو

وقف لازم

(یعنی خبط الحواسی حیرانی و پریشانی کی خاص حالت میں) یہ (سزا) اس لئے ہوگی کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت و سوداگری بھی تو سود ہی کی طرح ہے (یعنی دونوں میں فرق نہیں گردانتے تھے) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت و سوداگری کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ پس (اب) جس کسی کو اس کے رب کی نصیحت (اور اس بابت تنبیہ) پہونچ گئی اور وہ (سود لینے سے اور اس کو جائز سمجھنے سے) باز آگیا تو وہ (مال) اس کا ہے جو (قبول ایمان سے پہلے) لے چکا (اس پر گرفت نہیں ہوگی) اور رہا اس کا (باطنی) معاملہ (یعنی قلب کے تقویٰ و طہارت اور نفس کی اصلاح کا معاملہ) وہ اللہ کے حوالے (کر دینا چاہئے) اور جو لوگ (اس نصیحت کے پہنچنے کے بعد بھی) پھر اس عمل کو دوہرایا کریں (یعنی سود کو جائز سمجھتے رہیں اور سودی معاملات کرتے رہیں) تو یہ لوگ (یقیناً) دوزخی ہیں، اس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

(۲۷۶) اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے (دنیا میں بھی اس کا ظہور کسی حد تک ہوتا رہتا ہے اور آخرت میں تو اس وعدہ وعید دونوں کا مشاہدہ پوری طرح ہو کر رہے گا) اور اللہ پسند نہیں کرتا ناشکروں (سود کے کاروباریوں) کو (اور سود خوری کرتے نیز سود کو جائز سمجھنے کا) عظیم گناہ کرنے والوں کو۔

(۲۷۷) (ہاں) وہ لوگ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں (یعنی بُرے اعمال سے بچیں اور اللہ کی طرف راغب ہوں، اور خاص طور پر) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اُن کے لئے اُن کا اجر و ثواب اُن کے پروردگار کے پاس (محفوظ) ہے (آخرت میں) نہ اُن کو کوئی خوف ہوگا (سزا کا) اور نہ وہ غمگین ہوں گے (اس پر کہ انھوں نے نیک اعمال نہیں کیے)

(۲۷۸) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اُسے چھوڑ دو، اگر (واقعی) تم ایمان والے ہو (کہ ایمان کا مقتضیٰ سارے ہی احکامِ قرآنی پر عمل کرنا ہے)

(۲۷۹) پھر اگر تم نے ایسا نہیں کیا (یعنی سود کا کاروبار یا اس کے بقایا کا مطالبہ نہیں چھوڑا) تو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سُن لو، (اور اس کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہو) (البتہ) اگر تم توبہ کرلو گے تو تمہارا اصل قرضہ تمہارا ہی ہے (وہ تمہیں واپس دلوایا جائے گا، اور توبہ نہیں کروگے تو اصل رقم بھی بحق حکومت اسلام ضبط ہو جائے گی) نہ تم کسی پر ظلم کرنے پاؤگے، نہ کسی کو تم پر ظلم کرنے دیا جائے گا۔ (یہی انصاف کا تقاضہ اور شریعتِ اسلامی کی کلی حقیقت ہے)

(۲۸۰) اور اگر (ادائیگی کے وقت قرض دار کا) ہاتھ تنگ ہو تو اُسے اس کی سہولت کے حساب سے مہلت دے دینی چاہئے، اور اگر تم (قرضہ) معاف ہی کردو تو یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے، اگر تم جان اور سمجھ سکو (کہ اللہ کی طرف سے اس احسان و سلوک پہ کتنے بڑے اجر کا وعدہ ہے)۔

(۲۸۱) اور (اے ایمان والو!) اُس دن سے ڈرتے رہو

تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ

جس میں تم (سب) اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر ہر شخص کو اُس کا معاوضہ پورا پورا ملے گا اور

هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ

اُن پر (ذرا بھی) ظلم نہ ہوگا (۲۸۱)۔ اے ایمان والو! جب اُدھار کا معاملہ کسی مدتِ مُعیّن تک

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠

کرنے لگو تو اُس کو لکھ لیا کرو، اور لازم ہے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے اور لکھنے

وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ

سے انکار نہ کرے جیسا کہ اللہ نے اس کو سکھا دیا ہے، پس چاہئے کہ وہ لکھ دے اور چاہئے کہ وہ شخص

الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ

لکھوائے جس کے ذمہ حق واجب ہے، اور چاہئے کہ وہ اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتا رہے، اور اُس

فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

میں سے کچھ بھی کم نہ کرے، پھر اگر وہ جس کے ذمہ حق واجب ہے عقل کا کوتاہ ہو یا کمزور ہو اور اس

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا

قابل نہ ہو کہ خود لکھوا سکے تو لازم ہے کہ اس کا کارکن ٹھیک ٹھیک لکھوا دے، اور اپنے مردوں میں

شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

سے دو کو گواہ کر لیا کرو، پھر اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں اُن گواہوں میں سے

وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا

جنھیں تم پسند کرتے ہو، تاکہ ان دو عورتوں میں سے ایک دوسری کو یاد دلا دے اگر کوئی ان دو میں

فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ

سے بھول جائے، اور گواہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں، اور اس (معاملت) کو خواہ چھوٹی

وَلَا تَسْــَٔـمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ

ہو یا بڑی ہو اس کی میعاد تک لکھنے میں کاہلی نہ ہو، یہ (کتابت) اللہ کے نزدیک زیادہ قرینِ عدل

اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ

ہے اور شہادت کو درست تر رکھنے والی ہے اور زیادہ قریب اس سے کہ تم شبہ میں نہ پڑو، لیکن

توضیحی ترجمہ

جس میں تم اللہ کے حضور میں (اپنے اپنے اعمال کی پیشی کے لئے) لوٹائے جاؤ گے، پھر ہر شخص کو (اُس کے اچھے بُرے اعمال کا) پورا پورا بدلہ ملے گا (جو اُس نے دنیا میں کئے تھے) اور اُن پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا (کہ کسی کا نیک عمل بلا معاوضہ رہ جائے یا کسی کے نامۂ اعمال میں کوئی برائی خوانخواہ لکھ دی جائے)

۳۸ ع ۸ ۶

(۲۸۲) (یہاں سے صدقہ وسود کے علاوہ دیگر مالی معاملات کا ذکر ہے) اے ایمان والو! جب تم ایک معینہ مدت تک کے لئے اُدھار لین دین کا معاملہ کرنے لگو (خواہ دام اُدھار ہو یا جو چیز خریدنا ہو وہ اُدھار ہو) تو اُسے (یعنی مقدارِ قرضہ اور مدت ادائیگی کو) لکھ لیا کرو اور (اس لکھا پڑھی کو بے اعتمادی کی دلیل نہ سمجھو، نہ لکھنے میں شرماؤ) یہ ضروری ہے کہ تمہارے آپس میں جو لکھنے والا ہو وہ انصاف کے ساتھ (ٹھیک ٹھیک) لکھے، اور جسے لکھنا آتا ہو لکھنے سے انکار نہ کرے، بلکہ (اپنے علم کے مطابق) جیسا اللہ نے اس کو علم دیا ہے لکھ دے، اور یہ (دستاویز) وہ لکھوائے جس کے ذمہ (دوسرے کا) حق (واجب) ہو، اور (لکھوانے والا) اللہ سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرتا رہے (کوئی غلط بات نہ لکھوائے) اور نہ ہی کوئی کمی اس کے لکھوانے میں کرے (البتہ) اگر وہ جس کے ذمہ حق واجب ہے کم عقل ہو، یا (دماغی طور پر) کمزور ہو اور (دستاویز) لکھوانے کے قابل نہ ہو تو جو اُس کا ولی ہو وہ ٹھیک ٹھیک لکھوا دے، اور (دیکھو) گواہ بنا لیا کرو اپنے مردوں میں سے دو کو (جو عاقل ہوں، بالغ ہوں، آزاد ہوں، دیندار ہوں) پھر اگر دو مرد (گواہی کے لئے میسر) نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جو تمہاری مرضی کے ہوں (یعنی تمہارے نزدیک ثقہ و قابل اعتبار ہوں، اور دو عورتیں اس لئے کہ) اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری یاد دلا دے،، اور گواہ (کی ذمہ داری ہے کہ) جب بُلائے جائیں تو (حاضر ہونے سے) انکار نہ کریں (کہ اس میں مدد ہے اُمت کے معاملات کی اور خدمت ہے دین و شریعت کی) اور اس (معاملت) کو بقید مدت (معمولی سمجھ کر یا بار بار) لکھنے سے اکتاؤ ہرگز نہیں، خواہ وہ (معاملت) چھوٹی ہو یا بڑی، یہ (لکھنے کا اہتمام) اللہ کے نزدیک انصاف کا زیادہ قائم رکھنے والا ہے اور گواہی کو بھی زیادہ درست رکھنے والا اور زیادہ سزاوار ہے اس کا کہ تم (معاملہ کے متعلق کسی) شک وشبہ میں نہ پڑو، ہاں مگر

اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

اگر کوئی سودا دست بدست ہو جسے تم باہم لیتے ہی رہتے ہو سو تم پر اس میں کوئی الزام نہیں کہ تم اسے نہ لکھو، اور

جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ

جب خرید و فروخت کرتے ہو (تب بھی) گواہ کرلیا کرو، اور کسی کاتب یا گواہ کو نقصان نہ پہونچایا جائے، اور

كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا

اگر (ایسا) کروگے تو یہ تمہارے حق میں گناہ (شمار) ہوگا، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور

اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۞ وَاِنْ كُنْتُمْ

اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے (۲۸۲)۔ اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ پاؤ تو رہن رکھنے کی چیزیں ہی

عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ

قبضہ میں دے دی جائیں، اور اگر تم میں سے کوئی کسی پر اعتبار رکھتا ہے تو جس کا اعتبار کیا گیا ہے اُسے چاہئے

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

کہ دوسرے کی امانت (کا حق) ادا کردے، اور چاہئے کہ اللہ (یعنی) اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے، اور

رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ

گواہی کو مت چھپاؤ اور جو کوئی اُسے چھپائے گا اس کا قلب گنہگار ہوگا، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس کا بڑا

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۞ ع لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

جاننے والا ہے (۲۸۳)۔ اللہ ہی کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور جو کچھ

الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ

تمہارے نفسوں کے اندر ہے اگر تم اس کو ظاہر کردو یا چھپائے رکھو بہرحال اللہ اس کا حساب تم سے لے گا،

اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا، اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۞ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

ہے (۲۸۴)۔ پیغمبر ایمان لائے اُس پر جو اُس پر اُس کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اور مومنین (بھی)۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ پر، اور اُس کے فرشتوں پر، اور اُس کی کتابوں پر، اور اُس کے پیغمبروں پر،

ع ۳۹ ۷

توضیحی ترجمہ

یہ کہ خرید و فروخت کا یہ معاملہ نقدا نقد کا ہو جو تم کیا ہی کرتے ہو، تب اس میں کوئی ہرج نہیں کہ تم اسے نہ لکھو، اور جب نقد خرید فروخت کرو تو (بہتر یہ ہے کہ) گواہ بنالیا کرو، اور کسی کاتب یا گواہ کو (کسی قسم کا) نقصان نہ پہونچایا جائے (یعنی دونوں فریق کاتبوں اور گواہوں کی مصلحت وآسائش کا خیال رکھیں) اور اگر تم ایسا کروگے (کہ ان کو کسی قسم کا نقصان پہونچاؤ گے یا ان کا خیال نہیں رکھو گے) تو یہ تمہارے حق میں گناہ شمار ہوگا اور (چھوٹے بڑے سارے معاملات اور کارروائیوں میں) اللہ سے ڈرتے رہو، اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے (تمام تر حکمت کی باتیں) اور اللہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے (چنانچہ وہ اپنے اس علم کے مطابق معاملہ بھی کرے گا)

(۲۸۳) اور اگر (ایسی صورت پیش آجائے کہ تم اُدھار کا معاملہ کرنا چاہتے ہو لیکن) تم سفر میں ہو اور تمہیں دستاویز لکھنے والا (اور گواہ) نہ مل سکے (یا کسی اور معذوری کی بنا پر سفر یا حضر میں دستاویز نہ لکھی جاسکتی ہو تو اس کا بدل) رہن بالقبضہ ہے (یعنی قرض لینے والا رہن رکھنے والی چیزیں قرض دینے والے کے قبضہ میں دیدے) ہاں اگر ایک دوسرے پر اعتماد ہو (اور رہن کی ضرورت نہیں سمجھی جائے اور بغیر رہن کے معاملہ کرلیا جائے) تو جس کا اعتبار کیا گیا ہے اُس کو (یعنی قرض لینے والے کو) چاہئے کہ دوسرے کا حق پورا پورا ادا کردے، اور (اس سلسلہ میں) اللہ سے ڈرے (کہ اس کے یہاں اس کی جواب دہی ہوگی) اور (گواہوں کو تاکید ہے کہ) گواہی کو کبھی نہ چھپاؤ اور جو گواہی کو چھپائے (تو جان لو کہ اصل میں) وہ (زبان کا نہیں) دل کا گنہگار و پاپی ہے (اور سب سے بڑا گناہ تو دل ہی کا گناہ ہے) اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو (یعنی اس کو ادائے شہادت واخفائے شہادت کا پورا علم ہے، لہٰذا وہ اپنے اسی علم کامل کے مطابق جزا و سزا دے گا)

(۲۸۴) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے یا زمین میں (کسی دیوی دیوتا، بُروز، مظہر، اَوتار وغیرہ کی اس میں شرکت نہیں) اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اُسے تم ظاہر کردو (زبان سے یا عمل سے) یا چھپائے رکھو، اللہ اُس کا محاسبہ تم سے کرے گا (پھر اس محاسبہ کے بعد یہ ضروری نہیں کہ اعمال کے مطابق جزا و سزا لازمی ہو، بلکہ اللہ کے اختیار میں ہے یعنی وہ مختار کل ہے) جس کو چاہے گا (گناہ معاف کرکے) بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا (یعنی اس کے گناہ معاف نہ کرے گا) اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے (یہ نہیں کہ اپنے بنائے قانون کے ہاتھوں بے بس ہو)

(۲۸۵) (اس آیت میں سند وشہادت ہے اصحاب نبی کے اُس مثالی ایمان کی جس نے خود رسول پاک کے ایمان کی شہادت کے ساتھ جگہ پائی)

ایمان لائے ہیں رسول (علیہ السلام) اُس چیز پر جو اُس کے رب کی طرف سے اُس پر اُتاری گئی اور مومنین (اصحاب نبی بھی) سب ایمان لائے اللہ پر، اور اُس کے فرشتوں پر، اور اُس کی کتابوں پر، اور اُس کے پیغمبروں پر

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

ہم اُس کے پیمبروں میں باہم کوئی فرق نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے سُن لیا اور ہم نے اطاعت کی،

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ ہی سے بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف واپسی ہے (۲۸۵)۔ اللہ کسی کو ذمہ

وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

دار نہیں بناتا مگر اُس کی بساط کے مطابق، اُسے ملے گا وہی جو اُس نے کمایا اور اس پر پڑے گا وہی جو اُس نے کمایا،

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

اے ہمارے پروردگار! ہم پر گرفت نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں، اے ہمارے پروردگار! ہم پر بوجھ

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

نہ ڈال جیسا تو نے ڈالا تھا اُن لوگوں پر جو ہم سے پیشتر تھے، اے ہمارے پروردگار! ہم سے وہ نہ اُٹھوا جس کی ہم سے

لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

برداشت نہ ہو، اور ہم سے درگزر کر، اور ہم کو بخش دے، اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا کارساز ہے سو ہم کو غالب کر

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

کافر لوگوں پر (۲۸۶)۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ آل عمران مدنی ہے اس میں | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | ۲۰۰ آیات اور ۲۰ رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

الف، لام، میم (۱)۔ اللہ وہ ہے کہ کوئی خدا نہیں بجز اس کے، زندہ (خدا ہے) سب کا سنبھالنے والا (خدا ہے) (۲)۔ اُس

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾

نے (یہ) کتاب آپ پر نازل کی ہے قطعیت کے ساتھ، اُن کی تصدیق کرنے والی جو اس سے پہلے آچکی ہیں، اور اُس نے

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

اُتارا تھا توریت اور انجیل کو (۳)۔ (اس سے) پیشتر، لوگوں کی ہدایت کے واسطے، اور اُس نے فرقان کو اُتارا، بے شک

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو

جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا اُن کے لئے عذاب سخت ہے، اور اللہ بڑا زبردست ہے (بدی کا) لینے والا ہے

توضیحی ترجمہ

(اس کا اقرار کرتے ہوئے کہ) ہم ان (رسولوں) میں فرق نہیں کرتے (کہ بعض کے قائل ہوں اور بعض کے منکر) اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا (اللہ کے پیام کو) اور ہم نے مانا (کہ ہم اللہ کے پیغمبر کی رضا ورغبت کے ساتھ اطاعت کریں گے، اب ہم تجھی سے دعا کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! ہم طالب ہیں تیری مغفرت کے (اور ہم مانتے ہیں کہ) تیری ہی طرف (ہم سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔

(۲۸۶) (اوپر کی آیت نازل ہونے پر خاص طور پر وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ کے الفاظ سے صحابۂ کرام کو ایسا لگا کہ دل میں بے اختیار گزرنے والے خیالات پر بھی پکڑ ہو سکتی ہے، وہ بے چین ہو گئے، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی تاکہ اُن کو تسلی ہو اور آئندہ بھی کسی کو یہ خیال پریشان نہ کرے) اللہ کسی جان کو مکلف نہیں بناتا مگر اُسی کا جو اُس کی طاقت (اور اختیار) میں ہو (یعنی اُن ہی اعمال کے متعلق باز پُرس ہوگی جو اس کے بس میں ہوں گے) اُس کو ثواب بھی اُسی (نیک عمل) پر ملے گا جو وہ ارادہ و اختیار سے کرے گا اور عذاب بھی اُسی (بدعمل) پر ہوگا جو وہ اپنے ارادہ و اختیار سے کرے گا (پھر بطور تعلیم اللہ نے اُن کے منہ سے یہ دعا کہلوائی جو اُس کے مومن بندوں کے لئے گویا انعام پر انعام ہے) اے ہمارے رب! ہم سے مواخذہ نہ فرما اگر ہم سے بھول ہو جائے یا ہم غلطی کر جائیں، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا کوئی بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے والوں پر ڈالا تھا (یعنی ویسی آزمائشوں میں ہمیں نہ ڈال جیسی آزمائشوں سے وہ دوچار ہوئے تھے) اور ایسا کوئی بار (دنیا و آخرت کا) ہم پر نہ ڈال جس کو ہم اُٹھانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، اور ہم سے درگذر کر، اور ہم کو بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک و کارساز ہے، سو کافروں کے مقابلہ میں (جب بھی ضرورت ہو) ہماری مدد فرما۔

سورۂ آلِ عمران

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الف، لام، میم۔ یہ حروف مقطعات ہیں، اِن کے معنی اور ان سے بعض سورتوں کے شروع کرنے کی وجہ اللہ اور اس کے رسول نے نہیں بتائی۔

(۲) اللہ ایسا ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود بنانے کے لائق نہیں، وہ (ہمیشہ سے) زندہ ہے (اور ہمیشہ زندہ رہے گا) سنبھالنے والا اور قائم رکھنے والا ہے (ساری کائنات کا)

(۳) اُس نے آپ پر (اے نبی) یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے برحق (یعنی اس میں حکمت سچائی اور دلائل کی قوت شامل ہے) تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلے آنے والی (آسمانی کتابوں) کی، اور اُسی نے (اپنے اپنے وقت میں) توریت وانجیل کو نازل کیا تھا۔

(۴) اس (قرآن) سے پہلے، لوگوں کی ہدایت کے واسطے، اور اُسی نے (اب سب کی تا قیامت ہدایت کے لئے) فرقان (یعنی قرآن) نازل کیا ہے (اب) جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں (یعنی قرآنی آیات یا توحید کے دلائل وشواہد) کا انکار کیا، اُن کے لئے سخت عذاب ہے (جو اُن کو بھگتنا ہوگا) اور (یاد رکھنا چاہئے کہ) اللہ غلبہ اور قدرت رکھنے والا ہے (ہر سزا پر قادر ہے) لینے والا ہے

انتِقَامٍ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا

بدلہ (۴)۔ بے شک اللہ ایسا ہے کہ اُس سے کوئی چیز چھپی نہیں رہتی، نہ زمین میں نہ آسمان

فِي السَّمَاءِ ۝ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ

میں (۵)۔ وہ وہی (خدا) ہے جو تمہاری صورت رحموں کے اندر بناتا ہے جس طرح وہ چاہتا ہے، کوئی

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

خدا نہیں بجز اُس کے وہ بڑا زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے (۶)۔ وہ وہی (خدا) ہے جس نے آپ پر کتاب

مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ

اُتاری ہے، اس میں محکم آیتیں ہیں (اور) وہی کتاب کا اصل مدار ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں،

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے (اسی حصہ کے) پیچھے ہو لیتے ہیں جو متشابہ ہے، شورش کی

ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا

تلاش میں اور اس کے (غلط) مطلب کی تلاش میں، حالانکہ کوئی اس کا (صحیح) مطلب نہیں جانتا بجز اللہ

اللَّهُ ۘ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ

کے، اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ ہم تو اُس پر ایمان لے آئے (وہ) سب ہی ہمارے پروردگار کی طرف

رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ

سے ہے، اور نصیحت تو بس عقل والے ہی قبول کرتے ہیں (۷)۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو کج نہ کر،

إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

بعد اس کے کہ تو ہمیں سیدھی راہ دکھا چکا، اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا کر، بے شک تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے (۸)۔

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ

اے ہمارے پروردگار! بے شک تو (تمام) لوگوں کو جمع کرنے والا ہے، اُس دن جس کے وقوع میں (ذرا) شک نہیں،

الْمِيعَادَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَ

بے شک اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں جاتا (۹)۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا، اُن کے مال اور اُن

لَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝

کی اولاد اللہ کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور یہی لوگ آگ کے ایندھن ہوں گے (۱۰)۔

وقف النبی ﷺ — وقف لازم — وقف منزل — ع ۹ / ۹

توضیحی ترجمہ

بدلہ (مجرموں اور سرکشوں کو ان کے کیے کی سزا ضرور دے گا جو اس کی صفتِ عدل کے تحت بدلہ ہوگی)

(۵) بے شک اللہ سے کوئی چیز (خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، کلی ہو یا جزئی) چھپی ہوئی نہیں ہے (نہ کوئی چیز) زمین میں اور نہ (کوئی چیز) آسمان میں۔

(۶) وہی ہے جو تمہاری صورتیں بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں، جیسی چاہتا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود اُس کے سوا، وہ غالب ہے حکمت والا ہے۔ (جو صورت جہاں قرینِ حکمت و مصلحت ہوتی ہے وہ وہاں وہی اختیار کرتا ہے)

(۷) وہ وہی ہے جس نے اتاری تم پر یہ کتاب کہ کچھ آیتیں اس میں محکم ہیں (یعنی اُن کی مراد بالکل واضح اور ظاہر ہے) وہی قرآنی تعلیمات میں اصلِ اصول (اُم الکتاب) کا درجہ رکھتی ہیں اور دوسری کچھ متشابہ ہیں (یعنی جن کے معنی غیر ظاہر اور خفی ہیں، یہ صرف وہی آیات ہیں جن میں غیب بمعنی صفاتِ آیات وغیرہ کا بیان ہے) تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ آیات کے پیچھے پڑتے ہیں شورش و فتنہ انگیزی کی تلاش میں، اور اُن کی (من مانی) تاویل کی جستجو میں، جبکہ واقعہ میں اُن کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور (دین کے) علم میں پختگی رکھنے والے (ایسے مقام پر) کہتے ہیں کہ ہم اس پر (اجمالاً) ایمان رکھتے ہیں کہ یہ (اور وہ) سب (کا سب کلام) ہمارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے (اس لئے ان کے معنی کچھ بھی ہوں سب حق ہیں) اور (اللہ فرماتا ہے کہ) واقعہ میں نصیحت تو وہی حاصل کرتے ہیں جو دین کے باب میں عقل و فہم سے کام لیا کرتے ہیں۔

(۸) (وہ راسخین فی العلم اپنی حالت پر نازاں نہیں ہوتے بلکہ یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار! ہدایت بخشنے کے بعد اب کج نہ کر ہمارے دلوں کو، اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، کہ تو ہی بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

(۹) (اور) اے ہمارے پروردگار! بے شک تو جمع کرنے والا ہے (لوگوں کو) اس دن کہ جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں، بیشک اللہ خلاف نہیں کرتا اپنے وعدہ کے۔

(۱۰) جن لوگوں نے کفر (کو اختیار) کیا اُن کے مال اور اُن کی اولاد اللہ کے مقابلہ میں اُن کے کچھ کام نہ آئیں گے (نہ وہ اللہ کی رحمت و عنایت کا بدل ہو سکتے ہیں اور نہ اللہ کے عذاب سے اُن کو بچا سکتے ہیں) یہ (کفر کرنے والے) لوگ تو آتشِ جہنم کا ایندھن ہو کر رہیں گے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

جیسا کہ معاملہ فرعون والوں کے ساتھ ہوا اور اُن سے قبل والوں کے ساتھ، اُنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝١١ قُلْ

سو اللہ نے اُن کی گرفت کی اُن کے گناہوں کے باعث، اور اللہ بڑا سخت سزا دینے والا ہے (۱۱)۔ آپ کہہ دیجئے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ

(ان) کفر والوں سے کہ تم عنقریب مغلوب کیے جاؤ گے اور جہنم کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے اور وہ بُرا ٹھکانہ

الْمِهَادُ ۝١٢ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ

ہے (۱۲)۔ بے شک تمہارے لئے ایک نشانی (ان) دو گروہوں میں ہے جو باہم مقابل ہوئے، ایک گروہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ

اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا، اور دوسرا کافر (تھا) یہ (کافر) اُن کو کھلی آنکھوں دیکھ رہے تھے اپنے سے کئی گُنا،

وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي

اور اللہ اپنی نصرت سے جس کی چاہتا ہے مدد کر دیتا ہے، بے شک اس (واقعہ) میں اہلِ بصیرت کے لئے

الْاَبْصَارِ ۝١٣ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ

(بڑا) سبق ہے (۱۳)۔ لوگوں کے لئے خوشنما کر دی گئی ہے مرغوبات کی محبت (خواہ) عورتوں سے ہو، یا بیٹوں سے

وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

یا ڈھیر لگے ہوئے سونے اور چاندی سے، یا نشان پڑے ہوئے گھوڑوں سے، یا مویشیوں سے، یا

وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

زراعت سے یہ (سب) دنیوی زندگی کے سامان ہیں اور حُسنِ انجام تو اللہ ہی کے پاس

حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝١٤ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

ہے (۱۴)۔ آپ کہئے کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر دوں جو ان (چیزوں) سے (کہیں) بہتر ہے، اُن لوگوں کے لئے

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ

جو ڈرتے رہتے ہیں اُن کے پروردگار کے پاس باغ ہیں کہ اُن کے نیچے ندیاں پڑی بہہ رہی ہیں، اُن میں وہ ہمیشہ رہنے

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝١٥

والے ہیں اور صاف ستھری کی ہوئی بیویاں ہونگی اور اللہ کی خوشنودی ہوگی، اور اللہ اپنے بندوں کا خوب دیکھنے والا ہے (۱۵)۔

توضیحی ترجمہ

(۱۱) (ان کے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ ہوگا) جیسا کہ آلِ فرعون اور اُن سے پہلے (نافرمانی کرنے) والوں کے ساتھ ہوا کہ اُنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اُن کو اللہ نے پکڑ لیا اُن کے جرائم کی پاداش میں (اور ان کی اولاد و مال اُن کے کام نہ آسکے) اور (یاد رکھو) اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

(۱۲) آپ (اے پیغمبر) ان کفر کرنے والوں سے (خواہ وہ یہود ہوں یا نصاریٰ یا مشرکین) کہہ دیجئے کہ عنقریب تم (مسلمانوں کے ہاتھوں) مغلوب کیے جاؤ گے اور (آخرت میں) جہنم کی طرف جمع کرکے لے جائے جاؤ گے، اور وہ (جہنم) بُرا ٹھکانا ہے۔

(۱۳) بے شک تمہارے لئے ایک (واضح) نشانی ہے (اللہ کی قدرت و کارسازی اور صداقتِ رسول کی) ان دو گروہوں (کے واقعہ) میں جو (بدر کی لڑائی میں) باہم ایک دوسرے سے مقابل ہوئے (ان میں سے) ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا (یعنی مسلمان) دوسرا گروہ اللہ کا انکار کرنے والا یعنی کافروں کا تھا (اگرچہ کافروں کی تعداد مسلمانوں کے مقابلہ میں تین گنا تھی لیکن اللہ کی شان اور اس کی حکمت کہ دونوں گروہ) ایک دوسرے کو (خواب و خیال میں نہیں بلکہ) کھلی آنکھوں اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے، اور اللہ اپنی تائید سے جسے چاہتا ہے مدد بخشتا ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد اہلِ حق کے لئے ہر حال میں لازمی نہیں بلکہ مصالحِ تکوینی کے لحاظ سے ہوتی ہے) یقیناً اس (واقعہ) میں آنکھیں رکھنے والوں کے لئے بڑا سبق اور بڑی عبرت ہے۔

(۱۴) لوگوں کے لئے دلکشی رکھ دی گئی ہے مرغوباتِ دنیا کی چاہت میں، وہ عورتیں ہوئیں، اولاد ہوئی، سونے چاندی کے ڈھیر ہوئے، منتخب گھوڑے ہوئے، اور چوپائے اور کھیتی باڑی، (حالانکہ) یہ سب دنیاوی زندگی کے سامان ہیں (جن سے ایک مختصر مدت تک ہی فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے) اور اچھا ٹھکانہ تو اللہ ہی کے پاس ہے (جہاں دائمی اور غیر فانی راحت کے سامان میسّر ہوں گے)

(۱۵) آپ کہئے (اے پیغمبر) کہ کیا میں تم کو ان (چیزوں) سے بہتر چیز بتاؤں (تو سنئے) اُن لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اُن کے رب کے پاس (ایسی) جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ (ان میں) ہمیشہ رہیں گے اور (وہاں اُن کے لئے) پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور (سب سے بڑی بات وہاں اُن کو) اللہ کی خوشنودی (حاصل) ہوگی (جو ساری نعمتوں، لذتوں اور راحتوں کا حاصل اور عطر ہے) اور اللہ اپنے بندوں پر (پوری طرح) نظر رکھتا ہے (یعنی اُن کے احوال، اقوال و اعمال کا ایک ایک جز اس کی نظر میں ہے، لہٰذا نہ کوئی تقویٰ اختیار کرنے والا خوشنودی کا طلبگار بندہ اُس سے اوجھل رہ سکتا ہے اور نہ کوئی گنہگار اُس کو دھوکہ دے سکتا ہے)

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

(یہ وہ لوگ ہیں) جو کہتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار! یقیناً ہم ایمان لے آئے سو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں

النَّارِ ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَ

دوزخ کی آگ سے بچادے (١٦)۔ یہ صبر کرنے والے ہیں اور راستباز ہیں اور فروتنی کرنے والے ہیں اور خرچ

الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ

کرنے والے ہیں اور پچھلے پہروں کو گناہوں سے بخشش چاہنے والے ہیں (١٧)۔ اللہ کی گواہی ہے کہ کوئی معبود

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

نہیں ہے بجز اُس کے، اور فرشتوں اور اہل علم کی (بھی گواہی یہی ہے) وہ عدل سے انتظام رکھنے والا (معبود ہے)

الْحَكِيْمُ ؕ ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۫ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

کوئی معبود نہیں ہے بجز اُس زبردست حکمت والے کے (١٨)۔ یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور جو اختلاف کیا

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا ۢ بَيْنَهُمْ ؕ

اس میں اہل کتاب نے سو وہ آپس کی ضد سے کیا، بعد اس کے کہ اُنھیں صحیح علم پہونچ چکا تھا، اور

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ

جو اللہ کی آیتوں سے انکار کرے گا سو اللہ یقیناً جلد حساب لینے والا ہے (١٩)۔ پھر اگر یہ لوگ آپ

حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ

سے حجت کئے جائیں تو خیر آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اپنا رُخ اللہ کی طرف کر چکا اور جو میرے پیرو ہیں (وہ بھی)

لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ

اور آپ اہل کتاب سے اور اُمیوں سے دریافت کیجئے کہ آیا تم اسلام لاتے ہو؟ سو اگر وہ اسلام لاتے ہیں تو

اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾

بس راہِ ہدایت پاگئے اور اگر وہ روگرداں رہے تو آپ کے ذمہ صرف تبلیغ ہی ہے، اور اللہ اپنے بندوں کا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ

خوب دیکھنے والا ہے (٢٠)۔ بیشک جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق ہلاک

وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ

کرڈالتے ہیں اور اُن لوگوں کو جو عدل کا حکم دیتے ہیں اُنھیں مارڈالتے ہیں، بس آپ اُنھیں خوش خبری سنادیجئے

توضیحی ترجمہ

(١٦) (یہ تقویٰ والے وہ لوگ ہیں) جو کہتے رہتے ہیں (یعنی جن کا وظیفہ یہ ہوتا ہے کہ) اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں پس ہمارے گناہ بخش دیجئے اور دوزخ کے عذاب سے ہم کو بچالیجئے۔

(١٧) (اس آیت میں اہلِ تقویٰ کی اہم صفات بیان کی گئی ہیں) یہ صبر کرنے والے ہوتے ہیں (یعنی ہر طرح کے مخالف حالات میں بھی فرمانبرداری پر جمے رہتے ہیں) سچے ہوتے ہیں (زبان، دل، نیت ومعاملہ کے) حکم بجالانے والے (خدا کا) اور خرچ کرنے والے (اس کی دی ہوئی دولت کو اس کے بتلائے ہوئے مصارف میں) اور سحر کے وقت (یعنی آخر شب میں تہجد اور ذکر ودعا اور مناجات کے ذریعہ اللہ سے) بخشش چاہنے والے ہوتے ہیں۔

(١٨) اللہ نے گواہی دی ہے کہ کوئی اور معبود اُس کے سوا نہیں، اور (یہی گواہی ہے) فرشتوں کی اور (حقائق کا) علم رکھنے والوں) کی (اس لئے شرک ہر درجہ اور ہر نوعیت کا باطل ہے) وہ (ہر ہر چیز میں) عدل وانصاف کا قائم رکھنے والا ہے (یعنی سراپا انصاف ہے) کوئی معبود (ہونے کے لائق) نہیں سوا اُس کے (وہ) زبردست ہے حکمت والا ہے (انصاف قائم کرنے کے لئے جو دو باتیں ضروری ہیں دونوں اُس میں موجود ہیں، وہ زبردست ہے کوئی اس کے فیصلہ سے سرتابی نہیں کرسکتا اور حکمت والا ہے، اس کا ہر فیصلہ اور حکم حکمت ودانائی سے بھرپور ہوتا ہے)

(١٩) دینِ (حق) اللہ کے نزدیک بس "اسلام" ہی ہے، اور اہل کتاب نے جو اس میں اختلاف کیا وہ (لاعلمی کی وجہ سے نہیں بلکہ) حقیقت کا علم ہوجانے کے باوجود صرف آپس کی ضد کی وجہ سے کیا، اور جو کوئی اللہ کی آیتوں کا انکار کرے گا (اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ) اللہ جلد حساب لینے والا ہے (اور حساب کا جو انجام ہوگا وہ ظاہر ہے)

(٢٠) پھر اگر (اے پیغمبر! اس کے بعد بھی) یہ لوگ آپ سے حجت کئے جائیں تو کہہ دیجئے کہ (تم مانو یا نہ مانو) میں نے تو اپنا رُخ (یکسوئی سے) خاص اللہ کی طرف کرلیا ہے اور انھوں نے بھی جو میرے پیرو اور تابع ہیں، اور (پھر ان) اہل کتاب سے اور اَن پڑھوں (یعنی مشرکین عرب) سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟ تو اگر وہ اسلام لے آئیں تو وہ بھی راہ ہدایت پا جائیں گے اور اگر وہ روگردانی کرتے ہیں تو آپ کے ذمہ فقط تبلیغ (اور بات پہونچانا) ہے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے (وہ خود دیکھ اور سمجھ لے گا ایسے) بندوں کو۔

(٢١) بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور (دعوت وتبلیغ کی راہ کی مزاحمت میں) انبیاء کو ناحق قتل تک کر ڈالتے ہیں اور ان لوگوں کی بھی جان لے لیتے ہیں جو (اخلاق ومعاملات میں) عدل کی تعلیم وہدایتیں کرتے رہتے ہیں (یعنی نائبین رسول علماء وغیرہ) تو آپ اُنھیں خبر دے دیجئے

النصف

ع ٢ ١١ ١٠

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا

دردناک عذاب کی ۔(۲۱)۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور اُن کا

وَالْاٰخِرَةِ ۘ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا

کوئی مددگار نہ ہوگا (۲۲)۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں کتاب الٰہی سے حصہ دیا گیا

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ

تھا، اُنھیں کتاب اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے کہ وہ اُن کے درمیان فیصلہ کرے، پھر اُن میں سے ایک

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ

فریق بے رُخی کرتا ہوا منہ پھیر لیتا ہے (۲۳)۔ یہ سب اس سبب سے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ

تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَّغَرَّهُمْ فِىْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا

ہم کو آگ چھوئے گی بھی نہیں بجز (چند) گنے ہوئے دنوں کے، اور جو کچھ یہ تراشتے رہتے ہیں اس نے اُنھیں ان کے دین

يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ

کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے (۲۴)۔ سو اس روز جس میں ذرا شک نہیں جب ہم اُنھیں اکٹھا کریں گے تو کیا

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ

حال ہوگا، اور ہر شخص کو جو کچھ اُس نے کیا ہے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور اُن پر (ذرا) ظلم نہ کیا جائے گا (۲۵)۔ آپ

الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَ

کہہ دیجیے اے سارے ملکوں کے مالک! تو جسے چاہے حکومت دے دے اور تو جس سے چاہے حکومت چھین لے، اور تو

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

جسے چاہے عزت دے اور تو جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے، بے شک تو ہر

شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ۡ

چیز پر قادر ہے (۲۶)۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور رات میں دن کو داخل کرتا ہے، اور تو

وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ

بے جان سے جاندار کو نکالتا ہے اور تو جاندار سے بے جان کو نکالتا ہے، اور تو جسے چاہتا ہے

تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ

بے حساب رزق دیتا ہے (۲۷)۔ مومنوں کو نہ چاہیے کہ کافروں کو (اپنا) دوست بنائیں

توضیحی ترجمہ

دردناک عذاب کی ۔

(۲۲) یہی وہ لوگ ہیں جن کے (کیے ہوئے اچھے) اعمال (بھی) دنیا اور آخرت (دونوں جگہ) بے کار ہو گئے (جن سے وہ امید کرتے تھے کہ ان کے کام آئیں گے) اور کوئی اُن کی مدد کے لئے بھی نہ آئے گا (کہ اُن کو سزا کے وقت عذاب سے چھڑا لے)۔

(۲۳) (اے محمدؐ) کیا آپ نے ایسے لوگ نہیں دیکھے جن کو ملا کتاب الٰہی (توراۃ وانجیل) کا ایک حصہ (جو تحریفات سے بچ بچا کر رہ گیا تھا وہ اس کی بنیاد پر کتاب الٰہی کو پہچان سکتے تھے، لیکن ان کو بھی جب) اللہ کی (اس) کتاب (قرآن پاک) کی طرف بلایا جاتا ہے کہ وہ اُن کے درمیان (اختلافات کا) فیصلہ کرے تو اُن میں سے بعض لوگ بے اعتنائی کے ساتھ رُخ پھیر لیتے ہیں۔

(۲۴) ایسا اس سبب سے ہے کہ ان (یہودیوں) کا کہنا ہے کہ ہم کو (دوزخ کی آگ) نہیں چھو سکتی مگر گنتی کے چند دن (دراصل) ان کو ان کی من گھڑت باتوں نے ان کے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

(۲۵) (ذرا سوچو کہ) کیا بُرا حال ہوگا ان کا اُس دن جس (دن کا آنا یقینی ہے اور جس کے آنے) میں کوئی شک نہیں، اور (اس دن) ہر شخص کو اس کے (دنیا میں) کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور (اس میں) اُن کے ساتھ ذرا بھی ظلم و زیادتی نہ ہوگی۔

(۲۶) (یہاں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے واسطے سے امت کو ایک اہم ترین دعا تعلیم فرمائی جو اظہارِ بندگی کے بے نظیر پیرائے میں ہے کہ بندہ کی کامرانی اظہارِ بندگی میں ہے)

(اے محمدؐ) آپ (اللہ تعالیٰ سے یوں) کہیے کہ اے اللہ! بادشاہی کے (بے شریک) مالک! تو جس کو چاہے بادشاہی دیدے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں (ہر قسم کی) خیر وخوبی ہے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۷) رات (کے اجزاء) کو تو دن میں داخل کرتا ہے اور (بعض فصلوں میں) دن (کے اجزاء) کو رات میں داخل کرتا ہے (جس سے رات اور دن چھوٹے بڑے ہوتے رہتے ہیں) اور تو بے جان (چیز) سے جاندار کو نکالتا ہے ۔(جیسے انڈے سے بچہ) اور تو جاندار (چیز) سے بے جان کو نکالتا ہے (جیسے پرندہ سے انڈا) اور تو جس کو چاہتا ہے بے حساب عطا فرماتا ہے۔

(۲۸) مومنوں کو نہ چاہیے کہ (ایسے) کافروں کو (جو ان سے لڑیں، اُن کو اُن کے گھروں سے نکالیں) اپنا ولی بنائیں (یعنی ایسا دوست جس سے دلی محبت اور خصوصی تعلق ہو اور جس پر مکمل اعتماد ہو)

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ

مومنوں کے ہوتے ہوئے ، اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ اللہ کے یہاں کسی شمار میں نہیں مگر ہاں ایسی

شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَ

صورت میں کہ تم اُن سے اندیشہ (ضرر کا) رکھتے ہو ، اور اللہ تم کو اپنے سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی

اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝٢٨ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ

طرف آنا ہے (۲۸)۔ آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے تم اُسے خواہ پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو

يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى

اللہ اُس کو جانتا ہے ، اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے (اس) سب کو جانتا ہے اور اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٩ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

قدرت رکھتا ہے (۲۹)۔ جس روز ہر شخص اپنے ہر نیک عمل کو سامنے لایا ہوا پائے گا اور (اسی طرح) ہر

مُّحْضَرًا ۚۖ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْۗءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا

بُرے کام کو بھی (اُس روز) وہ تمنا کرے گا کہ کاش اُس شخص اور اُس دن کے درمیان مسافتِ بعید حائل

بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝٣٠ قُلْ

ہوتی ، اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے ، اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا شفقت کرنے والا ہے (۳۰)۔ آپ کہہ دیجئے

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ

کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم کو چاہنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا ، اور

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣١ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ

اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے (۳۱)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اس پر بھی اگر وہ روگرداں رہیں

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝٣٢ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ

تو اللہ کافروں سے (ذرا) محبت نہیں رکھتا (۳۲)۔ بے شک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور خاندانِ ابراہیمؑ اور خاندانِ عمران

اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٣ۙ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ

کو سارے جہاں پر برگزیدہ کیا ہے (۳۳)۔ ایک دوسرے کی اولاد ہیں ، اور اللہ (خوب) سننے والا ہے (خوب) جاننے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٣٤ۚ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ

والا ہے (۳۴)۔ (اور یاد کرو) جب عمرانؑ کی بیوی نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار ! میں نے نذر مانی ہے تیری

توضیحی ترجمہ

مسلمانوں کو چھوڑ کر (یعنی ان کی دوستی پر اکتفاء نہ کر کے) اور جو کوئی ایسا کرے گا تو (سمجھ لو کہ) اللہ کے دین اور اللہ کی ولایت سے اسے کچھ سروکار نہیں (کیونکہ ایسوں سے دوستی دشمنانِ خدا سے دوستی ہوئی) مگر ہاں صرف اس صورت میں (تم کو اس کی اجازت ہے، جب) کہ تم ان کے شر سے بچنے کی خاطر ایسا کرتے ہو، اور اللہ تمہیں اپنا خوف دلاتا ہے (کہ مخلوق سے نہیں صرف خالق سے ڈرنا ہے اور دھیان رہے کہ) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۲۹) (اے پیغمبر اُن سے) کہہ دیجئے کہ خواہ تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ (بہر حال) اس کو جانتا ہے، اور (یہی نہیں) اسے وہ سب بھی معلوم ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور (علم کے ساتھ ساتھ) وہ ہر چیز پر قدرت (کاملہ بھی) رکھتا ہے۔ (اس لئے حقیقتاً ڈرنا اُسی سے چاہئے)

(۳۰) جس روز (ایسا ہو گا کہ) ہر شخص موجود پائے گا اپنے سامنے ان نیک اعمال کو جو اس نے کیے اور (اسی طرح) اپنے کئے بُرے اعمال کو بھی، تو آرزو کرے گا کہ کاش اس کے اور اس (کی بداعمالیوں) کے درمیان ایک طویل مسافت حائل ہوتی (تاکہ وہ یہ سب نہ دیکھ پاتا) اور اللہ تمہیں اپنا خوف دلاتا ہے اور نہایت مہربان ہے اپنے بندوں پر (اس کی یہ بار بار کی تنبیہ بھی اس کی شفقت کا نتیجہ ہے)

(۳۱) (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت (کا دعویٰ) رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم کو محبوب رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمائے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ (اولیں مخاطب یہود و نصاریٰ ہیں، جو دعویٰ کرتے تھے کہ نحن ابناء اللّٰہ واحبّاء ہ یعنی ہم خدا کے بیٹے اور محبوب ہیں)

(۳۲) (اے رسول) آپ (یہ بھی) فرما دیجئے کہ اللہ اور رسول کی تابعداری کرو، اس (صاف و صریح حکم) پر بھی اگر وہ اعراض کریں تو (بتا دیجئے کہ) اللہ کافروں (یعنی جو اللہ و رسول کی تابعداری نہیں کرتے اُن) سے محبت نہیں رکھتا۔

(۳۳) بے شک اللہ نے حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ اور ذریتِ ابراہیمؑ و ذریتِ عمران کو (نبوت کے منصب کے) لئے منتخب فرمایا ہے سارے عالم میں۔

(۳۴) یہ سب ایک دوسرے کی اولاد ہیں (حضرت آدمؑ کی اولاد میں حضرت نوحؑ ہیں اور حضرت ابراہیمؑ ان دونوں کی اولاد میں، اور حضرت عمران ان تینوں کی اولاد میں) اور اللہ (خوب) سننے والا جاننے والا ہے (سب کی دعاؤں اور باتوں کو سنتا ہے اور سب کے باطنی و ظاہری احوال و استعداد کو جانتا ہے، یقیناً اس کا یہ انتخاب پورے علم و حکمت پر مبنی ہے)

(۳۵) وہ وقت (اس سلسلہ کا قابلِ ذکر ہے) جب عمرانؑ کی بیوی (والدۂ مریمؑ) نے عرض کیا کہ: اے میرے پروردگار! میں نے نذر مانی ہے

لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٣٥

اس (بچہ) کی جو میرے پیٹ میں ہے کہ (وہ) آزاد رکھا جائے گا، سو تو (یہ) مجھ سے قبول کر، تو تو خوب سننے والا ہے خوب

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

جاننے والا ہے (۳۵)۔ پھر جب اُس نے (مریمؑ کو) جنا تو بولی کہ اے میرے پروردگار! میں نے تو لڑکی جنی، اور اللہ خوب

بِمَا وَضَعَتْ ۭ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ

جانتا تھا کہ اُس نے کیا جنا ہے، اور لڑکا (اس) لڑکی جیسا نہیں ہوسکتا تھا، اور میں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا ہے اور

اِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝٣٦ فَتَقَبَّلَهَا

میں اُسے اور اُس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں (۳۶)۔ پھر اُس کے پروردگار نے اُس کو

رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۭ

بوجہ احسن قبول کرلیا اور اس کو اچھا نشو ونما دیا، اور اس کا سرپرست زکریاؑ کو بنایا، جب کبھی

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ

زکریاؑ اُن کے پاس حجرہ میں آتے تو ان کے پاس کوئی چیز کھانے (پینے) کی پاتے، (ایک بار) بولے

يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ

کہ مریم یہ کہاں سے تجھے مل جاتی ہیں؟ وہ بولیں یہ اللہ کی طرف سے آجاتی ہیں، بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے

مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٧ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ

بے حساب رزق دے دیتا ہے (۳۷)۔ (بس) وہیں زکریاؑ اپنے پروردگار سے دعا کرنے لگے، عرض کی کہ اے میرے

هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝٣٨ فَنَادَتْهُ

پروردگار! مجھے اپنے پاس سے کوئی پاکیزہ اولاد عطا کر، بے شک تو دعا کا (بڑا) سننے والا ہے (۳۸)۔ پس اُنھیں

الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَھُوَ قَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ

فرشتوں نے آواز دی اس حال میں کہ وہ حجرہ میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ آپ کو یحییٰؑ کی خوشخبری دیتا ہے جو

بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا

کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہوں گے اور مقتدا ہوں گے اور بڑے ضبطِ نفس کرنے والے ہوں گے اور نبی ہوں گے

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٣٩ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ

صالحین میں سے (۳۹)۔ (زکریاؑ) بولے اے میرے پروردگار! میرے بیٹا کس طرح ہوگا درآنحالیکہ مجھے آپہونچا ہے

توضیحی ترجمہ

تیری، اس (بچہ) کی جو میرے پیٹ میں ہے کہ (وہ دنیاوی امور سے) آزاد رکھا جائے گا (یعنی وہ تیری عبادت اور تیری عبادت گاہ کی خدمت کے لئے مکمل طور پر وقف ہوگا) تو تو اُسے (بعد ولادت) میری جانب سے قبول فرمالے، تو (دعا کا) سننے والا (اور نیتوں کا) جاننے والا ہے۔ (گویا لطیف طرز میں استدعا کی کہ لڑکا پیدا ہو کیونکہ لڑکیاں اس خدمت کے لئے قبول نہیں کی جاتی تھیں)

(۳۶) پھر جب اس نے اس (بچہ) کو جنا تو بولی کہ پروردگارا! میں نے تو لڑکی جنی، اور (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ) اللہ خوب جانتا تھا کہ جو کچھ اس نے جنا، (وہ کیا جانے اس لڑکی کی عظمت ومنزلت) اور (وہ) لڑکا (جو انھوں نے چاہا تھا) اس لڑکی کے مثل نہ ہوتا۔ اور (عمران کی بیوی آگے عرض کرتی ہیں کہ اب تو نے لڑکی دی ہے تو) میں نے اس (لڑکی) کا نام مریم رکھا ہے اور میں اُسے اور اُس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں شیطان مردود سے۔

(۳۷) پس اس (نذر) کو اس (والدۂ مریم) کے رب نے اچھی طرح قبول فرمالیا اور اس (بچی مریم) کو بہترین نشو ونما فراہم کی، اور (والد کے انتقال کی وجہ سے) اس کا سرپرست (اس کے خالو) حضرت زکریاؑ کو بنایا، (پھر ایسا ہوا کہ) جب کبھی زکریاؑ اُن کے حجرہ میں جاتے تو ان کے پاس کھانے پینے کی چیزیں پاتے (اس پر وہ قدرۃً حیرت کرتے) انھوں نے (ایک بار) پوچھا کہ مریم! یہ (چیزیں) تمھیں کہاں سے مل جاتی ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ اللہ کے پاس سے! اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے بے حساب۔ (یعنی عام طریقہ یا واسطہ سے ہٹ کر بھی)

(۳۸) وہیں (حضرت) زکریاؑ نے (یہ منظر دیکھ کر بے اختیارانہ) دعا کی کہ اے پروردگار (جیسے تو یہ رزق خارج عادت طریقہ پر عطا فرما رہا ہے ایسے ہی مجھے بھی عطا فرما سکتا ہے لہٰذا) مجھے اپنی جناب سے اولاد صالح عطا فرما، تو بے شک دعا کا سننے والا ہے۔

(۳۹) اس پر فرشتوں نے اُن سے پکار کر کہا جبکہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ آپ کو یحییٰ کی خوش خبری دیتا ہے (جن کی اہم صفات یہ ہیں کہ) وہ کلمۃ اللہ (حضرت عیسیٰؑ) کی تصدیق کرنے والے ہوں گے اور (وہ) سردار ہوں گے (بہت کچھ ان کے ہاتھ میں ہوگا، لیکن پھر بھی) نفس کو (جائز) لذات وشہوات سے (بھی) روکنے والے ہوں گے اور ایک نبی ہوں گے صلاح ورشد کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز۔

(۴۰) (حضرت زکریاؑ فرشتوں کی زبانی یہ خوش خبری سن کر) بولے، پروردگار! کیسے ہوگا میرے ہاں بچہ؟ جبکہ (صورت حال یہ ہے کہ) میں بوڑھا ہوگیا ہوں

الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ

بڑھاپا اور میری بیوی بانجھ ہیں، ارشاد ہوا، اسی طرح اللہ کر دیتا ہے جو کچھ وہ چاہتا ہے (۴۰)۔ بولے (زکریا) اے

رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

میرے پروردگار! میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دے، ارشاد ہوا کہ تمھارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے بات نہ کر سکو گے

اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾

تین دن تک بجز اشارہ کے، اور اپنے پروردگار کو بہ کثرت یاد کرتے رہو اور تسبیح کرتے رہو دن ڈھلے بھی اور صبح بھی (۴۱)۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریمؑ بے شک اللہ نے آپ کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک کر دیا ہے اور

وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَ

آپ کو دنیا جہاں کی بیویوں کے مقابلہ میں برگزیدہ کر لیا ہے (۴۲)۔ اے مریمؑ! اپنے پروردگار کی اطاعت کرتی رہئے

اسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ

اور سجدہ کرتی رہئے اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہئے (۴۳)۔ یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں

نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ

ہم آپ کے اوپر اُن کی وحی کر رہے ہیں، اور آپ تو اُن لوگوں کے پاس تھے نہیں، اُس وقت جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ ان

يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ

میں سے کون مریمؑ کی سرپرستی کرے اور نہ آپ ان کے پاس اُس وقت تھے جب وہ باہم اختلاف کر رہے تھے (۴۴)۔

الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ

(وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریمؑ! اللہ آپ کو خوش خبری دے رہا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی، اُن کا

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ ۙ

نام (ولقب) مسیح عیسیٰؑ ابن مریمؑ ہوگا، دنیا اور آخرت (دونوں) میں معزز اور مقربوں میں سے (۴۵)۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ

اور وہ لوگوں سے گفتگو کریں گے گہوارہ میں بھی اور پختہ عمر میں بھی اور صالحین میں سے ہوں گے (۴۶)۔ وہ بولیں اے

اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ

میرے پروردگار! میرے لڑکا کس طرح ہوگا درآنحالیکہ مجھے کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہے، ارشاد ہوا، ایسے ہی اللہ

ع ۱۱/۱۲

توضیحی ترجمہ

اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہیں (حالانکہ اولاد کی دعا ہی اللہ کی بے اسباب ورحمت کے نظارہ پر زبان سے نکلی تھی لیکن عبدی فطرت وعادت کہ جب ان کو خارق عادت اور غیر اسبابی طریقہ پر اولاد مرحمت کیے جانے کی خوش خبری ملی تو پوچھ بیٹھے، میرے رب کیسے ہوگا یہ؟) ارشاد (ربانی) ہوا "اسی حالت میں" (کیونکہ) اللہ کر دیتا جو چاہتا ہے۔

(۴۱) (استحضار قدرت الٰہی کے لئے پیمبر کو ایک اشارہ کافی ہوا، انھوں نے سر تسلیم جھکایا اور) بولے (اچھا تو) میرے پروردگار! میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دیجئے (جس سے مجھے اپنی اہلیہ کے حمل کا علم ہو، کیونکہ اس کی جو علامت ہوتی ہے، بڑھاپے کی وجہ سے اس کا تو امکان نہیں) ارشاد ہوا کہ تمہارے لئے نشانی یہ ہوگی کہ تم تین دن تک لوگوں سے بات نہ کر سکو گے سوائے اشارے کے (البتہ ذکر واذکار کر سکو گے) اور (اس وقت تم) اپنے رب کو کثرت سے یاد کرتے رہنا اور تسبیح کرتے رہنا شام وصبح۔

(۴۲) اور جب فرشتوں نے مریم سے کہا کہ، اے مریم! اللہ نے آپ کو منتخب کیا ہے اور (ہر طرح سے) پاک کیا ہے اور آپ کا یہ انتخاب (اور فضیلت) دنیا وجہاں کی ساری عورتوں پر ہے (یہ امتیاز دنیا میں کسی دوسری عورت کو حاصل نہیں ہوا)

(۴۳) اے مریم! (جب آپ کو خدا نے ایسی بے نظیر عزت سے نوازا ہے تو چاہئے کہ) آپ خدا کی اطاعت گذار (اور شکر گذار رہیں) اور سجدے کرتی رہیں اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہیں (یعنی وظائف عبدیت دکھانے میں خوب سرگرمی دکھائیں)

(۴۴) یہ (واقعات اور قصے) غیب کی خبروں میں سے ہیں (جن کی) ہم آپ کو وحی کر رہے ہیں، اور آپ اس وقت اُن کے پاس تو (موجود) نہیں تھے جب وہ اپنے قلم (قرعہ اندازی کے لئے پانی میں) ڈال رہے تھے (یہ فیصلہ کرنے کے لئے) کہ کون مریمؑ (جیسی امتیازی لڑکی) کی پرورش (کا فخر حاصل) کرے اور نہ (ہی) آپ اس وقت موجود تھے جب وہ (اس بابت) ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے تھے۔

(۴۵) (وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے) جب فرشتوں نے کہا، اے مریم! اللہ آپ کو اپنے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے (یعنی آپ کو "کلمۃ اللہ" حضرت مسیح کی آپ کے بطن سے پیدائش کی خوش خبری سناتا ہے) جس کا نام (ولقب) مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا (وہ بلند) مرتبہ والا اور عزت والا (ہوگا) دنیا میں اور آخرت میں، اور وہ اللہ کے مقربین (بندوں) میں سے ہوگا (نہ کہ خود خدا اور نہ اپنے مقام میں منفرد)

(۴۶) اور وہ باتیں کرے گا لوگوں سے گہوارہ میں اور پختہ عمر میں (یکساں) اور وہ صالحین میں سے ہوگا۔ (نہ کہ معاذ اللہ ساحر یا شعبدہ باز یا بد اخلاق جیسا کہ یہود نے افتراء کر رکھا ہے)

(۴۷) (مریم نے) کہا کہ پروردگار! میرے لڑکا کس طرح ہوگا جبکہ مجھے کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا؟ ارشاد ہوا کہ ایسے ہی (ہوگا) اللہ

توضیحی ترجمہ

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾

پیدا کر دیتا ہے جو کچھ وہ چاہتا ہے، جب وہ کسی بات کو پورا کرنا چاہتا ہے تو بس اُس سے کہتا ہے کہ ہوجا سو وہ ہوجاتی ہے (۴۷)۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُوْلًا

اور (اللہ) اُسے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھادے گا (۴۸)۔ اور وہ پیغمبر ہوگا بنی اسرائیل

اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ

کے لئے (اور کہے گا) میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں، میں

اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ

تمہارے لئے مٹی سے پرندوں کی صورت بنادیتا ہوں پھر اُس میں دم کردیتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے

طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى

پرندہ بن جاتا ہے، اور میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کردیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مُردوں

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ

کو زندہ کردیتا ہوں اور تم جو کچھ کھاتے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ جمع کرتے ہو وہ تمہیں بتلا دیتا ہوں، بے شک ان

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٤٩﴾ ۚ وَمُصَدِّقًا لِّمَا

(سارے واقعات) میں تمہارے لئے ایک نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو (۴۹)۔ اور میں تصدیق کرنے والا ہوں اپنے

بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ

سے پیشتر آئی ہوئی توریت کی اور (اس لئے آیا ہوں کہ) تم پر جو کچھ حرام کردیا گیا تھا اس میں سے تم پر کچھ حلال کردوں، اور

عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾

میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان لے کر آیا ہوں، سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (۵۰)۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّآ

بے شک اللہ میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے، سو اُس کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے (۵۱)۔ پھر

اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ

جب عیسیٰؑ نے اُن کی طرف سے انکار ہی پایا تو بولے، میرا کون مددگار ہوگا اللہ کے لئے؟ حواری بولے، ہم

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾

ہیں اللہ کے مددگار، ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر، اور آپ گواہ رہئے گا کہ ہم فرمانبردار ہیں (۵۲)۔

پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے (اُسے کسی واسطہ یا سبب خاص کی ضرورت نہیں) جب وہ فیصلہ فرمالیتا ہے کسی بات کا تو اس سے کہتا ہے کہ ہوجا! بس وہ ہوجاتی ہے۔ (خواہ اسباب کے واسطہ سے یا بنا سبب)

(۴۸) اور (اللہ) اُس کو علم عطا فرمائے گا کتبِ ہدایت وحکمت کا (عموماً) اور توریت وانجیل کا (خصوصاً)

(۴۹) اور اس کو رسول بنائے گا بنی اسرائیل کے لئے (وہ اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہے گا کہ) میں تمہارے پاس تمہارے رب کی عطا کردہ (اپنی نبوت کی) نشانی (یعنی معجزے) لے کر آیا ہوں (دیکھو) میں تمہارے سامنے مٹی سے ایک صورت بناتا ہوں پرندے کی شکل کی، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو (دیکھو سچ مچ) وہ پرندہ بن جاتا ہے اللہ کے حکم سے، اور میں مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اللہ کے حکم سے اچھا کردیتا ہوں، اور میں بتلا دیتا ہوں جو کچھ تم کھا کر آتے ہو یا جو کچھ رکھ آتے ہو اپنے گھروں میں، یقیناً ان (معجزات) میں تمہارے لئے (میری نبوت کی کافی) دلیل ہے اگر تم ایمان لانا چاہو۔

(۵۰) اور (میں اس طور پر آیا ہوں کہ) تصدیق کرتا ہوں پہلے سے آئی ہوئی توریت کی (کہ وہ خدا کی کتاب ہے اور اُسی کے عام اصول واحکام بحالہ قائم رہیں گے) اور (اس لئے آیا ہوں کہ) بعض ایسی چیزوں کو حلال کروں جو تم پر حرام کردی گئی تھیں (یعنی چند جزئی تغیرات مناسب زمانہ بحکم خدا کروں) اور تمہارے پاس (میں خود نہیں آگیا بلکہ) تمہارے رب (کا بھیجا ہوا ہوں اس) کی عطا کردہ نشانی لے کر آیا ہوں، سو تم اللہ سے ڈرو (اس کے رسول کی تکذیب کی جرأت نہ کرو) اور میرا کہنا مانو۔ (بہ حیثیت رسول خدا ہونے کے)

(۵۱) بے شک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، لہٰذا اُسی کی بندگی کرو، یہی ہے سیدھا راستہ۔ (جس کی تعلیم سارے انبیاء دیتے آئے ہیں)

(۵۲) پھر جب (حضرت) عیسیٰؑ نے اُن (بنی اسرائیل) کی طرف سے انکار ہی دیکھا تو پکارا، کون ہے میرا مددگار اللہ کے (دین) کے لئے؟ حواریوں نے کہا: ہم ہیں اللہ کے (دین) کے مددگار، ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں، اور آپ گواہ رہئے کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ

اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں اُس پر جو کچھ تو نے نازل کیا ہے اور ہم نے پیروی اختیار کر لی رسول کی، سو ہم کو

مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ

بھی گواہوں کے ساتھ لکھ لے (۵۳)۔ اور انھوں نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی، اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے

مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

والوں سے بہتر ہے (۵۴)۔ (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰؑ میں تم کو موت دینے والا ہوں اور تم

جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ

کو اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں اور اُن لوگوں سے جو کافر ہیں تمہیں پاک کرنے والا ہوں، اور جو تمہارے پیرو ہیں اُنھیں قیامت

ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾

تک اُن لوگوں پر غالب کرنے والا ہوں جو منکر ہیں، پھر تم سب کی واپسی میری طرف ہوگی سو میں تمھارے درمیان اُس باب میں

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا

میں فیصلہ کروں گا جس میں تم (باہم) اختلاف کرتے رہتے تھے (۵۵)۔ سو جن لوگوں نے کفر (اختیار) کیا اُنھیں دنیا اور آخرت

وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

میں سخت سزا دوں گا اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا (۵۶)۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نیک عمل (بھی) کئے، سو اللہ اُنھیں

الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾

اُن کے پورے پورے صلے دے گا، اور اللہ ناانصافوں کو دوست نہیں رکھتا (۵۷)۔ یہ جسے ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى

نشانیوں میں سے ہے اور پُرحکمت مضمون میں سے (۵۸)۔ بیشک عیسیٰؑ کا حال اللہ کے نزدیک مثل آدمؑ کے حال کے ہے،

عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

اللہ نے اُن کو مٹی سے بنایا پھر اُن سے کہا وجود میں آجاؤ چنانچہ وہ وجود میں آگئے (۵۹)۔ یہ امرِ حق تیرے رب کی طرف سے

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ

ہے، سو (کہیں) تو شبہ کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا (۶۰)۔ پھر جو کوئی آپ سے اس باب میں حجت کرے بعد اس کے کہ

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ

آپ کے پاس علمِ (صحیح) پہونچ چکا ہے تو آپ کہہ دیجئے اچھا آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بھی بلائیں اور تمہارے بیٹوں کو بھی

توضیحی ترجمہ

(۵۳) (حضرت عیسیٰؑ کے حواری اُن کی پکار کا جواب دینے کے ساتھ ہی اللہ سے دعا بھی کرنے لگے) اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے اُس چیز پر جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے (ان) رسول کی پیروی (بھی اختیار) کی، سو ہم کو گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

(۵۴) اور (جو منکرین تھے) اُنھوں نے خفیہ تدبیر کی (حضرت عیسیٰؑ کے قتل کی) اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی (ان کو بچانے کی) اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں سے بڑھ کر ہے۔ (اس کی تدبیر کوئی نہیں توڑ سکتا)

(۵۵) (اور) جب اللہ نے فرمایا کہ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ (اگر عوام میں رائج موت دینے کا ترجمہ کیا جائے تو اس کا یوں ترجمہ ہوگا کہ) اے عیسیٰ! میں تم کو طبعی موت دوں گا (یعنی یہ تمہیں اپنے منصوبہ کے مطابق سولی پر نہ چڑھا پائیں گے، اور بلغاء کے نزدیک تَوَفّی کے معنی پورا وصول کرنے اور قبضہ میں لینے کے ہیں، اور تَوَفّی اور موت دو الگ الگ چیزیں ہیں جیسا کہ قرآن میں بھی سورۂ زمر آیت: ۴۲ میں اس لفظ کے معنی موت دینے کے لیے کیے ہی نہیں جاسکتے اس صورت میں ترجمہ ہوگا کہ) اے عیسیٰ! میں تجھے پورا (بدن سمیت) لے لینے والا ہوں اور (فی الحال) تمہیں اپنی طرف اُٹھا لینے والا ہوں اور تمہیں پاک کرنے والا ہوں (یعنی تمہارا پیچھا چھڑانے والا ہوں) ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا (یا یہ کہ ان کے گندے الزامات سے تمہیں بری قرار دینے والا ہوں) اور جن لوگوں نے تمہاری پیروی کی ہے (یعنی نصاریٰ اور مسلمان) اُن کو قیامت تک کے لئے اُن پر غالب کرنے والا ہوں جنھوں نے کفر کیا، پھر تم سب کی میری طرف واپسی ہوگی، تب میں (عملی و اتّطاعی) فیصلہ کروں گا ان امور میں جن میں تم (باہم) اختلاف کرتے رہے تھے۔

(۵۶) الغرض وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا میں اُن کو سخت عذاب دوں گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

(۵۷) اور لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے عمل صالح کئے تو اُن کو اللہ اُن (کے اعمال) کا پورا بدلہ دے گا۔ اور اللہ ظالموں (ناانصافوں) کو دوست نہیں رکھتا۔

(۵۸) یہ (قصۂ مسیح) جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں (آپ کی صداقت و نبوت کی) نشانیوں میں سے ہے (کیونکہ صحیح واقعات کا کسی کو علم نہیں، یہود و نصاریٰ کی تاریخوں نے ان پر غلو و افترا کے گہرے پردے ڈال رکھے ہیں) اور (ساتھ ہی بجائے خود بھی) یہ مضامین پُرحکمت و پُرمعرفت ہیں۔

(۵۹) بے شک عیسیٰؑ کا معاملہ (بنا باپ کے ہونے یا بشرِ محض ہونے میں) اللہ کے نزدیک آدم جیسا ہی معاملہ ہے (کہ اللہ نے) بنایا اُن کو (بنا ماں باپ کے) مٹی سے پھر کہا (زندہ) ہو جا، تو وہ ہو گیا۔

(۶۰) (جان لیجئے) کہ یہ بیان حق ہے آپ کے رب کی طرف سے (اس لئے) اب آپ کے لئے (اس میں کسی طرح کے بھی) شک و شبہ میں پڑنے کی گنجائش نہیں۔

(۶۱) (اے پیغمبر) اب جو کوئی آپ سے اس (ربوبیت والوہیتِ مسیح کے) باب میں بحث کرے اس کے بعد کہ آپ کے پاس علمِ حق پہونچ چکا ہے (اور آپ اس کے ذریعہ زبانی افہام و تفہیم و دلائل کے سارے مرحلے طے کر چکے ہیں) تو آپ (اب ان کو دعوتِ مباہلہ دیدیں اور) کہدیں کہ آؤ ہم (دونوں) بلالیں اپنے اپنے بیٹوں کو

وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ

اور تمہاری عورتوں کو بھی ، اور اپنے آپ کو بھی ، اور تمہارے تئیں بھی ، پھر ہم خشوع سے دعا

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ

کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں (۶۱)۔ بے شک یہی ہے سچا واقعہ، اور کوئی معبود نہیں ہے بجز اللہ

مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

کے اور بے شک اللہ ہی تو زبردست ہے، حکمت والا ہے (۶۲)۔ سو اگر یہ (اب بھی) سرتابی کریں

فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى

تو بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے مفسدوں کا (۶۳)۔ آپ کہدیجئے کہ اے اہلِ کتاب! ایسے

كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ

قول کی طرف آجاؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے، وہ یہ کہ ہم بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ کسی

شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا

کو اس کا شریک ٹھرائیں، اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا پروردگار ٹھرائے، پھر اگر وہ روگردانی کریں

فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ

تو تم کہدو کہ گواہ رہنا ہم تو فرماں بردار ہیں (۶۴)۔ اے اہلِ کتاب! تم ابراہیمؑ کے بارے

فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ

میں کیوں جھگڑ رہے ہو درآنحالیکہ توریت وانجیل تو ان کے بعد ہی اُتری ہیں، تو تم عقل سے کام کیوں

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ

نہیں لیتے (۶۵)۔ ہاں تم لوگ وہی تو ہو جو اس امر میں جھگڑ چکے ہو جس کا تمہیں کچھ تو علم تھا، سو (اب) ایسی

تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں (کچھ بھی) علم نہیں، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (۶۶)۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی، بلکہ راہِ راست والے مسلم تھے، اور مشرکوں میں

مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ

سے بھی نہ تھے (۶۷)۔ بے شک ابراہیمؑ سے سب سے قریب تو وہ لوگ ہیں

ع ۲ / ۱۴

توضیحی ترجمہ

(یعنی اپنے گھر کے لڑکوں کو جن میں بیٹے اور پوتے نواسے سب شامل ہیں) اور اپنی اپنی عورتوں کو (یعنی گھر کی عورتیں جن میں بیوی بیٹی، نواسی شامل ہیں) اور خود اپنے آپ کو بھی (یعنی ہم بذات خود بھی شریک ہوں) پھر ہم (سب مل کر) عاجزی کے ساتھ دعا کریں اور اللہ کی لعنت بھیجیں ان پر جو (اس بحث میں) جھوٹے ہوں۔

(۶۲) (مباہلہ کا موضوع یہی ہے کہ جو کچھ حضرت مسیحؑ علیہ السلام کے متعلق قرآن میں بیان ہوا) وہی ہے بیشک سچی بات اور کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں سوا اللہ کے، اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی غلبہ والے اور حکمت والے ہیں (اپنی زبردست قدرت وحکمت سے جھوٹے اور سچے کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو اُس کے حسب حال ہو)

(۶۳) اگر (اب بھی) یہ روگردانی کریں (یعنی نہ دلائل سے مانیں نہ مباہلہ پر آمادہ ہوں تو سمجھ لو کہ احقاق حق مقصود نہیں، نہ ہی دل میں اپنے عقائد کی صداقت پر یقین ہے محض فتنہ وفساد پھیلانا ہی پیش نظر ہے) تو (یہ خوب سمجھ لیں کہ) سب مفسدین اللہ کی نظر میں ہیں۔

(۶۴) آپ (اے پیغمبر اب آخری بات ان سے یہ) کہدیجئے کہ اے اہل کتاب! (اور سب باتیں چھوڑو، کم سے کم ایسا کرو کہ) اس بات کی طرف آجاؤ جو ہم میں تم میں (مسلم ہونے میں) یکساں ہے، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہی ہم کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں، اور نہ ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو (یعنی کسی عالم، پیر، فقیر یا پیغمبر کو) پروردگار بنائے (یا اس کا درجہ دے) پھر اگر وہ (اس کو بھی) نہ مانیں تو کہدیجئے کہ گواہ رہنا ہم تو ان (باتوں) کے ماننے والے ہیں۔

(۶۵) اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو (اور انھیں خوانخواہ یہودی یا نصرانی ٹھہرا رہے ہو) حالانکہ توریت اور انجیل تو اُن کے بعد نازل ہوئی ہیں، کیا تمہیں سمجھ نہیں ہے۔

(۶۶) تم لوگ وہی تو ہو جو (پہلے) اُن باتوں میں جھگڑا کرتے رہے ہو جن کا تمہیں کچھ علم تھا (تو چلو کچھ بات تھی) پر اب ان باتوں میں جھگڑے کا کیا محل ہے جن کا تمہیں (کچھ بھی) علم نہیں (ان باتوں کو بس) اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

(۶۷) ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ حنیف مسلم (خالص مسلمان) تھے اور مشرکوں میں سے (تو ہرگز) نہیں تھے۔

(۶۸) سب سے زیادہ ابراہیمؑ سے نزدیک (اور ان کے ساتھ نسبت کا حق رکھنے والے) تو وہ ہیں

لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ

جنھوں نے اُن کی پیروی کی تھی، اور یہ نبی ہیں اور وہ لوگ ہیں جو (اُن پر) ایمان لائے، اور اللہ ایمان

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ

لانے والوں کا حامی ہے (۶۸)۔ اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ تو یہی چاہتا ہے کہ تمہیں گمراہ کرکے رہیں،

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ

حالانکہ وہ بجز اپنے اور کسی کو بھی گمراہ نہیں کرتے اور (اس کی بھی) خبر نہیں رکھتے (۶۹)۔ اے اہلِ کتاب!

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ

تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کئے جاتے ہو حالانکہ تم گواہ ہو (۷۰)۔ اے اہل کتاب!

لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ

تم حق کی تلبیس باطل کے ساتھ کئے جاتے ہو، اور حق کو چھپا جاتے ہو، حالانکہ تم جانتے

تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَقَالَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ

ہوتے ہو (۷۱)۔ اور اہل کتاب کا ایک گروہ کہتا ہے کہ ایمان لانے والوں پر جو نازل ہوا

اُنْزِلَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ

ہے اُس پر صبح کو ایمان لاؤ اور دن کے آخر میں اس سے انکار کربیٹھو، عجب کیا کہ (وہ بھی)

لَعَلَّھُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ۚۖ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ

پھر جائیں (۷۲)۔ اور واقع میں بجز اُس کے جو تمھارے دین کا پیرو ہو اور کسی پر ایمان نہ لاؤ، آپ کہہ دیجئے

اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ

کہ ہدایت تو اللہ ہی دیتا ہے، اور یہ سب اِس غصہ میں کر رہے ہو کہ کسی اور کو وہ چیز مل گئی جو تمہیں ملی تھی

اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ

یا وہ لوگ تم پر تمہارے پروردگار کے ہاں غالب آجائیں، آپ کہہ دیجئے کہ فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ۚۙ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

جسے جو چاہے عطا کرتا ہے، اور اللہ بڑا وسعت والا ہے بڑا علم والا ہے (۷۳)۔ وہ جسے چاہے اپنی رحمت

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ

کے ساتھ خاص کر لیتا ہے، اور اللہ بڑا ہی فضل والا ہے (۷۴)۔ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا ہے کہ اگر

توضیحی ترجمہ

جنھوں نے (ان کے زمانہ میں) اُن کی پیروی کی اور پھر یہ نبی (جو اُن ہی کا پیام لے کر آئے ہیں) اور اِن (نبی) پر ایمان لانے والے، اور اللہ مؤمنوں کا ولی وحامی ہے۔

(۶۹) اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ کی تو بڑی خواہش ہے کہ وہ کسی طرح تمہیں (دین حق سے) گمراہ کردے، حالانکہ (ایسا کرکے) وہ خود اپنے کو ہی گمراہ کرتے ہیں اور انھیں اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

(۷۰) (مسلمانوں کو اہل کتاب کی بحثوں کا مقصد بتانے کے بعد براہ راست اُن سے خطاب کیا جارہا ہے) اے اہل کتاب! تم کیوں اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہو حالانکہ تم (ان کی صداقت کے) گواہ اور قائل ہو (کیونکہ تم توریت وغیرہ کے ماننے والے ہو جس میں قرآن کے بارے میں بشارت موجود ہے)

(۷۱) اے اہل کتاب! تم کیوں حق کو باطل کے ساتھ گڈ مڈ کرتے اور حق کو چھپاتے ہو جب کہ تم (حقیقت) جانتے ہو۔

(۷۲) (دین حق کو جھٹلانے کے علاوہ اس کی دعوت کا راستہ روکنے کی اہل کتاب کی ایک کوشش اور حربہ کی بابت قرآن یہاں مسلمانوں کو آگاہ کرتا ہے کہ) ان میں کا ایک گروہ (اپنے لوگوں سے) کہتا ہے کہ صبح کو ایمان لے آؤ اُس پر جو نازل ہوا ہے مسلمانوں پر (یعنی قرآن پر) اور دن کے آخر میں (یعنی شام کو) انکار کردو، تاکہ شاید وہ (مسلمان) بھی پلٹ جائیں (یہ خیال کرکے کہ یہ علم والے اور غیر متعصب لوگ ہیں، اسلام قبول کرلیا، ضرور اسلام میں کوئی خرابی دیکھی ہوگی جب ہی تو اس سے پھر گئے)

ع ۷/۸ ۱۵

(۷۳) اور (صدق دل سے) کسی پر ایمان نہ لانا سوائے اُس کے جو تمہارے دین کا پیرو ہو (یعنی مسلمانوں کے سامنے صرف دکھاوے کے لئے اظہار ایمان کرو) آپ (اے رسول) کہہ دیجئے کہ ہدایت تو اللہ ہی کی ہے (اسی کے دینے سے ملتی ہے، جس کو چاہے دے) یہ سب تم اس لئے کر رہے ہو کہ کسی اور کو بھی ویسی ہی چیز (یعنی نبوت) دے دی گئی جیسی تم کو ملی تھی، یا اس لئے کہ (تمہیں خوف ہے کہ) وہ (مسلمان) تم پر غالب آجائیں گے تمہارے رب کی بارگاہ میں؛ آپ (اے رسول) کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے (نہ کہ تمہارے ہاتھ میں) جس کو چاہے عطا فرمائے، وہ بڑا وسعت والا علم والا ہے۔ (اس کے کارخانہ فضل وعطا میں کوئی کمی نہیں اور وہ اپنے علم کامل کے مطابق حسب استعداد و مصلحت تکوینی عطا فرماتا ہے)

(۷۴) وہ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے مخصوص کرلیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(۷۵) اور اہل کتاب میں کچھ ایسے بھی ہیں اگر

تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَأْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ

تو اُس کے پاس ایک ڈھیر (کا ڈھیر) امانت رکھادے تو (بھی) وہ تجھے ادا کردے، اور اُن میں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ

لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا

اگر تو اُس کے پاس ایک دینار امانت رکھادے تو وہ تجھے اُس کو واپس نہ کرے، بجز اس صورت کے کہ تو اس (کے سر) پر کھڑا

لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

رہے، یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر اُمّیوں کے باب میں کوئی ذمہ داری ہی نہیں، یہ لوگ اللہ کے اوپر جھوٹ

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ

گڑھ رہے ہیں حالانکہ خوب جان رہے ہیں (۷۵)۔ کیوں نہیں جو شخص بھی اپنے عہد کو پورا کرے اور (اللہ سے) ڈرے

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ

تو بے شک اللہ سے ڈرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے (۷۶)۔ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسمت کو قلیل قیمت

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

پر بیچ ڈالتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور اللہ قیامت کے دن نہ اُن سے بات کرے گا

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ

نہ اُن کی طرف دیکھے گا، اور نہ اُنھیں پاک کرے گا، اور اُن کے لئے تو دردناک عذاب

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ

ہے (۷۷)۔ اور اُنھیں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی زبانوں کو کتاب میں کج کرتے ہیں

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ

تاکہ تم اُس (جزو) کو بھی کتاب میں سے سمجھو درآنحالیکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے، اور کہتے ہیں

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

کہ وہ اللہ کی جانب سے ہے درآنحالیکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں ہے، اور یہ اللہ پر جھوٹ گڑھتے

الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ

ہیں درآنحالیکہ (خوب) جانتے ہوتے ہیں (۷۸)۔ کسی بشر سے یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تو اُسے

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ

کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے اور وہ لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ تم میرے بندے بن جاؤ

توضیحی ترجمہ

تم اُن کے پاس ڈھیروں مال رکھ دو تو تمہیں ادا کردیں، اور کچھ وہ ہیں کہ اگر فقط ایک دینار (اشرفی) اُن کے پاس رکھو تو وہ واپس نہ کریں اِلاّ یہ کہ تم اُن کے سر پر سوار رہو، اور یہ اس لئے ہے کہ اُن کا کہنا ہے کہ اُمّیوں (یعنی عرب کے اُمّی جو غیر مذہب کے ہیں) کے باب میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں (یعنی اُن کے مال میں خیانت جائز ہے) اور یہ وہ جھوٹ کہتے ہیں اللہ پر باوجودیکہ وہ جانتے ہیں۔

(۷۶) کیوں نہیں (مؤاخذہ ہوگا جبکہ خدا کا عام قانون یہ ہے کہ) جو کوئی (خدا کے اور بندوں کے) عہد پورے کرے اور (خدا سے ڈر کر) تقوے کی راہ چلے تو اللہ ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (لہٰذا اس کے مخالف چلنے والوں کا ضرور مواخذہ ہوگا)

(۷۷) بے شک جو لوگ اللہ کے عہد کو اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت پر (یعنی دنیاوی فائدہ کے لئے) بیچ ڈالتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں (بھلائی کا) کوئی حصہ نہیں، اور اللہ قیامت کے دن نہ اُن سے بات کرے گا نہ (ہی) اُن کی طرف دیکھے گا، نہ ان کو (گناہوں کی گندگی سے) پاک کرے گا، اور اُن کے لئے بس دردناک عذاب ہوگا۔

(۷۸) اور ان میں کچھ لوگ وہ ہیں جو اپنی کتاب (صحیفۂ آسمانی پڑھتے وقت) زبان کو گھما کر (کچھ اپنی تحریف کردہ عبارتیں) اس طرح پڑھتے ہیں کہ تم اُس کو (بھی) کتاب (کا حصہ) سمجھو، جب کہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہوتا، اور وہ (صرف دھوکہ ہی نہیں دیتے بلکہ) کہتے (بھی) ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے (نازل کردہ) ہے حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں ہوتا، وہ جانتے بوجھتے اللہ پر جھوٹ کہتے ہیں۔

(۷۹) کسی (ایسے) انسان سے جسے اللہ تعالیٰ کتاب وحکمت اور نبوت دے یہ ممکن نہیں کہ وہ لوگوں سے کہے کہ میرے بندے بن جاؤ

دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ

بجائے اللہ کے، بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) اللہ والے بن جاؤ (یہ) اس لئے (اور بھی) کہ تم پڑھاتے ہو کتاب

وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

(آسمانی) کو اور خود بھی (اُسے) پڑھتے ہو (۷۹)۔ اور وہ تمہیں نہ اس کا حکم دے گا کہ تم فرشتوں اور پیمبروں کو

وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾

پروردگار قرار دو، کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم اسلام لا چکے ہو۔ (۸۰) اور (وہ وقت یاد کرو) جب

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ

اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت (کی قسم) سے دوں پھر تمہارے پاس رسول اُس

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ

(چیز) کی تصدیق کرنے والا آئے جو تمہارے پاس ہے تو تم اُس (رسول) پر ایمان لانا اور ضرور اُس کی مدد کرنا

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ

(پھر) فرمایا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میرا عہد قبول کرتے ہو؟ وہ بولے ہم اقرار کرتے ہیں، فرمایا

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى

گواہ رہنا اور میں (بھی) گواہوں میں سے ہوں (۸۱)۔ پھر جو کوئی اس کے بعد بھی روگردانی کرے گا

بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ

سو یہی لوگ تو نافرمان ہیں (۸۲)۔ سو کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا (کسی طریقہ کو) تلاش کر رہے ہیں؟

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ

درآنحالیکہ اس کے فرماں بردار ہیں جو کوئی بھی آسمان اور زمین میں ہیں (خواہ یہ فرمانبرداری) رضا و اختیار سے ہو یا بے

يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ

اختیاری سے اور سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے (۸۳)۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس پر

عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

جو ہمارے اوپر اُتارا گیا ہے اور اُس پر جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر اُتارا گیا ہے اور

وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ

اُس پر جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور (دوسرے) نبیوں کو دیا گیا اُن کے پروردگار کی طرف سے، ہم باہم فرق نہیں کرتے

توضیحی ترجمہ

اللہ کو چھوڑ کر بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) اللہ والے بن جاؤ، اس لئے کہ تم تعلیم دیتے آئے ہو کتاب الٰہی کی، اور خود بھی اس کو پڑھتے رہے ہو۔

(۸۰) اور (جیسے وہ پیغمبر اپنی عبادت کا حکم نہیں دے سکتا ہے اسی طرح) نہ اس کا حکم دے سکتا ہے کہ فرشتوں اور نبیوں کو اپنے رب ٹھیرالو (خود سوچو) کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے سکتا ہے اس کے بعد کہ تم مسلمان ہو چکے ہو (اور توحید خالص کا اقرار کر چکے ہو)

ع ۸ ۹/۱۶

(۸۱) اور (تمہیں یاد رہنا چاہئے وہ وقت) جب (عالمِ اَرواح میں اس دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے) اللہ نے نبیوں سے (پختہ) عہد لیا تھا کہ جب میں تمہیں کتاب وحکمت عطا کروں (اس کو لوگوں تک پہونچانا) پھر جب کوئی دوسرا رسول اُس کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو (کتاب وحکمت) تمہارے پاس ہے (تو سمجھ لینا کہ وہ سچا رسول ہے) تو ضرور بالضرور اس (رسول) پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا (اور اگر تمہارے سامنے نیا رسول نہ آئے تو اپنی امتوں سے یہ عہد لینا اور ان کو اس کی ہدایت کرنا اور وصیت کر جانا کہ یہ بھی اس کی مدد کرنے میں داخل ہے) اللہ نے (اسی وقت نبیوں سے) پوچھا تھا کیا تم اقرار کرتے ہو اور میرے عہد کو قبول کرتے ہو؟ انھوں نے کہا تھا کہ ہاں، ہم اقرار کرتے ہیں، (پھر اللہ نے) فرمایا کہ تو پھر گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ (تمہارے اس عہد کا) گواہ ہوں۔

(۸۲) اب اس (عہد و پیمان کے بعد) جو کوئی (عہد سے) پھر جائے تو ایسے لوگ ہی نافرمان ٹھیریں گے۔ (اس طرح اللہ سے عہد کے بعد پھر جانے کا عمل نبیوں سے تو ممکن نہیں، لہٰذا یقیناً اس عہد میں نبیوں کے امتی بالواسطہ یا بلا واسطہ شامل ہیں)

(۸۳) کیا (یہ لوگ) اللہ کے دین (اسلام) کے سوا کسی اور (دین) کی تلاش میں ہیں؟ جبکہ (واقعہ یہ ہے کہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (ذرّہ سے لے کر آفتاب تک) سب اسی (اللہ) کے حکم تکوینی کے آگے سر جھکائے ہیں خواہ وہ رضا و اختیار سے ہوں (جیسے فرشتے اور فرمانبردار بندے) یا بلا اختیار (جیسے عالم کا ذرّہ ذرّہ) اور (یہ دھیان رہے کہ آخر کار) سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے (اس لئے اگر نافرمانی کی اور اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کے چکر میں پڑے تو جواب دہی کرنی ہوگی)

(۸۴) اے پیغمبر! آپ (اپنی اُمت کی طرف سے) کہہ دیجئے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اُس (قرآن) پر جو ہم پر نازل کیا گیا، اور اُس پر جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اُن کی اولاد پر اور اُس پر جو دیا گیا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور (دوسرے) نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے، ہم کوئی تفریق نہیں کرتے

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ

اُن میں سے، اور ہم تو اُسی (اللہ) کے فرمانبردار ہیں (۸۴)۔ جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش

الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ

کرے گا سو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ شخص آخرت میں تباہ کاروں میں سے

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ

ہوگا (۸۵)۔ اللہ کیسے ایسے لوگوں کو ہدایت دے گا جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر (اختیار) کرلیا اور (بعد اس کے کہ)

وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا

شہادت دے چکے تھے کہ رسول برحق ہیں اور (بعد اس کے کہ) اُن کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں، اور اللہ (ایسے)

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا (۸۶)۔ ایسوں کی سزا یہ ہے کہ اُن پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور

لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

انسانوں کی سب کی لعنت ہوتی ہے (۸۷)۔ وہ اس میں (ہمیشہ ہمیش) پڑے رہنے والے ہیں،

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا

نہ اُن پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُنھیں مہلت دی جائے گی (۸۸)۔ البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ

کرلیں اور (اپنے کو) درست کرلیں، سو بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحم والا ہے (۸۹)۔ بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ

جن لوگوں نے بعد اپنے ایمان (لانے) کے کفر اختیار کیا پھر کفر میں آگے بڑھتے رہے اُن کی توبہ ہرگز نہیں قبول کی

تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَ

جائے گی، اور یہی لوگ تو گمراہ ہیں (۹۰)۔ بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور وہ مرگئے اس حال میں کہ

هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ

وہ کافر تھے سو ان میں سے کسی سے ہرگز نہ قبول کیا جائے گا زمین بھر (بھی) سونا اگرچہ وہ اُسے معاوضہ میں دینا

افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾

چاہے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے اور جن کے لئے کوئی بھی مددگار نہ ہوں گے (۹۱)۔

ع ۹ ۱۱ ۱۷

توضیحی ترجمہ

اُن (کی کتابوں) کے درمیان اور ہم اُسی (اللہ) کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔

(۸۵) اور (اب جب کہ خدا کا دین 'اسلام' اپنی مکمل صورت میں آچکا اب) جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین چاہے گا تو وہ اُس سے ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا اور (ایسا کرنے پر) وہ شخص آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا (یعنی ثواب و کامیابی سے قطعاً محروم)

(۸۶) کیسے (اور کیوں کر) اللہ ہدایت دے گا ایسے لوگوں کو جنھوں نے کفر اختیار کرلیا اپنے ایمان کے بعد (جو وہ اپنے نبی پر لائے تھے) اور اس گواہی کے بعد کہ جو وہ دے چکے تھے کہ (جو رسول، اللہ کی پہلے نازل کردہ کتاب کی تصدیق کرتا آئے ہم مانیں گے کہ وہ) رسول برحق ہے، اور (مزید یہ کہ) اُن کے پاس کھلی نشانیاں (اُس کی صداقت وحقانیت کی بھی) آچکی تھیں (جان لو کہ) اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

(۸۷) ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ اُن پر اللہ کی، فرشتوں کی، اور انسانوں کی سب کی لعنت ہو (اور اس کے نتیجہ میں وہ رحمت الٰہی سے دور ہوں اور جہنم میں ڈالے جائیں)

(۸۸) (ایسی جہنم میں) جس میں وہ ہمیشہ ہمیش پڑے رہیں گے، نہ (کسی وقت) اُن پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُن کو (وہاں اس عذاب سے تھوڑی سی بھی) مہلت ملے گی۔

(۸۹) البتہ جو لوگ (وقت رہتے) توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں (تو اللہ اُن کو معاف فرما دے گا) بے شک اللہ خوب بخشنے والا ہے، خوب رحم کرنے والا ہے۔

(۹۰) وہ لوگ جنھوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کو اختیار کیا (یعنی حق کو مان کر اور سمجھ بوجھ کر اُس کا انکار کرتے رہے) پھر اس کفر میں بڑھتے رہے (یعنی دوامی طور پر وہ اس میں پڑے رہے اور ایمان نہیں لائے) تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی، اور (اصل میں) یہی لوگ پکے گمراہ ہیں۔

(۹۱) وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور اسی کفر کی حالت میں اُنھیں موت آگئی (تو ان کے لئے نجات و مغفرت کے سارے راستے بند ہوگئے) اب اگر وہ (قیامت کے دن) معاوضہ میں (اور فدیہ کے طور پر) زمین بھر سونا بھی دینا چاہیں تو قبول نہیں کیا جائے گا (یعنی اگر بالفرض وہ قیامت کے دن پوری کی پوری زمین کے برابر سونے کے مالک ہوں اور وہ اپنی جان چھڑانے اور عذاب سے بچنے کے لئے سب کا سب فدیہ کے طور پر دینا چاہیں تو بھی قبول نہیں کیا جائے گا) یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب (تیار کیا گیا) ہے، اور جن کا کوئی مددگار وحامی بھی نہ ہوگا (جو اُن کو اس عذاب سے چھٹکارا دلا سکے)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا

جب تک اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کرو گے (کامل) نیکی (کے مرتبہ) کو نہ پہونچ سکو گے، اور جو

مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا

کچھ بھی کسی چیز سے خرچ کرتے رہتے ہو، اللہ اُس سے خوب واقف ہے (۹۲)۔ ہر کھانا بنی اسرائیل

لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ

کے لئے حلال تھا بجز اُس کے جو خود اسرائیل نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا قبل اِس کے کہ توریت اُترے،

قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ

تو آپ کہئے کہ توریت لاؤ اور اُسے پڑھو اگر تم سچے ہو (۹۳)۔ سو جو شخص اس کے بعد اللہ پر جھوٹ گڑھ لے

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ

تو بس ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں (۹۴)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے سچ بات فرما دی ہے تو تم سیدھی

ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا

راہ والے ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کرو اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے (۹۵)۔ سب سے پہلا

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ

مکان جو لوگوں کے لئے وضع کیا گیا وہ، وہ ہے جو مکّہ میں ہے (سب کے لئے) برکت والا اور سارے

اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًی

جہاں کے لئے راہنما ہے (۹۶)۔ اس میں کھلے ہوئے نشان ہیں (ان میں سے ایک) مقامِ ابراہیمؑ

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ

ہے، اور جو کوئی اس میں داخل ہو جاتا ہے وہ امن سے ہو جاتا ہے، اور لوگوں کے ذمہ ہے

كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

حج کرنا اللہ کے لئے اس مکان کا (یعنی) اُس شخص کے ذمہ جو وہاں تک پہونچنے کی طاقت

اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾

رکھتا ہو، اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ سارے جہاں سے بے نیاز ہے (۹۷)۔ آپ کہئے

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ

کہ اے اہلِ کتاب! تم کیوں اللہ کی نشانیوں سے کفر کر رہے ہو درآنحالیکہ اللہ گواہ ہے

توضیحی ترجمہ

(۹۲) تم (کامل) نیکی کی منزل تک نہیں پہونچ سکتے جب تک کہ تم اُن چیزوں میں سے (راہِ خدا میں) نہ خرچ کرو گے جو تمہیں محبوب ہیں، اور تم جو بھی خرچ کرو گے (اچھی یا بری چیز) اللہ اُس سے (بخوبی) واقف ہوگا۔ (یعنی اپنی مرضی سے کسی حلال چیز کو چھوڑ کر اگر تم سمجھتے ہو کہ کمال نیکی حاصل کر لو گے تو یہ ممکن نہیں اس کے لئے تمہیں اپنی محبوب چیزوں کی قربانی دینی ہوگی)

(۹۳) (شریعت محمدیہ میں بعض وہ چیزیں جو توریت کے ذریعہ حرام کر دی گئی تھیں حلال ہو گئیں تو اس پر یہود نے اعتراض کیا اور کہا کہ تم اپنے کو دین ابراہیمؑ پر بتاتے ہو اور وہ چیزیں کھاتے ہو جو ابراہیمؑ کے گھرانے پر حرام تھیں، اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی) توریت نازل ہونے سے قبل کھانے کی تمام چیزیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں سوائے ان کے جن کو اسرائیل (حضرت یعقوبؑ) نے اپنے اوپر (کسی طبی ضرورت یا نذر کے تحت) حرام کر لیا تھا، آپ (اے رسول) کہہ دیجئے کہ (نہیں مانتے تو) توریت لے آؤ اور اُسے پڑھو (بتاؤ اس میں کہاں ہے کہ یہ چیزیں ابراہیمؑ کے وقت سے حرام تھیں) اگر (واقعی) تم سچے ہو۔

(۹۴) اس کے بعد بھی جو لوگ اللہ پر جھوٹ کی تہمت لگائیں (یعنی کہے جائیں کہ فلاں فلاں چیزیں حرام تھیں) حقیقت میں وہی ظالم ہیں۔

(۹۵) آپ (اے رسول) کہہ دیجئے کہ اللہ نے (جو فرمایا) بالکل سچ فرمایا، اب تم (بھی) دین ابراہیم کے تابع ہو جاؤ جو ایک ہی (اللہ) کے ہو رہے تھے اور شرک کے قریب سے بھی نہیں گذرے تھے (جس میں کہ تم مبتلا ہو)

(۹۶) (یہ بھی سمجھ لو کہ بیت المقدس پہلا عبادت خانہ نہیں بلکہ) پہلا وہ گھر جو لوگوں کے لئے (عبادت گاہ) ٹھیرایا گیا وہ (خانۂ کعبہ) ہے جو مکہ میں ہے، برکت سے معمور اور سارے جہاں کے لئے ہدایت کا نشاں۔

(۹۷) اس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں (ان میں سے ایک تو) مقام ابراہیم ہے (جس پر کھڑے ہو کر انھوں نے اس کی تعمیر نو کی تھی اور اس پر آپ کے قدم کے نشان آج تک محفوظ ہیں۔ تفسیر عثمانی) اور (دوسری یہ کہ) جو کوئی اس میں داخل ہو گیا وہ امن پا گیا، اور (اس کی بڑی فضیلت یہ ہے کہ) فرض ہے اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا، جو کوئی (ان میں) وہاں پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، اور جو کوئی نہ مانے تو اللہ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔

(۹۸) آپ (اے رسول) کہہ دیجئے کہ تم کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو جب کہ (تم جانتے ہو کہ) اللہ اس پر گواہ ہے جو

الجزء الرابع ۴

وقف جبرئیل علیہ السلام

عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ

تمہارے کرتوتوں کا(۹۸)۔آپ کہئے کہ اے اہلِ کتاب! جو ایمان لاچکا اُسے تم کیوں اللہ کی راہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ

سے ہٹا رہے ہو، اس (راہ) میں کجی نکال نکال کر، درآنحالیکہ تم (خود) گواہ ہو، اور اللہ تمہارے

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا

کرتوتوں سے بےخبر نہیں ہے(۹۹)۔ اے ایمان والو اگر تم ان لوگوں میں سے کسی گروہ کا

فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

کہنا مان لوگے جنھیں کتاب دی جاچکی ہے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے پیچھے تمہیں کافر بنا کے

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ

چھوڑیں گے(۱۰۰)۔ اور تم کیسے کفر کرسکتے ہو درآنحالیکہ تمہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی

فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ

ہیں اور تمہارے درمیان اس کے رسول موجود ہیں، اور جو کوئی اللہ کو مضبوط پکڑتا ہے وہ ضرور سیدھی

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا

راہ کی طرف ہدایت کیا جاتا ہے(۱۰۱)۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جو اُس سے ڈرنے کا حق

تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا

ہے، اور جان نہ دینا بجز اس حال کے کہ تم مسلم ہو(۱۰۲)۔اور اللہ کی رسّی سب مل کر مضبوط تھامے رہو

وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

اور باہم نااتفاقی نہ کرو، اور اللہ کا یہ انعام اپنے اوپر یاد رکھو کہ جب تم (باہم) دشمن تھے تو اُس نے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ

تمہارے قلوب میں اُلفت ڈال دی، سو تم اس کے انعام سے (آپس میں) بھائی بھائی بن گئے اور تم

عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو اُس نے تمہیں اُس سے بچا لیا، اسی طرح اللہ اپنے احکام

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

کھول کر سناتا رہتا ہے تاکہ تم راہ یاب رہو(۱۰۳)۔اور ضرور ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت رہے

توضیحی ترجمہ

کچھ تم کرتے ہو۔(یعنی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں)

(۹۹) آپ (اے رسول! یہ بھی) کہہ دیجئے کہ تم کیوں لگے رہتے ہو اُن کو اللہ کی راہ سے ہٹانے میں جو ایمان لا چکے ہیں اس میں (فرضی) عیب نکال کر، حالانکہ تمہارے ضمیر خود گواہی دیتے ہیں (کہ اسلام دین حق ہے) اور اللہ بےخبر نہیں ہے تمہارے (ہیر پھیر کے) کاموں سے۔(وہ وقت پر اس کی سزا دے گا)

(۱۰۰) اے ایمان والو! (ہوشیار ہوجاؤ) اگر تم ان اہل کتاب کے کسی فرقہ کے کہنے میں آ ؤگے تو یہ تم کو تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر سے کافر بنا ڈالیں گے۔

(۱۰۱) اور (ظاہر ہے کہ) تم کفر (یا کفر کا کوئی کام) کیسے کرسکتے ہو جب کہ تم پر اللہ کی آیات تلاوت کی جارہی ہیں (یعنی تمہارے پاس قرآن موجود ہے) اور تمہارے پاس اس کے رسول (یا اُن کے سنن و آثار) ہیں، اور جو شخص اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھام لے (اور اس کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرے) وہ یقیناً راہ مستقیم کی ہدایت پا گیا۔

ع ۱۰ / ۱

(۱۰۲) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے، اور (اس بات کا خیال رکھنا کہ) تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر اسلام پر ہونے کی حالت میں۔

(۱۰۳) اور (مسلمانو!) سب مل کر مضبوطی سے پکڑ و اللہ کی رسی کو، اور باہم پھوٹ مت ڈالو (یا ٹکڑیوں میں مت بٹو) اور اپنے اوپر اللہ کا (یہ) احسان یاد رکھو کہ (ایک وقت تھا) جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس (اللہ ہی) نے تمہارے دلوں میں آپسی اُلفت ڈالی، تو تم اُس کے فضل سے (آپس میں) بھائی بھائی ہوگئے، اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) تم (اپنے کفر و عصیان کی بنا پر) دوزخ کے گڑھے کے بالکل کنارے پر (پہونچ چکے) تھے تو اُسی نے تمہیں (دین اسلام اور شریعت اسلامی مرحمت فرما کر) اس (میں گرنے) سے بچالیا، اسی طرح اللہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے اپنی آیتیں تاکہ تم راہ یاب ہو (اور ہمیشہ ٹھیک راستہ پر چلتے رہو، ایسی غلطی دوبارہ نہ کرو، اور کسی شیطان کے بہکانے سے استقامت کی راہ نہ چھوڑو)

(۱۰۴) اور (دیکھو) تمہارے درمیان ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جس کے افراد

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

جوتم کو نیکی کی طرف بلایا کرے اور بھلائی کا حکم دیا کرے اور بدی سے روکا کرے، اور

الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

پورے کامیاب یہی تو ہیں (۱۰۴)۔ اور اُن لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنھوں نے بعد اس

تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

کے کہ اُنھیں شواہد پہونچ چکے تھے باہم تفریق کرلی اور مختلف ہوگئے، عذابِ عظیم اُنھیں کو تو

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ

ہوتا ہے۔(۱۰۵)۔ اُس روز (جس روز) بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے،

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

پھر جن کے چہرے سیاہ ہونگے (اُن سے کہا جائے گا کہ) کیا تم ہی کافر ہوگئے تھے اپنے

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

ایمان کے بعد؟ سو عذاب چکھو اپنے اپنے کفر کی پاداش میں (۱۰۶)۔ اور جن کے چہرے

ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے، اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے (۱۰۷)۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا

یہ اللہ کی آیتیں ہیں، ہم اِنھیں تم کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں، اور اللہ مخلوقات پر ظلم

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ

نہیں چاہتا (۱۰۸)۔ اور اللہ ہی کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ

ہی کی طرف (سارے) اُمور لوٹائے جائیں گے (۱۰۹)۔ تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ

پیدا کی گئی ہے تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اہل کتاب بھی

اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ

اگر ایمان لے آتے تو اُن کے حق میں بہت خوب ہوتا، اُن میں سے کچھ تو ہیں ایمان والے مگر اکثر اُن میں سے

توضیحی ترجمہ

(اپنے قول وعمل سے لوگوں کو) نیکی (یعنی قرآن وسنت) کی طرف بلائیں، اور اُن کو اچھے کاموں کا حکم دیں اور بُرائی سے روکیں، اور (جو ایسا کریں گے کہ اپنے میں ایک جماعت ایسی بنائیں گے) وہی ہوں گے فلاح یاب وبامراد۔

(۱۰۵) اور (دیکھو) اُن (یہود ونصاریٰ) کی طرح نہ ہوجانا جو (اصول شرع میں) باہم تفرقہ اور اختلاف میں پڑے (اُس وقت) جب کہ اُن کے پاس واضح ہدایات آچکی تھیں (اور اس اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں بچی تھی) اور وہ وہ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب (تیار) ہے۔

(۱۰۶) (یہ عذاب اُنھیں قیامت کے دن دیا جائے گا) جس دن کہ کچھ (لوگوں کے) چہرے (ایمان وتقوے کے نور سے) چمک رہے ہوں گے اور کچھ (لوگوں کے) چہرے (کفر ونفاق یا فسق وفجور کی سیاہی سے) کالے سیاہ ہوں گے۔ جن کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے (اُن سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ اب اپنے کفر کا عذاب چکھو۔

(۱۰۷) اور وہ جن کے چہرے چمک رہے ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے (اور جنت اسی محلِ رضا ومحلِ رحمت کا نام ہے) اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

(۱۰۸) (اے نبیؐ) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم آپ کو صحیح صحیح طور پر پڑھ کر سنا رہے ہیں، اور اللہ مخلوقات پر ظلم نہیں کرنا چاہتا (اسی لئے پہلے سے آگاہ کر رہا ہے)

(۱۰۹) اور (یاد رہے:) اللہ ہی کا ہے جو کچھ بھی آسمانوں وزمین میں ہے، اور اللہ ہی کی طرف (سارے) معاملات لوٹائے جائیں گے۔

ع ۱۱ / ۸ / ۲

(۱۱۰) تم (اے امت محمدیہؐ) بہترین اُمت ہو (دنیا میں پیدا ہونے والی تمام امتوں میں) پیدا کئے گئے ہو لوگوں (کی بھلائی) کے لئے (تمہاری اس افضلیت وخصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ) تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو (جس میں توحید، رسالت اور کتابوں پر ایمان شامل ہے) اور اگر اہلِ کتاب بھی (تمہاری طرح) ایمان لے آتے تو اُن کے حق میں بہتر ہوتا (اور وہ بھی تمہاری طرح خیر الامم میں شامل ہوتے) اُن (اہل کتاب خصوصاً یہودی لوگوں) میں کچھ ایمان والے بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ

نافرمان ہیں (۱۱۰)۔ وہ تم کو بجز خفیف اذیت کے کوئی ضرر نہ پہونچا سکیں گے، اور اگر وہ تم سے مقابلہ کریں گے تو تمہیں

الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا

پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے، پھر اُن کو مدد بھی نہ پہونچ سکے گی (۱۱۱)۔ اُن پر لیس دی گئی ہے ذلت خواہ کہیں بھی وہ

اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ

پائے جائیں، سوا اس کے کہ اللہ کی طرف سے کوئی عہد ہو، یا لوگوں کی طرف سے کوئی عہد ہو، اور وہ غضبِ

اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

الٰہی کے مستحق ہو گئے ہیں، اور اُن پر پستی لیس دی گئی، یہ (سب) اس سبب سے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ

کے منکر ہو جاتے تھے اور نبیوں کو بلا وجہ قتل کر ڈالتے تھے۔ یہ (سب) اس سبب سے ہوا کہ انھوں نے

كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ

نافرمانی کی اور حدود سے نکل نکل جاتے تھے (۱۱۲)۔ سب یکساں نہیں، انھیں اہل کتاب میں ایک جماعت

يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

قائم ہے، یہ لوگ اللہ کی آیتوں کو اوقاتِ شب میں پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں (۱۱۳)۔ یہ اللہ اور

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں اور اچھی باتوں کی

يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا

طرف دوڑتے ہیں، یہی لوگ نیکوکاروں میں سے ہیں (۱۱۴)۔ اور جو بھی نیک کام یہ کریں گے اس سے

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

ہرگز محروم نہ کیے جائیں گے، اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے (۱۱۵)۔ بے شک جن لوگوں

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ

نے کفر (اختیار) کیا ہرگز اُن کے ذرا بھی کام اللہ کے مقابلے میں نہ اُن کے مال آئیں گے نہ اُن

شَـيْـــًٔـا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا

کی اولاد، اور یہی لوگ تو دوزخ والے ہیں اُس میں (ہمیشہ) پڑے رہیں گے (۱۱۶)۔ یہ جو کچھ

توضیحی ترجمہ

فاسق ہیں۔

(۱۱۱) یہ (موجودہ یہودی) تم کو (جب تک تم ان اوصاف کے ساتھ متصف ہو) کوئی بڑا نقصان نہ پہونچا سکیں گے سوائے معمولی اذیت کے (یعنی زبانی ستانے کے، جیسے گالی گلوج، افترا پردازی، بہتان تراشی یا زبانی دھمکی وغیرہ) اور اگر (کسی طرح ہمت کر کے) تم سے لڑنے آئیں گے تو پیٹھ دکھا جائیں گے، اور کوئی اُن کی مدد کے لئے بھی نہ آئے گا (جن کے بل پر یہ لڑنے کی ہمت کریں گے)

(۱۱۲) ان پر ذلت و بے قدری جما دی گئی ہے (خواہ) وہ کہیں بھی ہوں، سوائے اس کے کہ اللہ کے عہد سے یا انسانوں کے عہد سے اُنھیں پناہ مل جائے (یعنی اس ذلت و ہزیمت سے بچنے کے دو ہی راستے ان کے لئے ہیں، یا تو اللہ سے اپنا معاملہ ٹھیک کر لیں یا کسی انسانی گروہ کا عہد و ذمہ اُنھیں میسر آ جائے (جیسے اس زمانہ میں یو، این او کا میسر آیا ہوا ہے، اپنے بل بوتے یہ کچھ نہیں کر سکتے) یہ اللہ کے غضب کے مستحق ہو گئے ہیں اور ان پر بے بسی و محتاجی مسلط کر دی گئی، یہ اس وجہ سے کہ یہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے رہے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں، اور یہ اس لئے ہے کہ یہ نافرمانی کرتے رہے ہیں اور (طاعت و عبدیت کے) حدود سے تجاوز کرتے رہے ہیں۔

(۱۱۳) اہل کتاب میں سارے کے سارے یکساں نہیں ہیں، ان میں ایک گروہ (ایسا بھی) ہے جو (راہِ راست پر) قائم ہے، یہ لوگ آیاتِ الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں راتوں کو، اور سجدے کرتے ہیں (یعنی نماز پڑھتے ہیں)

(۱۱۴) یہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، اور نیک کاموں میں سبقت (لے جانے کی کوشش) کرتے ہیں، اور یہ (بلا شبہ) ان میں سے ہیں جو نیک کردار ہیں۔

(۱۱۵) اور جو بھی نیک کام یہ کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی (ان کو اس کا پورا پورا بدلہ ملے گا) اور اللہ اہل تقویٰ (پرہیزگاروں) کو خوب جانتا ہے۔

(۱۱۶) وہ لوگ جنھوں نے کفر اختیار کر لیا ہے (قیامت میں) نہ اُن کے کام آئیں گے اُن کے مال نہ اُن کی اولاد، اللہ کے مقابلے میں، اور (سمجھ لو کہ) وہ دوزخی ہیں (وہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۱۱۷) یہ (کافر) جو کچھ (اپنے نزدیک کار خیر میں)

يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ

اس دنیوی زندگی میں خرچ کرتے ہیں، اُس کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے ایک ہوا ہے جس میں سخت سردی ہے (اور) وہ ایسے

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ

لوگوں کی کھیتی کو لگ جائے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کر رکھا ہے، پھر وہ (ہوا) اس (کھیتی) کو برباد کردے، تو اللہ نے اُن پر ظلم

لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (۱۱۷)۔ اے ایمان والو! اپنوں کے سوا (کسی کو) گہرا دوست نہ بناؤ، وہ

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ

لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی بات اُٹھا نہیں رکھتے، اور تمہارے دکھ پہونچنے کی آرزو رکھتے ہیں، بُغض تو اُن کے

بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ

مونہوں سے ظاہر ہو پڑتا ہے، اور جو کچھ وہ اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اور بھی بڑھ کر ہے، ہم تو تمہارے لئے

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ

نشانیاں کھول کر ظاہر کر چکے ہیں، اگر تم عقل رکھتے ہو (۱۱۸)۔ تم تو ایسے ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو اور یہ تم سے ذرا محبت نہیں رکھتے،

وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا

تم کتاب (آسمانی) پر اُس کے کُل کے کُل پر ایمان رکھتے ہو، اور یہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے، اور جب

اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ

الگ ہوتے ہیں تو تم پر (شدتِ) غیظ سے اُنگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ تم غیظ میں مرتے رہو،

مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ

بے شک اللہ دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے (۱۱۹)۔ اگر تمہیں کوئی اچھی حالت پیش کی جاتی ہے تو یہ ان لوگوں کو دکھ پہونچاتی

تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ

ہے، اور اگر تم پر کوئی بُری حالت آپڑتی ہے تو یہ اس سے خوش ہوتے ہیں، اور اگر تم صبر و تقویٰ اختیار کئے رہو تو تم

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا

کو ان کی چالیں ذرا بھی نقصان نہ پہونچا سکیں گی، بے شک اللہ اُن کے اعمال پر (پورا) احاطہ رکھتا ہے (۱۲۰)۔

يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور (وہ وقت یاد کیجئے) جب آپ صبح کو اپنے گھر والوں (کے پاس) سے نکلے لے جاتے ہوئے مسلمانوں کو

ع ۱۲ / ۱۱ / ۲

توضیحی ترجمہ

اس دنیوی زندگی میں خرچ کرتے ہیں (وہ سب بیکار جاتا ہے) اس کی مثال بس ایسی ہے جیسے ایک پالے والی ہوا ہو اور ایک ایسی قوم کی کھیتی کو جا لگے جس نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہو، پھر وہ اُسے تباہ کردے، تو اللہ نے اُن پر ظلم نہیں کیا یہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔ (یعنی ان لوگوں نے اپنے کفر و سرکشی سے جو ظلم اپنی جانوں پر کیا ہے وہ پالہ بھری ہوا کی طرح ہے جو ان کی اس نیک عمل کی کھیتی کو بھسم کر کے رکھ رہی ہے، اس لئے ان کی خیر خیرات کا کام نہ آنا اللہ کی طرف سے کوئی ظلم یا بے انصافی نہیں ہوگی اور وہ خود ہی اپنے اعمال کی بے ثمری کے ذمہ دار ہوں گے)

(۱۱۸) اے ایمان والو! اپنوں کے سوا کسی کو اپنا رازدار و بھیدی نہ بناؤ (کیونکہ تمہارے راز معلوم ہونے پر) یہ کوئی کسر تمہیں نقصان پہونچانے میں اُٹھا کر نہ رکھیں گے، یہ (دشمنانِ اسلام) ہر اُس بات کے آرزو مند ہیں جس سے تمہیں نقصان پہونچے، اُن کا بُغض تو اُن کے مونہوں سے (یعنی قول سے) ظاہر ہو چکا، اور جو کچھ (تمہارے خلاف) ان کے سینوں (یعنی دلوں) میں ہے وہ اس سے (کہیں) بڑھ کر ہے، ہم تمہارے سامنے علامات ظاہر کر رہے ہیں اگر تم سمجھدار ہو (تو غور کرو اور اُن سے فائدہ اُٹھاؤ)

(۱۱۹) (دیکھو) یہ تم ہی ہو جو اُن سے محبت رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے محبت نہیں رکھتے جبکہ تم تمام (آسمانی) کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (جس میں ان کی کتابیں بھی شامل ہیں، اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے، بلکہ خود اپنی کتابوں پر بھی ان کا ایمان صحیح نہیں، تو ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ تم سے محبت کرتے اور تم ان سے بیزار رہتے، مگر یہاں معاملہ برعکس ہے) اور جب یہ تمہارے سامنے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (بھی تو) ایمان رکھتے ہیں، اور جب (تم سے الگ) اکیلے ہوتے ہیں تو (اسلام کا عروج اور اپنی مجبوری پر) غصہ کے مارے (دانت پیستے اور) اپنی انگلیاں چباتے ہیں، آپ (اے رسول) کہہ دیجئے کہ مر جاؤ اپنے غصہ میں! (تمہاری مراد پوری نہیں ہوگی) اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید اور راز کو خوب جانتا ہے (اس نے تمہارے دلوں کے کینہ اور عداوت کو کھول کر بیان کر دیا ہے)

(۱۲۰) (سنو! ان کے دلوں کا معاملہ یہ ہے کہ) تمہیں اگر کوئی بھلائی چھو کر بھی گذرتی ہے تو یہ اُنہیں دکھ دیتی ہے، اور اگر کوئی پریشانی یا مصیبت پہونچتی ہے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں (یاد رکھو) اگر تم صبر کرو (یعنی مضبوطی اور استقامت کے ساتھ دین اور اس کے تقاضوں پر جمے رہو) اور پرہیزگاری اختیار کئے رہو تو ان کی چالیں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتیں (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔

(۱۲۱) اور (اے نبی! یاد ہے وہ وقت) جب آپ نکلے تھے صبح کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس سے اور مسلمانوں کو متعین کر رہے تھے

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢١﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ

قتال کے لئے مناسب مقامات پر، اور اللہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے (۱۲۱)۔ جب تم میں سے دو جماعتیں

مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ ہمت ہار دیں درآنحالیکہ اللہ دونوں کا مددگار تھا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا

رکھنا چاہئے (۱۲۲)۔ اور یقیناً اللہ نے تمہاری نُصرت کی بدر میں حالانکہ تم پست تھے، تو اللہ سے ڈرتے رہو،

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ

عجب کیا کہ شکر گذار بن جاؤ (۱۲۳)۔ (وہ وقت یاد کیجئے) جب آپ مؤمنین سے کہہ رہے تھے کہ کیا یہ تمہارے

اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾

لئے کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہاری مدد تین ہزار اُتارے ہوئے فرشتوں سے کرے (۱۲۴)۔

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ

کیوں نہیں، بشرطیکہ تم نے صبر و تقویٰ قائم رکھا، اور اگر وہ تم پر فوراً آپڑیں گے تو تمہارا پروردگار تمہاری مدد

رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ

پانچ ہزار نشان کئے ہوئے فرشتوں سے کرے گا (۱۲۵)۔ اور یہ تو اللہ نے اس لئے کیا کہ تم خوش ہو جاؤ

اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا

اور تمہیں اس سے دل جمعی حاصل ہو جائے، ورنہ نصرت تو بس زبردست اور حکمت والے اللہ ہی کی

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١٢٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ

طرف سے ہے (۱۲۶)۔ (اور یہ نصرت اس غرض سے تھی) تاکہ کفر کرنے والوں میں سے ایک گروہ کو

كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿١٢٧﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ

ہلاک کر دے یا اُنھیں خوار کر دے کہ وہ ناکام ہو کر واپس ہو جائے (۱۲۷)۔ آپ کو اس امر میں کوئی دخل

شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَ

نہیں (اللہ) خواہ اُن کی توبہ قبول کرے، خواہ اُنھیں عذاب دے، اس لئے کہ وہ ظالم ہیں (۱۲۸)۔ اور

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

اللہ ہی کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، وہ جسے چاہے بخش دے اور

توضیحی ترجمہ

جنگ (احد) کے لئے مناسب جگہوں پر، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے (اس وقت بھی سن رہا تھا اور جان رہا تھا)

(۱۲۲) جب تم میں کی دو جماعتوں (قبیلہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ) نے (دل میں) سوچا کہ ہمت ہار دیں، لیکن اللہ ان کا مددگار تھا (اس نے ان کی مدد کی) اور اللہ ہی پر ایمان والوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔

(۱۲۳) اور اللہ ہی نے تمہاری مدد کی تھی (جنگ) بدر میں بھی جبکہ تم کمزور (اور بے سرو سامان) تھے، اس لئے اللہ ہی سے ڈرو (نہ کہ اور کسی سے) تاکہ تم شکر گذار بن جاؤ۔ (اور یہ شکر گزاری باعث نصرت و امداد ہو)

(۱۲۴) (اور اس وقت) جب کہ (میدان بدر میں اس خبر کے اُڑنے کے بعد کہ غنیم کو زبردست کمک پہونچ گئی ہے) آپ مؤمنین سے (تسلی کے یہ الفاظ) کہہ رہے تھے، کہ کیا (آسمان سے) تین ہزار فرشتے اتار کر اللہ تعالیٰ کا تمہاری مدد کرنا کافی نہ ہوگا۔

(۱۲۵) (یہی نہیں) بلکہ اگر تم نے (اس جنگ احد کے موقع پر بھی) صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا اور تقوے پر قائم رہے (یعنی کوئی نافرمانی نہیں کی تو) اگر وہ تم پر ابھی فی الفور ٹوٹ پڑیں تب (بھی فکر و پریشانی کی ضرورت نہیں) تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جن کی خاص علامتیں ہوں گی۔ (جن سے تم انہیں پہچان سکو گے)

(۱۲۶) (یہاں یہ اہم اور ضروری بات سمجھ لو کہ) یہ (سب غیبی سامان غیر معمولی طور پر ظاہری اسباب کی صورت میں) تو اس لئے (مہیا) کیا گیا کہ تم خوش ہو اور تمہارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو، اور جہاں تک مدد کا سوال ہے وہ تو صرف اور صرف خدائے غالب و حکیم کی طرف سے ہی ہو سکتی ہے (نہ فرشتوں کے بس میں کچھ ہے اور نہ اللہ کی مدد اسباب کی پابند ہے)

(۱۲۷) (یہ امداد الٰہی تمہاری دلجمعی و تسکین کے لئے کی گئی تھی اور وہ اس غرض سے تھی) تاکہ (تمہارے ذریعہ) کاٹ ڈالے کافروں کے ایک حصہ کو یا اُنھیں ذلیل و خوار کر دے (تمہارا قیدی بنا کر) اور پھر (جو بچے ہوں) وہ ناکام و نامراد لوٹیں۔

(۱۲۸) آپ کو (اے نبی) اس امر میں کوئی دخل نہیں (اللہ) ان کو (اپنی رحمت سے) توبہ کی توفیق دے، یا انھیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں (اس جنگ احد میں نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے اور چہرۂ مبارک بھی زخمی ہوا تو آپ نے فرمایا: ''وہ قوم کس طرح فلاح یاب ہوگی جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا'' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی، اور یہ یاد دلایا گیا کہ مشیت الٰہی میں کسی کو دخل نہیں، یہاں تک کہ مقرب ترین بندے کو بھی نہیں)

(۱۲۹) (اور یاد رکھنا چاہئے کہ) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، (یہ اس کا اختیار ہے) وہ جسے چاہے بخشے، اور

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جسے چاہے عذاب دے، اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (۱۲۹)۔ اے ایمان والو! سود کئی کئی

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

حصہ بڑھا کر نہ کھاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پا جاؤ (۱۳۰)۔ اور اُس آگ سے ڈرو جو کافروں کے

تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

لئے تیار کی گئی ہے (۱۳۱) اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے (۱۳۲)۔ اور مغفرت کی

وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

طرف جو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے دوڑو اور جنت کی طرف (دوڑو) جس کا عرض سارے آسمان اور

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ

زمین ہیں، اور جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے (۱۳۳)۔ یہ وہ لوگ ہیں جو فراغت اور تنگی (دونوں) میں

يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ

خرچ کرتے ہیں اور غصہ کے پی جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اور اللہ احسان کرنے

عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا

والوں کو دوست رکھتا ہے (۱۳۴)۔ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی بے جا حرکت کر بیٹھتے یا اپنی ہی جان پر کوئی ظلم

فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ

کر ڈالتے ہیں تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں اور اپنے گناہوں سے معافی طلب کرنے لگتے ہیں اور کون معاف کر سکتا

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ

ہے گناہوں کو بجز اللہ کے؟ اور یہ (لوگ) اپنے کئے ہوئے پر ہٹ نہیں کرتے درآنحالیکہ وہ جان رہے

هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ

ہوں (۱۳۵)۔ ایسے لوگوں کی جزا اُن کے پروردگار کی طرف سے بخشش ہے، اور (بہشت کے) باغ ہیں،

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

جن کے نیچے ندیاں پڑی بہہ رہی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ (ہمیش) رہیں گے، اور کام کرنے والوں کے لئے کیسا اچھا

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

معاوضہ ہے (۱۳۶)۔ یقیناً تم سے قبل (مختلف) طریقے (والے) گزر چکے ہیں، سو تم روئے زمین پر چلو پھرو اور دیکھ لو کہ

توضیحی ترجمہ

جسے چاہے عذاب دے، اور اللہ (اپنی شان کے اعتبار سے تو) غفور رحیم ہے۔ (وہ ان کو بھی بخش سکتا ہے، جن کے لئے آپ بددعا کرنا چاہتے تھے اور ایسا ہی ہوا بھی اُن میں سے بعض کو توفیق قبول اسلام ملی)

(۱۳۰) اے ایمان والو! سود مت کھاؤ (یعنی نہ لو اصل سے) کئی حصے زائد، اور اللہ سے ڈرو تا کہ تمہیں فلاح (دنیوی و آخری) ملے۔ (غزوۂ احد میں ناکامی کی ایک بڑی وجہ مسلم فوج کے ایک حصہ کی حبّ مال اور طمع دنیا تھی، بظاہر اسی لئے اس موقع پر اس کی بھیانک شکل سود سے دور رہنے کی ہدایت دی گئی)

(۱۳۱) اور (دوزخ کی) اس آگ سے بچو جو (اصلاً) کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (دیکھو کہیں تم کافروں کے سے اعمال کر کے اپنے کو اس کی لپیٹ میں نہ لے آنا)

(۱۳۲) اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے (یعنی رحمتِ الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ اللہ اور رسول کی اطاعت ہے)

(۱۳۳) اور اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اُس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے (یعنی وہ بے انتہا وسیع ہے) اور جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

(۱۳۴) (وہ پرہیزگار کون ہیں؟) یہ وہ لوگ ہیں جو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں (ہر حال میں) خوش حالی میں بھی اور تنگی میں بھی، اور (ان میں یہ صفات ہوتی ہیں) وہ غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کیا کرتے ہیں، اور اللہ (ایسوں کو محسنین (کا درجہ دیتا ہے اور اُن) کو محبوب رکھتا ہے۔

(۱۳۵) اور وہ (پرہیزگار) لوگ وہ ہیں کہ جب کسی کھلی برائی کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں (جس کا اثر دوسروں پر پڑتا ہو) یا خود اپنے آپ پر ظلم کر ڈالتے ہیں (یعنی ایسے گناہ کا ارتکاب کر جاتے ہیں جس کا نقصان ان کی ذات تک ہی محدود ہوتا ہے) تو (فوراً) اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور اپنے گناہوں پر معافی مانگتے ہیں، اور (فی الواقع) کون ہے اللہ کے سوا گناہوں کا بخشنے والا؟ (یعنی گناہوں پر معافی صرف اللہ سے مانگو، کوئی پیغمبر، پیر، ولی، یا کوئی بزرگ گناہ معاف نہیں کر سکتا) اور وہ (اس کے بعد) اپنے (برے) فعل پر جمے نہیں رہتے جانتے بوجھتے۔ (یعنی لاعلمی میں یا غلطی سے ان سے وہ گناہ پھر ہو سکتا ہے، لیکن ہٹ دھرمی سے جان بوجھ کر نہیں)

(۱۳۶) ان (صفات کے حامل) لوگوں کی جزا اُن کے رب کی جانب سے مغفرت ہے اور (جنت کے) وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور (دیکھو) کیا بہترین صلہ ہے ان نیک عمل کرنے والوں کا۔

(۱۳۷) تم سے پہلے بھی (قوموں کے ساتھ) ایسے واقعات گزر چکے ہیں، ذرا دنیا میں چل پھر کر دیکھو کہ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١٣٧﴾ هَٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى

جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ہے (۱۳۷)۔ یہ ایک اعلان ہے (سارے) لوگوں کے لئے اور

وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ

ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ونصیحت ہے (۱۳۸)۔ اور نہ ہمت ہارو اور نہ غم کرو، تم ہی غالب

الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ

ہوگے اگر تم مومن رہے (۱۳۹)۔ اگر تمہیں کوئی زخم پہونچ جائے تو ان لوگوں کو بھی ایسا ہی زخم

مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

پہونچ چکا ہے، اور ہم ان ایام کی اُلٹ پھیر تو لوگوں کے درمیان کرتے ہی رہتے ہیں، تاکہ اللہ

وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا

ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے کچھ کو شہید بنائے، اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں

يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ

رکھتا (۱۴۰)۔ اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو میل کچیل سے صاف کردے اور کافروں کو

الْكَافِرِينَ ﴿١٤١﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ

مٹادے (۱۴۱)۔ شاید تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں جا داخل ہوگے حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے

الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ

اُن لوگوں کو جانا ہی نہیں جنھوں نے جہاد کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو جانا (۱۴۲)۔ اور تم تو موت کی تمنا

الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿١٤٣﴾

کررہے تھے قبل اس کے کہ اس کے سامنے آؤ، سو اس کو تو اب تم نے کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا (۱۴۳)۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِن مَّاتَ

اور محمد تو بس ایک رسول ہی ہیں، ان سے قبل اور بھی رسول گزر چکے ہیں، سو اگر یہ وفات پاجائیں یا

أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ

قتل ہوجائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں واپس چلے جاؤگے، اور جو کوئی بھی اُلٹے پاؤں واپس چلا جائے گا

فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴿١٤٤﴾ وَمَا كَانَ

وہ اللہ کا کچھ بھی نقصان نہ کرے گا، اور اللہ عنقریب شکر گزاروں کو بدلہ دے گا (۱۴۴)۔ اور ممکن نہیں کسی

ع ١٤ ١٤ ٥

توضیحی ترجمہ

(دینِ حق کو) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا (اور اس سے عبرت حاصل کرو)

(۱۳۸) یہ (قرآن) ایک اعلان نامہ اور بیان ہے (ساری دنیا کے) لوگوں کے لئے اور ہدایت ونصیحت ہے تقوے والوں کو لئے۔ (یعنی اس سے فائدہ وہی اُٹھاسکتے ہیں جن کے دلوں میں خوفِ خدا موجود ہو)

(۱۳۹) (اے ایمان والو!) نہ ہمت ہارو، اور نہ غمگین ہو، تم ہی غالب وسربلند ہوگے، بشرطیکہ تم (حقیقی) مومن رہو۔

(۱۴۰) اگر تمہیں (اس جنگ احد میں) کوئی زخم پہونچا (یا عارضی ہزیمت کی تکلیف پہونچی) تو ایسا ہی زخم انھیں پہونچ چکا ہے (جنگ بدر میں) اور ایسے دنوں کو ہم لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں (اور اس وقت اس زک کے پہنچانے کے کچھ مقصد تھے، ایک یہ) کہ اللہ اُن لوگوں کو (لوگوں کی دانست میں) جان لے جو ایمان والے ہیں (یعنی حقیقی ایمان والوں کی ثابت قدمی منظرِ عام پر آجائے اور لوگ اس کے گواہ ہوں) اور یہ کہ تم میں سے کچھ کو (راہِ حق کا) شہید بنائے۔ (یعنی شہادت حاصل کرنے کا موقع دے) اور (یاد رکھو) اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ (لہٰذا یہ سمجھنا غلط ہوگا کہ کافروں کی طرح ایمان والوں کو بھی زخم پہنچنے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے یہاں کافر ومومن برابر ہیں)

(۱۴۱) اور (ایک مقصد اس کا یہ تھا) کہ اللہ ایمان والوں کو میل کچیل سے پاک کرے اور کافروں کو مٹادے۔ (اس عارضی کامیابی پر اور زیادہ مغرور کرکے)

(۱۴۲) کیا تم کو (اے اصحاب رسول) یہ گمان ہے کہ تم جنت (کے اعلیٰ مقام پر) پہونچ جاؤگے (ایسے ہی بغیر کسی امتحان یا آزمائش کے) جبکہ اللہ نے ابھی دیکھا اور پرکھا بھی نہیں کہ تم میں سے کون جہاد کرتا ہے اور (پھر) کون (اس میں) ثابت قدم رہتا ہے۔

(۱۴۳) اور تم تو شہادت کی آرزو کر رہے تھے جنگ سے پہلے (اب اس سے ڈرنا کیسا؟) وہ اب تمہارے سامنے ہے اور تم نے اس کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کرلیا۔

(۱۴۴) (اس جنگ میں افواہ اُڑائی گئی تھی کہ حضرت محمد ﷺ قتل کردیے گئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی) اور محمد بس ایک رسول ہی تو ہیں (کوئی خدا نہیں، ایک دن انھیں بھی وفات پانا ہے) اُن سے پہلے اور بھی رسول (آئے ہیں اور) گزر چکے ہیں، اگر یہ (محمدؐ) وفات پاجائیں یا قتل کردیے جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں (اپنے دین سے) پھر جاؤگے، اور (سن لو) جو کوئی اُلٹے پاؤں واپس چلا جائے گا وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا، اور (جہاں تک صبر واستقامت اختیار کرکے عملی شکر کا تعلق ہے تو) اللہ تعالیٰ جلد ہی شکر گزاروں کو اجر دے گا۔

(۱۴۵) اور (یاد رکھنا چاہئے کہ) ممکن نہیں کسی

لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ

جاندار کے لئے کہ وہ ایک میعاد مقرر پر حکمِ الٰہی کے بغیر مرجائے ، اور جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہتا ہے

ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

ہم اُس کو دنیا کا حصہ دے دیتے ہیں ، اور جو کوئی آخرت کا نفع چاہتا ہے تو اُسے اُس کا آخرت کا

مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ

حصہ دے دیں گے ، اور عنقریب ہم شکر گزاروں کو بدلہ دے دیں گے (۱۴۵)۔ اور کتنے ہی نبی ہو چکے ہیں

رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا

کہ اُن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے لڑے ہیں ، سو جو کچھ اُنھیں اللہ کی راہ میں پیش آیا اُس سے نہ تو

ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا

اُنھوں نے ہمت ہاری ، اور نہ وہ کمزور پڑے اور نہ وہ دبے ، اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۱۴۶)۔

كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا

اور اُن کا کہنا تو بس اتنا ہی تھا کہ وہ کہتے رہے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں کو اور ہمارے

فِیْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

باب میں ہماری زیادتی کو بخش دے اور ہم کو ثابت قدم رکھ ، اور ہم کو کافروں پر غالب کر (۱۴۷)۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ

سو اللہ نے اُنھیں دنیا کا بھی عوض دیا اور آخرت کا بھی عمدہ عوض ، اور اللہ نیکو کاروں سے محبت

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ

رکھتا ہے (۱۴۸)۔ اے ایمان والو! اگر تم اُن لوگوں کا کہنا مانو گے جو کافر ہیں تو وہ تمہیں پچھلے پیروں

كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤی اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ

واپس کر دیں گے اور تم گھاٹے میں پڑ کر رہ جاؤ گے (۱۴۹)۔ تمہارا دوست تو اللہ ہے اور وہی

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ

بہترین مددگار ہے (۱۵۰)۔ ہم ابھی کافروں کے دلوں میں رُعب ڈال دیں گے اس لئے کہ

كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَ

اُنھوں نے اللہ کا شریک ایسی چیز کو ٹھہرایا ہے جس کے لئے کوئی دلیل (اللہ نے) نہیں اُتاری ، اور

توضیحی ترجمہ

جاندار کے لئے کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر مرجائے (ہر ایک کی موت کا) مقررہ وقت لکھا ہوا ہے (پھر بھاگنے یا بزدلی کا کیا فائدہ؟) اور جو کوئی (اپنے اعمال کا) دنیاوی نفع ہی چاہتا ہے ہم اُسے اُسی میں سے (کچھ) دے دیتے ہیں، اور جو کوئی اُخروی ثواب چاہتا ہے ہم اُسے اُسی سے (ضرور) دیں گے، اور (اعمال میں آخرت کی نیت کرنے والے رضائے الٰہی پر شاکر ہوتے ہیں) ہم (ان) شکر گزاروں کو عنقریب (دنیا و آخرت میں بہترین) بدلہ دیں گے۔

(۱۴۶) (اصحاب رسول کی ہمت افزائی کا سلسلہ پچھلی کئی آیات سے جاری ہے اب مزید حوصلہ افزائی کے لئے پچھلے کچھ انبیاء اور ان کے پیروکاروں کے صبر و ثابت قدمی کی مثالیں دی جارہی ہیں) بہت سے نبی ایسے گزرے ہیں جن کے ہم رکاب ہو کر بہت سے اللہ والوں نے جنگ کی ہے، پھر جو مصائب اُنھیں پیش آئے اُن پر نہ وہ بے دل ہوئے، نہ کمزور پڑے نہ جھکے، اور اللہ (ایسے) ثابت قدم رہنے والوں سے (خاص) محبت کرتا ہے۔

(۱۴۷) اور (میدان جنگ میں انتہائی برے حالات میں بھی کوئی شکوہ یا غلط بات اُن کی زبان سے نہیں نکلی) ان کا قول (اُن کی زبان پر بس) یہ رہا کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور اُن (بڑی) غلطیوں کو جو ہم سے ہمارے کام میں ہوئی ہوں بخش دیجئے، اور جمائے رکھئے ہمارے قدموں کو، اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرمائیے۔

(۱۴۸) تو اللہ نے (ان کی ثابت قدمی اور دعا کو قبول فرمایا اور) اُن کو عطا فرمایا دنیا کا بھی صلہ (فتح و کامیابی کی صورت میں) اور آخرت کا بھی بہترین بدلہ (جنت اور اس کی لازوال نعمتوں کی شکل میں) اور اللہ تو نیک لوگوں سے محبت رکھتا ہی ہے۔

ع ۱۵ / ۵

(۱۴۹) (جنگ احد میں مسلمانوں کے دل ٹوٹے تو کفار و منافقین ان کو ورغلانے لگے، اس پر حق تعالیٰ خبردار کرتے ہیں) اے ایمان والو! اگر تم کافروں کا کہنا مانو گے تو وہ تمہیں اُلٹے پاؤں (تمہارے دین سے) لوٹا دیں گے، پھر تم (اس کے نتیجہ میں دنیا و آخرت کے) نقصان میں جا پڑو گے۔

(۱۵۰) بلکہ (یاد رکھو) تمہارا مولیٰ اللہ ہے، اور وہ ہی سب سے بہتر مددگار ہے۔ (وہی تمہیں سب سے بچائے گا)

(۱۵۱) (تمہاری فوری مدد تو یہ ہوگی کہ) ہم کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دیں گے کیونکہ انھوں نے اللہ کا شریک ایسی چیزوں کو ٹھہرایا ہے جس کی کوئی سند اللہ نے نہیں اُتاری، اور

مَأْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ

اُن کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ کیسی بُری جگہ ظالموں کے لئے ہے (۱۵۱)۔ اور یقیناً تم سے اللہ نے سچ کر دکھایا اپنا

اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ

وعدہ (نصرت) جب کہ تم اُنھیں اُس کے حکم سے قتل کر رہے تھے، یہاں تک کہ جب تم (خود ہی) کمزور

تَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۗ

پڑ گئے اور باہم جھگڑنے لگے حکمِ (رسول) کے باب میں اور نافرمانی کی، بعد اس کے کہ اللہ نے تمھیں دکھا دیا

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ

تھا جو کچھ کہ تم چاہتے تھے، بعض تم میں وہ تھے جو دنیا چاہتے تھے، اور بعض تم میں وہ تھے جو آخرت چاہتے تھے،

صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ

پھر اللہ نے تم کو اُن سے ہٹا لیا تاکہ تمہاری (پوری) آزمائش کرے، اور اللہ نے یقیناً تم سے درگزر کی، اور اللہ

فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٢﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى

ایمان والوں کے حق میں بڑا فضل والا ہے (۱۵۲)۔ (وہ وقت یاد کرو) جب تم چڑھے جا رہے تھے اور مُڑ کر

اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ

بھی کسی کو نہ دیکھتے تھے اور رسول تم کو پکار رہے تھے تمہارے پیچھے کی جانب سے، سو اللہ نے تمھیں غم دیا غم کے

لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ

پاداش میں تاکہ تم رنجیدہ نہ ہوا کرو اس چیز پر جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اُس مصیبت پر جو تم پر

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً

پڑے، اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے (۱۵۳)۔ پھر اُس نے اس غم کے بعد تمہارے اوپر

نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۤىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۤىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ

راحت نازل کی (یعنی) غنودگی، کہ اس کا تم میں سے ایک جماعت پر غلبہ ہو رہا تھا، اور ایک جماعت وہ تھی کہ

اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۗ يَقُوْلُوْنَ

اُسے اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی، یہ اللہ کے بارے میں خلاف حقیقت خیالات، جاہلیت کے خیالات قائم

هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَىْءٍ ۗ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۗ

کر رہے تھے، اور یہ کہہ رہے تھے کہ ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے؟، آپ کہہ دیجئے کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے،

توضیحی ترجمہ

اُن کا ٹھکانا جہنم ہے، اور (وہ) کیسا بُرا ٹھکانا ہے (اپنے اوپر خود) ظلم کرنے والوں کے لئے۔

(۱۵۲) اور اللہ نے تو یقیناً تم سے اپنا (کیا ہوا) وعدۂ نصرت سچ کر دکھایا تھا جب کہ تم (جنگ احد میں) اُن کو اللہ کے حکم سے موت کے گھاٹ اُتار رہے تھے حتیٰ کہ تم اس وقت خود ہی ڈھیلے پڑ گئے (استقامت پر قائم نہ رہ سکے) اور حکم (رسول) کی بابت آپس میں مختلف الرائے ہو گئے، اور (ایک ٹیلہ پر متعین تمہارے ۵۰ میں سے ۴۰ تیر اندازوں نے امیر کی) نافرمانی کی اس کے بعد کہ اللہ نے تمہیں تمہارے منظورِ نظر و مقصود (یعنی فتح) کا نظارہ (تک) کرا دیا تھا؛ بعض تم میں سے تو وہ تھے جو دنیا (یعنی مالِ غنیمت) کے طلبگار ہوئے، (اگرچہ غلط فہمی کے تحت ہی سہی) اور بعض وہ تھے جنھیں (فقط) آخرت مطلوب تھی (انھیں دنیاوی نفع کی بڑی سے بڑی ترغیب بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا سکی) پھر اللہ نے (تم میں سے بعض کی غلطی کی پاداش میں) تم کو اُن (پر حملہ آوری کی پوزیشن) سے ہٹا لیا (یعنی تمہاری مدد روک دی اور تم عارضی شکست سے دوچار ہوئے اور یہ اس لئے کیا) تاکہ تم کو آزمائے، اور (تمہاری توبہ و معافی پر) تمہیں معاف (بھی) کر دیا، اور اللہ ایمان والوں کے حق میں بڑے ہی فضل والا ہے۔

(۱۵۳) (تمہیں یاد ہے) جب (جنگ احد میں تیر اندازوں کے جگہ چھوڑ دینے کی بنا پر کفار کا پیچھے سے زوردار حملہ ہوا تو) تم بھاگ کر (پہاڑوں اور جنگلوں کو) چڑھے چلے جا رہے تھے اور مڑ کر بھی کسی طرف نہیں دیکھ رہے تھے اور (یہاں تک کہ اللہ کے) رسول تمہیں پیچھے سے آواز دے رہے تھے (تم اُن کی پکار بھی نہیں سن رہے تھے) تو اللہ نے تم کو غم پر غم دیا (ایک تو جیتی ہوئی بازی پلٹ جانے کا غم، اس پر سے سب سے بڑا غم رسول اللہ کی خبرِ شہادت کا) تاکہ (تمہارے اندر سخت سے سخت حالات برداشت کرنے کی قوت اور حوصلہ پیدا ہو اور) تم غم نہ کرو اس کا جو ہاتھ نہ آئے اور نہ اداس ہو اُس مصیبت پر جو تمہیں پہونچے، اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

(۱۵۴) پھر اللہ نے تم پر اس غم کے بعد (اس کا اثر زائل کرنے کے لئے اور تکان دور کرنے کے لئے اپنی رحمت سے) ایک غنودگی اور اونگھ نازل کی، جو تم میں سے ایک جماعت (یعنی فوج کے بڑے حصے) پر چھائی جا رہی تھی (اس سے وہ تازہ دم ہو گئے) اور ایک (چھوٹی سی) جماعت (اس وقت منافقین کی) ایسی تھی جسے اپنی جانوں کی پڑی تھی، وہ اللہ کے بارے میں ناحق جہالت بھری بدگمانیاں کر رہے تھے، (اور اپنی غلطی اور ذمہ داری سے فرار حاصل کرتے ہوئے) کہہ رہے تھے بھلا ہمارا بھی کچھ اختیار ہے ان معاملات میں؟ (یعنی ان پر ہمارا کیا بس؟) آپ (اے رسول!) کہہ دیجئے کہ اختیار تو (واقعی) سارا اللہ کا ہے

يُخْفُونَ فِىٓ أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ

یہ لوگ دلوں میں ایسی بات چھپائے ہوئے ہیں جو آپ پر ظاہر نہیں کرتے، کہتے ہیں کہ کچھ بھی ہمارا اختیار

لَنَا مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَٰهُنَا ۗ قُل لَّوْ كُنتُمْ فِى

چلتا تو ہم یہاں مارے نہ جاتے، آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے (جب بھی) وہ لوگ تو

بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ ٱلَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ ٱلْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ

جن کے لئے قتل مقدر ہو چکا تھا، اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل ہی پڑتے، اور (یہ سب اسی لئے ہوا) کہ

وَلِيَبْتَلِىَ ٱللَّهُ مَا فِى صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِى قُلُوبِكُمْ ۗ

اللہ تمہارے باطن کی آزمائش کرے، اور تا کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اُسے صاف کردے، اور اللہ باطن

وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ۝١٥٤ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَلَّوْا۟ مِنكُمْ

کی باتوں کو خوب جانتا ہے (۱۵۴)۔ یقیناً تم میں سے جو لوگ اُس دن پھر گئے تھے جس دن کہ دونوں جماعتیں

يَوْمَ ٱلْتَقَى ٱلْجَمْعَانِ إِنَّمَا ٱسْتَزَلَّهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا۟ ۖ

باہم مقابل ہوئی تھیں، تو یہ تو بس اس سبب سے ہوا کہ شیطان نے اُنھیں اُن کے بعض کرتوتوں کے سبب، لغزش

وَلَقَدْ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝١٥٥ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ

دے دی تھی، اور بے شک اللہ اُنھیں معاف کرچکا ہے، یقیناً اللہ بڑا مغفرت والا بڑا حلم والا ہے (۱۵۵)۔ اے ایمان

ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَقَالُوا۟ لِإِخْوَٰنِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا۟

والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو (حقیقتاً) کفر اختیار کئے ہوئے ہیں، اور اپنے بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں

فِى ٱلْأَرْضِ أَوْ كَانُوا۟ غُزًّى لَّوْ كَانُوا۟ عِندَنَا مَا مَاتُوا۟ وَمَا قُتِلُوا۟

جبکہ وہ لوگ زمین پر سفر کرتے ہیں یا کہیں غزوہ کرنے جاتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور

لِيَجْعَلَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِى قُلُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ ۗ

نہ مارے جاتے، (یہ بات اس لئے اُن کی زبان پر آئی ہے) تا کہ اللہ اُسے اُن کے دلوں میں سبب حسرت بنادے،

وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝١٥٦ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ

اور اللہ ہی جلاتا اور مارتا ہے، اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اُسے خوب دیکھتا ہے (۱۵۶)۔ اور اگر تم اللہ کی راہ میں

أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝١٥٧ وَ

مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی مغفرت اور رحمت اُس سے کہیں بہتر ہے جسے یہ جمع کر رہے ہیں (۱۵۷)۔ اور

توضیحی ترجمہ

(حقیقت یہ ہے کہ) یہ لوگ دلوں میں کچھ چھپائے ہوئے ہیں جو ظاہر نہیں کرتے (وہ یہ ہے کہ) وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کچھ اختیار ہوتا (یا ہماری بات مانی جاتی اور لڑنے نہ آتے) تو ہم (یعنی ہماری انصار برادری کے لوگ) یہاں مارے نہ جاتے، آپ (اے رسولؐ!) کہہ دیجئے کہ (اس حسرت وافسوس اور طعن وتشنیع سے کچھ حاصل نہیں کیونکہ ہر ایک کی موت کا وقت، سبب اور مقام لکھا ہوا ہے) اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو وہ جن کا قتل مقدر ہوتا اپنی قتل گاہوں کی طرف چل پڑتے، اور یہ (میدان جنگ میں آنے کا فیصلہ) اس لئے تھا کہ اللہ تمہارے باطن کو آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو صاف وواضح کردے، اور اللہ سینوں میں چھپی باتوں کو خوب جانتا ہے (اس کا مقصد تو ان کو جگ ظاہر کرنا تھا)

(۱۵۵) ہاں تم (مخلص ایمان والوں) میں سے جنھوں نے (اس جنگِ احد میں) پیٹھ دکھائی جب کہ دو گروہ (مومنین وکفار) مقابل ہوئے تو یہ شیطان نے اُن سے لغزش کرائی تھی اُن کے بعض (ایسے) اعمال کے سبب (جو ان کو زیبا نہیں تھے) اور اللہ (ان کے توبہ واستغفار کی بنا پر) ان کو معاف کرچکا ہے (اب کسی کو طعن تشنیع کا حق نہیں) اور اللہ بہت بخشنے والا اور حلم والا ہے۔

ع ۱۶ / ۷

(۱۵۶) اے ایمان والو! تم اُن لوگوں کی مانند نہ ہوجانا، جنھوں نے (اندر سے) کفر اختیار کیا ہوا ہے (لیکن زبان پر دعویٰ اسلام اور ایمان کا رکھتے ہیں) کہ اُن کے بھائی بند جب کہیں سفر پہ یا جہاد میں جائیں (اور وہیں وقت پورا ہوجائے) تو اُن کا کہنا ہوتا ہے کہ ہمارے پاس رہے ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے (یہ سوچ دراصل اُن کے کفر کی سزا ہے) تا کہ اللہ اسے اُن کے دلوں میں حسرت (کا کانٹا) بنادے، اور (اُن کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں، یاد رکھنا چاہئے کہ) اللہ ہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے، اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو (یا سوچتے ہو) سب اللہ کی نظر میں ہے۔

(۱۵۷) اور (جان لو کہ) اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کردئے گئے یا (اس کی راہ میں اپنی طبعی موت) مر گئے تو اللہ کی (مغفرت اور رحمت کے مستحق ہو گے اور اس کی طرف سے ملنے والی) مغفرت ورحمت اُس (مال ودولت) سے کہیں بہتر ہے جو یہ لوگ (اس دنیاوی زندگی میں) جمع کرتے ہیں۔

لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ۟لَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ

تم لوگ خواہ مرجاؤ یا مارے جاؤ ضرور اللہ ہی کے پاس اکٹھے کئے جاؤ گے (۱۵۸)۔ پھر یہ اللہ کی رحمت ہی کے سبب

اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

سے ہے کہ آپ اُن کے ساتھ نرم رہے، اور اگر آپ تُند خو، سخت طبع ہوتے تو وہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو گئے

مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى

ہوتے، سو آپ اُن سے درگزر کیجئے اور اُن کے لئے استغفار کر دیجئے اور اُن سے معاملات میں مشورہ لیتے رہئے، لیکن

الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسہ رکھئے، بے شک اللہ اُن سے محبت رکھتا ہے جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں (۱۵۹)۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ

اگر اللہ تمہارا ساتھ دے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا، اور اگر وہ تمہارا ساتھ چھوڑ دے تو کون ایسا ہے جو اس

يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا

کے بعد تمہارا ساتھ دے، اور ایمان والوں کو تو چاہئے کہ صرف اللہ پر بھروسہ رکھیں (۱۶۰)۔ اور کسی نبی کی یہ

كَانَ لِنَبِىٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ

شان نہیں کہ وہ خیانت کرے، اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو حاضر

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ

کرے گا، پھر ہر شخص کو اُس کے کئے ہوئے کا پورا عوض ملے گا اور اُن پر بالکل ظلم نہ ہوگا (۱۶۱)۔ کیا جو شخص

اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ

رضائے الٰہی کا تابع ہے وہ بھلا اُس جیسا ہو جائے گا جو غضبِ الٰہی کا مستحق ہے، اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے اور

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

وہ بُری جگہ ہے (۱۶۲)۔ وہ لوگ اللہ کے نزدیک (مختلف) طبقوں میں ہوں گے اور اللہ اُن کے اعمال کو

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

خوب دیکھنے والا ہے (۱۶۳)۔ حقیقت میں اللہ نے (بڑا) احسان مسلمانوں پر کیا جبکہ انہی میں سے ایک پیغمبر

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

ان میں بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کرسناتا ہے، اور انھیں پاک صاف کرتا ہے، اور تعلیم دیتا ہے انھیں کتاب

توضیحی ترجمہ

(۱۵۸) اور خواہ تم مر دیا مارے جاؤ (سفر فی سبیل اللہ و جہاد میں یا اپنے مسکن پر یا کہیں بھی، بالآخر) اللہ کے پاس ہی اکٹھا کئے جاؤ گے۔

(۱۵۹) (اے پیغمبر) بس یہ اللہ کی رحمت ہی تو ہے (آپ پر اور اُن پر) کہ آپ ان (صحابیوں) کے حق میں نرم خو واقع ہوئے ہیں، اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب (جو اَب تک آپ کے اِرد گرد جمع ہیں) آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے، تو آپ (اپنی رحم دلی و نرم خوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جہاں تک آپ کے حقوق کا تعلق ہے) ان کو معاف کردیں، اور ان کے لئے استغفار کریں اور (ان پر حسب سابق بھرپور ایسا اعتماد رکھیں کہ) ان کو اپنے معاملات کے مشوروں میں شریک کیا کریں۔ پھر (مشاورت کے بعد) جب (ایک بات طے ہوجائے اور) آپ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسہ کریں (کسی تذبذب کو دل میں جگہ نہ دیں) اللہ بھروسہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

(۱۶۰) (یاد رکھنا چاہئے کہ) اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں، اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے گا تو کون ہے جو اس کے (چھوڑ دینے کے) بعد تمہاری مدد کرسکے؟ اور ایمان والوں کو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

(۱۶۱) اور کسی نبی سے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ خیانت کرے (پھر تم نے کیوں مال غنیمت کی خاطر مورچہ چھوڑ دیا، کیا نبی تم کو تمہارا حصہ نہ دیتے، اب جب خیانت کی بات آئی ہے تو سن لو!) ہر خیانت کرنے والا قیامت کے دن اپنی خیانت کو لئے ہوئے حاضر ہوگا، پھر (وہاں) ہر شخص کو اس کے کئے کا پورا بدلہ ملے گا اور اُن پر (کسی قسم کا) ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(۱۶۲) (ذرا سوچو!) کیا وہ شخص جو رضائے الٰہی کا (مکمل) تابع ہو اُس شخص کے جیسا ہوسکتا ہے جس نے اللہ کا غضب کمایا ہو اور (اس بنا پر) اُس کا ٹھکانا جہنم (قرار دیا جاچکا) ہو، اور وہ (جہنم) کیا ہی بُرا (بلکہ بدترین) ٹھکانہ ہے۔ (یعنی نبی جو ہر حال میں خدا کی مرضی کا تابع بلکہ دوسروں کو بھی اُس کی مرضی کا تابع بنانا چاہتا ہے کیا اُن لوگوں کے جیسے کام کرسکتا ہے جو خدا کے غضب کے تحت اور دوزخ کے مستحق ہیں؟ ممکن نہیں)

(۱۶۳) (نہیں بلکہ) لوگوں کے الگ الگ درجات ہیں اللہ کے یہاں، (یہ درجات اعمال کے مطابق ہوں گے) اور اللہ اچھی طرح دیکھ رہا ہے اُن کے اعمال کو (اُس سے کچھ ڈھکا چھپا نہیں)

(۱۶۴) (اب سنو!) حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان فرمایا ہے ایمان والوں پر کہ اُس نے اُن ہی میں سے (یعنی ان ہی کی جنس اور قوم میں کا) ایک (آدمی) رسول (بنا کر) بھیجا ہے، جو انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے (یعنی اللہ کا کلام اُن تک پہونچاتا ہے اور اس کی تلاوت کا طریقہ بتاتا ہے) اور انھیں پاک کرتا ہے (اُن کے عقائد، اعمال و اخلاق کی اصلاح کے ذریعہ) اور ان کو کتاب (یعنی قرآن پاک کے معنی و مطلب)

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿١٦٤﴾ أَوَلَمَّا

اور حکمت کی، اور بے شک یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے (۱۶۴)۔ اور جب تمہیں ایسی ہار اٹھانی پڑی

أَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ

جس کی دوگنی تم (فریق مقابل پر) ڈال چکے تھے، تو تم کہنے لگے یہ کدھر سے ہوئی، آپ کہہ دیجئے کہ وہ

هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَا

تمہارے ہی طرف سے ہوئی، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۶۵)۔ اور جو مصیبت تم پر اُس روز پڑی

أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦٦﴾

جب کہ دونوں گروہ باہم مقابل ہوئے، سو وہ اللہ کی مشیت سے ہوئی، تاکہ اللہ مومنین کو جان لے (۱۶۶)۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ

اور اُن کو بھی جان لے جنھوں نے منافقت کی، اور اُن سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا دفعیہ بن جاؤ، تو وہ

اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ

بولے اگر کوئی (ڈھنگ کی) جنگ دیکھتے تو ضرور تمہارے پیچھے ہو لیتے، یہ لوگ اُس روز ایمان سے زیادہ

يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ

کفر کے نزدیک ہو گئے، یہ لوگ اپنے منہ سے ایسی بات کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں، اور جو کچھ یہ

فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿١٦٧﴾ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ

چھپائے ہوئے ہیں اللہ اُسے خوب جانتا ہے (۱۶۷)۔ یہ لوگ درانحالیکہ (خود) بیٹھے رہے اپنے بھائیوں کی

وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ

نسبت کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کہا مانتے تو نہ مارے جاتے، آپ کہہ دیجئے کہ (اچھا تو) اگر تم سچے ہو تو اپنے کو

الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي

موت سے بچالینا (۱۶۸)۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اُنھیں ہرگز مُردہ خیال نہ کرو، بلکہ وہ اپنے

سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِينَ

پروردگار کے پاس زندہ ہیں، رزق پاتے رہتے ہیں (۱۶۹)۔ ان (نعمتوں) سے مسرور ہیں جو اُنھیں اللہ نے

بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا

اپنے فضل سے عطا کی ہیں، اور خوش ہیں اُن لوگوں کی بابت جو لوگ ابھی نہیں جا ملے ہیں

توضیحی ترجمہ

اور حکمت (یعنی اس کے غامض اسرار ولطائف اور شریعت کی دقیق وعمیق علل نیز علوم حدیث) کی تعلیم دیتا ہے، اور یہ سب (رسول کی آمد سے پہلے) کھلی گمراہی میں تھے۔ (اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں بالخصوص ایمان والوں پر اپنے دو عظیم احسان یاد دلائے ہیں۔ ایک عظیم احسان یہ کہ رسول انسانی شکل میں بھیجا گیا، جس سے اس کی اتباع ممکن اور آسان ہوئی، اور دوسرے اس کی عظیم تعلیمات جن کے ذریعہ لوگوں کو کھلی گمراہی سے نکالا گیا)

(۱۶۵) (کیا بات ہے) کہ جب تمہیں (جنگ احد میں) ایک ایسی چوٹ پہنچی جس کی دوگنی تم (دشمن کو جنگ بدر میں) پہونچا چکے تھے، تو تم (یہ) کہنے لگے یہ (تکلیف ومصیبت) کہاں سے آگئی؟ آپ کہدیجئے کہ یہ (مصیبت خود) تمہاری (اپنی) طرف سے ہے (یعنی تمہاری پیدا کردہ ہے) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (وہ فتح سے ہمکنار بھی کر سکتا ہے اور اُس سے محروم بھی)

(۱۶۶) اور (سمجھ لو کہ) جو کچھ تمہیں دو فریقوں کے آمنے سامنے ہونے کے دن (یعنی جنگ احد کے موقع پر) پہونچا وہ اللہ کے حکم سے تھا (تاکہ آئندہ تم اس طرح کی غلطی نہ کرو) اور وہ اس لئے (بھی) تھا تاکہ اللہ ایمان والوں کو ظاہری طور پر جان لے۔

(۱۶۷) اور تاکہ (اللہ) منافقین کو بھی علانیہ جان لے (اور دیکھو اُن کی منافقت کیسے جگ ظاہر ہوئی) جب اُن سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا مدافعت ہی کرو (یعنی کم سے کم اہل مدینہ کا دفاع تو کرو) وہ بولے اگر ہم (اس کو) جنگ سمجھتے تو ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے (یہ تو جنگ نہیں خودکشی کے مترادف ہے) اُس دن یہ (منافقین) ایمان کے مقابلہ میں کفر سے زیادہ قریب ہو گئے، یہ اپنے منہ سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں (یعنی جنگ میں شریک نہ ہونے کی اصل وجہ دل میں چھپا کر منہ سے بہانہ سازی کرتے ہیں) اور اللہ خوب واقف ہے (ان کے کفر سے) جسے وہ چھپاتے ہیں۔

(۱۶۸) یہ وہ لوگ ہیں جو خود بھی (گھر) بیٹھے رہے (جنگ میں شریک نہیں ہوئے) اور اپنے (مسلمان) بھائیوں کی بابت (جنھوں نے جنگ میں شرکت کی تھی) کہا کہ (انھوں نے جنگ میں نہ جانے کی) ہماری بات مان لی ہوتی تو مارے نہ جاتے، آپ (اے نبیؐ!) کہدیجئے کہ (اچھا ایسا ہے تو) اپنے آپ کو موت سے بچا کر دکھانا، اگر تم ٹھیک کہتے ہو۔

(۱۶۹) (موت تو ہر حال میں آنی ہے، لیکن اللہ کی راہ میں آنے والی موت، موت نہیں زندگی ہے، فرمایا) وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اُن کو مُردہ نہ سمجھو (وہ مرے نہیں) بلکہ (عالمِ برزخ میں ایک مخصوص حیات کے ساتھ) اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، اور اس کے رزق سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

(۱۷۰) (وہ شہداء) شاداں وفرحاں ہیں اُس فضل پر جو اللہ نے اُنھیں عطا فرمایا، اور مسرور و پُر اُمید ہیں اُن (مسلمان بھائیوں) کی بابت جن کو وہ اپنے پیچھے (دنیا میں جہاد فی سبیل اللہ یا دوسرے امور خیر میں مشغول) چھوڑ آئے ہیں اور وہ ابھی نہیں آ ملے ہیں

بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾

اُن سے اُن کے بعد والوں (میں) سے کہ اُن پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (١٧٠)۔

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ

وہ لوگ خوش ہورہے ہیں اللہ کے انعام اور فضل پر اور اِس پر کہ اللہ ایمان والوں کا اجر

أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا

ضائع نہیں کرتا (١٧١)۔ جن لوگوں نے اللہ اور رسول کے کہنے کو مان لیا بعد اس کے کہ

أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾

اُنھیں زخم لگ چکا تھا، اُن میں سے جو نیک اور متقی ہیں اُن کے لئے اجر عظیم ہے (١٧٢)۔

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

یہ ایسے لوگ ہیں کہ اُن سے کہنے والوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کرلیا ہے اُن سے ڈرو،

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾ فَانقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ

لیکن اس نے ان کا (جوش) ایمان اور بڑھادیا، اور یہ لوگ بولے کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین

مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ ۗ

کارساز ہے (١٧٣)۔ سو یہ لوگ اللہ کے انعام اور فضل کے ساتھ واپس آئے کہ اُنھیں کوئی ناگواری (ذرا) نہ پیش

وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿١٧٤﴾ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ

آئی، اور یہ لوگ رضائے الٰہی کے تابع رہے، اور اللہ بڑا فضل والا ہے (١٧٤)۔ یہ تو شیطان ہی ہے جو تمھیں

أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٥﴾

اپنے دوستوں کے ذریعہ سے ڈراتا ہے، سو تم اُن سے نہ ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو، اگر ایمان والے ہو (١٧٥)۔

وَلَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّوا

اور آپ کے لئے یہ لوگ جو جلدی سے کفر میں پڑ جاتے ہیں باعثِ غم نہ بنیں، یقیناً یہ لوگ اللہ کو ذرا سا

اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ

بھی نقصان نہیں پہونچا سکتے، اللہ کی یہی مشیت ہے کہ ان کے لئے آخرت میں ذرا بھی حصہ نہ رکھے،

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَن

اور اُنھیں کے لئے بڑا عذاب ہے (١٧٦)۔ یقیناً جن لوگوں نے ایمان کے عوض کفر کو خرید لیا ہے، ہرگز

توضیحی ترجمہ

اُن سے، کہ اُن کو بھی (خدا نے چاہا تو ایسی ہی زندگی ملے گی جس میں) نہ کسی قسم کا (مستقبل کا) ڈر ہوگا اور نہ (ماضی کا) غم۔

(١٧١) وہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں اور اس کے فضل وکرم سے تو خوش ہیں ہی، اور اس بات پر (اُنھیں مزید خوشی ہے کہ انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا) کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(١٧٢) (اُنھیں مومنین صادقین کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا جارہا ہے) وہ ایمان والے جنھوں نے اللہ ورسول کا حکم مانا (اور وہ جنگ احد میں دوبارہ دشمن کے تعاقب کے لئے چل پڑے) اس کے باوجود کہ وہ (جنگ کے) زخم خوردہ تھے، جو اُن میں سے نیکوکار ومتقی رہے اور ان کے لئے اجر عظیم ہے۔

(١٧٣) (یہ وہ ہیں دشمن کا پیچھا کرنے پر) جن سے لوگوں نے کہا کہ (مکہ کے) لوگوں نے تمہارے (مقابلہ کے) لئے (کافی جنگی) سامان اکٹھا کرلیا ہے (تم اُن سے کسی طرح مقابلہ نہیں کرسکتے) تو اس (بات) سے (وہ ڈرے نہیں بلکہ) ان کے ایمان میں اضافہ ہوا، اور انھوں نے کہا کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

(١٧٤) (نتیجہ یہ ہوا کہ) یہ اللہ کی نعمت وفضل کے ساتھ (وہاں سے) واپس لوٹے، اِنھیں کسی قسم کی گزند (بھی) نہیں پہونچی، اور انھوں نے اللہ کی رضا کی تابعداری کی، اور اللہ بڑے فضل والا ہے (یقیناً ان کو اپنے فضل سے اس کا انعام عطا فرمائے گا)

(١٧٥) (یاد رکھو) یہ بس شیطان ہے جو تمھیں ڈراتا رہتا ہے اپنے دوستوں سے، (یعنی کافروں سے) تم ان سے ہرگز نہیں ڈرو، (ڈرنا ہے تو) صرف مجھ سے ڈرو، اگر تم ایمان والے ہو۔

(١٧٦) اور (اے پیغمبر) آپ کے لئے یہ (منافقین) لوگ رنج وغم کا باعث نہ بنیں جو (شیطان کی باتیں سن کر) کفر کی طرف بڑھتے ہیں، یہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑیں گے (اصل میں اُن کے ان اعمال کی وجہ سے) اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہ رکھے، اور ان کے لئے (وہاں) بڑا عذاب (تیار) ہے۔

(١٧٧) یقیناً جنھوں نے ایمان کے بدلہ میں کفر کو خرید لیا ہے (یعنی ایمان کے بجائے کفر اختیار کرلیا ہے) ہرگز

يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہونچا سکتے اور اُنھیں کے لئے دردناک عذاب ہے (۱۷۷)۔ اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں یہ

كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا

خیال نہ کریں کہ ہم جو اُنھیں مہلت دے رہے ہیں یہ اُن کے حق میں بہتر ہے، ہم تو اُنھیں بس اِس لئے مہلت دے

اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

رہے ہیں کہ وہ جرم میں اور بڑھ جائیں، اور اُنھیں کے لئے رُسوا کن عذاب ہے (۱۷۸)۔ جس حال پر تم ہو اللہ اُس

عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ

پر ایمان والوں کو چھوڑے رکھنے کا نہیں، جب تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کرلے، اور نہ اللہ

اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ

تمہیں غیب پر مطلع کرنے والا ہے، البتہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے رسولوں میں سے انتخاب کر لیتا ہے، تم

مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ

اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، اور اگر تم ایمان لے آئے اور تم نے تقویٰ اختیار کر لیا تو تمہارے ہی لئے

اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ

اجرِ عظیم ہے (۱۷۹)۔ اور جو لوگ اُس مال میں بخل کرتے رہتے ہیں جو اللہ نے اُنھیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے،

مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ

وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ اُن کے حق میں اچھا ہے، نہیں! بلکہ اُن کے حق میں (بہت) بُرا ہے، یقیناً ان لوگوں کو قیامت

مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

کے دن طوق پہنایا جائے گا، اُس (مال) کا جس میں انھوں نے بخل کیا، اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں کا اور زمین کا

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

اور جو کچھ تم کرتے ہو اُس سے خبردار ہے (۱۸۰)۔ بے شک اللہ نے اُن لوگوں کا قول سُن لیا ہے جنھوں نے کہا

اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ

ہے کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں، ہم لکھ رہے ہیں اُن کے اس قول کو، اور اُن کے (اپنے) انبیاء

الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ

کے ناحق مار ڈالنے کو بھی، اور ہم کہیں گے کہ (اب) آگ کے عذاب کا مزہ چکھو (۱۸۱)۔ یہ

توضیحی ترجمہ

وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے، (بلکہ خود) اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۱۷۸) اور یہ کفر والے ہرگز اس گمان (اور غلط فہمی) میں نہ رہیں کہ ہم جو ڈھیل اُن کو (اس دنیا میں فراغت خوش حالی، فتوحات، اقتدار وغیرہ کے ذریعہ) دے رہے ہیں وہ اُن کے بھلے کے لئے ہے (بلکہ دراصل) ہم ڈھیل اُن کو اس لئے دے رہے ہیں تاکہ وہ کچھ اور گناہوں میں بڑھ جائیں، ان کے لئے تو ذلیل کرنے والا عذاب (مقدر) ہے۔

(۱۷۹) (اور سنو) اللہ مومنین کو اس (گول مول) حالت میں چھوڑے رکھنے والا نہیں جس میں کہ تم (اب تک) ہو حتیٰ کہ پاک (مومن) اور ناپاک (منافق) کو الگ الگ کردے، (یعنی وہ چاہتا ہے کہ مومنوں کا ایمان اور منافقین کا نفاق ظاہر ہوجائے، اس کے لئے وہ مسلمانوں کو بغیر امتحان میں ڈالے منافقوں کے ناموں اور کاموں سے مطلع کر سکتا تھا) لیکن (یہ تو غیب کی باتوں پر مطلع کرنا ہوا اور) اللہ یہ نہیں کرنے والا ہے کہ تمہیں غیب پر رسائی دیدے، ہاں اللہ تعالیٰ (غیبی باتوں کے علم کے لئے) چھانٹ لیتا ہے اپنے پیغمبروں میں سے جسے چاہتا ہے (اس کو یہ علم دیتا ہے جتنا چاہتا ہے) سو (یہ تمہارا کام نہیں کہ منافق اور مومن کا پتہ لگاؤ، تمہارا کام بس یہ ہے کہ) ایمان رکھو اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر، اور (جان لو) اگر تم ایمان پر رہے اور تقوے کی راہ چلے تو (اس میں) بڑا اجر و ثواب ہے تمہارے لئے۔

(۱۸۰) (ابتدائے سورت کا بڑا حصہ اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) سے متعلق تھا، درمیان میں خاص مناسبات ووجوہ کی بنا پر غزوۂ اُحد کی تفصیلات آگئیں، اب اُنھیں بقدر کفایت تمام کر کے یہاں سے پھر اہل کتاب کی شنائع بیان کی جاتی ہیں۔ فرمایا گیا)

وہ لوگ جو کنجوسی کرتے ہیں اُس (مال و دولت) میں جو اللہ نے اپنے فضل سے (دنیا میں) اُنھیں دے رکھا ہے، ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ (بخل اور کنجوسی) ان کے لئے بہتر (اور مفید) ہے، (نہیں) بلکہ یہ (عمل) اُن کے حق میں بہت ہی بُرا ہے۔ قیامت کے دن یہ بخیلی والا مال اُن کے گلوں میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا، اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سمجھ لو کہ) سب اللہ کی میراث ہے، اور (یاد رکھو) جو تم کرتے ہو سب اللہ جانتا ہے۔

(۱۸۱) (جب اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اللہ کی راہ میں خرچ کی ترغیب دینے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی "مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا" (کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسن دے) حالانکہ اس میں انتہائی شفقت ورحمت کا اظہار تھا، اللہ اپنا مال ہم سے ہماری مصالح میں ہمارے ہی دنیوی و اُخروی فائدہ کے لئے خرچ کرا رہا تھا، اس کو اس نے قرض سے اس لئے تعبیر کیا کہ اس کا اظہار ہو کہ اس کا معاوضہ اس نے اپنے ذمہ لے لیا ہے، یہودیوں نے اس کا مذاق اُڑایا اور کہا کہ "اچھا تو اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں" اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اللہ نے سُن لیا ہے اُن لوگوں کا قول جنھوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں، (تو سن لیں یہ کہنے والے!) ہم لکھ لیں گے اُن کے اس قول کو، اور (درج ہے ان کا ایک اور بڑا جرم) ناحق قتلِ انبیاء بھی، اور (پھر وقت آنے پر) ہم کہیں گے لو چکھو جلتی آگ کے عذاب کا مزہ۔

ع ۱۸ / ۹

وقف لازم

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾

اس (کرتوت) کی وجہ سے ہوا جو تم آگے بھیج چکے ہو، اور اس لئے کہ اللہ بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا نہیں (۱۸۲)۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى

(یہ وہ لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ خدا نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ

يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ

ہمارے مواجہہ میں ایسی نیاز نہ پیش کرے جسے آگ کھا جائے، آپ کہہ دیجئے کہ مجھ سے پیشتر تمہارے

قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ كُنْتُمْ

پاس رسول دلائل کے ساتھ اور اُس (معجزہ) کے ساتھ بھی آچکے ہیں جسے تم کہہ رہے ہو، تو تم نے اُنھیں

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

کیوں مار ڈالا، اگر تم سچے ہو (۱۸۳)۔ سو اگر یہ آپ کی تکذیب کر رہے ہیں تو آپ سے پیشتر بھی پیغمبروں کی

جَاۗءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ

تکذیب ہو چکی ہے، جو شواہد اور فرشتوں اور روشن کتاب کے ساتھ آئے تھے (۱۸۴)۔ ہر جاندار کو موت کا

الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ

مزہ چکھنا ہے، اور تم کو تمہاری مزدوری بس قیامت ہی کے دن ملے گی، تو جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور

النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ

جنت میں داخل کیا گیا سو وہی کامیاب ہوا، اور دنیا کی زندگی تو کچھ بھی نہیں بجز ایک دھوکے کے سودے

الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ

کے (۱۸۵)۔ یقیناً تم اپنے مال اور جان سے آزمائے جاؤ گے، اور یقیناً تم بہت سی دلآزاری کی باتیں

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى

ان سے (بھی) سنو گے جنھیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے، اور اُن سے (بھی) جو مشرک ہیں، اور اگر

كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ تاکیدی احکام میں سے ہے (۱۸۶)۔ اور (وہ وقت قابلِ ذکر

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ

ہے) جب اللہ نے اہلِ کتاب سے عہد لیا تھا کہ کتاب کو پوری طرح ظاہر کر دینا (عام) لوگوں پر،

توضیحی ترجمہ

(۱۸۲) یہ (عذاب) اُن اعمال کی بدولت ہے جو تم نے آگے بھیج رکھے تھے، اور اللہ ذرا بھی ظلم کرنے والا نہیں اپنے بندوں پر۔

(۱۸۳) یہ (یہودی تو) وہ لوگ ہیں جن کا کہنا ہے کہ ہمیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ ہم کسی رسول کو نہ مانیں جب تک کہ وہ ہمارے پاس ایسی قربانی (نذر وصدقہ) نہ لائے جسے (اس کی دعا پر آسمان سے آکر) آگ کھا جائے، آپ (اے نبی) کہہ دیجئے کہ مجھ سے پہلے کتنے ہی نبی اللہ کی نشانیوں کے ساتھ آئے اور ساتھ میں وہ نشانی بھی لائے جسے تم کہہ رہے ہو تو تم نے انھیں قتل کیوں کر دیا؟ (بتاؤ) اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔

(۱۸۴) تو (اے پیغمبر) اگر پھر بھی یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) کتنے ہی رسول آپ سے پہلے جھٹلائے جا چکے ہیں جو روشن دلیلیں، صحیفے اور منور کتاب لے کر آئے تھے۔

(۱۸۵) ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور تمہارا پورا اجر تمہیں بس قیامت ہی کے دن ملے گا، تو (وہاں) جو دوزخ سے بچا دیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہی (اصلاً) کامیاب ہوا، اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے۔ (اس کی کامیابی کی کوئی حیثیت نہیں)

(۱۸۶) (اے مسلمانو!) جان ومال میں تمہاری آزمائش ہوتی رہے گی، اور بہت سی دل آزار اور تکلیف دہ باتیں تمہیں سننا پڑیں گی اہل کتاب اور مشرکین کی طرف سے (ان سب کا علاج صبر وتقویٰ ہے) اگر تم صبر واستقلال و پرہیزگاری سے ان کا مقابلہ کرو گے تو یہ بڑی ہمت اور اولوالعزمی کا کام ہوگا۔ (جس کی تاکید اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے)

(۱۸۷) اور (یہ بھی یاد دلانے کی بات ہے کہ ایک وقت) جب اللہ نے (علماء) اہل کتاب سے عہد لیا تھا کہ تم کتاب کو پوری طرح ظاہر کرو گے عام لوگوں پر

وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا

اور اُسے چھپانا مت، سو انھوں نے اس (عہد) کو اپنے پسِ پشت پھینک دیا اور اس کو ایک حقیر قیمت کے

قَلِيلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ

عوض میں بیچ ڈالا، سو یہ کیسی بری چیز ہے جسے وہ خرید رہے ہیں (۱۸۷)۔ ہرگز خیال نہ کرو کہ جو لوگ اپنے کرتوتوں

بِمَآ أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو کام نہیں کئے ہیں اُن پر بھی اُن کی مدح کی جائے، سو ایسے لوگوں کے لئے

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ

ہرگز نہ خیال کرو کہ وہ عذاب سے حفاظت میں رہیں گے، اُن کے لئے تو دردناک عذاب ہے (۱۸۸)۔ اللہ ہی

السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٨٩﴾ إِنَّ فِي

کے لئے سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۸۹)۔ بے شک

خَلْقِ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَٰتٍ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے ادل بدل میں اہلِ عقل کے لئے (بڑی)

لِّأُولِي الْأَلْبَٰبِ ﴿١٩٠﴾ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَٰمًا وَّقُعُودًا وَّ

نشانیاں ہیں (۱۹۰)۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر (برابر) یاد کرتے

عَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ

رہتے ہیں، اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے رہتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! تو نے

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾

یہ (سب) لایعنی نہیں پیدا کیا ہے، تو پاک ہے، سو محفوظ رکھیو ہم کو دوزخ کے عذاب سے (۱۹۱)۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ

اے ہمارے پروردگار! تو نے جسے دوزخ میں داخل کیا اُسے واقعی رُسوا ہی کر دیا، اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار

مِنْ أَنصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَٰنِ أَنْ

نہیں (۱۹۲)۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک پکارنے والے کو سُنا ایمان کی پکار کرتے ہوئے کہ اپنے پروردگار پر ایمان

ءَامِنُوا بِرَبِّكُمْ فَـَٔامَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا

لے آؤ سو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے، اور ہم سے ہماری خطاؤں کو زائل کر دے

توضیحی ترجمہ

اور چھپاؤ گے کچھ نہیں (اور انھوں نے عہد کیا تھا) لیکن پھر اُنھوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کر لی (یعنی دنیا کے معمولی نفع کی خاطر آیات اللہ میں لفظی و معنوی تحریفات کیں، احکام شریعت بدل ڈلے اور سب سے بڑی بات یہ کہ پیغمبر آخرالزماں کی بشارت کو چھپایا) کیا ہی بری شئی ہے (دنیا اور دنیاوی نفع) جو وہ لے رہے ہیں۔

(۱۸۸) آپ نہ سمجھئے ان لوگوں کے بارے میں جو اپنے کرتوتوں (جیسے کتمانِ حق، و بشارتِ نبی آخرالزماں، اور آیات اللہ میں تحریفات نیز احکام شریعت میں تبدیلی وغیرہ) پر خوش ہوتے ہیں (کہ ہماری چالاکیوں کو کوئی پکڑ نہیں سکتا) اور چاہتے ہیں کہ جو کام انھوں نے نہیں کیے اس پر بھی اُن کی تعریف کی جائے (کہ ایسا ہو گا) اور نہ (یہ) سمجھئے کہ وہ (دنیا و آخرت میں) عذاب سے بچے رہیں گے، اُن کے لئے تو دردناک عذاب ہے۔

(۱۸۹) اور (یاد رکھنا چاہئے کہ) اللہ ہی کے لئے بادشاہی ہے آسمانوں و زمین کی (تو مجرم بھاگ کر کہاں پناہ لے سکتا ہے) اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (تو سزا نافذ کرنے سے اُسے کون روک سکتا ہے)

ع ۱۹ / ۱۰

(۱۹۰) (اور اللہ کو جاننا ہو تو کم از کم صرف اتنا کرو کہ آسمان و زمین کی پیدائش اور دن رات کے مضبوط نظام پر غور کرو، کیونکہ) بلاشبہ آسمانوں و زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں عقل والوں کے لئے (بہت سی) نشانیاں ہیں (جو ان پر غور و فکر کرے گا وہ اس نتیجہ پر ضرور پہونچے گا کہ یہ سارا مرتب و منظم سلسلہ جس میں ذرا خلل واقع نہیں ہوتا ضرور کسی ایک مختارِ کُل اور قادرِ مطلق ذات کے ہاتھ میں ہے جو اسے چلا رہی ہے، اور وہ ہے اللہ کی ذات)

(۱۹۱) یہ (عقلمند) وہ لوگ ہیں جو (غور و فکر کر کے اللہ کو پہچان جاتے ہیں اور اس کو مان لیتے ہیں، پھر) اللہ کو یاد کرتے ہیں (اور یاد رکھتے ہیں ہر حال میں) کھڑے، بیٹھے اور لیٹے اور (پھر مزید) غور کرتے ہیں آسمانوں و زمین کی پیدائش (کے مقصد) کی بابت (تو کہہ اُٹھتے ہیں کہ) پروردگار! تو نے یہ سب بیکار نہیں پیدا کیا، پاک ہے تو (عبث کام سے، یہاں سے اُنھیں آخرت کا یقین ہو جاتا ہے، اور وہ دعا کرتے ہیں کہ) سو (تو ہی) بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

(۱۹۲) اے ہمارے پروردگار! جسے تو نے دوزخ میں داخل کر دیا، اُسے حقیقتاً رُسوا ہی کر دیا (یعنی وہ عذاب جسمانی کے ساتھ عذاب روحانی کا بھی شکار ہوا، اور ایسا شخص ظالم ہوا) اور (وہاں) ظالموں کو کوئی مددگار میسر نہ آئے گا۔

(۱۹۳) (تفکر کائنات کے ضمن میں اللہ کی ہستی کے وجود اور آخرت کے تصور تک تو اہل دانش پہونچ سکتے ہیں، لیکن تفصیلی معلومات اور احکام شریعت کی واقفیت کے لئے اللہ کے پیغمبروں اور اس کی کتابوں سے آشنا ہونا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے سو آگے اس کا بیان آتا ہے) اے ہمارے پروردگار! ہم نے سنا ایک پکارنے والے کو جو پکار لگا تا تھا ایمان کی (یعنی ہم تک رسول اللہ ﷺ کی یہ دعوت پہونچی) کہ ایمان لاؤ (اے لوگو!) اپنے رب پر، سو ہم ایمان لے آئے، پس یا الٰہی! بخش دے ہمارے گناہ، اور دور کر دے ہم سے ہماری بُرائیاں

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ

اور ہمیں نیکوں کے طریقہ پر موت دے (۱۹۳)۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں عطا کر وہ چیز جس کا تو ہم سے اپنے

لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ

پیغمبروں کی معرفت وعدہ کر چکا ہے اور ہم کو قیامت کے دن رُسوا نہ کرنا، بے شک تو تو وعدہ خلافی نہیں کرتا (۱۹۴)۔ سو قبول

لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ

کرلیا اِن کی دعا کو اِن کے رب نے، اس لئے کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے خواہ وہ مرد ہو یا عورت،

اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ

عمل کو ضائع نہیں ہونے دیتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو، تو جن لوگوں نے ہجرت کی (راہِ خدا میں)

دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ

اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور (اور بھی تکلیفیں) اُنھیں میری راہ میں دی گئیں اور وہ لڑے اور مارے گئے،

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ

اُن کی خطائیں ضرور ان سے معاف کردی جائیں گی، اور میں ضرور اُنھیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾

نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی (یہ) اللہ کے پاس سے ثواب ملے گا، اور اللہ ہی کے پاس تو بہترین ثواب ہے (۱۹۵)۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ

(یہ) کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا کہیں تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے (۱۹۶)۔ (یہ) چند روزہ بہار ہے پھر تو

ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے، اور وہ کیسی بُری آرام گاہ ہے (۱۹۷)۔ البتہ جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں،

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اُن کے لئے باغ ہوں گے جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی، اُن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے (یہ تو)

نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ

مہمانی (ہوگی) اللہ کی طرف سے، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے حق میں کہیں بہتر ہے (۱۹۸)۔ اور

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

اہلِ کتاب میں کچھ ایسے بھی ضرور ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اُس پر جو کچھ تم پر اُتارا گیا ہے

توضیحی ترجمہ

اور (جب دنیا سے اُٹھانا ہو تو) ہم کو نیک بندوں کے ساتھ اُٹھا (یعنی اُن کے زمرہ میں شامل کر کے)

(۱۹۴) اے ہمارے رب! اور (مزید) ہم کو عطا فرما وہ سب جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا اپنے رسولوں کی معرفت، اور ہمیں رُسوا نہ کر، قیامت کے دن، (ہمارا ایمان ہے کہ) تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

(۱۹۵) سو قبول کی اُن کے رب نے اُن کی دعا (یہ کہتے ہوئے کہ) میں ضائع نہیں کرتا کسی عمل کرنے والے کا عمل، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، تم باہم ہو تو ایک ہی جنس (یعنی ایک ہی مخلوق کی دو شاخیں، اس لئے اعمال کے ثمرات میں مرد و عورت میں کوئی تفریق نہیں کی جائے گی) پس وہ جنھوں نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں، اور لڑے اور مارے گئے (اسی راہ میں) میں ضرور بالضرور اُن کی برائیاں اُن سے دور کردوں گا (یعنی اُن کی خطائیں معاف کردوں گا) اور اُنھیں داخل کروں گا ایسی جنتوں میں جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی، یہ بدلہ (اور انعام) ہوگا اللہ کی جانب سے، اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بہترین بدلہ ہے۔

(۱۹۶) آپ کو (اور آپ کی امت کو) کافروں کی شہروں میں چلت پھرت (تجارتی سرگرمیاں) دھوکے میں نہ ڈالیں۔

(۱۹۷) (ان سے دکھائی تو کامیابی ہی دیتی ہے، لیکن یہ) بہار بس چند روزہ ہے، پھر (ہمیشہ کے لئے) اُن کا ٹھکانا جہنم ہے، اور (جہنم) کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ (لہٰذا اس وقتی کامیابی اور عیش کی کیا حیثیت اور کیا مقابلہ اُس ہمیشہ ہمیش کے عیش سے جو ایمان والوں کو تھوڑی سی محنت اور تکلیف اُٹھا کر حاصل ہوگا)

(۱۹۸) البتہ وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں (اور اس خوف خدا کے باعث تقوے کی زندگی گزار کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے) اُن کے لئے (وہاں) ایسی جنتیں ہوں گی جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی، وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے، یہ مہمانی ہو گی اللہ کی طرف سے (یعنی مہمان کی طرح بیٹھے بٹھائے اُنھیں یہ عیش ملے گا اس کو پانے کے لئے کسی قسم کی دوڑ دھوپ، یا چلت پھرت نہیں کرنا ہوگی) اور جو کچھ اللہ کے پاس نیکوں کے لئے ہے وہ کہیں بہتر ہے (اس سے جو کافروں کو اس دنیا میں نصیب ہے)

النصف

(۱۹۹) اور کچھ لوگ اہلِ کتاب میں بھی ضرور ایسے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اُس پر جو تم پر اُتارا گیا ہے (یعنی قرآن پر)

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور اُس پر (بھی کہ) جو کچھ اُن پر اُتارا گیا ہے، اللہ سے ڈرنے والے ہیں، اللہ کی آیتوں کا حقیر قیمت پر سودا

ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

نہیں کرتے، اُنھیں اُن کا اجر اُن کے پروردگار کے پاس ضرور ملے گا، بے شک اللہ حساب بہت جلد لینا

الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟

ہے (۱۹۹)۔ اے ایمان والو! (خود) صبر کرو اور مقابلے میں صبر کرتے رہو، اور مقابلہ کے لئے مستعد رہو،

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾

اور اللہ سے ڈرتے رہو، عجب نہیں جو فلاح پا جاؤ (۲۰۰)۔

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسَبْعٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ نساء مدنی ہے، اس میں ۔ شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے ۔ ۱۷۶ آیات اور ۲۴ رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

اے لوگو! اپنے پروردگار سے تقویٰ اختیار کرو، جس نے تم (سب) کو ایک ہی جان سے پیدا کیا، اور

وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ

اُسی سے اُس کا جوڑا پیدا کیا، اور اُن دونوں سے بکثرت مرد اور عورت پھیلا دیئے، اور اللہ سے تقویٰ

نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اختیار کرو جس کے واسطہ سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو، اور قرابتوں کے باب میں بھی (تقویٰ

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿١﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا

اختیار کرو) بے شک اللہ تمہارے اوپر نگراں ہے (۱)۔ اور یتیموں کا مال اُن کو پہونچا دو اور پاکیزہ کو

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

گندی (چیز) سے مت تبدیل کرو اور اُن کا مال مت کھاؤ اپنے مال کے ساتھ، بے شک یہ بہت بڑا

حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿٢﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا

گناہ ہے (۲)۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں

مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ

پسند ہوں اُن میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے تو نکاح ہی کر سکتے ہو، اور اگر تمہیں اندیشہ ہو

ع ۱۱ ۔ ۱۱

توضیحی ترجمہ

اور اُس پر (بھی) جو اُن پر نازل کیا گیا (یعنی تورات و انجیل پر) وہ اللہ کا خوف رکھتے ہیں (لہٰذا) اللہ کی آیات کو (دنیا کی) حقیر قیمت پر بیچتے نہیں، اُن کے لئے اُن کے پروردگار کے پاس اُن کا اجر (مخصوص) ہے۔ بے شک اللہ جلد حساب و کتاب کر دینے والا ہے۔

(۲۰۰) اے ایمان والو! صبر اختیار کرو (یعنی سختیاں اُٹھا کر بھی طاعات پر جمے رہو، معصیت سے رُکو) اور (دشمن کے مقابلہ میں) مضبوطی اور ثابت قدمی دکھاؤ، اور (اسلام اور حدود اسلام کی حفاظت میں) چوکس اور مستعد رہو اور (ہر وقت اور ہر کام میں) اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاحیاب و بامراد ہو۔

سورۂ نساء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک ہی جان (حضرت آدم) سے پیدا کیا، اور اُسی سے اُس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت (دنیا میں) پھیلا دئے، اور اُس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے (حاجت و مدد) طلب کرتے ہو، اور رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو (اُن کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں) بیشک اللہ تم پر نگراں و نگہبان ہے۔ (لہٰذا سب سے پہلے تو اللہ سے ڈرو اس لئے کہ وہ خالق اور رب ہے، اور اس لئے بھی کہ تم اُس کا واسطہ اور اس کی قسم دے کر آپس میں ایک دوسرے سے اپنے حقوق اور فوائد طلب کرتے ہو)

(۲) اور (رحمی رشتوں میں ایک بڑی ذمہ داری کسی قریبی عزیز کے انتقال کے باعث اس کے یتیم بچوں کی سرپرستی اور اس کے مال کی نگہبانی کی آتی ہے، تو اگر تم) یتیموں (کے سرپرست ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ جب وہ بالغ ہو جائیں اُن) کا مال (وجائداد) اُن کے حوالہ کرو، اور (زمانہ تولیت میں) ان کے اچھے مال سے اپنے بُرے (یا ناقص) مال کو بدلو نہیں، اور نہ (اس دوران) اُن کے مال کو اپنے مال میں ملا کر کھا جاؤ (یعنی کھانا یا تصرف تو مشترک کر سکتے ہو، لیکن اس کا خیال رہے کہ اس طرح اُن پر کوئی زیادتی یا اُن کا کوئی نقصان نہ ہونے پائے، ایسا ہوا تو) یہ بڑا سخت گناہ ہے۔

(۳) اگر (تم کسی یتیم لڑکی کے سرپرست یا ولی ہو اور اس سے تمہارا رشتہ ایسا ہے کہ وہ تمہارے نکاح میں آسکتی ہے، تو تم اس سے نکاح کر سکتے ہو بشرطیکہ تم اس کے ساتھ انصاف کر سکو، لیکن اگر) تمہیں ڈر ہو کہ یتیم (لڑکیوں) کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو (اُن سے نکاح مت کرو بلکہ) اور عورتوں سے اپنی پسند سے نکاح کر لو، (ایک سے زیادہ کرنا چاہو تو) دو کر لو، تین کر لو، چار کر لو، چار تک تو نکاح کر ہی سکتے ہو، اور اگر تمہیں اندیشہ ہو

أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا

کہ تم عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک پر ہی بس کرو، یا جو کنیز تمہاری مِلک میں ہو، اس میں زیادتی نہ ہونے کی

تَعُولُوا ﴿٣﴾ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ

توقع قریب تر ہے (۳)۔ اور تم بیویوں کو اُن کے مہر خوش دلی سے دے دیا کرو، لیکن اگر وہ خوش دلی سے

عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ﴿٤﴾ وَلَا تُؤْتُوا

تمہارے لئے اُس کا کوئی جزو چھوڑ دیں تو تم اُسے ہنسی خوشی کھاؤ (پیو) (۴)۔ اور کم عقلوں کو اپنا وہ مال

السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ

نہ دے دو جس کو اللہ نے تمہارے لئے مایۂ زندگی بنایا ہے اور اُس مال میں سے اُنھیں کھلاتے اور

فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٥﴾ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ

پلاتے رہو اور اُن سے بھلائی کی بات کہتے رہو (۵)۔ اور یتیموں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا

وہ عمرِ نکاح کو پہونچ جائیں، تو اگر تم اُن میں ہوشیاری دیکھ لو تو اُن کے حوالے اُن کا مال کردو، اور

إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا ۚ

مال کو جلد جلد اسراف سے اور اِس خیال سے کہ یہ بڑے ہو جائیں گے مت کھا ڈالو، بلکہ جو شخص

وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ

خوش حال ہو وہ تو اپنے کو بالکل روکے رکھے، البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے

بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا

اور جب اُن کے مال اُن کے حوالے کرنے لگو تو اُن پر گواہ بھی کرلیا کرو، اور اللہ حساب کرنے والا

عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٦﴾ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ

کافی ہے (۶)۔ مردوں کے لئے بھی اُس چیز میں حصہ ہے جس کو والدین اور نزدیک کے قرابت دار

الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ

چھوڑ جائیں، اور عورتوں کے لئے بھی اُس چیز میں حصہ ہے جس کو والدین نزدیک کے قرابت دار

وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿٧﴾ وَإِذَا

چھوڑ جائیں، اس (متروکہ) میں سے تھوڑا ہو یا زیادہ (بہرحال) ایک حصہ قطعی ہے (۷)۔ اور جب

توضیحی ترجمہ

کہ (ایک سے زیادہ کو رکھنے پر اُن کے درمیان) عدل (اور اُن کے حقوق واجب میں مساوات) نہ رکھ سکو گے تو پھر ایک ہی پر بس کرو، یا کنیز (پر گذارا کرو) جو تمہاری مِلک ہو، اس میں زیادتی نہ ہونے کی توقع زیادہ ہے۔ (کنیزوں سے جنسی استمتاع دراصل جنگ میں گرفتار ہونے والی عورتوں کے مسئلہ کا ایک حل تھا جو معاشرہ کی پاکیزگی کے خیال سے رکھا گیا تھا، آج وہ ماحول نہیں تو اس کا تعلق بھی ہم سے نہیں)

(۴) اور مہر عورتوں کا (حق ہے) اُن کو خوش دلی سے ادا کرو، ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تو تم اُسے شوق سے کھاؤ پیو۔

(۵) اور ناسمجھوں (یعنی جو بالغ ہونے کے باوجود پوری سمجھ نہیں رکھتے اُن یتیموں) کو (اُن کا) وہ مال نہ حوالہ کردو، جس کو اللہ نے تمہارے لئے (یعنی انسانوں کے لئے) سامانِ معیشت بنایا ہے (جب تک وہ پوری طرح سمجھدار نہ ہوجائیں اُس کی حفاظت رکھو) اور اُس میں سے اُن کو کھلاتے پہناتے رہو، اور اُنھیں سمجھاتے رہو۔ (کہ اُن کا مال اُن کا ہی ہے جب وہ سمجھدار ہو جائیں گے اور دنیا کی اونچ نیچ جان جائیں گے اُن کے حوالہ کردیا جائے گا)

(۶) اور یتیموں کی (جو نابالغ ہیں) جانچ و آزمائش کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر (یعنی بلوغت) تک پہونچ جائیں، اس وقت تم اگر اُن میں ہوشیاری و سمجھ دیکھو (اور محسوس کرو کہ اب وہ مال ضائع نہیں کریں گے) تو اُن کا مال اُن کے حوالے کردو، ورنہ (ایسا کرو کہ جانچ کے ذریعہ جب اُن کی سمجھ کا اندازہ ہونے لگے تو) اُس مال کو جلد جلد اُڑانے لگو اس خیال سے کہ یہ بڑے ہوجائیں گے، اور جو شخص آسودہ حال ہو وہ تو اپنے کو بالکل روکے رکھے (اس مال سے پوری طرح پرہیز کرے، کوئی فیس، محنتانہ، حقِ خدمت وغیرہ نہ لے) البتہ جو (سرپرست) مفلس و نادار ہو وہ مناسب طور پر (یتیم کے مال سے لے اور) کھا سکتا ہے، اور (یہ بھی نوٹ کرلو کہ) جب اُن کا مال اُن کے حوالہ کرو تو اُس پر گواہ بنالیا کرو (تاکہ کسی اختلاف کی صورت میں بسہولت طے ہوسکے) اور (یاد رکھو) اللہ حساب لینے کو بالکل کافی ہے (یہ گواہ بنانے کی ہدایت تو دنیاوی ضابطہ کی تکمیل کے لئے ہے)

(۷) (یہاں اسلامی قانونِ وراثت کے سلسلہ میں کچھ احکام سنو!) مردوں کے لئے بھی اُس چیز میں حصہ ہے جو والدین اور نزدیکی قرابت دار چھوڑ جائیں، اور عورتوں کے لئے بھی اُس میں حصہ ہے جو والدین اور نزدیکی قرابت دار چھوڑ جائیں، (وہ میراث) تھوڑی ہو یا بہت اس میں (اُن کا) ایک قطعی (مقرر و متعین) حصہ ہے۔ (یہ احکام یتیموں سے متعلق ہیں کہ جاہلیت میں عورتوں اور نابالغ بچوں کو میراث میں کوئی حصہ نہیں دیا جاتا تھا، بعد میں آیت نمبر ۱۱ سے شروع ہونے والے رکوع میں تمام رشتہ دار مردوں اور عورتوں کے بھی حصے مقرر فرمادیئے)

(۸) اور جب (ترکہ تقسیم کیا جارہا ہو اور)

حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ
تقسیم کے وقت اعزّہ اور یتیم اور مسکین موجود ہوں تو اُنھیں بھی اس میں سے (کچھ) دے دو
مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٨﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا
اور اُن سے ہمدردی کی بات کہو (٨)۔ اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ چھوڑ جائیں
مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ص فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ
اپنے پیچھے چھوٹے بچے، تو اُن کی اُنھیں (کیسی) فکر رہے، پس چاہئے کہ اللہ سے ڈریں
وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى
اور بات پکّی کہیں (٩)۔ بے شک جو لوگ یتیموں کا مال کھا لیتے ہیں
ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿١٠﴾ ع
ناحق، وہ بس اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں، اور عنقریب وہ دہکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے (١٠)۔
يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ق لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ج
اللہ تمہیں تمہاری اولاد (کی میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے، مرد (کا حصہ) دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے
فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ج وَاِنْ
اور اگر دو سے زائد عورتیں (ہی) ہوں تو اُن کے لئے دو تہائی (حصہ) اس (مال) کا ہے جو مورث چھوڑ گیا ہے، اور اگر
كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ط وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
ایک ہی لڑکی ہو تو اُس کے لئے نصف (حصہ) ہے، اور مورث کے والدین یعنی ان دونوں میں ہر ایک کے لئے اس
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ
(مال) کا چھٹا حصہ ہے جو وہ چھوڑ گیا ہے، بشرطیکہ مورث کی کوئی اولاد ہو، اور اگر مورث کے کوئی اولاد نہ ہو اور اُس کے والدین ہی
وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ج فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ
اُس کے وارث ہوں تو اُس کی ماں کا ایک تہائی ہے، لیکن اگر مورث کے بھائی (بہن) ہوں تو اُس کی ماں کے لئے چھٹا
السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط اٰبَآؤُكُمْ وَ
حصہ ہے، وصیت نکالنے کے بعد کہ مورث اس کی وصیت کر جائے یا ادائے قرض کے بعد۔ تمہارے باپ ہوں
اَبْنَآؤُكُمْ ج لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ط فَرِيْضَةً مِّنَ
کہ تمہارے بیٹے، تم انہیں جانتے ہو کہ ان میں سے نفع پہونچانے میں تم سے قریب تر کون ہے، مقرر ہے یہ سب

توضیحی ترجمہ

تقسیم کے وقت (ایسا ہو کہ) کچھ (ایسے) اہل قرابت اور مسکین (جن کو حق میراث نہیں پہونچتا) آپہونچیں تو (بہتر ہے کہ) اُنھیں بھی اس میں سے (اگر وہ نابالغ یا یتیم کا حصہ نہیں ہے تو) کچھ دے دو، اور اُن سے معقول (انداز میں) بات کرو۔ (یعنی دو یا نہ دو ہر حال میں اُن سے خوش اخلاقی سے پیش آکر اُن کو اس کی وجہ سمجھا دو)

(٩) اور لوگوں کو (اس صورت حال سے) ڈرنا چاہئے کہ اگر (خدانخواستہ ان کا بھی وقت آجائے اور) وہ اپنے پیچھے اپنے (ننھے ننھے) ناتواں بچے چھوڑ رہے ہوں تو اُنھیں اُن کی کیسی فکر ہو گی، لہٰذا (یہ سوچ کر) اللہ سے ڈریں (یتیموں کی حق تلفی نہ کریں) اور موزوں و مناسب بات (ہی اس موقع پر) زبان سے نکالیں۔ (یعنی اُن سے حسن سلوک سے پیش آئیں)

ع ١ / ١٠ / ١٢

(١٠) اور (سن لیں) وہ لوگ جو یتیموں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بس آگ بھرتے ہیں اور (بالآخر) وہ جلد ہی دوزخ میں داخل کئے جائیں گے۔

(١١) اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ لڑکے کا حصہ (میراث میں) دو لڑکیوں کے برابر ہے، اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو (یا دو) سے زیادہ ہوں تو اُنھیں مالِ متروکہ کا دو تہائی ملے گا، اور اگر صرف ایک لڑکی ہی ہو تو کل مال میں اس کا (حصہ) آدھا ہو گا، اور میت کے والدین میں سے ہر ایک کے لئے ترکے کا چھٹا حصہ ہو گا اگر اس میت نے اولاد بھی چھوڑی ہو، اور اگر اولاد نہیں چھوڑی (اور ماں باپ ہی وارث ہوں) تو اُس کی ماں کا ایک تہائی حصہ ہو گا (باقی دو حصے باپ کے) اور اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی بہن ہوں تو ماں کے لئے چھٹا حصہ، یہ سب حصے اس (میت) کی وصیت (کی تکمیل) کے بعد (لگائے جائیں گے) جو اس نے کر رکھی ہو، اور جو قرض اُس کے ذمہ رہا ہو اُس (کی ادائیگی) کے بعد، تمہارے باپ ہوں کہ تمہارے بیٹے، تم نہیں جانتے کہ کون (ان اصول وفروع میں سے) تمہیں زیادہ نفع پہونچانے والا ہے (اس لئے اس سلسلہ میں دخل دے کر اپنی سمجھ کے مطابق وراثت تقسیم نہ کرو، جان لو! کہ یہ (تقسیم) مقرر کردہ ہے

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

اللہ کی طرف سے ، بے شک اللہ ہی علم والا ہے، حکمت والا ہے(۱۱)۔اور تمہارے لئے اس (مال)

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ

کا آدھا حصہ ہے جو تمہاری بیبیاں چھوڑ جائیں بشرطیکہ اُن کی کوئی اولاد نہ ہو، اور اگر اُن کے اولاد

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ

ہو تو تمہارے لئے بیبیوں کے ترکہ کا چوتھائی ہے بشرطیکہ تمہارے کوئی اولاد نہ ہو ،لیکن اگر تمہارے

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ

کچھ اولاد ہو تو ان (بیبیوں) کو تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا، بعد وصیت (نکالنے) کے ، جس

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

کو تم وصیت کر جاؤ یا ادائے قرض کے بعد، اور اگر کوئی مورث مرد ہو یا عورت ، ایسا ہو کہ جس کے نہ

تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ

اصول ہوں نہ فروع اور اُس کے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک

امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ

چھٹا حصہ ہے ۔اور اگر یہ لوگ اس سے زائد ہوں تو وہ ایک تہائی میں شریک ہوں گے ، بعد وصیت

كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ

(نکالنے) کے ، جس کی وصیت کر دی جائے یا ادائے قرض کے بعد بغیر کسی کو نقصان پہونچائے ، یہ

وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ

حکم اللہ کی طرف سے ہے ، اور اللہ بڑا علم والا ہے ، بڑا بُرد بار ہے(۱۲)۔یہ سب خداوندی ضابطے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ہیں، اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی (پوری) اطاعت کرے گا اللہ اُسے (بہشت کے) باغوں میں

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ

داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی، اُن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ

ہے ۔(۱۳) اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور باہر نکل جائے گا اُس کے ضابطوں

توضیحی ترجمہ

اللہ کی طرف سے (اور) یقیناً اللہ پوری طرح باخبر بھی ہے اور زبردست حکمت والا بھی۔

(۱۲) اور تمہارے لئے تمہاری بیویوں کے ترکہ میں سے آدھا (حصہ) ہے جب کہ اُن کی کوئی اولاد نہ ہو، اور اگر انھوں نے کوئی اولاد چھوڑی ہو تو تمہارے لئے اُن کے مالِ متروکہ میں سے چوتھائی حصہ ہے، یہ (حصہ بھی) اگر وہ وصیت کر گئی ہوں تو اس وصیت (کی تکمیل) اور (اگر اُن پر کوئی قرض ہو تو اس) قرض (کی ادائیگی) کے بعد (نکالا جائے گا) اور اُن (بیویوں) کے لئے تمہارے ترکہ میں سے چوتھائی ہوگا اگر تمہارے کوئی اولاد نہ ہو، اور اگر تم نے کوئی اولاد چھوڑی ہے تو اُن کے لئے تمہارے مالِ متروکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے (بیویاں اگر ایک سے زیادہ ہیں تب بھی وہ سب چوتھائی یا آٹھویں حصہ ہی کی حق دار ہوں گی، اور یہ آٹھواں حصہ بھی نکالا جائے گا اُس) وصیت نکالنے کے بعد جو تم کر گئے ہو اور (اس) قرض (کی ادائیگی) کے بعد (جو تم پر ہو) اور اگر میت (خواہ) مرد ہو یا عورت، کلالہ ہے (یعنی جس نے نہ اصول یعنی ماں باپ، دادا دادی، اور نہ فروع یعنی بیٹا بیٹی، پوتا پوتی چھوڑے ہیں) اور اس کا (صرف) ایک (اخیافی) بھائی یا ایک بہن ہے (یعنی ماں ایک ہے اور باپ الگ الگ) تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے، اور اگر وہ ایک سے زیادہ ہوں تو وہ سب ایک تہائی مال میں شریک ہوں گے (یہاں بھی یاد رکھیں کہ یہ حصہ نکالا جائے گا) وہ وصیت نکالنے کے بعد جو میت نے چھوڑی ہو اور (اس پر جو) قرض (ہو اس کی ادائیگی) کے بعد، بغیر کسی کو ضرر پہونچائے (مثلاً یہ کہ مورث نے وصیت کے ذریعہ کسی وارث کو اس کے حق سے محروم کر دیا، یا کسی کا حصہ گھٹا بڑھا دیا، یا یوں ہی وارثوں کو نقصان پہونچانے کے لئے کہہ دیا کہ فلاں شخص سے میں نے اتنا قرض لیا تھا، الغرض وصیت اور قرض دونوں ذریعوں سے نقصان پہونچانا ممنوع اور گناہ کبیرہ ہے۔ نیز ایسی وصیت جو تہائی سے زائد کی ہو باطل ہوگی، اور قانونِ شریعت کے خلاف ہونے کی بنا پر ناقابلِ نفاذ ہوگی۔ یہ بھی خیال رہنا چاہئے کہ اگر بیوی کا حق مہر ادا نہ کیا گیا ہو تو وہ دَین (قرض) میں شمار ہوگا، اور اُس کی ادائیگی وراثت کی تقسیم سے پہلے ضروری ہے، نیز عورت کا شرعی حصہ اس مہر کے علاوہ ہوگا) یہ (تقسیم وراثت) مقرر کردہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ بڑا علم والا اور بردبار ہے۔

(۱۳) یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں (یعنی اُس کے بنائے ضابطے وقوانینِ میراث) ہیں، جو کوئی (اس بابت اور دیگر تمام امور میں) اللہ کے اور (ساتھ ہی) اُس کے رسول کے (بتائے اُن) احکام کی (بھی) اطاعت کرے گا (جن کا قرآن میں ذکر نہیں) اللہ اُس کو (اور اُس جیسے تمام لوگوں کو ایسی) جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ اُن میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور یہ ہی بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴) اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا، اور باہر جائے گا اُس کی (مقرر کردہ)

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۟

کے حدود سے اُسے وہ آگ میں داخل کرے گا، اُس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ پڑا رہے گا اور اُسے ذلت دینے والا عذاب ہوگا (۱۴)۔

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ

اور تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں اُن پر چار (آدمی) اپنے میں سے گواہ کرلو، سو اگر وہ

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى

گواہی دے دیں تو ان (عورتوں) کو گھروں کے اندر بند رکھو یہاں تک کہ موت اُن کا خاتمہ کردے، یا اللہ

يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا

اُن کے لئے کوئی (اور) راہ نکال دے (۱۵)۔ اور تم میں سے کوئی دو جو وہ کام کریں اُنھیں اذیت پہونچاؤ،

مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

پھر اگر دونوں توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو اُن سے تعرض نہ کرو، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

والا ہے، بڑا مہربان ہے (۱۶)۔ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ کے ذمہ ہے وہ تو بس اُنھیں لوگوں کی ہے جو بُری

السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ

حرکت نادانی سے کر بیٹھتے ہیں اور پھر قریب ہی (وقت میں) توبہ کرلیتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کی توبہ اللہ قبول کرتا

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ

ہے، اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے (۱۷)۔ اور ایسے لوگوں کی توبہ نہیں ہے جو (برابر) گناہ کرتے رہیں، یہاں

حَتّٰٓي اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْــٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ

تک کہ موت اُن میں سے کسی کے سامنے آکھڑی ہو (اور تب) وہ کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں، اور نہ اُن لوگوں (کی توبہ)

يَمُوْتُوْنَ وَھُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِــيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا

جو اس حال میں مرتے ہیں کہ وہ کافر ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (۱۸)۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَاۗءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ

اے ایمان والو! تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے جبراً مالک ہوجاؤ، اور نہ اُنھیں اس غرض سے قید رکھو کہ تم

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْھُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ

نے جو کچھ اُنھیں دے رکھا ہے اُس کا کچھ حصہ وصول کرلو بجز اس صورت کے کہ وہ صریح بدکرداری کی مرتکب ہوں،

حدوں سے، اُسے وہ (دوزخ کی) آگ میں ڈال دے گا، وہ اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اور عذاب اس کے لئے ہوگا ذلت ناک۔

(۱۵) (اب اقارب کے متعلقہ دیگر احکام بیان کیے جا رہے ہیں) اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کا ارتکاب کریں اُن پر تم (یعنی تمہاری عدالت، یا قاضی یا اہل حل وعقد) اپنوں (یعنی مسلمانوں) میں سے چار گواہ (جو گواہی کی شرعی شرائط پر پورے اُترتے ہوں) طلب کرو، پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو اُن عورتوں کو گھروں میں تاعمر مقید کردیا جائے، یا پھر اللہ ہی اُن کے لئے کوئی اور سبیل پیدا کرے۔

(۱۶) اور جو (بدکاری کرنے والے) دونوں تم میں سے ہیں (یعنی مسلمان ہیں، خواہ ایک مرد ہو اور ایک عورت یا دونوں مرد) تو اُنھیں اذیت (یعنی تکلیف دہ سزا) دو۔ پھر اگر وہ (بدکاری سے) توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو اُن سے اعراض کرو (اب اُن کو زجر وملامت نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ اُن کو معاف فرمادے گا کیونکہ) یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے (اور بہت) رحیم ومہربان ہے۔ (اور بعد میں اللہ نے یہ سبیل پیدا کی کہ سورۂ نور میں اُس کی حد سو کوڑے نازل فرمادی۔ اب یہی حکم شرعی نافذ العمل ہے، گھر میں قید کرنے اور اذیت دینے کا حکم منسوخ ہوگیا)

(۱۷) (اور) توبہ (قبول کرنے کی ذمہ داری) اُن لوگوں کی جو اللہ کے ذمہ ہے (یعنی اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے) نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں، پھر جلد ہی (اس کا احساس ہونے پر) توبہ کرلیتے ہیں، سو یہ ہیں وہ لوگ جن کی توبہ اللہ قبول فرماتا ہے، اور اللہ علیم وحکیم ہے۔ (وہ سب کے دلوں کا حال جانتا ہے اور حکمت والا بھی ہے)

(۱۸) ایسے لوگوں کے لئے توبہ (کی قبولیت کا وعدہ) نہیں ہے جو برائیاں (یعنی گناہ) کیے جاتے ہیں (اور انھیں توبہ کا خیال بھی نہیں آتا) یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہوتی تو کہتا ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں، اور نہ اُن کی توبہ توبہ ہے جو مرتے وقت کفر کی حالت میں ہوں، یہ لوگ وہ ہیں جن کے لئے ہم نے عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۱۹) اے ایمان والو! تمہارے لئے جائز نہیں کہ عورتوں کو بھی میراث بنالو (جیسا کہ اسلام سے قبل عورت پر یہ ظلم بھی ہوتا تھا کہ شوہر کے مرجانے کے بعد اس کو میراث بنالیا جاتا تھا) اور نہ اُن کو اس لئے روکے رکھو کہ جو کچھ تم نے اُن کو (مہر یا ورثہ کی شکل میں) دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کسی کھلی برائی اور بے حیائی کی مرتکب ہوں،

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا

اور بیبیوں کے ساتھ خوش اُسلوبی سے گزر بسر کیا کرو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو عجب کیا کہ تم ایک شئے

وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾ وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ

کو ناپسند کرو اور اللہ اُس کے اندر کوئی بڑی بھلائی رکھ دے (۱۹)۔ اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ (دوسری) بیوی

زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ

بدلنا چاہو اور تم اس بیوی کو (مال کا) انبار دے چکے ہو تو تم اُس میں سے کچھ بھی واپس مت لو، کیا تم بہتان رکھ کر اور صریح

بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ

گناہ کر کے اُسے (واپس) کر لو گے (۲۰)۔ اور تم کیسے اُسے (واپس) لے سکتے ہو درانحالیکہ ایک دوسرے سے خلوت

بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ

کر چکے ہو اور وہ (بیبیاں) تم سے ایک مضبوط اقرار لے چکی ہیں (۲۱)۔ اور ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے

مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ

تمہارے باپ نکاح کر چکے ہیں، مگر ہاں جو کچھ ہو چکا (ہو چکا) بے شک یہ بڑی بے حیائی اور نفرت کی بات تھی، اور

سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ

بہت بُرا طریقہ تھا (۲۲)۔ تمہارے اوپر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری

وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ

پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے

الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ

تمہیں دودھ پلایا ہے، اور تمہاری دودھ شریک بہنیں، اور تمہاری بیبیوں کی مائیں اور تمہاری بیبیوں کی

اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں رہتی ہیں، اور جو تمہاری اُن بیبیوں سے ہوں جن سے تم نے صحبت کی ہے، لیکن اگر تم نے

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ

ابھی ان بیبیوں سے صحبت نہ کی ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں، اور جو بیٹے تمہاری نسل سے ہوں اُن کی بیبیاں، اور یہ بھی

الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٢٣﴾

(حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو یکجا کرو، مگر ہاں جو ہو چکا (ہو چکا) بے شک اللہ بخشنے والا ہے، بڑا مہربان ہے (۲۳)۔

توضیحی ترجمہ

اور (تمہیں چاہئے کہ) اُن (عورتوں) کے ساتھ خوش اسلوبی کے ساتھ گزر بسر کرو، اور اگر تم انھیں پسند نہیں کرتے تو عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت کچھ بھلائی (اور خیر و برکت) رکھ دی ہو۔

(۲۰) اور (دیکھو) اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانا چاہتے ہو (یعنی موجودہ بیوی تمہیں پسند نہیں اور تم اس سے گلو خلاصی ہی چاہتے ہو) تو جو کچھ (پہلی بیوی کو) دے رکھا ہے (خواہ) ڈھیر مال (ہو) اُس میں سے کچھ (واپس) مت لو، کیا تم (اُس مال کو) بہتان رکھ کر اور صریح گناہ کر کے واپس لو گے (یعنی بلاوجہ واپس لو گے تو صریح ظلم کے مرتکب ہو گے، یا بات بنانے کے لئے عورت پر کوئی جھوٹا اور سنگین الزام لگاؤ گے تو یہ بھی بڑا گناہ ہوگا)

(۲۱) اور تم (دیا ہوا مال مہر وغیرہ) واپس کیسے لے سکتے ہو جب کہ تم ایک دوسرے سے خلوت میں ملاپ کر چکے ہو (لہٰذا مہر واجب ہو چکا ہے) اور (اسکے علاوہ نکاح کے وقت) ان سے عہد و پیمان کر چکے ہو۔

(۲۲) اور (دیکھو) اُن عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ لو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہیں (جیسا کہ اسلام سے قبل باپ کے بعد سوتیلی ماں سے نکاح کرنے کا رواج تھا) ہاں جو کچھ ہو چکا (وہ ہو چکا، یعنی اسلام لانے سے اس کا گناہ معاف کر دیا جائے گا، لیکن باقی وہ نکاح بھی نہیں رہے گا) بیشک یہ بڑی بے حیائی اور قابل نفرت بات تھی اور انتہائی غلط طریقہ بھی۔

ع ۸ / ۱۴

(۲۳) (سن لو!) حرام کی گئی ہیں (نکاح کے لئے) تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں و خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں و بھانجیاں اور تمہاری (رضاعی) مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو، اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری زیر پرورش وہ لڑکیاں (بھی) جو تمہاری ایسی بیوی کی (پہلے شوہر سے) ہوں جن سے تم صحبت کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے اُن سے صحبت نہ کی ہو (اس سے پہلے ہی کوئی ایسی صورت پیش آ جائے کہ تم اُن کو طلاق دے کر اُن کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہو تو) تم پر کوئی گناہ نہیں (تم اُن سے بلا مضائقہ نکاح کر سکتے ہو) اور (تمہارے لئے حرام ہیں) تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں (یعنی بہوئیں) اور یہ کہ تم (ایک وقت میں) جمع کر دو بہنوں کو، البتہ جو ہو چکا (وہ ہو چکا، یعنی اسلام سے قبل اگر اس طرح کے حرام رشتے قائم کر چکے ہو تو اسلام لانے سے وہ گناہ معاف ہو جائے گا) اللہ بے شک غفور رّحیم ہے۔ (اس لئے اس نے اسلام لانے سے پچھلے گناہ معاف فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ البتہ اسلام لانے کے بعد وہ رشتہ باقی نہیں رکھا جائے گا)

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ

اور وہ عورتیں بھی (حرام کی گئی ہیں) جو قیدِ نکاح میں ہوں بجز اُن کے جو تمہاری مِلک میں آجائیں، اللہ نے فرض کر دیا

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

ہے (اِن احکام کو) تم پر، اور جو اِن کے علاوہ ہیں وہ تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں، یعنی تم اُنھیں اپنے مال کے ذریعہ

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

سے تلاش کرو (اِس طور پر کہ) قیدِ نکاح میں لانے والے ہو نہ کہ مستی نکالنے والے، پھر جس مال کے عوض تم نے بعض

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ

عورتوں سے لطف اُٹھایا ہے سو اُنھیں ان کے طے شدہ مہر دے دو، اور تم پر اس مقدار کے بارے میں کوئی گناہ نہیں جس پر

بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ

تم آپس میں مہر طے ہو جانے کے بعد رضا مند ہو جاؤ، بے شک اللہ بڑا علم والا بڑا حکمت والا ہے (۲۴)۔ اور جو کوئی

لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

تم میں سے مقدرت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مومنات سے نکاح کر سکے تو وہ تمہاری (آپس کی) مسلمان کنیزوں سے جو

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ

تمہاری مِلک (شرعی) میں ہوں (نکاح کر لے)، اور اللہ تمہارے ایمان (کی حالت) سے خوب واقف ہے، تم

بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

(سب) آپس میں ایک ہو، سو اُن کے مالکوں کی اجازت سے اُن سے نکاح کر لیا کرو، اور اُن کے مہر اُنھیں دے

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ

دیا کرو دستور کے موافق، اِس طرح کہ وہ قیدِ نکاح میں لائی جائیں نہ کہ مستی نکالنے والیاں ہوں اور نہ چوری چھپے

اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ

آشنائی کرنے والیاں، پھر جب وہ (کنیزیں) قیدِ نکاح میں آجائیں تو پھر اگر وہ (بڑی) بے حیائی کا ارتکاب کریں تو

نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

اُن کے لئے اُس سزا کا نصف ہے جو آزاد عورتوں کے لئے ہے، یہ اس کے لئے ہے کہ جو تم میں سے بدکاری کا

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ ع

اندیشہ رکھتا ہو، اور اگر تم ضبط سے کام لو تو تمہارے حق میں کہیں بہتر ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے (۲۵)۔

توضیحی ترجمہ

(۲۴) اور وہ عورتیں بھی (تم پر حرام کی گئی ہیں) جو دوسروں کے نکاح میں ہوں، (خواہ وہ غیر مسلم ہوں) سوائے اُن کے کہ جو (جہاد کے بعد باندیاں بن کر) تمہاری مِلک میں آگئی ہوں، (ان کے حلال ہونے کے لئے نکاح ضروری نہیں صرف یہ ضروری ہے کہ ایک حیض گزر جائے اور وہ عورت حاملہ نہ ہو، سنو) اللہ تعالیٰ نے تم پر (محرمات کے ان احکامات کو) فرض کر دیا ہے (اس کی پابندی تم پر لازم ہے) اور اِن کے سوا سب عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں اس طریقہ پر (یا ان شرائط پر) کہ تم اپنے مال کے مہر سے اُن کو طلب کرو (یعنی ایک تو طلب و رضامندی ہو یا یوں کہیں کہ زبانی ایجاب وقبول ہو، اور دوسرے مال یعنی مہر دینا قبول ہو نیز یہ طلب ہو) اپنے پاس رکھنے کے لئے نہ کہ صرف مستی نکالنے کے لئے، پھر جواز دواجی زندگی کا لطف اُن سے اُٹھاؤ تو اُن کو اُن کا طے شدہ مہر ادا کرو (یعنی اب یہ مہر تم پر لازم ہے) اور مہر مقرر کرنے کے بعد اگر باہمی رضامندی سے اس میں کچھ کمی بیشی کرو تو اس میں تم پر کوئی گناہ لازم نہیں، بے شک اللہ جاننے والا ہے (تمہاری مصلحتوں اور تمہارے نفع ونقصان کو) اور حکمت والا ہے۔ (اس کا ہر حکم سراسر حکمت آمیز ہوتا ہے)

(۲۵) اور جو تم میں سے آزاد شریف مومن عورتوں سے نکاح کرنے کی (مالی) استطاعت نہ رکھتا ہو (یعنی اُن کا مہر، نفقہ وغیرہ پوری طرح ادا کرنے کے قابل نہ ہو) وہ تم لوگوں کی ملکیت میں آئی ہوئی کسی ایسی کنیز سے نکاح کر لے جو مسلمان ہو چکی ہو (کہ اس میں مہر ونفقہ دونوں کم ہوگا) اور اللہ تم سب کے ایمان سے خوب واقف ہے (ایمان کا تعلق دل سے ہے، اس لئے اگر وہ اپنے کو مومن کہتی ہے تو اس پر یقین کرو، حقیقت تو اللہ ہی جانتا ہے) تم سب (خواہ آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہونے کی حیثیت سے) آپس میں برابر ہو (لہٰذا بہ وقت ضرورت اُن سے نکاح کرنے میں عار نہ محسوس کرو) بس اُن کے مالکوں کی اجازت سے اُن سے نکاح کر لیا کرو، اور دستور وقاعدہ کے مطابق اُن کے مہر اُنھیں دے دیا کرو (بس یہ دیکھ لیا کرو کہ) وہ پاک دامن ہوں، نہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں اور نہ (ہی) چوری چھپے آشنائی کرنے والیاں، اور جب وہ (کنیزیں) قیدِ نکاح میں آجائیں اور پھر (اس کے بعد) وہ بدچلنی کا ارتکاب کریں تو (اُن کو سزا دی جائے گی لیکن) اُن کے لئے اس سزا کا نصف ہے جو آزاد عورتوں کی سزا ہے، (اور) یہ (باندیوں سے نکاح کی بات) اُس کے لئے ہے جو تم میں سے (نکاح کا ضرورت مند ہو، لیکن آزاد شریف مسلم عورت سے نکاح کرنے کی حیثیت نہیں رکھتا اور جوانی کے جذبات سے مجبور ہو کر) برائی میں پڑ جانے کا اندیشہ رکھتا ہو، ورنہ جو اگر تم ضبط سے کام لو (اور اپنے اوپر قابو رکھ سکو) تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے (کہ ضبط کرو اور کنیز سے نکاح نہ کرو) اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ (تمہیں اس صبر وضبط کا بہترین صلہ دنیا وآخرت میں عطا فرمائے گا)

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اللہ کو منظور ہے کہ تم سے (احکام) کھول کر بیان کردے اور تم کو تم سے قبل والوں کے حالات

وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ

بتلادے اور تم پر توجہ فرمائے، اور اللہ بڑا علم والا بڑا حکمت والا ہے (۲۶)۔ اور اللہ کو منظور ہے

عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا

کہ تمہارے حال پر توجہ فرمائے اور جو لوگ خواہشوں کے بندے ہیں اُنھیں یہ منظور ہے کہ تم بڑی

عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ

بھاری کجی میں پڑ جاؤ (۲۷)۔ اللہ کو منظور ہے کہ تمہارے ساتھ تخفیف برتے، اور انسان تو کمزور ہی

ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

پیدا کیا گیا ہے (۲۸)۔ اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ

بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَ

کھاؤ، ہاں البتہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے ہو، اور اپنی جانوں کو قتل مت کرو،

لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ

بے شک اللہ تمہارے حق میں بڑا مہربان ہے (۲۹)۔ اور جو کوئی ایسا کرے گا سرکشی

ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ

اور ظلم کی راہ سے تو ہم عنقریب اُس کو آگ میں ڈالیں گے، اور یہ اللہ کے لئے آسان

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ

ہے (۳۰)۔ اگر تم اُن بُرے کاموں سے جو تمہیں منع کئے گئے ہیں بچتے رہے تو ہم تم سے تمہاری معمولی

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا

بُرائیاں دور کردیں گے، اور تمہیں ایک معزز مقام پر داخل کردیں گے (۳۱)۔ اور تم ایسے امر کی تمنا نہ کیا

مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ

کرو جس میں اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی دے رکھی ہے، مردوں کے لئے اُن کے اعمال

مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ

کا حصہ (ثابت) ہے، اور عورتوں کے لئے اُن کے اعمال کا حصہ (ثابت) ہے، اور طلب کرو اللہ سے

توضیحی ترجمہ

(۲۶) اللہ چاہتا ہے کہ تم کو وضاحت کے ساتھ بتادے (اپنے احکام) اور تمہیں چلائے اُن (نیک) لوگوں کی راہ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، اور (اس طرح سے) وہ تم پر توجہ فرمانا اور تمہیں معاف کرنا چاہتا ہے، اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (چنانچہ بندوں کی کوئی بھی مصلحت یا ضرورت اس کے علم کامل سے باہر نہیں، اس نے اپنی حکمت کاملہ سے احکام ایسے رکھے ہیں جو ہر مصلحت کی پوری پوری رعایت کرنے والے ہیں)

(۲۷) اور (سمجھ لو کہ) اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر (شفقت ورحمت کے ساتھ) توجہ فرمائے (تمہیں احکام وتعلیمات سے سرفراز کرے) اور وہ لوگ جو خواہشات کے بندے ہیں اُن کے ارادے ہیں کہ تم بڑی کجی میں (یعنی راہِ حق سے دور) جاپڑو۔

(۲۸) اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے (احکام میں) نرمی رکھے، کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ (لہٰذا شریعت میں سارے احکام میں انسان کی سہولتوں کی رعایت رکھی گئی ہے)

(۲۹) اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقہ پر نہ کھاؤ (یعنی دھوکہ، فریب، جعل سازی، ملاوٹ یا غیر شرعی کاروبار جیسے سود، رشوت، جوا، وغیرہ کے ذریعہ دوسرے کا مال کھانا مسلمان کے لئے جائز نہیں) ہاں مگر یہ کہ کوئی (جائز) تجارت باہم رضامندی سے ہو (تو ایک دوسرے کے مال میں تصرف کرسکتے ہو) اور (مال کے لئے) اپنے آپ کو ہلاک مت کر ڈالو (کہ اس کی محبت میں اپنی یا ایک دوسرے کی جان کے درپے ہوجاؤ) بے شک اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔ (اسی لئے یہ شفقت ورحمت سے پُر احکام تمہیں دے رہا ہے، ان پر عمل کرکے اس کی عنایت ومہربانی کے مستحق بن جاؤ)

(۳۰) اور جو کوئی ظلم وزیادتی اختیار کرتے ہوئے ایسا کرے گا (یعنی دوسرے کا مال حدودِ شرعی سے تجاوز کرتے ہوئے ناحق کھائے گا) تو ہم اُس کو جلد ہی (جہنم کی) آگ میں ڈال دیں گے، اور یہ (کام) اللہ کے لئے بالکل آسان ہے۔

(۳۱) اگر تم بڑی بڑی منع کی گئی باتوں سے بچتے رہو گے تو ہم تمہیں چھوٹی اور معمولی بُرائیوں سے دور کردیں گے (یعنی اولاً تمہیں گناہ کبیرہ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہے، اس میں کامیاب ہوئے تو اس کے ذیل میں چھوٹی برائیاں تم سے خود ہی دور ہوجائیں گی، اور جو رہ گئیں وہ ہم معاف کردیں گے) اور (پھر) تمہیں ایک معزز مقام (جنت) میں داخل کردیں گے۔

(۳۲) اور (دیکھو) تم کسی ایسی چیز کی تمنا نہ کیا کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر (مثلاً مرد کو عورت پر) فضیلت دے رکھی ہے (اس میں کسی کے عمل وکسب کا دخل نہیں، یہ تو اللہ کی عطا کردہ ہے، لیکن جنت کمانے کے مواقع میں کوئی فرق نہیں) مردوں کے لئے اسی کے بقدر ہے جو وہ کمالیں اور عورتوں کے لئے بھی اُن کی کمائی کے بقدر ہے (یعنی دونوں کے پاس برابر کا موقع ہے، ان میں سے ہر ایک کو اُس کے اعمال کے بقدر پھل ملے گا، دنیا میں جو فرق نظر آتا ہے وہ اللہ کی مصلحت تکوینی کا نتیجہ ہے) اور (تمنا کرنا یا مانگنا ہی ہے تو) مانگو

مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا
اُس کے فضل کی، بے شک اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے (۳۲)۔ اور جو مال والدین
مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ
اور قرابت دار چھوڑ جائیں اُس کے لئے ہم نے وارث ٹھہرا دیئے ہیں، اور جن لوگوں سے
فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾
تمہارے عہد بندھے ہوئے ہیں، اُنھیں اُن کا حصہ دے دو، بے شک اللہ ہر چیز پر مطلع ہے (۳۳)۔
اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي
مرد عورتوں کے سردھرے ہیں، اس لئے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی دے رکھی ہے اور
بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
اس لئے کہ مردوں نے اپنا مال خرچ کیا ہے، سو نیک بیویاں اطاعت کرنے والی اور پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت سے
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ
حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں، اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم اُن کی سرکشی کا علم رکھتے ہو تو اُنھیں نصیحت کرو اور
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا
اُنھیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو، اور اُنھیں مارو، پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو اُن کے خلاف بہانے
عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ
نہ ڈھونڈو، بے شک اللہ بڑا ہی رفعت والا بڑا ہی عظمت والا ہے (۳۴)۔ اور اگر تمہیں دونوں کے درمیان کشاکش کا
بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ
علم ہو تو ایک حَکَم مرد کے خاندان سے اور ایک حَکَم عورت کے خاندان سے مقرر کر دو، اگر دونوں کی نیت اصلاحِ حال کی
يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾
ہوگی تو اللہ دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا، بے شک اللہ بڑا ہی علم رکھنے والا ہے، ہر طرح باخبر ہے (۳۵)۔
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَـيْـــًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اُس کا شریک نہ کرو اور حُسنِ سلوک (رکھو) والدین
وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰي وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى
کے ساتھ اور قرابت داروں کے ساتھ، اور یتیموں اور مسکینوں اور پاس والے پڑوسی

ع ٥/٨ ٢

توضیحی ترجمہ

اللہ سے اُس کا فضل (نہ کہ دوسرے کو ملی ہوئی خاص فضیلت)۔ بے شک اللہ ہر بات کا جاننے والا ہے۔

(۳۳) اور ہم نے ہر اُس شئی کے لئے وارث ٹھیرا دیئے ہیں جو والدین اور اقرباء چھوڑ جائیں (میراث اُن ہی کا حق ہے) اور جن سے تمہارا معاہدہ ہوا ہے اُن کو (زندگی ہی میں) اُن کا حصہ دے دو (یا اُن کے بارے میں جتنے کی وصیت کا تمہیں حق ہے اس کے مطابق وصیت کردو) بے شک اللہ ہر چیز پر نگراں ہے (اگر تم اس میں کسی قسم کی زیادتی کروگے تو یاد رکھو اللہ کو سب معلوم ہے)

(۳۴) (اب سُنو! دنیا میں) مرد عورتوں کے محافظ و منتظم ہیں (یعنی اُن کا درجہ گھر کے حاکم جیسا ہے) اس فضیلت کی بنا پر جو اللہ نے ایک کو (یعنی مرد کو اُس کے قوائے جسمانی کی مضبوطی اور دل ودماغ کی برتری کے باعث) دوسرے پر (یعنی عورت پر) دے رکھی ہے، اور اس (فضیلت کی) بنا پر کہ مرد اُن پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں (یعنی کسبِ معاش کرنا اور بیوی کے خرچ کا بار اُٹھانا مرد کے ذمہ رکھا گیا ہے) لہٰذا نیک بیویاں وہ ہیں جو اطاعت گزار ہیں (اور جو مردوں کے) پیٹھ پیچھے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اُن چیزوں کی جن کی حفاظت اللہ نے واجب کی ہے، اور (ان میں) جو ایسی ہوں جن کی سرکشی (یا بدخوئی) کا تمہیں اندازہ ہو تو اُنھیں (پہلے تو) سمجھاؤ اور (پھر) انھیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو (یعنی ان کے پاس لیٹنا چھوڑ دو، تاکہ اُنھیں اپنی غلطی اور معاملہ کی سنجیدگی کا اندازہ ہو اور وہ باز آجائیں) اور (پھر بھی وہ نہ مانیں تو) انھیں مارو (یعنی انھیں سدھارنے کے لئے آخری کوشش کے طور پر تمہیں مارنے کا حق ہے لیکن وہ مار ہلکی ہونا چاہئے) پھر اگر وہ مان جائیں تو اُن کے خلاف کوئی بہانہ نہ ڈھونڈو (سختی یا زیادتی کرنے کا) بے شک اللہ سب سے بالا ہے عظمت والا ہے۔ (اس لئے یہ یاد رکھنا کہ تمہیں برتری اُس کی دی ہوئی ہے اگر تم نے اُس کا کوئی ناجائز فائدہ اُٹھایا تو تمہیں اس کے سامنے جواب دینا ہوگا)

(۳۵) اور اگر (ان تدبیروں سے کام نہ چلے اور) دونوں (یعنی میاں بیوی) کے درمیان افتراق (یعنی جوڑا ٹوٹ جانے) کا اندیشہ ہو تو (ایک کوشش یہ کرو کہ) ایک حَکَم یا پنچ مرد کے گھرانے سے اور ایک حَکَم عورت کے گھرانے سے مقرر کرو، اگر دونوں (واقعی) اصلاح کے طالب ہوئے تو اللہ اُن کے درمیان سازگاری وموافقت پیدا کردے گا، بے شک اللہ علم والا وخبر رکھنے والا ہے۔ (وہ جانتا ہے کہ میاں بیوی کے حق میں کیا بہتر ہے اور حَکَم اپنی کوشش میں کس قدر مخلص ہیں)

(۳۶) (اوپر کی آیتوں میں کچھ خاص حقوق یتیموں، عورتوں، ورثاء اور زوجین کے بیان کئے گئے ہیں، اب کچھ اہم حقوق کی اجمالی فہرست بیان کی جا رہی ہے، یہاں یاد دلایا گیا کہ سب سے پہلے) اللہ (کا حق ہے اُس) کی عبادت کرو، اور کسی کو اُس کا شریک نہ بناؤ، اور (پھر دیگر حقوق ہیں، مثلاً) ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو اور (پھر اسی طرح) قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قریبی پڑوسی

توضیحی ترجمہ

اور دور کے پڑوسیوں (مسلم ہوں یا غیر مسلم) اور ہم نشینوں (جن کے ساتھ وقت گزرتا ہو کسی بھی تعلق سے ،خواہ وہ تعلق ہو دوستی کا یا کاروباری، یا مالک نوکر کا، یا استاد شاگرد کا، یا مرید شیخ کا حتیٰ کہ بس یا ٹرین میں ساتھ بیٹھنے کا) اور راہ گیروں اور اُن کے ساتھ جو تمہاری ملکیت میں ہوں (یعنی غلام، باندی، پالتو جانور وغیرہ۔ یاد رکھو) اللہ یقیناً ایسوں کو پسند نہیں کرتا جو اِترانے والے اور بڑائی مارنے والے ہوں۔

(۳۷) وہ لوگ (جو اِتراتے ہیں اور شیخی مارتے ہیں وہ) بخل و کنجوسی کرتے ہیں اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اُن کو عطا فرمایا ہے وہ (مال ہو یا علمِ دین) اُس کو چھپاتے ہیں (وہ یقیناً حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں، یہ کام ہے کافروں کا) اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۳۸) اور جو لوگ اپنا مال خرچ کرتے ہیں لوگوں کو دکھانے کے لئے اور اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے (کہ اللہ کی رضا اور ثواب اُخروی اُن کو مقصود ہو، اُن کا ساتھی شیطان ہوا) اور جس کا ساتھی شیطان ہوا تو اس کا بڑا بُرا ساتھی ہوا۔ (جو بُری ہی رہنمائی کرے گا)

(۳۹) بھلا ان کا کیا نقصان تھا اگر یہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لے آتے اور خرچ کرتے اُس (مال) میں سے جو اللہ کا دیا ہوا ہے (اُسی کی راہ میں) اور اللہ اُن سے خوب باخبر ہے (کہ وہ کیا اور کس نیت سے کر رہے ہیں)

(۴۰) (سن لو کہ) یقیناً اللہ ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا (وہ ایمان نہ لانے یا بداعمالی کا بدلہ اُسی کے مثل دیتا ہے) اور اگر (کسی کی ذرّہ برابر بھی) نیکی ہو تو اُس کو (بطور انعام) دوگنا (یا کئی گنا) کر دیتا ہے، اور اس کو اپنے پاس سے بھاری اجر عطا فرماتا ہے۔

(۴۱) (جو لوگ نہیں سُن رہے ہیں اور نہیں سمجھ رہے ہیں وہ ذرا سوچیں کہ) کیا حال ہوگا (اُن کا قیامت کے دن) جب کہ ہم ہر اُمت پر ایک گواہ (اُن کے پیغمبر کی صورت میں) لا کھڑا کریں گے اور ان لوگوں پر آپ کو گواہ بنائیں گے (اور آپ اپنے علمِ یقینی کے مطابق گواہی دیں گے، تو پیغمبروں کی اپنی اپنی اُمتوں کے بارے میں گواہی اور اس پر آپ کی پیغمبروں کے متعلق اس گواہی کے بعد کہ وہ لوگوں کو احکام الٰہی کی پوری پوری تبلیغ کر آئے تھے، اُن لوگوں کے پاس کیا جائے مفر ہو گی)

(۴۲) اُس دن یہ لوگ جنھوں نے کفر کیا تھا اور رسول کی نافرمانی کی تھی، آرزو کریں گے کہ کاش! زمین اُن پر برابر کر دی جاتی (اور وہ نیست و نابود ہو جاتے، اُن کو حساب و کتاب نہ دینا پڑتا، لیکن اُن کی یہ آرزو بار آور نہ ہو گی) اور وہ نہ چھپا سکیں گے

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ

اور دور والے پڑوسی اور ہم مجلس اور راہ گیر کے ساتھ، اور جو تمہاری مِلک میں ہیں اُن کے

اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴿٣٦﴾ الَّذِيْنَ

ساتھ، قطعاً اللہ ایسوں کو دوست نہیں رکھتا جو خود بین فخّار ہیں (۳۶)۔ جو بُخل کرتے رہتے ہیں

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ

اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور جو کچھ انھیں اللہ نے اپنے فضل سے دے رکھا ہے

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٣٧﴾

اُسے چھپاتے ہیں، اور ہم نے کافروں کے لئے ذلّت والا عذاب تیار کر رکھا ہے (۳۷)۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ

اور جو لوگ اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے رہتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا

روزِ آخرت پر (تو یہ سب کافروں ہی کے حکم میں داخل ہیں) اور جس کا مصاحب شیطان ہوا سو بُرا

فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

مصاحب ہوا (۳۸)۔ اور انھیں کیا خرابی لاحق ہو جاتی، اگر یہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لے آتے، اور جو کچھ اللہ

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿٣٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ

نے انھیں دے رکھا ہے اُس میں سے خرچ کرتے رہتے، اور اللہ اُن سے خوب واقف ہے (۳۹)۔ بےشک اللہ

لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ

ایک ذرّہ بھر بھی ظلم نہیں کرے گا، اور اگر ایک نیکی ہوگی تو اُسے دوگنا کردے گا اور اپنے پاس سے

مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ

اجرِ عظیم دے گا (۴۰)۔ سو اُس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت سے ایک ایک گواہ حاضر کریں گے،

بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾ۭ يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ

اور ان لوگوں پر آپ کو بطور گواہ پیش کریں گے (۴۱)۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور پیمبر کی نافرمانی

كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ

کی ہے وہ اُس روز تمنا کریں گے کہ کاش زمین اُن پر برابر کردی جائے، اور نہ چھپا سکیں گے

وقف النبی علیہ السلام

اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ

اللہ سے کوئی بات (۴۲)۔ اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ اس حال میں کہ تم نشے میں

سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ

ہو، یہاں تک کہ جو کچھ (منہ سے) کہتے ہو اُسے سمجھنے لگو، اور نہ حالتِ جنابت میں جب تک

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ

کہ غسل نہ کرلو، بجز اس حال کے کہ تم مسافر ہو، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً

استنجا سے آیا ہو یا تم نے بیویوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلیا

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ

کرو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو، بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا ہے

اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

بڑا بخشنے والا ہے (۴۳)۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جنھیں کتاب سے حصہ ملا تھا وہ گمراہی کو

مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا

مول لے رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم (بھی) گمراہ ہو جاؤ (۴۴)۔ اور اللہ تمہارے

السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڭ وَّ

دشمنوں سے خوب واقف ہے، اور اللہ کا حمایتی ہونا کافی ہے اور اللہ کا مددگار ہونا کافی

كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

ہے (۴۵)۔ جو لوگ یہودی ہوگئے ہیں اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو کلام کو اُس کے

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ

موقعوں سے پھیرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سُنا مگر ہم نے مانا نہیں، اور ہماری سنو اور

مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ

تمہیں سنوایا نہ جائے، اور ''راعنا'' میں زبانوں کو توڑ موڑ کر دین میں طعنہ زنی کی راہ سے، اور

اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا

اگر یہ لوگ کہتے کہ ہم نے سُنا اور ہم نے قبول کیا، اور (ہماری) سنو اور ''اُنظرنا'' تو کہیں بہتر ہوتا

اللہ سے کچھ بھی۔

(۴۳) اے ایمان والو! (عبادت سے متعلق کچھ ضروری احکام سنو! عبادت میں سب عبادتوں سے افضل واعلیٰ عبادت نماز ہے، پہلے اس سے متعلق جانو، دیکھو) نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ اپنی بات سمجھنے نہ لگو (شراب کی حرمت کا حکم آنے سے پہلے اس کو چھڑانے کے لئے اوّلاً نشہ کی حالت میں نماز کے قریب بھی نہ جانے کا حکم دیا گیا، صحابہ کرام کے لئے نماز اور مسجد سے دور رہنا اس قدر دشوار تھا کہ نماز کے اوقات میں اس کو چھوڑنا آسان ہوا، پھر مکمل حرمت آنے پر اس کے ترک میں زیادہ دشواری نہیں آئی) اور (نہ نماز ادا کرو) جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کرلو، سوائے اس کے کہ تم راہ چلتے ہو (اور غسل کی گنجائش نہ ہو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے (فارغ ہوکر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے (یا پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو) تو پاک مٹی دیکھو اور (اس پر ہاتھ مار کر) اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پھیرلو (یعنی تیمم کرلیا کرو) اللہ بے شک درگزر کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے۔ (اس نے تمہارے دشوار موقعوں کے لئے آسان احکام دیئے ہیں، وہی بخشش بھی فرمائے گا)

(۴۴) کیا تم نے اُن (یہودِ مدینہ) کو نہیں دیکھا جنھیں کتابِ الٰہی کا ایک حصہ دیا گیا (مگر) وہ گمراہی کے خریدار بنے (انھوں نے اس سے فائدہ نہیں اُٹھایا اور راستہ سے بھٹک گئے) اور چاہتے ہیں کہ تم بھی (جنھیں پوری کتابِ ہدایت ''قرآن'' کی شکل میں دی گئی) راستہ بھٹک جاؤ۔

(۴۵) اور اللہ خوب واقف ہے تمہارے دشمنوں سے (تم واقف ہو یا نہ ہو) اور (یقین کرو) اللہ کافی ہے حمایتی ہونے کو اور اللہ کافی ہے مددگار ہونے کو (یعنی جس کا اللہ حمایتی ومددگار ہو اس کو دشمنوں سے ڈرنے کی کیا ضرورت؟)

(۴۶) (اب ان لوگوں کا حال سنو جو یہودی ہوگئے ہیں) ان یہودیوں میں بعض ایسے ہیں جو کلام میں ہیر پھیر کردیتے ہیں اور (جب آپ (ﷺ) سے خطاب کرتے ہیں تو وہ دوہرے معنی والے الفاظ استعمال کرتے ہیں) اور کہتے ہیں کہ ''سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا'' اور ''اِسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ'' اور ''رَاعِنَا'' زبان کو مروڑ کر (اس طرح کہ لہجہ سے تعظیم وتوقیر نظر آتی تھی) اور نیت دین میں طعنہ زنی کی ہوتی تھی، اور اگر وہ (دل کے صاف ہوتے تو) کہتے ''سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا'' اور ''اِسْمَعْ'' اور ''اُنْظُرْنَا'' یہ اُن کے لئے کہیں بہتر

لَهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ

اُن کے حق میں اور درست تر، لیکن اللہ نے تو اُن کے کفر کے سبب اُن پر لعنت کی ہے، سو وہ ایمان لاویں گے مگر تھوڑے

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا

سے (۴۶)۔ اے وہ لوگو! جنھیں کتاب مل چکی ہے، اِس (کتاب) پر ایمان لاؤ جسے ہم نے نازل کیا ہے، تصدیق کرنے

لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ

والی اُس (کتاب) کی جو تمہارے پاس ہے قبل اِس کے کہ ہم چہروں کو مٹا ڈالیں اور چہروں کو اُن کے پیچھے کی جانب اُلٹا

اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾

دیں، یا ہم اُن پر (اس طرح) لعنت کریں جس طرح ہم نے سبت والوں پر لعنت کی تھی، اور اللہ کا حکم پورا ہو کر ہی رہتا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

ہے (۴۷)۔ اللہ اس کو تو بے شک نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک کیا جائے، لیکن اس کے علاوہ جس کسی کو بھی چاہے گا

يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ

بخش دے گا، اور جو کوئی (کسی کو) اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے اس نے یقیناً ایک بڑا گناہ سمیٹا (۴۸)۔ کیا تو

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ

نے اُن پر نظر نہیں کی جو اپنے کو پاکیزہ ٹھہراتے ہیں، حالانکہ اللہ جسے چاہے پاکیزہ ٹھہرائے اور اُن پر ذرا

لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ

بھی ظلم نہیں کیا جائے گا (۴۹)۔ دیکھ تو یہ لوگ اللہ پر کیسا جھوٹا طوفان باندھتے ہیں اور یہ کافی

وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا

ہے جرم صریح کے لئے (۵۰)۔ کیا تو نے اُن لوگوں پر نظر نہیں کی جنھیں کتاب سے بہرہ ور کیا

مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ

گیا تھا (اس پر بھی) یہ بت اور شیطان کو مانے ہوئے ہیں اور کفر کرنے والوں کی بابت کہتے

كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ

ہیں کہ ایمان لانے والوں سے تو یہی لوگ زیادہ ہدایت یاب ہیں (۵۱)۔ یہی وہ لوگ ہیں جن

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ ۭ

پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے تو اس کا کوئی مددگار تو ہرگز نہ پائے گا (۵۲)۔

توضیحی ترجمہ

اور موقع کی بات ہوتی، لیکن (چونکہ) اللہ نے اُن کے کفر کی پاداش میں اُن پر پھٹکار ڈالی ہوئی ہے (اس لئے) اُن میں سے چند ہی ایمان لائیں گے (یعنی کم ہی لوگوں کو اس کی توفیق ہوگی)

(۴۷) (اب براہ راست یہود ونصاریٰ کو دعوت ایمان دی جا رہی ہے) اے اہلِ کتاب! ایمان لاؤ اُس (قرآن) پر جو ہم نے نازل کیا ہے (وہ) تصدیق کرنے والا ہے اُس کی جو تمہارے پاس (غیر محرف شکل میں ہے) اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو بگاڑ دیں اور انھیں لوٹا کر پیچھے کی طرف (یعنی بجائے سینے کے کمر کی جانب) کر دیں یا اُن پر ویسی ہی پھٹکار ڈالیں جیسی ہم نے سبت والوں پر پھٹکار ڈالی تھی، اور (یاد رکھو) اللہ کا حکم پورا ہی ہو کر رہتا ہے۔ (اگر اُس نے تمہارے لئے کسی عذاب کے حکم کا فیصلہ کر دیا تو تم بچ نہیں سکتے)

(۴۸) (اور سنو!) اللہ اس بات کو تو (بغیر توبہ کے ہرگز) نہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے، اور اس کے علاوہ جو اس سے نیچے کے گناہ ہیں وہ جس کے لئے بھی چاہے گا بخش دے گا (یاد رکھو) جو کوئی اللہ کا شریک ٹھہرائے اس نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا۔

(۴۹) کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو (شرک بھی کرتے ہیں اور) اپنے آپ کو (نسلی معیار پر) پاکباز ٹھہراتے ہیں، جبکہ (یہ تو اللہ کا حق ہے) جسے چاہے پاکباز ٹھہرائے (اس کے یہاں تو معیار توحید وتقویٰ ہے) اور اُن پر (جو شرک کے مجرم ہوں گے) ذرّہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (البتہ اُن کے جرم کی سزا پوری پوری ملے گی)

(۵۰) دیکھئے! یہ لوگ (اپنی پاکیزگی کا دعویٰ کر کے) کیسا جھوٹ اللہ پر گڑھتے ہیں، اور یہ (حرکت) صریح گناہ ہونے کے لئے بالکل کافی ہے۔

ع ٧ ٨ ٤

(۵۱) (اور) کیا آپ نے اُن (یہودی) لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں کتابِ (الٰہی) کا ایک حصہ (تورات کی شکل میں) دیا گیا (پھر بھی) وہ جبت (سحر وکہانت) اور طاغوت (معبودانِ باطل) پر بھی اعتقاد رکھتے ہیں (یعنی اُن کی باتوں پر بھی کان دھرتے ہیں) اور کافروں کی بابت کہتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کی بہ نسبت زیادہ راہِ راست پر ہیں۔

(۵۲) (تو جان لیجئے کہ جو لوگ خود دین توحید رکھیں اور اُس سے اتنے بیزار ہوں) یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے، اور جس پر اللہ لعنت کرے آپ کو اُس کا مددگار (کہیں) نہیں ملے گا۔

أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿٥٣﴾

کیا اُنھیں بھی کچھ اقتدار نصیب ہے؟ تو ایسی حالت میں تو یہ لوگوں کو تل بھر بھی نہ دیں (۵۳)۔

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ

کیا یہ لوگوں پر حسد کر رہے ہیں ان چیزوں کے باعث جو اُنھیں اللہ نے اپنے فضل سے دے رکھی ہے، سو

آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿٥٤﴾

ہم نے تو آل ابراہیم کو کتاب وحکمت دی ہے اور اُنھیں بڑا اقتدار بھی دیا ہے (۵۴)۔

فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ

اور اُن میں سے کوئی کوئی تو اُس پر ایمان لائے اور کوئی کوئی اس سے رُکے رہے، اور جہنم ہی کافی ہے

سَعِيرًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا

دہکتا ہوا (۵۵)۔ بے شک جن لوگوں نے ہماری نشانیوں کے ساتھ کفر کیا ہم اُنھیں عنقریب آگ میں جھونکیں گے، جب

نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ

کبھی اُن کی جلدیں پک جائیں گی ہم اُن کی جلدوں کو بدل کر دوسری کر دیا کریں گے تاکہ وہ (برابر تازہ) عذاب چکھتے

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

رہیں، بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے (۵۶)۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کئے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

اُنھیں ہم عنقریب باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اُن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے،

أَبَدًا ۖ لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾

اُن کے لئے اُن باغوں میں صاف ستھری بیویاں ہوں گی، اور ہم اُنھیں بڑے گنجان سایہ میں لا اُتاریں گے (۵۷)۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ذمہ داریاں اُن کے اہل کو سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو

بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ ۗ

انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو، بے شک اللہ تم کو بہت ہی اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے،

إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ

بے شک اللہ بڑا سننے والا ہے بڑا دیکھنے والا ہے (۵۸)۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو،

توضیحی ترجمہ

(۵۳) کیا اُن کے ہاتھ سلطنت وبادشاہت کا کوئی حصہ لگ گیا ہے؟ (ایسا تو کچھ نہیں ہے) اگر ایسا (واقعی) ہوتا تو یہ (یہودی اتنے بخیل ہیں کہ) کسی کو تل برابر بھی نہ دیتے۔

(۵۴) یا پھر اُنھیں لوگوں سے حسد اس چیز (نعمتِ نبوت) کے باعث ہو رہا ہے جو اللہ نے (بنی اسرائیل کو چھوڑ کر) اُنھیں (یعنی بنی اسمٰعیل کو) دی ہے، سو (اس میں حسد کی کیا بات ہے) ہم نے تو (دونوں روحانی نعمتیں) کتاب وحکمت (اب بھی) آلِ ابراہیم ہی کو عطا فرمائی ہیں اور اُن ہی کو (دنیوی نعمت) سلطنت عظیم بھی عطا فرمائی ہے۔ (اب یہ فضل بنی اسمٰعیل پر ہوا ہے، جواب تک بنی اسرائیل پر ہوتا رہا، آخر دونوں ہمارے خلیل ابراہیم ہی کی نسل کی تو شاخیں ہیں)

(۵۵) (یہ افضلیت اور نعمتیں ہم حضرت ابراہیمؑ کی نسل کو دیتے رہے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوا کہ سب نے اسے مان لیا ہو بلکہ) بعض ایمان لائے اور بعض ہٹے رہے، اور (جو ہٹے رہے اُن کے لئے) جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کافی (اور مناسب سزا) ہے۔

(۵۶) (دیکھو ہمارا یہ قاعدہ یاد رکھو کہ) جو بھی ہماری آیتوں کے منکر ہوئے (خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا کفار) ہم اُنھیں جلد ہی جہنم کی آگ میں جھونک دیں گے، اور جب جب اُن کی کھال جل جائے گی ہم اُس کو دوسری کھال سے بدل دیں گے، تاکہ عذاب کا مزہ (مسلسل) چکھتے رہیں، بے شک اللہ زبردست اور غالب ہے (اُسے ایسی سزا دینے میں کوئی دشواری نہیں اور) حکمت والا ہے۔ (کافروں کو یہ سزا دینی اس کی عین حکمت کے مطابق ہے)

(۵۷) اور جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے، اُنھیں ہم داخل کریں گے ایسی جنتوں میں جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ اُن میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، وہاں اُن کے لئے صاف ستھری بیویاں ہوں گی اور ہم اُنھیں لے جائیں گے (اپنی رحمت کے) گھنے سائے میں۔

(۵۸) (سنو اے مسلمانو!) اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہونچاؤ (اور ذمہ داریاں اُن کے اہل کو سپرد کرو) اور جب (کبھی) تم فیصلہ کرنے لگو لوگوں کے درمیان تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ جس بات کی تم کو نصیحت کرتا ہے وہ بات بہت اچھی ہے، (تم اس پر کہاں تک عمل کرتے ہو) اللہ بیشک (اس کو) سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(۵۹) اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ

اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنے میں سے اہلِ اختیار کی اطاعت کرو، پھر اگر تم میں باہم اختلاف ہو جائے

شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

کسی چیز میں تو اُس کو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف لوٹا لیا کرو، اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو،

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝٥٩ اَلَمْ تَرَ اِلَى

یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی خوشتر ہے (۵۹)۔ کیا آپ نے اُن لوگوں پر نظر نہیں کی جو دعویٰ رکھتے

الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ

ہیں کہ وہ اس (کتاب) پر ایمان لے آئے ہیں جو آپ پر نازل کی گئی ہے اور جو آپ سے قبل نازل کی جا چکی

قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا

ہے (لیکن) چاہتے یہ ہیں کہ اپنے مقدمہ طاغوت کے پاس لے جائیں حالانکہ اُنھیں حکم مل چکا ہے کہ اس کے

اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝٦٠

مقابلہ میں کفر اختیار کریں، اور شیطان تو چاہتا ہی یہ ہے کہ اُنھیں بھٹکا کر بہت دور دراز لے جائے (۶۰)۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اُس حکم کی طرف آؤ جسے اللہ نے نازل کیا ہے اور رسول کی طرف آؤ تو آپ

الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝٦١ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ

دیکھیں گے کہ منافقین آپ کی طرف سے بڑی پہلو تہی کر رہے ہیں (۶۱)۔ پھر کیسی گزرتی ہے جب اُن پر کوئی

مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ

مصیبت آ پڑتی ہے اپنے ہی ہاتھوں، پھر آپ کے پاس آتے ہیں اللہ کی قسم کھاتے ہوئے کہ ہمارا مقصد تو محض

اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝٦٢ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا

بھلائی اور مصلحت تھا (۶۲)۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اللہ (اُسے) سب جانتا ہے، تو

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۤ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

آپ ان سے چشم پوشی کر جایا کیجئے اور انھیں نصیحت کرتے رہئے اور انھیں ان کے باب میں مؤثر بات کہتے

قَوْلًۢا بَلِيْغًا ۝٦٣ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

رہئے (۶۳)۔ اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اس غرض سے کہ اس کی اطاعت اللہ کے حکم سے کی جائے،

توضیحی ترجمہ

اور اطاعت کرو رسول کی اور (ان کی) جو تم میں سے ہوں اربابِ حکم و اختیار (خواہ وہ علماء و فقہاء ہوں یا امراء و حکام) پھر اگر کسی معاملہ میں (یعنی کسی فیصلہ کی بابت) تم میں اختلاف ہو جائے تو (فیصلہ وہی صحیح مانا جائے گا جو اللہ و رسول یعنی قرآن و حدیث کے احکام کے مطابق ہو لہٰذا اب اس کو فیصلہ کے لئے) اللہ و رسول کی طرف لوٹاؤ، (یعنی احکامِ شرعی کے مطابق فیصلہ لو اور اس پر راضی ہو خواہ وہ فیصلہ تمہاری مرضی کے خلاف ہو) اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے (یعنی تم واقعی مسلمان ہو، اور جان لو کہ) اسی میں تمہارے لئے بہتری ہے اور یہی انجام کے لحاظ سے خوش تر ہے۔

ع ۹ ۵

(٦٠) کیا آپ نے اُن (منافقین) کو نہیں دیکھا؟ جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ پر اور آپ سے پہلے (نبیوں پر) اُتارا گیا ہے (یعنی قرآن اور دیگر کتب الٰہیہ) اُس پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن (اُن کا عمل یہ ہے کہ) وہ اپنے مقدمے طاغوت (غیر اللہ) کے پاس لے جانا چاہتے ہیں اس کے باوجود کہ اُنھیں حکم دیا جا چکا ہے کہ اس (طاغوت یعنی شیطان) کو نہ مانیں (اور اس سے باز رہیں) اور شیطان (اس کے مقابلہ میں) چاہتا ہے کہ اُنھیں گمراہی میں خوب دور تک لے جائے۔

(٦١) اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اُس حکم و فیصلے کی طرف جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور رسول (کے احکام و عمل) کی طرف (یعنی قرآن و حدیث کے ذریعہ اپنے تنازعہ کا فیصلہ حاصل کرو) تو آپ دیکھیں گے کہ یہ منافقین (صاف انکار تو نہیں کرتے مگر) آپ کے پاس آنے سے (اور حکمِ الٰہی پر چلنے سے) رُکتے ہیں۔

(٦٢) (یہ سب تو وہ کر گزرتے ہیں) پھر (دیکھئے) جب اُن کے اپنے ہاتھوں کئے کے نتیجہ میں کوئی مصیبت آ پڑتی ہے (مثلاً اُن کی اس حرکت کا راز کھل جاتا ہے، دھڑ پکڑ شروع ہو جاتی ہے) تو آپ کے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا مقصد (دوسری جگہ جانے سے) صرف صلح صفائی اور میل ملاپ تھا (رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے اعراض کرنا اور جان بچانا نہ تھا)

(٦٣) یہ وہ لوگ ہیں کہ (زبان سے جو کہہ رہے ہیں کہنے دیجئے اور جس چیز پر قسمیں کھا رہے ہیں کھانے دیجئے) اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے، سو آپ بھی (علمِ خداوندی پر بس کر کے) ان (منافقین) سے تغافل و چشم پوشی کیجئے (اور ان کی بات کی پروا نہ کیجئے) اور (ہاں) آپ ان کو نصیحت (ضرور) کرتے رہئے اور انھیں اُن کے کام کی (اور دل میں اُتر جانے والی) باتیں ضرور بتاتے رہئے۔

(٦٤) اور (دیکھو) ہم نے جو بھی رسول (اپنے بندوں کی طرف) بھیجا ہے وہ اسی غرض سے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے اُس کی فرماں برداری اور اطاعت کی جائے (یعنی اُس کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ اس کو حاکمِ اعلیٰ اور مقتدا تسلیم کیا جائے، لہٰذا ضروری تھا کہ یہ لوگ رسول کے ارشاد کو بلا تأمل پہلے ہی سے دل و جان سے تسلیم کرتے)

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ

اور کاش کہ جس وقت یہ اپنی جانوں پر زیادتی کر بیٹھے تھے آپ کے پاس آجاتے، پھر اللہ سے مغفرت چاہتے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا

اور رسول بھی اُن کے حق میں مغفرت چاہتے تو یہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے (۶۴)۔ سو

وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

آپ کے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ لوگ ایمان دار نہ ہوں گے جب تک یہ لوگ اس جھگڑے میں جو ان کا

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا

آپس میں ہو آپ کو حکم نہ بنالیں اور پھر جو فیصلہ آپ کردیں اُس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور اس کو

تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ أَوِ

پورا پورا تسلیم کرلیں (۶۵)۔ اور اگر ہم نے اُن پر فرض کردیا ہوتا کہ اپنے آپ کو مار ڈالو یا یہ کہ اپنے وطن

اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ

سے نکل جاؤ تو اس کو اُن میں سے نہ کرتے کوئی مگر بجز تھوڑے سے لوگوں کے، اور اگر یہ (لوگ) وہ کر ڈالتے

فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِۦ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾

جس کی اُنھیں نصیحت کی جاتی ہے تو اُن کے حق میں یہ بہتر بھی ہوتا اور اُنھیں ثابت قدم رکھنے والا بھی (۶۶)۔

وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّآ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا

اور اُس وقت ہم اُنھیں ضرور اپنے پاس سے اجر عظیم دیتے (۶۷)۔ اور ہم انھیں سیدھی شاہراہ دکھا

مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ

دیتے (۶۸)۔ اور جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو ایسے لوگ اُن کے

أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ

ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنا (خاص) انعام کیا ہے (یعنی) پیمبر اور اولیاء اور

وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ

شہداء اور صالحین، اور یہ کیسے اچھے رفیق ہیں (۶۹)۔ یہ فضل ہے اللہ کی طرف

اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ

سے اور اللہ ہی کا علم کافی ہے (۷۰)۔ اے ایمان والو! اپنی حفاظت کرلو

توضیحی ترجمہ

اور اگر گناہ کرنے کے بعد بھی (اس پر متنبہ ہو جاتے اور) آپ کے پاس (ندامت کے ساتھ) حاضر ہوتے پھر اللہ سے معافی چاہتے اور رسول بھی اُن کی معافی کی دعا کرتا تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا پاتے۔ (مگر اُنھوں نے تو یہ غضب کیا کہ پہلے تو رسول کے حکم سے جو دراصل اللہ کا حکم تھا بٹے اور بچے پھر جب اُس کا وبال اُن پر پڑا تو لگے جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسمیں کھانے، ایسوں کی مغفرت کیوں کر ہو؟)

(۶۵) سو آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہ ہوں گے (یعنی اللہ کے ہاں اُن کا ایمان معتبر نہ سمجھا جائے گا) جب تک کہ یہ لوگ آپس کے جھگڑوں میں آپ کو حکم نہ بنالیں اور پھر آپ جو فیصلہ کریں اُس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ محسوس کریں اور (آپ کے فیصلہ کو) تسلیم کریں خوشی خوشی۔ (دل کے پورے اطمینان اور فرماں برداری کے جذبہ کے ساتھ)

(۶۶) اور اگر ہم اُن کو (جنھوں نے آپ سے اعراض کیا اور اپنے مقدمے طاغوت کے پاس لے گئے معافی چاہنے کی ہدایت دینے کی بجائے) خود کو قتل کرنے یا گھروں کو چھوڑ دینے کا (سزاءً) حکم دیتے (جیسا کہ بنی اسرائیل کو دیا تھا) تو اُن میں سے بہت کم ہی لوگ اُسے بجا لاتے، اور اگر یہ وہی کرتے جس کی اُنھیں نصیحت کی جاتی ہے (یعنی پیغمبر ﷺ کے حضور میں معافی اور اللہ سے سفارش کے طالب ہوتے نہ کہ حیلے بہانے تراشتے) تو یقیناً یہ اُن کے حق میں بہتر ہوتا اور ایمان کو زیادہ پختہ کرنے والا بھی۔ (یعنی اس سے نفاق بالکل جاتا رہتا)

(۶۷) اور تب (ایسا کرنے پر اس کے ساتھ ساتھ) ہم اُنھیں اپنے پاس سے اجرِ عظیم (بھی) عطا فرماتے۔

(۶۸) اور (مزید یہ کہ) ہم اُن کو (اس کی برکت سے) سیدھی راہ پر چلا دیتے۔ (یعنی پھر آئندہ کے لئے سعی و عمل کی صراطِ مستقیم پر مستقل طور پر چلنے کی اُنھیں توفیق مل جاتی)

(۶۹) اور (یہاں ایک قاعدۂ کلیہ سنو) جو لوگ بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ (آخرت میں) اُن کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء و صالحین، اور کیا ہی اچھے یہ رفیق ہوں گے۔ (یعنی کیا کہنے! کیسے اچھے اچھے لوگوں کا وہاں ساتھ نصیب ہوگا)

(۷۰) یہ (ایسے اچھے اور بڑے لوگوں کی رفاقت والا) فضل و کرم اللہ کی جانب سے ہوگا (نہ کہ اُن کی اطاعت کے معاوضہ کے بطور) اور اللہ کا علم کافی ہے ہر بات کو۔ (وہ خوب جانتا ہے کون اس کا مستحق ہے اور کون نہیں)

ع ۹

(۷۱) اے ایمان والو! (منافقوں کی کیفیت تو تم کو پہلے سے معلوم ہو چکی، اب جہاد پر نکلنا ہو تو) اپنے بچاؤ کا سامان لے لو،

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ

پھر گروہ گروہ کوچ کرو یا اکٹھے (۷۱)۔اور یقیناً تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو دیر لگا دیتا ہے،اور پھر تم پر اگر

فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ

کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو کہتا ہے کہ بے شک مجھ پر اللہ نے بڑا فضل کیا کہ میں اُن لوگوں کے ساتھ

اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

شریک نہ ہوا (۷۲)۔اور اگر تمہیں اللہ کا فضل پیش آتا ہے تو بول اُٹھتا ہے (اس بے تعلقی کے ساتھ

لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ

کہ) گویا تمہارے اور اُس کے درمیان کوئی (رشتۂ) محبت تھا ہی نہیں کہ کاش میں بھی اُن کے ساتھ

مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

ہوتا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا (۷۳)۔ تو (اگر یہ ہے تو) اُسے چاہئے کہ اللہ کی راہ

يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ

میں لڑے اُن لوگوں سے جو دنیا کی زندگی خریدے ہوئے ہیں اور جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑتا

اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَ

ہے تو مارا جائے یا جیت جائے (بہر صورت) ہم اُس کو عنقریب اجرِ عظیم دیں گے (۷۴)۔اور تمہیں

مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

کیا (عذر ہے) کہ تم جنگ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں،اور اُن لوگوں کے لئے جو کمزور ہیں مردوں

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

میں سے اور عورتوں اور لڑکوں میں سے،جو یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو اس بستی

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ

سے باہر نکال جس کے باشندے (سخت) ظالم ہیں،اور ہمارے لئے اپنی قدرت سے کوئی دوست

وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ

پیدا کردے،اور ہمارے لئے اپنی قدرت سے کوئی حامی کھڑا کردے (۷۵)۔جو ایمان والے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ

ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں،

توضیحی ترجمہ

پھر نکلو (حسبِ موقع) ٹکڑیوں میں یا اکٹھے ہوکر۔

(۷۲) اور (دیکھو) تم میں (یعنی تمہاری جماعت میں) کوئی ایسا بھی ہے جو (جہاد پر جانے میں) دیر کرتا ہے (اور پیچھے رہ جاتا ہے) پھر اگر تمہیں (جنگ میں) کوئی تکلیف (شکست کی یا مارے جانے کی) پہونچتی ہے تو (اس کی خبر سنتے ہی) کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر بڑا اکرم کیا کہ میں ان کے ہمراہ نہیں تھا۔(یہ اصلاً منافق ہیں جو مسلمانوں میں ملے ہوئے ہیں)

(۷۳) اور اگر تم پر اللہ کا فضل ہوا (یعنی تمہیں فتح وکامرانی ملی اور مالِ غنیمت ہاتھ لگا) تو اس طرح کہنے لگے گا جیسے تمہارے اور اس کے درمیان کوئی تعلق ہی نہ ہو، کہ کاش میں بھی ساتھ ہوا ہوتا تو کیا ہی بڑی کامیابی ہاتھ لگتی۔(یعنی اُسے بس اپنے دنیوی نقصان پر افسوس ہوگا تمہاری کامیابی پر کوئی خوشی نہیں)

(۷۴) (بہرحال منافق لوگ جہاد سے رُکیں تو رُکیں مگر) وہ لوگ جنھوں نے اپنی دنیا کا سودا آخرت سے کرلیا ہے (یعنی اہلِ ایمان) انھیں چاہئے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں، اور (جان رکھیں کہ) جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑے گا وہ مقتول ہو یا غالب رہے ہم اُسے بھاری اجر دیں گے۔(یعنی انھیں صرف اجرِ اُخری پر نظر رکھنی ہے نہ کہ کسی دنیوی نفع پر)

(۷۵) اور (اے ایمان والو!) تمہارے لئے کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اُن بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کے (چھٹکارے) کے لئے جہاد نہیں کرتے، جو (اللہ کی بارگاہ میں برابر) دعا گو ہیں کہ، اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال! جہاں کے لوگ ظالم ہیں (وہ ہم پر بڑے ظلم توڑ رہے ہیں) اور (ان مظالم سے ہمیں نجات دلانے کے لئے) اپنی قدرت سے کسی کو ہمارا حمایتی بنا، اور (حمایتی ہی نہیں بلکہ) کسی کو ہمارا مددگار بنا کر کھڑا کر۔(تاکہ ہمیں اس ظلم سے نجات ملے)

(۷۶) (مسلمانو! یاد رہے، مومن اور کافر دونوں کو جنگ کی ضرورت پیش آتی ہے۔لیکن دونوں کے مقاصدِ جنگ میں عظیم فرق ہے) مومن جنگ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں (یعنی صرف انسانیت کو اس کے مقصد تک پہونچانے کے لئے، توسیعِ ملک کے لئے نہیں، قومی تفوق کے لئے نہیں، اپنی برتری ثابت کرنے یا کسی اور دنیوی فائدہ کے لئے نہیں) اور کافر لڑتے ہیں طاغوت (شیطان) کی راہ میں، (جس کی راہ دنیوی فائدہ تک محدود ہے، خواہ وہ کسی طرح بھی حاصل ہو)

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾

سوتم لڑو شیطان کے ساتھیوں سے، اور شیطان کی چال تو لچر ہی ہوتی ہے(۷۶)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

کیا (اے مخاطب) تو نے اُن لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رہو، اور

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو، پھر جب اُن پر قتال فرض کیا گیا تو اُن میں سے ایک گروہ انسانوں سے

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا

ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرنا (ہوتا) ہے یا اُس سے بھی بڑھ کر ڈرنا، اور وہ لوگ بولے کہ اے

لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ

ہمارے پروردگار! تو نے ہم پر قتال کیوں فرض کر دیا، کاش تھوڑی مدت تو اور ہم کو (جینے کی) مہلت دے دیتا،

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۛ وَ

آپ کہہ دیجئے کہ دنیا کا سامان (بہت ہی) تھوڑا ہے اور آخرت اُس کے لئے کہیں بہتر ہے جو

لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

تقویٰ (اختیار) کرے، اور تم پر دھاگے کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا (۷۷)۔ تم جہاں کہیں بھی

فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ

ہوگے وہیں تمہاری موت آئے گی، خواہ تم مضبوط قلعوں ہی میں ہو، اور اگر اُنھیں کوئی سکھ پہونچ

عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ

جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو خدا کی طرف سے ہے اور اگر اُنھیں کوئی دُکھ پیش آتا ہے تو کہتے ہیں

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ

کہ یہ آپ کے سبب ہوا، کہہ دیجئے کہ ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے، سو اِن لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ گویا

يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ

یہ بات ہی نہیں سمجھتے (۷۸)۔ تجھے جو بھی سکھ پیش آتا ہے وہ بس اللہ ہی کی طرف سے ہے، اور جو دُکھ

اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ

پہونچتا ہے وہ تیرے اپنے ہی سبب سے ہے، اور ہم نے آپ کو انسانوں کی طرف پیمبر بنا کر بھیجا ہے

توضیحی ترجمہ

لہٰذا (اے مسلمانو!) تم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو (جو دنیا میں شر و فساد اور فسق و شرک ہی پھیلانا چاہتے ہیں، یاد رکھو) شیطان (کے پاس صرف دجل و فریب اور چال ہی ہے اور اس) کی چال نہایت بودی اور کمزور ہوتی ہے۔ (اُس سے ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں)

ع ۱۰ / ۷

(۷۷) کیا آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جن سے (مکہ کی رہائش کے دوران اور ہجرت کے بعد بھی کچھ دنوں تک) کہا جاتا رہا تھا کہ ہاتھ روکے رہو (یعنی اپنی مدافعت کے لئے بھی ہاتھ نہ اُٹھاؤ اور (صرف) نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں سرگرم رہو (اُس وقت تو وہ چاہتے تھے کہ ظالموں کے ظلم کا جواب دیں) اب جب کہ اُن پر جہاد فرض کیا گیا ہے تو اُن میں کے کچھ لوگ انسانوں ہی سے (جنگ کرنے میں) ایسا ڈر رہے ہیں جیسا کہ اللہ سے ڈرنا (چاہئے) یا اس سے بھی بڑھ کر، اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار! تو نے ہم پر جنگ کیوں (ابھی) فرض کر دی؟ کیوں نہیں ہم کو تھوڑی سی اور مہلت دے رکھی؟ آپ (اے رسول) اُن سے کہہ دیجئے کہ متاعِ دنیا (اور اس کی سودمندی جس کے لئے تم مہلت کی تمنا کر رہے ہو) بہت تھوڑی ہے، اور آخرت (جس کا نفع اصل نفع ہے) پرہیزگاروں اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے (کہیں) بہتر ہے، اور (یقین رکھو کہ تمہاری فرمانبرداری محنت اور جانفشانی کے اجر کے معاملے میں) تم سے ذرا بھی ناانصافی نہیں کی جائے گی۔

(۷۸) (اور یہ بھی نہ بھولو کہ) تم جہاں کہیں بھی ہو (ایک نہ ایک دن) تمہیں موت جا پکڑے گی، چاہے تم مضبوط قلعوں کے اندر کیوں نہ (چھپے) ہو۔ (جہاد کا حکم آنے پر اس سے بچنے کی خواہش تو موت سے بچنے کیلئے ہی ہے، اور یہ تمہیں زیبا نہیں دیتا، یہ تو منافقین کا شیوہ ہے) اور (جہاں تک منافقین کی بات ہے تو ان کا تو حال یہ ہے کہ) اگر ان لوگوں کو کوئی بھلائی میسر آتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے مقدر تھا (یہ اس وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا ذریعہ نہیں مانتے) اور اگر انہیں کوئی برائی (یا پریشانی) پہونچتی ہے تو آپ سے کہتے ہیں کہ یہ آپ کے سبب سے ہے، آپ (اے رسول) ان سے کہہ دیجئے کہ (دکھ ہو یا سکھ) سب اللہ کی طرف سے ہے (سب کا موجد اللہ ہی ہے) ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے (ایسا معلوم ہوتا ہے) کہ جیسے بات سمجھنے کے قابل ہی نہیں ہیں۔

(۷۹) (دراصل سمجھنا یوں چاہئے کہ) جو سکھ تمہیں پہونچتا ہے وہ محض اللہ کے فضل و کرم سے ہے اور (اے انسانو!) جو دکھ تمہیں پہونچتا ہے وہ خود تمہارے (اعمالِ بد کے) سبب سے پہونچتا ہے، اور (اے رسول) ہم نے آپ کو (تمام) انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے (کسی کی الزام تراشی یا انکار سے آپ پر آنچ نہیں آتی اور نہ کائنات میں واقع ہونے والے کسی تکوینی واقعے کی ذمہ داری آپ پر آتی ہے)

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ

اور اللہ کی گواہی کافی ہے (۷۹)۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ ہی کی اطاعت کی، اور

وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۖ

جو کوئی روگردانی کرے سو ہم نے آپ کو اُن پر نگراں کر کے نہیں بھیجا ہے (۸۰)۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ طاعت (قبول

فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ

ہے) لیکن آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو اُن میں سے ایک جماعت شب کے وقت اس کے برخلاف مشورہ کرتی

تَقُوْلُ ۚ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى

ہے جو کچھ کہ وہ کہہ چکے تھے، اور اللہ اُن کے رات والے مشوروں کو لکھتا جاتا ہے، تو آپ اُن کی طرف سے بے التفات

اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ وَلَوْ كَانَ

رہئے اور اللہ پر بھروسہ رکھئے، اور اللہ ہی کافی کارساز ہے (۸۱)۔ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے ؟ اگر یہ (کلام)

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ

اللہ کے سوا کسی (اور) کی طرف سے ہوتا تو اس کے اندر بڑا اختلاف پاتے (۸۲)۔ اور اُنھیں جب کوئی بات

اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۚ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ

امن یا خوف کی پہونچتی ہے تو یہ اُسے پھیلا دیتے ہیں، اور اگر یہ لوگ اُسے رسول کے یا اپنے میں سے

وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۚ

صاحبانِ امر کے حوالہ کر دیتے تو ان میں سے جو لوگ استنباط کی صلاحیت رکھتے ہیں اس کی حقیقت بھی جان

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا

لیتے، اور اگر تم پر اللہ کی رحمت شامل نہ ہوتی تو تم (سب) بجز تھوڑے سے لوگوں کے شیطان کی پیروی کرنے

قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ

لگ جاتے (۸۳)۔ تو آپ اللہ کی راہ میں قتال کیجئے، آپ پر ذمہ داری نہیں ڈالی جاتی بجز آپ کے

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ وَاللّٰهُ

اپنی ذات کے اور آپ مسلمانوں کو بھی آمادہ کرتے رہئے، اور عجب نہیں کہ اللہ کافروں کا زور روک

اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ

دے، اور اللہ بڑا ہی زور والا ہے، بڑا ہی سزا دینے والا ہے (۸۴)۔ جو کوئی اچھی سفارش کرے گا ملے گا

توضیحی ترجمہ

اور (آپ کی رسالت کے لئے) اللہ کی گواہی کافی ہے۔

(۸۰) (نوٹ کر لیا جائے) جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جو منھ پھیر لے تو (اے رسولؐ!) ہم نے آپ کو اُن پر نگراں بنا کر تو نہیں بھیجا (کہ آپ پر اُن کے اعمال کی ذمہ داری ہو)

(۸۱) (ان منافقین کی مکاری دیکھو، تمہارے سامنے تو کہتے ہیں کہ "طاعةٌ" (قبول ہے، تسلیم!) پھر جب تمہارے سامنے سے اُٹھ جاتے ہیں تو ان میں کے کچھ لوگ (اکٹھے ہو کر) اُن باتوں کے خلاف رات میں خفیہ میٹنگیں کرتے ہیں، اور (وہ سمجھتے ہیں کہ ان میٹنگوں کی کاروائی کا کسی کو پتہ نہیں، جبکہ اُن کی باتیں تو نوٹ کی جاتی ہیں) اللہ لکھتا جاتا ہے جو یہ راتوں میں مشورے کرتے ہیں، لہٰذا آپ اُن کی پروا نہ کریں اور اللہ پر بھروسہ کریں، اور اللہ کافی ہے کارسازی کو۔

(۸۲) (اگر آپ کے مخالفین کو قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے میں شبہ ہے تو) کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی جانب سے ہوتا (یعنی کسی انسان کا کلام ہوتا) تو اس میں بکثرت اختلاف پاتے۔ (یعنی غور کریں گے تو دیکھیں گے کہ اس کی فصاحت وبلاغت پورے قرآن میں یکساں اور بے مثل ہے، اس کے مضامین اور بیان کردہ واقعات میں کوئی تضاد نہیں ملتا، پچھلی قوموں کے جو واقعات بیان کئے گئے ہیں انھیں علّام الغیوب کے سوا کوئی بیان نہیں کر سکتا، نیز برسوں کے طویل عرصہ میں نازل ہونے والے کلام کی معجزانہ ہم آہنگی اور اس کا پوری طرح اپنے محور پر قائم رہنا اس کا بیّن ثبوت اور اس کی واضح دلیل ہے کہ یہ اُس اللہ لاشریک کا کلام ہے، جس کی ذات ہر کمی سے پاک ہے)

(۸۳) اور (ان منافقوں اور کم سمجھ مسلمانوں کی ایک خرابی یہ ہے کہ منافق ضرر رسانی کی غرض سے اور کم سمجھ مسلمان کم فہمی کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں کہ) جب کوئی خبر انھیں پہونچتی ہے خواہ وہ امن واطمینان کی ہو یا خوف وخطر کی، تو (بلاتحقیق) اُس کی تشہیر کرنے لگتے ہیں، حالانکہ اگر یہ لوگ اُسے رسول ﷺ کے یا اپنے میں سے ایسے بااختیار لوگوں کے حوالہ کر دیتے جو اصلیت نکالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو وہ اس کی حقیقت معلوم کر لیتے۔ (اُن کا یہ فعل تو ایسا تھا کہ) اگر تم پر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند کے تم سب بھی شیطان کی پیروی میں لگ جاتے۔ (یعنی ان افواہوں کا شکار ہو جاتے)

(۸۴) (اگر اُن کفار کے خلاف لڑائی سے منافقین اور کچے مسلمان ڈرتے ہیں تو) آپ (اے نبی) جہاد کریں اللہ کی راہ میں، آپ پر کوئی ذمہ داری اپنی ذات کے علاوہ نہیں، اور ہاں! اہلِ ایمان کو اس کی ترغیب بھی دیتے رہیں، عین ممکن ہے کہ اللہ کافروں کا زورِ جنگ روک دے، اور اللہ زیادہ زور والا اور زیادہ سخت سزا دینے والا ہے۔

(۸۵) (جب آپ جہاد کے لئے نکلیں گے تو آپ کو ماننے والے بھی ضرور نکلیں گے اور آپ لوگوں کو جہاد کی ترغیب دیں گے تو لوگ دوسروں کو اس کی ترغیب دیں گے، یہاں یہ یاد رکھا جائے کہ) جو کوئی کسی کو بھلائی کی ترغیب دے گا تو ہو گا

لَهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ

اُس کو اُس میں سے حصہ، اور جو کوئی بُری سفارش لائے گا اس پر اُس میں سے بار رہے گا،

مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا

اور اللہ ہر چیز پر طاقت رکھنے والا ہے (۸۵)۔ اور جب تمھیں سلام کیا جائے تو تم اُس سے

بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾

بہتر طور پر سلام کرو یا اُسی کو لوٹا دو، بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے (۸۶)۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود نہیں بجز اُس کے، وہ ضرور تم (سب) کو قیامت کے دن جمع کرے گا، اس میں

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِيْنَ

کوئی شبہ نہیں، اور کون اللہ سے بڑھ کر بات میں سچا ہے (۸۷)۔ سو تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو

فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ

گروہ ہو گئے ہو، درآنحالیکہ اللہ نے اُن کے کرتوتوں کے باعث اُنھیں اُلٹا پھیر دیا، کیا تم چاہتے ہو کہ اُنھیں راہ دکھاؤ

اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا

جنھیں اللہ نے گمراہ کر رکھا ہے، اور جسے اللہ گمراہ کر دے اُن کے لئے تو ہرگز راہ نہ پائے گا (۸۸)۔ یہ لوگ تو دل

لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ

سے چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کرو جیسے یہ کفر کر رہے ہیں تا کہ تم (سب) برابر ہو جاؤ، سو تم ان میں

اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ

سے (کسی کو) دوست نہ بنانا جب تک اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں، اگر وہ روگردانی کریں تو

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ

اُنھیں پکڑو اور جہاں کہیں اُنھیں پاؤ اُنھیں قتل کرو، اور اُن میں سے (کسی کو) دوست اور مددگار نہ

لَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

بناؤ (۸۹)۔ بجز ایسوں کے جو اُن لوگوں سے جا ملتے ہیں جن کے اور تمہارے درمیان عہد ہے، یا

مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا

تمہارے ہی پاس اس طرح آتے ہیں کہ ان کے سینے اس سے تنگ ہو رہے ہیں کہ تم سے لڑیں، یا لڑیں

توضیحی ترجمہ

اس میں اس کا بھی حصہ، اور جو کوئی برائی کی سفارش کرے گا وہ اس برائی میں حصہ پائے گا، اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (اس اصول پر عمل کرانا اس کے لئے آسان ہے)

(۸۶) (یہاں نیکی کی سفارش کی ایک مثال سنو، سلام جو ایک سفارش ہے، اس میں بھی حصہ کمایا جاسکتا ہے، اس طرح کہ) جب تمھیں کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر الفاظ میں اس کا جواب دو، یا وہی کلمہ لوٹا دو (اس کو معمولی بات نہ سمجھو) اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

النصف

(۸۷) (پھر یاد دلایا جا رہا ہے کہ) اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ضرور تم (سب) کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا، جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں، اور کون ہے جو اللہ سے زیادہ بات کا سچا ہو۔ (یعنی اللہ کے معبود وحدہٗ لاشریک ہونے، قیامت کے واقع ہونے اور ثواب وعقاب کے وعدوں کے سچ ہونے پر پورا یقین رکھو اور اُسے تازہ کرتے رہو، اس میں ذرا تذبذب نہ پیدا ہونے پائے)

ع ۱۱ / ۸

(۸۸) اور تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم (اُن) منافقین کے بارے میں دو گروہوں میں بٹ گئے ہو (جو صرف ظاہراً مسلمان ہوئے اور پھر بہانہ کر دارالاسلام چھوڑ گئے، تم میں سے ایک گروہ اُن کے بارے میں اب بھی پُرامید ہے) حالانکہ اللہ نے اُن کو اُن کے کرتوت کی بنا پر اُلٹا پھرا دیا ہے (یعنی جس گمراہی سے وہ آئے تھے اُسی میں واپس کر دیا ہے) کیا تم چاہتے ہو کہ اُنھیں ہدایت یاب کرو جنھیں اللہ نے گمراہ کر دیا ہے؟ اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو تم نہیں پاسکتے (اس کو راہ پر لانے کی) کوئی سبیل۔

(۸۹) (اُن واپس جانے والوں کی جن کے لئے تم میں سے کچھ لوگ پُرامید ہیں، انتہا یہ ہے کہ) وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر اختیار کر لو جیسے کہ اُنھوں نے کفر اختیار کر لیا، تا کہ تم (اور وہ) سب ایک طرح کے ہو جاؤ، تو (سنو! مسلمانو! اب تمہارے لئے حکم ہے کہ) ان میں سے کسی کو یار دوست اُس وقت تک نہ بناؤ جب تک وہ اللہ کے راستے میں ہجرت نہ کر لے (فی الوقت مسلمان ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ قدرت ہونے پر اُس کو دارالاسلام ہجرت کرنی ہے) اگر وہ (ہجرت قبول نہ کریں اور اُس سے) منھ موڑیں تو (اب وہ مرتد قرار پائے) اُنھیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کر دو، اور (اب کسی بھی حال میں) اُن میں سے کسی کو نہ دوست بناؤ نہ مددگار۔

(۹۰) ہاں وہ لوگ (اس حکم سے مستثنیٰ ہیں) جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جن کے اور تمہارے درمیان (صلح کا) کوئی معاہدہ ہو، یا وہ لوگ جو تمہارے پاس اس حال میں آئیں کہ اُن کے سینے اس سے تنگ ہوں کہ تم سے لڑیں یا لڑیں

قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ

اپنی ہی قوم سے، اور اگر اللہ چاہتا تو اُنھیں تمہارے اوپر مسلّط کر دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے، اب اگر وہ

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ

تمہیں چھوڑے رہیں اور تم سے قتال نہ کریں اور تمہارے ساتھ سلامت روی رکھیں تو اللہ نے اُن کے

اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝۹۰ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

خلاف تمہارے لئے کوئی راہ نہیں رکھی ہے (۹۰)۔ عنقریب کچھ لوگ اور بھی پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی

يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ

امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں، اُنھیں جب کبھی فساد کی طرف لوٹایا جاتا ہے تو اُس میں پلٹ

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ

پڑتے ہیں، تو اگر یہ تمہیں چھوڑے نہ رہیں اور نہ تمہارے ساتھ سلامت روی رکھیں اور نہ اپنے ہاتھوں کو (تم سے)

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ

روکیں تو تم بھی اُنھیں پکڑو اور اُنھیں قتل کرو جہاں کہیں بھی اُنھیں پاؤ، یہی لوگ تو ہیں جن کے خلاف ہم نے تم کو

عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝۹۱ؑ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا

صاف گرفت دے رکھی ہے (۹۱)۔ اور یہ کسی مومن کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کردے، بجز اس کے کہ

خَطَـــًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـــًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ

غلطی سے ایسا ہو جائے، اور جو کوئی کسی مومن کو غلطی سے قتل کر ڈالے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا (اُس پر واجب

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ

ہے) اور خون بہا بھی جو اُس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا، سوا اس کے کہ وہ لوگ (خود ہی) اُسے معاف کر دیں، تو اگر

لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ

وہ ایسی قوم میں ہو جو تمہاری دشمن ہے درآنحالیکہ (وہ بذاتِ خود) مومن ہے تو ایک مسلم غلام کا آزاد کرنا (واجب) ہے، اور

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ

اگر ایسی قوم سے ہو کہ تمہارے اور اُن کے درمیان معاہدہ ہے تو خون بہا واجب ہے جو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ

جائے گا اور ایک مسلم غلام کا آزاد کرنا (بھی)، پھر جس کو یہ میسر نہ ہو اُس پر دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا (واجب ہے)

توضیحی ترجمہ

اپنی قوم سے (یعنی اُن کی قوم تم سے جنگ پر آمادہ ہے لیکن وہ اُن کے ساتھ تمہارے خلاف لڑنے پر تیار نہیں، اور بھاگ کر تمہاری پناہ میں آگئے ہیں لیکن تمہارے ساتھ اپنی قوم کے خلاف بھی لڑنا نہیں چاہتے) اور اگر اللہ چاہتا تو اُن کو تم پر مسلّط کر دیتا تو پھر وہ تم سے لڑتے، لہٰذا (اس کو اللہ کی مرضی سمجھو) اگر وہ کنارہ کش رہیں اور تم سے نہ لڑیں اور صلح جوئی کا تم سے معاملہ رکھیں تو اللہ نے اُن کے خلاف کسی کارروائی کا تمہیں حق نہیں دیا۔

(۹۱) (اے مسلمانو! ان منافقین میں) تمہیں کچھ لوگ ایسے بھی ملیں گے جن کی (بظاہر) چاہت ہوگی کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی (یعنی وہ اپنے کو بڑا امن پسند اور لڑائی جھگڑے سے دور دکھائیں گے لیکن اُن کی حالت یہ ہے کہ) جب کبھی انھیں فتنہ و فساد کی طرف گھمایا جائے تو وہ اس میں اوندھے منھ جا گرتے ہیں، تو اگر یہ تم سے کنارہ کش نہیں رہتے اور صلح کی پیش کش بھی نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے ہاتھ روکتے ہیں (یعنی موقع پڑنے پر جنگ پر آمادہ ہو جاتے ہیں) تو (یہ بھی مرتد اور حملہ آور دشمن کے حکم میں ہیں) ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کر دو، ایسے لوگوں پر ہم نے تمہیں کھلی حجت دی ہے (یعنی اب یہ تمہارے لئے ثابت ہو چکا ہے کہ واقعی اُن کے دلوں میں نفاق اور ان کے سینوں میں تمہارے لئے بغض و عناد ہے جب ہی تو وہ ذرا سی کوشش سے تمہارے خلاف لڑنے پر آمادہ ہو گئے، اب تم اُن کے ساتھ دشمن کافروں والا سلوک کرو)

(۹۲) (وہ منافقین جن کے قتل کا تمہیں اوپر کی آیتوں میں حکم دیا گیا، اس میں تمہیں پوری احتیاط سے کام لینا ہے، کوئی سچا مسلمان اس کی زد میں نہ آجائے، کیونکہ) کسی مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ کسی مومن کو قتل کردے، سوائے اس کے کہ غلطی سے (بلا ارادہ ایسا ہو جائے) اور (جب) کوئی غلطی سے کسی مومن کو قتل کردے تو (اُس کے ذمہ اس کا کفارہ) ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ہے نیز (حق العباد کے طور) خوں بہا بھی اُس کے گھر والوں (یعنی وارثوں) کو پہونچانا ہے، اِلّا یہ کہ وہ لوگ (بطور صدقہ) معاف کر دیں، اور اگر وہ (غلطی سے قتل کیا جانے والا شخص) تمہاری کسی دشمن قوم سے تھا (یعنی دار الحرب میں رہتا تھا) مگر تھا مومن تو اُس کے عوض میں (صرف) ایک مسلمان غلام آزاد کرنا ہے (خوں بہا واجب نہیں، کیونکہ ایک تو اس کے ورثاء مسلمان نہیں ہیں اور دوسرے اس نے ہجرت نہیں کی جس کی اس وقت زبردست تاکید تھی) اور اگر وہ کسی ایسی قوم سے تھا کہ جس کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہے (یعنی غیر مسلم تھا لیکن بطور ذمی اسلامی ریاست میں رہ رہا تھا تو اس صورت میں) اس کے وارثوں کو خوں بہا بھی دیا جائے گا اور ایک مسلمان غلام بھی آزاد کیا جائے گا (یعنی اس کا حکم وہی ہوگا جو ایک مسلمان کو غلطی سے قتل کرنے کا ہوتا ہے) ہاں (دیکھو خوں بہا تو معاف نہیں ہو سکتا البتہ کفارہ کے لئے) اگر کسی کے پاس (غلام نہ ہو) تو (اس کے بدلے) وہ دو مہینے کے مسلسل روزہ رکھے

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا

یہ توبہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے (۹۲)۔ اور جو کوئی کسی مومن کو

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

قصداً قتل کردے تو اُس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ پڑا رہے گا اور اللہ اُس پر غضبناک ہوگا

لَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ

اور اُس پر لعنت کرے گا اور اُس کے لئے عذابِ عظیم تیار رکھے گا (۹۳)۔ اے ایمان والو! جب تم

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ

سفر کرو اللہ کی راہ میں تو خوب تحقیق کرلیا کرو اور جو تمہیں سلام کرتا ہو اُسے یہ مت کہہ دیا کرو کہ تو، تو

لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ

مسلمان ہی نہیں ہے، تم دنیوی زندگی کا سامان تلاش کرتے ہو تو اللہ کے پاس تو (بہت) کثرت سے

كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ

مالِ غنیمت ہے، ایسے ہی تم بھی تو پہلے تھے پھر اللہ نے تم پر کرم کیا تو خوب تحقیق کرلیا کرو، بے شک

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ

تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اُس کی خوب خبر رکھتا ہے (۹۴)۔ مسلمانوں میں سے بلا عذر (گھر) بیٹھے

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہوسکتے، اللہ

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ

نے جان ومال سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجہ میں فضیلت دے رکھی ہے اور بھلائی کا

اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ

وعدہ تو اللہ نے سب (ہی) سے کر رکھا ہے، اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجرِ عظیم

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ

کے لحاظ سے برتری دے رکھی ہے (۹۵)۔ یعنی اللہ کی طرف سے (بہت سے) درجے اور بخشش

مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور رحمت، اور اللہ ہی ہے بڑا بخشش والا بڑا رحمت والا (۹۶)۔ بے شک اُن لوگوں کی

توضیحی ترجمہ

یہ توبہ کا طریقہ ہے جو اللہ نے مقرر کیا ہے، اور اللہ علیم ہے حکیم ہے۔

(۹۳) اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کردے (اُس کے ایمان کی بنا پر یا قتلِ مومن کو جائز سمجھ کر) تو (یہ دونوں کفر کی صورتیں ہیں، لہٰذا) اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور (ان دو صورتوں کے علاوہ بھی اگر کسی مومن کو یہ جانتے ہوئے کہ وہ مومن ہے قتل کرے گا تو یہ گناہِ عظیم ہوگا، لہٰذا) اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اللہ اُس پر لعنت بھیجے گا اور اس کے لئے زبردست عذاب تیار رکھے گا۔

(۹۴) اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے لئے) نکلا کرو تو (عملی اقدام اور حملہ سے پہلے) اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو، اور جو تمہیں سلام کرے (اور اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرے) تو اُس کو دنیوی زندگی کے سامان کی خاطر یہ نہ کہو کہ تو مومن ومسلم نہیں ہے (یعنی اگر کوئی شخص سلام یا کلمہ کے ذریعہ یا کسی اور طریقہ پر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرے تو تم بلا تحقیق اس پر بے اعتباری نہ کرو، اگر ایسا کروگے اور اس کو دشمن قرار دے کر حملہ کروگے تو اس کا مطلب ہوگا کہ تم اصلاً اس کے مال واسباب کے طالب ہو، اگر طالب ہی بننا ہے تو) اللہ کے پاس غنیمت کے بڑے سامان ہیں (لہٰذا تم اسی کے فضل پر نگاہ رکھو، اس کے طالب بنو اور سوچو کہ) پہلے تم بھی تو ایسے ہی حال میں تھے، اللہ نے تم پر فضل فرمایا، اس لئے تم (ایسے موقعوں پر) تحقیق ضرور کرلیا کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مومن کا تمہارے ہاتھوں قتل ہوجائے، دیکھو) تم جو کچھ کرتے ہو (اور کروگے) اُس سے اللہ تعالیٰ اچھی طرح باخبر ہے۔

(۹۵) مسلمانوں میں بغیر عذر بیٹھ رہنے والے (یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے والے) اور اپنی جان ومال سے جہاد کرنے والے برابر نہیں (ہوسکتے) اللہ تعالیٰ نے اُن کو جو اپنی جان ومال سے خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں جہاد نہ کرنے والوں پر ایک بڑے درجہ کی فضیلت بخشی ہے، یوں دونوں ہی طبقوں کے لئے (بشرطیکہ جہاد فرضِ عین نہ ہو اور وہ ایمان میں مخلص ہوں) اللہ کی طرف سے حسنِ انجام کا وعدہ ہے۔ اور (یہ ضرور ہے کہ) اللہ نے مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر ایک عظیم اجر کی فضیلت دی ہے۔

(۹۶) اُس کی طرف سے (ان کے لئے بڑے بلند) درجات ہیں اور (خاص درجہ کی) بخشش ورحمت ہے اور اللہ غفور ورحیم ہے۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ ہجرت فرمانے کے بعد سے فتحِ مکہ (سنہ ۸ھ) تک مسلمانوں پر ہجرت فرض بلکہ ایمان واسلام کی لازمی شرط تھی کیونکہ اُس وقت مدینہ طیبہ اور دیگر چند بستیوں کے علاوہ کے سوا کوئی بستی روئے زمین پر ایسی نہیں تھی جہاں اسلامی احکام کے مطابق زندگی سیکھی اور گزاری جاسکے۔ یہاں آنے والی چار آیتوں میں ان لوگوں کو جنھوں نے کافروں کے علاقہ میں رہتے ہوئے اسلام قبول کرلیا تھا لیکن ہجرت نہ کرسکے تھے موثر انداز میں ہجرت کی ترغیب دی گئی ہے)

(۹۷) بے شک (جب ایسے) لوگوں کی

ع ۱۳/۵/۱۰

تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا

جان جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے (جب) فرشتے قبض کرتے ہیں تو اُن سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے، وہ

مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً

بولیں گے اس ملک میں بے بس تھے، فرشتے کہیں گے کہ اللہ کی سرزمین وسیع نہ تھی کہ تم اس

فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

میں ہجرت کر جاتے؟ تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے، اور وہ بُری جگہ ہے (۹۷)۔

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

بجز اُن لوگوں کے جو مَردوں اور عورتوں، بچوں میں سے کمزور ہوں (کہ) نہ کوئی تدبیر ہی کر سکتے

حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ

ہوں اور نہ کوئی راہ پاتے ہوں (۹۸)۔ تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ اُنھیں معاف کر دے گا، اور اللہ

عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا، بڑا بخشنے والا (۹۹)۔ اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ

يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ

زمین پر جانے کی بہت جگہ اور گنجائش پائے گا، اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی

مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ

خاطر ہجرت کرتا ہوا نکلے اور اُسے پھر موت آئے تو اُس کا اجر یقیناً اللہ کے ذمہ

عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ

ثابت رہا، اور اللہ تو ہے ہی بڑا بخشنے والا بڑا مہربان (۱۰۰)۔ اور جب تم زمین میں

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ

سفر کرو تو تم پر اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ نماز میں کمی کرو اگر تمھیں اندیشہ ہو

اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

کہ کافر لوگ تمھیں ستائیں گے، بے شک کافر تو تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہی ہیں (۱۰۱)۔

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

اور جب آپ اُن کے درمیان ہوں اور اُن کے لئے نماز قائم کریں تو چاہئے کہ اُن کا ایک گروہ کھڑا ہو جائے

توضیحی ترجمہ

جان (یعنی روحیں) فرشتے اس حال میں قبض کریں گے کہ انھوں نے (دین کے باب میں) اپنی جانوں پر ظلم کیا ہوگا، اُن سے وہ کہیں گے کہ تم کس حال میں (جی رہے) تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اپنے وطن (اور ماحول) میں بالکل بے بس تھے (یہ سن کر) فرشتے کہیں گے کہ کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم کسی طرف ہجرت کر جاتے؟ لہٰذا (سن لیں وہ لوگ جنھوں نے اس کی فرضیت کے باوجود ہجرت نہیں کی) ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

(۹۸) البتہ وہ عاجز ولاچار مرد اور عورتیں اور بچے (اس انجام سے مستثنیٰ ہیں) جو (ہجرت کی) کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ کوئی راستہ (نکلنے کا) پاتے ہیں۔

(۹۹) ان لوگوں کے لئے پوری امید ہے کہ اللہ ان کو معاف فرمادے گا، اور اللہ بہت معاف فرمانے والا اور بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۰۰) اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا (اس کے لئے اللہ کا فیصلہ ہے کہ) وہ زمین پر (رہنے بسنے کے لئے) بہت سے ٹھکانے اور بڑی گنجائش پائے گا، اور جو کوئی چل نکلے اپنے گھر سے اللہ و رسول کے لئے ہجرت کر کے، پھر (ایسا ہو جائے کہ) اُس کو (راستے ہی میں) موت آجائے تو (صرف قدم اُٹھا دینے سے) اُس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا، اور اللہ غفور ورحیم ہے۔ (یعنی بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے اسی لئے ہجرت کے لئے صرف قدم اُٹھانے پر اجر اپنے ذمہ لے رہا ہے)

(۱۰۱) اور (ہجرت ہوگی تو یقیناً سفر ہوگا، سفر کے دوران بھی تمھیں نماز کا اہتمام رکھنا ہے، البتہ تمھیں سفر کی نماز میں اس میں رعایت دی جا رہی ہے) جب تم سفر پر نکلے ہو تو قصر کیا کرو (یعنی چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھا کرو) اس میں کوئی گناہ نہیں (سمجھنا، کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے تمہارے لئے رعایت اور ایک قسم کا صدقہ ہے) اگر تمھیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہارے ساتھ کوئی شرارت یا فتنہ پردازی کریں گے (تو بھی نماز معاف نہیں، اُس وقت بھی سفر کی طرح قصر نماز پڑھنا ہے) بے شک یہ کفار (جو تمہارے خلاف جنگ کے لئے نکلے ہیں) تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں (یہ ہر طرح کی حرکت کر سکتے ہیں)

(۱۰۲) (اب یہاں صلوٰۃ الخوف کا طریقہ بالخصوص اس نمازِ جنگ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے جس میں آپ (ﷺ) بنفسِ نفیس موجود ہوں) اور (اے پیغمبر!) جب آپ (میدانِ جنگ میں) ان (مجاہدین) کے درمیان موجود ہوں اور اُن کو نماز پڑھائیں (یعنی ان کی امامت کریں) تو چاہئے کہ (ان مجاہدین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں) ان کا ایک حصہ (مقتدی بن کر) کھڑا ہو

مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىِٕكُمْ

آپ کے ساتھ اور وہ لوگ اپنے ہتھیار لئے رہیں، پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو اب چاہئے کہ وہ تم لوگوں کے

وَلْتَاْتِ طَآىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا

پیچھے ہو جائیں اور وہ دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے آجائیں اور وہ آپ کیساتھ نماز پڑھ لیں

حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ

اور یہ لوگ بھی اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار (ساتھ) لئے رہیں، کافروں کی تو خواہش ہی یہ ہے کہ تم

اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَ

اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے (ذرا) غافل ہو جاؤ تو یہ لوگ تمہارے اوپر یک بارگی ٹوٹ پڑیں ، اور

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى

تمہارے لئے اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش سے تکلیف ہو رہی ہو یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار

اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

اُتار کر رکھو، اور اپنے بچاؤ کا سامان لئے رہو، بے شک اللہ نے کافروں کے لئے ایک رُسوا کرنے والا عذاب

عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا

تیار کر رکھا ہے (۱۰۲)۔ پھر جب تم (اس) نماز کو ادا کر چکو تو اللہ کی یاد میں لگ جانا کھڑے اور بیٹھے اور

وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ

لیٹے ، اور پھر جب تمہیں اطمینان حاصل ہو جائے تو نماز کی اقامت کرو، بے شک نماز تو ایمان

كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاۗءِ الْقَوْمِ ۭ

والوں پر پابندیٔ وقت کے ساتھ فرض ہے (۱۰۳) اور (مخالف) قوم کے تعاقب میں ہمت نہ ہارو،

اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ

اگر تمہیں دکھ پہونچا تو وہ بھی تو دکھ اُٹھائے ہوئے ہیں جیسے تم دکھ اُٹھائے ہوئے ہو، اور تم اللہ سے وہ امید لگائے

اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

ہو جو وہ نہیں رکھتے، اور اللہ تو ہے ہی بڑا علم والا بڑا حکمت والا (۱۰۴)۔ یقیناً ہم نے آپ پر کتاب حق کے ساتھ

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ

اُتاری ہے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ اس کے مطابق کریں جو اللہ نے آپ کو سمجھا دیا ہے، اور نہ ہو جایئے

توضیحی ترجمہ

آپ کے ساتھ اور وہ اپنے اسلحہ سے لیس رہے، (تاکہ سامنے سے اچانک حملہ ہو تو مدافعت کر سکے، اور دوسرا حصہ پیچھے کی جانب کھڑا ہو کر دشمن پر نظر رکھے) پھر جب یہ لوگ سجدہ کر لیں (یعنی جو لوگ آپ کے ساتھ نماز میں شریک تھے ایک رکعت پوری کر لیں) تو یہ پیچھے کی طرف چلے جائیں (اور دشمن کے دفاع پر ڈٹ جائیں) اور دوسرا گروہ جس نے نماز میں شرکت نہیں کی تھی آئے اور آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو، انھیں بھی چاہئے کہ چوکس رہیں اور اسلحہ ساتھ لئے رہیں (دیکھو ہوشیار رہو) یہ کافر تو چاہتے ہی ہیں کہ تم اپنے اسلحہ اور سامان سے ذرا غافل ہو تو یہ تم پر ایک دم ٹوٹ پڑیں، اور (نماز میں تو اسلحہ ساتھ رکھنے کا حکم مصلحت کا تقاضا ہے، ایسا نہیں ہے کہ جنگ کے دوران تم اسلحہ اُتار ہی نہیں سکتے) اگر (ایسا ہو کہ) بارش کی وجہ سے یا بیماری کے سبب تمہیں (ان اسلحہ سے) تکلیف و پریشانی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ اسلحہ اتار دو لیکن دفاعی سامان ساتھ رکھو (ساتھ ہی ساتھ دل میں یہ یقین رکھو کہ) بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے ذلت کی مار تیار رکھی ہے۔ (وہ کافروں کو تمہارے ہاتھوں ضرور ذلیل وخوار کرے گا)

(۱۰۳) پھر جب تم (اس) نماز کو ادا کر لو تو کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حالت میں (اور ہر وقت) اس کو یاد کرتے رہنا (جس سے اس نماز میں نقل وحرکت اور ہتھیار لگائے ہونے کی باعث جو حضور قلب اور خشوع کی کیفیت میں جو کمی واقع ہوگی اس کی تلافی ہو جائے گی) اور جب بے خوفی اور اطمینان کی حالت تمہیں نصیب ہو جائے تو نماز کو (مقررہ طریقہ پر اچھی طرح اور) پابندی سے پڑھا کرو (دھیان رہے) نماز مسلمانوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ (اس لئے عام حالات میں ٹھیک وقت پر پورے سکون ووقار اور دل کی توجہ کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے)

(۱۰۴) اور (دیکھو جہاد میں جب ضرورت ہو) دشمن کا پیچھا کرنے میں ہمت مت ہارو، اگر تمہیں (اس جنگ میں) تکلیف پہونچی ہے (جس کی وجہ سے پست ہمتی پیدا ہو رہی ہے) تو انھیں بھی تو پہونچی ہے ویسی ہی جیسی تمہیں پہونچی ہے، اور (تمہاری ہمت بڑھانے کے لئے اجر آخرت اور جنت ہے جس کی) تم اللہ سے امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے، اور اللہ علیم وحکیم ہے۔ (وہ تمہارے مصالح اور اعمال کو خوب جانتا ہے، اس کے احکام میں تمہارے لئے منافع اور حکمتیں ہیں)

۱۵ ع ۱۲

(۱۰۵) (اے نبیؐ) بے شک ہم نے آپ پر حق پر مشتمل کتاب اس لئے اُتاری ہے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ اُس طریقہ کے مطابق (ہی) کریں جو اللہ نے آپ کو سمجھا دیا ہے (جیسا کہ اب تک کرتے رہے ہیں یعنی تحقیق کے بعد ہی فیصلہ کریں) اور آپ نہ بنیں

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

(اُن) خائنوں کے طرف دار (۱۰۵)۔ اور آپ اللہ سے مغفرت چاہئے، اللہ بڑا ہی مغفرت والا ہے بڑا ہی

رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

رحیم ہے (۱۰۶)۔ اور اُن لوگوں کی طرف سے وکالت نہ کیجئے جو اپنے حق میں خیانت کرتے رہے ہیں، اللہ کسی

لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ

ایسے شخص کو نہیں چاہتا جو بڑا خائن اور گنہگار ہو (۱۰۷)۔ یہ لوگ آدمیوں سے شرماتے ہیں اور اللہ سے نہیں

لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى

شرماتے درآنحالیکہ وہ اُن کے ساتھ اُس وقت بھی رہتا ہے جب وہ رات میں اس بات کا مشورہ کرتے

مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ

ہیں جو اُسے پسند نہیں، اور وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں اللہ اُس کا احاطہ کئے ہوئے ہے (۱۰۸)۔ تم لوگوں نے

هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ

دنیوی زندگی میں تو اُن کی طرف سے وکالت کرلی لیکن قیامت کے دن اُن کی طرف سے اللہ کے سامنے کون

عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

وکالت کرے گا یا کون اُن کا کام بنانے والا ہوگا (۱۰۹)۔ اور جو کوئی بھی بُرائی کرے یا اپنی جان پر

سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾

زیادتی کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو وہ اللہ کو بڑا مغفرت والا بڑی رحمت والا پائے گا (۱۱۰)۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

اور جو کوئی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اُس کا ارتکاب اپنی ہی جان کے خلاف کرتا ہے، اور اللہ بڑا علم والا ہے

حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــًٔا فَقَدِ

بڑا حکمت والا ہے (۱۱۱)۔ اور جو کوئی کسی قصور یا گناہ کا ارتکاب کرے پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگادے تو درحقیقت

احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ

اُس نے ایک بڑا بہتان اور کھلا ہوا گناہ اپنے سر لے لیا (۱۱۲)۔ اور اگر آپ پر اللہ کا فضل (خاص) اور رحمت نہ ہوتی تو

لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

ان میں سے ایک گروہ نے تو طے ہی کرلیا تھا کہ آپ کو بھٹکا کے ہی رہیں گے، حالانکہ یہ بس اپنے ہی آپ کو بھٹکا کر رہے ہیں

١٦ ع ١٢

توضیحی ترجمہ

اُن کے طرف دار جو خود اپنے آپ سے بھی خیانت کرتے ہیں۔ (خواہ وہ کیسی ہی کوشش کریں)

(۱۰۶) اور (آپ ان کی حمایت کرنے والوں کے لئے نیز اپنا رجحان اُن کی طرف ہونے کے لئے) اللہ سے استغفار کریں، بے شک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۱۰۷) اور آپ ان لوگوں کا دفاع نہ کریں (یہ وہ ہیں) جو خود اپنے آپ سے خیانت کرتے ہیں (یعنی یہ جانتے ہوئے بھی کہ غلط وکالت پر اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکیں گے ایسا کرتے ہیں) بے شک اللہ (ان جیسے) بڑے خائنوں اور گنہگاروں کو پسند نہیں کرتا۔ (اس سے بڑی خیانت کیا ہوگی کہ خود اپنے آپ سے ہی خیانت کی جائے)

(۱۰۸) یہ (خیانت کرنے والے) لوگوں سے تو شرماتے ہیں (اور اپنا یا اپنے کسی کا جرم چھپاتے ہیں) پر اللہ سے نہیں شرماتے (جس سے کچھ چھپ نہیں سکتا، کیونکہ) وہ اُن کے ساتھ اُس وقت بھی ہوتا ہے جبکہ وہ راتوں میں اللہ کی ناپسندیدہ باتوں کے خفیہ مشورے کرتے ہیں، اور (اُنھیں جاننا چاہئے کہ) اللہ (اپنے علم سے) اُن سب باتوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں۔

(۱۰۹) ہاں (سنو!) تم لوگ جو دنیاوی زندگی میں اُن (خائنین) کی حمایت کرتے ہو (ذرا بتاؤ) قیامت کے دن اُن کی وکالت اللہ کے سامنے کون کرے گا یا کون اُن کا کام بنائے گا؟ (جب اُن کو اس خیانت کا عذاب بھگتنا ہوگا)

(۱۱۰) (اب ایک قاعدہ اور اصول سن لو!) جو کوئی (ایسا) برا کام کر گزرے (جس سے دوسرے کو تکلیف ہو) یا اپنے آپ پر زیادتی (والا کوئی گناہ) کرے، پھر اللہ سے معافی مانگ لے تو وہ اللہ کو بہت بخشنے والا بڑا مہربان پائے گا۔ (لہٰذا گناہ ہونے پر توبہ کرلیا کرو)

(۱۱۱) اور (یاد رکھو) جو کوئی گناہ کماتا ہے تو (اصل میں) وہ اپنے آپ کے خلاف (یعنی اپنے کو نقصان پہونچانے والی) کمائی کرتا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا ہے (اس کے چھوٹے بڑے گناہوں کو، وہ) بڑا حکمت والا ہے (لہٰذا جزا و سزا مناسب حال تجویز کرتا ہے)

(۱۱۲) اور جو کوئی کسی قصور یا گناہ کا ارتکاب کرے پھر اُس کا الزام کسی بے گناہ کے سر رکھدے تو حقیقت میں وہ ایک بڑا بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لے لیتا ہے۔ (اور اپنے جرم کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے)

(۱۱۳) (اے پیغمبر!) اگر آپ پر اللہ کا خاص فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی تو ان لوگوں کے ایک گروہ نے تو ارادہ ہی کرلیا تھا کہ (مسئلہ خاص میں) آپ کو بھٹکا کے (یا دھوکہ میں ڈال کر) ہی رہیں گے، حالانکہ (اس طرح) یہ صرف اپنے آپ کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں

وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ط وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور آپ کو کسی چیز میں بھی نقصان نہیں پہونچا سکتے، اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت اُتاری ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

اور آپ کو وہ سکھادیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے، اور آپ پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے (۱۱۳)۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ

سرگوشیاں بہت سی ایسی ہیں جن میں کوئی بھلائی نہیں، ہاں البتہ بھلائی یہ ہے کہ کوئی صدقہ کی ترغیب دے

اَوْ اِصْلَاحٍ ۢ بَيْنَ النَّاسِ ط وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

یا کسی اور نیک کام کی، یا لوگوں کے درمیان اصلاح کی، اور جو کوئی اللہ کی رضا حاصل کرنے کو ایسا کرے گا سو

اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ

ہم اس کو عنقریب اجر عظیم دیں گے (۱۱۴)۔ اور جو کوئی بعد اس کے کہ اس پر (راہِ) ہدایت کھل چکی رسولؐ کی

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

مخالفت کرے گا اور مومنین کے راستہ کے علاوہ (کسی راستہ کی) پیروی کرے گا ہم اسے کرنے دیں گے جو

مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

کچھ وہ کرتا ہے پھر ہم اُسے جہنم میں جھونکیں گے، اور وہ بُرا ٹھکانا ہے (۱۱۵)۔ یقیناً اللہ اِس کو نہیں بخشے گا کہ

اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَمَنْ يُّشْرِكْ

اُس کے ساتھ شریک کیا جائے اور اِس کے سوا (اور گناہوں کو) بخش دے گا جس کے لئے منظور ہوگا، اور جو

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ

کوئی اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے وہ یقیناً بڑی دور کی گمراہی میں پڑ گیا (۱۱۶)۔ یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر پُکارتے

اِلَّآ اِنٰثًا ج وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لا لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ

بھی ہیں تو بس زنانی چیزوں کو، اور یہ لوگ پُکارتے بھی ہیں تو بس شیطان سرکش کو (۱۱۷)۔ اس پر لعنت کی ہے

لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ لا وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ

اللہ نے اور وہ کہہ چکا ہے کہ میں تیرے بندوں میں اپنا مقرر حصہ لے کر رہوں گا (۱۱۸)۔ اور میں انھیں گمراہ کرکے رہوں گا

لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

ور ان میں ہوس پیدا کرکے رہوں گا اور اُنھیں حکم دوں گا چنانچہ وہ چوپایوں کے کانوں کو تراشیں گے اور اُنھیں حکم دوں گا

توضیحی ترجمہ

(نہ کہ آپ کو) اور یہ آپ کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہونچا سکتے، اور اللہ تو آپ پر اپنی کتاب وحکمت نازل کرچکا ہے، اور (احکام دین وقضایا کے باب میں بھی) آپ کو وہ سکھایا ہے جس کا آپ کو علم نہیں تھا، اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل (ہمیشہ) رہا ہے۔ (اور رہے گا)

(۱۱۴) عام طور پر سرگوشیوں (یا خفیہ مشوروں) میں کوئی خیر کی بات (زیر بحث) نہیں ہوتی، البتہ اگر (ان اغراض کے لئے خفیہ گفتگو یا سرگوشی کی ضرورت پڑ جائے، جیسے) کوئی کہے صدقہ کرنے کو، یا کسی نیک کام کو، یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کو (تو اس میں کوئی حرج نہیں) بلکہ جو کوئی ایسا کرے گا اللہ کی رضا کے حصول کے لئے تو ہم اُس کو عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

(۱۱۵) اور (یاد رکھو) جو کوئی رسولؐ کی مخالفت کرے گا اس کے بعد (بھی) کہ اُس پر راہِ ہدایت واضح ہوچکی اور مومنین کے راستہ کے علاوہ (کسی اور راستہ پر) چلے گا تو ہم اُسے اُس راستے پر چلنے دیں گے جو اُس نے اختیار کیا ہے (یعنی اُسے راہِ حق قبول کرنے پر مجبور نہیں کریں گے) اور پھر (اُس کے اس رویہ کی بنا پر) ہم اُسے جہنم میں جھونک دیں گے (جو اُس کا مستقل ٹھکانا ہوگا) اور وہ (جہنم کیا ہی) بُرا ٹھکانا ہے۔

(۱۱۶) (یاد رکھو) اللہ اس بات کو تو (بغیر توبہ کے ہرگز) نہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے، اور اس کے علاوہ جو اس سے نیچے کے گناہ ہیں وہ جس کے لئے بھی چاہے گا (توبہ کے بغیر بھی) بخش دے گا، اور جس کسی نے اللہ کا شریک ٹھہرایا (اور اسی حالت میں اُسے موت آگئی تو سمجھ لو کہ) وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا (اتنی دور کہ اب اُس کی مغفرت کا سوال ہی نہ رہا، کیونکہ وہ دوسرا معبود بنا کر شیطان کا پورا مطیع ہوگیا)

(۱۱۷) (کیسی حیرت کی بات ہے کہ) یہ (مشرکین) اللہ کو چھوڑ کر پکارتے بھی ہیں تو (کس کو؟) زنانیوں کو (یعنی معبود بھی بنائے تو وہ جن کو عورتوں کے نام دے رکھے ہیں، اور عورت کی صنف کسی بھی جنس میں ہو، مقابلۃً کمزور ہوتی ہے) اور (دراصل) یہ لوگ (اُن کے پردے میں) صرف شیطان کو پکارتے (اور اُس سے مانگتے) ہیں۔

(۱۱۸) (وہ شیطان) جس پر اللہ کی لعنت ہوئی ہے (یعنی جس کو اللہ نے اپنی رحمت سے دور ڈال رکھا ہے) اور جس نے (اللہ تعالیٰ سے) کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا۔

(۱۱۹) اور اُن کو (تیری راہ سے) گمراہ کرکے چھوڑوں گا، اور میں ضرور انھیں (غلط اور جھوٹی) آرزوؤں میں مبتلا کرتا رہوں گا، اور اُنھیں حکم دوں گا (توہم پرستی کا) تو وہ (جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑا کریں گے اور نشانی کے طور پر ان) چوپایوں کے کان چیرا اور کاٹا کریں گے، اور میں اُنھیں (خدا کی تخلیق میں تبدیلی کا) حکم دوں گا

النصف

ع ۱۷ / ۳ / ۱۴

وقف لازم

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ

تو وہ اللہ کی بناوٹ میں تبدیلی کریں گے، اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے گا وہ یقیناً

اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا

کھلے ہوئے نقصان میں رہے گا (۱۱۹)۔ (شیطان) اُن سے وعدے ہی کرتا اور ہوسیں ہی دلاتا رہتا ہے، اور

يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا

شیطان اُن سے وعدہ صرف فریب کی راہ سے کرتا ہے (۱۲۰)۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے، اور یہ

يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

لوگ اس سے بچنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے (۱۲۱)۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے عمل نیک کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

ہم اُنھیں عنقریب (بہشت کے) باغوں میں داخل کریں گے کہ اُن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اُن میں

اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾ لَيْسَ

ہمیشہ ہمیش کو رہیں گے، اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون بات کا سچا ہے (۱۲۲)۔ نہ تمہاری

بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ

تمناؤں پر ہے نہ اہلِ کتاب کی تمناؤں پر (بلکہ) جو کوئی بھی بُرائی کرے گا اُسے اُس کا بدلہ دیا

لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

جائے گا، اور وہ اللہ کو چھوڑ کر اپنے لئے نہ کوئی دوست پائے گا نہ کوئی مددگار (۱۲۳) اور جو کوئی نیکیوں

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

پر عمل کرے گا (خواہ) مرد ہو یا عورت اور وہ صاحبِ ایمان ہو تو ایسے (سب) لوگ جنت میں داخل

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ

ہوں گے، اور اُن پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا (۱۲۴)۔ اور دین میں اُس سے بہتر کون ہے جو اپنا رُخ اللہ

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ

کی طرف جھکا دے اور وہ مخلص بھی ہو اور ابراہیم راست رَو کی پیروی کرے، اور اللہ نے تو

اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

ابراہیم کو اپنا دوست بنا لیا (۱۲۵)۔ اور اللہ ہی کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے،

توضیحی ترجمہ

تو وہ اللہ کی تخلیق (یعنی قدرتی بناوٹ) میں تبدیلی کیا کریں گے (یعنی ایک تو اپنی فطری راہ صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر دوسری غلط راہ پر چلیں گے دوسرے صوری اور جسمانی تبدیلیاں کریں گے، مثلاً جسم گدانا، سر پر چوٹی رکھنا، داڑھی منڈانا، مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی شباہت اختیار کرنا وغیرہ) اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست و آقا بنائے وہ کھلے طور پر خسارے میں رہے گا۔

(۱۲۰) (کیونکہ شیطان) اُن سے وعدے کرتا ہے اور تمناؤں میں پھنساتا ہے، اور شیطان کے وعدے فریب اور دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۱۲۱) ایسے لوگوں کا (جو شیطان کے جال میں آ گئے) ٹھکانا جہنم ہے، جس سے فرار کی کوئی راہ وہ نہ پا سکیں گے۔

(۱۲۲) (اس کے برعکس) وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کو ہم بہشتی باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، (یہ) وعدہ ہے اللہ کا (جو ہے) بالکل حق، اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہوسکتا ہے۔

(۱۲۳) اور (سُن لو) نہ تمہاری تمنائیں (جنت میں لے جانے کے لئے) کافی ہیں اور نہ اہل کتاب کی آرزوئیں (یعنی صرف تمنا سے کچھ نہیں ہونے والا، بلکہ اصل عمل ہے، یاد رکھو) جو کوئی بُرے عمل کرے گا اس کا بدلہ (اور اس کے مناسب سزا) پائے گا، اور (ایسی صورت میں اُس وقت) وہ اللہ کے سوا کوئی حمایتی و مددگار نہیں پائے گا۔ (جو اُس کو اللہ کی پکڑ اور اس کی سزا سے بچا سکے)

(۱۲۴) اور جو کوئی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو (اُس کو بہترین بدلہ ملے گا اور وہ بدلہ یہ ہے کہ) ایسے (سب) لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ (کہ اُن کی کوئی نیکی لکھنے سے رہ جائے)

(۱۲۵) اور دینی اعتبار سے کون ہے اُس (شخص) سے بہتر جو اللہ کے سامنے اپنا سرِ تسلیم خم کردے، اور وہ نیک عمل بھی ہو، اور (عمل کے لئے) راستہ اختیار کرے ابراہیم راست رَو کے دین کا، اور (یہ تو معلوم ہی ہے کہ) ابراہیمؑ کو اللہ نے اپنا دوست بنا لیا تھا۔ (یعنی تقرب الٰہی کے اعلیٰ مقام پر فائز کیا تھا، لہٰذا نوٹ کرلو یہ ہے کامیابی کا معیار اور نمونہ)

(۱۲۶) (یہاں اس یقین اور ایمان کو پھر تازہ کرو کہ) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (یعنی ہر چیز کا اصلی مالک وہی ہے)

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ﴿۱۲۶﴾ وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ؕ قُلِ

اور اللہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے (۱۲۶)۔ لوگ آپ سے عورتوں کے باب میں فتویٰ طلب کرتے ہیں، آپ

اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ ۙ وَمَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ فِیْ یَتٰمَی

کہہ دیجئے اللہ تمہیں ان کے بارہ میں (وہی) فتویٰ دیتا ہے، وہ (آیات بھی) جو تمہیں کتاب کے اندر ان یتیم

النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ

عورتوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنھیں وہ نہیں دیتے ہو جو اُن کے لئے مقرر ہو چکا ہے، اور اس سے

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا

بیزار ہو کر اُن سے نکاح کرو اور جو (آیات) کمزور بچوں کے (باب میں ہیں) اور جو (آیات اس باب

لِلْیَتٰمٰی بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ

میں ہیں) کہ یتیموں کے معاملات میں انصاف برتو، اور تم جو کچھ بھی نیکی کرو گے سو اللہ اس کا خوب علم

عَلِیْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

رکھتا ہے (۱۲۷)۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے التفاتی کا اندیشہ ہو تو اس میں اُن کے

فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ؕ

لئے کوئی مضائقہ نہیں یہ دونوں آپس میں ایک خاص طریقہ پر صلح کر لیں، اور صلح (بہر حال) بہتر ہے، اور طبیعتوں

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

میں تو بُخل ہوتا ہی ہے، اور اگر تم حُسنِ سلوک رکھو اور تقویٰ اختیار کئے رہو، تو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ بے شک اُس کی

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ

پوری خبر رکھتا ہے (۱۲۸)۔ اور تم سے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تم بیویوں کے درمیان (پورا پورا) عدل کرو، خواہ تم اس کی

النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا

(کیسی ہی) خواہش رکھتے ہو، تو تم بالکل ایک ہی طرف نہ ڈھلک جاؤ اور اُسے اُدھر میں لٹکی ہوئی کی طرح

كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۲۹﴾

چھوڑ دو، اور اگر تم (اپنی) اصلاح کر لو اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ بے شک بڑا بخشنے والا ہے بڑا مہربان ہے (۱۲۹)

وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا

اور اگر دونوں جدا ہی ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنے (فضل کی) وسعت سے بے نیاز کر دے گا، اور اللہ ہے ہی بڑا وسعت والا

ع ۱۸ / ۱۱ / ۱۵

اور اللہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی اُس کے احاطۂ علم سے باہر نہیں)

(۱۲۷) اور (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے (یتیم) عورتوں کے (اُن کے ولی سے نکاح کے) بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تم کو اُن کے حق میں فتویٰ دیتا ہے (یعنی ان سے نکاح کی اجازت دیتا ہے) اور جو کچھ تمہیں (پہلے) اسی قرآن سے پڑھ کر سنایا گیا یتیم عورتوں (سے نکاح کی ممانعت) کی بابت وہ اُن یتیم عورتوں کے بارے میں تھا جن کو اُن کا واجب حق نہ دے کر اُن سے نکاح کرنا چاہو (یعنی اب بھی حکم وہی ہے کہ اگر اُن کی حق تلفی کا اندیشہ ہو تو اُن سے نکاح مت کرو، اور اگر ایسا نہ ہو تو بے شک اس کی اجازت ہے، لیکن یاد رکھو اس اجازت کے بعد اُن کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی ہے) اور کمزور ناتواں بچوں (کی وراثت) کے بارے میں جو حکم دیا گیا (وہ وہی ہے) اور یہ (مکرر تاکید ہے) کہ یتیموں کے معاملہ میں انصاف پر قائم رہو، اور تم جو بھی بھلائی کا کام کرو گے اللہ اُس کی خبر رکھنے والا ہے۔

(۱۲۸) اگر کسی عورت کو اندیشہ ہو شوہر سے اس کے لڑنے جھگڑنے کی بنا پر یا اُس کی بے التفاتی کی وجہ سے (کہ یہ سلسلہ ختم نہ ہوگا یا وہ آخر کار اُس کو چھوڑ دے گا) تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں آپس میں (کسی قسم کی) صلح کر لیں (یعنی عورت طلاق یا علیحدگی سے بچنے کے لئے مہر، نان نفقہ، باری یا کسی اور چیز کی قربانی دے سکتی ہے اور شوہر اس کو قبول بھی کر سکتا ہے، مقصد معاملات استوار کرنا ہے) اور صلح (بہر حال) بہترین چیز ہے، اور (اس بات کو سمجھو کہ) طبیعتوں سے حرص جڑی ہوئی ہے (یعنی قدرتی طور پر ہر ایک کو اپنا مفاد عزیز ہوتا ہے، اس طرح دونوں کو فائدہ نظر آئے گا تو تعلقات میں استواری ہو جائے گی) اور (اصل تو حسن سلوک اور تقویٰ ہے) اگر تم حسنِ سلوک اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تو تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے ہی۔ (وہ اس کا بہترین بدلہ دے گا)

(۱۲۹) اور (اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں) تو تم چاہ کر بھی ان بیویوں کے ساتھ مکمل برابری نہیں کر سکتے (کیونکہ مکمل برابری جب ہی ہو سکتی ہے جب کہ محبت اور لگاؤ میں بھی برابری ہو جس کا تعلق دل سے ہے اور دل کی چاہت تمہارے بس میں نہیں) لیکن (اتنا ضرور کرو کہ) ایک ہی طرف کو پوری طرح نہ ڈھلک جاؤ کہ دوسری کو اُدھر میں لٹکی ہوئی کی طرح چھوڑ دو (یعنی عملی سلوک میں برابری ضرور رکھو) اگر تم اصلاح اور تقویٰ سے کام لو گے تو (یقین رکھو کہ) اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۱۳۰) اور اگر دونوں جدا ہی ہو جائیں (یعنی الگ ہونے کا ہی فیصلہ کر لیں) تو (سمجھ لیں کہ یہی مقدر ہے، اور اس صورت میں) اللہ دونوں کو (ایک دوسرے سے) بے نیازی بخش دے گا اپنے فضل کی وسعت سے، اور اللہ وسعت والا

حَكِيْمًا ۝١٣٠ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا

بڑا حکمت والا (۱۳۰)۔ اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اللہ ہی کی مِلک ہے، اور ہم

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ

نے ان لوگوں کو جنھیں تم سے قبل کتاب مل چکی ہے اور خود تمہیں بھی حکم دیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو، اور اگر

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

ناشکری کروگے تو (یاد رہے کہ) جو کچھ بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ ہی کی مِلک ہے،

غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝١٣١ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى

اور اللہ بڑا بے نیاز ہے ستودہ صفات ہے (۱۳۱)۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝١٣٢ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ

(سب) اللہ ہی کی مِلک ہے، اور اللہ کافی کارساز ہے (۱۳۲)۔ وہ اگر چاہے تو اے لوگو! تم (سب) کو

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝١٣٣ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

لے جائے اور دوسروں کو لے آئے، اور اللہ اس پر قادر ہی ہے (۱۳۳)۔ جو کوئی دنیا کا انعام چاہتا ہے

فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ۝١٣٤ ع

تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کا انعام موجود ہے، اور اللہ بڑا سننے والا ہے بڑا دیکھنے والا ہے (۱۳۴)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ

اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم رہنے والے اور اللہ کے لئے گواہی دینے والے رہو، چاہے وہ

وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا

تمہارے یا (تمہارے) والدین اور عزیزوں کے خلاف ہی ہو، وہ امیر ہو یا مُفلس، اللہ (بہرحال)

اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

دونوں سے زیادہ حق دار ہے، تو خواہشِ نفس کی پیروی نہ کرنا کہ (حق سے) ہٹ جاؤ، اور اگر تم

وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝١٣٥

کجی کروگے یا پہلو تہی کروگے تو جو کچھ تم کررہے ہو اللہ اُس سے خوب خبردار ہے (۱۳۵)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ

اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسولؐ اور (اُس) کتاب پر جو اُس نے

۱۹ ع ۸ ۱۶

توضیحی ترجمہ

(نیز) حکمت والا ہے۔

(۱۳۱) اور (ایسی صورت میں خاص طور پر میاں بیوی یادرکھیں کہ) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (یعنی جب وہ ہر چیز کا بلا شرکت غیرے مالک ہے تو اُسے کسی کو غنی اور دوسروں سے بے نیاز بنانے میں کیا دیر لگ سکتی ہے) اور ہم نے اُن کو (اس کا) حکم دیا تھا جن پر کتاب نازل کی گئی، اور (اب) تم کو بھی (حکم ہے) کہ اللہ سے ڈرو (کہ یہی خوفِ خدا اور تقویٰ تمام احکامِ الٰہی کی تعمیل کی بنیاد ہے) اور اگر تم (یہ حکم) نہ مانو گے (یعنی اللہ سے نہیں ڈرو گے اور من مانی کرو گے) تو (اللہ کا نہیں اپنا ہی نقصان کرو گے) کیونکہ جو کچھ بھی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے، اور اللہ بے نیاز ہے (ان چیزوں سے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اُس کو اِن چیزوں سے کچھ لینا نہیں، اور وہ اپنی ذات سے) لائقِ حمد وستائش ہے۔

(۱۳۲) اور (یہ ہمہ وقت ذہن میں تازہ رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے، اور اللہ ہی کافی ہے کارسازی کو (وہی سارے کام بنائے گا، اُس کی کارسازی کو ناکافی سمجھ کر کسی مخلوق سے کارسازی کی توقع رکھنا کیسی غلط بات ہے)

(۱۳۳) وہ اگر چاہے تو تمہیں (دنیا سے) لے جائے (یعنی مٹا دے) اور دوسروں کو (تمہاری جگہ دنیا میں) لے آئے، اور اللہ اس پر (پوری طرح) قدرت رکھتا ہے۔ (وہ ایسا نہیں کرتا تو یہ اُس کا تمہارے اوپر کمالِ احسان ہے کہ اس طرح تمہیں حصولِ اجر کا موقع دے رہا ہے)

(۱۳۴) جو کوئی دنیا کا ثواب چاہتا ہے تو (اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ) اللہ کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کا ثواب موجود ہے (پھر کیوں نہ دونوں کا ثواب طلب کیا جائے) اور اللہ خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ (وہ تمہاری دعا سنے گا اور تمہاری نیت وعمل کو دیکھ کر دنیا وآخرت دونوں کے ثواب عطا فرمائے گا)

(۱۳۵) اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے جمے رہنے والے (اور اس کو قائم کرنے والے) بنو! (اور اُس کا طریقہ یہ ہے کہ بن جاؤ) اللہ کے لئے (سچی) گواہی دینے والے، خواہ وہ (گواہی) تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ اور اپنے رشتہ داروں کے، وہ (جس کے بارے میں گواہی دینی ہے) امیر ہو یا غریب (تمہیں اس کے خیال کی ضرورت نہیں) اللہ ان دونوں کا (تم سے) بڑا خیر خواہ ہے، اس لئے تم دل کی چاہت کی پیروی کر کے حق سے انحراف نہ کرو، اور اگر تم نے کج بیانی یا پہلو تہی کی (یعنی گول مول بات کہی) تو (سمجھ لو) کہ جو کچھ تم کرو گے اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔

(۱۳۶) اے ایمان والو! (جو اپنے کو مؤمن کہتے ہو، اصل ایمان یہ ہے کہ پوری طرح) ایمان (ویقین) رکھو اللہ اور اُس کے رسول پر، اور اس کتاب (قرآن) پر جو اُس نے

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ

نازل کی ہے اپنے رسولؐ پر اور اُس (جنس) کتاب پر بھی جو وہ اُس سے قبل نازل کر چکا ہے، اور جو کوئی

يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ

اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور پیغمبروں اور قیامت کے دن سے کفر کرتا ہے وہ گمراہی

ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ

میں بہت دور جا پڑا ہے (۱۳۶)۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر

اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ

کافر ہو گئے، پھر کفر میں ترقی کرتے گئے اللہ ہرگز نہ اُن کی مغفرت کرے گا اور نہ اُنھیں

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا

سیدھی راہ دکھائے گا (۱۳۷)۔ آپ منافقین کو سنا دیجئے کہ ان کے لئے عذاب دردناک

اَلِيْمًا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

ہے (۱۳۸)۔ (یعنی وہ لوگ) جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنائے ہوئے ہیں کیا اُن کے پاس

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ وَقَدْ نَزَّلَ

عزت تلاش کر رہے ہیں، سو عزت تو ساری اللہ ہی کی ہے (۱۳۹)۔ اور وہ تمہارے اوپر یہ (فرمان)

عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ

کتاب میں نازل ہی کر چکا ہے کہ جب تم اللہ کی نشانیوں کے ساتھ کفر اور تمسخر ہوتا ہوا سنو تو ان لوگوں

بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ

کے ساتھ مت بیٹھو، یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں کہ اس حالت میں یقیناً تم بھی

اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ

ان ہی جیسے ہو جاؤ گے، بے شک اللہ دوزخ میں منافقوں اور کافروں سب کو اکٹھا

جَمِيْعًا ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ

کرے گا (۱۴۰)۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جو تمہارے لئے مصیبت کے منتظر رہتے ہیں، تو اگر تمہیں اللہ کی جانب سے فتح

قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ

حاصل ہوگئی تو یہ کہنے لگتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کو حصہ مل گیا تو (اُن سے) کہنے لگتے ہیں کہ کیا

توضیحی ترجمہ

نازل فرمائی اپنے (اس) رسول پر، اور (ہر) اُس کتاب پر جو نازل ہوئی اس سے پہلے، اور جو کوئی انکار کرے اللہ کا، اُس کے ملائکہ کا، اُس کی کتابوں کا، اُس کے رسولوں کا اور یومِ آخرت کا تو (سمجھ لو کہ) وہ بھٹک کر گمراہی میں بہت دور جا پڑا ہے۔ (یعنی جو اسلام قبول کرے اس کو اللہ کے ان تمام حکموں پر دل سے ایمان لانا ضروری ہے، اگر ان میں سے کسی ایک پر بھی ایمان و یقین نہ رکھے گا تو وہ مسلمان نہیں)

(۱۳۷) بے شک جو لوگ ایمان لائے، پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے (یعنی ظاہر تو اپنے کو مسلمان کرتے ہیں لیکن ایمان میں پختگی نہیں ہے اور موقع پاتے ہی کفریہ اعمال کرنے لگتے ہیں، اور ایسا بارہا کرتے ہیں) اور (ان کے تذبذب کا یہ سلسلہ رُکتا نہیں، بلکہ) وہ اس میں بڑھتے ہی رہتے ہیں (ایسے منافق کافر کے درجہ میں ہیں، لہٰذا اگر اُن کی موت اسی حالت میں آ گئی) تو اللہ (کا اعلان ہے کہ وہ) اُن کی مغفرت فرمانے والا نہیں اور نہ اُن کو (زندگی میں زبردستی) راہ نجات دکھانے والا ہے۔

(۱۳۸) (اے نبی! ایسے) منافقوں کو تو بشارت سنا دیجئے کہ اُن کے لئے دردناک عذاب (تیار) ہے۔

(۱۳۹) (اِن منافقین کی حالت یہ ہے کہ) یہ لوگ مسلمانوں کو چھوڑ کر (دشمن) کافروں کو اپنا دوست اور ولی بناتے ہیں (ایسا کس لئے کرتے ہیں) کیا یہ اُن کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں، سو (اِن کو سمجھنا چاہئے کہ) عزت (کا دینا) تو تمام تر اللہ کے قبضہ میں ہے۔

(۱۴۰) اور (سنو) اللہ تعالیٰ تو (یہ حکم) تم پر کتاب (قرآن) میں نازل کر چکا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور اُن کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے تو ایسے لوگوں کے پاس اُس وقت تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول نہ ہو جائیں، ورنہ تم بھی اُنھیں جیسے ہو جاؤ گے (یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ) بے شک اللہ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں جمع کرنے والا ہے۔ (یعنی منافقین کا ظاہری اسلام اُن کے کچھ کام نہ آئے گا)

(۱۴۱) یہ (منافقین) وہ لوگ ہیں جو تمہارے (نقصان) کی تاک میں رہتے ہیں، اگر تمہیں اللہ نے فتح عطا فرمائی تو (تم مسلمانوں سے) کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے (ہم کو بھی مالِ غنیمت میں حصہ ملنا چاہئے) اور اگر (کہیں) کافروں کو (کچھ) غلبہ مل گیا، تو (ان سے) کہتے ہیں کہ کیا

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

ہم تم پر غالب نہیں آنے لگے تھے اور ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچا نہیں لیا؟ تو اللہ ہی تم (سب) لوگوں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿١٤١﴾

کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا اور اللہ کافروں کا ہرگز مومنوں پر غلبہ نہ ہونے دے گا (۱۴۱)۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى

بے شک منافقین تو اللہ سے چال چل رہے ہیں حالانکہ اللہ ان ہی کی چالوں کو ان پر اُلٹ رہا ہے، اور یہ لوگ جب

الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ

نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں (صرف) لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کی

إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ

یاد کچھ یوں ہی سی کرتے ہیں (۱۴۲)۔ درمیان ہی میں معلّق، نہ (پورے) اِدھر ہی کے ہیں، نہ

هَٰؤُلَاءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿١٤٣﴾ يَا أَيُّهَا

(پورے) اُدھر ہی کے، اور جسے اللہ گمراہ رکھے تو اُس کے لئے تو کوئی راہ نہ پائے گا (۱۴۳)۔ اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ

ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ، کیا تم چاہتے ہو

أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿١٤٤﴾ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ

کہ اپنے اوپر اللہ کی حجت صریح قائم کرلو؟ (۱۴۴)۔ یقیناً منافق دوزخ

فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ﴿١٤٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ

کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوں گے اور تو اُن کا کوئی مددگار نہ پائے گا (۱۴۵)۔ البتہ جو لوگ

تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ

توبہ کرلیں اور (اپنی) اصلاح کرلیں اور اللہ کا سہارا پکڑے رہیں اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کرلیں تو

مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٤٦﴾ مَّا

یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے، اور اللہ مومنوں کو عنقریب اجرِ عظیم دے گا (۱۴۶)۔ اللہ کو تمہارے عذاب

يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿١٤٧﴾

سے کیا کرنا ہے، اگر تم شکرگزاری کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ بڑا قدر دان ہے، بڑا علم والا ہے (۱۴۷)۔

ع ۲۰ / ۷ / ۱۷

توضیحی ترجمہ

ہم (جو مسلمانوں کی طرف سے ظاہراً جنگ میں شریک تھے) تم پر غالب نہیں آجاتے (اگر ہم اپنے دھوکہ کی پالیسی سے تمہاری مدد نہ کرتے) اور کیا ہم نے تم کو مسلمانوں سے بچایا نہیں؟ (لہٰذا ہمارا حصہ اور انعام ہمیں دلواؤ) تو (سن لو) اب اللہ ہی قیامت کے دن تمہارے (اور اُن مسلمانوں کے) درمیان (اصل) فیصلہ کرے گا، اور (اس وقت تمہارا کفر و نفاق کھل کر سامنے آجائے گا، اور یاد رکھو وہاں) اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر غلبہ کی کوئی راہ نہ دے گا۔ (جیسے یہاں مل جاتی ہے)

(۱۴۲) بے شک منافقین (اپنی دانست میں) اللہ کے ساتھ چالبازیاں کر رہے ہیں (کافروں میں اپنے کو کافر اور مسلمانوں میں مسلمان ظاہر کرتے ہیں تاکہ دونوں طرف سے فائدہ اُٹھائیں) حالانکہ (واقعہ میں وہ سمجھ نہیں پاتے) اللہ ان کو دھوکہ میں مبتلا کئے ہوئے ہے (اُن کی منافقت تو اس سے آشکارا ہے کہ) جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو (بے دلی سے) الکساتے ہوئے (اللہ کے حکم کی بجا آوری اور اس پر اجر کی نیت سے نہیں بلکہ صرف) لوگوں کو دکھانے کے لئے (اور مسلمانوں کو فریب دینے کے لئے اور نماز بھی ایسی پڑھتے ہیں کہ اس میں) اللہ کا ذکر تو بس برائے نام ہی کرتے ہیں۔

(۱۴۳) (ان منافقین کا حال یہ ہے کہ) لٹکے ہوئے ہیں بیچ میں نہ پورے اِدھر کے ہیں نہ اُدھر کے (اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے دھوکہ بازی کے رویہ کی بنا پر اللہ نے اُن کو گمراہی میں ڈال دیا ہے) اور جسے اللہ گمراہی میں ڈال دے تو (تم اگر چاہو بھی تو) اُس کے لئے ہدایت کا کوئی راستہ نہ پاؤ گے (لہٰذا ان کی فکر مت کرو)

(۱۴۴) اے ایمان والو! تم مومنوں کے چھوڑ کر (یا اُن کے مقابلے میں) کافروں کو دوست مت بناؤ (یہ تو منافقین کا طریقہ ہے کہ ان کے حقیقی دوست اور اولیاء کافر ہوتے ہیں، مسلمانوں سے تو صرف دکھاوے کا تعلق ہوتا ہے) کیا تم (بھی ایسا کرکے) چاہتے ہو کہ اپنے خلاف اللہ کی صریح حجت قائم کردو۔ (اور تمہارا شمار بھی منافقین میں ہو)

(۱۴۵) (سن لو) منافقین دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے اور اُن کے لئے تم (وہاں) کوئی مددگار (بھی) نہیں پاؤ گے۔

(۱۴۶) البتہ (وہ منافقین) جو توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں اور اللہ (کی رسی) کو مضبوطی سے پکڑ لیں، اور اپنے دین کو خالص اللہ کے لئے کریں، تو وہ (آخرت میں) مومنوں کے ساتھ ہوں گے، اور (وہاں) اللہ ضرور مومنوں کو اجرِ عظیم دے گا۔ (وہ بھی انشاء اللہ اس میں شامل ہوں گے)

(۱۴۷) (اے منافقو! ذرا سوچو) اللہ کو تمہارے عذاب سے کیا لینا (یعنی اُسے کیا دلچسپی تمہیں عذاب دینے میں ہو سکتی ہے) اگر تم شکر گزاری کرو (یعنی برائیوں سے اجتناب کرو اور عملِ صالح کرو) اور (صحیح معنی میں) ایمان لے آؤ، تو اللہ (ایسے بندوں کا) بڑا قدر دان ہے اور بڑا علم والا ہے۔ (کسی کا ایمان، اخلاص اور عملِ صالح اس سے مخفی نہیں)

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ

اللہ منہ پھوڑ کر بُرائی کرنے کو (کسی کے لئے بھی) پسند نہیں کرتا سوا مظلوم کے، اور اللہ تو ہے ہی خوب

كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ

سننے والا اور خوب جاننے والا (۱۴۸)۔ تم کسی بھلائی کو ظاہر کرو یا چھپاؤ یا کسی بُرائی سے درگزر کر جاؤ تو

تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اللہ تو (بہر صورت) بڑا معاف کرنے والا ہے، بڑا قدرت والا ہے (۱۴۹)۔ بے شک جو لوگ اللہ اور

يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ

اس کے پیمبروں سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے پیمبروں کے درمیان فرق

رُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ

رکھیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی پر تو ایمان لائے ہیں اور کسی کے ہم منکر ہیں، اور چاہتے ہیں کہ ایک راہ

اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

درمیانی نکالیں (۱۵۰)۔ تو یہی لوگ حقیقی کافر ہیں، اور ہم نے کافروں کے لئے ایک عذاب رُسوا

حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

کرنے والا تیار کر رکھا ہے (۱۵۱)۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے پیمبروں پر ایمان لائے اور وہ لوگ

وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

ان کے درمیان فرق نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو (اللہ) ضرور اُن کا اجر دے گا، اور اللہ تو ہے ہی بڑا

اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ ع يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

مغفرت والا بڑا رحمت والا (۱۵۲)۔ آپ سے اہلِ کتاب فرمائش کرتے ہیں کہ آپ اُن کے اوپر

اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

ایک نوشتہ آسمان سے اُتروا دیں، سو یہ موسیٰؑ سے اِس سے بھی بڑی فرمائش کر چکے ہیں (اُن سے) یہ

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ

بولے تھے کہ ہمیں اللہ کو کھلم کھلا دکھا دو، سو اِن (اس) کی زیادتی پر انھیں کڑک بجلی نے آ پکڑا، پھر بعد اس کے کہ ان

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ

کے پاس کھلی نشانیاں آ چکی تھیں، انھوں نے گوسالہ کو (معبود) تجویز کر لیا، لیکن ہم نے اس سے (بھی) درگزر کیا،

توضیحی ترجمہ

(۱۴۸) (اے مسلمانو! عام ہدایت کی ایک بات سنو!) اللہ (کسی کے لئے) اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کی (منافقین تک کی) کوئی بُرائی علانیہ (نام لے کر) زبان پر لائی جائے، اِلّا یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو (یعنی مظلوم کو اجازت ہے کہ ظلم کا تذکرہ نام لے کر لوگوں سے کر سکتا ہے، لیکن اس کا خیال رہے کہ غلط بیانی نہ ہو، کیونکہ) اللہ (سب کچھ) سننے والا اور (ہر بات) جاننے والا ہے۔

(۱۴۹) اگر تم (مظلوم ہو اور اور پر دی گئی اجازت کے باوجود) خفیہ اور علانیہ (ہر حال میں) زبان سے اچھی ہی بات نکالو (یعنی کسی کا ظلم تک بیان نہ کرو، بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کے) کسی (کی) برائی کو معاف کر دو تو (کیا خوب! یہ تو صفت الٰہیہ میں رنگنا ہوا، کیونکہ) اللہ (بھی) معاف کرنے والا ہے (باوجود اس کے کہ سزا پر) پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

(۱۵۰) بے شک جو (ان منافقین کے دوست یہودی) لوگ اللہ و رسول کا انکار کرتے ہیں (یعنی بنیادی عقائد کا انکار اللہ و رسول کا انکار ہی تو ہوا) اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اُس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض (رسولوں) پر ایمان لائے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور (اس طرح گویا وہ) چاہتے ہیں کہ (کفر و ایمان کے درمیان) ایک بیچ کی راہ نکالیں (یعنی ایک نیا دین ایجاد کرنا چاہتے ہیں)

(۱۵۱) ایسے لوگ صحیح معنی میں کافر ہیں (ان کو کافروں سے بہتر سمجھنا غلط ہوگا) اور کافروں کے لئے ہم نے تیار کر رکھا ہے ذلت ناک عذاب۔ (وہی ان کا بھی مقدر ہوگا)

(۱۵۲) اور جو لوگ ایمان لائیں اللہ اور اس کے (تمام) رسولوں پر اور وہ ان کے درمیان کوئی فرق نہ کریں، انھیں اللہ ضرور اُن کا اجر دے گا، اور اللہ تو ہے ہی بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا۔

(۱۵۳) (اے نبی!) آپ سے اہلِ کتاب مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ اُن پر کوئی کتاب (تحریری شکل میں) آسمان سے نازل کرائیں (تو یہ کوئی نئی بات نہیں) یہ تو موسیٰؑ سے اِس سے بھی بڑا مطالبہ کر چکے ہیں (جبکہ وہ تو نوشتے لائے تھے) اُن سے انھوں نے کہا تھا کہ ہمیں اللہ کو کھلم کھلا دکھلا دو، چنانچہ ان کی اس سرکشی (اور گستاخی کی بنا) پر اُن پر کڑک دار بجلی آ گری (سب مر گئے، پھر حضرت موسیٰؑ کی دعا سے اللہ نے اُن کو دوبارہ زندہ کیا) مزید یہ کہ اس کے باوجود کہ اُن کے پاس (توحید کی) کھلی نشانیاں اور دلیلیں پہونچ چکی تھیں انھوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا، لیکن ہم نے یہ (عظیم جرم) بھی (اُن کے تائب ہونے پر) معاف فرما دیا،

الجزء السادس ۶

۲۱ ع ۱۱ ۱

ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ

اور ہم نے موسیٰ کو ایک صریح اقتدار عطا کیا (۱۵۳)۔ اور ہم نے اُن کے اوپر طور کو معلّق کر دیا تھا اُن سے

بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ

قول و قرار کے لئے، اور ہم نے اُن سے کہا کہ دروازہ (شہر) میں داخل ہو عاجزی کیساتھ، اور ہم نے اُن

لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا

سے کہا تھا کہ سبت کے بارہ میں زیادتی نہ کرنا، اور ہم نے اُن سے سخت قول و قرار لیا (۱۵۴)۔ سو ہم نے بہ سبب اُن کی

نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ

عہد شکنی کے اور بہ سبب نشاناتِ الٰہی سے اُن کے کفر کے، اور بہ سبب اُن کے قتل ناحق انبیاء کے اور بہ سبب اُن کے

حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

اِس قول کے کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں (ہم نے اُنھیں سزا میں مبتلا کیا) نہیں، بلکہ (ہے یہ کہ) اللہ نے اُن پر مہر

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا

لگادی، بہ سبب اُن کے کفر کے سو وہ ایمان نہیں لاتے مگر (بہت) تھوڑا سا (۱۵۵)۔ نیز بہ سبب اُن کے کفر کے اور بہ سبب اُن

عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ

کے مریم پر بہتانِ عظیم رکھنے کے (۱۵۶)۔ اور (نیز) بہ سبب اُن کے (اس) قول کے کہ ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو مار ڈالا، جو

اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ

مسیح اور اللہ کے پیمبر تھے، حالانکہ نہ وہ آپ کا کام تمام کرسکے اور نہ آپ کو سولی ہی پر چڑھا پائے، بلکہ اُن پر شبہ ڈال دیا گیا،

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

اور یہ لوگ آپ کے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں، اور وہ آپ کی طرف سے شک میں پڑے ہوئے ہیں، اُن کے پاس کوئی

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ

علم (صحیح) تو ہے نہیں، ہاں بس گمان کی پیروی ہے، اور یقینی بات ہے کہ انھوں نے آپ کا کام تمام نہیں کیا (۱۵۷)۔ البتہ

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا

آپ کو اللہ نے اپنی طرف اُٹھا لیا، اور اللہ بڑا قوت والا ہے، بڑا حکمت والا ہے (۱۵۸)۔ اور اہل کتاب میں سے کوئی

لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ

ایسا نہیں ہے جو آپ پر اپنے مرتے وقت ایمان نہ لے آئے اور آپ قیامت کے دن اُن پر (پیش) ہوں گے

توضیحی ترجمہ

اور ہم نے موسیٰ کو واضح غلبہ اور اقتدار عطا فرمایا تھا (جس کی بنا پر انھوں نے اس بچھڑے کو ذبح کر کے جلا دیا اور بچھڑے کو سجدہ کرنے والے ہزاروں لوگوں کو سزائے موت دی)

(۱۵۴) اور (ان کی عہد شکنی اور نافرمانی کی لسٹ لمبی ہے) ہم نے طور پہاڑ کو اُٹھا کر اُن پر تان دیا تھا (توریت کے احکام پر چلنے کے) عہد لینے کے واسطے (انھوں نے عہد کر کے اس کو توڑ ڈالا) اور ہم نے اُن سے کہا تھا کہ (شہر کے) دروازہ میں سر جھکائے ہوئے (یعنی تواضع کے ساتھ) داخل ہونا (اُن کی سرکشی کی انتہا کہ سینہ تان تان کر داخل ہوئے) اور اُن سے (یہ بھی) کہا تھا کہ ہفتہ کے دن (جو مچھلی کے شکار کی ممانعت ہے اُس) کے سلسلہ میں حکم عدولی نہ کرنا، اور (یہ صرف ہمارا فرمان ہی نہیں تھا بلکہ اس بابت) ہم نے اُن سے پختہ عہد لیا تھا (جس کو انھوں نے توڑ دیا)

(۱۵۵) (پھر جو کچھ ہم نے کیا یعنی اُن پر لعنت اور اُن کے دلوں کو سخت کرنے کا عمل ہو یا عذاب اور مصیبتیں، وہ) نقضِ عہد اور آیاتِ الٰہی سے انکار اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے کی بنا پر کیا، اور اُن کا یہ کہنا کہ ہمارے دل غلاف چڑھے ہیں (اُن پر کوئی ایمان کی بات اثر نہیں کرسکتی صحیح نہیں ہے) بلکہ (حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ نے اُن کے دلوں پر اُن کے کفر کے باعث مہر لگا دی ہے، سو وہ تھوڑی سی باتوں کے علاوہ (باقی باتوں پر) ایمان نہیں لاتے (یعنی حضرت موسیٰ کی نبوت پر تو ایمان لاتے ہیں، حضور اکرم ﷺ پر ایمان نہیں لاتے)

(۱۵۶) نیز (یہ سزا تھی) ان کے کفر (یعنی حضرت عیسیٰ کا انکار) کرنے اور مریم پر ایک بھاری (اور بے بنیاد) بہتان رکھنے کی بنا پر۔

(۱۵۷) اور (یہ سزا) اُن کے (فخریہ انداز میں) یہ کہنے کی بنا پر (بھی دی گئی) کہ ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ ابن مریم کو مار ڈالا (یعنی پھانسی دلوادی) حالانکہ (حقیقت یہ ہے کہ) نہ وہ اُن کو مار سکے اور نہ ہی سولی پر چڑھا سکے بلکہ ان کے لئے ایک شبیہ بنادی گئی (اور وہ اشتباہ میں پڑ گئے) اور یہ لوگ جو اُن کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں (یعنی نئے نئے نظریات پیش کرتے ہیں) یہ اسی لئے ہے کہ وہ آپ کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں، ان کے پاس کوئی (یقینی) علم تو ہے نہیں، بس صرف گمان کی پیروی ہے، اور ہاں اتنا یقینی ہے کہ انھوں نے (حضرت عیسیٰ) کو قتل نہیں کیا۔

(۱۵۸) اور اللہ نے اُن کو اپنی طرف اُٹھا لیا، اور (بلاشبہ) اللہ بڑی قوت والا، حکمت والا ہے۔

(۱۵۹) اور (یہ) اہل کتاب (یہودی ہوں یا عیسائی، آج تو نہیں مانتے، لیکن ان) میں کوئی ایسا نہیں جو اپنی موت سے ذرا پہلے (عالم برزخ کا مشاہدہ کرائے جانے پر) حضرت عیسیٰ (کی اصل حقیقت) پر ایمان نہ لے آئے، اور قیامت کے دن وہ اُن کے خلاف

شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ

گواہ (کی حیثیت سے) (۱۵۹) سو یہود کی (ایسی ہی) زیادتیوں کے باعث ہم نے اُن پر بہت سی چیزیں

طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾

جو اُن پر حلال تھیں حرام کر دیں، اور اس سبب سے بھی کہ وہ اللہ کی راہ سے بہت روکتے تھے (۱۶۰)۔

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ

اور (اس سبب سے بھی کہ) وہ سود لیتے تھے حالانکہ وہ اس سے منع کر دیے گئے تھے، اور (اس سبب سے بھی کہ)

بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ

دوسروں کا مال ناحق کھا لیتے تھے، اور اُن میں سے جو کافر ہیں اُن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (۱۶۱)۔

الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ

البتہ ان میں جو لوگ علم میں پختہ اور ایمان والے ہیں کہ ایمان رکھتے ہیں اس (کتاب) پر جو

اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ

آپ پر اُتری ہے اور اس پر (بھی) جو آپ سے قبل اُتر چکی ہے اور نماز کے پابند اور زکوۃ کے ادا

الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ

کرنے والے ہیں اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں، ایسوں کو ہم اجرِ عظیم ضرور

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ

دیں گے (۱۶۲)۔ یقیناً ہم نے آپ پر وحی بھیجی ہے جیسے کہ ہم نے نوحؑ اور اُن کے بعد کے نبیوں پر

وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ

وحی بھیجی تھی، اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ

اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَ

اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ پر وحی بھیجی تھی، اور ہم نے داؤدؑ کو ایک صحیفہ دیا تھا (۱۶۳)۔ اور

هٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ ۚ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ

(دوسرے) پیمبروں پر کہ اُن کا حال ہم پیشتر آپ سے بیان کر چکے ہیں (ہم نے وحی بھیجی تھی) اور

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ

ایسے پیمبروں پر (بھی) کہ اُن کا حال ہم نے آپ سے بیان نہیں کیا، اور اللہ نے (خاص طور پر)

توضیحی ترجمہ

گواہی دیں گے۔

(اس آیت کا ایک ترجمہ یوں بھی کیا گیا ہے کہ) اہلِ کتاب کا کوئی فرقہ (حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد کے بعد) ایسا نہ ہوگا جو اُن پر اُن کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے (لیکن اُن کا یہ ایمان قابلِ قبول نہ ہوگا کیونکہ وہ قرآن اور خاتم النبیین پر ایمان نہیں لائے تھے چنانچہ حضرت عیسیٰؑ ان سب کو قتل کر دیں گے) اور قیامت میں وہ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔

(۱۶۰) اور یہود کی (ایسی ہی) سرکشیوں اور زیادتیوں کی بنا پر ہم نے وہ پاکیزہ چیزیں اُن کے لئے حرام کر دی تھیں جو پہلے حلال تھیں، اور اس کا سبب اُن کا اللہ کے راستے سے روکنا تھا۔

(۱۶۱) اور منع کرنے کے باوجود سود لینا اور لوگوں کا مال ناحق طریقہ سے کھانا (بھی تھا) اور (یہ تو دنیاوی سزا تھی، اس کے علاوہ) ہم نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (جو اُن کو آخرت میں ملے گا)

(۱۶۲) البتہ جو لوگ ان (بنی اسرائیل) میں علمِ حق میں پختہ ہیں اور ایمان والے ہیں (ایسے) کہ ایمان رکھتے ہیں اس (کلام) پر جو (اے نبی) آپ پر نازل کیا گیا اور اُس پر بھی جو آپ سے پہلے (نبیوں پر) نازل کیا جا چکا ہے، اور نمازیں قائم کرنے والے ہیں اور زکوۃ دینے والے ہیں اور اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں، اُنھیں ہم ضرور اجرِ عظیم عطا فرمائیں گے۔

ع ۲۲ ۱۰ ۲

(۱۶۳) (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر وحی بھیجی ہے جیسے نوحؑ اور اُن کے بعد (کے دوسرے) نبیوں پر بھیجی تھی (اور یہ کوئی نئی بات نہیں یہ یہود بھی جانتے ہیں کہ) ہم ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اُن کی اولاد اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ و سلیمانؑ کے پاس (بھی) وحی بھیج چکے ہیں، اور داؤدؑ کو زبور (کی شکل میں ایک تحریری صحیفہ) دے چکے ہیں۔

(۱۶۴) اور (دوسرے) اُن پیغمبروں پر (بھی) ہم وحی بھیج چکے ہیں جن کا حال ہم تم سے پہلے بیان کر چکے ہیں، اور نیز (بعض ایسے) رسولوں پر بھی، جن کے حالات (اور جن کے واقعات) ہم نے تم سے نہیں بیان کئے، اور اللہ نے (اسی دنیا میں براہ راست)

مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ

موسیٰ سے کلام فرمایا (۱۶۴)۔ اور پیمبروں کو (ہم نے بھیجا) خوش خبری سنانے والے اور ڈرانے والے (بنا کر) تاکہ لوگوں کو

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾

پیمبروں کے (آجانے کے) بعد اللہ کے سامنے عذر باقی نہ رہ جائے، اور اللہ تو ہے ہی بڑا زبردست، بڑا حکمت والا (۱۶۵)۔

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

لیکن (اس کے ساتھ) اللہ گواہی دے رہا ہے اس (کتاب) کے ذریعہ جو اُس نے آپ پر نازل کی (اور) اُسے اپنے

يَشْهَدُوْنَ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

(کمال) علم سے نازل کیا ہے، اور فرشتے (بھی) گواہی دے رہے ہیں اور اللہ کی گواہی کافی ہے (۱۶۶)۔ یقیناً جن

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے (دوسروں کو) روکا، وہ بڑی دور گمراہی میں جا پڑے ہیں (۱۶۷)۔ یقیناً جن

وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾

لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ ایسا نہیں کہ اُنھیں بخش دے اور نہ یہ ہے کہ انھیں کوئی راستہ دکھائے (۱۶۸)۔

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

بجز راہِ جہنم کے، اُس میں وہ پڑے رہیں گے ہمیشہ ہمیش کو، اور اللہ کے نزدیک یہ آسان

يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ

ہے (۱۶۹)۔ اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس (یہ) رسول تمہارے پروردگار کے پاس سے آئے ہیں، سچی

فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

بات لے کر، پس ایمان لاؤ، یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا، اور اگر تم کفر کرتے رہے تو بے شک اللہ ہی

وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا

کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے (۱۷۰)۔ اے

فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۚ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى

اہلِ کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو، اور اللہ کے بارے میں کوئی بات حق کے سوا نہ کہو، مسیح عیسیٰؑ ابن مریم تو

ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ

بس اللہ کے ایک پیمبر ہی ہیں اور اُس کا کلمہ، جسے اللہ نے پہونچا دیا تھا مریمؑ تک، اور ایک جان ہیں

توضیحی ترجمہ

موسیٰؑ سے کلام فرمایا تھا۔

(۱۶۵) اور (یہ سب) رسول (بھیجے گئے) تھے (ایمان لانے والوں کو ان کے نیک اعمال پر ثواب اور جنت کی) خوش خبری دینے والے اور (کافروں منافقوں اور نافرمانی کرنے والوں کو دوزخ سے) ڈرانے والے (کی حیثیت سے) تاکہ (ان) رسولوں (کی آمد) کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے سامنے کوئی عذر (باقی) نہ رہے، اور اللہ کامل اقتدار و کامل حکمت والا ہے۔

(۱۶۶) (جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ وحی تو ہر پیغمبر پر آتی رہی ہے اس میں کوئی نئی بات نہیں) لیکن اللہ اس پر گواہی دیتا ہے کہ آپ پر (اے نبیؐ) جو کچھ (اس کتاب قرآن کے ذریعہ) نازل ہوا ہے وہ اللہ نے اپنے علم خاص سے نازل کیا ہے اور اس کی فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور (بلاشبہ) اللہ کی گواہی کافی ہے۔ (اس کے بعد کسی کی گواہی کی ضرورت نہیں، کوئی مانے یا نہ مانے)

(۱۶۷) بے شک (اتنی وضاحت سے ہر ہر بات بتانے کے بعد بھی) جن لوگوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) اللہ کے (بتائے گئے) راستہ (کو اختیار کرنے) سے روکا وہ (بھٹک گئے بلکہ) بھٹک کر گمراہی میں بہت دور نکل گئے۔

(۱۶۸) وہ لوگ جنھوں نے (حق آنے پر بھی جانتے بوجھتے) کفر اختیار کرلیا ہے اور (اس طرح اپنے آپ پر نیز دوسروں پر اُن کو اللہ کے راستہ سے روک کر) ظلم کیا ہے، اللہ اُن کو معاف کرنے والا نہیں ہے، اور نہ ہی اُنھیں راستہ دکھانے والا ہے۔ (یعنی کفر و ظلم کے نتیجے میں اُن کے پاس کوئی راستہ نہیں بچا)

(۱۶۹) سوائے جہنم کے راستہ کے، (وہ جہنم) جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اور اللہ کے لئے یہ (یعنی ایسے کافروں اور ظالموں کو سزا دینا) بالکل آسان (بات) ہے۔

(۱۷۰) اے لوگو! یہ رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق (کا پیغام) لے کر آئے ہیں، لہٰذا (ان پر) ایمان لے آؤ تمہاری بہتری اسی میں ہے، اور اگر (اب بھی) تم (انکار کرو اور) کفر پر جمے رہو تو (سمجھ لو) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ ہی کا ہے (تمہارے اس کفر سے اس کا کچھ نہیں بگڑتا) اور اللہ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے (وہ تمہارے ہر عمل سے واقف ہے، اپنی حکمت کے مطابق تمہیں اس کی سزا دے گا)

(۱۷۱) اے اہلِ کتاب! (بالخصوص عیسائیو!) اپنے دین میں غلو (مبالغہ) نہ کرو، اور اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ مت کہو (سنو!) مسیح عیسیٰؑ ابن مریم تو فقط اللہ کے رسول اور اس کے کلمہ (کُن سے پیدا شدہ) ہیں، جسے اُس نے (اُن کی ماں) مریمؑ تک (جبریلؑ کے واسطہ سے) پہونچایا تھا، اور ایک روح ہیں

مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا

اس کی طرف سے ، پس اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ، اور یہ نہ کہو کہ (خدا) تین ہیں (اس

لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا

سے) باز آجاؤ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے، اللہ تو بس ایک ہی معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اُس

فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾

کے بیٹا ہو، اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ، اور اللہ کا کارساز ہونا کافی ہے (۱۷۱)۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ

نہ مسیح ہرگز اس سے عار کریں گے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور نہ مقرب فرشتے ہی، اور

الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ

جو کوئی اللہ کی بندگی سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو اللہ ضرور اپنے پاس سب کو جمع

اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

کرے گا (۱۷۲)۔ پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انھوں نے نیک کام بھی کئے ہوں گے

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

تو وہ اُن کو اُن کا پورا پورا اجر دے گا اور اُنھیں اپنے فضل سے اور زائد دے گا، اور جن لوگوں

وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷۳﴾ ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ

نے عار و تکبر کیا ہوگا سو اُنھیں وہ دردناک عذاب دے گا (۱۷۳)۔ اور وہ لوگ اپنے حق میں کسی

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ

غیر اللہ کو دوست نہ پائیں گے نہ مددگار (۱۷۴)۔ اے لوگو! تمھارے پاس یقیناً ایک دلیل تمھارے

بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

پروردگار کے پاس سے آچکی، اور ہم تمھارے اوپر ایک کھلا ہوا نور اُتار چکے (۱۷۵)۔ تو جو لوگ اللہ پر

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِىْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ

ایمان لائے اور اُسے اُنھوں نے مضبوط پکڑا اُنھیں وہ ضرور اپنی رحمت و فضل میں داخل کرے گا،

وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۶﴾ ؕ يَسْتَفْتُوْنَكَ

اور اُنھیں اپنے تک سیدھی راہ دکھا دے گا (۱۷۶)۔ لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں،

وقف لازم ع ۲۲/۹ ۲

توضیحی ترجمہ

اُسی (اللہ) کی جانب سے (ڈالی گئی، یعنی اللہ کی ایک مخلوق ہیں اور مرتبہ میں بس رسول، اور کچھ نہیں) لہٰذا اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، اور یہ مت کہو کہ (خدا) تین ہیں، اس سے باز آجاؤ، (اسی میں) تمہارے لئے بہتری ہے (یاد رکھو) اللہ تو ایک ہی معبود ہے، پاک ہے اس سے کہ اُس کا کوئی بیٹا ہو، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور اللہ کارساز ہونے میں (تنہا) کافی ہے۔ (اُسے اپنی کارسازی میں یا بندوں کی حاجت روائی میں کسی کی مدد کی ضرورت نہیں)

(۱۷۲) (سن لیں وہ جو عیسیٰؑ کو بندہ ماننے سے انکار کرتے ہیں) نہ عیسیٰ مسیح اس بات سے عار محسوس کریں گے کہ وہ اللہ کے بندے ہوں، اور نہ (ہی اللہ کے) مقرب فرشتے (اس میں کوئی عار سمجھتے ہیں) اور (دیکھو) جو بھی اللہ کی بندگی سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو (اُسے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دن) اللہ ان سب کو اپنے حضور جمع کرے گا۔

(۱۷۳) پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انھوں نے نیک عمل کیے ہوں گے، اُنھیں اُن کا پورا پورا اجر دے گا اور (ساتھ ہی) اپنے فضل سے اس میں اضافہ بھی کرے گا، اور وہ لوگ جنھوں نے (اللہ کی بندگی کو) عار سمجھا ہوگا اور تکبر کیا ہوگا اُن کو دردناک عذاب دے گا، اور اُنھیں (اُس وقت) نہیں ملے گا اللہ کے سامنے کوئی حمایتی اور نہ مددگار۔ (جو اُن کو اس عذاب سے سفارش کر کے یا کسی طرح بھی بچا سکے)

(۱۷۳) اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک قطعی اور واضح دلیل (رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارک کی شکل میں) آچکی ہے، اور ہم نے (قرآن کی صورت میں) اتار دیا ہے تمہاری طرف (تمہاری رہنمائی کے لئے) ایک نورِ مبین۔

(۱۷۴) سو (اب) جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں گے اور اس کو مضبوطی سے تھام لیں گے (یعنی پابندی سے اس کے احکام پر عمل کریں گے) تو وہ (اللہ) اُن کو اپنی رحمت و فضل میں داخل کرے گا، اور اُنھیں اپنی (طرف پہونچنے والی) سیدھی راہ دکھائے گا۔

(۱۷۵) (اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے احکام بیان فرماتا ہے، مثلاً 'کلالہ' کی میراث کے مسئلہ ہی کو لے لو، اس سورہ کے شروع میں آیت نمبر ۱۲ میں ایک مسئلہ کلالہ کی وراثت کا بیان کیا گیا تھا، وہاں میت کے اُن بھائی بہنوں کا مسئلہ تھا جو اس کے ماں شریک ہوں، رہے وہ بھائی بہن جو باپ کی طرف سے یا ماں باپ دونوں کی طرف سے ہوں اُن کی بابت یہاں سنو)

(اے پیغمبر!) لوگ آپ سے حکم معلوم کرتے ہیں

قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں (میراث) کلالہ کے باب میں حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے

وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ

کوئی اولاد نہ ہو اور اُس کے ایک بہن ہو تو اُسے اس کا ترکہ نصف ملے گا، اور وہ مرد وارث ہوگا اس (بہن

لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ

کے کل ترکہ) کا اگر اُس (بہن) کے اولاد نہ ہو، اگر دو بہنیں ہوں تو ان دونوں کو ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا،

كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

اور اگر (وارث) چند بھائی بہن مرد وعورت ہوں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ملے گا،

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

اللہ تمہارے لئے (یہ احکام) کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم گمراہی میں نہ پڑو، اور اللہ ہر شئے کا پورا علم رکھتا ہے (۱۷۶)۔

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مائدہ مدنی ہے، اس میں ۱۲۰ آیات اور ۱۶ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ

اے ایمان والو! (اپنے) معاہدوں کو پورا کرو، تمہارے لئے چوپائے مویشی جائز کئے گئے ہیں بجز

الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ

(ان چیزوں کے) جن کا ذکر (آگے) تم سے کیا جاتا ہے، ہاں شکار اس حال میں کہ تم احرام میں ہو، جائز نہیں،

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ

بے شک اللہ جو چاہے حکم دے (۱)۔ اے ایمان والو! بے حُرمتی نہ کرو اللہ کی نشانیوں کی اور نہ حُرمت والے

اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ اٰمِّيْنَ

مہینوں کی، اور نہ (حرم میں) قربانی والے جانوروں کی، اور نہ گلے میں پٹے پڑے ہوئے جانوروں کی اور نہ

الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا

بیت الحرام کے قصد کرنے والوں کی، جو اپنے پروردگار کے فضل ورضامندی کے طالب رہتے ہیں، اور جب تم احرام

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ

کھول چکو تو اب تم شکار کر سکتے ہو، اور ایسا نہ ہونا چاہئے کہ کسی قوم سے جو تمہیں بیزاری اس بنا پر ہے کہ روک دیا تھا انھوں نے

توضیحی ترجمہ

(کلالہ کی میراث کا) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں کلالہ (کی میراث) کی بابت بتاتا ہے کہ، اگر کوئی ایسا شخص مرجائے جس کے کوئی اولاد (یعنی براہ راست وارث) نہ ہو (نہ اصول میں ہو نہ فروع میں) صرف ایک بہن ہو، تو اس بہن کے لئے میت کے مال کا نصف ہے، اور (اگر معاملہ برعکس ہو اور بہن فوت ہو تو) وہ (بھائی) وارث ہوگا اُس کے (کل ترکے) کا، اگر اُس مرحومہ بہن کے کوئی اولاد (یعنی اصول وفروع میں کوئی براہ راست وارث) نہ ہو، اور اگر دو بہنیں ہوں تو ان کا حصہ (بھائی کے) کُل ترکے کا دو تہائی ہوگا، اور اگر (مرنے والے کے) بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی، تو ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا، اللہ وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے (اپنے احکام ومسائل) تمہیں گمراہی سے بچانے کے لئے، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے (تم نہیں جانتے، لہٰذا جو تمہیں معلوم نہ ہو اس کی بابت قرآن وحدیث سے رہنمائی حاصل کیا کرو)

ع ۲۴

سورۂ مائدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اے ایمان والو! (اپنے) عہد وپیان پورے کرو (یعنی تم نے اسلام قبول کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ تم نے خدا اور رسول کے جملہ ارشادات کو صحیح سمجھ کر وعدہ کیا ہے کہ ان کے تمام احکام مانو گے، لہٰذا جو احکام بیان کئے جائیں اُن کو مان کر اپنے عہد پورے کرو، اور اب کچھ شرعی احکام سنو!) تمہارے لئے مویشی چوپائے (اور ان کے مشابہ جانور) حلال کردیے گئے ہیں، سوائے اُن کے جن کا ذکر آگے (جلد ہی) آرہا ہے، ہاں جب تم احرام کی حالت میں ہو تو اِن (جائز جانوروں کے شکار) کو بھی جائز نہ سمجھو، بے شک اللہ حکم دیتا ہے جیسا وہ چاہتا ہے (وہ ساری کائنات کا مالک ہے جس میں یہ جانور بھی ہیں، نیز اس کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں، لہٰذا بس اس کا حکم مانو اس میں اپنی عقل نہ چلاؤ)

(۲) اے ایمان والو! اللہ کے شعائر (یعنی وہ چیزیں جو اللہ کی عظمت ومعبودیت کے لئے نشانیاں قرار دی گئی ہیں، جیسے بیت اللہ شریف، صفا ومروہ وغیرہ) کی بے حُرمتی مت کرو، اور (ان کے علاوہ) نہ (بے حرمتی کرو) حُرمت والے مہینوں کی، اور نہ قربانی کے لئے حرم لے جائے جانے والے جانوروں کی (جن کے بارے میں اندازہ ہو) اور نہ اُن (جانوروں) کی جو قربانی کا پٹہ پہنے ہوں، اور نہ اُن لوگوں کی جو اللہ کے فضل اور اس کی رضاجوئی کی تلاش میں بیت اللہ جارہے ہوں، اور جب تم احرام کھول دو تو شکار کرسکتے ہو (جبکہ وہ شکار حدودِ حرم میں نہ ہو) اور (دیکھو) ایسا نہ ہونا چاہئے کہ کسی قوم سے اس بنا پر دشمنی وبیزاری کہ اُس نے تمہیں روک دیا تھا

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ

تمہیں مسجدِ حرام سے تو تم (اس بیزاری کے باعث) زیادتی کرنے لگو، اور ایک دوسرے کی مدد نیکی اور

التَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ

تقوے میں کرتے رہو، اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَ

اللہ سخت سزا دینے والا ہے (۲)۔ تم پر حرام کئے گئے ہیں مُردار اور خون اور سور کا گوشت، اور جو جانور غیر اللہ کے

لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ

لئے نامزد کیا گیا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مرجائے، اور جو کسی ضرب سے مرجائے، اور جو اونچے سے گر کر مرجائے، اور

وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَ

جو کسی کے سینگ سے مرجائے، اور جس کو درندے کھانے لگیں، سوا اس صورت کے کہ تم اُسے ذبح کر ڈالو، اور جو

مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ

جانور استھانوں پر بھینٹ چڑھایا جائے، اور نیز یہ کہ قرعہ کے تیروں سے تقسیم کیا جائے، یہ سب گناہ (کے کام) ہیں،

اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ

آج کافر تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے، سو تم اُن سے نہ ڈرو،

اخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

آج میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی،

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا، ہاں جو کوئی بھوک کی شدت سے بے قرار ہوجائے، گناہ کی طرف رغبت کئے بغیر، سو

مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ

اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۳)۔ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا (جانور) انکے لئے حلال کئے گئے ہیں،

اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

آپ کہہ دیجئے کہ تم پر (سب) پاکیزہ جانور حلال ہیں، اور تمہارے سدھے ہوئے شکاری جانوروں کا شکار، جو شکار پر چھوڑے

مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؗ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ

جاتے ہیں، تم اُنھیں اس طریقہ پر سکھاتے ہو جو تمہیں اللہ نے سکھایا ہے، سو کھاؤ اس (شکار) کو جسے (شکاری جانور) پکڑے رکھیں

توضیحی ترجمہ

مسجدِ حرام سے اس بات پر آمادہ کردے کہ تم اُس پر زیادتی کرنے لگو (یعنی ایسے میں بھی اپنے پر قابو رکھو) اور (اکیلے ہی نہیں بلکہ) ان کے ساتھ نیکی اور پرہیزگاری والا معاملہ کرنے میں (اپنے بھائیوں کی) مدد کرو، اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں کسی کا ساتھ نہ دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو (اور خیال رکھو کہ) بے شک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے (اگر اس کے حکم کے خلاف کیا تو سزا بھگتنی ہوگی)

(۳) (سنو!) تم پر مُردار جانور اور خون اور سور کا گوشت حرام کردیا گیا ہے، اور (وہ جانور) جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو، اور وہ (جانور) جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو چوٹ سے مرا ہو، اور جو اونچے سے گر کر مرا ہو، اور جو کسی کے سینگ سے زخمی ہو کر مرجائے، اور جسے کسی درندے نے کھایا ہو، اِلّا یہ کہ تم نے (اس کے مرنے سے پہلے) اُسے ذبح کرلیا ہو، اور وہ (جانور بھی حرام ہے) جسے بتوں کی قربان گاہ پر ذبح کیا گیا ہو، اور یہ (بات بھی تمہارے لئے حرام ہے) کہ تم (جوئے کے) تیروں کے ذریعہ تقسیم کرو (ذبیحہ کا گوشت) یا ان کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرو، یہ گناہ کے کام ہیں۔ آج کافر تمہارے دین (کے مغلوب ہونے) سے مایوس ہوگئے (وہ اپنی ہر ممکن کوشش کرکے ہار گئے، لہٰذا دین کی حفاظت کے سلسلہ میں اب) اُن سے مت ڈرو، بس مجھ سے ڈرو (یعنی اب ساری توجہ میری رضا اور عدمِ رضا پر مرکوز کرو) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی، اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لئے) پسند کرلیا (یعنی اس کو تا قیامت بطور دین طے کردیا، اب دین میں کسی ترمیم، اضافہ، تصرف کی گنجائش نہ رہی نہ کسی اور نبی کی بعثت کی حاجت، لہٰذا اس دین کے احکام کی پوری پابندی کرو) ہاں! جو کوئی بھوک کی شدت سے مجبور ہو (کر حرام کی گئی چیزوں میں سے کچھ کھالے) نہ کہ گناہ کی طرف رغبت کی بنا پر (اس نے ایسا کیا ہو) تو اللہ بہت معاف کرنے والا ہے اور بڑا رحیم ہے (یقیناً اس کی مجبوری کی بنا پر اُسے معاف فرمادے گا)

(۴) (اے نبی!) آپ سے (لوگ) معلوم کرتے ہیں کہ (کھانے کی) کیا چیزیں اُن کے لئے حلال ہیں؟ آپ انھیں بتادیں کہ تمہارے لئے تمام پاک صاف چیزیں حلال ہیں، اور (جہاں تک شکاری جانوروں کے ذریعہ شکار کی بابت ان کے سوال کا تعلق ہے تو بتادیں کہ) وہ شکار جو اُن شکاری جانوروں کے ذریعہ کئے گئے ہوں جن شکاری جانوروں کو تم نے اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق سکھا سکھا کر (شکار کے لئے) سدھا لیا ہو، تو اس میں سے تم کھا سکتے ہو جس جانور کو (شکار کرکے وہ شکاری جانور) روکے رکھیں،

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تمہارے لئے، اور اللہ کا نام اس (جانور) پر لے لیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ حساب

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۞ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ

(بہت) جلد کر دیتا ہے (۴)۔ آج جائز کردی گئیں ہیں تم پر (لذیذ) پاکیزہ چیزیں، اور جو لوگ

اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ

اہلِ کتاب ہیں اُن کا کھانا تمہارے لئے جائز، اور تمہارا کھانا اُن کے لئے جائز، اور (اسی طرح

مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ

تمہارے لئے جائز ہیں) مسلمان پارسائیں اور اُن کی پارسائیں جن کو تم سے قبل کتاب مل چکی

قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ

ہے جب تم اُنھیں اُن کے مہر دے دو اور قیدِ نکاح میں لانے والے ہو، نہ کہ (محض) مستی نکالنے

وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

والے، اور نہ چوری چھپے آشنائی کرنے والے، اور جو کوئی ایمان سے انکار کرے گا تو اُس کا عمل

عَمَلُهٗ ؗ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اکارت جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا (۵)۔ اے ایمان والو!

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى

جب تم نماز کو اُٹھو تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولیا کرو اور اپنے

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ

سروں پر مسح کرلیا کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت (دھولیا کرو)، اور اگر تم حالتِ

كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ

جنابت میں ہو تو (سارا جسم) پاک صاف کرو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم

جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا

میں سے کوئی استنجا سے آئے یا تم نے عورت سے صحبت کی ہو، پھر تم کو پانی نہ ملے تو

مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ

پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو، یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلیا کرو

ع ۵

توضیحی ترجمہ

تمہارے لئے، البتہ (اس شکاری جانور کو شکار پر چھوڑتے وقت) اللہ کا نام لے لیا کرو (یعنی بسم اللہ کہہ لیا کرو) اور اللہ سے ڈرتے رہو (کہ حلال چیزوں کے استعمال اور شکار سے انتفاع میں حدودِ شرعیہ سے تجاوز نہ ہو جائے، ہمیشہ یاد رہے کہ) اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

(۵) آج (سے ہمیشہ کے لئے) تمہارے واسطے حلال رکھی جارہی ہیں تمام پاکیزہ چیزیں (یعنی اب ان کی حلت کبھی منسوخ نہیں ہوگی، جیسے حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں تمام پاکیزہ چیزیں حلال تھیں اور توریت میں یہود کی سزا میں ان میں سے کئی حرام قرار دے دی گئیں) اور اہلِ کتاب کا کھانا (یعنی ذبیحہ) تمہارے لئے حلال ہے (جب تک وہ تمہاری طرح شرعی شرائط پر ذبح کرتے رہیں) اور تمہارا کھانا (یعنی ذبیحہ) ان کے لئے حلال ہے (یعنی تم ان کو اپنا ذبیحہ کھلا بھی سکتے ہو) اور (اسی طرح تمہارے لئے جائز ہیں) پاکباز مسلم عورتیں اور پاکباز اہلِ کتاب عورتیں، جبکہ تم اُن کو مہر دے کر (باقاعدہ اپنے) نکاح میں لا رہے ہو، نہ کہ (صرف) ہوس و مستی نکالنے والے ہو اور نہ خفیہ آشنائی کرنے والے، اور (یاد رکھو) جو کوئی ایمان (کے تقاضوں کا) منکر ہوگا (مثلاً حلال قطعی کی حلت اور حرام قطعی کی حرمت کا انکار کرے گا) تو (سمجھ لو) اس کا عمل اکارت ہو گیا اور آخرت میں (اس کا شمار) نقصان اُٹھانے والوں میں ہوگا۔

(٦) اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو دھولیا کرو اپنے چہرے کو اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک، اور اپنے سروں کا مسح کیا کرو، اور اپنے پاؤں (بھی دھولیا کرو) ٹخنوں تک (یعنی وضو کیا کرو) اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو (سارا بدن) پاک کرو (یعنی ایسی حالت میں وضو سے کام نہیں چلے گا، پاک ہونے کے لئے غسل کرنا ہوگا شرعی طریقہ پر) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی استنجے سے (فارغ ہو کر) آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے (جسمانی) ملاپ کیا ہو (یعنی ان تمام صورتوں میں جبکہ وضو یا غسل ضروری ہو) اور تمہیں پانی نہ ملے (یا اس کے استعمال پر قدرت نہ ہو) تو پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو (اس وقت وضو اور غسل دونوں کا بدل تیمم ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرلو

مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ

اس سے، اللہ نہیں چاہتا کہ تمہارے اوپر کوئی تنگی ڈالے، بلکہ وہ (تو یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَ

خوب پاک صاف رکھے، اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے، تاکہ تم شکر گزاری کرو(٦)۔ اور

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ

اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرلیا کرو، اور اس کے اس عہد کو بھی جس کا اُس نے تم سے معاہدہ کیا ہے (یہ

اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

اس وقت) جب تم نے کہا کہ ہم نے سُن لیا اور مان لیا، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ سینوں کے اندر

الصُّدُوْرِ ۝٧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ

تک کا علم رکھتا ہے (٧)۔ اے ایمان والو! اللہ کے لئے پوری پابندی کرنے والے (اور) عدل کے ساتھ

بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ

شہادت دینے والے رہو، اور کسی جماعت کی دشمنی تمہیں اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم (اُس کے ساتھ) انصاف ہی

اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ

نہ کرو، انصاف کرتے رہو (کہ) وہ تقویٰ سے بہت قریب ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ کو اس کی

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٨ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

(پوری) خبر ہے کہ تم کیا کرتے رہتے ہو (٨)۔ جو لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے، اللہ نے اُن

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٩ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ

سے وعدہ کرلیا ہے کہ اُن کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے (٩)۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری نشانیوں کو

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝١٠ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ

جھٹلایا (سو) ایسے لوگ دوزخ والے ہیں (١٠)۔ اے ایمان والو! اللہ کی نعمت کو (جو) تم پر ہے یاد کرو،

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ

جب ایک قوم نے ٹھان لی تھی کہ تم پر اپنے ہاتھ دراز کرے، لیکن اللہ نے اُن کے ہاتھ تم سے

اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١

روک دیے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور ایمان والوں کو چاہئے کہ بھروسہ اللہ ہی پر رکھیں (١١)

توضیحی ترجمہ

اس (مٹی) سے۔ (اس سہولت سے تم بآسانی سمجھ سکتے ہو کہ) اللہ تم کو کسی دقت اور پریشانی میں ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں (معنوی وظاہری ہر اعتبار سے) خوب پاک وصاف رکھے اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دے تاکہ تم (ان کو پاکر) شکر ادا کرتے رہو۔ (اور اپنی بندگی کا ثبوت دیتے رہو، نعمتوں پر ادائے شکر کا اصل طریقہ تو احکام خداوندی کی تعمیل ہے، وضو کے بعد کی دعا اور تحیۃ الوضو احکامِ وضو کے ضمن میں عطا ہوئی نعمتوں کا فوری شکرانہ ہوسکتا ہے)

(٧) اور اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کا دھیان کرو، اور (یاد رکھو) اس کا وہ پختہ عہد جو وہ تم سے لے چکا ہے جبکہ تم نے اقرار کیا تھا کہ "ہم نے سنا اور مانا" (یہ عہد عالم ارواح والا عہد بھی ہوسکتا ہے نیز صحابۂ کرام والا بھی، جس کا ذکر سورۂ بقرہ آیت ۲۸۵ میں ہے اور قبولیت اسلام والا بھی) اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سینوں کے (چھپے) راز تک جانتا ہے۔

(٨) اے ایمان والو! ہو جاؤ اللہ کے لئے (حق پر) مضبوطی سے جم جانے والے (یعنی اُس کے تمام احکام کے پابند، اور) انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے، اور (ایسے کہ) کسی قوم کی دشمنی (بھی) تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے ساتھ بے انصافی کرو (یاد رکھو، ہمیشہ) عدل وانصاف (ہی) سے کام لو (کیونکہ) وہ تقویٰ سے بہت قریب ہے، اور (تقویٰ حاصل کرنا ہے تو) اللہ سے ڈرتے رہو، یقین مانو اللہ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے۔

(٩) اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ اُن کے لئے مغفرت ہے (یعنی ان کی وہ کوتاہیاں معاف کردی جائیں گی جو بشریت کے تقاضے کے تحت رہ جاتی ہیں) اور بڑا اجر (یعنی ثوابِ عظیم بھی) ہے (جو اُن کو آخرت میں ملے گا)

(١٠) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا (یعنی قرآن کریم کے ان صاف وصریح حقائق کو جھٹلایا یا ان نشانات کی تکذیب کی جو سچائی کی طرف رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دکھائے جاتے ہیں) تو وہ (لوگ) دوزخ والے ہیں۔ (اس میں ہی اُن کا مستقل ٹھکانہ ہوگا)

(١١) اے ایمان والو! اللہ کا (وہ) احسان یاد کرو جب ایک قوم (یعنی مشرکین مکہ) تم (مسلمانوں) پر دست درازی کی (مسلسل) فکر میں تھی، لیکن (جب بھی انھوں نے اس کی کوشش کی) اللہ نے ان کے ہاتھ تم (تک پہونچنے) سے (پہلے) روک دئے، اور (اب بھی ایسا ہی ہوگا، بشرطیکہ تم) اللہ سے ڈرو اور (یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ) مؤمنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ (لہٰذا اُس پر پورا بھروسہ رکھو)

ع ٢ / ٦

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ

اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا، اور ہم نے اُن میں بارہ سردار مقرر کئے تھے، اور اللہ

اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ

نے (اُن سے یہ بھی) کہہ دیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تو اگر تم نماز کے پابند رہو گے اور زکوٰۃ

وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ

دیتے رہو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاتے رہو گے اور اُن کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ کو اچھے طور

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ

پر قرض دیتے رہو گے تو میں تم سے تمہارے گناہ ضرور دور کر دوں گا اور ضرور تم کو بہشت کے باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

داخل کر دوں گا، جن کے نیچے ندیاں پڑی بہہ رہی ہوں گی، اور جو کوئی تم میں سے اس کے بعد بھی کفر

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ

کرے گا تو بے شک اُس نے ضائع کر دی راہِ راست (١٢)۔ غرض اُن کی پیمان شکنی ہی کی بنا پر ہم نے

لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ

اُنھیں رحمت سے دور کر دیا، اور ہم نے اُن کے دلوں کو سخت کر دیا، وہ کلام کو اُس کے موقع و محل سے بدل

مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ

دیتے ہیں، اور جو کچھ اُنھیں نصیحت کی گئی تھی، اُس کا ایک (بڑا) حصہ بھلا بیٹھے ہیں، اور اُن میں سے بجز

عَلٰي خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ

معدودے چند کے، آپ کو اُن کی خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے، سو آپ اُن کو معاف کر دیجئے اور

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى

(اُن سے) درگزر کیجئے، بے شک اللہ نیک کاروں کو پسند کرتا ہے (١٣)۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم

اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

نصرانی ہیں ہم نے اُن سے بھی عہد لیا تھا، سو جو کچھ اُنھیں نصیحت کی گئی (اس کا) بڑا حصہ وہ بھلا بیٹھے تو

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ

ہم نے اُن میں باہم بغض و عداوت قیامت تک کے لئے ڈال دیا اور عنقریب اللہ اُنھیں جتلا دے گا۔

توضیحی ترجمہ

(١٢) اور (سنو!) اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے بھی عہد لیا تھا (جس طرح تم سے عہد لیا ہے) اور ان میں سے (اس عہد کی نگرانی کے لئے) بارہ سردار مقرر کیے تھے، اور اللہ نے اُن سے کہا تھا (تم بھی سنو اور لوگوں کو بھی میرا قول بتاؤ) کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کی پابندی کرو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور اُن کی مدد کرتے رہو گے (ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں) اور اللہ کو قرضِ حسنہ دیتے رہو گے (یعنی اپنا مال کارِ خیر میں خرچ کرتے رہو گے، جس کو اللہ نے اپنے اوپر قرض سے تعبیر کیا ہے تاکہ اس کے اجر کی ادائیگی لازم معلوم ہو) تو (یقین جانو) کہ میں ضرور تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دوں گا اور تمہیں (ایسی) جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ہاں! جو کوئی اس (عہد) کے بعد بھی کفر یا انکار کرے گا تو (سمجھ لو کہ) وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔

(١٣) (دیکھو! بنی اسرائیل نے اتنے انتظامات اور عہد مواعید کے باوجود اس عہد کو توڑ دیا) تو ہم نے اُن کی اس عہد شکنی کی بنا پر اُن پر اپنی لعنت نازل کر دی (یعنی اُن کو اپنی رحمت سے دور کر دیا) اور اُن کے دلوں کو سخت کر دیا (جس سے اُن کے دل اثر پذیری سے محروم ہو گئے، اور اتنے گستاخ اور جری ہو گئے) کہ کلام کو اس کی جگہ سے بدلنے لگے (یعنی تحریف لفظی یا تحریف معنوی کرنے لگے) اور اُن کو جو نصیحتیں کی گئی تھیں اُن کا بڑا حصہ بھلا بیٹھے، اور اُن میں سے کچھ لوگوں کو چھوڑ کر آپ کو برابر کسی نہ کسی کی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے، سو (اس وقت تو) آپ اُنھیں معاف کر دیں اور ان سے درگزر کریں (کیونکہ اس وقت مصلحت کا تقاضا یہی ہے) بے شک اللہ نیکوکاروں اور احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(١٤) اور لوگوں میں سے وہ جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں، ہم نے اُن سے (بھی بنی اسرائیل کی طرح) عہد لیا تھا تو (انھوں نے بھی ایسا ہی کیا کہ) جس چیز کی اُن کو نصیحت کی گئی تھی اُس کا ایک بڑا حصہ (وہ بھی) بھلا بیٹھے، تو ہم نے (ان کی اس حرکت کی پاداش میں) ان کے مابین بغض وعداوت (کی لعنت) قیامت تک کے لئے ڈال دی (یعنی جب تک یہود و نصاریٰ روئے زمین پر رہیں گے ایک دوسرے سے اور آپس میں دوریاں برقرار رہیں گی، کبھی ایک کلمہ پر متحد نہ ہوں گے) اور (اس کے علاوہ) اُن کو عنقریب (یعنی جلد آنے والی قیامت کے روز) بتا دے گا اللہ

توضیحی ترجمہ

اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ

جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں (۱۴)۔اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارے (یہ جو) رسول آئے ہیں یہ تمہارے

رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ

سامنے کتاب (الٰہی) کے (وہ مضامین) کثرت سے کھول دیتے ہیں جنھیں تم چھپاتے رہے ہو اور بہت سے اُمور کو

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

نظر انداز بھی کر جاتے ہیں، بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے (۱۵)۔

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ

اس کے ذریعہ سے اللہ اُنھیں سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو اس کی رضا کی پیروی کرتے رہتے ہیں

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ

اور اُنھیں اپنی توفیق سے نور کی طرف تاریکیوں سے نکال کر لاتا ہے اور اُنھیں سیدھی راہ دکھائے رہتا

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ

ہے (۱۶)۔ وہ لوگ یقیناً کافر ہو گئے جنھوں نے کہا کہ خدا ہی تو عین مسیح ابن مریم ہے، آپ

مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ

کہئے کہ اچھا تو اللہ سے کون کچھ بھی بچا سکے اگر وہ ہلاک کر دینا چاہے مسیح ابن مریم اور اُن کی

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ

والدہ کو اور جو کوئی بھی زمین پر ہے سب کو، اور آسمانوں پر اور زمین پر اور جو کچھ اُن کے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

درمیان ہے اس (سب) پر اللہ ہی کی حکومت ہے، وہ جو کچھ چاہے پیدا کر دیتا ہے، اور اللہ کو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ

ہر چیز پر پوری قدرت ہے (۱۷)۔ اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے لڑکے اور اُس

اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ

کے چہیتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ تو پھر خدا تمہیں گناہوں پر سزا کیوں دیتا ہے، نہیں بلکہ تم

بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ

(محض) بشر ہو مخلوقات میں سے، وہ جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا، اور اللہ ہی کی

جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔(اس وقت اُن کو اصل سزا ملے گی)

(۱۵)اے اہلِ کتاب! تمہارے پاس ہمارے (یہ) پیغمبر آگئے ہیں جو کتاب (یعنی تورات وانجیل) کی اُن بہت سی باتوں کو تمہارے سامنے کھول رہے ہیں جن کو تم چھپاتے رہے ہو (یعنی اُن میں کی گئی تبدیلیوں وتحریفات کو) اور بہت سی باتوں کو (جن کے پوشیدہ رہنے سے عملی یا اعتقادی نقصان نہیں، اُن کو) نظر انداز (بھی) کر جاتے ہیں، (سن لو!) تمہارے پاس اللہ کی طرف سے (ہدایت کی) ایک روشنی اور واضح کتاب (قرآن کی صورت میں) آچکی ہے۔

(۱۶)(لیکن یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اِس (قرآن) کے ذریعہ نجات وسلامتی کی راہیں اُنھیں (ہی) دِکھاتا ہے جو اُس کی رضا کے طالب ہوں، اور اُنھیں کو اپنی توفیق سے (شرک وکفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (حق کی) روشنی کی طرف لاتا ہے اور (پھر) اُنھیں سیدھے راستے پر گامزن کرتا ہے۔

(۱۷) اُن لوگوں نے کفر کیا ہے جنھوں نے کہا کہ اللہ ہی تو مسیح ابن مریم ہے، آپ (اے رسولؐ) اُن سے کہہ دیجئے کہ (اچھا تو بتاؤ) کس کا بس چل سکتا ہے اللہ کے آگے؟ اگر اللہ چاہے کہ مسیح ابن مریم کو، اور اُن کی والدہ (مریم) کو (بلکہ) روئے زمین پر (موجود) تمام لوگوں کو ہلاک کر دے، اور (جان لو، صرف) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں اور جو اِن دونوں کے درمیان ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (یعنی ساری مخلوق اُسی کی پیدا کردہ ہے، جن میں مسیح ابن مریم بھی ہیں، جن کو اُس نے بن باپ پیدا کیا ہے) اور اللہ کو ہر چیز پر قدرت ہے۔

(۱۸) اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ "ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے چہیتے ہیں (یعنی ہم جو چاہیں کریں، آپؐ کی دعوتِ اسلام قبول کریں یا نہ کریں، اللہ ہم سے باز پُرس نہیں کرے گا) آپ (اے رسول!) اُن سے پوچھئے کہ (اگر ایسا ہے اور تم عام قانون سے بالا تر ہو تو) پھر (دوسروں کی طرح) اللہ تمھیں تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے؟ (جس کے تم خود قائل ہو) نہیں! بلکہ (واقعہ یہ ہے کہ) تم بھی ایک انسان ہو اُس کے پیدا کردہ (دیگر انسانوں) میں سے (اسی لئے بلا امتیاز واستثناء تم بھی اُنھیں کے طرح عام قاعدوں میں داخل ہو، تمھیں اس بابت فیصلہ کا اختیار نہیں، یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے) وہ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے، اور (اس کے لئے جو چاہے قانون بنائے، کیونکہ) اللہ ہی کی ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

حکومت آسمانوں اور زمین پر اور جو کچھ اِن دونوں کے درمیان ہے اس (سب) پر بھی ہے اور اُسی کی طرف واپسی ہے (۱۸)۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ

اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسولؐ جو تمہیں صاف صاف بتاتے ہیں، آپہونچے ایسے

مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ

وقت میں کہ رسولوں کا آنا بند تھا کہ کہیں تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی بھی نہ بشارت دینے والا آیا نہ تنبیہ

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

کرنے والا (اب تو) آگیا تمہارے پاس بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا، اور اللہ ہر چیز پر (پوری)

قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾ ع وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ

قدرت رکھنے والا ہے (۱۹)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم!

عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ

اللہ کا وہ احسان تم اپنے اوپر یاد کرو جب اُس نے تمہارے اندر نبی پیدا کئے اور تمہیں خود مختار کیا، اور

مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ

تمہیں وہ دیا جو دنیا میں کسی (قوم) کو بھی نہیں دیا گیا تھا (۲۰)۔ اے میری قوم! اس زمین مقدس

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ

میں داخل ہوجاؤ جسے اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور پچھلے پیروں واپس نہ ہو ورنہ بالکل خسارہ

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ

میں پڑجاؤ گے (۲۱)۔ وہ بولے کہ اے موسیٰ اس سرزمین پر تو بڑی زبردست قوم (آباد) ہے، اور ہم تو وہاں

وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا

ہرگز نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں، البتہ اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم بے شک داخل

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

ہونے کو تیار ہیں (۲۲)۔ (اس پر) وہ دو آدمی جو (اللہ سے) ڈرنے والوں میں تھے (اور) اُن دونوں پر اللہ کا

عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

فضل تھا بولے، تم اُن پر چڑھائی کرکے شہر کے دروازہ تک تو چلو، سو تم جس وقت دروازہ میں قدم رکھو گے اُسی وقت

توضیحی ترجمہ

تنہا ملکیت جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو اُن کے درمیان ہے، اور (یہ بھی نہ بھولو کہ یہ دنیا چند روزہ ہے، آخرکار) اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (جہاں حساب وکتاب ہوگا، اور اُس وقت صرف ایمان اور نیک اعمال ہی کام آئیں گے نہ کہ کوئی نسبت)

(۱۹) اے اہلِ کتاب! تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول آئے ہیں تمہارے لئے دین کی وضاحت کرتے (یعنی دین کے احکام وشرائع کھول کھول کر بیان کرتے) ہوئے، ایسے وقت میں جب کہ رسولوں کی آمد (تقریباً چھ سو سال سے) رُکی ہوئی تھی، تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس تو نہ کوئی (جنت کی) بشارت دینے والا آیا اور نہ کوئی (جہنم سے) ڈرانے والا، (لو اب تو) آگیا ہے تمہارے پاس بشارت دینے والا اور ڈرانے والا، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (اس پر بھی کہ جب چاہے اپنا رسول بھیج دے اور اس پر بھی کہ تم نہ مانو تو دوسری قوم کھڑی کردے جو اس کے پیغام کو پوری طرح قبول کرے، اور تمہیں نافرمانی کا عذاب دے)

۳ ع ۸ ۷

(۲۰) (اے بنی اسرائیل! اپنے کو اللہ کا چہیتا تو کہتے ہو، ذرا اپنی تاریخ پر نظر ڈالو اور وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ "اے میری قوم! اللہ کے وہ احسانات اپنے اوپر یاد کرو جب کہ اُس نے تم میں (متعدد) نبی پیدا کئے، تم کو صاحبِ سلطنت (یا صاحبِ اقتدار) بنایا، اور تم کو وہ کچھ مرحمت فرمایا جو دنیا میں اور کسی کو نہیں دیا گیا (مثلاً نعمتِ توحید، من وسلویٰ، بادلوں کا خصوصی سایہ، فرعون سے نجات کے لئے دریا میں راستہ وغیرہ)

(۲۱) (اور کہا تھا کہ) اے میری قوم کے لوگو! (چلو آگے بڑھو اور) داخل ہو جاؤ اس مقدس سرزمین (فلسطین) میں جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے، اور پیچھے واپس مت لوٹو، ورنہ خسارہ میں پڑجاؤ گے (دنیوی خسارہ تو یہ کہ اتنی عظیم حکومت ہاتھ سے جاتی رہے گی اور اُخروی یہ کہ حکمِ جہاد کی نافرمانی کی سزا آخرت میں بھگتنا پڑے گی)

(۲۲) (انھوں نے حضرت موسیٰؑ کی بات نہیں مانی اور) بولے: اس سرزمین میں تو بڑے طاقتور لوگ (عمالقہ) رہتے ہیں، جب تک وہ ہاں سے نکل نہ جائیں ہم وہاں ہرگز نہیں جائیں گے، ہاں! اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم (بخوشی) چلے جائیں گے۔

(۲۳) (البتہ) ان میں سے دو آدمی (حضرت یوشع وحضرت کالب) جو خدا سے ڈرنے والوں میں سے تھے (یعنی اُن کے دل میں عمالقہ کا خوف نہیں تھا، اور) اُن پر اللہ کا فضل (بھی) تھا، بولے: تم (چڑھائی کرکے شہر کے) دروازہ میں داخل تو ہو جیسے ہی تم داخل ہو گے تم (اُن پر)

غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا

غالب آجاؤ گے، اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم ایمان رکھتے ہو (۲۳)۔ وہ لوگ بولے اے موسیٰؑ! ہم ہرگز وہاں

يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ

کبھی بھی داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ لوگ وہاں موجود ہیں، سو آپ خود اور آپ کے خداوند چلے جائیں،

وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ

اور آپ دونوں لڑ بھڑ لیں، ہم تو یہاں سے ٹلتے نہیں (۲۴)۔ (موسیٰؑ نے) عرض کی کہ اے میرے پروردگار! میں تو سوا

اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

اپنے اور اپنے بھائی کے اور کسی پر اختیار رکھتا نہیں، سو تو ہی ہمارے اور (اس) بےحکم قوم کے درمیان فیصلہ کردے (۲۵)۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى

ارشاد ہوا کہ اچھا تو وہ ملک ان پر چالیس سال کے لئے حرام کردیا گیا، یہ لوگ زمین میں بھٹکتے پھریں گے،

الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ

سو آپ (اس) بےحکم قوم پر (ذرا) غم نہ کیجئے (۲۶)۔ اور آپ انھیں آدم کے بیٹوں کا قصہ ٹھیک ٹھیک

نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا

پڑھ کر سنایئے (یہ اُس وقت ہوا) جب دونوں نے ایک نیاز پیش کی، اُن میں سے ایک کی تو قبول ہوگئی اور

وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ

دوسرے کی قبول نہ ہوئی، (اس پر وہ دوسرا) بولا کہ میں تجھ کو قتل کرکے رہوں گا (پہلے نے کہا) اللہ تو

اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ

متقیوں کا (عمل) قبول کرتا ہے (۲۷)۔ تو اگر تُو اپنا ہاتھ مجھ پر اُٹھائے گا کہ مجھے قتل کر ڈالے تو میں

اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ

(جب بھی) اپنا ہاتھ تجھ پر اُٹھانے کا نہیں کہ تجھے قتل کر ڈالوں (کیونکہ) میں تو اللہ پروردگار عالم سے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِىْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ

ڈرتا ہوں (۲۸)۔ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تو میرے (قتل کا) گناہ اور اپنا (پچھلا) گناہ (دونوں) اپنے سر رکھ لے

اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ

پھر تو دوزخیوں میں شامل ہوجائے، یہی سزا ہے ظلم کرنے والوں کی (۲۹)۔ غرض اس کے نفس نے آمادہ کرلیا اُسے

ع ۴/ ۸ — وقف لازم — النصف

توضیحی ترجمہ

غالب آجاؤ گے اور (ہماری بات پر نہ سہی) اللہ پر تو بھروسہ کرو اگر تم مؤمن ہو۔

(۲۴) (اس پر بھی) انھوں نے کہا، اے موسیٰ! ہم تو وہاں قدم بھی نہ رکھیں گے جب تک کہ وہ (عمالقہ لوگ) وہاں موجود ہیں، (ایسا کریں کہ) آپ اور آپ کے خداوند چلے جائیں، اور اُن سے جنگ کریں، ہم یہیں بیٹھتے ہیں (یہ تھا جواب ایک پیغمبر کو اُن کا جو اپنے کو اللہ کا چہیتا اور بیٹا کہتے تھے)

(۲۵) موسیٰؑ نے (اُن سے تو کچھ نہیں کہا، بے بسی سے اپنے رب کے حضور میں) عرض کیا کہ: اے میرے پروردگار! میرا کوئی بس اپنے اور اپنے بھائی کے ماسوا نہیں ہے، اب آپ ہی ہمارے اور ان نافرمان لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں۔

(۲۶) (اللہ تعالیٰ نے ارشاد) فرمایا، اچھا تو (جو سرزمین اُن کے لئے لکھ دی گئی تھی) وہ ان پر چالیس سال کے لئے حرام کی جاتی ہے (اب ان کی سزا یہ ہے کہ یہ) بھٹکتے پھریں گے (یعنی خانہ بدوشی والی زندگی گزاریں گے) ارض تیہ میں، سو (اے موسیٰؑ! اب) آپ ان فاسقین کے بارے میں غمزدہ نہ ہوں (آپ نے تو اپنا فرض ادا کردیا)

(۲۷) اور (اے پیغمبرؐ!) ان (اہل کتاب) کو آدم کے دو بیٹوں کا حقیقی (اور اصل) قصہ سنایئے (جس میں دو امور کی خاص طور پر نصیحت ہے، ایک یہ کہ نسب کی بزرگی مطلق صورت میں کام نہیں آتی، مقبول وہی ہوتا ہے جو حکم کا مطیع ہوتا ہے، دوسرے یہ کہ انسان حسد سے متاثر ہوکر کیسی کیسی شیطانی حرکتیں کرتا ہے۔ ہوا یوں کہ) جب دونوں (بیٹوں) نے نیاز پیش کی تو اُن میں سے ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہیں ہوئی (تو دوسرا) بولا کہ میں تجھے مار ڈالوں گا، پہلے نے جواب دیا کہ (اس میں میری کیا خطا ہے، یہ تو خدا کا قانون ہے کہ) اللہ متقیوں (یعنی اس سے ڈرنے اور اطاعت کرنے والوں) کی نذر ہی قبول کرتا ہے۔

(۲۸) (مزید کہا کہ سن لے) تو اگر میرے قتل کے لئے ہاتھ اُٹھائے گا تو بھی میں تیرے قتل کے ارادہ سے ہاتھ اُٹھانے والا نہیں، میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

(۲۹) میں تو (یہی) چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ (بھی، جو میں کرسکتا تھا) اپنے گناہ کے ساتھ اپنے سر رکھ لے، اور دوزخیوں میں شامل ہوجا، اور (تجھے ملے) یہی سزا (جو) ہے ظلم کرنے والوں کی۔

(۳۰) بہر حال اس کے نفس نے اُس کو آمادہ کرلیا

قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۳۰ فَبَعَثَ اللّٰهُ

اپنے بھائی کے مارڈالنے پر تو اُس نے اُسے مار ہی ڈالا، جس سے وہ بڑا نقصان اُٹھانے والوں میں ہوگیا (۳۰)۔ اس پر

غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ

بھیجا اللہ نے ایک کوّے کو جو زمین کھودتا تھا تا کہ اُسے دِکھادے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے

قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِىَ

(یہ دیکھ کر) وہ بولا، ہائے میری کمبختی کہ میں اس سے بھی گیا گزرا ہوگیا کہ اس کوّے ہی کے برابر ہوتا اور اپنے

سَوْءَةَ اَخِىْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝۳۱ۚۛ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ

بھائی کی لاش چھپا دیتا، غرض وہ (بہت ہی) شرمندہ ہوا (۳۱)۔ اس باعث ہم نے بنی اسرائیل پر یہ

كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ

مقرر کردیا کہ جو کوئی کسی کو کسی جان (کے عوض) کے یا زمین پر فساد (کے عوض) کے بغیر مارڈالے

اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا

تو گویا اُس نے سارے آدمیوں کو مارڈالا، اور جس نے ایک کو بچا لیا تو گویا اُس نے سارے

فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ

آدمیوں کو بچا لیا، اور یقیناً اُن لوگوں کے پاس ہمارے پیمبر کھلے ہوئے احکام لے کر آئے، اس پر

ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝۳۲ اِنَّمَا

بھی اُن میں سے بہت سے لوگ ملک میں زیادتی کرنے والے ہی رہے (۳۲)۔ جو لوگ اللہ اور

جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ

اُسکے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں، اُن کی سزا بس

فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْۤا اَوْ يُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ

یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں، یا اُن کے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے

مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا

کاٹے جائیں، یا وہ ملک سے نکال دیے جائیں، یہ تو اُن کی رُسوائی دنیا میں ہوئی، اور

وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۳۳ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ

آخرت میں اُن کے لئے بڑا عذاب ہے (۳۳)۔ مگر جو لوگ توبہ کرلیں قبل اس کے

توضیحی ترجمہ

اپنے بھائی کے قتل پر، اور اُس نے اُسے قتل ہی کردیا اور (اس طرح) وہ نامرادوں میں شامل ہوگیا۔

(۳۱) (قتل تو ہوگیا لیکن دنیا میں یہ کسی کی موت کا پہلا واقعہ تھا، اب مسئلہ یہ تھا کہ لاش کا کیا کیا جائے) تو اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودتا تھا (دوسرے کوے کی لاش دفن کرنے کے لئے) تا کہ اس کو دکھادے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے (یہ دیکھ کر) وہ بولا، ہائے میری عقل، کیا میں اس کوے جیسا بھی نہ ہوسکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپادیتا، پھر وہ (اپنے اس حال پر) بہت ہی شرمندہ ہوا۔

(۳۲) اسی وجہ سے (یعنی ان مفاسد کے باعث ہی جو قتلِ ناحق سے پیدا ہوتے ہیں) ہم نے بنی اسرائیل کو یہ فرمان لکھدیا تھا کہ (اگر) کوئی کسی کو قتل کرے اور یہ قتل نہ کسی کی جان کا بدلہ لینے کے لئے ہو اور نہ کسی کے زمین میں فساد پھیلانے (یعنی کسی جرم کی سزا) کی وجہ سے ہو، تو یہ (اپنی سنگینی میں اور اللہ کی نظر میں) ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کو قتل کردیا، اور (اسی طرح) جو شخص کسی کی جان بچالے تو یہ ایسا ہے جیسے اُس نے تمام انسانوں کی جان بچالی، اور (اس فرمان کے علاوہ) ان کے پاس ہمارے پیمبر واضح احکام و ہدایات لے کر آتے رہے لیکن اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر زمین میں زیادتیاں ہی کرتے رہے۔ (یہاں تک کہ بعض اوقات تو انھوں نے پیغمبر تک کو مارڈالا)

(۳۳) (قتلِ ناحق کی شدت اوپر بیان ہوئی، لیکن ملک میں بدامنی پھیلانا بالکل برداشت نہیں، سنو!) جو لوگ اللہ اور رسول سے جنگ کریں (یعنی اُس کے قوانین کو توڑیں) اور زمین میں فساد مچاتے پھریں (یعنی رہزنی، ڈکیتی، غارت گری، مجرمانہ سازشیں، دہشت گردی، یا تشدد وزیادتی کا کوئی بھی ایسا کام جو افراد نہیں گینگ یا جتھے کرتے ہیں اور جس سے امن وامان متأثر اور جان ومال کے نقصان کے ساتھ اس کو تحفظ دینے والا قانون درہم برہم ہوتا ہے) اُن کی سزا یہی ہے کہ انھیں قتل کیا جائے، یا سولی پر چڑھادیا جائے، یا اُن کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں، یا زمین (میں بسنے والوں) سے دور (یعنی قید یا جلاوطن) کردیے جائیں (یہ چار سزائیں یا حدیں ہیں جو مختلف صورتوں میں دی جائیں گی) یہ تو سامانِ رسوائی ہیں اُن کے لئے دنیا میں (تا کہ دوسرے اس سے عبرت حاصل کریں) اور (اس کے علاوہ اصل سزا ان جرموں کی) اُن کے لئے آخرت میں بہت بھاری عذاب (کی شکل میں) ہے۔

(۳۴) ہاں، مگر وہ لوگ (ان سزاؤں سے مستثنیٰ ہیں) جو توبہ کرلیں (آئندہ ایسے جرائم کرنے سے) اس سے پہلے کہ

أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کہ تم اُن پر قابو پاؤ تو جانے رہو کہ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحمت والا ہے (۳۴)۔اے ایمان والو!

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ

اللہ سے ڈرو اور اُس کا قرب تلاش کرو اور اُس کی راہ میں جد وجہد کرو، تاکہ (ہر طرح) فلاح

تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

پاؤ (۳۵)۔بے شک جو لوگ کافر ہیں اگر اُن کے پاس ساری دنیا کی چیزیں ہوں، اور اتنی ہی اُن کے پاس اور

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ

بھی ہوں، تاکہ وہ اُنھیں معاوضہ میں دے کر قیامت کے دن عذاب سے چھوٹ جائیں، تو وہ اُن سے (ہرگز)

مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ

قبول نہ کی جائیں گی، اور اُن کے لئے عذاب دردناک (ہی) ہے (۳۶)۔چاہیں گے تو نکل آئیں آگ

وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ

سے، حالانکہ اس سے (کبھی) نکل نہ پائیں گے، اور اُن کے لئے مستقل عذاب ہے (۳۷)۔اور چور

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ

اور چورنی دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو اُن کے کرتوتوں کے عوض میں، اللہ کی طرف سے بطور عبرتناک سزا کے، اور

اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ

اللہ بڑا قوت والا بڑا حکمت والا ہے (۳۸)۔پھر جو شخص اپنی حرکتِ ناشائستہ کے بعد توبہ کرلے، اور اپنی اصلاح

فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

کرلے تو بے شک اللہ اس پر توجہ کرے گا، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۳۹)۔کیا تو نہیں

اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ

جانتا کہ بس اللہ کی حکومت آسمانوں اور زمین میں ہے، وہ جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے

لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ

معاف کردے، اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے (۴۰)۔اے پیغمبر! آپ کو وہ لوگ رنج میں

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا

نہ ڈالیں جو دوڑ دوڑ کر کفر میں پڑتے ہیں (خواہ) اُن میں سے ہوں جو اپنے منہ سے تو کہتے ہیں کہ

توضیحی ترجمہ

تم اُن پر قابو پاؤ (یعنی گرفتار کئے جانے سے پہلے جوخود کو حکام کے حوالہ کردیں وہ ان سزاؤں سے مستثنیٰ ہیں) اور جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا بڑا رحم فرمانے والا ہے۔(اس لئے وہ توبہ کرنے والوں سے حد بھی ساقط کردیتا ہے، البتہ وارثوں اور مدعیوں کے لئے جان ومال کا اُن پر دعویٰ کا حق باقی رہے گا)

(۳۵) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور (یہ ڈر ایسا نہ ہو کہ اُس سے بھاگنے کی کوشش کرو بلکہ) اس کا قرب تلاش کرنے کی سعی میں لگے رہو، اور اُس کی راہ میں جدو جہد کرو (یعنی نیک اعمال کرو اور امن وسکون قائم کرو اور ضرورت پڑے تو اس کے لئے جہاد بھی کرو) تاکہ تم کامیاب ہو (دنیا وآخرت میں)

(۳۶) یقین مانو کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کرلیا ہے اگر اُن کے پاس وہ سب کچھ ہو جو روئے زمین پر ہے، بلکہ اتنا ہی اور بھی ہوتا کہ اُسے وہ فدیہ میں دے کر قیامت کے دن کے عذاب سے بچ جائیں، تو وہ اُن سے قبول نہیں کیا جائے گا (یعنی وہاں رشوت یا فدیہ نہیں چلے گا خواہ کتنی ہی مقدار میں ہو) اُن کے لئے تو دردناک عذاب ہی ہے۔(جو انھیں بہر حال جھیلنا ہوگا)

(۳۷) وہ (کافر) چاہیں گے کہ اُس آگ (کے عذاب) سے (کسی طرح) نکل جائیں، لیکن اُس سے نکل نہیں سکیں گے، کیونکہ ان کے لئے (یہ) عذاب دائمی ہوگا۔

(۳۸) اور (جہاں تک) چور مرد اور چور عورت (کا سوال ہے تو اُن) کے ہاتھ کاٹ دو، اُن کے کئے کی سزا میں، اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا کے بطور، اور (یقین رکھو کہ) اللہ صاحبِ اقتدار بھی ہے اور صاحبِ حکمت بھی (وہ سزا وہی مقرر کرتا ہے جو اُس کی قدرت اور حکمت کے شایانِ شان ہو)

(۳۹) پھر جو شخص اپنی (اس) زیادتی کے بعد توبہ کرلے، اور اصلاح کرلے تو اللہ اُس کی توبہ قبول فرمالے گا (اس طرح وہ قیامت کی سزا سے بچ جائے گا) بے شک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۴۰) کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں وزمین کی (اصل) بادشاہت (لہٰذا اس کو اختیار ہے) جس کو چاہے عذاب دے اور جس کو چاہے بخش دے، (یعنی ان کا جو چاہے قانون بنائے) اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(اُسے ان اختیارات کے استعمال سے کوئی روکنے والا نہیں)

(۴۱) اے پیغمبر! جو لوگ تیزی کے ساتھ کفر میں گرے پڑ رہے ہیں وہ آپ کو غم میں نہ ڈالیں (یعنی اُن کے لئے آپ غم نہ کریں، کیونکہ) ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ

ہم ایمان لائے ، حالانکہ اُن کے دل ایمان نہیں لائے (خواہ) اُن میں سے ہوں جو یہودی ہیں ،

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ

جھوٹ کے بڑے سُننے والے ، سننے والے دوسرے لوگوں کی خاطر جو آپ کے پاس نہیں آتے ،کلام کو

الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ

اُس کے صحیح موقعوں سے بدلتے رہتے ہیں، کہتے رہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ ملے تو قبول کر لینا اور اگر یہ

وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ

نہ ملے تو اُس سے احتیاط رکھنا،اور جس کے لئے اللہ ہی کو گمراہی منظور ہو تو اُس پر تیرا زور اللہ کے

تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ

مقابلہ میں کچھ بھی نہیں چل سکتا یہی لوگ وہ ہیں جن کے لئے اللہ کو منظور نہ ہوا کہ اِن کے دلوں کو پاک

قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

(صاف) کرے ،ان کے لئے دنیا میں بھی رُسوائی ہے ، اور ان کے لئے آخرت میں بھی بڑا عذاب

عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ

ہے(۴۱)۔جھوٹ کے بڑے سُننے والے ہیں،حرام کے بڑے کھانے والے ہیں،اور اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ

(خواہ) اُن کے درمیان فیصلہ کر دیجئے (خواہ) اُنھیں ٹال دیجئے ،اور اگر آپ اُنھیں ٹال دیں جب بھی یہ آپ کو ذرا

يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ

بھی نقصان نہ پہونچا سکیں گے ،اور اگر آپ فیصلہ کریں تو اُن کے درمیان (قانون) عدل کے مطابق فیصلہ کریں ،

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ

بے شک اللہ عدل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے(۴۲)۔اور آپ سے یہ کیسے فیصلہ کراتے ہیں دراں حالیکہ ان

التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ

کے پاس توریت موجود ہے ،اور اُس میں اللہ کا حکم (درج) ہے پھر اس کے بعد ہٹ جاتے ہیں ،اور یہ

اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ

لوگ ہرگز ایمان والے نہیں (۴۳)۔بے شک ہم ہی نے توریت نازل کی ہے، جس میں ہدایت اور روشنی ہے،

توضیحی ترجمہ

ہم ایمان لے آئے ہیں، مگر (حقیقت میں) دل سے ایمان نہیں لائے، (یعنی منافقین) اور کچھ یہودی ہیں جو (کان لگا لگا کر) باتیں سننے والے ہیں تا کہ جھوٹ بولیں (اور غلط باتیں مشہور کریں، اور یہ اصل میں) سنتے ہیں (یعنی جاسوسی کرتے ہیں) دوسرے لوگوں (یعنی اپنے شر پسند پیشواؤں) کے لئے جو (اب تک) آپ کے پاس نہیں آئے (اُن کا عالم یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے) کلمات کو اُس کی اپنی جگہ سے ہٹا (کر کچھ کا کچھ بنا) دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ (جاؤ فلاں معاملہ میں مسلمانوں کے پیغمبر سے فیصلہ کراؤ، اور) اگر تمہیں یہ (فیصلہ وہاں سے) ملے تو مان لینا اور اگر یہ نہ ملے تو پھر بچ نکلنا (ان کی ان حرکتوں سے سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ ہی کو اُن کا فتنے میں پڑا رہنا منظور ہے) اور جس کے لئے فتنہ (اور گمراہی) اللہ کو منظور ہو تو آپ اللہ کے مقابلہ میں اُس کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ کوئی ارادہ نہیں کرتا (کیوں کہ اُنھوں نے خود یہ راستہ چنا ہے) اُن کے لئے تو دنیا میں رُسوائی (مقدر) ہے اور آخرت میں بھی اُن کے لئے زبردست عذاب ہے۔

(۴۲) (مکرر یہ کہ) یہ جھوٹ بولنے کیلئے (آپ کی باتوں کو) توجہ سے سنتے ہیں اور (جھوٹی روایت کے لئے) بڑا حرام کھانے والے ہیں، تو اگر یہ آپ کے پاس آئیں (کسی فیصلہ کے لئے) تو (آپ کو اختیار ہے کہ) چاہیں تو اُن کے درمیان فیصلہ کر دیں اور چاہیں تو اُنھیں ٹال دیں اور اگر آپ اُنھیں ٹال (بھی) دیں گے تو (اطمینان رکھیں) وہ آپ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہونچا سکیں گے، اور اگر آپ اُن کے درمیان فیصلہ (کرنا ہی طے) کریں تو (اب نہ اُن کی حرکتوں کو دیکھیں اور نہ یہ دیکھیں کہ وہ آپ کا فیصلہ مانیں گے یا نہیں) عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کریں (کیونکہ) بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۴۳) (تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ) وہ کیسے آپ کو حَکَم ومنصف بناتے ہیں جب کہ اُن کے پاس تورات موجود ہے، جس میں احکام الٰہی (درج) ہیں، پھر اس کے (یعنی آپ کو حکم بنانے کے) بعد (فیصلہ سے) منہ پھر لیتے ہیں، اور (اصل میں) یہ ہرگز ایمان والے نہیں ہیں۔ (نہ تورات پر ایمان رکھتے ہیں نہ قرآن پر اور آپ پر)

(۴۴) (تو سنیں، یہودی علماء!) بے شک ہم نے تورات نازل کی تھی جس میں ہدایت تھی اور نور تھا،

يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ
اسی کے مطابق وہ نبی جو اللہ کے مطیع تھے، یہودی لوگوں کا فیصلہ کرتے تھے، اور (اسی طرح) اُن
وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ
کے مشائخ و علماء (بھی)، اس لئے کہ اُنھیں کتاب اللہ کی نگہداشت کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اس کے
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا
گواہ تھے، سو تم انسانوں سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو، اور میرے احکام کو دنیا کی متاعِ قلیل کے عوض
قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
نہ بیچ ڈالو، اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو یہی لوگ تو
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ
کافر ہیں (۴۴)۔ اور ہم نے اُن پر اس میں یہ فرض کر دیا تھا کہ جان کا بدلہ جان ہے، اور
الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ
آنکھ کا آنکھ، اور ناک کا ناک، اور کان کا کان، اور دانت کا دانت، اور زخموں میں قصاص
السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ
ہے، سو جو کوئی اُسے معاف کر دے تو وہ اُس کی طرف سے کفارہ ہو جائے گا، اور جو
كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے موافق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ تو
الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
ظالم ہیں (۴۵)۔ اور ہم نے اُن کے پیچھے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو بھیجا تصدیق کرنے والے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ
اپنے سے قبل کی کتاب یعنی تورات کے، اور ہم نے اُنھیں انجیل دی جس میں
فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ
ہدایت اور نور ہے، تصدیق کرنے والی اپنے قبل کی کتاب یعنی تورات کی، اور
وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ
پرہیزگاروں کے لئے ایک ہدایت اور نصیحت (۴۶) اور اہلِ انجیل پر بھی لازم ہے کہ فیصلہ کریں

توضیحی ترجمہ

(اور ایسا دستور العمل اور آئین ہدایت تھا کہ) اسی کے مطابق تمام انبیاء، جو (یقیناً) اللہ کے فرماں بردار تھے، یہودیوں (کے معاملات) کا فیصلہ کیا کرتے تھے، اور (وہ نہیں) تمام اللہ والے (علماء باطن) اور علماء (ظاہر) وفقہاء بھی (اسی پر عمل کرتے رہے) کیونکہ اُن کو اللہ کی کتاب کا محافظ بنایا گیا تھا اور وہ اس کے گواہ تھے (کہ یہ کتاب اللہ ہے اور وہ اس کے محافظ ہیں) تو (اب تمہیں چاہئے کہ) لوگوں سے نہ ڈرو اور (صرف) مجھ سے ڈرو، اور میری آیتوں (واحکام) کا سودا (دنیا کی) معمولی اور حقیر قیمتوں پر نہ کیا کرو، اور (یاد رکھو) جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق (اپنے) فیصلے (اور فتوے جاری) نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔ (اگر وہ منصوص احکام ہی کو نہیں مانتے تو اُن کے کافر ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے اور اگر وہ مان کر بھی اس کے خلاف فیصلہ یا فتویٰ دیتے ہیں تو پھر عملی طور پر کافر ہوئے)

(۴۵) اور ہم نے اس (تورات) میں اُن پر فرض کیا تھا کہ (قتلِ عمد یا دانستہ ضرب رسانی کی صورت میں) جان کا بدلہ جان ہے، اور آنکھ کا بدلہ آنکھ، اور ناک کا بدلہ ناک، اور کان کا بدلہ کان، اور دانت کا بدلہ دانت اور زخموں میں (اسی طرح کا) قصاص ہے، ہاں اگر کوئی اس (بدلہ یا قصاص) کو معاف کر دے تو یہ اُس کا کفارہ ہو جائے گا، اور (یہ بھی اس میں لکھا تھا کہ) جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ (یقیناً) ظالم ہیں۔ (اس کے باوجود وہ ایسا کرتے ہیں)

(۴۶) اور ہم نے (ان پیغمبروں کے بعد) عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا ان (پیغمبروں) کے ہی نقشِ قدم پر، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتے ہوئے، اور ہم نے اُن کو انجیل عطا کی جس میں ہدایت تھی، نور تھا (یعنی عقائد ومسائل صحیحہ اور واضح احکام عملی بیان کئے گئے تھے) اور (وہ بھی) تصدیق کرتی تھی اپنے سے پیشتر (آنے والی) کتاب تورات کی، اور اس (انجیل میں بھی) ہدایت اور نصیحت تھی (اللہ سے) ڈرنے والوں (اور اس کے نتیجہ میں دین حق کے متلاشی لوگوں) کے لئے۔

(۴۷) اور اہلِ انجیل کے لئے لازم ہے کہ فیصلہ کریں

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

اللہ نے جو کچھ اس میں نازل کیا ہے اُس کے مطابق ، اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے مطابق

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں (۴۷)۔ اور ہم نے آپ پر (یہ) کتاب اُتاری ہے سچائی کے ساتھ، تصدیق

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

کرنے والی اُن کتابوں کی جو اِس سے پیشتر اُتر چکی ہیں، اور اُن پر محافظ، تو آپ ان لوگوں کے درمیان اللہ کے اُتارے

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ

ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ کیجئے ، اور ان لوگوں کی خواہشوں پر عمل نہ کیجئے اس سچائی سے الگ ہو کر جو آپ کے

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ

پاس آچکی ہے، تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک (خاص) شریعت اور راہ رکھی تھی، اور اگر اللہ چاہتا تو تم (سب)

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ

کو ایک ہی اُمت بنا دیتا، لیکن (اس نے ایسا نہیں کیا) تاکہ تمہیں آزماتا رہے اُس میں جو وہ تمہیں دیتا رہا ہے، تو تم نیکیوں

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾

کی طرف لپکو، اللہ ہی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے، تو وہ تمہیں وہ بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہے تھے۔ (۴۸)۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ

اور آپ ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے رہئے اس (قانون) کے مطابق جو اللہ نے نازل کیا ہے، اور اُنکی خواہشوں

احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ

پر عمل نہ کیجئے، اور ان لوگوں سے احتیاط رکھئے کہ کہیں یہ آپ کو بچلا نہ دیں، آپ پر اللہ کے اُتارے ہوئے کسی حکم سے،

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ

پھر اگر یہ روگردانی کریں تو سمجھ لیجئے کہ اللہ کو بس یہی منظور ہے کہ اُن کے بعض جرموں پر اُنھیں پاداش کو

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ

پہونچا دے، اور یقیناً زیادہ آدمی تو بے حکم ہی ہوتے آئے ہیں (۴۹)۔ تو کیا یہ لوگ زمانہ جاہلیت کے فیصلے چاہتے ہیں،

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور جو قوم یقین (وایمان) رکھتی ہے اس کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے؟ (۵۰)۔ اے ایمان والو!

توضیحی ترجمہ

اسی کے مطابق جو اللہ نے اُس میں نازل فرمایا ہے، (اس کا حکم تھا) اور (یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ) جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں گے وہ نافرمان و فاسق (شمار) ہوں گے۔

(۴۸) اور (اسی طرح) آپ پر (اے رسول! ﷺ) ہم نے حق پر مشتمل یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے، جو اپنے سے ماقبل نازل ہونے والی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور (ساتھ ہی) اُن کی محافظ و نگراں (بھی) ہے (یعنی چونکہ قرآن آخری آسمانی کتاب ہے اور اللہ نے اس کی تا قیامت حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، اس لئے اس میں پچھلی آسمانی کتابوں کے نام اور اُن کے مضامین کے ذکر سے وہ تا قیامت محفوظ ہوگئیں، اور اب قرآن ان کی تحریفات و تصحیحات کے لئے معیار کا کام بھی دے گا) لہٰذا آپ ان (یہودیوں) کے درمیان فیصلہ کریں تو اُسی (حکم) کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے نازل فرمایا ہے، اور جو حق آپ کے پاس آچکا ہے اس سے ہٹ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں (جیسا کہ آپ نے اب تک نہیں کیا، خواہ اب وہ اسلام قبول کرنے کا وعدہ ہی کیوں نہ کریں) تم میں سے ہر ایک (اُمت) کے لئے ہم نے ایک (خاص) شریعت اور ایک (خاص) ضابطہ مقرر فرمایا، اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت بنا دیتا، لیکن (الگ الگ شریعتیں اور ضابطے اس لئے دیے کہ) جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے (یعنی اصل وجہ ان کے احکام میں تفریق کی یہ ہے کہ تمہیں آزمایا جائے کہ تم نئے احکام آنے پر اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہو یا نہیں؟) لہٰذا (اب کرنے کا کام یہ ہے کہ) نیکیوں کی طرف لپکو (اور یاد رکھو) اللہ ہی کی طرف تمہیں لوٹنا ہے، پھر (اس وقت) وہ تمہیں بتا دے گا (انکی حقیقت) جن (کے بارے) میں تم اختلاف کرتے رہے تھے۔

(۴۹) اور (مکرر یہ کہ) آپ (اے پیغمبر) اُن کے درمیان فیصلہ اسی (حکم) کے مطابق کیا کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے، اور اُن کی ناجائز خواہشات کی رعایت نہ کریں، اور اُن لوگوں کی اس بات سے محتاط رہیں کہ کہیں وہ آپ کو اللہ کے نازل کردہ (حکم) سے بہکا نہ دیں، پھر (آپ سے فیصلہ حاصل کرنے کے بعد) اگر وہ (اس سے) منہ موڑتے ہیں تو آپ سمجھ لیں کہ اللہ ہی چاہتا ہے کہ اُن کے بعض گناہوں کی بنا پر اُن کو سزا دے، اور (ان کے سلسلہ میں زیادہ رنج و تردد میں نہ پڑیں کیونکہ) لوگوں میں سے بہت سے فاسق (و نافرمان) ہوتے آئے ہیں۔

(۵۰) کیا (یہ لوگ زمانہ) جاہلیت کے فیصلے چاہتے ہیں؟ اور جو لوگ (اللہ کی شہنشاہیت، رحمت کاملہ اور علم محیط پر) یقین رکھتے ہیں اُن کے لئے کون ہے جس کا فیصلہ اللہ کے مقابلے میں بہتر (اور لائق التفات) ہو؟ (یقیناً کوئی نہیں!)

(۵۱) اے ایمان والو!

ع ۷ ۷ ۱۱

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
یہود ونصاریٰ کو دوست مت بنانا، وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں جو کوئی
بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى
اُن سے دوستی کرے گا وہ اُن ہی میں (شمار) ہوگا، بے شک اللہ ظالم لوگوں کو راہ نہیں
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ
دکھاتا (۵۱)۔اس لئے تو ایسے لوگوں کو جن کے دل میں روگ ہے اُن کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھتا ہے
فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ
(وہ) کہتے ہیں کہ ہمیں تو یہ اندیشہ رہتا ہے کہ ہم پر کہیں کوئی دقت نہ پڑ جائے ،لیکن کیا عجب کہ اللہ (کامل) فتح
بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِىْۤ اَنْفُسِهِمْ
ہی دے دے یا (اور کوئی) خاص بات اپنی طرف سے (کردے) تو اس وقت یہ اپنے پوشیدہ دلی خیالات پر
نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰٓؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا
شرمندہ ہوکر رہیں (۵۲)۔اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (حیرت سے) کہیں گے ارے، کیا یہ وہی لوگ ہیں
بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا
جو اللہ کی قسمیں بڑے زور وشور سے کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں! اُن کے عمل (سب) غارت ہوگئے
خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ
اور یہ لوگ گھاٹے میں آگئے (۵۳)۔اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے ،سو اللہ عنقریب
فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
ایسے لوگوں کو (وجود میں) لے آئے گا جنھیں وہ چاہتا ہوگا اور جسے وہ چاہتے ہوں گے، ایمان والوں پر وہ مہربان
اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ
ہوں گے اور کافروں کے مقابلے میں وہ سخت ہونگے، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت گر کی
لَوْمَةَ لَاۤئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہے عطا کرے، اور اللہ بڑا وسعت والا ہے، بڑا
عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
علم والا ہے (۵۴)۔تمہارے دوست تو بس اللہ اور اُس کا رسول اور ایمان والے ہیں جو پابندی رکھتے ہیں

توضیحی ترجمہ

یہود ونصاریٰ کو (جو صاحب کتاب ہونے کے باوجود قانونِ الٰہی کے منکر بلکہ باغی ہیں) رفیق نہ بناؤ (یعنی ایسا دوست جس پر بھر پور اعتماد کیا جائے اور جس سے برادرانہ مناصرت ومعاونت رکھی جائے) وہ آپس میں ایک دوسرے کے (اس طرح کے دوست ہیں، تمہارے نہیں) اور جو (ہمارا حکم نہیں مانے گا اور) اُن سے (اس طرح کی) دوستی رکھے گا (سمجھ لو) وہ اُن ہی (ظالموں) میں کا (شمار) ہوا، اور بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

(۵۲) اسی لئے آپ دیکھتے ہیں اُن لوگوں کو جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے کہ تیزی کے ساتھ اُن (یہودیوں) میں گھسے جارہے ہیں (اور اس کی وجہ بتاتے ہوئے) کہتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ ہم پر کوئی مصیبت کا چکر آپڑے (اس پر اللہ فرماتا ہے کہ لیکن یہ کیوں نہیں سوچتے کہ) بہت ممکن ہے کہ اللہ (مسلمانوں کو) فتح نصیب فرمائے یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کردے، تو اُس وقت یہ اُس بات پر جو انھوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی تھی پچھتائیں گے اور شرمندہ ہوں گے۔

(۵۳) اور (اسوقت) ایمان والے (اپنے مسلمان بھائی سے) کہیں گے کہ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں (ان کے اس نفاق کی وجہ سے) ان کے اعمال غارت (وبرباد) ہوگئے، اور یہ لوگ خسارے میں آگئے۔

(۵۴) اے ایمان والو! (تم بھی سُن لو) اگر تم میں سے کوئی (فرد یا جماعت) اپنے دین سے پھر جائے (تو پھرا کرے، اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں) جلد ہی اللہ ایسے لوگ پیدا کردے گا جن سے اُس کو محبت ہوگی اور وہ اُس کے چاہنے والے ہوں گے (اُن کی مزید خصوصیات یہ ہوں گی کہ) وہ اہلِ ایمان کے لئے نرم دل (شفقت سے لبریز) اور کافروں (یعنی دشمنانِ اسلام) کے مقابلے میں سخت اور زور آور ہوں گے، وہ اللہ کی راہ میں جدوجہد وجہاد کیا کریں گے، اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے بالکل نہیں ڈریں گے، یہ (اوپر بیان کئے گئے اوصاف اصلاً) اللہ کا عطا کردہ فضل وانعام ہے، جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے (اور اُس کی چاہت اُسی کے لئے ہوتی ہے جو صدقِ دل سے ایمان لائے اور اس کے احکام پر چلے نیز اُس کی راہ میں جدوجہد کرے) اور اللہ بڑی وسعت والا علم والا ہے۔ (اس کی وسعتوں کا کیا کہنا وہ چاہے تو سب ہی کو یہ اوصاف عطا فرمادے، لیکن اس کا علم بھی تو ہمہ گیر ودقیق ترین ہے، وہ اُن ہی کو ان اوصاف سے متصف کرتا ہے جو اس کے کامل علم میں اس کے اہل ہوتے ہیں)

(۵۵) (اے مسلمانو!) تمہارا ولی (مخلصانہ دوستی اور وفاداری کا مستحق) بس اللہ ہے، اور اُس کا رسول، اور مومنین، جو قائم کرتے ہیں

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ

نماز کی اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں ،اس حال میں کہ وہ خشوع بھی رکھتے ہیں (۵۵)۔اور جو کوئی اللہ

وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور اُس کے رسولؐ اور ایمان والوں سے دوستی رکھے گا ،سو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔(۵۶)۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ

اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے (آسمانی) کتاب مل چکی ہے ،اور وہ ایسے ہیں کہ اُنھوں

لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ

نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے، اُن کو اور کافروں کو دوست نہ بناؤ، اور اللہ سے ڈرتے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

رہو، اگر تم ایمان والے ہو(۵۷)۔اور جب تم نماز کے لئے پکارتے ہو تو یہ لوگ ہنسی کھیل بنا لیتے

اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ

ہیں؛ یہ اِس سبب سے ہے کہ یہ لوگ (بالکل) عقل سے کام نہیں لیتے (۵۸)۔آپ کہہ دیجئے کہ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ

اے اہلِ کتاب! تم ہم سے بس یہی ضد رکھتے ہو نہ کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور جو کچھ ہمارے اوپر اُترا ہے

اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ

اُس پر، اور جو کچھ ہم سے پیشتر اُتر چکا ہے اُس پر، اور یہی کہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں (۵۹)۔آپ کہہ دیجئے

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ

کہ میں تمہیں جتلا دوں وہ جو اللہ کے ہاں پاداش کے لحاظ سے اِس سے (بھی کہیں) بُرا ہے، وہ، وہ لوگ ہیں جن پر

غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ

اللہ نے لعنت کی ہے اور اُن پر غضب کیا ہے اور اُن میں سے بندر اور سور بنا دیئے ،اور اُنھوں نے شیطان کی پوجا کی،

اُولٰۤئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ

ایسے لوگ مقام کے اعتبار سے بدتر اور راہِ راست سے بہت دور ہیں (۶۰)۔اور جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے

قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ وہ کفر کو لے کر آئے تھے اور اسی کو لے کر چلے گئے ،اور اللہ خوب جانتا ہے

ع ۸ / ۱۲

توضیحی ترجمہ

نماز (یعنی خود بھی پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے ہیں) اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ سرِ تسلیم خم کرنے والے ہوتے ہیں۔(اللہ کے سارے ہی احکام کے سامنے)

(۵۶) اور جو لوگ اپنی ولایت (یعنی مخلصانہ دوستی اور وفاداری کا تعلق) قائم کرلیں اللہ اور اُس کے رسول سے اور (سچے) اہلِ ایمان سے (وہ حزب اللہ یعنی اللہ کی جماعت میں شامل ہیں نہ کہ ہر مسلمان اور ہر جماعت) اور (یقین رکھو) اللہ کی جماعت ہی (انجام کار) غالب رہے گی۔

(۵۷) اے ایمان والو! اُن لوگوں کو اپنا ولی (مخلصانہ دوستی اور وفاداری کا مستحق) نہ بناؤ جو تمہارے دین کا ہنسی مذاق بناتے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (یعنی اہلِ کتاب میں سے) یا کفار میں سے (کیونکہ ایسے لوگ اللہ و رسول کے دشمن ہوئے) اور اگر تم (واقعی) صاحب ایمان ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو۔

(۵۸) (ان کا حال یہ ہے کہ) جب تم نماز کے لئے پکارتے ہو (یعنی اذان دیتے ہو) تو یہ اس کا ہنسی کھیل (یعنی مذاق) بناتے ہیں، یہ اس لئے کرتے ہیں کہ یہ عقل و سمجھ نہیں رکھتے (کیونکہ اذان میں اللہ کی بڑائی، توحید کا اعلان، نبی کریم ﷺ جو تمام انبیاء سابقین کے مصدق ہیں کی رسالت کا اقرار اور نماز جیسی اہم عبادت کی طرف بلایا ہی تو جاتا ہے، اگر یہ عقل رکھتے تو کیسے اس کا مذاق اُڑاتے)

(۵۹) (اے رسول!) آپ ان سے کہیے کہ اے اہلِ کتاب! تم کو ہم سے اس کے سوا کونسی ضد اور پرخاش ہے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اللہ پر اور اس (کلام) پر جو ہم پر نازل کیا گیا، اور (ہم ایمان رکھتے ہیں) اُس پر بھی جو پہلے اُتارا گیا (یعنی سابقہ آسمانی کتب پر بھی) جب کہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں (خود اپنے دین کے اعتبار سے بھی)

(۶۰) (اے رسول! اُن سے) کہیے کہ کیا میں تم لوگوں کو انجام کار کے لحاظ سے بدترین کون لوگ ہیں اس بارے میں بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے، اور جن پر اُس کا غضب ہوا اور جن میں سے (کچھ کو اُس نے) بندر اور (کچھ کو) خنزیر بنا دیا اور (وہ ہیں) جنھوں نے شیطان کی بندگی اختیار کر لی تھی، (تو جان لو) یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ بدترین ہے اور وہ راہِ راست سے بہت دور نکل چکے ہیں۔

(۶۱) اور (اے رسول) جب یہ آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ (صحیح بات یہ ہے کہ) وہ کفر لے کر آئے تھے اور اُسی کو لے کر چلے گئے، اور اللہ کو خوب خبر ہے

بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ

اُس چیز کو جسے یہ لوگ چھپاتے ہیں (٦١)۔ اور آپ ان میں سے بہتوں کو دیکھتے ہیں گناہ اور

وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا

ظلم اور حرام کھانے پر لپکتے ہوئے، کیسے بُرے ان لوگوں کے کرتوت ہیں (٦٢)۔ کیوں نہیں

يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ

روکتے ان کے مشائخ اور علماء انھیں گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے، کیسی

السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ

بُری اُن کی کارستانیاں ہیں (٦٣)۔ اور یہود کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ بند ہوگیا، ہاتھ

مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ

ان ہی کے بند ہوں، اپنے اس کہنے سے یہ ملعون ہوگئے، اللہ کے تو دونوں ہاتھ خوب کھلے ہوئے ہیں،

يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے، اور جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے اُترا ہے، وہ

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ

اُن میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر بڑھا دیتا ہے، اور ہم نے اُن کے درمیان دشمنی اور کینہ قیامت تک

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ

کے لئے ڈال دیا ہے، جب جب وہ لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں، اللہ اُسے بجھا دیتا ہے، اور ملک

وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾

میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں، درانحالیکہ اللہ فساد پیدا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (٦٤)۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

اور اگر اہلِ کتاب ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور اُن کی بُرائیاں اُن سے دور کر دیتے، اور ہم ضرور

وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ

انھیں نعمتوں کے باغوں میں داخل کر دیتے (٦٥)۔ اور اگر وہ تورات اور انجیل کی پابندی کرتے اور اُس کی جو اُن پر اُن

وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ

کے پروردگار کی طرف سے (اب) نازل ہوا ہے، تاکہ یہ لوگ (خوب) کھاتے (پیتے) رہتے اپنے اوپر سے (بھی)

(وقف لازم)

توضیحی ترجمہ

اس کی جو وہ چھپاتے ہیں (یعنی اُن کے کفر ونفاق کی)

(٦٢) اور آپ (اے نبی!) دیکھتے ہیں کہ اُن میں سے بہت سے لوگ تیزی دکھا رہے ہیں گناہوں (کے کرنے) میں، اور (بالخصوص) ظلم وزیادتی اور حرام (کمائی اور اس کے) کھانے میں (یعنی ان کو عیب نہیں سمجھتے) تو (دیکھیے) کیسے بُرے ہیں اُن کے اعمال۔

(٦٣) کیوں نہیں اُن کے مشائخ اور علماء اُن کو گناہ کی باتیں کہنے اور حرام کھانے سے روکتے، حقیقت میں بہت ہی بُرا ہے جو وہ کر رہے ہیں (یعنی سب کچھ دیکھتے ہوئے اُن کا خاموش رہنا)

(٦٤) (گستاخی کی حد ہے۔ ذرا روزی تنگ ہوئی تو) یہود نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ بند ہوگیا، ہاتھ بند ہوں اُن کے، (اور ہوا بھی یہی، اُن کے ہاتھ بند ہوگئے وہ بخل وکنجوسی کی مثال بن گئے) اور اُن کے یہ (گستاخانہ کلمات) کہنے سے اُن پر اللہ کی لعنت ہوئی، بلکہ (صحیح بات تو یہ ہے کہ) اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں (یہ الگ بات ہے کہ اُن پر قہر کا اور دوسروں پر مہر کا ہاتھ کھلا ہے) وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے، اور (ان کی گستاخی کا جواب دیا جاچکا، لیکن اُن کو تسکین نہیں ہوگی، بات یہ ہے کہ) آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے جو (کلام) اُترا ہے وہ اُن میں سے بہت سے (ایسے) لوگوں کی سرکشی اور کفر کو بڑھا دیتا ہے (جو اپنے ضد وعناد کے باعث اس کو اپنے مرض میں اضافہ کا سبب بنا لیتے ہیں) اور ہم نے (اُن کی سرکشی اور کافرانہ رویہ کے نتیجہ میں) اُن کے (فرقوں یا اُن کے اور نصاریٰ کے) درمیان دشمنی اور کینہ ڈال دیا ہے قیامت تک کے لئے (دیکھ لیں) جب کبھی انھوں نے (اسلام اور مسلمانوں کے خلاف) جنگ کی آگ بھڑکائی اللہ نے اس کو بجھا دیا، (اور قیامت تک اللہ کا رویہ یہی رہے گا بشرطیکہ مسلمان سچے مسلمان ہوں) اور (اب یہ قانونِ الٰہی کی مخالفت کر کے) زمین میں فساد پھیلانے کہ درپے رہتے ہیں، جبکہ اللہ مفسدین کو پسند نہیں کرتا۔

(٦٥) اور اگر یہ اہلِ کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ (والی زندگی) اختیار کرتے تو ہم اُن کے (پچھلے) گناہ معاف کر دیتے اور (آخرت میں) اُن کو جنّاتِ نعیم (چین وآرام کے بہشتی باغوں) میں داخل کرتے (جہاں وہ سب نعمتیں بھرپور پاتے)

(٦٦) اور اگر یہ (اہل کتاب) تورات وانجیل کی اور اِس (قرآن کے احکام) کی پابندی کرتے جو اب اُن کے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے تو کھاتے اپنے اوپر سے (بھی)

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ

اور اپنے پیروں کے نیچے سے (بھی) اِن ہی میں ایک جماعت میانہ رَو بھی ہے، لیکن اکثر اِن میں سے

مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

ایسے ہیں جو بہت ہی بُرا کررہے ہیں (٦٦)۔اے (ہمارے) پیغمبر! جو کچھ آپ پرآپ کے پروردگار کی

مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ

طرف سے اُترا ہے یہ (سب) آپ لوگوں تک پہونچا دیجئے، اور اگر آپ نے یہ نہ کیا تو آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا

مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ

ہی نہیں، اور اللہ آپ کولوگوں سے بچائے رکھے گا، یقیناً اللہ کافرلوگوں کوراہ نہ دکھائے گا (٦٧) آپ کہہ دیجئے کہ

الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰي شَيْءٍ حَتّٰي تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَ

اے اہلِ کتاب! تم کسی بھی راہ (حق) پر نہیں، جب تک تم توریت وانجیل کی پابندی نہ کرو، اور اُس (کتاب) کی جو

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے اوپر اُتری ہے، اور جو کچھ آپ پرآپ کے پروردگار کی طرف سے اُتارا گیا

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ

ہے وہ یقیناً اُن میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کو بڑھا کررہے گا، تو آپ کافروں پرافسوس نہ کیجئے (٦٨)۔بے شک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ

جولوگ ایمان لاچکے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور صابی ہوئے اور نصرانی ہوئے (غرض) جو بھی اللہ

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور نیک عمل بھی کرے سو ایسوں کو نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ

ہوں گے (٦٩)۔یقیناً ہم نے بنی اسرائیل سے عہد کرلیا اور اُن کے پاس (بہت سے) پیمبر بھیجے،

اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا

جب جب کوئی پیمبر اُن کے پاس (ایسا) حکم لائے، جس کو اُن کا جی نہیں چاہتا تھا تو بعض کو جھٹلاتے تھے

كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا

اور بعض کو تو مار ہی ڈالتے تھے (٧٠)۔اور گمان یہی کرتے رہے کہ کچھ وبال نہیں پڑے گا، سو اندھے

ع ۱۰ / ۱۲

توضیحی ترجمہ

اور اپنے نیچے سے بھی (یعنی اس دنیا میں بھی آسمان وزمین سے اللہ کا رزق پاتے، کہ یہ اللہ کا قانون ہے لیکن صورتِ حال یہ ہے کہ) ان میں سے (بس تھوڑے سے لوگوں کی) ایک جماعت (افراط وتفریط کے بغیر) راہ راست پر چلنے والی ہے اور اکثریت ان میں سے ایسی ہے کہ اُن کا کردار بہت بُرا ہے۔

(٦٧) اے رسول! جو کچھ بھی آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اُسے (دوسروں کو) پہونچائیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا (یعنی ہر ہر بات نہیں پہونچائی) تو (گویا) اُس کا پیغام پہونچایا ہی نہیں، اور (یقین رکھئے کہ) اللہ آپ کی حفاظت فرمائے گا لوگوں (کے شر) سے (اس لئے کسی ڈر کی ضرورت نہیں، اور پوری طرح پیغام پہونچانے کے بعد بھی اگر کافر راہ راست پر نہیں آتے تو آپ پر اس کی ذمہ داری نہیں، کیونکہ سنت اللہ ہے کہ) یقیناً اللہ کفر اختیار کر لینے والوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

(٦٨) (اے رسول!) آپ کہہ دیجئے کہ: اے اہلِ کتاب! تم کسی چیز پر نہیں (یعنی تمہاری کوئی حیثیت نہیں اور نہ تمہارا کوئی کمال معتبر ہے) جب تک کہ تم کاربند نہ ہو تورات وانجیل پر اور اس کتاب پر جو تم پر (اب) نازل کی گئی ہے (یعنی قرآن پر) اور (آپ یہ سمجھ لیجئے کہ آپ کے کہنے سے یہ لوگ مان نہیں لیں گے بلکہ ہوگا یہ کہ) جو آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ ان میں سے اکثر کے کفر وسرکشی میں (اُن کے ضد وعناد کے باعث) اضافہ کرکے رہے گا، لہٰذا آپ ان کافروں کے لئے غم و افسوس نہ کریں۔

(٦٩) (اصولی بات یہ ہے کہ) جو لوگ بھی خواہ وہ (نسلی) مسلمان ہوں، یہودی ہوں، صابی ہوں یا نصرانی (یعنی اپنے اپنے وقتوں میں کسی بھی پیغمبر کے ماننے والے ہوں) اگر وہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک عمل کئے تو (ایسوں کو) نہ کوئی خوف ہوگا (عذاب کا) اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (اپنی پچھلی زندگی پر، بلکہ اجر آخرت کے مستحق ہوں گے)

(٧٠) (اب دیکھو اوپر بیان کئے گئے عنداللہ مقبولیت کے معیار پر یہود کہاں تک پورے اُترے) ہم نے بنی اسرائیل سے (تمام پیغمبروں کی تصدیق واطاعت کا) عہد لیا تھا، اور (پھر) اُن کی طرف رسول بھیجے تھے، جب جب کوئی رسول اُن کے پاس ایسی بات لے کر آیا جس کو اُن کا جی نہیں چاہتا تھا تو اُنھوں نے (اُن میں سے) بعض کو جھٹلا دیا اور دوسرے کئی کو قتل تک کر ڈالتے تھے۔

(٧١) اور وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ کوئی پکڑ نہ ہوگی، سو اندھے

وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ

اور بہرے ہوگئے، پھر اللہ نے اُن پر رحمت سے توجہ فرمائی، پھر بھی اُن میں کے بہت سے اندھے اور بہرے

وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝٧١ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ

ہی رہے، اور اللہ خوب دیکھ رہا ہے اُن کے کرتوت (۷۱)۔ یقیناً وہ کافر ہوگئے جنھوں نے کہا کہ خدا ہی تو

الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا

مسیحؑ بن مریمؑ ہے، حالانکہ (خود) مسیحؑ نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! میرے پروردگار اور اپنے پروردگار (یعنی)

اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ

اللہ کی عبادت کرو، جو کوئی اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرے گا، سو اللہ اُس پر جنت حرام کردے گا،

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۝٧٢

اور اُس کا ٹھکانہ (دوزخ کی) آگ ہے، اور (ایسے) ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا (۷۲)۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ

یقیناً وہ (بھی) کافر ہوگئے جنھوں نے کہا کہ خدا تین میں سے تیسرا ہے، حالانکہ کوئی معبود نہیں بجز ایک

إِلَّا إِلٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ

معبود کے، اور اگر یہ لوگ اپنے (ان) اقوال سے باز نہ آئے تو ان میں سے جو لوگ کافر رہیں گے اُن پر عذاب

كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝٧٣ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ

دردناک واقع ہوکر رہے گا (۷۳)۔ سو یہ لوگ اللہ کے سامنے کیوں توبہ نہیں کرتے اور اُس سے معافی نہیں چاہتے؟

وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٧٤ مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ

درانحالیکہ اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (۷۴)۔ مسیحؑ ابن مریمؑ اور کچھ نہیں ہیں بجز ایک رسول کے، اُن

مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ

سے قبل بھی اور رسول گزر چکے ہیں، اور اُن کی ماں ایک ولیہ تھیں، دونوں کھانا کھاتے تھے، دیکھو ہم کس کس طرح

كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝٧٥ قُلْ

صاف صاف دلائل اُن کے سامنے بیان کررہے ہیں، پھر دیکھو کہ وہ کدھر اُلٹے چلے جارہے ہیں (۷۵)۔ آپ کہیے

أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللّٰهُ

کہ کیاتم اللہ کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو تمھیں نہ نقصان پہونچا سکے نہ نفع، اور اللہ

وقف لازم

توضیحی ترجمہ

اور بہرے بن گئے (جیسے ان حرکات کا کوئی خمیازہ بھگتنا نہیں پڑے گا) پھر اللہ نے اُن پر رحیمانہ توجہ فرمائی، (اور اُن کو ذلت ورسوائی سے چھڑا کر بیت المقدس واپس کیا، تو کچھ کو توبہ واصلاح کی توفیق ہوئی، لیکن کچھ زمانے کے بعد پھر شرارت سوجھی تو) ان میں سے بہت سے لوگ پھر اندھے بہرے ہوگئے (اور حضرت یحییٰؑ وعیسیٰؑ کے قتل تک پر تیار ہوگئے) اور اللہ اُن کے اعمال دیکھ رہا ہے۔

(۷۲) یقیناً اُن لوگوں نے کفر کیا ہے جنھوں نے کہا کہ "اللہ ہی مسیح ابنِ مریم ہے" حالانکہ مسیح نے تو (خود) کہا تھا کہ "اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے" (یعنی انھوں نے صاف لفظوں میں اپنے کو اللہ کا بندہ بتایا تھا) اور یہ کہ (جان لو) جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک (بھی) ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اور اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہے (اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے ظالم ہیں) اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا (جو انھیں دوزخ سے نکال لائے جیسا کہ وہ عقیدہ رکھتے ہیں)

(۷۳) بے شک وہ لوگ بھی کافر ہوگئے جنھوں نے کہا کہ "اللہ تین میں کا تیسرا ہے" حالانکہ کوئی معبود نہیں سوائے ایک معبود کے، اور اگر وہ اپنے اس قول سے باز نہ آئے تو جو لوگ بھی ان میں سے کفر پر (تاحیات) رہیں گے انھیں ضرور (آخرت میں) دردناک عذاب پکڑے گا۔

(۷۴) (کیا توحید کے اس واضح بیان اور تثلیث کی کھلی تردید، نیز خود مسیح کے اپنی بندگی کے برملا اعلان کے بعد بھی) یہ لوگ معافی کے لئے اللہ کی طرف رجوع نہیں کریں گے؟ اور اُس سے مغفرت نہیں مانگیں گے؟ حالانکہ اللہ غفورٌ رحیم ہے (اتنے بڑے گناہ بھی توبہ کے ذریعہ اور اصلاح کے عزم پر معاف کردیتا ہے)

(۷۵) (ان کو کیوں اپنے عقیدہ سے توبہ کرنا چاہئے، اور اس بابت صحیح عقیدہ کیا ہے؟) مسیح ابن مریم سوا رسول ہونے کے اور کچھ نہیں، ان سے پہلے (بھی) بہت سے رسول گزر چکے ہیں (ان ہی کی طرح یہ بھی تھے) اُن کی ماں صدیقہ (ولیہ) تھیں (نبی بھی نہیں تھیں) دونوں (ماں بیٹے) کھانا کھاتے تھے (یعنی انسان تھے، کھانا کھائیں گے تو حاجت بشری ہوگی، اور خدا کی پاک ذات کو وہ کیسے مناسب ہوسکتی ہے) آپ دیکھئے کہ ہم اُن کے سامنے کیسے واضح دلائل صاف، سادہ اور عام فہم انداز میں بیان کررہے ہیں (ان سے انھیں سمجھ حاصل کرنا چاہئے) پھر (بھی) دیکھئے وہ کدھر کو اُلٹے جارہے ہیں۔

(۷۶) (آپ! ان سے) کہئے کہ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسے کو معبود کا درجہ دے رہے ہو جو تمھیں نہ نقصان پہونچا سکتا ہے نہ نفع، اور اللہ

هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ

ہی تو (سب کی) سننے والا (سب کچھ) جاننے والا ہے (۷۶)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! اپنے دین

غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَ

میں ناحق غلو نہ کرو اور اُن لوگوں کی من مانی باتوں پر نہ چلو جو پہلے (خود بھی) گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتوں کو گمراہ

أَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

کر چکے ہیں، اور راہِ راست سے (بہت) بھٹک چکے ہیں (۷۷)۔ بنی اسرائیل میں سے جنھوں نے کفر اختیار کیا،

مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا

اُن پر لعنت ہوئی داؤدؑ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی زبان سے، یہ اس لئے کہ انھوں نے (برابر) نافرمانی کی اور حد

عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ

سے آگے نکل نکل جاتے تھے (۷۸)۔ جو بُرائی انھوں نے اختیار کر رکھی تھی اُس سے باز نہ آتے تھے،

لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧٩﴾ تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

کیسا بُرا تھا جو کچھ وہ کر رہے تھے (۷۹)۔ آپ اُن میں سے بہتوں کو دیکھیں گے کہ کفر کرنے والوں سے

لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي

دوستی رکھتے ہیں، کیسا بُرا ہے وہ جسے وہ اپنے آگے بھیج چکے ہیں، جس سے اللہ اُن سے ناخوش ہوا اور وہ لوگ

الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا

عذاب میں ہمیشہ پڑے رہیں گے (۸۰)۔ اور اگر یہ لوگ ایمان لے آتے اللہ اور (اُس) نبی پر اور جو کچھ اُس

أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨١﴾

(نبی) پر نازل ہوا ہے اُس پر، تو وہ ان لوگوں کو دوست نہ بناتے، لیکن اُن میں سے اکثر تو نافرمان ہی ہیں (۸۱)۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا

ایمان والوں کے ساتھ سب سے بڑھ کر دشمنی رکھنے والے آپ یہود اور مشرکین ہی کو پائیں گے، اور

وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ

آپ ایمان والوں کے ساتھ دوستی میں سب سے زیادہ قریب اُنھیں پائیں گے جو اپنے کو نصاریٰ

ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٨٢﴾

کہتے ہیں، یہ اِس لئے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں، اور اِس لئے کہ یہ تکبر نہیں کرتے (۸۲)۔

توضیحی ترجمہ

(سب کی) سننے والا (سب کچھ) جاننے والا ہے (لہٰذا ایک تو وہی معبود بننے کے لائق ہے، اور دوسرے تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے کہ تم کس سے مانگتے ہو اور تمہارے عقائد جانتا ہے، اُن پر سخت سزا دے گا)

(۷۷) آپ (ان سے) کہئے کہ اے اہلِ کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو مت کرو، اور اُن لوگوں کی من مانی باتوں پر نہ چلو جو پہلے (خود بھی) گمراہ ہیں، اور (دوسرے) بہت سوں کو گمراہ (بھی) کر چکے ہیں، اور راہِ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

ع ١٠ / ١١ / ١٤

(۷۸) (سنو) بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا تھا اُن پر (پیغمبروں) داؤد و عیسیٰ ابن مریمؑ کی زبانی (زبور اور انجیل میں) لعنت بھیجی گئی، یہ اس لئے کہ وہ اپنے عصیان وتمرد میں حد سے گذر گئے تھے۔

(۷۹) وہ جس بُرائی کا ارتکاب کرتے تھے اُس سے نہ وہ (خود) رُکتے تھے اور نہ (دوسروں کو) روکتے تھے، کیا ہی بری بات تھی جو وہ کرتے تھے۔

(۸۰) ان (یہودیوں) میں سے بہت سے لوگوں کو آپ (آج بھی) دیکھیں گے کہ وہ (بت پرست) کافروں کو اپنا ولی (مخلصانہ دوستی اور وفاداری کا مستحق اور راز دار) بناتے ہیں، بے شک یہ جو انھوں نے اپنے لئے آگے بھیجا ہے بہت بُرا (توشہ) ہے، کیونکہ (اس کی وجہ سے) اللہ اُن سے ناراض ہوگیا، اور (اس کے نتیجہ میں) وہ ہمیشہ ہمیش عذاب میں رہیں گے۔

(۸۱) اگر یہ لوگ اللہ پر اور نبیؐ پر اور جو (قرآن) اس (نبی) پر نازل ہوا ہے اُس پر ایمان رکھتے تو ان (کافروں) کو اپنا (ایسا) دوست نہ بناتے، (یعنی ان کے اس درجہ کی اسلام دشمنوں سے دوستی بتاتی ہے کہ یہ فی الواقع ایمان نہیں رکھتے) لیکن (بات یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر نافرمان ہیں (یعنی نافرمانی ان کی عادت بن گئی ہے)

(۸۲) آپؐ ایمان والوں سے عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہودیوں کو پائیں گے، اور اُن لوگوں کو جو (کھلا) شرک کرتے ہیں، اور (غیر مسلموں میں) اُن لوگوں کو (ایمان والوں سے) دوستی کے سلسلہ میں (نسبتاً) زیادہ قریب محسوس کریں گے جو اپنے کو نصاریٰ (علی الاعلان) کہتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ (ان میں دو خصوصیات ہیں) ایک تو ان کے بہت سے لوگ اہلِ علم اور تارک الدنیا درویش ہیں، دوسرے یہ کہ یہ تکبر نہیں کرتے۔ (یعنی ان کے دلوں میں نرمی ہوتی ہے)

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ

اور وہ جب اس (کلام) کو سنتے ہیں جو پیمبر پر اُتارا گیا ہے تو آپ اُن کی آنکھیں دیکھیں گے کہ اُن سے آنسو بہہ

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا

رہے ہیں اس لئے کہ اُنھوں نے حق کو پہچان لیا، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے سو تو ہم

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ

کو بھی تصدیق کرنے والوں میں لکھ لے (٨٣)۔ اور یہ کہ ہم ایمان تو نہ لائیں اللہ اور (اس) حق پر جو ہمیں (اب)

الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾

پہونچا ہے اور (پھر) امید اس کی رکھیں کہ ہمارا پروردگار ہم کو صالح لوگوں کی معیت میں داخل کر دے گا (٨٤)۔

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

تو اللہ اُن کو اس قول کے عوض میں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے ندیاں پڑی بہہ رہی ہوں گی، ان میں وہ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہمیشہ رہیں گے، اور نیک کاروں کا ایسا ہی معاوضہ ہے (٨٥)۔ اور جو لوگ کفر کرتے اور ہماری نشانیوں کو

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جھٹلاتے رہے تو وہی دوزخ والے ہیں (٨٦)۔ اے ایمان والو! اپنے اوپر اُن لذائذ کو جو اللہ نے

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

تمہارے لئے جائز کی ہیں حرام نہ کرلو، اور حدود سے باہر نہ نکلو، بے شک اللہ حدود سے باہر نکل

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠

جانے والوں کو پسند نہیں کرتا (٨٧)۔ اور اللہ نے جو کچھ تمہیں حلال لذیذ چیزیں دے رکھی ہیں اُن

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ

میں سے کھاؤ (پیو) اور اُسی اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو (٨٨)۔ اللہ تم سے

بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ

تمہاری بے معنی قسموں پر مؤاخذہ نہیں کرتا، لیکن جن قسموں کو تم مضبوط کر چکے ہو اُن پر تم سے

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

مؤاخذہ کرتا ہے، سو اُس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا ہے جو تم کھانا دیا کرتے ہو

توضیحی ترجمہ

(٨٣) اور جب وہ رسولؐ کی طرف نازل کردہ کلام (قرآن) کو سنتے ہیں تو (اُس وقت) آپ دیکھتے ہیں (مثلاً نجاشی والے واقعہ میں) اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہوئی، اس وجہ سے کہ (اصل میں) اُنھوں نے حق کو پہچان لیا ہے (اور اس وقت) وہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں، لہٰذا ہمارا نام بھی گواہی دینے والوں (یعنی تصدیق کرنے والوں) میں لکھ لے۔

(٨٤) اور (کہتے ہیں کہ) کیا حق ہمیں ہے کہ ہم اللہ پر اور اس حق پر جو ہمارے پاس آ گیا ہے ایمان تو نہ لائیں لیکن توقع یہ رکھیں کہ ہمارا رب ہمیں صالحین کے زمرہ میں داخل کرے گا۔

(٨٥) چنانچہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اُن کے اس قول کے صلہ میں اللہ اُن کو ایسے باغات دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور یہ معاوضہ ہے نیکی کرنے والوں کا۔

(٨٦) اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ والے لوگ ہیں۔ (یعنی اُن کا آخری ٹھکانا بہرحال دوزخ ہی ہے)

(٨٧) اوپر کی آیات میں رہبانیت نصاریٰ کی نیت اور اصلی منشا کے اعتبار سے تعریف سے چونکہ نفس کشی، ترک دنیا، اور دین میں غلو کے رجحانات کی ہمت افزائی ہو سکتی تھی اس لئے فوری طور پر ایمان والوں کو اگلی آیت میں تنبیہ کی گئی کہ)
اے ایمان والو! اپنے اوپر اُن پاک (ومرغوب) چیزوں کو حرام نہ کرلو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں، اور (اس سلسلہ میں بھی) حد سے تجاوز نہ کرو، بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(٨٨) اور اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے حلال لذیذ چیزیں کھاؤ، اور (اس سلسلہ میں بھی) اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو (کیونکہ حلال کو حرام کرنا رضائے حق کے خلاف بلکہ حاکمیت الٰہی سے بغاوت ہے)

(٨٩) (حلال چیز کو اپنے پر حرام کرنے کی ممانعت کے بعد سنو، اگر تم نے اس کو حرام کرنے کے لئے قسم کھالی ہو تو) اللہ تمہارا مؤاخذہ نہیں فرمائے گا لغو (یعنی بے ارادہ اور بے سوچے سمجھے کھائی جانے والی) قسموں (کے توڑنے) پر، البتہ تمہاری پکڑ کرے گا اُن (قسموں) پر جو (بالارادہ) پختگی کے ساتھ کھائی ہوں، سو ان کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلانا ہے جیسا کھانا کھلایا کرتے ہو

أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

اپنے گھر والوں کو یا اُنھیں کپڑا دینا یا غلام آزاد کرنا، لیکن جس کو (اتنا) مقدور نہ ہو تو اُس کے لئے تین

ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوٓا

دن کے روزے ہیں، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے، جب کہ تم حلف اُٹھا چکے، اور اپنی قسموں کو یاد رکھا

أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾

کرو، اللہ اسی لئے تمہارے لئے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر گزار رہو (۸۹)۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بُت اور پانسے تو بس بڑی گندی باتیں

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَا

ہیں، شیطان کے کام، سو اس سے بچے رہو تاکہ فلاح پاؤ (۹۰)۔ شیطان تو بس یہی

يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ

چاہتا ہے کہ تمہارے آپس میں دشمنی اور کینہ شراب اور جوئے کے ذریعہ ڈال

وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾

دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، سو اب بھی تم باز آجاؤ گے؟ (۹۱)۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا

اور اطاعت کرتے رہو اللہ کی اور رسول کی اور احتیاط رکھو اور اگر اعراض کروگے تو جان رکھو

اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

ہمارے رسول کے ذمہ تو صاف صاف پہونچا دینا ہے اور بس (۹۲)۔ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَ

کام کرتے ہیں اُن پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے ہوں جب کہ وہ لوگ تقویٰ رکھتے ہوں،

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر تقویٰ کریں اور خوب نیک کاری بھی کریں اور اللہ تو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ

محبت رکھتا ہے خوب نیک کاری کرنے والوں سے (۹۳)۔ اے ایمان والو! اللہ تمہیں آزمائے گا قدرے

توضیحی ترجمہ

(عام طور پر) اپنے گھر والوں کو، یا اُن کو کپڑے دو، یا ایک غلام آزاد کرو، اگر کسی کو ان میں سے کسی پر قدرت نہ ہو تو تین دن کے روزہ رکھنا، یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جبکہ تم (بالارادہ) قسم کھاؤ (اور اُسے توڑ دو) اور (سنو) اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو (یعنی صرف جائز باتوں پر سوچ سمجھ کر قسم کھاؤ، پھر اُن کو یاد رکھنے اور پورا کرنے کی کوشش کرو اور ٹوٹنے پر کفارہ دیا کرو، دیکھو!) اس طرح اللہ اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم (اُن کو سمجھ کر اُن پر عمل کرو اور اُس کا) شکر ادا کرو (نہ کہ ان کو بوجھ سمجھو)

(۹۰) اے ایمان والو! یہ شراب، جوا، بتوں کے تھان (مراد وہ قربان گاہ جو بتوں کے سامنے بنا دی جاتی ہے) اور جوے کے تیر (جن سے جاہلیت میں فال نکالی جاتی تھی) سب ناپاک اور گندے شیطانی کام ہیں (یعنی ان سے طبیعت انسانی بھی کراہت محسوس کرتی ہے لیکن شیطان کی تحریک سے انسان یہ کام کر بیٹھتا ہے) لہٰذا ان سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(۹۱) (بات یہ ہے کہ) شیطان تو بس یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان بغض وعداوت شراب اور جوئے کے راستے سے ڈال دے اور (اس کا مقصد اس سے یہ بھی ہے کہ) تمہیں (اس کے ذریعہ) اللہ کی یاد اور نماز (جیسے اہم اسلامی فریضہ سے) روک دے (اب بتاؤ) کیا (اب بھی) تم (اس جوئے و شراب سے) باز آؤ گے؟ (یا نہیں؟)

(۹۲) اور (دیکھو) اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، اور (نافرمانی سے) بچتے رہو، اور اگر تم (ہمارے اس حکم سے) روگرداں ہوئے تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف صاف صاف (اللہ کے احکام) پہونچا دینا ہے۔ (باقی ماننا یا نہ ماننا تمہارا کام ہے)

(۹۳) (شراب کی حرمت نازل ہونے پر صحابہ کرامؓ کو تشویش ہوئی کہ جو مومنین اس کا شغل کرتے ہوئے گزر گئے اُن کا کیا ہوگا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی) جو لوگ ایمان لائے اور نیکی پر کاربند رہے انھوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا ہے اس کی وجہ سے ان پر کوئی گناہ نہیں ہے (خواہ بعد میں وہ حرام کر دیا گیا ہو) اور (پھر نیا کوئی حکم آیا تو وہ اُس پر) ایمان لائے، اور نیک عمل کئے، اور پھر تقویٰ اختیار کیا (یعنی اب اِس حکم کے مطابق حلال وحرام کا خیال رکھا) اور پھر (اگر کوئی نیا حکم آیا تو اس پر) ایمان لائے اور پھر تقویٰ اور (اس کے ساتھ) احسان کو اپنایا (تو ایسے لوگ تو محسنین میں شمار ہوتے ہیں) اور اللہ محسنین کو محبوب رکھتا ہے۔

ع ۱۲ ۲

(۹۴) اے ایمان والو! اللہ تمہیں آزمائے گا کچھ ایسے

الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ

شکار سے جس تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہونچ سکیں، تا کہ اللہ معلوم کرے کہ کون شخص اُس سے بے دیکھے

فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٤﴾ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ڈرتا ہے، سو جو کوئی اس کے بعد حد سے نکلے گا تو اس کے لئے عذاب دردناک ہے (۹۴)۔ اے ایمان والو! شکار کو

لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا

مت مارو جب کہ تم حالتِ احرام میں ہو، اور تم میں سے جو کوئی اُسے دانستہ مارے گا تو اُس کا جرمانہ اسی طرح کا ایک

فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ

جانور ہے جس کو اُس نے مار ڈالا ہے (اور) اس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کریں گے، خواہ وہ جرمانہ چوپایوں

هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا

میں سے ہو جو نیاز کے طور پر کعبہ تک پہونچائے جاتے ہیں، اور خواہ مسکینوں کو کھانا (کھلا دیا جائے) یا اس کے

لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

مساوی روزے رکھ لئے جائیں تا کہ وہ اپنے کئے کی شامت کا مزہ چکھے، جو کچھ ہو چکا اللہ نے اُسے معاف کر دیا،

اللّٰهُ مِنْهُ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ

لیکن جو کوئی پھر یہ حرکت کرے گا اللہ اُسے سزا دے گا، اور اللہ زبردست ہے، سزا پر قادر ہے (۹۵)۔ تمہارے لئے

مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ

دریائی شکار اور اُس کا کھانا جائز کیا گیا، تمہارے نفع کے لئے اور قافلوں کے لئے، اور تمہارے اوپر جب تک تم

حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ

حالتِ احرام میں ہو خشکی کا شکار حرام کیا گیا، اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس جمع کئے جاؤ گے (۹۶)۔ اللہ نے کعبہ

الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ

کے مقدس گھر کو انسانوں کے باقی رہنے کا مدار ٹھہرایا ہے (نیز) حرمت والے مہینے کو اور حرم میں قربانی کو، اور گلے میں پٹہ

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ

پڑے ہوئے جانوروں کو، یہ اس لئے کہ تم یقین کر لو کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، اللہ اُس سب کا علم

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٩٧﴾ اعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ

رکھتا ہے، اور بے شک اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے (۹۷)۔ جانتے رہو کہ اللہ بہت سخت سزا دینے والا بھی ہے، اور یہ کہ

توضیحی ترجمہ

شکار (کے جانوروں) سے جو (بالکل) تمہارے ہاتھوں کی پہونچ اور تیروں (یعنی نشانوں) کی زد میں ہوں گے (لیکن اس وقت تمہیں بوجہ احرام یا حرم شکار کی اجازت نہ ہوگی) تا کہ اللہ دیکھے کہ کون اُسے دیکھے بغیر (بھی) اُس سے ڈرتا ہے، سو جو کوئی حد سے اس (تنبیہ) کے بعد نکلا تو اُس کے لئے دردناک سزا ہے۔ (آگے اسی آزمائش کا بیان ہے)

(۹۵) اے ایمان والو! مت شکار مارو اس حالت میں جب کہ تم احرام میں ہو، اور جو کسی نے اُس کو جان بوجھ کر (یعنی ہوش وحواس میں) مارا تو اس کو بدلہ (فدیہ) دینا ہوگا اسی کے مثل چوپایوں (اونٹ، گائے بھینس، بھیڑ، بکری وغیرہ) سے، جس کا فیصلہ تم میں سے دو دیانت دار تجربہ کار آدمی کریں گے (یہ فدیہ کا جانور) بطورِ نیاز کعبہ (یعنی حدودِ حرم) پہونچا کر قربان کیا جائے گا، یا بطور کفارہ (اس کی قیمت کے مساوی رقم کا) مسکینوں کو (بمقدار صدقۃ الفطر فی مسکین) کھانا کھلا دے (یا غلہ تقسیم کر دے) یا اس کے برابر (یعنی مسکینوں کی تعداد کے مطابق) روزے رکھے، تا کہ اُسے اپنے کئے کی سزا کا مزہ معلوم ہو، جو ہو چکا (یعنی حالتِ احرام میں شکار مارنے کا گناہ ہوا، اور اُس پر فدیہ ادا کر دیا گیا، سمجھ لو) اللہ نے اُسے معاف کر دیا، اور اگر کسی نے دوبارہ ایسا کیا تو اللہ اُس سے انتقام لے گا، اور اللہ زبردست ہے، سزا (دینے) پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (لیکن دوبارہ میں بھی فدیہ واجب ہوگا)

(۹۶) تمہارے لئے (حالتِ احرام میں بھی) بحری شکار اور اُس کا کھانا (خواہ وہ شکار ہو یا مردہ مچھلی) حلال کیا گیا ہے تا کہ تم اور (دوسرے عام بحری) مسافر اس سے فائدہ اُٹھا سکیں (کیونکہ وہاں حالات ایسے ہو سکتے ہیں کہ اس کے بغیر چارہ نہ ہو) اور تم پر حرام کر دیا گیا ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو، لہٰذا اللہ (کی ناراضی) سے ڈرتے رہو جس کے حضور تم جمع کئے جاؤ گے۔

(۹۷) (احرام کی اوپر بیان کی گئی حرمت، کعبہ بیت اللہ الحرام سے اس کی نسبت کی بدولت ہے، لہٰذا اس کی عظمت جانیے) اللہ نے حُرمت والے (مقدس) گھر کعبہ کو لوگوں کے (بالخصوص دینی) قیام وبقاء کا مدار بنایا ہے (کہ نماز میں وہ قبلہ ہے، حج وعمرہ اُسی سے متعلق ہے، اور توحید کا منبع ومحافظ ہے، نیز جب تک کعبہ شریف قائم رہے گا قیامت نہیں آئے گی، قیامت اس وقت آئے گی جب اسے اٹھا لیا جائے گا) اور (ساتھ ہی حکم دیا ہے) حرمت والے مہینوں اور ہدی وقلائد (یعنی حرم لے جائے جانے والے نذر وقربانی کے جانور) کے احترام کا بھی، یہ (بات) اس لئے (بتلا رہے ہیں) تا کہ تم سمجھ لو کہ اللہ وہ سب جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اور (یہی نہیں) اللہ ہر چیز کا (اور اس کے تمام اسرار ورموز کا) پورا علم رکھتا ہے۔

(۹۸) اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے، اور یہ کہ

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے (۹۸)۔ اور رسول کے ذمہ تو بجز تبلیغ کے اور کچھ نہیں، اور اللہ (اس کو بھی) جانتا ہے

وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ

جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور (اس کو بھی) جو کچھ تم چھپاتے ہو (۹۹)۔ آپ کہہ دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوسکتے،

الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ يٰۤاَيُّهَا

گو تجھے ناپاک کی کثرت حیرت میں ڈالتی ہو، سوائے عقل والو! اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ (پوری) فلاح پاجاؤ (۱۰۰)۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ

ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں، اور اگر تم اُنہیں

تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ

دریافت کرتے رہوگے اس زمانہ میں جبکہ قرآن اُتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی، اللہ نے اُن کی بات

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا

سے درگزر کی، اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا حلم والا ہے (۱۰۱)۔ لوگ تم سے پہلے ایسی ہی پوچھ پاچھ کرچکے

كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّ

ہیں، پھر اُن سے منکر ہوہوگئے ہیں (۱۰۲)۔ اللہ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے، نہ سائبہ کو، نہ وصیلہ کو، نہ حامی

لَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ

کو، البتہ جو لوگ کافر ہیں وہی اللہ پر جھوٹ جوڑتے رہتے ہیں، اور اُن میں سے اکثر عقل سے کام ہی نہیں

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

لیتے (۱۰۳)۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے اُس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ،

قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

تو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا، تو کیا چاہے اُن کے بڑے نہ کسی شے کا علم

شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ

رکھتے ہوں اور نہ ہدایت یاب بھی ہوں (۱۰۴)۔ اے ایمان والو! تم اپنی ہی فکر میں لگے رہو، کوئی بھی گمراہ ہوجائے اُس

مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

سے تمہارا کوئی نقصان نہیں، جب کہ تم راہ پر چل رہے ہو، اللہ ہی کی طرف تم سب کی واپسی ہے، سو وہ تمہیں جتلا دے گا

توضیحی ترجمہ

بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔ (اس کے لئے جو اس کی اطاعت کرے)

(۹۹) (اور جہاں تک اطاعت کا سوال ہے وہ ظاہری بھی ہونا چاہئے اور باطنی بھی، کیونکہ) رسولؐ پر سوائے تبلیغ کے کوئی ذمہ داری نہیں ہے (یعنی اُس کے ہاتھ ہدایت، تقسیمِ عذاب وثواب کچھ بھی نہیں ہے) اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو (لہٰذا عمل کرتے وقت اس کا خیال رکھو)

ع ۱۳ / ۷ / ۲

(۱۰۰) (اے رسولؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ ناپاک اور پاک چیزیں برابر نہیں ہوسکتیں، اگرچہ ناپاک کی کثرتِ (قبول) تمہیں لبھایا کرے، تو (ایسے وقت عقلمندی اسی میں ہے) اے عقل والو! کہ اللہ سے ڈر کو ملحوظ رکھو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

(۱۰۱) اے ایمان والو! (احکام وواقعات کے بارے میں) ایسی چیزوں کی بابت سوال نہ کیا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں، (یعنی زیادہ کرید نہ کیا کرو جتنا بتایا جائے اُس پر عمل کیا کرو) اور (یہ بھی سمجھ لو کہ) اگر تم اِن کے بارے میں ایسے وقت سوال کروگے کہ قرآن نازل ہورہا ہے تو وہ تم پر ظاہر کردی جائیں گی (بہر حال اس وقت تمہارے اس طرح کے سوالوں کو) اللہ نے معاف کردیا ہے، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا بڑا بردبار ہے۔

(۱۰۲) تم سے پہلے (بھی) ایک قوم (قومِ یہود) نے ایسے ہی سوالات کئے تھے، پھر اُن (کے جو جوابات دیے گئے اُن) سے منکر ہوگئے۔

۱۰۳) (ایک بات اور، بغیر حکمِ الٰہی کے صرف اپنی رائے یا خواہش سے حلال وحرام تجویز کرلینا بھی بڑا جرم ہے، جیسے) اللہ نے کسی جانور کو نہ بحیرہ بنانا طے کیا ہے، نہ سائبہ، نہ وصیلہ، نہ حامی (یہ سب جانوروں کے نام ہیں جو مشرکینِ عرب کی من گھڑت "شریعت" میں مختلف طریقوں پر بتوں کے نام پر چھوڑے جاتے تھے) لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھا کرتے ہیں، اور اکثر ان میں سے عقل سے کام نہیں لیتے۔

(۱۰۴) اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کلام نازل کیا ہے اُس کی طرف اور رسولؐ کی طرف آؤ تو کہتے ہیں کہ ہمیں کافی ہے وہی جس پر ہم نے باپ دادوں کو پایا، کیا جب بھی؟ جب کہ اُن کے باپ دادے نہ کچھ علم رکھتے ہوں اور نہ ہدایت یاب ہوں۔

(۱۰۵) اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، تمہیں کچھ نقصان نہ پہونچے گا اگر کوئی گمراہ رہا بشرطیکہ تم راہ راست پر رہو، اللہ کی طرف تم سب کی واپسی ہے سو (اس وقت) وہ تمہیں بتلادے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ

جو کچھ تم کرتے رہے تھے (۱۰۵)۔ اے ایمان والو! جب کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے وصیت

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ

کے وقت تمہارے آپس میں گواہ دو شخص تم میں سے معتبر ہوں یا دو گواہ تم میں سے کے علاوہ

مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ

ہوں، جب تم زمین پر سفر کر رہے ہو اور تم پر موت کا واقعہ آ پہونچے، تو اگر تم کو شبہ ہو جائے تو دونوں

الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ

(گواہوں) کو بعد نماز روک رکھو، اور وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اِس کے عوض کوئی نفع نہیں لینا

ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ

چاہتے، خواہ کسی قرابت دار (ہی کے لئے) ہو، اور نہ ہم اللہ کی گواہی چھپائیں گے، ورنہ ہم بے شک

اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا

گنہگار ہوں گے (۱۰۶)۔ پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں (وصی) حق بات دبا گئے تو دو گواہ دوسرے اُن کی

فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ

جگہ اور مقرر ہوں ان لوگوں میں سے جن کا حق دبا ہے (میت کے) قریب تر لوگوں میں سے، اور یہ دونوں

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ

اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی ہے،

اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى

ورنہ بے شک ہم ہی ظالم ٹھہریں گے (۱۰۷)۔ یہ اس کا قریب ترین (طریقہ) ہے کہ لوگ گواہی ٹھیک دیں،

وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

یا اس سے ڈرے رہیں کہ ہماری قسمیں اُن کی قسموں کے بعد اُلٹی پڑیں گی، اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے رہو،

وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ

اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا (۱۰۸)۔ (اُس دن سے ڈرو) جس دن اللہ پیمبروں کو جمع کرے گا پھر

الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

اُن سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا، وہ عرض کریں گے کہ ہم کو علم نہیں، بس آپ ہی خوب جاننے والے

جو تم سب کرتے تھے۔

(۱۰۶) اے ایمان والو! (سنو) جب تم میں سے کسی پر موت (کا وقت) آئے (اور وہ وصیت کرنا چاہے) تو وصیت کے دو دیانت دار گواہ (یا وصی) اپنوں میں کے بنائے، یا اگر تم سفر میں ہو اور وہیں موت کی گھڑی آ پہونچے (وہاں تمہیں اپنے نہ ملیں) تو (پھر) غیروں میں کے دو (گواہ بنا سکتے ہو) پھر (جہاں تک وارثین کے اُن پر اعتماد کا سوال ہے تو اے وارثو!) اگر (اس سلسلہ میں) تمہیں اُن پر شک ہو جائے (اور اُن کے پاس گواہ یا ثبوت نہ ہو) تو (اُن سے قسم لو اس طرح پر کہ) اُن کو نماز کے بعد (مسجد میں) روک لو، اور وہ قسم کھائیں اللہ کی کہ ہم اس گواہی کے بدلے میں کوئی مالی فائدہ نہیں لینا چاہتے (نہ کسی کی بے جا طرف داری کر رہے ہیں) خواہ وہ (ہمارا) قریبی عزیز کیوں نہ ہو، اور نہ ہم کچھ اس سے کچھ چھپا رہے ہیں جس کیلئے اللہ کو درمیان میں ڈال کر ہم کو گواہ بنایا گیا ہے، ہم (اگر ایسا کریں گے تو) اس حالت میں بے شک گنہگاروں میں شمار ہوں گے۔

(۱۰۷) پھر اگر پتہ چلے کہ دونوں (وصی جھوٹی قسم کے) گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں (اور وہ بذریعہ شہادتِ شرعی اپنی سچائی ثابت نہ کر سکیں) تو دوسرے دو اُن کی جگہ پر کھڑے ہوں اُن لوگوں میں سے جن کے حق میں پہلے دو گناہ کے مرتکب ہوئے تھے (یعنی وارثین کی طرف سے) دو قریب ترین عزیز کھڑے ہوں اب یہ قسم کھائیں کہ ہماری شہادت ان پہلے دونوں کے مقابلہ میں زیادہ سچی ہے، اور ہم نے اس (گواہی) میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے، ہم (اگر ایسا کریں گے تو) اس حالت میں سخت ظالم ہوں گے۔

(۱۰۸) اس طریقہ (کے اختیار کرنے) میں اس کی زیادہ امید ہے کہ لوگ (شروع ہی میں) ٹھیک ٹھیک گواہی دیں (مسجد میں ہونے اور کافی لوگوں کی موجودگی کی بنا پر) یا اس ڈر کی بنا پر کہ (جھوٹی گواہی کی صورت میں) ان کی قسمیں لوٹا کر دوسری قسمیں لی جائیں گی، اور اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی قانونی احکام میں بھی نظر محض ضابطہ پر نہ رہے بلکہ خدا کی پکڑ کا خیال رکھا جائے) اور سنو (اور یاد رکھو کہ) اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں بخشتا۔

ع ۱۴ ۸ ۴

(۱۰۹) (قیامت کے اُس دن کا خیال کرو) جب اللہ تمام پیغمبروں کو (مع اُن کی امتوں کے) جمع کرے گا، اور (اُن سے) پوچھے گا کہ تمہیں (اپنی دعوت کا اپنی ان امتوں سے) کیا جواب ملا تھا؟ (یعنی ان کا طرزِ عمل کیا رہا تھا؟) وہ عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں، بے شک صرف آپ ہی کو ہے علم

الْغُيُوبِ ﴿١٠٩﴾ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَ

ہیں چھپی ہوئی باتوں کے (۱۰۹)۔(وہ وقت یاد رکھو) جب اللہ عیسیٰؑ بن مریمؑ سے کہے گا کہ میرا انعام اپنے اوپر

عَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي

اور اپنی والدہ کے اوپر یاد کرو، جب میں نے تمہاری تائید روح القدس (کے واسطہ) سے کی تھی، تم آدمیوں سے

الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ

کلام (ماں کی) گود میں بھی کرتے تھے اور بڑی عمر میں بھی، اور جب کہ میں نے تمہیں کتاب اور حکمت اور توریت

وَالْإِنجِيلَ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ

اور انجیل کی تعلیم دی، اور جب تم مٹی سے پرندہ جیسی ایک شکل میرے حکم سے وجود میں لاتے تھے، پھر تم اُس کے اندر

فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي

پھونک مارتے تھے، تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، اور تم مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ إِذْ

کردیتے تھے، اور جب تم مُردوں کو میرے حکم سے نکال کھڑا کرتے تھے، اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روک

جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا

رکھا جب تم اُن کے پاس روشن (نشانیاں) لے کر آئے تھے، پھر اُن میں سے جو کفر اختیار کئے رہے وہ بولے یہ تو کچھ نہیں

سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٠﴾ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَ

ایک کھلا ہوا جادو ہے (۱۱۰)۔اور (وہ وقت قابلِ ذکر ہے) جب میں نے حواریوں کو حکم دیا کہ ایمان لاؤ مجھ پر اور

بِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ﴿١١١﴾ إِذْ قَالَ

میرے پیمبر پر، تو وہ بولے کہ ہم ایمان لے آئے اور آپ شاہد رہیں کہ ہم (پورے) فرمانبردار ہیں (۱۱۱)۔اور (وہ

الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ

وقت قابلِ ذکر ہے) جب حواریوں نے کہا کہ عیسیٰؑ بن مریمؑ! کیا آپ کا پروردگار قدرت رکھتا ہے کہ ہم پر

عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾

کھانے کا خوان آسمان سے اُتار دے (اس پر عیسیٰؑ نے) کہا کہ اللہ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو (۱۱۲)۔

قَالُوا نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ

وہ لوگ بولے کہ ہم تو (بس) یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں، اور اپنے دلوں کو مطمئن کرلیں، اور یقین کرلیں کہ

توضیحی ترجمہ

غیب کی باتوں کا (ہم دل کی باتیں نہیں جانتے، ہمیں نہیں معلوم کہ ان کے واقعی عقائد کیا تھے جس کا تعلق باطن سے ہے، ہم تو صرف ان کے ظاہری اقوال و اعمال کو جانتے تھے)

وقف لازم

(۱۱۰) (تصور کرو اے عیسائیو! میدانِ حشر کے اُس وقت کا) جب اللہ (اپنے پیغمبر سے) فرمائے گا، اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! یاد کرو اُن انعامات اور احسانات کو جو میں نے تم پر اور تمہاری ماں (مریم) پر کئے، جب میں نے روح القدس سے تمہیں تائید اور تقویت بخشی، تم لوگوں سے (پیغمبرانہ اور معجزانہ) کلام کرتے تھے گہوارے (شیر خوارگی کے ایام) میں بھی (جبکہ بچہ بول نہیں سکتا) اور بڑی عمر میں بھی، اور جب میں نے تمہیں کتاب و حکمت اور (خاص کر) تورات و انجیل کا علم دیا، اور جب تم مٹی سے پرندہ جیسی صورت میرے حکم سے بناتے تھے، پھر اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے جیتا جاگتا پرندہ بن جاتا تھا، اور تم اچھا کردیتے تھے (مادرزاد) اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے، اور تم مُردوں کو (قبروں سے نکال) زندہ کھڑا کردیتے تھے (وہ بھی) میرے حکم سے، اور (وہ واقعہ یاد ہے؟) جب میں نے بنی اسرائیل کو (تمہاری گرفتاری و قتل کی ہر سازش میں کامیابی سے) باز رکھا (اس وقت جب کہ) تم تو آئے تھے اُن کے پاس کھلی نشانیاں (اور روشن معجزے) لے کر لیکن اُن میں سے جو کافر تھے اُنھوں نے کہا تھا کہ یہ سوائے صریح جادو کے اور کچھ نہیں۔

(۱۱۱) اور (اے عیسیٰ! یاد ہے؟) جب میں نے (تمہارے) حواریوں کے دل میں ڈالا کہ ایمان لاؤ مجھ پر اور میرے رسول (عیسیٰ بن مریم) پر تو وہ بول اُٹھے کہ ہم ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرماں بردار ہیں۔

(۱۱۲) اور (اے عیسیٰ! یاد ہے وہ واقعہ بھی؟) جب (ان ہی) حواریوں نے (تم سے) کہا تھا کہ اے مریم کے فرزند عیسیٰ! کیا آپ کا خدا (آپ کی دعا سے خرقِ عادت) ایسا کرسکتا ہے (یعنی کوئی خلافِ حکمت امر اس سے مانع تو نہیں؟) کہ ہمارے لئے آسمان سے مائدہ (کھانے کا خوان) اُتار دے، تو آپ نے کہا تھا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو (یعنی ایسی باتیں نہ کرو جو مومن کے لئے زیبا نہیں)

(۱۱۳) (ان حواریوں نے یہ سن کر) کہا تھا کہ (ہمارا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا کہ آپ کی صداقت یا خدا کی قدرت کا امتحان لیں) ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ (اللہ کے اُتارے ہوئے) اس خوان سے ہم کھائیں، اور (اس کی برکت سے) ہمارے دلوں کو (مزید) اطمینان نصیب ہو اور ہم (اس ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے) جان لیں کہ

صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

آپ ہم سے سچ بولے ہیں، اور ہم اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں (۱۱۳)۔ عیسیٰ بن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے

اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا

پروردگار! ہمارے لئے ایک خوان (طعام) آسمان سے ایسا اُتار دیجئے کہ وہ ہمارے لئے (یعنی) ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں کیلئے

لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

ایک جشن بن جائے، اور آپ کی طرف سے ایک نشان ہو جائے، تو ہمیں عطا کر دیجئے، اور آپ ہی بہترین عطا کرنے والے ہیں (۱۱۴)۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّىْٓ اُعَذِّبُهٗ

اللہ نے فرمایا کہ وہ کھانا ضرور تم پر اُتاروں گا، لیکن پھر جو کوئی تم میں سے کفر اختیار کرے گا اُسے سزا بھی وہ دوں گا کہ وہ سزا

عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

دنیا والوں میں سے کسی کو بھی نہ دوں گا (۱۱۵)۔ اور (وہ وقت بھی قابل یاد رکھنے کے ہے) جب اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن

مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِىْ وَاُمِّىَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ

مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ خدا کے علاوہ مجھے اور میری والدہ کو بھی معبود بنا لو؟ (عیسیٰ) عرض کریں گے کہ پاک

اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِىْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِىْ ۤ بِحَقٍّ ۭ اِنْ كُنْتُ

ہے تو، میرے لئے یہ کسی طرح بھی ممکن نہ تھا کہ میں ایسی بات کہہ دیتا جس کا مجھے کوئی حق ہی نہ تھا، اگر میں نے کہا ہوتا تو یقینا

قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِكَ ۭ

تجھ کو اس کا علم ہوتا، تُو تو جانتا ہی ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، البتہ میں نہیں جانتا جو کچھ تیرے دل میں ہے۔ بے شک تو ہی تو

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِىْ بِهٖٓ اَنِ

ہے پوشیدہ چیزوں کا خوب جاننے والا (۱۱۶)۔ میں نے تو ان سے کچھ بھی نہیں کہا تھا، بجز اس کے جس

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ

کا تو نے مجھ کو حکم دیا تھا یعنی یہ کہ میرے اور اپنے پروردگار اللہ کی پرستش کرو، میں اُن پر گواہ رہا جب تک

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ

اُن کے درمیان رہا، پھر جب تو نے مجھے (دنیا سے) اُٹھا لیا (جب سے) تو ہی اُن پر نگراں ہے، اور

شَىْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

آپ ہر چیز پر گواہ ہیں (۱۱۷)۔ تو انھیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو

توضیحی ترجمہ

آپ نے ہم سے سچ فرمایا تھا، اور پھر ہم اس کی (گویا چشم دید) گواہی دینے والے بن جائیں۔

الربع

(۱۱۴) (اُن کی یہ صفائی سن کر) عیسیٰ بن مریم نے (دعا کیلئے ہاتھ اُٹھا دیے اور) عرض کیا کہ: اے اللہ ہمارے پروردگار! تو ہم پر آسمان سے مائدہ (کھانے کا خوان) نازل فرما جو ہمارے لئے ہم جو اول ہیں اور آخرین (بعد میں آنے والوں) کے لئے سامان جشن ومسرت ہو (یا جس دن وہ اُتارا جائے اس دن کو ہم ملت کے یوم شکر وانبساط کے طور پر منایا کریں) اور جو تیری طرف سے ایک نشانی ہو (تیری قدرت اور میری نبوت کی) اور ہمیں (یہ نعمت اور) رزق عطا فرما ہی دیجئے، اور آپ سب سے بہتر عطا فرمانے والے ہیں۔

ع ۱۵ ۷ ۵

(۱۱۵) اللہ نے فرمایا کہ: میں اس (خوان) کو تمہارے لئے اُتار تو دوں گا لیکن اس کے بعد جو کوئی تم میں سے کفر کرے گا تو اُس کو میں وہ سخت سزا دوں گا جو دنیا میں کسی کو بھی نہ دوں گا۔

(۱۱۶) اور (اُس وقت کا تصور کرو) جب اللہ (اپنے پیغمبر مسیح سے) پوچھے گا کہ اے مریم کے فرزند عیسیٰ! کیا تم نے (اپنی اُمت کے اِن) لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی معبود بنا لینا، تو (عیسیٰ جواب میں) عرض کریں گے کہ پاک ہے تو، میرے لئے سزاوار نہ تھا کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہ تھا، اگر میں نے کہا ہوتا تو یقینا تیرے علم میں ہوتا، تجھے میرے دل کی باتوں کا تک کا علم ہے (میرے دل میں ایسا خیال بھی آیا ہوتا تو تجھے معلوم ہو جاتا) اور مجھے تیرے رازوں کا کوئی علم نہیں (جو میں یہ جان سکوں کہ تو ایسا کیوں معلوم کر رہا ہے) بے شک تو ہی علام الغیوب ہے۔

وقف النبی ﷺ

(۱۱۷) میں نے ان سے بس وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو جو میرا تمہارا (سب کا) پروردگار ہے، میں اُن کا واقف حال تھا جب تک اُن کے درمیان رہا (اُسی کی گواہی دے سکتا ہوں) پھر جب تو نے مجھے اُٹھا لیا تو تو ہی اُن کا نگراں (اور خبر رکھنے والا) تھا، اور تو ہی ہر چیز کا گواہ ہے۔

(۱۱۸) (اب) تو انھیں سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں (اور تیرا فیصلہ حق ہوگا) اور جو معاف فرمائے تو

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ

تو ہی زبردست حکمت والا ہے (۱۱۸)۔ اللہ فرمائے گا آج وہ دن ہے جب سچوں کے کام اُن کا سچ

صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ

آئے گا، اُن کے لئے باغ ہوں گے جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی، اُن میں وہ ہمیشہ ہمیش کو

اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١٩﴾ لِلّٰهِ

رہیں گے، اللہ اُن سے خوش رہا، اور وہ اللہ سے خوش رہے، یہی بڑی کامیابی ہے (۱۱۹)۔ اللہ ہی کی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٢٠﴾

سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ہے اس (سب) کی، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۲۰)۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — خَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ وَمِائَةُ اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ انعام مکّی ہے، اس میں ۱۶۵ | شروع اللہ بے انتہا رحمت کرنے والے بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے | یا ۱۶۶ آیات اور ۲۰ رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ

ہر تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا، اس پر بھی جو

وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

کافر ہیں وہ اپنے پروردگار کے برابر (دوسروں کو) ٹھہرا رہے ہیں (۱)۔ وہ (اللہ) وہی ہے، جس نے تم کو مٹی سے

مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ

پیدا کیا، پھر ایک وقت مقرر کیا، اور متعین وقت اُسی کے علم میں ہے، پھر بھی تم شک رکھتے ہو (۲)۔ اور (وہی) ایک اللہ

تَمْتَرُوْنَ ﴿٢﴾ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ

آسمانوں میں ہے اور زمین میں (بھی) وہ تمہارے پوشیدہ (حال) کو بھی جانتا ہے اور ظاہر (حال) کو بھی اور جو کچھ تم

جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿٣﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ

کرتے رہتے ہو اُسے بھی جانتا ہے (۳)۔ اور جو نشانی بھی اُن کے پاس اُن کے پروردگار کی نشانیوں میں سے آتی ہے،

رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ

وہ اُس سے اعراض کرتے رہتے ہیں (۴)۔ سو اُنھوں نے کلام (حق) کو بھی جھٹلایا جب وہ اُن کے پاس آیا، سو عنقریب

فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ

ہی اُنھیں خبر معلوم ہو جائے گی اُس چیز کی جس کے بارے میں وہ تمسخر کیا کرتے تھے (۵)۔ کیا اُنھوں نے دیکھا نہیں

توضیحی ترجمہ

تو اختیار والا اور حکمت والا ہے (اس لئے تیرا یہ فیصلہ بھی حکیمانہ ہی ہوگا، کوئی اُسے چیلنج نہ کر سکے گا، اپنی اُمت سے نبی کی محبت دیکھئے، اُن کے شرک کی بنا پر معافی کی تو درخواست نہیں کر سکتے تھے تو کس سلیقہ اور ادب سے اپنی بات کہدی)

(۱۱۹) اللہ فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہے کہ سچوں (دنیا میں اعتقاداً وعملاً سچے رہنے والوں) کو اُن کا سچ کام آئے گا (وہ اس کا پھل یوں پائیں گے کہ) اُن کے لئے بہشتی باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اُن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہی ہے (اصل میں) عظیم کامیابی۔

(۱۲۰) (لہٰذا بنیادی عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ بلا شرکتِ غیرے) صرف اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ہے اُس کی بادشاہت، اور وہ ہر چیز پر قادر (مطلق) ہے۔

سورۂ انعام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور تاریکیوں اور نور کو بنایا، پھر (تعجب ہے کہ ان حقائق کو سمجھنے کے بعد) بھی وہ دوسروں کو (خدائی میں) اپنے پروردگار کے برابر قرار دے رہے ہیں۔

(۲) وہ وہی ہے جس نے تم (انسانوں) کو مٹی سے پیدا کیا، پھر (ہر ایک کی موت کا) ایک وقت مقرر کیا، (جس کا علم موت ہوجانے پر سب کو ہوجاتا ہے) اور ایک (دوسرا) مقرر وقت (یعنی تمام مخلوق کی موت کا وقت یعنی قیامت) کا علم صرف اللہ کے پاس ہے پھر (اتنے کھلے ہوئے دلائل کے باوجود) بھی تم (قیامت اور بعث بعد الموت کے بارے میں) شک کرتے ہو۔

(۳) وہی (ایک) اللہ آسمانوں میں بھی (تنہا معبود ہے) اور زمین میں بھی (یعنی زمین وآسمان کے الگ الگ معبود نہیں ہیں) وہ جانتا ہے تمہارے چھپے اور کھلے (حالات) کو، اور واقف ہے اُس کمائی سے جو تم (اچھے وبرے عمل کے ذریعہ) کرتے رہتے ہو۔

(۴) اور (دیکھو ہم اپنے علم سے بتاتے ہیں، تم میں ایسے کافر ومنکر ہیں کہ) جب بھی کوئی نشانی اُن کے پاس اُن کے پروردگار کی طرف سے آتی ہے تو وہ اُس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

(۵) انھوں نے حق (قرآن) کو بھی جھٹلایا جب بھی وہ اُن کے پاس آیا (اور اس نے خبریں دیں) تو عنقریب ہی آجائیں گی وہ خبریں اُن کے پاس (حقیقت بن کر) جن کا وہ مذاق اُڑاتے رہے ہیں۔

(۶) (ہم اُن سے پوچھتے ہیں کہ) کیا انھوں نے دیکھا نہیں

أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن

کہ ہم اُن کے قبل کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جنھیں ہم نے روئے زمین پر وہ قوت دے رکھی تھی جو تمہیں

لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي

نہیں دی ہے ، اور ہم نے اُن پر کثرت سے بارش برسائی ، اور ہم نے اُن کے نیچے ندیاں بہائیں ، پھر ہم

مِن تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا

نے اُنھیں اُن کے گناہوں کے باعث ہلاک کر ڈالا اور ہم نے اُن کے بعد دوسری جماعتوں کو پیدا

آخَرِينَ ﴿٦﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ

کر دیا (۶)۔ اور ہم اگر آپ پر کوئی نوشتہ کاغذ پر (لکھا ہوا) نازل کرتے اور اس کو یہ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے، جب بھی

لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ

جن لوگوں نے کفر اختیار کر رکھا ہے یہی کہتے کہ یہ تو بس ایک کھلا ہوا جادو ہے (۷)۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی فرشتہ

عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ﴿٨﴾ وَ

کیوں نہیں اُتارا گیا، حالانکہ اگر ہم کوئی فرشتہ اُتار دیتے تو قصہ ہی ختم ہو جاتا اور اُن کو ذرا مہلت نہ ملتی (۸)۔ اور اگر ہم اُس کو

لَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ﴿٩﴾

فرشتہ ہی تجویز کرتے تو اس کو بھی آدمی ہی بناتے اور اُن پر (پھر) وہی اشتباہ ڈالتے جس اشتباہ میں وہ اب (پڑے ہوئے) ہیں (۹)۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم

اور آپ سے پہلے بھی پیمبروں کے ساتھ تمسخر کیا گیا، پھر ان لوگوں کو جو اُن (پیمبروں) کی ہنسی اُڑاتے تھے اسی

مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا

(عذاب) نے آگھیرا جس پر وہ تمسخر کیا کرتے تھے (۱۰)۔ آپ کہیے کہ زمین پر چلو پھرو، پھر دیکھ لو کہ تکذیب کرنے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ قُل لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ

والوں کا کیا انجام ہوا (۱۱)۔ آپ کہیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے یہ (سب) کس کی مِلک ہے؟ کہہ دیجیے

قُل لِّلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کہ اللہ ہی کی ہے، اُس نے اپنے اوپر رحمت لازم کر لی ہے، وہ یقیناً تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن، اس باب

لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَهُ

میں کوئی شک نہیں، جن لوگوں نے اپنے کو گھاٹے میں کر رکھا ہے وہ ایمان نہیں لانے کے (۱۲)۔ اور اُسی کی

توضیحی ترجمہ

(جنھوں نے حق کو جھٹلایا) کہ ہم اُن سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں (مثلاً قوم عاد وثمود جن کے ساتھ ہم نے اپنے فضل وکرم کا خصوصی معاملہ کیا تھا) جن کو ہم نے روئے زمین پر وہ قوت اور طاقت دی تھی جو تم کو نہیں دی، اور ہم نے اُن پر آسمان سے خوب بارشیں نازل کیں اور دریاؤں کو مقرر کر دیا کہ اُن کیلئے بہتے رہیں (یعنی اُن کے باغوں اور کھیتوں کو خوب سیراب کریں، جس سے خوش حالی اُن کے قدم چومے) لیکن پھر (جب انھوں نے گناہ کیے تو) ہم نے اُن کو ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر ڈالا، اور اُن کے بعد دوسری نسلیں پیدا کیں (تو سمجھ لو کہ کیا ہم اب ایسا نہیں کر سکتے)

(۷) اور (ان کا حال تو یہ ہے کہ) اگر ہم آپ پر کوئی ایسی کتاب نازل کر دیتے جو کاغذ پر لکھی ہوئی ہوتی، پھر یہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے (تو بھی مانتے نہیں) اور پھر بھی یہی کہتے رہتے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ (یعنی ان کا انکار قلبی وحی کی بنا پر نہیں اسلام سے ضد وعناد کی بنا پر ہے)

(۸) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر کوئی فرشتہ (ان کے روبرو) کیوں نہیں اُتارا گیا، حالانکہ اگر ہم فرشتہ اُتارتے (اُن کے روبرو) تو سارا کام ہی تمام ہو جاتا، (کیونکہ) پھر (اللہ کی سنت کے مطابق) اُن کو کوئی مہلت نہ ملتی۔

(۹) اور اگر ہم فرشتہ ہی کو پیمبر بناتے تو بھی اُسے آدمی ہی کی شکل دیتے (جب ہی تو لوگ اُسے دیکھ سکتے اور اس کی اتباع کر سکتے) اور پھر (اس صورت میں) اُن کو وہی اشکال ہوتا جو اشکال اب وہ کر رہے ہیں۔

(۱۰) اور (اے پیغمبر جان لیجیے کہ) آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا (یعنی ان کے عذاب آخرت سے ڈرانے کا) مذاق اُڑایا گیا ہے، لیکن پھر (ہوا یہ کہ) ان میں سے جن لوگوں نے مذاق اُڑایا تھا ان کو اُسی (عذاب) نے آگھیرا جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

ع ۱۰ ۷

(۱۱) (اے پیغمبر) آپ کہیے (ان کافروں سے کہ) زمین میں چلو پھرو، پھر (خود) دیکھ لو کہ (پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا (بڑی بڑی مہذب و ترقی یافتہ سلطنتوں کے آثار اور مٹے ہوئے کھنڈر، نیز تباہ شدہ قوموں کے حالات تمہیں سب بتا دیں گے، سوچ لو جب جھٹلانے والوں کا یہ حال ہوا تو مذاق اُڑانے والوں کا کیا ہوگا)

(۱۲) پوچھیے (اے پیغمبر! ان سے) کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کی ملکیت ہے (وہ جواب نہ دیں تو خود) بتلایئے، اللہ کی! (اور سنو!) اللہ نے اپنے اوپر رحمت لازم کر لی ہے (اس لئے موقع ہے توبہ کر لو، وہ معاف کر دے گا) البتہ (یاد رکھو) تم سب کو وہ قیامت کے دن ضرور جمع کرے گا، جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں (ہاں اس وقت ان پر کوئی رحم نہ ہوگا) جنھوں نے (جان بوجھ کر) اپنے کو گھاٹے میں ڈال رکھا ہے اور وہ (اس حقیقت پر) ایمان نہیں لاتے۔

مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ

مِلک ہے جو کوئی بھی رات اور دن میں رہتا ہے، اور وہ بڑا سننے والا ہے بڑا جاننے والا ہے (۱۳)۔ آپ کہئے کہ کیا میں اللہ کو

اللّٰهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ

سوا، جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اور وہ (سب کو) کھلاتا ہے (خود) اُس کو کھلایا نہیں جاتا، کسی (اور) کو

قُلْ إِنِّيٓ أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ

کارساز قرار دے لوں، آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام قبول کروں، اور (یہ کہ) تم کہیں

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾ قُلْ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ

مشرکوں میں نہ ہو جانا (۱۴)۔ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے

عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

عذاب سے ڈرتا ہوں (۱۵)۔ جس کسی پر سے وہ (عذاب) اُس روز ہٹا لیا جائے گا اُس پر اللہ نے بڑی رحمت کی،

الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ إِلَّا هُوَ ۚ وَ

اور یہی کھلی کامیابی ہے (۱۶)۔ اور اگر اللہ تجھے کوئی دکھ پہونچائے تو اس کا دور کرنے والا (بھی) کوئی نہیں، بجز

إِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ

(خود) اُسی کے، اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہونچائے تو وہ ہر شئے پر پوری قدرت رکھتا ہے (۱۷) وہ غالب ہے

فَوْقَ عِبَادِهٖ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ

اپنے بندوں کے اوپر اور وہ ہی صاحبِ حکمت ہے بڑا باخبر ہے (۱۸)۔ آپ کہئے کہ شہادت سب سے بڑھ کر کس کی ہے؟

قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيدٌ ۙ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ

کہہ دیجئے کہ اللہ کی کہ وہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے، اور میرے پاس یہ قرآن بہ طور وحی بھیجا گیا ہے کہ میں اس کے

بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللّٰهِ آلِهَةً أُخْرٰى ۚ قُلْ

ذریعہ سے تمہیں ڈراؤں اور اُس کو جسے یہ پہونچے، تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور معبود شریک ہیں، آپ کہہ دیجئے

لَّآ أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّإِنَّنِي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾

کہ میں تو گواہی نہیں دیتا، کہہ دیجئے کہ وہ تو بس ایک ہی معبود ہے اور میں اُس سے بری ہوں جو تم شرک کرتے ہو (۱۹)۔ جن

الَّذِينَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُونَهٗ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَآءَهُمْ ۘ الَّذِينَ

لوگوں کو ہم نے کتاب دے رکھی ہو وہ ان (صاحب) کو پہچانتے ہیں جس طرح اپنے لڑکوں کو پہچانتے ہیں، جن لوگوں نے

توضیحی ترجمہ

(۱۳) اور اُسی کی مِلک ہیں (نیز اُسی کی رحمت کی مرہونِ منت ہیں) وہ (تمام مخلوقات) جو رات اور دن میں (آرام سے) رہتی ہیں، اور وہ بڑا سننے والا ہے (بندوں کی دعاؤں اور ادائے شکر کو) اور بڑا جاننے والا ہے (اُن کے اخلاص اور باطن کو)

(۱۴) (اے رسول!) آپ کہئے کہ کیا میں (اُس) اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو مددگار بناؤں جو (کائنات کی عظیم ترین مخلوقات) آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جو سب کو کھلاتا ہے، کسی سے کھاتا نہیں، آپ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اسلام قبول کرنے والوں میں (ہر اعتبار سے) اول نمبر پر ہوں اور (پھر تمہیں حکم دوں اور بتاؤں کہ دیکھو کہیں) تم مشرکوں میں ہرگز شامل نہ ہو جانا۔

(۱۵) آپ کہہ دیجئے کہ میں (بھی جو کہ اللہ کا رسول ہوں) ڈرتا ہوں بڑے دن کے عذاب سے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں۔ (تو دوسرے کیسے بچ سکتے ہیں اگر وہ نافرمانی کریں اور کسی اور کو معبود بنائیں یا اس کا شریک ٹھہرائیں)

(۱۶) (جنت اور اعلیٰ درجات حاصل کرنا تو بہت اونچا مقام ہے) جس کسی پر سے اُس (بڑے) دن عذاب ہٹا دیا جائے تو (سمجھ لو کہ اللہ نے) اس پر (بڑا) رحم کیا، اور (اصلاً) یہی صریح کامیابی ہے۔

(۱۷) اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہونچائے تو اُس کے سوا کوئی (تکلیف) دور کرنے والا نہیں، اور اگر کوئی خیر (نفع) پہونچائے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۱۸) اور وہ غالب اور صاحبِ اقتدار ہے اپنے بندوں پر، اور وہ حکیم بھی ہے اور پوری طرح باخبر بھی۔ (اس لئے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی یا لاعلمی میں نہیں ہوتا)

(۱۹) آپ پوچھئے کہ (میری رسالت اور قرآن کے برحق ہونے کے باب میں) کس کی شہادت زیادہ معتبر و باوزن ہے؟ (وہ کیا بتائیں گے) آپ (ہی) بتا دیجئے کہ اللہ کی! جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے، اور (سنو) مجھ پر یہ قرآن اس لئے وحی کیا گیا ہے کہ میں تم کو اور ان سب کو جن تک یہ پہونچ سکے اس کے ذریعہ ڈراؤں، کیا (اس کے بعد بھی) تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہیں؟ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو (ایسی) گواہی نہیں دیتا، کہہ دیجئے (صاف صاف) کہ وہ تو صرف ایک ہی معبود ہے، اور میں (اعلان کرتا ہوں کہ) میں اس سے بری (و بیزار) ہوں جو تم شرک کرتے ہو۔

وقف لازم

وقف لازم

(۲۰) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی (یعنی اہل کتاب) وہ (تو) ان (رسول اللہ) کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (لیکن حسد، کبر، تقلید آباء، حب جاہ و مال انہیں ایمان کی اجازت نہیں دیتے) ان لوگوں نے

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

اپنے کو گھاٹے میں کر رکھا ہے وہ ایمان نہیں لانے کے (۲۰)۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو جھوٹ بہتان

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۱ وَيَوْمَ

اللہ پر لگائے یا اس کی نشانیوں کو جھٹلائے، بے شک وہ ظالموں کو فلاح نہیں دیتا (۲۱)۔ اور (وہ دن یاد رکھو) جس دن

نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ

ہم سب کو اکٹھے کریں گے، پھر جو لوگ شرک کرتے رہے اُن سے کہیں گے کہ وہ تمہارے شریک کہاں ہیں جن کے لئے تم

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۲۲ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا

دعویٰ کیا کرتے تھے؟ (۲۲)۔ پھر اس کا انجام اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگا کہ وہ یوں کہیں گے کہ قسم اللہ پروردگار کی کہ ہم

مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝۲۳ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

مشرک نہ تھے (۲۳)۔ دیکھ تو یہ کیسا اپنے متعلق جھوٹ بول گئے اور ان سے وہ (سب) چیزیں ضائع ہو گئیں جنھیں یہ گڑھا

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۴ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى

کرتے تھے (۲۴)۔ اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے اُن کے دلوں پر پردے ڈال

قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ

دیے ہیں کہ وہ اس کو نہ سمجھیں اور اُن کے کانوں میں بوجھ ہے، اور اگر وہ ساری (کی ساری) نشانیاں دیکھ لیں (جب بھی)

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

اُن پر ایمان نہ لائیں، یہاں تک کہ یہ جب بھی آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے جھگڑتے ہیں، جنھوں نے کفر اختیار کر رکھا

كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۵ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ

ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ تو نری اگلوں کی خرافات ہیں (۲۵)۔ اور یہ اس سے (دوسروں کو) روکتے ہیں اور (خود بھی) اس سے

يَنْئَوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۶ وَلَوْ

الگ رہتے ہیں اور یہ لوگ (کسی اور کو نہیں) اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں، اور (اس کی) خبر بھی نہیں رکھتے (۲۶)۔ اور اگر آپ

تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ

ان کو اس وقت دیکھیں جب یہ دوزخ پر کھڑے کئے جائیں گے، اور کہیں گے کہ کاش ہم پھر واپس بھیج دیے جائیں تو ہم اپنے رب

رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۷ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ

کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں (۲۷)۔ ہاں اب اُن پر وہ چیز کھل پڑی ہے جسے چھپایا کرتے تھے

توضیحی ترجمہ

لپنے لئے گھاٹے کا سودا طے کر رکھا ہے سو وہ ایمان نہیں لاتے۔

(۲۱) اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اللہ کی آیات کو جھٹلائے؟ یہ طے ہے کہ ظالمین (مجرمین) کامیاب نہیں ہوں گے۔

(۲۲) اور اُس دن (کو یاد رکھو جب) ہم جمع کریں گے سب کو پھر ہم پوچھیں گے اُن سے جنھوں نے شرک کیا ہوگا کہ کہاں ہیں تمہارے وہ (اللہ کی خدائی کے) شریک جن کے لئے تم (شرکت کا) دعویٰ کیا کرتے تھے؟۔

(۲۳) پھر (اس وقت) اُن کے پاس اس کے سوا کوئی عذر و جواب نہ ہوگا کہ وہ کہیں گے کہ اللہ کی قسم! جو ہمارا رب ہے ہم تو مشرک نہ تھے۔

(۲۴) دیکھو، انھوں نے اپنے بارے میں کیسا (صاف) جھوٹ بولا، اور (کیسے) غائب ہو گئے وہ (معبود) ان کی مدد سے جو انھوں نے جھوٹ موٹ تراش رکھے تھے۔ (اس کا وقوع ایسا یقینی ہے کہ اس کے لئے ماضی کا صیغہ اختیار کیا گیا)

(۲۵) ان لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو آپ کی بات (بظاہر) کان لگا کر سنتے ہیں اور (چونکہ اُن کا مقصد طلب ہدایت نہیں ہوتا اس لئے) ہم نے اُن کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں (اس بات سے) کہ وہ سمجھ سکیں، اور اُن کے کانوں میں ڈاٹ (لگا دی) ہے، اور (اُن کا معاملہ یہ ہے کہ) اگر وہ ساری نشانیاں (ایک ایک کر کے) دیکھ لیں تو بھی وہ اُن پر ایمان نہیں لانے کے، یہاں تک کہ جب یہ آتے ہیں آپ کے پاس تو آپ سے لڑتے جھگڑتے (اور بحث مباحثہ کرتے) ہیں، اور کافر تو (یہاں تک) کہہ جاتے ہیں کہ یہ (قرآن) کچھ نہیں ہے سوائے پچھلے لوگوں کی داستانوں کے۔

(۲۶) اور وہ اس (قرآن) سے روکتے ہیں (دوسروں کو) اور (خود بھی) اس سے دور رہتے ہیں، اور (اس طرح) وہ (اصلاً) اپنی جانوں کو ہی ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور وہ اس کا احساس بھی نہیں رکھتے۔

(۲۷) اگر آپ اُن کو اُس وقت دیکھیں (تو آپ کے سامنے ساری حقیقت آجائے گی) جب وہ دوزخ پر کھڑے کئے جائیں گے تو کہیں گے کہ کاش ہمیں واپس (دنیا میں) بھیج دیا جائے تا کہ (اس بار) ہم اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں، اور ہم ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔

(۲۸) (ایسا نہیں ہے کہ اُن کی یہ آرزو واقعی سچی ہو گی) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ چیز سامنے آ گئی ہے جس کو وہ چھپایا کرتے تھے

ع ۲ / ۸

مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾

اس کے قبل اور اگر یہ واپس بھیج دیئے جائیں جب بھی یہ پھر وہی کریں گے جس سے یہ روکے گئے تھے اور یہ یقیناً (بالکل) جھوٹے ہیں (۲۸)۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ

اور کہتے ہیں کہ زندگی تو بس ہماری اسی دنیا کی زندگی ہے، اور ہم زندہ اُٹھائے جانے والے نہیں (۲۹)۔ اور اگر آپ اُس وقت دیکھتے ہوں

تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ

جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے، اور وہ ان سے ارشاد کرے گا کہ کیا یہ (قیامت) امر واقعی نہیں؟ یہ کہیں گے

رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

بےشک ہے، قسم ہے ہمیں اپنے پروردگار کی، وہ ارشاد کرے گا اچھا تو عذاب چکھو اس کفر کے بدلہ میں جو تم کیا کرتے تھے (۳۰)۔ یقیناً

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا

وہ لوگ گھاٹے میں آگئے جنھوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا، یہاں تک کہ جب وہ (مقرر) گھڑی اُن پر یک بیک آپہونچے گی تو بول

عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا

اُٹھیں گے ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو ہم اس کے بارے میں کرتے رہے، اس حال میں کہ وہ اپنے گناہ اپنی پشتوں پر لادے

سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ

ہوں گے کیسی بُری ہے وہ چیز جسے وہ لادے ہوں گے (۳۱)۔ اور دنیوی زندگی تو کچھ بھی نہیں بجز کھیل تماشہ کے، اور تقویٰ رکھنے

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ

والوں کے حق میں یقیناً آخرت کا گھر کہیں بہتر ہے، تو کیا تم عقل سے کام ہی نہیں لیتے؟ (۳۲) بےشک ہمیں خوب معلوم ہے کہ

الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

یہ جو کچھ کہتے ہیں وہ آپ کو رنج پہونچاتا ہے، تو یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ (یہ) ظالم تو اللہ کی نشانیوں ہی سے

يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا

انکار (ہٹ دھرمی سے) کررہے ہیں (۳۳)۔ اور آپ سے قبل پیغمبر خوب جھٹلائے جاچکے ہیں، سو انھوں نے اس پر

كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ

صبر کیا کہ اُن کی تکذیب کی گئی اور انھیں ایذاء دی گئی یہاں تک کہ انھیں ہماری نصرت آپہونچی اور اللہ کی باتوں کو

وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ

کوئی بدل نہیں سکتا اور پیمبروں کے کچھ قصے تو آپ کو پہونچ ہی چکے ہیں (۳۴)۔ اور آپ پر اگر گراں گزرتا ہے

توضیحی ترجمہ

اس سے پہلے (اس لئے مجبوراً عرض کریں گے) اور اگر انھیں دنیا میں دوبارہ بھیج (بھی) دیا جائے تو یہ پھر وہی کریں گے جس سے انھیں روکا گیا تھا اور یقیناً یہ (پکّے) جھوٹے ہیں۔

(۲۹) اور (یہ) کہتے ہیں کہ (اور کوئی زندگی نہیں) صرف یہ (ایک) ہی دنیا کی زندگی ہے (جس میں ہم ہیں) اور ہم (مرکر دوبارہ) اُٹھائے جانے والے نہیں۔ (یعنی ہم آخرت کی زندگی کا یقین نہیں رکھتے)

(۳۰) اور اگر آپ دیکھ لیں (وہ نظارہ تو آپ کو عجیب منظر نظر آئے) جب یہ اپنے رب کے حضور میں کھڑے کئے جائیں گے تو وہ ارشاد فرمائے گا کہ (بولو) کیا یہ (دوسری زندگی) حق نہیں ہے؟ یہ کہیں گے کہ پروردگار کی قسم! بے شک ہے، ارشاد فرمائے گا کہ لو، تو پھر چکھو عذاب کا مزہ کیونکہ تم کفر (یعنی اس کا انکار) کیا کرتے تھے۔

۳ ع ۹

(۳۱) حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ بڑے ہی خسارے میں ہیں جنھوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا ہے (اور کبھی قیامت کو تسلیم نہیں کیا) یہاں تک کہ جب وہ اچانک آن پہونچے گی تو (اس وقت) کہیں گے کہ ہائے افسوس! کیسی کوتاہی ہم نے اس بارے میں کی، اور وہ (اس کو نہ ماننے کی بنا پر) اپنی پیٹھوں پر (بکثرت) گناہوں کا بوجھ لادے ہوں گے، خبردار! (اچھی طرح سن لو!) بہت ہی بری ہوگی وہ چیز جو وہ لادے ہوں گے۔

(۳۲) اور (رہی) دنیوی زندگی (وہ) تو ایک کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں، اور (یقین مانو) آخرت کا گھر اُن کے لئے کہیں بہتر ہے جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں، تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے (جو فکر آخرت چھوڑ کر دنیا میں منہمک ہو)

(۳۳) (اے رسول!) ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں اُس سے آپ کو رنج پہونچتا ہے (دیکھئے اصلاً) یہ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں ہی کا انکار کرتے ہیں۔

(۳۴) اور (جہاں تک جھٹلانے کی بات ہے تو) آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے، اور انھیں تکلیفیں دی گئی ہیں، انھوں نے اُن پر صبر کیا، یہاں تک کہ ہماری مدد اُن کو پہونچ گئی، اور کوئی نہیں ہے جو اللہ کی باتوں کو بدل سکے (یعنی آج بھی اُس کا قانون وہی ہے) اور (پچھلے) رسولوں کے کچھ واقعات آپ کو پہونچ ہی چکے ہیں۔ (جو ہماری بات کی تصدیق کرتے ہیں اور آپ کے لئے تسلّی کا بھی باعث ہوں گے)

(۳۵) اور اگر آپ کو بہت بھاری معلوم ہو رہا ہے

إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا

اُن کا اعراض تو اگر آپ کے بس میں ہو کہ زمین (میں جانے) کے لئے کوئی سرنگ یا آسمان (پر جانے) کے لئے کوئی زینہ

فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ

ڈھونڈ لیں تو ضرور کوئی نشان اُن کے لئے لے آئیں، اور اگر اللہ چاہتا تو اُن (سب) کو ہدایت پر جمع کر دیتا، تو آپ

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ

نادانوں میں سے نہ ہو جائیے (۳۵)۔ قبول تو بس وہی لوگ کرتے ہیں جو سنتے ہیں، اور مُردوں کو اللہ لا کھڑا کرے گا، پھر وہ

وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ

اُسی کی طرف واپس لائے جائیں گے (۳۶)۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ان (صاحب) پر کوئی معجزہ ان کے پروردگار کی طرف

عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنَزِّلَ آيَةً وَ

سے کیوں نہ اُتارا گیا، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ بے شک قادر ہے (ایسا) معجزہ اُتارنے پر، لیکن ان میں سے زیادہ تر (ایسے

لَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ

ہیں جو خود ہی) علم نہیں رکھتے (۳۷)۔ اور جو بھی جانور زمین پر چلنے والا ہے اور جو بھی پرندا اپنے دونوں بازوؤں سے

يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ

اُڑنے والا ہے، وہ سب تمہارے ہی طرح کے گروہ ہیں، ہم نے اپنے رجسٹر میں کوئی چیز نہیں چھوڑ رکھی ہے، پھر یہ

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ

(سب) اپنے پروردگار کے پاس جمع کئے جائیں گے (۳۸)۔ اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں، وہ بہرے

فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ

اور گونگے ہی (طرح طرح کی) تاریکیوں میں (گرفتار) اللہ جسے چاہے بے راہ کر دے اور جسے چاہے سیدھی راہ پر

مُسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ

لگا دے (۳۹)۔ آپ کہئے کہ اچھا یہ بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آپڑے یا (قیامت کی) گھڑی آپڑے تو کیا اللہ کے سوا کسی

أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ

اور کو پکارو گے؟ (بتاؤ) اگر سچے ہو (۴۰)۔ نہیں بلکہ خاص اُسی کو پکارو گے، پھر جس (مصیبت کے ہٹانے) کے لئے اُسے

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ

پکارتے ہو وہ چاہے تو اُسے دور بھی کر دے اور تم ان سب کو بھول بھال بھی جاؤ جنھیں تم شریک ٹھہراتے ہو (۴۱)۔ اور بلاشبہ

توضیحی ترجمہ

ان کا منہ موڑے رہنا تو اگر آپ کے بس میں ہو تو زمین میں جانے کے لئے کوئی سرنگ یا آسمان میں چڑھنے کے لئے کوئی سیڑھی تلاش کر لیں اور پھر لے آئیں اُن کی خاطر (اُن کا مطلوبہ) معجزہ (مانیں گے یہ پھر بھی نہیں) اور (سنئے!) اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا (انسان کو دنیا میں بھیجنے کا بنیادی مقصد تو امتحان ہے، جس کا تقاضا ہے کہ انسان زور زبردستی سے نہیں، اپنی سمجھ سے کام لے کر، اور غور و فکر کر کے اپنی مرضی سے توحید، رسالت و آخرت پر ایمان لائے) لہٰذا آپ (اُن کے لئے معجزہ کی فرمائش کر کے) نادانوں میں شامل نہ ہوں۔

(۳۶) (آپ کی خواہش ہے کہ وہ بات مان لیں جبکہ) قبول تو وہی کرتے ہیں جو (طالب حق بن کر) سنتے ہیں (وہ تو قلبی اور روحانی حیثیت سے مُردوں کی طرح ہیں) اور مُردوں کو (جو سنتے سمجھتے نہیں) اللہ (زندہ کر کے) اُٹھائے گا، پھر وہ اُسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

(۳۷) کہتے ہیں کہ (اگر یہ نبی ہیں تو) ان پر (ہمارے فرمائشی معجزات میں سے) کوئی معجزہ ان کے پروردگار کی طرف سے کیوں نہیں نازل کیا جاتا، آپ (اے رسول) بتا دیں کہ اللہ بے شک اس پر قادر ہے کہ (ان کا مطلوبہ) کوئی معجزہ ان پر نازل فرما دے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ پھر اگر یہ نہ مانے تو اس کا انجام کیا ہوگا، اور جس کی وجہ سے اللہ کی مشیئت اس کے خلاف ہے)

(۳۸) اور (سنو! انسان ہی نہیں) زمین پر چلنے والے جو جانور ہیں، اور جو اپنے دونوں بازوؤں سے اُڑنے والے پرند ہیں وہ بھی تمہاری طرح ایک امت ہیں، ہم نے اپنے رجسٹر (لوح محفوظ) میں کوئی چیز نہیں چھوڑی (ہر چیز کا ریکارڈ رکھا ہے) پھر سب اپنے رب کے پاس (حساب دہی کے لئے) جمع ہوں گے۔ (تو اُس ریکارڈ کے مطابق حساب لیا جائے گا اس لئے کوئی بچ نہ سکے گا)

(۳۹) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے وہ بہرے اور گونگے ہو چکے ہیں اندھیروں میں بھٹکتے (انھوں نے تو ذرائع ہدایت کو اپنے لئے مسدود کر لیا ہے اور گمراہی کو اپنا لیا ہے اب) اللہ (کے اختیار میں ہے) جسے چاہے گمراہ رہنے دے اور جسے چاہے سیدھی راہ پر لگا دے۔

(۴۰) آپ (ان کافروں سے) پوچھئے کہ بتاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا قیامت ہی آجائے تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کو (مدد کے لئے) پکارو گے؟ (سچ سچ بتاؤ) اگر تم سچے ہو۔

(۴۱) (نہیں) بلکہ (ایسی صورت میں) تم صرف اُسی (اللہ) کو پکارتے ہو پھر (یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ تمہاری مصیبت دور کر دیتا ہے، بلکہ) اگر چاہتا ہے تو دور کرتا ہے (پھر بھی یہ تمہاری فطرت ہے کہ تم اُسی کو پکارتے ہو) اور اُن کو بھول جاتے ہو جن کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہو۔ (۴۲) اور بلاشبہ

أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ

ہم نے آپ سے قبل (اور بھی) اُمتوں کی طرف (پیمبر) بھیجے، پھر ہم نے اُنھیں تنگدستی اور تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ

يَتَضَرَّعُونَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ

ڈھیلے پڑجائیں (۴۲)۔ سوجب اُنھیں ہماری طرف سے سزا پہونچی تو وہ کیوں نہ ڈھیلے پڑگئے، بلکہ اُن کے دل تو (ویسے

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ

ہی) سخت رہے، اور جو کچھ وہ کرتے رہے شیطان اُسے اُن کی نظر میں خوشنما کرکے دکھاتا رہا (۴۳)۔ پھر جب وہ اُس چیز

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا

کو جس کی اُنھیں نصیحت کی جاتی تھی بھلائے رہے تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ جب وہ

أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ

اُس پر جو اُنھیں ملا تھا، اِترا گئے تو ہم نے اُن کو دفعۃً پکڑ لیا، اور وہ دھک سے رہ گئے (۴۴)۔ اس طرح جڑ کاٹ دی اُن

ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٥﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ

لوگوں کی جو ظلم کرتے تھے، اور ساری حمد اللہ سارے جہانوں کے پروردگار ہی کے لئے ہے (۴۵)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اچھا یہ تو

سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ

بتلاؤ کہ اگر اللہ تمہاری شنوائی اور تمہاری بینائی سلب کرلے اور تمہارے دلوں پر مُہر کردے، تو بجز اللہ کے اور کون معبود ہے جو یہ (چیزیں)

يَأْتِيكُم بِهِ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿٤٦﴾

تمھیں دیدے؟ آپ دیکھئے ہم کس کس طرح دلائل (توحید) بیان کرتے ہیں اور پھر بھی یہ بے رُخی کئے ہوئے ہیں (۴۶)۔

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ

آپ کہہ دیجئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے اوپر اللہ کا عذاب اچانک یا خبرداری میں آپڑے تو کیا بجز

يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا

ظالموں کے کوئی اور بھی ہلاک کیا جائے گا (۴۷)۔ اور ہم پیمبروں کو تو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے

مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

ہی کی حیثیت سے بھیجتے ہیں، تو جو کوئی بھی ایمان لے آئے اور اپنی درستی کرلے، تو اُن لوگوں کے لئے نہ کوئی

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ

اندیشہ ہے اور نہ یہ لوگ غمگین ہوں گے (۴۸)۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اُنھیں کو عذاب لگے گا

توضیحی ترجمہ

(اے پیغمبر!) ہم نے آپ سے پہلے (بھی) بہت سی قوموں کے پاس (اپنے پیمبر) بھیجے (ان کی ہدایت کے لئے) پھر ہم نے اُن کو مالی مصائب اور جسمانی مصائب میں بھی مبتلا کیا تاکہ (اُن کی اکڑ ختم ہو اور) وہ عاجزی، انابت ور جوع کا شیوہ اپنائیں۔

(۴۳) پھر (جانتے ہو) ایسا کیوں نہیں ہوا کہ جب اُن کے پاس ہماری طرف سے سزا پہونچی تو وہ عاجزی کا رویہ اختیار کرتے، بلکہ اُن کے دل (تو) سخت ہی رہے (کیونکہ اُنھوں نے اپنے دلوں کو زنگ آلود کرلیا تھا) اور شیطان اُن کے اعمال انھیں آراستہ کرکے دکھاتا رہا تھا۔

(۴۴) پھر جب وہ لوگ اُن چیزوں کو بھولے رہے، جن کی اُن کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے اُن پر ہر چیز (یعنی ہر نعمت) کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ وہ اُس پر کہ جو کچھ اُن کو ملا تھا (مگن ہوگئے اور) اِترانے لگے تو اچانک ہم نے اُنھیں پکڑ لیا تو وہ بالکل مایوس ہوکر رہ گئے۔

(۴۵) تو اس طرح کاٹ دی گئی اُن کی جڑ جو ظلم کیا کرتے تھے (اپنے پر بھی اور نظام کائنات پر بھی) اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۴۶) (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ بتاؤ اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں تم سے چھین لے اور تمہارے دلوں پر مُہر لگا دے، تو اللہ کے سوا کوئی ہے معبود؟ جو تمھیں یہ چیزیں لاکر دیدے، دیکھئے ہم کیسے کیسے (مختلف طریقوں سے) دلائلِ (توحید) بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ اعراض کرتے ہیں۔

(۴۷) آپ کہہ دیجئے کہ (تم کیا سمجھتے ہو) ذرا بتاؤ کہ اگر اللہ کا عذاب آجائے (خواہ) اچانک یا اعلانیہ تو کیا ظالموں (یعنی کافروں، کیونکہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ظلم کفر اور شرک ہی ہے) کے علاوہ کسی اور کو ہلاک کیا جائے گا؟ (یعنی اصلاً معذب تو یہی ہوں گے)

(۴۸) اور ہم پیغمبروں کو (اطاعت گزاری پر) بشارت دینے والے اور (نافرمانی پر اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والے ہی کی حیثیت سے بھیجتے ہیں، لہٰذا جو ایمان لے آئے اور اپنی اصلاح کرلے تو (اُس کے لئے اور) ایسے تمام لوگوں کے لئے (قیامت کے دن) نہ کوئی خوف ہوگا (عذاب وسزا کا) اور نہ کوئی رنج ہوگا۔ (دنیوی زندگی کے چھوٹنے کا)

(۴۹) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اُن کو عذاب پہونچ کر رہے گا

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ

اس لئے کہ وہ (عبودیت سے) تجاوز کر جاتے ہیں (۴۹)۔ آپ کہد یجئے کہ میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ

وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى

کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں، اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو بس اُس وحی کی پیروی کرتا

اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَ

ہوں جو میرے پاس آتی ہے، آپ کہئے کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہو سکتے ہیں؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے (۵۰)۔ اور

اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ

آپ اس (وحی شدہ قرآن) کے ذریعہ سے اُنھیں ڈرایئے جو اندیشہ رکھتے ہیں اِس امر کا کہ وہ اپنے پروردگار کے پاس جمع

مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ

کئے جائیں گے اس حال میں کہ اُن کے حق میں کوئی مددگار نہ ہوگا نہ کوئی شفیع، شاید کہ وہ ڈرنے لگیں (۵۱)۔ اور ان لوگوں کو

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ

نہ نکالئے جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں خاص اُسی کی رضا کا قصد کرتے ہوئے، آپ کے ذمہ اُن کا ذرا سا

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

حساب نہیں، اور نہ اُن کے ذمہ آپ کا ذرا بھی حساب ہے، جس سے آپ اُنھیں نکالنے لگیں اور جس سے آپ کا شمار

فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

بے انصافوں میں ہو جائے (۵۲)۔ اور اسی طرح ہم نے اُن میں سے ایک کو دوسرے کے ذریعہ سے آزمائش میں ڈال رکھا

لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ

ہے، جس سے یہ لوگ کہیں گے کہ کیا یہی لوگ ہمارے درمیان میں سے ہیں جن پر اللہ نے اپنا فضل فرمایا، کیا اللہ شکر گزاروں

بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ

سے خوب واقف نہیں (۵۳)۔ اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ

عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

کہد یجئے کہ تم پر سلامتی ہو، تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم کر رکھی ہے، بے شک تم میں سے جو کوئی نادانی سے

سُوْۗءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾

بُرائی کر بیٹھے پھر وہ اُس کے بعد توبہ کرلے اور (اپنی حالت) درست کرلے تو وہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے (۵۴)۔

ع ۵ ۹ ۱۱

کیونکہ (اس طرح) وہ نافرمانی (اور حکم عدولی) کرتے ہیں۔

(۵۰) (اے پیغمبر!) کہد یجئے کہ میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس (یعنی میری قدرت میں) اللہ کے خزانے ہیں (جو میں ہر طرح کی تمہاری فرمائش پوری کردوں) اور نہ میں غیب کا (پورا) علم رکھتا ہوں، اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (یعنی میں نے ان میں سے کوئی بھی دعویٰ نہیں کیا) میں تو صرف اُس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس آتی ہے (یعنی میرا ہر قدم وحی الٰہی ہی کی روشنی میں اُٹھتا ہے، تو یقیناً یہ فضیلت تو مجھے ضرور حاصل ہے) آپ پوچھئے (ان سے) کہ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتا ہے؟ کیا تم لوگ (اس پر) غور نہیں کرتے؟ (جو اتنی موٹی سی بات سمجھ میں آجائے کہ کہیں نورِ وحی سے منوّر اور فیضانِ نور سے محروم دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟)

(۵۱) اور (اے پیغمبر) آپ ڈرایئے اس (وحی شدہ قرآن) کے ذریعہ اُنھیں جو اس سے ڈرتے ہیں کہ اللہ کے پاس جمع کئے جائیں گے (یعنی جو حشر و نشر پر یقین رکھتے ہیں، کیونکہ جو اس پر یقین نہیں رکھتے اُن کو ڈرانے کا کوئی فائدہ نہیں) کہ (وہاں) اللہ کے سوا نہ کوئی یار و مددگار ہوگا نہ کوئی سفارشی، تاکہ وہ لوگ تقویٰ اختیار کرلیں۔

(۵۲) اور (اے پیغمبر!) آپ اُن (غریب اور کم حیثیت) لوگوں کو (کافر سرداروں کی فرمائش پر اپنی مجلس سے) نہ نکالئے گا جو اپنے پروردگار کو صبح و شام صرف اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے پکارتے رہتے ہیں (یعنی رات دن اُس کی عبادت میں اخلاص کے ساتھ مشغول رہتے ہیں) نہ آپ کے ذمہ اُن کا کچھ حساب ہے نہ اُن کے ذمہ آپ کا کوئی حساب کہ جس کو بنیاد بنا کر آپ اُنھیں نکال دیں (اور) پھر آپ ظالموں میں سے ہو جائیں۔

(۵۳) اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض (یعنی خوش حال کافروں کو بدحال مومنوں) کے ذریعہ آزمائش میں مبتلا کیا ہے، جس سے کہ یہ لوگ (ان کے بارے میں) کہیں کہ کیا یہی (کمتر و بدحال) لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہم میں سے اپنے احسان (و فضل) کے لئے چنا ہے؟ (انہیں یہ جملہ کہنے سے پہلے سوچنا چاہئے کہ) کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ اپنے شکر گزار بندوں کی بابت زیادہ جاننے والا (اور پہچاننے والا) ہے؟

(۵۴) اور (سنئے، اے پیغمبرؐ!) جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ اُن سے کہئے: سلامتی ہو تم پر، (ایک خوشخبری سنو!) تمہارے رب نے اپنے ذمہ مہربانی اور رحمت کا یہ معاملہ کرنا لازم کر لیا ہے کہ اگر کوئی تم میں سے نادانی اور جہالت سے کوئی بُرا کام کر بیٹھے، پھر اُس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ (معاف فرمادے گا کیونکہ وہ) بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾

اور اسی طرح ہم کھول کر بیان کرتے رہتے ہیں نشانیوں کو تاکہ مجرموں کا طریقہ واضح ہو کر رہے (۵۵)۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ

آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اِس سے منع کیا گیا ہے کہ میں اُن کی عبادت کروں جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے رہتے ہو، آپ کہہ دیجئے

لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

کہ میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کروں گا ورنہ میں بھی بے راہ ہو جاؤں گا اور راہ پر چلنے والوں میں نہ رہوں گا (۵۶)۔

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا

آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس تو دلیل ہے میرے پروردگار کی طرف سے اور تم اُسی کو جھٹلاتے ہو، جس چیز کا تم

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ

تقاضہ کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں، حکم (تو اور کسی کا) نہیں بجز اللہ کے، وہی حق کو بتلاتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ

الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ

کرنے والا ہے (۵۷)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کا تم تقاضا کر رہے ہو تو (اب تک) میرے

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

تمہارے درمیان قصہ فیصل ہو چکا ہوتا، اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو (۵۸)۔ اور اُس کے پاس ہی غیب کے خزانے ہیں،

لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

بجز اُس کے اُنھیں کوئی نہیں جانتا، اور وہی جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے، اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر یہ کہ وہ اُسے

اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ

جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز مگر (یہ کہ یہ سب) روشن کتاب میں

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ

(موجود) ہیں (۵۹)۔ اور وہی ہے جو رات میں تمہیں وفات دے دیتا ہے، اور جو کچھ تم دن میں کرتے رہتے

بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ

ہو اُسے جانتا ہے، پھر تمہیں اُس سے جگا اُٹھاتا ہے کہ میعاد معیّن تمام کر دی جائے، پھر اُسی کی طرف تمہاری

ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ

واپسی ہے پھر وہ بتا دے گا جو تم کرتے رہتے ہو (۶۰)۔ اور وہ غالب ہے اپنے بندوں کے اوپر اور

توضیحی ترجمہ

(۵۵) اور اسی طرح ہم کھول کر بیان کرتے ہیں اپنی آیتوں اور دلیلوں کو (تاکہ سیدھا راستہ بھی واضح ہو جائے اور) تاکہ مجرمین کا طریقہ بھی کھل کر سامنے آجائے۔

(۵۶) (اے پیغمبرؐ!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ: مجھے اُن کی عبادت سے منع کیا گیا ہے جنھیں تم (خدا) پکارتے ہو (آپ یہ بھی) کہہ دیجئے کہ: میں تمہاری خواہشات پر نہیں چل سکتا، ورنہ میں گمراہ ہو جاؤں گا اور (پھر) میرا شمار ہدایت یافتہ لوگوں میں نہیں ہوگا۔

(۵۷) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تو اپنے رب کی طرف سے (واضح اور پختہ) دلیل مل چکی ہے، اور تم نے اُس (بڑی دلیل) کو جھٹلا دیا ہے (اور) جس (عذاب) کی تم جلد بازی کر رہے ہو (یعنی کہتے ہو کہ سچے ہو تو ہم پر عذابِ الٰہی لا کر دکھلاؤ) وہ میرے بس میں نہیں، حکم تو بس اللہ کا چلتا ہے، وہ حق (اور واقعی) بات بیان کر دیتا ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (کہ کون سا امر کس کیلئے کب مناسب ہے)

(۵۸) (اے رسولؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ: اگر وہ (بات) میرے بس میں ہوتی جس کی تم جلدی کر رہے ہو (اور تقاضے پر تقاضے کر رہے ہو) تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ (کب کا) ہو چکا ہوتا، اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے (لیکن فیصلہ اپنی حکمت کے مطابق مناسب وقت پر مناسب حال کرے گا)

(۵۹) اور اُسی (اللہ) کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کے بارے میں اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہی (اللہ) جانتا ہے جو کچھ خشکی اور (جو کچھ) سمندر میں ہے، اور (درخت کا) کوئی پتہ نہیں گرتا اس کے علم کے بغیر، اور زمین کی تاریکیوں (وگہرائیوں تک) میں کوئی دانہ یا کوئی تر یا خشک چیز ایسی نہیں ہے جو اُس کی کتاب مبین میں (درج) نہ ہو۔

(۶۰) اور وہی (اللہ) ہے جو رات کے وقت (جب تم عموماً سوتے ہو) تمہیں (ایک گونہ) موت (نیند کی شکل میں) دے دیتا ہے (یعنی تمہارے احساس وادراک کو معطل یا یوں کہیں کہ تمہارے شعور کو باطل کر دیتا ہے) اور جانتا ہے جو کچھ تم نے دن بھر میں (یعنی بیداری میں) کیا ہوتا ہے، پھر تمہیں اُٹھاتا ہے اُس (نئے دن) میں (یہ رات میں موت دینا اور دن میں حیات دینا اس لئے ہے) تاکہ (زندگی کی) متعین مقدار پوری ہو جائے (اس مثال سے جو روز تم پر پیش آتی ہے سمجھ لو، کیوں کہ ایک دن آخر کار) پھر اُسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے، اُس وقت وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم (اپنی دنیوی زندگی میں) کیا کرتے تھے۔

(۶۱) اور وہ (اللہ) اپنے بندوں پر غالب ہے اور

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۗ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ

وہ تمہارے اوپر نگراں (فرشتہ) بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجاتی ہے تو اُس کی روح ہمارے بھیجے

رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا

ہوئے (فرشتے) قبض کر لیتے ہیں، اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے (٦١)۔ پھر وہ (سب) واپس لائے جائیں گے اپنے

لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ

مالکِ حقیقی کے پاس، سُن رکھو کہ فیصلہ اُسی کا ہوگا، اور وہ بہت جلد ہی حساب لے لے گا (٦٢)۔ آپ کہئے کہ تمہیں کون

ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ

نجات دیتا ہے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں سے (اور) اُسے تم پکارتے رہتے ہو عاجزی سے اور چپکے چپکے کہ اگر وہ ہمیں نجات

هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ

دیدے اِن (مصیبتوں) سے تو ہم یقیناً شکر گزاروں میں (داخل) ہو کر رہیں (٦٣)۔ آپ کہد یجئے کہ اللہ ہی تمہیں

كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ

نجات دیتا ہے اِن سے اور ہر غم سے، اِس کے بعد بھی تم شرک کرنے لگتے ہو (٦٤)۔ آپ کہد یجئے کہ وہ (اس پر بھی) قادر

عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ

ہے کہ تمہارے اوپر کوئی عذاب مسلّط کردے، تمہارے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے، یا تمہیں گروہ گروہ کر کے

شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

بھڑادے اور تمہیں ایک دوسرے کو لڑائی (کا مزہ) چکھادے، آپ دیکھئے ہم کس کس طرح دلائل کو اُلٹ پھیر کر بیان کرتے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ

ہیں شاید کہ لوگ سمجھ جائیں (٦٥)۔ اور آپ کی قوم نے اس کی تکذیب کی ہے درانحالیکہ وہ برحق ہے، آپ کہد یجئے کہ میں

لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ ۭ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

تمہارے اوپر کچھ داروغہ تو ہوں نہیں (٦٦)۔ ہر خبر (کے وقوع) کا ایک وقت معیّن ہے اور تمہیں معلوم ہو کر ہی رہے گا (٦٧)۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى

اور جب تو اُن لوگوں کو دیکھے جو ہماری نشانیوں کو مشغلہ بناتے ہوں تو اُن سے کنارہ کش ہو جا،

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ

یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں، اور اگر شیطان تجھے بھلادے تو مت بیٹھ

توضیحی ترجمہ

وہ تم پر محافظ (فرشتے) بھیجتا ہے (اور یہ موت تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آپہونچتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اُس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ (تعمیل احکام اور اپنے فرائض وذمہ داری میں) ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔ (بس جیسا اور جو حکم اُن کو دیا جاتا ہے اُسی کے مطابق عمل کرتے ہیں)

(٦٢) پھر اُن سب کو اُن کے مالکِ حقیقی کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے، یاد رکھو! حکم اُسی کا چلے گا (یعنی اُس وقت حکم اور فیصلہ کا عارضی اختیار بھی کسی کے پاس نہ ہوگا، جیسا کہ دنیا میں ہے) اور وہ تیز ترین حساب لینے والا ہے (ایک لحظہ میں آدمی کی عمر بھر کی بھلائی بُرائی واضح کر دے گا)

(٦٣) (اے رسولؐ! ذرا اِن سے) پوچھئے تو کہ: کون ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر کی تاریکیوں (یعنی مصیبتوں) سے نجات دیتا ہے جب تم اُس کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے (من ہی من میں) پکارتے ہو کہ اگر اُس نے ہم کو اس (مصیبت) سے بچا لیا تو ہم ضرور شکر گزار (وفرمانبردار) بندوں میں سے ہوجائیں گے۔ (یعنی مصائب کی شدت میں فطرتِ بشری حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے)

(٦٤) آپ کہد یجئے کہ: اللہ ہی تمہیں اس مصیبت سے بچاتا ہے اور تمام دوسری مصیبتوں سے بھی، پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔

(٦٥) کہد یجئے کہ وہ (اللہ) اس پر قادر ہے کہ (تمہاری اس حرکت کی پاداش میں) تم پر کوئی عذاب اوپر سے بھیجدے (مثلاً پتھر، آندھی، طوفان وغیرہ) یا تمہارے پاؤں تلے سے (جیسے زلزلہ یا سیلاب وغیرہ) یا تم کو فرقوں میں بانٹ کر ایک دوسرے سے بھڑادے اور تم کو ایک دوسرے کی مار کا مزہ چکھادے (یعنی انسان کو انسان کے ذریعہ ہی ایک طرح کے عذاب میں مبتلا کر دے) دیکھئے! کس طرح ہم دلائل کو مختلف پہلوؤں سے بیان کیا کرتے ہیں کہ شاید وہ سمجھ لیں۔

(٦٦) اور (اے پیغمبرؐ!) آپ کی قوم نے اس (قرآن یا اس میں درج عذاب کی خبر) کو جھٹلایا ہے، حالانکہ وہ (یقیناً) حق ہے، آپ (اُن سے) کہد یجئے کہ (سنو!) مجھ پر تمہاری ذمہ داری نہیں ڈالی گئی ہے (کہ تم کو راہ راست پر لگا کر ہی چھوڑوں یا تمہارا ہر مطالبہ پورا کروں)

(٦٧) ہر خبر (کے واقع ہونے) کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

(٦٨) اور جب آپ اُن لوگوں کو دیکھیں کہ ہماری آیات میں عیب جوئی (ونکتہ چینی) کر رہے ہیں تو آپ اُن سے الگ ہو جائیں حتیٰ کہ وہ کسی دوسری بحث میں مشغول ہو جائیں، اور اگر کبھی شیطان آپ کو بھلادے (ہماری یہ ہدایت) تو نہ بیٹھیں

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ

بعد یاد آجانے کے (ایسے) ظالم لوگوں کے پاس (٦٨)۔ اور جو لوگ بچتے رہتے ہیں اُن پر اُن کی باز پُرس کا کوئی

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ

اثر نہیں پہونچے گا، البتہ (اُن کے ذمہ بھی) نصیحت ہے شاید کہ وہ بچنے لگیں (٦٩)۔ اور اُن لوگوں کو چھوڑ دیجئے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ

جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے، اور اُنھیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور اِس

ذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(قرآن) کے ذریعہ سے سمجھاتا بھی رہ، تاکہ کوئی شخص اپنے کیے کے بدلہ میں پھنس نہ جائے، اللہ کے سوا کوئی اُس کا نہ

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ

کارساز ہے نہ سفارشی، اور اگر وہ (ممکن) معاوضہ بھی دے (جب بھی) اس سے قبول نہ کیا جائے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو

الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ

اپنے کرتوت کے بدلے پھنسے ہیں، اُن کے لئے پینے کو تیز گرم پانی ہوگا، اور عذابِ دردناک ہوگا بہ عوض اُس کفر کے جو

بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ

یہ کرتے رہے تھے (٧٠)۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہم (مسلمان) اللہ کے سوا ایسے کو پکاریں جو نہ ہم کو نفع پہونچا سکے اور نہ ہم کو

لَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ

نقصان پہونچا سکے اور (کیا) ہم اُلٹے پاؤں واپس پھر جائیں، بعد اِس کے کہ ہم کو اللہ ہدایت دے چکا ہے، جیسے کوئی شخص ہو

الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۠ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى

کہ اُسے شیطانوں نے (کہیں) زمین پر بے راہ کر دیا ہو (اور وہ) بھٹکتا پھرتا ہو، اُس کے ساتھی ہوں کہ وہ اس کو ہدایت کی

الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ

جانب بُلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس آؤ، آپ کہہ دیجئے کہ راہ تو بس اللہ کی (بتائی ہوئی) راہ ہے اور ہم کو حکم ہوا ہے کہ (سارے)

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۗ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ

جہانوں کے پروردگار کے پورے مطیع ہو جائیں (٧١) اور یہ کہ نماز کے پابند رہو اور اُس سے ڈرتے رہو، اور وہی ہے جس کے

تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَيَوْمَ

پاس تم (سب) جمع کیے جاؤ گے (٧٢)۔ اور وہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا مقصد کے ساتھ، اور جس روز

توضیحی ترجمہ

یاد آجانے کے بعد (ایسے) ظالم لوگوں کے ساتھ۔

(٦٩) اور متقیوں (و پرہیزگاروں) پر اُن (استہزاء کرنے والوں) کے حساب میں سے کچھ نہیں پہونچے گا (اگر اُنھیں کسی مجبوری میں ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا یا رہنا بھی پڑے) البتہ نصیحت اُن کے ذمہ ہے، شاید کہ وہ پرہیزگاری اختیار کرلیں۔

(٧٠) اور (اے پیغمبرؐ!) اُن سے تو آپ کنارہ کش ہی رہیں جنھوں نے اپنے دین کو کھیل و تماشا بنا رکھا ہے (یعنی مذہبی تہواروں اور محفلوں میں ناچ، شراب نوشی، جوئے، روشنی، سوانگ، ناٹک اور فحش گوئی و بدمستی کو ان کا جزو بنا دیا ہے) اور اُنھیں دنیوی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے، اور (ہاں) اس (قرآن) کے ذریعہ آپ اُنھیں سمجھاتے (ضرور) رہیں تاکہ کوئی شخص اپنے اعمال کے سبب (اس طرح) نہ پھنس جائے کہ (اللہ سے تو دشمنی لے لے اور) کوئی غیر اللہ اُس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی، اور (یہ کیفیت ہو کہ) اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی (اپنی رہائی کے لئے) دے ڈالے تب بھی اُس سے نہ لیا جائے، ایسے ہی لوگ ہیں جو پھنس جاتے ہیں اپنے کیے کی بدولت (اور پھر) اُن کے لئے کھولتا پانی ہوگا پینے کو اور دردناک عذاب ہوگا کیونکہ اُنھوں نے کفر اختیار کر رکھا تھا (اور اُن کا اِن خرافات میں ملوث ہونا کفر ہی کا نتیجہ تھا)

ع ١٠
١٤

(٧١) آپ (اے رسولؐ! جملہ مومنین کی طرف سے مشرکین سے) کہہ دیجئے کہ کیا (تم چاہتے ہو کہ) ہم (مسلمان) اللہ کے سوا (کسی غیر) کو پکاریں، (اُن کو؟) جو ہمیں نہ نفع پہونچا سکتے ہیں نہ نقصان، اور (کیا) ہم پھر جائیں اُلٹے پاؤں اِس کے بعد کہ اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا چکا ہے (تو اگر ہم بہکاوے میں آجائیں تب ہماری مثال) اُس شخص کی طرح (ہوگی جو اپنے راہ جاننے والے رفقاء کے ساتھ سفر کر رہا ہو اور) جسے جنگل میں شیطان بہکا دیں (اور) وہ بھٹکتا پھرے، اور (پھر) اُس کے ساتھی اس کو ٹھیک راستہ کی طرف بلائیں، کہ ہمارے پاس آؤ (صحیح راستہ ادھر ہے) آپ (ان سے صاف صاف) کہہ دیجئے کہ اللہ کی دی ہوئی ہدایت ہی (صحیح معنی میں) ہدایت ہے، اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اُس پروردگار کے پورے پورے فرمانبردار ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے (کسی ملک، قوم نسل یا قبیلہ کے ساتھ مخصوص نہیں)

(٧٢) اور یہ (حکم دیا گیا ہے) کہ: نماز کی پابندی رکھو، اور اُس (رب العالمین) سے ڈرتے رہو (تاکہ نافرمانی سے بچ سکو) اور وہی ہے جس کے پاس تم (ایک دن) جمع کیے جاؤ گے۔

(٧٣) اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق (یعنی یوں ہی بلاوجہ نہیں بلکہ ایک خاص مقصد کے ساتھ) پیدا کیا، اور جس روز

يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٧٣﴾ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ

وہ کہے گا کہ ہوجاؤ پس وہ ہوجائے گا (۷۳)۔ اُسی کا قول باا ثر ہے، اور اُسی کی حکومت ہوگی اُس روز جب صور پھونکا جائے گا،

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٤﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ

وہ غیب اور ظاہر (دونوں) کا علم رکھنے والا ہے، اور وہ حکمت والا ہے، خبر رکھنے والا ہے (۷۴)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب

لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ

ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں کو معبود قرار دیتے ہو؟ بے شک میں تمھیں تو اور تمہاری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

میں (مبتلا) دیکھتا ہوں (۷۵)۔ اور اسی طرح ہم نے دکھادی آسمانوں اور زمین کی حکومت تا کہ وہ کامل یقین کرنے والوں میں

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ

سے ہوجائیں (۷۶)۔ تو یوں ہوا کہ جب رات ابراہیمؑ پر چھا گئی، انھوں نے ایک تارے کو دیکھا، بولے یہی میرا پروردگار

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا

ہے، لیکن جب وہ غروب ہوگیا تو بولے میں غروب ہوجانے والوں سے محبت نہیں رکھتا (۷۷)۔ پھر جب چاند کو دیکھا چمکتے

رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ

ہوئے تو بولے یہی میرا پروردگار ہے، لیکن جب وہ (بھی) غروب ہوگیا تو بولے کہ اگر میرا پروردگار مجھے ہدایت نہ کرتا رہے تو میں

الضَّاۗلِّيْنَ ﴿٧٨﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ

بھی گمراہ لوگوں میں سے ہوجاؤں (۷۸)۔ پھر جب سورج کو چمکتے ہوئے دیکھا تو بولے یہی میرا پروردگار ہے، یہی سب سے بڑا

اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٩﴾ اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

ہے، لیکن جب وہ بھی غروب ہوگیا تو بولے اے لوگو میں اُس شرک سے بری ہوں جو تم کیا کرتے ہو (۷۹)۔ یقیناً میں نے اپنا

لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَ

رُخ یکسو ہو کر اُس کی طرف کرلیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (۸۰)۔ اور

حَاۗجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ

اُن کی قوم لگی اُن سے جھگڑنے، وہ بولے کہ کیا یہ جھگڑا مجھ سے اللہ کے باب میں کرتے ہو؟ درانحالیکہ وہ مجھے ہدایت کر چکا ہے، میں اُن سے

مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَـيْـــًٔـا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ

نہیں ڈرتا جنھیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہرا رہے ہو، ہاں البتہ اگر میرا پروردگار ہی کوئی امر چاہے، میرا پروردگار ہر چیز کو علم سے گھیرے ہوئے ہے،

توضیحی ترجمہ

وہ کہے گا کہ (حشرا) "ہوجا" تو وہ (واقع) ہوجائے گا۔

(۷۴) اور اُس کا (یہ) کہنا برحق ہوگا (کیونکہ اس مقصد کیلئے ہی اُس نے تخلیق کی تھی) اور اُس دن جب صور پھونکا جائے گا (صرف) اُسی کی بادشاہی ہوگی (یعنی اُس دن دنیا میں دی جانے والی مجازی اور وقتی حکومت کی اجازت کا خاتمہ ہوجائے گا) وہ غائب وحاضر (دونوں) کا جاننے والا ہے اور وہی بڑی حکمت والا اور پوری طرح خبر رکھنے والا ہے۔

(۷۵) اور (یہاں حضرت ابراہیمؑ کا قصہ سنو!) جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ: کیا آپ بتوں کو خدا بنائے بیٹھے ہیں، میرے خیال میں تو آپ اور آپ کی ساری قوم کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

(۷۶) اور (جس طرح ہم نے ابراہیم پر بت پرستی کی شناعت وقباحت ظاہر کردی) اسی طرح ہم نے ابراہیمؑ کو مکاشفہ (ومشاہدہ) کرایا آسمانوں اور زمین کی عجائبات مخلوقات کا (اور ان کے نظام ترکیبی پر انھیں مطلع کیا) تا کہ وہ (خدا کی وحدانیت اور مخلوقات کی بیچارگی ومحکومیت پر) اعلیٰ درجے کے یقین کرنے والے ہوں۔

(۷۷) چنانچہ (ایک مرتبہ اُس وقت) جب رات (کی تاریکی) اُن پر چھا گئی (تھی) اُنھوں نے ایک (درخشاں) ستارہ دیکھا (اور اس کو اپنی قوم کو دکھا کر جو کواکب پرست تھی) بولے، یہ ہے میرا رب! پھر جب (کچھ دیر میں) وہ ڈوب گیا تو فرمایا: میں تو ڈوب جانے والوں کو (اپنا معبود بنانا) پسند نہیں کرتا۔

(۷۸) پھر چمکتے ہوئے چاند پر نظر ڈال کر (اپنی قوم کو سناتے ہوئے) بولے: (اچھا) یہ ہے میرا رب! پھر جب وہ (بھی) ڈوب گیا، تو بولے کہ (اللہ ہی مجھے ہدایت دے) اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں ہوجاؤں گا۔

(۷۹) پھر جب (دن نکلا اور) سورج کو (طلوع ہوتا) دیکھا تو (اپنی قوم سے) بولے: یہ (ضرور) ہے میرا رب! یہ تو سب سے بڑا ہے (نظامِ فلکی میں بھی اور فیض رسانی میں بھی) پھر جب وہ (بھی) غروب ہوگیا تو فرمایا: اے میری قوم! (میں اعلان کرتا ہوں کہ) میں بیزار ہوں اُن سب سے جن کو تم (خدائی میں) شریک کرتے ہو۔

(۸۰) میں نے تو پوری طرح یکسو ہو کر اپنا رُخ اُس پاک ذات کی طرف کرلیا ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

(۸۱) (یہ سنتے ہی) اُن کی قوم اُن سے حجت کرنے لگی (تو) اُنھوں نے فرمایا کہ: کیا تم مجھ سے اللہ (کی وحدانیت) کے بارے میں حجت (اور بحث) کرتے ہو جبکہ اُسی نے مجھے (اس) ہدایت سے نوازا ہے، اور (رہا تمہارا ان معبودوں سے ڈرانا تو) میں اُن سے نہیں ڈرتا جن کو تم (خدائی میں) شریک ٹھہراتے ہو، مگر یہ کہ میرا رب ہی کچھ (نقصان پہونچانا) چاہے (وہ تو یقیناً پہونچ کے رہے گا) میرے رب کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے (یعنی قدرت اور علم دونوں اُس کے ساتھ خاص ہیں اور تمہارے الٰہ کو نہ قدرت ہے نہ علم)

أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٨١﴾ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ

تو کیا تم خیال نہیں کرتے؟ (٨١)۔ اور میں اُس سے کیوں ڈرنے لگا جس کو تم نے شریک ٹھہرا رکھا ہے، درانحالیکہ تم تو اس

أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ

سے ڈرتے نہیں کہ تم نے اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے، جن کے باب میں اس نے تم پر کوئی سی دلیل نہیں اُتاری ہے، سو دونوں

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٢﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا

گروہوں میں سے امن کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اگر تم جانتے ہو (٨٢)۔ جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اپنے ایمان کو

إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٨٣﴾ وَتِلْكَ

شرک سے مخلوط نہیں کیا ایسوں ہی کے لئے امن ہے، اور وہی ہدایت یاب ہیں (٨٣)۔ یہ تھی ہماری دلیل جو ہم نے اُن کی

حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ۗ إِنَّ

قوم کے مقابلہ پر دی تھی، ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں، بےشک آپ کا پروردگار بڑا حکمت والا ہے بڑا

رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٤﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ

علم والا ہے (٨٤)۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو عطا کئے اسحٰقؑ اور یعقوبؑ، ہر ایک کو ہم نے ہدایت دی، اور نوحؑ کو ہم ہدایت دے

وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ

چکے تھے زمانہ قبل میں اور اُن کی نسل میں سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو، اور

وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَزَكَرِيَّا

ہم نیکوکاروں کو اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں (٨٥)۔ اور (ہم نے ہدایت دی) زکریاؑ اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو

وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ

(یہ) سب صالحین میں سے تھے (٨٦)۔ اور (ہم نے ہدایت دی تھی) اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو (ان میں سے) ہر

وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَ

ایک کو ہم نے جہاں والوں پر فضیلت دی تھی (٨٧)۔ اور (ہم نے ہدایت دی تھی) اُن کے کچھ باپ دادوں کو اور اُن کی کچھ اولاد

ذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٨٨﴾

کو اور اُن کے کچھ بھائیوں کو اور ہم نے ان (سب) کو برگزیدہ کیا اور ہم نے ان (سب) کو راہِ راست کی ہدایت کی تھی (٨٨)۔

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا

یہ اللہ کی (راہ) ہدایت ہے، اس کی ہدایت وہ اپنے بندوں میں کر دیتا ہے جس کو وہ چاہے، اور اگر وہ شرک کرتے

توضیحی ترجمہ

کیا اب بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرو گے؟

(٨٢) اور میں اُن (فرضی اور وہمی معبودوں) سے کیوں ڈرنے لگا جن کو تم نے شریک ٹھہرایا ہے جب کہ تم تو اُن چیزوں کو اللہ کا شریک ماننے تک سے نہیں ڈرتے جن کے بارے میں اُس نے کوئی دلیل نہیں اُتاری، تو (ذرا بتاؤ) ہم دو فریقوں میں سے کون بے خوف رہنے کا زیادہ مستحق ہے؟ اگر تم (تھوڑا سا بھی) علم رکھتے ہو۔

(٨٣) (حقیقت یہ ہے کہ) جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اپنے ایمان کے ساتھ کسی ظلم (یعنی شرک) کا شائبہ بھی نہیں آنے دیا، امن چین اور بے خوفی تو بس ان ہی کا حق ہے، اور وہی ہیں جو صحیح راستہ پر پہونچ چکے ہیں۔

(٨٤) یہ تھی ہماری حجت (اور کامیاب دلیل) جو ہم نے ابراہیمؑ کو اُن کی قوم کے مقابلہ میں عطا کی تھی (جس نے اُن کی قوم کو لاجواب کر دیا) ہم جس کے چاہتے ہیں مرتبے بلند کرتے ہیں، بیشک آپؐ کا رب (جو ابراہیمؑ کا بھی رب ہے) بڑی حکمت والا، بڑے علم والا ہے۔ (وہ اپنی حکمت اور علم کے ماتحت جو کمال جس کے حال و استعداد کے مناسب ہوتا ہے وہی اُس کو عطا کرتا ہے)

(٨٥) اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ (جیسا بیٹا) اور یعقوبؑ (جیسا پوتا) عطا کیا (اور اُن میں سے) ہر ایک کو ہم نے ہدایت سے نوازا، اور (اُن کے اصول میں) نوحؑ کو ہم پہلے ہی ہدایت دے چکے تھے، اور اُن کی نسل میں داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، موسیٰؑ و ہارونؑ کو بھی، اور (دیکھو) اسی طرح ہم نیک کرداروں کو صلہ دیا کرتے ہیں۔ (جیسے ابراہیمؑ کو دیا کہ اُن کی نسل میں ایک سلسلہ پیدا کیا انبیاء اور خاصانِ خدا کا)

(٨٦) اور زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ والیاسؑ کو بھی (ہم نے ہدایت سے نوازا) یہ سب نیکو کاروں میں سے تھے۔

(٨٧) اور اسماعیلؑ، یسعؑ، یونسؑ اور لوطؑ کو بھی (ہم نے ہدایت بخشی تھی) اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے (اپنے اپنے زمانہ کے) جہان والوں پر برتری عطا کی تھی۔

(٨٨) اور اُن کے باپ دادوں، اُن کی اولادوں، اور اُن کے بھائی بندوں میں سے (کچھ نیکو کار تھے) ہم نے اُن کو برگزیدہ بنایا اور اُن کو صراطِ مستقیم کی ہدایت بخشی۔

(٨٩) یہ اللہ کی ہدایت ہے، وہ اس سے سرفراز فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اور اگر یہ (حضرات) بھی شرک کرنے لگتے

لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

تو جو کچھ وہ کرتے رہے سب اُن سے اکارت ہو جاتا (۸۹)۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جنھیں ہم نے عطا کی تھی کتاب اور حکمت، اور

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

نبوت عطا کی تھی، سو اگر یہ لوگ اس سے انکار کر دیں تو ہم نے اس کے (ماننے کے) لئے ایسے لوگ مقرر کر دیئے ہیں جو اس

لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ

کے منکر نہیں ہیں (۹۰)۔ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی اُن کے طریق پر چلئے، آپ کہہ دیجئے میں

اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾

ع ۱۰ ۸ ۱۶

اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، وہ (یعنی قرآن) تو بس ایک نصیحت ہے جہان والوں کے لئے (۹۱)۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ

اور اُنھوں نے اللہ کو نہیں پہچانا جو اُس کے پہچاننے کا حق تھا جب اُنھوں نے (یہ) کہہ دیا کہ خدا نے کسی بشر پر کوئی چیز نہیں

شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ

اُتاری، آپ کہئے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی تھی جسے لے کر موسیٰ آئے تھے (بجائے خود بھی) نور اور لوگوں کے لئے

هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ

ہدایت بھی، جس کو تم نے (مختلف) اوراق کر رکھا ہے کہ (کچھ) آیتیں ظاہر کر دیتے ہو اور بہت کچھ چھپا جاتے ہو، اور تم

وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ

سکھائے گئے وہ جو تم نہیں جانتے تھے، نہ تم نہ تمہارے باپ دادا، آپ کہئے کہ اللہ نے! پھر آپ اُنھیں اُن کے مشغلوں میں

خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ

بیہودگی سے پڑے ہوئے رہنے دیجئے (۹۲)۔ اور یہی کتاب ہے کہ ہم نے اس کو نازل کیا ہے، برکت والی ہے، تصدیق

بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

کرنے والی ہے اُس کی جو اس سے پہلے آچکی ہیں، تا کہ آپ ڈرائیں اُمّ القریٰ اور اُس کے گرد والوں کو، اور جو لوگ آخرت

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَمَنْ

پر ایمان رکھتے ہیں وہ اِس (کتاب) پر بھی ایمان لے آتے ہیں، اور وہ اپنی نماز کی حفاظت رکھنے والے ہیں (۹۳)۔ اور اُس

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ

سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ تہمت گھڑے یا کہنے لگے کہ میرے اوپر وحی آتی ہے، درانحالیکہ نہیں کی گئی ہے

توضیحی ترجمہ

تو ان کے سارے (نیک) اعمال اکارت ہو جاتے۔

(۹۰) یہ سب وہ (بندے) ہیں جنھیں ہم نے کتاب اور حکمت (شریعت) اور نبوت عطا کی تھی، اب اگر یہ (مشرکینِ مکہ) ان (باتوں) کا انکار کریں تو (آپ پرواہ نہ کریں) ہم نے اس کے ماننے کیلئے کچھ دوسرے لوگ مقرر کر دیئے ہیں جو انکار نہیں کریں گے۔

(۹۱) یہ (اوپر مذکورہ) لوگ وہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت سے نوازا تھا (لہٰذا) آپ بھی (اے پیغمبرؐ! اصولی طور پر) اُن ہی والی ہدایت کی پیروی کریں، (اور) کہہ دیں کہ میں تم سے اس (تبلیغ قرآن) پر کوئی صلہ اور اُجرت نہیں مانگتا، (قرآن صرف تمہارے لئے ہی نہیں بلکہ) یہ تو تمام دنیا جہان والوں کے لئے ایک (مکمل) نصیحت ہے۔

(۹۲) اور اُن (یہودی) لوگوں نے اللہ کی عظمت (اور اُس کی قدرت) کو نہیں پہچانا جیسا کہ اُس کے پہچاننے کا حق تھا جنھوں نے (جوشِ عداوتِ رسول میں یہ) کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر کچھ (یعنی اپنا کلام) نازل نہیں کیا، آپ کہہ دیجئے (اور یاد دلایئے) کہ وہ کتاب کس نے نازل کی تھی؟ جسے موسیٰؑ لے کر آئے تھے، جو لوگوں کے لئے (سراپا) روشنی اور ہدایت تھی (اور) جس کو تم نے متفرق کاغذوں کی شکل میں رکھ چھوڑا ہے (اپنی مصلحت کے مطابق ان میں سے) کچھ کو تو دکھاتے ہو اور باقی زیادہ تر کو چھپا لیتے ہو، اور (اس کتاب کے ذریعہ) تمہیں تعلیم دی گئی تھی اُن (حقائق) کی جن سے نہ تم واقف تھے، نہ تمہارے باپ دادا (یہ تو قبولیں گے نہیں، آپؐ خود ہی) کہہ دیجئے کہ: اللہ نے! (نازل فرمائی تھی) اب (آپ کا فریضۂ تبلیغ پورا ہوا) چھوڑ دیجئے ان کو کہ اپنی خرافات اور لہو ولعب میں مشغول رہیں۔

(۹۳) اور (اسی طرح) یہ (قرآن) بڑی برکت والی کتاب ہے جو ہم نے نازل کی ہے (یہ) پچھلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے (نازل اس لئے کی گئی ہے کہ) اس کے ذریعہ آپ بستیوں کے مرکز (مکہ) والوں اور اس کے ارد گرد کے لوگوں کو (یا اُس سے جُونے والوں کو) ڈرائیں (اور آگاہ کریں) اور (ایمان والوں کی پہچان یہ ہے کہ) یہ لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس (قرآن) پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور نماز (یعنی عبادات واحکام بجالانے) کی پابندی کرتے ہیں۔

(۹۴) اور اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اُس پر وحی نہیں کی گئی

اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ

اُس پر کچھ بھی وحی، اور (اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا) جو کہے کہ (جیسا) کلام خدا نے نازل کیا ہے میں بھی (ایسا ہی) نازل

الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا

کروں گا، کاش آپ اُس وقت دیکھیں جب (یہ) ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے، اور فرشتے اپنے ہاتھ (اُن کی طرف)

اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى

بڑھا رہے ہوں کہ اپنی جانیں (جلد) نکالو، آج تمہیں ذلّت کا عذاب ملے گا، بہ سبب اِس کے کہ تم اللہ پر جھوٹ اور اللہ کے

اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۹۳ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

ذمہ ناحق باتیں جوڑا کرتے تھے، اور تم اللہ کی نشانیوں کے مقابلہ میں تکبّر کیا کرتے تھے (۹۴)۔ اور اب تو تم ہمارے پاس

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ

تنہا تنہا آئے، جیسا کہ ہم نے تمہیں اوّل بار پیدا کیا تھا، اور اپنے پیچھے چھوڑ آئے جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا، اور ہم تمہارے ہمراہ

وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰۗؤُا ۭ

اُن شفاعت کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم دعویٰ کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں (ہمارے) شریک ہیں، اب

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۹۴ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ

تو تمہارا آپس کا تعلق ٹوٹ کر رہا، اور تم سے گئے گزرے ہوئے وہ دعوے جو تم کرتے رہتے تھے (۹۵)۔ بے شک اللہ (ہی)

الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْـحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْـحَيِّ ۭ

دانہ اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا ہے، وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے، وہی

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۹۵ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا

تمہارا اللہ ہے سو کہاں اُلٹے چلے جا رہے ہو (۹۶)۔ وہ صبح کا برآمد کرنے والا ہے، اور اُسی نے رات کو راحت کی چیز بنائی،

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۹۶ وَهُوَ

اور سورج اور چاند کو حساب سے رکھا ہے، یہ ٹھہرایا ہوا ہے، بڑے غلبہ والے کا بڑے علم والے کا (۹۷)۔ وہ وہی تو ہے جس

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ

نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم اُن کے ذریعہ خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ پاؤ، بے شک ہم نے دلائل کھول

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۹۷ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ

کر بیان کر دیئے ہیں اُن لوگوں کے لئے جو خبر رکھتے ہیں (۹۸)۔ اور وہ وہی تو ہے جس نے تم (انسانوں) کو پیدا کیا

توضیحی ترجمہ

کسی بات کی، اور (وہ بھی بڑا ستم گر ہے) جو کہے کہ میں بھی نازل کرسکتا ہوں (یا کروں گا، اُس جیسا ہی کلام) جیسا کہ اللہ نے نازل کیا، اور کاش آپ دیکھ سکتے (وہ منظر) جب (یہ) موت کی سختیوں میں ہوں گے، اور فرشتے اپنے ہاتھ (ان کی طرف) پھیلائے ہوئے (اظہارِ غیظ کے لئے کہتے جاتے) ہوں گے کہ (چلو، جلدی سے) دو اپنی جان! آج تمہیں ذلّت ناک عذاب دیا جائے گا اس لئے کہ تم جھوٹی باتیں اللہ کے ذمّے لگاتے تھے، اور تم اللہ کی آیتوں کے مقابلہ میں تکبّر کیا کرتے تھے۔ (یعنی اُن کو ازراہِ تکبر جھٹلاتے تھے)

(۹۵) اور (پھر پہلی پیشی پر اللہ تعالیٰ اُن سے کہے گا کہ) تم ہمارے پاس بالکل تنہا (اور تہی دست واپس) آئے ہو (ویسے ہی) جیسے ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا (مال ودولت، دنیوی علوم وفنون وصنائع وغیرہ) سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو، اور ہمیں تو وہ تمہارے سفارشی (خیالی دیوتا اور پیر وبزرگ) کہیں نظر نہیں آرہے ہیں جن کے بارے میں تمہارا دعویٰ تھا کہ وہ تمہارے معاملات میں (ہمارے) شریک ہیں، (بات یہ ہے کہ) اُن سے تمہارا تعلق (بے حقیقت تھا جو) ٹوٹ چکا ہے اور گم ہو چکے ہیں تم سے وہ دعوے جن پر تم کو بڑا زعم تھا۔

ع ۱۱ / ۱۷

(۹۶) (سن لو! اے لوگو!) بے شک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے، وہی جاندار چیزوں کو بے جان چیزوں سے نکالتا ہے (مثلاً مرغی کو انڈے سے یا انسان کو نطفہ سے) اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے (جیسے مرغی سے انڈا، یا انسان سے نطفہ) یہ ہے تم سب کا اللہ! پھر تم (شیطان یا اپنی خواہشات کے ذریعہ) کہاں (بہکا کر) لے جائے جا رہے ہو؟

(۹۷) (وہی اللہ پردۂ شب سے) صبح کا نکالنے والا ہے، اُسی نے رات کو سکون (وراحت) کا وقت بنایا، اور سورج اور چاند کو ایک حساب کا پابند، یہ سب منصوبہ بندی ہے اُس (اللہ) کی جو کامل اقتدار والا (بھی) ہے اور مکمل علم (بھی) رکھتا ہے۔

(۹۸) اور وہ (اللہ) وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم اُن کے ذریعہ خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستے معلوم کرسکو۔ بے شک ہم نے دلائل خوب کھول کھول کر (وضاحت کے ساتھ) بیان کر دیئے ہیں اُن لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ (یعنی جو پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں، اور اُن کے لئے جو اپنے علم سے کام لیں)

(۹۹) اور وہ وہی تو ہے جس نے تم (سب) کو پیدا کیا

نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

ایک ہی شخص سے، پھر ایک جگہ زیادہ رہنے کی لا رکھی، اور ایک جگہ چندے رہنے کی، بے شک ہم نے دلائل خوب کھول کر

يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ

بیان کر دیے ہیں اُن لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں (۹۹)۔ اور وہ وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا، پھر ہم نے

كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ

اُس کے ذریعہ سے ہر قسم کی روئیدگی کو نکالا، پھر ہم نے اُس سے سبز شاخ نکالی کہ ہم اُس سے اوپر تلے چڑھے دانے نکالتے

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ

ہیں، اور کھجور کے درختوں سے یعنی اُن کے گپھوں سے خوشے (نکلتے ہیں) نیچے کو لٹکے ہوئے، اور (ہم نے) باغ انگور اور زیتون

وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ

اور انار کے (پیدا کئے) باہم متشابہ اور غیر متشابہ، اُس کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے، اور اُس کے پکنے کو (دیکھو)، بے شک

اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَجَعَلُوْا

اِن سب میں دلائل ہیں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان کی طلب رکھتے ہیں (۱۰۰)۔ اور اُن لوگوں نے اللہ کا شریک جنات کو

لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ

قرار دے دیا ہے درانحالیکہ اُسی نے اُنھیں پیدا کیا ہے، اور لوگوں نے اُس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں محض بے سند تراش رکھی

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى

ہیں، پاک اور برتر ہے وہ اس سے جو کچھ یہ (اُس کے باب میں) بیان کرتے ہیں (۱۰۱)۔ موجد ہے آسمانوں اور زمین کا،

يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ

اُس کے اولاد کہاں سے ہو سکتی ہے؟ درانحالیکہ اُس کی بیوی ہی نہیں، اور اُسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، اور

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ

وہی ہر چیز کو خوب جانتا ہے (۱۰۲)۔ یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار، کوئی خدا نہیں بجز اُس کے، ہر چیز کا پیدا

شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۳﴾ لَا تُدْرِكُهُ

کرنے والا، پس اُسی کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا کارساز ہے (۱۰۳)۔ اُسے نگاہیں نہیں

الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ

گھیر سکتیں، اور وہ نگاہوں کو گھیرے ہوئے ہے، اور وہ بڑا باریک بیں ہے بڑا باخبر ہے (۱۰۴)۔

(اصل میں) ایک شخص (آدمؑ) سے، پھر (ہر شخص کے لئے) ایک مستقر (مستقل ٹھہرنے کی جگہ) ہے (یعنی آخرت میں، وہ جنت ہو یا دوزخ) اور ایک (امانتاً) سپرد ہونے کی جگہ ہے (وہ بطنِ مادر ہو یا دنیا یا قبر۔ دیکھ لو) ہم نے ساری نشانیاں ایک ایک کر کے کھول دی ہیں (مگر) اُن کے لئے جو سمجھ سے کام لیں۔

(۱۰۰) (اور سنو!) اور (اللہ) وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا (اُسی کا کہنا ہے کہ) پھر ہم نے اُس کے ذریعہ اُگائے ہر طرح کے نباتات، پھر (سب سے پہلے) ہم نے نکالی سبز شاخ (کونپل) جس سے ہم نکالتے ہیں (بکثرت) دانے (جو) تلے اوپر (ہوتے ہیں)، اور ان نباتات میں پھل بھی ہوتے ہیں، جیسے کھجور) اور کھجور کے گابھوں (گچھوں) سے پھلوں کے وہ گچھے نکلتے ہیں جو (پھل کے بوجھ سے) جھکے جاتے ہیں، اور انگور، زیتون اور انار کے باغ (بھی) کہ (ان میں کے ایک ہی قسم کے پھل صورت شکل اور ذائقہ میں) ملتے جلتے بھی ہوتے ہیں اور جدا جدا بھی۔ دیکھو ان پھلوں کو جب وہ پھلیں اور پکیں (یعنی غور کرو کہ ان کے رنگ، مزہ اور خوشبو میں کیا کیا عظیم تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں) ان سب میں بڑی نشانیاں ہیں (اللہ کی خدائی کی، مگر) اُن کے لئے جو ایمان (کی تلاش، طلب اور فکر) رکھتے ہوں۔

ع ۱۲ / ۶ / ۱۸

(۱۰۱) اور لوگوں نے جنات (وشیاطین) کو اللہ کا شریک بنالیا ہے حالانکہ اُسی (اللہ) نے اُن کو پیدا کیا ہے، اور اُنھوں نے (یہاں تک کیا کہ) بغیر جانے بوجھے اُس (اللہ) کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تراش لیں۔ پاک اور برتر ہے وہ (اللہ) ان (صفات) سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔

(۱۰۲) (وہ تو) آسمانوں اور زمین کا موجد ہے، اُس کے اولاد کہاں ہو سکتی ہے جبکہ اُس کی کوئی بیوی ہی نہیں؟ اُسی نے ہر چیز پیدا کی ہے اور وہ ہر ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے۔

(۱۰۳) وہی ہے اللہ تمہارا پالنے والا، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہر چیز کا خالق ہے، لہٰذا اُسی کی عبادت کرو، وہ ہر چیز کا نگراں (وکارساز) ہے۔

(۱۰۴) اُسے نگاہیں پا نہیں سکتیں (یعنی اس کو آنکھ جب ہی دیکھ سکتی ہے جبکہ وہ خود دکھانا چاہے) اور وہ (البتہ) تمام نگاہوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے، اور (جان لو کہ) وہ (اتنا ہی) لطیف (اور اتنا ہی) باخبر ہے۔

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ

اب تمہارے پاس روشن دلائل تمہارے پروردگار کے پاس سے پہونچ چکے ہیں، سو جو کوئی بصارت سے کام لے گا وہ اپنے ہی لئے، اور جو کوئی

فَعَلَیْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿۱۰۵﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَ

اندھا رہے گا سو اُس پر (وبال) رہے گا، اور میں تمہارے اوپر نگراں تو ہوں نہیں (۱۰۵)۔ اور اسی طرح ہم دلائل کو ہیر پھیر کر بیان کرتے ہیں جس

لِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَیِّنَهٗ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ

سے یہ (کافر) یوں کہیں گے کہ آپ نے پڑھ لیا ہے، اور تا کہ ہم اس کو خوب کھول دیں اُن لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں (۱۰۶)۔ آپ

اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ وَ

پیروی کئے جایئے اُس کی جو آپ پر آپ کے رب کی جانب سے وحی کیا گیا ہے، کوئی خدا نہیں بجز اُس کے، اور مشرکوں کی جانب سے بے التفات

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ

رہئے (۱۰۷)۔ اور اگر اللہ کی مشیت (یہی) ہوتی تو (یہ) لوگ شرک نہ کرتے، اور ہم نے آپ کو ان کے اوپر کوئی نگراں نہیں بنایا ہے،

عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

اور نہ آپ اُن پر مختار ہیں (۱۰۸)۔ اور اُنھیں دُشنام نہ دو جن کو یہ (لوگ) اللہ کے سوا پکارتے رہتے ہیں، ورنہ یہ حد سے

اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪

گزر کر براہِ جہل اللہ کو دشنام دیں گے، اِسی طرح ہم نے ہر طریق کو لوگوں کی نظر میں اُن کا عمل خوشنما بنا رکھا ہے، پھر

ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَ

اِن سب کی اپنے پروردگار کے پاس واپسی ہے، سو وہ انھیں جتلا دے گا جو کچھ بھی وہ کرتے رہے تھے (۱۰۹)۔ اور

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ لَّیُؤْمِنُنَّ

اُنھوں نے اللہ کی قسم بڑے زور سے کھا کر کہا کہ اگر اُن کے پاس کوئی نشان آجائے تو وہ ضرور ہی اس پر ایمان

بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا یُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ

لے آئیں گے، آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو (سب) اللہ ہی کے پاس ہیں اور تم خبر نہیں رکھتے کہ جب وہ نشان

لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ

آجائے گا (جب بھی) یہ ایمان نہیں لائیں گے (۱۱۰)۔ اور ہم ہی اِن کے دلوں کو اور اِن کی نظروں کو پھیر دیں گے، جیسا

یُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

کہ یہ اس کے اوپر پہلی بار ایمان نہیں لائے، اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑے رہیں گے (۱۱۱)۔

توضیحی ترجمہ

(۱۰۵) (آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ) اب (جبکہ) تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے بصائر (قرآنی دلائل اور معجزاتِ رسولؐ) پہونچ چکے ہیں تو (اب) جو شخص آنکھیں کھول کر دیکھے گا تو اپنے (بھلے کے) لئے، اور جو اندھا بن جائے گا تو اپنا ہی نقصان کرے گا، اور میں تمہارا نگہبان (اور ذمہ دار) تو نہیں (بنایا گیا) ہوں۔ (کہ تم کو زبردستی دیکھنے اور ایمان لانے پر مجبور کروں)

(۱۰۶) اور اسی طرح ہم دلائل مختلف طریقوں سے بار بار بیان کرتے ہیں تا کہ وہ (منکرین کم سے کم) یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ آپ نے کسی سے سیکھا ہے، اور اس لئے بھی کہ جو (حق) جاننے کے خواہش مند ہیں اُن کیلئے ہم حق کو اچھی طرح ظاہر کردیں۔

(۱۰۷) (اے پیغمبرؐ) آپ اُس راستہ پر چلتے رہئے جو آپ پر وحی کیا گیا ہے آپ کے رب کی طرف سے، اُس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور آپؐ مشرکین کی فکر نہ کریں (جو ایسے روشن دلائل سننے کے بعد بھی راہ راست پر نہیں آتے)

(۱۰۸) اور اگر اللہ چاہتا تو (یہ کرسکتا تھا کہ) یہ لوگ شرک نہ کرتے (یعنی قبول ہدایت پر مجبور ہوتے، لیکن دنیا میں بھیجنے کا مقصد تو امتحان ہے) اور آپ کو (بھی) ہم نے اُن پر نگراں نہیں بنایا ہے اور نہ (ہی) آپ ہیں اُن کے (اعمال کے) ذمہ دار اور جوابدہ (لہٰذا اس بابت فکر میں نہ گھلیں)

(۱۰۹) اور (اے مسلمانو!) تم اُن (کے معبودوں) کو بُرا مت کہو جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر، کہ پھر وہ بغیر سمجھے بوجھے (کہ واقعتا تو اللہ ہی اُن کا بھی خالق و رب ہے) حد سے بڑھتے ہوئے اللہ کی شان میں گستاخی کرنے لگیں۔ اسی طرح ہم نے (جس طرح ان کو اپنا عمل درست لگتا ہے) ہر اُمت کے لوگوں کی نظر میں اُس کے عمل کو مزین و خوشنما بنا رکھا ہے، پھر (آخر کار) ان سب کو اپنے (حقیقی) پروردگار کے پاس ہی واپس لوٹنا ہے، اُس وقت وہ اُنھیں بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کیا کرتے تھے۔

(۱۱۰) اور وہ اللہ کی زوردار (اور بڑی بڑی) قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر اُن کے پاس کوئی نشانی (یعنی اُن کا فرمائشی معجزہ) آجائے تو وہ ضرور ایمان لے آئیں گے، آپؐ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو سب اللہ کے قبضہ (وقدرت) میں ہیں، اور (مسلمانو!) تمہیں کیا خبر کہ اگر وہ (نشانیاں یا معجزے) آبھی جائیں تب بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

ع ۱۳ ۱۰ ۱۹

(۱۱۱) جس طرح یہ لوگ پہلی بار (یعنی قرآن جیسے معجزے کے نازل ہونے پر) ایمان نہیں لائے، ہم بھی (ان کی ضد کی پاداش میں) ان کے دلوں اور نگاہوں کا رُخ پھیر دیں گے اور ان کو اس حالت میں چھوڑ دیں گے کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھریں۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اورخواہ ہم اُن پر فرشتوں ہی کو اُتار دیتے اور (خواہ) اُن سے مُردے ہی باتیں کرنے لگتے اور (خواہ) ہم ہر چیز کو اُن کے پاس

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

اُن کے (آنکھوں کے) سامنے ہی لاکر موجود کر دیتے جب بھی یہ لوگ ایمان لانے کے نہ تھے، ہاں اگر اللہ ہی چاہے، لیکن

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

اِن میں سے زیادہ تر تو جہالت ہی سے کام لیتے ہیں (۱۱۲)۔اور اِس طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان، انسان اور

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

جنات (دونوں) میں سے پیدا کر دیئے تھے، جو ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے دھوکے کے

الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

لئے، اور اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو ایسا نہ کر سکتے، سو آپ اُنھیں اور جو کچھ یہ افتراء کر رہے ہیں اُس کو چھوڑے

يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

رکھئے (۱۱۳)۔تا کہ اِس (فریب آمیز بات) کی طرف اُن لوگوں کے دل مائل ہو جائیں، جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَغَيْرَ

اور تا کہ اُس کو یہ پسند کرنے لگیں، اور تا کہ یہ مرتکب ہونے لگیں اُس کے جس کے مرتکب ہو رہے ہیں (۱۱۴) تو کیا اللہ

اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ

کے سوا کسی اور کو میں بطور حاکم تلاش کروں درانحالیکہ اُس نے ہی تو تمہارے پاس کتاب مفصل نازل کی ہے، اور جن لوگوں

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ

کو ہم نے کتاب (آسمانی) دی ہے، وہ جانتے ہیں کہ وہ (یعنی قرآن) واقعیت کے ساتھ آپ کے پروردگار کی طرف سے

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا

نازل ہوا ہے، سو آپ شک کرنے والوں میں نہ ہو جائیں (۱۱۵) اور آپ کے پروردگار کا یہ (کلام) صدق وعدل کے

وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۶﴾ وَاِنْ

لحاظ سے کامل ہے کوئی بدل نہیں سکتا اُس کے کلام کو، اور وہی خوب سُننے والا ہے پورا علم رکھنے والا ہے (۱۱۶)۔اور جو

تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ

لوگ زمین پر (آباد) ہیں اُن میں سے اکثر کا کہنا اگر آپ ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بھٹکا کر رہیں، یہ تو بس

توضیحی ترجمہ

(۱۱۲) اور اگر ہم (اُن کی فرمائش کے مطابق، بالفرض) فرشتے اُن کے پاس بھیج دیتے اور مُردے (بھی) اُن سے باتیں کرنے لگتے (اور رسالتِ محمدیؐ کی تصدیق کرتے) اور (یہاں تک کہ اُن کی فرمائشی) ہر ہر چیز اُن کے سامنے لا جمع کرتے (تب بھی) یہ لوگ (خود سے) ایمان لانے والے نہیں تھے، ہاں اگر اللہ ہی چاہتا (اور اُنھیں اس پر مجبور کر دیتا) لیکن (ایسا کرنا اس کی حکمت اور تکوینی نظام کے خلاف ہے جس کو ان میں کے) اکثر لوگ نہیں سمجھتے، کیونکہ وہ) جاہل ہیں۔

(۱۱۳) اور (اے رسول! جس طرح یہ آپ کے دشمن ہیں) اسی طرح ہم نے ہر (پچھلے) نبی کے لئے دشمن شیطان پیدا کیے ہیں انسانوں اور جنات کی شکل میں، اُن میں سے بعض بعض کو دھوکا دینے کی خاطر اُن کے دل میں (ظاہری خوشنمائی میں لپٹے) وسوسے ڈالتے رہتے تھے، اور اگر اللہ چاہتا (تو اُن کو اس کی قدرت نہ دیتا) تو وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے (لیکن مقصد تو جب بھی امتحان تھا اور اب بھی ہے) اس لئے اُن کو اپنی افتراء پردازیوں میں پڑا رہنے دیجئے۔

(۱۱۴) اور (وہ یہ وسوسہ اندازی اس لئے کرتے ہیں) تا کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے دلوں کو رجھائیں (ان فریب آمیز باتوں) کی طرف، اور تا کہ (پھر) وہ اُس کو (خوشی خوشی) قبول کرلیں اور (پھر) ساری وہ حرکتیں کرنے لگیں جو وہ کرتے ہیں۔

(۱۱۵) (اے پیغمبر! آپ اِن سے کہیں کہ) کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو (اپنے اور تمہارے درمیان حَکَم اور) فیصل بناؤں؟ حالانکہ اُسی نے تو تمہاری طرف مفصل کتاب نازل کی ہے (جو فیصل ہے) اور (سنو!) جن کو ہم نے کتاب دی تھی وہ (اس سے) خوب واقف ہیں کہ یہ (قرآن بھی) حقیقتاً تمہارے رب کا نازل کردہ ہے (جو اصلاً اُن کا بھی رب ہے) لہٰذا آپ شک (یا تردد) کرنے والوں میں سے نہ ہوں (کہ معلوم نہیں اہلِ کتاب پر پورا وضوحِ حق ہو بھی چکا ہے یا نہیں؟)

(۱۱۶) اور آپ کے رب کا (یہ) کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے، اُس کے کلام (اور اس میں درج احکام) کو کوئی بدلنے والا نہیں، اور وہ خوب سننے والا ہے (بندوں کے اقوال کو) اور خوب جاننے والا ہے (اُن کی ایک ایک حرکت اور ادا کو)

(۱۱۷) اور اگر آپ دنیا میں بسنے والے لوگوں کی اکثریت کے پیچھے چلنے لگیں گے (یعنی اُن کا کہا ماننے لگیں گے) تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں گے، وہ تو

يَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

اٹکل ہی کی پیروی کرتے ہیں، اور محض گمان میں پڑے رہتے ہیں (۱۱۷)۔ بے شک آپ کا پروردگار ہی خوب واقف

اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَكُلُوْا

ہے کہ کون اُس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے، اور وہی راہ پائے ہوؤں کو بھی خوب جانتا ہے (۱۱۸)۔ سو اس (جانور) میں

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَمَا

سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا جائے اگر تم اُس کے احکام پر ایمان رکھتے ہو (۱۱۹)۔ اور تمہارے لئے آخر کیا وجہ

لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ

ہے کہ تم ایسے (جانور) میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا جا چکا ہے، جبکہ (اللہ نے) تمہیں تفصیل بتا دی ہے ان

مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ

(جانوروں) کی جنھیں اُس نے تم پر حرام کیا ہے، سوا اس کے کہ اس کے لئے تم مضطر ہو جاؤ، اور یقیناً بہت سے لوگ اپنی خواہشات

بِاَهْوَاۗىِٕهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿١٢٠﴾

کی بنا پر گمراہ کرتے رہتے ہیں، بلا کسی علم کے، بے شک آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے حد سے نکل جانے والوں کو (۱۲۰)

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ

اور چھوڑ دو گناہ کے ظاہر کو (بھی) اور اُس کے باطن کو (بھی) بے شک جو لوگ گناہ کما رہے ہیں اُنھیں عنقریب

سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ

بدلہ مل جائے گا اُس کا جو کچھ وہ کرتے رہتے ہیں (۱۲۱)۔ اور اُس (جانور) میں سے مت کھاؤ جس پر

اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى

اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو بیشک یہ بے حکمی ہے، اور بے شک شیاطین اپنے دوستوں کو پٹی پڑھا رہے ہیں،

اَوْلِيٰۗــِٕــهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢٢﴾

تاکہ وہ تم سے حجت کریں، اور اگر تم اُن کا کہا ماننے لگو گے تو تم (بھی) مشرک ہو جاؤ گے (۱۲۲)

ع ۱۴ / ۱۱

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي

کیا جو شخص مُردہ تھا پھر ہم نے اُس کو زندہ کر دیا اور ہم نے اُس کے لئے ایک نور بنا دیا کہ اُس کے ساتھ وہ لوگوں

النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ

میں چلتا پھرتا ہے، وہ اُس کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہے (اور) اُن سے نکلنے نہیں پاتا، اسی طرح

توضیحی ترجمہ

وہم اور گمان (یعنی بے اصل خیالات) کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے، اور وہ تو صرف قیاسی باتیں کرتے ہیں۔

(۱۱۸) بے شک آپ کا پروردگار اچھی طرح جانتا ہے کہ کون راہ سے بھٹک رہا ہے، اور وہ بخوبی جانتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کو۔ (لہٰذا نافرمانوں کو سزا اور فرمانبرداروں کو انعام دونوں یقینی ہیں)

(۱۱۹) تو (ایمان والو! ہمارے حکموں میں سے ایک یہ ہے کہ) کھاؤ اُس (حلال جانور) میں سے (ہی) جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، اگر تم (واقعی) اُس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔

(۱۲۰) اور تمہارے لئے کیا وجہ ہے کہ تم (صرف) ایسے (حلال جانور) کھانے پر اکتفا نہیں کر سکتے جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، جب کہ اُس نے اُن (جانوروں) کی تفصیل بتا دی ہے جن کو اُس نے (عام حالات میں) تمہارے لئے حرام قرار دیا ہے، سوائے اس کے کہ تم اُن کے کھانے پر مجبور ہو جاؤ، (یعنی جبکہ بھوک کی شدت ہو اور کوئی حلال چیز کھانے کو نہ ملے) اور (دیکھو، ہوشیار رہو!) بہت سے لوگ بغیر کسی علم (وسند) کے (صرف) اپنی خواہشات کی بنا پر گمراہ کرتے رہتے ہیں، بلاشبہ آپ کا پروردگار حد سے گزرنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے (جو اشیاء کی حلت و حُرمت اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں جو صرف اور صرف اللہ کا اختیار ہے)

(۱۲۱) اور (اے مسلمانو!) چھوڑ دو ظاہری گناہ (مثلاً جھوٹ، غیبت، دھوکا، رشوت، شراب نوشی، زنا وغیرہ) اور باطنی بھی (مثلاً حسد، ریا کاری، تکبر، بغض، بدخواہی وغیرہ) بلاشبہ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں اُن کو اُن کے کئے کی جلد ہی سزا ملے گی۔

(۱۲۲) اور (مکرر یہ کہ) مت کھاؤ اُس (جانور) میں سے (خواہ اس کا کھانا یوں حلال ہو) جس پر اللہ کا نام (ذبح یا شکار کرتے وقت) نہ لیا گیا ہو (ایسا کرو گے تو) یقیناً یہ بے حکمی ہوگی، اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کو ورغلاتے ہیں (اور طرح طرح کی باتیں سکھاتے پڑھاتے ہیں) کہ وہ (اس بابت) تم سے بحث ومباحثہ کریں، اور اگر تم نے اُن کی بات مان لی تو تم (بھی) یقیناً مشرک ہو جاؤ گے۔

(۱۲۳) (ذرا سوچو) کہ ایک شخص جو مُردہ ہو، پھر ہم نے اُسے زندگی دی ہو اور (یہی نہیں) ہم نے اُس کو ایک روشنی (نورِ ہدایت) بھی مہیا کی ہو، جس کو لے کر وہ لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہو، کیا وہ اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہو اور اُن سے وہ نکل کبھی نہ پائے (کیونکہ وہ اسی کو صحیح سمجھتا ہے، بالکل) اسی طرح

زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ

کافروں کی نظر میں خوشنما کر دیا گیا ہے جو کچھ وہ کرتے رہتے ہیں (۱۲۳)۔ اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے

قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ

سرداروں ہی کو جرائم کا مرتکب بنایا تا کہ وہ وہاں چالیں چلا کریں، حالانکہ وہ چال بس اپنے ہی خلاف چلتے ہیں (اور اس کو

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى

بھی) نہیں سمجھتے (۱۲۴)۔ اور جب انھیں کوئی نشان پہونچتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم

نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ

کو وہی نہ ملے جو اللہ کے پیمبروں کو مل چکا ہے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اُس کی رسالت کا اہل ہے، جو لوگ مجرم

رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ

ہیں ضرور انھیں اللہ کے پاس (پہونچ کر) ذلت نصیب ہوگی اور عذابِ سخت (بھی) اس شرارت کی پاداش میں

شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ

جو وہ کیا کرتے تھے (۱۲۵) اللہ جس کسی کے لئے ارادہ کر لیتا ہے کہ اُسے ہدایت نصیب کردے اُس کا سینہ اسلام

صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا

کے لئے کھول دیتا ہے، اور جس کے لئے وہ ارادہ کر لیتا ہے کہ اُسے گمراہ رکھے اُس کے سینہ کو وہ تنگ (اور) بہت

حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ

تنگ کر دیتا ہے جیسے اُسے آسمان پر چڑھنا پڑ رہا ہو، اس طرح اللہ گندگی ڈالے رکھتا ہے اُن لوگوں پر جو ایمان نہیں

عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ

لاتے (۱۲۶)۔ اور یہی تیرے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے، ہم نے آیتوں کو خوب کھول کر بیان کر دیا ہے اُن لوگوں کے لئے

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

جو نصیحت حاصل کرتے ہیں (۱۲۷)۔ اُن کے واسطے سلامتی کا گھر ہے، اُن کے پروردگار کے پاس اور وہی اُن کا دوست ہے

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ

بہ سبب اس کے جو وہ کرتے رہے ہیں (۱۲۸)۔ اور وہ دن (یاد کرنے کے قابل ہے) جب (اللہ) اُن سب کو جمع کرے گا

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ

(اور کہا جائے گا) اے جماعتِ جنات! تم نے بڑا حصہ لیا انسانوں (کی گمراہی) میں، اور اُن کے دوست (بھی) کہیں گے

توضیحی ترجمہ

کافروں کی نظر میں جو وہ اعمال کرتے ہیں اُن کو مزین کر دیا گیا ہے (وہ اُن کو ہی صحیح اور بہتر سمجھتے ہیں، اور یہ ظاہری خوشنمائی ولذت اور عارضی راحت اُن کو اس میں ملوث رکھتی ہے)

(۱۲۴) اور اسی طرح (جس طرح سردارانِ مکہ آپؐ کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں) ہم نے (پہلے بھی) ہر بستی میں وہاں کے مجرموں کے سرداروں کو موقع دیا ہے کہ وہ وہاں (مسلمانوں کے خلاف) سازشیں کریں، اور (ہوتا یہ ہے کہ) وہ جو سازشیں کرتے ہیں وہ اُن ہی کے خلاف پڑتی ہیں (کسی اور کے خلاف نہیں) اور انہیں اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

(۱۲۵) اور (ان کی مکاری اور متکبرانہ حیلہ جوئی کی ایک مثال یہ ہے کہ) جب ان (اہلِ مکہ) کے پاس (قرآن کی) کوئی آیت (یا صداقت نبوت کی کوئی کھلی نشانی) آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اُس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ہم کو بھی ویسی ہی چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی ہے (یعنی ہم میں سے ہر ایک کے پاس وحی آئے اور ہم کو بھی معجزات دیے جائیں) حالانکہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغمبری کس کو سپرد کرے۔ (ہاں) جن لوگوں نے (اس قسم کی) مجرمانہ باتیں کی ہیں جلد ہی اُن کو اللہ کے پاس (پہونچ کر) ذلت اور سخت عذاب کا سامنا کرنا ہوگا اپنی ان شرارتوں کی بناپر۔

(۱۲۶) سو (انسان کی روش دیکھ کر) جس کسی کے لئے اللہ چاہتا ہے کہ اُسے ہدایت نصیب کرے تو وہ اُس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے (تو اُس کے لئے اسلام قبول کرنا اور اُس کے احکام پر چلنا آسان ہوجاتا ہے) اور جس کے لئے (اس کی ضد کی وجہ سے) چاہتا ہے کہ اُسے گمراہ رکھے تو اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے، ایسا تنگ کہ (اُسے ایمان قبول کرنا ایسا دشوار معلوم ہوتا ہے) جیسے آسمان پر چڑھنا پڑ رہا ہو، اس طرح اللہ تعالیٰ اُن پر (کفر کی) گندگی مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

(۱۲۷) اور (جان لو) یہ (اسلام) ہی تمہارے پروردگار کا (بتایا ہوا) سیدھا راستہ ہے، ہم نے اس کی نشانیاں (وعلامات) نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

(۱۲۸) اُن (نصیحت حاصل کرنے والوں) کے لئے اُن کے پروردگار کے پاس سکھ اور چین کا گھر ہے، اور وہ (پروردگار) اُن کا ولی (اور مددگار) ہے اُن (نیک اعمال) کی وجہ سے جو وہ کرتے رہے ہیں۔

(۱۲۹) اور وہ دن (یاد رکھو) جب (اللہ) اُن کو (یعنی تمام خلائق کو ایک جگہ) جمع کرے گا (اور جنات شیاطین کو مخاطب کر کے فرمائے گا) اے جماعتِ جنات! تم نے انسانوں میں سے بہت سے (گمراہ کرنے کے لئے) لے لئے (یعنی انسانوں کی بڑی تعداد کو تابع کر لیا)، اور (یہ سن کر) بول اُٹھیں گے جو اُن کے دوست ہوں گے

مِنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْٓ

انسانوں میں سے کہ اے ہمارے پروردگار! (واقعی) ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کیا تھا، اور ہم آپہونچے اپنی میعاد

اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ

معین تک جو تو نے ہمارے ہی معین کی تھی، (اللہ) فرمائے گا تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اُس میں (ہمیشہ) رہوگے سوا اس کے

اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۲۹﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ

کہ اللہ ہی (نکالنا) چاہے، بے شک آپ کا پروردگار بڑا حکمت والا ہے بڑا علم والا ہے (۱۲۹)۔ اور اسی طرح ہم ظالموں کو ایک

بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ع یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ

دوسرے کے قریب رکھیں گے بہ سبب ان اعمال کے جو وہ کرتے رہے تھے (۱۳۰)۔ اے جماعت جن وانس! کیا تمہارے

یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ

پاس تم ہی میں سے پیمبر نہیں آئے تھے (جو) میرے احکام تمہیں سُناتے تھے اور تمہیں اِسی آج کے دن کے وقوع سے

لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ

ڈرایا کرتے تھے، بولیں گے (بے شک) ہم اپنے خلاف خود ہی گواہی دیتے ہیں، اُن کو (آج) دنیا کی زندگی نے

الدُّنْیَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ ذٰلِكَ

دھوکہ میں ڈال رکھا ہے، اور وہ اپنے خلاف خود گواہی دیں گے کہ بے شک ہم کافر رہے (۱۳۱)۔ یہ اِس وجہ سے ہے کہ

اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

آپ کا پروردگار بستیوں کو ظلم کی پاداش میں اس حال میں ہلاک نہیں کر دیتا کہ وہاں کے باشندے بے خبر ہوں (۱۳۲)۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

اور ہر ایک کے لئے درجے ہیں جیسے اُس نے عمل کئے ہیں، اور جو کچھ یہ کرتے رہتے ہیں آپ کا پروردگار اُس سے بے خبر نہیں (۱۳۳)۔

وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَسْتَخْلِفْ مِنْۢ

اور آپ کا پروردگار غنی ہے صاحب رحمت ہے، وہ چاہے تو تم (سب) کو اُٹھالے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہاری

بَعْدِكُمْ مَّا یَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ ؕ اِنَّ مَا

جگہ لا بسائے، جس طرح تم کو پیدا کیا ایک دوسری قوم کی نسل سے (۱۳۴)۔ وہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ

تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا

بے شک آکر رہے گا، اور تم (اللہ کو) ہرا نہیں سکتے (۱۳۵)۔ آپ کہہ دیجئے، اے میری قوم والو! عمل کرتے رہو

توضیحی ترجمہ

انسانوں میں سے، کہ اے ہمارے پروردگار! (سچ فرمایا) واقعی ہم ایک دوسرے سے (دنیا میں) خوب فائدہ اُٹھاتے رہے اور (آخر) ہم اُس میعاد (یوم قیامت) کو پہونچ گئے جو آپ نے ہم سب کے لئے طے کی تھی (اس سے آگے وہ کچھ کہتے اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ) فرمائے گا، (اب) دوزخ ہی تم سب کا ٹھکانہ ہے، جس میں تم ہمیشہ رہوگے سوائے اس کے کہ اللہ ہی کچھ اور چاہے (تو یہ اُس کے اختیار میں ہے، وہ ہمیشہ رکھنے پر مجبور نہیں) یقیناً تمہارا رب کامل حکمت والا ہے اور پوری طرح باخبر بھی۔

(۱۳۰) اور اسی طرح (جس طرح وہ دنیا میں ایک دوسرے کے قریب تھے) ہم (دوزخ میں بھی) ان میں سے بعض ظالموں کو بعض کے قریب اُن کے اعمال کی بنا پر (یا اُن کے مطابق) رکھیں گے۔

ع ۱۵ ۸ ۲

(۱۳۱) (اور اللہ تعالیٰ اُن پر مزید حجت قائم کرنے کے لئے پوچھے گا) اے جنات اور انسانوں کی جماعت! (بولو) کیا تمہارے پاس تم (انسانوں) ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تمہیں میری آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور تم کو اسی دن کا سامنا کرنے سے ڈراتے تھے؟ (پھر تم شیطان کے تابع اور دوست کیوں بنے) وہ کہیں گے کہ ہم نے تو خود اپنے خلاف گواہی دے دی ہے، اور (حقیقت یہ ہے کہ) اُن کو دنیوی زندگی نے دھوکہ اور فریب میں مبتلا کر دیا تھا، اور (آج) انھوں نے خود اپنے خلاف گواہی دے دی کہ (پیغمبر آئے تھے اور انھوں نے اُنھیں نہیں مانا، لہٰذا) وہ کافر تھے۔

(۱۳۲) یہ (پیغمبر بھیجنے کا سلسلہ) اسی وجہ سے ہے کہ آپ کا رب کسی بستی کے لوگوں کو اُن کے ظلم وکفر کی بنا پر ایسی حالت میں ہلاک نہیں کیا کرتا کہ اُنھیں (اپنی غلطی کا) علم نہ ہو۔

(۱۳۳) اور ہر ایک کے لئے اُن کے اعمال کے مطابق درجے ہیں، اور جو کچھ بھی یہ کرتے رہتے ہیں آپ کا رب اُن سے بے خبر نہیں ہے۔ (کہ کسی کے ساتھ کوئی ناانصافی ہو جائے)

(۱۳۴) اور آپ کا رب بے نیاز ہے (اپنی مخلوقات سے، یعنی نہ کسی کے ایمان وعبادت کی اُسے ضرورت ہے اور نہ کسی کے کفر وشرک سے اس کا کوئی نقصان، البتہ) وہ رحمت والا ہے (اسی لئے اپنے پیمبر بھیجتا ہے) اگر وہ چاہے تو تم سب کو (دنیا سے) اُٹھالے اور جس کو چاہے تمہارے بعد آباد کرے، جیسا کہ تم کو ایک دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔

(۱۳۵) (یقین رکھو) وہ (روز حساب) جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے آکر ہی رہے گا، اور تم (اللہ کو کسی طرح) عاجز نہیں کر سکتے۔

(۱۳۶) آپ کہہ دیجئے کہ:
اے میری قوم کے لوگو! تم عمل کرتے رہو

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

اپنے طریقہ پر، میں (اپنے طور پر) عمل کر رہا ہوں، عنقریب، ہی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ انجامِ کار کس کے حق میں

عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ

(نافع) ہے، یقیناً ظالموں کو فلاح نہیں ہونے کی (۱۳۶) اور ان لوگوں نے کھیتی اور مویشیوں میں سے جو (اللہ ہی

مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ

نے) پیدا کئے ہیں کچھ حصہ اللہ کا مقرر کر رکھا ہے اور کہتے ہیں اپنے خیال کے مطابق یہ (حصہ) اللہ کا ہے، اور یہ

هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَ

(حصہ) ہمارے دیوتاؤں کا ہے اور پھر جو (حصہ) اُن کے دیوتاؤں کے لئے ہوتا ہے وہ تو اللہ کی طرف پہونچتا

مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

نہیں اور جو (حصہ) اللہ کا ہوتا ہے وہ ان کے دیوتاؤں کی طرف پہونچ جاتا ہے، کیسا بُرا ہے اُن کا فیصلہ (۱۳۷)۔

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ

اور اسی طرح اُن کے دیوتاؤں نے بہت سے مشرکوں کی نظر میں اُن کی اولاد کے قتل کو خوشنما بنا رکھا ہے، جس سے وہ

لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا

اُنھیں برباد کر ڈالیں اور اُن کے دین کو اُن پر مخبوط کر دیں، اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے، تو آپ اُن کو اور اُن کی

فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖ اَنْعَامٌ وَّ

گڑھنت کو (اُن کے حال پر) چھوڑے رہیں (۱۳۸)۔ اور کہتے ہیں اپنے خیال کے مطابق کہ یہ (فلاں فلاں)

حَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ

مواشی اور کھیت ممنوع ہیں اُنھیں کوئی کھا نہیں سکتا سوا اُن کے جن کو ہم چاہیں، اور (فلاں) چوپائے ہیں کہ اُن کی

ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ

پشت حرام کر دی گئی ہے اور (فلاں) چوپائے کہ اُن پر اللہ کا نام نہیں لیتے ہیں (یہ سب) اللہ پر بہتان باندھے

سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ

ہوئے، (اللہ) اُنھیں بھی بدلہ دیتا ہے اس بہتان کا جو یہ باندھ رہے ہیں (۱۳۹)۔ اور کہتے ہیں کہ ان چوپایوں

الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا وَاِنْ يَّكُنْ

کے شکم میں جو کچھ ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری بیویوں کے لئے حرام ہے، اور اگر وہ

توضیحی ترجمہ

اپنی جگہ (یعنی اپنے طریقے پر) میں (اپنے طریقہ پر) عمل کر رہا ہوں، جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انجامِ کار کس کے حق میں نکلتا ہے، بے شک (یہ حقیقت ہے کہ) ظالم لوگ فلاح نہیں پاتے۔ (اس لئے تمہاری کامیابی کا سوال نہیں)

(۱۳۷) اور (دیکھو ایک نمونہ، مشرکین کے من گھڑت عقیدہ وعمل کا کہ) ان لوگوں نے اللہ کا ایک حصہ مقرر کر رکھا ہے کھیتی اور مویشیوں میں جو (کُل کی کُل) اُسی کی پیدا کردہ ہے، اور پھر اپنے حساب سے کہتے ہیں کہ اتنا اللہ کا ہے اور اتنا ہمارے دیوتاؤں کا، پھر جو (حصہ) اُن کے دیوتاؤں کا ہوتا ہے وہ تو (کبھی) اللہ کی طرف نہیں پہونچتا (یعنی اس سلسلہ میں بہت احتیاط رکھتے ہیں کہ دیوتاؤں کے حصے میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے) اور جو حصہ اللہ کا ہوتا ہے وہ اُن کے دیوتاؤں کی طرف پہونچ جاتا ہے (اس طرح پر کہ بتوں کے حصہ میں پیداوار کم ہوئی یا اُن کے نام کا جانور مقابلۃً کمزور ہوا تو اللہ کے حصہ میں سے اُدھر دیدیا، اللہ کے حصہ میں کمی کی صورت میں کہدیا کہ اللہ تو غنی ہے، مراد یہ ہے کہ ان کے دلوں میں اللہ کے مقابلہ میں دیوتاؤں اور بتوں کی عظمت زیادہ ہے) کیسا بُرا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔

(۱۳۸) اور اسی طرح (ان مشرکین کی جہالت اور سنگدلی کا ایک نمونہ یہ ہے کہ) خوشنما بنا دیا ہے، بہت سے مشرکین کی نظر میں اُن کے شرکاء (شیاطین) نے اولاد کے قتل کو (خواہ وہ عار کے نام پر دختر کشی ہو، یا کسی منت کے تحت یا بھوک خوف سے) تاکہ وہ ان (مشرکین) کو برباد کر ڈالیں اور تاکہ اُن کے دین کو اُن پر مشتبہ کر دیں (کہ اُنھیں بالکل غلط چیز صحیح لگنے لگے) اور اگر اللہ چاہتا تو (اُنھیں مجبور کر دیتا اور) وہ ایسا نہ کر پاتے (لیکن مقصود تو امتحان ہے) لہٰذا آپ ان کو چھوڑ دیجئے (ان کے حال پر) ان کی افترا پردازیوں کے ساتھ۔

(۱۳۹) اور اپنے (من گھڑت) تخیل کی بنا پر وہ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ (فلاں فلاں) جانور اور کھیت ممنوع ہیں جن کو کوئی کھا نہیں سکتا (یعنی جن کا استعمال ہر ایک کو جائز نہیں) سوائے اُن لوگوں کے جن کو ہم چاہیں، اور بعض ایسے جانور ہیں (جو انھوں نے بتوں کے نام پر آزاد چھوڑ رکھے ہیں) جن کی پشت حرام قرار دی گئی ہے (یعنی جن کے بارے میں اُن کا کہنا ہے کہ اُن پر سواری اور بار برداری ممنوع ہے) اور کچھ جانور ایسے ہیں جن پر (ذبح کرتے وقت) وہ اللہ کا نام نہیں لیتے (بلکہ بتوں کا نام لیتے ہیں) اُس (اللہ) پر جھوٹ گھڑتے ہوئے (کہتے ہیں کہ اللہ کا ہی حکم ہے کہ فلاں بت کا نام لو) تو (سنو!) وہ (اللہ) اُنھیں جلد ہی اس افتراء پردازی کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

(۱۴۰) اور (سنئے اُن کے من گھڑت عقائد) وہ کہتے ہیں کہ جو (بچے) اُن کے فلاں فلاں مویشیوں کے پیٹ میں ہیں وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے (جائز) ہیں، اور ہماری عورتوں کے لئے حرام ہیں، اور اگر وہ

مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ

مُردہ ہو تو اُس میں وہ سب شریک ہیں، ابھی (اللہ) اُن سے بدلہ لیتا ہے اُن کے (اِس) بیان پر، بے شک وہ بڑا حکمت

عَلِيمٌ ﴿١٤٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

والا بڑا علم والا ہے (۱۴۰)۔ بڑے ہی گھاٹے میں وہ لوگ آ گئے، جنھوں نے اپنی اولاد کو قتل کر دیا از راہِ حماقت، بغیر کسی بنیاد

وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا

کے اور جو کچھ اُنھیں اللہ نے نصیب کر رکھا تھا اُسے (اپنے اوپر) حرام کر لیا اللہ پر افتراء کرتے ہوئے، (یہ لوگ) خوب ہی

مُهْتَدِينَ ﴿١٤١﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ

بھٹکے اور (کسی طرح) راہ یاب نہ ہوئے (۱۴۱)۔ اور وہ (وہی) اللہ تو ہے جس نے باغ پیدا کئے (ٹٹیوں پر) چڑھائے

وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

ہوئے اور بغیر چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی، کہ اس کے کھانے کی مختلف چیزیں ہوتی ہیں، اور زیتون اور انار

وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ

باہم مشابہ (بھی) اور غیر مشابہ (بھی) اس کے پھلوں میں سے کھاؤ جب وہ نکل آئے اور اُس کا حق (شرعی) اس کے کاٹنے

حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤٢﴾ وَمِنَ الْأَنْعَامِ

کے دن ادا کر دیا کرو اور اسراف مت کرو، بے شک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (۱۴۲)۔ اور چوپایوں میں

حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

بڑے قد کے بھی (ہیں) اور چھوٹے قد کے (بھی) اللہ نے جو کچھ تمہیں دے رکھا ہے اُس میں سے کھاؤ (پیو) اور

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿١٤٣﴾ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِنَ الضَّأْنِ

شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، وہ تو تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے (۱۴۳)۔ (اللہ نے) آٹھ جوڑے (پیدا کئے) دو

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ

قسمیں بھیڑ سے اور دو قسمیں بکری میں سے، آپ کہئے کہ (اللہ نے) آیا دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادوں

أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ

کو، یا اس (بچہ) کو جس کو دونوں مادائیں اپنے رحم میں لئے ہوئے ہیں، مجھے بتلاؤ تو دلیل کے ساتھ اگر تم سچے

صَادِقِينَ ﴿١٤٤﴾ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ

ہو (۱۴۴)۔ اور اسی طرح دو قسمیں ہیں اونٹ میں (بھی) اور دو قسمیں ہیں گائے میں (بھی) آپ کہئے کہ

توضیحی ترجمہ

مُردہ ہو تو اُس (کے استعمال) میں سب برابر ہیں (تو ایسا نہیں ہے کہ وہ جو چاہے کرتے رہیں اور اللہ کوئی نوٹس ہی نہ لے) اللہ جلد ہی بدلہ دے گا اُن کی غلط بیانی کا، یقیناً وہ بڑی حکمت والا ہے اور بڑا علم والا بھی (اس لئے اپنی حکمت اور علم کے مطابق مناسب وقت پر موزوں ترین سزا دے گا)

(۱۴۱) حقیقت میں وہ لوگ بڑے ہی نقصان اور گھاٹے میں ہیں جنھوں نے حماقت سے بلا کسی (قطعی) علم کے اپنی اولاد کو قتل کیا ہے، یا جو چیزیں اللہ نے انھیں کھانے کے لئے دی تھیں اُن کو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہوئے (کہ اُس نے حرام کی ہیں) حرام کر لیا ہے، بے شک یہ لوگ بھٹکتے ہی رہے اور (کبھی) راہِ ہدایت پر نہیں آئے۔

ع ۱۶

(۱۴۲) اور وہ وہی (اللہ) ہے، جس نے پیدا کیے ہیں باغات (سہاروں سے) اور پر چڑھائے جانے والے بھی (یعنی بیل دار، جیسے انگور وغیرہ) اور نہ چڑھائے جانے والے بھی (جس میں بیل دار و غیر بیل دار دونوں آتے ہیں، جیسے خربوزہ، آم اور سیب وغیرہ) اور کھجور کے درخت، اور کھیتیاں جن میں کھانے کی مختلف چیزیں (پیدا) ہوتی ہیں، اور زیتون اور انار، (ان میں سے بعض پھل) ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہوتے ہیں اور مختلف بھی (اپنی صورت و شکل اور ذائقہ میں) تو ان پھلوں میں سے جب وہ پھلیں (جتنی ضرورت ہو) کھاؤ، اور جب اُن کو کاٹنے (یا توڑنے) کا دن آئے تو اللہ کا (واجب) حق ادا کر دیا کرو، اور حد سے مت گزرو (نہ کھانے میں، نہ اللہ کا واجب کردہ حق برائے مساکین نکالنے میں۔ یاد رکھو!) یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۴۳) اور (باغات کی طرح تمہاری غذا کی خاطر اللہ کے پیدا کردہ) جانور بھی ہیں، جن میں بوجھ اُٹھانے والے (اونٹ جیسے بلند قامت) بھی ہیں اور زمین سے لگے ہوئے بھی (مراد پستہ قد جانور، جیسے بھیڑ، بکری وغیرہ) تو اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے اُس میں سے کھاؤ، اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو (کہ کسی بھی حلال چیز کو حرام قرار دے لو) یقین مانو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۱۴۴) (مزید سنو!) آٹھ ازواج ہیں (اللہ کے پیدا کردہ) بھیڑ (کی نسل) سے دو (ایک نر اور ایک مادہ، کہ دونوں ایک دوسرے کے زوج ہوتے ہیں) اور بکری (کی نسل) سے دو، آپ (ذرا اِن سے) پوچھئے کہ: اللہ نے آیا ان دونوں (بھیڑ و بکری کی نسلوں) کے نروں کو حرام کیا ہے یا مادہ کو؟ یا ہر اُس بچہ کو جن کو دونوں (نسلوں) کی مادہ اپنے پیٹ میں لئے (گھوم رہی) ہوں؟ مجھے بتاؤ! سند کے ساتھ، اگر تم سچے ہو۔

(۱۴۵) اور (اسی طرح) اونٹ (کی نسل) سے بھی دو (نر اور مادہ) اور گائے (کی نسل) سے بھی دو، آپ (اے پیغمبر) کہئے کہ

ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

(اللہ نے) آیا دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادوں کو، یا اس (بچہ) کو جسے دونوں مادہ اپنے رحموں

الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

میں لئے ہوئے ہیں، کیا تم اُس وقت حاضر تھے جب اللہ نے تم کو اس کا حکم دیا تھا، تو اُس سے بڑھ کر ظالم

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے بغیر علم کے، تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے، اللہ تو ہٹ دھرم لوگوں کو ہدایت

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِىْ مَآ اُوْحِىَ اِلَىَّ

نہیں دیتا (١٤٥)۔ آپ کہہ دیجئے مجھ پر جو وحی آتی ہے اُس میں تو میں (اور) کچھ نہیں حرام پاتا کسی کھانے والے

مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا

کے لئے جو اُسے کھائے، سوا اس کے کہ وہ مُردار ہو، یا بہتا ہوا خون ہو، یا سور کا گوشت ہو، کیونکہ وہ (بالکل) گندہ

اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

ہے، یا جو فسق (کا ذریعہ) ہو، غیرُ اللہ کے لئے نامزد کیا گیا ہو، لیکن جو کوئی بے قرار ہو جائے، اور طالب لذت نہ ہو،

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٦﴾ وَعَلَى

نہ حد سے تجاوز کرے تو بے شک آپ کا پروردگار بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (١٤٦)۔ اور جو لوگ کہ

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

یہودی ہوئے اُن پر ہم نے کُھر والے کُل جانور حرام کر دیئے تھے، اور گائے اور بکری میں سے ہم نے اُن پر

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ

دونوں کی چربیاں حرام کی تھیں، بجز اُس (چربی) کے جو اُن کی پشتوں پر یا اُن کی انتڑیوں میں لگی ہوئی ہو،

اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٧﴾

یا جو ہڈی سے ملی ہوئی ہو، یہ سزا دی تھی ہم نے اُن کو اُن کی شرارت پر، اور ہم ہی یقیناً سچے ہیں (١٤٧)۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ

سو اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے، اور اس کا

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٨﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ

عذاب مجرم لوگوں سے ٹل نہیں سکتا (١٤٨)۔ جو لوگ شرک کرتے ہیں اب کہیں گے کہ اللہ اگر چاہتا تو

توضیحی ترجمہ

آیا اللہ نے دونوں نروں کو حرام کیا ہے، یا دونوں مادہ کو؟ یا ہر اُس بچے کو جو دونوں نسلوں کی مادہ کے پیٹ میں موجود ہو؟ (اور ان سے معلوم کیجئے کہ) کیا تم اُس وقت وہاں موجود تھے جب اللہ نے تم کو (اس کا) حکم دیا تھا؟ (اگر نہیں، اور یقیناً نہیں) تو اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو (صرف) لوگوں کو گمراہ کرنے کی خاطر بغیر کسی علمی بنیاد (اور سند یا دلیل) کے اللہ پر جھوٹ باندھے (یہ تو بڑا ظلم ہوگا، سنو!) بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

(١٤٦) (اے پیغمبرؐ!) آپ (ان سے) کہئے کہ: (جن جانوروں کو تم حرام بتاتے ہو) مجھے جو کچھ وحی کے ذریعہ بتایا گیا ہے اس میں تو (ان کے بارے میں) میں ایسا کچھ نہیں پاتا کہ کسی کھانے والے کے لئے ان کا کھانا حرام بتایا گیا ہو، سوائے اس (حکم) کے کہ (ان میں صرف حرام وہ ہے جو) مُردار ہو، یا بہتا ہوا خون ہو، یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے، یا جو فسق (شرک کا ذریعہ) ہو، جس کو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے نامزد کیا گیا ہو، البتہ (اگر) کوئی شخص انتہائی مجبور ہو جائے (تو جان بچانے کے لئے استعمال کر سکتا ہے) بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ (ضرورت سے) تجاوز کرنے والا، بے شک آپ کا رب بڑا معاف کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔ (کہ ان حالات میں حرام کھانے کو معاف رکھا اور اس پر مواخذہ نہ کیا)

ع ١٧/٤

(١٤٧) اور یہودیوں پر ہم نے ناخن والے (یعنی پنجے یا کھر والے) جانور (جیسے شترمرغ، بطخ، قاز، اور اونٹ وغیرہ) حرام کر دیئے تھے، اور گائے اور بکری کی چربی بھی (اُن پر حرام کر دی تھی) سوائے اُس (چربی) کے جو اُن کی پُشت یا انتڑیوں میں لگی ہو یا ہڈیوں سے چپکی ہوئی ہو، یہ ہم نے اُن کو اُن کی سرکشی کی سزا دی تھی (نہ پہلے سے یہ حرام تھی نہ اب حرام ہے) اور پورا یقین رکھو کہ ہم سچے ہیں۔ (جو کوئی اس کے خلاف دعویٰ کرے وہ یقیناً جھوٹا ہے)

(١٤٨) پھر اگر (ہماری وضاحتوں کے بعد بھی) لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ فرما دیں کہ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے (اس لئے جھٹلانے کے باوجود عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا، بلکہ باغیوں کو بھی اس دنیا میں رزق و خوشحالی دیتا ہے) اور (البتہ یہ یاد رکھو کہ) اُس کا عذاب مجرموں سے ٹلے گا نہیں (ایک نہ ایک دن اُن کو اپنے کیئے کی سزا ملنی ہی ہے)

(١٤٩) جن لوگوں نے شرک اپنا رکھا ہے وہ (اب ایک اور بہانہ تراشی کریں گے اور یوں) کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو

مَآ أَشْرَكْنَا وَلَآ ءَابَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَىْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ

شرک ہم نہ کرتے نہ ہمارے باپ دادا کرتے، اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کر سکتے، اسی طرح جھٹلایا تھا اُن لوگوں نے بھی

ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا۟ بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ

جو اِن سے قبل ہوئے ہیں، یہاں تک کہ اُنھوں نے ہمارے عذاب کو چکھا، آپ کہئے کہ آیا تمہارے پاس ہے کوئی

عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَآ ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا

دلیل؟ (ہو) تو اُسے ہمارے سامنے ظاہر کرو، تم تو نری گمان کی پیروی کرتے ہو اور محض اٹکل سے کام لیتے ہو (۱۴۹)۔

تَخْرُصُونَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ فَلِلَّهِ ٱلْحُجَّةُ ٱلْبَٰلِغَةُ ۖ فَلَوْ شَآءَ لَهَدَىٰكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۵۰﴾

آپ کہدیجئے کہ پوری حجت تو اللہ ہی کی رہی، اور اگر (اللہ) چاہتا تو تم سب کو ضرور ہدایت دے دیتا (۱۵۰)۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ ٱللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ

آپ کہئے کہ اپنے گواہوں کو لاؤ جو اِس پر گواہی دیں کہ اللہ نے ان (چیزوں) کو حرام کیا ہے، اور اگر وہ جھوٹی گواہی

فَإِن شَهِدُوا۟ فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟

دے بھی دیں تو آپ نہ اُن کے ساتھ گواہی دیجئے، اور نہ اُن لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کیجئے جو ہماری آیتوں کو

بِـَٔايَٰتِنَا وَٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿۱۵۱﴾

جھٹلاتے ہیں، اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اپنے پروردگار کے برابر (دوسروں کو) ٹھہراتے رہتے ہیں (۱۵۱)۔

قُلْ تَعَالَوْا۟ أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا۟ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَ

آپ کہئے کہ آؤ میں تمھیں پڑھ کر سناؤں وہ چیزیں جو ہم پر تمہارے پروردگار نے حرام کی ہیں (یعنی یہ کہ) اُس کے

بِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَوْلَٰدَكُم مِّنْ إِمْلَٰقٍ ۖ نَّحْنُ

ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہو، اور اپنی اولاد کو افلاس (کے خیال)

نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا۟ ٱلْفَوَٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا

سے ہلاک مت کر دیا کرو، ہم ہی تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور اُن کو بھی، اور بے حیائیوں کے پاس بھی نہ جاؤ (خواہ)

بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا۟ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ

وہ علانیہ ہوں اور (خواہ) پوشیدہ، اور جس جان کو اللہ نے محفوظ کر رکھا ہے اُسے قتل مت کرو بجز حق (شرعی) کے،

وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۱۵۲﴾ وَلَا تَقْرَبُوا۟ مَالَ ٱلْيَتِيمِ إِلَّا

اس (سب) کا اللہ نے تمھیں حکم دے رکھا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو (۱۵۲)۔ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر

توضیحی ترجمہ

نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم (کسی جائز چیز کو) حرام قرار دیتے (یہ بھی ایک طریقہ ہے جھٹلانے کا) اسی طرح اِن سے پہلے گزرے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا، یہاں تک کہ اُنھوں نے (یعنی اُن میں سے بعض نے تو دنیا ہی میں) ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا، آپ (ان سے) کہئے کہ کیا تمہارے پاس (اس بابت) کوئی علم (یا سند) ہے؟ (اگر ہے) تو ہمارے سامنے ظاہر کرو! (تم کیا سند پیش کر سکو گے کیونکہ) تم تو بالکل خیالی باتوں پر چلتے ہو اور صرف اٹکل پچھو سے کام لیتے ہو۔

(۱۵۰) تو آپ فرما دیں کہ حجتِ بالغہ (کامل وروشن دلیل) تو اللہ ہی کی رہی (جو اُس نے پیغمبر، اور اُن کے ذریعہ دلوں میں اُترنے والے دلائل بھیج کر اور جھٹلانے والوں پر عذاب نازل کر کے قائم کی کہ انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ صحیح اور غلط راستہ کا انتخاب خود کرے، اور اُسی پر جزا وسزا موقوف ہے اور یہ حقیقت ہے کہ یہ اللہ کی قدرت سے باہر نہیں کہ) اگر وہ چاہتا تو سب ہی کو (زبردستی) ہدایت دے دیتا (لیکن کائنات کی تخلیق کا مقصد یعنی الٰہی صفاتِ جمال وجلال کا اظہار جب ہی ممکن ہے جب کہ کسب واختیار کی آزادی ہو)

(۱۵۱) آپ کہدیجئے کہ (تم نے جو عقلی دلیل پیش کی تھی کہ "اللہ چاہتا تو......" وہ تو چل نہیں سکی، اب) اپنے گواہوں کو (یعنی کوئی نقلی دلیل) پیش کرو، جو یہ گواہی دیں کہ اللہ نے ان (مذکورہ چیزوں) کو حرام قرار دیا ہے (یقیناً وہ کسی آسمانی کتاب سے ایسی کوئی شہادت نہیں پیش کر سکتے کیونکہ یہ بات خلاف واقعہ ہے، صرف یہ کر سکتے ہیں کہ جھوٹی شہادت پیش کریں) تو اگر وہ (جھوٹی) شہادت دے دیں تو آپ اُس کا اعتبار نہ کریں، اور نہ اُن لوگوں کی خواہشات کی پیروی کریں (یعنی وہ آپ کو بحث مباحثہ میں اُلجھانا چاہتے ہیں آپ اُس سے بچے رہیں) جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے، اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور وہ وہ ہیں جو اپنے رب کے برابر (دوسروں کو) ٹھہراتے ہیں۔

ع ۱۸ ۶ ۵

(۱۵۲) (اے پیغمبرؐ!) آپ اُن سے کہئے کہ آؤ میں تمھیں پڑھ کر سناؤں وہ باتیں جن (کی مخالفت) کو تمہارے رب نے حرام کیا ہے (وہ یہ ہیں) کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اور غربت کی وجہ سے (یا اُس کے خیال سے) اپنی اولاد کو ہلاک مت کرو (دیکھو) ہم ہی تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور (ہم ہی) اُن کو بھی رزق دیں گے، اور (سنو!) بے حیائی کے کاموں کے پاس بھی نہ پھٹکو، خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی، اور (انسان) جس کا خون کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ (جیسے قصاص کے طور پر) اِن (مذکورہ باتوں) کا اللہ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے امید ہے کہ تم عقل سے کام لوگے۔

(۱۵۳) اور یتیم کے مال کے قریب بھی مت جاؤ مگر

بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ

اس طریقہ پر جو مستحسن ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی پختگی کو پہونچ جائے، اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پوری

بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ

پوری کرو، ہم کسی شخص پر اُس کے تحمل سے زیادہ بار نہیں ڈالتے، اور جب بولو تو عدل (کا خیال) رکھو، اگر چہ

لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

وہ (شخص) قرابت دار ہی ہو، اور اللہ سے جو عہد کیا ہے اُسے پورا کرو، اِس (سب) کا اللہ نے تمہیں حکم دیا

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا

ہے تا کہ تم یاد رکھو (۱۵۲)۔ اور (یہ بھی کہہ دیجئے) کہ یہی میری سیدھی شاہراہ ہے، سو اِسی پر چلو، اور (دوسری)

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

راہوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی، اس (سب) کا (اللہ نے) تمہیں حکم دیا ہے تا کہ تم متقی بن

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ

جاؤ (۱۵۴)۔ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی جس سے اچھی طرح عمل کرنے والوں پر (نعمت) پوری ہو، اور ہر (ضروری) چیز کی

وَتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ

تفصیل (اس کے ذریعہ سے ہو جائے) اور (باعث) ہدایت ہو اور (ذریعہ) رحمت ہو تا کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات پر

یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ

ایمان لائیں (۱۵۵)۔ اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا ہے (خیرو) برکت والی ہے، سو (اب) اس کی پیروی کرو اور ڈرو

تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰی طَآىِٕفَتَیْنِ مِنْ

تا کہ تم پر رحمت کی جائے (۱۵۶)۔ (اور اس لئے بھی) کہ کہیں تم یہ نہ کہنے لگو کہ کتاب تو بس ان دو گروہوں پر اُتاری

قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ

گئی جو ہم سے پہلے تھے، اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے نرے بے خبر ہی رہے (۱۵۷)۔ یا یوں کہنے لگو کہ

اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰی مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَیِّنَةٌ

اگر ہم پر کتاب نازل ہوئی ہوتی تو ہم ان سے بھی بڑھ کر راہ یاب ہوتے، سو اب تو آ چکی تمہارے پروردگار کی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِ

طرف سے ایک روشن دلیل اور ہدایت و رحمت ہے سو اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے جو نشانیوں کو جھٹلائے

توضیحی ترجمہ

ایسے طریقے سے جو (اُس کے حق میں) بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے پورے سن بلوغ کو پہونچ جائے، اور ناپ تول انصاف کے ساتھ کیا کرو (اس میں بے ایمانی نہ کیا کرو، یہ بھی سمجھ لو کہ) ہم کسی کو مکلف نہیں کرتے مگر اتنے ہی کا جتنا اس کے امکان میں ہو (یعنی اپنی طرف سے پوری کوشش کرو کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو، بھول چوک کے تم مکلّف نہیں) اور جب تم کوئی بات کہو تو انصاف سے کام لو، خواہ معاملہ اپنے قریبی رشتہ دار کا ہی ہو، اور اللہ سے کئے گئے عہد کو پورا کیا کرو، ان باتوں کا اللہ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے، امید کی جانی چاہئے کہ تم نصیحت حاصل کرو گے۔ (اور عمل کرو گے)

(۱۵۴) اور (اسی اللہ کا ارشاد ہے کہ) یہ (جس کی دعوت دی جا رہی ہے) میرا سیدھا راستہ ہے، اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر مت چلو، کہ وہ تمہیں خدائی راستہ سے ہٹا کر اِدھر اُدھر کر دیں گے (لوگو! سنو) یہ باتیں ہیں جن کی اللہ نے تمہیں تاکید کی ہے تا کہ تم (ان پر عمل کر کے) متقی (و پرہیزگار) بنو۔ (ان تین آیات میں نو ہدایات اللہ تعالیٰ نے بندوں کو دی ہیں، حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے ان کی بابت فرمایا ہے "جو کوئی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مہر بند وصیت دیکھنا چاہے اُسے ان آیتوں کو پڑھنا چاہئے)

(۱۵۵) پھر (ایک بات اور یہ کہ) ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (تورات) دی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ نیک لوگوں پر اللہ کی نعمت کی تکمیل ہو اور ہر (ضروری) چیز کی تفصیل (بیان) ہو جائے اور (یہ) رہنمائی اور رحمت (کا باعث) ہو، تا کہ (اسے سمجھ کر) لوگ اپنے پروردگار سے (آخرت میں) ملنے کا کامل یقین حاصل کریں۔

ع ۱۹ ۶

(۱۵٦) اور (اسی طرح) یہ (قرآن) بھی ہماری نازل کردہ کتاب ہے جو بڑی خیر و برکت والی ہے، لہٰذا اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو، تا کہ تم پر رحمت (ہی رحمت) ہو۔

(۱۵۷) (اور یہ کتاب اس لئے بھی نازل کی) کہ کہیں تم یہ کہنے لگو کہ کتاب تو ہم سے پہلے (جو) دو فرقے تھے (یہود و نصاریٰ) بس اُن پر نازل کی گئی تھی، اور ہم اُن کے پڑھنے پڑھانے (یعنی زبان و لٹریچر) سے ناواقف تھے۔ (تو ہم سے مؤاخذہ کیسا؟)

(۱۵۸) یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوئی ہوتی تو ہم ان (یہودیوں اور عیسائیوں) سے کہیں زیادہ ہدایت پر ہوتے، تو لو! اب تو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (اس قرآن کی صورت میں) ایک واضح کتاب (اپنے روشن دلائل کے ساتھ) آ گئی ہے جو (مکمل) ہدایت و رحمت ہے (تا قیامت تمام انسانوں کے لئے خواہ وہ کسی قوم کے ہوں) سو اَب اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو جھٹلائے آیتوں کو

اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا

اللہ کی اور اس سے (دوسروں کو) روکے، ہم ابھی بُرے عذاب کے ساتھ اُن لوگوں کو سزا دیں گے،

سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝١٥٨ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ

جو (دوسروں کو) روکتے ہیں بہ سبب ان کے (اس) روکنے کے (۱۵۸)۔ یہ لوگ (گویا) صرف اس

تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ

کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کا پروردگار خود آئے، یا آپ کے پروردگار کی کوئی بڑی نشانی

يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

آجائے (حالانکہ) جس روز آپ کے پروردگار کی کوئی بڑی نشانی آپہونچے گی کسی شخص کو اُس کا

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ

ایمان نفع نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لا چکا ہو، یا اپنے ایمان کے ذریعہ سے اس نے کوئی نیکی نہ

انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝١٥٩ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ

کرلی ہو، آپ کہہ دیجئے تم انتظار کئے جاؤ ہم (بھی) منتظر ہیں (۱۵۹)۔ بیشک جن لوگوں نے اپنے

كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى

دین کو جدا جدا کردیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ پر اُن کی کچھ بھی (ذمہ داری) نہیں، اُن کا معاملہ بس

اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝١٦٠ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ

اللہ ہی کے حوالہ ہے، پھر وہی انھیں جتلا دے گا جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں ((۱۶۰)۔ جو کوئی نیکی

فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا

لے کر آئے گا اس کو اس کے مثل دس (نیکیاں) ملیں گی، اور جو کوئی بدی لے کر آئے گا اس کو بس

مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝١٦١ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى

اس کے برابر ہی بدلہ ملے گا، اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا (۱۶۱)۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَ

پروردگار نے ایک سیدھا راستہ بتا دیا ہے، ایک دینِ مستحکم، طریقہ ابراہیمؑ راست رَو کا، اور وہ

مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٦٢ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ

مشرکین میں سے نہ تھے (۱۶۲)۔ آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری (ساری) عبادتیں اور

توضیحی ترجمہ

اللہ کی اور اُس سے (خود تو رُک کے ہی دوسروں کو بھی) روکے؟ ہم جلد ہی اُن کو جو ہماری آیتوں سے (رُکتے اور) روکتے ہیں اُن کے اس (رُکنے اور) روکنے کی وجہ سے سخت سزا دیں گے۔

(۱۵۹) کیا یہ لوگ (جو انبیاء کی آمد، آسمانی کتابوں اور شریعتوں کے نزول حتیٰ کہ آخری رسول اور آخری کتاب کے آجانے کے بعد بھی ایمان نہیں لائے، شاید ایمان قبول کرنے کے لئے) صرف اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں (ان کی روح قبض کرنے) یا تمہارا پروردگار خود آئے (کہ اُس کو روبرو دیکھ لیں، مراد قیامت) یا تمہارے رب کی کوئی (بڑی اور خاص) نشانی (بابت قیامت) آجائے؟ (مثلاً مغرب سے طلوع آفتاب۔ حالانکہ) جس دن تمہارے پروردگار کی کوئی (ایسی) نشانی آپہونچے گی تو کسی (ایسے) شخص کے لئے اُس کا ایمان کارآمد نہ ہوگا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو، یا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ کسی نیک عمل کی کمائی نہ کی ہو (کیونکہ معتبر ایمان وہی ہے جو دلائل کی بنیاد پر ایمان بالغیب ہو) آپ کہہ دیجئے (ٹھیک ہے) تم بھی انتظار کرلو ہم بھی منتظر ہیں۔ (سب سامنے آجائے گا)

(۱۶۰) (اے پیغمبرؐ!) یقین جانئے، جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کردیا اور (اصولِ دین میں راہیں الگ کرکے) گروہوں میں بٹ گئے، آپ کو اُن سے کوئی سروکار نہیں، اُن کا معاملہ تو اللہ کے حوالے ہے (لہٰذا) پھر وہی اُنہیں جتلائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔

(۱۶۱) (اعمال کے بدلہ کا ہمارا طریقہ کار یہ ہوگا کہ) جو کوئی نیکی لے کر آئے گا اُس کو اُس کے مثل دس گنا ملیں گے، اور جو کوئی بدی لے کر آئے گا اُس کو اُس کے برابر ہی بدلہ (یعنی عذاب) دیا جائے گا، اور اُن پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ (یعنی جو برائیاں کی ہوں گی وہی لکھی ہوں گی، ایک بھی زیادہ نہیں)

(۱۶۲) آپ (اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے مجھے ایک سیدھے راستے پر لگا دیا ہے کہ وہ ایک دینِ مستحکم ہے، جو طریقہ ہے ابراہیم (علیہ السلام) کا، جو اللہ کی طرف (پوری طرح) یکسو تھے، اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے۔

(۱۶۳) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ: بے شک میری نماز، میری عبادت اور

مَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٣﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَ

میری زندگی اور میری موت (سب) جہانوں کے پروردگار اللہ ہی کے لئے ہیں (۱۶۳)۔ (کوئی) اس کا شریک نہیں،

بِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٤﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ

اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے اور میں مسلموں میں سب سے پہلا ہوں (۱۶۴)۔ آپ کہئے کہ کیا میں اللہ کے سوا کسی

أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

کو بہ طور پروردگار تلاش کروں، درانحالیکہ وہی پروردگار ہے ہر چیز کا، اور جو شخص کچھ بھی حاصل کرتا ہے وہ اُسی

إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ

پر رہتا ہے، اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا، پھر تم (سب) کی واپسی تمہارے پروردگار

مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٥﴾ وَهُوَ

(ہی) کے پاس ہے، سو وہی تم کو جتلائے گا جس جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے (۱۶۵)۔ اور وہی ہے

الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

جس نے تمہیں زمین پر خلیفہ بنایا اور تم میں سے ایک کا رتبہ دوسرے پر بلند کیا، تاکہ تمہیں ان

دَرَجَاتٍ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ

چیزوں میں آزمائے جو اس نے تم کو دے رکھی ہیں، بے شک آپ کا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا ہے،

وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٦٦﴾

اور بے شک وہ بڑا مغفرت کرنے والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (۱۶۶)۔

سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ آيَاتٍ · بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ · وَأَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

سورۂ اعراف مکی ہے، اس میں ۲۰۶ آیات اور ۲۴ رکوع ہیں — شروع اللہ بے انتہا رحمت والے بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

الٓمٓصٓ ﴿١﴾ كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ

الف، لام، میم، صاد (۱)۔ (یہ) ایک کتاب ہے، آپ پر نازل کی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے (لوگوں کو) ڈرائیں،

مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ

سو آپ کے دل میں اِس سے (بالکل) تنگی نہ ہو، اور یہ نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے (۲)۔ جو کچھ تم پر تمہارے پروردگار

إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا مَا

کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اُس کی پیروی کرو، اور اللہ کو چھوڑ کر (دوسرے) رفیقوں کی پیروی مت کرو، کم ہی تم لوگ

توضیحی ترجمہ

میرا جینا مرنا (سب فقط) اللہ کے لئے ہے جو (تمام) جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۱۶۴) اُس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے (اللہ کا) فرماں بردار ہوں۔ (یعنی توحید فی الالوہیت کا سب سے پہلے قائل ہوں)

(۱۶۵) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ کیا میں اللہ کے سوا اور (کوئی) پروردگار تلاش کروں؟ حالانکہ وہی پروردگار (اور مالک) ہے ہر چیز کا (یعنی میں توحید فی الربوبیت کا بھی پورا قائل ہوں) اور جو شخص جو کمائی کرتا ہے اس (کے نفع نقصان) کا ذمہ دار وہی ہوتا ہے، اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا (یعنی ہر شخص کے اعمال کا بوجھ خود اُس کے سر پر ہوگا) پھر (یہ بھی سن لو کہ) تم (سب) کی واپسی ہوگی تمہارے پروردگار کے حضور میں، اُس وقت وہ تمہیں بتلائے گا وہ ساری باتیں جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

(۱۶۶) اور وہ وہی (اللہ) تو ہے جس نے تمہیں (اے بنی آدم!) زمین پر (اپنا) نائب بنایا (کہ تم اُس کے دیئے ہوئے اختیارات سے کام لے کر کیسے کیسے حاکمانہ تصرفات کرتے ہو) اور تم میں سے بعض کو بعض پر بلندی عطا کی (یعنی اُن کے درمیان فرق مراتب ومدارج رکھا) تاکہ تمہیں اُس نے جو نعمتیں دی ہیں اُن میں آزمائے (کہ ان حالات میں کون شخص کہاں تک خدا کا حکم مانتا ہے) بے شک تمہارا رب (مجرموں ونافرمانوں کو) بہت جلد سزا دینے والا ہے اور وہ بڑا معاف کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ (اُن کے لئے جو توبہ کرلیں اور فرمانبردار ہوجائیں)

ع ۲۰ النصف ۷

سورۂ اعراف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الف، لآم، میٓم، صآد۔ (یہ حروفِ مقطعات ہیں، الگ الگ ہی پڑھے جاتے ہیں، ان کے معنی اور ان سے بعض سورتوں کے شروع کرنے کی وجہ اللہ اور اس کے رسول نے نہیں بتائی۔)

(۲) یہ کتاب آپ پر (اللہ کی طرف سے) نازل کی گئی ہے، اس لئے آپ کے دل میں اس سے کوئی تنگی نہ پیدا ہونا چاہئے (کہ لوگ اس کو مانیں گے یا نہیں۔ اِس کے نزول کا مقصد یہ ہے) کہ آپ اس کے ذریعہ (لوگوں کو) ڈرائیں اور (یہ) ماننے والوں کے لئے نصیحت (کا جامع پیغام) بھی ہے۔

(۳) (لہٰذا اے لوگو!) جو کچھ بھی تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اُس کی اتباع کرو، اور اللہ کو چھوڑ کر (من گھڑت) رفیقوں (سرپرستوں) کی پیروی مت کرو (یہ حقیقت ہے کہ ہماری اس نصیحت کے باوجود) تم لوگ بہت ہی کم

تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ

نصیحت قبول کرتے ہو(۳)۔ اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے اُنھیں تباہ کردیا اور اُن پر ہمارا عذاب رات کو پہونچا، یا

هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝٤ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ

وہ دوپہر کو آرام میں تھے(۴)۔ تو اُن کی پکار جب اُن پر ہمارا عذاب پہونچا سوا اِس کے اور کچھ نہ تھی کہ بے شک ہم

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ

ہی ظالم (وخطاکار) تھے(۵)۔ سو ہم اُن لوگوں سے بھی ضرور پوچھیں گے جن کے پاس (پیغمبر) بھیجے گئے تھے اور

لَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا

پیغمبروں سے (بھی) ہم ضرور پوچھیں گے(۶)۔ پھر ہم اُن کے روبرو (سب) بیان کردیں گے علم کے ساتھ اور ہم کہیں

غَآئِبِيْنَ ۝٧ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

غائب تو تھے نہیں(۷)۔ اور اُس روز وزن (ہونا) برحق ہے، جس کسی کا وزن بھاری ہوگا وہی لوگ (پورے)

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

کامیاب ہوں گے(۸)۔ اور جس کا وزن ہلکا ہوگا سو وہ وہی لوگ ہوں گے جنھوں نے (خود) اپنے کو

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝٩ وَ

نقصان میں کر رکھا ہے، بہ سبب اِس کے کہ ہماری نشانیوں کے ساتھ نا انصافی کرتے تھے(۹)۔ اور

لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلًا

بالیقین ہم نے تم کو زمین پر رہنے کو جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامانِ زندگی پیدا کیا، بہت ہی کم تم

مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝١٠ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا

لوگ شکر کرتے ہو(۱۰)۔ اور ہم ہی نے تم کو پیدا کیا پھر ہم نے تمہاری صورت بنائی، پھر ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ

فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کے روبرو جھکو، سو (سب) جھکے بجز ابلیس کے، وہ جھکنے والوں میں شامل نہ

السّٰجِدِيْنَ ۝١١ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ

ہوا(۱۱)۔ (اللہ نے) فرمایا: تجھے کیا مانع ہوا اِس سے کہ تو جھکے جب میں حکم دے چکا، بولا میں اُس سے

مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝١٢ قَالَ فَاهْبِطْ

بہتر ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اُسے تو نے مٹی سے پیدا کیا(۱۲)۔ (اللہ نے) فرمایا تو تُو اُتر

توضیحی ترجمہ

نصیحت پکڑتے ہو۔

(۴) اور (سنو! اُن کا حال جنھوں نے ہماری ہدایات کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں شیاطین الانس والجن کی اتباع کی) کتنی ہی بستیاں (ایسی) ہیں کہ ہم نے اُن کو ہلاک وتباہ کردیا (اس طرح کہ) اُن کے پاس ہمارا عذاب راتوں رات آگیا، یا ایسے وقت آیا جب وہ دوپہر کے وقت آرام کررہے تھے۔

(۵) تو اُس وقت جب ہمارا عذاب اُن کے پاس پہونچا (وہ سارا طمطراق بھول گئے، تب) اُن کی زبان پر اس قول (اور اعترافِ گناہ) کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ "واقعی ہم ہی ظالم تھے (کہ ہم نے بات نہ مانی)

(۶) پھر (اس عذاب اور موت پر ہی خاتمہ نہیں ہوگا، اپنے وقت پر قیامت برپا ہوگی، اُس وقت) ہم اُن لوگوں سے پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے (کہ کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے؟) اور خود پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے (کہ اُنھوں نے کیا پیغام پہونچایا اور انھیں کیا جواب ملا؟)۔

(۷) پھر ہم اُن کے سامنے سارے واقعات خود اپنے علم کی بنیاد پر بیان کردیں گے (کیونکہ) ہم (ان واقعات کے وقت) کہیں غائب تو نہ تھے۔

(۸) اور اُس روز (اعمال کا) وزن ہونا بھی اٹل حقیقت ہے، پھر جس کے (ترازو کے) پلّے بھاری ہوں گے وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

(۹) اور جن کے (ترازو کے) پلّے ہلکے ہوں گے وہ وہی لوگ ہوں گے جنھوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ ظلم کرکے (یعنی اُنھیں ٹھکرا کے) خود اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا ہوگا۔

(۱۰) اور (کھلی بات ہے کہ) ہم نے تم کو زمین میں رہنے کو جگہ دی، اور تمہارے لئے روزی کے اسباب مہیا کئے (پھر بھی) تم لوگ کم ہی شکرادا کرتے ہو۔ (یعنی کم ہی اطاعت کرتے ہو جو اصلی شکر ہے)

ع ۱/۱۰/۸

(۱۱) اور (اے بنی نوع انسان) ہم نے (اولاً) تمہاری تخلیق کی (تو مادّہ بنایا) پھر تمہاری صورت بنائی (تو آدمؑ وجود میں آئے) پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ سجدۂ (تعظیم) کرو آدم کو، تو سب (فرشتوں اور جنوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

(۱۲) فرمایا: تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ نہیں کررہا ہے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا؟، بولا (ابلیس) میں اُس سے بہتر ہوں (جس کو سجدہ کا آپ مجھے حکم دے رہے ہیں، کیونکہ) آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اُس کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔

(۱۳) (اس کا یہ جواب سن کر اللہ تعالیٰ نے شیطان سے) فرمایا کہ: تو تُو (چل نیچے) اُتر!

مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ

اِس (جنت) سے، تو اِس لائق نہیں کہ اس میں رہ کر بڑائی کرتا رہے، پس تو نکل، بے شک تو (اپنے ہاتھوں) ذلیل ہونے

الصّٰغِرِينَ ۝ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ إِنَّكَ

والوں میں سے ہے (۱۳)۔ بولا، تو مجھے اُس دن تک کی مہلت دے جب سب اُٹھائے جائیں گے (۱۴)۔ (اللہ نے)

مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ

فرمایا: بے شک تجھے مہلت دی گئی (۱۵)۔ بولا، کہ چونکہ تو نے مجھے گمراہ کردیا ہے میں بھی لوگوں کے لئے تیری

الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ

سیدھی راہ پر بیٹھ کر رہوں گا (۱۶)۔ پھر اُن پر اُن کے سامنے سے بھی آؤں گا اور اُن کے پیچھے سے بھی، اور

وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۝

اُن کے داہنے سے بھی اور اُن کے بائیں سے بھی اور تو اُن میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا (۱۷)۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ

(اللہ نے) فرمایا: یہاں سے تو نکل، ذلیل وخوار ہوکر، ان میں سے جو کوئی تیری پیروی کرے گا سو میں تم سب

جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

سے جہنم کو بھر کر رہوں گا (۱۸)۔ اور اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور کھاؤ (پیو) جس جگہ سے چاہو

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا

اور اُس (خاص) درخت کے پاس مت جانا، ورنہ تم دونوں بھی بے انصافوں میں (شامل)

مِنَ الظّٰلِمِينَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا

ہوجاؤ گے (۱۹)۔ پھر دونوں (کے دل) میں شیطان نے وسوسہ ڈالا، تو اِس سے جو کچھ اُن کے پردہ کے بدن میں

وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ

سے اُن سے چھپایا گیا تھا وہ دونوں کے روبرو بے پردہ کردیا، اور کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے تم کو اِس درخت

الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخٰلِدِينَ ۝ وَ

سے تو صرف اِس لئے روکا تھا کہ کہیں تم دونوں فرشتہ نہ بن جاؤ یا کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں نہ ہوجاؤ (۲۰)۔ اور

قَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِينَ ۝ فَدَلّٰهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا

دونوں کے روبرو قسم بھی کھالی کہ میں تو تم دونوں کا خیرخواہ ہوں (۲۱)۔ غرض دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا، پھر جب

توضیحی ترجمہ

اس (جنت) سے، کیونکہ تجھے کوئی حق حاصل نہیں کہ یہاں رہ کر تکبر کرے، لہٰذا (فوراً) نکل جا! تو یقیناً (انتہائی) ذلیلوں میں سے ہے۔

(۱۴) کہا (ابلیس نے) کہ مجھے اُس دن (قیامت) تک کی مہلت دیجئے جب سب اُٹھائے جائیں گے (یعنی دوبارہ زندہ کئے جائیں گے)

(۱۵) فرمایا (اللہ نے، جا) تجھے مہلت دی گئی۔

(۱۶) (وہ اپنی غلطی نہ مانتے ہوئے اور اللہ پر الزام لگاتے ہوئے) بولا: جیسے آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ان (انسانوں کو گمراہ کرنے) کے لئے تیری سیدھی راہ پر بیٹھ رہوں گا۔

(۱۷) پھر میں ان پر آؤں گا اُن کے آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی، اور دائیں جانب سے بھی اور بائیں جانب سے بھی (یعنی ان پر چاروں سمت سے حملے کروں گا) اور (اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار (یعنی اطاعت گزار) نہ پائیں گے۔

(۱۸) (اللہ نے) فرمایا: نکل یہاں سے ذلیل ومردود ہوکر (سن!) ان میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا (وہ تیرا ساتھی ہوگا) سو میں تم سب سے جہنم کو بھردوں گا (یعنی میری ذات بے نیاز ہے، اگر سب بھی نافرمان ہوجائیں تو بھی مجھ پر کوئی فرق نہیں پڑتا)

(۱۹) اور (پھر آدمؑ سے مخاطب ہوتے ہوئے اللہ نے فرمایا) اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو، اور جہاں سے جو چیز چاہو کھاؤ (پیو) اور (دیکھو، بس) اس (خاص) درخت کے پاس مت جانا، ورنہ تم دونوں (بھی) ہوجاؤ گے ظالموں (یعنی اپنے آپ پر زیادتی کرنے والوں اور خسارہ اُٹھانے والوں) میں سے۔

(۲۰) پھر (ہوا یہ کہ) دونوں کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا تاکہ وہ (شرم کی) جگہیں جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں اُنھیں ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ کردے (یعنی اُس کا مقصد تھا کہ انتقام لے اور جنت کا لباس اُن سے اُتروا کر اُنھیں ننگا کردے) اور اُس نے (وسوسہ کے ذریعہ) اُن سے کہا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے نہیں، بلکہ صرف اس لئے روکا ہے کہ تم (اس کا پھل کھاکر) فرشتہ بن جاؤ گے یا ہمیشہ (زندہ) رہنے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔

(۲۱) اور اُن دونوں کے روبرو اُس نے قسمیں بھی کھائیں (اُنھیں یقین دلانے کے لئے) کہ میں تم دونوں کا خیرخواہ ہوں۔

(۲۲) اس طرح اس نے دھوکہ دے کر دونوں (یعنی آدم وحوا) کو نیچے اُتار ہی لیا، چنانچہ جب

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا

دونوں نے درخت (کا پھل) چکھا بے پردہ ہوگیا دونوں کے روبرو اُن کے پردہ کا بدن، اور دونوں لگے اپنے

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا

اوپر (درختوں کے) پتے جوڑنے، اور دونوں کو پکار کر اُن کے رب نے فرمایا: کہ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کر دیا تھا

الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا

فلاں درخت سے جنت کے اور کہہ نہ دیا تھا تم دونوں سے کہ شیطان تم دونوں کا کھلا ہوا دشمن ہے (۲۲)۔ دونوں بولے:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر (بڑا) ظلم کیا، اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ فرمائیں گے اور ہم پر رحم نہ کریں گے

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى

تو یقیناً ہم بڑے گھاٹے میں آجائیں گے (۲۳)۔ فرمایا (اللہ نے) اُترو، تم (سب) کوئی کسی کا دشمن (ہوکر) اور زمین میں

الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ

تمہارے لئے ٹھکانا (رکھا گیا) ہے، اور نفع (حاصل کرنا) ایک وقت (معلوم) تک (۲۴)۔ فرمایا (اللہ نے) اِسی میں

فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ

تمہیں جینا ہے اور اِسی میں تمہیں مرنا ہے اور اِسی سے نکلنا ہے (۲۵)۔ اے بنی آدمؑ! ہم نے تمہارے لئے لباس

لِبَاسًا يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ

پیدا کیا ہے (جو) تمہارے پردہ والے بدن کو چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے، اور تقوے کا لباس (اِس سے بھی) بڑھ کر

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ

ہے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں (۲۶)۔ اے اولادِ آدمؑ! یہ نہ ہو کہ شیطان تمہیں کسی خرابی میں ڈال

الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

دے جیسا کہ اُس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوا دیا، اِس طرح کہ دونوں سے اُن کا لباس بھی اُتروا دیا تھا، جس سے

لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ

اُن دونوں کو اُن کے پردہ کے بدن دکھائی دینے لگے، بے شک وہ خود اور اُس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم اُنھیں نہیں

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا

دیکھتے، ہم نے شیطانوں کو رفیق اُنھیں لوگوں کا بننے دیا جو ایمان نہیں لاتے (۲۷)۔ اور جب یہ لوگ کر گزرتے ہیں

توضیحی ترجمہ

دونوں نے اُس درخت (کے پھل) کو چکھا تو دونوں کی شرم کی جگہیں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہوگئیں، اور (پھر) لگے دونوں اپنے اپنے بدن پر جنت کے پتے چپکانے (پوشیدہ حصوں کو چھپانے کے لئے) اور (اس وقت) اُن کے رب نے اُن کو آواز دی کہ: کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے نہیں روکا تھا؟ اور تم دونوں سے یہ نہیں کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے؟۔

(۲۳) دونوں نے عرض کیا کہ: اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر بڑا ظلم کر ڈالا ہے، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم سخت خسارے والوں میں سے (یعنی تباہ و برباد) ہوجائیں گے۔

(۲۴) اللہ نے (آدمؑ، اُن کی بیوی اور ابلیس سے) فرمایا: چلو اب تم سب یہاں سے اُتر جاؤ، تم (وہاں) ایک دوسرے کے دشمن ہوگے (بالخصوص شیطان اور انسان) اور تمہارے لئے زمین پر ایک (خاص) وقت تک رہنا اور کسی قدر فائدہ اُٹھانا (طے کر دیا گیا) ہے۔

(۲۵) (مزید) فرمایا: اِسی (دنیا) میں تم جیو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اسی سے تم (زندہ کر کے دوبارہ) نکالے جاؤ گے۔

ع ۱۵ ۲ ۹

(۲۶) اے آدمؑ کی اولاد! (انسانو! تمہیں دنیا میں رہنا ہے تو اب سنو! دنیا میں رہن سہن کے طریقے) ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا ہے جو تمہارے جسم کے اُن حصوں کو چھپاتا ہے جن کا کھولنا بُرا ہے اور (مزید یہ کہ یہ) موجب زینت (بھی) ہے، اور (سنو!) تقوے (یعنی دینداری) کا (معنوی) لباس اِس (ظاہری) لباس سے (کہیں) بڑھ کر ہے۔ یہ (لباس پیدا کرنا) اللہ کے فضل و کرم کی نشانیوں میں سے ہے، امید کی جانی چاہئے کہ لوگ یاد رکھیں گے۔ (اور غور کر کے اللہ کے انعام و اکرام کے معترف اور اختیار کر کے اُس کے شکر گزار ہوں گے)

(۲۷) اے بنی آدمؑ! (دیکھو، ہوشیار رہو! کہیں) شیطان تم کو کسی فتنہ میں نہ ڈال دے جیسے اُس نے تمہارے ماں باپ (آدمؑ وحوا) کو جنت سے نکلوا دیا تھا تاکہ اُن کو اُن کی شرم کی جگہ دکھا دے، (بات یہ ہے کہ) وہ (شیطان) اور اُس کا لشکر تم کو وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں تم اُن کو نہیں دیکھ سکتے، ہم نے شیاطین کو اُن کا ہی دوست بننے دیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے (یعنی اُس سے بچنے کے لئے ایمان اور پختہ ایمان رکھو)

(۲۸) اور جب لوگ کر گزرتے ہیں (اعتقادی، عملی

فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ

کوئی بیہودگی تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو اسی طریق پر اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور خدا نے ہم کو یہی بتایا ہے، آپ کہہ دیجئے

اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۲۸﴾

کہ اللہ ہرگز بیہودگی نہیں بتلاتا ہے، کیا اللہ کے ذمہ ایسا جھوٹ لگاتے ہو جس کی (کوئی) سند نہیں رکھتے ہو (۲۸)۔ آپ

قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

کہہ دیجئے میرے پروردگار نے تو عدل (واعتدال) بتلایا ہے، اور تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رُخ سیدھا رکھا کرو اور اُسے (یعنی اللہ

وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿۲۹﴾

کو) پکارا کرو، دین کو اُسی کے واسطے خالص کرکے، اُس نے جس طرح تمہیں پہلے بنایا (اسی طرح) تم لوٹ کر آؤ گے (۲۹)۔

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا

ایک گروہ کو اُس نے راہ دکھا دی اور ایک گروہ ہے کہ اُن پر گمراہی ثابت ہو چکی، اُنھوں نے شیطان کو

الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿۳۰﴾

(اپنا) رفیق بنایا اللہ کو چھوڑ کر اور (اپنی نسبت) گمان رکھتے ہیں کہ وہ راہ پائے ہوئے ہیں (۳۰)۔

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا

اے اولادِ آدمؑ! ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو، اور کھاؤ پیو، لیکن اِسراف سے کام نہ لو، بے شک وہ (اللہ)

وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ

مُسرفوں کو پسند نہیں کرتا (۳۱)۔ آپ کہئے، اللہ کی زینت کو جو اُس نے اپنے بندوں کے لئے بنائی ہے اور کس نے حرام

الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ

کیا ہے کھانے کی پاکیزہ چیزوں کو؟ آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء ایمان والوں کے لئے دنیا کی زندگی میں ہیں (اور)

آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ

قیامت کے دن تو خالص (اُنھیں کے لئے) ہم اِسی طرح کھول کر آیتوں کو بیان کرتے ہیں اُن لوگوں کے لئے جو

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۳۲﴾ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا

علم رکھتے ہیں (۳۲)۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے تو بس بیہودگیوں کو حرام کیا ہے، ان میں سے جو

ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا

ظاہر ہوں (اُن کو بھی) اور جو پوشیدہ ہوں (اُن کو بھی) اور گناہ کو اور ناحق کسی پر زیادتی کو، اور اِس کو کہ تم شریک کرو

توضیحی ترجمہ

یا اور) کوئی بے حیائی (یا فحش کام) تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو اسی طریقے پر (عمل کرتے) پایا ہے اور (یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ) اللہ نے ہمیں اسی کا حکم دیا ہے، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ بے حیائی (اور فحش) کا حکم نہیں دیا کرتا (خواہ معاملہ طواف میں کپڑے پہننے کا ہو جس میں تم امتیاز برتتے ہو) کیا اللہ کے ذمہ ایسی باتیں منسوب کرتے ہو جن کا تمہیں علم نہیں۔

(۲۹) آپ (اے رسولؐ) فرما دیجئے کہ: میرے رب نے حکم دیا ہے انصاف (واعتدال) کا (ہر معاملہ میں) اور یہ کہ ہر سجدہ (یعنی نماز) کے وقت اپنا رُخ سیدھا رکھا کرو، اور اُس (اللہ) کو پکارو اس طرح پر کہ (تم) اُس کی عبادت میں بالکل خالص ہو (اس میں کسی اور کی شرکت یا آمیزش نہ ہو، سنو!) جیسے اُس نے تمہیں ابتداء میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہو (کر لوٹو) گے (میدانِ حشر میں)

(۳۰) (تم میں سے) ایک گروہ کو (جس نے اپنی قوت اختیار وانتخاب سے صحیح کام لیا) اُس (اللہ) نے ہدایت دی، اور ایک گروہ ہے کہ اُن پر گمراہی ثابت ہو گئی ہے کیونکہ انھوں نے (غلط انتخاب کرکے) اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا رفیق بنا لیا ہے اور سمجھ رہے ہیں کہ وہ سیدھے راستہ پر ہیں۔

(۳۱) اے بنی آدمؑ! مسجد میں ہر حاضری کے موقع پر لباس (جو تمہارے لئے موجب زینت ہے) زیب تن کر لیا کرو (خواہ تمہاری آمد نماز کے لئے ہو یا مسجدِ حرام میں طواف کے لئے) اور کھاؤ اور پیو (طواف کے موقع پر بھی جائز چیزیں، اپنی طرف سے تم کسی چیز کے کھانے پر پابندی نہ لگاؤ، بس) حد سے مت گزرو، اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

ع ۳ ۱۰

(۳۲) آپؐ کہئے کہ: کون ہے؟ جس نے اللہ کی زینت (لباس) کو حرام کر دیا ہے جو اُس نے اپنے بندوں کے لئے بنائی ہے اور (کس نے حرام کیا ہے) کھانے کی پاک (وحلال) چیزوں کو، آپؐ کہہ دیجئے کہ: یہ (نعمتیں اصل میں) ایمان والوں ہی کے لئے ہیں دنیا کی زندگی میں بھی (اگرچہ فیضیاب اور متمتع اس سے دوسرے بھی ہو لیتے ہیں، اور) قیامت کے دن تو (یہ) خالص ان ہی کے لئے ہوں گی، اسی طرح ہم تمام آیتیں اُن لوگوں کے لئے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو علم سے کام لیں۔

(۳۳) آپ (اے رسولؐ) کہہ دیجئے کہ: میرے پروردگار نے تو بس بے حیائیوں (اور فحش باتوں) کو حرام قرار دیا ہے، خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ، نیز (ہر قسم کے) گناہ کو اور (ہر کسی پر) ناحق زیادتی کو، اور اِس بات کو کہ تم کسی کو شریک کرو

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا

اللہ کے ساتھ، جس کے لئے اللہ نے کوئی دلیل نہیں اُتاری، اور اِس کو کہ تم اللہ کے ذمہ ایسی بات جھوٹ لگادو جس کی تم کوئی

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۳ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

سند نہیں رکھتے (۳۳)۔ اور ہر اُمت کے لئے ایک میعاد معین ہے سو جب اُن کی میعاد معیّن آجاتی ہے تو وہ ایک ساعت نہ

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۳۴ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے (۳۴)۔ اے اولادِ آدمؑ! اگر تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئیں (جو) تم

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

سے میرے احکام بیان کریں، سو جو کوئی تقویٰ اختیار کرے اور (اپنی) اصلاح کرلے تو ان لوگوں پر نہ کوئی خوف واقع ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۳۵ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ

اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۳۵)۔ اور جو لوگ جھٹلائیں گے ہمارے احکام کو اور اُن سے تکبر کریں گے وہی لوگ تو دوزخ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۳۶ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

والے ہیں، اس میں (ہمیشہ) پڑے رہیں گے (۳۶)۔ سو اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۗ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

اس کی آیتوں کو جھٹلائے، اُن کے نصیب کا جو کچھ حصہ ہے وہ اُنھیں مِل کر رہے گا، چنانچہ جب اُن کے پاس

الْكِتٰبِ ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

ہمارے قاصد اُن کی جان قبض کرنے آئیں گے تو (اُن سے) کہیں گے اب وہ کہاں گئے جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے تھے؟

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى

وہ کہیں گے (واقعی) ہم سے (سب) غائب ہوگئے اور گواہی دیں گے اپنے ہی خلاف کہ بے شک وہ کافر ہی

اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۳۷ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

تھے (۳۷)۔ کہے گا (اللہ) شامل ہوجاؤ دوزخ میں جنات اور انسانوں کے ان گروہوں کے ساتھ جو تم سے قبل گزر چکے ہیں،

مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ

جس وقت بھی کوئی (نئی) جماعت (دوزخ میں) داخل ہوگی اُس کی ہم رنگ دوسری جماعت اُس پر لعنت کرے گی، یہاں تک کہ

اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

جب سب ہی اُس میں جمع ہوجائیں گے تو (اُس وقت) اُن کے پچھلے اپنے اگلوں کی نسبت کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار!

توضیحی ترجمہ

اللہ کے ساتھ، جس (شرک) کے لئے (اللہ نے) کوئی دلیل نہیں اُتاری، اور (اس کو کہ) اللہ کے ذمہ ایسی باتیں لگاؤ جن (کی حقیقت) کا تمہیں ذرا بھی علم نہیں۔

(۳۴) اور ہر قوم کے لئے ایک میعاد مقرر ہے، چنانچہ جب اُن کی مقررہ میعاد آجاتی ہے تو وہ ایک گھڑی بھر بھی اس سے آگے پیچھے نہیں ہوسکتے (یعنی ہر اُمت اور ہر فرد کی خدا کے یہاں ایک معیّن مدت ہے، جب سزا کی گھڑی آجائے گی پھر ٹل نہ سکے گی)

(۳۵) (لہٰذا) اے بنی آدم! اگر تمہارے پاس تم ہی (انسانوں) میں سے کچھ پیغمبر آئیں بیان کرتے ہوئے میرے احکام (تو اُن پر ایمان لاؤ اور اُن کے بیان کردہ احکام کی پیروی کرو) تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرلے گا (یعنی غلط کاموں سے رُک جائے گا اور نیک اعمال کرے گا) تو ایسے لوگوں پر (قیامت کے دن) نہ کوئی خوف ہوگا (عذاب کا) اور نہ (اُنھیں) کوئی غم ہوگا (اپنی پچھلی زندگی پر)

(۳۶) اور جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور تکبر کے ساتھ اُن سے منہ موڑا وہ لوگ دوزخ والے ہوں گے اور اُس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

(۳۷) چنانچہ اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے (یعنی جو احکام خدائی نہ ہوں اُنھیں خدا کی طرف منسوب کرے) یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے، (البتہ) ایسے لوگوں کے نصیب میں جتنا حصہ (رزق، عمر اور عمل کا) لکھا ہے وہ اُنھیں (دنیا میں) پہونچتا رہے گا، حتیٰ کہ جب (اُن کی موت کا وقت آجائے گا اور) اُن کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اُن کی جان قبض کرنے آئیں گے (اور سختی کے ساتھ جان نکالیں گے) تو وہ کہیں گے کہ: کہاں ہیں وہ (تمہارے معبود) جنھیں تم اللہ کی بجائے پکارا کرتے تھے؟ (بلاؤ اُنھیں کہ تمہیں اس مصیبت سے چھڑائیں) وہ جواب دیں گے کہ وہ (سب کے سب) ہم سے غائب ہوگئے، اور (پھر) وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ بے شک ہم کافر تھے۔ (لیکن اب اس ندامت وافسوس سے کیا حاصل؟)

(۳۸) (اللہ) فرمائے گا کہ چلو داخل ہوجاؤ دوزخ میں (اور شامل ہوجاؤ) جنات اور انسانوں کی اُن اُمتوں (کے گمراہ فرقوں) کے ساتھ جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں، (وہاں کا معاملہ یہ ہوگا کہ) جب بھی کوئی (نیا) گروہ دوزخ میں داخل ہوگا وہ اپنے جیسے دوسرے (گمراہ) گروہ کو لعنت بھیجے گا، یہاں تک کہ جب سب (گمراہ فرقے) اُس میں (ایک کے بعد ایک) جمع ہوجائیں گے تو بعد میں آنے والے پہلے آنے والوں کی بابت کہیں گے کہ: اے ہمارے پروردگار!

هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ

اِنھیں نے تو ہم کو گمراہ کیا تھا، تو اِنھیں دوزخ کا عذاب زیادہ دے، (اللہ) کہے گا، زیادہ تو سب ہی

ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ

کا (عذاب) ہے لیکن تمہیں علم نہیں (۳۸)۔ اور اُن کے اگلے اپنے پچھلوں سے کہیں گے، پھر تم کو

لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾

ہم پر کوئی ترجیح نہیں، سو تم عذاب کا مزہ چکھو اُن حرکتوں کے عوض میں جو تم کرتے رہے ہو (۳۹)۔

ع ۸ ۱۱

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ

بے شک جن لوگوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور اُن سے تکبر کیا، اُن کے لئے آسمان کے دروازے نہ

السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ

کھولے جائیں گے، اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے، جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ میں نہ سما جائے، اور

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ

ہم اِسی طرح سزا دیتے ہیں مجرموں کو (۴۰)۔ اُن کے لئے دوزخ ہی کا بچھونا ہوگا اور اُن کے اوپر (اسی کا)

فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اوڑھنا ہوگا، اور ہم اِسی طرح سزا دیتے ہیں سرکشوں کو (۴۱)۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

عمل کئے، ہم کسی شخص کے ذمہ نہیں ڈالتے مگر اُس کی وسعت کے موافق ہی، یہی لوگ تو جنت والے ہیں،

الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ

اس میں ہمیشہ رہیں گے (۴۲)۔ اور ہم دور کردیں گے جو کچھ ان کے دلوں میں غبار رہا ہوگا، اُن کے نیچے

غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ج وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ (ساری) تعریف ہے اللہ کے لئے جس نے ہم کو اس (مقام) تک پہونچادیا،

هَدٰىنَا لِهٰذَا قف وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ج لَقَدْ جَآءَتْ

اور ہم تو (کبھی یہاں تک) نہ پہونچتے اگر اللہ نے ہم کو نہ پہونچادیا ہوتا، واقعی ہمارے پروردگار کے پیمبر سچائی کے

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

ساتھ آئے تھے، اور اُنھیں ندا دی جائے گی کہ یہی وہ جنت ہے جس کے تم اب وارث ہوگئے ہو بہ عوض اُس کے کہ جو تم

توضیحی ترجمہ

انھوں نے ہی ہمیں گمراہ کیا تھا، اس لئے تو انھیں آگ کا دوگنا عذاب دے۔ (اللہ) فرمائے گا: ہر ایک کے لئے (جو دوگنے کا مستحق ہے) دوگنا ہی (عذاب) ہے لیکن (یہ الگ بات ہے کہ) تمہیں اس کا علم نہیں۔

(۳۹) اور پہلے آنے والے بعد میں آنے والوں سے کہیں گے کہ پھر تو تم کو ہم پر کوئی فوقیت حاصل نہ ہوئی (تم بھی دوہرے عذاب کے مستحق ہو کیونکہ ایک تو تم خود بہکے اور دوسرے یہ کہ پہلے آنے والوں کا حال دیکھ سُن کر کوئی عبرت حاصل نہ کی) سو تم (بھی) عذاب کا (دوگنا) مزہ چکھو اپنی کمائی کے بدلے میں۔

(۴۰) (یقین کرو لوگو!) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور تکبر کے ساتھ اُس سے منھ موڑا (یعنی کفر اختیار کیا) اُن کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے، اور وہ کبھی جنت میں نہیں داخل کئے جائیں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہوجائے (یعنی جس طرح اونٹ کا داخلہ سوئی کے ناکہ میں ممکن نہیں اسی طرح کافر کا داخلہ جنت میں ممکن نہیں، یہ مجرمین کو ہماری سزا ہوگی) اور اسی طرح ہم مجرمین کو سزا دیا کرتے ہیں۔

(۴۱) اُن کے لئے (آتش) دوزخ ہی کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے اُسی کا اوڑھنا، اور ہم مجرمین کو ایسی ہی (سخت) سزا دیتے ہیں۔

(۴۲) اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے (اور جہاں تک نیک عمل کا سوال ہے تو وہ کوئی ایسا کام نہیں جو تمہارے بس سے باہر ہو، کیونکہ) ہم کسی شخص کو اس کی وسعت (وطاقت) سے زیادہ کا مکلف نہیں کرتے، تو ایسے لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۴۳) اور (جیسا کہ اوپر بیان کیا جہنم میں تو جہنمیوں میں آپسی رنجش اور عداوت بڑے پیمانے پر ہوگی، لیکن جنتی ہماری اس نعمت سے بھی لطف اندوز ہوں گے کہ) ہم اُن کے سینوں سے اُن کے (اس) غبار (یا کدورت) کو نکال باہر کریں گے (جو کبھی دنیا میں ایک دوسرے کے مابین رہا ہوگا، اور وہ کامل لطف وانبساط کے ساتھ وہاں رہیں گے) اُن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور وہ کہیں گے اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہمیں اس (مقام) تک پہونچایا، اور ہم تو کبھی بھی (خود سے) یہاں تک نہ پہونچ پاتے اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ فرماتا، واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے، اور (تب) اُن سے پکار کر کہا جائے گا یہی ہے وہ جنت (جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا) اب تم اس کے وارث ہوگئے ہو، اُن (نیک) اعمال کے بدلے جو تم (دنیا میں)

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ

کرتے رہے تھے (۴۳)۔ اور جنت والے ندادیں گے دوزخ والوں کو کہ ہم سے تو جو ہمارے پروردگار نے وعدہ

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ

کیا تھا ہم نے اُس کو سچ پالیا، اب (تم بتلاؤ) تم نے بھی سچ پایا اس وعدہ کو جو (تم سے) تمہارے پروردگار

حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

نے کیا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہاں! پھر ایک پکارنے والا دونوں کے درمیان پکارے گا کہ اللہ کی لعنت ہو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

ظالموں پر (۴۴)۔ جو اللہ کی راہ سے اعراض کیا کرتے، اور اُس میں کجی تلاش کیا کرتے، اور وہ آخرت

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ

کے منکر تھے (۴۵)۔ اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہوگی، اور اعراف کے اوپر (بہت سے) اشخاص

رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

ہوں گے وہ ہر ایک کو اُن کے قیافہ سے پہچانیں گے اور اہلِ جنت کو پکار کر کہیں گے کہ اللہ کی رحمت ہو

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ

تم پر، اور (ابھی) یہ لوگ اس میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور وہ (اس کے) آرزومند ہوں گے (۴۶)۔ اور جب اُن

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف جا پھریں گی تو بول اُٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو شامل نہ کرنا (ان)

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ

ظالموں کے ساتھ (۴۷)۔ اور اعراف والے پکاریں گے (بہت سے) اشخاص کو جنھیں وہ ان کے قیافہ سے

قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ

پہچانیں گے (اور) کہیں گے کہ تمہارے کچھ کام نہ آیا تمہارا جتھا، اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا (۴۸)۔ یہی وہ لوگ ہیں نا

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ

جن کی نسبت تم قسم کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان پر اللہ رحمت نہ کرے گا، (ان کو تو یہ حکم ہو گیا کہ) جنت میں داخل

عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ

ہو جاؤ (جہاں) تم پر نہ کوئی خوف واقع ہوگا اور نہ تم غمگین ہو گے (۴۹)۔ اور دوزخ والے پکاریں گے جنت والوں کو

توضیحی ترجمہ

کیا کرتے تھے۔

(۴۴) اور جنت والے دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے کہ: ہمارے پروردگار نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اُسے بالکل سچا پایا ہے، تو کیا تم نے جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اُسے سچا پایا؟ وہ (جواب میں) کہیں گے: ہاں! اتنے میں ایک منادی اُن کے درمیان پکارے گا کہ اللہ کی لعنت ہے (ان) ظالموں پر۔

(۴۵) جو اللہ کے راستے سے اعراض کیا کرتے تھے (یعنی خود بھی رُکتے تھے اور دوسروں کو بھی روکتے تھے) اور اُس میں ٹیڑھ (وخامی) تلاش کیا کرتے تھے، اور وہ آخرت کا بالکل انکار کیا کرتے تھے۔

(۴۶) اور ان دونوں (یعنی جنتیوں اور دوزخیوں) کے درمیان ایک آڑ (دیوار) ہوگی، اور اعراف پر (یعنی اس دیوار کی بلندیوں پر) لوگ ہوں گے (یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر برابر ہوں گی، اور جو دونوں طرف کا نظارہ دیکھ سکیں گے) وہ ان کی علامتوں سے (یعنی جنتیوں کو اُن کے روشن اور تروتازہ اور دوزخیوں کو اُن کے سیاہ اور بدرونق چہروں سے) اُن کو پہچان رہے ہوں گے (غالباً اہل اعراف کو جنت و دوزخ کا منظر نہ دکھا کر صرف لوگ دکھائے جا رہے ہوں گے) وہ جنت والوں سے پکار کر کہیں گے: سلام ہو تم پر (گویا مبارک باد دیں گے) اور وہ (اعراف والے ابھی) اُس (جنت) میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے البتہ وہ اشتیاق کے ساتھ امید لگائے ہوں گے۔

(۴۷) اور جب اُن کی نگاہیں دوزخیوں کی طرف گھومیں گی تو وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ رکھئے گا۔

(۴۸) اور اعراف والے (ان دوزخیوں میں سے) بہت سے آدمیوں کو جن کو وہ اُن کی (بعض) علامتوں سے (غالباً دنیوی) پہچان رہے ہوں گے آواز دے کر کہیں گے کہ: تمہاری جماعت اور تمہاری وہ چیزیں جن پر تمہیں بڑا ناز اور گھمنڈ تھا تمہارے کچھ کام نہ آئیں۔

(۴۹) (اور پوچھیں گے کہ) کیا یہ (اہل جنت) وہی (لوگ) ہیں؟ جن کے بارے میں تم قسمیں کھاتے تھے کہ ان کو (کبھی بھی) اللہ کی رحمت نہیں پہونچے گی (ان کو تو حکم ہو گیا ہے کہ) جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ (اُس جنت میں جہاں) تمہیں نہ کسی چیز کا ڈر ہوگا اور نہ تمہیں کبھی کوئی غم پیش آئے گا۔

(۵۰) اور دوزخ والے (پیاس و بھوک سے پریشان و مضطرب ہو کر) پکاریں گے جنت والوں کو

النصف — وقف لازم — ع ۵ / ۸ / ۱۲

الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا

کہ ہمارے اوپر کرم کرو کچھ پانی ہی سے یا اُس سے جو اللہ نے کھانے کو دے رکھا ہے، وہ کہیں گے کہ اللہ نے تو دونوں چیزوں

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا

کو کافروں پر حرام کر رکھا ہے (۵۰)۔ (وہ کافر) جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور اُن کو دنیا کی زندگی نے

وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ

دھوکے میں ڈال رکھا تھا، سو آج ہم (بھی) اُنھیں بھلائے رہیں گے جیسا کہ وہ آج کے دن کا پیش آنا بھلائے رہے تھے، اور

يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٥١﴾ وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ

جیسا کہ وہ ہماری آیتوں سے دانستہ انکار کرتے رہے تھے (۵۱)۔ اور ہم نے اُن کے پاس (ایسی) کتاب پہونچا دی

بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾

ہے جسے ہم نے علم کے ساتھ خوب کھول دیا ہے اُن لوگوں کے حق میں بطور ہدایت و رحمت کے جو ایمان رکھتے ہیں (۵۲)۔

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ

وہ بس اس کے مصداق ہی کا انتظار کر رہے ہیں (سو) جس روز اس کا مصداق پیش آجائے گا تو وہ لوگ جو اس

نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ

کو پیشتر سے بھولے ہوئے تھے کہ واقعی ہمارے پروردگار کے پیغمبر سچ ہی لے کر آئے تھے، سو اب ہیں کوئی ہمارے

شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ

سفارشی جو ہماری سفارش کر دیں؟ آیا ہم (پھر) واپس جا سکتے ہیں تاکہ جو ہم کیا کرتے تھے اس کے برخلاف کچھ اور

قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ

کریں؟ یقیناً انھوں نے اپنے کو خسارہ میں ڈال دیا اور اُن سے گم ہو گیا جو کچھ وہ گڑھا کرتے تھے (۵۳)۔ بے شک

رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

تمہارا پروردگار وہی اللہ ہے جس نے پیدا کر دیا آسمانوں اور زمین کو چھ زمانوں میں پھر قائم ہو گیا عرش پر،

اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا

ڈھانپ لیتا ہے رات سے دن کو، وہ (رات) اسے (دن کو) لپکتی ہوئی آلیتی ہے اور سورج اور چاند اور

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ

ستاروں کو (اُسی نے پیدا کیا) سب اُس کے حکم کے تابع۔ یاد رکھو اسی کے لئے خاص ہے آفرینش (بھی) اور

توضیحی ترجمہ

کہ ہمیں تھوڑا سا پانی یا جو کچھ تمہیں اللہ نے کھانے کو دے رکھا ہے اس میں سے ہی دیدو، وہ (جنت والے) جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کی کافروں کے لئے بندش کر دی ہے۔

(۵۱) (یہ کافر وہ ہیں) جنھوں نے اپنے دین کو لہو ولعب (کھیل تماشا) بنا رکھا تھا اور جن کو دنیاوی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا چنانچہ آج ہم بھی اُن کو بھلا دیں گے (اُسی طرح) جیسے کہ انھوں نے اس بات کو بھلا دیا تھا کہ اُنھیں اس دن کا سامنا کرنا ہے اور جیسے کہ وہ ہماری آیتوں کا جانتے بوجھتے انکار کیا کرتے تھے۔

(۵۲) اور (قیامت کے اس منظر نامہ کے بعد اب سنو) حقیقت یہ ہے کہ ہم اُن کے پاس ایک ایسی کتاب لائے ہیں جس میں ہم نے اپنے علم کی بنیاد پر ہر چیز کی تفصیل بتا دی ہے، وہ (سراسر) ہدایت ورحمت ہے اُن کے لئے جو ایمان لائیں۔

(۵۳) اب تو یہ (کافر) صرف اسی کے منتظر (معلوم ہوتے) ہیں کہ اس (کتاب) کا مضمون ظاہر ہو جائے (یعنی اس میں جو وعدے وعید اور جنت دوزخ کا ذکر ہے وہ سامنے آجائے) سو جس دن اس کا مضمون ظاہر ہوگا تو جو اس کو پہلے سے بھولے ہوئے تھے اُس دن (بے ساختہ) کہہ اُٹھیں گے کہ: واقعی ہمارے پروردگار کے پیغمبر سچی سچی باتیں لے کر آئے تھے (اب آؤ دیکھیں) کیا ہمیں کچھ سفارشی مل سکتے ہیں جو ہماری سفارش کر دیں یا (کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ) ہمیں واپس بھیج دیا جائے (وہیں، دنیا میں) تاکہ (اب) ہم (نیک) اعمال کریں اُن (بُرے) اعمال کے برخلاف جو ہم (پہلے) کیا کرتے تھے (لیکن اب کیا فائدہ؟ کیونکہ) یہ لوگ اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال چکے ہیں، اور جو (جھوٹے سہارے، دیوتا، پیر و بزرگ) انھوں نے گڑھ رکھے تھے وہ سب اُن سے غائب ہو چکے ہیں (اُن کا اب انھیں کوئی سراغ نہ ملے گا)۔

ع ۶ / ۱۳

(۵۴) (اب سنو! صحیح عقیدہ کیا ہونا چاہئے) بیشک تمہارا پروردگار اللہ ہے (وہ اللہ) جس نے (پہلے) آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی چھ دنوں میں (دن سے مراد کیا ہے اللہ ہی جانے، البتہ ہمارے یہ دن مراد نہیں ہو سکتے، کیونکہ یہ اُس وقت کا بیان ہے جب سورج، چاند اور زمین و آسمان سرے سے موجود ہی نہ تھے) پھر استواء فرمایا عرش پر (استواء کی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی، اُسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا) وہ دن کو ڈھانپ دیتا ہے رات (کی چادر) سے، جو (انتہائی) تیزی سے آ کر اس کو دبوچ لیتی ہے (یعنی یہ نظام اسی کا اس طرح بنایا ہوا ہے کہ دن آناً فاناً گزرتا معلوم ہوتا ہے حتیٰ کہ دفعۃً رات آجاتی ہے درمیان میں ایک منٹ کا بھی وقفہ نہیں ہوتا) اور اُسی نے پیدا کئے سورج اور چاند اور ستارے جو اُس کے حکم کے تابع ہیں (اس طرح کہ کوئی سیارہ اُس کے حکم کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا) سن لو! کہ اُسی کا کام ہے پیدا کرنا اور

الْاَمْرُؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٥٤ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ

حکومت (بھی) برکت سے بھرا ہوا ہے اللہ سارے جہانوں کا پروردگار ہے (۵۴)۔ اپنے پروردگار سے دعا کرو

خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝٥٥ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے، بے شک وہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا (۵۵)۔ اور ملک میں اُس کی

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ

درستی کے بعد فساد نہ مچاؤ، اور اللہ کو پکارتے رہو ڈر کے ساتھ (بھی) اور آرزو کیساتھ (بھی) بے شک اللہ کی رحمت

قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٥٦ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ

نیکوکاروں سے بہت نزدیک ہے (۵۶)۔ اور وہ وہی (خدا) ہے جو ہواؤں کو قبل اپنی رحمت (یعنی بارش) کے خوش خبری

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ

کے لئے بھیجتا ہے، چنانچہ جب وہ (ہوائیں) بھاری بادل کو اُٹھالیتی ہیں تو ہم اُسے کسی خشک بستی کی طرف ہانک لے جاتے

لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ

ہیں، پھر ہم اُس کے ذریعہ پانی نازل کرتے ہیں، پھر ہم اُس کے ذریعہ سے ہر طرح کے پھل نکالتے ہیں، اسی طرح ہم

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝٥٧ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ

مُردوں کو نکال کھڑا کریں گے شاید کہ تم (اس سے) نصیحت حاصل کرو (۵۷)۔ اور بہترین بستی میں پیداوار اپنے

نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ

پروردگار کے حکم سے (خوب) ہوتی ہے، اور جو (بستی) خراب ہے وہ پیداوار دیتی بھی ہے تو بہت کم،، ہم اِسی طرح دلائل

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝٥٨ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ

ہیر پھیر کر بیان کرتے ہیں اُن لوگوں کے لئے جو شکرگزار ہیں (۵۸)۔ بالیقین ہم نے نوحؑ کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا

فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ

سو انھوں نے کہا اے میری قوم والو! تم (صرف) اللہ کی عبادت کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، مجھے تمہارے لئے

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥٩ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ

ایک بڑے (سخت) دن کے عذاب کا اندیشہ ہے (۵۹)۔ اُن کی قوم کے زوردار لوگ بولے ہم تم کو کھلی ہوئی گمراہی میں

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٦٠ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ

(مبتلا) دیکھتے ہیں (۶۰)۔ کہا (نوحؑ نے) اے میری قوم والو! مجھ میں تو (کوئی) گمراہی نہیں، بلکہ میں تو رسول ہوں

ع ۷ / ۱۴

توضیحی ترجمہ

حکم دینا، بڑا بابرکت ہے اللہ جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۵۵) (لہٰذا) دعا کیا کرو (اور مانگا کرو) اپنے (اس) پروردگار (ہی) سے (اپنی تمام ضرورتیں) عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے (اور یہ بھی یاد رہے کہ) بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (یعنی دعا میں آدابِ دعا وعبودیت کا لحاظ رکھو)

(۵۶) اور زمین (وملک) میں اُس کی درستی یا اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ (یعنی اللہ کی طرف سے اصل امن وامان ہے، تم اُس میں گڑبڑی مت ڈالو) اور اُس کی عبادت میں مشغول رہو ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے (اور یاد رکھو کہ) اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے (بہت) قریب ہے۔

(۵۷) اور وہی (اللہ) ہے جو بھیجتا ہے ہوائیں اپنی رحمت (یعنی بارش) کے آگے آگے خوشخبری دیتی ہوئی، حتیٰ کہ جب وہ (ہوائیں پانی سے) بوجھل بادلوں کو اُٹھالیتی ہیں تو ہم انھیں کسی مُردہ (خشک) زمین کی طرف ہنکالے جاتے ہیں، پھر وہاں ہم اُن کے ذریعہ پانی برساتے ہیں پھر اس (پانی) کے ذریعہ (زمین سے) ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں، (بالکل) اسی طرح ہم مُردوں کو بھی (قیامت میں زمین سے زندہ کرکے) نکالیں گے (یہ سب اس لئے بیان کیا گیا ہے) تاکہ تم (ان باتوں پر غور کرکے) نصیحت حاصل کرو۔

(۵۸) اور جو صاف ستھری سرزمین ہوتی ہے (خواہ اس کی زرخیزی میں انسانی کوشش کو بھی دخل ہو) اس کی پیداوار تو اللہ کے حکم سے ہی (خوب) نکلتی ہے، اور جو (زمین) خراب ہوتی ہے اس سے پیداوار (اگر نکلی بھی تو) کم (اور ناقص) ہی نکلتی ہے (اس میں اشارہ ہے کہ اسی طرح اچھے، پاکیزہ طلب والے دل اللہ کے کلام سے فائدہ اُٹھالیتے ہیں، اور ضد وعناد سے خراب ہو چکے دل خراب زمین کی طرح فیض یاب نہیں ہو پاتے) اسی طرح ہم دلائل کو طرح طرح سے بیان کرتے ہیں اُن لوگوں کے لئے جو قدرداں ہیں۔

(۵۹) (جس طرح زمینیں اپنی اپنی استعداد کے موافق بارش کا اثر قبول کرتی ہیں اسی طرح انبیاء جو خیر وبرکت لے کر آئے اس سے متمتع ہونا بھی لوگوں کی حُسنِ استعداد پر موقوف ہے، سنو!) ہم نے نوحؑ کو اُن کی قوم کے پاس بھیجا، انھوں نے (اپنی قوم سے) فرمایا: اے میری قوم (کے لوگو!) تم لوگ (صرف) اللہ کی عبادت (کیا) کرو، (کیونکہ) اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں (یقین مانو اگر تم نے میری بات نہ مانی تو) مجھے تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

(۶۰) اُن کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہا کہ ہم تو تم کو کھلی ہوئی گمراہی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں۔

(۶۱) (نوحؑ نے) فرمایا: اے میری قوم کے لوگو! مجھے کوئی گمراہی نہیں لگی، بلکہ میں تو پیغمبر ہوں

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَ

سارے جہانوں کے پروردگار کی طرف سے (۶۱)۔ میں تمہیں اپنے پروردگار کی طرف سے پیامات پہونچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ

کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (۶۲)۔ کیا تم اس پر حیرت کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی طرف

رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

سے تم ہی میں سے ایک مرد کے ذریعہ سے نصیحت پہونچی ہے تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم ڈرو، عجب کیا جو تم پر رحم کیا جائے (۶۳)۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ

پھر اُن لوگوں نے اُن کو جھٹلایا تو ہم نے نوحؑ کو بچالیا اور اُن لوگوں کو بھی جو اُن کے ساتھ کشتی میں تھے، اور ہم نے اُن لوگوں کو ڈبو دیا

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا، بے شک وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے (۶۴)۔ اور عاد کی طرف ہم نے اُن کے بھائی

هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ

ہودؑ کو (بھیجا) اُنھوں نے کہا اے میری قوم والو! اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، سو کیا

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ

تم ڈرتے نہیں؟ (۶۵)۔ اُن کی قوم میں جو زور آور لوگ کفر کر رہے تھے بولے، ہم تو تم کو حماقت میں (مبتلا) دیکھتے

فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

ہیں اور ہم تو تم کو جھوٹوں میں سے خیال کرتے ہیں (۶۶)۔ کہا (ہودؑ نے) اے میری قوم والو! مجھ میں تو (کوئی

بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ

بھی) حماقت نہیں، بلکہ میں تو رسول ہوں (سارے) جہانوں کے پروردگار کی طرف سے (۶۷)۔ پہونچاتا ہوں

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ

تم کو اپنے پروردگار کے پیامات اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں (۶۸)۔ کیا تمہیں حیرت اس پر ہے کہ تمہارے پاس

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا

تمہارے پروردگار کی طرف سے تم ہی میں سے ایک مرد کے واسطے سے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے، اور وہ

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

وقت یاد کرو جب تمہیں (اللہ نے) قوم نوحؑ کے بعد آباد کیا، اور زیادہ دیا ڈیل ڈول میں تمہیں

پروردگارِ عالم کا (بھیجا ہوا)۔

(۶۲) میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہونچاتا ہوں اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں مجھے اللہ کی طرف سے (بہت سی) ایسی باتوں کا علم ہے جنھیں تم نہیں جانتے۔

(۶۳) کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے رب کی نصیحت ایک ایسے شخص کے ذریعہ تم تک پہونچی ہے جو تم ہی میں سے ہے، تاکہ وہ تم کو ڈرائے (غلط کاموں کے انجام سے) اور تاکہ تم (اس سے فائدہ اُٹھاکر) تقویٰ اختیار کرو، اور تاکہ (پھر) تم (اللہ کی) رحمت کے امیدوار ہوسکو۔

(۶۴) (اتنی صاف اور واضح بات سن کر بھی) وہ لوگ اُن کو جھٹلاتے ہی رہے تو ہم نے (اُن پر عذاب نازل کیا اور) اُن کو اور کشتی (نما جہاز) میں (سوار) اُن کے (تمام) ساتھیوں کو بچالیا اور اُن سب لوگوں کو غرق کردیا جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا، یقیناً وہ (سب عقل کے) اندھے تھے۔ (تب ہی تو حق کو نہیں پہچان سکے)

ع ۸ ۱۵

(۶۵) اور قومِ عاد کی طرف ہم نے اُن کے بھائی (مراد ہم قوم یا ہم وطن) ہودؑ کو بھیجا، انھوں نے (اپنی قوم سے) فرمایا: اے میری قوم (کے لوگو!) تم لوگ (صرف) اللہ کی عبادت (کیا) کرو، (کیونکہ) اس کے سوا کوئی تمہارا معبود (ہونے کے قابل) نہیں، (یہ جو تم بت پرستی میں ملوث ہو اور ہر کام کے لئے ایک الگ دیوتا بنائے ہوئے ہو) کیا تم (اس بابت اس کا صاف پیغام آنے کے بعد بھی) نہیں ڈروگے (اللہ سے)

(۶۶) اُن کی قوم کے بڑے (اور سربرآوردہ) لوگوں نے جو کہ کفر اختیار کئے ہوئے تھے جواب دیا کہ: ہمیں تو تم بیوقوفی میں پڑے نظر آتے ہو اور ہمارا خیال ہے کہ تم جھوٹے لوگوں میں سے ہو۔

(۶۷) فرمایا: (ہود علیہ السلام نے) میں کسی بے وقوفی میں نہیں پڑا ہوں، میں تو رب العالمین کا (بھیجا ہوا) پیغمبر ہوں۔

(۶۸) میں تو (صرف) اپنے رب کا پیغام تم لوگوں تک پہونچاتا ہوں اور میں تمہارا ایسا خیر خواہ ہوں جس پر تم (بھرپور) اطمینان کرسکتے ہو۔

(۶۹) کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے رب کی نصیحت ایک ایسے شخص کے ذریعہ تم تک پہونچی ہے جو تم ہی میں سے ہے، تاکہ وہ تم کو ڈرائے (لہٰذا غلط کاموں سے بچو اور اُن کے انجام سے ڈرو) اور یاد کرو (اللہ کے اُس احسان کو) جب کہ اُس نے تم کو قومِ نوح کا جانشین بنایا (جس کی اکثریت غرق کردی گئی تھی) اور زیادہ دیا تم کو جسمانی ڈیل ڈول میں

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا

پھیلاؤ بھی، سواللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تا کہ (ہر طرح) فلاح پاؤ (۶۹)۔ وہ بولے: کیا تم ہمارے پاس اِس لئے آئے ہو

اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ

کہ ہم اکیلے اللہ ہی کی عبادت کریں اور اُنھیں چھوڑ بیٹھیں جن کی عبادت ہمارے باپ (دادا) کرتے آئے ہیں؟ سو

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ

اگر تم سچے ہو تو جس (عذاب) کی دھمکی دیتے ہو اُسے لے آؤ ہمارے پاس (۷۰)۔ کہا (پیغمبر نے تو اچھا) اب تم پر

عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ

تمہارے پروردگار کی طرف سے عذاب اور غضب آ ہی پڑا، کیا تم مجھ سے بحثا بحثی ناموں کے بارے میں

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ

لگائے ہوئے ہو، جو تم نے اور تمہارے باپ (دادوں) نے ٹھہرا رکھے ہیں، اللہ نے تو ان پر کوئی دلیل اُتاری نہیں،

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ

سو تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں (۷۱)۔ پھر ہم نے اپنی رحمت سے بچالیا (پیمبر ہودؑ کو،

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا

اور) اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ تھے، اور اُن لوگوں کی جڑ ہی کاٹ دی جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ایمان والے

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

تھے ہی نہیں (۷۲)۔ اور (ہم نے) ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح کو (بھیجا) کہا (صالح نے) اے میری قوم والو! اللہ ہی کی

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ

عبادت کرو، اس کے سوا کوئی (اور) تمہارا خدا نہیں ہے، اب تو تمہارے پاس ایک کھلا ہوا نشان بھی تمہارے پروردگار

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

کے پاس سے آپہونچا، یہ اونٹنی ہے تمہارے حق میں ایک نشان، سو اِسے چھوڑے رہو، اللہ کی زمین پر کھاتی پھرے، اور

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

کوئی اس کو بُرائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں دردناک عذاب آ پکڑے گا (۷۳)۔ اور (وہ وقت) یاد کرو جب

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا

(اللہ نے) تم کو آباد کیا (قومِ) عاد کے بعد اور تمہیں زمین پر ٹھکانا دیا، تم بناتے ہو اس (زمین) کے نرم حصوں پر

توضیحی ترجمہ

اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو (اور اس کا شکر ادا کرو) تا کہ تمہیں فلاح (نصیب) ہو۔

(۷۰) انھوں نے کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم تنہا اللہ ہی کی عبادت کریں اور چھوڑ دیں اُن کو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں (ہم تو ایسا نہیں کر سکتے، جاؤ) لے آؤ ہمارے سامنے وہ (عذاب) جس کی تم ہمیں دھمکی دے رہے ہو، اگر تم سچ بولنے والوں میں سے ہو۔

(۷۱) فرمایا ہود (علیہ السلام) نے (اچھا! جب تمہاری گستاخی اس قدر بڑھ چکی ہے تو سمجھ لو) کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے عذاب اور قہر بس آ ہی گیا، کیا تم مجھ سے اُن (مختلف بتوں) کے ناموں کے باب میں جھگڑتے ہو جن کے نام بھی تم نے اور تمہارے آباء (واجداد) نے رکھ لئے ہیں، ان (ناموں یا ان کی معبودیت) کے بارے میں (تو) کوئی دلیل (یا سند) اللہ نے نازل کی نہیں، سو تم منتظر رہو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

(۷۲) (پھر جب عذاب آیا، آندھی اور طوفان کا عذاب سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل) تو ہم نے اُن کو (یعنی ہود علیہ السلام کو) اور اُن کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور اُن کی جڑ (ہی) کاٹ دی جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا، اور (ہمیں معلوم ہے کہ) وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔

(۷۳) اور (قومِ) ثمود کی طرف ہم نے اُن کے بھائی صالحؑ کو بھیجا: انھوں نے (بھی اپنی قوم کو دعوت دی اور) فرمایا: اے میری قوم (کے لوگو!) تم (صرف) اللہ ہی کی عبادت کیا کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود (بننے کے لائق) نہیں ہے، (اب تو) تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (تمہارے اس مطالبہ کے مطابق کہ ٹھوس پتھر سے حاملہ اونٹنی نکال کر دکھایئے تو ہم ایمان لائیں گے) ایک واضح (اور معجزاتی) نشانی (بھی) آ چکی ہے، یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو (ٹھوس چٹان سے نکالی گئی ہے اور) تمہارے لئے ایک نشانی بن کر آئی ہے، بس (یہ کرو کہ) اس کو آزاد چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور (دیکھو) اُس کو بُرائی کی نیت سے ہاتھ (کبھی) نہ لگانا کہ (اللہ کو غصہ آ جائے اور نتیجہ میں) تمہیں دردناک عذاب آ پکڑے۔

(۷۴) اور یاد کرو (وہ وقت) جب کہ اُس نے تم کو قومِ عاد کے بعد (اُن کے علوم وفنون اور تمدن وتہذیب اور متعدد صلاحیتوں کا) جانشین بنایا، اور تمہیں زمین پر رہنے کو جگہ دی (یعنی کافی زمین تمہارے قبضہ میں دی، اور سمجھ دی کہ) تم اس زمین کے نرم حصہ سے (مٹی لے کر اینٹیں تیار کر کے)

قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا

محل، اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو، سو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین پر فساد مت

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ

پھیلاتے پھرو (۷۴)۔ اُن کی قوم کے جو متکبر رُودار لوگ تھے وہ ان کمزور لوگوں سے جو ان میں

قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ

سے ایمان لے آئے تھے بولے: کیا تمہیں یقین ہے کہ صالحؑ اپنے رب کے فرستادہ (پیمبر) ہیں؟

اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

وہ بولے: کہ ہم تو اس (پیام) پر ایمان ہی لے آئے ہیں، جسے دے کر اُنھیں بھیجا گیا ہے (۷۵)۔ وہ

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾

متکبر لوگ کہنے لگے ہم تو اس چیز کے منکر ہیں، جس پر تم ایمان لا چکے ہو (۷۶)۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا

غرض اُنھوں نے اونٹنی کو (بھی) مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی، اور کہنے لگے اے صالحؑ! اگر پیمبر ہو تو

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اس (عذاب) کو لے آؤ جس کی ہمیں دھمکی دیتے ہو (۷۷)۔ پس اُنھیں زلزلہ نے آ پکڑا، سو وہ اپنے گھر میں

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ

اوندھے پڑے رہ گئے (۷۸)۔ تب (صالحؑ) اُن سے منہ موڑ کر چلے اور بولے: اے میری قوم والو! میں نے تو

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ

تمھیں اپنے پروردگار کا پیام پہونچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی، لیکن تم تو خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں

النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ

کرتے تھے (۷۹)۔ اور (ہم نے) لوطؑ کو (بھی بھیجا) جب کہ اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ارے! تم تو ایسا بے حیائی

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے اسے دنیا جہاں والوں میں سے کسی نے نہیں کیا تھا (۸۰)۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر

مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ

مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو، اصل یہ ہے کہ تم ہی ہو حد سے گزرے ہوئے لوگ (۸۱)۔ کوئی جواب نہ بن پڑا

توضیحی ترجمہ

محل تعمیر کرتے تھے اور پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے لہٰذا اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو (اُن پر شکر ادا کرو) اور (احسان فراموشی اور شرک وکفر کرکے) زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔

(۷۵) اور اُن کی قوم کے بڑے (اور سربرآوردہ) لوگوں نے جو متکبر (یعنی اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں) تھے، کمزور (اور خستہ حال) لوگوں سے پوچھا جو ایمان لا چکے تھے کہ: کیا تمھیں (اس بات کا) یقین ہے کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں؟ اُنھوں نے کہا (بے شک! ہمیں کامل یقین ہے بلکہ) ہم تو اُس پیغام پر ایمان ہی لے آئے ہیں جو اُن کے ذریعہ بھیجا گیا ہے۔

(۷۶) (یہ سن کر) وہ متکبر (اور گھمنڈی) لوگ بولے: تم لوگ جس چیز پر ایمان لائے ہو ہم تو اُس کا انکار کرتے ہیں (پھر تم جیسے چند غریب وکمزوروں کا ایمان لانا کونسی بڑی کامیابی ہے)

(۷۷) پھر انھوں نے اونٹنی (کی کوچیں کاٹ کر اُس) کو مار ڈالا اور (اس طرح) اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی، اور کہنے لگے کہ: اے صالح! اگر تم واقعی پیغمبر ہو تو لے آؤ (اب) وہ (عذاب) جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے تھے۔

(۷۸) چنانچہ (نتیجہ یہ ہوا کہ) انھیں زلزلہ نے آپکڑا، اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ (یعنی عذاب ایک زبردست چیخ کے ساتھ زلزلہ کی صورت میں نازل ہوا اور اُن کی یہ حالت ہوئی کہ صبح کو اُن کی لاشیں اُن کے گھروں میں اوندھی ملیں)

(۷۹) پھر وہ (یعنی صالح علیہ السلام) اُن سے منہ پھیر کر (کہ اپنی قوم پر عذاب دیکھا نہیں جاتا تھا، کسی اور ملک مکہ معظمہ یا شام کی طرف) چل پڑے اور (جاتے جاتے) کہتے جاتے تھے کہ اے میری قوم! میں نے تو تم کو اپنے رب کا پیغام پہونچا دیا تھا اور (ہر طرح) تمہاری خیر خواہی کی تھی، لیکن (میں کیا کرتا) تم لوگ تو خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے تھے۔ (اسی لئے تمہارا یہ انجام ہوا)

(۸۰) اور (ہم نے بھیجا) لوطؑ کو (انھوں نے بھی میرا پیغام پہونچایا) جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے (جس کے پاس وہ بھیجے گئے تھے) کہا: کیا تم اُس بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہاں کے کسی شخص نے نہیں کی؟

(۸۱) (یعنی) تم جنسی ہوس پوری کرنے کے لئے عورتوں کے بجائے مردوں کے پاس جاتے ہو (اور صرف یہی ایک گناہ نہیں) بلکہ تم لوگ تو ہو ہی (گئے ہو عام طور پر) حد سے گزرنے والے۔

(۸۲) اور نہیں تھا (اُن کی اس بات کا) کوئی جواب

قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

اُن کی قوم سے بجز اس کے کہ لگے (آپس میں) کہنے کہ اِنھیں بستی سے نکال دو، یہ لوگ بڑے پاک صاف

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾

بنتے ہیں (۸۲)۔ پھر ہم نے بچالیا لوطؑ کو اور اُن کے گھر والوں کو بجز اُن کی بیوی کے، وہ پیچھے رہ جانے والوں میں رہ گئی (۸۳)۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور ہم نے اُن پر (ایک انوکھا) مینہ برسایا، سو تو دیکھ لے کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوا (۸۴)۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور مدین کی طرف (ہم نے) اُن کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) انھوں نے کہا کہ اے میری قوم والو! اللہ ہی کی

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ

پرستش کرو بجز اس کے تمہارا کوئی معبود نہیں، اب تو تمہارے پاس کھلا نشان بھی تمھارے پروردگار کی طرف

وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

سے آچکا، سو تم ناپ اور تول پوری کیا کرو، اور لوگوں کا نقصان اُن کی چیزوں میں مت کیا کرو، اور ملک

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

میں فساد نہ مچاؤ اس کی درستی کے بعد، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو (۸۵)۔ اور

لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

سڑک پر مت بیٹھا کرو، اِس طرح کہ دھمکیاں دے رہے ہو، اور اللہ کی راہ سے اُن لوگوں کو روک رہے ہو

اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا

جو اُس پر ایمان لا چکے ہیں، اور اس (راہ) میں کجی تلاش کر رہے ہو، اور وہ وقت یاد کرو جب تم تھوڑے

فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ

تھے اور پھر اللہ نے تمھیں بڑھا دیا، اور دیکھ رکھو اہلِ فساد کا کیسا انجام ہوا (۸۶)۔ اور اگر تم میں سے ایک

طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَاۗىِٕفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

گروہ اُس پر ایمان لا چکا ہے جسے لے کر مجھے بھیجا گیا ہے اور ایک گروہ ایمان نہیں لایا ہے تو صبر کئے

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

رہو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کردے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (۸۷)۔

ع ۱۰ / ۱۲ / ۱۷

توضیحی ترجمہ

اُن کی قوم کے پاس سوائے اس کے کہ وہ (آپس میں) کہنے لگے: نکال باہر کرو اِن کو اپنی بستی سے، یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔

(۸۳) پھر ہم نے اُن کو (یعنی لوط علیہ السلام کو) اور اُن کے متعلقین کو (عذاب آنے سے پہلے بستی سے نکال کر) بچا لیا سوائے اُن کی بیوی کے (کیونکہ وہ مسلمان نہیں تھی اور اُس کی ہمدردیاں بھی مجرمین کے ساتھ تھیں) وہ اُن ہی میں رہی جو پیچھے (عذاب میں) رہ گئے تھے۔

(۸۴) اور ہم نے اُن پر (ایک خاص طرح کی) بارش کی (پتھروں کی بارش) تو دیکھو (تو سہی) مجرموں کا کیسا (ہولناک) انجام ہوا؟

(۸۵) اور مدین کی طرف ہم نے اُن کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) انھوں نے (بھی اپنی قوم کو ہمارا پیغام توحید پہونچایا) فرمایا: اے میرے قوم (کے لوگو!) تم (صرف) اللہ ہی کی عبادت کیا کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود (بننے کے لائق) نہیں ہے، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل (میری صداقت کی بابت) آچکی ہے (لہٰذا میری باتیں مانو، دعوتِ توحید کے بعد سب سے پہلی بات یہ ہے کہ) ناپ تول پورا پورا کیا کرو، اور لوگوں کا اُن کی چیز میں نقصان مت کیا کرو (یعنی جس کی جو چیز ہو وہ اُس کو پوری پوری دو) اور زمین (وملک) میں اُس کی درستی یا اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ (یعنی اللہ کی طرف سے اصل امن وامان ہے، تم اُس میں گڑبڑی مت ڈالو) یہی تمہارے لئے بہتر (اور صحیح) طریقہ ہے اگر تم مانو تو۔

(۸۶) اور (سنو!) راستوں میں (اس غرض سے) مت بیٹھا کرو کہ لوگوں کو ڈراؤ دھمکاؤ اور جو ایمان لے آئے ہیں اُن کو اللہ کے راستے (یعنی دین پر چلنے) سے روکو اور اُس (خدائی دین) میں کجی نکالو، اور یاد کرو (وہ وقت) جب تم (تعداد میں) تھوڑے تھے پھر اُس (اللہ) نے تمہیں زیادہ کردیا، اور (یہ بھی) دیکھو کہ فساد (اور خرابی) پھیلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟۔

(۸۷) اور اگر (ایسا ہوتا ہے کہ) تم میں سے کچھ لوگ اُس پیغام پر ایمان لاتے ہیں جو میرے ذریعہ بھیجا گیا ہے اور کچھ لوگ نہیں لاتے (اور نظر آتے ہیں حالات میں دونوں ایک جیسے، جیسا کہ وہ کہا بھی کرتے ہیں) تو بس ذرا سا ٹھہرو! حتیٰ کہ اللہ ہی ہم دونوں کے درمیان فیصلہ کردے، اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ

اُن کی قوم کے متکبروں کے رُودار لوگ بولے: اے شعیب! ہم تم کو اور جو لوگ تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ

اُن کو اپنی بستی سے نکال کے رہیں گے ورنہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ، (شعیبؑ نے) کہا کہ اگر ہم (اس

اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۟ۚ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ

سے) بیزار ہی ہوں؟ (۸۸)۔ ہم تو اللہ پر جھوٹ تہمت لگانے والے ہوئے اگر ہم تمہارے مذہب میں آجائیں بعد

مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ

اِس کے کہ اللہ ہم کو اس سے بچا چکا، اور ہم سے تو ممکن نہیں کہ ہم اِس میں پھر آئیں سوائے اِس کے کہ ہمارے

فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ

پروردگار اللہ ہی کی مشیت ہو، ہمارا پروردگار ہر شئے کو (اپنے) علم سے گھیرے ہوئے ہے، اللہ (ہی) پر ہم نے

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ

بھروسہ کیا ہے، اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور تو ہی

اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۟ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ

بہترین فیصلہ کرنے والا ہے (۸۹)۔ اور (شعیبؑ کی) قوم میں کافروں میں جو رُودار لوگ تھے وہ کہنے لگے

اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۟ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

کہ اگر تم شعیب کی پیروی کرنے لگے تو چوپٹ ہی ہوجاؤ گے (۹۰)۔ پھر اُنھیں زلزلہ نے آپکڑا سو وہ اپنے

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۟ۚۖ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ

اپنے گھر میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے (۹۱)۔ جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تھا (وہ ایسے مٹے) کہ گویا

لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۟

اِن (گھروں) میں کبھی بسے ہی نہ تھے، جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تھا گھاٹے میں وہی رہے (۹۲)۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ

اُس وقت وہ اُن سے منہ موڑ کر چلے اور بولے: اے میری قوم والو! میں نے تو تمہیں اپنے پروردگار کے پیام پہونچادیئے

لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۟۠ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ

تھے اور تمہاری خیر خواہی کی تھی تو اب میں کیونکر غم کروں کافر لوگوں پر (۹۳)۔ اور ہم نے نہیں بھیجا کسی بستی میں بھی

توضیحی ترجمہ

(۸۸) اُن کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا: اے شعیب! ہم تمہیں اور جو تمہارے ساتھ ایمان والے ہیں اُن کو اپنی بستی سے نکال دیں گے اِلّا یہ کہ تم سب ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ، شعیبؑ نے فرمایا کہ: خواہ ہم تمہارے مذہب کو مکروہ (اور غلط) سمجھتے ہوں؟ (یعنی کوئی زبردستی ہے؟ کہ ہم دلائل وبراہین کی روشنی میں صحیح نہ سمجھتے ہوئے بھی تمہارے مذہب کو اختیار کریں؟)

(۸۹) (مزید فرمایا کہ) اگر ہم تمہارے مذہب میں لوٹ آئیں تو (یہ ثابت ہوگا کہ ہم نے جو اللہ کا پیغام تم تک پہونچایا اور جو دعوتِ توحید دی وہ) یقیناً ہم نے اللہ پر ایک بڑا بہتان باندھا (بالخصوص) جبکہ اللہ نے ہمیں اُس شرک سے نجات دے دی ہے، اور (سن لو!) ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ہم اُس میں لوٹ آئیں، اِلّا یہ کہ ہمارا پروردگار اللہ ہی چاہے، (کیونکہ) ہمارا رب سب چیزوں (تمام مصالح اور حکمتوں) کو اپنے علم سے گھیرے ہوئے ہے، اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کر رکھا ہے (پھر اُنھوں نے اللہ سے دعا کی) اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کا فیصلہ فرمادے (یعنی حق کا حق ہونا ظاہر کردے) اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

(۹۰) اور اُن کی قوم کے اُن سرداروں نے جنھوں نے کفر اختیار کیا ہوا تھا (اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا کہ اگر تم نے شعیب کی اتباع کی تو (یاد رکھو) تمہیں سخت نقصان اُٹھانا پڑے گا۔

(۹۱) پھر (ہوا یہ کہ اللہ کا عذاب آگیا اور) اُن کو زلزلہ نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

(۹۲) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ، وہ) جنھوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تھے ایسے ہو گئے جیسے وہ وہاں (کبھی) تھے ہی نہیں، (وہ) جنھوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا (آخر کو) نقصان اُٹھانے والے وہی ہوئے۔ (اور دنیا نے اس کا مشاہدہ کرلیا)

(۹۳) پھر وہ (یعنی شعیب علیہ السلام) اُن سے منہ پھیر کر (کہ وہ منظر دیکھا نہیں جاتا تھا) وہاں سے چل پڑے اور (جاتے جاتے) کہتے جاتے تھے کہ اے میری قوم! میں نے تو تم کو اپنے رب کا پیغام پہونچادیا تھا اور (ہر طرح) تمہاری خیر خواہی کی تھی، (مگر تم نے بات نہیں مانی اور ناشکری کی) اب میں اُس قوم پر کیا افسوس کروں جو ناشکری تھی۔

(۹۴) اور (ہمارا عذاب کسی قوم پر اچانک بلاموقع دیئے نہیں آتا، بلکہ ہمارا طریقہ یہ رہا ہے کہ) نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں بھی

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

کوئی نبی مگر اُس کے باشندوں کو ہم نے تنگ دستی اور بیماری میں مبتلا کیا تا کہ وہ ڈھیلے پڑیں (۹۴)۔

يَضَّرَّعُوْنَ ۝ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا

اِس کے بعد ہم نے بدحالی کی جگہ خوش حالی پھیلادی چنانچہ اُنھیں خوب ترقی ہوئی اور وہ کہنے لگے کہ تنگی اور

قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

راحت تو ہمارے باپ دادوں کو بھی پیش آتی رہی تھی، اِس پر ہم نے اُن کو یک بیک پکڑلیا اور وہ (اِس کا) گمان

لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

بھی نہیں رکھتے تھے (۹۵)۔ اور اگر بستیوں والے ایمان لے آئے ہوتے اور پرہیزگاری اختیار کی ہوتی تو ہم

بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا

اُن پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انھوں نے تو جھٹلایا، سو ہم نے اُن کے کرتوتوں کی پاداش میں

يَكْسِبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ

اُن کو پکڑلیا (۹۶)۔ تو کیا بستی والے اِس سے بے خوف ہوگئے ہیں کہ اُن پر ہمارا عذاب شب کے وقت آپڑے اس حال میں

نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ

کہ وہ سو رہے ہوں (۹۷)۔ یا کیا بستی والے اِس سے بے خوف ہوگئے ہیں کہ اُن پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے اس حال

يَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ

میں کہ وہ کھیل میں لگے ہوں (۹۸)۔ کیا (یہ) اللہ کی خفیہ تدبیروں سے بے خوف ہوگئے ہیں، سو اللہ کی خفیہ تدبیروں سے کوئی

الْخٰسِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ

بے خوف نہیں ہوتا بجز اُن لوگوں کے جو گھاٹے میں آچکے ہیں (۹۹)۔ کیا اُن لوگوں پر جو اَب ملک کے وارث ہیں بعد اِس کے

اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

(سابق) باشندوں کے، یہ بات واضح نہیں ہوئی ہے کہ اگر ہم چاہتے تو اُنھیں مصیبت میں مبتلا کردیتے اُن کے گناہوں کے عوض

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ

میں، اور ہم بند لگائے ہوئے ہیں اُن کے دلوں پر سو وہ سنتے ہی نہیں (۱۰۰)۔ یہ بستیاں وہ ہیں جن کے کچھ قصے ہم آپ سے بیان کررہے ہیں،

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا

اور ان کے پاس ان کے پیمبر کھلے ہوئے نشان لے کر آئے، پھر بھی ان سے یہ نہ ہوا کہ اُس پر ایمان لے آتے جس چیز کو جھٹلا دیا تھا

توضیحی ترجمہ

کوئی پیغمبر مگر اُس میں رہنے والوں کو ہم نے معاشی بدحالی اور جسمانی تکلیفوں میں ضرور گرفتار کیا ہے تا کہ وہ عاجزی اختیار کریں۔ (کیونکہ عام طور پر تکلیفوں اور پریشانیوں میں دل نرم پڑتے ہیں اور حق بات قبول کرنے کی صلاحیت اجاگر ہوتی ہے)

(۹۵) پھر ہم نے (دوسری صورت حال پیدا کرکے ایک اور موقع دیا، اس طرح کہ) بدحالی کو خوشحالی سے بدل دیا (تا کہ وہ احسانات سے متاثر ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہوں اور اُس کا شکر ادا کریں) یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے (دولت، صحت، کثرت آبادی، ہر طرح اُنھیں ترقی ہی ترقی ہوئی، مگر پھر بھی اُنھیں ہوش نہیں آیا اور انھوں نے اپنی اصلاح نہیں کی) اور کہنے لگے کہ دُکھ سُکھ تو ہمارے باپ دادوں کو بھی پہونچتے رہے ہیں (تو) پھر ہم نے اُنھیں اس طرح اچانک پکڑلیا کہ اُنھیں (پہلے سے) پتہ بھی نہیں چل سکا۔

(۹۶) اگر (مذکورہ) بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرلیتے تو ہم اُن پر آسمان اور زمین (دونوں) کی برکتیں کھول دیتے، لیکن انھوں نے تو (حق کو) جھٹلایا، چنانچہ ہم نے اُن کے (مسلسل) اعمال (بد) کی وجہ سے اُن کو پکڑلیا (اور ہلاک کردیا)

(۹۷) کیا بستیوں میں رہنے والے (خواہ وہ کسی بھی بستی میں رہتے ہوں) اس (بات) سے بے خوف ہیں کہ (اُن کی بدعملی کی پاداش میں) اُن پر (بھی) ہمارا عذاب آجائے جب کہ وہ سو رہے ہوں (اور بھاگنے کی کوشش کا بھی موقع نہ ملے)

(۹۸) (اور) کیا بستیوں میں رہنے والوں کو اس بات کا (بھی) کوئی ڈر نہیں ہے کہ اُن پر ہمارا عذاب دن چڑھے آجائے اور (اس وقت) وہ کھیل کود میں منہمک ہوں۔

(۹۹) کیا لوگ اللہ کے مکر (دھوکے میں رکھنے) سے بے خوف ہوگئے ہیں (یعنی دنیا کے عیش و تنعم کو اصل سمجھ لیا ہے اور اُس میں مست ہیں، یہ نہیں سمجھتے کہ یہ اللہ کی طرف سے ڈھیل ہے) تو اللہ کے مکر سے تو وہی بے خوف اور نڈر ہوتے ہیں جو گھاٹے میں آچکے ہیں (یعنی کافر)

(۱۰۰) (اور) کیا ان لوگوں کو جو زمین کے وارث ہوئے وہاں کے لوگوں کی ہلاکت کے بعد (ان واقعاتِ مذکورہ نے) یہ بات نہیں بتلائی کہ اگر ہم چاہیں تو اُن کے جرائم کے سبب اُن کو (بھی) کسی مصیبت میں ڈال دیں، اور اُن کے دلوں پر مہر (بھی) لگادیں، جس سے کہ وہ (سمجھنا تو دور) سن بھی نہ سکیں۔

(۱۰۱) یہ بستیاں جن کے کچھ قصے ہم نے آپ کو سنائے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ان سب کے پاس اُن کے پیغمبر کھلے ہوئے دلائل (براہین ومعجزات) لے کر آئے تھے، مگر اُس پر وہ بھی ایمان لانے کو تیار نہیں ہوئے جس کو وہ جھٹلا چکے تھے

ع ۱۲ ۲

مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٠١ وَمَا وَجَدْنَا

پہلے، اِسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر بند لگا دیتا ہے (۱۰۱)۔ اور ہم نے پاس (عہد)

لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝١٠٢ ثُمَّ

اُن میں سے اکثر میں نہ پایا، اور ہم نے اُن میں سے اکثر کو بس نافرمان ہی پایا (۱۰۲)۔ پھر ہم نے

بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا

اُن کے بعد موسیٰؑ کو اپنے نشانوں کے ساتھ فرعون اور اُس کے سرداروں کے پاس بھیجا، پر اُن لوگوں نے اِن

بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٠٣ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ

(نشانوں) کا حق ادا نہ کیا، سو دیکھئے مفسدوں کا کیسا (بُرا) انجام ہوا (۱۰۳)۔ اور موسیٰؑ نے کہا کہ اے فرعون!

اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٤ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى

میں پروردگارِ عالم کی طرف سے پیمبر (ہو کر آیا) ہوں (۱۰۴)۔ قائم ہوں اِس پر کہ میں کوئی بات اللہ پر گڑھ کر نہ کہوں،

اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ

البتہ حق ہی (کہوں گا) میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلا نشان لے کر آیا ہوں، سو میرے ساتھ

بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝١٠٥ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ

بنی اسرائیل کو جانے دے (۱۰۵)۔ (فرعون) بولا: اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اُسے پیش کرو، اگر تم (اپنے

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝١٠٦ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝١٠٧

دعوے میں) سچے ہو (۱۰۶)۔ اِس پر (موسیٰؑ نے) اپنا عصا ڈال دیا سو وہ دفعۃً ایک صاف اژدہا بن گیا (۱۰۷)۔

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝١٠٨ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ

اور (موسیٰؑ نے) اپنا ہاتھ باہر نکالا سو وہ دیکھنے والوں کے رُو برو یک بیک خوب روشن تھا (۱۰۸)۔ قومِ فرعون کے

فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝١٠٩ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ

سرداروں نے (یہ دیکھ کر) کہا کہ واقعی یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے (۱۰۹)۔ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے

اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝١١٠ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي

نکال دے، سو بتاؤ تمہاری کیا صلاح ہے؟ (۱۱۰)۔ بولے: اِسے اور اِس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور ہرکارے

الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ۝١١١ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝١١٢ وَجَاۗءَ السَّحَرَةُ

شہروں شہروں بھیجئے (۱۱۱)۔ کہ وہ آپ کے پاس سارے ماہر جادوگر لے آئیں (۱۱۲)۔ اور جادوگر آگئے

توضیحی ترجمہ

ابتداء میں، اسی طرح اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے اُن کے دلوں پر جو کفر اپنا چکے ہوتے ہیں۔

(۱۰۲) اور (اگر یہ کسی قسم کا وعدہ اور عہد کرتے بھی ہیں تو) ہم نے ان کی اکثریت میں (پاسِ) عہد نہیں پایا (خواہ وہ کسی قسم کا بھی عہد ہو) اور ہم نے ان میں سے اکثر کو بے حکم (اور نافرمان) ہی پایا۔

(۱۰۳) پھر ہم نے ان (مذکورہ انبیاء) کے بعد موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں (دلائل ومعجزات) دے کر فرعون اور اُس کے اُمراء کے پاس بھیجا، انھوں نے (بھی) ان (نشانیوں) کی ناقدری کی، تو دیکھئے اِن مفسدوں کا کیسا انجام ہوا؟

(۱۰۴) (فرعون کے پاس پہونچ کر) موسیٰؑ نے فرمایا: اے فرعون! میں ربُّ العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا (رسول) ہوں۔

(۱۰۵) (میں بغیر کسی ادنیٰ تزلزل وتذبذب کے) اس بات پر قائم ہوں کہ اللہ کی طرف منسوب کرکے حق کے سوا کوئی اور بات نہ کہوں (اور سنو!) میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (اپنی رسالت کی) ایک بڑی دلیل بھی لایا ہوں تو (اس کے پیغامات اور ہدایات سنو، اور ایک کام یہ کرو کہ میری قوم) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دو۔

(۱۰٦) کہا (فرعون نے) کہ اگر تم کوئی نشانی (معجزہ) لے کر آئے ہو تو اُس کو پیش کرو، اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔

(۱۰۷) سو (یہ سنتے ہی موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا عصا (زمین پر) ڈال دیا، تو اچانک وہ صاف (جیتا جاگتا) اژدھا بن گیا۔

(۱۰۸) اور (دوسرا معجزہ یہ دکھایا کہ) اپنا ہاتھ (گریبان میں ڈال کر اور بغل میں دبا کر باہر) نکالا تو دیکھنے والوں نے (کھلی آنکھوں) دیکھا کہ وہ (بے حد) روشن اور چمکدار تھا۔

ع ۱۳ ۹ ۲

(۱۰۹) (یہ دیکھ کر) قومِ فرعون کے امراء (اور لیڈران بجائے اس کے کہ ایمان لاتے) کہنے لگے کہ یقیناً یہ کوئی بڑا ماہر جادوگر ہے۔

(۱۱۰) (اور مزید یہ کہ) یہ چاہتا ہے کہ (اپنے ساحرانہ کمالات دکھا کر اور بنی اسرائیل کی آزادی کے نام پر ملک پر قبضہ کر لے اور) تم (قبطیوں) کو تمہاری ہی زمین سے نکال باہر کرے، تو (اب بتاؤ) تم کیا مشورہ دیتے ہو؟

(۱۱۱) وہ بولے: اس کو اور اس کے بھائی (ہارون) کو (تھوڑی سی) مہلت دو، اور (اپنے) ہرکارے (مختلف) شہروں میں بھیج دو۔

(۱۱۲) تاکہ وہ تمام ماہر جادوگروں کو تمہارے پاس لے آئیں۔

(۱۱۳) (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور (مختلف شہروں سے بہت سے) جادوگر آگئے

فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ

فرعون کے پاس (اور) بولے: ہم کو کوئی (بڑا) انعام ضرور ہی ملے گا اگر ہم غالب آگئے؟ (۱۱۳)۔ (فرعون نے) کہا: ہاں!

وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ

(ضرور) اور تم (ہمارے) مقربوں میں (داخل) ہو جاؤ گے (۱۱۴)۔ وہ ساحر بولے، اے موسیٰ! یا تو تم (پہلے) ڈالو یا ہم

اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ

ہی ڈال چلیں (۱۱۵)۔ (موسیٰؑ نے) کہا تم ہی ڈالو، پھر جب انھوں نے ڈالا، لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا، اور اُن

النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى

پر ہیبت غالب کر دی اور بڑا جادو کر دکھایا (۱۱۶)۔ اور ہم نے وحی کی موسیٰؑ کو کہ تم اپنا عصا (زمین پر) ڈال دو، سو

مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ

یک بیک اُس نے اُن کے گڑھے ہوئے (شعبدہ) کو نگلنا شروع کر دیا (۱۱۷)۔ سو حق (کا حق ہونا) ظاہر

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

ہو گیا، اور جو کچھ وہ (فرعونی) کرتے رہے تھے نابود ہو کر رہا (۱۱۸)۔ سو وہ لوگ وہیں ہار گئے اور ذلیل ہو کر

صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ ۚ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ ۖ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ ۙ

رہے (۱۱۹)۔ اور ساحر سجدہ میں گر پڑے (۱۲۰)۔ (اور) بولے کہ ہم تو ایمان لے آئے (سارے) جہانوں کے پروردگار پر (۱۲۱)۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

(وہی جو) پروردگار ہے موسیٰؑ اور ہارونؑ کا (۱۲۲)۔ فرعون بولا، تم ایمان لائے بغیر اس کے کہ میں

اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ

تمھیں اجازت دوں، ہو نہ ہو یہ ایک چال ہے جو تم چلے ہو تا کہ اس (شہر) سے یہاں والوں کو نکال

اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

دو، سو تم کو ابھی (حال) معلوم ہوا جاتا ہے (۱۲۳)۔ میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پیر اُلٹی طرف سے کاٹے

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

ڈالتا ہوں پھر تم سب کو سولی پر ٹانگ کر رہوں گا (۱۲۴)۔ وہ بولے (خیر) ہم اپنے پروردگار کی طرف تو لوٹیں گے (۱۲۵)۔

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ ۚ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ

اور تو آخر ہمیں کس قصور کی سزا دے رہا ہے بجز اِس کے کہ ہم اپنے پروردگار کی نشانیوں پر ایمان لے آئے جب وہ ہم تک پہونچیں،

توضیحی ترجمہ

فرعون کے پاس اور (آتے ہی) بولے: (پہلے یہ بتائیے کہ) اگر ہم موسیٰ پر غالب آگئے تو ہمارے لئے کوئی انعام بھی ہے؟

(۱۱۴) (فرعون نے) کہا: ہاں (ضرور! انعام تو ہے ہی) اور (اس سے کہیں بڑھ کر یہ ہے کہ) تم ہمارے مقربین میں شامل کر لئے جاؤ گے۔

(۱۱۵) اُنھوں نے (یعنی اُن جادوگروں نے موسیٰؑ سے) کہا: آپ ڈالتے ہیں؟ یا ہم ڈالیں؟۔

(۱۱۶) (موسیٰؑ نے) فرمایا: (پہلے) تم (ہی لوگ) ڈالو! چنانچہ جب اُنھوں نے ڈالا (جو کچھ اُن کے پاس تھا رسیوں اور لاٹھیوں کی شکل میں) تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا (گویا نظر بندی کر دی) اور اُن پر دہشت طاری کر دی اور جادو کا زبردست مظاہرہ کیا۔

(۱۱۷) اور (اُس وقت کہ موسیٰؑ بھی اُس کے اثر کے تحت تھے) ہم نے موسیٰ کو (وحی کے ذریعہ) حکم دیا کہ آپ اپنا عصا (لاٹھی) ڈال دیجئے (عصا کا ڈالنا تھا کہ) اچانک وہ (حقیقی اژدہا بن کر) نگلنے لگا اُس سب کو جو انھوں نے (شعبدہ بازی سے) بنایا تھا۔

(۱۱۸) تو (اس طرح) حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ وہ کیا کرتے تھے (یعنی جادو، نظر بندی وغیرہ) وہ ناکام ہوا اور مٹ گیا۔

(۱۱۹) اس موقع پر وہ (فرعونی) مغلوب ہوئے، اور شدید بیکی کی حالت میں (میدان سے) پلٹ کر آگئے۔

(۱۲۰) اور تمام جادوگر (یہ معجزہ اور خدائی نشان دیکھ کر) سجدہ میں گرنے پر مجبور ہوئے۔

(۱۲۱) (اور بے ساختہ) پکار اُٹھے: ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔

(۱۲۲) (اس رب پر) جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ (یعنی سن لو! کوئی شک نہ رہے! موسیٰ و ہارون جس وحدہٗ لاشریک رب کی بندگی کی دعوت دیتے ہیں ہم نے اُس کو قبول کر لیا ہے)

(۱۲۳) فرعون بولا: اس شخص (موسیٰ کے ساتھ) تم (لوگ بھی) ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں، یہ یقیناً تمہاری سازش ہے جو تم نے اس شہر (کے سلسلہ) میں ملی بھگت کر کے تیار کی ہے، تاکہ تم اس (شہر) سے اس کے (اصل) مکینوں کو نکال باہر کرو (ذرا ٹھہرو!) تمہیں (ابھی سب) پتہ چل جائے گا۔

(۱۲۴) میں تمہارے ہاتھوں اور پیروں کو کٹوا ڈالوں گا مخالف سمتوں سے، پھر تم سب کو اکٹھے سولی پر چڑھا دوں گا۔

(۱۲۵) وہ (جادوگر) بولے: ہم (مر کر) اپنے رب ہی کے پاس (تو) واپس جائیں گے (وہاں تو ہمیں بالآخر جانا ہی ہے، تو ہمیں اس سے کیا ڈراتا ہے؟)

(۱۲۶) اور تو ہمیں اس بات کی ہی تو سزا دے رہا ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لے آئے جیسے ہی وہ ہم تک پہونچیں،

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ
اے ہمارے رب! ہمارے اوپر صبر کے مشکیزے اُنڈیل دے، اور ہماری جان اسلام (ہی) پر نکال (۱۲۶)۔ اور قومِ فرعون

قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ
کے سردار بولے، کیا آپ موسیٰ اور اُن کی قوم کو (یوں ہی) چھوڑے رہیں گے کہ وہ ملک میں فساد پھیلاتے پھریں، اور (موسیٰ)

يَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۗ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ
آپ کو اور آپ کے معبودوں کو چھوڑے رہیں، وہ بولا (نہیں جی) ہم ابھی اُن کے لڑکوں کو قتل کیے دیتے ہیں اور اُن کی عورتوں

وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ
کو زندہ رہنے دیں گے، اور ہم اُن پر (ہر طرح) قادر ہی ہیں (۱۲۷)۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ (ہی) کا سہارا

اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۗ وَ
رکھو اور صبر کیے رہو، زمین اللہ ہی کی ہے وہ جس کو چاہے اپنے بندوں میں سے اُس کا مالک بنا دے، اور حُسنِ انجام

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ
اللہ سے ڈرنے والوں ہی کے ہاتھ رہتا ہے (۱۲۸) (وہ لوگ) کہنے لگے ہم تو تمہارے آنے سے قبل بھی

بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۗ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ
مصیبت میں رہے اور تمہارے آنے کے بعد بھی (موسیٰ نے) کہا کہ عنقریب تمہارا پروردگار تمہارے

وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ
دشمن کو ہلاک کر دے گا، اور تم کو ملک کا حاکم بنا دے گا، پھر وہ دیکھے گا تم کیسا عمل کرتے ہو (۱۲۹)۔ اور ہم

اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
نے فرعون والوں کو قحط سالی میں اور پھلوں (کی پیداوار) کی کمی میں دھر پکڑا، تاکہ وہ تنبیہ حاصل

يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ
کریں (۱۳۰)۔ لیکن جب اُن پر خوش حالی آتی تو کہتے یہ تو ہمارے لئے ہی ہے، اور اگر اُنھیں بدحالی

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ
پیش آتی تو موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست بتاتے، سنو سنو! اُن کی نحوست تو بس اللہ ہی کے علم میں

عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا
ہے، لیکن اُن میں سے اکثر (اتنی موٹی بات بھی) نہ جانتے (۱۳۱)۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ تم کیسا ہی لاؤ

توضیحی ترجمہ

(ہم اس سزا کے لئے تیار ہیں اور بس اپنے رب سے دعا گو ہیں کہ) اے ہمارے رب! ہم پر انڈیل دے صبر (کے پیمانے) اور ہمیں موت دے اسلام کی حالت میں (موت کی سختی سے ہماری زبان سے کوئی لفظ اس کے خلاف نہ نکلے) ع ۱۴ / ۱۸ / ۴

(۱۲۷) اور (دوسری طرف) قومِ فرعون کے سرداروں (و مشاورین) نے (فرعون سے) کہا: (آپ نے فوری طور پر کوئی سزا کیوں نہیں دی) کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو (یوں ہی) کھلا چھوڑے رہیں گے کہ وہ ملک میں انتشار پھیلائیں اور آپ کو اور آپ کے (بنائے یا منظور کردہ) معبودوں کو کنارہ کیے رہیں؟، وہ بولا: ہم (ابھی) اُن کے بیٹوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور ان کی عورتوں کو چھوڑے رہیں گے (کہ وہ بیٹوں کی خاطر اپنے مردوں کو ہماری بات ماننے پر مجبور کریں) اور ہم اُن پر پورا پورا زور رکھتے ہیں۔ (لہٰذا ہمیں اس پر عمل درآمد میں کوئی دشواری نہ ہوگی)

(۱۲۸) (اور جب لڑکوں کے قتل کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا تو) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو! یہ زمین اللہ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کا مالک بنا دے اور آخری انجام (اور کامیابی) اُن ہی کے لئے ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں (اور اس کے نتیجہ میں ایمان لا کر پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں)

(۱۲۹) (یہ سن کر اُن کی قوم کے لوگوں نے) کہا: ہم تو (ہمیشہ) مصیبت ہی میں رہے، آپ کی تشریف آوری سے پہلے بھی اور آپ کے آنے کے بعد بھی، (موسیٰ علیہ السلام نے اُنھیں تسلی دلائی اور) کہا: امید رکھو! تمہارا رب (جلد ہی) تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا، اور تمہیں اس زمین میں اُس کا جانشین بنا دے گا، پھر دیکھے گا کہ تم کیسا عمل کرتے ہو۔ ۱۵ ع ۳ / ۵

(۱۳۰) اور (اس کے بعد) ہم نے (اپنے دستور کے مطابق) فرعون کے لوگوں کو (پہلے کچھ تکالیف میں مبتلا کیا) قحط سالی اور پیداوار میں کمی کی، تاکہ وہ (نرم پڑیں اور) نصیحت حاصل کریں۔

(۱۳۱) (تو بجائے اس کے کہ وہ اہل فرعون ان تکالیف سے سبق حاصل کر کے اپنی اصلاح کرتے اُن کا رویہ یہ تھا کہ) جب کبھی اُن پر خوش حالی آتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لئے ہونا ہی تھا (کیونکہ ہم اسی کے حقدار ہیں اور ہمارا نصیب اتنا ہی بلند ہے) اور اگر ان پر کوئی مصیبت آپڑتی (یا بدحالی آجاتی) تو اُس کو موسیٰ اور اُن کے رفقاء کی نحوست سے جوڑتے (یعنی کہتے کہ موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست کی وجہ سے ہی یہ دن آئے ہیں) سنو! (جہاں تک نحوست کا سوال ہے تو) نحوست کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے، لیکن (یہ بات) اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (اور اس بابت اندازے تارتے ہیں)

(۱۳۲) اور وہ (یہاں تک) کہتے تھے کہ تم لے کر آؤ (چاہے) کیسی بھی

بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

ہمارے سامنے نشان جس سے ہم کو مسحور کرنا چاہو، ہم تو تم پر ایمان لانے کے نہیں (۱۳۲)۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ

پھر ہم نے اُن پر بلا نازل کی اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون (یہ سب)

وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

جدا جدا نشان تھے، مگر وہ تکبر ہی کرتے رہے، اور وہ لوگ تھے (عادی) مجرم (۱۳۳)۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

اور جب اُن پر کوئی عذاب آپڑتا تو کہتے کہ اے موسیٰ! ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کرو جس کا اُس نے تم سے

عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

وعدہ کر رکھا ہے، اگر ہم پر سے (اِس) عذاب کو ہٹا دو تو ہم ضرور تمہارے کہنے سے ایمان لے آئیں گے، اور ہم

مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى

تمہارے ہمراہ بنی اسرائیل کو کر دیں گے (۱۳۴)۔ پھر جب ہم اُن سے عذاب کو اسی مدت تک کے لئے ہٹا دیتے جس

اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

تک اُنھیں پہونچنا تھا تو وہ فوراً ہی عہد شکنی کرنے لگتے (۱۳۵)۔ غرض ہم نے اُنھیں سزا دی اور اُنھیں پاداش کو پہونچا دیا

فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور اُن کی طرف سے (بالکل ہی) غفلت میں پڑے رہتے تھے (۱۳۶)۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ

اور ہم نے اُن لوگوں کو جو کمزور سمجھ لئے گئے تھے، اس سرزمین کے پچھم اور پورب کا مالک بنا دیا جس

وَمَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى

میں ہم نے برکت رکھ دی ہے، اور آپ کے پروردگار کا نیک وعدہ (جو بنی اسرائیل کا حق تھا) اُن کے

عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

صبر کی بنا پر پورا ہو کر رہا، اور جو کچھ فرعون اور اُس کی قوم نے تیار کیا تھا اور جو جو انھوں نے اونچی

فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

(عمارتیں) بنائی تھیں اُن (سب کو) ہم نے ملیا میٹ کر دیا (۱۳۷)۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو پار اُتار دیا

توضیحی ترجمہ

نشانی کہ اُس کے ذریعہ ہم پر جادو چلاؤ جب بھی ہم تم پر ایمان نہیں لانے والے۔

(۱۳۳) پھر ہم نے اُن پر بھیجا طوفان (بارش کا) اور ٹڈیاں، اور جوئیں (یا گھن) اور مینڈک اور خون (جو اپنی کثرت کی بنا پر اپنی اپنی جگہ) الگ الگ کھلی علامتیں تھیں (قہر خداوندی کی اور صداقتِ موسوی کی) پھر بھی وہ تکبر کرتے رہے، اور وہ لوگ تھے ہی (عادی) مجرم۔

(۱۳۴) اور (اُن کا معاملہ یہ تھا کہ) جب اُن پر کوئی عذاب واقع ہوتا تو (یوں) کہتے کہ اے موسیٰ! اپنے رب سے دعا کریں (کہ ہمیں اس عذاب سے نجات دے) جس کا اُس نے (ہمارے تائب ہونے کی صورت میں) آپ سے وعدہ کر رکھا ہے، اگر واقعی آپ نے ہم پر سے یہ عذاب ہٹوا دیا تو ہم آپ کی بات مان لیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ہمراہ جانے دیں گے۔

(۱۳۵) پھر جب ہم ہٹا لیتے اُن پر سے (اس) عذاب کو (تو وہ سمجھتے کہ عذاب ہٹ گیا جبکہ ہم اس کو عارضی طور پر صرف) ایک خاص وقت تک کے لئے (ہٹاتے) جب کہ اُنھیں پہونچنا تھا (یعنی اُن کی عہد شکنی کے وقت تک کے لئے) تو وہ فوراً ہی اپنے عہد سے پھر جاتے۔

(۱۳۶) پھر (اُن کی ہماری آیات کی تکذیب اور عہد شکنی پر عہد شکنی اور مختلف قسم کے عذابوں کے بعد بالآخر) ہم نے اُن سے بدلہ لیا اور اُنھیں سمندر میں غرق کر دیا، کیونکہ وہ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے تھے اور اُن سے وہ بالکل بے پروا ہو گئے تھے۔

(۱۳۷) اور (پھر ایک وقت یہ بھی آیا کہ جب) ہم نے اُن کمزور سمجھے جانے والے لوگوں (یعنی بنی اسرائیل) کو اس سرزمین کے مشرق و مغرب (یعنی مصر، شام و فلسطین) کا وارث بنا دیا، جس (سرزمین) پر ہم نے (ظاہری و باطنی) برکات نازل کی تھیں (ظاہری برکات تو اس طرح کہ یہ ممالک نہایت زرخیز، سرسبز و شاداب اور خوش منظر تھے اور باطنی یہ کہ ان کو بہت سے انبیاء علیہم السلام کا مسکن و مدفن بنایا گیا تھا) اور (اس طرح) آپ کے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں اُن کے صبر کی وجہ سے پورا ہوا، اور ہم نے تباہ و برباد کر دیا اُس سب کو جو فرعون اور اُس کی قوم بنائی تھی (اور جس پر فخر کرتی تھی، یعنی فیکٹریاں، کارخانے اور اُن میں بننے والی ہر طرح کی مصنوعات۔ Products) اور جو وہ بلند کرتے اور چھاتے تھے (یعنی بلند عمارتیں اور انگور وغیرہ کی بیلوں کے باغات)

(۱۳۸) اور (لشکر فرعون سے بچا کر) ہم نے پار کرا دیا بنی اسرائیل سے

الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا

سمندر سے، پھر وہ ایسے لوگوں پر گزرے جو اپنے بتوں کو لئے بیٹھے تھے (اس پر بنی اسرائیل) کہنے لگے اے موسیٰ! ہمارے

يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ

لئے بھی ایک دیوتا ایسا ہی ٹھہرا دیجئے جیسے اِن کے (یہ) دیوتا ہیں (موسیٰ نے) کہا: واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت

تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

ہے (۱۳۸)۔ یہ لوگ جس کام میں لگے ہیں یہ تباہ ہو کر رہے گا، اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں ہے بھی (بالکل) باطل (۱۳۹)۔

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

کہا: کیا میں اللہ کے سوا (کسی) اور کو تمہارا معبود تجویز کردوں، درآنحالیکہ وہ تم کو دنیا جہاں والوں پر فضیلت دے چکا ہے (۱۴۰)۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات دی تھی جو تم کو سخت عذاب میں ڈالے ہوئے تھے

يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ

تمہارے لڑکوں کو ہلاک کردیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے، اور اس میں تمہارے لئے تمہارے

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ ع وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا

پروردگار کی طرف سے سخت آزمائش تھی (۱۴۱)۔ اور ہم نے موسیٰ سے تیس شبوں کا وعدہ کیا، پھر اُن کا تکملہ دس

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ

(اور راتوں) سے کیا، سو موسیٰ کے پروردگار کی مدت چالیس شب کی پوری ہوئی، اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارونؑ

هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

سے کہا کہ میری قوم میں میری جانشینی کرنا اور اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کی روش پر نہ چلنے لگنا (۱۴۲)۔

وَلَمَّا جَاۗءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ

اور جب موسیٰ ہمارے وقت (موعود) پر آگئے اور اُن سے اُن کا پروردگار ہم کلام ہوا، موسیٰ بولے: اے میرے پروردگار! مجھے اپنے کو

اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ

دکھلا دے (کہ) میں تجھ کو ایک نظر دیکھ لوں، فرمایا: تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے، البتہ تم (اس) پہاڑ کی طرف دیکھو، سو اگر یہ

مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

برقرار رہا تو تم بھی دیکھ سکو گے، پھر جب اُن کے پروردگار نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو (تجلی) نے (پہاڑ) کو ریزہ ریزہ کردیا،

توضیحی ترجمہ

سمندر، تو وہ کچھ (ایسے) لوگوں سے ملے جو اپنے بتوں سے لگے بیٹھے تھے (یعنی انھوں نے ان لوگوں کو بتوں کی پوجا کرتے دیکھا) تو بولے: اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی کوئی ایسا ہی دیوتا بنا دیجئے جیسے ان کے دیوتا ہیں (یعنی ہم چاہتے ہیں کہ غائب معبود کی طرف متوجہ ہونے کے لئے اگر ہمیں بھی کوئی نظر آنے والا ذریعہ مل جائے تو توجہ اور تعظیم وتقرب الی اللہ میں آسانی ہوگی) موسیٰ نے کہا: واقعی تم لوگ نرے جاہل ہو۔ (نہ اللہ تعالیٰ کی عظمت سمجھتے ہو اور نہ اِن کی بڑی گمراہی، اور نہ یہ کہ انسان اسی ذریعہ ہی کو بعد میں معبود بنا لیتا ہے)

(۱۳۹) (سنو!) یہ لوگ تو وہ ہیں کہ جس دھندے میں لگے ہوئے ہیں سب برباد ہونے والا ہے، اور جو کچھ یہ کرتے آ رہے ہیں سب باطل ہے۔

(۱۴۰) فرمایا (موسیٰ نے) کہ کیا (تم چاہتے ہو کہ) میں تمہارے لئے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود تلاش کر کے دوں؟ (شرک تو کسی قوم کے لئے کسی حال میں جائز نہیں، چہ جائیکہ تمہارے لئے، اور تم تو شروع سے ہی توحید کے علمبردار رہے ہو) اور اُس نے تو تم کو سارے جہان والوں پر فضیلت دی ہے۔ (کیسی حماقت بھری فرمائش ہے کہ افضل مفضول کی پرستش پر آمادہ ہے)

(۱۴۱) (سنو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) یاد کرو ہم نے تمہیں فرعون کے لوگوں سے بچایا تھا جو تمہیں بدترین تکالیف پہونچاتے تھے، تمہارے بیٹوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے، اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔

ع ١٦ ١٢ ٦

(۱۴۲) اور ہم نے موسیٰ سے وعدہ کیا تیس راتوں (میں شریعت دینے) کا، پھر اُس کی تکمیل کی دس (مزید) راتوں سے، تو (اس طرح) اُن کے رب کی ٹھہرائی ہوئی میعاد پورے چالیس رات ہوگئی، اور موسیٰ (جب اس مدت کا اعتکاف کرنے کوہِ طور جانے لگے تو انھوں) نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ: میرے پیچھے تم میری جانشینی کرنا (انتظامی معاملات میں) اور (ساتھ ہی) اصلاح (کا کام) کرتے رہنا اور (ایک ضروری بات) مفسدوں کی رائے پر (بالکل بھی) عمل مت کرنا۔

(۱۴۳) (یہ ہدایات فرما کر موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوگئے) اور جب موسیٰ ہم سے وعدہ کے مطابق (طے شدہ مقام پر) پہونچے اور اُن کا رب اُن سے (بلا واسطہ براہ راست) مخاطب ہوا تو (اُن کو اپنے رب کے دیدار کا قدرتی طور پر اشتیاق ہوا اور وہ) بول بیٹھے، اے میرے پروردگار! مجھے اپنا دیدار کرا دیجئے کہ میں (ایک نظر) آپ کو دیکھ لوں، فرمایا (اللہ نے) تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے (اس دنیا میں، کیونکہ تمہاری آنکھیں میری تجلی برداشت نہیں کرسکتیں) بلکہ تم (ایسا کرو کہ اُس) پہاڑ کی طرف دیکھو (میں اُس پر اپنی تجلی ڈالتا ہوں) اگر وہ اپنی جگہ برقرار رہا تو تم بھی دیکھ سکوگے، پھر جب اُن کے رب نے (اس) پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اُس کو ریزہ ریزہ کردیا،

وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ

اور موسیٰ بے ہوش ہوکر گر پڑے، پھر جب اُنھیں افاقہ ہوا تو بولے: تو پاک ہے، میں تجھ سے معذرت کرتا ہوں اور

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى

میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں (۱۴۳)۔ (اللہ نے) فرمایا: اے موسیٰ! میں نے تمھیں انسانوں پر اپنی

النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ

پیمبری اور اپنے کلام کے ذریعہ سے ممتاز کیا ہے، سو اب لو جو کچھ میں نے تم کو عطا کیا ہے اور شکرگزاروں میں سے

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً

رہو (۱۴۴)۔ اور ہم نے اُن کو تختیوں پر ہر چیز لکھ دی نصیحت اور تفصیل ہر چیز سے متعلق، تو اُنھیں قوت کے

وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا

ساتھ پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کے اچھے اچھے (احکام) کو لازم کرلیں، عنقریب میں تم لوگوں کو

بِاَحْسَنِهَا ۗ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ

نافرمانوں کا مقام دکھا دوں گا (۱۴۵)۔ میں اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کو پھرا ہوا ہی رکھوں گا جو زمین پر

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ

تکبر کرتے رہتے ہیں ناحق، اور اگر یہ ساری نشانیاں (بھی) دیکھ لیں جب بھی ان پر ایمان نہ لائیں

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ

اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھ لیں تو اُسے (اپنا) راستہ نہ بنائیں، اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ پائیں تو

سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۗ ذٰلِكَ

اُسے (اپنا) راستہ بنالیں، یہ ساری (شامت) اس سبب سے ہے کہ انھوں نے ہماری نشانیوں کو

بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ

جھٹلایا اور اُن کی طرف سے اپنے کو غافل رکھا (۱۴۶)۔ اور جن لوگوں نے ہماری نشانیوں

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۗ هَلْ يُجْزَوْنَ

کو اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا اُن کے اعمال اکارت گئے، اور اُن کو بدلہ اُسی کا ملے گا

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ

جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں (۱۴۷)۔ اور موسیٰ کی قوم نے اُن کے (جانے کے) بعد بنایا

توضیحی ترجمہ

اور (دوسری طرف) موسیٰ بے ہوش ہوکر گر پڑے، پھر جب اُنھیں ہوش آیا تو بولے: پاک ہے آپ کی ذات! (اس سے کہ کسی مخلوق کی مشابہ ہو) میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں (کہ فرطِ اشتیاق میں بلا اجازت ایک نازیبا درخواست کر گذرا) اور (آپ کی اس بات پر کہ اس دنیا میں کوئی آپ کو نہیں دیکھ سکتا) میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

(۱۴۴) (اللہ نے) فرمایا کہ: اے موسیٰ! (تمھیں دیدارِ الٰہی کا شرف تو نہیں مل سکا کہ وہ دنیا میں ممکن نہیں، لیکن) میں نے تم کو اپنی رسالت اور (براہِ راست) شرفِ کلام بخش کر دوسروں پر امتیاز دیا ہے، لہٰذا میں نے جو کچھ تمھیں دیا ہے اُسے لے لو، اور شکرگزار بندوں میں سے ہوجاؤ۔

(۱۴۵) اور ہم نے اُن کو (چند) تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز (کی بابت تمام احکام) کی تفصیل لکھ کردی (اور اُن کو یہ حکم دیا کہ) اب ان (تختیوں یعنی ان پر مکتوب باتوں) کو مضبوطی سے تھام لو (خود بھی اہتمام کے ساتھ ان پر عمل کرو) اور اپنی قوم کو (بھی) حکم دو کہ ان کے احکام پر (کام چلاؤ نہیں) احسن (اور اول) درجہ کا عمل کریں (کیونکہ اُن کو دوسروں پر فضیلت دی گئی ہے) جلد ہی میں تمھیں نافرمانوں (اور سرکشوں) کا مقام دکھادوں گا۔

(۱۴۶) میں اپنی نشانیوں (اور احکام سے) ایسے لوگوں کو برگشتہ ہی رکھوں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں، اور (اُن کا معاملہ یہ ہے کہ) اگر وہ تمام نشانیاں دیکھ (بھی) لیں تو (بھی) ان پر ایمان نہ لائیں، اور اگر انھیں سیدھی راہ دکھائی بھی دے جائے تو (بھی) وہ اُسے (اپنا) طریقہ نہ بنائیں، اور اگر اُنھیں گمراہی کا راستہ نظر آجائے تو (فوراً) اس کو اپنا طریقہ بنالیں، یہ سب (یعنی اُن کا یہ رویہ اور ہمارا اُن کو برگشتہ رکھنے کا فیصلہ) اس لئے ہے کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور (یا پھر) ان سے (بالکل) غافل رہے۔

(۱۴۷) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور (جھوٹ مانا) آخرت کی ملاقات کو، اُن کے اعمال (اگر انھوں نے کچھ نیک اعمال کئے ہوں گے تو وہ آخرت کے اعتبار سے) بے کار جائیں گے، انھیں جو بدلہ (آخرت میں) دیا جائے گا وہ اُن اعمال (یعنی ایمان نہ لانے، کفر اختیار کرنے اور ہماری نشانیوں اور آخرت کے انکار کرنے) کا ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔

ع ۱۷ ۶ ۷

(۱۴۸) اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے اُن کے (جانے کے) بعد بنایا

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ

ایک بچھڑا اپنے زیوروں سے (یعنی) ایک قالب جس کے اندر ایک آواز تھی، کیا اُن کو یہ تک نہ سوجھا کہ وہ نہ تو اُن سے بات

وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا

کرسکتا تھا اور نہ اُنھیں راہ بتلاسکتا تھا، اس کو انھوں نے (معبود) بنالیا، اور بڑا ہی ظلم (اپنے حق میں) کر بیٹھے (۱۴۸)۔ اور

سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ

جب وہ نادم ہوئے اور محسوس کیا کہ وہ تو بڑی گمراہی میں پڑ گئے تو بولے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحمت نہ

يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ

کرے اور ہماری مغفرت نہ کرے تو ہم تو بالکل گئے گزرے ہوئے (۱۴۹)۔ اور جب موسیٰؑ غصہ اور غم سے

مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

بھرے ہوئے اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو بولے: تم (لوگوں) نے میرے پیچھے بہت ہی بُری حرکت کی، کیا تم نے اپنے

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ

پروردگار کے حکم (آنے) سے پہلے ہی جلد بازی کرلی، اور تختیاں تو (ایک طرف) ڈال دیں اور اپنے بھائی کے سر (کے

بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ

بال) کو پکڑ کر لگے اُنھیں اپنی طرف کھینچنے، (ہارونؑ) نے کہا: اے میرے ماں جائے! مجھے لوگوں نے بے حقیقت سمجھا اور

وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ

قریب تھا کہ مجھے مار ہی ڈالیں، سو میرے اوپر دشمنوں کو نہ ہنسوایئے اور مجھے (ان) ظالم لوگوں کے زمرہ میں نہ داخل

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ

کرلیجیے (۱۵۰)۔ (موسیٰؑ نے اب) کہا کہ اے پروردگار! مجھ سے اور میرے بھائی سے درگزر کر، اور ہم دونوں کو اپنی

رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ

رحمتِ (خاص) میں داخل کردے، اور تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے (۱۵۱)۔ بے شک جن لوگوں نے گوسالہ

سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ

کو (اپنا معبود) بنالیا ہے اُن پر اُن کے پروردگار کی طرف سے غضب اور ذلت بہت جلد پڑے گی (اسی) دنیا کی زندگی میں

نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ

اور ہم تہمت گڑھنے والوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (۱۵۲)۔ اور جن لوگوں نے گناہوں کے کام کیے اور پھر توبہ کرلی

وقف لازم

ع ۱۸ ۸

توضیحی ترجمہ

اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا، (بچھڑا کیا تھا؟) ایک بے جان جسم، جس سے آواز نکلتی تھی (بیل کی سی) کیا اُنھوں نے (اتنا بھی) نہ دیکھا کہ وہ نہ تو اُن سے بات کرتا ہے اور نہ اُنھیں کوئی راہ بتلاتا ہے، (بس بے سوچے سمجھے) انھوں نے اس کو بنالیا (معبود) اور (خود اپنی جانوں کے) ظالم بن بیٹھے۔

(۱۴۹) اور جب (آخر کار ایک دن جس کا ذکر آگے آرہا ہے) وہ اپنے کیے پر پچھتائے اور سمجھ گئے کہ وہ گمراہ ہوگئے ہیں تو (اللہ سے معافی چاہتے ہوئے) کہنے لگے کہ: اگر اللہ نے ہم پر رحم نہ فرمایا اور ہماری بخشش نہ کی تو یقیناً ہم برباد ہوجائیں گے۔

(۱۵۰) اور جب موسیٰؑ غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے (کہ بچھڑے کی خبر اُن کے رب نے اُنھیں دے دی تھی) واپس اپنی قوم کے پاس پہونچے تو انھوں نے کہا: (افسوس!) کتنی بُری نیابت کی ہے تم لوگوں نے میری، کیوں جلد بازی کی تم نے اپنے رب کے حکم کی بابت؟ (تم صرف چالیس دن بھی انتظار نہیں کرسکے) اور (یہ کہہ کر) تختیاں (ایک طرف کو) رکھ دیں، اور (پھر اپنے بھائی کی طرف بڑھے اور غصہ میں) اپنے بھائی (ہارونؑ) کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے (اس پر ہارونؑ نے) عرض کیا کہ: اے میرے ماں جائے (بھائی! سنیے تو، میں نے ان کو سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن) ان لوگوں نے مجھے بالکل بے حقیقت (اور کمزور) سمجھا (مجھے کوئی اہمیت ہی نہیں دی) اور قریب تھا کہ مجھے مار ہی ڈالتے (براہ کرم!) اب آپ تو دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیجیے، اور نہ ہی مجھے ان ظالم لوگوں میں شمار کریے۔

(۱۵۱) (اس پر موسیٰ علیہ السلام کو احساس ہوا، فوراً اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے اور) عرض کیا: اے میرے پروردگار! معاف فرمادے مجھے اور میرے بھائی کو، اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما، تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(۱۵۲) (پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا) جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا ہے اُن پر جلد ہی اُن کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت اسی دنیوی زندگی ہی میں پڑے گی، اور (یاد رکھیں لوگ کہ) اسی طرح ہم افترا پردازوں کو سزا دیتے ہیں۔ (ان کی افترا پردازی یہ ہے کہ انھوں نے از خود بچھڑے کو معبود بنایا اور اللہ پر یہ جھوٹ گڑھا کہ اُس نے اس کی پوجا کا حکم دیا ہے)

(۱۵۳) اور جو لوگ گناہ کے کام کر گزریں پھر توبہ کرلیں

بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٥٣﴾ وَلَمَّا

اس کے بعد، اور ایمان لے آئے (تو) بے شک تمہارا پروردگار اس کے بعد (اُن کے حق میں) بڑا مغفرت والا بڑا

سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا

رحمت والا ہے (۱۵۳)۔ اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا تو اُنھوں نے تختیوں کو اُٹھایا، اور اُس نسخہ (توریت) میں

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى

ہدایت و رحمت تھی اُن لوگوں کے لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں (۱۵۴)۔ اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر

قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

مرد انتخاب کئے ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت کے لئے، پھر جب اُنھیں زلزلہ نے آ پکڑا تو (موسیٰ) نے کہا کہ اے میرے

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

پروردگار! اگر تجھے (یہی) منظور تھا تو تو نے اِس کے قبل ہی ان کو اور مجھ کو ہلاک کردیا ہوتا، تو کیا تو ہمیں اُس (حرکت) پر

السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ

ہلاک کردے گا جو ہم میں سے (اِن چند) بے وقوفوں نے کی؟ یہ تو بس تیری طرف سے ایک آزمائش ہے، ان سے جس کو تو

تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

چاہے گمراہی میں ڈال دے اور جس کو چاہے ہدایت پر قائم کردے، تو ہی ہمارا کارساز ہے، ہماری مغفرت کر، ہم پر

الْغٰفِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

رحم کر، اور تو ہی بہترین مغفرت کرنے والا ہے (۱۵۵)۔ اور ہمارے حق میں بھلائی لازم کردے اس دنیا میں

اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ

(بھی) اور آخرت میں (بھی) ہم تیرے آگے جھک گئے ہیں (اللہ نے) فرمایا: اپنا عذاب میں اُس پر واقع کرتا

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

ہوں جس کے لئے چاہتا ہوں اور میری رحمت تو ہر چیز پر پھیلی ہوئی ہے، سو اُسے تو اُن لوگوں کے لئے تو ضرور ہی

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٦﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

لازم کروں گا جو خوف خدا رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور جو لوگ ہماری نشانیوں پر ایمان رکھتے

النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

ہیں (۱۵۶)۔ جو لوگ اس اُمّی رسول و نبی کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے ہاں لکھا ہوا پاتے ہیں توریت

توضیحی ترجمہ

اُس کے بعد، (حتیٰ کہ کفر و شرک کر بیٹھیں) اور (پھر) ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس (توبہ) کے بعد (اُن کے لئے) بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

(۱۵۴) اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا پڑا تو اُنھوں نے (پہلے وہ) تختیاں اُٹھائیں (جن کو غصہ کی شدت میں ایک طرف رکھ دیا تھا) اور اُن (تختیوں) کے مضامین میں ہدایت اور رحمت کی باتیں تھیں اُن لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

(۱۵۵) اور (جب موسیٰ نے تورات کے احکام سنائے تو لوگوں نے کہا کہ ہم کیسے مان لیں کہ یہ خدائی احکام ہیں، جب تک کہ ہم خود اللہ کو کلام کرتے ہوئے نہ سن لیں، تو اللہ کا حکم آیا کہ ستر آدمیوں کا انتخاب کر کے اُن کو کوہِ طور پر لے کر آؤ، تو) موسیٰ نے ستر آدمی ہمارے مقرر کردہ وقت کے لئے چنے، پھر جب (وہ انھیں لے کر وہاں پہونچے اور وہاں پہونچ کر ان لوگوں نے دیدارِ الٰہی کا اپنی شرط میں اضافہ کردیا تو) اُن کو زلزلہ نے آپکڑا (اور وہ مردہ یا نیم مُردہ ہوگئے، اس پر موسیٰ نے) عرض کیا کہ: اے ہمارے پروردگار! اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو پہلے ہی ہلاک کرسکتا تھا، کیا تو ہم میں سے سب کو کچھ لوگوں کی بے وقوفی کی بنا پر ہلاک کردے گا؟ (یہ دونوں باتیں تو تیری شان کریمی سے بعید ہیں، یقیناً) یہ تیری طرف سے ایک آزمائش ہے، ان (آزمائشوں) کے ذریعہ تو جس کو چاہے گمراہ کردے اور جس کو چاہے ہدایت دیدے، تو ہی ہمارا ولی (اور کارساز) ہے، لہٰذا ہمیں معاف فرما، اور ہم پر رحم فرما، اور تو ہی سب معاف کرنے والوں سے بہتر معاف فرمانے والا ہے۔

(۱۵۶) اور (موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعا کو مزید بڑھاتے ہوئے عرض کیا) لکھ دے ہمارے لئے دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی، ہم نے (اس غرض کے لئے) تجھ سے رجوع کیا ہے، (اللہ نے جواب میں) فرمایا: (میرا عذاب اور رحمت کسی فرقہ پر مخصوص نہیں، لیکن) میں اپنا عذاب اُسی پر واقع کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں، اور (جہاں تک) میری رحمت (عامہ کی بات ہے) وہ تو ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، (دنیا میں تو اس سے ہر ایک مستفید ہو رہا ہے، جیسے کہ رزق سب کو مل رہا ہے خواہ وہ ایمان والا ہو یا منکر، صالح ہو یا فاسق، لیکن) میں اس (رحمت خاص) کو (جو تم نے طلب کی ہے) ضرور لکھدوں گا اُن (تمام) لوگوں کے نام جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور جو ہماری (تمام) آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (یعنی اس رحمت خاص کے حصول کے لئے معیار یہ اوصاف ہوں گے نہ کہ نسل و قومیت)

(۱۵۷) (اور اے موسیٰ! تمہاری قوم کے جو لوگ بعثت خاتم النبیین کے بعد دنیا میں آئیں اُن میں سے رحمت خاص اُن کے لئے لکھوں گا) جو پیروی کریں گے اُس اُمّی رسول و نبی کی جسے وہ لکھا ہوا پائیں گے تورات

وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

وانجیل میں، اُنھیں وہ نیک کرداری کا حکم دیتا ہے اور اُنھیں بدکرداری سے روکتا ہے اور اُن کے لئے پاکیزہ

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ

چیزیں جائز بتاتا ہے اور گندی چیزیں حرام رکھتا ہے اور اُن پر سے بوجھ اور قیدیں جو اُن پر (اب تک)

اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ

تھیں اُتار دیتا ہے، سو جو لوگ اس (نبی) پر ایمان لائے اور اس کا ساتھ دیا، اور اس کی مدد کی اور اس نور

وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اُتارا گیا ہے، سو یہی لوگ تو ہیں (پوری) فلاح پانے والے (۱۵۷)۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ

آپ کہہ دیجئے کہ اے انسانو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف، اُسی (اللہ) کا جس کی حکومت

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا

ہے آسمانوں اور زمین میں، سوائے اُس کے کوئی معبود نہیں، وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے، سو ایمان لاؤ اللہ اور

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ

اُس کے اُمّی رسول و نبی پر، جو خود ایمان رکھتا ہے اللہ اور اُس کے کلاموں پر اور اُس کی پیروی کرتے

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ

رہو تاکہ تم راہ پا جاؤ (۱۵۸)۔ اور موسیٰ کی قوم میں ایک جماعت ایسی بھی ہے کہ (وہ لوگ) حق کے مطابق (دوسروں

بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَ

کو) ہدایت کرتے ہیں، اور (خود بھی) اُسی کے موافق انصاف کرتے ہیں (۱۵۹)۔ اور ہم نے اُنھیں بارہ

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

خاندانوں، جماعتوں میں تقسیم کردیا، اور ہم نے موسیٰ کو جب کہ اُن کی قوم نے پانی طلب کیا

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

وحی کی کہ (اپنے اِس) عصا کو (فلاں) پتھر پر مارو، تو اُس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، (اور) ہر

مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ

شخص نے اپنے پینے کا پانی معلوم کرلیا، اور ہم نے اُن پر ابر کا سایہ کردیا اور ہم نے اُتارا اُن پر من

توضیحی ترجمہ

وانجیل میں (اس نبی کی صفات یہ ہیں کہ) وہ حکم دے گا اچھی باتوں اور پسندیدہ کاموں کا، اور روکے گا بُری باتوں اور ناپسندہ کاموں سے، اور حلال قرار دے گا نفیس و پاکیزہ چیزوں کو اور حرام قرار دے گا گندی چیزوں کو اور ہٹادے گا اُن (کے سر) سے وہ بوجھ اور بندشیں جو (اب تک) تھیں، چنانچہ جو لوگ اس (نبی) پر ایمان لائیں گے، اُس کی تعظیم کریں گے اور اُس کی تائید و حمایت کریں گے اور اُس نورِ ہدایت کی پیروی کریں گے جو (خدا کی طرف سے) اُس پر اُتارا گیا ہے تو وہی لوگ فلاحیاب و بامراد ہوں گے۔

(۱۵۸) اے رسول! (جیسا کہ موسیٰ کو بتادیا گیا تھا کہ نبی آخر الزماںؐ پر ایمان لانا اُن کی آئندہ نسلوں کے لئے ضروری ہوگا لہٰذا آپ) کہہ دیجئے کہ اے انسانو! میں اللہ کی طرف سے رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں تم سب کی طرف، (اُس اللہ کا) جس بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے، سوائے اُس کے کوئی معبود (بننے کے لائق) نہیں، وہی زندگی اور موت دیتا ہے، لہٰذا ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر، جو نبیٔ اُمّی ہے، جو (خود بھی) اللہ پر اور اُس کے (سب) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے، اور (تمہارے لئے صرف ایمان لانا ہی کافی نہیں بلکہ) اُس (رسول و نبی) کی (پوری طرح) پیروی (بھی) کرو تاکہ تمھیں ہدایت حاصل ہو۔

ع ۱۹ ۶ ۹

(۱۵۹) اور (سنو!) موسیٰ کی قوم میں (یعنی عہد نبوت کے بنی اسرائیلوں میں سب ہی سرکشی اور ناانصافی اختیار کرنے والے اور بدعنوانیوں کے مرتکب نہیں ہیں بلکہ) ایک جماعت ایسی ہے جو لوگوں کو (دینِ) حق کے مطابق راستہ دکھاتی ہے اور اُسی کے موافق انصاف کرتی ہے (جیسے عبداللہ بن سلامؓ وغیرہ)

(۱۶۰) (درمیان میں موقع کی مناسبت سے آپ (ﷺ) کو بنی اسرائیل سمیت تمام انسانوں کو اپنی نبوت پر ایمان لانے اور اپنی اتباع کی دعوت دینے کی ہدایت فرمائی گئی تھی، اب پھر موسیٰ علیہ السلام کے دور کے بنی اسرائیلوں کے قصہ کا سلسلہ جاری ہوتا ہے)

اور ہم نے اُن (بنی اسرائیلوں) کو بارہ خاندانوں میں اس طرح تقسیم کیا کہ (ان کی الگ الگ انتظامی) جماعت بنادی اور (پھر) جب موسیٰ کی قوم نے اُن سے پانی مانگا تو ہم نے موسیٰ کو (وحی کے ذریعہ) حکم دیا کہ اپنا عصا (فلاں) پتھر پر مارو (انھوں نے حکم کی تعمیل کی) تو (عصا مارتے ہی) اُس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے (اس طرح پانی کا انتظام ہوا اور سب نے ایک ایک چشمہ اپنے خاندان کے لئے طے کرلیا اور) ہر خاندان کو اُس کے پانی حاصل کرنے کی جگہ کا علم ہوگیا، اور ہم نے اُن پر بادل کا سایہ کردیا، اور اُتارا اُن پر من و

السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

وسلوٰی (اور کہا کہ) پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دے رکھی ہیں، اور انھوں نے (کوئی) ظلم ہم پر نہیں کیا بلکہ وہ اپنی

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝١٦٠ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا

جانوں پر ظلم کرتے رہے (١٦٠)۔ اور وہ وقت یاد کر جب اُن سے کہا گیا کہ (فلاں) بستی میں جا کر سکونت اختیار کرو، اور وہاں

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ

سے کھاؤ جہاں سے بھی تم چاہو اور کہتے جاؤ کہ توبہ ہے اور (شہر کے) دروازہ میں (عاجزی سے) جھکے ہوئے داخل ہو، ہم تمہاری

لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٦١ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ

خطائیں معاف کردیں گے، ہم نیکوکاروں کو اور زیادہ ہی دیتے ہیں (١٦١)۔ پھر ان میں سے ظالموں نے کلمہ بدل ڈالا

قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

بجائے اس کے کہ ان سے کہا گیا تھا، تو ہم نے اُن پر بھی آسمان سے ایک آفت بھیجی اس لئے کہ وہ (اپنے

بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝١٦٢ ع وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ

اوپر) ظلم کرتے رہے تھے (١٦٢)۔ اور آپ اُن سے اُس بستی (والوں) کی بابت دریافت کیجئے جو سمندر کے

الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ

کنارے تھی، جب کہ وہ لوگ سبت کے بارے میں (احکام سے) تجاوز کررہے تھے (اور) جب کہ اُن کے سبت کے روز تو

شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا

اُن کی مچھلیاں ظاہر ہوتی تھیں اور جب سبت نہ ہوتا نہ آتیں، ہم نے اُن کی آزمائش اس طرح کی، اس لئے کہ وہ نافرمانی

يَفْسُقُوْنَ ۝١٦٣ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ

کررہے تھے (١٦٣)۔ اور جب کہ اُن میں سے ایک جماعت نے کہا تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کئے جاتے ہو جنھیں اللہ پاک

مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ

ہلاک کرنے والا ہے یا انھیں (کسی اور) سخت عذاب میں گرفتار کرنے والا ہے، وہ بولے اپنے پروردگار کے روبرو عذر کرنے کے

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝١٦٤ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ

لئے اور شاید کہ یہ لوگ تقوٰی اختیار کرلیں (١٦٤)۔ پھر جب بھولے ہی رہے اُس چیز کو جو انھیں یاد دلائی گئی تھی، تو ہم نے اُن لوگوں

عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَـِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا

کو بچالیا جو بُری بات سے روکا کرتے رہتے تھے، اور جو لوگ ظلم کرتے تھے، انھیں ہم نے ایک سخت عذاب میں پکڑلیا، اسلئے کہ وہ

ع ۲۰ ۵ ۱۰ — وقف لازم — معانقة — النصف

توضیحی ترجمہ

وسلوٰی (یہ کہہ کرکہ) کھاؤ، ان نفیس و پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں (اس کے باوجود بھی انھوں نے ناشکری کی تو) انھوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم اور اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔

(١٦١) (اور یہ واقعہ بھی عبرت حاصل کرنے کے قابل ہے) کہ جب اُن سے کہا گیا کہ اس (فلاں) بستی میں جاکر سکونت اختیار کرو، اور اس (میں جو چیزیں کھانے پینے کی ملتی ہیں اُن) میں سے جہاں سے چاہو کھاؤ (پیو) اور (دیکھو) یہ کہتے جانا کہ توبہ ہے! (توبہ ہے! یعنی استغفار پڑھتے جانا) اور اس (بستی کے) دروازہ میں (جب داخل ہونا تو) سر جھکائے ہوئے (یعنی عاجزی کے ساتھ) داخل ہونا، تو ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے (یہ تو سب کے لئے ہوگا) اور نیکوکاروں کو مزید (بہت کچھ) دیں گے۔

(١٦٢) پھر ان میں سے (کچھ) ظالموں نے (کیا کیا کہ) کلمہ ہی بدل ڈالا (اس کلمہ سے) جو خلاف تھا اُس کلمہ کے جو اُن کو بتایا گیا تھا، پھر ہم نے اُن پر آسمان سے عذاب بھیجا اُن (مسلسل) زیادتیوں کی بنا پر جو وہ کرتے رہتے تھے۔

(١٦٣) اور آپ ان (یہودیوں) سے اس بستی کی بابت دریافت کریں جو سمندر کے کنارے آباد تھی (خاص طور پر اس واقعہ کے بارے میں) جب کہ (اس بستی والے) سبت (ہفتہ کے دن) کے سلسلہ میں (ممنوعہ احکام نہ مان کر) زیادتیاں کررہے تھے، (بالخصوص) جب کہ سبت (یعنی سنیچر) کے دن تو اُن (کے سمندر) کی مچھلیاں اُچھل اُچھل کر نمودار ہوتیں (جبکہ اُن کا شکار ممنوع تھا) اور جب وہ سنیچر کا دن نہ منارہے ہوتے (یعنی سنیچر کے علاوہ کوئی اور دن ہوتا، کہ عام دنوں میں شکار کا اجازت تھی) تو وہ نہیں آتیں (کہیں اور نکل جاتیں، اصل میں) اس طرح ہم اُن کو آزمارہے تھے کیوں کہ وہ نافرمانی (و بے حکمی) کیا کرتے تھے۔

(١٦٤) اور (وہ وقت انھیں یاد دلایئے) جب کہ ان میں کے ایک گروہ نے (جو ان کی اصلاح سے مایوس ہوچکا تھا، دوسرے گروہ سے کہا) تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو؟ (ہمارے خیال میں تو) ان کو اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا کوئی سخت (قسم کا) عذاب دینے والا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ (ہم ان کو دو وجوہات کی بنا پر نصیحت کرتے ہیں، ایک) تمہارے رب کے سامنے عذر پیش کرنے کے لئے، اور (دوسرے) کہ شاید اس سے یہ لوگ نصیحت حاصل کرلیں۔

(١٦٥) پھر جب وہ (لوگ) بھولے ہی رہے اس کو جس کی انھیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان کو تو بچالیا جو بُری باتوں سے روکا کرتے تھے اور پکڑلیا انھیں سخت عذاب میں جو زیادتی کرتے تھے اس بنا پر کہ وہ

يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً

نافرمانی کرتے رہتے تھے (۱۶۵)۔ پھر جب وہ اُس چیز سے حد سے نکل گئے جس سے روکے گئے تھے، ہم نے اُن سے کہہ دیا کہ

خٰسِئِيْنَ ﴿١٦٦﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ذلیل بندر بن جاؤ (۱۶۶)۔ اور (وہ وقت یاد کر لیجئے) جب آپ کے پروردگار نے جتلا دیا کہ وہ ان (یہود) پر قیامت کے دن

مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ

تک کسی ایسے کو مسلط رکھے گا جو اُنھیں سزائے شدید میں مبتلا رکھے گا، بے شک آپ کا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا ہے، اور

اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ

بے شک وہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (۱۶۷)۔ اور زمین پر ہم نے اُنھیں مختلف جماعتوں میں تقسیم کر دیا، اُن میں

الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ

سے (بعض) نیک بھی تھے، اور اُن میں سے (بعض) اس کے علاوہ بھی، اور ہم اُنھیں خوش حالیوں اور بد حالیوں سے آزماتے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ

رہے کہ شاید وہ باز آجائیں (۱۶۸)۔ پھر اُن کے بعد اُن کے جانشین ہوئے ایسے نالائق (لوگ) کہ کتاب (الٰہی) کو تو اُن

يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ

سے حاصل کیا (لیکن) اس دنیا کا مال لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری تو ضرور مغفرت ہو جائے گی، اور اگر اُن کے پاس

يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ

ویسا ہی مال (پھر) آجائے تو اُسے (بھی) لے لیں، کیا ان سے کتاب میں اس کا عہد نہیں لیا جا چکا ہے کہ اللہ پر کوئی بات نہ

الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ

گڑھیں، ہاں صرف حق کہیں، اور اُنھوں نے پڑھ بھی لیا ہوگا جو کچھ اس میں ہے، اور آخرت ہی کا گھر اُن لوگوں کے لئے

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِيْنَ

بہتر ہے جو ڈرتے رہتے ہیں، سو کیا وہ عقل سے کام ہی نہیں لیتے (۱۶۹)۔ اور جو لوگ کتاب (الٰہی) لئے ہوئے ہیں اور نماز

يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ

کی پابندی کرتے ہیں، (سو) ہم اُن لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اپنی اصلاح کر چکے ہوتے ہیں (۱۷۰)۔ اور (وہ

الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٧٠﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا

وقت یاد کرو) جب ہم نے اُن کے اوپر پہاڑ معلق کر دیا تھا، اس طرح کہ گویا وہ سائبان ہے، اور اُنھیں یہ یقین ہو گیا تھا کہ

توضیحی ترجمہ

نافرمانی کیا کرتے تھے۔

(۱۶۶) (چنانچہ ہوا یہ کہ) جب وہ حد سے بڑھ گئے اُس کام میں جس سے اُن کو روکا گیا تھا تو ہم نے (اُن کی صورتیں مسخ کر کے اُن کو بندر بنا دیا، اس طرح کہ) اُن سے کہا: "جاؤ، ذلیل بندر بن جاؤ"۔

(۱۶۷) اور (یاد دلایئے ان کو کہ ایک وقت ایسا تھا کہ) جب آپ کے رب نے اُن کو (یہ بات صاف صاف) بتلا دی تھی کہ وہ اُن پر قیامت تک کوئی نہ کوئی ایسا شخص مسلّط کرتا رہے گا جو انھیں بُری بُری تکالیف پہونچاتا رہے گا (یعنی یہ یہودی قوم دنیا میں ذلت، مسکنت و محکومیت ہی کا شکار رہے گی، جس کی اُن کی تاریخ گواہ ہے۔ اس سے استثناء کے وہی طریقے ہیں جو سورۂ آلِ عمران آیت نمبر ۱۱۲ میں بیان کئے گئے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ) بے شک آپ کا رب تیزی کے ساتھ سزا دینے والا (بھی) ہے (مجرموں کو کہ توبہ کا وقت ہی نہ ملے) اور بہت بخشنے والا، بڑا مہربان (بھی) ہے۔ (اس کی طرف رجوع کرنے والوں اور توبہ کرنے والوں کے لئے)

(۱۶۸) اور (یہ بھی اُن کو سنایئے کہ شاید عبرت حاصل کریں کہ) ہم نے اُن کو روئے زمین پر مختلف جماعتوں میں بانٹ دیا، چنانچہ اُن میں نیک لوگ بھی تھے اور (بڑی تعداد میں) دوسری طرح کے بھی، اور ہم نے انھیں اچھے اور بُرے (دونوں طرح کے) حالات کے ذریعہ آزمایا کہ شاید وہ (راہِ راست کی طرف) لوٹ آئیں۔

(۱۶۹) پھر اُن کے بعد اُن کے ایسے جانشین ہوئے جنھوں نے کتاب (تورات) کو تو اُن سے (وراثت میں) لے لیا (لیکن اس کے احکام کو پس پشت ڈالدیا، اُن کا حال یہ تھا کہ) وہ اس حقیر دنیا کا ساز و سامان (رشوت میں) لے لیتے اور (اس پر ڈرنے اور شرمندہ و تائب ہونے کی بجائے) کہتے کہ ہمیں معاف کر دیا جائے گا (کیونکہ ہم خدا کی اولاد اور اُس کے محبوب ہیں) اور (دلیر ایسے کہ) اگر اس جیسا ساز و سامان دوبارہ اُن کے پاس آتا تو وہ اُسے بھی (رشوت میں) لے لیتے، کیا اُن سے کتاب میں مذکور یہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کریں؟ اور جو کچھ اس کتاب میں تھا وہ اس کو پڑھ بھی چکے تھے، اور (پھر تو انھیں جان لینا چاہئے تھا کہ) آخرت والا گھر (اس دنیا سے) کہیں بہتر ہے، (اور وہ) اُن لوگوں کے لئے (ہے) جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، (تو اے یہودیو!) کیا تم عقل سے (بالکل ہی) کام نہیں لیتے؟۔

(۱۷۰) اور جو لوگ کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں اور (بالخصوص) نماز کی پابندی کرتے ہیں (یاد رکھیں کہ اپنی اور دوسروں کی) اصلاح کرنے والوں کا اجر ہم ضائع نہیں کیا کرتے۔

(۱۷۱) اور (عہدِ موسوی کا وہ واقعہ یاد کرو) جب ہم نے پہاڑ کو اُٹھا کر اُن کے اوپر چھت کی طرح (معلق) کر دیا تھا اور انھیں (بالکل ایسا) لگا کہ جیسے

أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ ۚ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ

گویا وہ اُن پر گراہی چاہتا ہے (اور کہا تھا کہ) جو (کتاب) ہم نے تم کو دی ہے اُسے مضبوطی کے ساتھ اختیار کرو، اور یاد رکھو جو کچھ

تَتَّقُونَ ﴿١٧١﴾ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اس میں ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ (۱۷۱)۔ (اور اس واقعہ کا ذکر کیجئے) جب آپ کے پروردگار نے اولادِ آدم کی پشت سے

وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ

اُن کی نسل کو (پیدا کیا) اور خود اُنھیں کو اُن کی جانوں پر گواہ کیا (اور کہا) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ بولے، ضرور

أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ﴿١٧٢﴾

ہیں! ہم گواہی دیتے ہیں، (یہ اس لئے ہوا) کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے (۱۷۲)۔

أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ

یا یوں کہنے لگو کہ شرک تو ہمارے باپ دادا پہلے ہی سے کرتے آئے اور ہم تو اُن کے بعد کی نسل میں ہوئے، تو کیا تو ہمیں

بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ

ہلاک کردے گا (اگلے) اہلِ باطل کے کرتوت کی پاداش میں (۱۷۳)۔ اور ہم اس طرح نشانیاں کھول کھول کر بیان

الْآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٧٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ

کرتے ہیں تاکہ وہ (لوگ) لوٹ آئیں۔ (۱۷۴)۔ اور ان لوگوں کو اُس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے جس کو ہم نے اپنی

آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿١٧٥﴾

نشانیاں دی تھیں، پھر اُس نے وہ کینچلی اُتار دی، سو شیطان اُس کے پیچھے لگ گیا اور وہ گمراہوں میں داخل ہوگیا (۱۷۵)۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ

اور اگر ہم چاہتے تو اس کا مرتبہ ان (اپنی نشانیوں) سے اونچا کر دیتے، لیکن وہ زمین کی طرف مائل ہوگیا اور اپنی

هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ

خواہشِ نفس کی پیروی کرنے لگا، سو اُس کی مثال کتے کی سی ہوگئی، کہ اگر تو اُسے کھدیڑے رگیدے (جب بھی) زبان لٹکائے

تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ

رہے، یا اُسے چھوڑے رہے وہ (جب بھی) زبان لٹکائے رہے، یہ مثال ہے ان (سب) لوگوں کی جنھوں نے جھٹلایا

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٦﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ

ہماری نشانیوں کو، سو آپ (یہ) حالات بیان کیجئے تاکہ لوگ سوچیں (۱۷۶)۔ کیسی بُری مثال ہے اُن لوگوں کی

ع ۲۱ ۹ ۱۱

توضیحی ترجمہ

وہ اُن پر گرنے والا ہے (اور اُن سے کہا تھا کہ) مضبوطی سے تھامو اس (کتاب) کو جو ہم نے تم کو دی ہے، اور یاد رکھو (اُن احکام کو) جو اس میں (درج) ہیں (اور ان پر عمل کرو) تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

(۱۷۲) اور (یاد دلائیے لوگوں کو بالخصوص یہود کو عالمِ ارواح کا وہ واقعہ) جب کہ تمہارے رب نے بنی آدم کی پشت سے اُن کی ساری اولاد کو (جو دنیا میں آنے والی تھی) نکالا اور اُن سے خود اُن ہی کے بارے میں اقرار لیا (اس طرح کہ ان سے پوچھا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم سب اس بات کی (کہ آپ ہی ہمارے واحد رب ہیں) گواہی دیتے ہیں (اور یہ اقرار تمہارے رب نے اس لئے لیا تھا) تاکہ تم قیامت کے دن (کہیں یہ) کہنے لگو کہ ہم تو اس (بات) سے (بالکل) بے خبر تھے۔ (ہمیں بتایا ہی نہیں گیا پھر ہماری کیا غلطی؟)

(۱۷۳) یا (یہ) کہدو کہ شرک تو ہمارے باپ داداوں نے کیا تھا (یعنی اصل غلطی تو ہمارے باپ داداوں کی ہوئی جنھوں نے شرک کا آغاز کیا) اور ہم تو اُن کے بعد اُن کی نسل میں ہوئے تھے (ہماری کیا خطا، ہم تو اُن کے نقشِ قدم پر چلے) تو کیا تو ہمیں ہلاکت میں ڈال دے گا اُن (اگلے) غلط راہ والوں کے فعل پر۔

(۱۷۳) اور (دیکھو) ہم اسی طرح اپنی باتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ (اُن کی سمجھ میں آئے اور) وہ (حق کی طرف) لوٹ آئیں۔

(۱۷۴) اور (اے رسولؐ!) ان لوگوں کو اس شخص کا قصہ پڑھ کر سنائیے (جس کی بابت ہم بتاتے ہیں کہ) ہم نے اس کو اپنی آیات دیں (یعنی کتابِ الٰہی اور اس میں درج احکام کا علم دیا تھا) مگر وہ اُن کو بالکل ہی چھوڑ بیٹھا، چنانچہ (نتیجہ یہ ہوا کہ) شیطان اُس کے پیچھے لگ گیا، پھر تو وہ گمراہوں میں سے ہی ہوگیا۔

(۱۷۵) اور اگر ہم چاہتے تو اُس کو سربلند کرتے ان آیتوں کی بدولت (یعنی ہم چاہتے تو یہ کر سکتے تھے کہ بندہ کے ارادہ میں دخل دے کر اُسے جبراً سیدھی راہ پر ڈال دیا کرتے، مگر ہم نے تو دنیا میں بندے کو اس بابت اختیار دیا ہے کہ وہ خود اپنی راہ چنے) لیکن وہ تو زمین کی طرف مائل ہوگیا (یعنی اُس نے دنیا کو ترجیح دی)، اور اپنی خواہشات کی پیروی کی، لہٰذا اُس کی حالت کتے کی سی ہوگئی جو (ہر حال میں زبان لٹکائے) ہانپتا رہتا ہے، خواہ (بالفرض) تم اس پر بوجھ لاد دو یا ایسے ہی چھوڑے رہو، (یعنی یہ تو اُس کی عادت ہے) یہ مثال ہے اُن (تمام) لوگوں کی جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا (یعنی اُن کو وعظ و نصیحت کرو یا نہ کرو ایک ہی حال میں رہتے ہیں کوئی اثر نہیں لیتے) پھر بھی آپ اُن کو (اس طرح کے) قصے سناتے رہئے (اس امید پر) کہ شاید وہ فکر کر ہی لیں۔

(۱۷۷) (ذرا سوچو تو) کیسی بُری مثال ہے اُن لوگوں کی

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ

وہ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں اور اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے رہتے ہیں (۱۷۷)۔ جسے اللہ ہی راہ دکھائے

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

بس وہی راہ پانے والا ہوتا ہے اور جسے وہ بے راہ کرے سو یہی لوگ گھاٹے میں آ جانے والے ہیں (۱۷۸)۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ

اور بے شک ہم نے دوزخ کے لئے بہت سے جنات اور انسان پیدا کئے ہیں، اُن کے دل ہیں (مگر) یہ

لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ

اُن سے سوچتے سمجھتے نہیں، اور اُن کی آنکھیں ہیں (مگر) اُن سے دیکھتے نہیں، اُن کے کان ہیں (مگر)

لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اُن سے سنتے نہیں، یہ لوگ مثل چوپایوں کے ہیں، بلکہ یہ اُن سے بھی بڑھ کر بے راہ ہیں، یہی لوگ تو غافل

الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا

ہیں (۱۷۸)۔ اور اللہ ہی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں سو اُنھیں سے اُسے پکارو، اور اُن لوگوں کو چھوڑے رہو

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

جو اس کی صفات میں کجروی کرتے رہتے ہیں، ضرور اُنھیں اس کا بدلہ ملے گا جو وہ کرتے رہتے ہیں (۱۸۰)۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع وَالَّذِيْنَ

اور ہم نے جن کو پیدا کیا ہے اُن میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو حق کے مطابق (لوگوں کو) ہدایت کرتے ہیں، اور اُس کے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ۚ وَاُمْلِيْ

مطابق فیصلہ کرتے ہیں (۱۸۱)۔ اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں اُنھیں ہم رفتہ رفتہ لئے جا رہے ہیں اس طرح کہ اُنھیں

لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۜ مَا بِصَاحِبِهِمْ

خبر ہی نہیں ہوتی (۱۸۲)۔ اور میں اُنھیں مہلت دیتا رہتا ہوں، بے شک میرا داؤں بڑا مضبوط ہے (۱۸۳)۔ کیا ان لوگوں نے

مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ

غور نہیں کیا، اُن کے ساتھی کو ذرا بھی جنون نہیں، وہ تو بس ایک صاف صاف ڈرانے والے ہیں (۱۸۴)۔ کیا ان لوگوں نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى

آسمانوں اور زمین کی حکومت پر نظر نہیں کی نیز اس سب پر جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے، اور اس بات پر کہ ممکن ہے

توضیحی ترجمہ

جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں (اور اس تکذیب سے) وہ خود اپنے آپ پر ہی ظلم کرتے ہیں۔

(۱۷۸) (یاد رکھو) جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے (اور اللہ اُسے ہدایت دیتا ہے جو اُس کے احکام پر چلنے کا ارادہ کرتا ہے اور اُس سے ہدایت کا طلبگار ہوتا ہے) اور جسے وہ (اس کے کرتوت کی بنا پر) گمراہ (کرنے کا فیصلہ) کرے، تو ایسے ہی لوگ (ابدی) خسارہ میں پڑ جانے والے ہیں۔

(۱۷۹) اور ہم نے جنوں اور انسانوں میں سے بہت سے (ایسے) لوگ پیدا کئے ہیں (گویا کہ وہ پیدا ہی کئے گئے ہیں) جہنم کے لئے، (کیونکہ) اُن کے پاس دل تو ہیں لیکن (دل لگا کر حق کے بارے میں) سوچتے سمجھتے نہیں، اور اُن کے پاس آنکھیں (تو) ہیں، لیکن اُن سے وہ (قدرت کے نشانات) کو دیکھتے نہیں، اور کان تو ہیں لیکن وہ (مالکِ حقیقی کی باتوں پر) کان نہیں دھرتے، یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے، یہ لوگ اصل میں (اللہ کو جواب دہی کے احساس اور اُس کے ذکر سے) بالکل غافل ہیں۔

(۱۸۰) اور (اے مومنو! تم غفلت میں نہ پڑنا، دیکھو!) اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں، اُنہی ناموں سے اُس کو پکارو (اور اُسی سے دعا کیا کرو) اور اُن لوگوں کو (اُن کے حال پر) چھوڑ دو جو اللہ کے ناموں (اور اس کی صفات) میں کجروی اختیار کرتے ہیں (یعنی خدا پر ایسے نام یا ایسی صفت کا اطلاق کرتے ہیں جس کی اجازت شریعت نے نہیں دی، یا اُن کو دوسروں کی طرف موصوف کرتے ہیں، یا اُن کے معانی بیان کرنے میں تاویل یا کھینچ تان کرتے ہیں) اُنھیں بدلہ دیا جائے گا اُس کا جو وہ کرتے رہتے ہیں۔

ع ۲۲ ۱۰/۱۲

(۱۸۱) اور ہماری مخلوق میں ایک جماعت ایسی ہے جو لوگوں کو حق کا راستہ دکھاتی ہے، اور (کجروی اختیار نہیں کرتی بلکہ) اسی کے مطابق (ہر معاملہ میں) انصاف سے کام لیتی ہے (خواہ وہ معاملہ اپنے سے متعلق ہو یا دوسروں سے، دین سے متعلق ہو یا دنیا سے)

(۱۸۲) اور (خیال رہے کہ) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، ہم اُنھیں (بدلہ دینے کے لئے) دھیرے دھیرے اس طرح (گرفت میں) لیتے جائیں گے کہ اُنھیں خبر بھی نہ ہوگی۔

(۱۸۳) اور (یہ جو تم دیکھ رہے ہو کہ اُن کی پکڑ نہیں ہو رہی ہے وہ اس لئے کہ) میں اُن کو ڈھیل دیتا ہوں، یقین مانو میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

(۱۸۴) کیا ان لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ جن سے ان کا سابقہ ہے (یعنی آنحضرت ﷺ) اُن کو ذرا بھی جنون نہیں ہے (جیسا کہ وہ الزام لگاتے ہیں) بلکہ وہ تو صاف صاف طور پر ڈرانے والے ہیں (یوم حساب اور اللہ کے غضب سے)

(۱۸۵) کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے (نظام) سلطنت پر نیز اللہ کی پیدا کردہ دوسری چیزوں میں غور نہیں کیا؟ اور اس بات پر کہ ممکن ہے

أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾

اُن کی اجل قریب ہی آپہونچی ہو، غرض یہ کہ اس (قرآن) کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے (١٨٥)۔

مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

جسے اللہ گمراہ کردے اس کے لئے کوئی راہ دکھانے والا نہیں، اور وہ اُنھیں سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑے رکھتا

يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا

ہے (١٨٦)۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کی بابت دریافت کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو

عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ

بس میرے پروردگار ہی کو ہے، اس کے وقت پر اُسے کوئی نہ ظاہر کرے گا بجز اُسی (اللہ) کے، بھاری (حادثہ) ہے وہ آسمانوں

وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ

اور زمین میں، وہ تم پر محض اچانک ہی آپڑے گی، آپ سے دریافت کرتے بھی ہیں تو (اس طرح کہ) گویا آپ اس کی تحقیق

قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾ قُلْ

کر چکے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے، لیکن اکثر لوگ (یہ بھی) نہیں جانتے (١٨٧)۔ آپ

لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ

کہہ دیجئے کہ میں اپنی ہی ذات کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی جتنا اللہ چاہے، اور اگر

أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ

میں غیب کو جانتا رہتا تو (اپنے لئے) بہت سا نفع حاصل کرلیتا، اور کوئی مضرت مجھ پر واقع نہ ہوتی، میں تو محض

إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٨﴾ هُوَ الَّذِي

ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں (١٨٨)۔ وہ وہی (پروردگار) ہے جس

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ

نے تمہیں ایک جانِ واحد سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا، تا کہ وہ اس سے تسکین حاصل کرے، پھر جب وہ (یعنی

إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا

مرد) اُسے ڈھانک لیتا ہے تو اُسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے، پھر وہ اُسے لئے ہوئے چلتی پھرتی ہے، پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے تو وہ

أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ

دونوں (میاں بیوی) اپنے پروردگار اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں صحیح و سالم (اولاد) دے دی تو ہم ہوں گے تیرے بڑے

توضیحی ترجمہ

ان کا مقررہ وقت قریب ہی آپہونچا ہو، اب اس (قرآن کی آمد اور رسولؐ کے ڈرانے اور ان کے آگاہ کرنے) کے بعد (بھی ایمان نہ لائے تو) آخر یہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ (اب تو سمجھ لو کہ دولتِ ایمان ان کا مقدر نہیں)

(١٨٦) (اور اس کے بعد تو اللہ ان کی گمراہی کا فیصلہ کردے گا، اور) جس کو اللہ گمراہ کردے اُس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور (پھر) اُن کو اللہ اُن کی گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے کہ (اُسی میں) بھٹکتے پھریں۔

(١٨٧) (اے رسولؐ!) آپ سے لوگ قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ کب ہوگا اس کا وقوع؟ آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو (صرف) میرے رب ہی کے پاس ہے، اُس کو اُس کے وقت پر اور کوئی نہیں وہی (واقع کرکے) ظاہر کرے گا، (وہ) آسمانوں اور زمین میں (واقع ہونے والا بے حد) بھاری (حادثہ اور واقعہ) ہوگا، وہ (قیامت) تم پر (بالکل) اچانک آپڑے گی، (اے رسولؐ!) آپ سے لوگ پوچھتے رہتے ہیں جیسے کہ آپ نے اُس کی تحقیق کر رکھی ہے، (جبکہ آپ کو بھی اس کے صحیح وقت کا علم نہیں، لہٰذا) آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم تو (صرف) اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ بعض علوم اللہ نے اپنے خزانۂ علم میں چھپا رکھے ہیں، انبیاء علیہم السلام کو بھی اُن کی تفصیلاً اطلاع نہیں دی)

(١٨٨) (یہیں یہ بات بھی آپ اُن سے صاف صاف) کہہ دیجئے کہ میں تو خود اپنے آپ کو بھی کسی نفع یا نقصان (پہونچانے) کا اختیار نہیں رکھتا مگر اُسی قدر جتنا اللہ چاہے، اگر میں غیب کا علم رکھتا تو میں بہت سے منافع حاصل کرلیتا، اور (پھر) مجھے (کسی قسم کی تکلیف یا) نقصان چھو کر بھی نہ گزر پاتا، میں تو بس ڈرانے والا ہوں (نافرمانوں کو عذاب سے) اور بشارت دینے والا ہوں (ثواب اور جنت کی) ان لوگوں کو جو مومن ہیں (یعنی ایمان رکھتے ہیں اور احکام شرعیہ پر عمل کرتے ہیں)

(١٨٩) (یہاں پہلے سنو اللہ کی اُن صفات کے بارے میں جو اس کے معبود ہونے کے حق کو لازم کرتی ہیں) اللہ وہ ہے جس نے تمہیں ایک جان (حضرت آدم) سے پیدا کیا، اور اُسی (جان) سے اُس کا جوڑا (حوا کی شکل میں) بنایا تا کہ وہ اُس (جوڑے) سے تسکین حاصل کرے، پھر (اس کا نسلی سلسلہ آگے اس طرح چلایا کہ) جب (اس تسکین کی ایک خاص قسم حاصل کرنے کے لئے) مرد نے عورت کو ڈھانپا (یعنی اُس سے قربت کی) تو اس (عورت) کو حمل رہ گیا (جو اس وقت) ہلکا سا تھا، جس کو لئے وہ (بہ آسانی) چلتی پھرتی رہی، پھر جب (کچھ ماہ گزرنے کے بعد) وہ بوجھل ہو گئی تو دونوں (میاں بیوی) نے اپنے رب سے دعا کی کہ (اے اللہ! ہم کو صحیح و سالم اولاد عطا فرما) اگر تو نے ہم کو بھلی چنگی (اولاد) دی، تو ہم تیرے بڑے

وقف منزل وقف لازم

ع ٢٤ عند المتاخرین ١٢

ع ٧ ٢٣ ١٢

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا

شکر گزار (۱۸۹)۔ لیکن جب (اللہ) انھیں جیتی جاگتی (اولاد) دے دیتا ہے تو وہ لوگ (اللہ کی) دی ہوئی چیز میں

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ

(اللہ کے) شریک قرار دینے لگتے ہیں، تو پاک ہے اللہ اُن کے شرک سے (۱۹۰)۔ کیا (اللہ کے ساتھ) یہ اُنھیں

يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ

شریک کرتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہ کرسکیں، (بلکہ) خود ہی پیدا کئے گئے ہیں (۱۹۱)۔ وہ اُنھیں کسی قسم کی مدد بھی نہیں

يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ

دے سکتے (بلکہ) خود اپنی بھی مدد نہیں کرسکتے (۱۹۲)۔ اور اگر تم اُنھیں کوئی بات بتلانے کو پکارو تو تمہاری پیروی نہ

سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کرسکیں، برابر ہیں (دونوں امر) تمہارے اعتبار سے کہ خواہ اُنھیں پکارو، خواہ خاموش رہو (۱۹۳)۔ بے شک جنھیں تم

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا

اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمہاری ہی طرح بندے ہیں، سو تم اُنھیں پکارو، وہ تمہیں جواب دیں گے!

لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ

اگر تم سچے ہو (۱۹۴)۔ کیا اُن کے پیر ہیں جن سے وہ چلتے ہیں؟ کیا اُن کے ہاتھ ہیں جن سے وہ

لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ

(کسی چیز کو) پکڑتے ہیں؟ کیا اُن کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں؟ کیا اُن کے کان ہیں جن

اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ

سے وہ سنتے ہیں؟ آپ کہہ دیجئے کہ تم اپنے (سب) شریکوں کو بُلا لو، پھر میرے خلاف چال چلو، اور

فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ

مجھے مہلت نہ دو (۱۹۵)۔ یقیناً میرا کارساز اللہ ہے جس نے (مجھ پر یہ) کتاب نازل کی ہے، اور

يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

وہ صالحین کی کارسازی کرتا ہی رہتا ہے (۱۹۶)۔ اور جن کو تم اللہ کو سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہاری ہی

نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى

مدد کرسکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کرسکتے ہیں (۱۹۷)۔ اور اگر اُنھیں کوئی بات بتلانے کو پکارو تو

مشکور ہوں گے۔

(۱۹۰) لیکن (اب انسان کا معاملہ دیکھو) جب اللہ نے اُن دونوں کو صحت مند وتوانا (اولاد) دے دی تو اُس (چیز) میں جو اُن کو دی گئی تھی (دوسروں کو اللہ کا) شریک قرار دینے لگے (مثلاً یہ کہ بچہ کا نام ایسا رکھا جس سے شرک کی بو آتی ہو یا کسی بت یا پیر بزرگ کی نظر کرم کا نتیجہ قرار دینے لگے) تو (یاد رہے کہ) اللہ کہیں بلند وبرتر ہے اُن کی مشرکانہ باتوں سے۔ (اُن کے شریک ٹھہرانے سے اس کا کچھ نہیں بگڑتا)

(۱۹۱) وہ (اللہ کے ساتھ) شریک کیا ایسی چیزوں کو کرتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرسکتے (بلکہ) وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔

(۱۹۲) (اُن کا تو حال یہ ہے کہ) وہ (شریک) ان لوگوں کی کوئی مدد نہیں کرسکتے اور (ان کی مدد تو دور کی بات) وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کرسکتے۔

(۱۹۳) اور (اے مشرکو) اگر تم اُن (بتوں) کو کسی صحیح بات کے لئے پکارو تو وہ تمہاری بات نہ مانیں، (یعنی نہ تو تم کو صحیح کیا ہے یہ بتلائیں اور نہ ہی تمہاری صحیح بات کو تسلیم کریں) اُن کے لئے تو برابر ہے تم اُنھیں پکارو یا خاموش رہو۔

(۱۹۴) جن جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ بھی تمہاری طرح (اپنی زندگی میں) بندے تھے، لہٰذا اُن سے دعا مانگو، اُنھیں (تمہاری بات سمجھنا چاہئے اور) تمہاری دعا قبول کرنا چاہئے اگر تم سچے ہو (اس بات میں کہ وہ معبود بننے کے لائق ہیں)

(۱۹۵) (خود سوچو کہ) کیا اُن کے (ایسے) پاؤں ہیں جن سے وہ چلیں؟ یا اُن کے (ایسے) ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑیں؟ یا اُن کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھیں؟ یا اُن کے کان ہیں جن سے وہ سنیں؟ (یعنی مرنے کے بعد تو وہ ان صلاحیتوں سے بھی محروم ہو گئے، پھر بھی تم اُن کو پکارتے ہو، حد ہے تمہارے ظلم کی! رہی یہ بات کہ وہ رد کرنے والوں کو نقصان پہونچا سکتے ہیں تو، اے رسولؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ: تم اُن سب (دیوتاؤں اور پیروں) کو بلالو جن کو تم (خدائی میں) شریک کرتے ہو پھر میرے خلاف سازش کرو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو۔ (دیکھوں تم میرا کیا بگاڑ سکتے ہو)

(۱۹۶) (اور کہہ دیجئے کہ) میرا رکھوالا (اور کارساز) تو اللہ ہے جس نے (مجھ پر قرآن کی شکل میں یہ) کتاب نازل کی ہے، اور وہ نیک بندوں کی حمایت وحفاظت کرتا ہے (تو میری اول درجہ میں کرے گا)

(۱۹۷) اور اُس (اللہ) کو چھوڑ کر جن (بتوں) کو تم پکارتے ہو وہ نہ تو تمہاری مدد کی استطاعت رکھتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کرنے کے اہل ہیں۔

(۱۹۸) اور اگر تم اُنھیں کوئی بات بتلانے کے لئے پکارو تو

لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝١٩٨

وہ سن نہ سکیں، اور آپ اُنھیں دیکھیں گے کہ گویا آپ کی طرف نظر کر رہے ہیں درآنحالیکہ اُنھیں کچھ سوجھ نہیں رہا ہے (۱۹۸)۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝١٩٩ وَاِمَّا

درگزر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیتے رہئے، اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جایا کیجئے (۱۹۹)۔ اور اگر آپ کو کوئی

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ

وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے، وہ خوب سننے والا ہے، خوب جاننے والا

عَلِيْمٌ ۝٢٠٠ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ

ہے (۲۰۰)۔ یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں جب اُنھیں کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے لاحق ہوتا ہے تو وہ یادِ (الٰہی) میں لگ جاتے

تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝٢٠١ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي

ہیں، جس سے یکایک اُنھیں سوجھ آ جاتی ہے (۲۰۱)۔ اور جو شیطان کے بھائی ہیں شیطان اُنھیں گمراہی میں کھینچتے رہتے ہیں سو وہ

الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝٢٠٢ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا

باز نہیں آتے (۲۰۲)۔ اور جب آپ اُن کے سامنے کوئی نشان نہیں لائے تو وہ کہتے ہیں کہ آپ اُسے کیوں نہ چھانٹ لائے، آپ

اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ

کہہ دیجئے کہ میں تو بس اُسی کی پیروی کرتا ہوں جو کچھ میرے اوپر میرے پروردگار کی طرف سے وحی ہوا ہے، یہ (خود بہت سی)

مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٢٠٣ وَاِذَا

دلیلیں ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت اُن لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں (۲۰۳)۔ اور جب

قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝٢٠٤

قرآن پڑھا جائے تو اُس کی طرف کان لگایا کرو اور خاموش رہا کرو، تاکہ تم پر رحمت کی جائے (۲۰۴)۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ

اور اپنے پروردگار کو اپنے دل میں یاد کیا کرو عاجزی اور خوف کے ساتھ، نہ کہ چلّانے کی آواز

الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝٢٠٥ اِنَّ

سے، صبح اور شام کو، اور اہلِ غفلت میں شامل نہ ہو جانا (۲۰۵)۔ بے شک جو تیرے پروردگار

الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ

کے قریب ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے، اور اُس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں

توضیحی ترجمہ

وہ سنیں گے بھی نہیں، اور وہ تمہیں نظر تو اس طرح آتے ہیں جیسے تمہیں دیکھ رہے ہوں۔ لیکن حقیقت میں اُنھیں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ (یعنی بظاہر آنکھیں بنی ہوئی ہیں، پر اُن میں بینائی کہاں؟)

(۱۹۹) (اے پیغمبرؐ!) درگزر کا رویہ اپنائیے (اس کو اپنی عادت بنا لیجئے) اور (لوگوں کو) نیکی کا حکم دیتے رہئے، اور جاہل لوگوں سے (یعنی اُن سے جو نہ مانیں یا مخالفت کریں) اعراض رکھئے۔

(۲۰۰) اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آنے لگے (یعنی وہ ان جاہلوں کی بات پر آپ کو اشتعال دلانے لگے) تو اللہ کی پناہ مانگا کیجئے، وہ (ہر بات) سننے والا، جاننے والا ہے۔

(۲۰۱) (دیکھئے) جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے (اُن کی صفت یہ ہے کہ) جب اُنھیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ چھو بھی جاتا ہے تو وہ (فوراً اللہ کو) یاد کر لیتے ہیں، تو ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

(۲۰۲) اور جو اِن (شیاطین) کے بھائی (بند) ہیں اُن کو یہ (شیاطین) گمراہی میں گھسیٹ لے جاتے ہیں، پھر وہ (کافر گمراہی کی طرف جانے میں یا شیاطین ان کو لے جانے میں) کوتاہی نہیں کرتے۔

(۲۰۳) اور جب آپ (ان کا مطلوبہ) کوئی معجزہ اُن کے سامنے پیش نہیں کرتے (اور آپ ان کو بتاتے ہیں کہ ابھی اللہ کی طرف سے کوئی نیا معجزہ نہیں آیا) تو وہ (بطورِ استہزاء) کہتے ہیں کہ آپ خود سے کیوں نہیں بنا لاتے؟ آپ فرما دیجئے کہ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھے وحی کی جاتی ہے، (یعنی نبی خود معجزہ نہیں لا سکتا) یہ (قرآن خود ایک معجزہ ہے جو) تمہارے رب کی طرف سے بصیرتوں کا مجموعہ ہے، اور جو لوگ ایمان لائیں اُن کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

(۲۰۴) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُس کو (غور سے) سنو، اور (اس وقت بالکل) خاموش رہو تاکہ (تم ہدایت حاصل کر سکو اور پھر) تم پر (اللہ کی) رحمت ہو۔

(۲۰۵) اور اپنے رب کا ذکر کیا کرو عاجزی اور خوف (کے جذبات) کے ساتھ، اپنے دل دل میں بھی، اور ایسی آواز سے جو زور سے بولنے سے کم ہو، صبح شام، (یعنی پابندی سے) اور (دیکھو) اُن لوگوں میں سے نہ ہو جانا جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۲۰۶) (یاد رکھو! اللہ کا ذکر کرنے سے اللہ کا کوئی فائدہ نہیں، وہ مخلوق کی عبادت یا ذکر سے بے نیاز ہے، دوسرے یہ کہ اس کے پاس عبادت کرنے والوں کی کوئی کمی نہیں کیونکہ) جو (فرشتے) تمہارے رب کے پاس ہیں وہ اُس کی عبادت سے تکبر کر کے (کبھی) منہ نہیں موڑتے، اور (ہمہ وقت) اُس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں

وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ﴿٢٠٦﴾ السجدة

اوراُسی کوسجدہ کرتے ہیں (۲۰۶)۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ انفال مدنی ہے اس میں — شروع اللہ بے انتہا رحمت والے بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے — ۷۵ آیات اور ۱۰ رکوع ہیں

يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

یہ لوگ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ غنیمتیں اللہ کی مِلک ہیں (اصلاً) اور رسول کی

اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ

(تبعاً) پس اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے آپس کی اصلاح کرتے رہو اور اطاعت کرو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اگر تم

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

ایمان رکھتے ہو (۱)۔ ایمان والے تو بس وہ ہوتے ہیں کہ جب (اُن کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل دہل

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ

جاتے ہیں، اور جب اُنھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ اُن کا ایمان بڑھا دیتی ہیں، اور وہ اپنے پروردگار پر توکل

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٢﴾ ۚۖ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾

رکھتے ہیں (۲)۔ (اور) نماز کی پابندی رکھتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے اُنھیں دے رکھا ہے اُس میں سے خرچ کرتے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

رہتے ہیں (۳)۔ یہی لوگ تو سچے (اور پکّے) مومن ہیں، بڑے بڑے درجات ہیں ان کے لئے اُن کے رب کے پاس

مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٤﴾ ۚ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ

اور مغفرت (بھی) اور عزت کی روزی بھی (۴)۔ جیسا کہ آپؐ کے پروردگار نے آپ کو حکمت کے ساتھ آپؐ کے گھر سے باہر

وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿٥﴾ ۙ يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ

نکالا اور مومنوں کا ایک گروہ (اس کو) گراں سمجھ رہا تھا (۵)۔ وہ آپؐ سے اس حقیقت کے باب میں بعد اس کے کہ اس کا ظہور

بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٦﴾ ؕ

ہو چکا تھا، اِس طرح ردّ وقدح کر رہے تھے کہ گویا وہ موت کی طرف ہنکائے جا رہے ہوں اور وہ دیکھ رہے ہوں (۶)۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ

اور وہ (وقت یاد کرو) جب اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا دو جماعتوں میں سے ایک کے لئے کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی اور تم چاہ رہے تھے

توضیحی ترجمہ

اور اُسی کے آگے سجدہ ریز رہتے ہیں۔

الثلثة ۲۴ ع ۱۸/۱۴ السجدة

سورۂ انفال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) (اے پیغمبرؐ!) لوگ آپ سے اموالِ غنیمت کے بارے میں (حکم) دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ: اموالِ غنیمت اللہ اور (اس کے) رسول کے ہیں (یعنی اس کی تقسیم کے بارے میں ہر طرح کے فیصلہ کا اختیار ان ہی کو ہے) لہٰذا (تمھیں چاہئے کہ) اللہ سے ڈرتے رہو، آپس میں تعلقات درست رکھو (کہ مالِ غنیمت بھی تمہارے تعلقات کے بگاڑنے کا سبب نہ بن سکے) اور (ہر معاملہ میں) اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کیا کرو، اگر تم واقعی مومن ہو۔

(۲) (اور) مومن تو وہ ہوتے ہیں کہ جب (اُن کے سامنے) اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں، اور جب اللہ کی آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں اُن کے ایمان کو اور ترقی دیتی ہیں اور وہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں (یعنی ظاہری اسباب اختیار کرکے بھی یقین رکھتے ہیں کہ ان اسباب سے کچھ نہیں ہونے والا، جو ہوگا وہ اللہ کی مشیت سے ہوگا)

(۳) (اور وہ) جو نماز قائم کرتے ہیں (یعنی خود بھی اس کی پابندی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس طرف متوجہ کرتے ہیں) اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے (اللہ کے حکم کے مطابق) خرچ کرتے ہیں۔

(۴) یہی لوگ ہیں جو حقیقت میں مومن ہیں، ان (حقیقی مومنوں) کے لئے ان کے رب کے پاس بڑے بڑے درجات (ومراتب) ہیں، مغفرت ہے اور باعزت رزق ہے۔

(۵) (مالِ غنیمت کی تقسیم کا معاملہ کچھ ایسا ہی ہے) جیسے آپ کے رب نے (جب) آپ کو (بدر کے لئے) آپ کے وطن (مدینہ) سے حق کی خاطر نکالا (حکمت کے ساتھ) تو مسلمانوں کے ایک گروہ کو یہ بات ناپسند تھی۔ (یعنی صحیح نہیں معلوم ہو رہی تھی، لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا عظیم فائدہ اسی میں تھا)

(۶) وہ آپ سے اس حق (یعنی سچی اور طے شدہ چیز) کے بارے میں جس کا (اُن پر بذریعۂ پیغمبر) ظہور ہو چکا تھا (کہ یہ خدا کی فرمائی ہوئی اٹل بات ہے) اس طرح بحث (اور پس وپیش) کر رہے تھے جیسے اُن کو موت کی طرف ہنکا کر لے جایا جا رہا ہو اور وہ (موت کو سامنے کھڑا) دیکھ رہے ہوں۔

(۷) اور (یاد کرو اپنے اوپر ہمارے انعامات واحسانات، ان میں سے ایک وہ موقع) جب کہ اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دو جماعتوں (ابوسفیان کا قافلہ یا مکہ کا لشکر) میں سے ایک (یعنی مکہ کا لشکر) تمہارا ہوگا اور تم چاہتے تھے

أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ

(یہ) کہ غیر مسلح جماعت تمہارے ہاتھ آجائے، درآنحالیکہ اللہ کو منظور یہ تھا کہ حق کا حق ہونا ثابت کردے اپنے

بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ⑦ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ

احکام سے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے (۷)۔ تاکہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ثابت کردے، اگرچہ

الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ⑧ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

مجرموں کو ناگوار ہی ہوتا رہے (۸)۔ (اور اُس وقت کو یاد کرو) جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کررہے تھے، پھر اُس نے

لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ⑨ وَمَا جَعَلَهُ

تمہاری سُن لی (اور فرمایا کہ) میں ایک ہزار فرشتے یکے بعد دیگرے آنے والوں سے تمہاری امداد کروں گا (۹)۔ اور اللہ

اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ

نے یہ بس اِس لئے کیا کہ (تمہیں) بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو اِس سے اطمینان ہوجائے، درآنحالیکہ نُصرت تو بس

عِنْدِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ⑩ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً

اللہ ہی کے پاس سے ہے، بےشک اللہ زبردست ہے، حکمت والا ہے (۱۰)۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب (اللہ نے)

مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَ

اپنی طرف سے چین دینے کو تم پر غنودگی کو طاری کردیا تھا اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی اُتار رہا تھا کہ اُس کے ذریعہ تمہیں

يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ

پاک کردے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کردے، اور تاکہ مضبوط کردے تمہارے دلوں کو اور اُس کے باعث

بِهِ الْأَقْدَامَ ⑪ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

(تمہارے) قدم جمادے (۱۱)۔ (اور اس وقت کو یاد کرو) جب آپ کا پروردگار وحی کررہا تھا فرشتوں کی

الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

جانب کہ میں تمہارے ساتھ ہوں سو ایمان والوں کو جمائے رکھو، میں ابھی کافروں کے دل میں رُعب

فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ⑫

ڈالے دیتا ہوں، سو تم (کافروں کی) گردنوں کے اوپر مارو اور اُن کے پور پور پر ضرب لگاؤ (۱۲)۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَ

یہ حکم قتال اِس لئے ہے کہ اُنھوں نے اللہ اور اُس کے پیمبر کی مخالفت کی، اور جو کوئی مخالفت کرتا ہے اللہ اور

توضیحی ترجمہ

کہ وہ تمہارا ہو جس میں (خطرے کا کوئی) کانٹا نہیں تھا (یعنی قافلہ) اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے احکام سے حق کو حق کر دکھائے، اور کافروں کی جڑ (ہی) کاٹ دے۔

(۸) (اور) تاکہ وہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا (عملاً) ثابت کردے، چاہے (یہ امر) مجرموں (مشرکوں) کو کتنا ہی ناگوار ہو۔

(۹) (اور یاد کرو وہ وقت) جب تم اپنے رب سے فریاد کررہے تھے تو اس نے تمہاری (فریاد) سن لی (اور فرمایا کہ) میں تمہاری مدد کو بھیجوں گا ایک ہزار فرشتے جو سلسلہ وار آئیں گے۔

(۱۰) اور (اللہ نے) یہ (ظاہری اور اسبابی امداد کا وعدہ) محض اس لئے کیا تاکہ (تمہیں غلبہ کی) بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان حاصل ہو (کیونکہ طبعاً تسلی اسباب ظاہر سے ہوتی ہے) ورنہ (اصل) مدد تو اللہ کے پاس سے آتی ہے (نہ تو سبب میں کوئی طاقت ہے اور نہ اُسے سبب کے اختیار کرنے کی ضرورت) یقیناً اللہ (ہر چیز پر) غالب (بھی) ہے اور حکمت والا (بھی) ہے۔

ع ۱۰/۱۵

(۱۱) (اور اللہ کا ایک اور احسان یاد کرو) جب (اتنے بڑے لشکر کے سامنے نہتے ہونے کی وجہ سے تم پر گھبراہٹ اور ذہنی تناؤ تھا تو) وہ تمہیں اس سے چین دینے کے لئے اپنی طرف سے تم پر غنودگی طاری کررہا تھا (کہ نیند ہر تناؤ کا علاج ہے) اور (اس سے قبل جب تمہیں پانی کی سخت ضرورت تھی، کیونکہ وہاں کے پانی پر مشرکین کے لشکر نے قبضہ کرلیا تھا) وہ تمہارے لئے آسمان سے پانی نازل کررہا تھا تاکہ اس کے ذریعہ تمہیں پاک کرے (یعنی تم اس پانی کو جمع کرکے وضو اور غسل کرکے پاک ہوسکو) اور تم سے شیطان کی گندگی (وساوس) دور کرے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور اس کے ذریعہ (تمہارے) پاؤں اچھی طرح جمادے۔ (جوکہ ریتیلی زمین میں جمنے میں نہ آتے تھے)

(۱۲) (اور وہ وقت) جب تمہارا رب فرشتوں کو (وحی کے ذریعہ) حکم دے رہا تھا کہ: میں تمہارے ساتھ ہوں، سو تم (جاؤ) ایمان والوں کے قدم جماؤ، میں (یہ کروں گا کہ) کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا، پھر تم (کافروں کی) گردنوں پر وار کرنا اور اُن کے پور پور پر ضرب لگانا (یعنی یا تو اُن کو ختم کردو یا ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں کے ہر ہر جوڑ پر چوٹ مارو تاکہ وہ تم پر وار کرنے یا بھاگنے کے قابل نہ رہ جائیں)

(۱۳) یہ (حکم قتال) اس لئے ہے کہ انھوں نے اللہ اور اُس کے رسول سے دشمنی مول لی ہے، اور اگر کوئی دشمنی مول لیتا ہے اللہ اور

رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ
اُس کے رسول کی، سواللہ سزا دینے میں سخت ہے(۱۳)۔ سو یہ(سزا) چکھو اور(جان لو) یہ کہ
لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ
کافروں کے لئے جہنم کا عذاب ہے(۱۴)۔ اے ایمان والو! جب تمہارا سامنا ہو جائے
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ
کافروں کے لشکر کا تو اُن سے پشت مت پھیرنا(۱۵)۔اور جو کوئی اپنی پُشت اُس روز پھیرے گا،
یَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ
سو اِس کے سوا کہ پینترا بدل رہا ہو لڑائی کے لئے یا(اپنی) جماعت کی طرف پناہ لے رہا ہو، تو
بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾
وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے(۱۶)۔
فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ
سو اِن(کافروں) کو قتل تم نے نہیں کیا بلکہ اللہ نے انھیں قتل کیا اور آپؐ نے(اُن پر) جب خاک کی مٹھی پھینکی تھی تو وہ آپؐ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اِنَّ
نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی، تاکہ ایمان والوں کی اپنی طرف سے خوب اچھی طرح آزمائش کرے، بے شک اللہ خوب
اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَیْدِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۸﴾
سننے والا ہے، خوب جاننے والا ہے(۱۷)۔ یہ تو ہو چکا اور بے شک اللہ کمزور کر کے رہے گا کافروں کے داؤں کو(۱۸)۔
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ
اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو فیصلہ تمہارے سامنے آموجود ہوا، اور اگر تم باز آجاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے، اور
وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِیَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَیْــًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ
اگر تم پھر وہی کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے، اور تمہاری جماعت تمہارے ذرا کام نہ آئے گی گو(گنتی میں)
وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ
زائد ہو، اور(جانے رہو) کہ اللہ تو ایمان والوں کے ساتھ ہے(۱۹)۔اے ایمان والو! اطاعت کرتے
وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
رہو اللہ اور اُس کے رسول کی، اور اُس سے روگردانی نہ کرو درآنحالیکہ تم سُن رہے ہو(۲۰)۔اور نہ ہو جانا

ع ۹/۱۶

توضیحی ترجمہ

اُس کے رسول سے، تو بلا شبہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

(۱۴) تو(اے خدا و رسول سے دشمنی کرنے والے کافرو! پہلے تو دنیا میں) چکھ لو اِن(سزاؤں) کو، اور(پھر یاد رکھو) یہ کہ کافروں کے لئے(اصل) عذاب دوزخ کا ہے۔

(۱۵) اے ایمان والو! جب(جنگ میں) کافروں کے لشکر سے تمہارا سامنا ہو جائے تو اُن کو پیٹھ مت دکھاؤ(بلکہ دوبدو مقابل ہو جاؤ)

(۱۶) اور جو شخص اس موقع پر پیٹھ دکھائے گا، سوائے اس کے کہ وہ کسی جنگی حکمت عملی کی وجہ سے یا اپنی فوج سے(جو پیچھے ہو) جا ملنے کے لئے ایسا کر رہا ہو، وہ اللہ کی طرف سے غضب لے کر لوٹے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا، اور(یاد رہے) وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

(۱۷) چنانچہ(اے مسلمانو! اب تو سمجھ گئے ہو گے کہ درحقیقت) تم نے ان(کافروں) کو قتل نہیں کیا بلکہ انھیں اللہ نے قتل کیا، اور(اے رسولؐ!) جب آپ نے اُن پر(مٹھی بھر کنکریاں یا خاک) پھینکی تھی تو وہ آپ نے نہیں پھینکی بلکہ(اصل میں) اللہ نے پھینکی تھی(جب ہی تو وہ ہر ہر کافر کی آنکھ تک پہونچ گئی) اور(یہ اس لئے بھی کیا تاکہ اللہ) مومنین کی اپنی طرف سے اچھی آزمائش لے(کہ وہ اس کو اپنا کارنامہ گردانتے ہیں یا اس حقیقت کو مانتے ہیں کہ یہ سب اللہ کا فعل تھا) بے شک اللہ سننے والا ہے(تمہارے اقوال کو) جاننے والا ہے(تمہارے اعمال کو، اس لئے اسی کے مطابق آخرت میں اجر و صلہ دے گا)

(۱۸) یہ سب کچھ تو اپنی جگہ، اور یہ(بات بھی تھی کہ اللہ کافروں کو دکھانا چاہتا تھا) کہ اللہ کافروں کی ہر سازش کو کمزور کرنے والا ہے۔

(۱۹)(اے کافرو!) اگر تم فیصلہ چاہتے تھے(اور تم نے فتح کو حق اور باطل کے درمیان فیصلہ مانا تھا) تو تمہارے لئے(مسلمانوں کی فتح کی صورت میں) فیصلہ آگیا(کہ وہ حق پر ہیں) اور اگر(اب بھی اتنے نمایاں طور پر حق کے واضح ہو جانے کے بعد) باز آجاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہوگا، اور اگر تم وہی کام کرو گے(جو اب تک کرتے رہے ہو) تو ہم بھی وہی کریں گے(جو ہم نے کیا ہے) اور(یاد رکھو) تمہاری جماعت تمہارے کام نہ آئے گی خواہ وہ(گنتی میں کتنی ہی) زائد ہو، اور(دھیان رہے) اللہ مؤمنوں(ہی) کے ساتھ ہے۔

(۲۰) اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو، اور اس(کے احکام کی تابع داری) سے منھ نہ موڑو، جب کہ تم(اللہ و رسول کے احکام) سن رہے ہو۔(اور جان و سمجھ رہے ہو)

(۲۱) اور(اس بات کا بھی دھیان رکھنا کہ) نہ ہو جانا

كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ شَرَّ

اُن لوگوں کی طرح جو کہتے ہیں کہ ہم نے سُن لیا، حالانکہ وہ (کچھ بھی) سُنتے (سُناتے) نہیں (۲۱)۔ بدترین

الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَ

حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے (ذرا) کام نہیں لیتے (۲۲)۔ اور اگر

لَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا

اُن میں کسی خوبی کا علم اللہ کو ہوتا تو وہ اُنھیں سُنوا دیتا، اور اگر (اب) وہ اُنھیں سُنوا دے تو یہ ضرور روگردانی

وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَ

کریں گے بے رُخی کرتے ہوئے (۲۳)۔ اے ایمان والو! اللہ اور رسول کو لبیک کہو جب کہ وہ (یعنی

لِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ

رسولؐ) تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بُلائیں، اور جانے رہو کہ اللہ آڑ میں آجاتا ہے درمیان انسان

بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوا فِتْنَةً

کے اور اُس کے قلب کے، اور یہ کہ (سب کو) اُسی کے پاس اکٹھے ہونا ہے (۲۴)۔ اور ڈرتے رہو اُس

لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

وبال سے جو (خاص) اُنھیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں، اور جانے رہو کہ

شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ

اللہ سخت سزا دیتا ہے (۲۵)۔ اور یاد کرو (اُس حالت کو) جب تم تھوڑے تھے (اور) ملک میں کمزور سمجھے

فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَ

جاتے تھے، ڈرتے رہتے تھے کہ کہیں تم کو لوگ اچانک کھسوٹ نہ لیں، سو (اللہ نے) تمہیں رہنے کو جگہ

أَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٢٦﴾

دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور تم کو بہتیری نفیس چیزیں عطا کیں، تا کہ تم شکر گزار ہو (۲۶)۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا

اے ایمان والو! خیانت نہ کرنا اللہ اور رسول کی اور نہ اپنی امانتوں میں

أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَ

خیانت کرنا درآنحالیکہ تم جانتے ہو (۲۷)۔ اور جان رکھو تمہارے مال اور

توضیحی ترجمہ

ان لوگوں کی طرح جو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا، مگر (حقیقت میں) وہ سنتے نہیں ہیں۔ (یعنی اُن کا سننا نہ سننے کے برابر ہے کیونکہ وہ سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے)

(۲۲) بلاشبہ زمین پر چلنے والی مخلوقات میں اللہ کے نزدیک بدترین ہیں وہ جو بہرے گونگے ہیں (اس معنیٰ کرکہ) وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔

(۲۳) اور اگر اللہ کے علم میں اُن کے اندر کوئی بھلائی ہوتی (یعنی اگر وہ حق کے لئے اپنی طلب و جستجو اللہ کو دکھاتے) تو وہ اُنھیں سننے (اور سمجھنے) کی توفیق دیتا، اور اگر اب (موجودہ پوزیشن میں جب کہ ان کے اندر حق کی طلب ہی نہیں ہے، اللہ) اُن کو سنوا بھی دے تو وہ یقینی طور پر روگردانی کریں گے بے رُخی کرتے ہوئے۔

(۲۴) اے ایمان والو! اللہ و رسول کے حکموں کو مانو، جب کہ وہ تم کو ایسی چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے (یعنی جہاد یا احکامِ شرعیہ وغیرہ) اور جان رکھو اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جایا کرتا ہے (اس طرح کہ اگر وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کو بجالائے تو اُس کو گناہ سے محفوظ رکھتا ہے، یا گناہ ہو جائے تو توبہ کی توفیق دیتا ہے، اور اگر وہ جانتے بوجھتے بے رُخی و روگردانی کرتا ہے تو اُسے نیکی کی توفیق نہیں دیتا) اور یہ (بھی یاد رہے) کہ تم سب کو (بالآخر) اُسی کے پاس جمع ہونا ہے۔

(۲۵) اور ڈرو اس (مصیبت یا) وبال سے جو (جب آئے گا تو) خاص کر کے اُن ہی لوگوں پر نہیں پڑے گا جنھوں نے ظلم کیا ہوگا (اس لئے خود بھی ظلم یعنی بُرائی کے کام نہ کرو اور دوسروں کو بھی اس سے روکو) اور جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۲۶) اور یاد کرو (آغازِ اسلام کے وقت اپنی وہ حالت) جب تم تعداد میں کم تھے اور (اپنی ہی) سرزمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے، تم ڈرا کرتے تھے (اس سے) کہ کہیں لوگ تمہیں اُچک نہ لیں (یعنی قید کرلیں، یا قتل کردیں یا محکوم بنالیں) پھر (اللہ نے) تم کو ٹھکانا دیا (مدینہ منورہ کی شکل میں) اور اپنی مدد سے تمہیں قوت دی، اور ہر طرح کی تمہیں خوش حالی دی (تاکہ تم اُن سے نفع اُٹھا کر اللہ کے) شکر گزار ہو۔

(۲۷) اے ایمان والو! (دیکھو) جانتے بوجھتے اللہ و رسول کی خیانت نہ کرو (یعنی اُس کے احکام و حقوق کی ادائیگی کا خلوت و جلوت میں پورا خیال رکھو) اور نہ (ایسا کرو کہ) خیانت کرو اپنے آپس کی امانتوں کی (یعنی حقوق العباد میں بھی حتی الامکان اس کا خیال رکھو)

(۲۸) اور (خیانتیں خواہ وہ اللہ و رسول کی ہوں یا بندوں کی زیادہ تر مال و اولاد کی محبت ہی میں ہو جاتی ہیں لہٰذا) سمجھ لو کہ تمہارے اموال اور

اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٢٨ يٰۤاَيُّهَا

تمہاری اولاد ایک آزمائش ہیں، اور یہ بھی کہ بڑا اجر تو اللہ ہی کے پاس ہے(۲۸)۔ اے ایمان والو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ

اگر تم اللہ سے ڈرتے رہوگے تو وہ تمہیں ایک فیصلہ کی چیز دے دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور

سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٢٩ وَ

کردے گا اور تمہیں بخش دے گا، اور اللہ ہے ہی بڑا فضل والا(۲۹)۔ اور (اس واقعہ کا ذکر کیجئے)

اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ

جب کہ کافر آپ کی نسبت تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کریں یا آپ کو قتل کریں یا آپ کو (وطن سے) خارج کردیں،

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝٣٠ وَاِذَا تُتْلٰى

اور وہ (اپنی) تدبیریں کررہے تھے اور اللہ (اپنی) تدبیر کررہا تھا، اور اللہ بہترین تدبیر والا ہے(۳۰)۔ اور جب اُن کے

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ

سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہنے لگتے ہیں بس ہم نے سُن لیا، ہم چاہیں تو اس کا سا ہم بھی کہہ لائیں، یہ

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٣١ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ

ہے کیا بجز اگلوں کی کہانیوں کے(۳۱)۔ اور (وہ وقت بھی یاد دلایئے) جب (ان لوگوں نے) کہا تھا کہ اے اللہ!

هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

اگر یہ (کلام) تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا (کوئی اور ہی) عذاب دردناک ہم پر

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣٢ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ

لے آ(۳۲)۔ حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرنے کا کہ اُنھیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ اُن کے درمیان موجود

فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝٣٣ وَمَا لَهُمْ

ہوں اور نہ اللہ اُن پر عذاب لانے کا ہے اس حال میں کہ وہ استغفار کررہے ہوں(۳۳)۔ ہاں یہ بھی ان لوگوں

اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کے لئے نہیں کہ اللہ اُن پر عذاب (ہی سرے سے) نہ لائے، درآنحالیکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں جب

وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

کہ وہ اُس کے متولی بھی نہیں، اس کے متولی تو بس متقی ہی (ہوسکتے) ہیں، لیکن ان (لوگوں) میں اکثر تو

توضیحی ترجمہ

تمہاری اولاد ایک آزمائش ہیں، اور (اگر تم اس پر پورے اُترو گے تو یقین رکھو کہ) اجرِ عظیم تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ (انشاء اللہ وہ تو ملے گا ہی)

۳ ع ۹ ۱۷

(۲۹) اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے ساتھ تقوے کی روش اختیار کروگے تو وہ تمہیں (حق وباطل کی) تمیز عطا فرمائے گا (یا یہ کہ تم میں اور تمہارے مخالفوں میں فیصلہ کردے گا) اور تمہاری بُرائیوں کا کفارہ کرتا رہے گا، اور تمہاری مغفرت فرمائے گا، اور اللہ بڑے فضل والا ہے (یہ سب اُس کے فضلِ عظیم کا ہی نتیجہ ہوگا کہ ایک تقوے کے اختیار کرنے میں اتنے سارے انعامات عطا فرمائے گا)

(۳۰) اور (اے پیغمبرؐ! وہ وقت یاد کرو) جب کافر لوگ آپؐ کے خلاف منصوبے بنا رہے تھے کہ آپؐ کو گرفتار کرلیں یا قتل کردیں یا آپؐ کو دیس بدر کریں، وہ اپنے منصوبے بنا رہے تھے اور اللہ (اپنی) تدبیر کررہا تھا، اور اللہ سب سے مستحکم تدبیر والا ہے۔

(۳۱) اور جب اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ (بس! بس!) ہم نے سن لیا، ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا ہی (کلام) کہہ سکتے ہیں، یہ ہے ہی کیا؟ سوائے اس کے کہ اگلوں کے قصے اور کہانیاں ہیں۔

(۳۲) اور (ایک وقت تھا) جب انھوں نے (یہاں تک) کہدیا تھا کہ) اے اللہ! اگر یہ (قرآن) ہی وہ حق ہے جو تیری طرف سے آیا ہے تو (ہم اس کا انکار کرتے ہیں اب) تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش کردے، یا ہم پر (کوئی اور) دردناک عذاب ڈال دے۔

(۳۳) اور (اے پیغمبرؐ!) اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ آپؐ کے اُن کے درمیان ہوتے ہوئے اُنھیں (اُن کا مطلوبہ خارق عادت) عذاب دے، اور نہ ایسی حالت میں اُن کو (اس طرح کا) عذاب دینے والا ہے کہ وہ (کسی درجہ میں) استغفار کرتے رہتے ہوں۔

(۳۴) اور یہ بات بھی نہیں ہے کہ اللہ ان کو (عام) عذاب بھی نہ دے جب کہ (کفر وشرک کے علاوہ اُن کی ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ) وہ (لوگوں کو) مسجد حرام سے روکتے ہیں، اور (اُن کو اس کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ) وہ اس کے متولی (بھی) نہیں ہیں، اور اس (مسجد) کے متولی صرف متقی لوگ ہی ہوسکتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر لوگ (اس بات کو)

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّ

علم بھی نہیں رکھتے (۳۴)۔اور (خود) ان کی نماز (ہی) خانہ (کعبہ) کے پاس کیا تھی بجز سیٹی بجانے اور تالی

تَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ

بجانے کے، سو عذاب کا مزہ) چکھو اپنے کفر کی پاداش میں (۳۵)۔بے شک (یہ) جو لوگ کفر (اختیار) کئے

الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ

ہوئے ہیں، اپنے مال کو اس لئے خرچ کر رہے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکیں، سو یہ لوگ تو خرچ کرتے

فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۚ

ہی رہیں گے، لیکن وہی (اموال) اُن کے حق میں حسرت بن جائیں گے، پھر یہ لوگ مغلوب ہوجائیں گے، اور

وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ

جو لوگ کفر (اختیار) کئے ہوئے ہیں اُنھیں دوزخ کی طرف اکٹھا کیا جائے گا (۳۶)۔تا کہ اللہ ناپاکوں کو الگ

مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ

کردے پاکوں سے، اور ناپاکوں کو ایک دوسرے سے ملادے یعنی ان سب کو متصل کردے، پھر اس (مجموعہ) کو

جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾ قُلْ

دوزخ میں ڈال دے، یہی لوگ تو ہیں (بھرپور) خسارہ میں پڑ جانے والے (۳۷)۔آپ کہہ دیجئے (ان)

لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ۚ

کافروں سے کہ اگر یہ باز آجائیں گے تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے وہ انھیں معاف کردیا جائے گا، اور اگر وہی

وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَاتِلُوهُمْ

(عادت) دُہراتے رہیں گے تو (ہمارا) معاملہ بھی اگلوں کے ساتھ گزر چکا ہے (۳۸)۔اور ان سے لڑو

حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ ۚ فَإِنِ

یہاں تک کہ فسادِ (عقیدہ) باقی نہ رہ جائے، اور دین سارے کا سارا اللہ ہی کے لئے ہوجائے،

انْتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ تَوَلَّوْا

لیکن اگر یہ باز آجائیں تو اللہ خوب دیکھنے والا ہے اُن کے عملوں کا (۳۹)۔ اور اگر یہ روگردانی

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٤٠﴾

کئے رہیں تو جانے رہو کہ تمہارا رفیق اللہ ہی ہے، بہترین رفیق اور بہترین مددگار (۴۰)۔

توضیحی ترجمہ

نہیں جانتے ۔ (اور زبردستی اس کے متولی بن بیٹھتے ہیں)

(۳۵) اور (یہ حقیقی نمازیوں کو تو روکتے ہیں جبکہ) اُن کی نماز (اور اُن کی عبادت، وہ بھی) بیت اللہ کے پاس سوائے سیٹیاں بجانے اور تالیاں بجانے کے اور کچھ بھی نہیں ہے (تو ایسوں کو تو دنیا میں بھی عذاب پہونچتا ہے) لہٰذا (اب) اپنے کفر کی بنا پر عذاب کا مزہ چکھو۔

(۳۶) بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کرلیا ہے (اور) وہ اپنے مالوں کو اس (مقصد کے) لئے خرچ کررہے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں تو یہ لوگ اپنے مال (واسباب) خرچ کرتے ہی رہیں گے، پھر (ہوگا یہ کہ) وہ مال اُن کے لئے حسرت کا باعث ہوجائیں گے (کہ کاش ہم نے نہ خرچ کیا ہوتا! کیونکہ) آخر کار انھیں مغلوب ہونا ہے، اور (آخرت میں) ان کافروں کو جہنم کی طرف اکٹھا کر کے لایا جائے گا۔

(۳۷) تاکہ اللہ ناپاک (کافرلوگوں) کو پاک (مومن لوگوں) سے الگ کردے، اور ناپاکوں کو ایک دوسرے سے ملادے، پھر ان سب کو جمع کرکے جہنم میں ڈال دے، (تو) یہی لوگ ہوں گے (اصل) خسارے میں پڑ جانے والے۔

ع ۹ ۱۸

(۳۸) (اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجئے اُن لوگوں سے جنھوں نے کفر اختیار کرلیا ہے کہ اگر وہ باز آجائیں (کفر سے، اور اسلام قبول کرلیں) تو پہلے اُن سے جو کچھ ہوا ہے (یعنی کسی قسم کا گناہ خواہ شرک ہی ہو) وہ معاف کردیا جائے گا، اور اگر وہ پھر وہی کریں گے (یعنی اپنی عادت پر قائم رہیں گے) تو (ایسے) اگلوں کے ساتھ جو معاملہ ہوا وہ (ان کے سامنے) گذر ہی چکا ہے۔

(۳۹) اور (مسلمانو!) کافروں سے لڑتے رہو جب تک کہ (حدودِ حرم میں) فتنہ (یعنی شرک، ظلم اور شرپسندی) کا خاتمہ نہ ہوجائے، اور (حدودِ حرم اور حدودِ عرب کا) دین خالص اللہ کے لئے ہوجائے، پس اگر وہ (کفارِ عرب اپنے کفر وانکار سے) باز آجائیں (اور ملتِ اسلامیہ میں داخل ہوجائیں) تو (تمہیں اُن کے باطن کو ٹٹولنے کی ضرورت نہیں) اللہ اُن کے اعمال کو دیکھ رہا ہے (وہی آخرت میں اسی کے مطابق فیصلہ کرے گا)

(۴۰) اور اگر اعراض کریں (یعنی اسلام قبول نہ کریں اور اپنے کفر اور تمہاری مخالفت پر مُصر رہیں) تو جانے رہو کہ اللہ تمہارا رکھوالا (اور کارساز) ہے اور (وہ) بہترین رکھوالا (اور بہترین کارساز) اور بہت اچھا مددگار ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ

اور جانے رہو جو کچھ تمہیں بطورِ غنیمت حاصل ہو سو اُس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسولؐ کے لئے اور (رسولؐ کے)

وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ

قرابت داروں کے لئے اور یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم اللہ پر اور اُس چیز پر

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ

ایمان رکھتے ہو جسے ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر نازل کیا تھا فیصلہ کے دن، جس دن دونوں جماعتیں (مشرکوں اور

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ

مسلمانوں کی) مقابل ہوئیں، اور اللہ ہی ہر شئے پر پوری قدرت رکھنے والا ہے (۴۱)۔ (یہ وہ وقت تھا) جب تم (میدان

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ

جنگ کے) نزدیک والے کنارے پر تھے اور وہ دور والے کنارہ پر، اور قافلہ تم سے نیچے (کی جانب) کو تھا، اور اگر تم (اور

مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ

وہ) وقت مقرر کرتے تو ضرور اس تقرر کے بارے میں تم میں اختلاف ہو جاتا، لیکن (لڑائی بدی نہیں گئی) تا کہ اللہ اس امر کو

اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّ

پورا کر دے جو ہو کر رہنا تھا، (یعنی) تا کہ جسے برباد ہونا ہو، وہ کھلے ہوئے نشان آئے پیچھے برباد ہو، اور جس کو زندہ ہونا ہو، وہ

يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ ۙ اِذْ

(بھی) کھلے ہوئے نشان آئے پیچھے زندہ ہو، اور بے شک اللہ خوب سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے (۴۲)۔ (اور وہ

يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ

وقت بھی قابل ذکر ہے) جب اللہ نے آپؐ کے خواب میں آپ کو وہ لوگ کم دکھلائے، اور اگر (اللہ) اُنھیں آپ کو زیادہ

لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

دکھا دیتا تو تم لوگ ہمت ہار جاتے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے لگتے اس باب میں لیکن اللہ نے (تم کو) بچا لیا، بے شک وہ

الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا

دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے (۴۳)۔ اور (وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے) جب کہ اُس نے اُن لوگوں کو تمہاری

وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَ

نظر میں کم کر کے دکھلایا اور اُن کی نگاہ میں تمہیں کم کر کے، تا کہ اللہ اس امر کو پورا کر دے جو ہو کر رہنا تھا، اور

توضیحی ترجمہ

(۴۱) اور (مسلمانو! یہ بات) جان لو کہ جو کچھ تم کو مالِ غنیمت حاصل ہو (وہ یوں تو سارا ہی اللہ کی ملک ہے اصلاً اور رسول کی تبعاً لیکن اس کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا) کہ (اس کے چار حصے تو جنگ میں شریک ہونے والے مجاہدین میں تقسیم کئے جائیں گے اور) اُس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول، اور رسول کے قرابت داروں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہوگا (امام یعنی اسلامی حکومت کا سربراہ یہ پانچواں حصہ ان مصارف میں سے جو موجود ہوں گے اُن میں اپنی صوابدید سے خرچ کرے گا) اگر تم اللہ پر اور اُس چیز (فتح ونصرت اور آیاتِ قرآنی) پر ایمان (ویقین) رکھتے ہو جو ہم نے فیصلہ کے دن (یعنی جنگِ بدر کے دن) اپنے بندے (محمدؐ) پر نازل کی تھی، جس دن دو جماعتیں (یعنی اسلام اور کفر کی فوجیں) باہم ٹکرائی تھیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (یعنی یہ جو تمہیں فتح نصیب ہوئی ہے اور جو مالِ غنیمت تمہارے ہاتھ لگا ہے سب اُسی کے فضل کا نتیجہ ہے)

(۴۲) (اور) اس وقت (کا نقشہ کچھ یوں تھا کہ) تم (مدینہ کے) پاس والے کنارے پر تھے اور وہ دور والے کنارے پر، اور (ابوسفیان کا) قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا، اور اگر تم نے (اس کے لئے از خود) باہم قرارداد کی ہوتی تو تمہارے درمیان ضرور اختلاف ہو جاتا، (اور جنگ ٹل جاتی) لیکن یہ واقعہ (کہ پہلے سے طے کئے بغیر لشکر سے ٹکرا گئے) اس لئے ہوا کہ اللہ پورا کرے وہ کام جس کا ہونا طے تھا، تا کہ جسے ہلاک (وبرباد) ہونا ہو، وہ واضح دلیل دیکھ کر ہلاک (وبرباد) ہو، اور جسے زندہ رہنا ہو، وہ بھی واضح دلیل دیکھ کر زندہ رہے (اسی لئے حالات ایسے بنا دیئے گئے کہ جنگ ہو اور حق وباطل کا فیصلہ ہو جائے) اور بے شک اللہ خوب سننے والا ہے (فریاد مظلوموں کی) خوب جاننے والا ہے۔ (کہ کس طریقہ سے اُن کی مدد کی جائے)

(۴۳) (اور مسلمانوں کی ایک مدد تو اس طرح کی گئی تھی کہ) اس وقت (اے رسولؐ!) اللہ آپؐ کو خواب میں ان (کافر فوجیوں) کی تعداد کم دکھا رہا تھا (اور جب صحابہ پر آپؐ اپنے یہ خواب بیان کرتے تو یہ اُن کا حوصلہ بڑھانے کا باعث ہوتے) اور اگر آپ کو اُن کی تعداد زیادہ دکھاتا تو (اے مسلمانو!) تم ہمت ہار جاتے اور اس بابت (کہ اس وقت جنگ کرنا صحیح بھی ہے یا نہیں) تم آپس میں بحث مباحثہ میں پڑ جاتے، لیکن اللہ نے (تمہیں اس سے) بچا لیا، یقیناً وہ سینوں میں چھپی باتیں خوب جانتا ہے۔

(۴۴) اور (یہی نہیں) اس وقت جب تم (جنگ میں) آمنے سامنے تھے تو (ابتداءً) اللہ تمہاری نگاہوں میں اُن (دشمنوں) کی تعداد کم دکھا رہا تھا، (تا کہ ہمتیں بلند رہیں) اور اُن کی نگاہوں میں وہ تمہاری تعداد کم کر کے دکھا رہا تھا (تا کہ دشمن تم سے خوف کھا کر بھاگ نہ کھڑا ہو) مقصد یہ تھا کہ اللہ نے جو فیصلہ کیا ہوا تھا وہ پورا ہو جائے۔ اور

إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً

اللہ ہی کی طرف سارے امر رجوع ہوتے ہیں (۴۴)۔ اے ایمان والو! جب تم کسی جماعت (مخالف) کے

فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ

مقابل ہوا کرو تو ثابت قدم رہا کرو، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہا کرو تا کہ فلاح پاؤ (۴۵)۔ اور اللہ اور

وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا

اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو اور (آپس میں) جھگڑا مت کرو ورنہ کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ

گی، اور صبر کرتے رہو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (۴۶)۔ اور اُن لوگوں کے سے نہ بنو جو اپنے گھروں

دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

سے نکلے تو اِتراتے ہوئے اور لوگوں کے دکھلانے کے لئے، اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے تھے، اس حال میں کہ اللہ

وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ

اُن کے اعمال کو احاطہ میں لئے ہوئے ہے (۴۷)۔ اور (وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے) جب شیطان نے اُنھیں اُن کے اعمال

أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي

خوشنما کر دکھائے، اور کہا کہ لوگوں میں سے آج کوئی تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں، اور میں تمہارا پُشت پناہ ہوں، پھر جب

جَارٌ لَكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ

دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے وہ اُلٹے پاؤں بھاگا، اور کہنے لگا میں تم سے بری الذمہ ہوں،

إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ

میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے، میں تو خدا سے ڈرتا ہوں، اور اللہ شدید ہے سزا دینے

وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ

میں (۴۸)۔ اور (وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے) جب منافق اور جن کے دلوں میں (شک کی) بیماری تھی (یہ کہہ رہے

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ

تھے) کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے، اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے سو اللہ

عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ

(بڑا) زبردست ہے (بڑا) حکمت والا ہے (۴۹)۔ اور کاش آپ دیکھیں جب جان قبض کرتے جاتے ہوں اُن

توضیحی ترجمہ

(سن لو!) تمام معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ (اس لئے گمراہ اور راہ یاب کے حق میں آخری فیصلہ اُسی کا ہوگا)

ع ۵ / ۷ / ۱

(۴۵) اے ایمان والو! (اب سنو لڑائی میں کامیابی کے گُر) (نمبر۱) جب تمہارا کسی (معرکہ میں مخالف) فوج سے سامنا ہو جائے تو ثابت قدم رہو، اور (نمبر۲) کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو (کہ قلب میں قوت اور ثبات اسی سے پیدا ہوگی) تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

(۴۶) اور (نمبر۳) اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت (کا جنگ میں خاص خیال) کیا کرو، اور (نمبر۴) آپس میں مت جھگڑو، ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی، اور (نمبر۵) صبر سے کام لو (کیونکہ) یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۴۷) اور (نمبر۶) اُن (کافر) لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے (جنگ کے لئے) نکلے تو اکڑتے ہوئے اور اپنی شان وشوکت اور خودنمائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور (ساتھ ہی وہ) اللہ کی راہ سے لوگوں کو روک بھی رہے تھے، اور اللہ نے لوگوں کے سارے اعمال کو (وہ اچھے ہوں یا بُرے اپنے علم کے) گھیرے میں لے رکھا ہے۔ (وہ مناسب وقت پر ان کا بدلہ دے گا)

(۴۸) اور (اس جنگ بدر کے موقع پر ایسا بھی ہوا کہ دھوکہ دینے کی شیطان کی عادت اور فطرت کھل کر سامنے آگئی) جب کہ (پہلے تو) شیطان نے ان (کافروں) کو ان کے اعمال خوشنما کر کے دکھائے (یعنی انھیں باور کرایا کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں وہی صحیح ہے اور اُنھیں ان کا اچھا بدلہ ملے گا) اور (ان سے) کہا کہ آج کوئی نہیں ہے جو تم پر غالب آسکے، اور (تم کسی اندیشہ سے پریشان نہ ہو) میں تمہارا حمایتی ہوں، پھر جب (مومنوں اور کافروں) دونوں کی فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو وہ اُلٹے پاؤں بھاگا اور بولا میں تم لوگوں (کی ذمہ داری) سے بری (ہوتا) ہوں (کیونکہ) مجھے جو کچھ نظر آرہا ہے (یعنی فرشتوں کی شکل میں خدائی مدد) وہ تم نہیں دیکھ سکتے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں (مجھے اس کی طاقت وقدرت کا پتہ ہے) اور (میں جانتا ہوں کہ) اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

ع ۶ / ۷ / ۲

(۴۹) (اور منافقین اور مشکوک لوگوں کی سرشت بھی اس موقع پر ظاہر ہوگئی) جب کہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک کی) بیماری تھی یہ کہنے لگے کہ ان (مسلمانوں) کو ان کے دین نے دھوکہ (اور غرور) میں مبتلا کر دیا ہے (جب ہی تو اتنی کم تعداد اور بے سروسامانی میں اتنے بڑے لشکر سے لڑنے جارہے ہیں، انھیں کیا معلوم کہ یہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں) اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے (وہ ایسا ہی بے جگر اور دلیر ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ) اللہ سب پر غالب ہے، بڑی حکمت والا ہے۔

(۵۰) اور کاش آپ دیکھ پاتے جب کہ قبض کرتے ہیں روحیں

كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا

کافروں کی فرشتے، مارتے جاتے ہوں اُن کے منہ پر اور ان کی پشتوں پر، اور (کہتے جاتے ہوں) کہ (اب) آگ کی

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٥٠﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ

سزا کا مزہ چکھو (۵۰)۔ یہ (عذاب) اس کی پاداش میں ہے جو کچھ تمہارے ہاتھوں نے سمیٹا ہے، اور اللہ ہرگز ظالم نہیں ہے

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

بندوں کے حق میں (۵۱)۔ ان کی حالت ایسی ہی ہے جیسے فرعون والوں کی اور ان لوگوں کی تھی جو ان سے قبل تھے

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ

(کہ) انھوں نے آیاتِ الٰہی سے کفر کیا، سو اللہ نے انھیں پکڑ لیا اُن کے (ان) گناہوں پر، بے شک اللہ بڑی قوت والا

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً

ہے، سخت سزا دینے والا ہے (۵۲)۔ یہ (سب) اس سبب سے ہے کہ اللہ کسی نعمت کو جس کا انعام وہ کسی قوم پر کر چکا ہو،

اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

نہیں بدلتا جب تک کہ وہی لوگ اس کو نہ بدل دیں جو کچھ اُن کے نفسوں میں ہے، اور بے شک اللہ خوب سننے والا ہے

عَلِيْمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا

خوب جاننے والا ہے (۵۳)۔ ان کی حالت فرعون والوں کی سی ہے اور ان لوگوں کی سی جو اُن سے پہلے ہوئے

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ

ہیں کہ اُنھوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کو جھٹلایا سو ہم نے انھیں اُن کے گناہوں کے سبب ہلاک

وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

کر دیا، اور ہم نے فرعون والوں کو تو غرق ہی کر دیا، اور وہ سب کے سب (اپنے حق میں) ظالم

كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ

تھے (۵۴)۔ بے شک بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ کافر ہیں سو وہ ایمان تو لانے کے

عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ

نہیں (۵۵)۔ جن سے آپ (بار بار) عہد لے چکے ہیں پھر بھی اپنا عہد وہ ہر بار توڑ ڈالتے ہیں اور وہ ڈرتے

فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾

نہیں (۵۶)۔ سو اگر آپ اُنھیں جنگ میں پا جائیں تو اُنھیں نمونہ بنا کر ایسی سزا دیں، تا کہ دوسرے لوگ بھی سمجھ جائیں (۵۷)۔

فرشتے کافروں کی، تو مارتے جاتے ہیں اُن کے چہروں اور پشتوں پر، اور (کہتے جاتے ہیں کہ اب دوزخ میں) جلنے کا مزہ (بھی) چکھنا۔

(۵۱) یہ (سزائیں اور عذاب) اُن اعمال کا بدلہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیج رکھے تھے اور یہ (بات طے ہے) کہ اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

(۵۲) اور (پیغمبروں کے جھٹلانے میں اور کفر کرنے میں) اُن کی حالت فرعونیوں اور ان لوگوں کے مثل ہے جو اُن سے (بھی) پہلے ہوئے، انھوں نے اللہ کی آیات سے کفر کیا، تو اللہ نے ان کو اُن کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا، یقیناً اللہ بڑی طاقت والا اور سخت سزا دینے والا ہے۔

(۵۳) یہ سب اس سبب سے ہوا کہ (انھوں نے اپنی بے اعتدالی اور غلط کاری سے نیکی کی فطری صلاحیت اور استعداد کو بدل ڈالا اور خدا کی بخشی ہوئی داخلی یا خارجی نعمتوں کو اُس کے بتلائے ہوئے کاموں میں خرچ نہیں کیا، بلکہ اُلٹے اُس کی مخالفت کرنے لگے) اللہ (کا دستور ہے کہ اُس) نے جو نعمت کسی قوم کو دی ہو، اُسے وہ اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ (قوم) خود اپنی حالت تبدیل نہ کر لے (یعنی نیت و اعتقاد اور احوال و اخلاق) اور اللہ (ہر بات کا) سننے والا ہے اور (اور ہر تبدیلی اور عمل کا) جاننے والا ہے۔

(۵۴) (اس معاملہ میں بھی) ان کی حالت ایسی ہی ہے جیسے فرعونیوں کی اور ان سے پہلے والوں کی تھی (جنھوں نے) اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا تھا، تو ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا، اور فرعونیوں کو تو غرق ہی کر دیا، اور یہ سب کے سب ظالم لوگ تھے۔ (ورنہ خدا کو کسی مخلوق سے عداوت نہیں)

(۵۵) بے شک زمین پر چلنے والے جانداروں میں بدترین (اور مثل چوپائے کے ناسمجھ) وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر اختیار کر لیا ہے (اور وہ حق کے بارے میں سوچتے بھی نہیں) لہٰذا وہ ایمان لانے کے نہیں۔

(۵۶) ان میں ایسے لوگ بھی ہیں (جو کفر کے علاوہ عہد شکنی کے بھی مجرم ہیں) جن سے آپ (بار بار) عہد لے چکے ہیں، لیکن وہ ہر بار اپنا عہد توڑ ڈالتے ہیں، اور وہ (اس کے انجام سے ذرا) نہیں ڈرتے۔

(۵۷) لہٰذا اگر کبھی جنگ میں آپ ان کو پا جائیں تو (سخت ترین سزا دے کر) اُن کو دوسروں کے لئے جو اُن کے پیچھے رہ گئے ہیں (یا ان کے علاوہ ہیں) نمونہ بنا دیں تا کہ وہ (بھی) یاد رکھیں۔ (اور عبرت حاصل کریں)

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى

اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو آپ (وہ عہد) ان کی طرف اسی طرح واپس کردیں، بے شک

سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

اللہ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (۵۸)۔ اور کافر لوگ یہ خیال نہ کریں کہ وہ بچ گئے، یقیناً وہ

كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ

لوگ (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے (۵۹)۔ اور اُن سے مقابلہ کے لئے جس قدر بھی تم سے ہوسکے سامان

مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ

درست رکھو قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جن کے ذریعہ سے تم اپنا رعب رکھتے ہو اللہ کے دشمنوں

وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا

اور اپنے دشمنوں پر، اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی کہ تم اُنھیں نہیں جانتے، اللہ اُنھیں جانتا ہے، اور جو کچھ

تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ

بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کروگے اللہ اُسے تمہیں پورا پورا دے دے گا اور تمہارے لئے (ذرا بھی) کمی نہ

لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى

ہوگی (۶۰)۔ اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو آپ (کو اختیار ہے کہ آپ) بھی اس طرف جھک جائیں اور اللہ پر

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ

بھروسہ رکھئے، بے شک وہ خوب سننے والا ہے، خوب جاننے والا ہے (۶۱)۔ اور اگر وہ لوگ آپ کو دھوکا دینا چاہیں

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

تو اللہ آپ کے لئے کافی ہے، وہ وہی ہے جس نے آپ کو اپنی نصرت اور مومنین کے ذریعہ قوت دی (۶۲)۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

اور اُسی نے اُن کے قلوب میں اتفاق پیدا کردیا، اگر آپ دنیا بھر کا مال خرچ کرڈالتے جب بھی اُن کے قلوب

مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ

میں اتفاق نہ پیدا کرسکتے تھے، لیکن اللہ نے ان میں اتفاق پیدا کردیا، بے شک وہ بڑا قدرت والا بڑا حکمت

حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾

والا ہے (۶۳)۔ اے نبیؐ! آپ کے لئے اللہ کافی ہے اور وہ مومنین بھی، جنھوں نے آپ کا اتباع کیا ہے (۶۴)۔

توضیحی ترجمہ

(۵۸) اور (اے مسلمانوں عہد سے متعلق ایک ضروری بات تم بھی یاد رکھو) اگر تمہیں کسی قوم کی طرف سے بدعہدی کا اندیشہ ہو (یعنی آثار و قرائن بتارہے ہوں) تو تم برابری کی حالت میں (یعنی صاف اور واضح طریقہ پر انھیں مطلع کرکے اور انھیں برابر کا موقع دے کر) معاہدہ (مسترد کردو اور) انھیں لوٹادو، (ایسا نہ ہو کہ معاہدہ ختم کئے بغیر صرف عہد شکنی کے اندیشہ میں تم معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے لگو) جان لو کہ یقیناً اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۵۹) اور کافر لوگ یہ نہ سمجھیں کہ (مسلمانوں کے یہاں خیانت و دھوکہ دہی جائز نہیں تو اُن کو خبردار ہونے کے بعد پورا موقع اپنے بچاؤ اور فرار کا مل جائے گا، اور اس طرح گویا) وہ بچ گئے، (کیونکہ بہرحال یہ یقینی ہے کہ) وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے۔ (اس کی پکڑ سے بچ کر کہاں جائیں گے)

(۶۰) اور (اے مسلمانو! اللہ پر توکل کے ساتھ ساتھ تمہیں اسباب بھی اختیار کرنے ہیں، لہٰذا) جہاں تک ممکن ہو تم اُن سے مقابلے کیلئے (فوجی) طاقت اور (بالخصوص) پلے ہوئے (تربیت یافتہ) گھوڑوں سے (پوری طرح) تیار رہو (یعنی وقت کے لحاظ سے تمہاری فوجی طاقت بہترین فوجی ساز و سامان اور اسلحہ جات سے لیس ہو، یہ ظاہری سبب ہے) جس کے ذریعہ تم اپنا رعب قائم کروگے اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے (موجودہ) دشمنوں پر، اور (کچھ) دوسرے لوگوں پر جن کے بارے میں تمہیں (ابھی) پتہ نہیں ہے (لیکن) اللہ تو اُن کو جانتا ہے، اور (سنو) اللہ کے راستے میں تم جو کچھ خرچ کروگے (خواہ وہ جنگی سامان حاصل کرنے کے لئے ہو یا دوسرے مصارف خیر میں) اس کا تم کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور تمہارے لئے اس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

(۶۱) اور اگر وہ (کفار اپنی دشمنی کے باوجود) صلح کی طرف مائل ہوں تو آپؐ بھی اپنا رجحان اسی طرف کرلیجئے، اور اللہ پر بھروسہ رکھئے، بلاشبہ وہ (ہر بات) سننے والا ہے (سب کچھ) جاننے والا ہے۔

(۶۲) اور اگر وہ آپ کو دھوکہ دینے کا ارادہ کریں گے تو (پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) اللہ آپ کے لئے کافی ہے، وہی تو ہے جس نے اپنی (غیبی) امداد (ملائکہ) سے اور (ظاہری امداد) مومنین سے آپ کو قوت دی۔ (وہی پھر آپ کی مدد فرمائے گا)

(۶۳) اور (اللہ نے آپؐ کو مومنین کے ذریعہ قوت دلانے کے لئے) ان کے دلوں (سے نسلی، قبائلی، لسانی تفریقیں مٹا کر اُن) میں ایک دوسرے کی اُلفت بھردی، اگر آپ دنیا کی ساری دولت بھی (اس کے لئے) خرچ کرڈالتے تو اُن کے دلوں میں (یہ) اُلفت نہ پیدا کرسکتے، لیکن اللہ نے اُن کے دلوں کو جوڑ دیا، وہ یقیناً زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔

(۶۴) اے نبیؐ! آپ کے لئے (اصلاً) اللہ کافی ہے، اور (ظاہراً) وہ مومنین جنھوں نے آپ کی پیروی کی (جن کے ذریعہ ہم نے آپ کو قوت دی) ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

اے نبیؐ! مومنین کو قتال پر آمادہ کیجئے، اگر تم میں سے بیس آدمی بھی ثابت قدم ہوں

عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

گے، تو دوسو پر غالب آجائیں گے، اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر

مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝

غالب آجائیں گے، اس لئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے (٦٥)۔

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ

اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کرلیا کہ تم میں جوش کی کمی ہے، سو (اب) اگر تم

مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

میں سو ثابت قدم ہوں تو دوسو پر غالب رہیں گے، اور اگر تم میں سے ہزار ہوں تو وہ

اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

دو ہزار پر غالب رہیں گے اللہ کے حکم سے، اور اللہ ثابت قدموں کے ساتھ ہے (٦٦)۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰي حَتّٰي يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ

نبی کی شان کے لائق نہیں کہ اُس کے قیدی (باقی) رہیں جب تک وہ زمین میں اچھی طرح خوں ریزی

تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ

نہ کرلے، تم لوگ دنیا کی جنس چاہتے ہو اور اللہ (تمہارے لئے) آخرت کو چاہتا ہے، اور اللہ بڑا زبردست

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ

ہے بڑا حکمت والا ہے (٦٧)۔ اگر اللہ ہی کا ایک قانون پہلے سے نہ ہوتا تو جو امر تم نے اختیار کیا، اُس

اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ

کے بارے میں تم پر کوئی سخت سزا نازل ہوتی (٦٨)۔ سو جو کچھ تم نے اُن سے لیا ہے اس کو حلال پاک سمجھ

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

کر کھاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (٦٩)۔ اے نبیؐ!

لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓي ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

ان قیدیوں سے کہہ دیجئے جو آپ کے ہاتھ میں ہیں کہ اگر اللہ کو علم ہوگا تمہارے قلب میں

توضیحی ترجمہ

(٦٥) اے نبیؐ! مومنین کو جہاد کا شوق دلائیں (یوں کہ) اگر تم میں سے بیس آدمی بھی صبر کرنے والے (یعنی اللہ پر بھروسہ کر کے ثابت قدم رہنے والے) ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب آجائیں گے، اور اگر تم میں سے سو ہوں گے (ایسی صفات والے) تو وہ کافروں کے ایک ہزار پر غالب آجائیں گے، کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے (اسی لئے ایمان نہیں لاتے اور اللہ کی غیبی مدد سے محروم رہتے ہیں، اس آیت نے یہ ضمنی حکم بھی دے دیا تھا کہ اگر کافروں کی تعداد مومنین سے دس گنی بھی ہو تو مقابلے سے پیچھے ہٹنا جائز نہیں، لیکن اگلی آیت میں تخفیف کردی گئی)

(٦٦) لو اب اللہ نے تمہارے لئے اس میں تخفیف کردی، اور معلوم کرلیا (یعنی دیکھ لیا) کہ (اب) تمہارے اندر کمزوری (اور جوش میں کمی) ہے (جو تعداد میں اضافہ پر آجانی قدرتی ہے) تو (اب حکم یہ ہے کہ) اگر تم میں سے سو آدمی صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب آجائیں گے، اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے (ایسی صفات والے) تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آجائیں گے، اور اللہ صبر وثبات (اختیار کرنے) والوں کے ساتھ ہے۔ (اس طرح اب حکم یہ ہے کہ) اگر دشمن کی تعداد دوگنی ہو تو بھی مومنین کو مقابلے سے پیچھے نہیں ہٹنا ہے)

(٦٧) (جنگ بدر میں ستر کافر قید ہو کر آئے، یہ چونکہ پہلا معرکہ تھا اس لئے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے اس بابت احکام واضح نہیں تھے، صحابہ کی رائیں اس بارے میں مختلف تھیں، آپؐ نے اپنے رحم دلانہ اور مشفقانہ رجحان اور صحابہ کی اکثریت کے رائے پر عمل کر کے ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دینے کا فیصلہ فرمایا، جو اس وقت کے حالات میں اللہ کی نظر میں اجتہادی غلطی تھی، تو یہ آیت نازل ہوئی کہ) نبی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ (موجودہ حالات میں کفر کا غلبہ توڑنے کے لئے دشمن کی) خوب خونریزی کرنے سے پہلے اُن کو قیدی بنالے، اور (جن لوگوں نے زیادہ تر مالی فوائد پر نظر کر کے اس سے اتفاق کیا تھا اُن سے فرمایا) تم دنیا کا ساز وسامان چاہتے ہو، اور اللہ (تمہارے لئے) آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے، اور اللہ زبردست ہے اور حکمت والا بھی۔

(٦٨) اگر اللہ کی طرف سے ایک قانون (کہ اجتہادی غلطی پر سزا نہیں ہے) پہلے سے نہ ہوتا تو جو راستہ تم (لوگوں) نے اختیار کیا (اور جہاد کے اصل مقصد 'آخرت' پر نظر نہیں رکھی) اس پر سزا نازل ہوجاتی۔

ع ٩ ٥ ٥

(٦٩) بہرحال جو کچھ تم نے جو مال غنیمت حاصل کیا ہے (جس میں قیدیوں کا فدیہ بھی شامل ہے وہ تمہارے لئے اللہ نے حلال کردیا ہے، اس کے جائز ہونے میں شبہ نہ کرو) اُسے پاکیزہ وحلال مال کے بطور کھاؤ (یعنی استعمال کرو) اور اللہ سے ڈرتے رہو (تاکہ آئندہ مشتبہ مال سے احتیاط رکھ سکو) بے شک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

(٧٠) اے نبیؐ! جو قیدی آپ کے ہاتھوں میں ہیں (اور وہ مسلمان ہونا چاہتے ہیں) آپ اُن سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ دیکھے گا تمہارے دلوں میں

خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

نیکی کا تو جو کچھ تم سے (فدیہ میں) لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دے گا، اور تمہیں بخش دے گا، اور اللہ بڑا مغفرت

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ

والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (۷۰)۔ اور اگر یہ آپ سے دغا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو یہ اس کے قبل اللہ سے بھی

مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

دغا کر چکے ہیں، پھر اُس نے انھیں گرفتار کرا دیا، اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے (۷۱)۔ بے شک جو

اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ

لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد بھی کیا اللہ کی راہ

اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ

میں اور جن لوگوں نے (انھیں) پناہ دی اور (ان کی) مدد کی، یہ لوگ ایک دوسرے کے وارث ہیں،

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ

اور جو لوگ ایمان تو لائے لیکن ہجرت نہیں کی تمہارا ان سے کوئی تعلق میراث کا نہیں جب تک کہ وہ

شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ

ہجرت نہ کریں، اور اگر وہ تم سے مدد چاہیں دین کے کام میں تو تم پر واجب ہے مدد کرنا، بجز اس کے

النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

کہ اس قوم کے مقابلہ میں ہو جس کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو، اور اللہ خوب دیکھ رہا ہے جو

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ

کچھ تم کرتے ہو (۷۲)۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں، اگر یہ نہ

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ وَ

کروگے تو زمین میں (بڑا) فتنہ اور فساد پھیل جائے گا (۷۳)۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ

انھوں نے ہجرت (بھی) کی اور جہاد (بھی) کیا اللہ کی راہ میں اور جن لوگوں نے (انھیں)

اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

رہنے کو جگہ دی اور ان کی مدد کی، یہی لوگ تو ہیں پورے پورے مومن، اُن کے لئے مغفرت اور

توضیحی ترجمہ

نیک نیتی تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اُس سے بہتر تمہیں دیدے گا اور تمہاری بخشش (بھی) کردے گا، اور اللہ تو ہے ہی بہت بخشنے والا، بڑا مہربان۔

(۷۱) اور اگر یہ لوگ (اے نبیؐ!) آپ سے خیانت (دغا بازی) کا ارادہ رکھتے ہیں تو یہ اس سے پہلے بھی اللہ سے خیانت کر چکے ہیں تو اُس نے انھیں گرفتاری تک پہونچا دیا، اور اللہ بڑا علم والا اور بڑا حکمت والا ہے۔ (وہ جانتا ہے کہ خائن کون کون ہے، وہ اپنی حکمت کے مطابق اُن کو مغلوب کرے گا یا سزا دے گا)

(۷۲) بے شک جو لوگ ایمان لائے، اور انھوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور جن لوگوں نے انھیں پناہ دی اور اُن کی مدد کی، (یعنی مہاجرین وانصار) یہ سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ولی و وارث ہیں (جب تک کوئی مستقل قانونِ وراثت نازل نہیں ہوتا) اور جو لوگ ایمان تو لے آئے لیکن اُنھوں نے ہجرت نہیں کی، جب تک وہ ہجرت نہ کرلیں (اے مسلمانو!) تمہارا اُن سے ولایت (یعنی میراث) کا کوئی تعلق نہیں، (ہاں) اگر وہ تم سے دین کے سلسلہ میں کوئی مدد چاہیں تو تم پر (اُن کی) مدد کرنا واجب ہے، سوائے اس کے کہ وہ مدد کسی ایسی قوم کے خلاف ہو جس سے تمہارا کوئی معاہدہ ہو، اور (خیال رہے کہ) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو خوب دیکھ رہا ہے۔ (اس کا استحضار رکھو، یہ تمہیں ہر نقضِ عہد اور بے احتیاطی سے روکے گا)

(۷۳) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کر رکھا ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق و وارث ہیں، (سنو!) اگر تم یہ نہ کرو گے (کہ مذکورہ احکام پر عمل کرو) تو (شوکت وقوت اسلام ضعیف ہوگا، جس سے) روئے ارض پر (بڑا) فتنہ وفساد پھیل جائے گا۔

(۷۴) اور جو لوگ ایمان لائے، اور اُنھوں نے ہجرت کی، اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور (ساتھ ہی) وہ (بھی) جنھوں نے (انھیں) پناہ دی اور بسایا؛ یہ سب ہیں صحیح معنی میں مومن، ان کے لئے ہے (آخرت میں) مغفرت اور

رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا

معزز روزی ہے (۷۴)۔ اور جو لوگ ایمان لائے بعد میں اور ہجرت (بھی) کی اور جہاد بھی تم لوگوں کے

مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

ساتھ مل کر کیا سو یہ لوگ بھی تم ہی میں شامل ہیں، اور خون کے رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾

اللہ کے نوشتہ میں، بے شک اللہ ہر شئے کا علم رکھنے والا ہے (۷۷)۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ توبہ مدینہ میں نازل ہوئی، اس میں ایک سو انتیس (۱۲۹) آیتیں اور سولہ (۱۶) رکوع ہیں

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ﴿۱﴾

دست برداری ہے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے اُن مشرکین (کے عہد) سے جن سے تم نے عہد کر رکھا تھا (۱)۔

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ

سو (اے مشرکو!) زمین میں چار ماہ چل پھر لو، اور جانے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے،

مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲﴾ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

بلکہ اللہ ہی کافروں کا رُسوا کرنے والا ہے (۲)۔ اور اعلان (کیا جاتا ہے) اللہ اور اُس

وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ

کے رسول کی طرف سے لوگوں کے سامنے بڑے حج کے دن کہ اللہ اور اُس کا رسول مشرکوں

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ

سے دست بردار ہیں، پھر بھی اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے، اور اگر تم روگردانی

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

کئے رہے تو جانے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے، اور کافروں کو عذابِ دردناک کی خوش خبری

كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

سُنا دیجئے (۳)۔ مگر ہاں وہ مشرکین اس سے مستثنیٰ ہیں جن سے تم نے عہد لیا پھر اُنھوں

ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا

نے تمہارے ساتھ ذرا کمی نہیں کی، اور نہ تمہارے مقابلہ میں کسی کی مدد کی، سو پورا کرو

(دنیا میں) عزت کی روزی۔

(۷۵) اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت (بھی) کی اور تمہارے ساتھ جہاد (بھی) کیا تو یہ لوگ بھی تم (مہاجرین اولین) ہی میں شامل ہیں (بہ اعتبارِ احکامِ شرعی) اور اللہ کے قانون (یعنی حکمِ شرعی) میں خون کے رشتہ دار ایک دوسرے (کی میراث) کے زیادہ حق دار ہیں، بے شک اللہ ہر چیز کا زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ (اُس نے وقت اور حال کے مطابق احکام دیئے ہیں، جب شروعاتی دور گذر گیا تو وراثت کا مستقل قانون سورۂ نساء میں بیان کر دیا گیا، اور اوپر مذکور عارضی انتظام خود بخود ختم ہو گیا)

ع ۱۰

سورۂ توبہ

سورت کا توضیحی ترجمہ شروع کرنے سے پہلے دو ضروری باتیں

الف۔ قرآن مجید کی صرف یہی ایک سورت ہے جس کے شروع میں بسم اللہ درج نہیں ہے، اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ قرآن کے بالکل آخری شکل میں ترتیب کے وقت حضرت عثمانؓ کو اس سورت کے آغاز میں رسول اللہ (ﷺ) سے بسم اللہ کی تصریح نہیں ملی تو انھوں نے دونوں احتمالات کی رعایت کر لی کہ اسے لکھا تو جائے بہ حیثیت مستقل سورت کے، لیکن سورتوں کے درمیان فاصل بسم اللہ نہ لکھی جائے۔ اس کی تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ جو شخص پیچھے سے تلاوت کرتا آرہا ہو اُسے یہاں بسم اللہ نہیں پڑھنی چاہئے، البتہ جو اس سورت سے تلاوت شروع کر رہا ہو اُس کو بسم اللہ پڑھنی چاہئے۔

ب۔ اسلام کی عالمگیر اور طاقتور برادری کی تعمیر کا سنگِ بنیاد رکھا جا چکا تھا، حکومتِ الٰہی کی تاسیس پڑ چکی تھی، اب ضرورت تھی کہ اس کا جغرافیائی طور پر بھی دنیا میں کوئی ٹھوس اور غیر مخلوط مرکز قائم ہو جو مکمل اسلامیت کے رنگ میں رنگا اور ہر قسم کے فتنوں سے پاک ہو، جہاں سے تمام دنیا کو اسلامی دیانت اور حقیقی تہذیب کی دعوت دی جا سکے، اس کے لئے اللہ نے یہ احکام نازل فرمائے۔ (آگے توضیحی ترجمہ پڑھیں)

(۱) (مسلمانو!) اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے (یہ اعلان) دست برداری ہے (اس عہد سے) جو تم نے اُن مشرکین سے (بلا تعیین مدت) کر رکھا ہے۔

(۲) تو (اے مشرکو! کافر رہتے ہوئے) تم چار ماہ تک (عرب کی) سرزمین میں چل پھر (یعنی رہ) سکتے ہو، یہ (اچھی طرح) سمجھ لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے، اور یہ کہ اللہ کافروں کو رُسوا کرنے والا ہے۔

(۳) اور (یہ) اعلان ہے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے حجِ اکبر کے دن (ہر حج کو حجِ اکبر کہتے ہیں اور عمرہ کو حجِ اصغر) تمام انسانوں کے لئے کہ اللہ مشرکوں (کو امن دینے) سے بری الذمہ اور دست بردار ہے اور اُس کا رسول بھی، تو (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کر لو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا اور اگر تم نے (اسلام سے) اعراض کیا تو سمجھ لو کہ تم اللہ کو ہرا نہیں سکو گے اور آپ ان کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔

(۴) سوائے ان مشرکین کے جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے اور اُنھوں نے تمہارے ساتھ کوئی کمی نہیں کی، اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی، تو پورا کرو

اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۴

اُن کا معاہدہ اُن کی مدت (مقررہ) تک، بے شک اللہ پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے (۴)۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

سو جب حُرمت والے مہینے گزر لیں اُس وقت ان مشرکین کو قتل کرو جہاں کہیں انھیں پاؤ،

وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ

انھیں پکڑو باندھو اور ہر گھات کے موقع پر ان کی تاک میں بیٹھو، پھر اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز

تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ

پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ

والا ہے (۵)۔ اور اگر مشرکین میں سے کوئی آپ سے پناہ کا طالب ہو تو اُسے پناہ دیجیے تاکہ وہ کلام الٰہی

فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

سُن سکے پھر اُسے اُس کی امن کی جگہ پہونچا دیجیے، یہ (حکم مہلت) اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے

قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ

لوگ ہیں جو پوری خبر نہیں رکھتے (۶)۔ (ایسے عہد شکن) مجرموں کا عہد کیسے اللہ اور اُس کے رسول

اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

کے ذمہ واجب رہے گا، مگر ہاں جن لوگوں سے تم نے عہد لیا مسجدِ حرام کے نزدیک، سو جب تک یہ لوگ

الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

تم سے سیدھے رہیں تم بھی ان سے سیدھی طرح رہو، بے شک اللہ پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے (۷)۔

الْمُتَّقِيْنَ ۝۷ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ

کیسے (ان عہد شکنوں کا عہد قابل رعایت رہے گا) جب کہ یہ حال ہے کہ اگر وہ کہیں تم پر غلبہ پا جائیں تو تمہارے بارہ میں

اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ

نہ قرابت کا پاس کریں نہ قول و قرار کا، تمہیں پرچا رہے ہیں (صرف) اپنی زبانی باتوں سے اور اُن کے دل انکار کیے جاتے ہیں

اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا

اور زیادہ تر ان میں کے بدعملے ہی ہیں (۸)۔ انھوں نے آیاتِ الٰہی کے معاوضہ میں بضاعت قلیل کو خرید لیا ہے سو یہ لوگ بڑے

ع ۷

توضیحی ترجمہ

اُن کے عہد کو اُن کی مقررہ مدت تک، بے شک اللہ (بدعہدی سے) احتیاط رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۵) چنانچہ جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو اُن مشرکین کو (جنھوں نے عہد توڑا یا دشمن کی مدد کی) جہاں پاؤ قتل کردو، انھیں گرفتار کرو، اُن کا محاصرہ کرو، اور اُن کی تاک میں ہر موقع پر جا بیٹھو (جہاں اُن کے ملنے کا امکان ہو) ہاں اگر وہ (اس وقت بھی کفر سے اور اپنے سابقہ رویہ سے) توبہ کرلیں اور (اسلام قبول کر کے) نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں (یعنی کم از کم فرائض کی ادائیگی کی یقین دہانی کرائیں) تو تم اُن کا راستہ چھوڑ دو (باطن کا معاملہ خدا کے سپرد کرو اس کی ذمہ داری تمہاری نہیں) یقیناً اللہ بہت بخشنے والا ہے بڑا مہربان ہے۔ (ان کی بڑی سے بڑی غلطی کو بھی اگر توبہ خالص ہوگی تو امید رکھنا چاہیے کہ معاف فرمادے گا)

(۶) اور اگر (ان واجب القتل) مشرکین میں سے کوئی (فوری طور پر کفریات سے توبہ نہ کرے بلکہ پہلے اسلام کے بارے میں واقفیت حاصل کرنا چاہے اور اس کے لئے) آپ سے پناہ مانگے (اور آپ کے پاس آنا چاہے) تو آپ اس کو اس وقت تک پناہ دیں (اور اپنی حفاظت میں رکھیں) جب تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے (جو حقانیت کے دلائل سے معمور ہے) پھر (بھی اگر وہ اسلام قبول نہ کرے تو) اس کو اس کے جائے امن پہونچا دیں (تاکہ وہ اطمینان سے بغیر کسی دباؤ کے اپنی رائے قائم کرے، اور اس کے محفوظ مقام پر پہونچنے تک اس کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے) یہ (حکم) اس لئے ہے کہ یہ لوگ (اسلام اور اس کے اصول وحقائق کے بارے میں صحیح) واقفیت نہیں رکھتے۔

(۷) (ظاہر ہے کہ) کیسے ان (عہد شکن) مشرکین سے اللہ اور رسول کے نزدیک کوئی معاہدہ (باقی) رہ سکتا ہے؟ (یعنی انھوں نے بار بار معاہدہ شکنی کر کے اس کا امکان ہی باقی نہ رکھا) ہاں! جن لوگوں نے تم سے مسجد حرام کے پاس معاہدہ کیا ہے (ان سے امید ہے کہ وہ اس کا احترام کرتے ہوئے اپنے عہد کا پاس رکھیں گے، لہٰذا اس کا پاس رکھیں مگر اس طرح کہ) جب تک وہ آپ کے لئے سیدھے رہیں آپ بھی اُن کے لئے سیدھے رہیں، یقیناً اللہ متقی و پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔

(۸) (مکرر یہ کہ) کیسے؟ (دوسرے مشرکین پر اعتبار کیا جائے جبکہ ان کا حال یہ ہے کہ) اگر کبھی وہ تم پر غالب آجائیں تو تمہارے معاملہ میں نہ کسی رشتہ داری کا خیال کریں نہ کسی معاہدہ کا، وہ اپنی چرب زبانی سے تمہیں راضی کرنا چاہ رہے ہیں، حالانکہ اُن کے دل انکار کر رہے ہیں، اور ان میں سے اکثر لوگ غدار اور بدعہد ہیں۔

(۹) انھوں نے آیاتِ الٰہی کے بدلے (دنیا کی) حقیر قیمت لے لی ہے لہٰذا (اس کے نتیجہ میں خود تو رُکے ہی ہیں دوسروں کو بھی) روکتے ہیں

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩ لَا يَرْقُبُوْنَ

ہوئے ہیں اس کے (یعنی اللہ کے) راستہ سے، بے شک بہت بُرا ہے جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں (۹)۔ کسی مومن

فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝١٠ فَاِنْ

کے باب میں یہ لوگ نہ قرابت کا پاس کریں اور نہ قول وقرار کا، اور یہ لوگ ہی ہیں زیادتی کرنے والے (۱۰)۔ لیکن اگر

تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ؕ

وہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہوجائیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو وہ تمہارے بھائی ہوجائیں گے دین میں، اور

وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝١١ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ

ہم آیتوں کو علم والوں کے لئے تفصیل سے بیان کرتے ہیں (۱۱)۔ اور اگر یہ لوگ اپنی قسموں کو اپنے عہد کے

مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ

بعد توڑ ڈالیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو تم قتال کرو (ان) پیشوایانِ کفر سے کہ (اس صورت میں) ان

اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝١٢ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا

کی قسمیں باقی نہیں رہیں تاکہ یہ لوگ باز آجائیں (۱۲)۔ تم ایسے لوگوں سے قتال کیوں نہیں کرتے جنھوں

نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ

نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول کے جلاوطن کرنے کی ٹھان لی اور اُنھوں نے تمہارے مقابلے میں اول خود ہی

مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٣

ابتداء کی پہل کی، کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اللہ حق دار ہے اس کا کہ اس سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو (۱۳)۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ

ان سے لڑو، اللہ انھیں تمہارے ہاتھ سے سزا دے گا اور انھیں رُسوا کرے گا اور تمہیں ان پر غلبہ دے گا، اور

يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٤ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ

مسلمان لوگوں کے کلیجوں کو ٹھنڈا کرے گا (۱۴)۔ اور ان کے دلوں سے جھنجھلاہٹ کو دور کرے گا، اور اللہ توجس پر

وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٥ اَمْ

چاہے گا رحمت کے ساتھ توجہ کرے گا، اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے (۱۵)۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم

حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ

چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے (ظاہری طور پر) ان لوگوں کو تم میں سے جانا ہی نہیں جنھوں نے جہاد کیا،

توضیحی ترجمہ

اللہ کے راستہ سے، یقیناً جو کچھ یہ کر رہے ہیں بہت ہی بُرا کر رہے ہیں۔

(۱۰) کسی بھی مومن کے سلسلہ میں یہ نہ رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہیں نہ عہد وپیمان کا، یہ تو ہیں ہی حد سے تجاوز کرنے والے۔

(۱۱) اب بھی اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں (یعنی خود تو نماز پڑھیں ہی، ساتھ ہی دوسروں کو اس کی ترغیب بھی دیں) اور زکوٰۃ ادا کریں (یعنی کم از کم اسلامی فرائض کی پابندی کریں) تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں، اور ہم (اپنی) آیات اور احکام کی تفصیل اُن لوگوں کے لئے بیان کر رہے ہیں جو جاننا چاہیں۔

(۱۲) اور اگر یہ لوگ (ایک طرف تو) عہد وپیمان (کریں اور اس پر کاربند رہنے کی قسمیں کھائیں پھر اُس) کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں، اور (مزید یہ کہ) تمہارے دین (اسلام) پر طعنہ زنی کرنے لگیں (یعنی دین کے متعلق ایسی باتیں کہنے لگیں جس سے دین کی توہین اور اہلِ دین کی دل آزاری ہو) تو تم (پہلے) ایسے کفر کے سربراہوں سے جنگ کرو (کیونکہ) ان کا کوئی قول وقسم (عہد وپیمان) باقی نہیں رہا (ہاں! تمہاری ان سے جنگ صرف اس نیت سے ہونی چاہئے) کہ شاید وہ باز آجائیں۔

(۱۳) کیا تم ایسے لوگوں سے نہیں لڑو گے جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا، اور رسول کو (وطن سے) نکالنے کا ارادہ کیا، اور جنھوں نے تم سے (چھیڑ چھاڑ کرنے میں) پہل کی؟ کیا تم اُن سے ڈرتے ہو؟ (اگر ڈرنا ہی ہے) تو (ان کے مقابلہ میں) اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو، اگر تم (واقعی) مومن ہو۔

(۱۴) اُن سے جنگ کرو، تاکہ اللہ تمہارے ہاتھوں اُن کو سزا دلوائے اور اُنھیں رُسوا کرے اور اُن کے خلاف تمہاری مدد کرے اور مومن لوگوں کے دل ٹھنڈے کرے۔

(۱۵) اور اُن (ایمان والوں) کے دل کی کڑھن (جو کافروں کے مظالم کا جواب نہ دے سکنے کی بنا پر ہوتی تھی) دور کردے، اور (توبہ کا دروازہ اب بھی کسی کے لئے بند نہیں ہوا ہے، اگر کوئی اب بھی توبہ کرے گا تو) اللہ جس کی چاہے گا توبہ قبول کرلے گا، (یعنی جس کی توبہ خالص جانے گا اور جس کی توبہ کی قبولیت حکمت کے مطابق ہوگی اس کو قبول کرلے گا) وہ (سب کچھ) جاننے والا ہے اور بڑا حکمت والا ہے۔

(۱۶) (اے نومسلمو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم یوں ہی (بغیر امتحان وآزمائش کے) چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ (کون لوگ ہیں) تم میں سے جو جہاد کرتے ہیں

وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ

اور اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کو گہرا دوست نہ بناؤ، اور اللہ کو خبر ہے اس (سب) کی

وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ

جو تم کرتے رہتے ہو(۱۶)۔ مشرکین اس لائق ہی نہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں

اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ

درآنحالیکہ وہ اپنے اوپر کفر کی گواہی دے رہے ہوں، یہ وہ لوگ ہیں کہ اُن کے (سب)

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّمَا

اعمال اکارت جا چکے اور دوزخ میں ہی (ہمیشہ) پڑے رہیں گے(۱۷)۔ اللہ کی مسجدوں کو

يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ

آباد کرنا تو بس اُن لوگوں کا کام ہے جو ایمان رکھتے ہوں اللہ اور روزِ آخرت پر، اور پابندی

الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ

کرتے ہوں نماز کی اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہوں اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں، ایسے لوگ

اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ

امید ہے کہ راہ یاب ہو جائیں(۱۸)۔ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کے آباد

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ

رکھنے کو (برابر) قرار دے لیا ہے، اس شخص (کے عمل) کے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور یوم

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى

آخرت پر اور اُس نے جہاد بھی اللہ کی راہ میں کیا، یہ لوگ برابر نہیں (ہو سکتے) اللہ کے نزدیک،

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ

اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالم لوگوں کو(۱۹)۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے ہجرت کی

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ

اور اللہ کی راہ میں جہاد اپنے مال اور اپنی جان سے کیا، وہ درجہ میں بہت بڑے ہیں اللہ کے

اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

نزدیک، اور یہی لوگ (پورے) کامیاب ہیں(۲۰)۔ انھیں اُن کا رب خوش خبری سناتا ہے رحمت

توضیحی ترجمہ

اور اللہ، اُس کے رسول اور مؤمنوں کے سوا کسی کو خاص دوست (اور رازدار) نہیں بناتے، اور (دیکھو) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔ (یعنی مؤمن کے لئے ضروری ہے کہ وہ صرف اللہ، اُس کے رسول اور مؤمنین ہی کو اپنا سمجھے، اور اللہ کے لئے ہر طرح کی قربانی کے لئے ہمہ وقت تیار رہے، اور ضرورت پر اس کو ثابت کرے)

(۱۷) (مشرکین مکہ کے پاس اس وقت تک مسجد حرام کی پاسبانی تھی اور وہ اس پر فخر کیا کرتے تھے، اس بابت اپنے کو مسلمانوں سے افضل بتاتے تھے، اللہ نے اُن کی اس باطل خیالی کی تردید فرمائی) مشرکین اس کے اہل نہیں ہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں (یعنی اس کا نظم ونسق اپنے ہاتھ میں رکھیں) درآنحالیکہ وہ اپنے (عقائد) کفر کا اقرار کرتے ہوں (اگر کوئی مشرک ایسا کرتا ہے اور اس عمل کو کارِ خیر سمجھ کر اس پر اجر کی امید رکھتا ہے تو وہ غلط فہمی میں ہے، کیونکہ کفر کی وجہ سے) ان کے تو اعمال ہی غارت ہو جاتے ہیں، اور ان کو تو ہمیشہ دوزخ میں ہی رہنا ہے۔

(۱۸) اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا تو بس اُن کا کام ہے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوں، اور نماز قائم کرتے ہوں، اور زکوٰۃ ادا کرتے ہوں، اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں، تو (ایسے لوگ اگر امید رکھیں تو حق ہے) ان کے متعلق امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے مقصود (نجات وجنت) تک پہونچ جائیں گے۔

(۱۹) کیا تم نے (اے مشرکو!) حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کی آبادکاری (کے عمل) کو اس شخص (کے اعمال) کے برابر سمجھ لیا ہے، جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا ہے اور اُس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے، (سن لو!) اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں ہو سکتے، (یاد رکھو! شرک کرنا اپنے حق میں بہت بڑا ظلم ہے) اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (یعنی اُن کی حق تک رسائی نہیں ہوتی)

(۲۰) جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اُنھوں نے ہجرت کی ہے، اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا ہے وہ اللہ کے نزدیک درجہ میں (ان سے) کہیں بڑے ہیں، اور وہی ہیں (اصل میں) جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

(۲۱) ان کو اُن کا رب خوش خبری سناتا ہے رحمت

مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ

اور رضامندی کی اپنی طرف سے اور (ایسے) باغوں کی کہ اُن کے لئے اُن میں دائمی نعمت ہوگی (۲۱)۔ اُن میں

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

یہ ہمیشہ ہمیش کے لئے رہیں گے، بے شک اللہ ہی کے پاس بڑا اجر ہے (۲)۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا

اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ لوگ کفر سے ایمان کے مقابلہ میں محبت رکھیں،

الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

اور تم میں سے جو کوئی اُنھیں دوست رکھے گا تو ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں (۲۳)۔ آپ کہہ دیجئے

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ

کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ

اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ

مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے بگڑ جانے سے تم ڈر رہے ہو اور وہ گھر جنھیں تم

تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

پسند کرتے ہو (یہ سب) تم کو اللہ اور اُس کے رسول سے اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے

وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ

زیادہ عزیز ہوں تو منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیج دے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو مقصود

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ

تک نہیں پہونچاتا (۲۴)۔ بے شک اللہ نے بہت سے موقعوں پر تمہاری نصرت کی ہے،

مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ

اور حنین کے دن بھی جبکہ تم کو اپنی کثرت (تعداد) پر غرّہ ہو گیا تھا، پھر وہ تمہارے کچھ کام

تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـــًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ

نہ آئی، اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی، پھر تم پیٹھ دے کر بھاگ

وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَ

کھڑے ہوئے (۲۵)۔ اس کے بعد اللہ نے نازل کی اپنی طرف سے اپنے رسول پر اور

اور رضامندی کی اپنی طرف سے، اور (ایسے) باغات کی جن میں اُن کے لئے دائمی نعمتیں ہیں۔

(۲۲) وہ اُن میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، بے شک اللہ ہی ہے جس کے پاس عظمت والا اجر ہے۔

(۲۳) اے ایمان والو! (سنو!) اگر تمہارے باپ بھائی کفر کو ایمان کے مقابلہ میں عزیز رکھیں تو اُن کو اپنا ولی وسرپرست نہ بناؤ، اور جو تم میں سے (ہماری بات نہ مانے گا اور) اُن کو اپنا ولی وسرپرست بنائے گا تو (وہ ظالم ہو گا کیونکہ) ایسے ہی لوگ تو ظالم ہوتے ہیں۔

(۲۴) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے (ان مسلمانوں سے) کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا خاندان، تمہارا وہ مال و دولت جو تم نے کمایا ہے اور وہ کاروبار (جہاد میں جانے سے) جس کے بگڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہے اور (تمہارے) وہ رہائشی مکان جو تمہیں محبوب ہیں (یہ سب چیزیں) اگر تمہیں اللہ و رسول سے اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں، تو انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنا فیصلہ صادر فرمادے، اور (جان لو کہ) اللہ فاسقوں کو (یعنی بے حکمی کرنے والوں کو) ہدایت نہیں دیتا (اور نہ ہی منزلِ مقصود تک پہونچاتا ہے، یعنی اُنھیں ان چیزوں سے مطلوبہ فائدہ اُٹھانے کا بھی موقع نہیں دیتا)

(۲۵) یقیناً اللہ نے بہت سے میدانوں (ومواقع) پر تمہاری مدد کی ہے (جیسے جنگِ بدر میں اور فتح مکہ کے موقع پر، علماء نے ۱۸۰ ایسے مواقع گنوائے ہیں، جن میں اہلِ ایمان نے اللہ کی مدد و نصرت کا تجربہ کیا) اور (بالخصوص غزوۂ) حنین کے دن (کا وہ واقعہ کیسے بھول سکتے ہو) جب کہ تمہیں اپنی کثرت پر ناز ہو گیا تھا، مگر وہ کثرتِ تعداد تمہارے کچھ کام نہ آئی، اور زمین اپنی تمام وسعتوں اور کشادگی کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی، پھر تم (میدانِ جنگ سے) پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

(۲۶) پھر اللہ نے (اس وقت) نازل فرمائی اپنی (طرف سے ایک خاص قسم کی) کیفیتِ سکون واطمینان اپنے رسول (کے قلب مبارک) پر اور

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ

مومنین پر تسلی، اور نازل کئے (ایسے) لشکر جنھیں تم دیکھ نہ سکے، اور (اللہ نے) کافروں کو

كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ

سزا دی، اور یہی کافروں کے لئے بدلہ ہے (۲۶)۔ پھر اس کے بعد اللہ جس کو چاہے توبہ

ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

نصیب کردے، اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۲۷)۔ اے ایمان والو!

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ

مشرکین تو نرے ناپاک ہیں، سو اس سال کے بعد مسجدِ حرام کے پاس نہ آنے پائیں، اور

عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ

اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو سو اللہ تمھیں اگر چاہے گا اپنے فضل سے (ان سے) بے نیاز

فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِينَ

کردے گا، اللہ خوب جاننے والا ہے بڑا حکمت والا ہے (۲۸)۔ اہلِ کتاب میں سے

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ

اُن لوگوں سے لڑو جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ آخرت پر اور نہ اُن چیزوں کو حرام

اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا

سمجھتے ہیں جنھیں اللہ اور اُس کے رسول نے حرام کیا ہے اور نہ سچے دین کو قبول کرتے

الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٢٩﴾

ہیں یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں (اپنے) ہاتھ سے اور اپنے کو زیردست سمجھتے ہوئے (۲۹)۔

ع ۵ ۱۰

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ

اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر ابن اللہ (خدا کے فرزند مجازی) ہیں، اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح ابن اللہ (خدا کے فرزند

ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ

مجازی) ہیں، یہ اُن کا قول ہے (محض) اُن کے منھ سے بک دینے کا، یہ بھی اُن ہی لوگوں کی ریس کرنے لگے جو

كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾ اتَّخَذُوا

ان سے پہلے کافر ہو چکے ہیں، اللہ انھیں غارت کرے، یہ کدھر بہکے جارہے ہیں (۳۰)۔ انھوں نے بنا رکھا ہے

توضیحی ترجمہ

مؤمنین (کے دلوں) پر (جس سے اُن کے دلوں میں اپنی فتح کا یقین قائم ہوگیا اور دشمن کا وقتی رُعب زائل ہوگیا) اور (ساتھ ہی فرشتوں کے) ایسے لشکر اُتارے جنھیں تم دیکھ نہیں سکے، اور کافروں کو (اُن کے ذریعہ) سزا دی (کہ اُنھیں زبردست شکست ہوئی، ۷۰ آدمی اُن کے مارے گئے اور ہزاروں قید ہوئے، اور بہت بڑی مقدار میں مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا) اور یہ کافروں کو (ان کے کیے کا دنیا میں دیا گیا) بدلہ تھا۔

(۲۷) پھر (مسلمانوں کے خلاف ان جنگ کرنے والوں کے لئے توبہ کا دروازہ اب بھی بند نہیں ہوا ہے) اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

(۲۸) اے ایمان والو! (یہ) شرک کرنے والے (اپنے عقائدِ خبیثہ کی وجہ سے) سراپا ناپاک ہیں، (اور ناپاک لوگوں کو ان کے گندے عقائد کے ساتھ حج کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے، لہٰذا) اس سال (۹ھ) کے بعد (بغرضِ حج وطواف یا خدمت وتولیت) مسجدِ حرام کے قریب (بھی) نہ آنے پائیں (اب تک تو مشرکین کو حج کرنے کی ممانعت نہیں تھی، بلکہ اس حرمِ پاک کی تولیت بھی ان کے پاس تھی لیکن اب اسلام آنے کے بعد نہ حج کی اجازت ہوگی اور نہ خدمت وتولیت کی) اور (مسلمانو! اس حکم کے بعد) اگر تم کو (ان مشرکین کے حج میں شریک نہ ہونے کے باعث تجارتی نقصان اور اس کے نتیجہ میں) فقر کا اندیشہ ہو تو (فکر نہ کرو) اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انشاء اللہ تمھیں (ان مشرکین سے) بے نیاز کردے گا، بے شک اللہ کا علم بھی کامل ہے اور حکمت بھی۔

(۲۹) جنگ کرو اُن لوگوں سے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے، جو اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ شئے کو حرام نہیں سمجھتے اور نہ دینِ حق کو (اپنا) دین مانتے ہیں اُن لوگوں میں سے جو اہل کتاب ہیں (یعنی یہود ونصاریٰ جو تعلیماتِ اسلامی کے مطابق پورا پورا ایمان نہیں رکھتے) حتی کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کرنے لگیں اپنی ماتحتی (اور قانونِ اسلامی کی بالادستی) تسلیم کرتے ہوئے۔

(۳۰) (یہود ونصاریٰ کا ایمان تو دیکھو) یہودی تو کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں، اور نصرانی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں (خواہ حقیقی مانتے ہوں یا مجازی) یہ سب اُن کی بکواس ہے (یہ تو) پہلے گزرے کافروں کی جیسی باتیں کرنے لگے ہیں (جیسے وہ ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے) اللہ کی مار ہو اِن پر! کہاں اُلٹے پھرے جارہے ہیں (یعنی اہل کتاب ہوکر کفر کی طرف لوٹے جارہے ہیں)

(۳۱) (ان یہود ونصاریٰ کو دیکھو) انھوں نے بنا رکھا ہے

أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ

اللہ کے ہوتے ہوئے اپنے علماء اور اپنے مشائخ کو (بھی) اپنا پروردگار، اور مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ

مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ

اُنھیں حکم صرف یہ دیا گیا تھا کہ ایک ہی معبودِ (برحق) کی عبادت کریں، کوئی معبود نہیں اُس کے سوا،

سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣١﴾ يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ

وہ اس سے پاک ہے جو یہ (اس کے ساتھ) شریک کرتے رہتے ہیں (۳۱)۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منھ سے

بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٣٢﴾

بجھا دیں، حالانکہ اللہ کو نامنظور ہے (ہرصورت) بجز اس کے کہ اپنے نور کو کمال تک پہونچائے، خواہ کافر (کیسا ہی)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

جز بز ہو کر رہیں (۳۲)۔ وہ (اللہ) وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

وہ سارے (بقیہ) دینوں پر غالب کردے خواہ مشرک (کیسا ہی) جز بز ہوا کریں (۳۳)۔ اے

إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ

ایمان والو! اہلِ کتاب کے اکثر علماء ومشائخ لوگوں کے مال باطل طریقوں پر کھاتے (اُڑاتے) رہتے

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ

ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے رہتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کر کے رکھتے ہیں اور

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم

اُن کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں، آپ اُنھیں ایک دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دیجئے (جو)

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ

اُس روز (واقع ہوگا) جب کہ اس (سونے چاندی) کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اُس سے

بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ

اُن کی پیشانیوں کو اور پہلوؤں کو اور اُن کی پشتوں کو داغا جائے گا، یہی ہے وہ جسے تم اپنے واسطے جمع

فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا

کرتے رہے تھے، سو اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو (۳۵)۔ بے شک مہینوں کا شمار اللہ کے نزدیک

النصف

توضیحی ترجمہ

اللہ کو چھوڑ کر اپنے احبار (علماء) اور راہبوں کو اور مسیح ابن مریم کو خدا (یعنی اُن کو یہ اختیارات دے رکھے ہیں کہ جس چیز کو چاہیں اپنی طرف سے حلال یا حرام قرار دے دیں) حالانکہ اُن کو ایک خدا کے سوا کسی کی عبادت کرنے کا (یا کسی کو خدا بنانے کا) حکم نہیں دیا گیا تھا، اس (اللہ) کے سوا کوئی خدا نہیں، وہ ان کی مشرکانہ باتوں سے بالکل پاک ہے۔

(۳۲) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (دین اسلام) کو اپنے منھ (کی پھونکوں یعنی باتوں) سے بجھا دیں، حالانکہ اللہ کو اپنے نور کی تکمیل کے سوا ہر بات نامنظور ہے، چاہے کافروں کو یہ بات کتنی ہی بُری لگے۔

(۳۳) وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین لے کر بھیجا ہے تاکہ اُسے دوسرے تمام دینوں پر غالب کردے، خواہ مشرکین کو یہ بات کیسی ہی ناپسند ہو۔

(یاد رکھیں! اسلام کا غلبہ باقی ادیان پر معقولیت اور حجت ودلیل کے اعتبار سے ہر زمانہ میں بحمد اللہ نمایاں طور پر رہا ہے، جہاں تک مادی غلبہ کا سوال ہے تو وہ اہلِ اسلام کی اہلیت وصلاحیت کے ساتھ مخصوص ومشروط ہے)

(۳۴) اے ایمان والو! (یہودی) احبار (علماء) اور (عیسائی) راہبوں میں سے بہت سے ایسے ہیں جو لوگوں کا مال ناحق طریقے سے کھاتے ہیں (یعنی رقم لے کر احکام حقہ کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور اُن کی مرضی کے مطابق غلط فتوے دیتے ہیں) اور (اس طرح وہ) روکتے ہیں لوگوں کو اللہ کے (بتائے ہوئے) راستہ سے (پھر اس مال کو جمع کر کے رکھتے ہیں، سن لو!) جو لوگ (بھی) سونے اور چاندی (مراد مال ودولت) کو جمع کر کر کے رکھتے ہیں اور (حرص کی بنا پر) اُس کو اللہ کی راہ میں (یعنی شریعت کے واجب کئے ہوئے مصارف خیر میں) خرچ نہیں کرتے آپ اُن کو ایک دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دیں۔

(۳۵) (عذاب کی قدرے تفصیل بتائیں کہ ایک دن وہ ہوگا) جس دن اس (مال ودولت) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے اُن لوگوں کی پیشانیاں، اور اُن کے پہلو اور اُن کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہی (مال) ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کر کے رکھا تھا، تو (اب) مزہ چکھو اس مال کا جو تم جمع کیا کرتے تھے۔

(۳۶) (جس طرح سے یہود ونصاریٰ کے کچھ علماء ومشائخ مسائل کے سلسلہ میں رقم لے کر ہیر پھیر کر دیا کرتے تھے اسی طرح مشرکینِ عرب قمری مہینوں میں اپنے فائدہ کے لئے گڑبڑ کرتے تھے، اس کی بابت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

بے شک مہینوں کا شمار (جو کہ) اللہ کے نزدیک (معتبر

عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ

بارہ ہی مہینے ہیں کتاب الٰہی میں (اس روز سے) جس روز کہ اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور اُن

اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ

میں سے چار (مہینے) حرمت والے ہیں، یہی دین مستقیم ہے، سوتم ان (مہینوں) کے باب میں اپنے

اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ۭ

اوپر ظلم نہ کرو اور لڑو مشرکوں سے سب سے جیسا کہ وہ لڑتے ہیں تم سب سے، اور جانے رہو کہ اللہ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي

متقیوں کے ساتھ ہے (۳۶)۔ مہینوں کا ہٹا دینا کفر میں اور ترقی کرنا ہے اس سے (عام) کفار گمراہ کئے

الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ

جاتے ہیں، وہ کسی سال حرام مہینے کو حرام کر لیتے ہیں اور کسی سال اُسے حرام سمجھتے ہیں تا کہ ان (مہینوں) کی

عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ زُيِّنَ

جنھیں اللہ نے حرام قرار دیا ہے گنتی پوری کر لیں، پھر اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینہ کو حلال کر لیتے ہیں،

لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

اُن کی بد اعمالیاں اُنھیں اچھی معلوم ہوتی ہیں، اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (۳۷)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اے ایمان والو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین سے لگے

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ

جاتے ہو، کیا تم دنیا کی زندگی پر بہ مقابلہ آخرت کے راضی ہو گئے؟ دنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت

فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا

کے مقابلہ میں بہت ہی قلیل ہے (۳۸)۔ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمھیں ایک دردناک سزا دے گا اور

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ڏ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ

تمہارے بدلہ ایک دوسری قوم پیدا کرے گا اور تم اُسے کچھ بھی نقصان نہ پہونچا سکو گے، اور اللہ ہر

شَـيْــــًٔـا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

شئے پر قادر ہے (۳۹)۔ اگر تم لوگ ان کی (یعنی رسول اللہ کی) مدد نہ کرو گے تو اُن کی مدد تو (خود)

ع ۸

توضیحی ترجمہ

ہیں) کتاب الٰہی (یعنی لوح محفوظ) میں بارہ (قمری) مہینے ہیں (اُسی روز سے) جس روز اُس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) آسمان اور زمین پیدا کئے تھے (اور) ان میں سے چار خاص مہینے حرمت والے ہیں (یاد رکھو!) یہی ہے دین مستقیم (اس پر عمل واجب ہے) لہٰذا تم ان (مہینوں) کے بارے میں اپنے آپ پر ظلم مت کرو (یعنی خود سے ان مہینوں میں جنگ نہ کرو) اور (اگر وہ ان مہینوں میں لڑیں تو) تم سب مل کر مشرکوں سے اُسی طرح لڑو جس طرح وہ اکٹھا ہو کر تم سے لڑتے ہیں، اور یقین رکھو اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔ (لہٰذا تقویٰ اور پرہیزگاری کا دامن کبھی نہ چھوڑو)

(۳۷) بلاشبہ نَسِی (یعنی مہینوں کو آگے پیچھے کرنا) کفر (یعنی کافرانہ دستور) میں ایک مزید اضافہ ہے، جس کے ذریعہ کافروں کو گمراہ کیا جاتا ہے، کہ وہ حلال کر لیتے ہیں (نسی کو یا مہینہ کو) ایک سال، اور حرمت والا قرار دے لیتے ہیں دوسرے سال، تا کہ اللہ نے جو مہینے حرام کئے ہیں اُن کی بس گنتی پوری کر لیں، اور (اس طرح) اللہ نے جو بات حرام قرار دی تھی اُس کو حلال کر لیں، اُن کی بد عملی اُن کی نگاہ میں خوشنما بنا دی گئی ہے (اس لئے اُن کو اپنا یہ عمل درست معلوم ہوتا ہے) اور (بات یہ ہے کہ) اللہ کفر اختیار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

(۳۸) (اشارہ ہے غزوۂ تبوک (۹ھ) کی جانب، جب رومی مسیحی سلطنت کی فوجوں کے شام اور عرب کی سرحدوں خصوصاً مقام تبوک پر حملہ کے ارادہ سے جمع ہونے کی اطلاع پر حضور (ﷺ) نے خود پیش قدمی کا فیصلہ فرمایا آپ کی پکار پر تیس ہزار کی جمعیت آپ کے ہمراہ ہوئی، لیکن کئی اعتبار سے یہ سب کے لئے بڑا مشکل امتحان تھا، مقابلہ دنیا کی سب سے بڑی اور باضابطہ قواعد داں شاہی فوج سے تھا، جو اس دور کے بہترین اسلحہ اور سامانِ جنگ سے لیس تھی، اس کے مقابلہ میں مسلم فوج بالکل بے سروسامان، موسم انتہائی سخت گرم، کھجور کی فصل تیار، جس پر اہلِ مدینہ کی معیشت کا دارومدار تھا، آٹھ سو میل لمبا سفر، سواری کا انتظام نہیں، وغیرہ وغیرہ۔ اس سب کا نتیجہ یہ ہوا کہ منافقین بہانہ بنا کر ساتھ نہیں گئے، کچھ صحابہ بھی تردد میں پڑ گئے، پھر اس پر قابو پا کر شریک لشکر ہوئے لیکن چند آخر تک فیصلہ نہ کر سکے اور رہ گئے، آنے والی آیات میں ان سب قسم کے لوگوں کا تذکرہ اور ان کے طرزِ عمل پر تبصرہ فرمایا گیا ہے)

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے راستہ میں (جہاد کے لئے) کوچ کرو تو تم بوجھل ہو کر زمین سے لگے جاتے ہو (جیسے تمہارے پاؤں من من بھر کے ہو گئے ہوں) کیا تم نے آخرت کے عوض دنیوی زندگی پر قناعت کر لی ہے؟ (سنو!) دنیا کی زندگی کا متع آخرت کے مقابلہ نہ کے برابر ہے۔

(۳۹) اگر تم (پکار پر) نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا (یعنی ہلاک کر دے گا) اور تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا، اور تم اُس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے اور (یاد رہے) اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

(۴۰) اگر تم لوگ اُن (اللہ کے رسول ﷺ) کی مدد نہ کرو گے، تو (سن لو!) اُن کی مدد کر چکا ہے (پہلے بھی)

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

اللہ کر چکا ہے، جب کہ اُن کو کافروں نے (وطن سے) نکال دیا تھا، جب کہ دو میں سے ایک وہ تھے، جب کہ دونوں

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

غار میں (موجود) تھے، جب کہ وہ اپنے رفیق سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو، بے شک اللہ ہم لوگوں کے ساتھ ہے، سو

سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ

اللہ نے اپنی تسلی ان (رسول) کے اوپر نازل کی اور ان کی تائید ایسے لشکروں سے کی جنھیں تم لوگوں نے نہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۗ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

دیکھا، اور اللہ نے کافروں کی بات نیچی کر دی، اور اللہ ہی کی بات اونچی رہی، اور اللہ بڑا زبردست ہے بڑا

حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ

حکمت والا ہے (۴۰)۔ نکل پڑو ہلکے اور بوجھل اور جہاد کرو اپنے مال سے اور اپنی جان سے اللہ کی راہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ

میں، یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم علم رکھتے ہو (۴۱)۔ اگر کچھ مال لگے ہاتھ مل جانے والا ہوتا اور

عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ

سفر بھی معمولی ہوتا تو یہ لوگ ضرور آپ کے ساتھ ہو لیتے لیکن اُنھیں مسافت ہی دور دراز معلوم ہوئی

عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۗ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

اور یہ لوگ عنقریب اللہ کی قسم کھا جائیں گے کہ اگر ہم سے ہو سکتا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلتے، یہ

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾

لوگ اپنی ہی جانوں کو ہلاک کر رہے ہیں، حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں (۴۲)۔

ع ۶ / ۱۲

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ

اللہ نے آپ کو معاف کر دیا (لیکن) آپ نے اُن کو اجازت کیوں دے دی تھی جب تک آپ پر

صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

سچے لوگ ظاہر نہ ہو جاتے اور آپ جھوٹوں کو جان نہ لیتے (۴۳)۔ جو لوگ اللہ اور روزِ آخرت پر

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ

ایمان رکھتے ہیں وہ (کبھی) آپ سے اجازت نہ مانگیں گے کہ اپنے مال و جان سے جہاد نہ کریں،

توضیحی ترجمہ

اللہ، جب کہ انھیں کافروں نے جلاوطن (ہونے یعنی ہجرت کرنے پر مجبور) کر دیا تھا (اور وہ) دو میں کے دوسرے تھے (یعنی تعداد میں صرف دو تھے) جب وہ دونوں غار میں (چھپے ہوئے) تھے، اور وہ اپنے ساتھی (ابوبکرؓ) سے (تسلی کے یہ الفاظ) کہہ رہے تھے "غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے" تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت (دو طریقوں سے اُن کی مدد فرمائی تھی، ایک تو یہ کہ) اُن پر اپنی خاص سکینت نازل فرمائی اور (دوسرے یہ کہ) اُن کی (فرشتوں کے) ایسے لشکروں سے مدد فرمائی جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے، اور کافر لوگوں کی بات کو نیچا کر دکھایا اور بلند و عزیز تو اللہ ہی کا کلمہ ہے، اور اللہ غالب بھی ہے اور حکمت والا بھی۔

(۴۱) (تو چلو) نکلو (جہاد کے لئے، خواہ) ہلکے ہو یا بوجھل (یعنی خواہ تھوڑے سامان سے ہو اور خواہ زیادہ سامان سے) اور اپنے مال و جان سے اللہ کے راستے میں جہاد کرو، یہی تمہارے حق میں (دنیوی اور اخروی ہر حیثیت سے) بہتر ہے کاش تم جان لو۔

(۴۲) اگر مالِ (غنیمت) کہیں قریب ملنے والا ہوتا، اور سفر (اتنا طویل اور پُر مشقت نہ ہوتا بلکہ) ہلکا و درمیانہ ہوتا تو (یہ منافق لوگ) ضرور آپ کے پیچھے ہو لیتے، لیکن یہ کٹھن فاصلہ اُن کے لئے بہت دور پڑ گیا (لہٰذا جہاد پر جانے سے کنی کاٹ گئے) اور اب یہ (بہانے بنائیں گے اور) اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ (ہم معذور تھے) اگر ہم میں استطاعت ہوتی تو ہم ضرور آپ کے ساتھ نکلتے (اور انھوں نے ایسا ہی کیا، یقیناً ایسا کر کے) یہ اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں، کیونکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

(۴۳) (اے پیغمبرؐ!) اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف (تو) فرما دیا (لیکن) آپ نے اُن کو (جہاد میں شریک نہ ہونے کی ایسی جلدی) اجازت کیوں دے دی؟ (آپ تحقیق کر لیتے تو بہتر تھا) حتیٰ کہ سچے لوگ ظاہر ہو جاتے (یعنی پتہ چل جاتا کہ واقعی حقیقی معذور کون ہے) اور جھوٹوں کی بابت آپ کو پتہ چل جاتا۔ (اور یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی کہ نافرمان کون لوگ ہیں)

(۴۴) جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ اپنے مال و جان سے جہاد کرنے کے بارے میں آپ سے رخصت نہیں طلب کریں گے (ان کو اس کے اجرِ عظیم کا ایسا یقین ہے کہ وہ حکم کے ساتھ ہی دوڑ پڑیں گے، اور یہ متقی ہیں)

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور اللہ پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے (۴۴)۔ آپ سے اجازت تو وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ

روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اُن کے دل شک میں گرفتار ہیں، سو اپنے شک میں پڑے ہوئے

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ

حیران ہیں (۴۵)۔ اور اگر ان لوگوں نے چلنے کا ارادہ کیا ہوتا تو اس کا کچھ سامان تو کرتے، لیکن اللہ نے اُن

كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

کے جانے کو پسند ہی نہ کیا اس لئے اُنھیں جما رہنے دیا، اور کہہ دیا گیا بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو (۴۶)۔ اگر

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَا۟اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

یہ لوگ تمہارے شامل ہو کر چلتے تو تمہارے درمیان فساد ہی بڑھاتے، یعنی تمہارے درمیان فتنہ پردازی کی فکر میں

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

دوڑے دوڑے پھرتے، اور تمہارے درمیان اُن کے جاسوس (اب بھی) موجود ہیں، اور اللہ ظالموں سے خوب

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ

واقف ہے (۴۷)۔ یہ تو پہلے ہی فتنہ پردازی کی فکر میں لگ چکے ہیں اور آپ کے لئے کارروائیوں کی اُلٹ پھیر

حَتّٰى جَاۗءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ

کرتے رہے یہاں تک کہ سچا وعدہ آ گیا اور اللہ کا حکم غالب آ کر رہا اور اُن کو ناگوار گزرتا رہا (۴۸)۔ اور ان میں کوئی کوئی

مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۭ وَ

ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے رخصت دے دیجئے، اور مجھے خرابی میں نہ ڈالئے، خوب سُن لو کہ خرابی میں تو یہ پڑ ہی چکے ہیں،

اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ

اور بیشک دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (۴۹)۔ اگر آپ کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے تو یہ انھیں غمگین کر دیتی ہے

وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ

اور اگر آپ پر کوئی حادثہ آ پڑتا ہے تو یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہم نے تو (اسی لئے) پہلے سے اپنا امر (احتیاط) اختیار کر لیا تھا اور

وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ

خوش خوش منہ موڑے ہوئے چلے جاتے ہیں (۵۰)۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہم پر کچھ بھی پیش نہیں آ سکتا مگر وہی جو اللہ نے لکھ دیا ہے

توضیحی ترجمہ

اور اللہ متقی لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ (وہ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے گا)

(۴۵) (جہاد پر نہ جانے اور گھر پر رہ جانے کی) اجازت تو وہی لوگ طلب کرتے ہیں جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور (بات یہ ہے کہ) ان (منافقین) کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنے شک کی وجہ سے ڈانواڈول ہیں۔

(۴۶) اگر ان لوگوں کا (جہاد کے لئے) نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اس کے لئے (کچھ نہ کچھ) تیاری تو کرتے، لیکن (اصل میں اُن کی شرارتیں اور حرکتیں دیکھتے ہوئے) اللہ کو اُن کا اُٹھنا پسند ہی نہیں تھا اس لئے اُنھیں روک دیا گیا، اور اُن سے کہہ دیا گیا کہ تم (بھی) بیٹھنے والوں (یعنی عورتوں، بچوں اور حقیقی معذوروں) کے ساتھ بیٹھے رہو۔ (یعنی اُن کی بابت تحقیق تو اس لئے کی جانی چاہئے تھی تاکہ اُن کی حقیقت کھل کر سامنے آ جائے ورنہ اللہ کی خود منشا یہی تھی کہ وہ شریکِ جہاد نہ ہوں)

(۴۷) اگر یہ لوگ تم (مسلمانوں) میں شامل ہو کر نکلتے تو یہ تم میں (لگائی بجھائی کر کے) آپس میں فساد و تفرقہ کو ہی بڑھا دیتے، اور فتنہ پردازی کی فکر میں تمہارے درمیان سرگرداں رہتے، اور تمہارے بیچ ایسے لوگ (اب بھی) موجود ہیں جو اُن کی باتیں سنتے ہیں (خواہ وہ جاسوس ہوں یا سادہ لوح یا اُن سے متاثر، وہ اُن کی باتیں سن کر گڑبڑ کر سکتے تھے) اور اللہ ان ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

(۴۸) یہ لوگ پہلے ہی سے فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور تمہارے معاملات میں اُلٹ پھیر کرتے رہے ہیں (مثلاً بدر اور احد کی جنگوں کے موقعوں پر شروع میں شریک ہوئے پھر ہٹ گئے) حتیٰ کہ حق آ پہونچا (یعنی مکہ فتح ہو گیا) اور اللہ کا حکم غالب آ گیا (یعنی اکثر عرب مسلمان ہو گئے) اور یہ کڑھتے رہ گئے۔

(۴۹) ان میں سے کوئی (اپنے جبن و کفر پر پرہیزگاری کا پردہ ڈال کر) کہتا ہے کہ مجھے (رُکنے کی) اجازت دے دیجئے اور مجھے (سفر میں لے جا کر) فتنہ میں نہ ڈالئے، اچھی طرح سن لو! (اور ان کو بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی اور آپ کی شریعت سے کفر کر کے) وہ فتنہ میں تو پڑ ہی چکے ہیں اور یقین رکھو جہنم سارے کافروں کو گھیرے میں لینے والی ہے۔ (جس سے فرار کا راستہ اُن کے لئے نہیں ہوگا)

(۵۰) (ان منافقین کا حال یہ ہے کہ) اگر آپ کو (جہاد میں) کوئی خیر (یا کامیابی) ملتی ہے تو وہ انھیں غمزدہ کر دیتی ہے، اور اگر آپ کو کوئی پریشانی یا مصیبت پہونچتی ہے تو کہتے ہیں کہ "ہم نے تو پہلے ہی سے (اس بابت) اپنا (محتاط) معاملہ اختیار کر لیا تھا" اور منہ گھما کر خوش خوش چلے جاتے ہیں۔

(۵۱) آپ کہہ دیجئے کہ ہم کو نہیں پہونچ سکتا کچھ بھی (یعنی خوشی یا پریشانی) مگر وہی جو لکھ دیا ہے اللہ نے

لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ

ہمارے لئے، وہ ہمارا مالک ہے، اور اللہ ہی کا سہارا تو اہلِ ایمان کو رکھنا چاہئے (۵۱)۔ آپ یہ بھی کہہ دیجئے کہ تم

تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ

ہمارے حق میں دو بھلائیوں ہی میں سے ایک (بھلائی) کے منتظر رہتے ہو، درآنحالیکہ ہم تمہارے حق میں انتظار اس

اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ڮ فَتَرَبَّصُوْٓا

کا کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تم پر کوئی عذاب واقع کرے گا اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں سے، سو تم انتظار کرو، ہم

اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ

بھی تمہارے ساتھ (اپنے طور پر) منتظر ہیں (۵۲)۔ آپ کہہ دیجئے کہ تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے، تم

مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ

سے کسی طرح نہ قبول کیا جائے گا، کیوں کہ تم نافرمان لوگ ہو (۵۳)۔ اور اس سے کہ ان کے چندے قبول

مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ

کئے جائیں کوئی امر مانع نہیں بجز اس کے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے، اور

الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾

یہ لوگ نماز نہیں پڑھتے مگر ہارے جی کے ساتھ، اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری کے ساتھ (۵۴)۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

سو اُن کے مال اور اُن کی اولاد آپ کو حیرت میں نہ ڈالیں، اللہ کو تو بس یہ منظور ہے کہ ان ہی (نعمتوں) کے

لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ

ذریعہ سے انھیں دنیا کی زندگی میں بھی عذاب دیتا رہے، اور اُن کی جانیں ایسی حالت میں نکالی جائیں کہ وہ

كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ

کافر ہوں (۵۵)۔ یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں، حالانکہ وہ تم میں سے نہیں،

وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ

لیکن (ہے یہ کہ) وہ بزدلے لوگ ہیں (۵۶)۔ یہ اگر کوئی سی بھی پناہ کی جگہ پاتے یا کوئی غار، یا کوئی

اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

(اور) جگہ گھس بیٹھنے کی، تو یہ ضرور منہ اُٹھا کر اُدھر چل پڑتے (۵۷)۔ اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو

(یعنی مقدر کر دیا ہے) ہمارے لئے، وہ ہمارا مولیٰ اور کارساز ہے، اور اللہ ہی پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہئے۔ (اس لئے ہم اُسی پر بھروسہ رکھتے ہیں)

(۵۲) آپ کہہ دیجئے کہ (اے منافقین) تم ہمارے لئے جس چیز کے منتظر رہتے ہو، وہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ (آخرکار) دو بھلائیوں میں سے ایک (موت یا فتح) ہمیں ملے، اور ہمیں تمہارے بارے میں انتظار اس کا ہے کہ اللہ تمہیں اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں سزا دے، بس اب انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ ساتھ انتظار کرتے ہیں (دیکھو نتیجہ کیا نکلتا ہے)

(۵۳) آپ کہہ دیجئے کہ (اب خواہ) تم اپنی خوشی سے خرچ کرو (یعنی جہاد کے لئے چندہ دو) یا بے دلی سے (صرف دکھانے کے لئے) تم سے (یہ) قبول نہیں کیا جائے گا، کیونکہ تم نافرمان لوگ ہو (اور یہ نافرمانی ایمان نہ ہونے کی علامت ہے، جو تمہاری مالی اعانت کی مقبولیت سے مانع ہے)

(۵۴) ان کے (اللہ کی راہ میں) خرچ (یا چندے) کے مقبول نہ ہونے کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ انھوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کا معاملہ کیا ہے، (اور یہ ان کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے، جیسے) یہ نماز میں آتے ہیں تو کسمساتے ہوئے، اور (کسی نیکی کے کام میں) خرچ کرتے ہیں تو بے دلی سے (بلکہ ناگواری کے ساتھ اور دل پر جبر کر کے)

(۵۵) آپ کو ان (غیر مقبولین، کافر ہوں یا منافق) کے (پاس) مال و اولاد (کی فراوانی) تعجب یا حیرت میں نہ ڈالے (بات یہ ہے کہ) اللہ چاہتا ہے کہ ان ہی چیزوں سے ان کو دنیا میں عذاب دے، اور ان کی جان بھی کفر کی حالت میں ہی نکلے۔ (مال اور اولاد کی فکر میں آج کل لوگ جن کے پاس ایمان نہیں یا کمزور ایمان ہے جتنے پریشان ہیں وہ عذاب ہی تو ہے)

(۵۶) اور یہ (منافق لوگ) قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تم ہی میں کے ہیں (یعنی مسلمان ہیں) حالانکہ وہ تم میں کے نہیں، بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ ڈرپوک اور بزدل لوگ ہیں۔ (ڈر اور بزدلی کی وجہ سے اپنا کفر ظاہر نہیں کرتے اور اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں)

(۵۷) (وہ تو ان کے پاس کوئی چھپنے کی جگہ نہیں ہے ورنہ) اگر انھیں کوئی پناہ گاہ مل جاتی، یا کسی قسم کے غار مل جاتے، یا گھس بیٹھنے کی کوئی اور جگہ مل جاتی تو (بے لگام) بھاگ کر اُسی کا رُخ کرتے۔ (اور اظہارِ اسلام کی کوئی ضرورت نہ محسوس کرتے)

(۵۸) اور ان ہی (منافقین) میں وہ بھی ہیں جو

يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ

آپ پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں، لیکن اگر اُنھیں اس میں سے کچھ مل جاتا تو راضی ہو جاتے،

يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتٰهُمُ

اور اگر اُنھیں اس میں سے نہیں ملتا تو بس ناراض ہو جاتے ہیں (۵۸)۔ کاش یہ اس پر راضی رہتے جو اُنھیں

اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ۙ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِن فَضْلِهِ

اللہ اور اس کے رسول نے دیا تھا، اور کہتے کہ ہم کو اللہ کافی ہے، اللہ ہم کو اپنے فضل سے اور اس کے رسول (بھی اور)

وَرَسُولُهُ ۙ إِنَّا إِلَى اللّٰهِ رٰغِبُونَ ﴿٥٩﴾ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ

دے دیں گے، ہم تو اللہ ہی سے لو لگائے ہیں (۵۹)۔ صدقات (واجبہ) تو صرف غریبوں کا اور محتاجوں کا اور

وَالْمَسٰكِينِ وَالْعٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

کارکنوں کا حق ہے اور جو کارکن ان پر مقرر ہیں اور نیز اُن کا جن کی دلجوئی منظور ہے، اور (صدقات کو صرف کیا جائے)

وَالْغٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ

گردنوں (کے چھڑانے) میں اور قرض داروں میں، اور اللہ کی راہ میں، اور مسافروں (کی امداد) میں، (سب) فرض

اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَ

ہے اللہ کی طرف سے، اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے (۶۰)۔ اور ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبی کو ایذا

يَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ

دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص نرا کان ہے، آپ کہہ دیجئے کہ وہ نرے کان تمھارے بھلے کو ہیں اللہ پر ایمان رکھتے

لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ

ہیں اور مومنین کا یقین رکھتے ہیں اور اُن پر مہربانی کرتے ہیں جو تم میں سے ایمان کا اظہار کرتے ہیں، اور جو لوگ

رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ

رسول اللہ کو ایذا پہونچاتے ہیں اُن کے لئے دردناک عذاب ہے (۶۱)۔ یہ لوگ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں

لِيُرْضُوكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا

کھاتے ہیں کہ تم کو خوش کریں، حالانکہ اللہ اور اُس کے رسول زیادہ مستحق ہیں کہ (یہ لوگ) اُن کو راضی کریں، اگر

مُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ

(واقعی) یہ لوگ ایمان والے ہیں (۶۲)۔ کیا اُنھیں معلوم نہیں کہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا سو

توضیحی ترجمہ

(پستی کے اس حال میں ہیں کہ) صدقات (کی تقسیم) کے بارے میں آپ پر طعنہ زنی (اور الزام تراشی) کرتے ہیں، اگر اُن کو مل جائے (ان صدقات میں سے ان کی مرضی کے مطابق) تو راضی ہو جاتے ہیں اگر اُنھیں اس میں سے نہ دیا جائے تو ذرا سی دیر میں ناراض ہو جاتے ہیں۔

(۵۹) اور اُن کے لئے بہتر ہوتا اگر وہ اُس پر راضی رہتے جو اللہ نے اور اُس کے رسول نے اُن کو دیا تھا، اور کہتے کہ "اللہ ہمارے لئے کافی ہے، اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اُس کے رسول (انشاء اللہ) آئندہ مزید نوازیں گے، ہم تو اللہ ہی سے لو لگائے ہوئے ہیں"۔

(۶۰) (چونکہ تقسیم صدقات کے سلسلہ میں حضور (ﷺ) پر طعن واعتراض کیا گیا اس لئے اس آیت میں بتایا جا رہا ہے کہ صدقات واجبہ (یعنی زکوٰۃ) کی تقسیم کے مصارف خود اللہ عزوجل کے مقرر کردہ ہیں، جو آٹھ ہیں، اُسی کے مطابق اللہ کے رسول تقسیم فرماتے ہیں، اور وہ درج ذیل ہیں)

بے شک صدقات (یعنی زکوٰۃ) صرف فقراء، مساکین، اور اس کی رقم وصول کرنے والوں، اور جن کی دلداری مقصود ہو، اور غلاموں کو آزاد کرانے، اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے، اور اللہ کی راہ اور مسافروں کی مد (میں خرچ کرنے) کے لئے ہیں، یہ فرض (اور طے کردہ) ہے اللہ کی طرف سے (کسی کو اس میں تبدیلی کا حق نہیں) اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۶۱) اور ان (منافقین) میں وہ لوگ بھی ہیں جو نبیؐ کو دکھ پہونچاتے ہیں، اور (اُن کے بارے میں) کہتے ہیں کہ "وہ تو سراپا کان ہیں" (یعنی کان کے کچے ہیں، ہر ایک کی بات سُن لیتے ہیں) آپ کہہ دیجئے کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) "(وہ) کان (ضرور) ہیں (یعنی سب کی باتیں سُن لیتے ہیں مگر اُن کی یہ عادت ہے) تمہاری ہی بھلائی کے لئے، (حقیقتاً تو) وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں (یعنی اس کی بھیجی وحی پر یقین رکھتے ہیں) اور ایمان والوں کی بات کا یقین کرتے ہیں، اور تم میں سے جو (ظاہری طور) پر ایمان لے آئے ہیں اُن کے لئے وہ رحمت (کا معاملہ کرنے والے) ہیں، اور جو لوگ اللہ کے رسولؐ کو دکھ پہونچاتے ہیں اُن کے لئے المناک عذاب (تیار) ہے۔

(۶۲) (اے مسلمانو! یہ (منافقین) تمہارے سامنے اپنے ایمان لانے کی بابت) اللہ کی قسم تک کھا لیتے ہیں تا کہ تم کو راضی کریں، حالانکہ اللہ اور اس کے رسولؐ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ اُن کو راضی کرتے، اگر یہ (واقعی) مومن ہیں۔ (تو انھیں اس کی کوشش کرنی چاہئے تھی)

(۶۳) کیا یہ نہیں جانتے کہ جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے گا (جیسا کہ یہ لوگ کر رہے ہیں) تو (یہ بات طے ہے کہ)

لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾ يَحْذَرُ

اُس کے لئے دوزخ کی آگ ہے اس میں وہ (ہمیشہ) پڑا رہے گا، اور یہ بڑی ہی رسوائی ہے (۶۳)۔ منافقین

الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ

اندیشہ کرتے رہتے ہیں کہ کہیں مومنین پر ایسی سورت نازل نہ ہوجائے جو اُن کو منافقین کے مافی الضمیر کی خبر دیدے،

قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾

آپ کہہ دیجئے تم استہزاء کئے جاؤ، یقیناً اللہ اُسے ظاہر کر کے رہے گا جس کی بابت تم اندیشہ کرتے رہتے ہو (۶۴)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ

اور اگر آپ اُن سے سوال کیجئے تو کہہ دیں گے کہ ہم تو محض مشغلہ اور دل لگی کر رہے تھے، آپ کہہ دیجئے کہ

اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ

اچھا تو تم استہزاء کر رہے تھے، اللہ اور اُس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ (۶۵)۔ (اب) بہانے نہ

كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ

بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے اظہارِ ایمان کے بعد، اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف بھی کر دیں

نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ ع اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ

تو ایک گروہ کو تو سزا دیں ہی گے، اس لئے کہ وہ مجرم رہے ہیں (۶۶)۔ منافق مرد اور منافق

الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ

عورتیں (سب) ایک ہی طرح کے ہیں، بُری بات کا حکم دیتے رہتے ہیں اور اچھی بات سے

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ

روکتے رہتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں، اُنھوں نے اللہ کو بھلا دیا سو اُس نے اُنھیں

فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ

بھلا دیا، بے شک منافقین بڑے ہی نافرمان ہیں (۶۷)۔ اللہ نے عہد کر رکھا ہے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ

اور منافق عورتوں سے اور کافروں (سب) سے دوزخ کی آگ کا، اس میں وہ (ہمیشہ) پڑے رہیں گے، وہی اُن

وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

کے لئے کافی ہے، اور اللہ اُن پر لعنت کرے گا اور اُن کے لئے عذابِ دائم ہے (۶۸)۔ اُن لوگوں کی سی ہے

اُس کے لئے دوزخ کی آگ ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، یہ ہے (اصل میں) بڑی رُسوائی۔ (یعنی جس رُسوائی سے بچنے کے لئے نفاق اختیار کیا ہے یہ اُس سے بہت بڑی رُسوائی ہے)

(۶۴) منافقین اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں کوئی ایسی سورت نہ نازل کردی جائے جو ان (مسلمانوں) کو ان کے دلوں کی بات بتلادے، آپ فرمادیجئے کہ "تم مذاق اُڑاتے رہو (اور حضورؐ کی سب کی سننے کی عادت پر امید باندھے رہو) اللہ اُسی کو ظاہر کرنے والا ہے، جس کا تمہیں اندیشہ رہتا ہے۔

(۶۵) اور اگر (تمہیں اُن کے کسی قول کا پتہ لگے اور) تم اُن سے (اس بابت) معلوم کرو تو وہ یہی کہیں گے کہ "ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے" آپ ذرا (ان سے) پوچھئے کہ "کیا (تمہاری اتنی جرأت ہوگئی کہ) تم اللہ اور اُس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ہنسی مذاق اور دلگی کرتے ہو؟۔

(۶۶) بہانے نہ بناؤ! تم ایمان کا اظہار کرنے کے بعد کفر کے مرتکب ہو چکے ہو، اگر ہم تم میں سے ایک (یعنی معافی مانگنے والے) گروہ کو معافی دے بھی دیں تو دوسرے گروہ (جس کو آخر وقت تک توبہ کی توفیق نصیب نہ ہوگی) کو تو ضرور بالضرور سزا دیں گے، کیونکہ وہ تو مجرم ہی ٹھہرے۔

(۶۷) (سنو!) منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک ہی طرح کے ہیں، (ان میں کوئی تفریق نہیں، ان میں یہ برائیاں کوٹ کوٹ کر بھری ہیں) وہ برائی کی تلقین کرتے ہیں، بھلائی سے روکتے ہیں، اور اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں (یعنی بخیل و کنجوس ہوتے ہیں، جہاں خرچ کرنا چاہئے وہاں خرچ نہیں کرتے) انھوں نے اللہ کو بھلا دیا ہے تو اللہ نے بھی اُن کو بھلا دیا ہے (یعنی اپنی رحمتِ خاصہ اُن پر سے ہٹالی ہے) اس میں شک نہیں کہ یہ منافق بڑے نافرمان ہوتے ہیں۔

(۶۸) اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور (علانیہ) کفر کرنے والوں کے بارے میں دوزخ کا وعدہ کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہی اُن کے لئے مناسب (سزا) ہے، اور اُن کو اللہ نے اپنی رحمت سے (مستقلاً) دور کردیا ہے، اور اُن کے لئے دائمی (اور اٹل) عذاب ہے۔

(۶۹) (اے منافقو! سُن لو) تمہاری حالت تو (بالکل) ان لوگوں کی سی ہے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں،

كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا

(تمہاری حالت) جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں، وہ شدتِ قوت میں اور مال واولاد کی کثرت میں تم سے بڑھے ہوئے

بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ

تھے، سو اُنھوں نے اپنے (دنیوی) حصہ سے فائدہ اُٹھایا اور تم نے بھی اپنے (دنیوی) حصہ سے فائدہ اُٹھایا جیسا

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

کہ اُن لوگوں نے اپنے (دنیوی) حصہ سے فائدہ اُٹھایا جو تم سے قبل ہو چکے ہیں، اور تم لوگ بھی گھسے جیسا کہ وہ

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

لوگ گھسے تھے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا وآخرت میں ضائع ہو کر رہے، اور یہی لوگ بڑے ٹوٹے میں

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ

پڑجانے والے ہیں (۶۹)۔ کیا انھیں اُن لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جو اُن سے قبل ہو چکے ہیں

وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڏ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ

(مثلاً) قوم نوح اور عاد اور ثمود کی، اور قوم ابراہیم واہلِ مدین کی اور اُلٹی ہوئی بستیوں کی،

وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

اُن کے پاس اُن کے پیغمبر کھلے ہوئے نشانات لے کر آئے، سو اللہ تو اُن پر (کوئی) ظلم

لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

کرنے والا تھا نہیں، البتہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے (۷۰)۔ اور ایمان والے

وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

اور ایمان والیاں ایک دوسرے کے (دینی) رفیق ہیں، نیک باتوں کا (آپس میں) حکم دیتے ہیں اور

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ

بُری باتوں سے روکتے ہیں رہتے اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں، اور اللہ اور اُس کے

الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ

رسول کی اطاعت کرتے ہیں، وہ لوگ ہیں کہ اللہ اُن پر ضرور رحمت کرے گا، بے شک اللہ بڑا اختیار

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

والا ہے بڑا حکمت والا ہے (۷۱)۔ اللہ نے ایمان والوں اور ایمان والیوں سے وعدہ کر رکھا ہے

نصف الحزب

توضیحی ترجمہ

وہ طاقت میں تم سے (کہیں) زیادہ مضبوط تھے اور مال واولاد (بھی) تم سے زیادہ رکھتے تھے، انھوں نے اپنے حصہ کے بقدر (دنیوی لذتوں سے) فائدہ اُٹھالیا (اور انجام کا خیال نہ کیا) اب تم نے (بھی آخری انجام سے غافل ہو کر) اپنے حصہ کے مطابق (اسی طرح) فائدہ اُٹھایا ہے جیسے تم سے پہلے کے لوگ فائدہ اُٹھا گئے اور تم لوگ بھی (بیہودہ باتوں میں) پڑ گئے جیسے وہ پڑے تھے، (تو سنو! تم جن کے نقش قدم پر چل رہے ہو) یہ وہ لوگ تھے جن کے اعمال دنیا وآخرت میں غارت ہو گئے، اور (حقیقت میں) یہ (پوری طرح) گھاٹے میں رہے۔ (خواہ تمہیں ان کی ظاہری شان وشوکت دیکھ کر ان کی کامیابی کا گمان ہو رہا ہو، لہٰذا سوچ لو کہ جب وہ قدیم قومیں جو تم سے طاقت اور جاہ وشان وشوکت میں تم سے بڑھ کر تھیں حبطِ اعمال اور سخت سزاؤں سے نہ بچ سکیں تو تم کیسے بچو گے)

(۷۰) کیا اِن (منافقین) کو اپنے سے پہلے لوگوں کی خبریں نہیں پہونچیں، (مثلاً) قومِ نوح اور عاد اور ثمود اور قومِ ابراہیم اور اہلِ مدین (مراد قوم شعیبؑ) اور اہلِ موتفکات (مراد قوم لوطؑ کے لٹے پٹے شہروں کے باشندے) اُن کے پاس اُن کے پیغمبر روشن دلائل لے کر پہونچے تھے (لیکن نہ ماننے سے برباد ہوئے) سو (اس بربادی میں) اللہ تعالیٰ نے اُن پر (کوئی) ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔

(۷۱) اور (ان منافقین کے مقابلہ میں مؤمنین کا کیا شیوہ ہے اور کیا ہونا چاہئے، سنو!) مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (بالخصوص دینی) مددگار ہوتے ہیں، وہ نیکی کی تلقین کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور (اس کے علاوہ وہ ہر معاملہ میں) اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت وفرماں برداری کرتے ہیں (یعنی ان کے بتائے احکام پر چلتے ہیں) یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کو اللہ ضرور اپنی رحمت سے نوازے گا، بیشک اللہ قادرِ (مطلق) ہے اور حکمت والا ہے۔ (جس کو اپنی رحمت سے نوازنا چاہے گا نوازے گا، کوئی اس کو روک نہیں سکتا، اور یہ نوازش اس کی حکمت کے مطابق ہوگی)

(۷۲) اللہ تعالیٰ نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں سے وعدہ کیا ہے

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَمَسٰكِنَ

باغوں کا کہ اُن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوگی، یہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے، اور (وعدہ کر رکھا ہے)

طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ

پاکیزہ مکانوں کا ہمیشگی کے باغوں میں، اور اللہ کی رضا مندی سب (نعمتوں) سے بڑھ کر ہے،

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۷۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ

بڑی کامیابی یہی تو ہے (۷۲)۔ اے نبیؐ! کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجئے اور

وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ

اُن پر کڑے پڑیے، اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور (وہ) بُری جگہ ہے (۷۳)۔

الْمَصِیْرُ ﴿۷۳﴾ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ

یہ لوگ اللہ کی قسم کھا جاتے ہیں کہ اُنھوں نے فلاں بات نہیں کہی، حالانکہ یقیناً انھوں نے کفر کی بات

الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ۚ

کہی تھی اور اپنے (ظاہری) اسلام کے بعد کافر ہوگئے اور ایسی بات کا بھی ارادہ کیا جو انھیں حاصل نہ

وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

ہوسکی، اور انھوں نے بدلہ صرف اس بات کا دیا کہ اللہ اور اُس کے رسول نے اُنھیں اپنے فضل سے

فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ

مال دار کر دیا تھا، سو اگر یہ توبہ کرلیں تو ان کے حق میں بہتر ہو، اور اگر روگردانی کریں تو اللہ

عَذَابًا اَلِیْمًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ

انھیں ایک دردناک سزا دنیا اور آخرت میں دے گا، اور اُن کا (روئے) زمین پر نہ کوئی یار ہے

مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ

نہ مددگار (۷۴)۔ اور ان میں وہ بھی ہیں جو اللہ سے عہد کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے فضل سے ہمیں (مال)

اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾

عطا کردے تو ہم خوب (اس میں سے) تصدق کریں گے اور ہم خوب نیک نیک کام کیا کریں گے (۷۵)۔

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

پھر جب اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے (مال) دے دیا تو لگے وہ اس میں بخل کرنے اور روگردانی کرنے اور وہ تو تھے ہی

اُن (جنتی) باغات کا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور نفیس (وپاکیزہ) مکانوں کا، (ان) ہمیشہ (قائم) رہنے والے باغات میں، اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑھ کر (نعمت) ہے (جو ان جنت والوں کو نصیب ہوگی) یہی تو ہے (اصل اور) بڑی کامیابی۔

(۷۳) اے نبیؐ! کافروں اور منافقین سے (اُن کے حسب حال) جہاد کیجئے (یعنی اگر وہ کھلم کھلا دشمنی کریں تو اُن سے قتال کیجئے، اور اگر کھل کر سامنے نہ آئیں اور خفیہ سازشیں کریں تو زبانی جہاد کیجئے) اور (اس صورت میں) ان کے ساتھ (رورعایت نہیں بلکہ) سختی کا معاملہ رکھئے (یہ دنیا میں اسی کے مستحق ہیں) اور (آخرت میں) ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

ع ۹ ۱۵

(۷۴) یہ لوگ قسمیں کھا جاتے ہیں کہ انھوں نے (فلاں بات) نہیں کہی، جبکہ انھوں نے کفریہ بات کہی تھی، اور (اس طرح) وہ اپنے (دعوائ) اسلام کے بعد کافر ہوگئے، اور (گستاخانہ کفریہ کلمہ سے آگے بڑھ کر) انھوں نے تو (آپؐ کے قتل تک کا) ایک منصوبہ بنالیا تھا جس میں وہ کامیاب نہ ہوسکے، اور (اُن کی احسان فراموشی کی حد تو دیکھیے، یہ) انھوں نے صرف اس بات کا بدلہ دیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انھیں اپنے فضل سے خوش حال بنادیا، اگر یہ اب بھی توبہ کرلیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوگا، اور اگر یہ منھ موڑیں گے تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا، اور (اس وقت) روئے زمین پر ان کا نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار۔

(۷۵) اور انہی میں وہ لوگ بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے یہ عہد کر رکھا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے نوازے گا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور ضرور نیک لوگوں میں سے ہوجائیں گے۔ (یعنی صرف صدقہ خیرات ہی نہیں نیک لوگوں کی طرح نیکی کے تمام کام کیا کریں گے، برائیوں سے بچا کریں گے)

(۷۶) پھر جب اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے نواز دیا (یعنی خوش حال ہی نہیں مالدار بنادیا اور ہر طرح کی نعمتیں اور برکتیں انھیں عطا فرمائیں) تو لگے کنجوسی کرنے (یعنی صدقات واجبہ کی ادائیگی تک سے کنی کاٹنے لگے) اور (اللہ سے کئے ہوئے اپنے عہد سے) منھ موڑنے لگے، اور وہ تو ہیں ہی (پہلے سے)

مُعْرِضُوْنَ ۝٧٦ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ

منہ پھیرے ہوئے (۷۶)۔ سو (اللہ نے) اُن کی سزا میں اُن کے قلوب میں نفاق قائم کردیا جو اس کے پاس جانے کے دن تک

بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝٧٧ اَلَمْ

رہے گا، اس سبب سے کہ اُنھوں نے اللہ سے اس کے خلاف کیا جو کچھ اس سے وعدہ کر چکے تھے اور اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے

يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ

رہے (۷۷)۔ کیا اُنھیں خبر نہیں کہ اللہ کو اُن کے (دل کے) راز کا اور اُن کی سرگوشی کا (سب کا) علم ہے اور یہ کہ اللہ چھپی

الْغُيُوْبِ ۝٧٨ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

باتوں سے خوب واقف ہے (۷۸)۔ یہ ایسے ہیں کہ صدقات کے باب میں نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر

فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ

اعتراض کیا کرتے ہیں اور (خصوصاً) اُن لوگوں پر جنھیں بجز اُن کی محنت و مزدوری کے کچھ نہیں ملتا، سو اُن پر

مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٧٩ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ

تمسخر کرتے ہیں، اللہ ان کا تمسخر اُنھیں پر اُلٹ رہا ہے، اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے (۷۹)۔ آپ

اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ

ان کے لئے استغفار کریں خواہ ان کے لئے استغفار نہ کریں، اگر آپ ان کے لئے ستر بار (بھی) استغفار

يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

کریں گے جب بھی اللہ اُنھیں نہیں بخشے گا، یہ اس لئے کہ اُنھوں نے اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ کفر کیا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٨٠ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ

اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (۸۰)۔ یہ پیچھے رہ جانے والے رسول اللہ کے (جانے کے)

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

بعد اپنے بیٹھے رہنے پر خوش ہوگئے اور ان کو گراں گزرا کہ یہ اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ

جہاد کریں اور یہ کہنے لگے کہ (ایسی تیز) گرمی میں (گھر سے) مت نکلو، آپ کہہ دیجئے کہ جہنم کی گرمی

اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝٨١ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا

(اس سے بھی) زائد تیز ہے، کاش وہ سمجھتے ہوتے! (۸۱)۔ سو ہنس لیں تھوڑا، اور (پھر) روتے رہیں

توضیحی ترجمہ

منہ موڑنے والے۔

(۷۷) لہٰذا (چونکہ اُنھوں نے اپنے ارادہ سے گمراہی اختیار کرلی تھی اس لئے) اللہ نے اُن کے دلوں میں (موجود) نفاق (کو) اُس دن تک کے لئے جما دیا جس دن کہ وہ اللہ سے جا کر ملیں گے (یعنی روزِ آخرت تک کے لئے) اس بنا پر کہ انھوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اُس کی خلاف ورزی کی، اور اس وجہ سے بھی کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

(۷۸) کیا اُنھیں معلوم نہیں کہ اللہ اُن کی پوشیدہ باتوں کو اور (مشرکوں کے ساتھ خفیہ) مشوروں (اور میٹنگوں) کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ کو غیب کی ساری باتوں کا پورا پورا علم ہے۔

(۷۹) یہ (منافقین) ایسے ہیں کہ صدقات (کی مد) میں خوب خرچ کرنے والوں پر بھی اعتراض کرتے ہیں (کہ دکھاوے اور نام و نمود کے لئے انھوں نے ایسا کیا ہے) اور اُن پر بھی اعتراض کرتے ہیں جن کے پاس اپنی محنت و مزدوری کی (مختصر) کمائی کے سوا کچھ نہیں (اور پھر بھی وہ صدقات میں حتی المقدور خرچ کرتے ہیں، کہ ان کے اس مال سے کیا بنے گا؟) گویا کہ یہ ان (کے خلوص اور جذبہ) کا مذاق اُڑاتے ہیں (ذرا غور کرو تو پتہ چلے گا) مذاق تو اُن کا اللہ نے بنایا ہے (وہ اپنے بھرم میں ہیں) اور اُن کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

(۸۰) (اے نبیؐ!) آپ ان (منافقین) کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں (ان کی مغفرت ہونے والی نہیں) اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لئے استغفار کریں گے تو (بھی) اللہ ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا، یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کا رویہ اپنایا ہے، اور اللہ (کا معاملہ یہ ہے کہ وہ جان بوجھ کر) نافرمانی اختیار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

۱۰ ع ۸ ۱۶

(۸۱) وہ لوگ جنھیں (غزوۂ تبوک نہ جانے کی درخواست پر) پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا، وہ رسول اللہ کے (جانے کے) بعد اپنے (گھروں میں) بیٹھ رہنے سے بڑے خوش ہوئے، اور (حقیقتاً) اُن کے لئے یہ بات گراں تھی کہ اللہ کے راستہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کریں، اور وہ کہتے تھے کہ اس گرمی میں نہ نکلو، آپ (ذرا اُن کو) بتائیے تو کہ (جہاں تک گرمی کا سوال ہے تو) جہنم کی آگ (کی گرمی اس سے) کہیں زیادہ سخت ہے، کاش وہ سمجھ سکتے۔ (تو وہ کبھی پیچھے رہنے کو ترجیح نہ دیتے اور غزوہ میں شریک ہوتے)

(۸۲) لہٰذا (اپنی حرکت پر جو خوش ہو رہے ہیں، اور ہنسی آ رہی ہے) بس تھوڑا ہنس لیں (کیونکہ دنیا تھوڑے دن کی ہے) پھر رونا ہے

كَثِيرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَإِن رَّجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ
بہت، اُن کاموں کے بدلہ جو وہ کرتے رہتے ہیں (۸۲)۔ تو اگر اللہ آپ کو واپس لائے اُن کے کسی گروہ کی
طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُل لَّن تَخْرُجُوا
طرف اور یہ لوگ آپ سے (ساتھ) چلنے کی اجازت مانگیں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم کبھی بھی میرے ساتھ نہ
مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُم
چلوگے اور نہ میرے ہمراہ ہوکر کسی دشمن (دین) سے لڑوگے، تم وہی ہو کہ پہلی بار بھی تم نے بیٹھے رہنے کو پسند
بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ
کیا تھا، سو پیچھے رہ جانے والے معذوروں کے ساتھ اب بھی بیٹھے رہو (۸۳)۔ اور ان میں سے جو کوئی
أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا
مرجائے اُس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھئے اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہوجیے، بے شک انھوں نے اللہ اور اُس کے
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ
رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ اس حال میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے (۸۴)۔ اور اُن کے مال اور اُن کی اولاد
وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا
آپ کو تعجب میں نہ ڈال دے، اللہ کو تو یہی منظور ہے کہ انھیں اُن کے ذریعہ سے دنیا میں بھی عذاب کرتا رہے اور اُن
وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ
کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں (۸۵)۔ اور جب کوئی ٹکڑا (قرآن کا) نازل کیا جاتا ہے کہ اللہ پر
آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ
ایمان لاؤ اور اُس کے رسول کے ہمراہ ہوکر جہاد کرو تو اُن میں سے مقدرت والے آپ سے رخصت مانگنے لگتے
مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا
ہیں، یعنی کہتے ہیں کہ ہم کو چھوڑ دیجئے کہ ہم یہاں ٹھہرنے والوں کے ساتھ رہ جائیں (۸۶)۔ وہ اِس پر راضی
مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾
ہوگئے کہ پیچھے رہ جانے والوں کے ہمراہ رہ جائیں اور اُن کے دلوں میں مہر لگ گئی، وہ سمجھتے ہی نہیں (۸۷)۔
لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
البتہ رسول اور جو لوگ ان کی ہمراہی میں ایمان لاچکے ہیں انھوں نے جہاد کیا، اپنے مال

بہت (آخرت میں) کیونکہ جو کچھ یہ کرتے رہے ہیں اُس کا یہی بدلہ (ملنا) ہے۔

(۸۳) (اے پیغمبرؐ!) اب اگر آپ کو اللہ (اس غزوہ سے صحیح وسالم) ان (بلا عذر پیچھے رہ جانے والوں) کے کسی گروہ کے پاس واپس لائے (پھر کسی جہاد میں نکلنا ہو) اور یہ آپ سے (ساتھ) نکلنے کی اجازت چاہیں تو آپ فرمادیں کہ ''اب تم میرے ساتھ کبھی نہیں چل سکوگے، اور میرے ساتھ کسی دشمن سے کبھی جنگ نہیں کرسکوگے (کیونکہ) تم نے پہلے موقع پر اپنے بیٹھے رہنے کو پسند کیا تھا، لہٰذا اب بھی تم ان بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ (یعنی عورتوں، بچوں اور معذوروں کے ساتھ)

(۸۴) اور (اے پیغمبرؐ!) ان (منافقین) میں سے کوئی مرجائے تو آپ اُس کی نماز (جنازہ) ہرگز نہ پڑھیں، اور نہ اُس کی قبر پر کھڑے ہوں (یعنی نہ اُس کے دفن میں شرکت فرمائیں، کیونکہ) یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کا رویہ اپنایا ہے، اور اس حال میں یہ مرے ہیں کہ یہ نافرمان تھے۔

(۸۵) آپ کو ان (منافقین) کے (پاس) مال واولاد (کی فراوانی) تعجب یا حیرت میں نہ ڈالے (کہ جب یہ اللہ کے یہاں مبغوض ہیں تو یہ مال واولاد کی فراوانی انھیں کیوں نصیب ہے؟ بات یہ ہے کہ) اللہ چاہتا ہے کہ ان ہی چیزوں سے ان کو دنیا میں عذاب دے، اور ان کی جان بھی کفر کی حالت میں ہی نکلے۔ (مال اور اولاد کی فکر میں آج کل لوگ جن کے پاس ایمان نہیں یا کمزور ایمان ہے جتنے پریشان ہیں وہ عذاب ہی تو ہے)

(۸۶) اور جب کوئی سورت (یا قرآن کا کوئی ٹکڑا یہ حکم لے کر) نازل ہوتی ہے کہ ''اللہ پر (خلوص وپختگی سے) ایمان رکھو، اور (اس کا ثبوت اس طرح دو کہ) اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو'' تو ان میں سے کچھ لوگ جو صاحب استطاعت ہیں (جن کو تو کسی طرح پیچھے نہیں رہنا چاہئے تھا) آپ سے رخصت مانگتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ''ہم کو اجازت دیں کہ ہم بھی ٹھہرنے والوں (یعنی جو جہاد کے لئے نہیں جارہے ہیں اُن) کے ساتھ رُک جائیں۔

(۸۷) (ان کی کمالِ بے غیرتی اور نامردی دیکھئے کہ) یہ اس پر راضی ہیں کہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں میں شامل ہوجائیں، اور (بات یہ ہے کہ ان کے مسلسل گناہوں کی پاداش میں) ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے، لہٰذا یہ سمجھتے نہیں۔

(۸۸) لیکن رسولؐ اور اُن کے ساتھ جو ایمان والے ہیں (یعنی مسلمانان) انھوں نے (اس حکم کو مانا اور) جہاد کیا اپنے مالوں سے

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾

اور اپنی جان سے اور ان ہی کے لئے خوبیاں ہیں، اور یہی لوگ (پورے) کامیاب ہیں (۸۸)۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اللہ نے ان کے لئے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور

فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

یہی بڑی کامیابی ہے (۸۹)۔ دیہاتیوں میں سے بہانہ باز لوگ آئے کہ اُنھیں اجازت مل

لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ

جائے، اور جنھوں نے اللہ اور اُس کے رسول سے (بالکل ہی) جھوٹ بولا تھا وہ بیٹھے رہے، ان

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ

میں جو کافر رہیں گے وہ دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے (۹۰)۔ کوئی گناہ ناطاقتوں پر نہیں ہے

وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ

اور نہ بیماروں پر اور نہ اُن پر جو خرچ کرنے کو کچھ نہیں پاتے، جب کہ اللہ اور اُس کے

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ

رسول کے ساتھ وہ خلوص رکھیں، نیکوکاروں پر کوئی الزام نہیں، اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے،

سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ

بڑا رحمت والا ہے (۹۱)۔ اور نہ اُن لوگوں پر (کوئی الزام ہے) کہ جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں کہ آپ اُنھیں

لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ

سواری دے دیں، اور آپ کہتے ہیں کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے جس پر میں تمھیں سوار کروں، تو وہ واپس جاتے ہیں

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا

اس حال میں کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے ہیں اس غم میں کہ اُنھیں کچھ میسر نہیں جو وہ خرچ کریں (۹۲)۔

السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ

الزام تو بس اُن لوگوں پر ہے جو آپ سے اجازت مانگتے ہیں درآنحالیکہ وہ اہلِ مقدرت ہیں، یہ راضی ہو گئے

يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

اس پر کہ رہ جائیں خانہ نشین عورتوں کے ساتھ، اور مہر کر دی اللہ نے اُن کے دلوں پر سو یہ جانتے ہی نہیں (۹۳)۔

ع ۹ / ۱۷

توضیحی ترجمہ

اور اپنی جانوں سے، اور اُن ہی کے لئے ساری بھلائیاں ہیں، اور یہی لوگ (پوری طرح) کامیاب ہیں۔

(۸۹) اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے وہ (جنتی) باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں یہ ہمیشہ رہیں گے، اور (یقیناً) یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۹۰) اور دیہاتیوں (گنوار لوگوں) میں سے بھی (کچھ) بہانہ باز لوگ آئے کہ اُن کو (بھی جہاد سے) رخصت دی جائے، (ان کو اجازت دے دی گئی) اور (بعض وہ لوگ تھے) جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا (یعنی اپنے ایمان کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا) وہ (گھر) بیٹھ رہے۔ (انھوں نے ظاہری اجازت لینے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی) ان میں سے جو (آخر تک) کفر پر قائم رہے (اور اُنھیں توبہ کی توفیق نہیں ملی) ان کو دردناک عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔

(۹۱) نہیں ہے (جہاد میں نہ جانے کا) کوئی گناہ کمزور لوگوں پر، نہ بیماروں پر، اور نہ اُن لوگوں پر جن کے پاس (سامانِ جہاد پر) خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے، جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے مخلص ہوں، ایسے نیکوکاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں (ان کی نیت کا اخلاص اور اُن کی معذوری قبول ہے) اور اللہ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔ (انشاء اللہ اُن کے ساتھ مغفرت و رحمت کا خاص معاملہ فرمائے گا)

(۹۲) اور نہ اُن لوگوں پر کوئی گناہ (یا الزام) ہے جو آپ کے پاس آتے ہیں (اس حال میں کہ وہ سواری پر ہی جہاد کر سکتے ہیں، اور آپ سے درخواست کرتے ہیں) کہ آپ سواری کا انتظام فرما دیں، تو آپ جواب دیتے ہیں کہ میرے پاس تو تمہارے لئے سواری کا کوئی انتظام نہیں ہے، وہ واپس جاتے ہیں اس حال میں کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں (اس وجہ سے) کہ اُن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں ہے۔ (کہ جس سے سواری کا انتظام کر کے جہاد میں شرکت کر سکتے)

(۹۳) بے شک (راہِ) الزام تو اُن لوگوں پر ہے جو مالدار ہونے کے باوجود آپ سے اجازت مانگتے ہیں، وہ اس بات پر راضی ہیں کہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں میں شامل ہو جائیں، اور (بات یہ ہے کہ اُن کے مسلسل گناہوں کی پاداش میں) ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے، لہٰذا یہ سمجھتے نہیں۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا
یہ لوگ تمہارے (سب کے) سامنے عذر پیش کریں گے جب تم اُن کے پاس جاؤ گے، آپ کہہ دیجئے کہ بہانے نہ
لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ
بناؤ، ہم ہرگز تمہاری بات نہ مانیں گے، بے شک ہم کو اللہ تمہاری خبریں دے چکا ہے، اور عنقریب اللہ اور اس کا رسول
عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
تمہارا عمل دیکھ لیں گے، پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے کے پاس واپس کئے جاؤ گے، تو وہ تمہیں جتلا دے گا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا
کہ تم کیا کچھ کرتے رہے تھے (۹۴)۔ عنقریب یہ لوگ تمہارے سامنے جب تم اُن کے پاس جاؤ گے اللہ کی قسم
انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ
کھا جائیں گے تا کہ تم اُن کو اُن کی حالت پر چھوڑے رہو، سو تم اُن کو اُن کی حالت پر چھوڑے رہو، بے شک یہ گندے
رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾ يَحْلِفُوْنَ
ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے بدلہ میں اُس کے کہ جو کچھ وہ کرتے رہے (۹۵)۔ یہ تمہارے سامنے قسمیں اس
لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى
لئے کھائیں گے کہ تم اُن سے راضی ہو جاؤ، سو اگر تم ان سے راضی ہو (بھی) جاؤ تو اللہ (تو) نافرمان لوگوں سے
عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ
راضی نہیں ہوتا (۹۶)۔ دیہاتی (منافقین) کفر و نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں، اور ایسے ہی ہیں کہ ان
اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
احکام کا علم نہ رکھیں (جو) اللہ نے اپنے رسول پر نازل کئے ہیں، اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا
حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ
ہے (۹۷)۔ اور دیہاتیوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہے کہ جو کچھ وہ خرچ کرتا ہے اُسے جرمانہ سمجھتا ہے، اور تمہارے لئے گردشوں
بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾
کا منتظر رہتا ہے، بڑی گردش خود ان (منافقین) ہی کے لئے ہے، اور اللہ خوب سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے (۹۸)۔
وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا
اور دیہاتیوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور ٹھہراتے ہیں اُسے جو کچھ

توضیحی ترجمہ

(۹۴) یہ (جہاد میں شرکت نہ کرنے والے منافقین) تم سب کے سامنے (طرح طرح کے) عذر پیش کریں گے جب تم لوگ (جہاد سے فارغ ہو کر) ان کے پاس واپس پہونچو گے (تو اے پیغمبرؐ!) آپ (سب کی طرف سے) کہہ دیجئے کہ "کوئی عذر پیش نہ کرو، ہم تمہارا بالکل یقین نہیں کریں گے، (کیونکہ) اللہ نے ہم کو تمہارے حالات سے اچھی طرح باخبر کر دیا ہے، اور (اب پچھلے قصے کو چھوڑو آئندہ کی سوچو) آئندہ بھی اللہ اور اس کا رسول تمہارے طرزِ عمل اور کارگذاری پر نظر رکھیں گے، پھر تم لوٹائے جاؤ گے ایسی ذات کے پاس جو پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے، پھر وہ تم کو بتا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

(۹۵) (ہاں) یہ (منافقین اپنی معذوری کا یقین دلانے کے لئے) تم لوگوں کے سامنے اللہ کی قسم (تک) کھا جائیں گے تا کہ تم اُن سے تعرض (بازپُرس) نہ کرو، سو تم (بھی) اُن سے تعرض نہ کرنا (اُن کو اُن کی حالت پر چھوڑ دینا، کیونکہ) یقیناً یہ انتہائی گندے ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ان کاموں کے بدلے جو یہ کیا کرتے تھے۔

(۹۶) یہ تم لوگوں کے سامنے اس لئے (بھی) قسمیں کھائیں گے کہ تم اُن سے راضی ہو جاؤ، (یعنی مکر و فریب اور اپنی چکنی چپڑی باتوں سے تمہیں کسی طرح راضی کر لیں) حالانکہ اگر تم اُن سے راضی ہو بھی گئے تو (ان کو اس سے کیا فائدہ؟ کیونکہ) اللہ تو (ایسے) نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔

(۹۷) دیہاتی (منافقین) کفر و منافقت میں (شہریوں کے مقابلہ میں) زیادہ سخت (اور شدت پسند) ہیں، اور (اس بنا پر مدینہ کے مسلمانوں سے میل جول نہیں رکھتے، لہٰذا وہ) اسی لائق ہیں کہ اُس دین کے احکام سے ناواقف رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر اُتارے ہیں، اور اللہ جاننے والا ہے (ان تمام امور جلی و خفی کا) اور حکمت والا ہے۔ (مناسب وقت پر سزا دے گا)

(۹۸) اور (ان منافق) دیہاتیوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں (اللہ کی راہ میں) اس کو جرمانہ سمجھتے ہیں، اور اس انتظار میں رہتے ہیں کہ تم (مسلمانوں) پر مصیبت کے چکر آپڑیں، (انھیں خبر نہیں کہ) مصیبتوں کے چکر تو ان ہی پر آپڑنے والے ہیں، اور اللہ خوب سننے والا ہے (ان منافقین کی منافقت کی باتوں کو) اور خوب واقف ہے۔ (ان کی سازشوں، چالبازیوں اور منصوبوں سے)

(۹۹) اور دیہاتیوں میں (سب ہی منافق نہیں) کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، اور بناتے ہیں اس کو جو

يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ
خرچ کرتے ہیں اللہ کے ہاں قرب کا ذریعہ اور رسول کی دعائیں (لینے) کا ذریعہ، سو بےشک یہ (خرچ کرنا) اُن کے حق میں
سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ
قُرب ہی کا ذریعہ ہے، ضرور اُن کو اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے گا، یقیناً اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۹۹)۔
الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ
مہاجرین اور انصار میں سے (جو) سابق و مقدم (ہیں) اور جتنے لوگوں نے نیک کرداری میں اُن کی پیروی کی ہے
رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
اللہ اُن (سب) سے راضی ہوا اور وہ (سب) اُس سے راضی ہوئے، اور اُس نے اُن کے لئے ایسے باغ تیار
تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَ
کر رکھے ہیں کہ ان کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے (۱۰۰)۔ اور
مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ڕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ڀ
کچھ تمہارے گرد و پیش والے دیہاتیوں میں سے اور کچھ مدینہ والوں میں سے (ایسے) منافق ہیں
مَرَدُوْا عَلَي النِّفَاقِ ۣ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ
(کہ) نفاق پر جم گئے ہیں، آپ (بھی) انھیں نہیں جانتے، ہم ہی انھیں جانتے ہیں، ہم انھیں دوہری سزا
مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠١﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا
دیں گے، پھر وہ عذابِ عظیم کی طرف بھیجے جائیں گے (۱۰۱) اور کچھ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا
بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
اعتراف کر لیا ہے انھوں نے ملے جلے عمل کئے تھے (کچھ) بھلے اور کچھ بُرے، توقع ہے کہ اللہ اُن پر توجہ
يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
کرے، بےشک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۱۰۲) آپ اُن کے مالوں سے صدقہ لے
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ
لیجئے، اس کے ذریعے سے آپ انھیں پاک صاف کر دیں گے اور آپ اُن کے لئے دعا کیجئے، بلاشبہ آپ کی دعا اُن کے لئے
لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ
(باعثِ) تسکین ہے، اور اللہ خوب سننے والا ہے، خوب جاننے والا ہے (۱۰۳)۔ کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی توبہ قبول کرتا ہے

ع ۱۰ ۱۲ ۱

توضیحی ترجمہ

خرچ کرتے ہیں (اللہ کے نام پر) ذریعہ اللہ کے قُرب کو حاصل کرنے کا، اور رسولؐ کی دعاؤں (کو لینے) کا، ہاں! یہ (خرچ کرنا) یقیناً اُن کے لئے تقرب (حاصل کرنے) کا ذریعہ ہے، (جلد ہی) اللہ اُن کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا، بے شک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

(۱۰۰) اور مہاجرین اور انصار میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے، اور (پھر) جن لوگوں نے اخلاص (وصفتِ احسان) کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے، اور وہ اُس سے راضی ہوئے، اور اللہ نے اُن کے لئے ایسے (جنتی) باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے (نوٹ کر لو کہ) یہی (اصل اور) زبردست کامیابی ہے۔

(۱۰۱) اور تمہارے اردگرد جو دیہاتی منافق ہیں ان میں سے اور مدینہ شہر کے منافقین میں سے کچھ ایسے (منافق) ہیں جو اپنی منافقت پر اڑے ہوئے ہیں، آپؐ اُن کو نہیں جانتے، ہم انھیں جانتے ہیں، ہم اُن کو (دنیا ہی میں) دوہری سزا دیں گے، پھر وہ (آخرت کے) بڑے عذاب کی طرف بھیجے جائیں گے۔

(۱۰۲) اور (دوسری جانب) چند وہ (مسلمان) بھی ہیں (جو بغیر عذر کے محض تساہلی کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں ساتھ نہیں گئے اور) جنھوں نے (فوری طور پر) اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کر لیا ہے (ان کا معاملہ یہ ہے کہ) انھوں نے ملا لیا ہے اچھے کام کے ساتھ برا کام (یعنی یوں تو وہ سارے نیک کام کرتے تھے مگر اُن سے یہ غلطی ہوئی کہ وہ نفیرِ عام کے باوجود جہاد میں شریک نہ ہونے کا گناہ کر بیٹھے، پھر توبہ کی) امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول فرمالے گا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

(۱۰۳) (اے پیغمبرؐ!) آپ ان کے مالوں سے صدقہ (جو توبہ قبول ہونے کے شکرانے کے طور پر وہ لائے ہیں) لے لیجئے، جس کے (لینے کے) ذریعہ سے آپ ان کو (گناہوں کی ظلمت و کدورت کے اثرات سے) پاک صاف کر دیں گے، اور (مزید یہ کہ) آپ ان کے لئے دعا (بھی) کریں، آپ کی دعا ان کے لئے باعث تسکین (واطمینان) ہے، اور اللہ خوب سننے والا ہے (ان کے اعتراف کو) اور (ان کی ندامت و توبہ کو) خوب جاننے والا ہے۔

(۱۰۴) کیا ان کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ ہی توبہ قبول کرتا ہے

عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾

اپنے بندوں کی، اور وہی صدقات کو قبول کرتا ہے اور اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحمت والا ہے (۱۰۴)۔

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ

اور آپ کہہ دیجئے کہ عمل کئے جاؤ تمہارے عمل کو اللہ اور اس کا رسول اور مومنین ابھی دیکھے لیتے ہیں، اور تمہیں ضرور ہی

سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

غیب و شہادت کے جاننے والے کے پاس واپس جانا ہے، تو وہ تم کو بتلادے گا کہ اب تک تم کیا کرتے رہے ہو (۱۰۵)۔

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ

اور کچھ اور لوگ (بھی) ہیں (اُن کا معاملہ) اللہ کا حکم آنے تک ملتوی، خواہ وہ انھیں سزا دے اور خواہ وہ اُن کی توبہ قبول کرے،

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا

اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے (۱۰۶)۔ اور ان میں ایسے بھی ہیں جنھوں نے ایک مسجد ضرر پہونچانے کو بنائی ہے اور کفر

وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

کی غرض سے اور مومنوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کی غرض سے، اور اس غرض کے لئے کہ جو اس کے قبل اللہ اور اس کے رسول سے

مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ

لڑ چکا ہے اُسے ایک کمین گاہ مل جائے، اور یہ لوگ قسم کھا جائیں گے کہ ہماری غرض بجز بھلائی کے کچھ نہیں، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ

یہ لوگ (بالکل) جھوٹے ہیں (۱۰۷)۔ آپ اس میں کبھی بھی نہ کھڑے ہوں (البتہ جس) مسجد کی بنیاد تقوے پر اول

اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ

روز سے پڑی ہے وہ (واقعی) اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں (اس میں) ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى

پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے (۱۰۸)۔ سو آیا وہ شخص جس نے اپنی

مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا

عمارت کی بنیاد اللہ کے تقوے اور رضامندی پر رکھی وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی گھاٹی کے

جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کنارے پر رکھی جو گرنے ہی کو ہے، پھر وہ (عمارت) اس کو لے کر آتشِ دوزخ میں گر پڑی، اور اللہ راہ نہیں دکھاتا

توضیحی ترجمہ

اپنے بندوں کی اور یہ کہ وہی ہے جو صدقات قبول کرتا ہے (یعنی توبہ اور صدقات کو قبول کرنے کا حق واختیار صرف اللہ ہی کو ہے کسی دوسرے کو نہیں) اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے (کی صفت) میں اور رحمت کرنے (کی صفت) میں کامل ہے۔

(۱۰۵) اور آپ (ان منافقین سے) کہہ دیجئے کہ (توبہ سے گذشتہ تقصیرات وکوتاہیاں تو معاف ہوگئیں، اب اپنے وعدہ کے مطابق آئندہ نیک) عمل کرتے رہنا، لیکن (دھیان رہے) جو بھی تم عمل کروگے اُسے اللہ دیکھ لے گا (خواہ وہ خفیہ ہوں یا ظاہر) اور اس کا رسول بھی اور مسلمان بھی (یعنی اس کے رسول اور مسلمانوں کو بھی اس کا علم ہوجائے گا) اور پھر (جلد ہی) تم لوٹائے جاؤ گے اُس عالم الغیب والشہادہ (ہستی) کی طرف، تو وہ تم کو جتلادے گا تمہارا سب کیا ہوا۔

(۱۰۶) اور کچھ دوسرے لوگ (بھی) ہیں (جنھوں نے سستی کی وجہ سے تبوک کی مہم میں شرکت نہیں کی، اور معذرت وتوبہ کرنے میں بھی عجلت نہیں دکھائی) ان کا معاملہ اللہ کا حکم آنے تک ملتوی ہے، اللہ یا تو ان کو سزا دے گا یا معاف فرمادے گا، اور اللہ کامل علم والا بھی ہے اور کامل حکمت والا بھی (اس لئے اس کا حکم علم وحکمت سے پُر ہوگا)

(۱۰۷) اور (ان منافقین میں) بعض وہ بھی ہیں جنھوں نے ایک مسجد (مسجد ضرار) بنائی، نقصان پہونچانے، کافرانہ باتیں کرنے اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کے مقصد سے اور اس شخص (مسیحی راہب ابو عامر) کے قیام کا سامان کرنے کے لئے جو پہلے ہی سے اللہ کا مخالف اور دشمن ہے، اور (اگر ان سے اس بات کی تحقیق کی جائے گی تو) وہ قسم کھالیں گے کہ بھلائی کے سوا ہماری کوئی اور نیت نہیں ہے، اور (سن لو) اللہ گواہ ہے کہ وہ قطعی جھوٹے ہیں۔

(۱۰۸) آپ (اے پیغمبرؐ!) اس (نام نہاد) مسجد (ضرار) میں (نماز کے لئے) ہرگز نہ کھڑے ہوں (جس کی بنیاد ضد، کفر ونفاق عداوتِ اسلام اور مخالفتِ خدا ورسول پر رکھی گئی ہے) البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی ہے (مسجدِ قبا یا مسجدِ نبوی) وہ اس بات کی زیادہ حق دار ہے کہ آپؐ اس میں کھڑے ہوں (یعنی نماز ادا کریں) اس میں ایسے لوگ (نماز ادا کرتے) ہیں جو پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو (اپنا) دوست رکھتا ہے۔

(۱۰۹) (ذرا بتاؤ کہ) آیا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت (مسجد یا عمل) کی بنیاد اللہ کے ڈر اور اُس کی رضامندی پر رکھی ہو، یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی ایسی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو جو گرنے کو ہو، پھر وہ اُس (بانیٔ عمارت) کو لے کر دوزخ کی آگ میں گر (بھی) پڑے، (ایسے لوگ، یعنی اپنے کام کی بنیاد شک، نفاق اور مکر وفریب پر رکھنے والے، یقیناً ظالم ہیں) اور اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ

ظالم لوگوں کو (۱۰۹)۔ ہمیشہ ان کی یہ عمارت جو انھوں نے بنائی ہے ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی سوا اس کے کہ

اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى

ان کے دل ہی فنا ہو جائیں، اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے (۱۱۰)۔ بلاشبہ اللہ نے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ

مؤمنوں سے خرید لیا ہے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس کے عوض میں کہ انھیں جنت ملے گی (یہ

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَيْهِ

لوگ) اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں سو (کبھی) مار ڈالتے ہیں اور (کبھی) مار ڈالے جاتے ہیں، اسی

حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ

پر (ہماری طرف سے) سچا وعدہ ہے توریت اور انجیل اور قرآن میں، اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے

اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

عہد کا پورا کرنے والا ہے؟ سو تم خوشی مناؤ اپنی معاملت پر جو تم نے کی ہے، اور یہی تو بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ

ہے (۱۱۱)۔ (وہ مجاہدین) توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، حمد کرنے والے ہیں، روزہ رکھنے

السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

والے ہیں، رکوع کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، بھلائی کا حکم دینے والے ہیں اور برائی سے روکنے

الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ

والے ہیں، اور اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے والے ہیں، اور (آپ) مؤمنین کو خوشخبری سنا دیجئے (۱۱۲)۔ نبی اور جو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى

لوگ ایمان لائے ہیں اُن کے لئے (جائز) نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ (مشرکین)

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ

رشتہ دار ہی ہوں جب اُن پر ظاہر ہو چکے کہ وہ (اموات) اہلِ دوزخ ہیں (۱۱۳)۔ اور ابراہیم کا اپنے

اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ

باپ کے حق میں دعا کرنا تو محض وعدہ کے سبب تھا جو انھوں نے اس سے کر لیا تھا، پھر جب اُن پر ظاہر ہو گیا

ع ۱۳ / ۲

توضیحی ترجمہ

ظالم لوگوں کو۔

(۱۱۰) (یہ) جو عمارت (مسجد کے نام پر) انھوں نے بنائی تھی ہمیشہ اُن کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی، اِلّا یہ کہ اُن کے دل ہی پاش پاش ہو جائیں (یعنی مرتے دم تک اُن کے لئے حسرت و حرمان کا باعث رہے گی کہ جن مقاصد کے لئے بنائی تھی وہ بھی پورے نہیں ہوئے اور رسوائی الگ سے ہوئی) اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑی حکمت والا ہے۔ (آخرت میں ایک ایک سے اُسی کے حال کے مطابق معاملہ کرے گا)

(۱۱۱) واقعہ یہ ہے کہ اللہ نے مؤمنوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے مال خرید لئے ہیں اس قیمت پر کہ اُن کو جنت ملے گی (اللہ کے کرم و احسان کی انتہا ہے کہ اُس نے اپنی ہی مِلک مؤمنوں سے خریدی) (لہٰذا) وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں (جس کے نتیجے میں) مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں، اس پر (ہماری طرف سے جنت کا) سچا وعدہ ہے (جس کی ذمہ داری اللہ نے لی ہے) تورات میں بھی، انجیل میں بھی ہے اور قرآن میں بھی، اور کون ہے جو اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو؟ لہٰذا اپنے اس سودے پر خوشی مناؤ جو اللہ سے تم نے کر لیا ہے، اور (یاد رکھو!) یہی ہے (اصل اور) بڑی کامیابی۔

(۱۱۲) (سنو! جنھوں نے یہ کامیاب سودا کیا ہے، اُن کے اوصاف کیا ہیں؟ وہ ہیں) توبہ کرنے والے، اللہ کی بندگی کرنے والے، اُس کی حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (یا راہِ حق میں سفر کرنے والے)، رکوع میں جھکنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تلقین کرنے والے، اور برائی سے روکنے والے، اور (تمام احکام ومعاملات میں) اللہ کی (قائم کردہ) حدوں کی حفاظت کرنے والے (یعنی اُن کا خیال رکھنے والے) اور (اے نبیؐ! آپ ایسے) مؤمنین کو خوشخبری سنا دیں۔

(۱۱۳) (مؤمنین جب جان و مال سے اللہ کے ہاتھ خریدے جا چکے تو ضروری ہے کہ صرف اُسی کے ہو کر رہیں، لہٰذا) یہ بات نہ تو نبیؐ کے لئے مناسب ہے اور نہ مؤمنین کے لئے کہ وہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں، خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، جب کہ اُن پر ظاہر ہو چکا ہو کہ وہ (مرنے والے) دوزخی ہیں۔ (یعنی مرتے دَم تک ایمان نہیں لائے)

(۱۱۴) اور ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے والد کے لئے مغفرت مانگنا صرف اس وجہ سے تھا کہ اُنھوں نے اُن سے (دعا کرنے کا) وعدہ کر لیا تھا، پھر جب اُن پر یہ بات ظاہر ہو گئی (یعنی اُن کے والد کو موت آ گئی اور اس کے ساتھ اُن کے ایمان لانے کی امید ختم ہو گئی، تو یہ واضح ہو گیا)

أَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گئے، بے شک ابراہیم بڑے ہی نرم دل (اور) بُردبار تھے (۱۱۴)۔ اور اللہ نہیں کرتا

اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ

کہ کسی قوم کو اس کے ہدایت کئے پیچھے گمراہ کر دے جب تک ان لوگوں کو صاف صاف نہ بتا دے کہ وہ ان چیزوں سے بچتے رہیں،

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے (۱۱۵)۔ بے شک اللہ ہی تو ہے جس کی حکومت آسمانوں اور زمین

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾

میں ہے (وہی) جلاتا اور مارتا ہے، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی یار و مددگار نہیں (۱۱۶)۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ

بیشک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی جنھوں نے نبی کا ساتھ تنگی کے وقت میں دیا

اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ

بعد اس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا پھر (اللہ نے) ان لوگوں پر رحمت کے ساتھ

مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَي الثَّلٰثَةِ

توجہ فرما دی، بے شک وہ ان کے حق میں بڑا شفیق ہے بڑا رحمت والا ہے (۱۱۷)۔ اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی)

الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک جب زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی اور وہ خود اپنی جانوں

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ

سے تنگ آ گئے اور انھوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز خود اسی کی طرف کے، پھر اس نے ان پر رحمت سے

اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ ع

توجہ فرمائی تا کہ وہ رجوع کرتے رہا کریں، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (۱۱۸)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور راست بازوں کے ساتھ رہا کرو (۱۱۹)۔ مدینہ

لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا

والوں اور ان کے اردگرد جو دیہاتی ہیں انھیں نہ چاہئے تھا کہ پیچھے رہ جائیں چھوڑ کر

توضیحی ترجمہ

کہ وہ اللہ کے دشمن ہیں، تو وہ اُن سے بے تعلق ہو گئے (یعنی اُن کے لئے دعا کرنی چھوڑ دی) حقیقت یہ ہے کہ ابراہیمؑ بڑے نرم دل اور حلیم الطبع تھے۔ (اسی لئے باپ کی بے انتہا سختیاں بھی برداشت کرتے رہے، اور بجائے ان سے بیزار ہونے کے جوشِ محبت میں اُن سے دعائے مغفرت کا وعدہ بھی کر لیا)

(۱۱۵) اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے جب تک کہ وہ یہ بتا نہیں دیتا کہ کن باتوں سے بچنا ہے، (یعنی جو لوگ ممانعت سے قبل اپنے فوت شدہ مشرک رشتہ داروں کے لئے مغفرت کی دعائیں کر چکے ہیں اُن سے مؤاخذہ نہیں ہوگا کیونکہ اُن کو یہ بتایا نہیں گیا تھا کہ یہ منع ہے) یقین رکھو اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

(۱۱۶) (یاد رکھو!) اللہ ہی ہے جس کے قبضے میں سارے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے، وہ ہی زندگی دیتا اور (وہی) موت دیتا ہے، اور (سمجھ لو کہ) اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی رکھوالا ہے اور نہ مددگار۔

(۱۱۷) حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیؐ (کے حال) پر توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار (کے حال) پر (کہ اُن کو ایسے پُر مشقت جہاد میں استقامت نصیب کی) جنھوں نے ایسے مشکل وقت میں پیغمبرؐ کا ساتھ دیا، جب کہ قریب تھا کہ اُن میں سے بعضوں کے دل ڈگمگا جائیں، پھر اللہ نے اُن کے حال پر (بھی) توجہ فرمائی، بے شک وہ ان سب کے حق میں بڑا شفیق، بڑا مہربان ہے۔

(۱۱۸) اور اُن تینوں پر بھی (اللہ نے توجہ فرمائی) جن کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا تھا، یہاں تک کہ جب (اُن کی پریشانی کی یہ نوبت پہونچی کہ) زمین اپنی ساری وسعتوں کے باوجود اُن پر تنگ ہو گئی، اور اُن کی زندگیاں اُن پر دوبھر ہو گئیں اور انھوں نے سمجھ لیا کہ اللہ (کی پکڑ) سے خود اُسی کی پناہ میں آئے بغیر کوئی اور جائے پناہ نہیں (وہ اللہ سے رجوع کئے رہے اور شب و روز گریہ و بکا کرتے رہے تو توجہ کے قابل ہوئے) پھر اللہ نے اُن پر توجہ فرمائی تا کہ وہ آئندہ بھی اللہ سے رجوع کیا کریں، بے شک اللہ بہت معاف فرمانے والا بڑا مہربان ہے۔

ع ۱۴/۸ ۲

(۱۱۹) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔ (جیسے یہ تینوں اللہ سے ڈرتے تھے، اور انھوں نے سچ ہی بولا، تا کہ تمہیں بھی اللہ کی توجہ و رحمت نصیب ہو،)

(۱۲۰) مدینہ کے باشندوں اور ان کے اردگرد رہنے والے دیہاتیوں کے لئے یہ جائز نہیں تھا کہ پیچھے رہ جائیں (ساتھ دینے سے

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ

رسول اللہ کو اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو ان کی جان سے بڑھ کر عزیز رکھیں، یہ (رفاقت ضروری)

بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ

اس لئے تھی کہ ان (مجاہدین) کو اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو ماندگی پہونچی اور جو بھوک

اللّٰهِ وَلَا يَطَــُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ

لگی اور جو چلنا وہ چلے کافروں کو غیظ میں لانے والا اور دشمن سے انھیں جو کچھ حاصل ہوا، ان

نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

سب پر ان کے نام (ایک ایک) نیک عمل لکھا گیا، بے شک اللہ نیک کاروں کا اجر ضائع

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً

نہیں کرتا (۱۲۰)۔ اور جو کچھ چھوٹا بڑا خرچ انھوں نے کیا اور جو میدان انھوں نے طے کئے

وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا

یہ سب ان کے نام لکھا گیا تاکہ اللہ انھیں اچھے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ فَلَوْلَا

دے (۱۲۱)۔ اور مومنوں کو نہ چاہئے کہ (آئندہ) سب کے سب نکل کھڑے ہوں، سو یہ کیوں نہ ہو کہ ہر

نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ

گروہ میں ایک حصہ نکل کھڑا ہو، تاکہ (یہ باقی لوگ) دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں، اور تاکہ یہ اپنی

لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا

قوم والوں کو جب وہ ان کے پاس واپس آجائیں ڈراتے رہیں، عجب کیا کہ وہ محتاط رہیں (۱۲۲)۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ

ایمان والو! ان کافروں سے جنگ کرو جو تمہارے آس پاس ہیں اور اُن کو تمہارے اندر سختی پانا چاہئے،

غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ

اور جانے رہو کہ اللہ تو پرہیزگاروں کے ساتھ ہے (۱۲۳)۔ اور جب کوئی ٹکڑا قرآن کا نازل ہوتا ہے تو

فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

ان (منافقین) میں سے بعض کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان میں ترقی دی؟ سو جو لوگ

توضیحی ترجمہ

اللہ کے رسولؐ کے، اور نہ یہ (زیبا تھا) کہ اپنی جانوں کو اُن کی جان سے عزیز (اور پیاری) سمجھیں، کیونکہ اُن کو (جو رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ تھے) اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی، جو تکان پہونچی، اور جو بھوک لگی، اور انھوں نے جو کوئی ایسی پیش قدمی کی جس نے کافروں کو گھٹن یا غصہ میں ڈالا، یا دشمن کے مقابلہ میں کوئی کامیابی حاصل کی تو ان سب پر اُن کے (اعمال نامہ میں اُن کے) نام (ایک ایک) نیک عمل لکھا گیا، یقیناً اللہ نیک لوگوں کے کسی عمل کو بیکار نہیں جانے دیتا۔

(۱۲۱) اور جو کچھ بھی وہ خرچ کرتے ہیں، وہ خرچ چھوٹا ہو یا بڑا، اور جتنے میدان وہ طے کرتے ہیں اس سب کو (ان کے اعمال نامہ میں نیکی کے طور پر) لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ اُن کو (ہر ایسے عمل پر) وہ جزا دے جو اُن کے بہترین اعمال کے لئے مقرر ہے۔

(۱۲۲) اور ایمان والوں (یعنی مسلمانوں) کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ (آئندہ جب بھی جہاد کا موقع آئے تو) سب کے سب نکل کھڑے ہوں (یعنی ہر جہاد اس نوعیت کا نہیں ہوتا جس میں ہر شخص کی شرکت ضروری ہو، جیسا کہ تبوک میں ضروری تھا) لہٰذا ایسا کیوں نہ کیا جائے (یعنی بہتر یہی ہے) کہ ہر قوم اور قبیلہ میں سے ایک جماعت (جہاد کے لئے) نکلا کرے، اور (باقی ماندہ لوگ) دین کا علم اور اس کی فہم حاصل کریں (اس طرح ایک تو وہ جہاد ہی کی طرح دوسرے فرض کفایہ کی ادائیگی کر رہے ہوں گے اور ساتھ ہی دارالاسلام کی حفاظت بھی) اور اس طرح وہ مجاہدین کی واپسی پر اُن کو (اُن کے پیچھے سیکھے ہوئے علوم ومسائل سے) آگاہ کردیں گے تاکہ وہ (بھی گناہوں سے) بچ کر رہیں۔

(۱۲۳) اے ایمان والو! اُن کافروں سے لڑو جو تمہارا گھیرا کئے ہوئے ہیں (یعنی جو تمہاری سرحدوں کے قریب ہیں اور ریشہ دوانیاں کرتے رہتے ہیں) اور (ہونا یہ چاہئے کہ) وہ تمہارے اندر سختی اور مضبوطی پائیں (نہ کہ کسی طرح کی کمزوری، تاکہ شرارت کی ہمت نہ کرسکیں) اور (اچھی طرح) جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔ (اس لئے جنگ اور قتال کی بنیاد صرف تقوے پر اور دین کی سربلندی ہی کے لئے ہونی چاہئے نہ کہ ذاتی ناموری یا توسیع ملکی یا ہوس ملک گیری کی بنا پر)

(۱۲۴) اور جب (قرآن کی) کوئی (نئی) سورت (یا کوئی آیت) نازل کی جاتی ہے تو ان (منافقین) میں ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان میں ترقی دی؟ (گویا سورۂ انفال کی آیت نمبر ۲ کا مذاق اُڑاتے ہیں، تو سنو!) جو لوگ

اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّهُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاَمَّا الَّذِیْنَ

ایمان والے ہیں اس نے ان کے ایمان میں ترقی دی اور وہ خوش ہو رہے ہیں (۱۲۴)۔ اور جن لوگوں کے

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا

دلوں میں روگ ہے سو اِس (سورت) نے ان کی گندگی میں ایک گندگی اور بڑھا دی اور وہ مر گئے اس حال

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾ اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّهُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً

میں کہ وہ کافر ہی تھے (۱۲۵)۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ ہر سال ایک بار کسی آفت میں پھنستے ہی

اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ

رہتے ہیں، پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی حاصل کرتے ہیں (۱۲۶)۔ اور جب کوئی سورت نازل

سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ ؕ هَلْ یَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ

کی جاتی ہے تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں کہ تم کو کوئی دیکھتا تو نہیں، پھر چل دیتے ہیں،

انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾

اللہ نے اُن کا دل ہی پھیر دیا ہے اس وجہ سے کہ یہ سمجھ سے کام نہ لینے والے لوگ ہیں (۱۲۷)۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ

بے شک تمہارے پاس ایک پیغمبر آئے ہیں تمہاری ہی جنس میں سے، جو چیز تمہیں مضرت پہونچاتی ہے انھیں بہت گراں گزرتی ہے،

حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

تمہاری بھلائی کے حریص ہیں ایمان والوں کے حق میں تو بڑے ہی شفیق ہیں، مہربان ہیں (۱۲۸)۔ پھر اگر (وہ لوگ) روگردانی

فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

کرتے رہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کر لیا اور وہی مالک ہے

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿١٢٩﴾

عرش عظیم کا (۱۲۹)۔

سُوْرَةُ یُوْنُسَ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ مِائَةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — تِسْعُ اٰیَاتٍ وَاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ یونس مکی ہے، اس میں | شروع اللہ بڑے رحمت کرنے والے بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے | ۱۰۹ آیات اور ۱۱ رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

الف۔ لام۔ را۔ یہ پُر حکمت کتاب کی آیتیں ہیں (۱)۔ کیا لوگوں کو اس پر حیرت ہے کہ

توضیحی ترجمہ

(حقیقی) ایمان لائے ہیں اُن کے ایمان میں تو اس نے واقعی اضافہ کیا ہے، اور وہ (اس ترقی کو محسوس کر کر کے) خوش ہو رہے ہیں۔

(۱۲۵) اور رہے وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے (کفر و نفاق کا) تو اس سورت نے ان کی (کفر و منافقت کی) گندگی میں کچھ اور اضافہ ہی کر دیا ہے، اور ان کو موت بھی کفر کی ہی حالت میں آتی ہے۔ (یعنی یہ گندگی مرتے دم تک اُن کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہونے دیتی)

(۱۲۶) کیا لوگ نہیں دیکھتے کہ یہ (منافقین) سال میں ایک دو مرتبہ کسی (نہ کسی) آزمائش میں مبتلا کئے جاتے ہیں، پھر بھی نہ یہ توبہ کرتے ہیں اور نہ سبق ہی حاصل کرتے ہیں۔ (کیونکہ اُن کا مرض نفاق ان کے دلوں میں اس قدر پیوست ہو گیا ہے کہ وہ ان کو اس کی اجازت ہی نہیں دیتا)

(۱۲۷) اور جب بھی کبھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو یہ (ڈرتے ہیں کہ کہیں اُن کی بابت نہ ہو، لہٰذا) ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں (گویا کہ پوچھ رہے ہوں) کہ تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا؟ پھر (وہاں سے اُٹھ کر) چل دیتے ہیں، (بات یہ ہے کہ) اللہ نے اُن کے دل پھیر دیے ہیں، کیونکہ وہ سمجھ سے کام نہیں لیتے۔

(۱۲۸) (لوگو!) تمہارے پاس ایک ایسا رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے (تم اس کو جانچ پرکھ سکتے ہو، جو تمہارا ایسا غمخوار و غمگسار ہے کہ) اس کو تمہاری ہر تکلیف بہت گراں و شاق گذرتی ہے، اس کو تمہاری (فوز و فلاح کی) بڑی حرص (اور فکر و لگن) ہے، (اور خاص کر) ایمان والوں کے لئے وہ بڑا ہی شفیق و ہمدرد ہے۔ (تو ایسے سب لوگو! تمہیں اللہ کی اس رحمت و نعمت کی قدر کرنا چاہئے)

(۱۲۹) اب اگر (یہ لوگ رحمت کی اس پکار کو بھی نہ سنیں اور اے پیغمبرؐ! آپ سے) منہ موڑے رہیں تو آپ ان سے کہدیں کہ میرا اللہ مجھے کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میرا اُسی پر اعتماد و بھروسہ ہے، اور وہی مالک ہے عرشِ عظیم کا۔

ع ۱۶ / ۷ / ۵

سورۂ یونس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الٓر۔ یہ اُس کتاب کی آیتیں ہیں جو حکمت سے بھری ہوئی ہے۔

(۲) کیا لوگوں کے لئے یہ تعجب کی بات ہے کہ

أَوْحَيْنَآ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

ہم نے اُنھیں میں ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ لوگوں کو ڈرائے ، اور جو ایمان لے آئیں اُن کو

اٰمَنُوْٓا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ

خوشخبری سنائے کہ اُن کے لئے پروردگار کے پاس اونچا مرتبہ ہے، کافر کہتے ہیں یہ (شخص) تو

إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کھلا ہوا جادوگر ہے (۲)۔ بے شک تمھارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ

وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ

دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش (حکومت) پر مستوی ہوا، (ہر) کام کی تدبیر (وہی) کرتا ہے، کوئی بھی

الْأَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ إِلَّا مِنْۢ بَعْدِ إِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

شفاعت کرنے والا نہیں ہے، مگر ہاں! بعد اللہ کی اجازت کے، یہی تو اللہ ہے تمہارا پروردگار، سواسی کی

فَاعْبُدُوْهُ ؕ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

عبادت کرو، کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے (۳)۔ اسی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے، اللہ نے سچا وعدہ کر رکھا ہے،

حَقًّا ؕ إِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

بے شک اسی نے خلق کو پہلی بار پیدا کیا ہے، پھر وہی اسے دوہرائے گا، تا کہ انصاف کے ساتھ اُن لوگوں کو جزا دے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ

جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کئے، اور جن لوگوں نے کفر (اختیار) کیا اُن کے لئے پینے کو کھولتا پانی

حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ أَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ

اور دردناک عذاب ہے، بہ سبب اس کے کہ یہ کفر کرتے رہتے تھے (۴)۔ وہ (اللہ) وہی ہے جس نے

الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ

آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو روشن، اور اس کے لئے منزلیں مقرر کر دیں تا کہ تم برسوں کا شمار اور

السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ

حساب جان لیا کرو، اللہ نے یہ (چیزیں) بے مقصد نہیں پیدا کی ہیں، وہ نشانیاں کھول کر بیان کرتا

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا

ہے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں (۵)۔ بے شک رات اور دن کے اُلٹ پلٹ میں اور جو کچھ

الربع

توضیحی ترجمہ

ہم نے خود انہی میں کے ایک شخص (کو رسول بنا کر اس) پر وحی نازل کی ہے کہ لوگوں کو (اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے) ڈرائے اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں انھیں خوش خبری سنائے کہ اُن کے رب کے پاس اُن کا بڑا درجہ ہے (یہ تو کوئی حیرت والی بات نہیں تھی، لہٰذا جب اُس نے لوگوں کو یہ پیغام دیا تو اس کو قبولیت ملنی تھی، مگر) کافروں نے (جب وہ اس کا کوئی ٹھوس رد نہ کر سکے اور اس کے کلام کے اثر کو محسوس کیا تو) کہا کہ یہ (شخص) تو کھلا ہوا جادوگر (معلوم ہوتا) ہے۔

(۳) (سنو!) بلا شبہ اللہ ہی تمہارا (حقیقی) پروردگار ہے، (وہی ہے) جس نے آسمانوں اور زمین کو (عالم غیب کے) چھ دن میں پیدا کیا، پھر اُس نے عرش پر استواء فرمایا (جس کی کیفیت صرف اُسی کو معلوم ہے) وہ ہر چیز کا نظم اور تدبیر کرتا ہے، اُس کی اجازت کے بغیر کوئی اُس سے سفارش کرنے والا نہیں، ایسا اللہ تمہارا رب ہے، سو تم (صرف) اُسی کی بندگی کرو، (اور اُس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ کرو) کیا تم (اتنی واضح بات سننے کے بعد بھی اپنی مشرکانہ گمراہیوں پر مصر ہو اور) اب بھی نصیحت نہیں حاصل کرتے۔

(۴) اُسی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے، یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے، یقیناً مخلوق کو پہلی بار بھی وہی پیدا کرتا ہے اور دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا (قیامت کے دن) تا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیک عمل کئے ہیں اُن کو انصاف کے ساتھ اس کا صلہ دے، اور جنھوں نے کفر (اختیار) کیا (اُن کو سزا دے، اس طرح کہ) اُن کے لئے کھولتا ہوا پانی ہوگا پینے کو اور دردناک عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے تھے (یعنی حق کا انکار کرتے تھے)

(۵) اللہ وہی ہے جس نے (سورج اور چاند کا محیر العقول نظام مرتب فرمایا) سورج کو چمکتا ہوا (اور خوب پھیلا ؤ دار روشنی والا) بنایا (جس سے حرارت اور روشنی حاصل کی جاسکے) اور چاند کو (لطیف) نورانیت والا بنایا (جو سورج سے مستفاد ہے) اور اُس (چاند) کی منزلیں مقرر کیں تا کہ تم برسوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب معلوم کر سکو، اللہ نے یہ سب چیزیں بے فائدہ (اور بے مقصد) نہیں پیدا کیں (سب سے بڑا اور کھلا ہوا مقصد یہ ہے کہ انسان ان کے قوانین کی یک رنگی اور ان کے ضوابط کا نظام دیکھ کر توحید باری اور رد شرک پر استدلال کرے) وہ نشانیاں (اور دلائل) کھول کھول کر بیان کرتا ہے اُن کے لئے جو علم (اور سمجھ) رکھتے ہیں۔ (کیونکہ ان کو وہی سمجھ سکتے ہیں اور دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں، بے علم اور بے سمجھ ان نکات کو کیا سمجھیں)

(٦) بلا شبہ رات اور دن کے آگے پیچھے (یعنی یکے بعد دیگرے) آنے میں اور جو کچھ

خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦ اِنَّ

اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کر رکھا ہے اُن میں، اُن لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو (اللہ سے) ڈرتے رہتے ہیں (٦)۔

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا

بے شک جن لوگوں کو ہماری ملاقات کا کھٹکا ہی نہیں اور وہ دنیوی زندگی پر راضی ہوگئے اور اُسی سے جی لگا بیٹھے ہیں، اور جو

بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝٧ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ

لوگ ہماری نشانیوں سے (بالکل) بے پروا رہتے ہیں (٧)۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے، بہ سبب اس کے کہ جیسا

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ کرتے دھرتے رہے (٨)۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل بھی کئے اُن کا پروردگار

يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ

اُنھیں پہونچا دے گا (اُن کی منزل تک) بوجہ اُن کے ایمان کے، اُن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی،

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ

عیش (ومسرت) کے باغوں میں (٩)۔ اس میں اُن کا قول ہوگا، پاک ہے تو اے اللہ! اور اس میں اُن کی

فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ ع

باہمی دعا سلام ہوگی، اور اُن کی آخری بات ہوگی کہ ساری تعریف اللہ پروردگار عالمین کے لئے ہے (١٠)۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ

اور اگر اللہ لوگوں پر بُرائی واقع کر دیا کرتا جس طرح وہ بھلائی کی جلدی مچاتے ہیں تو اُن کی میعاد (کبھی کی) پوری ہو چکی

اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١١

ہوتی، لیکن ہم اُن لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اُن کی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑے رکھتے ہیں (١١)۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا

اور انسان کو جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے، لیٹے بھی اور بیٹھے بھی اور کھڑے بھی، پھر جب ہم اُس سے اس

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ

تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا جو تکلیف اُسے پہونچی ہے اُس کے لئے ہم کو پکارا ہی نہ تھا، اسی طرح

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ

فضول کاروں کو ان کے اعمال خوشنما کر دکھائے جاتے ہیں (١٢)۔ اور بالیقین ہم ہلاک کر چکے ہیں (بہت سی) نسلوں کو

توضیحی ترجمہ

اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے (خدا کی ہستی اور وحدانیت کی) بڑی نشانیاں (اور واضح دلائل) ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہوں۔ (یعنی ان سے فائدہ وہی اُٹھائیں گے جن کے دل میں خدا کا خوف ہوگا)

(٧) جو لوگ ہم سے (یعنی اللہ سے آخرت میں) آملنے کی توقع ہی نہیں رکھتے اور دنیوی زندگی میں مگن اور اس پر راضی (ومطمئن) ہوگئے ہیں، اور جو (اوپر بیان کردہ) ہماری نشانیوں سے غافل ہیں (ان میں کبھی غور نہیں کرتے)

(٨) ایسے لوگوں کا ٹھکانہ اُن کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہی ہے۔

(٩) (دوسری طرف) جو لوگ ایمان لائے ہیں، اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے ہیں، اُن کا رب اُن کو پہونچا دے گا (اُن کی منزل تک) جس کی (بنیادی) وجہ ہوگی ایمان، (اور وہ منزل جنت ہوگی) جہاں نعمتوں کے باغات ہوں گے، جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

(١٠) اس (جنت) میں (داخل ہوتے ہی) اُن کی زبان سے (بے اختیار) نکلے گا "سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ" (یا اللہ! تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے) اور اُن کا (باہم) ملاقاتی (اور خیر مقدمی) کلمہ "سلام" ہوگا، اور اُن کی (ہر) دعا (اور بات) کا اختتام "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" (اللہ کے شکر کی ادائیگی) پر ہوگا۔

ع ١ ٦

(١١) اور اگر اللہ (ان کافر) لوگوں کو بُرائی (یعنی عذاب) کا نشانہ بنانے میں بھی اتنی جلدی کرتا جتنی جلدی وہ اچھائیاں مانگنے میں مچاتے ہیں تو اُن کی مہلت پوری کردی گئی ہوتی (یعنی اُن کا خاتمہ کر دیا گیا ہوتا، لیکن ایسی جلد بازی ہماری حکمت کے خلاف ہے) لہٰذا ہم (تو) اُن لوگوں کو جو ہم سے (آخرت میں) ملنے کی توقع نہیں رکھتے اُن کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھریں۔

(١٢) اور (انسان کا تو معاملہ یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ اتنا بیباک ہے کہ خود عذاب اور بُرائی اپنی زبان سے مانگتا ہے دوسری طرف اتنا کمزور ہے کہ) جب انسان کو (ذراسی) کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو وہ لیٹے، بیٹھے اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہم کو پکارتا ہے، پھر جب ہم اُس سے اُس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ ایسے چل پڑتا ہے جیسے اُس نے اپنی تکلیف میں کبھی پکارا ہی نہ ہو (بات یہ ہے کہ) ان حد سے گزرنے والوں کے لئے اُن کے (بُرے) اعمال اسی طرح خوش نما بنا دئے گئے ہیں (جس کی وجہ سے وہ انھیں صحیح معلوم ہوتے ہیں)

(١٣) اور ہم ہلاک کر چکے ہیں (بہت سی) قوموں کو

قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا

تم سے قبل جبکہ اُنھوں نے ظلم کیا، درآنحالیکہ اُن کے پاس اُن کے پیغمبر کھلے دلائل کے ساتھ آتے رہے

لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ

اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے، ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں مجرموں کو (۱۳)۔ پھر ہم نے

خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَاِذَا

اُن کے بعد تمھیں زمین پر نائب کیا، تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو (۱۴) اور جب

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا ائْتِ

انھیں ہماری کھلی ہوئی آیتیں پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا کوئی کھٹکا نہیں ہے کہنے لگتے

بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ، یا اس میں ترمیم کردو، آپ کہہ دیجئے کہ میں یہ نہیں کرسکتا کہ اس میں اپنے جی

تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ

سے ترمیم کردوں، میں تو بس اسی کی پیروی کروں گا جو میرے پاس وحی سے پہونچتا ہے، میں اگر اپنے پروردگار کی

عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَّوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ

نافرمانی کروں تو میں یومِ عظیم کے عذاب سے ڈرتا ہوں (۱۵)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کی مشیت (یہی) ہوتی تو میں نہ تم

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ڮ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ

کو یہ (کلام) پڑھ کر سناسکتا اور نہ (اللہ) تم کو اس کی اطلاع کرتا، اور پھر میں تمہارے درمیان اس کے قبل بھی اتنے حصہ عمر

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ

تک رہ چکا ہوں، کیا تم عقل سے کام (ہی) نہیں لیتے (۱۶)۔ اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان

كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٧﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

باندھے، یا اُس کی نشانیوں کو جھٹلائے، یقیناً مجرموں کو فلاح نہیں ہوتی (۱۷)۔ یہ اللہ کے سوا (ایسی چیزوں کی) عبادت

اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا

کرتے ہیں جو اُن کو نہ نقصان پہونچاسکیں اور نہ نفع پہونچاسکیں، اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی

عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـــُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو (اللہ کو) معلوم نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ

توضیحی ترجمہ

تم سے پہلے (عذابوں کے ذریعہ) جب کہ اُنھوں نے ظلم (یعنی کفر و شرک) کیا، حالانکہ اُن کے پاس اُن کے پیغمبر دلائل لے کر آئے تھے، اور (اُن کے رویہ سے ثابت ہوگیا تھا کہ) وہ ہرگز ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے، ایسے مجرم لوگوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (یعنی بعض خاص گناہوں کی سزا ٹالی نہیں جاتی اور اس دنیا میں بھی دے دی جاتی ہے)

(۱۴) پھر ہم نے اُن کے بعد تم کو اُن (ہلاک کردہ قوموں) کا جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیا کرتے ہو۔ (کہاں تک خالق و مخلوق کے حقوق پہچانتے ہو اور خدا کے پیغمبروں کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہو)

(۱۵) اور (اب اپنے زمانہ کے کفار کا حال سنئے) جب اُن کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو (اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور وحدانیت پر) بالکل واضح ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی توقع نہیں (یعنی جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے) یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لے آیئے یا اس میں کچھ ترمیم کردیجئے، آپ (اے رسولؐ ان سے یہ) کہہ دیجئے کہ مجھے اس کا حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں کوئی تبدیلی کروں، میں تو بس اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس وحی سے پہونچتا ہے، میں اگر کبھی اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ڈر ہے بڑے دن کے عذاب کا (کہ مجھے بھی اُسے بھگتنا ہوگا، تو ایسی بیہودہ فرمائش کرتے ہوئے تمہیں بھی قیامت کے بڑے دن کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے)

(۱۶) آپ کہہ دیجئے کہ (سارا معاملہ اللہ کی مشیت پر موقوف ہے) اگر اللہ چاہتا تو نہ میں اس (قرآن) کو تم کو پڑھ کر سناتا اور نہ اللہ تمہیں اس سے واقف کراتا، اور پھر میں تو اس (دعوائے نبوت) سے پہلے ایک عمر (چالیس سال) تمہارے درمیان گذار چکا ہوں (تم سب میرے اُمّی ہونے اور میری صداقت و امانت کی بابت اچھی طرح جانتے ہو، سمجھ سکتے ہو کہ یہ میرا کلام ہو ہی نہیں سکتا) تو کیوں اپنی عقل سے کام نہیں لیتے۔ (اور ایسے مطالبات کرتے ہو)

(۱۷) (ذرا سوچو!) اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے (یعنی اپنے دل کی گڑھی ہوئی چیزوں کو وحی قرار دے) یا (جو) اُس کی (وحی کردہ) آیتوں کو جھٹلائے (یقیناً یہ دونوں ہی باتیں یکساں شدید ترین جرم ہیں اور یاد رکھو ایسے) مجرموں کو یقیناً بھلائی اور کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔

(۱۸) (ان کی خدا پرستی کا حال یہ ہے کہ) یہ اللہ کو چھوڑ کر اُن (چیزوں) کی عبادت کرتے ہیں جو نہ نقصان پہونچاسکتی ہیں اور نہ نفع، اور (جب پوچھا جاتا ہے تو) کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اس کو معلوم نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ

الْأَرْضِ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ

زمین میں، وہ پاک اور برتر ہے اُن لوگوں کے شرک سے (۱۸)۔ اور انسان تو ایک ہی طریقے پر تھے، پھر اُنھوں نے

اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

اختلاف کیا، اور اگر اُن کے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے سے نہ ٹھہر چکی ہوتی تو اُن کے درمیان اس باب

لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ

میں جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں فیصلہ کر دیا گیا ہوتا (۱۹)۔ اور کہتے ہیں کہ اُن کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں

عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّیْ مَعَكُمْ

نازل ہوتا، سو آپ کہہ دیجئے کہ غیب (کی خبر) تو بس اللہ ہی کو ہے، سو انتظار کرو! میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار

مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ

کرنے والوں میں ہوں (۲۰)۔ اور جب ہم (ناشکر) لوگوں کو بعد اس کے کہ اُن پر کوئی مصیبت پڑ چکی ہو (اپنی) رحمت کا مزہ چکھا

مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ

دیتے ہیں تو فوراً ہی وہ (لوگ) ہماری نشانیوں کے باب میں چالیں چلنے لگتے ہیں، آپ کہہ دیجئے! اللہ چالوں میں بھی اُن سے بڑھا ہوا

رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ

ہے، یقیناً جو چالیں تم چل رہے ہو وہ ہمارے قاصد انھیں لکھتے جا رہے ہیں (۲۱)۔ وہی (اللہ) ہے جو تم کو خشکی اور سمندر میں لئے

حَتّٰۤی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا

پھرتا ہے، چنانچہ جب تم کشتی میں (سوار) ہوتے ہو اور وہ (کشتیاں) لوگوں کو ہوائے موافق کے ذریعہ سے لے کر چلتی ہیں اور

جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْۤا

لوگ اُس سے خوش ہوتے ہیں (کہ ناگہاں) ایک تھپیڑا ہوا کا آتا ہے اور اُن کے اوپر ہر طرف موجیں اُٹھی چلی آتی ہیں اور وہ

اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا

سمجھنے لگتے ہیں کہ (بس اب) ہم گھر گئے (تو اُس وقت) اللہ کو (بالکل) خالص کر کے پکارتے ہیں (کہ) اگر تو نے ہمیں اس

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ

(مصیبت) سے نجات دلا دی، تو ہم یقیناً بڑے شکر گزار ہوں گے (۲۲)۔ پھر جب وہ اُنھیں نجات دے دیتا ہے تو وہ فوراً ہی

فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ

زمین میں ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں، اے لوگو! یہ تمہاری سرکشی تمہارے ہی اوپر (اُلٹ پڑنے والی) ہے، یہی چند روزہ نفع

توضیحی ترجمہ

زمین میں، (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ ان مشرکانہ باتوں سے بالکل پاک اور کہیں بالا و برتر ہے۔

(۱۹) اور (اصل میں تمام) انسان ایک ہی طریقہ پر تھے (یعنی سب آدمؑ کے طریقہ پر تھے اور موحد تھے) پھر (بعد میں بہک کر) الگ الگ (اعتقادات وخیالات والے) ہوگئے، اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے نہ ٹھہر چکی ہوتی (یہ کہ دنیا دارِ عمل ہے، قطعی اور آخری فیصلہ کی جگہ نہیں، اس کے لئے انھیں مہلت دی جائے گی) تو جس معاملے میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں (وہ اتنا سنگین معاملہ ہے کہ) اس کا فیصلہ (دنیا ہی میں) کر دیا جاتا۔

(۲۰) اور یہ لوگ (یوں) کہتے ہیں کہ اس نبی پر کوئی نشانی (ہمارے فرمائشی نشانوں اور معجزات میں سے) کیوں نازل نہیں ہوتی؟ آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ: غیب کی باتیں صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہیں (اس کی خبر بھی صرف اسی کو ہے) لہٰذا تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ (وہ چاہے گا تو نازل کرے گا)

ع ٢ ١٠ ٧

(۲۱) اور (مصیبت کے بعد رحمت بھی تو ہماری نشانی ہی ہے، لیکن لوگوں کا حال یہ ہے کہ) جب ہم لوگوں کو اُن کو پہنچنے والی کسی مصیبت (مثلاً تنگی، قحط، خشک سالی، آلام ومصائب) کے بعد رحمت (یعنی رزق کی فراوانی، آلام ومصائب کے ازالہ) کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ فوراً ہی ہماری نشانیوں کے بارے میں (نئی) چالیں چلنے لگتے ہیں (یعنی ہر اعجازی واقعہ کی کوئی نہ کوئی مادّی توجیہ یا تاویل کر کے نئے مطالبے کرنا شروع کر دیتے ہیں) آپ کہہ دیجئے کہ: اللہ (چاہے تو) سب سے تیز بنا سکتا ہے حیلے (وہ فرماتا ہے کہ) بلا شبہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) تمہاری ساری چالبازیوں کو لکھ رہے ہیں۔ (وقت آنے پر پیش کر دیں گے)

(۲۲) (اس کو ایک مثال سے سمجھو، دیکھو!) وہ (اللہ) ہی تو ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر (دونوں جگہ) سفر کراتا ہے (سفر کے موافق ومخالف حالات اُسی کے پیدا کردہ ہوتے ہیں، لیکن تمہاری نظر اس حقیقت پر نہیں رہتی) یہاں تک کہ جب تم (بادبانی) کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور یہ کشتیاں سب کو لے کر موافق ہوا کے ساتھ پانی پر چلتی ہیں اور سب اس بات پر خوش ہو رہے ہوتے ہیں کہ اچانک تیز آندھی آتی ہے اور ہر طرف سے اُن پر موجیں اُٹھنے لگتی ہیں اور اُنھیں لگتا ہے کہ وہ ہر طرف سے گھر گئے، تو وہ (اسباب پر سے صرف نظر کر کے) اُس وقت خلوصِ اعتقاد کے ساتھ صرف اللہ کو پکارتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ اے اللہ!) اگر تو نے ہمیں (اس مصیبت سے) نجات دے دی تو ہم ہو جائیں گے بڑے شکر گزار لوگوں میں سے (یعنی موحد اور مخلص مومن)

(۲۳) پھر جب وہ (اللہ) اُنھیں نجات دے دیتا ہے تو زیادہ دیر نہیں گزرتی کہ وہ زمین میں ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں، اے لوگو! تمہاری یہ سرکشی خود تمہارے خلاف پڑ رہی ہے، اب تو مزے لے لو تھوڑے سے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

دنیوی زندگی کا، پھر ہماری ہی طرف تمہاری واپسی ہے، پھر ہم تمہیں جتلا دیں گے جو کچھ تم کرتے رہے ہو (۲۳)۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

بس دنیا کی زندگی کا حال تو ایسا ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اُس سے زمین کی سبزی گنجان ہوکر

نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ

نکلی، جس کو انسان اور چوپائے کھاتے ہیں، یہاں تک کہ جب زمین (پوری طرح) اپنی رونق پر پہونچ چکی

الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ

اور اس کی زیبائش ہوگئی اور اس کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب وہ اس پر بالکل متصرف ہو چکے تو ہمارا حکم اس پر

اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ

(اچانک) رات کو یا دن کو آپڑا، سو ہم نے (ایسا) صاف کر دیا کہ گویا وہ کل موجود ہی نہ تھی، ہم اسی طرح

بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

آیتوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو سوچتے رہتے ہیں (۲۴)۔ اور اللہ بلاتا ہے

اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ

سلامتی کے گھر کی طرف، اور جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر چلا دیتا ہے (۲۵)۔ جو لوگ نیکی کرتے

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ

رہے اُن کے لئے تو بھلائی ہے اور اس کے علاوہ بھی، اُن کے چہروں پر نہ کدورت چھائے گی اور نہ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ

ذلت ہوگی، اہلِ جنت یہی ہیں، یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (۲۶)۔ اور جن لوگوں نے بدیاں کمائی

جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

ہیں (سو) بدی کی سزا ویسی ہی بدی ہے، اور ایسے لوگوں کو ذلت چھالے گی، کوئی انھیں اللہ (کے عذاب) سے نہ

عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ

بچاسکے گا، گویا اُن کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے لپیٹ دیئے گئے ہیں، دوزخ والے یہی تو ہیں، یہ اس

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ

میں بس پڑے ہی رہیں گے (۲۷)۔ اور (وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے) جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر

توضیحی ترجمہ

دنیوی زندگی کے، پھر (آخر کار) تمہیں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے، اُس وقت ہم تمہیں بتائیں گے کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔

(۲۴) (سنو!) دنیوی زندگی کی مثال کچھ ایسی ہی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا جس کی وجہ سے زمین میں اُگنے والی نباتات جن کو انسان اور مویشی کھاتے ہیں خوب گھنی ہوگئیں، یہاں تک کہ جب زمین اپنے اس زیور سے آراستہ ہوگئی، اور (نباتات کے مختلف رنگوں سے) مزین ہوگئی، اور اُس کے (دنیوی) مالکوں نے سوچا کہ وہ پوری طرح اُن کے قبضہ میں ہے (اور اب اُس سے فائدہ اُٹھانے کا وقت آگیا ہے) کہ اچانک دن یا رات کے وقت ہمارا حکم آپہونچا (کہ اُس پر کوئی آفت آجائے) اور (پھر) ہم نے اُس کو کٹی ہوئی کھیتی کی سپاٹ زمین میں اس طرح تبدیل کر دیا جیسے کل وہ تھی ہی نہیں، ہم اسی طرح (جس طرح ہم نے یہاں کیا) اپنی آیات کو اُن لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔ (یعنی ان سے فائدہ وہی اُٹھا سکتے ہیں جو سوچیں اور فکر کریں)

(۲۵) اور اللہ بلاتا ہے (تمام انسانوں کو) سلامتی کے گھر (یعنی جنت) کی طرف (جہاں کے رہنے والے ہر قسم کی تکلیف، پریشانی، رنج وغم، نقصان، آفت اور فنا وزوال سے محفوظ رہیں گے) اور (جنت کا) سیدھا راستہ انھیں کو دکھاتا ہے جسے وہ (اپنی حکمت سے) چاہتا ہے۔ (اور حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ اُسی کو راستہ دکھایا جائے جو اپنے اختیار اور ہمت کو کام میں لاکر جنت کی ضروری شرائط پوری کرے)

(۲۶) اُن لوگوں کے لئے جو (دنیا میں) نیکیاں کرتے رہے بہترین خوبیاں وانعامات ہیں (جنت کی شکل میں) اور (بلکہ) اس سے بھی زیادہ (بڑی چیز، دیدارِ الٰہی کی صورت میں) اُن کے چہروں پر نہ کبھی (غم کی) کدورت چھائے گی اور نہ ذلت (کا اُنھیں سامنا ہوگا، کیونکہ) وہ ہوں گے جنت کے باسی، وہ اس میں ہمیشہ (خوش وخرم) رہیں گے۔

(۲۷) اور (رہے) وہ لوگ جنھوں نے (کفر وشرک کی) برائیاں کمائی ہیں، اُن کو (اُن کی) برائی کی سزا اسی (برائی) کے مطابق ملے گی، اور (اُن کا حال یہ ہوگا کہ) اُن پر ذلت چھا جائے گی، اُن کو اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا (خوف وذلت سے اُن کے چہروں کی یہ کیفیت ہوگی کہ) ایسا لگے گا کہ ان کے چہروں پر اندھیری رات کی تہیں چڑھا دی گئی ہوں، وہ ہوں گے دوزخ کے باسی، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۸) اور (قیامت کا) وہ دن (ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے) جب ہم ان سب کو (یعنی ازل سے ابد تک کے تمام اہلِ زمین انسان وجنات کو میدانِ حشر میں) جمع کریں گے، پھر

نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ

ہم شرک کرنے والوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شرکاءِ (خدائی) اپنی جگہ ٹھہرو، پھر ہم اُن میں باہم خوب

وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

پھوٹ ڈالیں گے اور ان کے (وہ مزعومہ) شرکاء ان سے کہیں گے تم ہماری عبادت تو کرتے نہ تھے (۲۸)۔ سو اللہ ہمارے

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُو

تمہارے درمیان کافی گواہ ہے کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی (۲۹)۔ اس جگہ ہر شخص اس (عمل) کا امتحان

كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ

کرلے گا جو وہ پیشتر بھیج چکا ہے۔ اور یہ لوگ اللہ اپنے مالک حقیقی کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ (معبود)

مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ

انھوں نے گڑھ رکھے تھے وہ ان سے نادارد ہوجائیں گے (۳۰)۔ آپ کہئے: کون تمہیں آسمان وزمین سے روزی

يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

پہونچاتا ہے؟ یا کون کان اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے؟ اور کون جان دار کو نکالتا ہے بے جان سے اور بے جان

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ

کو نکالتا ہے جاندار سے؟ اور کون (ہر) کام کا انتظام کرتا ہے؟ (جواب میں) وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ! تو کہئے کہ

أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا

پھر کیوں نہیں بچتے ہو (۳۱)۔ سو یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار حقیقی، اور (امر) حق کے بعد رہ کیا گیا بجز گمراہی کے، تو کدھر

الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى

پھرے چلے جاتے ہو (۳۲)۔ اسی طرح آپ کے پروردگار کی بات (تمام) سرکشی کرنے والوں کے حق میں پوری ہوچکی

الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ

ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے (۳۳)۔ آپ کہئے کہ کیا تمہارے (تجویز کئے ہوئے) شرکاء میں کوئی ایسا بھی ہے جو پہلی بار

مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

پیدا کرے پھر وہ دوبارہ بھی کرے؟ آپ کہہ دیجئے: اللہ ہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ بھی کرے گا، پھر تم کہاں

فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ

بھٹکے جاتے ہو (۳۴)۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تمہارے (تجویز کئے ہوئے) شرکاء میں کوئی ایسا ہے جو حق کے راستہ پر چلاتا ہو؟

ہم مشرکین سے کہیں گے تم (خدائی میں شریک کرنے والو!) اور تمہارے شرکاء (جن کو تم نے خدائی میں شریک کیا تھا) ذرا اپنی جگہ ٹھہرو، پھر ہم اُن کو الگ الگ (یعنی آمنے سامنے کھڑا) کردیں گے اور اُن کے وہ شرکاء (اُن سے مخاطب ہوکر) کہیں گے کہ "تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے" (یعنی جن زندہ شخصیات کو انھوں نے مرنے کے بعد خدائی میں شریک کرلیا تھا یا جن کے بت بنالئے تھے اُنھیں تو اس کی خبر ہی نہیں تھی کہ کچھ لوگ ان کی پرستش کرتے ہیں اس لئے وہ انکار کردیں گے)

(۲۹) تو (سنو!) ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کافی ہے گواہ کے بطور (یعنی وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ) بیشک ہم تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر تھے۔

(۳۰) اس موقع پر ہر شخص خود پرکھ لے گا اپنے کاموں کو جو اس نے (دنیا میں) کئے ہوں گے، اور لوٹا دیا جائے گا سب کو اپنے مالکِ حقیقی کی طرف، اور جو کچھ (معبود وغیرہ) انھوں نے گڑھ رکھے تھے سب ان سے غائب (اور گم) ہوجائیں گے۔

(۳۱) آپ (اے پیغمبر! ان مشرکین سے) کہئے کہ (بتلاؤ) کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق پہونچاتا ہے؟ یا بھلا کون ہے جو سننے اور دیکھنے کی قوتوں کا مالک ہے؟ اور کون ہے جو جاندار کو بے جان سے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے؟ اور کون ہے جو ہر کام کا انتظام کرتا ہے؟ تو یہ لوگ (یقیناً یہی) کہیں گے کہ: "اللہ!" تو (یہ سب جانتے ہوئے) بھی تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟ (اور کچھ چیزوں میں اس کے شریک بناتے ہو)

(۳۲) تو (ثابت ہوگیا کہ ان صفات وافعال کا حامل) اللہ (ہی) تمہارا پروردگار حقیقی ہے، پھر حق واضح ہونے کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا باقی رہ گیا (یعنی جو اس کے خلاف کرے گا وہ گمراہ ہی تو ہوگا) پھر (خود فیصلہ کرو کہ) کہاں لے جائے جارہے ہو؟ (خواہ تمہارا نفس تمہیں لے جارہا ہو یا کسی کے بہکاوے میں آرہے ہو)

(۳۳) (جس طرح اللہ کی وحدت و ربوبیت حق ہے اور جس طرح حق واضح ہونے کے بعد اس کے انکار پر گمراہ ہونا مسلّم ہے) اسی طرح آپ کے رب کی یہ بات (بھی) حق ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے جنھوں نے نافرمانی کا شیوہ (خود) چنا ہے۔ (اور انھیں حق کی تلاش کی فکر ہی نہیں ہے)

(۳۴) (یہ "مبدأ" یعنی ہر چیز کے پہلی بار پیدا کرنے کا تو اعتراف کرچکے اب ان سے) پوچھئے کہ کوئی ہے؟ تمہارے (تجویز کردہ) شریکوں میں جو مخلوق کو پہلی بار بھی پیدا کرے اور (مرنے کے بعد) دوبارہ بھی، (ان کے پاس اس کا جواب نہیں) آپ بتادیجئے کہ اللہ ہی ہے جو مخلوقات کو پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے، پھر (وہی قیامت میں) انھیں دوبارہ بھی پیدا کرے گا تو پھر تم کہاں (حق سے) پھرے جاتے ہو۔

(۳۵) آپ (ذرا اُن سے) پوچھئے کہ کوئی ہے اُن کے شرکاء میں جو حق کا راستہ بتلاتا ہو؟

قُلِ اللّٰهُ يَهْدِىْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِىْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ

آپ کہدیجئے کہ اللہ ہی حق کا راستہ بتلاتا ہے، تو پھر جو کوئی حق کا راستہ دکھاتا ہے وہ زیادہ مستحق ہے اس کا کہ اُس کی پیروی کی

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّىْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾

جائے، یا وہ جس کو (خود ہی) راستہ نہ ملتا ہو، بلکہ اُسے راستہ بتایا جائے، سو تم کو کیا ہو گیا ہے کیا فیصلہ کرتے ہو (۳۵)۔

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ

ان میں اکثر تو صرف (اپنے) گمان کی پیروی کر رہے ہیں، اور یقیناً گمان تو حق (کے اثبات) میں ذرا بھی مفید نہیں، یقیناً

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ

اللہ خوب واقف ہے اس سے جو کچھ یہ کر رہے ہیں (۳۶)۔ اور یہ قرآن ایسا ہے ہی نہیں کہ غیر اللہ کی طرف سے گڑھ لیا

يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ

جائے، بلکہ یہ تو تصدیق (کرنے والا) ہے اس (کلام) کی جو اسکے قبل سے ہے اور تفصیل (بیان کرنے والا) ہے احکام کی،

وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

اور اس کے اندر کوئی شک (وشبہ کی بات ہی) نہیں، جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے (۳۷)۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ

کہ اس شخص نے اس کو گڑھ لیا ہے، آپ کہئے کہ اچھا تو تم ایک ہی سورت مثل اس کے لے آؤ، اور اللہ کے سوا تم

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا

جس کسی کو بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو (۳۸)۔ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ ایسی چیز جھٹلانے لگے جسے اپنے علم سے نہ گھیر پائے، اور

بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ابھی ان کے پاس حقیقتِ امر نہیں پہونچی، اس طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے قبل ہو چکے ہیں، سو دیکھ لیجئے کیا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ

(برا) ظالموں کا انجام ہوا ہے (۳۹)۔ اور ان میں وہ بھی ہیں جو اس (کتاب) پر ایمان لے آئیں گے اور ان میں وہ

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ

بھی ہیں جو اس (کتاب) پر ایمان نہ لائیں گے، اور آپ کا پروردگار ہی مفسدوں سے خوب واقف ہے (۴۰)۔ اور اگر وہ آپ

كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّىْ عَمَلِىْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ

کو جھٹلاتے ہیں تو کہدیجئے کہ میرا کیا میرے لئے اور تمہارا کیا تمہارے لئے، تم اس سے بری الذمہ ہو جس پر میں عمل کر رہا ہوں

توضیحی ترجمہ

(اُن کے پاس اس کا بھی جواب نہیں ہے) آپ (ہی اُن کو) بتلا دیجئے کہ اللہ ہی حق کا راستہ بتلاتا ہے، تو بتاؤ کہ جو حق کا راستہ بتلاتا ہے وہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اُس کی بات مانی جائے اور اس کی اتباع کی جائے یا وہ جس کو اُس وقت تک راستہ نہ سوجھے جب تک کہ کوئی دوسرا اُس کی رہنمائی نہ کرے، تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟ (یعنی اتنی واضح اور کھلی دلیل کے باوجود تم اللہ اور اُس کی مخلوق کو برابر کا ٹھہرا رہے ہو)

(۳۶) اور (حقیقت یہ ہے کہ) ان (مشرکین) میں سے اکثر لوگ صرف گمان (یعنی ایسے خیالات جن کی کوئی نہ اصل ہے نہ دلیل) کی پیروی کر رہے ہیں، اور بلاشبہ (یہ بات یقینی ہے کہ) حق کے معاملے میں گمان کچھ کام نہیں دیتا (نہ حق سے مستغنی کرتا ہے اور نہ اُس کو ثابت کرتا ہے) یقیناً جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ اُس کا پورا پورا علم رکھتا ہے (مناسب وقت پر اپنے اسی علمِ کامل و محیط کے مطابق جزا و سزا دے گا)

(۳۷) اور (رہا قرآن تو) یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ کسی غیر اللہ کی طرف سے گڑھ لیا جائے (یعنی کسی غیر اللہ کے بس کی بات نہیں کہ وہ ایسا کلام گڑھ سکے) بلکہ یہ تو (اللہ کا کلام ہے اور) تصدیق کرنے والا ہے اُس کی (جو کتابوں کی شکل میں) پہلے (نازل) ہو چکی ہیں، اور اللہ نے جو باتیں (لوحِ محفوظ میں) لکھ رکھی ہیں اُن کی تفصیل بیان کرنے والا ہے (یعنی اس کا ماخذ کوئی انسانی دماغ نہیں ہے) اس میں ذرہ بھی شک کی گنجائش نہیں ہے، یہ اس ذات کی طرف سے ہے جو تمام جہانوں کی پرورش کرتی ہے۔

(۳۸) کیا (ان واضح تصریحات کے بعد بھی) یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) نے اسے (اپنی طرف سے) گڑھ لیا ہے؟ آپ کہدیجئے کہ (ایسا ہے) تو تم اس جیسی ایک سورت ہی (بنا کر) لے آؤ، اور (اس کام میں مدد کے لئے) جن جن غیر اللہ کو بلا سکو بلا لو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔

(۳۹) لیکن (بات اصل میں یہ ہے کہ) جس چیز کا احاطہ یہ اپنے علم سے نہ کر پائے اُسے جھٹلانے لگے (یعنی اپنی جہالت کی بنا پر اور قرآن کے حقائق اور اس کے اعجاز کی وجوہات پر غور نہ کرنے کی وجہ سے یہ اس کو گھڑا ہوا بتلاتے ہیں) اور ابھی تک ان کے سامنے اس (تکذیبِ قرآن) کا آخری انجام نہیں آیا (لیکن اُن کے سامنے اس کی مثالیں موجود ہیں کہ) اسی طرح جو لوگ اُن سے پہلے تھے انھوں نے بھی (آیاتِ الٰہی) کو جھٹلایا تھا تو (ان کی تاریخ) دیکھ لیں کہ ان ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟۔

(۴۰) (اے پیغمبرؐ! آپ فکر نہ کریں) ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اس (قرآن) پر (بعد میں) ایمان لے آئیں گے اور بعض ایسے ہیں جو اس پر (کبھی) ایمان نہیں لائیں گے (وہ وہ ہوں گے جن کا شمار مفسدین میں ہے) اور آپ کا رب مفسدین کو اچھی طرح جانتا ہے۔

(۴۱) اور (اے پیغمبرؐ!) اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو (ان سے) کہدیجئے کہ میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل، تم بری ہو میرے عمل سے

ع ۱۰
۹

وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

اور میں اس سے بری الذمہ ہوں جس پر تم عمل کر رہے ہو (۴۱)۔ اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں تو

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ

کیا آپ بہروں کو سنا دیں گے جبکہ وہ سمجھ سے کام ہی نہ لے رہے ہوں (۴۲)۔ اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو آپ کی طرف دیکھ

اَفَاَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

رہے ہیں، تو کیا آپ اندھوں کو راستہ دکھا سکیں گے، جب کہ وہ بصیرت سے کام بھی نہیں لے رہے ہیں (۴۳)۔ یقیناً اللہ لوگوں

النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا، البتہ لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (۴۴)۔ اور انہیں اس دن کی یاد دلائیے جب (اللہ)

كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ

ان کو اس طرح حشر میں اکٹھا کرے گا کہ گویا وہ دن کی (کل) ایک آن رہے، ایک دوسرے کو پہچانیں گے، واقعی وہ

خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا

لوگ گھاٹے میں آ گئے جنھوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا، اور وہ ہدایت پانے والے تھے (ہی) نہیں (۴۵)۔ اور اگر ہم

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

آپ کو کچھ (حصہ اس عذاب کا) دکھلا بھی دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں، یا ہم آپ کو وفات دے دیں، سو ہمارے پاس

ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا

تو ان کی واپسی (بہر حال) ہے، تو اللہ کو خوب اطلاع اس کی ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں (۴۶)۔ اور ہر اُمت کے لئے ایک پیام

جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

رساں ہوا ہے، پھر جب اُن کے یہاں پیام رساں آچکتا ہے تو اس کے درمیان فیصلہ انصاف کے ساتھ کر دیا جاتا ہے اور اُن پر ظلم

يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ

(ذرا) نہیں کیا جاتا (۴۷)۔ اور یہ کہتے ہیں کہ یہ (عذاب کا) وعدہ (آخر) کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو (۴۸)۔ آپ کہہ دیجئے کہ

لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ

میں تو اپنی ذات کے لئے (بھی) ضرر اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا بجز اس کے کہ جتنا اللہ چاہے، ہر اُمت کے لئے ایک معیّن وقت

اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ

ہے، جب اُن کا وہ وقت معیّن آ جاتا ہے تو وہ لوگ نہ ایک آن پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں (۴۹)۔ آپ کہہ دیجئے

توضیحی ترجمہ

اور میں بری (الذمہ) ہوں اس سے کہ جو کچھ عمل تم کرتے ہو۔

(۴۲) اور اُن میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو تمہاری باتوں کو (بظاہر) سنتے ہیں (لیکن ایک طرح سے وہ بہرے ہیں کیوں کہ وہ طلب حق نہیں رکھتے اور یہ سوچ کر آتے ہیں کہ کچھ سمجھنا نہیں ہے) تو کیا آپ بہروں کو سنائیں گے جب کہ وہ سمجھنا (بھی) نہیں چاہتے ہوں؟

(۴۳) اور (اسی طرح) اُن میں سے کچھ ایسے ہیں کہ (اُن کی آنکھیں موجود ہیں اور) آپ کو (آپ کے کمالات و معجزات کے ساتھ) دیکھ رہے ہیں (لیکن اُن کی آنکھوں پر تعصب وعناد کا پردہ پڑا ہے، جس کے باعث وہ اندھوں جیسے ہیں) تو کیا آپ اندھوں کو راستہ دکھائیں گے خواہ وہ (بصارت ہی نہیں) بصیرت سے بھی محروم ہوں۔

(۴۴) حقیقت یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ ہیں کہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ (یعنی اللہ کی عطا کردہ صلاحیتوں کا صحیح استعمال کر کے حق کا راستہ نہیں اپناتے)

(۴۵) اور اُس دن (جس میں) اللہ اُن کو (میدانِ حشر میں) جمع کرے گا تو اُن کو (اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں) ایسا محسوس ہوگا کہ جیسے وہ (دنیا میں یا قبر میں) صرف دن کی ایک گھڑی رہے ہوں (اسی لئے) وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے، واقعہ یہ ہے کہ وہ لوگ (بڑے) گھاٹے میں رہے جنھوں نے اللہ سے (آخرت میں) ملنے کو جھٹلایا اور (اسی لئے) وہ ہدایت پانے والے نہیں ہوئے۔ (کیونکہ آخرت میں اللہ کے سامنے حاضری پر یقین کرتے تو اُس کے احکام پر چل کر ہدایت حاصل کرتے)

(۴۶) اور (اے پیغمبر!) جس (عذاب) کا ہم نے ان (کفار و مشرکین) سے وعدہ کر رکھا ہے خواہ اِن میں سے کچھ ہم آپ کو (آپ کی زندگی میں) دکھا دیں، یا (اس سے پہلے) آپ کی روح قبض کر لیں، بہر صورت ان کو ہماری طرف ہی لوٹنا ہے، پھر (یہ تو معلوم ہی ہے کہ) جو کچھ یہ کرتے رہے ہیں اللہ اس کا پورا پورا مشاہدہ کر رہا ہے۔ (لہٰذا وہاں ان کو سزا ملنا طے ہے)

(۴۷) اور ہر اُمت (مکلفہ) کے لئے ایک رسول (بھیجا گیا) ہے، پھر جب اُن کا رسول آجاتا ہے تو اُن کے (یعنی اس کے ماننے والوں اور جھٹلانے والوں کے) درمیان (انعام و عذاب کا) فیصلہ انصاف کے ساتھ کیا جاتا ہے اور اُن پر ظلم نہیں کیا جاتا۔

(۴۸) اور لوگ کہتے ہیں کہ (آخر عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ (پورا کرو) اگر تم سچے ہو۔

(۴۹) (اے پیغمبر!) آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لئے (بھی) کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جتنا اللہ کو منظور ہو، (سنو!) ہر اُمت کے لئے ایک مقرر وقت ہے (اس وقت تک تو اس کو مہلت ملتی ہے) پھر جب اُن کا وہ وقت آجاتا ہے تو وہ اُس سے نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے جا سکتے ہیں۔ (اسی طرح تمہارے عذاب کا بھی وقت مقرر ہے)

(۵۰) آپ کہیے (عذاب کا مطالبہ کرنے والوں سے)

أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُهُۥ بَيَٰتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ

کہ یہ تو بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب رات کو آپڑے یا دن کو تو اس میں کون سی چیز ایسی ہے جس کے لئے مجرمین

ٱلْمُجْرِمُونَ ۝٥٠ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ءَامَنتُم بِهِۦٓ ۚ ءَآلْـَٰٔنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِۦ

جلدی مچارہے ہیں (۵۰)۔ کیا پھر جب وہ آہی پڑے گا جب اس کا یقین کروگے؟ ہاں اب! حالانکہ تم اسی کی تو

تَسْتَعْجِلُونَ ۝٥١ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْخُلْدِ

جلدی مچایا کرتے تھے (۵۱)۔ پھر جنھوں نے (اپنے اوپر) ظلم کیا ہے اُن سے کہا جائے گا ہمیشہ کا عذاب چکھو، تم کو

هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ۝٥٢ وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ

بدلہ اسی کا تو مل رہا ہے، جو کچھ تم کر چکے ہو (۵۲)۔ یہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا وہ (عذاب) برحق ہے؟ آپ

قُلْ إِى وَرَبِّىٓ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ۝٥٣ وَلَوْ أَنَّ

کہہ دیجئے کہ ہاں! میرے پروردگار کی قسم ہے کہ وہ برحق ہے، اور تم کسی طرح (اللہ کو) ہرا نہیں سکتے (۵۳)۔ اور اگر ہر

لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِى ٱلْأَرْضِ لَٱفْتَدَتْ بِهِۦ ۗ وَأَسَرُّوا۟

ظالم کے پاس دنیا بھر کا (زر و مال) ہو تو بھی اُسے فدیہ میں دے دینا چاہے گا، جب (اوّل اوّل) عذاب

ٱلنَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ وَهُمْ

دیکھیں گے تو پشیمانی کو چھپائیں گے، اور اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا، اور اُن پر ظلم

لَا يُظْلَمُونَ ۝٥٤ أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ

(ذرا بھی) نہ کیا جائے گا (۵۴)۔ یاد رکھو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کی مِلک ہے، یاد رکھو کہ اللہ

وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝٥٥ هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ

کا وعدہ سچا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۵۵)۔ وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اُسی کی طرف

وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٥٦ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن

لوٹائے جاؤ گے (۵۶)۔ اور اے لوگو! بالیقین تمہارے پاس نصیحت تمہارے پروردگار کے پاس سے آگئی ہے اور شفاء بھی

رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝٥٧

(ان بیماریوں کے لئے) جو سینہ میں ہوتی ہے، اور ایمان والوں کے حق میں ہدایت اور رحمت (۵۷)۔ آپ کہہ دیجئے کہ

قُلْ بِفَضْلِ ٱللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۟ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا

اللہ کے فضل سے اور اُس کی رحمت سے، ہاں اس سے چاہئے کہ (لوگ) خوش ہوں، وہ کہیں بہتر ہے اس (دنیا) سے جس کو

توضیحی ترجمہ

کہ بتاؤ (اس بابت تم نے کیا سوچا ہے کہ) اگر تم پر اس (خدا) کا عذاب رات کے وقت میں یا دن میں (یعنی سوتے یا جاگتے میں) آجائے (تو کیسے بچو گے؟ اور) اس میں کون سی ایسی (اشتیاق کے قابل) چیز ہے کہ (تم جیسے) مجرم لوگ اس کی جلدی مچارہے ہیں۔

(۵۱) کیا جب وہ (عذاب) آہی پڑے گا تب اُس کو مانو گے (اس وقت کہا جائے گا کہ اچھا اب! (مانے) حالانکہ تم خود (اس کا انکار کر کے) اس کی جلدی مچایا کرتے تھے۔

(۵۲) پھر اُن سے کہا جائے گا جنھوں نے (ہمارا یقین نہ کر کے اپنے آپ پر) ظلم کیا ہے، اب ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو، تمہیں کسی اور چیز کا نہیں صرف تمہارے کئے کا بدلہ دیا جارہا ہے۔

(۵۳) اور یہ لوگ آپ سے (بے یقینی کی کیفیت کے ساتھ) دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ (معاد و عذاب) واقعی سچ ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ ہاں! ہاں! میرے رب کی قسم، یہ بالکل سچ ہے، اور (وہ تو مجرموں کو دیا ہی جائے گا) تم کسی طرح (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے۔ (یعنی تمہارا مٹی میں مل جانا اور ریزہ ریزہ ہو جانا بھی اس کو عاجز نہیں کرسکتا)

(۵۴) اور (اس وقت عالم یہ ہوگا کہ) جس جس نے ظلم (یعنی شرک) کیا ہے اس کے پاس اگر (بالفرض) جو کچھ بھی زمین میں ہے (وہ سب) ہو تو بھی وہ (اپنی جان چھڑانے کے لئے) اس (سب) کو فدیہ میں دے دینا چاہے گا، اور (اس وقت) جب وہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو اپنی پشیمانی کو چھپانے کی کوشش کریں گے (لیکن اب کیا حاصل) اُن کا فیصلہ انصاف کے ساتھ ہوگا اور اُن پر (کسی قسم کا) ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(۵۵) (خبردار!) یاد رہے! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے (سب) اللہ ہی کا ہے، یاد رہے کہ اللہ کا (مذکورہ و آئندہ ہر وعدہ بالکل) سچا ہے، لیکن بہت سے لوگ (اس حقیقت کو) نہیں سمجھتے۔

(۵۶) وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے (چنانچہ اس کے لئے دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے) اور اُسی کے پاس تم سب کو لوٹایا جائے گا۔

(۵۷) اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو (اول سے آخر تک) نصیحت ہے، اور دلوں میں جو (کفر و نفاق اور شکوک و شبہات کے) روگ ہیں اُن کے لئے (اس میں) شفاء ہے، اور ایمان (لانے) والوں کے لئے ہدایت اور رحمت کا سامان ہے۔ (لیکن اس سے فیضیاب وہی ہوسکتے ہیں جو ایمان لائیں اور اس پر عمل کریں)

(۵۸) آپ کہہ دیجئے کہ یہ (قرآن تمہیں ملا) ہے اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے، لہٰذا اس پر خوش ہونا چاہئے، وہ اس سے کہیں بہتر ہے جس کو

يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ
یہ جمع کر رہے ہیں (۵۸)۔ آپ کہئے کہ یہ بتاؤ تو کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق نازل کیا تھا پھر تم نے اس میں سے
مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ
(کچھ) حرام اور (کچھ) حلال قرار دے لیا، آپ کہئے کہ کیا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے یا تم اللہ پر گڑھ ہی رہے ہو؟ (۵۹)۔ اور
مَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ
روزِ قیامت کی نسبت ان لوگوں کا کیا خیال ہے جو اللہ پر جھوٹ گڑھتے رہتے ہیں، بے شک اللہ
اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَمَا
لوگوں پر بڑا فضل رکھنے والا ہے لیکن انھیں میں سے اکثر ناشکرے ہیں (۶۰)۔ اور آپ جس حال
تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ
میں بھی ہوں اور اب اس (حال) میں قرآن (بھی) پڑھ رہے ہوں اور تم لوگ بھی جو کوئی کام
عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ
کر رہے ہو، ہم تمہارے برابر گواہ رہتے ہیں جب تم اسے کرنے لگتے ہو، اور آپ کے پروردگار
عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ
سے ذرہ برابر (بھی کوئی چیز) غائب نہیں، نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ
اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ
بڑی، مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں (۶۱)۔ سنو، سنو! اللہ کے دوستوں پر قطعاً نہ کوئی خوف ہے اور
اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا
نہ وہ غمگین ہوں گے (۶۲)۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری اختیار کئے
يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا
رہے (۶۳)۔ ان کے لئے خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی، اللہ کی باتیں
تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ
بدلا نہیں کرتیں، یہی بڑی کامیابی ہے (۶۴)۔ اور آپ کو ان (کافروں) کی باتیں غم میں نہ ڈالیں،
قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ
غلبہ تمام تر اللہ ہی کے لئے ہے، وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے (۶۵)۔ سنو، سنو! اللہ ہی کے تو ہیں

وہ جمع کر رہے ہیں (یعنی مال و دولت اور جاہ و حشم)

(۵۹) آپ (ان سے) کہئے کہ کیا تم نے دیکھا (اپنی اس حرکت کو) کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق (حلال) نازل کیا تھا، تم نے اپنی طرف سے اس میں کسی کو حرام اور کسی کو حلال قرار دے دیا، آپ پوچھئے ان سے کہ کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی تھی؟ یا تم اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہو؟

(۶۰) اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھ لیتے ہیں، روزِ قیامت کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ تو لوگوں پر فضل و احسان کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔ (سب سے بڑی ناشکری یہی ہے کہ اپنی اصلاح کرنا الگ رہا، اس پر یقین ہی نہیں کرتے، اور نہ پیش خبری کی قدر کرتے ہیں)

ع ۶ / ۱۱

(۶۱) اور (اے پیغمبر!) آپ جس حال میں (بھی) ہوتے ہیں، اور (خاص طور پر) جو کچھ آپ قرآن کے پڑھنے پڑھانے کا کام کرتے ہیں اور (پیغمبر کے علاوہ) تم لوگ جو بھی کام کرتے ہو ہم تمہارے پاس اس وقت موجود ہوتے ہیں جب کہ تم اس کو انجام دیتے ہو، اور (یاد رکھو) تمہارے رب سے کوئی ذرہ برابر بھی چیز مخفی نہیں ہے، نہ زمین میں نہ آسمان میں (یعنی خواہ کہیں بھی ہو) نہ اُس سے چھوٹی اور نہ بڑی، مگر یہ کہ (یہ سب) صحیفہ علم الٰہی میں (محفوظ) ہے۔

(۶۲) یاد رکھو! اللہ کے دوستوں کو (کسی آنے والی پریشانی کے اندیشہ سے) نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ (کسی مطلوب یا محبوب کے فوت ہونے کا) کوئی غم ہوتا ہے (کیونکہ وہ ان دونوں ہی کو منجانب اللہ سمجھتے ہیں، اور یہ گویا اللہ کے حقیقی دوست ہونے کی پہچان ہے)

(۶۳) (اور ان کی دوسری پہچان یہ ہے کہ) یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کئے رہے۔ (یعنی انھوں نے معاصی سے پرہیز رکھا)

(۶۴) اُن کے لئے خوشخبری ہے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی (دنیا میں خوشخبری ہے خوف و حزن سے بچنے اور رؤیائے صادقہ کی اور موت کے وقت فرشتوں کے ذریعہ بشارت کی اور آخرت میں یقیناً جنت کی۔ خیال رہے) اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی (سن لو!) یہ (بشارت و مقبولیت کوئی معمولی کامیابی نہیں) بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۶۵) اور (کسی کی غلط باتوں سے دکھ یا غم ہونا امر طبعی ہے، وہ اللہ کے دوستوں کو بھی ہو سکتا ہے، لیکن) آپ ان (کافروں) کی باتوں کا غم مت کیجئے (ان کی باتوں سے کچھ نہ ہوگا اس لئے کہ) بے شک تمام تر غلبہ و اقتدار اللہ ہی کا ہے، وہ (ہر بات) سننے والا (سب کچھ) جاننے والا ہے۔ (وہی اپنی قدرت سے آپ کی نصرت و حمایت کرے گا اور اُن کو اُن کے کئے کی سزا دے گا)

وقف لازم

(۶۶) یاد رکھو! اللہ ہی کے ہیں (فرشتے، جن اور انس)

مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ
جو بھی آسمانوں میں ہیں اور جو بھی زمین میں ہے، اور وہ لوگ جو اللہ کے علاوہ شرکاء کو بھی پکارتے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَکَآءَ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا
ہیں کس چیز کا اتباع کر رہے ہیں؟ اتباع کر رہے ہیں محض خیال کا، اور محض اٹکل دوڑا رہے

یَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ
ہیں (٦٦)۔ وہ (وہی) اللہ تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ تم اُس میں چین اُٹھاؤ، اور دن کو (بنایا)

مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
دکھلانے والا، ان سب میں ان لوگوں کے لئے جو (گوش وہوش سے) سنتے ہیں دلائل (موجود) ہیں (٦٧)۔ کہتے ہیں کہ اللہ

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنْ
نے ایک بیٹا بنا رکھا ہے، سبحان اللہ! بے نیاز ہے وہ، اُسی کا تو ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں اور جو کچھ بھی زمین میں ہے، تمہارے

عِنْدَکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾
پاس کوئی بھی دلیل اس (دعوے کی) نہیں، تو کیا اللہ پر ایسی بات گڑھتے ہو جس کا (خود) علم نہیں رکھتے ہو (٦٨)۔

قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ ؕ
آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً جو لوگ اللہ پر جھوٹ گڑھتے رہتے ہیں وہ فلاح نہیں پانے کے (٦٩)۔

مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ الْعَذَابَ
دنیا (ہی) میں (بس) تھوڑا سا عیش ہے پھر ہماری ہی طرف اُن کی واپسی ہے، پھر ہم انھیں سزائے سخت کا مزہ

الشَّدِیْدَ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ
چکھائیں گے، اس کفر کے بدلے میں جو یہ کرتے رہتے تھے (٧٠)۔ آپ انھیں نوحؑ کا قصہ پڑھ کر سنایئے، جب کہ

لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَّقَامِیْ وَتَذْکِیْرِیْ بِاٰیٰتِ
انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! اگر تم پر میرا قیام (تمہارے درمیان) میری وعظ گوئی اللہ کے احکام کے

اللّٰهِ فَعَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَکُمْ وَشُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُنْ
ذریعہ سے، بہت ہی گراں گزر رہی ہے تو میں اللہ پر بھروسہ کر چکا! تم اپنی تدبیر پختہ کرلو مع اپنے شرکاء کے، پھر (وہ)

اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ
تدبیر تم میں کسی پر پوشیدہ نہ رہے، پھر میرے ساتھ کر گزرو مجھے مہلت نہ دو (٧١)۔ اور اگر تم اعراض ہی کئے جاؤ

توضیحی ترجمہ

جو بھی ہیں آسمانوں میں، اور جو بھی ہیں زمین میں، اور جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ (دراصل) کسی کی پیروی نہیں کرتے صرف اپنے گمان (اور تخیل) کی پیروی کرتے ہیں (جس کا نہ کوئی وجود ہے اور نہ حقیقت) اور وہ صرف خیالی تیر چلاتے ہیں۔

(٦٧) اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی، تاکہ تم اس میں سکون (وراحت) حاصل کرو، اور دن بنایا روشن (دیکھنے بھالنے کا ذریعہ، تاکہ تم اس میں اپنے کام کرسکو) بیشک اس (بنانے) میں لوگوں کے لئے (اللہ کی قدرت اور اس کی وحدت کے) دلائل (موجود) ہیں، اُن کے لئے جو سنیں۔ (یعنی جو ہماری بات سنیں گے اور اس پر غور کریں گے وہ ان دلائل کے ذریعہ حق کو پالیں گے)

(٦٨) وہ (یعنی عیسائی) کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے، پاک ہے اُس کی ذات (مخلوقات کے ساتھ کسی قسم کی نسبت قرابت رکھنے سے) وہ بے نیاز ہے (اولاد کی احتیاج یا خواہش سے) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب) اُسی کا ہے۔ (جو دعویٰ تم کر رہے ہو) اس کی کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں ہے۔ کیا تم اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کا (خود) تمہیں (صحیح) علم نہیں۔

(٦٩) (اے پیغمبرؐ!) آپ بتا دیجئے کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ (کبھی حقیقی) کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوں گے۔

(٧٠) (اُن کا معاملہ یہ ہے کہ اُن کے لئے) بس دنیا میں تھوڑی سی منفعت (یا تھوڑا سا عیش) ہے، پھر (آخرکار) انھیں ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے، پھر (اس وقت یعنی آخرت میں) ہم اُنھیں شدید عذاب کا مزہ چکھائیں گے اس کفر کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔ (دنیا میں)

(٧١) اور (اے پیغمبرؐ!) آپ (ذرا) ان کو نوحؑ کا قصہ پڑھ کر سنایئے (تاکہ اُنھیں معلوم ہو کہ مکذبین ومفترین کو حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی، خاص طور پر وہ واقعہ) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ: اے میری قوم (کے لوگو!) اگر تمہیں میرا (اپنے درمیان) رہنا، اور اللہ کی آیات کے ذریعہ تمہیں نصیحت کرنا گراں گزر رہا ہے (اور تم مجھے نقصان پہونچانا چاہتے ہو تو سن لو!) مجھے اللہ پر (کامل) بھروسہ ہے (کہ وہ میری اور میرے دین کی حفاظت فرمائے گا) تم (میرے خلاف) اپنی تدبیر (وپلاننگ) کو مکمل اور پختہ کرلو، اور اپنے شرکاء کو بھی جمع کرلو، اور جو تدبیر کرو وہ (اس طرح کرو کہ) تمہارے دل میں کسی گھٹن کا باعث نہ بنے (یعنی کوئی کسر نہ چھوڑو) پھر میرے خلاف پوری طرح کر گزرو (جو کچھ کرنا ہو) اور مجھے (بالکل) مہلت نہ دو۔ (میں تمہاری ان باتوں سے نہ ڈروں گا اور نہ وعظ وتبلیغ سے رکوں گا)

(٧٢) پھر بھی اگر تم اعراض کئے جاؤ تو

ع ۷ / ۱۰ / ۱۲

فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِّنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ

تو سن لو میں تم سے (کوئی) معاوضہ نہیں مانگتا، میرا معاوضہ تو بس اللہ ہی کے ذمہ ہے، اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں

أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي

فرماں برداروں میں رہوں (۷۲)۔ بہ ایں ہمہ وہ لوگ نوحؑ کو جھٹلاتے رہے، پھر ہم نے نوحؑ کو اور جو لوگ اُن کے

الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ

ساتھ کشتی میں تھے، نجات دی اور ہم نے اُنھیں آباد کیا اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے اُنھیں غرق

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِ

کر دیا، سو دیکھ کہ جو ڈرائے جا چکے تھے اُن کا کیا انجام ہوا (۷۳)۔ پھر ہم نے (نوحؑ) کے بعد (اور) پیمبروں کو

رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا

اُن کی قوم کی طرف بھیجا، سو وہ اُن کے پاس روشن دلائل لے کر آئے، مگر یہ نہ ہوا کہ جس چیز کو اُنھوں نے پہلے

كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾

جھٹلا دیا تھا اس پر ایمان لے آتے، ہم اسی طرح بند لگا دیتے ہیں حد سے نکل جانے والوں کے دلوں پر (۷۴)۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ

پھر ہم نے ان (پیمبروں) کے بعد موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا فرعون اور اُس کے سرداروں کے

بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ

پاس، سو اُنھوں نے دون کی لی اور وہ لوگ تھے ہی جُرم شعار (۷۵)۔ سو جب اُن کے پاس ہماری طرف سے حق

مِنْ عِندِنَا قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ

پہونچا تو وہ بولے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے (۷۶)۔ موسیٰؑ نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں یہ کہتے ہو جب وہ تمھیں

لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا

پہونچ گیا؟ کیا یہ واقعی جادو ہے؟ درآنحالیکہ جادوگر فلاح نہیں پاتے (۷۷)۔ وہ بولے: کیا تو ہمارے پاس اس

أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ

لئے آیا ہے کہ ہمیں ہٹا دے اس (طریقہ) سے جس پر ہم نے اپنے باپ (دادا) کو پایا تھا، اور ملک میں بڑائی تم

فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي

دونوں کے لئے ہو جائے، تو ہم تو تم دونوں کو (کبھی) ماننے والے نہیں (۷۸)۔ اور فرعون بولا کہ لاؤ میرے پاس

توضیحی ترجمہ

(اس سے میرا کیا نقصان ہے) میں نے تم سے کوئی معاوضہ تو نہیں مانگا؟ میرا معاوضہ تو اللہ ہی پر ہے (جو اس نے اپنے ذمے لیا ہے) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں بردار لوگوں میں شامل رہوں۔ (یعنی میرے لئے بھی اس پر عمل لازمی ہے)

(۷۳) پھر (بھی) وہ (اس واضح اور بلیغ نصیحت کے باوجود مانے نہیں اور) اُن کو (یعنی نوح علیہ السلام کو) جھٹلاتے رہے، تو ہم نے نوحؑ کو اور جو لوگ اُن کے ساتھ کشتی میں (سوار) تھے اُنہیں بچالیا، اور اُن کو جانشین بنایا (یعنی طوفان کے بعد نسل اُن ہی بچے ہوئے لوگوں سے چلائی) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے اُنھیں (طوفان میں) غرق کردیا، چنانچہ دیکھ لو اُن کا کیسا انجام ہوا جن کو (پہلے سے نافرمانی کے انجام کے بارے میں) خبردار کردیا گیا تھا (اور پھر بھی وہ باز نہیں آئے تھے)

(۷۴) پھر (نوحؑ کے بعد) ہم نے مختلف پیغمبر (ہود، صالحؑ، لوط، ابراہیم وشعیب علیہم السلام وغیرہم) اُن کی اپنی اپنی قوموں کے پاس بھیجے (ان کے مخاطب اُن کی قوم کے لوگ ہی ہوتے تھے، کیونکہ اس وقت تک انسانیت قوموں ہی میں بٹی ہوئی تھی، رسل ورسائل یا مواصلات کا کوئی انتظام نہیں تھا) اور وہ پیغمبر (اپنی رسالت کے) روشن دلائل (اور واضح ثبوت) لے کر اُن کے پاس آئے تھے (لیکن انھوں نے نہیں مانا) پھر جس چیز کو انھوں نے شروع میں جھٹلا دیا تھا (تمام کوششوں کے باوجود) مان کر ہی نہیں دیا (کیونکہ ضد وعناد اور سرکشی میں حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے اُن کے دلوں پر مہر لگ گئی تھی، یہ ہمارا قاعدہ ہے کہ) ہم اسی طرح حد سے گزرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

(۷۵) پھر ان (پیغمبروں) کے بعد ہم نے موسیٰ وہارونؑ کو فرعون اور اُس کے سرداروں کے پاس اپنی آیات دے کر بھیجا تو انھوں نے استکبار کیا (یعنی متکبرانہ انداز میں ان کے دعوئے نبوت کا انکار کیا) اور (اس کی وجہ یہ تھی کہ) وہ (عادی اور پیشہ ور) مجرم لوگ تھے۔

(۷۶) پھر جب اُن کے پاس ہماری طرف سے پہونچا حق (دلائل وخوارق کے ساتھ) تو وہ (اس کی کاٹ نہ کرسکے اور) کہنے لگے کہ یقینی طور پر یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ (جس کا ہمارے پاس جواب نہیں)

(۷۷) موسیٰ نے فرمایا: کیا تم (دینِ) حق کو جادو کہتے ہو؟ (اور وہ بھی) جب کہ وہ تمہارے پاس پہونچ چکا ہے (تم اُسے دیکھ پرکھ سکتے ہو) کیا جادو ایسا ہوتا ہے؟ اور (جادو کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ) جادوگر (آخری اور مستقل طور پر) کامیاب نہیں ہوا کرتے (بھلے ذرا دیر کے لئے گرمیِ محفل جیسی بھی پیدا کردیں)

(۷۸) بولے: (اے موسیٰ!) کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو اس طریقہ سے ہٹا دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے، اور تم دونوں (بھائیوں) کو دنیا میں سرداری مل جائے، ہم تو تم دونوں کی بات کبھی نہیں مانیں گے۔

(۷۹) اور فرعون نے کہا کہ حاضر کئے جائیں

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا

ہر ماہر جادوگر کو(۷۹)۔ خیر جب جادوگر آگئے تو موسیٰ نے اُن سے کہا: جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے

مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ

ڈال چلو(۸۰)۔ پھر جب اُنھوں نے ڈال دیا، تو موسیٰ بولے: جادو یہ ہے جو کچھ تم (بنا کر)

السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

لائے ہو، یقیناً اللہ اسے ابھی ملیامیٹ کردے گا، یقیناً اللہ فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا(۸۱)۔

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى

اور اللہ حق کو سچ کردکھاتا ہے اپنے وعدوں کے موافق، خواہ مجرموں کو (کیسا ہی) کھلے(۸۲)۔ پھر موسیٰ کی بات

اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ

(کسی اور نے) نہ مانی بجز اُن کی قوم کے تھوڑے لوگوں کے، فرعون اور اپنے سرداروں کے خوف سے

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

کہ کہیں وہ انھیں مصیبت میں نہ ڈال دے، اور واقعی فرعون ملک میں زور رکھتا تھا، اور واقعی وہ زیادتی

الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

کرنے والوں میں سے تھا(۸۳)۔ اور موسیٰ نے کہا کہ اے میری قوم والو! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

ہو تو بھروسہ بھی اُسی پر کرو اگر تم فرماں بردار ہو(۸۴)۔ وہ بولے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا، اے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

ہمارے پروردگار! ہم کو تختۂ مشق نہ بنا ظالم لوگوں کا(۸۵)۔ اور ہم کو اپنی رحمت سے نجات دے

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ

کافر لوگوں سے(۸۶)۔ اور ہم نے موسیٰ اور اُن کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لئے مصر

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ

میں گھر برقرار رکھو، اور تم لوگ اپنے گھروں ہی کو نماز گاہ قرار دے لو، اور نماز کی پابندی رکھو، اور آپ ایمان

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ

والوں کو خوش خبری سنادیجیے(۸۷)۔ اور موسیٰ نے عرض کی کہ ہمارے پروردگار! تو نے دیئے ہی تھے فرعون اور

ع ۱۲

توضیحی ترجمہ

(سلطنت کے) تمام ماہر جادوگر۔

(۸۰) چنانچہ جب (میدانِ مقابلہ میں بڑے بڑے) جادوگر جمع ہوگئے تو موسیٰ نے اُن سے کہا کہ جو کچھ تمھیں ڈالنا ہے ڈالو (یعنی پیش کرو اپنے جادو)

(۸۱) پھر جب انھوں نے (اپنا جادو کا سامان) ڈال دیا تو موسیٰ نے فرمایا: یہ ہے (اصل میں) جادو جو تم لے کر آئے ہو (دیکھ لینا) اللہ تعالیٰ اس (جادو) کو ابھی ملیامیٹ کردے گا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔ (جو معجزہ کے ساتھ مقابلہ سے پیش آئیں)

(۸۲) اور (خاص طور پر ایسے مواقع پر) اللہ تعالیٰ حق کو اپنے حکموں سے ثابت کردیتا ہے خواہ مجرموں کو کتنا ہی بُرا لگے۔

(۸۳) (باطل سے اس مقابلہ میں حق ثابت ہوگیا لیکن حالات اتنے سخت تھے کہ اس کے بعد بھی) موسیٰ پر خود اُن کی قوم کے چند نوجوان ہی (بالاعلان) ایمان لاسکے، فرعون اور اپنے سرداروں سے خوف کی وجہ سے کہیں وہ انھیں اذیت میں نہ ڈال دیں، اور واقعی فرعون اس ملک میں بڑا زور آور تھا اور وہ اُن لوگوں میں سے تھا جو (ظلم وزیادتی میں) کسی حد پر نہیں رہتے۔

(۸۴) اور (تب) موسیٰ نے (اپنی قوم کے ایمان لانے والوں سے) کہا اے میری قوم (کے لوگو!) اگر تم نے اللہ پر ایمان والا راستہ اختیار کیا ہے تو پھر اُسی پر بھروسہ کرو (اور پورے ایمان ویقین اور اعتماد کے ساتھ اسی سے دعا مانگو) اگر تم (اس کے) فرماں بردار ہو۔

(۸۵) اس پر انھوں نے کہا: ہم نے (آپ کی بات مان لی اور) اللہ پر یقین وتوکل کا راستہ اختیار کرلیا (ہم اُسی سے دعا کرتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالم لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا۔ (یعنی ان کے ہاتھوں آزمائش میں نہ ڈال)

(۸۶) اور اپنی رحمت سے ہمیں (اس) کافر قوم سے نجات دیدے۔

(۸۷) اور ہم نے (اس وقت) موسیٰ اور اُن کے بھائی (ہارونؑ) پر وحی بھیجی کہ تم دونوں (ابھی) اپنی قوم (کے لوگوں) کو مصر کے گھروں میں ہی برقرار رکھو اور (چونکہ فرعون کی دین مخالف سختیوں کی بنا پر مسجد میں نماز میں خطرات ہیں اس لئے فی الوقت) اپنے گھروں ہی کو مسجد بنالو اور (وہیں) نماز قائم رکھو، اور (اے موسیٰ! جب یہ باتیں عمل میں آجائیں تو) آپ ان ایمان والوں کو (دنیا میں فتح ونصرت کی اور آخرت میں نجات اور رضائے الٰہی کی) خوشخبری سنادیں۔

(۸۸) اور موسیٰ نے (دعا ومناجات کرتے ہوئے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں) عرض کیا کہ: اے ہمارے رب! آپ نے دے رکھی ہے فرعون کو اور

مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ

اس کے سرداروں کو (سامان) تجمل اور (طرح طرح کے) مال دنیوی زندگی میں، اس نتیجہ کے ساتھ کہ اے پروردگار

سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

وہ تیری راہ سے (لوگوں کو) گمراہ کریں، اے ہمارے پروردگار! ان کے مال پر جھاڑو پھیر دے اور ان کے دلوں کو

فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ

(اور زیادہ) سخت کردے، سو یہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں (۸۸)۔ (اللہ نے) فرمایا: تم

دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

دونوں کی دعا قبول ہوگئی، سو تم دونوں (بدستور) قائم رہو، ان لوگوں کی راہ نہ چلنے لگنا جو علم نہیں رکھتے (۸۹)۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کردیا، پھر فرعون اور اُس کے لشکر نے ظلم وزیادتی (کے ارادہ)

بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ

سے ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو بولا میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں بجز

اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾

اُس کے جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہیں، اور میں مسلموں میں داخل ہوتا ہوں (۹۰)۔

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ

(یہ) اب! حالانکہ تو تو سرکشی ہی کرتا رہا قبل تک اور تو مفسدوں (ہی) میں شامل رہا (۹۱)۔ سو آج ہم

نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

تیرے جسم کو نجات دے دیں گے تاکہ تو ایک نشان (عبرت) پیچھے آنے والوں کے لئے رہے، اور

النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ

بے شبہ بہت سے لوگ ہماری (ایسی) نشانیوں سے غافل ہیں (۹۲)۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو بہت اچھا

صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَهُمُ

ٹھکانا دیا، اور ہم نے انھیں نفیس چیزوں کا رزق عطا کیا۔ سو انھوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ اُن کے

الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا

پاس علم (حق) آگیا، یقیناً آپ کا پروردگار قیامت کے دن اُن کے درمیان ان اُمور میں فیصلہ کردے گا

توضیحی ترجمہ

اُس کے سرداروں کو دنیوی زندگی میں بڑی سج دھج اور مال و دولت، اے ہمارے رب (وہ اس کا ایسا استعمال کر رہے ہیں کہ جیسے وہ اُن کو اس لئے دی گئی ہو) تاکہ وہ لوگوں کو تیری راہ سے گمراہ کریں (تو) اے ہمارے رب! تو اِن کے مالوں کو ملیا میٹ کردے اور اُن پر جھاڑو پھیر دے، اور ان کے دلوں کو ایسا سخت کردے کہ ایمان (کا نام جھوٹ موٹ بھی منھ پر) نہ لائیں، جب تک دردناک عذاب (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھ لیں۔ (کہ اُس وقت کا ایمان معتبر نہیں۔ موسیٰ نے یہ بددعا اس وقت کی جب اُن کو تبلیغ کرتے ہوئے مدت گزر چکی تھی، اور فرعون کے انسانیت سوز مظالم کا سلسلہ رکنے میں نہیں آتا تھا)

(۸۹) اللہ نے فرمایا: آپ کی دعا قبول کرلی گئی ہے، اب آپ دونوں (کا کام یہ ہے کہ جن اعمالِ خیر پر گامزن ہیں ان پر) ثابت قدم رہیں اور (اگر دعا کی قبولیت کے آثار کے ظاہر ہونے میں دیر لگے تو) بے علموں (اور حقیقت سے ناواقفوں) کے راستہ پر نہ چل پڑیں (کہ جلد بازی، بیتابی اور بے اعتباری دکھانے لگیں)

(۹۰) اور (پھر ہوا یہ کہ) ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر (میں راستہ بنا کر اُسے) پار کرادیا، تو اُن کے پیچھے پیچھے (اُسی راستہ پر) فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم وزیادتی کی نیت سے چل پڑا (تو ہم نے اس خشک راستہ کو پھر پانی سے بھر دیا) یہاں تک کہ جب اس کو غرق نے پالیا (یعنی جب پانی اس کو ڈبانے لگا) تو بولا: میں مان گیا اس (خدا) کو کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اور (اب) میں بھی مسلموں میں شامل ہوتا ہوں۔

(۹۱) (جواب دیا گیا کہ) اب؟ (ایمان لاتا ہے؟) حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا، اور (مستقل طور پر) مفسدوں میں شامل رہا۔ (اب جب تجھے موت نظر آرہی ہے تو تیرا ایمان لانا معتبر نہیں)

(۹۲) لہٰذا آج ہم بچائیں گے تیرے جسم (یعنی تیری لاش) کو (سمندر میں تہ نشین ہونے سے) تاکہ تو اپنے بعد کے لوگوں کے لئے نشانِ عبرت بن جائے، حالانکہ بہت سے لوگ ہماری (کیسی کتنی ہی عبرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں۔ (اور مخالفتِ احکام الٰہیہ سے نہیں ڈرتے)

ع ۹
۱۰
۱٤

(۹۳) اور ہم نے بنی اسرائیل کو (غرق فرعون کے بعد) رہنے کے لئے (مصر و شام کا) بہترین (سرسبز و شاداب) علاقہ دیا، اور اُن کو صاف و پاکیزہ (چیزوں کا) رزق بخشا، تو انھوں نے (دین حق کے بارے میں کوئی) اختلاف نہیں کیا، حتیٰ کہ اُن کے پاس علم (تورات کی شکل میں) آگیا (تو لگے اختلاف کرنے، اب اس اختلاف کا تو فیصلہ ہونا ہی ہے) یقین رکھیں کہ آپ کا پروردگار قیامت کے دن اُن کے درمیان اِن باتوں کا فیصلہ کردے گا

فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ

جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے (۹۳)۔ پھر اگر (بالفرض) آپ کو شک ہو ان (مضامین) کے باب میں جو ہم نے آپ پر

الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ

نازل کئے ہیں تو آپ ان لوگوں سے پوچھ دیکھئے جو آپ سے پہلے کی کتابوں کو پڑھتے رہتے ہیں، بالیقین آپ کے پاس آپ کے

رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ

پروردگار کی طرف سے سچی (کتاب) آچکی ہے، سو آپ ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہوں (۹۴)۔ اور تو اُن لوگوں میں سے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ

ہرگز نہ ہو جائیو جنھوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا ورنہ تو بھی تباہ کاروں میں (شامل) ہو جائے گا (۹۵)۔ بے شک جن لوگوں کے

عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ

حق میں آپ کے پروردگار کی بات ثابت ہو چکی ہے، وہ ایمان نہ لائیں گے (۹۶)۔ خواہ اُن کے پاس نشانیاں ساری (کی

حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ

ساری) آجائیں جب تک کہ وہ عذاب دردناک (نہ) دیکھ لیں گے (۹۷)۔ چنانچہ کوئی بستی ایمان نہ لائی کہ

فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ

اُس کا ایمان لانا اُسے نفع پہونچاتا، بجز قومِ یونسؑ کے، جب وہ (لوگ) ایمان لے آئے ہم نے اُن پر سے رُسوائی

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾

کے عذاب کو دنیوی زندگی میں دور کر دیا، اور اُن کو ایک وقت (خاص) تک کے لئے خوش عیشی دی (۹۸)۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ

اور اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو روئے زمین پر جتنے بھی لوگ ہیں سب کے سب ایمان لے آتے، سو کیا آپ ان

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

لوگوں پر جبر کر سکتے ہیں جس میں وہ ایمان لے ہی آئیں (۹۹)۔ اور کسی شخص کو (یہ قدرت حاصل) نہیں کہ وہ

تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ

ایمان لے آئے بجز اللہ کی مشیت کے، وہ گندگی (کفر کی) واقع کر دیتا ہے ان لوگوں پر جو عقل سے کام نہیں

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا

لیتے (۱۰۰)۔ آپ کہہ دیجئے کہ تم دیکھو تو کیا کیا چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور نہیں

توضیحی ترجمہ

جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ (اور یہ فیصلہ عملی ہوگا، فرماں برداروں کو جزا و انعام ملے گا اور نافرمانوں کو سزا و عذاب)

(۹۴) پھر (اے پیغمبرؐ! ہم آپ سے بھی کہتے ہیں تاکہ عام آدمی اس کی سنگینی کو محسوس کر سکے کہ) اگر (بالفرض) آپ کو (بھی) ہمارے نازل کردہ (قرآن یا اس میں بیان کردہ مضامین و تاریخی حقائق) پر (کوئی) شک ہو تو آپؐ اُن لوگوں سے پوچھئے جو آپ سے پہلے سے آسمانی کتاب (تورات وغیرہ) پڑھتے آئے ہیں (وہ اس کی تصدیق کریں گے، اور ہم بتاتے ہیں کہ) بلاشبہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہی آیا ہے، لہٰذا آپ کبھی بھی شک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں۔

(۹۵) اور آپ اُن لوگوں میں ہرگز شامل نہ ہوں جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ہے ورنہ آپ اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جنھوں نے گھاٹے کا سودا کر لیا ہے۔ (جب اللہ اپنے حبیب، نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ کو یہ واضح انتباہ دے رہا ہے تو سوچنا چاہئے کہ دوسروں کو اس سلسلہ میں کتنی احتیاط کی ضرورت ہے)

(۹۶) یقیناً جن لوگوں کے بارے میں آپ کے رب کی (یہ ازلی) بات (کہ وہ ایمان نہ لائیں گے) ثابت ہو چکی ہے (سمجھ لیجئے کہ) وہ (کبھی) ایمان نہ لائیں گے۔

(۹۷) خواہ اُن کے پاس (ثبوت حق کے) تمام دلائل پہونچ جائیں جب تک کہ وہ دردناک عذاب کو (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھ لیں۔ (مگر اس وقت کا ایمان معتبر نہیں ہوتا)

(۹۸) (ذرا سوچو جتنی بستیاں تکذیب انبیاء اور شرارتوں کی وجہ سے موجب عذاب ٹھہریں ان میں سے) کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ ایمان لاتی اور اس کا ایمان اس کو نفع دیتا سوائے قوم یونس (کی بستی) کے (وجہ یہ تھی کہ اصل عذاب کے نازل ہونے سے پہلے علاماتِ عذاب دیکھ کر ہی) جب وہ ایمان لے آئے (اور انھوں نے اپنی روش پر خلوصِ دل سے توبہ کی) تو ہم نے اُن پر سے دنیوی زندگی میں رُسوا کرنے والا عذاب اُٹھا لیا، اور اُس کے بعد ان کو ایک مدت تک زندگی کا لطف اُٹھانے دیا۔

(۹۹) اور اگر اللہ چاہتا تو روئے زمین پر بسنے والے سب کے سب ایمان لے آتے (وہ اس پر سب کو مجبور کر سکتا تھا، جب اُس نے ایسا نہیں کیا) تو کیا آپ لوگوں سے زبردستی کر سکتے ہیں کہ وہ مومن ہو جائیں۔ (پھر کیوں پریشان ہیں کہ سب ایمان لے آئیں؟)

(۱۰۰) کسی شخص کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے، (اور اجازت موقوف ہے بندہ کے سمجھ اور اختیار استعمال کرنے پر) اور جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے اللہ اُن پر (کفر) کی گندگی مسلط کر دیتا ہے۔

(۱۰۱) آپؐ کہہ دیجئے کہ (ذرا) دیکھو تو کیا کیا چیزیں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں (اللہ کی توحید اور قدرت پر دلالت کرنے والی) اور نہیں

تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ

پہونچاتے فائدہ کوئی بھی نشانیاں اور ڈراوے اُن لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے (۱۰۱)۔ سو وہ تو بس اُن لوگوں کے سے

یَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ

حوادث کا جو اُن کے قبل گزر چکے ہیں انتظار کر رہے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اچھا تم انتظار کئے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ

فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا

انتظار کرنے والوں میں ہوں (۱۰۲)۔ پھر ہم اپنے پیمبروں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان والے تھے، بچا لیتے تھے اسی

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا

طرح ہم (سب) مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں (یہ) ہمارے ذمہ لازم ہے (۱۰۳) آپ کہہ دیجئے کہ اے

النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ

لوگو! تم میرے دین کی طرف اشتباہ میں ہو، سو میں ان (معبودوں) کی عبادت نہیں کرتا، جن کی تم

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ

عبادت کرتے رہتے ہو اللہ کے سوا، بلکہ میں تو اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان قبض کرتا ہے،

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ

اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں بھی ایمان لانے والوں میں ہوں (۱۰۴)۔ اور یہ کہ اپنا رُخ دین کی طرف

لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ

خالصۃً کر دینا، اور کہیں مشرکوں میں نہ ہو جانا (۱۰۵)۔ اور اللہ کے علاوہ کسی (اور کو) نہ پکارنا جو

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ

تجھے نہ نفع پہونچا سکے اور نہ نقصان پہونچا سکے، پھر اگر تو نے ایسا کیا تو یقیناً ظالموں میں ہو جائے

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ

گا (۱۰۶)۔ اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہونچا دے تو کوئی اُس کا دور کرنے والا نہیں بجز (خود) اُسی کے، اور اگر وہ

یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

تجھے کوئی راحت پہونچانا چاہے تو کوئی اُس کے فضل کا مٹانے والا نہیں (وہ) اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ

چاہے کر دے، اور وہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۱۰۷)۔ آپ کہہ دیجئے: اے لوگو! پہونچ چکا تمہارے پاس حق

فائدہ پہونچاتیں نشانیاں و دلائل اور (پیغمبروں کی) آگاہی، اُن کو جو ماننا (اور تسلیم کرنا) نہیں چاہتے۔ (یعنی جو پہلے سے طے کئے ہوئے ہیں کہ مانیں گے نہیں وہ غور کرنے پر حقیقت تک پہونچ کر بھی نہیں مانتے)

(۱۰۲) تو یہ لوگ (جن پر کوئی دلیل اور دھمکی اثر نہیں کرتی) کیا اس کے سوا کسی بات کے منتظر ہیں کہ جیسے (عذاب والے) دن ان سے پہلے کے (ان جیسے) لوگوں پر گزرے ان پر بھی گزریں، آپ کہہ دیجئے کہ (ٹھیک ہے!) انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ (جلد ہی معلوم ہو جائے گا جھوٹا کون ہے اور سچا کون ہے)

ع ۱۱ ۱۰ ۱۵

(۱۰۳) پھر (ہمارا قاعدہ ہے کہ جب عذاب الٰہی آتا ہے تو) ہم بچا لیتے ہیں اپنے پیغمبروں کو اور (ان کے ساتھ) جو ایمان والے ہوتے ہیں، اسی طرح (جس طرح ہم ان کو بچاتے رہے ہیں) ہمارے ذمہ ہے کہ ہم بچا لیں گے (موجودہ اور آئندہ) ایمان والوں کو۔ (یہاں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قحط، سیلاب، وبا وغیرہ نمونۂ عذاب ہیں عذاب الٰہی نہیں، وہ عموماً سب کو پہونچتے ہیں)

(۱۰۴) (اے پیغمبرؐ!) آپ (ان سے) کہہ دیں کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کے بارے میں کسی شک میں مبتلا ہو تو (صاف صاف سن لو کہ میرا دین کیا ہے؟) تم اللہ کے سوا جن (معبودوں) کی عبادت کرتے ہو میں اُن کی عبادت نہیں کرتا، بلکہ میں عبادت کرتا ہوں اُس اللہ کی جو تمہاری روح قبض کرتا ہے (یعنی میری ہی نہیں تمہاری بھی زندگی جس کے ہاتھ میں ہے) اور (اسی کی طرف سے) مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ایمان لانے والوں میں سے ہوں (یعنی میں بھی اس کا فرمانبردار رہوں، میں قانون بنانا نہیں، قانونِ حیات لے کر آیا ہوں)

(۱۰۵) اور یہ (حکم ہوا ہے) کہ اپنا رُخ یکسوئی کے ساتھ دین کی طرف قائم رکھنا، اور کبھی (غلطی سے بھی) مشرکوں میں شامل نہ ہونا۔

(۱۰۶) اور اللہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو نہ پکارنا جو (کوئی بھی ہو) وہ نہ تم کو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، اور اگر (بالفرض) تم (بھی) ایسا کر بیٹھے تو تمہارا شمار بھی ظالموں میں ہوگا۔

(۱۰۷) اور (یہ بتایا گیا ہے کہ) اگر اللہ کوئی تکلیف تم کو پہونچا دے تو کوئی نہیں ہے (اس کو) دور کرنے والا سوائے اُسی کے، اور اگر وہ کوئی خیر پہونچانے کا ارادہ کرلے تو کوئی نہیں ہے جو اُس کے فضل کا رُخ پھیر دے، وہ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس پر (اپنا فضل) نچھاور کر دیتا ہے، اور وہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

(۱۰۸) (اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! تمہارے پاس (دین) حق (دلائل کے ساتھ) پہونچ چکا ہے

رَبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ
تمہارے رب کی طرف سے، سو(اب) جوکوئی راہِ ہدایت پرآجائے گا سووہ بس اپنے ہی لئے ہدایت پائیگا، اور جوکوئی بھٹکا رہیگا
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى
اُسکے بھٹکنے (کا وبال) بھی اسی پر رہیگا، اور میں تمہارے اوپر ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں (١٠٨)۔ اور آپ اُسکی پیروی کئے
اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾
جایئے جو آپ پر وحی کیا جاتا ہے اور صبر کئے رہئے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ صادر کردے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے (١٠٩)۔

ع ٢ ١١ ١٦

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَثَلٰثٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ ہود مکی ہے، اس میں ۱۲۳ آیات اور ۱۰ رکوع ہیں

شروع اللہ بڑے رحمت کرنے والے بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿١﴾
الف۔ لام۔ را۔ یہ ایک کتاب کہ اس کی آیتیں مضبوط کی گئی ہیں پھر کھول کر بیان کی گئی ہیں، ایک حکیم باخبر کیطرف سے ہے (١)۔
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۚ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿٢﴾ وَّاَنِ
(اس مضمون کے ساتھ) کہ کسی کی عبادت نہ کرو بجز اللہ کے، میں تم کو اُسکی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری سُنانے والا ہوں (٢)۔
اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا
اور یہ (مضمون بھی) کہ تم اپنے پروردگار سے مغفرت چاہو پھر اُس کی طرف رجوع کئے رہو وہ تمہیں
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۚ وَاِنْ
خوش عیشی دے گا ایک وقت مقرر تک اور زیادہ عمل کرنے والے کو اس کا زیادہ اجر دے گا، اور اگر تم
تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿٣﴾ اِلَى اللّٰهِ
روگردانی کرتے رہ گئے تو مجھے تمہارے لئے ایک روز اہم کے عذاب کا اندیشہ ہے (٣)۔ تم سب کی
مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ
واپسی اللہ ہی کی طرف (ہونا) ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (٤)۔ سنو! سنو! وہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا
صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۚ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ
کئے رہتے ہیں تا کہ (اپنی باتیں) اللہ سے چھپا سکیں، سنو! سنو! وہ لوگ جس وقت اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں (اس وقت بھی)
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾
وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں، بے شک وہ اُن کے اندر کے بھید سے خوب واقف ہے (٥)۔

توضیحی ترجمہ

تمہارے رب کی طرف سے، اب جوکوئی ہدایت کا راستہ اپنائے گا تو وہ اپنے خود کے فائدے کے لئے اپنائے گا، اور جوکوئی گمراہی اختیار کرے گا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر پڑے گا، اور (سن لو) میں تمہارا کوئی ذمہ دار نہیں (بنایا گیا) ہوں۔ (کہ زبردستی تمہیں راہِ حق پر چلاؤں)

(١٠٩) اور (اللہ تعالیٰ کا مجھے حکم ہے کہ) جو وحی تمہارے پاس بھیجی گئی ہے (یعنی جو احکام ذریعہ وحی بھیجے گئے ہیں) تم اُس کی پیروی کرتے رہو اور (اس سلسلہ میں آنے والی مشکلات پر) صبر کرتے رہو، یہاں تک کہ اللہ (خود) فیصلہ فرمادے (دنیا یا آخرت میں عذاب کی صورت میں یا مسلمانوں کو حکمِ جہاد کی صورت میں) اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورۂ ہود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(١) الٓر۔ یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس کی آیتوں کو (دلائل اور ہر طرح کی خوبیوں سے محکم اور) مضبوط کیا گیا ہے، پھر ایک ایسی ذات کی طرف سے ان (آیتوں کی) تفصیلی وضاحت کی گئی ہے جو حکمت کی بھی مالک ہے اور (ہر چیز سے) باخبر بھی۔

(٢) (اس کتاب کے دو سب سے اہم و مقدم پیغام ہیں، جو اللہ کے رسولوں کے ذریعہ تم تک پہونچیں گے، ایک) یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور یہ کہ میں اس (اللہ) کی طرف سے تمہیں (ایمان نہ لانے پر اس کے عذاب سے) ڈرانے والا اور (ایمان لانے پر ثواب و جزا کی) خوش خبری سنانے والا ہوں۔ (لہٰذا ان باتوں پر سب سے پہلے ایمان لاؤ)

(٣) اور (دوسرے) یہ کہ اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اُسی کی طرف متوجہ رہو وہ تمہیں ایک مقررہ وقت تک (یعنی موت آنے تک سکونِ قلبی اور راحت کے ساتھ) صحیح اور جائز لطف اُٹھانے کا موقع دے گا، اور ہر اس شخص کو جس نے زیادہ عمل کیا ہوگا اپنی طرف سے زیادہ اجر دے گا۔ اور (اے رسول آپ ان کو یہ بتا دیں کہ) اگر تم نے (ایمان لانے سے) منہ موڑا تو مجھے تمہارے لئے ایک بڑے دن (قیامت) کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

(٤) تم سب کو اللہ ہی کے پاس لوٹ کر جانا ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (اس لئے سمجھ لو کہ جو کچھ اُس نے موت کے بعد کی بابت بتایا ہے سب کچھ ویسا ہی بہ آسانی انجام دے گا، اس میں کوئی شک نہیں)

(٥) سنو! وہ لوگ (جو) اپنے سینوں کو دوہرا کئے دیتے ہیں تا کہ (اپنی باتیں اللہ سے) چھپا سکیں، دیکھو! جب وہ (چھپنے کی کوشش میں) اپنے کو کپڑوں سے ڈھانک لیتے ہیں (اس وقت بھی) وہ اُن کے ظاہر و باطن دونوں کو جانتا ہے۔ یقیناً اللہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کا (بھی) پورا علم رکھتا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ

اور کوئی جاندار زمین پر ایسا نہیں کہ اللہ کے ذمہ اُس کا رزق نہ ہو، اور وہ ہر ایک کے زیادہ رہنے کی جگہ

مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

اور کم رہنے کی جگہ کو جانتا ہے، ہر چیز کتاب میں درج ہے (۶)۔ اور وہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ

زمین کو چھ روز میں پیدا کر دیا　اور　اس کا عرش (حکومت) پانی پر تھا،　تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ

میں عمل کے لحاظ سے بہترین کون ہے؟　اور　اگر آپ (اُن سے) کہیں کہ　یقیناً تم لوگ مرنے

بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

کے بعد اُٹھائے جاؤ گے　تو جو لوگ کافر ہیں ضرور کہہ اُٹھیں گے کہ　یہ تو کھلا ہوا جادو ہے (۷)۔

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلٰى أُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا

اور اگر ہم اُن پر سے عذاب ملتوی رکھیں کچھ مدت تک تو کہنے لگتے ہیں کہ (آخر) کیا چیز اُسے روک رہی ہے، سن

يَحْبِسُهٗ ؕ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ

رکھو! جس دن وہ اُن پر آ ہی پڑے گا تو اُن سے ٹل کر نہ رہے گا اور جس (عذاب) کے ساتھ یہ استہزاء کر رہے ہیں وہ

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ

انھیں آ ہی گھیرے گا (۸)۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں پھر اُسے اُس سے واپس لے لیتے ہیں تو

نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۹ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ

وہ ناامید (و) ناشکرا ہو جاتا ہے (۹)۔ اور اگر ہم اس کو بعد تکلیف کے جو اُسے واقع ہو چکی ہے کسی نعمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو

مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ إِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰ إِلَّا الَّذِيْنَ

وہ کہنے لگتا ہے کہ میرا دکھ درد رخصت ہو گیا، بے شک وہ بڑا اترانے والا ہے بڑا شیخی بگھارنے والا ہے (۱۰)۔ بجز اُن لوگوں

صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱

کے جو صبر کرنے والے ہیں اور نیک کام کرتے رہتے ہیں، یہی لوگ تو ہیں جن کے لئے مغفرت ہے اور بڑا اجر ہے (۱۱)۔ سو

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى إِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ أَنْ

(ان کو یہ امید ہے کہ) شاید کہ آپ کچھ حصہ اس میں سے چھوڑ دیں جو آپ کی طرف وحی کیا جاتا ہے اور آپ کا دل اس سے تنگ ہو رہا ہے کہ

توضیحی ترجمہ

(۶) اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے کہ جس کا رزق اللہ نے اپنے ذمہ نہ لے رکھا ہو، وہ اُس کے مستقل ٹھکانے کو بھی جانتا ہے اور عارضی ٹھکانے کو بھی، (اور وہیں اس کو پہونچاتا ہے) سب چیزیں کتاب مبین (یعنی لوحِ محفوظ) میں (بھی درج) ہیں۔

(۷) اور وہ (اللہ) وہی ہے جس نے تمام آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، اور (اس وقت) اُس کا عرش پانی پر تھا (اور اس سب کی تخلیق کی وجہ تم انسانوں کی پیدائش تھی، اور تمہیں اس لئے پیدا کیا) تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں اچھے عمل کرنے والا کون ہے؟ (اب اگر انسان آزمائش کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو اچھے عمل پر ثواب وانعام اور برے عمل پر سزا وعذاب کے لئے آخرت تو ہونا ہی ہے لیکن انسانوں کا معاملہ دیکھئے) اگر آپ (قرآن کے حوالہ سے ان سے) کہتے ہیں کہ تم مرنے کے بعد پھر اُٹھائے جاؤ گے تو وہ لوگ جنھوں نے کفر اختیار کر لیا کہتے ہیں کہ یہ (قرآن اور اس کی باتیں) کھلے ہوئے جادو کے سوا کچھ نہیں ہے۔

(۸) اور (اُن کے کلام الٰہی اور عقیدۂ آخرت کے انکار کے باعث اُن کو عذاب دیا جانا تو طے ہے لیکن) اگر ہم کچھ عرصہ کے لئے عذاب کو مؤخر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ (اگر تم سچے ہو تو لے آؤ عذاب!) کس چیز نے عذاب کو روک رکھا ہے؟ سنو! جس دن وہ (عذاب) آ گیا تو وہ اُن سے ٹلائے نہ ٹلے گا، اور جس (عذاب) کا یہ مذاق اُڑا رہے ہیں وہ ان کو چاروں طرف سے گھیر لے گا (پھر انہیں کوئی راہِ فرار نہ ملے گی)

(۹) (دیکھئے وہ کیسے للکار رہے ہیں، جبکہ انسان کی کمزوری اور بودے پن کا عالم یہ ہے کہ) اگر ہم انسان کو اپنی رحمت سے کچھ چکھا (بھر) دیں، پھر اس کو چھین لیں تو وہ (فوراً آگے کے لئے) ناامید اور مایوس اور (جو کچھ مل چکا ہوتا ہے اس پر) ناشکرا ہو جاتا ہے (کہنے لگتا ہے کہ مجھے ملا ہی کیا تھا؟)

(۱۰) اور اگر مصیبت کے بعد ہم اُسے نعمتوں کا مزہ چکھا دیں تو وہ کہنے لگتا ہے کہ مجھ سے ساری تکلیفیں (اور پریشانیاں) دور ہو گئیں (اس وقت وہ خدا کا شکر ادا کرنے اور اس کا احسان ماننے کی بجائے شیخی بگھارنے اور اترانے لگتا ہے، کہ یہ میرا ہی کیا دھرا ہے، کیونکہ) بیشک وہ بڑا اترانے والا اور شیخی خور ہے۔

(۱۱) مگر جو لوگ (ہر حال میں) صبر کرتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں (وہ انسانوں کے اوپر درج حالات سے مستثنیٰ ہیں اور) وہی ہیں جن کے لئے مغفرت ہے اور اجرِ عظیم بھی۔

(۱۲) سو (ان کو یہ امید ہے کہ) شاید آپ (شرک وبت پرستی کے رد کی بابت) جو آپ کو وحی کیا جاتا ہے اس میں سے کچھ حصہ چھوڑ دیں اور آپ کا دل بھی اُن کی اس بات سے گرانی اور تنگی محسوس کرتا ہے کہ

يَقُولُوا لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهُۥ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَآ أَنتَ نَذِيرٌ ۚ

کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (شخص) پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا یا اس (شخص) کے ہمراہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا، آپ تو بس

وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا

ڈرانے والے ہی ہیں اور ہر چیز کا کارساز اللہ ہی ہے (۱۲)۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ (آپ نے) اسے گڑھ لیا ہے، آپ کہہ دیجئے

بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِۦ مُفْتَرَيَٰتٍ وَٱدْعُوا مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ

کہ اچھا تو تم بھی دس سورتیں اسی کی مثل گڑھی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے سوا جن جن کو بھی تم بلا سکتے ہو بلالو اگر تم

ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٣﴾ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَٱعْلَمُوٓا أَنَّمَآ

سچے ہو (۱۳)۔ پھر اگر یہ تم لوگوں کا یہ کہنا نہ کرسکیں تو (ان سے کہو کہ) یقین کرلو کہ یہ (قرآن) اللہ ہی کے

أُنزِلَ بِعِلْمِ ٱللَّهِ وَأَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٤﴾

علم (وقدرت) سے اُترا ہے اور یہ بھی (یقین کرلو) کہ کوئی معبود نہیں بجز اُس کے، تو اب بھی مسلمان ہوتے ہو؟ (۱۴)۔

مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَٰلَهُمْ

جو کوئی دنیا ہی کی زندگی اور اس کی رونق کو مدنظر رکھتا ہے تو ہم اُن لوگوں کو ان کے اعمال (کی جزاء) اسی (دنیا) میں پوری طرح

فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِى

دے دیتے ہیں، اور اُن کے لئے اس میں ذرا کمی نہیں ہوتی (۱۵)۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے لئے آخرت میں کچھ

ٱلْءَاخِرَةِ إِلَّا ٱلنَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾

بھی نہیں بجز آگ کے، اور جو کچھ انھوں نے کیا کرایا ہے سب آخرت میں ناکارہ نکل جائے گا اور بے اثر (۱۶)۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن

(سوکیا طالب دنیا ایسے کی برابری کرسکتا ہے) جو اپنے پروردگار کی طرف سے (آئی ہوئی) کھلی دلیل پر قائم ہوا، اور اُس کے

قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۚ وَ

ساتھ ایک گواہ اسی میں ہے، اور (ایک) اس سے پہلے (یعنی) موسیٰ کی کتاب وہ امام ہے اور رحمت ہے، ایسے لوگ اس (قرآن)

مَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ مَوْعِدُهُۥ ۚ فَلَا تَكُ فِى مِرْيَةٍ

پر ایمان رکھتے ہیں اور گروہوں سے جو کوئی اس سے انکار کرے گا سو اُس کے لئے وعدہ گاہ دوزخ ہے، پس تو اس کی طرف

مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٧﴾

سے شک میں نہ پڑنا، بے شبہ وہ سچا (کلام) تیرے پروردگار کی طرف سے ہے، البتہ بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے (۱۷)۔

توضیحی ترجمہ

(مشرک) لوگ جو کہتے ہیں کہ (اگر محمدؐ واقعی پیغمبر ہیں تو) ان پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا؟ یا اُن کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا؟ (ان کی باتوں سے آپ دل تنگ نہ کریں، آپ تو جانتے ہی ہیں ان کو بھی بتا دیجئے کہ) آپ تو (صرف) ایک آگاہ کرنے والے اور ڈرانے والے ہیں، اور اللہ ہے جو ہر چیز کا ذمہ دار ہے (لہٰذا ان کا معاملہ بھی اُسی کے سپرد کیجئے اور صبر واستقامت کے ساتھ اپنا کام کئے جایئے)

(۱۳) کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو اس (پیغمبرؐ) نے گڑھ لیا ہے، آپ (اے پیغمبرؐ! ان سے) کہہ دیجئے کہ (اگر ایسا ہے) تو تم بھی اس جیسی گڑھی ہوئی دس سورتیں لے آؤ، اور (اس کام میں مدد کے لئے) اللہ کے سوا جس کو بلا سکو بلالو، اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔

(۱۴) پھر اگر یہ آپ کا کہنا (یا چیلنج) قبول نہ کر سکیں تو (ان سے کہئے کہ) اب تو سمجھ لو اور یقین کرلو کہ یہ (قرآن) اللہ کے علم (اور قدرت) سے اُترا ہے اور یہ (اب تو اقرار کرلو) کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو کیا اب مسلمان ہوتے ہو؟ (یا اب بھی ہٹ دھرمی کروگے؟)

(۱۵) (یادرکھو کہ) جو لوگ (اپنے اعمال خیر سے صرف) دنیوی زندگی اور اُس کی سج دھج چاہتے ہیں ہم پورے طور سے بھگتا دیتے ہیں اُن کے اعمال (کا بدلہ) اسی (دنیا) میں، اور اُن کے لئے اس (دنیا) میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

(۱۶) یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں ہے، اور جو کچھ انھوں نے یہاں (اس دنیا میں) کیا تھا (خواہ وہ دنیا کے لحاظ سے کیسی بھی ترقی ہو) سب بیکار ہوجائے گا، اور جو بھی وہ (اپنی نظر میں کارِ خیر وغیرہ) کرتے ہیں سب (آخرت کے لحاظ سے) بے اثر اور غیر مفید ہوگا۔

(۱۷) (ذرا سوچو کہ) کیا وہ شخص (بھی اُن منکرین کے برابر ہوگا) جو اپنے رب کی طرف سے آئی ہوئی روشن ہدایت (یعنی قرآن) پر گامزن ہو اور اللہ کی طرف سے (اس کی حقانیت کا) ثبوت خود اس میں سے پڑھ کر سناتا ہو، اور اس سے پہلے (خاص کر) موسیٰؑ کی کتاب (تورات) بھی (اُس کی حقانیت کا ثبوت فراہم کرتی ہے) جو قابلِ اتباع اور باعثِ رحمت تھی (وہ شخص اور) ایسے تمام لوگ اس (قرآن) پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو بھی تمام فرقوں میں سے اس کا منکر ہوگا تو دوزخ ہی اس کے لئے موعودہ جگہ ہے، لہٰذا (اے مخاطب!) اس (قرآن) کے بارے میں کسی شک میں (ہرگز) نہ پڑو، یقین رکھو کہ یہ تیرے رب کی طرف سے آیا ہوا سراسر حق (اور سچا کلام) ہے، لیکن (ان تمام پختہ ثبوت ودلائل کے باوجود یہ الگ بات ہے کہ) بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (اس سے اسلام اور قرآن کی حقانیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ

اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ گڑھے، ایسے لوگ اپنے پروردگار کے سامنے

عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ

پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی نسبت جھوٹی

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٨﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ

باتیں لگائی تھیں، سنو، سنو! اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر (۱۸)۔ جو اللہ کی راہ سے (دوسروں کو بھی)

اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿١٩﴾ أُولَٰئِكَ لَمْ

روکتے ہیں اور اس کے اندر کجی تلاش کرتے ہیں اور آخرت تک کے منکر ہیں (۱۹)۔ یہ لوگ زمین

يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ

پر بھی (اللہ کو) عاجز نہ کرسکے اور نہ اللہ کے مقابلہ میں اُن کا کوئی بھی مددگار ہوا، ان کے

أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَ

لئے عذاب دوگنا ہوگا، یہ نہ سنتے ہی تھے اور نہ ہی دیکھتے تھے (۲۰)۔ یہی لوگ ہیں جنھوں

مَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ

نے اپنے کو تباہ کرڈالا اور (آج) ان سے غائب ہوگئے (وہ سب معبود) جو انھوں نے

عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ

گڑھ رکھے تھے (۲۱)۔ لازمی طور پر آخرت میں یہی سب سے زیادہ گھاٹا اُٹھانے والے

الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا

ہوں گے (۲۲)۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے، اور اپنے

إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ

پروردگار کی طرف جھکے وہی لوگ اہلِ جنت ہیں، اسی میں ہمیشہ رہنے والے (۲۳)۔ دونوں

الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ

فریقوں کی حالت ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا، اور دیکھنے والا اور سننے والا، کیا یہ دونوں حالت میں برابر

مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ

ہیں؟ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ (۲۴)۔ اور بالیقین ہم نے نوحؑ کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا، میں تمہارے لئے

وقف لازم

ع ۲ — ۲

توضیحی ترجمہ

(۱۸) اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے (مثلاً اللہ تو کہتا ہے کہ قرآن اس کا کلام ہے اور کوئی کہے کہ ایسا نہیں ہے، اسی طرح توحید، رسالت و آخرت کا انکار کرے، جو شخص یا جو لوگ ایسا کہیں گے) اُن کی اُن کے رب کے پاس پیشی ہوگی اور گواہی دینے والے (یعنی فرشتے، انبیاء، صالحین اس پیشی کے وقت ان کے خلاف گواہی دیتے ہوئے) کہیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے اپنے پروردگار کو جھٹلایا تھا اور اس کے بارے میں جھوٹی باتیں منسوب کی تھیں (اعلان ہوگا کہ سب لوگ) سن لیں! اللہ کی لعنت ہے (ایسے) ظالموں پر۔

(۱۹) جو اللہ کے (بتائے ہوئے) راستے سے روکتے تھے، اور اس میں کجی (دکجی) تلاش کیا کرتے تھے، اور آخرت کے تو وہ بالکل ہی منکر تھے۔

(۲۰) یہ لوگ نہ تو روئے زمین پر اللہ کو عاجز کرسکے (اگر اللہ نے وہاں ان کو سزا دینی چاہی) اور نہ ہی ان کو کوئی (ایسے وقت میں وہاں) مددگار میسر ہوئے (جو ان کو بچا سکتے، اب آخرت میں) ان کو دوگنا عذاب دیا جائے گا (ایک تو خود اُن کے کفر کا اور دوسرے دوسروں کو حق کی راہ سے روکنے کا۔ حق سے ان کی نفرت وعناد کا یہ عالم تھا کہ آنکھیں اور کانوں کے ہوتے ہوئے) نہ تو یہ (اسے) دیکھتے تھے اور نہ سنتے تھے۔

(۲۱) یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کے لئے گھاٹے کا سودا کرلیا، اور (ہوا یہ کہ آج) ان کے گڑھے ہوئے (معبود) ان سے غائب ہوگئے۔ (کوئی بھی تو کام نہ آیا)

(۲۲) لامحالہ یہی لوگ ہیں جو آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

(۲۳) (ان کے مقابلے میں اب سنو! مومنوں کا انجام کیا ہوگا) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے اور عاجزی وخشوع وخضوع کے ساتھ اپنے رب کے سامنے جھکتے رہے وہی ہیں جنت کے (اصل) حق دار، وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

(۲۴) ان دونوں فریقوں (یعنی منکرین ومومنین) کی مثال ایسی ہے جیسے ایک (فریق) اندھا اور بہرا ہو (جو نہ سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا کہ سمجھ سکے) اور (دوسرا) دیکھنے والا اور سننے والا، (جس کے لئے سمجھنا آسان ہے، سوچو) کیا دونوں (حالات میں) برابر ہوسکتے ہیں؟ کیا تم (اب بھی) نہیں سمجھتے؟ (دونوں کا انجام ایک کیسے ہوسکتا ہے؟)

(۲۵) ہم نے نوحؑ کو اُن کی قوم کے پاس (یہ پیغام دے کر) بھیجا کہ (وہ اپنی قوم سے کہیں کہ) میں تمہارے لئے (بھیجا گیا) ہوں

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

کھلا ڈرانے والا ہوں (۲۵)۔(چاہئے) کہ تم پرستش نہ کرو(کسی کی) بجز اللہ کے، میں تمہارے حق میں دردناک دن

يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا

کے عذاب سے ڈرتا ہوں (۲۶)۔اس پر اُن کی قوم میں جو سردار تھے وہ بولے کہ ہم تو تم کو اپنا ہی جیسا ایک انسان دیکھتے

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ

ہیں،اور ہم تو بس یہی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو وہی ہوئے ہیں جو ہم میں سے بالکل رذیل ہیں (اور وہ بھی) سرسری

الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

رائے سے،اور ہم تم لوگوں میں کوئی بات (اپنے سے) زیادہ بھی نہیں مانتے بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا ہی سمجھتے ہیں (۲۷)۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ

نوح نے کہا اے میری قوم والو! یہ تو بتلاؤ کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر قائم ہوں،اور اس نے مجھے

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا

اپنی رحمت اپنے پاس سے عطا کی ہے اور وہ تمہیں نہ سوجھتی تو کیا ہم اسے تمہارے سر چپکا دیں درآنحالیکہ تم اس سے نفرت

كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى

کئے چلے جاؤ (۲۸)۔اور اے میری قوم والو! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کچھ مال تو نہیں مانگتا،میرا معاوضہ تو بس اللہ ہی کے ذمہ

اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ

ہے،اور میں ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے ہیں نکالنے والا نہیں،یہ لوگ اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہونے والے ہیں،البتہ

اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ جہالت کئے جا رہے ہو (۲۹)۔اور اے میری قوم والو! کون میری حمایت کرے گا اللہ کے مقابلہ

طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ

میں اگر میں انھیں نکال بھی دوں،کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (۳۰)۔اور میں تم سے یہ تو کہتا نہیں کہ میرے پاس

اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں،اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں اُن لوگوں

تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ

کے لئے کہہ سکتا ہوں جو تمہاری نگاہوں میں حقیر ہیں کہ انھیں اللہ بھلائی دے ہی گا نہیں،اللہ ہی خوب جانتا ہے جو کچھ

توضیحی ترجمہ

واضح طور پر ڈرانے والا (بتا کر، کہ کن چیزوں کے ارتکاب پر دردناک عذاب کا اندیشہ ہے)

(۲۶) (اولاً یہ) کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو (اگر تم نے کسی اور کی عبادت کی تو) یقین جانو مجھے تم پر دردناک عذاب کا اندیشہ ہے۔

(۲۷) اس پر اُن کے قوم کے جو بڑے (اور سربرآوردہ) لوگ تھے جنھوں نے کفر اختیار کر رکھا تھا اُنھوں نے کہا کہ ہم تو تم کو اپنے ہی جیسا انسان دیکھتے ہیں (تمہارے اندر کوئی مافوق البشریات تو نظر نہیں آتی، پھر تم اللہ کے رسول کیسے ہوئے؟) اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ تمہاری پیروی وہ کر رہے ہیں جو ہم میں سے پست سطح کے (اور بے حیثیت) لوگ ہیں، وہ بھی سرسری طور پر رائے قائم کر کے، اور ہمیں تم میں اپنے مقابلے میں کوئی افضلیت (یا برتری) نظر نہیں آتی بلکہ ہمارا تو خیال ہے کہ تم سب (یعنی تم اور تمہارے متبعین) جھوٹے ہو۔

(۲۸) فرمایا (نوح علیہ السلام نے) کہ اے میری قوم کے لوگو! (مجھے بتاؤ میں اس صورت میں کیا کروں) مان لو کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر (قائم) ہوں، اور اُس نے مجھے خاص اپنے پاس سے ایک رحمت (یعنی نبوت) عطا فرمائی ہے، (اور میرے اندر نبوت والے تمام خصائص ہیں، اور ایسا ہی ہے) پھر بھی یہ تمام باتیں تمہاری آنکھوں سے اوجھل ہیں، تو کیا اسے ہم (زبردستی) تمہارے سر منڈھ دیں (یعنی تم سے اس کا اقرار کرالیں) حالانکہ تم اس سے (اس قدر) بیزار ہو (کہ آنکھ کھول کر دیکھنا بھی نہیں چاہتے)

(۲۹) اور اے میری قوم والو! میں اس (پیغام رسانی) پر تم سے کوئی مال تو نہیں مانگتا، میرا اجر (ومعاوضہ) تو بس اللہ ہی کے ذمہ ہے، اور (سنو!) میں (تمہاری خوشی کے لئے) ان لوگوں کو جو ایمان لائے (اور تمہاری نظر میں حقیر) ہیں بھگانے والا نہیں، ان سب کو (بھی) اللہ کے حضور میں حاضر ہونا ہے (ایسی صورت میں میں ان کا مجرم ہوں گا اور یہ میری شکایت کریں گے) البتہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ جاہل قوم ہو (کیونکہ جہالت کی باتیں کر رہے ہو)

(۳۰) اور اے میری قوم کے لوگو! اچھا (مان لو کہ) اگر میں ان کو دھتکار دوں (یا بھگا دوں) تو کون میری مدد کرے گا اللہ (کی گرفت) سے (بچانے میں) کیا تم (اتنی سی بات بھی) نہیں سمجھتے۔

(۳۱) اور (سنو! میں تم سے کوئی ایسی بات نہیں کہہ رہا ہوں جو تمہاری سمجھ سے پرے ہو) نہ تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میرے قبضے میں اللہ کے خزانے ہیں، اور (نہ یہ کہتا ہوں کہ) میں غیب (کی ساری باتیں) جانتا ہوں، اور نہ (یہ) کہتا ہوں کہ میں فرشتہ (یعنی کوئی مافوق البشر شخصیت یا دیوتا) ہوں، اور نہ یہ کہتا ہوں کہ جو تمہاری نظر میں حقیر ہیں (اُن کی تمام فرمانبرداریوں کے باوجود) اللہ انھیں کوئی بھلائی نہیں دے گا (جب کہ) اللہ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ

أَنْفُسِهِمْ ۖ إِنِّيٓ إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

ان کے دلوں میں ہے، ورنہ میں بھی ظالم ٹھہروں گا (۳۱)۔ وہ بولے اے نوح! تم ہم سے بحث کر چکے، پھر بحث

فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٢﴾

بھی خوب کر چکے اب لے آؤ ہمارے سامنے وہ چیز جس سے تم ہم کو دھمکایا کرتے ہو، اگر تم سچے ہو (۳۲)۔

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ إِنْ شَآءَ وَمَآ أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٣٣﴾ وَ

(نوح نے) کہا اسے تو بس اللہ ہی تمہارے سامنے لائے گا اگر اس کی مشیت ہوئی اور تم (اسے) ہرا نہیں سکتے (۳۳)۔ اور

لَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ إِنْ أَرَدْتُّ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللّٰهُ

میری خیر خواہی تمہیں نفع نہیں پہونچا سکتی گو میں تمہارے ساتھ (کیسی ہی) خیر خواہی کرنا چاہوں جبکہ اللہ ہی کو تمہارا گمراہ کرنا

يُرِيْدُ أَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٤﴾ أَمْ يَقُوْلُوْنَ

منظور ہو، وہی تمہارا (مالک و) پروردگار ہے اور اسی کی طرف تم واپس کئے جاؤ گے (۳۴)۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ

افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ إِجْرَامِيْ وَأَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

انھوں نے اسے (یعنی قرآن کو) گڑھ لیا ہے، آپ کہہ دیجیے اگر میں نے گڑھ لیا ہے تو میرے ہی اوپر میرا یہ جرم رہے گا اور تم

تُجْرِمُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَأُوْحِيَ إِلٰى نُوْحٍ أَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

جو جرم کر رہے ہو میں اس سے بری رہوں گا (۳۵)۔ اور نوح کے پاس وحی بھیجی گئی کہ تمہاری قوم میں سے (اب اور کوئی) ایمان

إِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ

نہیں لائے گا بجز اُن کے جو (اب تک) ایمان لا چکے، سو جو کچھ یہ لوگ کرتے رہے ہیں اس پر کچھ غم نہ کرو (۳۶)۔ اور

الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ

تم کشتی ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے تیار کرو اور مجھ سے ان لوگوں کے باب میں گفتگو نہ کرنا جنھوں نے ظلم کیا

إِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۣ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ

ہے وہ ڈوب کر رہیں گے (۳۷)۔ اور (نوح) کشتی بنانے لگے، اور جب جب ان کی قوم کے سردار اُن کے پاس

قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ

سے گذرتے تو اُن سے تمسخر کرتے (نوح) بولے: اگر تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو ہم بھی تم پر ہنستے ہیں جیسا کہ تم

كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّأْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

ہنستے ہو (۳۸) سو ابھی تمہیں معلوم ہوا جاتا ہے کہ وہ کون ہے جس پر (ایسا) عذاب آنے کو ہے جو اُسے رُسوا کر دے گا

توضیحی ترجمہ

ان کے دلوں میں ہے، (میں اگر ایسی بات کہہ دوں) تو اس صورت میں میرا شمار یقیناً ظالموں میں ہوگا۔

(۳۲) (قوم کے لوگوں نے) کہا: اے نوح! تم ہم سے بحث کر چکے، اور بہت بحث کر چکے، اب (بحث مباحثہ سے کوئی فائدہ نہیں، ایسا کرو کہ) لے ہی آؤ وہ (عذاب) جس سے تم ہم کو دھمکایا کرتے ہو اگر تم واقعی سچے ہو۔

(۳۳) (نوح نے) کہا: اُسے تو اللہ ہی لائے گا جب وہ چاہے گا (اس کا لانا میرے ہاتھ میں نہیں، البتہ جب وہ لائے گا تو) تم سب (اللہ کو) عاجز نہ کر سکو گے (یعنی عذاب لانے سے باز نہ رکھ سکو گے)

(۳۴) اور اگر میں تمہاری خیر خواہی کرنا چاہوں تو میری خیر خواہی اور نصیحت تمہارے کسی کام نہیں آسکتی اگر اللہ نے (تمہاری ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے) تمہیں گمراہی میں پڑے رہنے دینا منظور کر لیا ہے۔ وہی تم سب کا (بھی) پروردگار ہے اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

(۳۵) کیا یہ (منکرین) لوگ (نوحؑ کی قوم کے بارے میں قرآن کی بیان کردہ باتوں پر یقین نہیں کرتے اور) کہتے ہیں کہ انھوں نے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ) اس (قرآن) کو گڑھ لیا ہے، آپ (اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجیے کہ اگر میں نے اسے گڑھ لیا ہو تو (یہ بہت بڑا جرم ہوگا اور اس صورت میں) میرا (یہ) جرم مجھ پر (عائد) ہوگا، اور میں (بہر حال) اس کا ذمہ دار نہیں ہوں جو جرم تو لوگ کر رہے ہو۔

(۳۶) اور (جب نوحؑ کی سیکڑوں برس کی محنت کے بعد بھی بہت سے لوگ ایمان نہیں لائے بلکہ ایذا رسانی میں حد سے بڑھ گئے تو) نوحؑ کے پاس (یہ) وحی بھیجی گئی کہ تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، اُن کے سوا اب کوئی اور ایمان نہیں لائے گا، لہٰذا جو حرکتیں یہ لوگ کرتے رہے ہیں تم اس پر غم نہ کرو۔

(۳۷) اور (اب تم) ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بناؤ اور (اب) مجھ سے (ان) ظالموں کے بارے میں کوئی بات مت کرنا، اب یہ غرق ہو کے رہیں گے۔ (یعنی عذاب بھیجنے کا فیصلہ ہو چکا ہے)

(۳۸) اور وہ کشتی بنانے لگے، تو جب جب اُن کی قوم کے سر برآوردہ (چودھری) لوگ وہاں سے گزرتے تو اُن کا مذاق اُڑاتے (کہ نبی سے بڑھئی بن گئے؟ خشکی میں اپنی کشتی وہ بھی اتنی بڑی کشتی کہاں چلاؤ گے؟ نوح علیہ السلام) جواب دیتے: (آج) تم ہم پر جیسے ہنستے ہو (کل) ہم تم پر ویسے ہی ہنسیں گے۔

(۳۹) بس اب جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ (ہم میں سے) کون ہے جس کو رسوا کن عذاب پکڑ لے گا (یہ تو دنیا میں ہوگا) اور (اسی پر بس نہیں)

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰىٓ إِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ

اور اس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے (۳۹)۔ (اس طرح کے مکالمات جاری رہے) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپہونچا

التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ

اور زمین میں سے پانی اُبلنا شروع ہوا، ہم نے کہا کہ اس (کشتی) میں ہر قسم کے جوڑوں میں سے دو دو کو چڑھالو اور اپنے گھر

إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۚ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ

والوں کو بھی بجز اُن کے جن پر حکم نافذ ہو چکا ہے، اور (ہاں) دوسرے ایمان والوں کو بھی اور ایمان اُن کے ساتھ بہت ہی کم

إِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۚ

لوگ لائے تھے (۴۰)۔ اور (نوحؑ نے) کہا (آؤ) اس میں سوار ہو جاؤ، اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا ہے اور اس کا ٹھہرنا،

إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ قف

بے شک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۴۱)۔ اور وہ (کشتی) اُنھیں لے کر چلنے لگی پہاڑ جیسی موجوں میں،

وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا

اور نوحؑ نے اپنے لڑکے کو پکارا، اور وہ کنارے پر تھا کہ اے میرے (پیارے) بیٹے سوار ہو جاؤ ہمارے ساتھ

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ إِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ

اور کافروں کے ساتھ مت رہ (۴۲)۔ وہ بولا میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لئے لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا

مِنَ الْمَآءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ

(نوحؑ نے) کہا آج کے دن کوئی بچانے والا نہیں اللہ کے حکم (عذاب) سے البتہ وہی جس پر رحم کردے، اور

وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يٰٓأَرْضُ

دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی، سو وہ ڈوبنے والوں میں ہو گیا (۴۳)۔ اور ارشاد ہوا کہ اے زمین اپنا

ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ أَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ

پانی نگل جا، اور اے آسمان تھم جا، اور پانی گھٹ گیا اور کام پورا ہو گیا، اور (کشتی) آٹھہری جودی پر اور

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَ

کہہ دیا گیا کہ (اپنے اوپر) ظلم کرنے والے لوگ (رحمت سے) دور ہو گئے (۴۴)۔ اور نوحؑ نے اپنے

نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِيْ مِنْ أَهْلِيْ وَإِنَّ وَعْدَكَ

پروردگار کو پکارا اور کہا: اے میرے پروردگار! میرا بیٹا تو میرے گھر والوں ہی میں ہے اور تیرا وعدہ (بھی بالکل)

توضیحی ترجمہ

اس پر (آخرت میں) دائمی عذاب بھی نازل کیا جائے۔

(۴۰) (نوحؑ کے اس واضح جواب اور اُن کے تمسخر پر عذاب کی آمد کی وعید کے باوجود اُن کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی) یہاں تک کہ ہمارا حکم (عذاب) آپہونچا، اور (سطحِ زمین سے پانی ابلنے لگا حتیٰ کہ) تنور (بھی جس میں آگ بھری ہوتی ہے) اُبل پڑا (تو) ہم نے (نوحؑ سے) کہا کہ: اس (کشتی) میں (اپنے کام آنے والے جانوروں میں سے) تمام اقسام کے جوڑے (نر و مادہ) دونوں سوار کرلو اور اپنے گھر والوں کو بھی، سوائے اُن کے کہ جن کے بارے میں پہلے کہا جا چکا ہے (کہ وہ کفر کی وجہ سے غرق ہوں گے) اور (دوسرے) جتنے لوگ ایمان لائے ہوں (ان کو بھی کشتی میں بٹھالو) اور تھوڑے ہی لوگ تھے جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے۔

(۴۱) اور نوحؑ نے کہا (ایمان والوں سے، چلو بنامِ خدا) اس (کشتی) میں سوار ہو جاؤ (کسی ڈر اور اندیشہ کی ضرورت نہیں کیونکہ) اللہ ہی کے نام (کی برکت اور حکم) سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا، بیشک میرا پروردگار بخشنے والا ہے، بڑا مہربان ہے۔ (ہم سے کوئی غلطیاں ہوئی ہوں گی تو اُن کو معاف کرے گا، اور اپنے فضل سے ہم کو صحیح سلامت اُتارے گا)

(۴۲) وہ (کشتی) اُنھیں پہاڑ جیسی (اونچی اونچی) موجوں کے درمیان لے کر چلنے لگی کہ نوحؑ نے اپنے بیٹے کو (دیکھ کر) پکارا، جو الگ (کنارے پر کھڑا) تھا، بیٹے! (آجاؤ) ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں کے ساتھ نہ رہو۔ (یعنی اب بھی ایمان لے آؤ اور کشتی میں بیٹھ جاؤ)

(۴۳) اس نے کہا کہ (ارے) میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا اور وہ مجھے پانی (میں ڈوبنے) سے بچالے گا، نوحؑ نے فرمایا کہ (سنو! یہ معمولی سیلاب نہیں ہے بلکہ طوفان کی شکل میں اللہ کے حکم سے آیا ہوا عذاب ہے اور) آج اللہ کے حکم سے بچانے والا کوئی نہیں، اِلّا یہ کہ وہ (خود) ہی جس پر رحم فرمادے۔ (باپ بیٹے کی یہ گفتگو جاری تھی کہ) اُن کے درمیان موج حائل ہوئی اور ڈوبنے والوں میں وہ بھی شامل ہو گیا۔

(۴۴) اور (جب طوفان کا مقصد پورا ہو گیا تو) حکم ہوا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل جا، اور اے آسمان تھم جا، اور (حکمِ الٰہی ہونا تھا کہ) پانی سوکھ گیا اور کام پورا ہو چکا تھا (یعنی مجرمین کو سزا دی جا چکی تھی) اور (کشتی) جا لگی جودی (نامی پہاڑ کی چوٹی) پر، (اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پانی کی سطح کیا تھی) اور فرمادیا گیا کہ دوری (اور لعنت) ہے ظالم لوگوں پر۔ (یعنی کفر کر کے اپنے پر بڑا ظلم کرنے والے ہمیشہ کے لئے اللہ کی رحمت سے دور کر دیے گئے ہیں)

(۴۵) اور نوحؑ نے پکارا اپنے رب کو اور کہا: اے میرے رب! میرا بیٹا (بھی) تو میرے گھر کا ہی تھا (پھر کیوں غرق ہوا، تونے تو میرے گھر والوں کو بچانے کا وعدہ کیا تھا اسی لئے کشتی میں سوار کرنے کا حکم دیا تھا) اور تیرا وعدہ

الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ

سچا اور تُو تو ہر حاکم کے اوپر حاکم ہے (۴۵)۔ (اللہ نے) فرمایا: اے نوحؑ! یہ تمہارے گھر والوں ہی میں سے نہیں، یہ ایک تباہ کار

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۗ

شخص ہے، سو مجھ سے ایسی چیز کی درخواست نہ کرو جس کی تمہیں خبر نہ ہو، میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم (آئندہ کہیں) نادان

اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ

نہ بن جاؤ (۴۶)۔ (نوحؑ) بولے: اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں آئندہ تجھ سے ایسی چیز کی

اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۗ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ

درخواست کروں جس کی مجھے خبر نہ ہو، اور اگر تو میری مغفرت نہ کرے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں نقصان اُٹھانے والوں میں

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ

آجاؤں گا (۴۷)۔ ارشاد ہوا کہ اے نوحؑ! اُترو ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں لیکر اپنے اوپر بھی اور اُن جماعتوں پر بھی جو تمہارے

مِّمَّنْ مَّعَكَ ۗ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ

ساتھ ہیں، اور جماعتیں تو ایسی بھی ہوں گی کہ ہم انھیں چند روزہ عیش دیں گے، پھر اُن پر ہماری طرف سے دردناک عذاب ہوگا (۴۸)۔ یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ

(قصہ) اخبارِ غیب میں سے ہے ہم نے اسے وحی کے ذریعہ سے آپ تک پہونچا دیا، اسکو اس (بتانے) سے قبل نہ آپ ہی جانتے

مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

تھے اور نہ آپ کی قوم، سو صبر کیجئے، یقیناً نیک انجامی پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے (۴۹)۔ اور (قوم) عاد کی طرف ہم نے اُنکے

هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اِنْ اَنْتُمْ

بھائی ہودؑ کو بھیجا، انھوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، باقی (سب) تم محض

اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى

افتراء کر رہے ہو (۵۰)۔ اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کچھ معاوضہ نہیں مانگتا، میرا معاوضہ تو بس اُسی کے ذمہ ہے

الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ

جس نے مجھے پیدا کیا ہے، پھر کیا تم (اس کو) نہیں سمجھتے؟ (۵۱)۔ اور اے میری قوم والو! اپنے پروردگار سے اپنے گناہ

تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى

معاف کراؤ پھر اُس کی طرف متوجہ رہو، وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا، اور تم کو (اور) قوت دے کر ترقی کردے گا

توضیحی ترجمہ

(یقیناً) سچا ہوتا ہے، اور (یہ بھی معلوم ہے کہ) تو سارے حاکموں کا حاکم ہے (جو چاہے کر سکتا ہے، کسی کو حق نہیں کہ تیرے فیصلہ کے سامنے دم مارے، لیکن میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا)

(۴۶) (اللہ نے) فرمایا: وہ تمہارے گھر والوں میں سے نہیں تھا، وہ تو ناپاک عمل کا پلندہ تھا (اس نے تو کبھی ایمان کا قصد ہی نہیں کیا، تمہیں اس کے دل کا حال کیا معلوم) لہٰذا ایسا سوال (میرے کاموں کے بارے میں) نہ کرو جس کی بابت تمہیں علم نہیں، میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ (اس سے اپنی حفاظت رکھو کہ) نادانوں میں شامل ہو۔

(۴۷) نوحؑ نے عرض کیا کہ: میرے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ آئندہ تجھ سے (تیرے کاموں اور فیصلوں کے بارے میں) کوئی سوال کروں جس (کی حقیقت) کا مجھے علم نہ ہو، اور (یقیناً مجھ سے غلطی ہوگئی) اگر تو نے میری مغفرت نہ فرمائی اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں برباد ہوجانے والوں میں شامل ہوجاؤں گا۔

(۴۸) فرمایا گیا کہ (اچھا اب) اُتر جاؤ (کشتی سے یا جودی پہاڑ سے) ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں لے کر جو تمہارے لئے بھی ہیں اور تمہارے ساتھ جتنی قومیں ہیں اُن کے لئے بھی، اور (ان کی نسلوں میں) کچھ قومیں ایسی بھی ہوں گی کہ (کفر اختیار کرلیں گی) ہم اُنھیں (دنیا میں) لطف اُٹھانے دیں گے، پھر اُن کو ہمارا دردناک عذاب پکڑ لے گا۔

(۴۹) (اے پیغمبرؐ!) یہ غیب کی کچھ باتیں ہیں جو ہم آپ کو وحی کے ذریعے بتا رہے ہیں، ان کو نہ آپ پہلے سے جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم، لہٰذا (ان سے سبق حاصل کر کے تکذیب اور اذیتوں پر) صبر کیجئے، اور (یاد رکھئے) حُسنِ انجام متقیوں ہی کے حق میں ہوتا ہے۔

(۵۰) اور قوم عاد کے پاس ہم نے اُن کے بھائی ہودؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا، انھوں نے کہا: اللہ کی عبادت کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، باقی رہے تم تو صرف (نئے نئے عقیدے) گڑھنے والے ہو۔

(۵۱) اے میری قوم! میں تم سے اس (دعوت و پیغام رسانی) پر کوئی اُجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو اُسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا تم (اتنی موٹی بات بھی) نہیں سمجھ سکتے۔ (کہ کوئی شخص بلا کسی لالچ کے تمہاری فلاح کی بات کہتا ہے وہ تمہارا خیر خواہ ہوگا یا دشمن؟)

(۵۲) اے میری قوم! (سب سے پہلے) اپنے رب سے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اُس کی طرف متوجہ رہو (اعمال صالحہ کے ذریعہ) وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا، اور اضافہ کرے گا (نئی) طاقتوں کا

قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا

تمہاری قوت میں، اور مجرم ہوکر روگردانی مت کرتے رہو (۵۲)۔ وہ بولے: اے ہود! تم ہمارے سامنے کوئی سند لے کر تو آئے نہیں اور

نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٣﴾

ہم اپنے دیوتاؤں کو چھوڑنے والے نہیں تمہارے (محض) کہہ دینے سے اور ہم کسی طرح تم پر یقین کرنے والے نہیں (۵۳)۔

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ

ہمارا قول تو یہ ہے کہ ہمارے کسی دیوتا ہی نے تم کو شامت میں مبتلا کر رکھا ہے، (ہودؑ نے) کہا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں، اور تم بھی

اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ

گواہ رہو کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنھیں تم شریک قرار دیتے رہتے ہو (۵۴)۔ اللہ کے علاوہ تو تم سب میرے ساتھ داؤ

جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٥٥﴾ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ

گھات کر لو، پھر مجھ کو ذرا مہلت نہ دو (۵۵)۔ میں نے تو اللہ پر بھروسہ کر رکھا ہے (جو) میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٦﴾

پروردگار، جتنے بھی جاندار ہیں سب کی پیشانی ہی پکڑے ہوئے ہے، بے شک میرا پروردگار ہے صراط مستقیم پر (۵۶)۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ

لیکن اگر تم پھرے رہے تو میں نے تمہیں وہ (پیام) پہونچا دیا جسے دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا، اور میرا پروردگار

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تمہاری جگہ تمہارے سوا کسی قوم کو آباد کر دے گا اور تم اُس کو کچھ بھی نقصان نہیں پہونچا رہے ہو، بے شک میرا پروردگار ہر شئ

حَفِيْظٌ ﴿٥٧﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

پر نگہبان ہے (۵۷)۔ اور جب ہمارا حکم آپہونچا، ہم نے ہودؑ کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ جَحَدُوْا

سے بچالیا، اور ہم نے اُنھیں ایک بہت سخت عذاب سے بچالیا (۵۸)۔ اور یہ قوم عاد تھی، انھوں نے اپنے پروردگار کی

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٥٩﴾

نشانیوں سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور یہ ظالموں سرکشوں کے حکم کی پیروی کرتے رہے (۵۹)۔

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا

اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگ گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) خوب سُن لو کہ قوم عاد نے

توضیحی ترجمہ

تمہاری (موجودہ) قوت میں، اور (یہ سب حاصل کرنا ہو تو) مجرموں کی طرح روگردانی نہ کرو۔

(۵۳) انھوں نے جواب دیا: اے ہود! تم (اپنے رسول ہونے کی) کوئی واضح دلیل (یعنی معجزہ وغیرہ) تو لائے نہیں، اور ہم صرف تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں۔

(۵۴) ہم تو اس کے سوا کچھ اور نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تمہیں (آسیب جیسی) کسی خرابی میں مبتلا کر دیا ہے (جو ایسی باتیں کر رہے ہو) ہودؑ نے کہا کہ (میں عقلی ونقلی دلائل دے چکا، ہر طرح تمہیں سمجھا چکا اب) میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم (لوگ) بھی گواہ رہو کہ میں تو اُن سے بیزار ہوں جن کو تم (خدائی میں) شریک کرتے ہو۔

(۵۵) اس (اللہ) کے سوا تم (اور تمہارے دیوتا) سب مل کر میرے خلاف چالیں چل لو اور مجھے مہلت (بھی) نہ دو۔ (تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے)

(۵۶) میں نے تو اللہ پر بھروسہ کر رکھا ہے جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی، زمین پر چلنے والا کوئی ایسا جاندار نہیں ہے جس کی چوٹی (یعنی جس کی ذات) اس کے قبضہ میں نہ ہو، بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے (یعنی سیدھے راستہ پر چلنے ہی سے وہ مل سکتا ہے)

(۵۷) پھر اگر (ایسی صاف باتیں سن کر بھی) تم روگردانی کرو تو (سن لو) میں نے تو تمہیں وہ پیغام پہونچا دیا ہے جسے دے کر میں تمہاری طرف بھیجا گیا (اب اپنی فکر کرو) میرا رب (تمہیں ہلاک کر کے) تمہارا جانشین اور لوگوں کو بنادے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے، بے شک میرا رب ہر چیز کی نگرانی رکھتا ہے۔

(۵۸) اور (ہوا بھی یہی) جب ہمارا حکم (ان کی ہلاکت کی بابت) آپہونچا تو ہم نے اپنی رحمت کے ذریعے ہودؑ اور جو لوگ اُن کے ساتھ ایمان والے تھے اُن کو بچالیا، اور اُنھیں ایک سخت عذاب سے نجات دے دی۔

(۵۹) یہ تھے (قوم) عاد (کے لوگ) جنھوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کا انکار کیا، اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی، اور تمام اُن لوگوں کی پیروی کی جو سرکش اور عناد کرنے والے تھے۔

(۶۰) (نتیجہ یہ ہوا کہ) دنیا میں بھی اُن کے پیچھے اللہ کی لعنت لگا دی گئی، اور قیامت کے دن بھی (یعنی دونوں جگہ وہ اللہ کی رحمت سے دور رہیں گے) یاد رکھو! بلاشبہ قوم عاد نے

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿٦٠﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

اپنے پروردگار سے کفر کیا، خوب سُن لو کہ ہودؑ کی قوم عاد کو دوری (نصیب) ہوئی (٦٠)۔ اور قوم ثمود کی طرف اُن کے

صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

بھائی صالحؑ کو (ہم نے بھیجا) وہ بولے: اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی بھی تمہارا معبود نہیں، اسی

مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ

نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور تمہیں اس زمین میں آباد کردیا، سو تم اُسی سے گناہ معاف کراؤ اور اُسی کی طرف توجہ کرو،

اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ

بے شک میرا پروردگار قریب ہے اور قبول کرنے والا ہے (٦١)۔ وہ بولے اے صالح! تم تو اس کے قبل ہم میں بڑے ہونہار

هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ

تھے (تو) کیا تم ہمیں (اس سے) منع کرتے ہو کہ ہم اُن کی عبادت کریں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے اور ہم

اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

تو اس کی طرف سے بڑے شک میں ہیں تردّد میں پڑے ہوئے جس کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو (٦٢)۔ (صالحؑ نے)

رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫

کہا اے میری قوم والو! بھلا یہ بتاؤ کہ اگر میں اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

رحمت (خاص) عطا کی ہو، سو (یہ تو بتاؤ) مجھے کون بچالے گا اللہ سے اگر میں اس کی نافرمانی کروں، سو تم تو سراسر میرا نقصان ہی کر رہے

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

ہو (٦٣) اے میری قوم! یہ اونٹنی اللہ کی ہے اور تمہارے حق میں ایک نشان، سو اِسے چھوڑے رہو کہ اللہ کی زمین پر چرتی کھاتی

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ

پھرے، اور اس کو بُرائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگانا ورنہ تم کو قریبی عذاب آ پکڑے گا (٦٤)۔ پھر ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا، تب

اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا

(صالحؑ نے) کہا تم اپنے گھروں میں تین دن اور بسر کرلو، یہ ایسا وعدہ ہے جس میں ذرا جھوٹ نہیں (٦٥)۔ پھر جب ہمارا حکم

وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ

آپہونچا تو ہم نے صالحؑ کو اور اُن کو جو اُن کے ساتھ ایمان لے آئے اپنی رحمت سے بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بھی، بے شک

توضیحی ترجمہ

اپنے رب کے ساتھ کفر کا معاملہ کیا تھا، خوب سن لو! (اسی وجہ سے رحمت سے) دوری عاد کی ہوئی جو ہودؑ کی قوم تھی۔

(٦١) اور (قوم) ثمود کے پاس ہم نے اُن کے (وطنی و نسبی) بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا، اُنھوں نے (اپنی قوم سے) کہا: اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کیا کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ اُسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے (یعنی اول آدم کو مٹی سے بنایا، پھر زمین سے غذائیں پیدا کیں، جس سے نطفہ وغیرہ بنتا ہے جو مادہ ہے آدمی کی پیدائش کا) اور اس (زمین) میں تمہیں آباد کیا، لہٰذا اُسی (اللہ) سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اُسی سے رجوع رکھو، یقین رکھو کہ میرا پروردگار قریب بھی ہے اور دعائیں قبول کرنے والا بھی۔ (یعنی اس سے مانگنے کے لئے کسی واسطہ کی ضرورت نہیں)

(٦٢) (اُن کی قوم کے) لوگوں نے کہا کہ اے صالح! تم تو اِس سے پہلے ہماری امیدوں کا مرکز تھے، کیا تم ہمیں اُن کی عبادت کرنے سے منع کر رہے ہو جن کی عبادت (اور پرستش) ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں؟ اور تم ہمیں جس بات کی دعوت دے رہے ہو ہم اُس کے بارے میں ایسے شک میں مبتلا ہیں جو کھٹک پیدا کرنے والا ہے۔

(٦٣) (صالح علیہ السلام نے) فرمایا کہ اے میری قوم والو! اچھا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے (عطا کردہ) مضبوط دلیل پر ہوں (یعنی مجھ پر توحید کی حقیقت روشن ہو چکی ہو) اور مجھے اس نے ایک رحمت (نبوت کی شکل میں) مرحمت فرمائی ہو تو مجھے اللہ سے کون بچائے گا اگر (اس سب کے بعد بھی) میں اس کی نافرمانی کروں، لہٰذا تم (یہ جو مجھے اپنے فرائض سے روک رہے ہو مجھے کوئی فائدہ تو پہونچا نہیں رہے) صرف میرے نقصان میں اضافہ ہی کر رہے ہو۔

(٦٤) اور اے میری قوم والو! (تم معجزہ چاہتے تھے تو) یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے (اس کی) ایک نشانی بن کر آئی ہے (کیونکہ اس کو ماں نے نہیں جنا ہے، پہاڑ سے نکلی ہے) اب تم صرف یہ کرو کہ اس کو (آزاد) چھوڑ دو کہ یہ اللہ کی زمین میں (جہاں سے چاہے) کھاتی پھرے، اور (اگر تمہارے کھیتوں میں سے کھائے بھی تو) اس کو بُرے ارادہ سے چھونا بھی نہیں، ورنہ فوری عذاب تمہیں پکڑ لے گا۔

(٦٥) پھر (ہوا یہ کہ) انھوں نے اس کو (کوچیں کاٹ کر) مار ڈالا تو (صالحؑ) نے فرمایا: تم اپنے گھروں میں تین دن اور مزے کر لو (اس کے بعد عذاب آئے گا اور) یہ ایسا وعدہ ہے جسے کوئی جھوٹا نہیں کر سکتا۔

(٦٦) پھر جب (صالحؑ کے کہنے کے مطابق تین دن گذرنے کے بعد) ہمارا حکم (عذاب) آپہونچا تو ہم نے صالحؑ کو اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے نجات دے دی اور اس دن کی رسوائی سے بھی (بچالیا) بے شک

ع ۱۱ ۵ وقف لازم

رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا

تیرا پروردگار بڑا قوت والا ہے بڑا غلبہ والا ہے (۶۶)۔اور جو ظالم تھے اُنھیں ایک چیخ نے آ پکڑا سو وہ اپنے گھروں میں

فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟

اوندھے پڑے رہ گئے (۶۷)۔گویا ان (گھروں) میں کبھی بسے ہی نہ تھے، خوب سن لو کہ قوم ثمودؑ نے اپنے پروردگار سے

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ

کفر کیا، خوب سُن لو کہ قوم ثمود کو دوری ہوگئی (۶۸)۔اور بالیقین ہمارے فرستادے ابراہیمؑ کے پاس خوش خبری لے کر

بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ

آئے (اور) بولے (آپ پر) سلام ہو (ابراہیمؑ نے) کہا (تم پر) سلام، پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لے

حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ

آئے (۶۹)۔پھر جب (ابراہیمؑ نے) دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس (کھانے) کی طرف نہیں بڑھ رہے ہیں تو ان سے متوحش

مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ

ہوئے اور اُن سے دل میں خوف زدہ ہوئے، وہ بولے کہ ڈریئے نہیں، ہم تو قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں (۷۰)۔اور اُن کی

قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

بیوی کھڑی تھیں پس وہ ہنسیں، پھر ہم نے اُنھیں بشارت دی الحقؑ کی اور الحقؑ کے آگے یعقوبؑ کی (۷۱)۔بولیں

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا

ہائے خاک پڑے کیا (اب) میں بچہ جنوں گی درآنحالیکہ میں بوڑھی ہوچکی اور یہ میرے میاں (بھی بالکل) بوڑھے، یہ تو

لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ

بڑی ہی عجیب بات ہے (۷۲) وہ بولے ارے تم تعجب کرتی ہو اللہ کے کام میں، اے خاندان والو تم پر تو اللہ کی (خاص)

بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ

رحمت اور اس کی برکتیں (نازل ہوتی رہتی) ہیں، بے شک وہ تعریف کے لائق اور بڑا شان والا ہے (۷۳)۔پھر جب

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ

ابراہیمؑ سے خوف زائل ہوگیا اور ان کو خوش خبری مل گئی تو وہ لگے ہم سے قوم لوطؑ کے باب میں بحث

لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ

کرنے (۷۴)۔بے شک ابراہیم بڑے حلیم بڑے دردمند بڑے نرم دل تھے (۷۵)۔اے ابراہیمؑ جانے دو

توضیحی ترجمہ

آپ کا رب بڑی قوت کا بڑے اقتدار کا مالک ہے۔(جس کو چاہے سزا دیدے جس کو چاہے بچالے)

(۶۷) اور جن لوگوں نے (کفر جیسے بڑے) ظلم کو اختیار کیا تھا اُن کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا، سو (اس کے نتیجہ میں) وہ (مر کر) اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔(اور عمارتوں کے ملبہ میں دب کر بے نام ونشان ہوگئے)

(۶۸) (اس طرح) جیسے کہ وہ وہاں کبھی بسے ہی نہیں تھے، یاد رکھو کہ ثمود نے اپنے رب کے ساتھ کفر کا معاملہ کیا تھا (اور) یاد رکھو کہ (اسی وجہ سے) ثمود کی (اللہ کی رحمت سے) دوری ہوئی۔(لہٰذا عبرت حاصل کرو اور اپنے رب کی آیات واحکام سے منکر نہ ہو)

(۶۹) اور جب (لوط علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت کا حکم لے کر) ہمارے بھیجے ہوئے کچھ فرشتے (چلے تو پہلے) ابراہیم علیہ السلام کے پاس (ایک) خوش خبری لے کر (انسانی شکل میں) پہونچے (اولاً) سلام عرض کیا، انھوں نے سلام کا جواب دیا، اور بغیر کسی تاخیر کے (ان کی خاطر تواضع کے لئے) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔

(۷۰) مگر جب انھوں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس (کھانے) کی طرف نہیں بڑھ رہے ہیں تو وہ اُن سے کھٹکے اور دل میں ایک خوف سا محسوس ہوا، انھوں نے کہا ڈریئے نہیں ہم (فرشتے ہیں اور) لوطؑ کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

(۷۱) اور اُن کی بیوی (سارہ) جو وہیں (قریب میں) کھڑی تھیں (اس ڈر کے رفع ہونے سے خوش ہوکر) ہنس پڑیں تو ہم نے (فرشتوں کے ذریعہ) انھیں بشارت دی اسحاق (کی پیدائش) کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی۔

(۷۲) (یہ سن کر) وہ (تعجب سے) بولیں، ہائے خاک پڑے! کیا میرے یہاں اولاد ہوگی جبکہ میں بوڑھی ہوچکی ہوں اور یہ میرے شوہر خود بڑی عمر کے ہیں، یہ تو بالکل عجیب سی بات ہے۔

(۷۳) انھوں نے کہا: ارے آپ اللہ کے معاملہ میں تعجب کررہی ہیں؟ آپ پر اور آپ کے گھر والوں پر تو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہی برکتیں ہیں (آپ کو تو نہ جانے ایسے کتنے خوارق عادت واقعات دیکھنے کا تجربہ ہوگا، آپ کو تو ایسی بشارت سن کر تعجب کی جگہ خدا کی حمد وتمجید کرنی چاہئے) بے شک وہ ہر تعریف کا مستحق بڑی شان والا ہے۔

(۷۴) پھر جب ابراہیمؑ سے خوف (کا اثر) زائل ہوا اور اُنھیں (اولاد کی) خوش خبری مل گئی تو وہ ہم سے قوم لوط (پر عذاب ٹالنے) کے بارے میں کہنے سننے لگے (بلکہ ایک طرح ناز بھرے انداز میں جھگڑنے لگے)

(۷۵) دراصل ابراہیمؑ بڑے حلیم الطبع، رحیم المزاج اور رقیق القلب (انسان) تھے۔

(۷۶) (اس پر ہم نے کہا:) اے ابراہیمؑ! جانے دو

عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ

سے ،قطعاً تمہارے پروردگار کا حکم آچکا ہے اور ان پر ضرور ایک نہ ہٹنے والا عذاب آنے والا ہے(۷۶)۔اور

غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ

جب ہمارے فرستادے لوطؑ کے پاس پہونچے تو لوطؑ اُن کی وجہ سے کُڑھے اور ان کی وجہ سے بہت تنگ دل

بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ

ہوئے اور بولے :یہ آج کا دن بہت بھاری ہے(۷۷)۔اور اُن کے پاس اُن کی قوم کے لوگ دوڑے

اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ

ہوئے آئے ،اور وہ پہلے ہی سے بدکاریاں کیا کرتے تھے (لوطؑ) بولے :اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں (بھی

بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ

تو موجود) ہیں، یہ تمہارے حق میں پاکیزہ ہیں، سو اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رُسوا نہ کرو، کیا تم

اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ

میں کوئی بھلا آدمی نہیں ؟(۷۸)۔وہ بولے :تم تو خوب جانتے ہو کہ ہم کو تمہاری بیٹیوں کی کوئی ضرورت نہیں،

بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ

اور تم وہ بھی خوب جانتے ہو جو کچھ ہم ارادہ رکھتے ہیں(۷۹)۔(لوطؑ) بولے :کاش میرا تم پر کچھ زور دباؤ

قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

ہوتا یا میں کسی مضبوط پایہ کی پناہ لیتا(۸۰)۔وہ (فرستادے) بولے :اے لوطؑ! ہم تو آپ کے پروردگار کے فرستادے

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ

ہیں، ان کی رسائی آپ تک بھی نہ ہو سکے گی ،آپ رات ہی کے کسی حصہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر نکل جائیے اور تم میں

اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ

سے کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے گا، مگر ہاں آپ کی بیوی (دیکھے گی)، اُسے بھی وہی آفت آئے گی جو ان (سب) پر نازل ہوگی،

الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا

ان (پر عذاب) کے وعدہ کا وقت صبح کا ہے، اور صبح میں اب دیر ہی کیا ہے؟(۸۱)۔سو جب ہمارا حکم آپہونچا ہم نے

سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ڏ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً

اس (زمین) کے بلند کو اس کا پست بنا دیا اور ہم نے اس پر برسادئے پتھر کھنگر کے تہ بہ تہ(۸۲)۔خاص نشان کئے ہوئے

توضیحی ترجمہ

اس بات کو، بے شک آپ کے رب کا حکم آچکا ہے، اور (اب) ان لوگوں پر نہ ٹالے جانے والا عذاب آکے رہے گا۔

(۷۷) اور جب ہمارے فرستادہ (فرشتے کمسن وخوبرو لڑکوں کی شکل میں) لوطؑ کے پاس پہونچے تو وہ اُن کی بابت گھبرائے اور اُن کا آنا (اپنی قوم کی بدفطرتی کی وجہ سے) اُن پر شاق گذرا، اور (بے اختیار) اُن کے منھ سے نکلا "یہ بڑا سخت دن ہے"۔

(۷۸) اور (جب اُن کی قوم کے بدطینت لوگوں کو کچھ حسین نوجوان لڑکوں کی آمد کی خبر لگی تو) اُن کی قوم کے لوگ اُن کے پاس دوڑے ہوئے آئے، اور وہ پہلے ہی سے بدکاریوں میں مبتلا تھے، (لوطؑ نے) کہا: اے میری قوم والو! یہ میری (قوم کی) بیٹیاں (جو تمہارے گھروں میں موجود) ہیں وہ تمہارے لئے (یعنی تمہاری نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے ان مردوں کے مقابلہ میں) بہت ہی پاکیزہ ہیں (لہٰذا ان سے نکاح کرکے پاکیزہ طریقہ پر اپنی پیاس بجھاؤ) بس اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں (کے معاملہ) میں رُسوا نہ کرو، کیا تم میں کوئی ایک بھی بھلا آدمی نہیں ہے؟ (جو تمہیں اس غلط ارادہ سے روک سکے)

(۷۹) انھوں نے جواب دیا کہ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ ہم کو آپ کی (قوم کی) بیٹیوں سے کوئی مطلب نہیں (کیونکہ ہم کو عورتوں سے بالکل رغبت نہیں) اور آپ کو تو پتہ ہی ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔

(۸۰) (لوطؑ کی زبان سے انتہائی گھبراہٹ اور پریشانی میں یہ الفاظ نکلے) کہا کہ کاش! میرے پاس (بذاتِ خود) تم سے مقابلہ کی طاقت ہوتی، یا میں کسی مضبوط پایہ کی پناہ لے پاتا (یعنی میرا کوئی زبردست کنبہ، خاندان، قبیلہ ہوتا، یا میرے ماننے والوں کی ایک تعداد یہاں ہوتی)

(۸۱) (اب وہ فرشتے لوطؑ سے) بولے: (سنئے! آپ ہماری وجہ سے پریشان نہ ہوں) ہم آپ کے پروردگار کی طرف سے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں (ہم تو ہم) ان لوگوں کی (کسی بُری نیت سے) آپ تک بھی رسائی نہیں ہو سکے گی، بس اب آپ (یہ کریں کہ) اپنے گھر والوں کو لے کر رات کے کسی پہر میں (اس بستی سے) نکل جائیں، اور آپ میں سے کوئی پیچھے مُڑ کر نہ دیکھے سوائے آپ کی بیوی کے (کہ وہ ساتھ نہ جائے گی یا پیچھے مُڑ کر دیکھ لے گی کیونکہ وہ نافرمان ہے اور) اس کو بھی وہی (عذاب) پہونچنے والا ہے جو ان (کافروں و نافرمانوں) کو پہونچے گا، ان (کے عذاب) کا طے شدہ وقت صبح کا ہے، کیا صبح قریب نہیں ہے؟ (یعنی اب صبح میں دیر ہی کتنی ہے)

(۸۲) پھر جب ہمارا حکم آپہونچا، ہم نے اس (بستی) کے اوپری حصہ کو نچلے حصہ میں تبدیل کردیا اور اس پر تہ بہ تہ کنکر والے پتھر لگاتار برسائے۔

(۸۳) (یہ برسائے جانے والے پتھر) نشان زدہ تھے

عِنْدَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ

آپ کے پروردگار کے پاس، اور وہ (مقام) ان ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں (۸۳)۔ اور مدین کی طرف

شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۖ وَلَا تَنْقُصُوا

ہم نے اُن کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا وہ بولے: اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو تمہارے لئے بجز اُس کے

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

کوئی معبود نہیں، اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو، میں تم کو فراغت کی حالت میں دیکھتا ہوں اور میں ڈرتا ہوں

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ

تمہارے لئے گھیر لینے والے دن کے عذاب سے (۸۴)۔ اور اے میری قوم! ناپ اور تول پوری

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾

پوری کیا کرو، اور لوگوں کا ان چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو (۸۵)۔

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

اللہ کا (دیئے میں سے) بچا ہوا کہیں بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم ایمان والے ہو، اور میں تم پر کوئی پاسبان تو

بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

ہوں نہیں (۸۶)۔ وہ بولے: اے شعیب! کیا یہ تمہاری نماز تمہیں تعلیم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش

اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ

ہمارے بڑے کرتے آئے ہیں، یا اس کو چھوڑ دیں کہ ہم اپنے مال کے ساتھ جو چاہے کریں، واقعی تم ہی تو بڑے عقلمند بڑے

الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ

دیندار ہو (۸۷)۔ (شعیبؑ) بولے: اے میری قوم! بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر میں اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل پر قائم ہوں

وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ

اور اُس نے مجھے اپنے پاس سے ایک عمدہ دولت دی ہو، اور میں نہیں چاہتا کہ تمہارے برخلاف ان کاموں کو کروں جن سے

اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ

میں تمہیں روکتا ہوں، میں تو بس اصلاح ہی چاہتا ہوں جہاں تک میں کر سکوں، اور مجھے جو کچھ توفیق ہوتی ہے اللہ ہی کی

اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

طرف سے، اُسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (۸۸)۔ اور اے میری قوم! اس کا باعث نہ ہو جائے

توضیحی ترجمہ

آپ کے رب کی جانب سے (یعنی اُن پر خاص قسم کے مہر جیسے نشانات تھے جو اُن کو ان دنیاوی پتھروں سے ممتاز کرتے تھے اور ظاہر کرتے تھے کہ یہ اللہ کی جانب سے نازل کردہ ہیں) اور یہ (بستی مکہ کے) ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہے۔ (مشاہدہ کرنا چاہیں تو اس کے کھنڈرات کا مشاہدہ کرسکتے ہیں)

(۸۴) اور مدین کی طرف ہم نے شعیبؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا، انھوں نے (ہمارا بنیادی پیغام پہونچاتے ہوئے اپنی قوم سے) کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کیا کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، اور (دیکھو!) ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو (جو تمہاری خاص بیماری ہے) میں دیکھ رہا ہوں کہ تم (لوگ) خوش حال ہو (پھر بھی یہ بے ایمانی کرتے ہو) اور (اس وجہ سے) مجھے تم پر گھیرنے والے عذاب کے دن (قیامت) کا ڈر ہے (جس میں ایسے گھیرے جاؤگے کہ بچ ہی نہیں سکتے)

(۸۵) اور اے میری قوم کے لوگو! ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو، اور لوگوں کو اُن کی چیزیں گھٹا کر مت دیا کرو، اور زمین میں فساد (وبدعنوانی) کو فروغ مت دو۔ (کیونکہ تجارتی خیانت اور مالی بددیانتی کا نتیجہ فساد فی الارض ہے)

(۸۶) اگر تم یقین کرو تو (بغیر بے ایمانی کے جو نفع بچتا ہے وہ) اللہ کا بچا ہوا (یعنی دیا ہوا ہوتا ہے، وہ) زیادہ بہتر ہے۔ اور (یہ ایمانداری تم کو خود خدا کے حکم کی فرمانبرداری میں کرنا ہے کیونکہ) میں (ہروقت) تمہاری نگرانی تو کر نہیں سکتا۔

(۸۷) انھوں نے (مذاق اُڑاتے ہوئے) کہا کہ اے شعیب! کیا آپ کی نماز (اور آپ کی عبادت) آپ کو یہی حکم دیتی ہے کہ ہم انھیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اور (رُک جائیں) اپنے مال میں جس طرح چاہیں تصرف کرنے سے، آپ تو بڑے باوقار اور نیک چلن آدمی ہیں (پھر بھی ایسی باتیں کرتے ہیں؟)

(۸۸) (شعیبؑ نے) جواب دیا کہ اے میری قوم والو! تمہارا کیا خیال ہے (مجھے کیا کرنا چاہئے) اگر میں اپنے رب کی طرف سے (ملی ہوئی) پختہ دلیل پر ہوں اور مجھے اُس کی طرف سے رزقِ حسن (ظاہری بھی اور باطنی بھی بشکل نبوت) ملا ہو، میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ میں جس بات سے تمہیں منع کر رہا ہوں وہ کام تمہاری متابعت میں خود کرنے لگوں، میرا مقصد اپنی استطاعت کی حد تک صرف اصلاح (کرنا) ہے، اور مجھے (اس کی بھی) جو توفیق ہوتی ہے صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے، اُسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اُسی کی طرف (ہر معاملے میں) رجوع کرتا ہوں۔

(۸۹) اور اے میری قوم! تم کو مستحق نہ بنا دے

شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ

میری ضد تمہارے لئے کہ تم پر بھی مصیبت آپڑے جیسی مصیبت آپڑی تھی قومِ نوحؑ یا قومِ ہودؑ یا قومِ صالحؑ پر، اور قومِ لوطؑ تو تم

اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝۸۹ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

سے زیادہ دور بھی نہیں ہوئی (۸۹)۔ اور اپنے پروردگار سے اپنے گناہ معاف کراؤ پھر اُس کی طرف توجہ کرو، بے شک میرا

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝۹۰ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ

رب بڑا رحمت والا ہے بڑا محبت والا ہے (۹۰)۔ وہ لوگ بولے: اے شعیب! تمہاری کہی ہوئی باتیں بہت سی ہماری سمجھ

كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

میں نہیں آتیں اور ہم تم کو اپنے (مجمع) میں کمزور ہی دیکھتے ہیں، اور اگر تمہاری برادری کا ہم کو (لحاظ) نہ ہوتا تو ہم تم کو سنگسار

لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝۹۱ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ

کر چکے ہوتے، اور تم ہم پر کچھ غالب تو ہو نہیں (۹۱)۔ شعیبؑ نے کہا: اے میری قوم! کیا میری برادری کا حق تم پر اللہ سے غالب تر

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝۹۲

ہے؟ درآنحالیکہ تم نے اُسی کو پس پشت ڈال دیا ہے، بے شک میرا پروردگار احاطہ میں اس کو لئے ہوئے ہے جو تم کر رہے ہو (۹۲)۔

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ

اور اے میری قوم والو! تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو، میں (اپنے طور پر) عمل کر رہا ہوں، عنقریب تمہیں معلوم

يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ

ہوا جاتا ہے کہ کس پر عذاب اُس کا رُسوا کرنے والا آیا اور کون جھوٹا ہے؟، اور تم انتظار کرو تمہارے ساتھ میں بھی منتظر

رَقِيْبٌ ۝۹۳ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

ہوں (۹۳)۔ اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے بچالیا شعیبؑ کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی

مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

رحمت (خاص) سے اور ظلم کرنے والوں کو ایک زور کے کڑاکے نے پکڑ لیا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے گرے

جٰثِمِيْنَ ۝۹۴ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ

رہ گئے (۹۴)۔ جیسے کبھی اُن میں بسے ہی نہ تھے، خوب سُن لو مدین کو (رحمت سے) دوری ہوئی جیسی دوری ثمود کو

ثَمُوْدُ ۝۹۵ ۧ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰي بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۹۶ ۙ اِلٰي

ہو چکی تھی (۹۵)۔ اور بالیقین ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں اور ایک روشن دلیل کے ساتھ بھیجا (۹۶)۔ پاس

ع ۸ ۱۲ ۸

توضیحی ترجمہ

(کہیں) مجھ سے ضد (اور میری مخالفت عذاب کا) کہ تم پر (بھی) اس جیسا عذاب آپڑے جیسا آپڑا نوحؑ کی قوم پر، یا ہودؑ کی قوم پر یا صالحؑ کی قوم پر، اور قومِ لوطؑ تم سے کچھ دور بھی نہیں (نہ زمانے اور نہ رہائشی فاصلے کے اعتبار سے، اور ان کا حال تمہیں معلوم ہے)

(۹۰) اور تم اپنے رب سے (اپنی زیادتیوں اور گناہوں کی) معافی مانگو پھر اُسی کی طرف (مستقل) رجوع رکھو، یقین رکھو میرا رب بڑا مہربان، بڑا محبت کرنے والا ہے (وہ ضرور تمہیں معاف کردے گا)

(۹۱) انھوں نے کہا: تمہاری بہت سی باتیں تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم ہمارے درمیان کمزور (اور بے حقیقت آدمی) ہو، اور اگر ہمیں تمہارے خاندان کا پاس نہ ہوتا (جو ہمارے ساتھ ہے) تو ہم تم کو سنگسار کردیتے، اور تم ہم پر قابو بھی نہیں پاسکتے تھے۔

(۹۲) (شعیبؑ نے) کہا: اے میری قوم! کیا تمہیں میرے خاندان کا پاس اللہ (کے پاس) کے مقابلہ میں زیادہ عزیز ہے؟ (اللہ نے مجھے بھیجا ہے اس کا پاس نہ رکھ کر خاندان کا پاس رکھنے کی بات کرتے ہو) اور تم نے اس کو پس پشت ڈال دیا ہے (یاد رکھو) یقیناً میرا پروردگار جو کچھ تم کر رہے ہو اس کا پورا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(۹۳) اور اے میری قوم کے لوگو! (تم مانتے نہیں تو سنو!) اب تم اپنی جگہ (اپنے اسٹینڈ کے مطابق) عمل کرتے رہو، میں بھی عمل کر رہا ہوں (اپنے طریقہ پر) جلد ہی تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوگا جو اُس کو رُسوا کر کے رکھ دے گا اور (ثابت کردے گا کہ) کون ہے جو جھوٹا ہے؟ اور تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

(۹۴) اور جب ہمارا حکم (عذاب) آپہونچا تو ہم نے شعیبؑ اور اُن کے ساتھ جو ایمان والے تھے اُن کو اپنی (خاص) رحمت سے بچالیا، اور جن لوگوں نے (کفر جیسا) ظلم کیا تھا اُنھیں ایک زور دار چنگھاڑ نے آپکڑا، تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔

(۹۵) (اور ایسے نیست و نابود ہوگئے) جیسے وہ (کبھی) اس میں بسے ہی نہ ہوں، سُن لو! مدین کی بھی ویسی ہی (اللہ کی) رحمت سے دوری ہوئی جیسی دوری ثمود کی ہوئی تھی۔

(۹۶) اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں (مراد معجزات یا ۹ آیات) اور روشن دلیلوں (یا واضح غلبہ اور فتح مبین) کے ساتھ بھیجا۔

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ

فرعون اور اُس کے سرداروں کے، وہ لوگ فرعون کے حکم پر ہی چلتے رہے، اور فرعون کا حکم ذرا (بھی) درست

بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ

نہ تھا (۹۷)۔ وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا پھر اُن کو دوزخ میں جا اُتارے گا اور بُری ہے وہ جگہ

الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ

اُترنے کی جہاں یہ اُتارے جائیں گے (۹۸)۔ اور اس (دنیا) میں بھی لعنت اُن کے پیچھے لگی رہی اور قیامت کے

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا

دن بھی (لگی رہے گی) بُری ہے وہ بخشش جو اُن پر کی جائے گی (۹۹)۔ یہ اُن بستیوں کی بعض خبریں تھیں جو ہم آپ

قَاۗىِٕمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ

سے بیان کرتے ہیں، بعض ان میں سے قائم ہیں اور (بعض) ختم ہی ہوگئیں (۱۰۰)۔ اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا

اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

بلکہ اُنہی نے اپنے پر ظلم کیا سو اُن کے وہ دیوتا اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے جنھیں وہ اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے جب

شَيْءٍ لَّمَّا جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ

کہ آپ کے پروردگار کا حکم (عذاب) آپہونچا، اور وہ (اُلٹے) اُن کی ہلاکت ہی بڑھاتے رہے (۱۰۱)۔ اور آپ

اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ

کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہتے ہیں، بے شک اس کی پکڑ بڑی

شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ

تکلیف دہ بڑی سخت ہے (۱۰۲)۔ بے شک ان (واقعات) میں اس کے لئے نشانی ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا

يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا

ہو وہ ایسا دن ہوگا کہ اس میں (کُل) انسان جمع کئے جائیں گے اور وہ دن ہے حاضری کا (۱۰۳)۔ اور ہم اُسے بس ایک گنی

لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ ۭ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

ہوئی سی مدت کے لئے ملتوی کئے ہوئے ہیں (۱۰۴)۔ جس وقت وہ آئے گا کوئی شخص بول نہ سکے گا بجز اللہ کی اجازت کے، پھر

شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ

بعض تو ان میں شقی ہوں گے اور بعض سعید (۱۰۵)۔ سو جو لوگ شقی ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے اس میں پڑی رہے گی ان کی چیخ

توضیحی ترجمہ

(۹۷) فرعون اور اس کے سرداروں (یعنی قوم کے اشراف اور ممتاز لوگوں) کے پاس (کہ وہ بات مان لیں تو قوم بھی مان لے گی) لیکن انھوں نے فرعون کی ہی بات مانی، حالانکہ فرعون کی بات درست (اور رُشد وہدایت والی) نہیں تھی۔

(۹۸) (فرعون کا معاملہ یہ ہے کہ) وہ قیامت کے دن اپنی قوم کا پیش رو ہوگا، اور اُن سب کو دوزخ میں لا اُتارے گا، اور (وہ ٹھکانہ) بدترین ٹھکانہ ہے جس پر کوئی اُترے۔

(۹۹) اور لعنت (یعنی پھٹکار اور اللہ کی رحمت سے دوری) اس دنیا میں بھی اور آخرت کے دن بھی اُن کے پیچھے لگا دی گئی ہے (جو کہیں پیچھا نہیں چھوڑے گی، یہ لعنت) بدترین صلہ ہے جو کسی کو دیا جائے۔

(۱۰۰) یہ اُن بستیوں کے کچھ حالات ہیں جو ہم تمھیں سنا رہے ہیں، ان میں سے کچھ (بستیاں آج بھی) قائم ہیں اور (کچھ بستیاں) کٹی ہوئی فصل (کی طرح بے نشان) بن چکی ہیں۔

(۱۰۱) اور اُن پر ہم نے ظلم نہیں کیا، بلکہ انھوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا (نتیجہ یہ ہوا کہ) اُن کے (وہ خود ساختہ) معبود جنھیں وہ اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے (اُس وقت) اُن کے کسی کام نہ آئے جب اللہ کا حکم (عذاب) آپہونچا، اور انھوں نے اُن کو تباہی اور بربادی میں اضافہ کے علاوہ اور کچھ نہیں دیا۔

(۱۰۲) اور ایسی ہی ہوتی ہے تمہارے رب کی گرفت جب وہ کسی بستی کی گرفت کرتا ہے اس کے ظلم میں ملوث ہونے کی صورت میں، بلاشبہ اُس کی گرفت بڑی تکلیف دہ اور سخت ہوتی ہے۔

(۱۰۳) ان ساری باتوں میں اُس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو، (آخرت کا) وہ دن ایسا ہوگا کہ اس کے لئے تمام لوگ جمع کئے جائیں گے، اور وہ سب کی پیشی (اور مکمل حاضری) کا دن ہوگا۔

(۱۰۴) اور ہم اس (دن کو) صرف ایک گنی چنی مدت کے لئے ملتوی کئے ہوئے ہیں (جس کا وقت صرف ہمیں معلوم ہے، جب وہ مدت پوری ہوجائے گی تب وہ دن آجائے گا، تاخیر سے یہ مت گمان کرو کہ یہ محض فرضی اور وہمی باتیں ہیں)

(۱۰۵) جب وہ دن آجائے گا تو اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بات نہیں کر سکے گا، پھر اُن لوگوں میں بد بخت بھی ہوں گے (جن کے خلاف فیصلہ ہوگا) اور نیک بخت بھی (جن کے حق میں فیصلہ ہوگا)

(۱۰٦) چنانچہ (یاد رکھو کہ) جو بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں ہوں گے، اس (دوزخ) میں (ہر طرف ہوں گی) اُن کے چیخنے چلانے

وَّشَهِيْقٌ ۝١٠٦ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا

ویکار (۱۰۶)۔اس میں پڑے رہیں گے (ہمیشہ ہمیش کو) جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں، ہاں بجز اس کے کہ آپ کا

مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝١٠٧ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا

پروردگار ہی چاہے، بے شک آپ کا پروردگار جو چاہے پورے طور پر کرسکتا ہے (۱۰۷)۔اور جو لوگ سعید ہیں وہ جنت میں

فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا

ہوں گے اُس میں رہیں گے (ہمیشہ ہمیش) جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں بجز اس کے کہ آپ کا پروردگار چاہے (یہ)

مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝١٠٨ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ

عطیہ غیر منقطع ہے (۱۰۸)۔سو (اے مخاطب) شک نہ کر اس چیز کے بارے میں جس کی یہ لوگ پرستش کرتے ہیں،

هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَاِنَّا

یہ اسی طرح عبادت کر رہے ہیں جیسے ان کے باپ دادا ان کے قبل پرستش کرتے رہے ہیں، اور ہم یقیناً ان کا حصہ ان کو پورا پورا دینے

لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝١٠٩ؑ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

والے ہیں بے کم وکاست (۱۰۹)۔اور بالیقین ہم نے موسیٰ کو کتاب دی، سو اس میں (بھی) اختلاف کیا گیا، اور اگر ایک بات پہلے

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ

ہی آپ کے پروردگار کی طرف سے نہ ٹھہر چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہوگیا ہوتا اور یہ لوگ اس کی طرف سے شک کرکے تردّد

وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝١١٠ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

میں پڑے ہوئے ہیں (۱۱۰)۔بے شک سب ہی ایسے ہیں کہ آپ کا پروردگار انھیں ان کے اعمال کا (عوض) پورا پورا دے گا،

اَعْمَالَهُمْ ۭ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١١١ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

بے شک جو کچھ یہ کرتے ہیں اس کی وہ پوری خبر رکھتا ہے (۱۱۱)۔تو آپ مستقیم رہئے جیسا کہ آپ کو حکم ہوا ہے اور (وہ بھی) جو تائب

وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝١١٢ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ

ہوکر آپ کے ہمراہ ہیں، اور تم لوگ سرکشی نہ کرو، بے شک تم جو کچھ کرتے ہو اس کو وہ خوب دیکھ رہا ہے (۱۱۲)۔اور اُن لوگوں کی طرف

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ

مت جھکو جو ظالم ہیں (اپنے حق میں) ورنہ تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ چھو جائے گی اور (اس وقت) اللہ کے سوا کوئی تمہارا

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝١١٣ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ

رفیق نہ ہوگا پھر تمہاری مدد بھی نہ کی جائے گی (۱۱۳)۔اور آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں سروں پر اور کچھ حصوں میں

ع ۹ / ۹

توضیحی ترجمہ

کی آوازیں۔

(۱۰۷) (یہ) اس میں (ہمیشہ ہمیش) رہیں گے جب تک کہ (آخرت کے) آسمان وزمین رہیں گے (یہ ابدیت کے لئے محاورہ بھی ہوسکتا ہے اور اس سے مراد آخرت کے تبدیل شدہ آسمان وزمین بھی ہوسکتے ہیں، جیسے فرمایا: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ۔ ابراھیم۔رکوع ۷) البتہ اگر آپ کے رب کو ہی کچھ اور منظور ہو (یعنی اس کے اختیار میں بہر حال ہے وہ چاہے تو اُن کو وہاں سے نکال بھی سکتا ہے) یقیناً آپ کا رب جو چاہے وہ پورا کرسکتا ہے۔

(۱۰۸) اور جو لوگ نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے جب تک کہ (آخرت کے) آسمان وزمین رہیں گے (یعنی ان کا قیام بھی ہمیشہ ہمیش رہے گا) البتہ اگر آپ کے رب کو ہی کچھ اور منظور ہو (یعنی جزاء وسزا کا قانون اس کی مشیت ہے، اُسی کے مطابق سب کچھ ہوگا لیکن وہ بہر حال مختار ہے مجبور نہیں) یہ (جنت کا) عطیہ کبھی ختم نہ ہونے والا (انعام) ہوگا۔

(۱۰۹) تو (اے مخاطب!) جس چیز کو یہ (مشرکین) پوج رہے ہیں اس کے بارے میں کسی قسم کا خیال (دل میں) نہ لانا (بلکہ یقین رکھنا کہ اُن کا یہ عمل موجب سزا ہے) یہ تو (بلا کسی تحقیق وجستجو کے) بس اُسی طرح پرستش کرتے ہیں جیسے ان کے آباؤ اجداد کرتے آئے ہیں، اور یقین رکھو کہ ہم ان کو بغیر کسی کمی کے ان (کی سزا) کا پورا پورا حصہ چکا دیں گے۔

(۱۱۰) اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا (کسی نے مانا اور کسی نے نہیں) اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات (یومِ جزاء کی بابت) پہلے سے طے نہ ہوتی تو اُن کا فیصلہ (دنیا ہی میں) کر دیا گیا ہوتا، اور یہ (مشرکین) لوگ ضرور اس (آخرت) کے بارے میں (ابھی تک) شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۱۱) اور یقین رکھو کہ سب کا معاملہ یہی ہے کہ تمہارا پروردگار اُن کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا، یقیناً وہ ان کے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔

(۱۱۲) لہٰذا (اے پیغمبر!) جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا (اسی کے مطابق) سیدھے راستے پر ثابت قدم رہئے، اور وہ لوگ بھی جو توبہ کرکے آپ کے ساتھ ہیں، اور (دیکھو مسلمانو! کسی بھی حالت میں) حد سے نہ بڑھنا (ہمیشہ خیال رکھنا کہ) جو بھی تم کرتے ہو وہ بے شک اسے دیکھتا ہے۔

(۱۱۳) اور (مسلمانو!) ان ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا (یعنی راغب نہ ہونا) ورنہ تم کو بھی آگ پکڑ لے گی، اور (تب) اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار کھڑا نہ ہوسکے گا اور (اللہ کی طرف سے بھی) تم مدد نہیں دیے جاؤ گے۔

(۱۱۴) اور نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ حصوں میں رات کے، (اس میں بالاجمال پانچوں نمازیں آگئیں)

الَّيۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ يُذۡهِبۡنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكۡرٰى لِلذّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾

رات کے، بے شک نیکیاں مٹا دیتی ہیں بدیوں کو، یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے (۱۱۴)۔

وَاصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوۡلَا كَانَ

اور صبر کرتے رہیے، بے شک اللہ نیک کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا (۱۱۵)۔ پس کاش تمہارے پیشتر کی اُمتوں سے ایسے سمجھ دار

مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ اُولُوۡا بَقِيَّةٍ يَّنۡهَوۡنَ عَنِ الۡفَسَادِ

لوگ ہوتے جو منع کرتے ملک میں فساد (پھیلانے) سے بجز چند لوگوں کے جن کو ہم نے ان میں سے بچا لیا تھا، اور جو لوگ

فِى الۡاَرۡضِ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّنۡ اَنۡجَيۡنَا مِنۡهُمۡ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا

(اپنی جانوں پر) ظلم کرنے والے تھے وہ جس ناز و نعم میں تھے اُسی کے پیچھے پڑے رہے اور (عادی) مجرم ہو گئے (۱۱۶)۔ اور

مَاۤ اُتۡرِفُوۡا فِيۡهِ وَكَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهۡلِكَ الۡقُرٰى

آپ کا پروردگار ہرگز ایسا نہیں کہ بستیوں کو ہلاک کر دے (ان کی) زیادتیوں کے باعث درآنحالیکہ ان کے رہنے

بِظُلۡمٍ وَّاَهۡلُهَا مُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

والے اصلاح میں لگے ہوں (۱۱۷)۔ اور اگر آپ کے پروردگار کی مشیت ہوتی تو (سب) انسانوں کو ایک ہی اُمت بنا دیتا

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوۡنَ مُخۡتَلِفِيۡنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ

لیکن وہ اختلاف ہی کرنے والے ہمیشہ رہیں گے (۱۱۸)۔ بجز اس کے جس پر آپ کے پروردگار کی رحمت ہو اور

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمۡ ؕ وَتَمَّتۡ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

اسی لئے اس نے انھیں پیدا کیا ہے، اور آپ کے پروردگار کی یہ بات پوری ہو گئی کہ میں جہنم کو جنات اور انسان

الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ

سب سے بھر دوں گا (۱۱۹)۔ اور پیمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سب (قصے) آپ سے بیان کرتے ہیں جن سے ہم

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَـقُّ وَ

آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں، اور ان (قصوں) کے اندر آپ کے پاس حق پہونچا ہے اور (ان میں) نصیحت اور

مَوۡعِظَةٌ وَّذِكۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ اعۡمَلُوۡا

یاددہانی اہلِ ایمان کے لئے ہے (۱۲۰)۔ اور آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے جو ایمان نہیں لاتے کہ تم اپنی حالت پر عمل کرتے

عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ ؕ اِنَّا عٰمِلُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانۡتَظِرُوۡا ۚ اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ

رہو، ہم بھی (اپنے طور پر) عمل کر رہے ہیں (۱۲۱)۔ اور تم انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں (۱۲۲)۔ اور اللہ ہی کے لئے ہیں

توضیحی ترجمہ

(یاد رکھو کہ) بے شک نیکیاں بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں (اور نماز سب سے بڑی نیکی ہے) یہ ایک (اہم) نصیحت ہے اُن کے لئے جو مانیں۔

(۱۱۵) اور صبر اختیار کرو (اجر تو ملنا ہی ہے کیونکہ) یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(۱۱۶) (اے مسلمانو! تم میں ایسے لوگ بڑی تعداد میں رہنے چاہئیں جو لوگوں کو فساد یعنی کفر و شرک پھیلانے سے روکیں) پس کیوں نہیں ہوئے تم سے پہلے گذری امتوں میں ایسے سمجھ دار لوگ جو لوگوں کو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے! تھے تو (ایسے کچھ لوگ) مگر بہت تھوڑے سے جنھیں ہم نے نجات دی تھی اور جو لوگ ظالم تھے وہ جس عیش و عشرت میں تھے اُسی میں (مگن) رہے اور جرائم کا ارتکاب کرتے رہے۔

(۱۱۷) اور آپ کا رب ایسا نہیں ہے کہ بستیوں پر ظلم کر کے اُنھیں ہلاک کر دیتا جب کہ اُس کے رہنے والے (اکثر لوگ) اصلاح میں لگے ہوں (یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے پر متوجہ ہوں)

(۱۱۸) اور اگر آپ کا رب چاہتا تو سارے ہی انسانوں کو (زبردستی) ایک اُمت بنا دیتا (لیکن اُس کی حکمت کا یہ تقاضا تھا کہ اُن کو دین و مذھب اختیار کرنے کی آزادی دی جائے) لہٰذا اب وہ اختلاف کرنے والے (یعنی مختلف راستوں پر) ہی رہیں گے۔

(۱۱۹) سوائے اُن کے کہ جن پر آپ کے رب نے (اُن کی حق پرستی کی بدولت) رحم کیا، اور اسی (امتحان) کے لئے اس نے اُن کو پیدا کیا ہے، اور آپ کے رب کی (یہ) بات پوری ہو کر رہے گی کہ "میں جہنم کو جنات اور انسانوں دونوں سے بھر دوں گا"۔

(۱۲۰) اور (اے پیغمبرؐ!) گزشتہ پیغمبروں کے واقعات میں سے (یہ) سارے واقعات ہم آپ کو (اولاً تو اس لئے) سنا رہے ہیں تاکہ ان سے ہم آپ کے دل کو تقویت پہونچائیں اور (اس کے ساتھ ہی) جو کچھ ان قصوں کے ذریعہ آپ کے پاس پہونچا ہے وہ (خود بھی) حق ہے اور تمام مومنوں کے لئے نصیحت اور یاددہانی بھی ہے۔

(۱۲۱) آپ اُن لوگوں سے جو ایمان نہیں لا رہے ہیں کہہ دیجئے کہ تم اپنی جگہ (یعنی اپنے طریقہ پر) عمل کئے جاؤ ہم (اپنے طریقہ پر) عمل کر رہے ہیں۔

(۱۲۲) تم بھی (اللہ کے فیصلہ کا) انتظار کرو! ہم بھی (اس کا) انتظار کرتے ہیں۔

(۱۲۳) اور (سن لو! مجھے اللہ نے یہی حکم دیا ہے کہ صرف اور صرف) اللہ ہی کے لئے

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

چھپی چیزیں آسمانوں اور زمین کی اور سارے امر اُسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، تو آپ اُسی کی عبادت کیجئے

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور اُسی پر بھروسہ رکھئے، اور آپ کا پروردگار اس سے بے خبر نہیں جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو (۱۲۳)۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ یوسف مکی ہے، اس میں ۱۱۱ آیات اور ۱۲ رکوع ہیں — شروع اللہ بڑے رحمت کرنے والے بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

الف۔لام۔را۔ یہ ایک کتابِ واضح کی آیتیں ہیں (۱)۔ بے شک ہم ہی نے اسے اُتارا ہے قرآنِ فصیح

تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ

تاکہ تم (اسے) سمجھو (۲)۔ ہم نے جو یہ قرآن آپ کے پاس وحی سے بھیجا ہے تو ہم ہی اس کے ذریعہ سے

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾

آپ سے ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں، اور اس کے قبل آپ اس سے (محض) بے خبر تھے (۳)۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

جب یوسفؑ نے اپنے والد سے کہا کہ ابا جان! میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو (خواب میں)

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ

دیکھا، دیکھتا ہوں کہ وہ میرے آگے اطاعت میں جھک رہے ہیں (۴)۔ وہ بولے: بیٹے! اپنے (اس)

رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ

خواب کو اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا، ورنہ وہ تمہاری (ایذاء) کے لئے کوئی چال چل کر رہیں گے،

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ

بے شک شیطان تو انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے (۵)۔ اور اسی طرح تمہارا پروردگار تم کو منتخب کرے گا، اور تمہیں

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا

باتوں کے معنی سکھائے گا اور اپنا انعام تمہارے اوپر اور اولادِ یعقوب پر پورا کرے گا جیسا کہ وہ اسے اس کے قبل پورا

عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾

کر چکا ہے تمہارے دادا پردادا ابراہیم و اسحٰق پر، بے شک تمہارا پروردگار بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے (۶)۔

ع ۱۰ / ۱۰ — ع ۱ / ۱۱

توضیحی ترجمہ

آسمانوں اور زمین کا غیب (یعنی غیب کا علم صرف اسی کو ہے) اور اُسی کی طرف سارے معاملات لوٹائے جائیں گے، لہٰذا (صرف) اُسی کی عبادت کرو اور اُسی پر بھروسہ رکھو، اور (یاد رکھو) جو کچھ تم (لوگ) کرتے ہو تمہارا پروردگار اُس سے بے خبر نہیں ہے۔

سورۂ یوسف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الف۔لام۔را۔ یہ آیتیں ہیں ایک واضح کتاب کی (یعنی جس کا اللہ کی جانب سے ہونا بھی واضح ہے اور اس میں درج احکام و شرائع اور مواعظ و نصائح بھی بالکل واضح اور نہایت روشن و صاف ہیں)

(۲) ہم نے اس کو نازل کیا ہے قرآنِ عربی (بنا کر، عربی کے معنی کلامِ فصیح و واضح کے ہیں) تاکہ تم سمجھ سکو۔

(۳) ہم آپ سے ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں اس قرآن کے ذریعہ جو ہم نے آپ پر وحی کیا ہے، اور آپ اس سے پہلے (اس قصے کی تفصیلات سے) بالکل بے خبر تھے۔

(۴) (اس قصہ کی ضروری اور مفید تفصیلات اس وقت سے شروع ہوتی ہیں) جب کہ یوسف نے اپنے والد (یعقوب علیہ السلام) سے کہا کہ ابا جان! میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سورج و چاند کو دیکھا ہے، دیکھتا کیا ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

(۵) (یعقوبؑ نے یہ سن کر) کہا کہ بیٹے! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں سے مت بتانا، کہ وہ (تم سے جلنے لگیں اور) تمہارے خلاف کوئی سازش کرنے لگیں کیونکہ شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔ (وہ انھیں بہکا سکتا ہے)

(۶) اور (جس طرح تمہاری عظمت تمہارے خواب سے ظاہر ہو رہی ہے بالکل) ایسے ہی تمہارا رب تمہیں (خصوصی مقام کے لئے) منتخب کرے گا اور سکھائے گا تم کو تمام باتوں کا صحیح مطلب نکالنا بھی (جس میں خواب کی تعبیر بھی شامل ہے) اور تم پر اور یعقوب کی اولاد پر اپنی نعمت اُسی طرح پوری کرے گا جس طرح اُس نے اس سے پہلے تمہارے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر پوری کی تھی، بلاشبہ تمہارا رب صاحبِ علم و حکمت ہے۔ (وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ کس کو یہ مقام دینا ہے اور کس پر اپنی نعمت کا اتمام کرنا ہے اور کیوں؟)

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ ﴿٧﴾ إِذْ قَالُوا

یقیناً یوسف اور اُنکے بھائیوں (کے قصے) میں نشانیاں ہیں پوچھنے والوں کیلئے (۷)۔ (وہ وقت قابل ذکر ہے) جب وہ

لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا

(سوتیلے) بھائی بولے کہ بے شک یوسف اور اُنکا (حقیقی) بھائی ہمارے باپ کو ہم سے کہیں زیادہ پیارے ہیں، درآنحالیکہ ہم

لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٨﴾ اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ

ایک (پوری) جماعت ہیں، بے شک ہمارے باپ بالکل بہک گئے ہیں (۸)۔ یوسف کو قتل کرڈالو یا انہیں کسی سرزمین پر ڈال آؤ تو

وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ﴿٩﴾ قَالَ قَائِلٌ

تمہارے لئے تمہارے باپ کا رُخ (خالص) ہوجائیگا اور اس کے بعد تمہارے سب کام بن جائینگے (۹)۔ (اتنے میں) انھیں

مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ

میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ اُنھیں (ایسے) اندھیرے کنویں میں ڈالدو کہ انھیں کوئی راہ گیر نکال لے

السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿١٠﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ

جائے، اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو (۱۰)۔ وہ بولے: اے ہمارے ابا جان! آپکو یہ کیا ہیکہ آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار

يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ﴿١١﴾ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ

نہیں کرتے، درآنحالیکہ ہم اُنکے بڑے خیر خواہ ہیں (۱۱)۔ اُنھیں کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ وہ (ذرا) پھل پھلاری کھائیں

وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿١٢﴾ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ

اور جی بہلائیں اور ہم اُنکی حفاظت کے ذمہ دار ہیں (۱۲)۔ (یعقوبؑ نے) کہا کہ (ایک تو) مجھے بھی رنج ہوگا کہ تم اس کو لئے

أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ

جاتے ہو، اور (پھر) مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں اسکو بھیڑیا کھا جائے اور تم اسکی طرف سے بے خبر رہو (۱۳)۔ وہ بولے اگر انکو بھیڑیا

الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَ

کھا جائے اور ہم ایک پوری جماعت موجود ہوں تو ہم بالکل ناکارے ہی ٹھہرے (۱۴)۔ سو جب وہ اُنکو لے گئے اور طے کرلیا کہ

أَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ

اُنھیں اندھیرے کنویں میں ڈالدیں، اور ہم نے (یوسف پر) وحی کی کہ تم (ایک روز) ان لوگوں کو انکی یہ بات جتلاؤ گے

بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾

اور (اسوقت) وہ جانتے بھی نہ ہونگے (۱۵)۔ اور یہ لوگ اپنے باپ کے پاس شروع رات میں روتے ہوئے پہونچے (۱۶)۔

توضیحی ترجمہ

(۷) حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ (آپ سے یہ واقعہ آپ کا امتحان لینے کے لئے) پوچھ رہے ہیں اُن کے لئے یوسفؑ اور اُن کے بھائیوں (کے حالات میں) بڑی نشانیاں ہیں۔ (اول یہ کہ ایک اُمّی کا اس واقعہ کو اتنی تفصیل سے بیان کرنا خود آپؐ کی نبوت کی کھلی دلیل ہے، دوسرے یوسف علیہ السلام کے خلاف ہر طرح کی سازشوں کی ناکامی اور اُن کی سرخ روئی حق کو آشکارا کرتی ہے)

(۸) (ہاں قصۂ احسن سنو!) جب (یوسف کے علاتی بھائیوں نے آپس میں) کہا کہ ہمارے ابا جان کو ہمارے مقابلہ میں یوسف اور اس کے (عینی) بھائی (بنیامین) سے زیادہ محبت ہے حالانکہ ہم (بقیہ نو بھائی) ایک (طاقتور) جماعت ہیں (ان کے زیادہ کام آسکتے ہیں) یقینی طور پر ہمارے باپ صریح غلطی پر ہیں۔ (یعقوبؑ اُن سے زیادہ پیار ایک تو اس لئے کرتے تھے کہ وہ دونوں چھوٹے تھے اور اُن کی ماں بھی نہیں تھیں، دوسرے نورِ فراست سے بالخصوص یوسفؑ کا درخشاں مستقبل دیکھ رہے تھے)

(۹) (انھوں نے کہا کہ) یوسف کو قتل کردو یا اُسے کسی (دور) جگہ پھینک آؤ تاکہ تمہارے والد کی ساری توجہ خالص تمہارے لئے ہوجائے اور (پھر) یہ سب کرنے کے بعد نیک بن جاؤ (یعنی بس یہ ایک گناہ کرکے اپنی راہ کا کانٹا نکال لو، پھر نیک بن جانا)

(۱۰) اُن ہی میں سے ایک نے رائے دی کہ یوسف کو قتل تو نہ کرو بلکہ اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو (ایسا کرو کہ) اُسے کسی اندھے کنویں میں ڈال آؤ تاکہ کوئی قافلہ اُسے اُٹھالے جائے۔

(۱۱) (چنانچہ اپنے والد سے) انھوں نے کہا کہ ابا جان! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ ہم پر یوسف کے معاملہ میں اعتبار نہیں کرتے (کبھی ہمارے ساتھ اس کو بھیجتے نہیں) جب کہ ہم اس کے خیر خواہ ہی تو ہیں۔

(۱۲) (ایسا کریں) کل تو اُسے ہمارے ساتھ بھیج ہی دیجئے تاکہ وہ (بھی کچھ تفریح کرلے) کھائے پیے، کھیلے کودے اور (یقین رکھیں) ہم اس کی پوری حفاظت کریں گے۔

(۱۳) (یعقوبؑ نے) کہا تم اُسے لے جاؤ گے تو مجھے اس (کی جدائی) کا غم ہوگا، اور مجھے ڈر ہے کہ (جنگل میں سیر و تفریح اور کھیل کود میں) تم اُس کی طرف سے غافل ہوجاؤ اور اُسے بھیڑیا کھا جائے۔

(۱۴) انھوں نے کہا کہ ہم (نو بھائی جو) ایک جتھے کی شکل میں ہیں (وہاں موجود ہوں) اگر پھر بھی اُن کو بھیڑیا کھا جائے تب تو ہم بالکل ناکارہ (ونکمے) ہی ہوئے۔

(۱۵) پھر وہ اُن کو ساتھ لے گئے اور انھوں نے طے کر رکھا تھا کہ اُنھیں ایک اندھیرے کنویں میں ڈال دیں گے (اور انھوں نے ایسا ہی کیا) اور (اس وقت) ہم نے اُن کو مطلع کیا کہ (یوسف! ایک وقت آئے گا) جب تم ان کو جتلاؤ گے کہ انھوں نے یہ کام کیا تھا اور وہ تمہیں پہچان بھی نہیں رہے ہوں گے۔

(۱۶) اور رات کو وہ اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے پہونچے۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

بولے: ابا جان! ہم سب تو آپس میں دوڑنے میں لگ گئے، اور ہم نے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾

دیا تھا تو بھیڑیا اُنھیں کھا گیا، اور آپ تو ہمارا یقین کریں گے نہیں، گو ہم (کیسے ہی) سچے ہوں (۱۷)۔

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اور اُن کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون (بھی) لگالائے (اس پر یعقوبؑ) بولے: ہاں (یہ کہو کہ) تم نے

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

اپنے دل سے ایک بات بنالی ہے، سو صبر ہی اچھا ہے، اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے (۱۸)۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى

اور ایک قافلہ آنکلا، سوان لوگوں نے اپنا سقہ بھیجا اور اُس نے اپنا ڈول ڈالا، اور بول اُٹھا، ارے واہ! یہ تو ایک لڑکا نکل آیا، اور

هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

اُنھوں نے اُسے مالِ تجارت (قرار دے کر) چھپالیا اور اللہ خوب جانتا تھا جو کچھ وہ (سب) کررہے تھے (۱۹)۔ اور

شَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾

اُنھوں نے یوسفؑ کو ہلکی قیمت پر گنتی کے چند درہم کے عوض فروخت کردیا، اور وہ اُن کے بارے میں بے رغبت سے تھے (۲۰)۔

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى

اور جس نے اُسے مصر میں خریدا تھا اُس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے خاطر سے رکھنا، کیا عجب ہے کہ

اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ

ہمارے کام آوے اور یا ہم اس کو بیٹا ہی بنالیں، اسی طرح ہم نے یوسفؑ کو (اس) سرزمین میں خوب

وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۭ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ

جما دیا تاکہ ہم اُنھیں باتوں کی حقیقت کی تعلیم دیں، اور اللہ اپنے (ہر) کام پر غالب ہے لیکن اکثر

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

انسان (اتنا بھی) نہیں جانتے (۲۱)۔ اور جب وہ پختگی کو پہونچے ہم نے اُن کو حکومت اور علم عطا فرمایا،

وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ

اور اسی طرح ہم نیک کاروں کو عوض دیا کرتے ہیں (۲۲)۔ اور وہ عورت اُنھیں پھسلانے لگی جس کے

(۱۷) (آتے ہی) کہنے لگے کہ ابا جان! یقین جانئے کہ ہم دوڑنے کا مقابلہ کرنے چلے گئے تھے اور ہم نے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا، اتنے میں ایک بھیڑیا (آیا اور) اُسے کھا گیا، (ویسے) آپ ہمارا یقین تو کریں گے نہیں، خواہ ہم بالکل سچ بول رہے ہوں۔

(۱۸) اور وہ اُن کی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگالائے تھے (جس کو انھوں نے ثبوت کے طور پر پیش کیا) کہا (یعقوبؑ نے کہ یہ حقیقت نہیں ہے) بلکہ تم نے اپنی طرف سے ایک بات گڑھ لی ہے، اب تو (میرے لیے) صبر ہی بہتر ہے، اور تمہاری بیان کردہ باتوں پر اللہ ہی سے مدد کا طلب گار ہوں۔

(۱۹) اور (دوسری طرف جہاں یوسف کو کنویں میں ڈالا تھا، وہاں) ایک قافلہ آیا، قافلہ کے لوگوں نے (وارد یعنی سقہ کو) پانی لانے کے لئے بھیجا، اور اُس نے اپنا ڈول (کنویں میں) ڈالا (جیسے ہی ڈول اوپر کھینچا، خوشی سے) چیخ پڑا، خوشخبری! یہ بچہ (نکلا) اور قافلہ والوں نے اُس کو مالِ تجارت کے طور پر چھپالیا (کہ کسی کو پتہ نہ چلے، سوچا کہ آگے جاکر فروخت کردیں گے) اور جو کچھ وہ کررہے تھے اس کا اللہ کو پورا پورا علم تھا۔

(۲۰) اور انھوں نے (یعنی قافلہ والوں نے کسی کے ہاتھ، یا اُن کے بھائیوں نے قافلہ کے لے جانے کا پتہ لگنے پر قافلہ والوں کے ہاتھ) یوسف کو معمولی قیمت پر، گنتی کے چند درہموں کے عوض فروخت کردیا اور وہ اُن کے سلسلہ میں بے رغبت تھے (یعنی زیادہ مال کے خواہش مند نہیں تھے بس جلد چھٹکارا چاہتے تھے)

(۲۱) اور مصر کے جس آدمی نے اُنھیں خریدا اُس نے اپنی بیوی سے کہا: اِسے بہت عزت اور پیار کے ساتھ رکھنا، بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں بڑا فائدہ پہونچائے، یا (جب ہمارے اولاد نہیں ہے تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ) ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں، اور اس انداز سے ہم نے یوسفؑ کو اس سرزمین میں بسایا، اور (عزیز مصر کے یہاں رکھ کر ان کی پرورش کا انتظام اس لئے کیا) تاکہ اُنھیں باتوں کا صحیح مطلب نکالنا (یعنی علم وحکمت اور فہم مسائل وغیرہ جس میں خواب کی تعبیر بھی داخل ہے) سکھائیں اور اللہ کو اپنے (ہر) کام پر پورا قابو حاصل ہے، لیکن بہت سے لوگ اسے نہیں جانتے۔

(۲۲) اور جب یوسف اپنی بھرپور جوانی کو پہونچے تو ہم نے اُنھیں حکمت اور علم عطا کیا، اور ہم نیک کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

(۲۳) اور اس عورت نے اُن کو ورغلانا چاہا جس کے

بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ

گھر میں وہ تھے اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے اور دروازے بند کر لئے اور بولی کہ بس آجاؤ، یوسفؑ نے کہا:

مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

اللہ کی پناہ (اور پھر وہ) میرا مربّی ہے، اس نے مجھے کیسی اچھی طرح رکھا، بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے (۲۳)۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا ۚ لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ

اور اُس عورت کے دل میں تو اُنکا خیال جم ہی رہا تھا اور اُنھیں بھی اس (عورت) کا خیال ہو چلا تھا، اگر اپنے پروردگار کی دلیل کو

لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾

انھوں نے دیکھ نہ لیا ہوتا، اسی طرح (ہم نے انھیں بچا دیا) تا کہ ہم ان سے بُرائی اور بے حیائی کو دور رکھیں، وہ بے شک

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا

ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے (۲۴)۔ اور دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف دوڑے اور اس نے اُن کا پیراہن

الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ

پیچھے سے پھاڑ ڈالا، اور دونوں نے اُسکے آقا (یعنی شوہر) کو دروازے کے پاس (کھڑا ہوا) پایا، وہ بول اُٹھی کیا سزا ہے اسکی

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ

جو تیری بیوی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے بجز اس کے کہ وہ قید میں ڈالا جائے (اور کوئی) عذابِ دردناک (اُسے

مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ

ملے) (۲۵)۔ (یوسفؑ) بولے: کہ یہی تو مجھے اپنا مطلب نکالنے کے لئے پھسلا رہی تھی اور اسی (عورت) کے خاندان

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ

سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ ان کا پیراہن اگر آگے سے پھٹا ہو تو وہ سچی ہے اور یہ جھوٹے (۲۶)۔ اور اگر ان کا پیراہن

وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

پیچھے سے پھٹا ہے تو وہ جھوٹی ہے اور یہ سچے (۲۷)۔ سو جب (عزیز نے) اُن کا پیراہن پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو بول اُٹھا،

مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ

بے شک یہ (سب) تم عورتوں کا چرتر ہے، بے شک تم عورتوں کا چرتر غضب کا ہوتا ہے (۲۸)۔ اے یوسف! (اب) تم اسے

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ

جانے دو، اور تو (اے عورت) اپنے قصور پر معافی مانگ! بے شک تو ہی (سراسر) خطاوار تھی (۲۹)۔ اور چند عورتیں کہنے لگیں

توضیحی ترجمہ

گھر میں وہ رہتے تھے اپنے نفس پر قابو رکھنے کے خلاف، اور (ایک دن) اُس نے سارے دروازوں کو بند کر لیا اور کہنے لگی "آ بھی جاؤ" (یوسف نے) کہا: معاذ اللہ! (میں ایسا گناہ کروں اور اپنے مالک مجازی کی ایسی خیانت کروں) وہ (عزیز) میرا آقا ہے، اُس نے مجھے اچھی طرح (عزت و وقار کے ساتھ اپنے گھر میں) رکھا ہے، سچی بات یہ ہے کہ (ایسا کرنا بہت بڑا ظلم و زیادتی کرنا ہوگا اور) جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ (کبھی) کامیاب نہیں ہوتے۔

(۲۴) اور اُس (عورت) نے اُن (کو حاصل کرنے) کا پختہ ارادہ کر لیا تھا اور یوسف بھی اُس کا قصد کر لیتے (کیونکہ ایسے وقت میں نفس میں ہیجان اور تحریک پیدا ہونا قدرتی بات ہے) اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتے (یعنی اگر اللہ اُن کو اس گناہ اور آقا کی خیانت کے بارے میں یہ دلیل نہ سجھا دیتا) یہ سب (یعنی دلیل دکھانا اور ثابت قدم رکھنا) اس لئے ہوا تا کہ ہم اُن سے بُرائی اور بے حیائی کو دور رکھیں، وہ بے شک ہمارے برگزیدہ (اور چنے ہوئے) بندوں میں سے تھے۔

(۲۵) اور دونوں (آگے پیچھے) دروازے کی طرف دوڑے اور (اس کشمکش میں) اُس عورت نے اُن کی قمیص کو پیچھے کی طرف سے پھاڑ ڈالا (یعنی یوسف کو روکنے کے لئے جو ہاتھ بڑھایا تو اُن کا پچھلا دامن ہاتھ میں آ کر پھٹ گیا) اور (اتنے میں دروازہ کھلا تو) دونوں نے اُس عورت کے شوہر کو دروازے پر کھڑا پایا، اُس عورت نے (تیزی سے بات بناتے ہوئے اپنے شوہر سے کہا) کہ جو کوئی تمہاری بیوی کے ساتھ بُرا ارادہ کرے اُس کا انجام اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ اس کو قید کیا جائے یا دردناک سزا دی جائے۔

(۲۶) یوسف نے کہا: (یہ غلط بیانی کر رہی ہیں، اصل میں) یہ خود تھیں جو مجھے ورغلا رہی تھیں، اور (اُن کی اس بات کی) گواہی دی اُس عورت کے خاندان کے ایک فرد نے (بعض مستند احادیث کے مطابق ایک شیر خوار بچہ نے، اور ثبوت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ دیکھ لیں) اگر یوسف کی قمیص سامنے کی طرف سے پھٹی ہو تو عورت سچ کہتی ہے اور یہ جھوٹے ہیں۔

(۲۷) اور اگر اُن کی قمیص پیچھے کی طرف سے پھٹی ہے تو عورت جھوٹ بولتی ہے اور یہ سچے ہیں۔

(۲۸) چنانچہ جب شوہر نے دیکھا کہ اُن کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو اُس نے کہا: یہ تم عورتوں کی مکاری ہے، اور تمہاری مکاری بڑے پیمانہ کی ہوتی ہے۔ (اس سے بچ کر رہنا چاہئے)

(۲۹) یوسف! تم اس بات کو جانے دو (آگے بڑھانے یا کسی سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں) اور (بیگم!) تم اپنے گناہ کی معافی مانگو (خدا سے یا یوسف سے) کیونکہ قصور تمہارا ہی تھا۔

ع ۳ ۹ ۱۲

(۳۰) اور (پھر کسی طرح یہ خبر باہر نکلی تو) کچھ عورتیں (چہ می گوئیاں کرنے لگیں اور) کہنے لگیں

فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا

شہر میں کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اس سے اپنا مطلب نکالنے کو پُھسلاتی ہے، (اس کے) عشق میں دیوانی ہوگئی ہے، ہم

حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ

تو اُسے کھلی حماقت میں (مبتلا) پاتے ہیں (۳۰)۔ جب اس (عورت) نے اپنی ہم جنسوں کی چرتر کی خبر سنی تو

اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا

اُنھیں بُلا بھیجا اور اُن کے واسطے مسندیں لگادیں اور اُن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں چُھری دے دی اور

وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ

بولی (کہ یوسف!) ذرا اِن کے سامنے تو آجاؤ، اب جب ان لوگوں نے (یوسف کو) دیکھا اُس پر حیران رہ گئیں،

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ

اور اپنے ہی ہاتھ زخمی کرلئے اور بولیں: حاش للہ! یہ آدمی نہیں، یہ تو کوئی دیوتا ہے اونچے قسم کا (۳۱)۔ وہ بولی:

فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

یہی وہ شخص ہے جس کے باب میں تم مجھے ملامت کررہی تھیں، بیشک میں نے اِس سے اپنا مطلب نکالنا چاہا تھا لیکن یہ پاک رہا،

فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ

اور اگر (آئندہ) اسنے وہ نہ کیا جو میں اس سے کہہ رہی ہوں تو یہ ضرور قید میں ڈالا جائے گا اور بے عزت بھی ہوگا (۳۲)۔ (یوسف

الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِىْۤ اِلَيْهِ ۚ

نے) عرض کی کہ اے میرے پروردگار! قید خانہ مجھے گوارا تر ہے بہ مقابلہ اس (کام) کے جس کی طرف مجھے یہ لوگ بُلا رہی ہیں،

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّىْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

اور اگر تو اِن کے چرتر کو مجھ سے دفع نہ کریگا تو میں اُنھیں کی طرف مائل ہوجاؤنگا اور نادانوں میں شامل ہوجاؤں گا (۳۳)۔

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

پس اُنکے پروردگار نے اُنکی دعا قبول کرلی اور اُن سے عورتوں کے چرتر کو دور رکھا، بیشک وہ تو ہے ہی بڑا سننے والا، خوب جاننے

الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى

والا (۳۴)۔ پھر ان لوگوں کو بعد اِس کے کہ وہ ثبوت دیکھ چکے تھے یہی مصلحت ہوئی کہ (یوسف کو) ایک مدت کے لئے قید میں

حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّىْۤ اَرٰىنِىْۤ

رکھیں (۳۵)۔ اور اُن کے ساتھ جیل خانہ میں دو (اور) جوان داخل ہوئے، اُن میں سے ایک نے کہا کہ میں اپنے کو کیا دیکھتا ہوں

توضیحی ترجمہ

شہر میں، کہ (مصر کے) عزیز کی بیگم اپنے نوجوان غلام کو اپنے نفس پر قابو رکھنے سے ورغلا (اور بہکا) رہی ہے، وہ اُس کی محبت میں دیوانی ہوگئی ہے، ہمارے خیال میں تو وہ بالکل بہک گئی ہے۔

(۳۱) تو جب اُس نے (یعنی عزیز کی بیگم نے) ان عورتوں کی پُر فریب بدگوئی سنی تو اُس نے پیغام بھیج کر اُنھیں (اپنے گھر) بلوالیا، اور اُن کے لئے تکیوں والی نشست کا انتظام کیا (جس پر غالبًا میزبانی کے لئے خوان لگا ہوگا) اور (پھلوں کو کاٹنے کے لئے) اُس نے سب کو چھری بھی مہیا کی، اور (اُس کے بعد) اُس نے کہا کہ (یوسف!) ذرا اِن کے سامنے تو آؤ، جب (وہ سامنے آئے اور) ان عورتوں نے اُن کو دیکھا تو اُنھیں حیرت انگیز (حد تک حسین) پایا، اور (اُن کے حُسن سے مبہوت ہوکر پھل کی بجائے) اپنے ہاتھوں پر چھری چلادی اور بول اُٹھیں: حاشا اللہ! یہ انسان نہیں ہے، یہ تو (حُسن وجمال اور نورانی صورت کے اعتبار سے) کوئی اونچے درجے کا فرشتہ ہی ہوسکتا ہے۔

(۳۲) (یہ سن کر اور حاضر خواتین کا رنگ دیکھ کر بیگم عزیز) بولیں: یہی ہے وہ (شخص) جس کے سلسلہ میں تم سب مجھے ملامت کررہی تھیں، اور یہ حقیقت ہے کہ میں نے اپنا مطلب نکالنے کے لئے اس پر ڈورے ڈالے لیکن یہ محفوظ رہا، لیکن (میں بتائے دیتی ہوں کہ) اگر اس نے میرے کہنے پر عمل نہیں کیا تو یہ ضرور قید میں ڈالا جائے گا اور بے عزت (اور رُسوا) ہوگا۔ (اس کے بعد اُن معزز خواتین نے بھی یوسف کو رضامندی کے لئے اُکسانا شروع کردیا)

(۳۳) (یوسف نے یہ سب دیکھ کر اپنے رب کے حضور میں) عرض کیا کہ: اے میرے پروردگار! (ویسے تو) جس چیز کی طرف یہ مجھے دعوت دے رہی ہیں مجھے اُس کے مقابلہ میں قید خانہ زیادہ پسند ہے، اور (میں اُسی کو ترجیح دوں گا، لیکن میں بھی انسان ہوں) اگر تو نے ان کی چالوں سے میری حفاظت نہ کی تو میرا دل بھی اُن کی طرف کھنچنے لگے گا اور میں بھی جاہل لوگوں میں سے ہوجاؤں گا۔

(۳۴) چنانچہ اُن کے رب نے اُن کی دعا قبول کرلی، اور اُن عورتوں کی چالوں سے اُنھیں محفوظ رکھا۔ بے شک وہ ہر بات سننے والا ہے اور جاننے والا بھی۔

(۳۵) پھر (یوسف کی پاکدامنی کی متعدد نشانیوں (اور ثبوتوں) کو دیکھنے کے بعد (بھی) اُن لوگوں کو اسی میں مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسف کو ایک مدت کے لئے جیل میں رکھیں۔

ع ۶ ۱۴

(۳۶) (جب یوسف جیل میں داخل ہوئے تو) اُن کے ساتھ ہی دو اور نوجوان (اسی) جیل میں داخل ہوئے (انھیں وہاں موجود قیدیوں سے یوسف کی قابلیت کا پتہ چلا، تو انھوں نے اُن سے اپنے خوابوں کی تعبیر معلوم کی) ایک نے کہا کہ میں نے اپنے کو دیکھا ہے

أَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا

(خواب میں) کہ میں (انگور) کا شیرہ نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر

تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٦﴾

(خوان میں) روٹیاں اُٹھائے ہوئے ہوں اُس میں پرندے (نوچ نوچ کر) کھا رہے ہیں، آپ ہم کو اس

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ

کی تعبیر بتایئے، بے شک ہم آپ کو بزرگوں میں پاتے ہیں (۳۶)۔ وہ بولے: جو کھانا تم لوگوں کے کھانے

يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

کے لئے آتا ہے وہ ابھی آنے نہ پائے گا میں اس کی تعبیر تم سے بیان کر دوں گا قبل اس کے کہ (کھانا تم دونوں

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

کے پاس آئے، یہ اس میں سے ہے جس کی میرے پروردگار نے مجھے تعلیم دی ہے، میں تو اُن لوگوں کا

آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ

مذہب (پہلے ہی سے) چھوڑے ہوئے ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے وہ (بالکل ہی) منکر

بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ

ہیں (۳۷)۔ اور میں نے تو مذہب اپنے بزرگوں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب کا اختیار کر رکھا ہے، اور ہم کو

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٨﴾ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ

کسی طرح زیبا نہیں کہ اللہ کے ساتھ ہم کسی شئ کو بھی شریک قرار دیں، یہ اللہ کا فضل ہے ہمارے اوپر اور کل

مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ

لوگوں کے اوپر لیکن اکثر لوگ (اس نعمت کا) شکر ادا نہیں کرتے (۳۸)۔ اے یارانِ مجلس! جدا جدا معبود

دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ

اچھے یا اللہ اکیلا سب پر غالب (۳۹)۔ تم لوگ تو اُسے چھوڑ کر بس (چند) ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے

اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا

اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں، اللہ نے کوئی بھی دلیل اس پر نہیں اُتاری ہے، حکم (اور حکومت)

إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

صرف اللہ ہی کا حق ہے اُسی نے حکم دیا کہ بجز اُس کے کسی کی پرستش نہ کرو، یہی دینِ مستقیم ہے، لیکن اکثر لوگ

توضیحی ترجمہ

(خواب میں) شراب نچوڑتا ہوا، اور دوسرے نے کہا کہ میں (نے بھی خواب دیکھا) کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے سر پر روٹی (کی ڈلیہ) اُٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اُس میں سے کھا رہے ہیں (دونوں نے کہا کہ) آپ ہمیں ان (خوابوں) کی تعبیر بتایئے، ہم آپ کو نیک اور محسن سمجھتے ہیں۔ (امید ہے کہ آپ یہ احسان ضرور کریں گے)

(۳۷) (یوسفؑ نے) کہا کہ جو کھانا تمہیں کھانے کے لئے (اس جیل میں) دیا جاتا ہے اُس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اس کی تعبیر بتا دوں گا، یہ (تعبیر دانی) اُس علم کا ایک حصہ ہے جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم فرمایا ہے (مگر جب تک کہ کھانا آئے اس سے پہلے میری ایک بات سنو! بات یہ ہے کہ) میں نے اُن لوگوں کا دین چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے منکر ہیں۔

(۳۸) اور میں نے اپنے باپ، دادا، ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی پیروی اختیار کر لی ہے، ہمارے لئے (کسی طرح یہ) مناسب نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ (اس کی خدائی میں) کسی چیز کو بھی شریک کریں، یہ (توحید کا عقیدہ) ہم پر اور تمام لوگوں پر (جو اس پر یقین کرتے ہیں) اللہ کے فضل (خاص) کا حصہ ہے (کیونکہ اس کی بدولت دنیا اور آخرت کی فلاح حاصل ہوتی ہے) لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔ (یعنی اس کو اختیار نہیں کرتے)

(۳۹) (اچھا) اے میرے جیل کے ساتھیو! (پہلے یہ بتاؤ کہ) کیا بہت سے متفرق (قسم کے چھوٹے بڑے) رب بہتر ہیں یا ایک زبردست اللہ؟ (جس کو ساری مخلوق پر کلی اختیار اور کامل تصرف وقبضہ حاصل ہو)

(۴۰) اُس (اللہ) کے سوا تم جس جس کی عبادت کرتے ہو وہ چند نام ہی نام ہیں (اُن کے سوا کچھ نہیں) جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ چھوڑے ہیں، (اُن کی کوئی حقیقت نہیں) نہ ہی اُن کے حق میں اللہ نے کوئی دلیل (یا سند) نازل کی ہے (یاد رکھو) حاکمیت اللہ کے سوا کسی (دوسرے) کو حاصل نہیں، اُسی نے (یہ) حکم دیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو (اور یہ کہ) یہی دینِ مستقیم (اور سیدھا راستہ) ہے لیکن زیادہ تر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ

نہیں علم رکھتے (۴۰)۔ اے یارانِ مجلس! تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا، اور رہا دوسرا،

خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ

سو اُسے سولی دی جائے گی پھر اُس کے سر کو پرندے نوچ نوچ کر کھائیں گے، وہ امر (اسی طرح) مقدر

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ

ہو چکا ہے جس کی بابت تم دونوں پوچھ رہے ہو (۴۱)۔ اور دونوں میں سے ایک شخص جس کے متعلق رہائی کا

نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ

یقین تھا، اُس سے (یوسف نے) کہا میرا بھی ذکر اپنے آقا کے سامنے کر دینا، لیکن اُسے اپنے آقا سے ذکر

فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّىْٓ اَرٰى سَبْعَ

کرنا شیطان نے بھلا دیا تو وہ جیل خانہ میں کئی سال تک رہے (۴۲)۔ اور بادشاہ نے کہا کہ میں (خواب

بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

میں) کیا دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائے ہیں اُنھیں کھائے جاتی ہیں سات دُبلی (گائیں) اور سات

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ

بالیاں سبز ہیں اور (سات ہی) اور خشک، اے سردارو! میرے (اس) خواب کا حکم مجھے بتاؤ اگر تم خواب کی

لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ

تعبیر دے لیتے ہو (۴۳)۔ وہ بولے کہ (یہ تو) پریشان خوابیاں ہیں، اور ہم پریشان خوابیوں کے ماہر نہیں

الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ

ہیں (۴۴)۔ اور (دو) قیدیوں میں جس کو رہائی مل گئی تھی، وہ بولا اور ایک مدت کے بعد اُسے یاد پڑا (اور

اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ

بولا) کہ میں (ابھی) اس کی تعبیر لائے دیتا ہوں ذرا مجھے جانے دیجئے (۴۵)۔ یوسف، اے صدقِ مجسم!

اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ

ہم لوگوں کو حکم تو بتائیے (اس خواب کا) کہ سات گائے موٹی ہیں، اُنھیں سات (گائیں) دبلی

سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ

کھائے جاتی ہیں، اور سات بالیاں سبز ہیں اور (سات ہی) اور خشک، تاکہ میں لوگوں کے پاس جاؤں

ع ۵ / ۷ / ۱۵

توضیحی ترجمہ

نہیں جانتے۔ (اور اس حقیقت کو نہیں سمجھتے)

(۴۱) اے جیل کے میرے رفیقو! (اب پوچھے گئے خوابوں کی تعبیر سنو!) تم میں سے ایک (جس نے اپنے کو خواب میں شراب نچوڑتا ہوا دیکھا ہے، وہ تو بری ہو کر) اپنے آقا (بادشاہ) کو شراب پلایا کرے گا، اور رہا دوسرا (جس نے سر پر رکھی روٹیوں کو چڑیوں کو نوچتے دیکھا ہے) اُس کو سولی دی جائے گی، پھر (اس کی لاش کے سر سے) پرندے (یعنی گدھ نوچ نوچ کر) کھائیں گے (اور یہ تعبیر چونکہ اللہ کے عطا کردہ علم کے تحت دی گئی ہے اس لئے یقین سے کہتا ہوں کہ) تم دونوں نے جس بابت معلوم کیا تھا اُس کا فیصلہ (اسی طرح) ہو چکا ہے۔

(۴۲) اور ان دونوں میں سے ایک جس کے بارے میں اُن کو (اُس کے خواب کی تعبیر جاننے کی بنا پر یقینی) گمان تھا کہ وہ رہا ہو جائے گا اُس سے (یوسفؑ نے) کہا کہ اپنے آقا سے میرا بھی تذکرہ کر دینا (کہ ایک شخص بے گناہ جیل میں پڑا ہوا ہے، ذرا اس کے معاملہ میں توجہ فرمائیں) پھر (ہوا یہ کہ) شیطان نے اُس کو یہ بات بھلا دی کہ وہ اپنے آقا سے اُن کا ذکر کرتا، چنانچہ وہ کئی سال تک جیل ہی میں رہے۔

(۴۳) اور (پھر اچانک ایک دن مصر کے) بادشاہ نے (اپنے درباریوں سے) کہا کہ (میں نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا ہے) کیا دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جنھیں سات دُبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں، اور سات بالیاں ہیں خوب ہری بھری، اور سات اور ہیں (بالکل) سوکھی، اے درباریو! مجھے اس خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم (اس خواب کی) تعبیر دے سکو تو۔

(۴۴) انھوں نے کہا کہ (بادشاہ سلامت!) یہ صرف پریشان خیالات ہیں (جن کا نہ کوئی مطلب ہوتا ہے اور نہ تعبیر) اور (اگر ہو بھی تو) ہم خوابوں کی تعبیر کے علم سے واقف (بھی) نہیں۔

(۴۵) اور اُن دو (قیدیوں) میں سے جو رہا ہوا تھا (اور ساقی کی حیثیت سے بادشاہ کی خدمت میں تھا) اُسے ایک لمبے عرصہ کے بعد (یوسف کی) بات یاد آ گئی، بول پڑا کہ میں آپ کو اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا (بس آپ لوگ یہ کریں کہ) مجھے (قید خانہ کے اندر) بھجوا دیں۔ (وہاں ایک شخص ایسا ایسا ہے جو خواب کی صحیح تعبیر بتا سکتا ہے)

(۴۶) (پھر قید خانہ پہونچ کر اُس نے یوسفؑ سے کہا) یوسف! اے مجسم سچ (جس کی ہر بات سچ ہوتی ہے) آپ ہمیں اس (خواب) کا مطلب بتائیں کہ سات موٹی گائیں ہیں جنھیں سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں، اور سات بالیاں ہیں خوب ہری بھری، اور سات اور ہیں (بالکل) سوکھی؟ تاکہ میں (اُن) لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں (جن کے پاس سے میں آیا ہوں، اور)

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا

کہ ان کو (بھی) معلوم ہو جائے (۴۶) (یوسفؑ نے) کہا تم سات سال متواتر کاشتکاری کئے جاؤ پھر

حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ

جو فصل کاٹو اُسے اُس کی بالی ہی میں لگا رہنے دو بجز تھوڑی مقدار کے کہ اُسی کو کھاؤ (۴۷)۔ پھر اُس کے

يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ

بعد سات سال سخت آئیں گے کہ اس (ذخیرہ) کو کھا جائیں گے جو تم نے فراہم کر رکھا ہے بجز اس تھوڑی

لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ

مقدار کے جو تم (بیج کے واسطے) رکھ چھوڑو گے (۴۸)۔ پھر اُس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں

عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ

لوگوں کی فریادرسی ہوگی اور اُس میں وہ شیرہ بھی نچوڑیں گے (۴۹)۔ اور بادشاہ نے کہا میرے پاس تو لاؤ، پھر

ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ

جب قاصد اُن کے پاس پہونچا تو (یوسف نے) کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جا، اور اُس سے دریافت کر

فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ

کہ اُن چند عورتوں کا کیا حال ہے جنھوں نے اپنے ہاتھ زخمی کئے تھے، بے شک میرا پروردگار عورتوں کے چرتر

رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ

سے خوب واقف ہے (۵۰)۔ (بادشاہ نے) کہا کہ (اے عورتو) تمہارا کیا واقعہ ہے جب تم نے یوسف سے

عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ

اپنا مطلب نکالنے کی خواہش کی تھی، وہ بولیں حاشاللہ! ہم کو تو اُن میں کوئی بھی بات بُرائی کی نہ معلوم ہوئی،

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ

عزیز کی بیوی بولی کہ اب تو سچی بات (سب پر) ظاہر ہو ہی چکی، اُن سے اپنا مطلب نکالنے کی خواہش تو میں نے

عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٥١﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي

کی تھی، اور وہی بے شک سچے ہیں (۵۱)۔ یہ (سب) اس لئے تھا کہ (عزیز کو اور زیادہ) علم ہو جائے کہ میں

لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٢﴾

نے اس کے پیچھے بھی اس کی خیانت نہیں کی، اور یہ کہ اللہ خیانت کرنے والوں کی چال چلنے نہیں دیتا (۵۲)۔

توضیحی ترجمہ

تا کہ اُنھیں بھی معلوم ہو جائے (اس خواب کی تعبیر اور اس کے ذریعہ آپ پر زیادتی کا پورا واقعہ)

(۴۷) یوسفؑ نے فرمایا: (اچھا لوسنو! اس خواب کی تعبیر) تم سات سال تک زمین سے غلہ اُگاؤ گے جم کر (یعنی ان سالوں میں بھرپور پیداوار ہوگی، ہر طرح سے خوش حالی ہوگی) تو (اس دوران) جو فصل کاٹو اُس کو اُس کی بالیوں ہی میں رہنے دینا، البتہ (صرف اتنا نکالنا) جو تمہارے کھانے کے کام آئے (یعنی بس جتنے کی کھانے کے لئے ضرورت ہو)

(۴۸) پھر اُس کے بعد تم پر سات سال بہت سخت آئیں گے، اور جو ذخیرہ تم نے ان سالوں کے لئے جمع کر رکھا ہوگا (یعنی جو کچھ بالیوں میں سات سال تک چھوڑتے رہے ہو) وہ اس کو کھا جائیں گے (یعنی ان سالوں میں وہی کام آئے گا) سوائے اس تھوڑے سے حصہ کے جو تم نے (بیج کے لئے) محفوظ رکھا ہوگا۔

ع ۶ ۷ ۱۶

(۴۹) پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا (جس کا خواب میں ذکر نہیں) جس میں لوگوں پر خوب بارش ہوگی اور اس میں لوگ انگور کا رس (خوب) نکالیں گے۔

(۵۰) اور (اس کے بعد جب بادشاہ کے ساقی نے واپس جا کر بادشاہ کو اپنی مکمل روداد اور یوسفؑ کی بتائی ہوئی تعبیر سے واقف کرایا تو) بادشاہ نے کہا: اُن کو (یعنی یوسف کو) میرے پاس لے کر آؤ، چنانچہ جب اُن کے پاس قاصد پہونچا تو انھوں نے کہا: اپنے مالک کے پاس واپس جاؤ اور اُن سے (پہلے یہ) معلوم کرو کہ اُن عورتوں کی حقیقت کیا ہے جنھوں نے (دعوت کے موقع پر) اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے؟ (پہلے اس معاملہ کو صاف کریں، یہ عورتوں کی ایک چال تھی، اور) میرا پروردگار اُن کی چال سے خوب واقف ہے۔

(۵۱) بادشاہ نے (اُن عورتوں کو بلا کر اُن سے) پوچھا: اُس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے جب تم نے داؤ فریب کر کے یوسف کو اُس کی منشا کے خلاف بہکانے کی کوشش کی تھی؟ وہ بولیں: حاشا للہ! ہمیں اُن میں ذرا بھی کوئی بُرائی معلوم نہیں ہوئی (اس طرح اُنھوں نے اپنے جرم کے اعتراف کی بجائے یوسف کی پاک دامنی کی شہادت دی، اور یہ دیکھ کر عزیز کی بیوی نے) کہا: اب تو حق بات سب پر کھل ہی گئی ہے (میں بھی اعتراف کرتی ہوں کہ) میں نے ہی اُن کو ان کی منشا کے خلاف بہکانے کی کوشش کی تھی، اور حقیقت یہی ہے کہ وہ بالکل سچے ہیں۔

(۵۲) (اب یوسفؑ نے فرمایا کہ) یہ (سب میں نے کسی کو ذلیل کرنے کے لئے نہیں بلکہ) اس لئے کیا تا کہ (عزیز کو) یہ بات (یقین کے ساتھ) معلوم ہو جائے کہ اُس کی غیر حاضری میں میں نے اُس کے ساتھ خیانت نہیں کی اور یہ (بھی ظاہر ہو جائے) کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کے فریب کو چلنے نہیں دیتا۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ

اور (میں اپنے نفس کو بھی بَری نہیں بتلاتا، بے شک نفس بُری ہی بات کا بتلانے والا ہے، بجز اس (نفس) کے جس پر میرا

رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ

پروردگار رحمت کردے، بیشک میرا پروردگار بڑا مغفرت کرنے والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۵۳)۔ اور بادشاہ نے کہا: ان کو

لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ

میرے پاس لاؤ میں اُن کو خاص اپنے (کام کے) لئے رکھوں گا، پھر جب اُن سے گفتگو کی تو اُن سے کہا: تم آج سے

اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ

ہمارے یہاں (ہر طرح) باقتدار ہو معتمد ہو (۵۴)۔ (یوسف نے) کہا: مجھے ملک کے خزانوں پر مامور کردیجئے، میں

مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ

دیانت بھی رکھتا ہوں اور علم بھی رکھتا ہوں (۵۵)۔ اور ہم نے اسی طرح یوسفؑ کو صاحبِ اختیار بنادیا کہ اس میں جہاں

بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ

چاہیں رہیں سہیں، ہم جس پر چاہیں اپنی رحمت نازل کریں، اور ہم نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے (۵۶)۔ اور آخرت کا

الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَجَآءَ اِخْوَةُ

اجر کہیں بڑھ کر ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کئے رہتے ہیں (۵۷)۔ اور یوسف کے بھائی بھی

یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا

آئے پھر ان کے پاس پہونچے، سو (یوسف نے) اُن کو پہچان لیا درآنحالیکہ وہ لوگ اُنھیں نہ پہچان سکے (۵۸)۔ اور

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا

جب (یوسف) اُن کا سامان تیار کرچکے (تو) اُن سے کہا کہ (ابکی) اپنے علاّتی بھائی کو بھی لانا، کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں

تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ

پوری پوری ناپ کردیتا ہوں اور میں مہمان داری کا حق ادا کردیتا ہوں (۵۹)۔ لیکن اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے تو

بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

تمھیں اپنے پیمانہ (کا غلہ) مجھ سے ملنے کا نہیں اور نہ تم خود میرے پاس آنا (۶۰)۔ وہ بولے ہم اس کے باپ سے ضرور

اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ

اس کو طلب کریں گے اور ہم یہ ضرور کرکے رہیں گے (۶۱)۔ اور (یوسف نے) اپنے خادموں سے کہا کہ ان کی پونجی رکھ دو

توضیحی ترجمہ

(۵۳) اور نہ میں اپنے نفس کو (بالذات) بری (اور پاک) بتلاتا ہوں (کہ یہ میرے نفس کا ذاتی کمال تھا جو میں عورت کی طرف سے دعوت اور پورے مواقع موجود ہونے پر بھی گناہ سے بچ گیا) واقعہ یہ ہے کہ نفس تو (ہر ایک کا) بُرائی ہی کی تلقین کرتا ہے مگر یہ کہ میرا رب ہی جس (نفس) پر رحم فرمادے (جب ہی وہ اس پر قابو پاسکتا ہے) اور بلاشبہ میرا رب بہت بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ (اُس کے لئے جو نفس پر قابو پانے کی اور گناہ سے بچنے کی اپنی سی کوشش کرے)

(۵۴) اور بادشاہ نے کہا کہ اُن کو میرے پاس لے کر آؤ، میں انھیں اپنا خاص (مشیر) بناؤں گا، چنانچہ جب (یوسفؑ آگئے، اور بادشاہ نے) اُن سے تبادلۂ خیال کیا تو (وہ اُن سے بہت متأثر ہوا اور) اُس نے اُن سے کہا "آج سے آپ ہمارے پاس نہایت معزز اور معتبر شخصیت کی حیثیت سے رہیں گے"۔

(۵۵) (جب بادشاہ نے یوسفؑ سے مشورہ چاہا کہ قحط کے اثرات سے بچنے کی تدابیر پر عمل کس طرح ممکن ہوگا اور اس کا انتظام کون کرے گا تو آپ نے اپنی خدمات پیش کیں اور) کہا: مجھے ملک کے خزانوں (یعنی ذخیروں کے انتظام) پر مقرر کردیجئے، میں اس کی پوری حفاظت بھی کروں گا اور میں (اس بابت ضروری فن سے اچھی طرح) واقف بھی ہوں۔

(۵۶) اور اس طرح ہم نے یوسف کو ملک میں ایسا اقتدار عطا فرمایا کہ (وہی یوسف جن کو بھائیوں نے گھر سے نکال دیا تھا اب وہ) جہاں چاہیں سکونت اختیار کریں، ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہیں عطا فرماتے ہیں، اور (نیک لوگوں کے ساتھ اکثر ایسا ہوتا ہے کیونکہ) نیک لوگوں کے اجر کو ہم ضائع نہیں کرتے۔

(۵۷) اور (رہا) آخرت کا اجر سو وہ ایمان والوں اور پرہیزگاروں کے لئے (اس دنیاوی اجر سے) کہیں بڑھ کر ہے۔

(۵۸) اور (سات سال بعد جب قحط پڑا تو) یوسفؑ کے بھائی (راشن خریدنے مصر) آئے، اور یوسفؑ کے پاس پہونچے تو اُنھوں نے اُن کو پہچان لیا اور وہ یوسفؑ کو نہیں پہچانے۔

(۵۹) اور جب یوسفؑ نے اُن کا سامان تیار کرادیا (اور سب کو فی کس ایک اونٹ غلّہ دیا تو اُنھوں نے بنیامین کا ذکر کرکے ان کے نام سے بھی ایک اونٹ غلہ لینا چاہا) تو یوسفؑ نے اُن سے کہا کہ (اب جب آنا تو) اپنے باپ شریک بھائی کو بھی لے کر آنا، تم تو دیکھ ہی رہے ہو کہ میں (آنے والوں کو فی کس مقررہ راشن) پورا دیتا ہوں اور میں بہترین مہمان نوازی بھی کرتا ہوں۔

(۶۰) (اور سن لو!) اب اگر تم اُسے لے کر نہیں آئے تم لوگوں کے لئے بھی میرے پاس کوئی غلہ نہیں ہوگا اور تم آنا بھی نہیں۔

(۶۱) وہ بولے ہم اُس کے والد کو اُس کے لئے ہموار کریں گے اور ہم ایسا ضرور کرلیں گے۔ (کہ اُسے کسی طرح لے ہی آئیں)

(۶۲) اور (ادھر ان کی روانگی سے پہلے) یوسفؑ نے اپنے خادموں سے کہا کہ اُن کی پونجی رکھ دیں اُن کے

رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

انھیں کے سامان میں کہ جب اپنے لوگوں کے پاس پہونچیں تو اسے پہچان لیں اور اس سے شاید کہ وہ پھر آئیں (٦٢)۔

يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

غرض جب وہ اپنے باپ کے پاس پہونچے تو بولے ہمارا غلہ بند کر دیا گیا ہے سو آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو

فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ

بھی بھیج دیجیے تو ہم غلہ لاسکیں، اور ہم اُن کی حفاظت کے پورے ذمہ دار ہیں (٦٣)۔ انھوں نے کہا کہ کیا اس کے

اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۭ فَاللّٰهُ

بارے میں بھی تمہارا ویسا ہی اعتبار کرلوں جیسا (اس سے) قبل اس کے بھائی کے بارے میں تمہارا اعتبار کر چکا ہوں، خیر،

خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ

اللہ ہی سب سے بڑا نگہبان ہے، اور وہی سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے (٦٤)۔ اور جب انھوں نے اپنا سامان

وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ۭ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ۭ هٰذِهٖ

کھولا تو انھیں اپنی پونجی بھی ملی کہ انھیں کی طرف واپس کر دی گئی تھی، وہ بولے ابا اور ہم کو کیا چاہیے یہ ہماری پونجی تو ہم ہی کو لوٹا دی

بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ

گئی ہے، ہم اپنے گھر والوں کے لئے رسد لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت رکھیں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ اور

بَعِيْرٍ ۭ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ

لادلائیں گے، یہ غلہ تو تھوڑا سا ہے (٦٥)۔ (یعقوبؑ) نے کہا: میں تو اُسے تمہارے ساتھ ہرگز بھیجنے کا نہیں جب

مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ

تک تم اللہ کی قسم کھا کر مجھے قول نہ دے دو کہ تم اُسے (واپس) لے ہی آؤ گے، سوا اِس صورت کے کہ تم (خود)

مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ

ہی (کہیں) گھر جاؤ، پھر جب وہ اُنھیں قسم کھا کر اپنا قول دے چکے تو (یعقوبؑ نے) کہا: ہم لوگ جو بات چیت

لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ

کر رہے ہیں وہ اللہ کے حوالے (٦٦)۔ اور فرمایا کہ اے میرے بیٹو! ایک ہی دروازہ سے داخل نہ ہونا، بلکہ مختلف

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ

دروازوں سے داخل ہونا، اور میں اللہ کے مقابلہ میں تمہارے کچھ بھی کام نہیں آسکتا، اختیار تو بس اللہ ہی کا ہے، اس پر

توضیحی ترجمہ

سامان میں (چپکے سے) تاکہ جب وہ اپنے گھر پہونچیں تو اس (پونجی) کو پہچان لیں تاکہ (یہ دیکھ کر کہ ہماری پونجی بھی غلہ کے ساتھ ہمیں واپس کر دی گئی ہے) وہ دوبارہ (ضرور) آئیں۔

(٦٣) پھر جب وہ اپنے والد کے پاس واپس پہونچے تو انھوں نے (رودادِ سفر سنانے کے بعد اُن سے) کہا: ابا جان! (آئندہ ہم اگر بنیامین کو ساتھ نہ لے گئے تو) ہم میں سے کسی کو غلہ (راشن) نہیں ملے گا (وہاں یہ شرط لگا دی گئی ہے) لہٰذا (آئندہ) آپ ہمارے بھائی (بنیامین) کو ساتھ بھیجیں تاکہ ہم (پھر) غلہ لاسکیں، اور (یقین رکھیں) ہم اُس کی پوری حفاظت کریں گے۔

(٦٤) (اُن کے والد نے) کہا کہ کیا میں تم سب پر اُسی طرح اعتماد کرلوں جیسا کہ میں نے پہلے یوسف کے سلسلہ میں کیا تھا؟ (بہرحال، مجبوری ہے بھیج دوں گا اللہ کے بھروسہ پر) بس اللہ ہی سب سے بڑا نگہبان ہے، اور وہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

(٦٥) (آتے ہی سب والد کو حالات بتانے اور یہ اہم خبر سنانے میں لگ گئے تھے) اور جب انھوں نے اپنا سامان کھولا تو انھوں نے دیکھا کہ اُن کا اصل مال بھی (جس کے بدلے میں وہ غلہ لائے تھے) اُن کو لوٹا دیا گیا ہے، وہ بولے ابا جان! (لیجئے) اور ہمیں کیا چاہئے (اُن پر اعتماد کے لئے) یہ ہمارا مال (بھی غلہ کے ساتھ) ہم کو لوٹا دیا گیا ہے، اور (اب تو) ہم اپنے گھر والوں کے لئے اور غلہ لائیں گے، اور اپنے بھائی کی (مزید تندہی سے) حفاظت کریں گے، اور ایک اونٹ کا بوجھ (اپنے بھائی بنیامین کے حصہ کا) زیادہ لے کر آئیں گے (اس طرح) اضافی غلہ بڑی آسانی سے مل جائیگا۔ (یا یہ کہا کہ جو غلہ ہم لائے ہیں وہ تو ضرورت سے کم ہے)

(٦٦) (اس پر اُن کے والد) بولے: میں اُسے تم سب کے ساتھ اُس وقت تک ہرگز نہیں بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ کے نام پر مجھ سے یہ عہد نہ کرو کہ تم اُسے ضرور واپس لے کر آؤ گے إلّا یہ کہ تم خود گھر جاؤ (اور بے بس ہو جاؤ) پھر جب اُنھوں نے اُن کو (یعنی اپنے والد کو) یہ عہد دے دیا تو فرمایا کہ جو قول و قرار ہم کر رہے ہیں اللہ اُس پر نگہبان ہے۔ (یعنی ہم نے تو اسباب اختیار کرلئے اب معاملہ اُس کے حوالے ہے)

(٦٧) اور فرمایا: میرے بیٹو! (ایک بات اور سنو! جب مصر کی راجدھانی میں شہر پناہ سے داخل ہونا تو سب ایک ساتھ) ایک دروازے سے مت داخل ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا، اور (یہ بس ایک تدبیر ہے لوگوں کے حسد اور نظرِ بد سے بچنے کی، ویسے اگر اللہ کو کچھ منظور ہو تو) میں تمہیں اللہ کی مشیئت سے تو بچا نہیں سکتا (کیونکہ) حکم تو بس اللہ ہی کا چلتا ہے، اُسی پر،

تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ

بھروسہ رکھتا ہوں، اور اُسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے بھروسہ رکھنے والوں کو (٦٧)۔ اور جب وہ داخل ہوئے جس طرح اُن کے

اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً

باپ نے حکم دیا تھا، وہ اللہ کے مقابلہ میں کچھ بھی اُن کے کام نہ آسکا، ہاں وہ تو ایک ارمان تھا یعقوب کے دل میں جو انھوں

فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ

نے پورا کرلیا، اور بے شک وہ (بڑے) صاحبِ علم تھے، اس لئے کہ ہم نے اُن کو علم دیا تھا، لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کا)

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ

بھی علم نہیں رکھتے (٦٨)۔ اور جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہونچے تو انھوں نے اپنے (حقیقی) بھائی کو اپنے پاس جگہ دی

اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا

(اور) کہا میں تو تمہارا بھائی (یوسف) ہوں سو جو کچھ یہ لوگ کرتے رہے ہیں اس پر (اب) نہ کڑھو (٦٩)۔ پھر

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ

جب اُن کا سامان تیار کردیا تو پانی کا گلاس اپنے (بھائی) کے شلیتہ میں رکھ دیا، ایک پکارنے والے نے پکار کر

مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا

کہا: اے قافلہ والو! ضرور تم ہی چور ہو (٧٠)۔ وہ بولے: اور اُن کی طرف متوجہ ہوئے کہ تمہاری کیا چیز گم

تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاۗءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ

ہوئی ہے؟ (٧١)۔ وہ بولے ہم سے شاہی پیمانہ گم ہوا ہے اور جو کوئی اُسے لے آئے گا، اُس کے لئے ایک بارِ شتر (غلّہ)

وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ

ہے اور میں اُس کا ذمہ دار ہوں (٧٢)۔ وہ بولے بخدا تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم لوگ ملک میں فساد پھیلانے نہیں آئے

وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَاۗؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا

ہیں اور نہ ہم چور ہی رہے ہیں (٧٣)۔ وہ بولے: اس (چور) کی کیا سزا اگر تم جھوٹے نکلے (٧٤)۔ وہ بولے اس کی سزا یہ ہے کہ

جَزَاۗؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَاۗؤُهٗ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي

جس کسی کے شلیتہ میں وہ "پیمانہ" مل جائے تو وہی (چور) اپنی سزا ہے، ہم لوگ مجرموں کو یوں ہی سزا دیا کرتے ہیں (٧٥)۔

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاۗءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا

پھر (یوسفؑ) نے اپنے (حقیقی) بھائی کے تھیلے سے قبل دوسروں کے تھیلوں سے (تلاشی کی) ابتداء کی پھر برآمد کرلیا اس (پیمانہ) کو

توضیحی ترجمہ

میں بھی (مکمل) بھروسہ کرتا ہوں، اور جن کو بھی بھروسہ کرنا ہو اُسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

(٦٨) اور جب اُن کے بھائی داخل ہوئے (اس شہر میں) اُسی طرح جس طرح اُن کے والد نے حکم دیا تھا (تو اُن کی یہ تدبیر) اللہ کے یہاں جو مقدر تھا اس کے مقابلہ میں اُن کے کچھ کام نہ آسکی، سوائے اس کے کہ یہ یعقوب کے دل میں ایک (تدبیری) خیال تھا جو انھوں نے پورا کرلیا، اور وہ تو ہمارے سکھائے ہوئے علم کے حامل تھے (اسی لئے انھوں نے تدبیر بتاتے وقت تقدیر کی حقیقت اور اولیت واضح کردی تھی) لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔ (اور تدبیر کو اصل سمجھنے لگتے ہیں)

ع ۸ ۱۱ ۲

(٦٩) اور جب وہ سب یوسفؑ کے پاس پہونچے تو یوسف نے (تنہائی میں کچھ باتیں کرنے کے خیال سے) اپنے (حقیقی) بھائی (بنیامین) کو اپنے پاس (یعنی اپنے کمرے میں) ٹھہرایا، اور انھیں (رازداری سے) بتادیا کہ میں تمہارا بھائی (یوسف) ہوں، (اور مجھے ایسے ایسے اس مرتبہ پر اللہ نے پہونچا دیا ہے) لہٰذا جو کچھ یہ بھائی لوگ کرتے رہے ہیں اس پر اب غم و افسوس مت کرو۔

(٧٠) (پھر آپس میں مشورہ کرکے ایک ترکیب سوچ لی جس سے بنیامین یوسفؑ کے پاس رُک سکیں، اور بھائی لوگ بھی ماننے پر مجبور ہوجائیں، اور والد اس پر یقین کرکے زیادہ پریشان نہ ہوں) لہٰذا جب انھوں نے اُن کا سامان تیار کرایا تو پینے کا ایک پیالہ اپنے بھائی (بنیامین) کے کجاوے میں رکھوادیا، (ابھی قافلہ چلا نہیں تھا کہ اس پیالہ کی تلاش ہوئی تو چونکہ آخری راشن اُسی قافلہ کا بھرا گیا تھا اس لئے) ایک منادی نے (اس قافلہ سے) آواز دے کر کہا کہ اے قافلہ والو! تم لوگ تو چور ہو۔

(٧١) انھوں نے اُن کی طرف مُڑتے ہوئے کہا: تمہاری کیا چیز گم ہوگئی ہے؟

(٧٢) (محافظین نے) کہا کہ ہمیں (قیمتی) شاہی پیمانہ نہیں مل رہا ہے (وہ غائب ہے) اور (ایک محافظ نے کہا) جو اُسے لاکر دے گا اُسے ایک اونٹ کا بوجھ (انعام میں) دیا جائے گا، اور میں اس کی گارنٹی لیتا ہوں۔

(٧٣) (قافلہ والوں نے) کہا کہ خدا کی قسم نہ تو ہم یہاں گڑبڑی پھیلانے آئے ہیں اور نہ ہی ہم چور (پیشہ) ہیں۔

(٧٤) انھوں نے کہا کہ اگر تم لوگ جھوٹے (ثابت) ہوئے تو (بولو!) اس کی کیا سزا ہوگی؟

(٧٥) وہ بولے: جس کے کجاوے میں سے وہ (پیمانہ) مل جائے وہ (چور) خود اس کا بدلہ ہے، ہم ظالموں (یعنی چوروں) کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (یعنی ہمارے یہاں چوروں کو کچھ عرصہ کے لئے صاحبِ مال کے حوالہ کردیا جاتا ہے)

(٧٦) پھر یوسفؑ نے اُن کے تھیلوں کی تلاشی اپنے بھائی کے تھیلے سے قبل شروع کی پھر اُس کو برآمد کرلیا

مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ۭ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۭ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ

اپنے (حقیقی) بھائی کے تھیلے سے، اس طرح کی تدبیر ہم نے یوسفؑ کی خاطر کردی، (یوسفؑ) اپنے بھائی کو

فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَ

بادشاہِ (مصر) کے قانون کے لحاظ سے نہیں لے سکتے تھے مگر یہ ہے کہ اللہ ہی کو منظور تھا، ہم جس کے مرتبے چاہتے ہیں بلند

فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ

کرتے ہیں، اور ہر صاحبِ علم سے بڑھ کر ایک عالم ہے (۷۶)۔ (برادرانِ یوسف) بولے اگر اس نے چوری کی ہے تو اس

لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ

کا (یعنی) بھائی بھی اس کے پیشتر چوری کر چکا ہے، پس یوسف نے اُسے اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور اُسے اُن پر ظاہر نہ

اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ

ہونے دیا، کہا کہ تم تو (اور بھی) بدتر ہو اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اُسے اللہ ہی خوب جانتا ہے (۷۷)۔ وہ بولے اس کا

لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

باپ بہت ہی بوڑھا ہے سو آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو لے لیجئے، ہم تو آپ کو بہت نیک مزاج پاتے ہیں (۷۸)۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ

(یوسف نے) کہا: اللہ اس سے پناہ میں رکھے کہ ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اس کے (سوا کسی اور کو) ہم پکڑ رکھیں،

اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ فَلَمَّا اسْتَيْــَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ

اس حالت میں تو ہم ہی بڑے بے انصاف ٹھہریں گے (۷۹)۔ پھر جب وہ اُن کی طرف سے مایوس ہو گئے تو علاحدہ باہم

اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ

مشورہ کرنے لگے، ان میں سے بڑے نے کہا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ تم سے اللہ کی قسم کھلا کر قول لے چکے ہیں اور

قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ

اس کے قبل یوسف کے بارے میں تو تم تقصیر کر ہی چکے ہو، سو میں تو (اس) سرزمین سے ٹلتا نہیں جب تک کہ میرے باپ مجھ کو

اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ

اجازت نہ دیں یا اللہ ہی میرے حق میں فیصلہ کر دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے (۸۰)۔ تم لوگ اپنے باپ کے پاس

فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا

واپس جاؤ اور اُن سے کہو کہ ابا آپ کے بیٹے نے چوری کی، اور ہم تو شاہد اُتنے ہی کے تھے جتنا ہمارے علم میں آیا اور نہیں ہیں

توضیحی ترجمہ

اپنے بھائی (بنیامین) کے تھیلے سے، اس طرح ہم نے یوسفؑ کے لئے تدبیر کی، اللہ نہ چاہتا تو (اُن کو یہ ترکیب نہ سجھاتا اور پھر) اُن کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ بادشاہِ (مصر) کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھ لیتے، ہم جس کے چاہیں (علم وتدبیر سے مزین کر کے) درجے بلند کر دیتے ہیں، اور جتنے بھی علم والے ہیں اُن کے اوپر ایک بڑا علم رکھنے والا ہے۔ (جسے 'عالم الغیب والشہادۃ' کہتے ہیں)

(۷۷) (بنیامین کے بھائی یہ دیکھ کر) بولے اگر اس نے چوری کی ہے تو اس کا (سگا) بھائی بھی اس سے پہلے چوری کر چکا ہے (اپنے کو الگ کرنے کے لئے انھوں نے یہ بات کہہ دی، الزام یوسفؑ پر لگایا تھا، اُن کو اس کی حقیقت پتہ تھی، یوسفؑ ابھی سامنے نہیں آنا چاہتے تھے) پس یوسفؑ نے اس بات کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور اس کو ظاہر نہ ہونے دیا (اور صرف اتنا)) کہا کہ (تب تو تم) بدترین مقام (پوزیشن) پر ہو (پہلے کہہ رہے تھے کہ ہم چور نہیں ہیں، اب نہ صرف اپنے اس بھائی کی چوری بھی تسلیم کر رہے ہو بلکہ اپنے ایک اور بھائی کو بھی چور بتا رہے ہو، یعنی چور بھی ہو اور جھوٹے بھی) اللہ اس کی حقیقت بہتر جانتا ہے جو تم بیان دے رہے ہو۔

(۷۸) (اب) وہ کہنے لگے کہ اے عزیز! اس کا باپ بہت بوڑھا ہے (جو اس سے بے حد پیار کرتا ہے) آپ (ایسا کریں کہ) اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیں، ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھتے ہیں۔

(۷۹) یوسفؑ نے کہا معاذ اللہ! (یہ کیسے ممکن ہے) کہ ہم کسی اور کو پکڑ لیں اُس کو چھوڑ کے جس کے پاس سے ہم نے اپنی چیز پائی ہے (ایسا کریں گے) تب تو ہم یقیناً ظالم ہوں گے۔

ع ۹ / ۱۱ / ۴

(۸۰) جب وہ یوسفؑ سے مایوس ہو گئے تو تنہائی میں مشورے کرنے لگے، اُن میں کا سب سے بڑا (بھائی) بولا کیا تمہیں معلوم نہیں (یعنی کیا تم بھول گئے) کہ تمہارے والد نے تم سے (بنیامین کو ساتھ میں واپس لانے سے متعلق) اللہ کے نام پر ایک عہد لیا تھا اور جو زیادتی تم یوسف کے سلسلہ میں کر چکے ہو (وہ بھی تمہیں پتہ ہے) اس لئے میں تو اس سرزمین سے اُس وقت تک نہیں ٹلوں گا جب تک کہ میرے والد مجھے اجازت نہ دے دیں یا اللہ ہی میرے بارے میں کوئی فیصلہ فرما دے، وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

(۸۱) (ایسا کرو کہ) تم لوگ اپنے والد کے پاس جاؤ، اور اُن سے کہو کہ آپ کے بیٹے (بنیامین) نے چوری کر لی تھی، اور (ہمیں کیا معلوم تھا کہ اُس نے چوری کی ہے) ہم نے تو اُسی بات کی گواہی دے دی جس کا ہمیں علم تھا، اور نہیں تھے

كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ

ہم غیب کے جاننے والے (٨١)۔ آپ اس بستی والوں سے دریافت کر لیجئے جہاں ہم تھے اور اُس قافلہ والوں سے

الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

(بھی) جس میں ہم آئے ہیں، اور بے شک ہم ہی سچے ہیں (٨٢)۔ (یعقوبؑ نے) کہا: ہاں یہ کہو کہ تمہارے دل نے

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ

ایک بات گڑھ لی ہے، خیر (میں) صبر ہی (کروں گا) بلا آمیزش شکایت، کیا عجب کہ اللہ ان سب کو مجھ تک پہونچا دے،

جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٨٣﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى

بے شک وہی بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے (٨٣)۔ اور اُن کی طرف سے منہ پھیر لیا، اور کہنے لگے:

عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٨٤﴾

ہائے یوسف! اور غم سے (روتے روتے) اُن کی آنکھیں سفید پڑ گئیں، اور وہ گھٹ گھٹ کر رہتے تھے (٨٤)۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ

(بیٹے) بولے: آپ تو واللہ! یوسف ہی کی یاد میں سدا لگے رہیں گے یہاں تک کہ جاں بلب ہو جائیں گے

تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿٨٥﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ

یا دَم ہی نکل جائے گا (٨٥)۔ (یعقوبؑ نے) کہا میں تو اپنے رنج و غم کی شکایت بس (اپنے) اللہ ہی سے

اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا

کر رہا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (٨٦)۔ اے میرے بیٹو! جاؤ اور

مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ

یوسف اور اُس کے بھائی کی تلاش کرو، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، مایوس تو بس کافر ہی لوگ ہوتے

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا

ہیں (٨٧)۔ پھر جب وہ لوگ اُن (عزیز) کے پاس پہونچے تو بولے: اے عزیز! ہم کو اور ہمارے گھر والوں

يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ

کو (بڑی) تکلیف پہونچ رہی ہے اور ہم یہ نکمی پونجی لے کر آئے ہیں سو آپ ہمیں غلہ پوری ناپ سے دیجئے

فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿٨٨﴾

اور ہمارے ساتھ رعایت کیجئے، بے شک اللہ رعایت کرنے والوں کو جزائے (خیر) دیتا ہے (٨٨)۔

توضیحی ترجمہ

ہم غیب کی باتوں پر نگاہ رکھنے والے۔ (ورنہ نہ ہم آپ سے عہد کرتے اور نہ ہم چور کو پکڑ رکھنے کا اپنے یہاں رائج قانون بتاتے)

(٨٢) اور آپ (چاہیں تو) دریافت کر لیں اُس بستی والوں سے جس میں ہم لوگ تھے (یعنی جہاں یہ واقعہ ہوا) اور (اس قافلہ سے بھی معلوم کر سکتے ہیں) جس قافلے میں ہم آئے ہیں، اور (یقین مانیں) ہم لوگ بالکل سچے ہیں۔

(٨٣) (یعقوبؑ نے) فرمایا: (تمہاری بات مجھے بالکل صحیح نہیں معلوم ہوتی) بلکہ (مجھے یقین کے درجہ میں گمان ہے کہ یوسف والے واقعہ کی طرح) تم نے اپنے جی سے ایک بات بنالی ہے، اب تو صبر ہی بہتر ہے (ایسا صبر جس میں شکایت کا نام نہ ہو، مجھے تو) اللہ سے امید ہے کہ وہ ان سب کو (یعنی یوسف، بنیامین اور بڑے بیٹے کو اکٹھا) مجھ تک پہونچا دے گا، بے شک وہ خوب جاننے والا ہے (کہ یہ تینوں کہاں اور کس حال میں ہیں) اور بڑی حکمت والا ہے (جب ملانا چاہے گا اپنی حکمت سے ملا دے گا)

(٨٤) اور (پھر) اُن سے منہ پھیر لیا، اور کہنے لگے: ہائے افسوس یوسف! (اس نئے زخم نے پرانے زخم کو ہرا کر دیا تھا) اور (ویسے بھی وہ یوسف کو یاد کر کے اس قدر روتے تھے کہ) اُن کی آنکھیں سفید پڑ گئی تھیں، اور وہ (دل ہی دل میں) گھٹتے رہتے تھے۔ (یوسف کے بارے میں چونکہ اُنھیں اندازہ تھا کہ اُنھیں کیا مرتبہ ملنے والا ہے اس لئے اُن کا انتہائی غم فطری تھا)

(٨٥) انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! (لگتا ہے کہ) آپ تو بس یوسف کی یاد ہی میں لگے رہیں گے حتی کہ آپ گھل جائیں یا ہلاک ہو جائیں۔

(٨٦) (یعقوبؑ نے) فرمایا: (میں تم سے تو کوئی شکایت نہیں کر رہا) میں تو بس اپنے اللہ سے اپنے اضطراب اور رنج و غم کی فریاد کر رہا ہوں، اور اللہ کے بارے میں جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

(٨٧) اے میرے بیٹو! (ایسا کرو کہ) تم سب جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی (بنیامین) کا سراغ لگاؤ، اور (دیکھو) اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، اللہ کی رحمت سے تو وہی لوگ مایوس ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔ (کیونکہ وہ اس کی رحمتِ واسعہ اور قدرتِ کاملہ کو نہیں پہچانتے)

(٨٨) پھر (وہ لوگ روانہ ہوئے اور) جب اُن کے (یعنی یوسفؑ کے) پاس پہونچے تو انھوں نے کہا: اے عزیز! ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر (قحط کی سخت) مصیبت آ پڑی ہے، اور ہم جو پونجی لائے ہیں وہ بہت تھوڑی ہے، لیکن آپ (سے درخواست ہے کہ) ہمیں پورا راشن دیں، اور (اس حساب میں نہ دے سکیں تو) خیرات (کی مد میں) دے دیں، اللہ خیرات کرنے والوں کو بہت بڑا اجر عطا فرماتا ہے۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ﴿٨٩﴾

(یوسفؑ) بولے: وہ بھی تمہیں یاد ہے، جو تم نے یوسف اور اُن کے بھائی سے (برتاؤ) کیا تھا، جب کہ تم نادان تھے (۸۹)۔

قَالُوٓا أَءِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَآ أَخِي ۖ قَدْ

وہ بول پڑے: ارے تو کیا تم یوسف ہو؟ فرمایا: ہاں! میں یوسف ہی ہوں اور یہ ہے میرا بھائی، واقعی ہم پر اللہ

مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

نے (بڑا ہی) احسان کیا، واقعی جو شخص تقویٰ اور صبر اختیار کرتا ہے سو اللہ نیک کاروں کا اجر ضائع نہیں کر دیتا

الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٠﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا

ہے (۹۰)۔ وہ بولے: قسم ہے اللہ کی کہ اللہ نے تم کو ہم پر فضیلت دے رکھی ہے اور بے شک ہم ہی خطاوار رہے

لَخَاطِئِينَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ

ہیں (۹۱)۔ (یوسفؑ نے) کہا: کہ (نہیں) آج تم پر کوئی الزام نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے، اور وہ سب مہربانوں

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٩٢﴾ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ

سے بڑھ کر مہربان ہے (۹۲)۔ (اب تم) میرے اس پیراہن کو لے جاؤ، اور اس کو میرے والد کے چہرے پر ڈال دو

أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا ۚ وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ

(اُن کی) آنکھیں روشن ہو جائیں گی، اور اپنے گھر والوں کو (بھی) میرے پاس لے آؤ (۹۳)۔ اور جب (ادھر

الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَآ أَنْ تُفَنِّدُونِ ﴿٩٤﴾

سے) قافلہ چلا ہے تو اُن کے باپ بولے: اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا نہ سمجھو تو مجھے تو یوسف کی بو محسوس ہو رہی ہے (۹۴)۔

قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّآ أَنْ جَآءَ الْبَشِيرُ

(لوگوں نے) کہا: بخدا آپ تو اپنے اسی وہم میں (مبتلا) ہیں (۹۵)۔ پھر جب خوش خبری لانے والا آ پہونچا تو اُس نے وہ پیراہن

أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي

آپ کے چہرے پر ڈال دیا تو آپ کی آنکھیں روشن ہو گئیں (یعقوبؑ نے) فرمایا: میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ

أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا يَآ أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَآ

علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے (۹۶)۔ (بیٹے) بولے: ابا جان! ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی مغفرت کی دعا کیجئے، بے شک ہم ہی

إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ﴿٩٧﴾ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

خطاوار رہے ہیں (۹۷)۔ فرمایا میں عنقریب تمہارے لئے اپنے پروردگار سے دعائے مغفرت کروں گا، وہ تو ہے ہی بڑا مغفرت والا

توضیحی ترجمہ

(۸۹) (اپنے اُن بھائیوں کا یہ حال دیکھ کر اور اُن کی باتیں سن کر یوسفؑ اپنے آپ کو روک نہ سکے اور) فرمایا: کیا تم لوگوں کو اندازہ ہے کہ تم نے کیا (سلوک) کیا ہے یوسف اور اُس کے بھائی (بنیامین) کے ساتھ، اپنی ناواقفی میں؟۔ (بجائے شکوہ شکایت کے اس وقت بھی حسد و زیادتی کرنے والے اپنے بھائیوں کو صرف اُن کا رویہ یاد دلایا تا کہ اللہ تعالیٰ کے اُن پر (یعنی یوسفؑ پر) خصوصی احسانات کی حقیقت روشن ہو)

(۹۰) (یہ سوال سنتے ہی) وہ بول اُٹھے: ارے (سچ بتایئے) کیا آپ یوسف ہیں؟ انھوں نے کہا: (ہاں!) میں یوسف ہوں اور یہ (بنیامین) میرا بھائی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ہم (دونوں) پر بڑا احسان فرمایا ہے (کیونکہ ہم نے صبر و تقویٰ اختیار کیا) واقعہ یہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اور صبر اختیار کرتا ہے (وہ نیکوکار ہوتا ہے) اور اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(۹۱) وہ بولے: اللہ کی قسم! اللہ نے آپ کو ہم پر برتری عطا فرمائی ہے، اور یقیناً ہم ہی غلطی پر تھے۔

(۹۲) (یوسفؑ نے) فرمایا: (جاؤ ساری زیادتیاں معاف) آج سے تم پر کوئی الزام نہیں، اللہ (بھی) تمہیں معاف کرے، وہ تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۹۳) (تم لوگ) میری یہ قمیص لیتے جاؤ، اِسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دینا اُن کی (آنکھوں کی) روشنی واپس آجائے گی، اور (پھر) اپنے سب گھر والوں کو لے کر میرے پاس آنا۔

(۹۴) اور (خدا کی قدرت دیکھئے! یوسف مصر میں برسوں سے موجود ہیں کبھی یعقوب کو اُن کی خوشبو نہیں آئی، بھائی لوگ جاتے ہیں، اُن کے پاس ٹھہرتے ہیں کبھی شبہ بھی نہیں ہوا کہ وہ یوسف ہیں لیکن اب اللہ نے چاہا تو اُدھر) جیسے ہی قافلہ چلا (مصر سے کنعان کی طرف) اُن کے والد (یعقوبؑ) نے کہا اگر تم لوگ مجھے سٹھیایا ہوا قرار نہ دو تو (ایک بات کہوں) مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔

(۹۵) (تب وہاں موجود) لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ ابھی تک اپنے پرانے وہم میں گرفتار ہیں۔

(۹۶) پھر جب (یوسف کی) خوش خبری دینے والا پہونچ گیا (اور) اُس نے وہ (قمیص) اُن کے چہرے پر ڈالی تو اُن کی بصارت لوٹ آئی (اس پر یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے) فرمایا: میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ اللہ کے بارے میں جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ (اب تو تمہیں اپنی غلطی اور میرے خداداد علم کا پتہ چل گیا؟)

(۹۷) بولے: ابا جان! آپ ہمارے گناہوں کی معافی کے لئے دعا فرمائیں، ہم واقعی غلطی پر تھے۔

(۹۸) (یعقوبؑ نے) فرمایا: میں جلد ہی تمہارے لئے اپنے رب سے معافی و مغفرت کی دعا کروں گا، بیشک وہ تو ہے ہی بڑا مغفرت والا

الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ

بڑا رحمت والا (۹۸)۔ پھر جب (سب) یوسفؑ کے پاس پہونچے تو انھوں نے اپنے والد کو اپنے پاس جگہ دی، اور کہا مصر

ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى

میں چلئے (اور) انشاء اللہ (وہاں) امن چین سے رہئے گا (۹۹)۔ اور اپنے والدین کو انھوں نے تخت پر بٹھایا اور

الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ

سب (یوسف) کے سامنے جھک گئے، اور (یوسف نے) کہا: اباجان! یہ ہے میرے قبل والے خواب کی تعبیر،

مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي

اسے میرے پروردگار نے سچا کر دکھایا، اور اُس نے میرے ساتھ کیسا احسان اُس وقت کیا جب مجھے قید سے نکالا

مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ

اور آپ (سب) کو صحراء سے لے آیا، بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد

بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ

ڈلوا دیا تھا، بے شک میرا رب جو چاہتا ہے اس کی تدبیر لطیف کر دیتا ہے، وہ تو ہی ہے علم والا

الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ

حکمت والا (۱۰۰)۔ اے پروردگار! تو نے مجھے حکومت (بھی) دی اور باتوں کی حقیقت کا علم (بھی) دیا،

الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا

اے آسمانوں اور زمین کے خالق! تو ہی میرا کارساز دنیا اور آخرت میں ہے، مجھے دنیا سے اپنا

وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿١٠١﴾ ذَٰلِكَ مِنْ

فرماں بردار اُٹھایئے اور مجھے صالحین میں جاملایئے (۱۰۱)۔ یہ (قصہ) غیب کی خبروں سے ہے، جس

أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا

کی ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں، اور آپ اُن کے پاس اُس وقت موجود نہ تھے جب اُنھوں نے اپنا ارادہ پختہ کرلیا

أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ

تھا اور وہ چالیں چل رہے تھے (۱۰۲)۔ اور اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں، چاہے آپ کے دل میں کیسی

بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

ہی لگی ہو (۱۰۳)۔ اور آپ اُن سے اس (تبلیغ) پر کچھ معاوضہ تو مانگتے نہیں، یہ قرآن تو بس ایک نصیحت ہے

بڑا مہربان ہے۔ (ضرور مہربانی فرما کر تمہارے گناہ بخش دے گا)

(۹۹) پھر جب (یہ سب لوگ) یوسفؑ کے پاس پہونچے تو یوسفؑ نے (جو خاص طور پر اپنے والدین کے استقبال کے لئے شہر سے باہر تشریف لے آئے تھے) اپنے والدین کو (ان کا اکرام کرتے ہوئے سواری میں) اپنے پاس جگہ دی، اور فرمایا (سب لوگ) مصر چلیں، انشاء اللہ وہاں سب آرام وسکون سے رہیں گے (اب آپ سب کے مصیبت کے دن ختم ہوئے)

(۱۰۰) اور (مصر پہونچ کر) انھوں نے اپنے والدین کو تخت (شاہی) پر بٹھایا، اور وہ سب (یعنی یوسفؑ کے بھائی اور والدین اُن کی شان اور اُن کا سلوک دیکھ کر بے اختیار اُن کی تعظیم کے لئے) سجدۂ تعظیمی میں گر پڑے، اور (یہ دیکھ کر یوسفؑ نے) فرمایا: اباجان! یہ ہے میرے پہلے دیکھے ہوئے خواب کی تعبیر، جسے میرے رب نے سچ کر دکھایا، اور اُس نے مجھ پر (بڑے احسانات کئے ہیں، ایک تو) احسان اس وقت کیا جب مجھے جیل سے نکالا، اور (دوسرے) آپ لوگوں کو دیہات سے یہاں لے آیا، حالانکہ اس سے پہلے شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیا تھا، حقیقت یہ ہے کہ میرا رب جو کچھ چاہتا ہے اُس کے لئے بڑی لطیف تدبیریں کرتا ہے، وہ (ہر چیز کے بارے میں) کامل علم بھی رکھتا ہے اور کامل حکمت بھی۔

(۱۰۱) میرے رب! تو نے مجھے حکومت سے بھی حصہ عطا فرمایا، اور مجھے باتوں کی حقیقت سمجھنے (جس میں خواب کی تعبیر شامل ہے) کا علم بھی دیا، (اے) آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں، مجھے (جب بھی) موت دے تو اس حال میں دے کہ میں مسلمان (یعنی تیرا فرمانبردار) ہوں اور (موت کے بعد) مجھے نیک لوگوں میں ملا دے۔

(۱۰۲) (اے پیغمبرؐ!) یہ (قصہ) غیب کی خبروں کا ایک حصہ ہے جس کی بابت ہم آپ کو وحی کے ذریعہ بتا رہے ہیں، اور آپ اُس وقت اُن (بھائیوں) کے پاس تو موجود تھے نہیں جب انھوں نے سازشیں کرکے (یوسف کو کنویں میں ڈالنے کا) پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ (خاص طور پر ان جزئیات کی تو آج تک کسی کو خبر نہیں، کسی کتاب میں ان کا ذکر نہیں ملتا کہ کوئی آپ سے بیان کر دیتا پھر آپ کو یہ جزئیات کیسے معلوم ہوئیں؟ اب تو سوال پوچھنے والوں کو مان لینا چاہئے کہ وحی ہی اس کا واحد ذریعہ ہے، اور آپ رسول برحق ہیں)

(۱۰۳) اور (آپ کی رسالت کے ایسے پختہ دلائل کے باوجود) اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں خواہ آپ کتنا ہی چاہیں۔

(۱۰۴) حالانکہ آپ اُن سے اس (تبلیغ و پیغام رسانی) پر کوئی معاوضہ تو نہیں مانگتے (قرآن کی شکل میں) یہ تو بس ایک نصیحت ہے

لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ

دنیا جہان کے لئے (۱۰۴)۔ اور کتنی ہی نشانیاں آسمانوں اور زمین میں ہیں کہ اُن پر سے (لوگ)

عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ

گزرتے ہیں، اور اُن کی طرف سے منہ پھیرے رہتے ہیں (۱۰۵)۔ اور اُن میں سے اکثر لوگ

اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ

اللہ پر ایمان بھی لاتے ہیں اور پھر شرک بھی کئے جاتے ہیں (۱۰۶)۔ سوکیا یہ اس کی طرف سے بے فکر

عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾

ہیں کہ انھیں اللہ کا کوئی عذاب چھالے، یا اُن پر اچانک قیامت آجائے اور اُنھیں خبر بھی نہ ہو (۱۰۷)۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ

آپ کہہ دیجئے کہ میرا طریق یہی ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، دلیل پر قائم ہوں، میں (بھی)

اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ

اور میرے پیرو (بھی) اور پاک ہے اللہ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (۱۰۸)۔ اور ہم نے

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ

بستی والوں میں سے آپ سے قبل بس مردوں ہی کو بھیجا کہ ہم نے اُن کی طرف وحی کی، تو کیا یہ لوگ زمین

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

پر چلے پھرے نہیں ورنہ دیکھ لیتے کہ اُن لوگوں کا کیسا (بُرا) انجام ہوا جو اُن کے قبل تھے، اور عالمِ آخرت ہی

مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٩﴾

اُن لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ (اختیار) کئے ہوئے ہیں، سوکیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے (۱۰۹)۔

حَتّٰٓي اِذَا اسْتَيْــــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

(پہلے بھی مہلتیں دی جا چکی ہیں) یہاں تک کہ پیمبر مایوس ہی ہوگئے ہیں اور گمان کرنے لگے کہ ان

جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ

سے غلطی ہوئی (کہ اتنے میں) انھیں ہماری مدد پہونچی، سو ہم نے جس کے لئے چاہا وہ بچالیا گیا، اور

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١١٠﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ

ہمارا عذاب مجرم لوگوں سے ہٹتا نہیں (۱۱۰)۔ اُن کے قصوں میں اہلِ فہم کے لئے (بڑی) عبرت ہے،

ع ۵

وقف النبي عليه الصلوة والسلام

توضیحی ترجمہ

سارے عالَم کے لئے۔

(۱۰۵) اور (کچھ ایک دلیل ونشانی نہیں) آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر ان کا گزر ہوتا رہتا ہے مگر یہ ان سے منہ موڑ جاتے ہیں۔ (غور کرنا تو دور کی بات اُن کی طرف دیکھتے بھی نہیں)

(۱۰۶) اور ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ شرک بھی کئے جاتے ہیں۔

(۱۰۷) کیا ان لوگوں کو اس کا ذرا بھی ڈر نہیں ہے کہ اللہ کا کوئی عذاب آ کر ان کو ڈھانک لے، یا اُن پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور اُنھیں (پہلے سے اس کا) بالکل احساس نہ ہو۔

(۱۰۸) (اے پیغمبر! آپ ان سے صاف صاف) کہہ دیجئے کہ (دیکھو!) میرا راستہ یہی ہے، میں (تمہیں توحید) خدا کی طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں اور میرے متبعین اس بارے میں پوری بصیرت پر ہیں، اور اللہ (ہر قسم کے شرک سے) پاک ہے، اور (سن لو، میں اعلان کرتا ہوں کہ) میں اُن میں سے نہیں ہوں جو شرک کرتے ہیں۔

(۱۰۹) اور (اللہ فرماتا ہے کہ) ہم نے آپ سے پہلے جتنوں کو بھیجا (رسول بنا کر) اُن کی طرف ہم نے وحی کی، وہ سب بستیوں میں رہنے والے آدمیوں میں سے تھے (یعنی مرد تھے، یعنی نہ فرشتے تھے اور نہ عورت، اور روئے زمین پر ایسے بہت سے آثار موجود ہیں جو پیغمبروں کو جھٹلانے کا انجام بتاتے ہیں) کیا انھوں نے (جو آپ کا انکار کر رہے ہیں) زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ پہلوں کا انجام دیکھ لیتے (لہٰذا ان آثار سے عبرت حاصل کر کے یا قوموں کی تاریخ سے سبق حاصل کر کے ایمان لانا چاہئے اور تقویٰ اختیار کرنا چاہئے) اور (یاد رکھو) جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے (اس فانی دنیا کے مقابلہ میں) کہیں بہتر ہے، کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے؟۔

(۱۱۰) (اب یہ کہنا کہ اگر ایسا ہے تو عذاب آتا کیوں نہیں؟ بات یہ ہے کہ یہ تاخیر ایک مہلت ہے، پچھلی قوموں کو بھی مہلتیں دی گئی تھیں، اور عذاب آنے میں بہت تاخیر ہوئی) یہاں تک کہ پیغمبر تک مایوس ہونے لگے اور (اُن کے ذہن میں یہ) غیر ارادی خیال آنے لگا کہ کہیں اُن سے جھوٹ موٹ تو نہیں کہہ دیا گیا (یہ خیال آنا جب کہ اس کو خیال بد سمجھے بشریت ہے، نہ پیغمبر کی شان کے خلاف ہے اور نہ ایمان کے منافی) اسی وقت اُن پیغمبروں کے پاس (کفار پر عذاب کی شکل میں) ہماری مدد آپہونچی (جس سے وہ مایوسی کی اذیت سے نجات پاگئے اور) جس کو چاہا ہم نے وہ (عذاب سے) بچالیا گیا، اور جو لوگ مجرم ہوتے ہیں اُن سے ہمارا عذاب ٹالا نہیں جاسکتا۔

(۱۱۱) بلاشبہ ان کے قصوں میں عقل وہوش رکھنے والوں کے لئے عبرت (کا بڑا سامان) ہے،

مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
قرآن کی کوئی گڑھی ہوئی بات تو ہے نہیں، یہ (کلام) تو تصدیق (کرنے والا) ہے اس کا جو اس کے قبل (نازل) ہو چکا ہے
وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ﴿۱۱۱﴾
اور تفصیل (کرنے والا) ہے ہر چیز کا، اور ایمان والوں کے حق میں ہدایت و رحمت ہے (۱۱۱)۔

۱۲ ع ۷ ۶

سُورَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ رعد مدنی ہے، اس میں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے — ۴۳ آیات اور ۶ رکوع ہیں

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ
الف۔لام۔میم۔را۔ یہ کتاب (عظیم) کی آیتیں ہیں، اور جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ
سے نازل کیا جاتا ہے وہ بالکل سچ ہے، لیکن اکثر انسان ایمان نہیں لاتے (۱)۔ اللہ وہی تو ہے جس نے
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
آسمانوں کو بلند رکھا ہے، بغیر ستون کے (جیسا کہ) تم اُسے دیکھ رہے ہو، پھر قائم ہوا عرش
وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِي لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ
(سلطنت) پر اور آفتاب و ماہتاب کو مطیع کیا، ہر ایک دوڑتا بھاگتا رہتا ہے ایک وقت متعین کے لئے،
الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿۲﴾ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْاَرْضَ
(اللہ) برابر انتظام کرتا (رہتا) ہے، نشانیوں کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے پروردگار کی ملاقات کا
وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ
یقین کرلو (۲)۔ اور وہ وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا، اور اُس میں پہاڑ اور دریا رکھ دیئے، اور اُس
فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
میں ہر ہر پھل کی دو دو قسمیں رکھ دیں، وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے، بے شک ان (سب) میں
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ ﴿۳﴾ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ
سوچنے والوں کے واسطے نشان موجود ہیں (۳)۔ اور زمین میں پاس پاس قطعے ہیں اور انگوروں کے باغ
اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ
اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں، گنجان (بھی) اور چھدری (بھی) سیراب کئے جاتے والے ایک ہی

توضیحی ترجمہ

یہ (قرآن جس میں یہ قصے ہیں) کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جھوٹ موٹ گڑھ لی گئی ہو بلکہ اس سے پہلے جو (آسمانی کتابیں) آچکی ہیں (یہ) اُن کی تصدیق ہے، اور (مزید یہ کہ اس میں) ہر بات کی وضاحت (کی گئی) ہے، اور جو لوگ ایمان لائیں اُن کے لئے ہدایت اور رحمت کا سامان ہے۔

سورۂ رعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الف۔لام۔میم۔را۔ یہ کتاب (الٰہی یعنی قرآن مجید) کی آیتیں ہیں، اور جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ بالکل برحق ہے، اور لیکن (یہ بات الگ ہے کہ) اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۲) اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بلندی پر (قائم) رکھا ہے بغیر ستونوں کے (جیسا کہ) تم دیکھ رہے ہو، پھر اُس نے استواء فرمایا عرش پر، اور سورج اور چاند کو (اپنا مطیع بنا کر) کام پر لگا دیا، ہر ایک (تیزی کے ساتھ) گردش کرتا رہتا ہے (اپنے مدار پر) طے شدہ قوانین اور اوقات کے مطابق، وہ (اللہ) ہی تمام کاموں کی تدبیر (وانتظام) کرتا رہتا ہے، وہی ان نشانیوں کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اس بات کا یقین کرلو کہ (ایک دن) تمہیں اپنے پروردگار سے جاملنا ہے۔ (یعنی اللہ نے اپنی عظیم الشان مخلوقات کی جو نشانیاں بیان کی ہیں اُن پر غور کرکے تم اس کو مان لو کہ جس ذات نے اتنی حیرت انگیز کائنات پیدا فرمائی ہے وہ اس پر ضرور قادر ہے کہ انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے، اور پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اُس جیسا صاحب حکمت وتدبیر شہنشاہ اپنے وفاداروں فرمانبرداروں کو صلہ وانعام اور باغیوں اور مجرموں کو سزا وعذاب دیئے بغیر چھوڑ دے، الہٰذا مان لو کہ عالمِ آخرت یقینی ہے)

(۳) اور (اب اُس کی کچھ اور نشانیوں پر غور کرو) وہی ہے جس نے (یہ وسیع وعریض) زمین پھیلائی، اور اُس میں پہاڑ اور ندیاں بنائیں، اور اُس میں ہر قسم کے پھلوں کی دو دو قسمیں پیدا کیں (یعنی چھوٹا و بڑا، کھٹا و میٹھا، سرد و گرم، خوش ذائقہ و بد ذائقہ، اور نر و مادہ، اور اس میں بھی اس کی ایک اہم نشانی ہے کہ) وہ دن کو رات کی چادر اُڑھا دیتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ ان (سب) میں اُن لوگوں کے لئے جو غور وفکر کریں نشانیاں (موجود) ہیں۔ (جو اللہ کی توحید کی تصدیق اور شرک ومتعدد معبودوں کی تردید کی نشاندہی کرتی ہیں)

(۴) اور (دیکھو) زمین میں پاس پاس قطعات ہیں (لیکن اثرات کے لحاظ سے بالکل مختلف) اور انگور کے باغ اور کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ہیں کئی تنوں والے بھی اور اکہرے تنے والے بھی، سیراب ہوتے ہیں (سب) ایک ہی

وَاحِدٍ ۟ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

پانی سے اور (پھر بھی) ہم ان سے پھلوں میں ایک دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں، بے شک ان (سب) میں ان لوگوں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا

کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں دلائل (موجود) ہیں (۴)۔ اور اگر آپ تعجب کریں تو تعجب کے قابل (خود) اُن کا

كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ

(یہ) قول ہے کہ جب ہم خاک ہوگئے تو پھر کیا ہم نئے سرے سے پیدا ہوں گے؟ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے

وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

پروردگار سے کفر کیا، انھیں لوگوں کی گردنوں میں طوق ہوں گے، اور یہی لوگ اہلِ دوزخ ہیں، اس میں (ہمیشہ)

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ

پڑے رہیں گے (۵)۔ اور یہ لوگ آپ سے جلدی کرتے ہیں مصیبت کی، قبل عافیت کے، درآنحالیکہ ان کے قبل

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ

واقعاتِ عقوبت گزر چکے ہیں، اور بے شک آپ کا رب لوگوں کے حق میں باوجود ان کی زیادتیوں کے صاحبِ

عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

مغفرت ہے، اور بے شک آپ کا پروردگار سخت عذاب دینے والا ہے (۶)۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اُن پر فلاں معجزہ

كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ

اُن کے پروردگار کی طرف سے کیوں نہیں اُترا، بے شک آپ تو بس ایک ڈرانے والے ہیں، اور ہر قوم کے لئے

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ ع اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ

ایک ہادی ہوتا ہے (۷)۔ اللہ کو علم رہتا ہے اُس کا جو کچھ عورت اُٹھائے رہتی ہے اور جو کچھ (عورتوں کے) رحم میں

الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ

کمی بیشی ہوتی رہتی ہے، اور ہر شئے اُس کے نزدیک ایک (متعین) اندازہ ہی ہے (۸)۔ (وہ) جاننے والا ہے

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ

پوشیدہ اور کھلی چیزوں (سب) کا، بڑائی والا ہے، عالی شان ہے (۹)۔ (اس کے علم میں) برابر ہے تم میں سے

الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ

جو کوئی بات چھپائے اور جو کوئی اُسے ظاہر کرے، اور جو کوئی رات میں چھپ جائے اور (جو کوئی) چلے پھرے

توضیحی ترجمہ

پانی سے (ہونا تو چاہئے تھا سب کا ایک ہی مزہ) لیکن ہم ان میں سے بعض کو بعض پر مزے میں فضیلت دیتے ہیں (اس لئے سب کا مزہ الگ الگ ہوتا ہے) یقینی طور پر ان (سب چیزوں) میں (صاف صاف خدا کے وجود اور وحدانیت کی) نشانیاں (وعلامات) ہیں (لیکن) اُن کے لئے جو غور کریں۔

(۵) اور اگر (اے پیغمبرؐ!) آپ کو تعجب ہو (ان کافروں پر کہ ان واضح نشانیوں اور اللہ کی طرف سے اس کے بیان کے باوجود یہ ایمان کیوں نہیں لاتے) تو ان کا یہ کہنا (اور بھی) تعجب کے لائق ہے کہ "کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے پیدا ہوں گے؟" یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے (اس طرح گویا) اپنے رب (کی قدرت) کا انکار کیا ہے، اور یہی لوگ ہیں جن کے گلے میں طوق ڈالے جائیں گے (کہ باغیوں کی یہی سزا ہے) اور یہ لوگ دوزخی ہیں، اس میں (ہمیشہ ہمیش) رہیں گے۔

(۶) اور (یہ لوگ) آپ سے بھلائی (اور عافیت طلب کرنے) کی بجائے مصیبت (یعنی عذاب) طلب کرتے ہیں، جب کہ ان سے پہلے عذاب کی ایسی مثالیں گزر چکی ہیں، اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کا رب لوگوں کو اُن کی زیادتی کے باوجود (معافی مانگنے پر) معاف کرنے والا ہے، اور یہ (بھی) حقیقت ہے کہ آپ کا رب بڑی سخت سزا دینے والا ہے (اُن کو جو ہٹ دھرمی کریں اور توبہ کر کے صحیح راہ اختیار نہ کریں)

(۷) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کرلیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے وہ (خاص) معجزہ (جو ہم چاہتے ہیں) کیوں نہیں اُتارا گیا؟ (بات یہ ہے کہ) آپ تو بس (برائی کے انجام سے) آگاہ کرنے والے (اور راہ دکھانے والے) ہیں، اور ہر قوم کے لئے ہدایت کی راہ دکھانے والے آتے رہے ہیں۔ (کسی نے معاندین کا مطلوبہ معجزہ دکھانے کا دعویٰ نہیں کیا)

ع ۱ / ۷

(۸) (سنو! اللہ ہر ہر چیز سے واقف ہے کہ کس چیز کو کب اور کیسے نازل کرنا ہے، وہ) اللہ تو اس حمل (کی تفصیلات وکیفیات) کو بھی جانتا ہے جو مادہ اپنے پیٹ میں رکھتی ہے، اور اُس میں جو کمی بیشی ہوتی ہے اُس کو بھی، اور ہر چیز کا اُس کے یہاں ایک اندازہ (یعنی حساب) مقرر ہے (یعنی سارے انتظامات ایک خاص نظام کے تحت انجام پاتے ہیں، لہٰذا معجزہ اُن کی فرمائش کے مطابق نہیں خدائی نظام کے تحت ہی اُتارا جائے گا)

(۹) وہ غائب وحاضر تمام باتوں کا جاننے والا ہے (سب سے) بڑا (اور) بلند وبالاتر ہے۔

(۱۰) (اللہ کے علم میں) سب برابر ہے (چاہے) تم میں سے کوئی چپکے سے بات کرے یا زور سے، رات میں چھپ کر گرے یا راہ چلتے

بِالنَّهَارِ ۝١٠ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ

دن میں (۱۰)۔ ہر ایک کے لئے باری باری آنے والے فرشتے ہیں، اُس کے آگے بھی اور اُس کے پیچھے بھی، وہ اللہ کے حکم

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا

سے اُس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں، بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدل دیتا جب تک وہ خود اپنے میں تبدیلی نہیں کر لیتے،

بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ

اور جب اللہ کسی قوم پر مصیبت ڈالنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو کوئی صورت اُس سے ہٹنے کی نہیں، اور نہ کوئی اللہ کے مقابلہ

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝١١ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

میں اُن کا مددگار رہتا ہے (۱۱)۔ وہ ہی (خدا) ہے جو تمہیں بجلی (کی چمک) دکھلاتا ہے، ذریعۂ خوف بھی بنا کر اور ذریعۂ

طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝١٢ۚ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ

امید بھی بنا کر اور بوجھل بادلوں کو بلند کرتا ہے (۱۲)۔ اور رعد اُس کی تسبیح کرتا ہے، اس کی حمد کے ساتھ، اور (دوسرے)

وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا

فرشتے بھی اُس کے رعب و جلال سے (یہی کرتے ہیں) اور وہ (اللہ) بجلیاں بھیجتا ہے پھر گرا دیتا ہے اُسے جس پر چاہتا

مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝١٣ؕ لَهٗ

ہے، اور یہ لوگ اللہ کے باب میں جھگڑ رہے ہیں، حالانکہ وہ بڑا ہی زبردست قوت والا ہے (۱۳)۔ اسی کے لئے (خاص)

دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ

ہے سچا پکارنا، اور جن کو (یہ لوگ) اُس کے سوا پکارتے ہیں وہ اُن کا جواب اس سے زیادہ نہیں دے سکتے جتنا پانی (اس کا جواب دے

بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ

سکتا ہے) جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ وہ (پانی) اُس کے منہ تک پہونچ جائے، درآنحالیکہ وہ اُس تک

مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝١٤ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

پہونچنے والا نہیں، اور کافروں کی پکار تو بس بھٹکتی ہی رہتی ہے (۱۴)۔ اور اللہ ہی کے آگے جھکے رہتے ہیں (سب) جتنے آسمانوں میں

وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝١٥ (السجدۃ) قُلْ

ہیں اور (جتنے) زمین میں ہیں (کوئی) ارادۃً (کوئی) اضطراراً، اور اُن کے سائے بھی صبح شام کے وقت (۱۵)۔ آپ پوچھئے کہ

مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ

آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ آپ (ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ! (پھر) کہئے کہ تو کیا تم نے (پھر بھی) قرار دے لئے ہیں

توضیحی ترجمہ

دن میں۔ (سرِ بازار)

(۱۱) ہر شخص کے آگے اور پیچھے باری باری آنے والے (فرشتے) مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم سے اُس کی حفاظت کرتے ہیں (یاد رکھو!) اللہ کسی قوم کی حالت اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں تبدیلی نہ لے آئے (یعنی یہ فرشتے اشخاص کی نگہبانی اس وقت تک کرتے ہیں جب تک کہ وہ صحیح راستے پر رہیں، جب اشخاص کی اکثریت اپنے کو غلط راستے پر ڈالدے تو قوم کی روش بدلی مانی جاتی ہے اور ایسی صورت میں اللہ اس قوم کی حالت بدلنے کا فیصلہ کر لیتا ہے) اور جب اللہ کسی قوم پر کوئی آفت لانے کا ارادہ کر لیتا ہے تو کوئی نہیں جو اُس کو ٹال سکے، اور ایسے لوگوں کا خود اُس (اللہ) کے سوا کوئی رکھوالا نہیں ہو سکتا۔

(۱۲) وہ (اللہ) ہی ہے جو تمہیں بجلی کی چمک دکھلاتا ہے جس سے تمہیں (گرنے کا) ڈر بھی لگتا ہے، اور (بارش کی) امید بھی بندھتی ہے، اور وہی (پانی سے) بوجھل بادلوں کو اُٹھاتا ہے۔

(۱۳) اور رعد (یعنی گرجنے والا بادل یا وہ فرشتہ جس کے ذمہ یہ کام ہے) اُسی (اللہ) کی تسبیح و حمد کرتا ہے (یعنی زبانِ حال یا قال سے کہتا ہے کہ اس میں میرا ذاتی کوئی دخل نہیں سب اس پاک اور قابلِ تعریف خدا کی قدرت ہے) اور (دوسرے) فرشتے بھی اس (ذاتِ عالی) کے خوف سے (ایسا ہی کرتے ہیں) اور وہی (اللہ) کڑکتی ہوئی بجلیاں بھیجتا ہے، پھر جس پر چاہتا ہے انھیں مصیبت بنا کر گرا دیتا ہے اور (ان کافروں کا حال یہ ہے کہ) یہ اللہ ہی کے بارے میں بحثیں کر رہے ہیں، حالانکہ اُس کی طاقت (اور قدرت) بڑی زبردست ہے۔

(۱۴) اُسی (اللہ) کو پکارنا (یعنی صرف اُسی سے دعا کرنا) صحیح ہے، اور جو لوگ اُس کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ اُن (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے مگر ویسا ہی جیسا کہ کوئی پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے (اس درخواست کے ساتھ) کہ پانی اُس کے منہ تک پہونچ جائے اور وہ (کبھی از خود) اُس تک نہیں پہونچ سکتا (کیونکہ پانی بے جان چیز ہے نہ سن سکتا ہے نہ سمجھ سکتا ہے نہ خود سے حرکت کر کے اُن تک پہونچ سکتا ہے، بالکل ایسے ہی اُن کے وہ معبود ہیں جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں) اور (نتیجہ یہ ہے کہ ان معبودانِ باطل سے کی گئیں) کافروں کی دعائیں بس بھٹکتی ہی رہتی ہیں۔ (ان سے ان کو کوئی نفع نہیں ہوتا)

(۱۵) اور (اللہ کی عظمت کو سمجھ لو، سنو!) اللہ ہی ہے وہ جس کے آگے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات سجدہ ریز رہتی ہیں (کچھ خوشی سے کچھ مجبوری سے (خوشی سے اُس پر ایمان لانے والے اور مجبوری سے اُس کا انکار کرنے والے، اور وہ تو وہ) اُن کے سائے بھی (اس کے فیصلہ پر ہمہ وقت سر جھکانے پر مجبور ہیں) صبح ہو یا شام۔

(۱۶) آپ (ان سے) کہئے (کہ بتاؤ) آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ آپ ہی بتا دیجئے کہ "اللہ!" پوچھئے کہ کیا تم نے بنا لئے ہیں

دُونِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ

اس کے سوا (اور) کارساز جواپنی ذات کے لئے بھی نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتے، آپ کہئے کہ کیا اندھا اور

يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ

آنکھوں والا برابر ہوسکتا ہے؟ یا یہ کہ کہیں تاریکی اور روشنی برابر ہوتی ہے؟ یا یہ ہے کہ انھوں نے اللہ کے شریک

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ

ایسے ٹھہرا رکھے ہیں جنھوں نے اُس کی خلق کی طرح کسی کو خلق کیا ہے، جس سے اُن کو خلق میں اشتباہ ہوگیا،

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ واحد ہے غالب ہے (۱۶)۔ (اُس نے)

السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا

آسمان سے پانی اُتارا جس سے نالے اپنی سمائی کے موافق چلنے لگے، پھر وہ سیلاب جھاگ کو

رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ

اوپر لے آئے، اور جن چیزوں کو آگ کے اندر تپاتے ہیں زیور یا (اور) اسباب بنانے کی

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ

غرض سے اس میں بھی ایسا ہی جھاگ ہے، اسی طرح اللہ حق وباطل کی مثال بیان کرتا ہے، سو

فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ

جھاگ تو رائیگاں جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کے لئے کارآمد ہے سو وہ زمین پر رہ جاتی ہے، اللہ

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ ؕ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ

اسی طرح مثالیں بیان کیا کرتا ہے (۱۷)۔ جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا کہا مان لیا ان کے لئے ہی بھلا کام

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ

ہے، اور جن لوگوں نے اُس کا کہا نہ مانا اُن کے پاس اگر دنیا بھر کی چیزیں بھی ہوں اسی کے ساتھ اتنی ہی اور

مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ

بھی، تو وہ سب اپنی طرف سے بطور فدیہ دے ڈالیں، سخت حساب ہوگا ان لوگوں کا، اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ

جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

ہے، اور وہ کیسی بُری قرارگاہ ہے (۱۸)۔ کیا جو شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ آپ پر جو نازل ہوا ہے آپ کے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ع ۲ ۸ النصف

توضیحی ترجمہ

اُس (اللہ) کو چھوڑ کر (دوسرے ایسے) کارساز جنھیں خود اپنے کو بھی نہ کوئی فائدہ پہونچانے کی قدرت ہے اور نہ نقصان پہونچانے کی؟ (اچھا تو) بتاؤ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوسکتا ہے؟ یا کیا تاریکی اور روشنی برابر ہوسکتی ہے؟ یا انھوں نے (اللہ کے) ایسے شریک بنا رکھے ہیں جنھوں نے کوئی چیز اسی طرح پیدا کی ہے جیسے اللہ پیدا کرتا ہے اور اس وجہ سے ان کو دونوں کی تخلیق ایک جیسی معلوم ہورہی ہو (اگر کوئی اس غلط فہمی میں ہے تو اس سے) کہہ دیجئے: صرف اللہ (ہی) ہر چیز کا خالق ہے، اور وہی اکیلا صاحب اقتدار ہے (وہ سب پر غالب ہے کوئی اُس پر غالب نہیں)

(۱۷) اُسی (اللہ) نے آسمان سے پانی برسایا جس سے ندی نالے اپنی اپنی وسعت کے مطابق بہہ پڑے، پھر پانی کے ریلے نے جھاگ کو اوپر اُٹھا لیا (یعنی جھاگ پانی کی سطح کے اوپر آگیا) اور ایسا ہی جھاگ اُس چیز میں سے بھی اُٹھتا ہے جس کو آگ میں ڈال کر تپایا جاتا ہے زیور یا سامان بنانے کے لئے (دیکھو) ایسے (لطیف انداز میں) اللہ حق وباطل کی مثال بیان فرماتا ہے، تو یہ جو جھاگ ہے (دونوں قسم کا، یہ کسی کام کا نہیں، بظاہر تو یہ اوپر ہوتا ہے لیکن) یہ ضائع ہو جاتا ہے (یعنی بیٹھ جاتا ہے یا ہوا میں اُڑ جاتا ہے) اور جو چیز لوگوں کے لئے کارآمد ہوتی ہے (یعنی پانی یا پگھلی ہوئی دھات) وہ زمین پر باقی رہ جاتی ہے (اور وہی زمین والوں کے کام آتی ہے) اس قسم کی (شاندار) مثالیں اللہ تعالیٰ (جگہ جگہ) بیان فرماتا ہے۔ (اس مثال میں باطل کو جھاگ سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اس کا غلبہ بس وقتی اور ظاہری ہوتا ہے، وہ جھاگ کی طرح بے فائدہ اور فنا ہونے والا ہے، اصل حق ہے جو فائدہ مند اور باقی رہنے والا ہے)

(۱۸) جن لوگوں نے اپنے رب کا کہنا مانا (یعنی ایمان وعمل صالح اختیار کیا) بھلائی (یعنی حقیقی خوشی، قلبی طمانیت وسکون اور جنت) اُن ہی کے حصہ میں (آتی) ہے، اور جنھوں نے اُس کا کہنا نہیں مانا (اور بدستور راہِ معصیت وکفر پر قائم رہے) تو اگر (قیامت کے دن) اُن کے پاس جو کچھ اس دنیا میں ہے وہ سب موجود ہو بلکہ اتنا ہی اور بھی ہو تو وہ یہ سب (اپنے کو سزا سے بچانے کے لئے) بطور فدیہ دینا چاہیں گے (مگر اُس دن) اُن کا سخت حساب ہوگا (کسی قسم کی رو رعایت نہ ہوگی، کوئی فدیہ قبول نہ ہوگا) اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا، اور (وہ) بدترین قیام گاہ ہوگی۔

(۱۹) کیا وہ شخص جو یہ جانتا (اور مانتا یعنی یقین رکھتا) ہو کہ جو کچھ نازل ہوا ہے آپ کی طرف آپ کے

رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ
پروردگار کی طرف سے حق ہی ہے، وہ اس کی طرح ہوسکتا ہے جو اندھا ہے؟ نصیحت تو بس اہلِ فہم ہی قبول کرتے ہیں (۱۹)۔ جو
يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ
اللہ کے عہد کو پورا کرتے رہتے ہیں اور (اس) پیمان کو توڑتے نہیں ہیں (۲۰)۔ اور جو اسے جس کے جوڑے رکھنے
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ
کا اللہ نے حکم دیا ہے جوڑے رکھتے ہیں، اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں اور سخت حساب کا اندیشہ رکھتے
الْحِسَابِ ؕ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
ہیں (۲۱)۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار کی رضامندی کی تلاش میں مضبوط رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں خفیہ بھی اور ظاہر طور پر بھی اور بدسلوکی کا مقابلہ
السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
حسنِ سلوک سے کرتے رہتے ہیں، انھیں کے حق میں نیک انجام ہے (۲۲)۔ (یعنی) ہمیشگی کے باغ میں وہ خود (بھی) داخل
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
ہوں گے اور (وہ بھی) جو (جنت کے) لائق ہوں گے اُن کے ماں باپوں سے اور اُن کے میاں بیویوں میں سے اور اُن کی
يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ
اولاد میں سے، اور فرشتے اُن کے پاس دروازے سے داخل ہوتے ہوں گے (۲۳)۔ (یہ کہتے ہوئے کہ) سلامتی ہو
فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ
تم پر اس کے صلہ میں کہ تم صبر کرتے رہے، سو (تمہارا) اس جہاں میں بہت ہی اچھا انجام ہے (۲۴)۔ اور جو لوگ اللہ کے
بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ
عہد کو اُس کی پختگی کے بعد توڑتے رہتے ہیں اور اسے کاٹتے رہتے ہیں جس کے لئے اللہ نے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے
يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾
اور زمین پر فساد کرتے رہتے ہیں، ایسوں پر اللہ کی لعنت ہوگی اور اُن کے لئے اس جہاں میں خرابی (ہی) ہے (۲۵)۔
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ
اللہ جس پر چاہے روزی کشادہ کردیتا ہے اور (جس پر چاہے) تنگ کردیتا ہے، اور یہ لوگ دنیوی زندگی پر اتراتے ہیں،

توضیحی ترجمہ

رب کی طرف سے اُس جیسا ہوسکتا ہے جو (بالکل) اندھا ہو (یعنی کافر و منکر) حقیقت یہ ہے کہ نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل و ہوش رکھتے ہوں۔

(۲۰) (وہ ایسے ہوتے ہیں) جو اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتے (خواہ اللہ سے کیا ہوا عہد ہو یا بندوں سے کئے گئے شرعی عہد و پیمان)

(۲۱) اور جن رشتوں کو اللہ نے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے یہ اُنھیں جوڑے رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کے بُرے انجام سے خوف کھاتے ہیں۔

(۲۲) اور یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی خوشنودی (ورضا) حاصل کرنے کے لئے (نفسانی تقاضوں وخواہشات کے خلاف اور مشکلات و پریشانیوں کے مواقع پر) صبر سے کام لیا، اور نماز کی پابندی کی، اور جو کچھ ہم نے اُن کو عطا فرمایا ہے اُس میں سے خفیہ اور علانیہ خرچ کیا، اور بُرائی کا جواب بھلائی سے دیتے رہے (یعنی بدسلوکی کے مقابلہ میں حُسنِ سلوک سے پیش آتے رہے) ان (اعلیٰ اخلاق وصفات والوں) کے لئے ہے آخرت کا (ہمیشہ رہنے والا آرام دہ) گھر۔

(۲۳) (وہ گھر) ہمیشہ رہنے والے باغات ہوں گے، جس میں وہ داخل ہوں گے اور (ان کے ساتھ ساتھ) اُن کے والدین، اُن کی بیویاں، اُن کی اولاد میں سے وہ (سب) بھی جن میں (جنت میں جانے کی کسی درجہ میں) صلاحیت ہوگی، اور (جنت میں اُن کے داخلہ کے بعد) فرشتے اُن کے پاس (جنت کے) تمام دروازوں سے آئیں گے۔

(۲۴) (یہ کہتے ہوئے کہ) تم سب پر سلامتی ہی سلامتی ہو، یہ سب اُس صبر کے بدلہ میں ہے جو تم نے کیا (اللہ کی رضا کے حصول کے لئے دنیا میں) تو مبارک ہو یہ دائمی اور آخری گھر۔

(۲۵) اور جو لوگ اللہ سے کئے ہوئے عہد کو اُس کو پختہ کرنے کے بعد (بھی) توڑتے ہیں اور جن رشتوں کو اللہ نے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے اُن کو کاٹ ڈالتے ہیں اور زمین میں گڑبڑی پھیلاتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لئے لعنت (یعنی اللہ کی رحمت سے محرومی) ہے اور اُن کا آخری ٹھکانہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

(۲۶) (جہاں تک اس دنیا میں رزق کا تعلق ہے تو اس کی فراوانی یا تنگی کا اللہ کے یہاں مقبولیت سے کوئی تعلق نہیں، اس دنیا میں تو) اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہو خوب رزق دیتا ہے اور (جس پر چاہے حالات) تنگ کردیتا ہے، اور یہ (کافر لوگ) دنیوی زندگی (کی کامیابی) پر خوش (اور مگن) ہیں،

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

حالانکہ دنیوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بس ایک حقیر ہی سودا ہے (٢٦)۔ اور جو کافر ہیں کہتے ہیں کہ اُن پر اُن

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

کے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ (ہمارا فرمائشی) کیوں نہیں اُترا، آپ کہہ دیجئے کہ واقعی اللہ گمراہ رکھتا ہے جسے

يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ

چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے اُسے جو (اُس کی طرف) رجوع کرے (٢٧)۔ (یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ

قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾ اَلَّذِيْنَ

کی طرف سے اُنھیں اطمینان ہو گیا، خوب سُن لو، اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان ہو ہی جاتا ہے (٢٨)۔ جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ

ایمان لائے اور نیک عمل کیے اُن کے لئے خوش حالی اور خوش انجامی ہے (٢٩)۔ اسی طرح ہم نے آپ کو ایک

اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ

امت میں بھیجا ہے جس کے قبل بھی اُمتیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ اُن کو وہ (کلام) پڑھ کر سنائیں جو ہم نے آپ پر وحی کیا

الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ

ہے (مگر) وہ لوگ رحمٰن کے ساتھ ساتھ کفر ہی کر رہے ہیں، آپ کہہ دیجئے وہی میرا پروردگار ہے کہ کوئی معبود نہیں اُس کے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا

سوا، اُسی پر میرا بھروسہ ہے اور اُسی کی طرف (مجھے) واپس جانا ہے (٣٠)۔ اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس کے ذریعہ سے

سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ

پہاڑ ہٹا دیئے جاتے یا اس کے ذریعہ سے زمین (جلدی جلدی) طے ہو جاتی یا اس کے ذریعہ سے مُردے بولنے لگتے

لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْــــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ

(جب بھی) لوگ ایمان نہ لاتے، ہے یہ کہ سارا اختیار اللہ ہی کو ہے، کیا پھر بھی ایمان والوں کو یکسوئی نہیں ہوئی کہ اگر اللہ

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ

چاہتا تو سارے انسانوں کو ہدایت دے دیتا، اور (یہ) کافر تو ہمیشہ اس حال میں رہیں گے کہ (کوئی نہ کوئی) حادثہ ان

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ

پر ان کے کرتوتوں کے باعث پڑتا ہی رہتا ہے یا اُن کی بستی کے قریب ہی نازل ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ آ جائے

توضیحی ترجمہ

ع ٣ ٤ ٩

حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیوی زندگی کی حیثیت (نہایت) حقیر پونجی کے سوا کچھ نہیں۔

(٢٧) اور جن لوگوں نے کفر کو اپنا لیا ہے وہ (یہ) کہتے ہیں کہ ان پر (یعنی محمد ﷺ پر) ان کے پروردگار کی طرف سے (ہمارے فرمائشی معجزات میں سے) کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا جاتا (اگر ایسا ہوتا تو ہم ایمان لے آتے) آپ کہہ دیجئے کہ (پیغمبروں کی تصدیق کے لئے اللہ بہت سے معجزات ونشانیاں دکھلا چکا اور دکھلا رہا ہے، اب تو ایسا لگتا ہے کہ اُس کو تمہاری ہٹ دھرمی کی وجہ سے تمہاری ہدایت منظور نہیں) بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں پڑا رہنے دیتا ہے اور ہدایت اُن ہی کو دیتا ہے جو اُس کی طرف رجوع کریں۔

(٢٨) (یہ وہ لوگ ہوتے ہیں) جو ایمان لے آتے ہیں اور جن کے دل اللہ کے ذکر (یعنی وحدہٗ لاشریک کی عبادت، قرآن کی تلاوت اور مناجات) سے (حقیقی) اطمینان (وسکون) حاصل کرتے ہیں۔ (اور شرک کے پیدا کردہ ذہنی انتشار سے محفوظ ہو جاتے ہیں) یاد رکھو صرف اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

(٢٩) (غرض کہ) جو لوگ ایمان لائے اُن کے لئے خیر وبرکت بھی ہے اور بہترین (آخری) ٹھکانہ (جنت) بھی۔

(٣٠) اسی طرح ہم نے آپ کو (اس) امت میں (رسول بنا کر) بھیجا ہے جس سے پہلے (بہت سی) امتیں گزر چکی ہیں (یعنی یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ہم گزشتہ امتوں میں رسول بھیجتے رہے ہیں، اور آپ کو بھیجنے کا مقصد یہ ہے) تاکہ آپ اُن کو وہ (کتاب) پڑھ کر سنائیں جو ہم نے آپ پر وحی کی ہے (مگر) وہ رحمٰن کا ہی انکار کر رہے ہیں، (جس کی رحمتِ کاملہ کا مظہر ہے قرآن) آپ کہہ دیجئے (سن لو!) وہ (رحمٰن) میرا رب ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اُسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے۔

(٣١) اور (سنو!) اگر قرآن ایسا ہوتا کہ (جن معجزات کی یہ کافر فرمائش کرتے ہیں، اس کے ذریعہ وہ پورے ہو جاتے، مثلاً) پہاڑ اس کے ذریعہ چلا دیے جاتے، یا اس کے ذریعہ زمین شق کر دی جاتی (اور اس سے دریا نکل پڑتے) یا اس کے ذریعہ مُردوں سے بات کرا دی جاتی (تب بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے، کیونکہ اُن کا ایمان لانا معجزوں پر منحصر نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) تمام تر اختیار اللہ کا ہے (یعنی توفیق تو اُسی کی طرف سے ملتی ہے، اور وہ طالب کو ملتی ہے معاند کو نہیں، اور یہ بعض ایمان والے جو ایسے لوگوں کے ایمان پر اب بھی حریص ہیں) کیا ان ایمان والوں کی دلجمعی کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو سارے انسانوں کو ہدایت دے دیتا، اور جنھوں نے کفر اپنایا ہے اُن پر تو اُن کے کرتوتوں کی وجہ سے ہمیشہ کوئی نہ کوئی کھڑکھڑانے والی مصیبت پڑتی رہتی ہے، یا ان کی بستی کے قریب کہیں نازل ہوتی رہتی ہے، یہاں تک کہ (ایک دن) آکر رہے گا

وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

اللہ کا (وقت) موعود، یقیناً اللہ (اپنے) وعدہ کے خلاف نہیں کرتا (۳۱)۔ اور بالیقین رسولوں کے ساتھ آپ کے

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ

قبل بھی استہزاء ہو چکا ہے لیکن میں کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر میں نے اُنھیں پکڑ لیا، سو میری سزا کیسی (سخت)

كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَاۗىِٕمٌ عَلٰي كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ

تھی (۳۲)۔ پھر کیا وہ جو ہر شخص کے اوپر مطلع ہے کہ اُس نے کیا کیا وہ دوسروں کے برابر ہے؟ ان لوگوں نے اللہ کے

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ قُلْ سَمُّوْهُمْ ۭ اَمْ تُنَبِّـــــُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي

لئے شریک ٹھہرائے ہیں، آپ کہئے کہ ان کے صفات بتاؤ، کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دے رہے ہو جسے وہ زمین میں

الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۭ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جانتا ہی نہیں، یا یہ کہ (وہ محض) ظاہری لفظ کے اعتبار سے (معبود ہیں)؟ بلکہ بات یہ ہے کہ (ان) کافروں کی نظر میں ان کا

مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

مکر خوش نما کر دیا گیا ہے اور یہ لوگ راہ (حق) سے محروم رہ گئے ہیں، اور جسے اللہ گمراہ رکھے اُسے کوئی راہ پر لانے والا

مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

نہیں (۳۳)۔ ان (کافروں) کے لئے دنیوی زندگی میں بھی عذاب ہے، اور عذاب آخرت (اس سے) بدرجہا سخت

اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ

ہے، اور اُنھیں اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی نہیں (۳۴)۔ جنت جس کا وعدہ متقیوں سے ہوا ہے، اُس کی

الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ

کیفیت یہ ہے کہ اس میں ندیاں جاری ہوں گی، اُس کا پھل اور اُس کا سایہ دائمی ہوگا، یہ انجام ہوگا اہلِ تقویٰ کا، اور

عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ

کافروں کا انجام آتش (دوزخ) ہے (۳۵)۔ اور جن لوگوں کو کتاب ہم نے دی تھی، وہ خوش ہو رہے ہیں

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ

اس (کتاب) سے جو آپ پر نازل ہوئی ہے، اور (ان ہی کے) گروہ میں ایسے بھی ہیں جو اس کے بعض (حصوں)

مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۭ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ

کا انکار کرتے ہیں، آپ کہئے کہ مجھے تو بس اس کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور شریک (کسی کو) نہ کروں

ع ۵ ۱۰

توضیحی ترجمہ

اللہ کا وعدہ (قیامت کی شکل میں، اور اس وقت ان کو اصل سزا ملے گی) بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(۳۲) اور (اے پیغمبرؐ!) حقیقت یہ ہے کہ آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اُڑایا گیا تھا، تو (اصل میں) میں نے (ایسے) کافروں کو مہلت دی تھی، پھر (مہلت کے بعد) میں نے اُنھیں اپنی گرفت میں لے لیا تو (خود دیکھ لیں) کیسا تھا میرا عذاب؟

(۳۳) (ذرا پوچھئے تو ان سے کہ) کیا وہ (اللہ) جو (بذاتِ خود) ہر ہر شخص کے ہر کام کی نگرانی کر رہا ہے (عبادت کے لائق ہے) یا وہ جن کو انھوں نے (کسی بھی شکل میں) اللہ کا شریک بنا لیا ہے؟ آپ کہئے (اُن سے) ذرا اُن (شریکوں) کے نام تو بتاؤ! (ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیجئے کہ سوچ لو! اگر تم کوئی نام لوگے) تو کیا تم اللہ کو دنیا کی کسی ایسی چیز کی خبر دو گے جسے وہ نہیں جانتا (اور تم جانتے ہو؟ یعنی تم اُس سے بڑے ہو گئے، اُس کا تو کہنا ہے کہ اُس کا کوئی شریک نہیں اور تم نام لے کر بتا رہے ہو) یا (پھر) یہ صرف اوپر اوپر کی (سنی سنائی) باتیں ہیں (ان کی کوئی حقیقت نہیں) بلکہ (بات اصل میں یہ ہے کہ) کفر کرنے والوں کے لئے اُن کے مکر (یعنی غلط عقائد و اعمال) سجا دیئے گئے ہیں، اور (اس طرح گویا) وہ روک دیئے گئے ہیں صحیح راہ سے، اور جسے اللہ گمراہی میں پڑا رہنے دے اُسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔

(۳۴) اور (آپ کا مذاق اُڑانے والے اور انکار کرنے والے) اِن (کافروں) کے لئے دنیوی زندگی میں بھی عذاب ہے، اور رہا آخرت کا عذاب تو وہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہے، اور کوئی نہیں ہے جو اُنھیں اللہ (کے عذاب) سے بچا سکے۔

(۳۵) (اور دوسری طرف وہ) جنت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اُس کا حال یہ ہے کہ اُس کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اُس کی غذائی نعمتیں دائمی ہیں اور اُس کی چھاؤں بھی (وہاں نہ کبھی دھوپ کی تپش ہوگی نہ سردی) یہ انجام ہوگا پرہیزگاروں (یعنی کفر و شرک سے بچنے والوں اور نیک عمل کرنے والوں) کا اور کفر اختیار کرنے والوں کا انجام (دوزخ کی) آگ ہے۔

(۳۶) اور (اے پیغمبرؐ!) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی (یعنی یہود و نصاریٰ، اُن میں سے بعض جو سچے اہلِ کتاب ہیں) وہ اس (قرآن کی آمد) سے خوش ہوتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا، اور ان میں سے بعض (وہ ہیں جو) اس کے کچھ حصوں کا انکار کرتے ہیں (جن میں اُن کی تحریف و تبدیل یا آراء و خواہشات کے خلاف احکام ہیں، لہٰذا) آپ کہہ دیجئے کہ (تم مشرکین ہو یا اہلِ کتاب میں سے منکرینِ قرآن، سن لو!) مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں، اور اُس کے ساتھ (خدائی میں) کسی کو شریک نہ مانوں میں تو (اُسی

بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا

اس کا، اُس کی طرف میں بُلاتا ہوں اور اُسی کی طرف مجھے (واپس) جانا ہے (۳۶)۔ اور اسی طرح ہم نے

عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

اس (کتاب) کو نازل کیا بطور ایک صاف حکم کے، اور اگر آپ کہیں ان کی خواہشوں پر چلنے لگیں بعد اس کے

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا

کہ آپ کے پاس علم (صحیح) پہونچ چکا ہے تو آپ کا نہ کوئی مددگار ہوگا نہ کوئی بچانے والا (۳۷)۔ اور بالیقین

مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ

آپ سے قبل ہم نے پیغمبر بھیجے اور اُن کے لئے بیویاں اور بچے بھی رکھے، اور کسی رسول کے بس میں نہیں کہ

اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ

ایک آیت بھی اللہ کے حکم کے بغیر لا سکے، ہر زمانہ کے لئے ایک کتاب ہوتی ہے (۳۸)۔ اللہ جس (حکم) کو چاہتا ہے

مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ

مٹا دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) باقی رکھتا ہے اور اصل کتاب اس کے پاس ہے (۳۹)۔ جس چیز کا ہم اُن سے وعدہ

بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ

کر رہے ہیں اُس میں کا کچھ حصہ خواہ ہم آپ کو دکھلا دیں یا آپ کو وفات دے دیں، تو آپ کے ذمہ تو صرف (احکام کا)

وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

پہونچا دینا ہے، اور ہمارے ذمہ حساب لینا ہے (۴۰)۔ کیا یہ اسے نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہم زمین کو اس کی ہر طرف سے کم

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ

کرتے چلے آئے ہیں، اور اللہ حکم دیتا ہے کوئی اس کے حکم کو ہٹانے والا نہیں، اور وہ بہت جلد حساب لینے والا

الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ

ہے (۴۱) اور ان کے قبل والے بھی (بڑی بڑی) چالیں چل چکے ہیں، حالانکہ تدبیر تمام تر اللہ ہی کی ہے،

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى

وہی جانتا ہے کہ ہر شخص کیا کچھ کرتا رہتا ہے، اور کافروں کو ابھی علم ہوا جاتا ہے کہ آخرت کی خوش انجامی کس

الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

کے لئے ہے (۴۲)۔ اور کافر کہتے ہیں کہ آپ بھیجے ہوئے نہیں ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ کافی ہیں اللہ

ع ۶ ۱۱

توضیحی ترجمہ

پر عمل کرتا ہوں اور) اسی بات کی دعوت دیتا ہوں، اور (مانتا ہوں کہ) اُسی (اللہ) کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے۔ (جہاں مجھے جواب دہی کرنا ہوگی)

(۳۷) اور (جس طرح کہ دوسری آسمانی کتابیں پیغمبر کی قومی زبان میں اُتاری گئیں) اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو عربی زبان میں ایک حکم نامہ بنا کر نازل کیا ہے (تو اس پر آپ کو اور آپ کی اُمت کو عمل کرنا فرض ہے) اور اگر آپ بھی اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے (بفرضِ محال) اُن کی خواہشات کی پیروی کرنے لگیں (یعنی اُن کے معتقدات کی رعایت کرنے لگیں) تو آپ کے لئے بھی اللہ کے مقابلہ میں نہ کوئی مددگار ہوگا نہ بچانے والا (سمجھنا چاہئے کہ جب نبی کو اس انداز میں خطاب کیا جا رہا ہے تو اُمتی کس شمار میں ہیں؟ وہ غیروں کے معتقدات کی پیروی کر کے کہاں رہیں گے)

(۳۸) اور (اے پیغمبرؐ جہاں تک آپ کے بیوی بچے ہونے پر ان کافروں کے اعتراض کا سوال ہے تو انھیں بتا دیجئے کہ) حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور اُنھیں بیوی بچے بھی عطا کئے، اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ کوئی ایک آیت بھی اللہ کے حکم کے بغیر لا سکے (اور) ہر زمانہ (اور قرن) کے لئے (اس کے مناسب حال خاص خاص) احکام ہوتے ہیں۔

(۳۹) اللہ جس (حکم) کو چاہتا ہے منسوخ کر دیتا ہے اور وہی (جس کو چاہتا ہے) باقی رکھتا ہے، اور اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ جس میں تمام احکام ناسخ و منسوخ درج ہیں) اُسی کے پاس ہے۔

(۴۰) اور (عذاب کے جو وعدے منکرین سے کئے گئے تھے) خواہ اُس کا کوئی حصہ ہم آپ کو دکھلا دیں (یعنی آپ کی زندگی میں اُن پر کچھ عذاب نازل کریں) یا (اس سے پہلے ہی) ہم آپ کو وفات دے دیں (یہ ہماری حکمت پر منحصر ہے) آپ کے ذمہ تو فقط پیغام پہونچانا ہے اور حساب لینے کی ذمہ داری ہماری ہے۔

(۴۱) کیا ان لوگوں کو (جو کفر اختیار کئے ہوئے ہیں اور تمام دلائل و شواہد کے باوجود آپ کا انکار کرتے ہیں) یہ نظر نہیں آتا کہ ہم اُن کی زمین کو چاروں طرف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں (یعنی سرزمین مکہ کے پاس اسلام پھیلتا جا رہا ہے اور کفر کی عملداری گھٹتی جا رہی ہے) اور (یہ سب اللہ کے حکم سے ہو رہا ہے) اللہ حکم دیتا ہے، کوئی نہیں ہے جو اُس کے حکم کو لوٹا سکے، وہ بہت تیزی کے ساتھ حساب لینے والا ہے۔ (جب حساب لینے پر آجائے)

(۴۲) جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں چالیں اُنھوں نے بھی چلی تھیں، لیکن چال تو تمام تر اللہ ہی کی چلتی ہے، کوئی شخص کچھ بھی کرتا ہے وہ (اللہ) سب جانتا ہے، اور کافروں کو جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ (آخرت کا) اصلی گھر کس کے لئے ہے۔

(۴۳) اور کافر کہتے ہیں کہ "آپ پیغمبر نہیں ہیں" آپ کہہ دیجئے کہ کافی ہے اللہ (میری نبوت پر)

شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿٤٣﴾

میرے اور تمہارے درمیان اور وہ جس کے پاس کتاب (آسمانی) کا علم ہے، بہ طور گواہ کے (۴۳)۔

سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ ابراہیم مکی ہے، اس میں ۵۲ آیات اور ۷ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

الر ۚ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

الف، لام، را، (یہ) کتاب ہے ہم نے آپ پر اُتاری ہے تاکہ آپ لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف

النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿١﴾ اللَّهِ الَّذِي

نکال لائیں، ان کے پروردگار کے حکم سے، یعنی (خدائے) غالب وستودہ صفات کی راہ کی طرف (۱)۔ وہی

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ

اللہ کہ اس کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور خرابی ہے عذابِ شدید سے

عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ

کافروں کے لئے (۲)۔ جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں، اور اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے

وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي

ہیں، اور اُس میں کجی تلاش کرتے رہتے ہیں، یہ لوگ بڑی دور کی گمراہی میں (پڑے) ہیں (۳)۔ اور

ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ

ہم نے ہر رسول کو اُس کے قوم کی طرف اُسی کی زبان میں بھیجا کہ وہ اُن لوگوں پر (احکام وتعلیمات)

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ

کھول کر بیان کرے، پھر اللہ ہی جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے، اور

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ

وہی غالب ہے حکمت والا ہے (۴)۔ اور بالیقین ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو

أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ

نکال لاؤ تاریکیوں سے روشنی کی طرف، اور اُنھیں اللہ کے معاملات یاد دلاؤ، بیشک ان میں بڑی

اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٥﴾ وَإِذْ قَالَ

نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر ہر بڑے شاکر کے لئے (۵)۔ اور (وہ وقت بھی قابلِ ذکر ہے) جب کہا

توضیحی ترجمہ

بطور گواہ کے میرے اور تمہارے درمیان (جس نے مجھے عقلی دلائل یعنی معجزات سے نوازا، اور نقلی دلائل سے مزین کیا، یعنی آسمانی کتابوں میں میری خبر درج کی) اور (ہر وہ شخص بھی گواہ ہے) جس کے پاس آسمانی کتاب کا علم ہے۔

ع ۶ ۱۲

سورۂ ابراہیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الف، لام، را، (اے پیغمبر!) یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے، تاکہ آپ لوگوں کو اُن کے پروردگار کے حکم سے (کفر وشرک کی) تاریکی سے نکال کر (ایمان وتوحید کی) روشنی کی طرف لے آئیں، (یعنی) اُس ذات کے راستے کی طرف جس کا اقتدار سب پر غالب ہے (اور) جو ہر تعریف کا مستحق ہے۔

(۲) (وہ ذات اللہ کی ہے) وہ اللہ کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اُسی کی ملکیت ہے، اور انتہائی سخت عذاب کی بہت بڑی مصیبت (اور تباہی) ہے اُن کے لئے جو کافر ہیں (یعنی جو قرآن نازل ہونے کے بعد بھی قرآن اور رسالت محمدی کا انکار کرتے ہیں)

(۳) (ان کا معاملہ یہ ہے کہ) یہ لوگ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو (زیادہ) پسند کرتے ہیں، اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، اور اس میں (یعنی دین میں) ٹیڑھ (وکجی) تلاش کرتے رہتے ہیں (تاکہ اس کے ذریعہ لوگوں کو بہکا سکیں) یہ لوگ (اصل میں) پرلے درجے کی گمراہی میں (پڑے) ہیں۔

(۴) اور ہم نے نہیں بھیجا کوئی رسول مگر اس کی اپنی قومی زبان میں (یعنی اپنی قومی زبان بولتا ہوا) تاکہ وہ اُن کے سامنے دین (اور اس کے احکام) کی اچھی طرح وضاحت کر سکے، (لیکن ہدایت دینا رسول کا کام نہیں، یہ اللہ کے اختیار میں ہے) وہ جسے چاہے گمراہی میں پڑا رہنے دے اور جسے چاہے ہدایت دے (گمراہی میں اُسی کو پڑا رہنے دے گا جو ضد پر اَڑ جائے اور حق کو قبول نہ کرے، اور ہدایت اُسی کو دے گا جو حق کو قبول کر کے احکامِ الٰہی پر چلنے کا فیصلہ کر لے) اور وہ صاحبِ اقتدار بھی ہے اور حکمت والا بھی۔

(۵) اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا (اور حکم دیا کہ) اپنی قوم کو (کفر وجہل کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے آئیں، اور (ترغیب دینے کے لئے) اللہ کے (خاص) دنوں کا اُن کے سامنے بیان کریں (یعنی وہ دن جن میں اللہ نے فرماں برداروں، اور صبر کرنے والوں کو مصائب سے نجات دی ہو، اور نافرمانوں وناشکروں کو عذاب) بے شک ان (واقعات) میں ہر صبر وشکر کرنے والے کے لئے (عبرت کی) بڑی نشانیاں ہیں۔

(۶) اور (اس موقع پر یاد کریں وہ واقعہ) جب کہ کہا

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ

موسیٰ نے اپنی قوم والوں سے کہ اللہ کا انعام اپنے اوپر یاد کرو جب کہ اُس نے تمہیں فرعون والوں سے

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

نجات دی، جو تمہیں سخت تکلیفیں پہونچاتے تھے، اور تمہارے بیٹوں کو ہلاک کرڈالتے تھے، اور

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶

تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے، اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی (۶)۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے تمہیں اطلاع دے دی تھی کہ اگر شکر کروگے تو تمہیں ضرور زیادہ دوں گا

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ

اور اگر تم ناشکری کروگے تو بے شک میرا عذاب (بھی) بڑا سخت ہے (۷)۔ اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور روئے زمین

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۸ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا

کے سارے لوگ بھی ناشکری کریں تو اللہ بالکل بے احتیاج ہے، ستودہ صفات ہے (۸)۔ کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ

نہیں پہونچی ہے جو تم سے قبل ہوچکے ہیں (یعنی) قوم نوح اور عاد وثمود، اور جو لوگ ان کے بعد ہوئے ہیں، انھیں اور

بَعْدِهِمْ ړ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

کوئی نہیں جانتا بجز اللہ کے، اُن کے پیمبر اُن کے پاس کھلے ہوئے نشان لے کر آئے مگر انھوں نے اپنے ہاتھ اُن کے

فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

منھ میں دے دیئے اور بولے ہم منکر ہیں اس (حکم) کے جسے لے کر تم بھیجے گئے، اور جس امر کی طرف تم ہمیں

بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۹ قَالَتْ رُسُلُهُمْ

بُلا رہے ہو اُس کی طرف سے ہم بڑے شبہ میں ہیں (جو ہم کو) تردد میں ڈالے ہوئے ہے (۹)۔ اُن کے پیمبر بولے تو

اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ

کیا (تم کو) شک اللہ کے بارے میں ہے؟ (جو) پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا، وہ تمہیں (توحید کی طرف) بُلا تا

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ

ہے تاکہ تمہارے گناہ معاف کردے اور تمہیں ایک مدت معین تک حیات دے، (اس پر) کہنے لگے: تم اور کچھ بھی نہیں

توضیحی ترجمہ

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہ یاد کرو اللہ کا (وہ) انعام (واحسان) جب کہ اُس نے فرعون کے لوگوں سے تمہیں نجات دی جو تمہیں بدترین تکلیفیں پہونچاتے تھے، اور (ایسا کرتے تھے کہ) تمہارے بیٹوں کو ذبح کرڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے، اور اس میں تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے (صبر وشکر کی واقعی) بڑی آزمائش تھی۔

(۷) اور (خاص طور پر) جب کہ تمہارے رب نے (واضح الفاظ میں) آگاہ کردیا تھا کہ اگر تم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا، اور اگر تم نے ناشکری کی تو یقین مانو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔

ع ۲ / ۱۳

(۸) اور موسیٰ نے کہا تھا کہ اگر تم اور اس روئے زمین پر بسنے والے تمام لوگ ناشکری کریں تو بھی اللہ بڑا بے نیاز اور بذاتِ خود قابلِ تعریف ہے (نہ وہ تمہارے شکر کا محتاج ہے اور نہ اُسے تمہاری ناشکری سے کوئی فرق پڑتا ہے)

(۹) (اے کفارِ مکہ!) کیا تم کو اُن لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں (یعنی) قوم نوح، عاد، ثمود اور اُن کے بعد آنے والی قومیں، جن (کے حالات) کے بارے میں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ان سب کے پاس اُن کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو اُنھوں نے اپنے ہاتھ اُن کے منھ پر رکھ دیئے (یعنی مانتے تو کیا اُنھیں زبردستی تبلیغ سے روکتے تھے) اور کہتے تھے کہ: تمہیں جو پیغام دے کر بھیجا گیا ہے ہم اُس (کو ماننے) سے انکار کرتے ہیں، اور (اس کی وجہ یہ ہے کہ) جس بات (یعنی توحید، اور قانونِ شریعت) کی تم ہمیں دعوت دے رہے ہو ہمیں اس کے بارے میں بھاری شک ہے (جو ہم کو) تردد میں ڈالے ہوئے ہے۔

(۱۰) اُن کے رسولوں نے کہا: کیا (تم لوگوں کو) اللہ کے (وجود اور اُس کی ہستی کے) بارے میں شک ہے؟ جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے (یعنی اس کی ہستی میں اور زمین وآسمان کے تنہا اُسی کے پیدا کرنے میں تو تم بھی شک وشبہ نہیں رکھتے، یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ انسانی فطرت خود خدا کے وجود پر گواہ ہے، تعجب ہے کہ کیسے شک وشبہ کی بات کر رہے ہو؟ (رہی بات دعوت کی تو) وہ تمہیں اسی لئے تو (ایمان کی) دعوت دے رہا ہے تاکہ تمہارے گناہ بخش دے (حقوق اللہ تو ایمان لاتے ہی معاف ہوجائیں گے اور حقوق العباد تم اس کے احکام پر چل کر معاف کرالوگے) اور (پھر) وہ تمہیں مہلت دے گا وقت مقررہ (موت) تک (کہ تم اس مدت میں گناہوں سے بچو اور نیک اعمال کرو اور قربِ الٰہی حاصل کرو، جب اس مدلل بات کا جواب نہ بن پڑا تو) کہنے لگے: تم تو بس

إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

بجز اس کے کہ ہمارے ہی جیسے بشر ہو، تم بس یہ چاہتے ہو کہ ہمارے باپ دادا جس کی عبادت

آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن

کرتے آئے ہیں اُس سے ہم کو روک دو، سو لاؤ ہمارے پاس کھلا ہوا معجزہ (۱۰)۔ اُن سے اُن کے

نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ

پیمبروں نے کہا (بے شک) ہم تمہارے جیسے ہی بشر ہیں، لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر

عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

چاہے احسان فرمادے، اور یہ ہمارے بس میں نہیں کہ ہم تمہارے پاس معجزہ بجز حکم الٰہی کے لے

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى

آئیں، اور ایمان والوں کو تو چاہئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں (۱۱)۔ اور ہم اللہ پر بھروسہ کیسے نہ

اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَ

رکھیں درآنحالیکہ اس نے ہمیں ہمارے راستے دکھادیئے، اور تم نے جو ہمیں ایذا پہونچائی ہے اُس پر ہم

عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿١٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

صبر ہی کریں گے، اور بھروسہ رکھنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے (۱۲)۔ اور کافروں نے اپنے

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ

پیمبروں سے کہا کہ ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال کر رہیں گے یا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ،

فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ

پھر ان (رسولوں) پر اُن کے پروردگار نے وحی نازل فرمائی کہ ہم ضرور (ان) ظالموں کو ہلاک کرکے رکھیں

الْأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ

گے (۱۳)۔ اور ان کے بعد تم کو زمین پر آباد کریں گے، یہ (وعدہ) ہر اُس شخص کے لئے ہے جو میرے روبرو کھڑے

وَعِيدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿١٥﴾ مِّن وَرَائِهِ

ہونے سے ڈر رکھے اور میری وعید سے ڈرے (۱۴)۔ اور اُنھوں نے فیصلہ چاہا اور سرکش ضدی نامراد ہوا (۱۵)۔ اس

جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ ﴿١٦﴾ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ

کے آگے دوزخ ہے اور اُسے پیپ لہو پانی پلایا جائے گا (۱۶)۔ وہ اُسے گھونٹ گھونٹ پئے گا، جیسے وہ حلق سے نہ اُترے گا،

توضیحی ترجمہ

ہماری طرح ایک انسان ہی تو ہو (یعنی اب یہ اعتراض کیا کہ ایک انسان کیسے وحی الٰہی اور رسالت ونبوت کا مستحق ہوسکتا ہے؟) چاہتے یہ ہو کہ ہمارے باپ دادا جن کی عبادت کرتے آئے ہیں تم ہمیں اس سے روک دو، اچھا چلو، لاؤ (دکھاؤ فلاں) کھلا ہوا معجزہ۔

(۱۱) ان سے ان کے رسولوں نے کہا کہ: ہم (واقعی) تمہاری طرح ہی انسان ہیں، لیکن (یہ اللہ کا ہم پر فضل واحسان ہے اور) اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (خصوصی) احسان فرماتا ہے، اور یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ لا دکھائیں، (اور اگر تم اس وضاحت کے بعد بھی نہیں مانتے اور مخالفت ہی پر کمربستہ ہو تو ہم تم سے نہیں ڈرتے، بس اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں) اور اللہ ہی پر ایمان والوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔

(۱۲) اور ہم کیوں اللہ پر بھروسہ نہ رکھیں جب کہ اُس نے ہمیں (جامِ توحید پلا کر حقیقی کامیابی کے) راستے دکھادیئے ہیں، اور (اسی لئے) تم جو بھی اذیت ہمیں پہونچاؤ گے ہم اُس پر صبر کریں گے، اور (سن لو!) جن لوگوں کو بھروسہ (وتوکل) کرنا ہو (اُنھیں) اللہ ہی پر بھروسہ (وتوکل) کرنا چاہئے۔ (کیونکہ اُسی کی ذات اصل بھروسہ وتوکل کے لائق ہے)

ع ۲ ۱۶ ۱۴

(۱۳) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کرلیا تھا انھوں نے اپنے پیغمبروں سے کہا کہ ہم تمہیں اپنی سرزمین سے نکال دیں گے (یعنی ملک بدر کردیں گے) ورنہ تمہیں ہمارے مذہب میں لوٹنا ہوگا (یعنی پہلے کی طرح سکوت اختیار کرنا ہوگا، اور ہمارے مذہب کی مخالفت ترک کرنا ہوگی) چنانچہ اُسی وقت ان کے پروردگار نے ان (رسولوں) کی طرف وحی بھیجی کہ (فکر کی ضرورت نہیں یہ کیا تم کو نکالیں گے البتہ) ہم ضرور ان ظالموں کو ہلاک کردیں گے۔

(۱۴) اور ان کے (ہلاک ہونے کے) بعد یقیناً تمہیں (اس) سرزمین میں آباد رکھیں گے، یہ (وعدہ) اُس کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے (یعنی روزِ محشر کی حاضری) سے ڈرتا ہو، اور میری وعید سے خوف رکھتا ہو۔ (یعنی سچا مسلمان ہو)

(۱۵) اور (پھر عذاب آیا) انھوں نے ہی تو فیصلہ چاہا تھا، اور (نتیجہ یہ ہوا کہ) ہر سرکش دہٹ دھرم نامراد ہوا (حق باقی رہا، باطل مٹ گیا)

(۱۶) (عذاب کے ذریعہ موت کے ساتھ اُس سرکش ضدی کافر کا معاملہ ختم نہیں ہوا بلکہ) اس کے آگے دوزخ ہے اور (وہاں) اُسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔

(۱۷) وہ اُسے (یعنی پیپ کے پانی کو) گھونٹ گھونٹ پیئے گا، اور (آسانی سے) حلق سے اُتار نہیں سکے گا۔ (کراہیت کے باعث)

وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ

اور ہر طرف سے اُس پر موت آئے گی اور وہ (کسی طرح) مرنہ چکے گا، اور اُسے ایک (اور) گہرے عذاب

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ

کا سامنا کرنا ہوگا (۱۷)۔ جو لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کرتے رہتے ہیں اُن کے اعمال کی حالت یہ

اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

ہے کہ جیسے راکھ جسے تیز آندھی کے دن تیز ہوا اُڑا لے جائے، اُنھیں کچھ بھی حاصل نہ ہوگا جو کچھ اُنھوں نے

عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

کیا دھرا تھا (اس سے) بڑے دور دراز کی گمراہی یہی تو ہے (۱۸)۔ کیا تو نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ

زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے، وہ اگر چاہے تو تم (سب) کو فنا کردے اور ایک نئی مخلوق لے

جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا

آئے (۱۹)۔ اور یہ اللہ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں (۲۰)۔ اور اللہ کے سامنے سب (ہی) پیش ہوں

فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

گے پھر کمزور لوگ اُن سے کہیں گے جنھوں نے بڑائی کی تھی کہ ہم تو تمہارے تابع تھے، سو کیا تم ہم

اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا

سے اللہ کے عذاب کا کچھ جزء ہی ہٹا سکتے ہو، وہ کہیں گے اگر اللہ نے ہم ہی کو راہ (بچنے کی) بتائی ہوتی تو

اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ

ہم تمہیں بھی راہ بتا دیتے (اور اب تو) ہم (دونوں) برابر ہیں، خواہ ہم چیخیں چلائیں خواہ ہم صبر کریں (بہر حال)

مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ

ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں (۲۱)۔ جب (سب) فیصلہ ہو چکے گا شیطان کہے گا کہ اللہ نے تم سے (جو) وعدہ

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ

کیا تھا (وہ) سچا وعدہ (تھا) اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا سو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی، اور میرا تم پر کچھ

سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا

زور تو تھا نہیں البتہ میں نے تمہیں بُلایا اور تم نے میرا کہا مان لیا، سو تم مجھ پر ملامت نہ کرو، ملامت کرو

توضیحی ترجمہ

اور موت اس پر ہر طرف سے آرہی ہوگی (یعنی عذاب کی جو مختلف صورتیں سامنے آئیں گی وہ ایسی ہوں گی جو دنیا میں جان لیوا اور موت کا سبب ہوتی ہیں) مگر (وہاں ان کی وجہ سے) وہ مرے گا نہیں، اور اُس کے آگے (ہمیشہ) ایک اور سخت عذاب موجود ہوگا۔

(۱۸) جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کی روش اختیار کر رکھی ہے اُن کی حالت یہ ہے کہ اُن کے اعمال اُس راکھ کی طرح ہیں جس کو آندھی طوفان والے دن تیز ہوا اُڑا لے جائے (اور کچھ بھی نہ بچے، ہی طرح) جو کچھ اُنھوں نے کمائی کی ہوگی (یعنی اپنی نظر میں اچھے عمل کئے ہوں گے) ان میں سے کچھ بھی (قیامت کے دن) اُن کے ہاتھ نہیں آئے گا (یعنی ایمان کے بغیر یہ کسی کام کے نہیں، اتنی سی بات نہیں سمجھے) یہی تو ہے پرلے درجہ کی گمراہی۔

(۱۹) (اے مخاطب!) کیا تم نہیں دیکھتے (یعنی تم اس بات پر غور نہیں کرتے) کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق (مقصد کے ساتھ) پیدا کیا ہے (یوں ہی بے غرض وغایت نہیں، اور یقیناً اس کا اصل مقصد انسان اور اس کی آزمائش ہے) اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کردے اور ایک نئی مخلوق وجود میں لے آئے۔ (تم سے بہتر اس مقصد کو پورا کرنے والی)

(۲۰) یہ (یعنی نئی مخلوق لانا) اللہ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ (یعنی جب وہ نئے سرے سے وجود میں لا چکا ہے تو اس کے مقابلہ میں موت طاری کرکے دوبارہ زندہ کرنا زیادہ آسان ہے)

(۲۱) اور (اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ کوئی تمہیں اللہ کے یہاں بچالے گا، تو اس کی حقیقت بھی سن لو!) سب لوگ (قیامت کے دن) اللہ کے حضور میں پیش ہوں گے، تو جو لوگ (دنیا میں) کمزور تھے (یعنی عوام واصاغر) وہ اُن لوگوں سے جو بڑے بن بیٹھے تھے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے پیچھے چلنے والے لوگ تھے، تو کیا اب تم ہمیں اللہ کے عذاب سے کچھ بچالو گے؟ (یا کچھ بھی نہیں بچاسکتے؟) وہ کہیں گے کہ اگر اللہ نے ہمیں (بچنے کی) کوئی راہ بتائی ہوتی تو ہم تم کو بھی بتا دیتے (اس وقت تو ہمارے لئے سب) برابر ہے چاہے ہم چیخیں چلائیں یا صبر کریں، ہمارے لئے چھٹکارے کا کوئی راستہ نہیں (ہم خود پھنسے ہوئے ہیں، اور عمل کرنے کا وقت بھی ختم ہو چکا)

ع ۳ ۹ ۱۵

(۲۲) اور جب ہر بات کا فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان (اپنے ماننے والوں سے) کہے گا کہ بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا (کہ نجات پیغمبروں پر ایمان لانے اور اُن کے بتائے راستہ پر چلنے میں ہے) اور میں نے (بھی) تم سے وعدہ کیا تھا، تو جھوٹا وعدہ کیا تھا، (کوئی زبردستی تو نہیں کی) کیونکہ مجھے تم پر اس سے زیادہ اختیار (حاصل) نہیں تھا کہ تم کو (نافرمانی کی) دعوت دوں (تو میں نے صرف دعوت ہی تو دی تھی) اور تم نے (بغیر سوچے سمجھے) اس کو قبول کر لیا، لہٰذا (اب) تم مجھے ملامت نہ کرو (بلکہ) ملامت کرو

أَنْفُسَكُمْ ۖ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ

اپنے آپ کو (آج) نہ میں تمہارا فریادرس اور نہ تم میرے فریادرس، میں خود بیزار ہوں اس سے کہ تم اس کے

بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ

قبل مجھے شریک (خدائی) قرار دیتے تھے، یقیناً ظالموں ہی کے حق میں تو دردناک عذاب ہے (۲۲)۔ اور جو

أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي

لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ ایسے باغوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے ندیاں پڑی بہہ

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا

رہی ہوں گی، ان میں وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ رہیں گے، اس کے اندر اُن کی دعا (آپس میں)

سَلَامٌ ﴿٢٣﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

سلام ہوگی (۲۳)۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسی (اچھی) تمثیل کلمہ طیبہ کی بیان کی کہ وہ ایک پاکیزہ درخت

طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ

کے مشابہ ہے، جس کی جڑ (خوب) مضبوط ہو اور اس کی شاخیں (خوب) اونچائی میں جارہی ہوں (۲۴)۔ وہ اپنا پھل

حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

ہر فصل میں اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا رہتا ہو، اور اللہ لوگوں کے لئے تمثیلات اس لئے بیان کرتا ہے

يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ

تاکہ وہ خوب سمجھ لیں (۲۵)۔ اور گندہ کلمہ کی تمثیل ایسی ہے جیسے ایک گندہ درخت ہو کہ وہ زمین کے اوپر

مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

ہی اُکھاڑ لیا جائے (اور) اُسے کچھ بھی ثبات نہ ہو (۲۶)۔ اللہ ایمان والوں کو اس پکی بات (کی برکت)

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ

سے مضبوط رکھتا ہے دنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں (بھی) اور اللہ ظالموں کو بھٹکائے رکھتا ہے

الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ

اور (اللہ) جو چاہے کرتا ہے (۲۷)۔ کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمتوں کے معاوضہ

اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ

میں کفر کیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر یعنی جہنم میں لا اُتارا (۲۸)۔ جس میں وہ داخل ہوں گے، اور وہ کیسا برا

توضیحی ترجمہ

اپنے آپ کو، (یہاں) نہ میں تمہاری (کوئی) مدد کر سکتا ہوں اور نہ ہی تم میری (کسی قسم کی) مدد کر سکتے ہو (دیکھو! میں نے کوئی شرک تو کیا نہیں تھا، اس لئے) میں اس سے (صاف) انکار کرتا ہوں جو تم نے مجھے (خدائی میں) شریک بنا لیا تھا اس (جگہ آنے) سے پہلے (یعنی دنیا میں۔ اور شرک یقیناً بہت ہی بڑا ظلم ہے) بے شک جن لوگوں نے ظلم کیا اُن کے حصے میں تو اب دردناک عذاب ہی ہے۔ (اس سے چھٹکارا ممکن ہی نہیں)

(۲۳) اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے وہ ایسے باغات میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اپنے رب کے حکم سے وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اُن (جنتیوں) کا آپس میں استقبالیہ کلمہ سلام ہوگا۔

(۲۴) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی کیسی (عمدہ) مثال بیان کی ہے (سنئے!) وہ ایک پاکیزہ (وشاندار) درخت کی طرح ہے، جس کی جڑ (زمین میں) مضبوطی سے جمی ہوئی ہوں اور اُس کی شاخیں آسمان چھو رہی ہوں (لیکن اُس کی مضبوط جڑ کی وجہ سے تیز وتند ہوائیں اور آندھیاں اس کو نقصان نہیں پہونچا پاتیں، اسی طرح کلمۂ طیبہ (یعنی کلمۂ توحید وایمان) ایک جڑ ہے جو مومن کے دل میں پیوست ہوتا ہے اور اُس کی شاخیں یعنی اعمال آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں، اور دنیا کی کثافتوں سے دور رہ کر اللہ تک پہونچ کر اس کی رضا حاصل کرتے ہیں)

(۲۵) (اور وہ درخت) اپنے رب کے حکم سے ہر آن پھل دیتا رہتا ہو (بالکل ایسے ہی ایمان کی بدولت بندے کے اعمال نامہ میں ہر آن نیکیاں بڑھتی رہتی ہیں اور اس کے نتیجے میں ثواب میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جو درحقیقت توحید کے کلمہ کا پھل ہے) اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں اس لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ (بہ آسانی) نصیحت حاصل کرسکیں۔

(۲۶) اور خراب کلمہ (یعنی کلمۂ کفر وشرک) کی مثال ایک خراب (وکمزور) درخت کی طرح ہے جس کو زمین کے اوپر ہی اوپر سے اُکھاڑا جاسکے، اُس میں ذرا بھی جماؤ نہ ہو۔

(۲۷) اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس پکی بات (یعنی کلمۂ طیبہ کی برکت سے) دنیا میں بھی مضبوط اور ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (یعنی دنیا میں شیاطین کے اغوا کا اُن پر اثر نہیں ہوتا، مرتے دم تک ایمان پر قائم رہتے ہیں اور آخرت میں یعنی قبر میں منکر نکیر کے سوالات کا صحیح صحیح اور اطمینان سے جواب دیتے ہیں) اور ظالموں (یعنی کافروں مشرکوں اور راہِ ہدایت کا قصد نہ کرنے والوں) کو اللہ گمراہ رکھتا ہے، اور اللہ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے (یعنی جو اُس کی حکمت کا تقاضا ہوتا ہے)

ع ۴ / ۶ / ۱۶

(۲۸) کیا آپ نے اُن لوگوں (مراد رؤساء کفار مکہ) کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کا بدلہ کفر سے دیا اور (بالآخر) اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں لا اُتارا۔

(۲۹) جہنم ہے (وہ تباہی کا گھر) جس میں وہ داخل ہوں گے، اور وہ کیسا برا

الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوا

ٹھکانا ہے(٢٩)۔ ان لوگوں نے اللہ کے ساجھی قرار دیئے تھے تاکہ اس کی راہ سے (اپنے کو اور دوسروں کو) گمراہ کریں، آپ

فَاِنَّ مَصِيرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ اٰمَنُوا يُقِيمُوا

کہہ دیجئے چندے عیش کرلو، پھر تمہارا (آخری) انجام تو دوزخ ہی ہے(٣٠)۔ آپ میرے اُن بندوں سے کہہ دیجئے جو ایمان

الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ

رکھتے ہیں کہ نماز کی پابندی رکھیں اور ہم نے جو کچھ اُن کو دیا ہے اُس میں سے پوشیدہ وعلانیہ خرچ کرتے رہیں پیشتر اس کے کہ

يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿٣١﴾ اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وہ دن آئے جس میں نہ خرید فروخت ہوگی اور نہ (ہی) دوستی (٣١)۔ اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور

وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ

آسمان سے پانی اُتارا پھر اُس (پانی) سے (مختلف) پھل تمہارے لئے بطور رزق کے پیدا کئے، اور تمہارے لئے کشتی کو مسخر

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿٣٢﴾ وَ

کردیا تاکہ وہ اُس کے حکم سے سمندر میں چلے اور تمہارے لئے دریاؤں کو مسخر کردیا(٣٢)۔ اور تمہارے لئے سورج اور چاند کو مسخر

سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾ ۚ

کردیا جو برابر چلتے ہی رہنے والے ہیں، اور تمہارے (نفع کے) لئے رات اور دن کو مسخر کردیا(٣٣)۔ اور تم کو ہر اُس چیز میں

وَاٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا ؕ

سے دیا جو تم نے مانگی، اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو انھیں شمار نہ کر پاؤ گے، بے شک انسان بڑا ہی ناانصاف ہے بڑا ہی

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ ع وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا

ناشکرا ہے(٣٤) اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دیجئے

الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ ؕ رَبِّ اِنَّهُنَّ

اور مجھ کو اور میرے فرزندوں کو اس سے بچائے رکھئے کہ ہم لوگ مورتی پوجا کرنے لگیں (٣٥)۔ اے میرے پروردگار!

اَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهٗ مِنِّي ۚ وَمَنْ

ان (مورتیوں) نے بہتیرے آدمیوں کو گمراہ کیا ہے، سو جو کوئی میری راہ پر چلے گا وہ تو میرا ہی ہے، اور جو کوئی میری نافرمانی کرے

عَصَانِي فَاِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَا اِنِّي اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي

تب تو بڑی مغفرت والا ہے، بڑی رحمت والا ہے(٣٦)۔ اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد کو آباد کردیا ہے

توضیحی ترجمہ

ٹھکانا ہے۔

(٣٠) اور اُنھوں نے اللہ کے ساتھ (اس کی خدائی میں) شریک بنالئے، تاکہ (لوگوں کو) اُس کے راستے سے گمراہ کریں، (آپ اُن سے) کہئے کہ (دنیا کے مختصر) مزے اُڑا لو (اور لوگوں کو بیوقوف بنالو) پھر (آخر کار) تمہارا ٹھکانہ تو دوزخ ہی ہے۔

(٣١) آپ میرے اُن بندوں سے جو ایمان لائے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ نماز قائم کریں (یعنی تعدیلِ ارکان اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کی پابندی کریں) اور ہم نے جو کچھ اُنھیں عطا کیا ہے (وہ مال ہو یا رزق یعنی پھل، غلہ وغیرہ) اس میں سے کچھ (بتائے گئے طریقہ پر) پوشیدہ اور علانیہ طور پر (حسب مصلحت) خرچ کیا کریں، اس سے پہلے کہ (قیامت کا) وہ دن آجائے جس میں نہ خرید فروخت ہوگی (کہ کچھ دے کر نیک اعمال خرید سکو) اور نہ دوستی وتعلق۔ (کہ کوئی دوست یا تعلق والا تمہیں عذاب سے بچوادے، اس دن بس نماز اور انفاق فی سبیل اللہ جیسی نیکیاں ہی کام آئیں گی)

(٣٢) (سنو!) اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اُس کے ذریعے تمہارے رزق کے لئے (مختلف قسموں کے) پھلوں (واناج) کو پیدا کیا، اور کشتیوں کو مسخر کیا کہ وہ تمہارے لئے اُس کے حکم سے سمندر (اور دریاؤں) میں چلیں، اور (یہی نہیں) دریاؤں کو بھی تمہارے لئے مسخر کردیا (اسی لئے تو تم سمندر اور دریاؤں کی لہروں میں ذرا سی کشتی میں سوار ہوکر کہاں سے کہاں پہنچتے ہو اور مال ڈھوتے ہو)

(٣٣) اور تمہاری خاطر سورج اور چاند کو مسخر کیا کہ وہ مسلسل رواں دواں ہیں، اور تمہارے لئے رات اور دن کو (بھی) مسخر کردیا۔

(٣٤) اور جو کچھ تم نے مانگا اس میں سے (جو بھی تمہارے لئے ضروری یا مناسب تھا) تمہیں دیا، اور (یہ تو تم انسانوں پر ہم نے اپنی چند نعمتیں گنائی ہیں ورنہ) اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو شمار (بھی) نہیں کرسکتے، (اور تم کیوں اس کی نعمتیں شمار کرنے لگے؟ کیونکہ) حقیقت یہ ہے کہ (عام طور پر) انسان بڑا ناانصاف اور ناشکرا ہے۔

ع ٥ ٧ ١٧

(٣٥) اور (یہاں ہم تمہیں یاد دلاتے ہیں ابراہیمؑ کی توحید خالص، اُن کی دعا اور نعمتوں پر اُن کا ادائیگیٔ شکر) جب کہ ابراہیمؑ نے (اللہ تعالیٰ سے) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنادیجئے، اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بچائیے (اس سے) کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔

(٣٦) اے میرے رب! اِن بتوں نے لوگوں کی بڑی تعداد کو گمراہ کیا ہے (یعنی ان کی وجہ سے بہت سے لوگ گمراہی میں پڑ گئے ہیں، میں تو آپ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہوں) لہٰذا جو کوئی میری راہ چلے وہ تو میرا ہے، اور جو میرا کہا نہ مانے تو (آپ ہی اس کو اپنی بخشش ومہربانی سے توبہ کی توفیق دے سکتے ہیں، کیونکہ) بیشک آپ بہت بخشنے والے بڑے مہربان ہیں۔

(٣٧) اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد کو (تیرے حکم پر یہاں) لا بسایا ہے

بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

ایک بے زراعت میدان میں، تیرے معظم گھر کے قریب (یہ اِس لئے) اے ہمارے پروردگار! کہ وہ لوگ نماز کا اہتمام

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ

رکھیں، سوتو کچھ لوگوں کے دل اِن کی طرف مائل کردے اور اُنھیں کھانے کو پھل دے جس سے یہ شکر

الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ

گزار رہیں (۳۷)۔ اے ہمارے پروردگار! تو سب جانتا ہے جو کچھ ہم چھپائیں اور جو کچھ ہم ظاہر

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾

کریں، اور اللہ سے کوئی بھی چیز نہیں چھپی رہتی ہے (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں (۳۸)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ

ساری حمد ہے اللہ کے لئے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل واسحٰق (دو بیٹے) دیئے، بے شک میرا پروردگار دعاؤں کا بڑا

رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ

سننے والا ہے (۳۹)۔ اے میرے پروردگار! مجھ کو بھی نماز کا پابند رکھیو، اور میری نسل میں سے بھی (کچھ کو) اے ہمارے

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ

پروردگار! ہماری دعا قبول کیجو (۴۰)۔ اے ہمارے پروردگار! میری مغفرت کردیجیو، اور میرے والدین کی اور (دوسرے)

الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ ع وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا

ایمان والوں کی، جس روز حساب (کتاب) قائم ہو (۴۱)۔ اور اللہ کو اس سے بے خبر ہرگز مت سمجھو جو کچھ (یہ) ظالم لوگ

يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ ۙ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ

کررہے ہیں، اُنھیں تو بس اس روز تک وہ مہلت دیئے ہوئے ہے، جس میں نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی (۴۲)۔ وہ دوڑ رہے ہوں

رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ ؕ وَاَنْذِرِ

گے اپنے سر اُٹھائے رکھے ہوں گے، اُن کی نظر اُن کی طرف واپس نہ آئے گی، اور اُن کے دل بدحواس ہوں گے (۴۳)۔ اور

النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ

آپ لوگوں کو اُس دن سے ڈرایئے جس میں اُن پر عذاب آپڑے گا، پھر (یہ) ظالم کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم کو

اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا

(اور) مہلت دیدے، ایک مدت قلیل تک، ہم تیری دعوت قبول کرلیں گے، اور ہم پیمبروں کا اتباع کریں گے، کیا تم نے

توضیحی ترجمہ

تیرے حرمت والے گھر کے پاس ایک بنجر اور بے کھیتی والی وادی میں، اے ہمارے رب! (یہ میں نے اس لئے کیا) تاکہ یہ (یہاں) نماز قائم کریں (اور تیرا گھر تیری عبادت اور تیرے ذکر سے آباد رہے) اب آپ (سے گزارش ہے کہ آپ ایسا کریں کہ) کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کریں، اور اُن کے کھانے کے لئے پھل (غلہ پانی وغیرہ ضروریات زندگی) کا انتظام کریں تاکہ لوگ (اطمینان قلب کے ساتھ تیرے محترم گھر کے پاس) تیری عبادت اور شکر گزاری میں لگے رہیں۔

(۳۸) اے ہمارے رب! تو تو جانتا ہے جو بھی ہم چھپائیں اور (اس کو بھی) جو ہم ظاہر کریں (یعنی ہماری نیت اور ہمارے مقصد کو) اور (یقیناً) اللہ سے نہ زمین کی کوئی چیز چھپی ہوئی ہے نہ آسمان کی۔

(۳۹) ساری تعریفیں (اور شکر) اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (جیسے بیٹے) عطا فرمائے، بے شک میرا پروردگار دعاؤں کا خوب سننے والا ہے۔

(۴۰) اے میرے رب! مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنادیجئے اور میری اولاد میں بھی (ایسے لوگ پیدا فرمایئے جو نماز قائم کرنے والے ہوں) اے میرے رب! میری دعا قبول فرمالیجئے۔

(۴۱) اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دیجئے گا اور میرے والدین کو اور تمام ایمان والوں کو اُس دن جب کہ حساب ہونے لگے۔

(۴۲) (اے کفارِ مکہ! تمہیں توحید و خدا پرستی اور فکر آخرت کی دعوت دی گئی، تمہارے مورثِ اعلیٰ حضرت ابرہیمؑ کی تعلیمات اور اُن کی دعا سنائی گئی، اللہ کے احسانات یاد دلائے گئے، اللہ کے عذاب سے ڈرایا گیا پھر بھی تم اثر نہیں لیتے تو سُن لو!) تم میں سے کوئی یہ گمان نہ کرے کہ اللہ ظالموں مجرموں کے اعمال (کرتوتوں) سے غافل ہے، درحقیقت وہ تو اُن لوگوں کو اُس دن (یوم الحساب) تک کے لئے مہلت دے رہا ہے جس دن کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

ع ۶ ۷ ۱۸

(۴۳) یہ لوگ (حواس باختہ اور مبہوت) سر اوپر اُٹھائے دوڑ رہے ہوں گے، اُن کی نگاہیں (ہولناک منظر پر ایسی لگی ہوں گی کہ) اپنی طرف بھی نہ لوٹیں گی (یعنی جھپکنا ایسا بھول جائیں گی کہ اپنے آپ پر بھی ایک نظر نہ ڈال سکیں گی، کہ اپنا ہی حال دیکھ سکیں) اور اُن کے دل (سراسیمگی اور دہشت کی وجہ سے فہم و شعور سے) خالی ہوں گے۔

(۴۴) اور (اے پیغمبرؐ!) آپ لوگوں کو اُس دن (کی آمد) سے خبردار کریئے جب اُن پر اللہ کا عذاب نمودار ہوگا تو اُس وقت یہ ظالمین کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں تھوڑی سی مدت کے لئے اور مہلت دے دیجئے، ہم (کفر و شرک اور عصیان و بغاوت سے تائب ہوکر) تیری دعوت قبول کرلیں گے اور (تیرے) رسولوں کی پیروی کریں گے (تو اُن کو اُس وقت جواب دیا جائے گا کہ) کیا تم نے

أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَٰكِنِ

اِس کے قبل قسمیں نہیں کھائی تھیں کہ تمہیں (کہیں بھی) جانا نہیں ہے (۴۴)۔ حالانکہ تم اُنھیں لوگوں کے مسکنوں میں آباد ہو

الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا

جو اپنے اوپر ظلم کر چکے تھے اور تمہارے اوپر روشن ہو چکا تھا کہ ہم نے اُن کے ساتھ کیونکر معاملہ کیا تھا، اور ہم نے (بھی) تم

لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن

سے مثالیں بیان کی تھیں (۴۵)۔ اور اُنھوں نے اپنی سی (بڑی بڑی) چالیں چلیں اور اللہ کے سامنے اُن کی یہ چالیں تھیں،

كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ

اور واقعی اُن کی چالیں ایسی تھیں کہ اُن سے پہاڑ بھی ٹل جائیں (۴۶)۔ سو اللہ کو اپنے پیمبروں سے وعدہ خلافی کرنے والا ہرگز

رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ

نہ سمجھ لینا، بے شک اللہ زبردست ہے پورا بدلہ لینے والا ہے (۴۷)۔ (اور یہ اُس روز ہوگا) جس روز زمین بدل کر دوسری

وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ

زمین کر دی جائے گی اور آسمان بھی، اور (سب) اللہ واحد (اور) غالب کے روبرو پیش ہوں گے (۴۸)۔ اور اُس روز تو

يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ

مجرموں کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھے گا (۴۹)۔ اُن کے کرتے قطران کے ہوں گے، اور آگ اُن

وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ

کے چہروں پر چھائی ہوگی (۵۰)۔ تاکہ اللہ ہر (جہنمی) شخص کو اس کے کرتوت کا بدلہ دے، بے شک اللہ حساب بڑی جلدی کر لینے

الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا

والا ہے (۵۱)۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے ایک پیام ہے، تاکہ اس کے ذریعہ سے ڈرائے جائیں اور تاکہ یقین کر لیں کہ

هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٥٢﴾ ع

وہی ایک خدا ہے، تاکہ اہلِ فہم نصیحت حاصل کریں (۵۲)۔

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ حجر مکی ہے، اس میں ۹۹ آیات اور ۶ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾

الف، لام، را، یہ کتابِ (کامل) کی اور قرآنِ واضح کی آیتیں ہیں (۱)۔

توضیحی ترجمہ

قسمیں کھا کے (اپنے بارے میں) نہیں کہا تھا کہ تم پر کبھی زوال نہیں آسکتا؟۔

(۴۵) حالانکہ تم اُن لوگوں کی بستیوں میں رہے تھے جنھوں نے (تم سے پہلے دور میں کفر و انکار کر کے) اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا، اور تم پر یہ (اچھی طرح) واضح ہو چکا تھا کہ ہم نے اُن (ظالموں) کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا (اور اُن کا انجام کیا ہوا تھا) اور ہم نے (تمہاری نصیحت کے لئے) طرح طرح کی مثالیں بھی بیان کی تھیں۔

(۴۶) اور اُنھوں نے (حق اور اُس کے داعیوں کے خلاف بڑی بڑی) چالیں چلی تھیں، اور اُن کی ساری چالوں کا ریکارڈ (اور اُن کا بدلہ اور توڑ) اللہ کے پاس ہے، چاہے اُن کی چالیں ایسی کیوں نہ ہوں جن سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہل جائیں۔

(۴۷) لہٰذا ہرگز اللہ کے بارے میں یہ خیال بھی اپنے دل میں نہ لانا کہ اُس نے اپنے پیغمبروں سے جو وعدہ کر رکھا ہے (کہ ظالمین و مجرمین ضرور اپنے کیفرِ کردار تک پہونچیں گے) وہ اُس کے خلاف کرنے والا ہے (ایسا ہرگز نہ ہوگا) حق ہے کہ اللہ غالب و زبردست ہے اور مجرموں کو سزا دینا اُس کی صفت ہے۔

(۴۸) اُس دن جب یہ زمین ایک اور زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی (بدل جائیں گے) اور سب لوگ نکل کے اللہ واحدِ قہار کے حضور میں حاضر ہوں گے۔

(۴۹) اور تم اُس دن مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

(۵۰) اُن کے کرتے قطران کے ہوں گے (جو ایک نہایت بدبودار اور بدرنگ آتش گیر غلیظ تیل سا ہوتا ہے، وہ گویا اُن کے پورے جسموں پر لگا ہوگا، اور وہی گویا اُن کا لباس ہوگا) اور آگ کے شعلوں نے اُن کے چہروں کو ڈھانک رکھا ہوگا۔

(۵۱) (یہ عذاب و ثواب کا سلسلہ اس لئے ہوگا) تاکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اُس کے کئے کا بدلہ دے، یقین کرو اللہ جلد حساب چکانے والا ہے۔ (یہ نہ سمجھو کہ یومِ حساب بہت دور ہے)

ع ۷ / ۱۱ / ۱۹

(۵۲) یہ (جو کچھ کہا جارہا ہے) لوگوں کو پہونچائے جانے کے لئے (خداوندی) پیغام ہے، اور اس لئے دیا جارہا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے (آنے والے انجام سے) خبردار کیا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ معبود برحق بس وہی ایک (اللہ) ہے، اور تاکہ اربابِ فہم و دانش نصیحت حاصل کریں۔

سورۂ حجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الف، لام، را۔ یہ (اللہ کی) کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیں۔ (اس لئے خوب توجہ سے سنو جو بیان کیا جارہا ہے)

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝٢ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا

کافر بار بار تمنا کریں گے کہ کاش ہم مسلمان ہوتے (۲)۔ آپ اُنھیں (اُن کے حال پر) چھوڑے رہیے یہ کھالیں

وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝٣ وَمَا أَهْلَكْنَا

اور مزے اُڑالیں اور خیالی منصوبہ اُنھیں غفلت میں ڈالے رہے، عنقریب اُنھیں معلوم ہوا جاتا ہے (۳)۔ اور ہم نے

مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ

جو بھی بستی ہلاک کی ہے اُس کے لئے ایک معیّن وقت کا نوشتہ تھا (۴)۔ کوئی قوم اپنی میعادِ مقرر سے نہ آگے نکل سکتی

أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝٥ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ

ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے (۵)۔ اور (کفارِ مکہ) کہتے ہیں اے وہ شخص جس پر (بقول اُس کے) نصیحت نامہ

الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝٦ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ

اُترا ہے تُو تو مجنون ہے (۶)۔ ہمارے پاس فرشتوں کو لے آ، اگر تو (اپنے دعوے میں) سچا

الصَّادِقِينَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا

ہے (۷)۔ ہم فرشتوں کو نہیں اُتارتے مگر (فیصلۂ) حق کے لئے، اور اُس وقت اُن کو مہلت بھی نہ دی

مُنْظَرِينَ ۝٨ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝٩ وَ

جاتی (۸)۔ (اِس) نصیحت نامہ کو ہم نے، ہاں ہم ہی نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں (۹)۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝١٠ وَمَا يَأْتِيهِمْ

اور بے شک ہم آپ کے قبل بھی (پیمبر) بھیج چکے ہیں اگلوں کے گروہوں میں (۱۰)۔ اور کوئی رسول اِن کے پاس ایسا

مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝١١ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي

نہیں آیا کہ اُس کے ساتھ انھوں نے تمسخر نہ کیا ہو (۱۱)۔ اسی طرح یہ (استہزاء) ہم (اِن) مجرموں کے دلوں میں ڈالے

قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝١٢ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝١٣

دیتے ہیں (۱۲)۔ (چنانچہ) یہ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لاتے (یہ) دستور پہلوں ہی سے چلا آتا ہے (۱۳)۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝١٤

اگر ہم ان کے لئے کوئی دروازہ آسمان میں کھول دیں پھر یہ دن کے وقت اس میں سے چڑھ جائیں (۱۴)۔ تب

لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ ۝١٥

بھی یہ بس یہی کہیں کہ ہماری نظر بندی کردی گئی، بلکہ ہم لوگوں پر تو (بالکل) جادو ہی کردیا گیا ہے (۱۵)۔

توضیحی ترجمہ

(۲) (ایسا ہوگا کہ) بار بار کافر تمنا کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ (وہ ابھی سمجھ نہیں رہے ہیں لہٰذا)

(۳) (اے پیغمبرؐ!) آپ انھیں (اُن کے حال پر) چھوڑے رہیے، وہ خوب کھا(پی) لیں، (زندگی کے) مزے اُڑالیں، اور (مستقبل کے متعلق) خیالی منصوبے انھیں غفلت میں ڈالے رکھیں، انھیں جلد ہی پتہ چل جائے گا۔ (کہ صرف دنیاوی مزے اور اس کی کامیابی کو اپنی زندگی کا مقصد بنانے کا انجام کیا ہوتا ہے)

(۴) اور (سن لیجئے، یہ اُن کو مہلت دی جارہی ہے، جو ایک مقررہ وقت تک ہی دی جاتی ہے، پہلے بھی) ہم نے جس کسی بستی کو ہلاک کیا اس کے لئے ایک معیّن وقت لکھا ہوا تھا۔

(۵) (ہلاک ہونے والی امتوں کی تخصیص نہیں) کوئی (بھی) قوم اپنے معین وقت سے (یعنی اپنے عروج وزوال یا موت وحیات کی جو میعاد مقرر ہے اُس سے ایک سکنڈ) آگے پیچھے نہیں ہوسکتی۔

(۶) اور لوگ کہتے ہیں کہ اے وہ شخص! جس (کا دعوئ ہے کہ اُس) پر قرآن اُترا ہے، تم یقینی طور پر دیوانے ہوگئے ہو۔ (جو ایسی باتیں کہتے ہو)

(۷) اگر واقعی سچے ہو تو (اور تمہیں خدا کی بارگاہ میں ایسا ہی قرب حاصل ہے تو اپنی تصدیق کے لئے) ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتے؟۔

(۸) (اے پیغمبرؐ! آپ ان کو بتا دیجئے کہ) ہم فرشتوں کو (ظاہراً) جب ہی نازل کرتے ہیں جب کہ (فیصلۂ) حق مقصود ہوتا ہے اور (اگر ایسا کرتے ہیں تو) پھر انھیں مہلت نہیں دی جاتی۔ (یعنی دنیا میں ایمان بالغیب مقصود ہے، فرشتوں کے سامنے آجانے پر وہ کہاں رہا، اس لئے وہ کسی قوم کے سامنے جب ہی آتے ہیں جب کہ اس قوم کو ہلاک کرنے کا فیصلہ ہوچکا ہو)

(۹) (منکرو، سنو! تمہارا مذاق اُڑانا، اور نبی کو مجنون کہنا قرآن اور حاملِ قرآن پر قطعاً اثر انداز نہیں ہوسکتا کیونکہ) ہم نے یہ ذکر (یعنی قرآن) اُتارا ہے اور ہم ہی اس کے حفاظت کرنے والے ہیں۔ (قیامت تک یہ ہر طرح کی تحریف سے محفوظ رہے گا)

(۱۰) (اے پیغمبرؐ!) ہم آپ سے پہلے بھی پچھلی قوموں کے مختلف گروہوں میں پیغمبر بھیج چکے ہیں۔

(۱۱) اور کوئی رسول ان کے پاس نہیں آیا جس کا انھوں نے مذاق نہ اُڑایا ہو۔ (یعنی پیغمبروں کا مذاق اُڑانا تو ہر قوم کے منکرین کی عادت رہی ہے)

(۱۲) (جس طرح وہ مسلسل انکار، تکذیب واستہزاء کرتے ہیں) اسی طرح ہم (ان عادی) مجرموں کے دلوں میں اس (کفر واستہزاء) کو ڈال دیتے ہیں۔

(۱۳) (چنانچہ) وہ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لاتے، اور پچھلے لوگوں کا بھی یہ طریقہ رہا ہے۔

ع ۱ ۱۵ ۱

(۱۴) اور (اِن کا معاملہ تو یہ ہے کہ) اگر (بالفرض) ہم ان کے لئے آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ دن کی روشنی میں اُس پر چڑھ بھی جائیں (اور وہاں پہونچ کر سب اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ لیں)

(۱۵) تب بھی (یہ) یہی کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کردی گئی ہے، بلکہ ہم پر جادو کردیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنَاهَا

اور بالیقین ہم نے آسمان میں بڑے ستارے بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لئے ان سے آراستہ کردیا (۱۶)۔

مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ﴿١٧﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ

اور ہم نے اُسے ہر شیطان مردود سے محفوظ کردیا (۱۷)۔ ہاں مگر کوئی بات چوری چھپے سن بھاگے تو اُس کے

شِهَابٌ مُبِينٌ ﴿١٨﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ

پیچھے ایک روشن شعلہ ہولیتا ہے (۱۸)۔ اور ہم نے زمین کو پھیلادیا اور اس میں بھاری پہاڑ ڈال دیئے اور اُس

وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا

میں ہر قسم کی چیز ایک معیّن مقدار سے اُگائی (۱۹)۔ اور ہم نے اُس میں معاش کے سامان تمہارے لئے بھی

مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا

بنائے اور اُن کے لئے (بھی) جنھیں تم روزی نہیں دیتے (۲۰)۔ اور جو چیز بھی ہے ہمارے پاس اُس کے (خزانے

عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ ﴿٢١﴾ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ

کے) خزانے ہیں، اور ہم اُسے ایک معیّن مقدار ہی سے اُتارتے رہتے ہیں (۲۱)۔ اور ہم ہی پانی سے لدی ہوئی

لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ

ہواؤں کو بھیجتے ہیں، پھر ہم ہی آسمان سے پانی برساتے ہیں، پھر وہی (پانی) ہم تم کو پلاتے ہیں، اور تم اُس کے جمع

بِخَازِنِينَ ﴿٢٢﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ

کرلینے والے نہ تھے (۲۲)۔ اور ہم ہی، ہاں ہم زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی وارث رہیں گے (۲۳)۔ اور

عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَإِنَّ

بالیقین ہم تم میں سے اگلوں کو بھی خوب جانتے ہیں اور بالیقین ہم پچھلوں کو بھی خوب جانتے ہیں (۲۴)۔ اور بے شک

رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

آپ کا پروردگار ہی تو انھیں (سب) کو جمع کرے گا، بے شک وہ حکمت والا ہے علم والا ہے (۲۵)۔ اور بالیقین ہم نے

مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ

انسان کو لیس دار گارے کی کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا (۲۶)۔ اور جن کو ہم اس کے قبل گرم ہوا کی آگ سے پیدا

مِنْ نَارِ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا

کرچکے تھے (۲۷)۔ (اور یاد کرو وہ وقت) جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں پیدا کرنے والا ہوں بشر

توضیحی ترجمہ

(۱۶) اور (جہاں تک ماننے کا سوال ہے تو آسمان اور زمین پر غور کرو) ہم نے آسمان میں (بہت سے) بُرج (یعنی ستارے) بنائے ہیں، اور اُس کو دیکھنے والوں کے لئے (ان سے) آراستہ کیا ہے۔

(۱۷) اور اُس کو ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا ہے۔ (کہ اُن کی اُس تک رسائی ممکن نہیں)

(۱۸) (لیکن یہ شیاطین کوشش میں لگے رہتے ہیں، اور تکوینی امور کے متعلق آسمانوں پر ہونے والے فیصلہ کو جب آسمانِ دنیا کے فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے تو اس کی کچھ بھنک وہ شیاطین حاصل کرلیتے ہیں) مگر (ان میں سے) جو کوئی چپکے سے (کوئی خبر) لے کر بھاگتا ہے تو ایک روشن شعلہ اُس کا پیچھا کرتا ہے۔ (اور اُس کو ہلاک یا مجروح کردیتا ہے)

(۱۹) اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے اور (اس کو جمانے کے لئے) اس میں پہاڑ رکھ دیے ہیں، اور اُس میں ہر چیز توازن اور حساب سے اُگائی ہے۔

(۲۰) اور ہم نے اُس میں تمہارے لئے روزی کے سامان پیدا کئے ہیں اور (تمہارے ذریعہ بہت سوں کو روزی پہونچتی ہے، اس سے یہ نہ سمجھنے لگنا کہ تم سب کو رزق پہونچاتے ہو کیونکہ ہم نے) اُن کے لئے بھی روزی کا انتظام کیا ہے جن کو تم روزی دینے والے نہیں ہو (جیسے جنگلی جانور وغیرہ، یعنی حقیقی رازق ہم ہی ہیں)

(۲۱) اور کوئی (ضرورت کی) چیز ایسی نہیں ہے جس کے خزانے ہمارے پاس موجود نہ ہوں، مگر ہم اُس کو ایک معیّن مقدار میں ہی اُتارتے ہیں۔

(۲۲) اور (دیکھو) ہم ہی نے بوجھل ہوائیں چلائیں (جو پانی سے بھرے بادلوں کو لائیں، پھر ہم نے آسمان سے پانی اُتارا (یعنی بارش نازل کی) پھر ہم نے اُس سے تم کو سیراب کیا، اور اس (پانی) کے خزانے تمہارے بس میں نہیں (کہ تم اس کو جمع کرکے ہمیشہ کے لئے بارش سے مستغنی ہوجاؤ)

(۲۳) اور ہم ہی ہیں زندگی دیتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی وارث رہیں گے (کیونکہ جب سب ختم ہوجائیں گے تو سب کی کمائی ہمارے ہاتھ ہی رہے گی)

(۲۴) اور ہم (پوری طرح) واقف ہیں (دنیا میں) پہلے آنے والوں سے بھی اور بعد میں آنے والوں سے بھی۔ (یعنی اُن کے تمام حالات اور اُن کی ایک ایک حرکت کا ہمیں علم ہے)

ع ۲ ۲

(۲۵) اور یقین رکھو (جو صفات اوپر بیان کی گئیں ان صفات کا حامل) آپ کا رب ہی ہے وہ جو ان سب کو (حشر میں) جمع کرے گا، بے شک وہ بڑی حکمت والا اور بڑے علم والا ہے۔

(۲۶) اور ہم نے انسان کی تخلیق کی (آدم کی شکل میں) کھنکھناتی مٹی سے سڑے ہوئے لس دار گارے کی۔

(۲۷) اور اس سے پہلے جنّات کو پیدا کیا (اُن کے جدِّ امجد 'جان' کی شکل میں) لُو والی آگ سے۔

(۲۸) اور (وہ وقت یاد کریں) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں پیدا کرنے والا ہوں ایک بشر کو

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ

لیس دار گارے کی کھنکھناتی ہوئی مٹی سے (۲۸)۔ سو جب میں اُسے پورا بنا چکوں اور اپنی طرف سے روح پھونک

مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

دوں تو تم اُس کے آگے جھکتے ہوئے گر پڑنا (۲۹)۔ چنانچہ سارے کے سارے فرشتے جھک گئے (۳۰)۔

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ

البتہ ابلیس نے (نہ کیا) اُس نے انکار کیا اس سے کہ وہ کرنے والوں میں شامل ہو (۳۱)۔ (اللہ نے) کہا: اے

مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ

ابلیس! تیرے لئے کیا باعث ہے اِس کا کہ تو جھکنے والوں میں شامل نہیں (۳۲)۔ بولا: میں وہ نہیں کہ بشر کے آگے

خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

گروں جسے تو نے لیس دار گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے (۳۳)۔ (اللہ نے) کہا: تو تو نکل! اِس (آسمان)

فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ

سے، بے شک تو مردود ہوگیا (۳۴)۔ اور بے شک تیرے اوپر قیامت تک لعنت رہے گی (۳۵)۔ بولا:

رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾

اے میرے پروردگار! تو پھر مجھے مہلت دے حشر کے دن تک (۳۷)۔ (اللہ نے) فرمایا: اچھا تو تو مہلت یاب

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ

ہے (۳٦)۔ وقت معلوم کے دن تک (۳۸)۔ بولا: اے میرے پروردگار! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں بھی یقیناً

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

اُن کی نظر میں دنیا میں (معاصی کو) خوشنما بنا کر اور ان سب کو بہکا کر کے رہوں گا (۳۹)۔ بجز اُن میں سے تیرے اُن

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ

بندوں کے جو منتخب کر لئے گئے ہیں (۴۰)۔ (اللہ نے) فرمایا: یہ سیدھا راستہ ہے (پہونچنے والا) مجھ تک (۴۱)۔

عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

بے شک میرے بندوں پر تیرا ذرا بھی بس نہ چلے گا، مگر ہاں! بھٹکے ہوؤں میں سے جو بھی تیری

الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ

پیروی کرنے لگیں (۴۲)۔ اور بے شک جہنم ان سب کی وعدہ گاہ ہے (۴۳)۔ اُس کے سات

توضیحی ترجمہ

گارے کی کھنکھناتی ہوئی مٹی سے۔

(۲۹) تو جب میں اُس کو پوری طرح بنا لوں اور اُس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اُس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ (اللہ کے علاوہ کسی کے لئے سجدۂ تعبدی کرنے کی اجازت نہیں ہے، سجدۂ تعظیمی کی اجازت بعض پچھلی قوموں میں تھی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سجدۂ تعظیمی تھا، اسلام میں اس کی بھی اجازت نہیں)

(۳۰) تو (اللہ کے حکم کے مطابق) سارے فرشتوں نے سجدہ کیا۔

(۳۱) سوائے ابلیس کے (جو کثرتِ عبادت وغیرہ کی وجہ سے زُمرۂ ملائکہ میں شامل ہوگیا تھا) اُس نے انکار کردیا کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو۔

(۳۲) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: ابلیس! تجھے کیا ہوا ہے کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوا؟

(۳۳) وہ بولا: میں ایسا (گرا ہوا) نہیں ہوں کہ ایک ایسے انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے سڑے ہوئے لیس دار گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ (گویا کہ اُس نے انسان کو خلیفۃ اللہ ماننے سے انکار کردیا)

(۳۴) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: نکل جا یہاں سے! تو تو مردود ہوگیا۔ (تیرے تکبر اور نافرمانی کے بعد تیرے لئے یہاں اب کوئی جگہ نہیں)

(۳۵) اور (یاد رکھ) اب تجھ پر قیامت تک لعنت (یعنی اللہ کی رحمت سے دوری اور پھٹکار) رہے گی۔

(۳٦) وہ بولا: میرے رب! اچھا تو مجھے اس دن تک (زندہ رہنے کی) مہلت دے دیجئے جب لوگ (دوبارہ) اُٹھائے جائیں گے۔

(۳۷) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: (جاؤ) تمہیں مہلت دے دی گئی۔

(۳۸) (مگر) ایسے وقت تک جو (صرف ہمیں) معلوم ہے۔ (یعنی قیامت)

(۳۹) (ابلیس جوشِ انتقام سے) بولا: اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے (آدم کے معاملہ میں آزمائش میں ڈال کر) ڈگمگا دیا (کہ میرا قدم پھسل گیا، اس لئے) میں بھی دنیا میں (معاصی کو) ان (انسانوں) کے لئے چمک دمک سے مزین کردوں گا (اور اس میں کشش بھر دوں گا) اور اُن سب کو گمراہ کر کے رہوں گا۔

(۴۰) سوائے اُن کے جو تیرے مخلص و منتخب بندے ہیں۔ (وہ البتہ میرے سحر اور تزئین کاری سے محفوظ رہیں گے)

(۴۱) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: (میں اُن کو بتا دوں گا کہ) یہ ہے میرا سیدھا راستہ جو مجھ تک پہونچتا ہے۔

(۴۲) (سُن لے!) میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا (یعنی میرے کسی ایک بندے پر بھی تیری زبردستی نہیں چلے گی) سوائے اُن کے جو خود تیرے پیچھے ہولیں (اور) گمراہ لوگوں میں سے۔ (ہو جائیں)

(۴۳) اور (چونکہ یہ گمراہی اُن کی اختیاری ہوگی اس لئے) ایسے تمام لوگوں کی موعودہ جگہ جہنم ہے۔

(۴۴) (اور جہنم کے بارے میں سن لو) اُس کے سات

أَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي

دروازے ہیں، ہر دروازے کے لئے ان میں سے (لوگوں کے) الگ الگ حصہ ہے (۴۴)۔ بے شک پرہیزگار باغوں اور

جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ؕ اُدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي

چشموں میں (بستے) ہوں گے (۴۵)۔ تم داخل ہو، اس میں سلامتی (اور) امن کے ساتھ (۴۶)۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں

صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ

کینہ ہوگا اسے ہم دور کردیں گے، (سب) بھائی بھائی کی طرح رہیں گے، آمنے سامنے تختوں پر (۴۷)۔ اُس کے اندر اُنھیں کوئی

فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِيٓ اَنِّيٓ

تکلیف چھوئے گی بھی نہیں، اور نہ وہ اس میں سے (کبھی) نکالے جائیں گے (۴۸)۔ میرے بندوں کو خبر کردیجئے کہ ہاں! میں

اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ ۙ وَاَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيمُ ﴿٥٠﴾

یقیناً بڑا ہی مغفرت والا ہوں اور بڑا ہی رحمت والا ہوں (۴۹)۔ اور یہ کہ میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے (۵۰)۔

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيمَ ﴿٥١﴾ اِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلٰمًا ؕ

اور اُنھیں ابراہیمؑ کے مہمانوں (کے قصہ) کی خبر دیجئے (۵۱)۔ جب کہ وہ اُن کے پاس آئے اور کہا (تم پر) سلام

قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ

ہو (ابراہیمؑ) بولے: ہم کو تم سے ڈر لگ رہا ہے (۵۲)۔ (فرشتے) بولے: آپ ڈریئے نہیں، ہم آپ کو بشارت ایک

عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُونِي عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ

صاحبِ علم فرزند کی دیتے ہیں (۵۳)۔ (ابراہیمؑ نے) کہا: کیا تم مجھے بشارت اِس حال میں دیتے ہو کہ مجھ پر بڑھاپا آچکا،

تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِينَ ﴿٥٥﴾

سو بشارت کس چیز کی دیتے ہو (۵۴)۔ وہ بولے: ہم آپ کو بشارت امرِ واقعی کی دیتے ہیں، سو آپ ناامید نہ ہوں (۵۵)۔

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّونَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا

(ابراہیمؑ نے) کہا: کہ اپنے پروردگار کی رحمت سے ناامید ہوتا ہی کون ہے بجز گمراہوں کے (۵۶)۔ (پھر ابراہیمؑ نے) کہا:

خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾ ۙ

تم کو کیا مہم درپیش ہے، اے (اللہ کے) فرستادو! (۵۷)۔ وہ بولے: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں (۵۸)۔

اِلَّآ اٰلَ لُوطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ اَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ ۙ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ

بجز خاندانِ لوط کے، کہ ہم اُن سب کو بچالیں گے (۵۹)۔ بجز اُن کی بیوی کے، ہم نے تجویز کر رکھا ہے کہ

توضیحی ترجمہ

دروازے ہیں، ہر دروازے (میں داخلہ) کے لئے اُن کا ایک ایک گروہ بانٹ دیا گیا ہے۔

ع ٣ ١٩ ٣

(۴۵) (اور) متقی (پرہیزگار) لوگ جنتی باغات اور چشموں کے بیچ ہوں گے۔

(۴۶) (اُن سے کہا جائے گا کہ) داخل ہو جاؤ سلامتی کے ساتھ، اس میں (اور رہو) امن وچین کے ساتھ۔

(۴۷) اور ہم نکال پھینکیں گے (اُس آپسی) رنجش (وکدورت) کو جو اُن کے سینوں میں (دنیا میں رہی) ہوگی (چنانچہ) وہ بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے اونچی نشستوں پر بیٹھے ہوں گے۔

(۴۸) وہاں نہ کوئی تھکن اُن کے پاس آئے گی اور نہ اُس میں سے (کبھی) اُن کو نکالا جائے گا۔

(۴۹) (اے رسولؐ!) آپ میرے بندوں کو بتادیں کہ میں بہت ہی بخشنے والا ہوں، بڑا مہربان ہوں۔

(۵۰) اور (یہ بھی) کہ میرا عذاب بڑا دردناک ہے۔

(۵۱) اور اُنھیں ابراہیمؑ کے مہمانوں والا قصہ سنایئے۔

(۵۲) (ہوا یوں کہ) جب وہ (مہمان) اُن کے پاس پہونچے اور انھوں نے سلام کیا تو (حضرت ابراہیمؑ نے اُنھیں بٹھایا اور اُن کی تواضع کے لئے بھنا گوشت لے آئے، انھوں نے اسے ہاتھ نہیں لگایا جس سے اُنھیں اُن کے بارے میں شبہ ہوا تو ابراہیمؑ نے اُن سے) کہا: ہمیں آپ سے ڈر محسوس ہو رہا ہے۔ (یعنی کہیں آپ لوگ کسی غلط نیت سے تو نہیں آئے ہیں؟ کیونکہ آپ گوشت کو ہاتھ نہیں لگا رہے ہیں)

وقف لازم

(۵۳) انھوں نے کہا: ڈریئے نہیں! ہم (فرشتے ہیں اور) آپ کو بیٹے (کی ولادت) کی خوش خبری سناتے ہیں، جو بڑا عالم (یعنی نبی) ہوگا۔

(۵۴) (ابراہیمؑ نے) کہا: کہ کیا تم لوگ مجھے (اولاد کی) خوش خبری سنا رہے ہو اس کے باوجود کہ مجھ پر بڑھاپا طاری ہو چکا ہے، (ذرا بتاؤ) تو تم کس بنیاد پر (یہ) خوش خبری دے رہے ہو؟

(۵۵) وہ (مہمان) بولے: ہم نے آپ کو (جو خوش خبری دی ہے وہ) بالکل سچی خوش خبری دی ہے، لہٰذا (آپ سے گزارش ہے کہ) آپ اُن لوگوں میں سے نہ ہوں جو ناامید ہو جاتے ہیں۔

(۵۶) (ابراہیمؑ نے) کہا: (میں کیسے اُس کی رحمت سے ناامید ہو سکتا ہوں، تعجب ضرور ہو رہا ہے) اور کون ہے؟ جو اللہ کی رحمت سے ناامید ہو سوائے گمراہوں کے۔

(۵۷) (اب ابراہیمؑ کو یقین ہو گیا کہ وہ انسانوں کی صورت میں آنے والے مہمان انسان نہیں فرشتے ہیں تو انھوں نے) پوچھا: (اچھا) اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو! آپ کی مہم ہے کیا؟

(۵۸) انھوں نے جواب دیا: ہم ایک مجرم قوم (قومِ لوطؑ) کی طرف (عذاب نازل کرنے) بھیجے گئے ہیں۔

(۵۹) سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے (وہ اس سے مستثنیٰ ہیں) ہم اُن سب کو بچالیں گے۔

(۶۰) بجز اُن کی بیوی کے (جس کے بارے میں) ہمیں تقدیری فیصلہ ملا ہے کہ

إِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ

وہ ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں رہے گی (۶۰)۔ پھر جب وہ فرستادے لوطؑ کے گھرانے میں آئے (۶۱)۔ (تو لوطؑ نے) کہا: تم تو

إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿٦٢﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٣﴾

اجنبی قوم کے لوگ (معلوم ہوتے) ہو (۶۲)۔ وہ بولے: نہیں، بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ لے کر آئے ہیں جس کے باب میں یہ شک

وَأَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ ﴿٦٤﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

کیا کرتے تھے (۶۳)۔ اور ہم ان کے پاس یقینی ہونے والی چیز لے کر آئے ہیں، اور بے شک ہم بالکل سچے ہیں (۶۴)۔ سو آپ

الَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبٰرَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ

رات کے کسی حصہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر چلے جائیے اور آپ اُن کے پیچھے پیچھے چلئے، اور تم لوگوں میں سے کوئی پیچھے مُڑ کر نہ

تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَآ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوعٌ

دیکھے، اور جہاں کا حکم تم کو ملا ہے (سب) اُسی طرف چلے جاؤ (۶۵)۔ اور ہم نے لوطؑ کے پاس (اپنا) یہ فیصلہ بھیج دیا کہ صبح ہوتے ان

مُّصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَآءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾ قَالَ إِنَّ

لوگوں کی جڑ ہی (بالکل) کٹ جائے گی (۶۶)۔ اور شہر کے لوگ خوشیاں کرتے ہوئے آئے (۶۷)۔ (لوطؑ نے) کہا: یہ لوگ میرے

هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿٦٩﴾

مہمان ہیں، سو مجھے (عام لوگوں میں) فضیحت تو مت کرو (۶۸)۔ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے (مہمانوں کی نظر میں) رُسوا مت کرو (۶۹)۔

قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيٓ إِن

وہ بولے: کیا ہم نے تم کو دنیا بھر کے لوگوں سے منع نہیں کر دیا تھا (۷۰)۔ (لوطؑ نے) کہا: یہ میری بیٹیاں بھی تو موجود ہیں

كُنتُمْ فٰعِلِينَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ

اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے (۷۱)۔ آپ کی جان کی قسم، وہ اپنی مدہوشی میں بالکل بھٹکے ہوئے تھے (۷۲)۔ بس سورج نکلتے

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عٰلِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

نکلتے ایک سخت آواز نے پکڑ لیا (۷۳)۔ چنانچہ ہم نے اس (بستی) کا اوپر کا تختہ نیچے کر دیا اور اُن لوگوں پر

حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾

کنکر کے پتھر برسا دیئے (۷۴)۔ بے شک اس (واقعہ) میں اہلِ بصیرت کے لئے نشانیاں ہیں (۷۵)۔

وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ﴿٧٦﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾

اور وہ (بستی) تو ایک آباد راستہ پر (ملتی) ہے (۷۶)۔ بے شک اس (واقعہ) کے اندر ایمان والوں کے لئے نشانی ہے (۷۷)۔

توضیحی ترجمہ

وہ پیچھے رہ جانے والے (مجرم) لوگوں میں شامل رہے گی۔ (اور عذاب کا شکار ہوگی)

(۶۱) پھر جب یہ (فرشتے) لوطؑ کے گھر والوں کے پاس پہونچے۔

(۶۲) تو (لوطؑ نے) کہا: آپ لوگ اجنبی قوم کے (معلوم ہوتے) ہیں؟ (میں پہچان نہیں پا رہا ہوں)

(۶۳) اُنھوں نے کہا: نہیں! (ہم اجنبی قوم کیا انسان ہی نہیں ہیں) بلکہ (فرشتے ہیں) وہ (عذاب الٰہی) لے کر آئے ہیں جس کے بارے میں یہ (آپ کی قوم والے) شک کیا کرتے تھے۔

(۶۴) اور ہم آپ کے پاس اٹل فیصلہ لے کر آئے ہیں اور یقین رکھئے کہ ہم بالکل سچے ہیں۔

(۶۵) لہٰذا آپ رات کے کسی حصہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر (اس بستی سے) نکل جائیں، اور آپ اُن کے پیچھے پیچھے چلیں، اور آپ میں سے کوئی بھی پیچھے مُڑ کر نہ دیکھے اور آپ سب چلے جائیں وہاں جہاں جانے کا آپ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے۔

(۶۶) اور (اس طرح) ہم نے اُن کے (یعنی لوطؑ کے) پاس اپنا یہ فیصلہ پہونچا دیا کہ صبح ہوتے ہوتے اُن لوگوں کی جڑ کاٹ دی جائے گی۔

(۶۷) اور (اس سے پہلے یہ ہو چکا تھا کہ جب شہر کے لوگوں کو لوطؑ کے پاس کچھ خوبصورت اجنبی نوجوانوں کے آنے کی خبر لگی تو) شہر والے خوشی مناتے ہوئے (اُن کے پاس) آئے۔

(۶۸) (لوطؑ نے اُن کی بدنیتی بھانپ کر اُن سے) کہا: (سنو!) یہ میرے مہمان ہیں، لہٰذا (کوئی غلط حرکت کر کے) میری فضیحت مت کرنا۔

(۶۹) اور اللہ سے ڈرو، اور مجھے ذلیل ورسوا نہ کرو۔

(۷۰) وہ بولے: کیا ہم نے آپ کو دنیا جہان (کی مہمانی اور حمایت وٹھیکیداری) سے نہیں روکا تھا؟ (اب ہم کو اختیار ہے کہ ہم اُن کے ساتھ جس طرح پیش آئیں)

(۷۱) (لوطؑ نے) کہا: اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو (اس کام کے لئے میری (قوم کی بہت سی) بیٹیاں ہیں (جو یا تو تمہارے نکاح میں ہیں یا جن سے تم نکاح کر سکتے ہو، لہٰذا حلال اور ستھری چیز کو چھوڑ کر حرام کی گندگی میں کیوں ملوث ہوتے ہو؟)

(۷۲) (لیکن اے پیغمبرؐ!) آپ کی جان کی قسم وہ اپنی بدمستی میں اندھے ہو رہے تھے (بڑی لاپروائی سے لوطؑ کی نصیحت کو ٹھکرا دیا)

(۷۳) چنانچہ سورج نکلتے نکلتے اُنھیں ایک چنگھاڑ نے آ دبوچا۔

(۷۴) پھر ہم نے اس زمین کو تہ وبالا کر کے رکھ دیا اور اُس پر کنکر کے پتھر برسائے۔ (اور نیست ونابود کر دیا)

(۷۵) یقیناً اس (واقعہ) میں اہلِ بصیرت کے لئے نشانیاں ہیں۔

(۷۶) اور یہ (بستی) ایک عام گزرگاہ پر واقع ہے۔

(۷۷) اور ایمان والوں کے لئے اس (واقعہ) میں عبرت (کا بڑا سامان) ہے۔

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ لَظٰلِمِیْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ

اور بے شک بن والے بھی (بڑے) پاپی تھے (۷۸)۔ سو ہم نے اُنھیں بھی ٹھیک کر دیا، اور دونوں

اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۹﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۸۰﴾

(بستیاں) شاہراہ پر (واقع) ہیں (۷۹)۔ اور بالیقین حجر والوں نے (بھی ہمارے) فرستادوں کو جھٹلایا (۸۰)۔

وَاٰتَیْنٰهُمْ اٰیٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا یَنْحِتُوْنَ

اور ہم نے اُن کو اپنی (طرف سے) نشانیاں دیں، پر وہ اُن سے روگردانی ہی کرتے رہے (۸۱)۔ اور وہ لوگ

مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾

پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے کہ (ان میں) امن چین سے رہیں (۸۲)۔ سو اُن کو صبح کے وقت آوازِ سخت نے آ پکڑا (۸۳)۔

فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

سو جو کچھ اُنھوں نے حاصل کر رکھا تھا اُن کے کچھ کام نہ آیا (۸۴)۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن

وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ فَاصْفَحِ

کے درمیان ہے بے مقصد نہیں پیدا کر دیا ہے، اور قیامت ضرور آنے والی ہے، پس آپ خوبی کے ساتھ درگزر

الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ

کیجئے (۸۵)۔ بے شک آپ کا پروردگار تو خالقِ اعظم ہے بڑا ہی علم والا ہے (۸۶)۔ او بالیقین ہم نے آپ

اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ

کو (وہ) سات (آیتیں) دیں جو مکرر (پڑھی جاتی) ہیں اور دیا قرآنِ عظیم (۸۷)۔ اپنی آنکھ اُٹھا کر بھی اُن

عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ

چیزوں کو نہ دیکھئے جو ہم نے (کافروں کی) مختلف قسموں کو برتنے کے لئے دے رکھی ہیں، اور نہ اُن (لوگوں) پر غم کیجئے اور ایمان

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّیْۤ اَنَا النَّذِیْرُ

والوں کے لئے اپنے بازو جھکائے رکھئے (۸۸)۔ اور کہئے کہ میں تو صاف صاف (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں (۸۹)۔ جیسا

الْمُبِیْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِیْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ

کہ ہم نے (وہ عذاب) نازل کر دیا قسما قسمی کرنے والوں پر (۹۰)۔ جنھوں نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے تھے (۹۱)۔ سو

عِضِیْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ الربع

آپ کے رب کی قسم کہ ہم اُن سب سے ضرور سوال کریں گے (۹۲)۔ اُن اعمال کی بابت جنھیں وہ کرتے رہے ہیں (۹۳)۔

توضیحی ترجمہ

(۷۸) اور ایکہ (بستی) میں رہنے والے (قوم شعیبؑ کے لوگ بھی) بڑے ظالم تھے۔

(۷۹) تو ہم نے اُن سے بھی انتقام لیا (اور اُن کو عذاب کے ذریعہ ہلاک کر دیا) اور ان دونوں (لوطؑ اور شعیبؑ) کی بستیاں کھلی شاہراہ پر واقع ہیں۔ (دیکھنے والے گزرتے ہوئے بھی اُن کے آثار دیکھ سکتے ہیں)

(۸۰) اور حجر کے باشندوں (یعنی صالح علیہ السلام کی بستی والوں) نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔

(۸۱) اور ہم نے اُن کو اپنی نشانیاں دیں (لیکن) پھر بھی وہ اُن سے منہ موڑے رہے۔

(۸۲) وہ پہاڑوں کو تراش تراش کر مکان بنایا کرتے تھے (تاکہ وہ اس میں رہیں ہر آفت سے) بے خوف ہو کر۔

(۸۳) پھر اُن کو آ پکڑا چنگھاڑ (کی شکل میں عذاب) نے صبح ہوتے ہوتے (اور وہ سوتے سوتے اُس کا شکار ہو گئے)

(۸۴) تو اُن کے کام نہیں آئی اُن کی تدبیر و مہارت۔ (اور محنت و مشقت سے بنائے ہوئے قلعہ نما مکان بھی انھیں نہ بچا سکے)

(۸۵) اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور اُن کے درمیان جو کچھ بھی ہے بغیر مصلحت کے نہیں پیدا کیا ہے اور قیامت کی گھڑی آ کر رہے گی (تب ان کو سزا ملے گی) لہٰذا آپ ان سے خوبصورتی کے ساتھ درگزر کریں۔

(۸۶) بے شک آپ کا رب سب کو پیدا کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

(۸۷) اور ہم نے آپ کو سات ایسی آیتیں دے رکھی ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورۂ فاتحہ) اور (یہ سورت گویا) قرآن عظیم (کا متن اور خلاصہ) ہے۔

(۸۸) (دیکھئے ہم نے آپ کو اتنی بڑی نعمت سورۂ فاتحہ کی شکل میں دی ہے لہٰذا) آپ ان چیزوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھئے (کہ مسلمانوں کو ملتیں تو اُن کا صحیح استعمال کرتے) جو ہم نے اُن (کافروں) میں سے مختلف لوگوں کو مزے اُڑانے کے لئے دی ہیں اور نہ اُن (کافروں) پر اپنا دل کڑھایئے (کہ وہ مسلمان ہو جاتے) اور (بس یہ کریئے کہ) مسلمانوں کے لئے اپنے (شفقت کے) بازو پھیلائے رہئے۔

(۸۹) اور (ان کافروں سے) کہئے کہ میں تو (بنا رُو رعایت کے) صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ (منکروں کو عذاب سے)

(۹۰) (اور اللہ فرماتا ہے کہ یہ بھی ان کو بتا دیجئے کہ وہ عذاب اس طرح کا ہوگا) جیسا ہم نے ان پر نازل کیا تھا جنھوں نے حصے کر رکھے تھے۔

(۹۱) انھوں نے کتابِ الٰہی کے (بھی) حصے بخرے کر ڈالے تھے۔

(۹۲) تو آپؐ کے رب کی قسم! ہم اُن سب سے پوچھ لیں گے۔

(۹۳) اُن کے (تمام) اعمال کی بابت جنھیں وہ کیا کرتے تھے۔

وقف لازم ۵ ع ۱۹ ۵ منزل

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ

غرض آپ کو جس امر کا حکم دیا گیا ہے اُسے صاف صاف سنا دیجئے اور مشرکین کی پروانہ کیجئے (۹۴)۔ ہم آپ کے لئے تمسخر کرنے

الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ

والوں کے مقابلے میں کافی ہیں (۹۵)۔ (وہ تمسخر کرنے والے) جو اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی قرار دیتے ہیں، سو ان کو ابھی

يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾

معلوم ہوا جاتا ہے (۹۶)۔ اور بالیقین ہم کو معلوم ہے (یہ لوگ) جو کچھ کہتے رہتے ہیں اُس سے آپ کا دل تنگ ہوتا رہتا ہے (۹۷)۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ

سو آپ اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح کرتے رہئے اور سجدہ کرنے والوں میں رہئے (۹۸)۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہئے

حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ ع

یہاں تک کہ آپ کو امر یقینی پیش آجائے (۹۹)۔

ع ۶

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ نحل مکی ہے، اس میں | شروع اللہ بے انتہا رحم کرنے والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | ۱۲۸ آیات اور ۱۶ رکوع ہیں

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

اللہ کا حکم آپہونچا، تو اب اُس میں جلدی نہ مچاؤ، پاک اور برتر ہے وہ (اللہ) شرک سے (جو یہ لوگ) کرتے رہتے ہیں (۱)۔

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ

فرشتوں کو وحی کے ساتھ اپنے حکم سے نازل کرتا رہتا ہے، اپنے بندوں میں جس پر وہ چاہتا ہے (اس حکم کے ساتھ)

اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کہ (لوگوں کو) خبردار کر دو، کوئی معبود بجز میرے نہیں ہے سو مجھ ہی سے ڈرتے رہو (۲)۔ اُس نے آسمانوں اور زمین کو

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

پیدا کیا ہے حکمت کے ساتھ، وہ برتر ہے شرک سے جو (یہ لوگ) کرتے رہتے ہیں (۳)۔ اُس نے انسان کو نطفہ سے

نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ

پیدا کیا مگر وہ تو کھلم کھلا مقابلہ پر آ گیا (۴)۔ اور چوپائے بھی اُس نے بنائے اُن میں تمہارے لئے گرم لباس بھی ہے

فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ

اور (اور بھی) فائدے ہیں اور اُن میں سے تم کھاتے بھی ہو (۵)۔ اور اُن کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے جب کہ

توضیحی ترجمہ

(۹۴) لہٰذا جس بات کا آپؐ کو حکم دیا جا رہا ہے اُسے علی الاعلان (لوگوں کو) سنا دیجئے، اور (جو لوگ پھر بھی شرک کریں تو اُن) مشرکین سے منہ پھیر لیجئے۔

(۹۵) ہم کافی ہیں آپؐ (کے دفاع) کے لئے مذاق اُڑانے والوں کے خلاف۔

(۹۶) (وہ تو وہ ہیں) جنھوں نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود (بھی) بنا رکھا ہے، انھیں بہت جلد پتہ چل جائے گا۔ (کہ اتنے بڑے جرم کی سزا کیا ہوتی ہے)

(۹۷) اور یقیناً ہمیں معلوم ہے کہ جو کچھ یہ کہا کرتے ہیں اُس سے آپؐ کا دل تنگ ہوتا ہے۔

(۹۸) تو (اس کا علاج یہ ہے کہ ایک تو) آپؐ اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرتے رہئے اور (دوسرے خوب) سجدے کرنے والوں میں سے ہو جایئے۔ (یعنی کثرت سے نوافل کا اہتمام رکھئے)

(۹۹) اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہئے حتیٰ کہ آپؐ کو امرِ یقینی (یعنی موت) پیش آجائے۔ (مراد یہ کہ مرتے دم تک ذکر و عبادت میں مشغول رہئے)

سورہ نحل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اللہ کا حکم آ ہی گیا (سمجھو، یعنی اے کافرو! مسلمانوں کے جس غلبے اور قیامت کے دن کا تم مذاق اُڑاتے ہو اُس کا آنا اتنا یقینی ہے کہ اُس کو آیا ہوا ہی سمجھو) لہٰذا (اب) اس کے لئے جلدی نہ کرو، (اُس اللہ کی ذات) پاک (اور منزّہ) ہے، اور (اُس کی صفات بھی) برتر (وارفع) اُن (تمام امور) سے جنھیں یہ اُس کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔

(۲) وہ فرشتوں کو اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اس (زندگی بخشنے والی) وحی کے ساتھ اُتارتا ہے کہ "لوگوں کو آگاہ کر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا (صرف) مجھی سے ڈریں"۔ (اور کسی سے نہیں)

(۳) اُس نے آسمانوں اور زمین کو با مقصد (اور مصلحت سے) پیدا کیا ہے، (اُسے ان کی تخلیق یا نظام چلانے کے لئے کسی شریک کی ضرورت نہیں) وہ برتر و بالا ہے (اس) شرک سے جو یہ (لوگ) کرتے رہتے ہیں۔

(۴) اُس (اللہ) نے انسان کو نطفے (ناپاک بوند) سے پیدا کیا، پھر (دیکھتے ہی دیکھتے) وہ مخاصمت پر آمادہ ہو گیا (یعنی بجائے اس کے کہ یہ دیکھتا کہ ہم نے اس قطرۂ ناچیز کو کیا سے کیا بنا دیا، اور ہماری نعمتوں پر شکر ادا کرتا نیز ہمارے احکام بجالاتا، اپنی حقیقت و حیثیت بھول کر ہم ہی کو چیلنج کرنے لگا)

(۵) اور چوپائے، اُن کو (بھی) اُسی نے پیدا کیا، ان میں تمہارے لئے گرم لباس ہے (اون کی شکل میں) اور (دیگر) منافع ہیں، اور ان میں سے (بعض ہیں جنھیں) تم کھاتے بھی ہو۔

(۶) اور اُن میں تمہارے لئے شان و رونق ہے جب

تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ

(اُن کو) شام کے وقت (گھر) لاتے ہو اور جب کہ (اُنھیں) صبح کے وقت (چرنے) چھوڑ دیتے ہو (٦)۔ اور وہ تمہارے بوجھ

تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾

بھی ایسے شہر کو لے جاتے ہیں جہاں تم نفس کی بغیر سخت مشقت کے نہیں پہونچ سکتے تھے، تمہارا پروردگار بے شک بڑا شفقت والا

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا

ہے بڑا رحمت والا ہے (٧)۔ اور (اُسی نے پیدا کئے) گھوڑے اور خچر اور گدھے تاکہ تم اُن پر سوار ہو اور زینت کے لئے

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ

بھی، اور وہ پیدا کرتا رہتا ہے ایسی چیزیں جن کی تم کو خبر نہیں (٨)۔ اور اللہ ہی پر ہے سیدھے راستہ (کا دکھانا) اور بعض اس میں

لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ

سے ٹیڑھے بھی ہیں، اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو راہ یاب کر دیتا (٩)۔ وہ (اللہ) وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے

شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿١٠﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ

پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کو ملتا ہے، اور اُسی سے سبزہ زار پیدا ہوتے ہیں، اُن میں تم (مویشی) چراتے ہو (١٠)۔ اور اُسی

وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ

سے تمہارے لئے کھیتی اُگاتا ہے، نیز زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل، بے شک اس میں (بڑی) نشانی ہے اُن

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ

لوگوں کے لئے جو سوچتے رہتے ہیں (١١)۔ اور اُسی نے تمہارے لئے مسخر کیا ہے رات کو اور دن کو اور سورج کو اور چاند کو، اور

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

ستارے بھی اُسی کے حکم سے (تمہارے لئے) مسخر ہیں، بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے (بڑی) نشانیاں ہیں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا

جو عقل سے کام لیتے رہتے ہیں (١٢)۔ اور (ان چیزوں کو بھی) مسخر بنایا جنھیں زمین پر تمہارے لئے پھیلایا، اُن کے

اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

اقسام مختلف ہیں، بے شک اس میں بھی نشانی ہے اُن لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کرتے رہتے ہیں (١٣)۔ اور

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً

وہی (اللہ) ہے جس نے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے، تاکہ اُس میں سے تازہ گوشت کھاؤ، اور تاکہ تم اس میں سے زیور نکالو

ع ٩ ٧

توضیحی ترجمہ

(اُن کو) شام کے وقت (گھر) لاتے ہو اور (اسی طرح اُس وقت بھی) جب تم اُنھیں صبح کے وقت چرانے لے جاتے ہو۔

(٧) اور (یہ جانور) تمہارے بوجھ اُٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے (دور دراز) شہروں تک جہاں تم جان جوکھم میں ڈالے بغیر نہیں پہونچ سکتے تھے یقیناً تمہارا پروردگار بہت شفیق، بڑا مہربان ہے۔

(٨) اور (اُسی نے پیدا کئے) گھوڑے، خچر اور گدھے تاکہ تم اُن پر سواری کرو اور وہ زینت کا سامان بنیں، اور آئندہ پیدا کرے گا (بہت سی) ایسی چیزیں جن کے بارے میں تمہیں کچھ علم نہیں۔ (اس میں جانوروں کے علاوہ انسان کے ذریعہ ایجاد ہونے والی تمام سواریاں آگئیں)

(٩) اور اللہ نے ذمہ داری لی ہے سیدھا راستہ دکھانے کی (نہ کہ زبردستی سیدھے راستے پر چلانے کی) اور (جہاں تک راستوں کا سوال ہے تو) بعض اس میں ٹیڑھے راستے ہیں، اور اگر وہ (یعنی اللہ) چاہتا تو (یہ کرسکتا تھا کہ) تم سب کو سیدھے راستے پر چلا دیتا (لیکن اس کا مطالبہ تو یہ ہے کہ انسان اُس کے دکھائے ہوئے راستہ پر اپنے اختیار سے چلے)

(١٠) (وہ اللہ) وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا، اُس سے (تمہیں) پینے کو ملتا ہے اور اُسی سے درخت (اُگتے ہیں) جن میں تم (اپنے مویشی) چراتے ہو۔

(١١) اُسی (پانی) سے وہ (اللہ) تمہارے لئے کھیتیاں اور زیتون و کھجور کے درخت اور انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے، بلاشبہ اِن سب (چیزوں) میں اُن لوگوں کے لئے بڑی نشانی ہے (خدا کی وحدت و قدرت کی) جو سوچتے سمجھتے ہوں۔

(١٢) اور اُسی نے دن اور رات کو اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے، اور ستارے بھی اُسی کے حکم سے مسخر ہیں (یعنی سب انسان کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں) بے شک ان سب میں بھی (خدا کی وحدت و قدرت کی بڑی) نشانیاں ہیں (مگر) اُن لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیں۔ (یعنی سوچیں کہ ان سب کو کس نے پیدا کیا اور کیوں پیدا کیا، پھر انسان کے لئے کیوں مسخر کیا؟ اب انسان کو کیا کرنا ہے؟ وغیرہ وغیرہ، تو وہ اصل حقیقت تک پہونچ جائیں گے)

(١٣) اور (اسی طرح انسان کے لئے مسخر ہیں) رنگ برنگ کی وہ تمام چیزیں جو اُس نے زمین پر پھیلا رکھی ہیں (اس میں سب حیوانات، نباتات، جمادات، بسائط و مرکبات شامل ہوگئے) ان میں بھی (خدا کی وحدت و قدرت کی) نشانی ہے، اُن لوگوں کے لئے جو (ان سے) نصیحت و سبق حاصل کریں۔

(١٤) اور وہ (اللہ) وہی ہے جس نے سمندر کو (تمہارے فائدہ کے لئے) مسخر کیا تاکہ تم اُس سے (مچھلی کا) تازہ گوشت کھاؤ، اور اُس سے نکالو وہ زیورات (یعنی وہ موتی جن سے زیورات بنتے ہیں)

وَاَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

جسے تم پہنتے ہو، اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ اس میں پانی چیرتی ہوئی چلی جاتی ہیں تاکہ اللہ کے فضل کی تلاش کرتے رہو اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَاَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ

تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرتے رہو (۱۴)۔ اور اُسی نے زمین میں پہاڑ رکھ دیئے ہیں تاکہ وہ تم کو لے کر ڈگمگانے نہ لگے،

وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ

اور دریا اور راستے (بنادیئے) تاکہ تم راہ پاتے رہو (۱۵)۔ اور علامتیں بھی بتائیں اور ستاروں سے بھی (لوگ) راہ پاتے رہتے

یَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾ اَفَمَنْ یَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا یَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾

ہیں (۱۶)۔ اچھا تو کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اُس جیسا ہو جائے گا جو پیدا نہیں کرسکتا؟ تو کیا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے (۱۷)۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿١٨﴾

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو اُن کا احاطہ نہ کر پاؤ گے، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۱۸)۔

وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ

اور اللہ جانتا ہے اُس کو بھی جو تم چھپاتے ہو اور اس کو بھی جو تم ظاہر کرتے ہو (۱۹)۔ اور جن کو یہ اللہ

دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْوَاتٌ غَیْرُ

کے علاوہ پکارتے ہیں وہ کسی کو پیدا نہیں کرسکتے، وہ خود ہی مخلوق ہیں (۲۰)۔ اور وہ مُردے ہیں نہ کہ

اَحْیَآءٍ ۚ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۙ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

زندہ، اور اُن کو اتنی بھی خبر نہیں کہ (مُردے) کب اُٹھائے جائیں گے (۲۱)۔ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے،

فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ

البتہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اُن کے دل منکر ہو رہے ہیں اور وہ تکبر کر رہے ہیں (۲۲)۔

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ؕ

اللہ ضرور جانتا ہے اُس کو بھی کہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور اُس کو بھی جو کچھ کہ وہ ظاہر کرتے ہیں،

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿٢٣﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَّاذَاۤ اَنْزَلَ

بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (۲۳)۔ اور جب اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا چیز نازل

رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿٢٤﴾ لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً یَّوْمَ

کی، تو کہتے ہیں کہ (وہی) اگلوں کے بے سند قصے! (۲۴)۔ نتیجہ یہ ہے کہ یہ (اپنے گناہوں کا بھی) پورا بوجھ اُٹھائیں گے بروز

توضیحی ترجمہ

جو تم پہنتے ہو، اور تم دیکھتے ہی ہو کہ اُس میں کشتیاں پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں (یعنی یہ سمندر کی تسخیر ہی تو ہے ورنہ سمندر کی موجوں کے سامنے کشتی کی کیا بساط؟ اور یہ تحصیل رزق کے لئے کیا) تاکہ تم اس کے ذریعہ اللہ کا فضل تلاش کرو (یعنی تجارت کرو) اور تاکہ (پھر تم اُس کے) شکر گزار بنو۔

(۱۵) اور اُس نے زمین پر پہاڑ رکھ دیئے تاکہ وہ تم کو لے کر ڈگمگائے نہیں، اور دریا اور راستے بنائے تاکہ تم منزلِ مقصود تک پہونچ سکو۔

(۱۶) اور (ان راستوں کی پہچان کے لئے) بہت سی علامات (بنائیں) اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ (وسمت) معلوم کرتے ہیں۔ (اور یقیناً ستارے اُسی اللہ کے بنائے ہوئے ہیں)

(۱۷) (اب بتاؤ) کیا جو ذات (یہ ساری چیزیں) پیدا کرتی ہے کیا وہ اُن کے برابر ہوسکتی ہے جو کچھ نہیں پیدا کرتے؟ (بلکہ وہ خود مخلوق ہیں) کیا پھر بھی تم سبق نہیں حاصل کرتے؟ (اور اتنی واضح بات کے باوجود شرک کرتے ہو؟)

(۱۸) اور (ہم نے تو بس چند نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے، انسان پر اللہ کی نعمتیں تو اتنی ہیں کہ) اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو اُن کا احاطہ نہیں کرسکتے، (ان نعمتوں پر حتی الامکان اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے) یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (جو کمی رہ جائے گی اُس کو معاف فرمادے گا)

(۱۹) اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپ کر کرتے ہو اور وہ بھی جو تم علی الاعلان کرتے ہو۔

(۲۰) اور یہ لوگ جن (دیوتاؤں) پکارتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر، وہ کچھ بھی نہیں پیدا کرتے (بلکہ) وہ تو خود ہی مخلوق ہیں۔

٢ ع ١٢ ٨

(۲۱) (وہ دیوتا جن کے بت انھوں نے بنالئے ہیں یا فوت شدہ صالحین جن کو یہ قبروں میں زندہ سمجھ کر اُن سے مانگتے ہیں) مُردے ہیں جن میں زندگی (نام کو) نہیں (وہ کسی کو کیا دے سکیں گے جبکہ) ان کو تو خود شعور نہیں کہ اُنھیں کب (دوبارہ) اُٹھایا جائے گا۔

(۲۲) (سن لو!) تمہارا معبود تو بس ایک ہی خدا ہے (اس نے اپنے رسولوں کے ذریعہ آخرت کی اطلاع دی ہے) لہٰذا جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے دلوں میں انکار پیوست ہوگیا ہے، اور وہ گھمنڈ و تکبر میں مبتلا ہیں۔ (جو اس انکار کی اصل وجہ ہے)

(۲۳) یقیناً اللہ تعالیٰ وہ باتیں بھی جانتا ہے جو وہ چھپ کر کرتے ہیں اور وہ بھی جو وہ علی الاعلان کرتے ہیں، بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۲۴) اور جب اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ (کیا تمھیں معلوم ہے کہ) تمہارے رب نے کیا (پیغام) نازل فرمایا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ (یہ پیغام کہاں ہے، یہ تو) "گذرے ہوئے لوگوں کی بے سند کہانیاں" ہیں۔

(۲۵) نتیجہ یہ ہوگا کہ اُن کو اپنے (گناہوں کے) پورے پورے بوجھ خود اُٹھانا ہی پڑیں گے بروز

الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا

قیامت، اور اُن لوگوں کے بھی (گناہوں کا) بوجھ، جنھیں یہ بغیر علم سے کام لئے گمراہ کررہے ہیں، ارے کیسا

يَزِرُوْنَ ۝٢٥ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ

بُرا ہے (یہ بوجھ) یہ لوگ جو اپنے اوپر لادرہے ہیں (۲۵)۔ بڑی بڑی چالیں وہ لوگ چلے جو ان کے قبل

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ

تھے، سو اللہ نے ان کی (ساری) عمارت جڑ بنیاد سے اُکھیڑ دی، پھر اُن کے اوپر سے اُن پر چھت آپڑی اور

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٢٦ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ

اُن پر عذاب اُس طرف سے آیا جدھر سے اُن کو خیال بھی نہ تھا (۲۶)۔ پھر قیامت کے دن (اللہ) اُنھیں

اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

رُسوا کرے گا اور کہے گا میرے وہ ''شریک'' کہاں ہیں جن کے باب میں تم جھگڑا کرتے تھے، علم

الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٧ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ

والے (اُس وقت) بول اُٹھیں گے کہ آج (پوری) رُسوائی اور سختی کافروں پر ہے (۲۷)۔ جن کی جانیں

الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ

فرشتوں نے اس حال میں قبض کی تھیں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کررہے تھے، تب وہ صلح کا پیغام ڈال چلیں گے کہ ہم تو کوئی بُرائی

سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٢٨ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

نہیں کررہے تھے، ضرور (کررہے تھے) بے شک اللہ خوب جانتا ہے اُس کو جو تم کرتے رہے تھے (۲۸)۔ تو اب جہنم

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٢٩ وَقِيْلَ

کے دروازوں میں داخل ہو، اُس میں ہمیشہ رہنے والے (ہوکر) غرض کیسا بُرا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا (۲۹)۔ اور جو لوگ

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

بچتے رہتے ہیں اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا چیز نازل کی ہے؟ تو وہ کہتے ہیں بڑی خیر (نازل فرمائی ہے)

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ

جن لوگوں نے نیکی کی اُن کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور عالمِ آخرت تو اور بھی بہتر ہے، اور اہلِ تقویٰ کا وہ گھر واقعی

الْمُتَّقِيْنَ ۝٣٠ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کیا ہی اچھا ہے (۳۰)۔ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں یہ داخل ہوں گے، ان (باغوں) کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی،

توضیحی ترجمہ

قیامت اور (ساتھ ہی ساتھ) اُن لوگوں کے (گناہوں کے) بوجھ بھی جنھیں یہ بغیر کسی علم کے گمراہ کرتے رہے تھے، کیسا بُرا (اور تکلیف دہ) بوجھ ہوگا وہ جسے انھیں اُٹھانا پڑے گا۔

(۲۶) (لوگوں کو گمراہ کرنے اور پیغامِ حق کو نیچا دکھانے کی جو تدبیریں اس وقت کی جارہی ہیں ایسی ہی) وہ لوگ تدبیریں کرچکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں، پھر (ہوا یہ کہ) اللہ نے (کہیں تو حسی طور پر اور کہیں غیر حسی طور پر) اُن (تدبیروں اور منصوبوں کی عمارت) کو جڑ بنیاد سے اُکھاڑ پھینکا، پھر اُن کے اوپر سے چھت بھی اُن پر آگری، اور اُن پر عذاب وہاں سے آیا جہاں سے (آنے کا) اُنھیں خیال بھی نہ تھا۔

ع ٣ ٩

(۲۷) پھر قیامت کے دن بھی وہ (یعنی اللہ) اُنھیں رُسوا کرے گا اور (اُن سے) پوچھے گا کہ کہاں ہیں میرے وہ ''شریک'' جن کے بارے میں (یا جن کی حمایت میں مسلمانوں سے) تم جھگڑا (یا بحث ومباحثہ) کیا کرتے تھے؟ (اُن سے تو کوئی جواب نہ بن پڑے گا البتہ) وہ لوگ جنھیں علم دیا گیا تھا (یعنی انبیاء اور دوسرے باخبر لوگ) کہیں گے کہ (دیکھ لیا جو ہم کہا کرتے تھے) آج کے دن (ساری) رُسوائی اور بُرائی (صرف حق کے) منکرین (یعنی کافروں) کے لئے ہے۔

(۲۸) (اور یہ کافر وہ ہوں گے) جن کی روحیں فرشتوں نے اس حالت میں قبض کی ہوں گی کہ وہ (اس وقت بھی) اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہوں گے (یعنی مرتے دم تک کفر کا دامن تھامے رہے ہوں گے، اور اُنھیں توبہ نہ نصیب ہوئی ہوگی، لیکن) اب وہ اطاعت وفرماں برداری کے بول بولیں گے کہ 'ہم تو کوئی بُرا کام نہیں کرتے تھے' (اُن سے کہا جائے گا کہ) کیوں نہیں کرتے تھے؟ (جھوٹ مت بولو!) اللہ کو سب معلوم ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔

(۲۹) لہٰذا اب جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہنے کے لئے اُس کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، سو (دیکھ لو) کیسا بُرا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا۔ (یعنی اُن کا جنھوں نے اپنی رائے کے آگے خدا ورسول کے احکام کو نہ مانا)

(۳۰) اور (دوسری طرف) متقی لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے رب نے (دنیا میں تمہارے لئے) کیا نازل فرمایا؟ وہ کہیں گے کہ (اپنا کلام 'قرآن پاک' جو سراسر) خیر ہی خیر (ہے، لہٰذا یاد رکھنا چاہئے) جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی روش اختیار کی اُن کے لئے (اس دنیا میں بھی) خیر وبرکت ہے، اور آخرت کا گھر تو ہے ہی سراپا بہتری، اور متقی وپرہیز گاروں کا گھر، کیا ہی بہترین گھر ہے۔

(۳۱) (اور وہ گھر کیسے ہوں گے؟) جن میں وہ داخل ہوں گے، ہمیشہ رہنے والے باغات، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی،

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣١﴾ الَّذِينَ

اُنھیں ہر چیز مل جائے گی جو وہ چاہیں گے، اللہ اسی طرح کا عوض اہلِ تقویٰ کو دیتا ہے (۳۱)۔ (یعنی وہ لوگ)

تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا

جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ پاک ہوتے ہیں (فرشتے) کہتے جاتے ہیں کہ تم پر سلام

الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ

ہو تم جنت میں داخل ہو جاؤ اپنے اعمال کے سبب سے (۳۲)۔ یہ (منکرین) تو بس اسی کے منتظر ہیں کہ ان کے

الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

پاس فرشتے آجائیں، یا آپ کے پروردگار کا فیصلہ آجائے، ایسا ہی اُن لوگوں نے بھی کیا تھا جو ان کے

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٣٣﴾

قبل تھے، اُن پر اللہ نے ظلم (ذرا بھی) نہیں کیا تھا بلکہ وہ آپ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے (۳۳)۔

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

آخر اُنھیں اُن کے اعمال کی سزائیں ملیں۔ اور اُنھیں اسی (عذاب) نے گھیر لیا جس پر وہ تمسخر

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا

کرتے تھے (۳۴)۔ اور شرک کرنے والے کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اُس کے سوا کسی کی بھی

مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ

پرستش نہ کرتے (نہ) ہم اور نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم اُس کے بدون (حکم) کسی چیز کو حرام

مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى

کرسکتے، ایسی ہی (حرکت) وہ لوگ بھی کرچکے ہیں جو ان کے قبل ہوئے ہیں، سو پیغمبروں کے ذمہ تو صرف

الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا

صاف صاف پہونچا دینا ہے (اور بس) (۳۵)۔ اور یقیناً ہم نے ہر اُمت میں ایک پیام رساں بھیجا ہے

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى

کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان (کی راہ) سے بچو، سو اِن میں وہ بھی ہوئے جنھیں اللہ

اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

نے ہدایت دی اور وہ بھی جن پر گمراہی ثابت ہو کر رہی، تو زمین پر چلو پھرو،

توضیحی ترجمہ

اُن کے لئے (وہاں) سب کچھ (موجود) ہوگا جو وہ چاہیں گے، متقیوں (یعنی اللہ سے ڈر کر شرک وکفر سے پرہیز رکھنے والوں اور اس کے احکام پر چلنے والوں) کو اللہ ایسا ہی (شاندار) بدلہ دیتا ہے۔

(۳۲) (اور یہ متقی وہ ہوں گے) جن کی روحیں فرشتوں نے اس حالت میں قبض کی ہوں گی کہ وہ (اس وقت) پاک صاف ہوں گے (یعنی مرتے وقت کفر وشرک کی نجاست اور فسق وفجور کے میل کچیل سے) وہ (فرشتے پہلے اُنھیں) سلام کریں گے (پھر کہیں گے کہ چلو) داخل ہو جاؤ جنت میں اس بنا پر جو تم (نیک) اعمال کیا کرتے تھے۔ (یعنی تمہارا عمل سبب عادی ہے دخولِ جنت کا، اور سبب حقیقی رحمت الٰہیہ ہے)

(۳۳) یہ (کافر) لوگ اب (ایمان لانے کے لئے) اس کے سوا کس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے ان کے پاس (روح قبض کرنے) آجائیں یا (قیامت یا عذاب کی صورت میں) آپ کے پروردگار کا حکم ہی آجائے، ایسا ہی اُن لوگوں نے (بھی) کیا تھا جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں (جس پر وہ غضبِ الٰہی کے مستحق بنے، لہٰذا عذاب نازل کرکے) اللہ نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا، بلکہ اُنھوں نے ہی اپنے آپ پر ظلم کیا۔

ع ۹ ۱۰

(۳۴) تو (ہوا یہ کہ) اُن کے بُرے اعمال کا وبال اُن پر پڑا، اور جس چیز (یعنی جس عذاب) کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے اُسی نے انھیں آگھیرا۔

(۳۵) اور جن لوگوں نے شرک اختیار کر رکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ ''اگر اللہ چاہتا تو ہم اُس کے سوا کسی اور چیز کی عبادت نہ کرتے، نہ ہم، نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم اُس کے (حکم کے) بغیر کوئی چیز حرام قرار دیتے'' (یہ تو بہانہ سازی اور ہٹ دھرمی ہے) ایسا ہی فعل ان سے پہلے لوگوں کا (بھی) رہا (یہ عذر قابل قبول نہیں کیوں کہ ایسے تو ہر مجرم کہہ سکتا ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں یہ جرم نہ کرتا) تو (بتاؤ!) کیا رسولوں کی ذمہ داری اس کے سوا کچھ اور ہے کہ وہ صاف صاف طور پر (ہمارے پیغام واحکام) پہونچا دیں۔ (اور انھوں نے امانت داری کے ساتھ پیغام رسانی کا حق ادا کیا، اب ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے)

(۳۶) اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے ہر امت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجا (اس ہدایت کے ساتھ) کہ (لوگو!) اللہ کی عبادت کرو، اور شیطان (اور تمام معبودانِ باطل) سے اجتناب کرو، تو اُن میں سے کچھ تو وہ تھے جنھیں اللہ نے (اُن کے بات ماننے کے باعث) ہدایت دے دی، اور کچھ وہ تھے جن پر گمراہی (اُن کی ہٹ دھرمی کی بنا پر) ثابت ہوگئی، تو (اے کافرو!) زمین میں گھومو پھرو

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى

پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا (بُرا) انجام ہوا (۳۶)۔ اگر آپ کو اُن کے راہِ راست پر آجانے کا بھوکا ہے تو اللہ

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

ایسے کو راہ نہیں دکھاتا جسے وہ (اُس کے عناد کے باعث) گمراہ کر چکا ہے اور نہ اُن کا کوئی حمایتی ہوگا (۳۷)۔ اور یہ

نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ

بڑے زور شور سے خدا کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے خدا اُسے دوبارہ نہیں اُٹھائے گا، کیوں نہیں وہ

يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾

اُٹھائے گا، اس وعدہ کو اُس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے لیکن اکثر لوگ (اس کا بھی) علم نہیں رکھتے (۳۸)۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

(اور یہ دوبارہ اُٹھانا اِس لئے ہوگا) تا کہ جس امر کے باب میں یہ لوگ اختلاف کرتے تھے، اس کا ان کے روبرو اظہار

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ

کردے اور تا کہ اہلِ کفر یقین کر لیں کہ وہ (واقعی) جھوٹے ہی تھے (۳۹)۔ ہم جب کسی چیز (کے پیدا کرنے) کا ارادہ

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا

کر لیتے ہیں تو بس اُس سے ہمارا اتنا ہی کہنا ہوتا ہے کہ ہوجا! بس وہ ہو جاتی ہے (۴۰)۔ اور جن لوگوں نے اللہ کے واسطے

ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ

ہجرت کی بعد اِس کے کہ اُن پر ظلم ہو چکا تھا، ہم اُن کو دنیا میں (بھی) بہت اچھا ٹھکانا دیں گے اور اجرِ آخرت تو (کہیں) بڑھ کر

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾

ہے، کاش اُنھیں خبر ہوتی (۴۱)۔ اور (مہاجرین ایسے ہیں) جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (۴۲)۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔـلُوْٓا اَهْلَ

اور ہم نے آپ کے قبل مرد ہی رسول بنا کر (دلائل اور کتابوں کے ساتھ) بھیجے ہیں جن پر ہم وحی بھیجا کرتے

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

ہیں، سو اگر تم لوگوں کو علم نہیں تو اہلِ علم سے پوچھ دیکھو (۴۳)۔ اور ہم نے آپ پر بھی یہ نصیحت نامہ اُتارا ہے

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾

تا کہ آپ لوگوں پر ظاہر کر دیں جو کچھ اُن کے پاس بھیجا گیا ہے اور تا کہ وہ غور و فکر سے کام لیا کریں (۴۴)۔

ع ٥ ۶ — وقف لازم — النصف

توضیحی ترجمہ

پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟

(۳۷) (اے پیغمبرؐ!) اگر آپ اُن کے راہ راست پر آجانے کے حریص و متمنی ہیں تو (آپ یہ جان لیں کہ) اللہ تعالیٰ جس کو (بھی اس کے خود غلط راہ چن لینے کے باعث) گمراہ کر دیتا ہے اُن کو (پھر) ہدایت نہیں دیتا، اور ایسے لوگوں کو کوئی مددگار بھی میسر نہیں آتا۔

(۳۸) اور (ان کا معاملہ یہ ہے کہ یہ آخرت کے سرے سے منکر ہیں اور) زور و شور سے (اس بات پر) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ جو کوئی مر جاتا ہے اللہ اُسے دوبارہ نہیں اُٹھائے گا۔ (یعنی موت کے بعد کوئی زندگی نہیں، آپ اُن سے کہئے) کیوں نہیں؟ (اُٹھائے گا، ضرور اُٹھائے گا) یہ تو اس کا وعدہ ہے جس کو اُس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے، اور لیکن (یہ الگ بات ہے کہ) اکثر لوگ (اس کی حقیقت) نہیں جانتے۔

(۳۹) (اور دوبارہ اُٹھانے کا وعدہ اللہ نے اس لئے کیا ہے) تا کہ وہ لوگوں کے سامنے اُن باتوں کی اچھی طرح وضاحت کرے جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے (یعنی توحید، ملائکہ، کتب الٰہیہ، رسالت، تقدیر، آخرت، عذاب و ثواب، جنت دوزخ وغیرہ) اور تا کہ کافروں کو پتہ چل جائے کہ وہ (ہی) جھوٹے تھے۔

(۴۰) (سنو! مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کو تم ناممکن سمجھ رہے ہو حالانکہ وہ ہمارے لئے بالکل آسان ہے کیونکہ ہماری قدرت کا تو یہ حال ہے کہ) ہم جب کسی چیز (کے پیدا کرنے) کا ارادہ کر لیتے ہیں تو ہمارا صرف اتنا ہی کہنا (کافی) ہوتا ہے کہ ہوجا! تو وہ ہو جاتی ہے۔

(۴۱) (فرماں برداری اور نافرمانی نیز اچھے اعمال اور بُرے اعمال پر انعام و سزا کے لئے آخرت کا ہونا اور مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھایا جانا ضروری ہے، مثال کے طور پر) جن لوگوں نے (ایمان لانے کی سزا میں پہلے تو ہر طرح کے ظلم سہے، پھر) ظلم سہنے کے بعد اللہ کے (دین کے) واسطے اپنا وطن تک چھوڑ دیا (اُن کو تو انعام ملنا ہی چاہئے) ہم اُنھیں دنیا میں (بھی) اچھا ٹھکانا دیں گے اور یقیناً آخرت کا بدلہ (اس سے) کہیں بڑھ کر ہوگا، کاش یہ (ظالم) سمجھ سکتے۔ (تو ایسی باتیں نہیں کہتے)

(۴۲) یہ (مہاجرین) وہ لوگ ہیں جنھوں نے صبر سے کام لیا ہے اور جو اپنے پروردگار پر بھروسہ (اور یقین) رکھتے ہیں۔

(۴۳) اور (اے رسولؐ! آپ تو جانتے ہی ہیں کہ) ہم نے آپ سے پہلے بھی آدمیوں ہی کو (رسول بنا کر) بھیجا تھا جن پر ہم وحی نازل کرتے تھے، تو (اے منکرو!) اگر تمہیں اس بات کا (صحیح) علم نہیں تو اہلِ علم (حضرات) سے معلوم کر لو۔

(۴۴) (اور ان کو ہم نے بھیجا تھا) روشن دلائل اور آسمانی کتابوں کے ساتھ، اور ہم نے آپؐ پر (یہ) قرآن نازل کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کے سامنے اُن باتوں کی وضاحت و تشریح کریں جو اُن کے لئے اتاری گئی ہیں اور تا کہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ

کیا وہ لوگ جو سازشی منصوبے باندھتے رہتے ہیں اس امر سے بےفکر ہوگئے ہیں کہ اللہ اُنھیں زمین میں

أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ

دھنسا دے یا اُن پر عذاب ایسے موقع سے آپڑے کہ اُنھیں گمان بھی نہ ہو (۴۵)۔ یا اُنھیں اُن کے چلتے

فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ

پھرتے پکڑ لے، سو یہ لوگ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے (۴۶)۔ یا اُنھیں گھٹاتے گھٹاتے پکڑ لے،

فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ

لیکن تمہارا پروردگار بڑا شفیق ہے بڑا رحمت والا ہے (۴۷)۔ کیا اُنھوں نے اللہ کی پیدا کی ہوئی اُن

شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ

چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے سائے داہنی طرف اور بائیں طرف جُھکتے ہیں، تابع ہیں وہ اللہ کے اور

دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

عاجز ہیں (۴۸)۔ اور اللہ ہی کی مطیع ہیں جتنی چلنے والی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں ہیں

مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ

اور فرشتے بھی، اور وہ (اپنی) بڑائی نہیں کرتے (۴۹)۔ اور وہ ڈرتے رہتے ہیں اپنے پروردگار سے جو

رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۩ ﴿٥٠﴾ وَقَالَ

اُن پر بالادست ہے، اور وہی کرتے رہتے ہیں جس کا اُنھیں حکم ملتا رہتا ہے (۵۰)۔ اور اللہ نے کہہ

اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ

رکھا ہے کہ دو معبود نہ قرار دینا، خدا تو بس وہی ہے، سو تم لوگ بس مجھی سے ڈرتے رہو (۵۱)۔ اور اللہ ہی کا

فَارْهَبُونِ ﴿٥١﴾ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ

ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اُسی کا دین واجب الاطاعت ہے، تو کیا (پھر بھی) غیر اللہ سے

وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ

ڈرتے ہو (۵۲)۔ اور تمہارے پاس جو بھی کوئی نعمت ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے پھر جب

ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ

تمہیں تکلیف پہونچتی ہے تو اُسی (اللہ) سے فریاد کرتے ہو (۵۳)۔ پھر جب وہ تکلیف کو ہٹا دیتا ہے

توضیحی ترجمہ

(۴۵) (آپ کے ذریعہ قرآنی آیات کی وضاحت اور سابقہ انبیاء اور اُن کی قوموں کا حال سننے کے بعد بھی ان کی آنکھیں نہیں کھلیں) کیا یہ لوگ جو بُرے بُرے منصوبے بنا رہے ہیں اس بات سے بالکل بےخوف ہوگئے ہیں کہ اللہ اُنھیں زمین میں دھنسا دے یا اُن پر عذاب ایسی جگہ سے آجائے جس کا اُنھیں احساس تک نہ ہو؟

(۴۶) یا اُنھیں چلتے پھرتے (یعنی مختلف حالات میں) پکڑ لے، تو وہ اُسے (اللہ کو) روک نہیں سکتے۔

(۴۷) یا اُنھیں (اس طرح) گرفت میں لے لے کہ وہ دھیرے دھیرے گھٹتے چلے جائیں (یعنی عذاب ایک دم سے تو نہ آئے بلکہ وہ افرادی قوت اور مال و دولت کے لحاظ سے گرتے چلے جائیں) تو (مان لو کہ) بلاشبہ تمہارا رب بڑا شفیق، نہایت مہربان ہے۔ (اسی لئے اُس نے تمہاری بےخوفی اور مکروہ منصوبہ بندی کے باوجود تمہیں مہلت دی ہوئی ہے، اور وہ رجوع و توبہ کے لئے سب کو مہلت دیتا ہے)

(۴۸) کیا اُنھوں نے اللہ کی اُن پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے سائے جھکتے ہیں (کبھی) دائیں اور (کبھی) بائیں (دراصل) وہ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں اور (اس طرح) سب عاجزی کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں (یہ بات انسان کے لئے اگر وہ غور کرے تو اللہ کی عظمت سمجھنے کے لئے کافی ہے)

(۴۹) اور (مزید یہ کہ) اللہ ہی کے آگے سرنگوں ہیں آسمان و زمین کی وہ تمام چیزیں جو چلنے والی ہیں (اور انھیں اختیار نہیں دیا گیا) اور فرشتے (بھی) اور وہ ذرا تکبر نہیں کرتے۔

(۵۰) وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں جو اُن کے اوپر ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُن کو حکم دیا جاتا ہے۔ (تو یہ انسان جس کو اختیار دیا گیا ہے کیوں سبق نہیں حاصل کرتا)

(۵۱) اور اللہ تعالیٰ نے (تو صاف صاف) فرمایا ہے کہ "دو دو معبود مت بنانا، معبود تو بس وہی ایک ہے (اور وہ میں ہوں) اس لئے صرف مجھی سے ڈرا کرو"۔ (اور میری ہی بندگی کیا کرو)

(۵۲) اور (یاد رکھو کہ) اُسی (اللہ) کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اُسی کا دین واجب الاطاعت (اور دائمی) ہے، تو کیا تم (پھر بھی) اللہ کے سوا دوسروں سے ڈرتے ہو؟ (اس لئے اُن کی بندگی کرتے ہو)

(۵۳) اور تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ اللہ ہی کی (عطا کردہ) ہے، پھر (دوسروں کی عبادت کیوں؟ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ) جب تمہیں کوئی مصیبت پہونچتی ہے تو (بےاختیار) اُسی (اللہ) سے فریاد کرتے ہو۔

(۵۴) پھر جب وہ مصیبت و تکلیف دور کر دیتا ہے

عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

تم سے تو تم میں کا ایک گروہ اپنے پروردگار کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے (۵۴)۔ حاصل یہ کہ اُس کی ناشکری کرتے ہیں

اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ

جو ہم نے اُنھیں دے رکھا ہے، سو (خیر) چندروزہ عیش کرلو، پھر تو عنقریب تم کو معلوم ہی ہوا جاتا ہے (۵۵)۔ اور یہ جن

نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾

کے بارے میں اُنھیں کوئی علم نہیں اُن کا حصہ لگاتے ہیں اُن چیزوں میں جو ہم نے اُنھیں دے رکھی ہیں، قسم ہے اللہ کی تم جو

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا

کچھ گڑھتے رہتے ہو اُس پر ضرور تم سے بازپُرس ہوگی (۵۶)۔ اور اللہ کے لئے انھوں نے بیٹیاں قرار دے رکھی ہیں،

بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ ۚ

سبحان اللہ! اور اپنے لئے وہ (رکھا ہے) جس کے لئے اُن کا جی چاہتا ہے (۵۷)۔ اور جب اُن میں سے کسی کو بیٹی کی خوش

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى

خبری سنائی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ (دل میں) گھٹتا رہتا ہے (۵۸)۔ اور بُری خبر پر وہ لوگوں سے چھپا

هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾

چھپا پھرے، آیا اس (مولود) کو ذلت کی حالت میں لئے رہے یا اسے مٹی میں گاڑ دے، ہائے کیسی بُری تجویز کرتے

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ

رہتے ہیں (۵۹)۔ بُری حالت ہے اُن لوگوں کے لئے جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور اللہ کے لئے اعلیٰ صفات ثابت

الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ ۧ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ

ہیں، اور وہ بڑا زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے (۶۰)۔ اور اگر اللہ لوگوں پر اُن کی زیادتی کے سبب (فوراً) دارو گیر کرتا رہتا

مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

تو زمین پر کوئی حرکت کرنے والا جانور نہ چھوڑتا، لیکن وہ انھیں ایک میعادِ متعین تک مہلت دیئے ہے، پھر

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾

جب اُس کی وہ میعاد آجائے گی تو اُس سے وہ نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے (۶۱)۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ

اور اللہ کے لئے وہ چیزیں قرار دیتے ہیں جنھیں خود (اپنے لئے) ناپسند کرتے ہیں، اور اُن کی زبانیں جھوٹ کہتی جاتی ہیں کہ

توضیحی ترجمہ

تم سے تو تم میں سے کچھ لوگ اپنے (اسی) پروردگار کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔

(۵۵) تاکہ ہم نے اُن کو جو نعمتیں دی ہیں اُن کی (احسان مندی کی بجائے) ناشکری کریں، تو (کچھ دن) مزے اُڑا لو! بس (زیادہ دیر نہیں) جلدی ہی تمھیں پتہ چل جائے گا۔

(۵۶) اور (اُن کی زیادتی تو دیکھو!) وہ اس رزق میں جو ہم نے اُن کو دیا ہے حصہ لگاتے ہیں (اُن شرکاء اور بتوں کا، نذر و نیاز اور بھوگ کے ذریعہ) جن کی حقیقت خود ان کو معلوم نہیں، اللہ کی قسم! (سن لو، ظالمو! یہ بہتان عظیم ہے اور) تم سے اس بہتان کا سوال ضرور کیا جائے گا۔

(۵۷) اور (مشرکین کی حد تو دیکھو!) انھوں نے اللہ کے لئے بیٹیاں گھڑ رکھی ہیں (کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں) اور اپنے لئے وہ، جو وہ چاہتے ہیں۔ (یعنی بیٹا وہ بھی اپنی پسند کے مطابق)

(۵۸) اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کی ولادت) کی خوش خبری دی جاتی ہے تو (چونکہ وہ اس کو اچھی خبر نہیں سمجھتا لہٰذا) اُس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ (دل ہی دل میں) کڑھتا رہتا ہے۔

(۵۹) اس خوش خبری میں (اس کی نظر میں) جو عار ہے اُس کی وجہ سے وہ (اپنی) قوم سے چھپا چھپا پھرتا ہے (اور منصوبے بناتا ہے) کہ آیا وہ ذلت برداشت کرتے ہوئے اُسے اپنے پاس ہی رہنے دے یا اس کو مٹی میں گاڑ دے، آہ، کیسی بُری باتیں وہ تجویز کرتے ہیں۔ (خواہ وہ اللہ کے لئے اولاد وہ بھی بیٹیاں تجویز کرنا ہو، جن کو خود ذلت کا باعث سمجھتے ہیں، یا بیٹیوں کو زمین میں دفن کرنا)

(۶۰) اُن ہی کے لئے ہیں بُری مثالیں (اور بُری صفتیں اور ہر طرح کے نقص و عیب) جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور اللہ کے لئے تو اعلیٰ درجہ کی مثالیں اور صفات (ثابت) ہیں، اور وہ زبردست اقتدار کا مالک ہے (یعنی ہر وقت سزا دینے پر قادر ہے) بڑا حکمت والا ہے (اس لئے سزا کو مقررہ وقت تک ملتوی رکھتا ہے)

ع ۷ ۱۰ ۱۳

(۶۱) اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کے ظلم (یعنی گناہوں) کی وجہ سے (فوراً) پکڑ لیا کرتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار نہ چھوڑتا (کیونکہ دنیا میں بڑا حصہ تو ظالموں اور بدکاروں کا ہے اور چھوٹی موٹی خطا و قصور سے تو کوئی خالی نہیں، رہے معصوم انبیاء تو جب قوم ہی نہ رہتی پھر اُن کی ضرورت ہی کیا؟ اور جانور، وہ تو انسان کے لئے ہی پیدا کئے گئے ہیں) لیکن وہ ان کو ایک معیّن وقت تک مہلت دیتا ہے، پھر جب وہ معیّن وقت آجائے گا تو وہ گھڑی بھر بھی اُس سے آگے پیچھے نہ ہو سکیں گے۔

(۶۲) اور انھوں نے اللہ کے لئے وہ چیزیں گھڑ رکھی ہیں جنھیں خود (اپنے لئے) ناپسند کرتے ہیں، (یعنی بیٹیاں یا شرکاء) پھر بھی اُن کی زبانیں (اپنی) جھوٹی تعریف کرتی رہتی ہیں کہ

لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ

اُن کے لئے بھلائی (ہی) ہے، لازم ہے کہ اُن کے لئے دوزخ ہو اور بے شک یہ لوگ سب سے پہلے بھیجے جائیں گے (۶۲)۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

اللہ کی قسم! ہم (رسولوں کو) آپ کے قبل بھی امتوں کی طرف بھیج چکے ہیں، لیکن شیطان نے اُن کے اعمال انھیں

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ

خوشنما کر دکھائے، سو وہ آج بھی اُن کا رفیق ہے اور اُنھیں کے لئے دردناک عذاب ہے (۶۳)۔ اور ہم نے آپ پر

الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

کتاب بس اس لئے نازل کی ہے کہ جس امر میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں آپ اُس کو اِن پر واضح کر دیں، نیز

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ

ایمان والے لوگوں کی ہدایت و رحمت کی غرض سے (۶۴)۔ اور اللہ نے اوپر سے پانی اُتارا، پھر اُس سے زمین کو

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ ع

اس کے خشک ہونے کے بعد جلا دیا، بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے (بڑی) نشانی ہے جو سنتے ہیں (۶۵)۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ

اور بے شک تمہارے لئے مویشیوں میں بڑا سبق ہے، اُن کے پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے گوبر اور خون (کے قسم)

بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ

سے اُس کے درمیان سے صاف اور پینے والوں کے لئے خوشگوار دودھ ہم تمہیں پینے کو دیتے ہیں (۶۶)۔ اور

ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا

انگوروں اور پھلوں میں (بھی تمہارے لئے سبق ہے) تم ان سے نشہ کی چیزیں اور کھانے کی عمدہ چیزیں بناتے ہو،

حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ

بے شک اس میں (بڑی) نشانی ہے اُن لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں (۶۷)۔ اور آپ کے پروردگار

اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَ

نے شہد کی مکھی کے دل میں القاء کیا کہ تو گھر بنالے پہاڑوں میں (بھی) اور درختوں میں (بھی) اور اُن

مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ

میں (بھی) جو لوگ عمارتیں بناتے ہیں (۶۸)۔ پھر ہر (قسم کے) پھلوں سے (رس) چوستی پھر، پھر چلی جا راستوں میں

توضیحی ترجمہ

(دنیا کی اور اگر آخرت ہے تو آخرت کی بھی) ساری بھلائیاں (اور اچھی چیزیں) اُن ہی کے لئے ہیں (یعنی باوجود ایسی گستاخیوں کے اُن کی زبانوں پر جھوٹے دعوے رہتے ہیں) لازمی بات ہے کہ (ایسے رویہ کی وجہ سے) اُن کے لئے دوزخ (طے) ہے، اور وہ (دوزخیوں کے) پیش رو ہوں گے۔

(۶۳) (اے پیغمبرؐ!) اللہ کی قسم! آپ سے پہلے جو امتیں گذریں، ہم نے اُن کے پاس بھی پیغمبر بھیجے تھے، لیکن شیطان نے اُن (امتوں کے لوگوں) کے اعمال کو اُن کے سامنے خوب بنا سنوار کے پیش کیا (یعنی یہ پٹی پڑھائی کہ تم جو اعمال کر رہے ہو وہی صحیح اور بہترین اعمال ہیں) چنانچہ وہی (شیطان) آج اُن کا سرپرست بنا ہوا ہے (اور بہت سے لوگ اُس کی پیروی کرتے ہیں) لہٰذا اُن کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

(۶۴) اور (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ پر یہ کتاب اسی لئے نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے سامنے وہ باتیں (اور سچے اصول) واضح کر دیں جن میں یہ اختلاف کر رہے ہیں (مثلاً توحید، رسالت، معاد اور احکام حلال و حرام وغیرہ) اور تاکہ یہ اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائیں ہدایت اور رحمت کا سامان ہو۔

ع ۸ ۵ ۱۴

(۶۵) اور اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، پھر زمین کے مُردہ ہونے کے بعد اس (پانی) سے اُس میں جان ڈال دی، یقیناً اس میں اُن لوگوں کے لئے نشانی ہے جو (توجہ اور انصاف سے) سنیں۔ (اس بات کی کہ اسی طرح اللہ قرآن سے جاہلوں کو عالم اور مُردہ دلوں کو زندہ کر دے گا)

(۶۶) اور (اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھنا چاہو تو) تمہارے لئے مویشیوں میں بھی عبرت (کا سامان) ہے، اُن کے پیٹ میں جو گوبر اور خون ہے اُس کے بیچ میں سے ہم تمہیں ایسا صاف ستھرا دودھ پینے کو دیتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہوتا ہے۔

(۶۷) اور کھجور کے پھلوں اور انگوروں سے (بھی تم عبرت حاصل کر سکتے ہو) کہ اُن سے (ایک طرف تو شراب جیسی) نشہ کی چیزیں بناتے ہو اور (دوسری طرف) کھانے کی پاک اور عمدہ چیزیں بناتے ہو (جیسے شربت، نبیذ، سرکہ وغیرہ) بے شک اس میں بھی اُن لوگوں کے لئے جو غور کریں اور عقل سے کام لیں (اللہ کی قدرت اور وحدانیت کی بڑی) نشانی ہے۔

(۶۸) اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور (اُن) چھتریوں یا ٹٹیوں میں جو وہ (انگور وغیرہ کی بیل چڑھانے کے لئے) باندھتے ہیں اپنے گھر (یعنی چھتے) بنائیں۔ (اور گھر بھی کیسے کہ سب خانے چھ پہلو والے برابر برابر خانوں کی شکل میں ہوتے ہیں)

(۶۹) پھر (فطرۃً اُس کو ہدایت کی کہ) خوراک حاصل کر! ہر طرح کے پھلوں سے اور (اپنی خوراک حاصل کر کے یعنی پھلوں و پھولوں سے رس چوس کر اپنے چھتوں کی طرف شہد بنانے) چل پڑ

رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ

اپنے پروردگار کے، فرماں برداری سے، اُس کے پیٹ کے اندر سے ایک مشروب نکلتا ہے کہ اُس کی رنگتیں مختلف ہوتی ہیں، اس میں

شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾ وَاللَّهُ

لوگوں کے لئے شفاء ہے، اس کے اندر (بڑی) نشانی ہے اُن کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے رہتے ہیں (٦٩)۔ اور اللہ نے

خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ

تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہیں وفات دیتا ہے اور تم میں سے کوئی لوٹا دیا جاتا ہے ناکارہ عمر کی طرف، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ

لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللَّهُ

باخبری کے بعد چیزوں سے بے خبر ہو جاتا ہے، بے شک اللہ بڑا علم والا ہے بڑا قدرت والا ہے (٧٠)۔ اور اللہ نے تم میں

ع ٩ ١٥

فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا

سے ایک کو دوسرے پر مال کے معاملہ میں فضیلت دے رکھی ہے، سو جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ

بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ

اپنا مال اپنے زیردستوں کو کبھی اس طرح پھیر دینے والے نہیں کہ وہ سب اس باب میں برابر ہو جائیں،

أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٧١﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ

تو کیا پھر بھی اللہ کی نعمت سے یہ لوگ انکار کرتے ہیں (٧١)۔ اور اللہ نے تم ہی میں سے تمہاری بیویاں

أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَ

بنائیں اور تمہارے لئے تمہاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے پیدا کئے، اور تمہیں لذیذ چیزیں کھانے کو

رَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ

دیں، تو کیا پھر بھی یہ لوگ باطل پر ایمان رکھیں گے اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے رہیں

هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ

گے (٧٢)۔ اور یہ لوگ اللہ کے سوا اُن چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو ان کو نہ آسمان سے

لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٣﴾

رزق پہونچانے کا اختیار رکھتی ہیں اور نہ زمین ہی سے کسی چیز کا، اور نہ ایسا کر ہی سکتی ہیں (٧٣)۔

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ

سو تم اللہ کے لئے مثالیں نہ گڑھو، بے شک اللہ ہی علم رکھتا ہے اور تم

توضیحی ترجمہ

اُن راستوں پر جو تیرے رب نے تیرے لئے آسان کئے ہیں، (یعنی تجھے تیرے رب نے راستے بھی سجھا دیئے ہیں، تو راستہ بھولے گی نہیں اور اپنے گھر پہونچ جائے گی) اس مکھی کے پیٹ سے مختلف رنگوں والا مشروب (یعنی شہد) نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے، اس میں (بھی) لوگوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی بڑی) نشانی ہے (لیکن) اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کریں۔ (اور سمجھیں)

(٧٠) اور (اے لوگو! اپنے آپ میں غور کرو) اللہ نے (پہلے) تم کو پیدا کیا، پھر وہ تم کو وفات دیتا ہے (کسی بھی عمر میں جب چاہتا ہے) اور تم میں سے کوئی کوئی ایسا (بھی) ہوتا ہے جو عمر کے سب سے ناکارہ حصے (یعنی بڑھاپے کی آخری منزل) تک پہونچا دیا جاتا ہے تاکہ بہت کچھ جاننے (اور اچھا علم رکھنے) کے بعد (بھی) کچھ نہ جانے۔ (یعنی اللہ کی یہ قدرت بھی دیکھ لے کہ اُس نے بڑھاپے کے ذریعہ سارا علم بھلا دیا) یقیناً اللہ بڑا علم والا، بڑی قدرت والا ہے۔

(٧١) اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی (و مال) میں برتری دی ہے، اب جن لوگوں کو برتری دی گئی ہے (وہ برتری اگرچہ اس کم تر طبقہ کی محنت کے نتیجہ میں ہی حاصل ہوئی ہو) وہ اپنا مال اپنے زیردستوں کو اس طرح نہیں لوٹا دیتے کہ وہ اس میں اُن کے برابر ہو جائیں (تو جن کو تم اللہ کا شریک بناتے ہو وہ اللہ کے مملوک یعنی غلام ہیں یہ تو تم بھی مانتے ہو تو خود بتاؤ کہ پھر اللہ مخلوق کو معبودیت میں اپنے برابر کرنا کیسے برداشت کر سکتا ہے؟) کیا پھر بھی (یعنی ان قوی دلائل کے بعد بھی) لوگ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟۔

(٧٢) (دیکھو اور غور کرو اللہ کی نعمتوں میں) اللہ نے تم ہی میں سے (یعنی نوع انسانی ہی سے) تمہارے لئے بیویاں بنائیں، (تاکہ اُلفت و موانست قائم رہے) اور (پھر ان) بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے (یعنی اولاد) اور پوتے (یعنی اولاد کی اولاد) پیدا کئے (جو تمہاری نسل جاری رکھنے کا ذریعہ ہیں) اور تمہیں عمدہ رزق فراہم کیا (جو زندگی باقی رکھنے کا سبب ہے) کیا پھر بھی (یعنی ان واضح حقیقتوں کے باوجود تم میں سے کچھ) لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔

(٧٣) اور یہ اللہ کو چھوڑ کر اُن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمانوں اور زمین میں سے کسی طرح کا رزق دینے کا نہ کوئی اختیار رکھتی ہیں، نہ رکھ سکتی ہیں۔

(٧٤) لہٰذا تم اللہ کی مثالیں (دنیاوی بادشاہوں سے) نہ دو (کہ جس طرح بادشاہوں تک پہونچنے اور اُن سے رابطہ کے لئے پہلے اُن کے مقربین سے ملنا پڑتا ہے اسی طرح اللہ تک پہونچنے کے لئے ہم اپنے معبودوں کو ذریعہ یا بزرگوں کو وسیلہ بناتے ہیں) بیشک اللہ جانتا ہے (کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے؟) اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى

علم نہیں رکھتے (۷۴)۔ اور اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک تو غلام مملوک ہے کہ کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، اور ایک

شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا

وہ ہے جسے ہم نے اپنے پاس سے خوب روزی دے رکھی ہے تو وہ اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتا ہے، کیا ایسے

وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

لوگ برابر ہو سکتے ہیں، ساری تعریف تو اللہ ہی کے لئے ہے، لیکن اکثر ان (مشرکین) میں سے علم نہیں رکھتے (۷۵)۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى

اور اللہ (ایک اور) مثال بیان کرتا ہے کہ دو شخص ہیں ان میں سے ایک گونگا ہے، کسی چیز پر قادر

شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ

نہیں، اور وہ اپنے مالک پر وبال جان ہے، اور وہ جہاں اُسے بھیجتا ہے وہ کوئی کام درست کر کے نہیں

هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ

لاتا، کیا یہ شخص اور ایسا شخص باہم برابر ہو سکتے ہیں جو اچھی باتوں کی تعلیم دیتا ہے، اور وہ خود سیدھے

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ

راستہ پر ہے (۷۶)۔ اللہ ہی کے لئے (خاص) ہیں آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں، اور

السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

قیامت کا معاملہ بس ایسا ہو گیا جیسے آنکھ کا جھپکنا، بلکہ اُس سے بھی جلدتر، حق یہ ہے کہ اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

قادر ہے (۷۷)۔ اور اللہ ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا، اس حال میں کہ تم کچھ

لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْــــًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ

نہیں جانتے تھے، اور تمہارے لئے سماعت اور بینائی اور دل پیدا کئے، تاکہ تم شکرگزار

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ

بنو (۷۸)۔ کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی فضا میں (قدرت کے) مسخر ہیں،

السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

انھیں کسی (اور) نے نہیں تھام رکھا ہے بجز اللہ کے، بے شک اس میں (بہت سی) نشانیاں ہیں

نہیں جانتے۔

(۷۵) اللہ ایک مثال دیتا ہے کہ (ایک طرف) ایک غلام ہے جو کسی کی ملکیت ہے، اُس کو کسی چیز پر کوئی اختیار نہیں، اور (دوسری طرف) ایک شخص ہے (جو آزاد ہے اور) جس کو ہم نے اپنا عمدہ رزق (یعنی وافر مقدار میں حلال مال) دیا ہے، اور وہ اُس میں سے پوشیدہ اور علانیہ دونوں طور پر (آزادانہ) خرچ کرتا رہتا ہے، تو کیا یہ دونوں (شخص) برابر ہو سکتے ہیں؟ (اسی سے سمجھ لو کہ جب مجازی مالک اور مجازی مملوک برابر نہیں ہو سکتے تو حقیقی مالک اور حقیقی مملوک کیسے برابر ہو سکتے ہیں) ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں (جس نے کیسی صاف اور واضح مثال بیان فرمادی ہے) لیکن ان (مشرکین) میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (اور سمجھتے)

(۷۶) اور اللہ ایک مثال (اور) دیتا ہے کہ دو آدمی ہیں، اُن میں سے ایک (پیدائشی) گونگا ہے (جو بہرہ بھی ہوتا ہے) وہ کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتا (یعنی نہ اپنی بات کسی سے کہہ سکتا ہے اور نہ کسی کی سن سکتا ہے) اور وہ (غلام بھی ہے اس لئے) اپنے مالک پر بوجھ بنا ہوا ہے، وہ اُسے جہاں کہیں بھیجتا ہے کوئی کام ٹھیک سے کر کے نہیں لاتا، کیا یہ شخص اُس شخص کے برابر ہو سکتا ہے؟ جو (نہ صرف آزاد ہے، بلکہ بولنے اور سننے کے طاقت بھی رکھتا ہے اور مزید یہ کہ وہ) دوسروں کو عدل و انصاف کی (اچھی) باتیں بھی بتاتا ہے، اور ہے بھی سیدھی راہ پر (یعنی افراط و تفریط سے پاک، تو جس طرح یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ اور وہ چیزیں، جن کو لوگ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، برابر نہیں ہو سکتے)

۱۰ ع ۱۶

(۷۷) اور آسمانوں اور زمین کے غیب (یعنی تمام پوشیدہ باتوں کا علم اور اُن کا واقع ہونا) اللہ ہی کے قبضے میں ہیں، اور جہاں تک قیامت (یعنی اس دنیا کے مٹائے جانے اور لوگوں کے دوبارہ زندہ کئے جانے) کا معاملہ ہے تو (یہ بس) ایسا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی کم وقت (یعنی جس کو تم ناممکن سمجھ رہے ہو اللہ کی قدرت کو اس کام کے لئے اتنا بھی وقت درکار نہیں) یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۷۸) اور (دیکھو) اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (اس وقت) تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے، اور اُسی نے تمہارے (علم حاصل کرنے کے ذرائع) کان، آنکھ بنائے اور (جاننے، علم حاصل کرنے اور ترقی کرنے کا شوق رکھنے والے) دل بنائے تاکہ تم (ان سے فائدہ اُٹھاؤ اور پھر اللہ کا) شکر ادا کرو۔

(۷۹) کیا انھوں نے جو (ایمان نہیں لاتے) پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی فضا میں (کیسے) مسخر ہیں (یعنی قانونِ قدرت کے تابع ہیں، کیوں نہیں وہ گر جاتے، یہ اُڑتے رہنا انھوں نے کہاں سے سیکھا؟ یقیناً) انھیں (آسمان کی فضا میں) اللہ کے سوا کوئی اور تھامے ہوئے نہیں ہے، بے شک اس میں بڑی نشانیاں ہیں

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ

ایمان والوں کے لئے (۷۹)۔ اور اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہارے گھر وجہِ سکون بنائے، اور تمہارے لئے

لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

گھر جانوروں کے چمڑے کے بنائے جنھیں تم اپنے کوچ کے دن اور اپنے مقام کے دن ہلکا پاتے ہو، اور ان

وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ

کے اون اور ان کے روئیں اور ان کے بالوں سے (تمہارے) گھر کا سامان اور ایک مدت تک چلنے والی

اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا

فائدے کی چیزیں بنائیں (۸۰)۔ اور تمہارے لئے اپنی بعض مخلوقات کے سائے بنائے اور تمہارے لئے پہاڑوں

وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

میں پناہ گاہیں بنائیں، اور تمہارے لئے (وہ) پیراہن بنائے جو تمہاری حفاظت گرمی سے کرتے ہیں اور (وہ) پیراہن

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

جو تمہاری حفاظت (تمہارے آپس کی جنگ میں) کرتے ہیں، اللہ اسی طرح اپنی نعمتیں تم پر پوری کرتا ہے، تاکہ تم

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ

فرماں بردار رہو (۸۱)۔ لیکن اگر یہ روگردانی کئے ہیں تو آپ کے ذمہ تو صرف صاف صاف پہونچا دینے کے سوا اور

الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ

کچھ بھی نہیں (۸۲)۔ یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کو پہچانتے ہیں اور پھر اُن سے انجان ہوجاتے ہیں اور اکثر تو ان

الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا

میں سے کافر ہیں (۸۳)۔ اور جس دن ہم اُٹھائیں گے ہر اُمت میں سے ایک گواہ پھر کافروں کو نہ

يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ

اجازت دی جائے گی اور نہ اُن سے (اللہ کو) راضی کرنے کی فرمائش کی جائے گی (۸۴)۔ جب ظالم

ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾

لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو وہ نہ اُن سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُنھیں مہلت دی جائے گی (۸۵)۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَاۗءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ شُرَكَاۗؤُنَا

اور جب مشرکین اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو بول اُٹھیں گے اے ہمارے پروردگار! یہی ہیں ہمارے وہ شرکاء

ع ۱۱ / ۱۷

توضیحی ترجمہ

اُن لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہوں۔

(۸۰) اور اللہ ہی ہے جس نے تمہارے سکون سے رہنے کے لئے گھر بنائے، اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں کے گھر (یعنی چمڑے کے خیمے) بھی بنائے جنھیں تم اپنے کوچ کے دن اور قیام کے دن ہلکا پھلکا پاتے ہو (یعنی جس طرح تم پختہ گھروں میں ہر طرح کا آرام وسکون پاتے ہو اسی طرح جگہ جگہ ڈیرے ڈالنے کی صورت میں ان چمڑے کے خیموں کا لگانا اور اُٹھانا آسان ہوتا ہے) اور ان (جانوروں کے) اون، روئیں اور بال سے کتنے سامانِ رہائش وآسائش وآرائش (نسبتاً) پائدار بنائے۔ (یعنی اگر اللہ کان، آنکھ اور ترقی چاہنے والا دل ودماغ نہ دیتا تو کیا یہ سامان میسر آسکتے تھے)

(۸۱) اور اللہ ہی نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں (مثلاً بادل، درخت، مکان اور پہاڑ وغیرہ) سے تمہارے لئے سائے پیدا کئے، اور پہاڑوں میں تمہارے لئے پناہ گاہیں بنائیں اور تمہارے لئے ایسے لباس بنائے جو تمہیں سخت گرمی (یعنی موسم کی سختی) سے بچاتے ہیں، اور (بنائے) ایسے لباس (یعنی زرہیں) جو تمہاری حفاظت کرتے ہیں لڑائی میں، (یہ تو چند مثالیں ہیں، ان سے سمجھ لو کہ) اللہ اس طرح تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرتا ہے تاکہ (ان چیزوں کو دیکھ کر تم اُس کی حقیقت کو پہچانو اور پھر) تم فرماں بردار بنو۔ (اور اُس کے احکام پر چلو)

(۸۲) لیکن اگر (ان دلائل اور اللہ کی نعمتوں کی وضاحت کے بعد بھی) یہ (کافر) منھ موڑے رہیں تو آپ (پریشان نہ ہوں) آپ کے ذمہ فقط صاف صاف انداز میں پیغام پہونچا دینا ہے۔ (اُن کو ہدایت دینا نہیں)

(۸۳) یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کو (بخوبی) پہچانتے ہیں، پھر (جانتے بوجھتے) اُن کا انکار کرتے ہیں، اور (بات یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔

(۸۴) اور (ایک دن وہ ہوگا) جس دن ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ (اس کے پیغمبر کی صورت میں) اُٹھائیں گے (جو اُن کے خلاف گواہی دے گا) پھر جن لوگوں نے کفر کو اپنایا تھا نہ اُنھیں (عذر پیش کرنے کی) اجازت دی جائے گی اور نہ اُن سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا۔ (یعنی اب اُنھیں کفر وناشکری کی سزا بھگتنی ہی ہوگی)

(۸۵) اور جب یہ ظالم عذاب کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے (تو اُسی لمحہ سے عذاب دیا جانا شروع ہوجائے گا) پھر نہ وہ اُن سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ اس میں کوئی مہلت دی جائے گی (یعنی یہ شدید عذاب فوری اور بلا توقف ہوگا)

(۸۶) اور (اس دن) جب وہ لوگ جنھوں نے شرک کیا تھا اُن کو دیکھیں گے جن کو اُنھوں نے (اللہ کا) شریک بنایا تھا تو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! یہ ہیں وہ شرکاء

الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ

جنھیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارتے رہتے تھے، پھر وہ (شرکاء) اُن کی طرف مخاطب ہو کر کہیں گے تم (بڑے)

لَكٰذِبُوْنَ ۚ ﴿٨٦﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ۣالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ

جھوٹے ہو (٨٦)۔ اور (مشرکین) اس روز اللہ سے صلح (و اطاعت) کی طرح ڈال چلیں گے اور جو کچھ بہتان

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

ہذیان وہ کہا کرتے تھے وہ سب اُن سے غائب ہو جائے گی (٨٧)۔ جو لوگ کفر کرتے رہے اور دوسروں کو بھی

اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾

اللہ کی راہ سے روکتے رہے اُن کے لئے ہم ایک سزا پر دوسری سزا بڑھا دیں گے بہ عوض اُن کے مفسدوں کے (٨٨)۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

اور (وہ دن بھی یاد رکھنے کے قابل ہے) جس دن ہم ہر اُمت سے ایک ایک گواہ اُن ہی میں سے

وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اُٹھائیں گے اور ان (سب) لوگوں کے مقابلہ میں آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے، اور ہم نے آپ پر کتاب

تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾

اُتاری ہے ہر بات کو کھول دینے والی، اور مسلموں کے حق میں ہدایت اور رحمت اور بشارت (٨٩)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۗئِ ذِي الْقُرْبٰى

بے شک اللہ عدل کا اور حُسنِ سلوک کا اور اہلِ قرابت کو دیتے رہنے کا حکم دیتا ہے اور کھلی

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ

ہوئی بُرائی سے اور مطلق بُرائی سے اور ظلم (وسرکشی) سے ممانعت کرتا ہے، وہ تمہیں (یہ) پند

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا

دیتا ہے، اس لئے کہ تم نصیحت قبول کرو (٩٠)۔ اور پورا کرو اللہ کے عہد کو جب تم عہد

الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ

کر چکے ہو، اور قسموں کو بعد اُس کے استحکام کے مت توڑو، درانحالیکہ تم اللہ کو گواہ بنا چکے ہو،

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا

بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو (٩١)۔ اور تم اُس (عورت) کی طرح نہ ہو جانا جس نے توڑ ڈالا اپنا سوت

توضیحی ترجمہ

جنھیں ہم آپ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے (ہم تو انہی کی وجہ سے مارے گئے) تو وہ (شرکاء) بات کو اُن ہی کی طرف پلٹ دیں گے (اور کہیں گے کہ) تم (لوگ) جھوٹے ہو۔ (کیونکہ نہ تو ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہمیں خدا کا شریک بناؤ اور نہ ہی ہمیں اس کی خبر ہے کہ تم نے ہمارے بت بنا کر اُن کو پوجنا شروع کر دیا)

(٨٧) اور وہ (مشرکین) اُس دن اللہ کے سامنے فرماں برداری کے بول بولنے لگیں گے اور جو بہتان بازی وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے وہ سب اُن سے گم ہو جائے گی۔

(٨٨) (لیکن اب اطاعت اور خوشامد کی راہ اختیار کرنا اُن کے کسی کام نہیں آئے گا اور) جن لوگوں نے (دنیا میں) کفر اپنا لیا تھا اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکا تھا اُن پر ہم عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے کیونکہ وہ فساد مچایا کرتے تھے۔

(٨٩) اور اُس دن ہم ہر اُمت میں اُن ہی میں سے ایک گواہ (یعنی پیغمبر) اُن پر لا کھڑا کریں گے (جو اپنی اُمت کے معمول بتلائے گا) اور آپ کو گواہ بنا کر پیش کریں گے ان سب پر اور (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ پر (یہ) کتاب اُتاری ہے، جس میں سب ضروری چیزوں کا کھلا اور واضح بیان ہے (یہ آپ پر ہمارا بڑا انعام ہے، آپ اس کا شکر و حق ادا کریں) اور یہ مسلمانوں کے لئے ہدایت، رحمت اور خوش خبری کا سامان ہے۔

(٩٠) (اس کو چند لفظوں میں یوں سمجھئے کہ) اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے عدل کا (یعنی یہ کہ آدمی کے تمام عقائد، اعمال، اخلاق، معاملات، و جذبات اعتدال و انصاف کے ترازو میں تُلے ہوں) اور احسان کا (یعنی خود بھلائی کرے دوسروں کے لئے بھلائی چاہے، انصاف سے آگے بڑھ کر رحم و مروت کی عادت ڈالے، اور ہر وقت یہ خیال رکھے کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے) اور رشتہ داروں کو (اُن کے حقوق) دینے کا، اور روکتا ہے بے حیائی (یعنی شہوت نفس کے تقاضے سے ہونے والے گناہوں سے) اور منکرات (یعنی وہ بُرے کام جن پر عقل صحیح انکار کرے) اور سرکشی سے (یعنی دوسروں کے جان و مال یا آبرو لینے کے لئے دست درازی کرنے سے) وہ تمہیں یہ نصیحتیں دیتا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

١٢ ع ٦ ١٨

(٩١) اور پورا کرو اللہ کے عہد کو جب تم کوئی معاہدہ کرو (یعنی اللہ نے چونکہ تم کو ایفائے عہد کا حکم دیا ہے اس لئے جب تم کوئی معاہدہ کرتے ہو اور وہ شریعت کے خلاف نہ ہو تو وہ اللہ سے عہد ہوتا ہے) اور قسموں کو پختہ کرنے کے بعد اُنھیں نہ توڑو (خاص طور پر) جب کہ تم اللہ کو اپنا ضامن قرار دے چکے ہو (یعنی اللہ کا نام بیچ میں لا چکے ہو) بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو (یعنی اُس کے نام کی قسم کھا کر معاہدہ کرتے ہو اور پھر اُس کا پاس رکھتے ہو یا نہیں)

(٩٢) اور (دیکھو) نہ ہو جانا اُس (عورت) کی طرح جس نے اپنے سوت کو (کاٹ کاٹ کر) کر دیا

مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ

کاتے پیچھے تار تار کر کے، کہ تم بھی اپنی قسموں کو باہمی فساد کا ذریعہ بنانے لگو اس غرض سے کہ ایک گروہ

تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ

دوسرے گروہ سے بڑھ جائے، اللہ اسی سے تو تمہاری آزمائش کرتا رہتا ہے، اور (اُن کی حقیقت)

لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

تمہارے اوپر ظاہر کر دے گا قیامت کے دن جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو (۹۲)۔ اور اگر

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ

اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا

دکھا دیتا ہے، اور جو کچھ تم کر رہے ہو، ضرور اُس کے باب میں تم سے سوال ہو کر رہے گا (۹۳)۔ اور اپنی قسموں کو

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا

باہمی فساد کا ذریعہ نہ بناؤ، کہیں (کسی اور کا) قدم اس کے جمنے کے بعد نہ پھسل جائے اور تم کو تکلیف بھگتنا

السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾

پڑے بہ سبب اس کے کہ تم (دوسروں کے) مانع ہوئے اللہ کی راہ سے، اور تم ہی کو بڑا عذاب ہوگا (۹۴)۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

اور اللہ کے عہد کو (دنیا کے) تھوڑے سے نفع کے عوض نہ بیچ ڈالو، بے شک اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ تمہارے حق میں

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا

کہیں بہتر ہے اگر تم علم (صحیح) رکھتے ہو (۹۵)۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا، اور جو اللہ کے پاس ہے باقی

عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا

رہنے والا ہے، اور جو لوگ ثابت قدم رہے ہم اُن کا اجر انھیں ضرور دے کر رہیں گے، جو کچھ وہ اچھے کام کرتے رہے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

ہیں اُس کے عوض میں (۹۶)۔ نیک عمل جو کوئی بھی کرے گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

اُسے ضرور ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے، اور ہم اُنھیں ضرور اجر دیں گے اُن کے اچھے کاموں کے

توضیحی ترجمہ

ٹکڑے ٹکڑے، مضبوطی سے اُس کو کاتنے کے بعد، کہ تم (بھی) بنا لو اپنی قسموں کو ایک دوسرے کے معاملات میں دخل دینے کا بہانہ، صرف اس لئے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ سے بڑھ جائے۔ (یعنی وقتی فائدے کے لئے قسموں کو توڑنے والے نہ بن جانا) اللہ (وعدہ نبھانے کا یہ حکم دے کر) اس کے ذریعہ تمہاری آزمائش کر رہا ہے، اور قیامت کے دن وہ تمہیں وہ (تمام) باتیں ضرور کھول کر بتا دے گا جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ (اور مانتے نہیں تھے)

(۹۳) اور اگر اللہ چاہتا تو وہ تم سب کو ایک ہی امت (یعنی ایک ہی دین کا پیرو) بنا دیتا، لیکن وہ جس کو چاہتا ہے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے (اور اُس کی یہ چاہت اُن کے اعمال کے مطابق ہوتی ہے، لہٰذا دھیان رکھو!) تم جو بھی عمل کرتے ہو اُس کے بارے میں تم سے ضرور باز پرس ہوگی۔

(۹۴) اور (سنو) تم لوگ اپنی قسموں کو آپس میں فساد (اور ایک دوسرے کے معاملہ میں دخل) ڈالنے کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (قسم کھاؤ اور اس کو توڑ ڈالو اور اس کے نتیجہ میں) کسی کا قدم اس پر جمنے کے بعد پھسل جائے (یعنی وہ ابھی تک تو اللہ کے حکم کے مطابق قسم کا پورا لحاظ رکھتا تھا اب تمہیں دیکھ کر وہ بھی قسم توڑنے لگے، اور (اس طرح) تم کو سزا چکھنی پڑے اس لئے کہ تم اللہ کی راہ (پر چلنے) سے روکنے والے ٹھہرے، اور تمہارے لئے (ایسی صورت میں) سخت عذاب ہوگا۔

(۹۵) اور (سنو!) نہ لو اللہ کے عہد کے بدلہ معمولی قیمت (یعنی دنیا کا معمولی فائدہ، کیونکہ دنیا کا کوئی بھی فائدہ بہر حال آخرت کے فائدہ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا) یقیناً اللہ کے پاس جو (اجر) ہے وہ تمہارے لئے کہیں بہتر ہے اگر تم (حقیقت) سمجھ سکو تو۔

(۹۶) (سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ) جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب ختم ہو جائے گا، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے، اور (ہمارا وعدہ ہے کہ) ہم ضرور اُن لوگوں کو جنھوں نے صبر سے کام لیا ہوگا (اور ہمارے احکام پر ثابت قدم رہے ہوں گے) اُن کے اجر اُن کے بہترین اعمال کے مطابق عطا کریں گے۔

(۹۷) (مکرر یہ کہ) جس کسی نے بھی نیک عمل کیا ہوگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت (بشرطیکہ) وہ مومن ہو تو (ایک تو اسی دنیا میں) ہم اُسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (دوسرے آخرت میں) ایسے (تمام) لوگوں کو اُن کا اجر ضرور عطا کریں گے اُن کے بہترین

يَعْمَلُوْنَ ۝٩٧ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
عوض میں (۹۷)۔تو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود (کے اثر) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا
الرَّجِيْمِ ۝٩٨ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى
کیجئے (۹۸)۔اس کا کچھ بھی زور اُن لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لے آئے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝٩٩ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ
ہیں (۹۹)۔اس کا زور تو بس اُن ہی لوگوں پر چلتا ہے جو اُسے دوست بنائے رکھتے ہیں،اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرتے
هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝١٠٠ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ
رہتے ہیں (۱۰۰)۔اور جب ہم کسی آیت کو دوسری آیت کی جگہ بھیج دیتے ہیں،اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ بھیجتا
بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠١
رہتا ہے،تو یہ لوگ کہنے لگتے ہیں کہ تم خود نرے گڑھ لینے والے ہو،اصل یہ ہے کہ ان میں سے اکثر بے علم ہیں (۱۰۱)۔
قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ
آپ کہہ دیجئے کہ اسے روح القدس نے آپ کے پروردگار کے پاس سے حکمت کے موافق اُتارا ہے تاکہ ایمان
اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝١٠٢ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ
والوں کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے حق میں ہدایت اور بشارت بن جائے (۱۰۲)۔اور ہم خوب جانتے ہیں
يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ
کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ انھیں تو ایک آدمی سکھلا جاتا ہے،(حالانکہ) جس شخص کی جانب اس کی ناحق نسبت کرتے
اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝١٠٣ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے،اور یہ (کلام) تو فصیح عربی زبان (میں) ہے (۱۰۳)۔بےشک جو لوگ اللہ کی
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٠٤ اِنَّمَا
آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ اُنھیں ہدایت (بھی) نہیں کرتا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے (۱۰۴)۔
يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ
جھوٹ افترا کرنے والے تو بس یہی لوگ ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور یہی لوگ پورے
هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝١٠٥ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ
جھوٹے لپاڑیے ہیں (۱۰۵)۔جو کوئی اللہ سے اپنے ایمان (لانے) کے بعد کفر کرے،بجز اس صورت کے کہ

توضیحی ترجمہ

اعمال کے مطابق۔

(۹۸) اور آپ جب (کوئی نیک عمل کریں خصوصاً) قرآن مجید کی تلاوت کریں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔(تاکہ وہ اس نیک کام میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش نہ کرے۔دل سے حق تعالیٰ پر نظر رکھنا واجب ہے اور زبان سے "اعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم" پڑھ لینا مسنون ہے،جب رسول پاکؐ سے اس کا مطالبہ ہے تو ہم امتیوں کے لئے یہ کس قدر ضروری ہے خود سمجھا جا سکتا ہے)

(۹۹) (کیونکہ) ایسے لوگوں پر اُس کا زور نہیں چلتا جو ایمان لائے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔(اور اس کا اظہار اس کی پناہ لے کر کرتے ہیں)

١٣ ع ١١ ١٩

(۱۰۰) اُس کا زور تو بس اُن لوگوں پر چلتا ہے جو اُس (شیطان) کو اپنا ولی (و دوست) بناتے ہیں،اور جو اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہیں۔

(۱۰۱) اور (شیطان کی کار خیر میں رکاوٹ کی کوششیں ایسی ہوتی ہیں جیسے) جب ہم کسی آیت کو دوسری آیت سے بدلتے ہیں (یعنی لفظاً یا معناً کسی آیت کو منسوخ کر کے اُس کی جگہ دوسرا حکم بھیجتے ہیں)۔اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کرے۔تو یہ (کافر) کہتے ہیں (یعنی شیطان ان سے کہلواتا ہے) کہ تم (خود سے) گھڑنے والے ہو،بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جانتے ہی نہیں۔(کہ اس کی کیا حکمتیں اور مصلحتیں کیا ہیں)

(۱۰۲) (اے پیغمبرؐ! آپ ان سے) کہہ دیجئے کہ اس (قرآن) کو اُتارا ہے تمہارے رب کی طرف سے روح القدس (یعنی جبرئیلؑ) نے حق (وحکمت) کے مطابق،تاکہ ایمان والوں کو استقامت نصیب کرے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت وخوشخبری کا سامان ہو۔

(۱۰۳) اور (اے پیغمبرؐ!) ہمیں معلوم ہے کہ یہ (کافر) لوگ (تمہارے بارے میں) یہ کہتے ہیں کہ: "ان کو تو ایک انسان سکھاتا پڑھاتا ہے" (حالانکہ) جس شخص کا یہ حوالہ دے رہے ہیں اُس کی زبان عجمی ہے اور یہ (قرآن کی زبان تو) صاف عربی زبان ہے۔

(۱۰۴) بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں پر (خود سے) ایمان نہیں لاتے اللہ اُن کو ہدایت نہیں دیتا ، اور اُن کے لئے دردناک عذاب (تیار) ہے۔

(۱۰۵) حقیقت میں (اللہ پر) جھوٹ وافترا تو وہی لوگ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ، اور وہی ہیں اصل میں خود جھوٹے۔

(۱۰۶) (سنئے!) جو کوئی اللہ پر ایمان لانے کے بعد اُس کے ساتھ کفر کرے، ہاں اس کو چھوڑ کر جس کو

أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ

اس پر زبردستی کی جائے درانحالیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو وہ مستثنٰی ہے) لیکن جس کا سینہ کفر

صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

ہی سے کھل جائے تو ان ہی لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا، ان ہی کے لئے عذاب دردناک ہوگا (۱۰۶)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ

یہ اس سبب سے ہوگا کہ انھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی تھی، اور اللہ کفر اختیار کرنے

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

والے لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا (۱۰۷)۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور جن کی سماعت پر اور

قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

ان کی بینائی پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہی لوگ تو (اپنے انجام سے بالکل) غافل ہیں (۱۰۸)۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ

لامحالہ آخرت میں یہی لوگ بالکل ہی گھاٹے میں رہنے والوں میں ہوں گے (۱۰۹)۔ پھر بے شک آپ کا پروردگار اُن لوگوں کے

هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ

حق میں جنھوں نے بعد اس کے کہ (سخت) آزمائش میں پڑ چکے تھے ہجرت کی، پھر جہاد کیا اور ثابت قدم رہے، تو آپ کا پروردگار

مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ۧ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ

بے شک ان اعمال کے بعد بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۱۱۰)۔ (یہ جزا و سزا اُسی روز ہوگی) جس روز ہر شخص

عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

اپنی ہی طرف داری میں گفتگو کرے گا اور ہر شخص کو اُس کے کئے کا پورا بدلہ ملے گا اور اُن پر ظلم (ذرا) نہ کیا جائے گا (۱۱۱)۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا

اور اللہ بستی والوں کی مثال بیان کرتا ہے وہ امن (واطمینان) میں رہتے تھے، اُن کے کھانے کا سامان

رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا

بہ فراغت اُن کے پاس ہر طرف سے آتا رہتا تھا، لیکن اُنھوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی، اس پر

اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ

اللہ نے اُنھیں ایک محیط قحط اور خوف کا مزہ چکھایا بہ سبب اُن کے کرتوتوں کے (۱۱۲)۔ اور اُن کے

توضیحی ترجمہ

(زبردستی کفر کا کلمہ کہنے پر) مجبور کر دیا گیا ہو حالانکہ اُس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو وہ تو مستثنٰی ہے) البتہ جنھوں نے کفر کے لئے اپنا سینہ کھول دیا (یعنی جن کو کفر پر شرح صدر ہے) تو ایسے لوگوں پر اللہ کی طرف سے غضب ہوگا، اور اُن کے لئے زبردست عذاب (تیار) ہے۔

(۱۰۷) یہ اس لئے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں زیادہ محبوب سمجھا، اور اس لئے (بھی) کہ اللہ کفر اختیار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ (اور جسے ہدایت نہیں ملی اُسے تو عذاب بھگتنا ہی ہے)

(۱۰۸) یہ لوگ وہ ہیں کہ (اِن کے کفر اختیار کر لینے کی وجہ سے) اللہ نے ان کے دل ودماغ پر، اور کانوں پر اور آنکھوں پر مہر لگا دی ہے، اور یہ لوگ (اپنے انجام سے پوری طرح) غافل ہیں۔

(۱۰۹) لازمی بات ہے کہ یہی لوگ ہیں جو آخرت میں سب سے زیادہ خسارے میں رہیں گے۔

(۱۱۰) پھر بے شک آپ کا رب اُن لوگوں کو جنھوں نے سخت آزمائش میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی، پھر جہاد کیا اور صبر واستقامت کا مظاہرہ کیا تو (اگر اس آزمائش کے زمانے میں ان میں سے کسی نے ظاہری طور پر کفر کا کوئی کلمہ کہہ بھی دیا ہو تو بھی) اس کے بعد آپ کا رب بڑا مغفرت والا بڑا رحیم ہے۔ (وہ معاف فرما دے گا اور بخش دے گا)

۱۴ ع ۱۰ ۲۰

(۱۱۱) (یہ جزاء وسزا ہوگی) اُس دن جب کہ ہر شخص اپنے (ہی) دفاع کی باتیں کرتا ہوا آئے گا (کسی کو دوسرے کی کوئی فکر نہ ہوگی خواہ وہ کتنا ہی اپنا ہو) اور (اس دن) ہر شخص کو اُس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ (یعنی نیکی کے بدلہ میں کمی نہ ہوگی کو زیادتی ہو جائے اور بدی کے بدلہ میں زیادتی نہ ہوگی گو کمی ہو جائے)

(۱۱۲) اور اللہ تعالیٰ مثال بیان فرماتا ہے ایک بستی کی جو پورے امن اور اطمینان سے تھی، اس کا رزق اُس کو ہر جگہ سے بڑی فراوانی سے پہونچ رہا تھا، پھر اُس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی (یعنی اُس کے رہنے والے دنیا کے مزوں میں ایسے غافل اور بدمست ہوئے کہ نعمتوں کے حقیقی مالک کو ہی بھول گئے، بلکہ اس کی بغاوت کی ٹھان لی) تو اللہ نے ان کے کرتوتوں کی بنا پر اُن کو بھوک اور ڈر (یعنی ٹینشن) کا ایسا مزہ چکھایا کہ وہ اُن کا لباس ہو گیا۔ (کبھی پیچھا ہی نہ چھوڑتا تھا)

(۱۱۳) اور (رزق کی نعمتوں کے علاوہ) اُن کے

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ

پاس ایک رسول بھی اُن ہی میں سے آیا تھا، سواس کو انھوں نے جھٹلایا، پس اُنھیں عذاب نے آ پکڑا، اس حال میں کہ

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ

وہ (اپنے حق میں) ظالم تھے (۱۱۳)۔ سو جو چیزیں تمہیں اللہ نے جائز اور لذیذ دے رکھی ہیں اُن میں سے کھاؤ اور

اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ

اللہ کی نعمت کا شکر کرو، اگر تم (واقع میں) خاص اسی کی پرستش کرتے ہو (۱۱۴)۔ اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون

الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

اور سور کا گوشت اور جس کو غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو حرام کیا ہے، لیکن جو کوئی بے قرار ہو جائے نہ یہ کہ طالب

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ

لذت ہو اور نہ یہ کہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو بے شک اللہ مغفرت والا ہے رحمت والا ہے (۱۱۵)۔ اور اپنی زبانوں

اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ

کے جھوٹ بنا لینے سے یہ مت کہہ دیا کرو کہ یہ چیز حلال ہے اور فلاں حرام، جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ

الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

پر جھوٹی تہمت لگا دو گے، بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹی تہمتیں لگاتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے (۱۱۶)۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا

یہ عیش چند روزہ ہے، اور ان ہی کے لئے دردناک عذاب ہے (۱۱۷)۔ اور جو لوگ دین یہود اختیار کئے ہوئے ہیں

حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ

اُن پر ہم نے وہ چیزیں حرام کر دی تھیں جن کا بیان ہم آپ سے اس کے قبل کر چکے ہیں اور ہم نے اُن پر کوئی زیادتی

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ

نہیں کی بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر زیادتی کرتے رہے (۱۱۸)۔ پھر آپ کا پروردگار اُن لوگوں کے حق میں جو نادانی

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ

سے (کوئی) بُرا کام کر گزریں پھر اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی حالت درست کر لیں، تو آپ کا پروردگار اس

بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ

(توبہ) کے بعد بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۱۱۹)۔ بے شک ابراہیم بڑے مقتدا، اللہ کے فرماں بردار

ع ۱۵ ۹ ۲۱

توضیحی ترجمہ

پاس اُن ہی میں سے ایک رسول آیا تو انھوں نے اس کو (بھی) جھٹلا دیا، چنانچہ اُن کو عذاب نے آ پکڑا اور وہ تو تھے ہی (انتہائی) ظالم۔ (اسی لئے نہ انھوں نے رزق کی ظاہری نعمتوں کی قدر کی اور نہ رسول جیسی باطنی نعمت کی)

(۱۱۴) (دیکھو اللہ نے اپنی ظاہری نعمتوں میں سے، بہت سی کھانے کی چیزیں تم کو بھی دی ہیں) تو کھاؤ اُن چیزوں میں سے جو تم کو حلال اور پاک رزق کے بطور عطا فرمائی ہیں (از خود کسی پاک چیز کو حرام نہ کر لو، کیونکہ حرام یا حلال کرنے کا اختیار صرف اللہ کو ہے، جس نے ان کو پیدا کیا ہے) اور اللہ کی (ان) نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم (واقعی) اُسی کی عبادت کرتے ہو۔

(۱۱۵) اُس نے تم پر مُردار، خون، اور سور کا گوشت اور اُن جانوروں کے گوشت (کا کھانا) حرام کیا ہے، جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو (لیکن تم نے ان حرام چیزوں کو حلال کر لیا ہے) البتہ جو شخص بھوک سے بالکل بے تاب ہو (اور اس کو کوئی دوسری حلال غذا نہ ملے، اور) لذت حاصل کرنے کے لئے نہ کھا رہا ہو، اور (ضرورت کی) حد سے آگے نہ بڑھے (تو کھا سکتا ہے) تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (وہ مجبوری دیکھ کر معاف فرما دے گا)

(۱۱۶) اور جن چیزوں کے بارے میں تمہاری زبانیں جھوٹ بنا لیتی ہیں (اور تمہارے پاس ان کے بارے میں شرعی سند نہیں ہوتی) ان کے بارے میں یہ مت کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام، کیونکہ اس طرح تم اللہ پر جھوٹا بہتان باندھو گے، بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ (کبھی) کامیاب نہیں ہوتے۔

(۱۱۷) (یاد رکھو! دنیا کا یہ) عیش چند روزہ ہے، اور اُن کے لئے (اس افتراء کے بدلے) دردناک عذاب ہے۔ (جو ہمیشہ ہمیش کے لئے ہے)

(۱۱۸) اور اُن لوگوں کے لئے جو یہودی ہیں ہم نے وہ (حلال) چیزیں حرام کر دی تھیں جن کا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں (دراصل یہ سزا کے طور پر حرام کی گئی تھیں، لہٰذا) ہم نے اُن پر کوئی ظلم و زیادتی نہیں کی بلکہ وہ خود اپنے اوپر زیادتی کرتے رہے۔

(۱۱۹) پھر (جہاں تک غلطی کرنے کا سوال ہے تو) تمہارا رب ایسا ہے کہ جو لوگ نادانی سے بُرائی کا ارتکاب کر بیٹھیں پھر اس (کا احساس ہونے) کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو تمہارا رب اس (توبہ) کے بعد (تمہیں بخش دے گا کیونکہ) وہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

(۱۲۰) (دیکھو اے مشرکین مکہ! تم حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہو اور اپنے کو اُن کے طریقہ پر بتاتے ہو اُن کے بارے میں کچھ جانتے بھی ہو؟) بیشک ابراہیمؑ بڑے مقتدا، اللہ کے فرماں بردار

حَنِيفًا ۗ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ وَ

اور (اس کی طرف) یک رُخ رہنے والے تھے اور وہ مشرکوں میں نہ تھے (۱۲۰)۔ (اللہ کی) نعمتوں کے بڑے شکرگذار

هَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٢١﴾ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ

(اللہ نے) اُن کو چن لیا تھا اور اُنھیں سیدھی راہ پر ڈال دیا تھا (۱۲۱)۔اور ہم نے دنیا میں بھی اُنھیں بھلائی

فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٢٢﴾ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

دی تھی اور آخرت میں تو وہ صالحین میں ہیں ہی (۱۲۲)۔ پھر ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے طریقہ پر

إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٣﴾ إِنَّمَا جُعِلَ

چلیے جو بالکل یک رُخ تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے (۱۲۳)۔سبت (کا احترام) تو بس اُن ہی لوگوں پر عائد

السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

کیا گیا تھا جنھوں نے اس کے باب میں اختلاف کیا تھا ،اور بیشک آپ کا پروردگار اُن کے درمیان اس بارے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٢٤﴾ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ

میں قیامت کے دن فیصلہ کردے گا جس بارے میں یہ اختلاف کرتے رہتے ہیں (۱۲۴)۔آپ اپنے پروردگار کی

رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ

راہ کی طرف بُلائیے حکمت سے اور اچھی نصیحت سے ،اور اُن کے ساتھ بحث کیجئے پسندیدہ طریقہ سے ، بے شک

أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ

آپ کا پروردگار (بھی) خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے، اور وہی ہدایت پائے ہوؤں کو (بھی)

بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ ۖ

خوب جانتا ہے (۱۲۵)۔اور اگر تم لوگ بدلہ لینا چاہو تو اُنھیں اتنا ہی دُکھ پہونچاؤ جتنا دُکھ تمھیں پہونچایا گیا ہے، اور اگر تم

وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا

صبر کرلو تو یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت ہی اچھا ہے (۱۲۶)۔اور آپ صبر کئے رہئے اور آپ کا صبر تو بس اللہ ہی کی

بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٧﴾

توفیق سے ہے، اور آپ ان پر غم نہ کیجئے اور ان چالوں سے جو یہ لوگ چلتے رہتے ہیں تنگ دل نہ ہوجئے (۱۲۷)۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ﴿١٢٨﴾

بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ (رہتا) ہے جو تقویٰ اختیار کئے رہتے ہیں اور جو لوگ کہ نیک کار ہیں (۱۲۸)۔

ع ۱۶ / ۲۲

توضیحی ترجمہ

تھے پوری یکسوئی کے ساتھ، اور وہ ہرگز اہلِ شرک میں سے نہیں تھے (جیسا کہ تم منسوب کرتے ہو)

(۱۲۱) (وہ) اللہ کی نعمتوں کے شکرگزار تھے، اُس نے اُن کو (اپنے خاص منصب نبوت کے لئے) چن لیا تھا، اور صراطِ مستقیم کی ہدایت سے نوازا تھا۔

(۱۲۲) اور ہم نے اُن کو دنیا میں بھی بھلائی اور بہتری دی تھی اور آخرت میں بھی وہ (ہمارے خاص عبادِ) صالحین میں سے ہوں گے۔

(۱۲۳) پھر (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ ابراہیمؑ والے ہی طریقہ پر چلیں جو بالکل یک رُخ تھے (یعنی جنھوں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر اپنا رُخ خالص اللہ کی طرف کرلیا تھا) اور وہ اُن لوگوں میں سے بالکل نہیں تھے جو (کسی طرح کا بھی) شرک کرتے ہیں۔

(۱۲۴) یوم السبت (سنیچر کے دن) کے (خاص) احکام (ابراہیمی شریعت کے احکام نہیں ہیں، یہ) تو (موسیٰؑ کے زمانہ میں) اُن (یہودی) لوگوں پر عائد کئے گئے تھے جنھوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا تھا، اور یقیناً آپ کا رب قیامت کے دن ان امور کا (خاص طور سے) فیصلہ فرمادے گا جن کے بارے میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

(۱۲۵) (اے پیغمبرؐ! اب یہاں دعوت کے طریقے سمجھئے!) آپ لوگوں کو اپنے پروردگار کی راہ کی طرف (اول تو) حکمت اور دانائی کے انداز میں (دلائل و براہین کے ساتھ) دعوت دیں اور (دوسرے) موعظت و نصیحت اور ترغیب و ترہیب کا طریقہ اختیار کریں، اور (تیسرے اگر وہ بحث و مباحثہ کریں تو) اُن کی بحث (اور اعتراضات و سوالات) کا جواب خوش گوار اور حسین و جمیل کلام سے دیں۔ (جس میں تلخی نہ ہو) آپ کا رب اچھی طرح جانتا ہے اُن کو جو اس کی راہ سے بھٹک گئے ہیں اور اُن سے بھی خوب واقف ہے جو راہِ راست پر قائم ہیں۔

(۱۲۶) اور (اے اہلِ ایمان!) اگر تم مخالفین سے زیادتی کا بدلہ لینے لگو تو (جوابی کاروائی میں) بس اتنا ہی بدلہ لو جتنی زیادتی تمہارے اوپر کی گئی ہے اور اگر صبر کرلو (یعنی قدرت حاصل ہونے پر بھی بدلہ نہ لو) تو یہ (صبر کا رویہ) صبر کرنے والوں کے حق میں بہت ہی بہتر ہے۔

(۱۲۷) اور (اے پیغمبرؐ!) آپ تو بس صبر ہی اختیار کریں، اور آپ کا یہ صبر کرنا (بھی) اللہ ہی کی توفیق سے ہوگا، اور ان (منکرین کے حال) پر آپ غم نہ کریں، نیز ان کی مخالفانہ چالوں (اور مکر و فریب) سے دل کی گھٹن میں نہ پڑیں۔

(۱۲۸) یہ یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ (اور اس کی پوری مدد و نصرت) ان بندوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اور نیک کرداری کے ساتھ زندگی گزارنے والے ہیں۔

سُوْرَۃُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّۃٌ وَّہِیَ مِائَۃٌ　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　اِحْدٰی عَشْرَۃَ اٰیَۃً وَّ اثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے، اس میں　شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے　۱۱۱ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پاک ذات ہے وہ جو اپنے بندہ کو راتی رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا، جس کے اِردگرد کو ہم نے

اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ

بابرکت بنا رکھا ہے تاکہ اس (بندہ) کو ہم اپنے بعض عجائب (قدرت) دکھائیں، بے شک سمیع و بصیر تو بس

ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۱﴾ وَ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَ جَعَلْنٰہُ ہُدًی

وہی (اللہ) ہے (۱)۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی، اور ہم نے اس (کتاب) کو بنی اسرائیل کے لئے

لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ﴿۲﴾ ؕ ذُرِّیَّۃَ مَنْ

(ذریعہ) ہدایت بنایا تھا کہ کہیں میرے سوا کسی (اور) کو کارساز مت قرار دے لینا (۲)۔ اے اُن لوگوں کی نسل جنھیں

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ﴿۳﴾ وَ قَضَیْنَاۤ اِلٰی بَنِیْۤ

ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا، وہ بے شک بڑے شکر گزار بندہ تھے (۳)۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَ لَتَعْلُنَّ

کتاب میں یہ جتلا دیا تھا کہ تم ملک میں دوبار ضرور فساد برپا کر کے رہو گے اور بڑی ہی سرکشی کر کے

عُلُوًّا کَبِیْرًا ﴿۴﴾ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىہُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَاۤ

رہو گے (۴)۔ پھر جب دوبار میں سے پہلی کی میعاد آئے گی تو ہم تمہارے اوپر اپنے (ایسے) بندوں کو مسلط

اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَ کَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ﴿۵﴾

کردیں گے جو بڑے جنگجو ہوں گے پھر وہ گھروں میں گھس پڑیں گے، اور یہ وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا (۵)۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّۃَ عَلَیْہِمْ وَ اَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ

پھر ایک بار پھر ہم تمہارے دن اُن پر غلبہ دے کر پھیر دیں گے اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کریں گے اور تمہیں ایک

جَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا ﴿۶﴾ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ ۟ وقف

بڑے جتھے والا بنا دیں گے (۶)۔ اگر اچھے کام کرو گے اپنے ہی لئے اچھائی کرو گے اور اگر بُرائی کرو گے تو بھی اپنے ہی

وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَہَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَۃِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْہَکُمْ

حق میں، پھر جب پچھلی بار کی میعاد آئے گی (ہم دوسروں کو مسلط کردیں گے) تاکہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں

سورۂ بنی اسرائیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) پاک ہے (ہر کمی و نقص سے اللہ کی) وہ ذات جو اپنے بندے (محمد ﷺ) کو (معراج میں) راتوں رات مسجد حرام (یعنی مسجد کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک لے گئی، جس کے ماحول اور اطراف کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے، (ہم اُن کو اس لئے لے گئے) تاکہ ہم اُنھیں اپنے کچھ عجائبات قدرت دکھائیں، بلاشبہ وہ (خداوند قدوس، اصلی) سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ (لہٰذا اُس نے اپنے حبیب محمد ﷺ کی مناجات کو سنا اور آپ کے بلند حالات کو دیکھا اور پھر آپ کو اپنے عجائبات قدرت دکھائے)

(۲) اور (جہاں تک مسجد اقصیٰ کی بات ہے تو اُس کے قدیم متولیوں یعنی بنی اسرائیل کا کچھ حال سنو اور عبرت حاصل کرو اور خود بنی اسرائیل بھی اپنی تاریخ سے سبق حاصل کریں) ہم نے (اپنے پیغمبر) موسیٰ کو کتاب (تورات) دی تھی اور اُس کو بنی اسرائیل کے لئے نسخۂ ہدایت بنایا تھا (اور اُس میں حکم دیا تھا) کہ تم میرے سوا کسی اور کو کارساز نہ قرار دینا۔

(۳) اے اُن لوگوں کی اولاد! جن کو ہم نے (اپنے پیغمبر) نوح کے ساتھ (کشتی) میں سوار کیا تھا (یعنی عذاب الٰہی سے بچایا تھا، اور) یقینی طور پر وہ (نوح) بڑے شکر گزار بندے تھے۔

(۴) اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں (یہ بات بطور پیشین گوئی) بتلا دی تھی کہ تم ملک (شام) میں دو مرتبہ خرابی پھیلاؤ گے اور بڑی سرکشی کی حرکتیں کروگے۔

(۵) چنانچہ جب پہلی وعید کا وقت آیا (اور تم نے ایسا ہی کیا) تو ہم نے (تمہاری سزا اور سرکوبی کے لئے) اپنے ایسے بندے تم پر مسلط کئے جو بڑے سخت جنگ جو تھے، لہٰذا وہ تمہاری آبادیوں اور گھروں میں گھس پِل گئے، اور (یہ اللہ کا) وعدہ تھا جسے پورا ہونا ہی تھا۔

(۶) پھر (جب تم ہماری طرف رجوع ہوئے اور توبہ و انابت کا طریقہ اختیار کیا تو) ہم نے تمہاری باری اُن پر پھیر دی (یعنی اب اُن پر تمہیں غلبہ دے دیا) اور تمہارے مال و اولاد میں خوب اضافہ کیا اور تمہاری نفری تعداد (پہلے سے کہیں) زیادہ کر دی۔

(۷) (اور تم کو یہ انتباہ بھی دیا کہ) اگر تم بھلائی کے کام کرو گے تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے کرو گے اگر بُرائیاں کرو گے تو وہ بھی اپنے ہی لئے کرو گے (یعنی تمہارے اچھے اور بُرے اعمال کے نتائج ہی تمہارے سامنے آئیں گے) پھر جب دوسرے وعدہ کا وقت آ گیا (اور تم نے دوبارہ شرارت اور سرکشی کی تو ہم نے دوسرے دشمنوں کو تم پر مسلط کر دیا) تاکہ وہ (مار مار کر) تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا

ورتا کہ (تمہاری) عبادت گاہوں میں گھس پڑیں جیسا کہ اس میں (اگلے لوگ) اگلی بار گھس آئے تھے اور تا کہ جس چیز پر

تَتْبِيْرًا ۝٧ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا

بھی ان کا زور چلے اُسے تہس نہس کر ڈالیں (۷)۔ عجب نہیں کہ تمہارا پروردگار تم پر مہربانی کرے، اور اگر تم پھر وہی کرو

جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝٨ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ

گے تو ہم بھی وہی کریں گے اور جہنم کو تو ہم نے کافروں کا قید خانہ بنا ہی رکھا ہے (۸)۔ بے شک یہ قرآن

هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ

ایسے (طریقہ) کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک عمل کرتے رہتے ہیں خوش خبری دیتا

لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝٩ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا

ہے کہ اُن کے لئے بھاری اجر ہے (۹)۔ یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم

لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٠ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ

نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (۱۰)۔ اور انسان بُرائی کی درخواست (بھی اس تقاضہ سے) کرتا ہے (جس

وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝١١ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ

طرح) بھلائی کی درخواست، اور انسان ہے ہی جلد باز (۱۱)۔ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنا رکھا ہے،

فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا

سو ہم نے رات والی نشانی کو دھندلا بنایا اور ہم نے دن والی نشانی کو روشن کر دیا تا کہ اپنے پروردگار کی روزی تلاش

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ

کرو اور تا کہ برسوں کا شمار اور (دوسرے) حساب معلوم کر لیا کرو، اور ہر (ضروری) چیز کو ہم نے خوب تفصیل

فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝١٢ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ

سے بیان کر دیا ہے (۱۲)۔ اور انسان کا عمل ہم نے اُس کے گلے کا ہار کر رکھا ہے، اور اس کے واسطے قیامت

وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝١٣ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ

کے دن ہم (اس کا) نامۂ اعمال نکال کر سامنے کر دیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا (۱۳)۔ (لے) اپنا

كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝١٤ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا

نامہ (اعمال) پڑھ، آج تو خود ہی اپنے حق میں حساب کرنے کے لئے کافی ہے (۱۴)۔ جو کوئی راہ پر چلتا ہے سو وہ

توضیحی ترجمہ

اور مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں اس طرح گھس جائیں جس طرح پہلے گھسے تھے اور جس جس چیز پر اُن کا زور چلے سب بری طرح تباہ و برباد کر ڈالیں۔

(۸) (اور اس کتاب میں یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ اس کے بعد بھی اگر تم شرارت اور نافرمانی سے باز آ گئے اور تم نے اپنی اصلاح کر لی تو) عین ممکن ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے (اور اس کا تو کہنا ہے کہ) اگر تم وہی کام کرو گے (یعنی شرارت و سرکشی کی راہ اپناؤ گے) تو ہم بھی وہی کریں گے جو ہم نے (اس وقت) کیا تھا (یعنی تمہارے بدترین دشمن تم پر پھر مسلط کر دیں گے) اور (یہ تو اس دنیا میں ہوگا اور آخرت کے لئے) ہم نے دوزخ کو نافرمانوں کا قید خانہ قرار دے دیا ہے۔

(۹) یقیناً یہ قرآن (اسلام کا) وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور جو لوگ (اس پر) ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں اُن کو خوش خبری دیتا ہے کہ اُن کے لئے بہت بڑا اجر (وثواب) ہے۔

(۱۰) اور یہ (بھی بتاتا ہے) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۱۱) اور انسان (کا حال یہ ہے کہ وہ) بُرائی کی دعا اسی طرح مانگنے لگتا ہے جیسے خیر و بھلائی کی، اور انسان ہے ہی (طبعاً) بڑا جلد باز۔ (اور یہی وجہ ہے کہ وہ ہماری قدرت و حکمت پر غور نہیں کرتا)

(۱۲) اور (اب ذرا غور تو کرو) ہم نے رات اور دن کو (اپنی) دو نشانیاں (اور نمونے) بنا رکھا ہے، سو ہم نے رات والی نشانی کو تو دھندلا اور تاریک بنایا (تا کہ تم اس میں آرام کر سکو اور دن بھر کی تھکاوٹ مٹا سکو) اور دن والی نشانی کو روشن بنایا تا کہ تم اس میں اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو (یعنی اپنا روزگار حاصل کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کر سکو) اور تا کہ تم (رات اور دن کے اس اُلٹ پھیر سے) سالوں (اور مہینوں) کا شمار اور (اپنے معاملات کا) حساب کر سکو، اور ہم نے ہر ہر چیز کو خوب کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ (لہٰذا گھبرانے اور جلدی مچانے سے کوئی فائدہ نہیں، جیسے رات اور دن کا ایک وقت اور انداز مقرر ہے، کسی کی جلد بازی سے رات کم یا دن بڑا نہیں ہو جاتا اسی طرح خیر و شر کا سلسلہ ایک معین ضابطہ اور نظام کے ماتحت ہے)

(۱۳) اور ہم نے ہر انسان کی خوش قسمتی یا بدبختی (اس کے اعمال کی صورت میں) اس کے گلے میں (ہار کی طرح) لٹکا دی ہے، اور قیامت کے دن ہم (اس کا اعمال نامہ) ایک تحریر کی شکل میں نکال کر اُس کے سامنے کر دیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔

(۱۴) (اور اُس سے کہا جائے گا کہ لو) پڑھ لو اپنا اعمال نامہ! آج تم خود ہی اپنا حساب لینے کو کافی ہو۔

(۱۵) (یاد رکھو) جو کوئی سیدھے راستے پر چلتا ہے تو وہ

يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ

اپنے ہی نفع کے لئے راہ پر چلتا ہے، اور جو کوئی بے راہی کرتا ہے وہ بھی اپنے ہی لئے بے راہ ہوتا ہے، اور کوئی

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾

کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا، اور ہم کبھی سزا نہیں دیتے جب تک کسی پیامبر کو ہم بھیج نہیں لیتے (۱۵)۔

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا

اور جب ہم ارادہ کر لیتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کریں گے تو اس (بستی) کے خوش حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں پھر وہ

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿١٦﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ

لوگ وہاں شرارت مچاتے ہیں تو اُن پر حجت تمام ہو جاتی ہے، پھر اُس بستی کو تہس نہس کر ڈالتے ہیں (۱۶)۔ اور ہم نے

الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا

کتنی ہی اُمتوں کو نوح کے بعد سے ہلاک کر ڈالا ہے، اور آپ کا پروردگار ہی اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے

بَصِيْرًا ﴿١٧﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ

والے، دیکھتے رہنے والے کی حیثیت سے بس ہے (۱۷)۔ جو کوئی دنیا کی نیت رکھے گا ہم اُس کو دنیا میں سے جتنا

لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا

چاہیں گے جس کے واسطے چاہیں گے فوراً ہی دے دیں گے، پھر ہم اُس کے لئے جہنم رکھیں گے اس میں وہ بدحال اور راندہ

مَّدْحُوْرًا ﴿١٨﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ

ہو کر داخل ہوگا (۱۸)۔ اور جو کوئی آخرت کی نیت رکھے گا اور اس کے لئے کوشش بھی اس کے لائق کرے گا درانحالیکہ

مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۗءِ

وہ مومن بھی ہو، سو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہو رہے گی (۱۹)۔ ہم ہر ایک کی امداد کرتے ہیں اُن میں سے بھی اور

وَهٰٓؤُلَاۗءِ مِنْ عَطَاۗءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَاۗءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿٢٠﴾

اِن میں سے بھی آپ کے پروردگار کی بخشش میں سے، اور آپ کے پروردگار کی بخشش (کسی پر) بند نہیں (۲۰)۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ

(تو دیکھ) ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر کیسی فضیلت دے رکھی ہے، اور آخرت یقیناً بہت بڑی ہے درجات کے

دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿٢١﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ

اعتبار سے بھی اور بہت بڑی ہے فضیلت کے اعتبار سے بھی (۲۱)۔ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا، ورنہ تو ہمیشہ رہے گا

توضیحی ترجمہ

اپنے (فائدے کے) لئے (سیدھے راستہ پر) چلتا ہے، اور جو کوئی گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے ہی (نقصان کے) لئے گمراہی اختیار کرتا ہے، اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا، (یعنی ہر ایک کو اپنے گناہوں کا بوجھ خود اُٹھانا ہوگا) اور (ہمارا قاعدہ ہے کہ) ہم کسی کو سزا (اس وقت تک) نہیں دیتے جب تک کہ ہم کوئی رسول نہیں بھیج دیتے۔ (تاکہ وہ لاعلمی و بے خبری کا عذر نہ کر سکے)

(۱۶) اور جب ہم کسی بستی کو (اس کی بداعمالیوں کی بدولت) ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو (اس کو یوں ہی اچانک پکڑ نہیں لیتے بلکہ پہلے) اس کے رہنے والوں (بالخصوص وہاں کے امراء اور بارسوخ لوگوں) کے پاس (اپنے رسولوں یا اُن کے نائبوں کے ذریعہ) احکام بھیجتے ہیں، پھر وہ (ان احکام کی) نافرمانی کرتے ہیں تو حجت قائم ہو جاتی ہے تب ہم اُنھیں تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں۔

(۱۷) اور کتنی ہی قومیں ہم نے (اسی اصول کے تحت) نوحؑ کے بعد کے زمانوں میں ہلاک کر ڈالیں، اور (یہ ہلاک کرنا بندوں کے گناہوں کی پاداش میں تھا کیونکہ) آپ کا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح باخبر ہے اور (سب کچھ) دیکھ رہا ہے۔

(۱۸) اور (جہاں تک افراد کی بات ہے تو) جو کوئی فوری فائدہ (یعنی دنیا) چاہتا ہے (وہ یا تو ایمان ہی نہیں رکھتا یا ایمان تو رکھتا ہے لیکن اُسے آخرت کی کوئی فکر نہیں بس دنیا کو اپنا مقصد زندگی بنا رکھتا ہے) تو ہم ایسے شخص کے لئے جتنا چاہتے ہیں اُسے یہیں فوری فائدہ دے دیتے ہیں، البتہ ہم اُس کے لئے (آخرت میں) جہنم تیار رکھتے ہیں، جس میں وہ بالآخر ذلیل و خوار ہو کر داخل ہوگا۔

(۱۹) اور جو شخص آخرت (کا فائدہ) چاہتا ہے اور اس کے لئے جیسی کوشش کرنی چاہئے ویسی ہی کوشش کرتا ہے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش کی پوری قدردانی کی جائے گی۔

(۲۰) جہاں تک (دنیا میں) تمہارے رب کی عطا (یعنی رزق) کا تعلق ہے (تو اے پیغمبرؐ!) ہم اِن کو بھی اس سے نوازتے ہیں اور اُن کو بھی (یعنی مومن و کافر اور فرماں بردار و نافرمان دونوں کو) اور (دنیا میں) آپ کے رب کی عطا و بخشش کسی پر بند نہیں ہے۔

(۲۱) آپ دیکھ لیجئے کہ ہم نے (دنیا میں) ایک کو دوسرے پر (اپنی حکمت کے تحت) کیسی فضیلت دے رکھی ہے (اس کا تعلق نہ اعمال سے ہے اور نہ یہ مستقل ہے) البتہ (حقیقی بڑائی اور فضیلت تو آخرت کی ہے کیونکہ) آخرت بہت بڑی ہے درجات کے اعتبار سے بھی اور فضیلت کے لحاظ سے بھی۔

(۲۲) (اب آخرت کے بلند درجات حاصل کرنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے، لو سنو!) اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ ورنہ تم بیٹھ رہو گے

مَذْمُومًا مَّخْذُولًا ﴿۲۲﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ

بدحال اور بے یار ومددگار ہوکر (۲۲)۔ اور تیرے پروردگار نے حکم دے رکھا ہے کہ بجز اس (ایک رب) کے اور کسی

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ

کی پرستش نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک رکھنا، اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہونچ جائیں اِن دونوں

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

میں سے ایک یا وہ دونوں، تو تو اُن سے (کہیں) چھی بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور اُن سے ادب سے بات چیت

كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ

کرنا (۲۳)۔ اور اُن کے سامنے محبت سے انکسار کے ساتھ جھکے رہنا اور کہتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! اِن پر مہربانی

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ ۭ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ

فرما جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں پالا، پرورش کیا (۲۴)۔ تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اُس کو جو کچھ تمہارے دلوں

اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ

میں ہے، اگر تم (دل سے) سعادت مند ہو تو وہ بھی توبہ کرنے والوں کے حق میں بڑا ہی مغفرت کرنے والا ہے (۲۵)۔ اور

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾

دے تو قرابت دار کو (بھی) اُس کا حق، اور محتاج اور مسافر کو (بھی) اُن کا حق اور مال کو فضولیات میں نہ اُڑا (۲۶)۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ

بے شک فضولیات میں اُڑا دینے والے شیطانوں کے بھائی بند ہوتے ہیں، اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا

لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

ہی ناشکرا ہے (۲۷)۔ اور اگر تجھے ان سے پہلو تہی کرنا پڑے اس انتظار میں کہ تیرے پروردگار کی طرف سے

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً

وہ کشائش آئے جس کی تجھے اُمید ہے تو تو اُن سے نرمی کی بات کہہ دے (۲۸)۔ اور تو نہ اپنا ہاتھ گردن ہی

اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾

سے باندھ لے اور نہ اُسے بالکل کھول ہی دے، ورنہ تو ملامت زدہ تہی دست ہو کر بیٹھ جائے گا (۲۹)۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

بے شک تیرا پروردگار جس کے لئے چاہتا ہے رزق بڑھا دیتا ہے اور (وہی) تنگی (بھی) کردیتا ہے، بے شک وہی اپنے بندوں کی

توضیحی ترجمہ

قابلِ ملامت (اور) بے یار ومددگار ہوکر۔ (یعنی سب سے پہلے ہرطرح کے شرک سے بچو)

ع ۲ ۱۲ ۲

(۲۳) اور آپ کے رب نے یہ (حتمی) حکم دیا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (اللہ نے تمہیں تمہارے والدین کے ذریعہ وجود بخشا ہے لہٰذا اپنے) والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو (اور) اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو اُن سے اُف تک نہ کہو اور نہ اُنھیں (کسی بات پر) جھڑکو اور اُن سے عزت (واحترام) کے ساتھ بات کیا کرو۔

(۲۴) اور اُن کے سامنے عاجزی اور محبت کیساتھ اپنے کندھے جھکائے رکھو (یعنی سرِ تسلیم خم رکھو) اور (ان کے لئے اپنے رب سے) یہ دعا کیا کرو کہ "اے میرے رب! ان دونوں کے ساتھ (ویسا ہی) رحم (کا معاملہ) کر جیسا انھوں نے (رحم وعنایت کا معاملہ کرتے ہوئے) میری پرورش کی بچپن میں۔

(۲۵) (یاد رکھو!) تمہارا رب اچھی طرح جانتا ہے (اس کو) جو تمہارے دلوں میں ہے، اگر تم (دل سے) نیک بن جاؤ تو (یقین رکھو!) وہ بڑا ہی معاف کرنے والا ہے اُن کو جو کثرت سے اُس کی طرف توبہ کے لئے رجوع کرتے ہیں۔

(۲۶) اور رشتہ دار کو اُس کا حق دو، اور مسکین ومسافر کو (اُن کا حق،) اور (اپنے مال کو) بے ہودہ کاموں (اور فضولیات) میں مت اُڑاؤ۔

(۲۷) یقین جانو کہ جو لوگ (اپنا مال) بے ہودہ کاموں میں اُڑاتے ہیں وہ شیطان کے بھائی برادر ہوتے ہیں، اور شیطان اپنے رب کی بڑی ناشکری کرنے والا ہے۔

(۲۸) اور اگر تمہیں ان (رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں) سے اس لئے اعراض کرنا پڑے کہ (تمہیں مالی استطاعت نہ ہو اور) تم اپنے پروردگار کی متوقع رحمت کے منتظر ہو تو (ایسی صورت میں) تم اُن سے نرمی سے بات (یعنی آئندہ کی امید دلاکر معذرت) کر دیا کرو۔

(۲۹) اور (مالی استطاعت کی صورت میں) نہ تو (ایسے کنجوس بنو کہ) اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ کر رکھو (کہ دینے کے لئے ہاتھ بڑھے ہی نہیں) اور نہ (ایسے فضول خرچ کہ) ہاتھ کو بالکل کھلا رکھو (اور سوچے سمجھے بغیر سب امداد میں دے دو) پھر (لوگوں کی) ملامت کا نشانہ بنو (یا) قلاش ہوکر بیٹھ جاؤ۔ (یعنی اعتدال سے کام لو، اور میانہ روی اختیار کرو)

(۳۰) (اور جہاں تک مالی وسعت کا معاملہ ہے تو یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے) یقیناً آپ کا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں وسعت عطا فرماتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگی پیدا کردیتا ہے، بے شک وہ اپنے بندوں (کے حالات) سے

خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ

خوب خبر رکھنے والا ہے (اُنھیں) خوب دیکھتے رہنے والا ہے (۳۰)۔ اور اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشہ سے قتل مت

نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا

کر دیا کرو، ہم ہی اُن کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی، بے شک اُن کا قتل کرنا بہت بڑا جرم ہے (۳۱)۔ اور زنا کے

الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

پاس بھی مت جاؤ بے شک وہ بڑی بے حیائی ہے اور بُری راہ ہے (۳۲)۔ اور جس شخص (کی جان) کو اللہ نے محفوظ

الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا

قرار دیا ہے اُسے قتل مت کرو، ہاں مگر حق پر، اور جو کوئی ناحق قتل کیا جائے گا سو ہم نے اُس کے وارث کو حق دے دیا

لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿٣٣﴾

ہے، سو (اُسے چاہئے کہ) وہ قتل کے باب میں حد سے نہ بڑھے، بے شک وہ شخص قابل طرف داری کے ہے (۳۳)۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ بجز اس طریق کے جو مستحسن ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ

اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْــــُٔوْلًا ﴿٣٤﴾ وَاَوْفُوا

کو پہونچ جائے، اور عہد کی پابندی رکھو، بے شک عہد سے متعلق سوال ہوگا (۳۴)۔ اور جب ناپو

الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ

تو ناپ پوری پوری رکھا کرو، اور جب تم تولو تو وزن بھی صحیح ترازو سے کیا کرو، یہی اچھا ہے اور یہی

وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ

انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہے (۳۵)۔ اور اس چیز کے پیچھے مت ہولیا کر جس کی بابت تجھے

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــــُٔوْلًا ﴿٣٦﴾ وَلَا تَمْشِ

علم (صحیح) نہ ہو، بے شک کان اور آنکھ اور دل اِن کی پوچھ ہر شخص سے ہوگی (۳۶)۔ اور نہ چلا کر

فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ

زمین پر اِٹھلا کر، تو نہ زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ پہاڑوں کی لمبائی کو پہونچ سکتا ہے (۳۷)۔

طُوْلًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ

یہ سارے بُرے کام تیرے پروردگار کے نزدیک بالکل ناپسند ہیں (۳۸)۔ یہ باتیں اس

توضیحی ترجمہ

اچھی طرح باخبر ہے اور انہیں پوری طرح دیکھ رہا ہے۔

(۳۱) اور (جیسا کہ واضح کیا گیا کہ اللہ ہی رازق ہے تو اُس پر بھروسہ رکھو اور) اپنی اولاد کو مفلسی (اور غربت) کے خوف سے قتل نہ کرو (خواہ وہ پیدائش کے بعد ہو جیسے دور جاہلیت میں ہوتا تھا یا پیدائش سے قبل، جیسے موجودہ دور میں مختلف عنوانوں سے ہو رہا ہے۔ یقین رکھو) ہم اُنھیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی، بے شک اُن کو قتل کرنا بہت بڑا جرم (وگناہ) ہے۔

(۳۲) اور (اولاد کی پیدائش روکنے کے لئے جو طریقے اپنائے جاتے ہیں اُن سے زنا کے دروازے کھلتے ہیں اس لئے فرمایا) زنا کے قریب بھی مت جاؤ (یعنی اس کی تحریک دینے والی چیزوں سے بھی بچو، کیونکہ) وہ بڑی بے حیائی اور بُری راہ ہے۔

(۳۳) اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کردیا ہے ہرگز قتل نہ کرو اِلّا یہ کہ (شرعاً) تمہیں اس کا حق پہونچتا ہو، اور (اس کی ایک صورت یہ ہے کہ) کوئی شخص مظلومانہ طور پر قتل کردیا جائے تو (ایسی صورت میں) ہم نے اُس کے ولی (وارث) کو (قصاص کا) حق دے دیا ہے (یعنی حکام سے کہہ کر خون کا بدلہ لے سکتا ہے) لیکن اُس کو چاہئے کہ وہ قتل کرنے میں حد سے نہ بڑھے، (اس صورت میں) یقیناً وہ (یعنی مقتول کا وارث، اللہ کی طرف سے) مدد کیا ہوا ہے۔ (اس لئے اس کو اللہ کا شکرادا کرنا چاہئے اور جوشِ انتقام میں کسی قسم کی زیادتی نہیں کرنی چاہئے)

(۳۴) اور (دیکھو) یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکو، سوائے اس طریقہ کے جو (اس کے لئے) بہتر اور فائدہ مند ہو یہاں تک کہ وہ اپنی (عمر کی) پختگی کو پہونچ جائے (اس وقت اس کا مال اُس کے حوالہ کردو) اور عہد کو پورا کرو (کیونکہ) یقیناً عہد کی باز پُرس ہوگی۔

(۳۵) اور جب کسی کو کوئی چیز ناپ (تول) کردو تو پورا ناپو، اور تولنے کے لئے صحیح ترازو استعمال کرو، یہی طریقہ درست ہے اور اسی کا انجام بہتر ہے۔

(۳۶) اور جس بات کی تمہیں (صحیح اور یقینی) خبر نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو (یعنی بے تحقیق بات پر اصرار نہ کرو، یاد رکھو کہ) یقیناً کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک کی پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔ (کیونکہ کہ یہ تینوں علم کا ذریعہ ہیں)

(۳۷) اور زمین پر اکڑ کر (اور اترا کر) مت چلو (یعنی ہر طرح کے غرور و فخر سے بچو، اپنی حیثیت سمجھو، کیونکہ) یقینی طور پر تم (زمین پر زور سے پاؤں مارنے سے) زمین پھاڑ نہیں سکتے اور نہ (گردن اونچی کرنے سے) پہاڑوں کی لمبائی کو پہونچ سکتے ہو۔ (پھر کس بات کی اکڑ ہے؟)

(۳۸) یہ سارے بُرے کام ایسے ہیں جو تمہارے رب کو بالکل ناپسند ہیں۔

(۳۹) (اے پیغمبرؐ! اوپر جو قیمتی نصیحتیں کی گئیں) یہ باتیں

اَوْحٰۤى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

حکمت میں سے ہیں جو آپ کے پروردگار نے آپ پر وحی کی ہے، اور اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا نہ ٹھہرا، ورنہ تو جہنم

اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ

میں ملامت زدہ (اور) راندہ کرکے جھونک دیا جائے گا (۳۹)۔ تو کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں تو مخصوص کر دیا

بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًاؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا

لڑکوں کے ساتھ اور خود فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا، بے شک تم (بڑی) سخت بات کہہ رہے ہو (۴۰)۔ اور ہم نے اِس

عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ؑ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْاؕ وَمَا یَزِیْدُهُمْ

قرآن میں (مضمون توحید کو) طرح طرح بیان کیا ہے تاکہ اچھی طرح سمجھ لیں، لیکن انھیں بیزاری ہی بڑھتی جاتی

اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا

ہے (۴۱)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر اِس (معبود برحق) کے ساتھ اور بھی خدا ہوتے جیسا کہ یہ (مشرکین) کہتے ہیں

اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا

تو اس وقت تک انھوں نے عرش والے تک کا راستہ ڈھونڈ لیا ہوتا (۴۲)۔ پاک ہے وہ (اللہ) اور کہیں برتر ہے اس

كَبِیْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّؕ

سے کہ جو لوگ کہتے ہیں (۴۳)۔ اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی بھی ان میں

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْؕ

موجود ہیں، اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو حمد کے ساتھ اس کی پاکی نہ بیان کرتی ہو، البتہ تم ہی ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے ہو،

اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ

بے شک وہ بڑا حلم والا ہے بڑا مغفرت والا ہے (۴۴)۔ اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں

بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ۙ وَّجَعَلْنَا

کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک چھپا ہوا پردہ حائل کر دیتے ہیں (۴۵)۔ یعنی ہم اُن کے دلوں پر اِس

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًاؕ وَاِذَا

طرح سے حجاب ڈال دیتے ہیں کہ وہ اس (قرآن) کو سمجھیں اور اُن کے کانوں میں ڈاٹ دیئے ہیں، اور جب آپ

ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

قرآن میں تنہا اپنے پروردگار کا ذکر کرتے ہیں تو وہ لوگ اپنی پیٹھ پھیر کر بیزاری کے ساتھ چل دیتے ہیں (۴۶)۔

ع ۴ / ۱۰

توضیحی ترجمہ

(بھی) اُن حکمت کی باتوں میں سے ہیں جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہیں، اور (اے انسان! تجھے پھر تاکید کی جاتی ہے کہ) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود (ہرگز) نہ بنانا، ورنہ تو ملامت زدہ اور راندۂ درگاہ کرکے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۴۰) (مشرکینِ عرب! ذرا سوچو تو، یہ جو تم فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہو) تو کیا تمہارے رب نے تمہیں تو بیٹے دینے کے لئے چن لیا اور خود اپنے لئے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا ہے؟ (یعنی بے سوچے سمجھے کیسی بات کہتے ہو) واقعی تم لوگ بہت بڑی (اور سنگین) بات کہتے ہو۔ (کیونکہ اس طرح اللہ پر نقص کی نسبت کرتے ہو)

(۴۱) اور ہم نے اس قرآن میں (توحید کے دلائل وشواہد کو) طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ لوگ (سمجھیں اور) نصیحت حاصل کریں لیکن (یہ اس سے فائدہ نہیں حاصل کرتے بلکہ) ان کی (توحید سے) نفرت ہے کہ بڑھتی ہی جاتی ہے۔ (کیونکہ وہ کفر وشرک کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں)

(۴۲) آپؐ کہئے کہ (ذرا غور کرو کہ) اگر اُس (اللہ) کے ساتھ اور بھی خدا ہوتے جیسا کہ یہ (مشرکین) کہتے ہیں تو وہ عرش والے (حقیقی خدا) پر چڑھائی کا کوئی راستہ ڈھونڈھ لیتے (وہ محکوم رہنا کیوں پسند کرتے اور یقیناً یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے کہ وہ بھی خدا ہیں اور تصرفات کی طاقت رکھتے ہیں، تو ثابت ہوا کہ اُس اللہ ذی العرش کے سوا کوئی خدا نہیں ہے)

(۴۳) پاک ہے وہ (اللہ) اور کہیں برتر وبالا ہے اُن باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں۔

(۴۴) ساتوں آسمان اور زمین اور اُن کی ساری مخلوقات اُس (اللہ) کی پاکی بیان کرتی ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اُس کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح نہ کر رہی ہو، لیکن (یہ الگ بات ہے کہ) تم لوگ ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو، حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا بُردبار بہت معاف کرنے والا ہے۔ (اسی لئے تم کو فوری سزا نہیں دیتا، ورنہ تمام مخلوقات جس کی پاکی بیان کریں تم اس کے لئے شرکاء، واولاد اور بیٹیاں تجویز کرو یہ تو ایسی گستاخی تھی جس پر تم کو فوراً ہلاک کر دیا جانا چاہئے تھا)

(۴۵) اور جب آپؐ قرآن پڑھتے ہیں (یعنی اُن کو بغرض تبلیغ سناتے ہیں) تو ہم آپ کے اور اُن لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک (اَن دیکھا) پردہ حائل کر دیتے ہیں۔

(۴۶) اور (وہ پردہ یہ ہے کہ) ہم اُن کے دل (ودماغ) پر ایک طرح کا حجاب ڈال دیتے ہیں (جو رُکاوٹ ہوتا ہے اس سے) کہ وہ سمجھیں اور (چونکہ وہ خود سننا نہیں چاہتے اس لئے ہم) اُن کے کانوں میں (ایک طرح کی) ڈاٹ لگا دیتے ہیں اور (ان کا تو عالم یہ ہے کہ) جب آپؐ قرآن میں سے اپنے پروردگار کی وحدانیت کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت کے انداز میں پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ

ہم خوب جانتے ہیں جس غرض سے یہ لوگ اُسے سنتے ہیں جب یہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں، اور جس وقت یہ آپس

نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

میں سرگوشیاں کرتے ہیں جب کہ (یہ) ظالم یہ کہتے ہیں کہ تم تو بس ایک سحر زدہ مرد کی راہ پر چل رہے ہو (۴۷)۔

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

آپ دیکھئے تو یہ لوگ آپ کے لئے کیسے کیسے القاب تجویز کرتے ہیں، سو یہ گمراہ ہوگئے تو اب رستہ نہیں

سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا

پاسکتے (۴۸)۔ اور کہتے ہیں کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور چورا ہوجائیں گے تو ہم از سرِ نو پیدا اور جمع کئے جائیں

جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ

گے؟ (۴۹)۔ آپ کہہ دیجئے کہ تم پتھر ہوجاؤ یا لوہا (۵۰)۔ یا کوئی اور چیز جو تمہارے خیال میں بہت ہی بعید ہو،

فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ

پھر وہ کہیں گے کہ ہم کو کون دوبارہ جلائے گا؟ آپ کہئے کہ وہ وہی ہے جس نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا، پھر وہ

اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ

آپ کے آگے اپنی مُنڈیاں ہلائیں گے اور کہیں گے کہ یہ (زندہ ہونا) ہوگا کب؟ آپ کہہ دیجئے کہ عجب نہیں یہ

قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ

(وقت) قریب ہی آپہونچا ہو (۵۱)۔ یہ اُس روز ہوگا جب (اللہ) تمہیں پکارے گا سو تم اُس کی حمد کرتے ہوئے

وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ

حکم کی تعمیل کرو گے اور تم اس خیال میں رہو گے کہ تم رہے ہی کتنا کم تھے (۵۲)۔ اور آپ کہئے میرے بندوں سے

هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ

کہ ایسی بات کہا کریں جو بھلی ہو، بے شک شیطان لوگوں میں فساد ڈلواتا ہے، بے شک شیطان تو انسان کا صریح

لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ

دشمن ہے ہی (۵۳)۔ تمہارا پروردگار تم سب کا حال خوب جانتا ہے، وہ اگر چاہے تم پر فضل کردے اور وہی اگر

اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ

چاہے تو تم کو عذاب دینے لگے، اور ہم نے آپ کو اُن پر ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے (۵۴)۔ اور آپ کا پروردگار

توضیحی ترجمہ

(۴۷) (اور) جب (کبھی) یہ لوگ آپ کی بات کان لگا کر سنتے ہیں تو ہمیں خوب پتہ ہے (اس کا بھی) کہ کس غرض اور مقصد سے یہ سنتے ہیں اور (اس کا بھی) جب یہ (واپس جا کر آپ کے اور آپ کی باتوں کے بارے میں) آپس میں سرگوشی کرتے ہیں، جب کہ یہ ظالم (اپنی برادری کے مسلمانوں سے) یوں کہتے ہیں کہ تم تو بس ایک ایسے آدمی کے پیچھے چل پڑے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔

(۴۸) آپ دیکھیں (تو) یہ لوگ آپ کو کیسے کیسے لقب دیتے ہیں (کبھی ساحر کہتے ہیں تو کبھی مسحور، کبھی مجنون کہتے ہیں تو کبھی کاہن) تو (اصل میں) یہ بھٹک گئے ہیں، اب انہیں (صحیح) راستہ نہیں مل سکتا۔

(۴۹) اور (آپس میں آپ کا مذاق اُڑانے کے لئے اور آپ کو مسحور اور مجنون ثابت اور موت کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرنے کے لئے) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم (مر کر قبر میں) ہڈیاں ہوجائیں گے اور (پھر) چورا چورا (یعنی ریزہ ریزہ) ہوجائیں گے تو کیا اُس وقت ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے اُٹھایا جائے گا؟

(۵۰) آپ کہہ دیجئے کہ: تم (مرنے کے بعد خواہ) پتھر ہوجاؤ یا لوہا۔ (تم اُٹھائے تو جاؤ گے ہی)

(۵۱) یا کوئی اور ایسی مخلوق بن جاؤ جس کے بارے میں تم دل میں سوچتے ہو کہ (اُس کا زندہ ہونا) اور بھی مشکل اور بعید ہے (پھر بھی دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے) اب وہ کہیں گے کہ: کون ہمیں دوبارہ زندہ کریگا؟ آپ کہہ دیجئے: کہ وہی (اللہ) جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، اس پر وہ (تمسخرانہ انداز میں) سر ہلا ہلا کر کہیں گے کہ: (اچھا تو) ایسا کب ہوگا؟ آپ فرمادیجئے کہ (اللہ ہی بہتر جانتا ہے) ممکن ہے (اس کا وقت) قریب ہی ہو۔ (بہرحال یہ ہونا یقینی ہے)

(۵۲) (پھر) وہ جس دن (دوبارہ زندہ کر کے میدانِ حشر میں) تم کو بلائے گا تو تم (مجبورِ محض ہو کر) اُس کی حمد کرتے ہوئے اُس کے حکم کی تعمیل کرو گے اور (اس وقت) تم یہ خیال کر رہے ہو گے کہ تم (دنیا میں اور قبر میں) بس تھوڑی سی مدت رہے تھے۔ (کیونکہ وہ دن بڑا سخت اور بہت طویل ہوگا)

(۵۳) اور آپ میرے بندوں (یعنی مسلمانوں) سے کہہ دیجئے کہ وہ وہی بات کہا کریں جو بہتر ہو (یعنی مشرکین کی جہالت اور طعن و تمسخر کو سن کر بھی کوئی نازیبا یا اشتعال انگیز بات زبان سے نہ نکالیں، انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ) بلاشبہ شیطان لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے اور یقینی طور پر شیطان انسان کا (ڈھکا چھپا نہیں) کھلا دشمن ہے۔

(۵۴) (اے میرے بندو!) تمہارا رب تمہیں اچھی طرح جانتا ہے (کہ کون اچھا ہے اور کون بُرا؟ اور اُس کے اختیار میں ہے کہ) اگر چاہے تو تم پر رحم فرمائے یا چاہے تو تمہیں عذاب دے اور (اے پیغمبر!) ہم نے آپ کو (بھی) اُن کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے۔

(۵۵) اور (آپ کو جو رسول بنایا گیا ہے تو اس بابت خوب سمجھ لینا چاہئے کہ) آپ کا رب

اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ

خوب جانتا ہے اُن کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور ہم نے بعض نبیوں کو ایک دوسرے پر فضیلت دی

عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝۵۵ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

ہے اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی (۵۵)۔ آپ کہئے تم جن کو (اللہ) کے سوا (معبود) قرار دے

مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝۵۶

رہے ہو ذرا اُن کو پکارو تو بھی سو وہ تم سے تکلیف نہ دور کر سکتے ہیں اور نہ (اُسے) بدل سکتے ہیں (۵۶)۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ

یہ لوگ جن کو یہ (مشرکین) پکار رہے ہیں (خود ہی) اپنے پروردگار کا قرب ڈھونڈھ رہے ہیں کہ (دیکھیں) ان

وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ

میں کون زیادہ مقرب ہے اور اُس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اُس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، بے شک

مَحْذُوْرًا ۝۵۷ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

آپ کے پروردگار کا عذاب ہے بھی ڈرنے ہی کے قابل (۵۷)۔ اور کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہم روز قیامت سے

اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۵۸

قبل ہلاک نہ کردیں یا اس کے رہنے والوں کو عذاب شدید نہ دیں، یہ کتاب میں لکھا ہوا (موجود) ہے (۵۸)۔

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ

اور ہم کو معجزات (خاص) بھیجنے سے بس یہی امر مانع ہوا کہ پہلے لوگ ان کی تکذیب کر چکے ہیں، اور ہم نے (قوم) ثمود کو اونٹنی دی تھی

وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ

بصیرت کے ذریعہ کے طور پر، لیکن انھوں نے (بڑا) ظلم اس کے ساتھ کیا، اور ہم (ایسے) معجزات کو ڈرانے ہی کے موقع پر بھیجا

اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝۵۹ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا

کرتے ہیں (۵۹)۔ اور (وہ وقت یاد کیجئے) جب ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کے پروردگار نے تمام لوگوں کو گھیر رکھا ہے، اور ہم

الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي

نے جو منظر آپ کو دکھلایا تھا اُسے ہم نے لوگوں کی آزمائش کا سبب بنادیا، اور اس درخت کو بھی جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے، اور

الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝۶۰ۧ وَاِذْ قُلْنَا

ہم لوگوں کو ڈراتے تو رہتے ہیں، لیکن اُن کی بڑی سرکشی بڑھتی ہی چلی جاتی ہے (۶۰)۔ اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب ہم نے کہا

توضیحی ترجمہ

اُن سب کو خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں (اس نے آپ کو ہی اس منصب کے لئے مناسب ترین سمجھا) اور (اس کا ارشاد ہے کہ) ہم نے بعض نبیوں کو دوسرے نبیوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے (اس کی وجہ بھی ہم ہی جانتے ہیں) اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور (کتاب) عطا کی تھی۔ (جس میں آپ کے خاتم الانبیاء اور امت محمدیہ کے اشرف الامم ہونے ذکر تھا)

(۵۶) آپ کہہ دیجئے (ان مشرکین سے) کہ تم جن کو اُس (اللہ) کے سوا (معبود) مانتے ہو انھیں (اپنی پریشانی و تکلیف میں) پکارلو، لیکن (یہ سمجھ لو کہ) نہ تو وہ تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اُسے بدلنے کا۔ (کلی اختیار تو دور کی بات)

(۵۷) جن لوگوں کو (اللہ کو چھوڑ کر) یہ لوگ پکارتے ہیں (اپنی حاجت روائی کے لئے، خواہ وہ فرشتے ہوں یا جن، انبیاء ہوں یا اولیاء و بزرگ) وہ تو خود اپنے پروردگار تک پہونچنے کا وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ اُن میں سے کون (کیسے) اللہ کے زیادہ قریب ہو جائے، اور وہ اُس کی رحمت کے اُمید وار رہتے ہیں اور اُس کے عذاب سے ڈرتے ہیں، یقیناً آپ کے رب کا عذاب ہے ہی ایسی چیز جس سے ڈرا جائے۔

(۵۸) اور (پیغام پہونچانے کی حجت قائم ہونے کے بعد بھی اگر کوئی بستی ساری کی ساری منکر رہے تو) کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہم روز قیامت (کے واقع ہونے) سے پہلے ہی ہلاک نہ کردیں یا اُس (کے رہنے والوں) کو سخت عذاب نہ دے دیں، یہ بات (تقدیر کی) کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔

(۵۹) اور ہم کو نشانیاں (یعنی کفار کے مانگے ہوئے معجزات) بھیجنے سے کسی اور چیز نے نہیں روکا مگر اس بات نے کہ پچھلے لوگ ان کو (یعنی بھیجے گئے ایسے معجزات کو) جھٹلا چکے ہیں (اور جھٹلانے پر عذاب لازمی ہے) اور (مثال کے طور پر) ہم نے قوم ثمود کو (بطور معجزہ، پہاڑ سے) اونٹنی دی تھی تو اُنھوں نے اُس کے ساتھ ظلم (کا معاملہ) کیا، اور ہم ایسی (معجزاتی) نشانیوں کو ڈرانے ہی کے مقصد سے بھیجتے ہیں۔ (لیکن بجائے اس کے کہ وہ اُس سے ڈرتے انھوں نے اُس کے ساتھ بُرا سلوک کیا)

(۶۰) اور (اے پیغمبرؐ! آپ کو یاد ہوگا) جیسا کہ ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کا رب (اپنے علم سے) تمام لوگوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے (لہٰذا آپ ان کے بارے میں فکر مند نہ ہوں) اور ہم نے آپ کو (معراج کے ذریعہ) جو نظارہ دکھایا اُس کو ہم نے (کافروں اور منکروں کے لئے) ایک آزمائش بنادیا، نیز (زقوم کے) اُس درخت کو بھی (کہ درخت کا آگ میں ہونا اُن کی سمجھ میں نہیں آتا) جس پر قرآن میں لعنت آئی ہے، اور ہم اُن کو ڈراتے رہتے ہیں لیکن اُن کی شرارت و سرکشی ہے کہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔

(۶۱) اور (یاد کریں وہ وقت) جب ہم نے کہا

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ

فرشتوں سے آدم کے آگے جھکو، سو وہ (سب) جھکے، ہاں ابلیس نہ جھکا، وہ بولا کہ کیا میں اُس کے آگے جھکوں جسے تو نے مٹی

خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ لَئِنْ

سے بنایا ہے؟ (۶۱)۔ (اور) وہ بولا: بھلا دیکھ تو یہ شخص جس کو تو نے مجھ پر فوقیت دے رکھی ہے، اگر تو نے مہلت دے دی روز

اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ

قیامت تک تو میں اس کی (ساری) اولاد کو اپنے بس میں کرلوں گا، بجز ایک قدرے قلیل (گروہ) کے (۶۲)۔ ارشاد ہوا:

اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾

چل نکل! جو کوئی بھی ان میں سے تیری راہ چلے گا سو بے شک تم سب کے لئے سزائے جہنم سزا ہے پوری (۶۳)۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ

اور ان میں سے جس جس پر تیرا قابو چلے تو اپنی پکار سے اُس کا قدم اُکھاڑ دیکھ، اور اُن پر اپنے

بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ

سوار اور پیادے چڑھا لا، اور اِن سے اپنا ساجھا کرلے، مال اور اولاد میں، اور ان سے وعدہ کرلے، اور

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ

شیطان تو ان سے جو وعدہ کرتا ہے وہ (سب) دھوکا ہے (۶۴)۔ بے شک جو میرے (خاص) بندے ہیں اُن پر تیرا

سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ

ذرا قابو نہ چلے گا اور آپ کا پروردگار ہی کافی کارساز ہے (۶۵)۔ تمہارا پروردگار تو وہی ہے جو تمہارے لئے سمندر میں

فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا

کشتی چلاتا ہے تاکہ تم اُس کے فضل کی تلاش کرو، بے شک وہ تمہارے حق میں بڑا ہی مہربان ہے (۶۶)۔ اور جب

مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ

تمہیں سمندر میں تکلیف پہونچتی ہے تو جنہیں تم پکارا کرتے ہو سب غائب ہوجاتے ہیں بجز اللہ کے، پھر جب وہ تم کو

اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ

خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم (پھر) پھر جاتے ہو، اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے (۶۷)۔ کیا تم اس سے بے فکر ہوگئے ہو

بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ

کہ وہ تم کو خشکی کی طرف لاکر زمین میں دھنسا دے یا تم پر کوئی تند ہوا بھیج دے تو تم کسی کو (بھی) نہ پاؤ اپنا

توضیحی ترجمہ

فرشتوں سے کہ آدم کو سجدہ کرو، تو اُن سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اُس نے کہا کہ: کیا میں اُس کو سجدہ کروں جس کو آپ نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟۔

(۶۲) اُس (ابلیس) نے (مزید) کہا کہ: بھلا دیکھیے تو یہ ہے وہ، جس کو آپ نے مجھ پر فوقیت دی ہے، اگر آپ نے مجھے قیامت تک کی مہلت دے دی تو میں اس کی اولاد میں سے تھوڑے سے لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب کے جبڑوں میں لگام ڈال دوں گا۔ (یعنی ان کو اپنے بس میں کرلوں گا اور جدھر چاہوں گا چلاؤں گا)

(۶۳) فرمایا (اللہ نے کہ) جا! (کوشش کر! اور سن لے) جو بھی ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو جہنم تم سب کی (یعنی تمہاری اور تمہارے پیچھے چلنے والوں کی) سزا ہوگی اور وہ بھرپور سزا ہوگی۔

(۶۴) اور ان میں سے جس جس پر تیرا بس چلے اُنھیں اپنی آواز (یعنی پُر فریب دعوت، موسیقی، گانے بجانے) کے ذریعہ بہکا لے، اور اُن پر اپنے سواروں اور پیادوں کی فوج چڑھا لا، اور اُن کے مال و اولاد میں اپنا حصہ لگا لے (یعنی ان دونوں چیزوں کو ناجائز کاموں میں استعمال کرا لے) اور اُن سے (خوب) وعدے کرلے، اور (حقیقت یہ ہے کہ) شیطان اُن سے جو بھی وعدہ کرتا ہے وہ صرف دھوکا ہی ہوتا ہے۔

(۶۵) یقین رکھ میرے جو بندے ہیں (یعنی جنھوں نے مجھ سے بندگی کا تعلق جوڑ رکھا ہے) اُن پر تیرا کوئی بس نہیں چلے گا، اور تیرا پروردگار (اُن کی) رکھوالی کے لئے کافی ہے۔

(۶۶) اور انسانو، سنو!) تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو، بے شک وہ تمہارے حال پر بہت ہی مہربان ہے۔

(۶۷) اور جب سمندر میں (ان کشتیوں سے سفر کے دوران) تمہیں کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو جن (دیوتاؤں) کو تم پکارا کرتے ہو، وہ سب غائب ہوجاتے ہیں سوائے (اس) اللہ کے، پھر جب وہ (اللہ) تمہیں بچا کر خشکی تک پہونچا دیتا ہے تو تم منہ موڑ لیتے ہو، اور انسان (واقعی) ہے بڑا ناشکرا۔

(۶۸) کیا تمہیں اس بات کا کوئی ڈر نہیں کہ اللہ (چاہے تو) تمہیں خشکی ہی کے ایک حصے میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دے اور اُس وقت تمہیں نہ ملے کوئی

وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ

کارساز (٦٨)۔ کیا تم اس سے بے کھٹکے ہو گئے کہ وہ تمہیں ایک بار پھر اسی (یعنی سمندر کی) طرف لے جائے اور تم پر

عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا

ہوا کا سخت طوفان بھیج دے، پھر تمہیں تمہاری ناشکری کے باعث غرق کر دے اور تم کو اس بات پر ہمارا کوئی پیچھا

لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ

کرنے والا نہ ملے (٦٩)۔ اور ہم نے بنی آدم کو عزت دی ہے اور ہم نے اُنھیں خشکی اور دریا (دونوں) میں

وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ

سوار کیا اور ہم نے اُن کو نفیس چیزیں عطا کیں، اور ہم نے اُن کو اپنی بہت سی مخلوقات پر بڑی فضیلت دی

خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ

ہے (٧٠)۔ (یاد رکھو) وہ دن جب ہم تمام انسانوں کو اُن کے نامۂ اعمال سمیت بلائیں گے، سو جس کسی کو اُس

اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

کا نامۂ اعمال اُس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا سو ایسے لوگ اپنا نامۂ اعمال پڑھنے لگیں گے اور اُن کا نقصان ذرہ

فَتِيْلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

بھر بھی نہ کیا جائے گا (٧١)۔ اور جو کوئی اس (دنیا) میں اندھا رہے گا سو وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور راہ سے

وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٧٢﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ

بالکل بھٹکا ہوا (٧٢)۔ اور یہ (کافر) آپ کو اِس سے بچلایا ہی چاہتے ہیں جو ہم آپ پر وحی کر چکے ہیں، تاکہ آپ

اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَآ

اس (حکم وحی) کے سوا ہم پر کوئی بات گڑھ لیں، اور وہ اس حالت میں آپ کو گاڑھا دوست بنا لیتے (٧٣)۔ اور اگر

اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ

ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو آپ قریب تھا کہ اُن کی طرف قدرے قلیل جھک چلتے (٧٤)۔ اس حالت میں ہم آپ

ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾

کو دوگنا عذاب چکھاتے زندگی میں بھی اور (بعد) موت بھی پھر آپ ہمارے مقابلہ میں کسی کو مددگار نہ پاتے (٧٥)۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا

اور قریب تھا کہ یہ (کافر) اس سرزمین سے آپ کے قدم اُکھیڑ دیں تاکہ آپ کو اس سے نکال دیں اور اس حالت میں بھی

ع ٧ ٧

توضیحی ترجمہ

رکھوالا یا محافظ۔ (جو تمہیں ان چیزوں سے بچائے)

(٦٩) کیا تم اس (بات) سے بے فکر اور بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ (چاہے تو) تمہیں دوبارہ اُسی (سمندر) میں لے جائے، پھر تم پر ہوا کا طوفان بھیج دے، اور تمہاری ناشکری کی بنا پر تمہیں غرق کر دے۔ (تو سنو! اگر ہم نے ایسا کیا) تو پھر تم نہیں پاؤ گے اس معاملہ میں کوئی ہمارا پیچھا کرنے والا۔ (یعنی ہم سے باز پرس کرنے والا)

(٧٠) اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے آدم کی اولاد (یعنی انسانوں) کو عزت بخشی ہے، اور اُنھیں خشکی اور سمندر دونوں میں سواریاں مہیا کی ہیں اور اُنھیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا ہے اور اُن کو اپنی بہت سی (دوسری) مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے۔

(٧١) (انسان کو چاہئے کہ اُس دن کو یاد رکھے) جب ہم بلائیں گے تمام انسانوں کو اُن کے اعمال ناموں کے ساتھ (یعنی انسانوں کے ساتھ ساتھ اُن کے اعمال نامے بھی اپنے حضور میں طلب کریں گے، اور وہ اُن کو دئے جائیں گے) تو جس کسی کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو ایسے لوگ (مارے خوشی کے جلدی جلدی) اپنے اعمال نامے پڑھنے لگیں گے اور اُن پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ (کہ کوئی نیکی اُس میں درج ہونے سے رہ گئی ہو)

(٧٢) اور (اس کے مقابلہ میں جس کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ وہ ہوگا) جو اس دنیا میں (ہدایت کی راہ سے) اندھا رہا تو وہ آخرت میں بھی (راہ نجات اور جمال حق سے) اندھا رہے گا اور راستہ سے اور زیادہ بھٹکا ہوا رہے گا۔ (کیونکہ اب تلافی وتدارک کا امکان ہی نہیں رہا)

(٧٣) اور (دنیا میں ان مذکورہ اندھوں کا معاملہ تو یہ تھا کہ خود تو راہ پر کیا آتے) یہ اس کوشش میں تھے کہ آپ (جیسی شخصیت) کو (بھی) اس چیز سے بہکا دیں جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی ہے تاکہ آپ اُس کے بجائے کوئی اور بات ہماری طرف سے گھڑ لیں، اور (اگر آپ کہیں ایسا کر جاتے) تب تو وہ آپ کو اپنا گہرا دوست بنا لیتے۔

(٧٤) اور اگر ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ بنایا ہوتا تو (اُن کے ایمان لانے کی طمع میں) ممکن تھا کہ آپ اُن کی طرف تھوڑا سا مائل ہو جاتے۔ (یعنی اُن کی کوششیں اتنی زبردست تھیں، لیکن ہم نے اس کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی)

(٧٥) (اور اگر بالفرض محال ایسا ہوتا) تب تو ہم آپ کو دنیا میں بھی دُگنی سزا دیتے اور مرنے کے بعد بھی، پھر آپ بھی اپنے لئے ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار و معاون نہ پاتے۔ (یعنی ایک تو آپ کا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ ادنیٰ لغزش کی بھی اجازت نہیں، سزا دوگنی ملے گی، دوسرے اللہ جب اپنے حبیب اور امام الانبیاء کی پکڑ کر سکتا ہے تو عام آدمی کس شمار میں ہے)

(٧٦) اور ان کی (یہ بھی) کوشش تھی کہ اس سرزمین سے آپ کے قدم اُکھاڑ دیں تاکہ آپ (ﷺ) کو یہاں سے نکال دیں، اور (اگر ایسا ہو جاتا) تب بھی

لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ

آپ کے بعد بہت کم ٹھہر پاتے (۷۶)۔(جیسا کہ ہمارا) دستور ان کے باب میں رہا ہے جنھیں آپ سے قبل ہم نے اپنا

مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ

رسول بنا کر بھیجا، اور آپ ہمارے اس دستور میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے (۷۷)۔نماز ادا کیجئے آفتاب ڈھلنے (کے

الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ

بعد) سے رات کے اندھیرے ہونے تک، اور صبح کی نماز بھی، بیشک صبح کی نماز حضوری کا وقت ہے (۷۸)۔اور رات

مَشْهُوْدًا ﴿٧٨﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ

کے کچھ حصہ میں بھی، سو اس میں تہجد پڑھ لیا کیجئے (یہ) آپ کے حق میں زائد چیز ہے، عجب کیا ہے کہ آپ کا پروردگار آپ کو

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ

مقامِ محمود میں جگہ دے (۷۹)۔اور آپ کہتے رہئے کہ اے میرے پروردگار! مجھے پہونچائیو پہونچانے کے وقت خوبی

اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿٨٠﴾

کے ساتھ، اور مجھے نکالتے وقت خوبی سے نکالیو، اور مجھے اپنے پاس سے غلبہ دیجیو (اپنی) نصرت کے ساتھ ملا ہوا (۸۰)۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨١﴾

اور آپ کہہ دیجئے کہ حق (بس اب) آہی گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل تھا ہی مٹنے والا (۸۱)۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ

اور ہم قرآن سے ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں، اور ظالموں کا اس سے

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ

بس نقصان ہی بڑھتا ہے (۸۲)۔اور جب ہم انسان کو کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ منھ موڑ لیتا ہے اور اپنی کروٹ

نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿٨٣﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى

پھیر لیتا ہے، اور جب اُسے کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو نا اُمید ہو جاتا ہے (۸۳)۔آپ کہہ دیجئے کہ ہر شخص اپنے

شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿٨٤﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

اپنے طریقہ پر کام کرتا ہے، تمہارا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون صحیح تر راستہ پر ہے (۸۴) اور آپ سے یہ روح کی

الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

بابت پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے (بنی) ہے، اور تمہیں علم تو دیا گیا ہے بس

توضیحی ترجمہ

یہ آپ کے بعد زیادہ دیر یہاں نہیں ٹھہرنے پاتے۔

(۷۷) یہ ہمارا طریق کار (و دستور) ہے جو ہم نے اُن پیغمبروں کے ساتھ اختیار کیا جو ہم نے آپ سے پہلے بھیجے تھے، (یعنی جب کسی بستی میں پیغمبر خدا کو نہ رہنے دیا تو بستی والے خود نہ رہے) اور آپ ہمارے (اس) دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔

ع ۸ ۷ ۸

(۷۸) (اے پیغمبرؐ اب آپ یہ کریں کہ اپنے مالک کی طرف متوجہ رہیں، اس طرح کہ) نماز قائم کریں سورج ڈھلنے (کے وقت) سے رات کی تاریکی چھا جانے تک (اس میں چار نمازیں ظہر، عصر، مغرب و عشاء آگئیں) اور (قائم کریں) فجر کی نماز (اور اس میں قرآن کی تلاوت کریں) بے شک فجر (کے وقت) میں قرآن کی تلاوت روبرو ہوتی ہے (دن و رات کے فرشتوں کے، لہٰذا اس وقت میں نماز کے علاوہ بھی تلاوت کرنا چاہئے)

(۷۹) اور رات کے کچھ حصے میں جاگ کر (تہجد میں) اس (قرآن) کو پڑھا کریں (یہ) آپ کے لئے اضافی (عبادت) ہے اُمید ہے کہ آپ کا رب آپ کو (اس سے) مقام محمود تک پہونچا دے۔ (جو کہ شفاعتِ عظمیٰ کا مقام ہے)

(۸۰) اور یہ دعا کیا کریں کہ: اے میرے ربّ! مجھے جہاں داخل فرما اچھائی کے ساتھ داخل فرما، اور جہاں سے نکال اچھائی کے ساتھ نکال (یعنی دونوں حالتوں میں میری عزت اور حفاظت کا خیال رکھ) اور مجھے خاص اپنے پاس سے ایسا غلبہ اور تسلّط عطا فرما جس میں تیری مدد شامل ہو۔

(۸۱) اور (سنئے! آپؐ کی دعا ضرور قبول ہوگی اور آپؐ کو مطلوبہ غلبہ ضرور حاصل ہوگا اس لئے) آپؐ کہہ دیجئے کہ "حق آن پہونچا اور باطل مٹ گیا، اور یقیناً باطل کو تو مٹنا ہی تھا۔"

(۸۲) اور (یہ) قرآن (جو) ہم نازل کررہے ہیں مومنوں کے لئے تو شفا اور رحمت کا سامان ہے (کیونکہ وہ اسے مانتے ہیں، جس سے حق تعالیٰ کی رحمت اُن پر ہوتی ہے، اور عقائد و روحانی امراض سے اُن کو شفا ہوتی ہے) اور (ایمان نہ لانے والے) ظالموں کے نقصان میں اس سے مزید اضافہ ہوتا ہے۔ (کیونکہ جو مریض ڈاکٹر اور دوا سے دشمنی کرے اُس کا تو مرض بڑھے گا ہی)

(۸۳) اور (عام طور پر انسان کا عجیب حال ہے) جب ہم انسان کو کوئی نعمت دیتے ہیں تو وہ (ہمارا شکر ادا کرنے کے بجائے ہم سے) منھ موڑ لیتا ہے اور پہلو بدل لیتا ہے، اور جب اُس کو کوئی بُرائی یا تکلیف چھو جائے تو وہ مایوس ہو بیٹھتا ہے۔

ع ۹ ۷ ۹

(۸۴) آپ کہہ دیجئے کہ ہر شخص اپنے (من پسند) طریقے پر چلتا ہے، لیکن آپ کا پروردگار اچھی طرح جانتا ہے کہ کس نے صحیح راستہ پالیا۔

(۸۵) اور آپ سے لوگ (امتحاناً) پوچھتے ہیں روح کے بارے میں، آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے (بنی) ہے، اور تم کو (علم الٰہی کی بہ نسبت) علم دیا گیا ہے بس

قَلِيلًا ﴿٨٥﴾ وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

تھوڑا ہی (۸۵)۔اور اگر ہم چاہیں تو جو وحی ہم نے آپ کی طرف کی ہے وہ سلب کرلیں پھر اس کے لئے آپ کو

لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ﴿٨٦﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ

ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی بھی نہ ملے (۸۶)۔مگر یہ (آپ پر) رحمت ہی ہے آپ کے پروردگار کی، بے شک اُس

عَلَيْكَ كَبِيرًا ﴿٨٧﴾ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا

کا فضل آپ پر بہت ہی بڑا ہے (۸۷)۔آپ کہہ دیجئے کہ اگر (کُل) انسان و جنات اِسی بات کے لئے جمع

بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

ہوجائیں کہ اِس قرآن کا سا (قرآن) لے آئیں (جب بھی) اس کا سا نہ لاسکیں گے اور خواہ ایک دوسرے کے

ظَهِيرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ

مددگار ہی بن جائیں (۸۸)۔اور بالیقین ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کا اعلیٰ مضمون طرح طرح

فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ

سے بیان کیا ہے لیکن اکثر لوگ بے انکار کئے نہ رہے (۸۹)۔اور یہ کہتے ہیں کہ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے

لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَ

جب تک تم ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ نہ جاری کردوگے (۹۰)۔یا خود تمہارے لئے ایک باغ کھجوروں اور انگوروں

عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا

کا (پیدا) ہوجائے، پھر اس میں بیچ بیچ میں جگہ جگہ ندیاں جاری کردو (۹۱)۔یا تم ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرادو جیسا کہ تم

زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ

دعویٰ رکھتے ہو یا تم اللہ اور فرشتوں ہی کو (ہمارے) سامنے لا کھڑا کرو (۹۲)۔یا پھر تمہارے لئے کوئی گھر ہی سونے کا ہو یا

لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

تم آسمان پر چڑھ جاؤ، اور ہم تو تمہارے (آسمان پر) چڑھ جانے پر بھی ایمان نہیں لانے کے جب تک کہ تم (وہاں سے)

حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا

ہمارے لئے ایک نوشتہ نہ اُتار لاؤ جسے ہم پڑھ لیں، آپ کہہ دیجئے کہ پاک ہے اللہ، میں بجز ایک آدمی (اور) رسول کے اور

بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ

ہوں ہی کیا (۹۳)۔اور جب (ان) لوگوں کے پاس ہدایت پہونچ چکی تو ان کو ایمان لانے سے اور کوئی چیز مانع نہیں ہوئی

ع ۱۰

توضیحی ترجمہ

تھوڑا سا۔(لہٰذا روح بھی دوسری مخلوقات کی طرح حادث وفانی ہے، کوئی قدیم، قائم بالذات، مستقل ہستی نہیں رکھتی، اس کے بارے میں اس سے زیادہ نہیں بتایا جاسکتا اور نہ تم سمجھ سکتے ہو)

(۸۶) اور (رہا وہ علم) جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ (قرآن کی شکل میں) بھیجا ہے، تو اگر ہم چاہیں تو اُس کو واپس لے لیں، پھر آپ کو اس کے (باقی رہنے یا اس کو واپس لانے کے) لئے ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی یا مددگار بھی نہیں ملے گا۔ (یعنی یہ نعمت عظمیٰ سراسر اللہ کی عطا کردہ ہے)

(۸۷) مگر (اس کے باقی وجاری رہنے کی ایک ہی شکل ہے) یہ کہ آپ کے پروردگار کی رحمت ہو (اور) بے شک اُس کا فضل اور اس کی رحمت آپ پر بہت بڑی ہے۔ (اسی لئے یہ نعمت عظمیٰ عنایت فرمائی اور اس کے چھیننے کی کوئی وجہ نہیں، اور یہ بیان کرنے میں صرف اللہ کی قدرت عظیمہ کا اظہار مقصود ہے)

(۸۸) آپ کہہ دیجئے کہ (اللہ تعالیٰ چیلنج کرتا ہے کہ) اگر تمام انسان اور جملہ جنات اس کام کے لئے اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا (کلام بنا کر) لے آئیں تو یہ سب اس جیسا نہ لاسکیں گے چاہے وہ ایک دوسرے کی کتنی بھی مدد کرلیں۔

(۸۹) اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے ہر قسم کا عمدہ مضمون طرح طرح سے بیان کیا ہے مگر اکثر لوگ انکار (وناشکری) سے باز نہیں آتے۔

(۹۰) اور (قرآنی اعجاز کو تو تسلیم نہیں کرتے بلکہ طرح طرح کے معجزات کا مطالبہ کرتے ہیں، مثلاً) کہتے ہیں کہ: ہم تم پر اُس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تم ہمارے لئے زمین پھاڑ کر چشمہ نہ نکال دو گے۔

(۹۱) یا (یہ کر دکھاؤ کہ) تمہارے لئے کوئی کھجور وانگور کا باغ (غیب سے پیدا) ہوجائے اور تم اُس کے بیچ بیچ میں نہریں جاری کردو۔

(۹۲) یا (یہ کرو کہ) ہم پر آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرادو جیسا کہ تم دعویٰ کیا کرتے ہو (کہ اللہ فرماتا ہے کہ ہم آسمان کے ٹکڑے گرادیں گے) یا پھر اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ۔

(۹۳) یا تمہارے لئے سونے کا ایک گھر (پیدا) ہو، یا تم آسمان میں چڑھ جاؤ، اور (سنو!) ہم تمہارے (آسمان پر) چڑھ جانے کو بھی تب تک نہیں مانیں گے جب تک کہ تم (وہاں سے) ہمارے لئے ایک کتاب نہ لے کر آؤ جسے ہم پڑھ سکیں (اللہ نے فرمایا: اے پیغمبر!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ: (یہ سب تو خدائی میں شرکت کے مترادف ہے اور) میرا رب (کسی کو شریک کرنے سے) پاک ہے، میں تو فقط ایک بشر (انسان) ہوں جسے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

(۹۴) اور جب ان لوگوں کے پاس ہدایت کا پیغام آیا تو ان لوگوں کو ایمان لانے سے (اولاً) اور کسی بات نے نہیں روکا

إِلَّآ أَن قَالُوٓا۟ أَبَعَثَ ٱللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٤﴾ قُل لَّوْ كَانَ فِى ٱلْأَرْضِ

بجز اس کے کہ انھوں نے کہا کہ اللہ نے رسول بنا کر کیا بشر کو بھیجا ہے (۹۴)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے

مَلَٰٓئِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ مَلَكًا

ہوتے کہ چلتے بستے تو البتہ ہم اُن پر آسمان سے کسی فرشتہ کو بطور رسول اُتارتے (۹۵)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ بطور

رَّسُولًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًۢا بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ

گواہ کے میرے اور تمہارے درمیان بس کرتا ہے، بے شک وہی اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے، خوب

خَبِيرًۢا بَصِيرًا ﴿٩٦﴾ وَمَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن

دیکھتا ہے (۹۶)۔ اور جسے اللہ راہ پر لاتا ہے وہی راہ پاتا ہے اور جسے وہ بے راہ کر دے تو آپ ایسوں کا مددگار کسی کو بھی

تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِهِۦ ۖ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ عَلَىٰ

اللہ کے مقابلے نہ پائیں گے، اور ہم قیامت کے دن اُنھیں اُن کے منہ کے بل چلائیں گے اندھا اور گونگا اور

وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَّأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَٰهُمْ

بہرا کر کے، اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے، جب وہ (آگ) ذرا بھی دھیمی ہونے لگے گی ہم اُسے اُن کے لئے اور

سَعِيرًا ﴿٩٧﴾ ذَٰلِكَ جَزَآؤُهُم بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالُوٓا۟ أَءِذَا كُنَّا

بھڑکا دیں گے (۹۷)۔ یہ سزا ہے اُن کی اس سبب سے کہ اُنھوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا تھا اور کہا تھا کہ جب ہم

عِظَٰمًا وَرُفَٰتًا أَءِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿٩٨﴾ ۞ أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ

ہڈیاں اور بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو بھلا کیا اس وقت ہم از سر نو پیدا کئے جائیں گے (۹۸)۔ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ

ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ

جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کر رکھا ہے وہ اس پر (بھی) قادر ہے کہ ایسوں کو (پھر) پیدا کر دے، اور اس نے اُن

وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيهِ فَأَبَى ٱلظَّٰلِمُونَ إِلَّا كُفُورًا ﴿٩٩﴾ قُل

کے لئے ایک میعاد متعین کر رکھی ہے کہ اس میں ذرا شک نہیں اور اس پر بھی ظالم لوگ بے انکار کئے نہ رہے (۹۹)۔ آپ کہہ

لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّىٓ إِذًا لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ

دیجئے کہ اگر (کہیں) تم میرے پروردگار کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو اُس وقت ضرور تم (ہاتھ) روک لیتے

ٱلْإِنفَاقِ ۚ وَكَانَ ٱلْإِنسَٰنُ قَتُورًا ﴿١٠٠﴾ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ ءَايَٰتٍۭ

(اُس کے) خرچ ہو جانے کے اندیشہ سے، اور انسان ہے ہی بڑا تنگ دل (۱۰۰)۔ اور ہم نے موسیٰ کو نو نشانیاں دیں

النصف

ع ۷

توضیحی ترجمہ

سوائے اس کے کہ وہ کہتے تھے: "کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟"

(۹۵) آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے ہوتے اور بسکون چلتے پھرتے اور رہتے بستے ہوتے (یعنی وہ یہاں کے اصل مکین ہوتے) تو ہم اُن کے لئے آسمان سے ضرور کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے۔ (لیکن چونکہ دنیا کے اصل مکین انسان ہیں اس لئے اُن ہی میں کا پیغمبر بھیجنا حکمت کے عین مطابق ہے)

(۹۶) آپ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان (فیصلہ کے لئے) اللہ بطور مشاہد کافی ہے، وہ خوب باخبر ہے (تمہارے عقائد سے) اور خوب دیکھ رہا ہے۔ (تمہاری ہٹ دھرمی کہ دلائل کی پوری وضاحت کے باوجود اپنی بات پر اڑے ہو)

(۹۷) اور (اس قدر ہٹ دھرمی کے بعد بھی) جس کو اللہ ہدایت دے تو وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جس کو گمراہ رکھے تو آپ کو اللہ کے مقابلہ میں ان کے کوئی مددگار نہیں مل سکتے (جو اس کی مدد کر کے اس کو گمراہی سے نکال سکیں) اور (اللہ فرماتا ہے کہ) ہم انھیں (یعنی ایسے گمراہ لوگوں کو) قیامت کے دن منہ کے بل اس طرح حاضر کریں گے کہ وہ اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے (جیسے کہ دنیا میں حق کے سلسلہ میں تھے) اُن کا ٹھکانا جہنم ہوگا، جب کبھی اُس کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔

(۹۸) یہ ہے اُن کی سزا اس بنا پر کہ اُنھوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا تھا اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم (مر کر) ہڈیاں ہی ہڈیاں رہ جائیں گے اور ریزے ریزے ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے۔

(۹۹) کیا اُنھوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، وہ اس بات پر (بدرجۂ اولیٰ) قادر ہے کہ ان جیسے (آدمی، جن کی آسمانوں اور زمین کے سامنے کوئی حیثیت نہیں، دوبارہ) پیدا کر دے، اور اُس نے ان کے (دوبارہ پیدا کرنے کے) لئے ایک (یقینی) وقت مقرر کر رکھا ہے جس (کے آنے) میں ذرا شک نہیں، لیکن ظالم لوگ (اس حقیقت کے باوجود) انکار کئے بغیر نہیں رہے۔

(۱۰۰) (اے پیغمبرؐ!) آپ (ان ظالموں سے) کہہ دیجئے کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے (بالخصوص نبوت دینے کے اختیارات) تمہاری ملکیت میں ہوتے تو تم ضرور خرچ ہو جانے کے ڈر سے (اپنا ہاتھ) روک لیتے (یعنی کبھی کسی کو نہ دیتے، خواہ وہ ایسی چیز ہوتی جو دینے سے نہ گھٹتی) اور (وجہ یہ ہے کہ) انسان بڑا تنگ دل (واقع ہوا) ہے۔ (لیکن اللہ کے یہاں ایسی کوئی بات نہیں اس لئے اُس نے جس کو مناسب سمجھا نبوت عطا فرمائی)

(۱۰۱) اور ہم نے (جیسے آپ کو قرآنِ عظیم دیا اور آپ پر بہت کچھ مہربانیاں فرمائیں اسی طرح) موسیٰ کو نو معجزے عطا کئے، بالکل

بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ

کھلی ہوئی جب کہ وہ بنی اسرائیل کے پاس آئے تھے، سو آپ اُن سے پوچھ دیکھئے، پھر فرعون نے اُن سے کہا، میں

اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَاۗءِ

تمہیں اے موسیٰ سحر زدہ دیکھتا ہوں (۱۰۱)۔ انھوں نے کہا تو خوب جانتا ہے کہ (یہ) عجائب بس آسمانوں اور زمین

اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ

کے پروردگار ہی نے بھیجے ہیں، اور میں تجھے اے فرعون! ہلاکت زدہ سمجھتا ہوں (۱۰۲)۔ سو اُس نے چاہا

مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ

کہ اُن کا قدم (اس) سرزمین سے اُکھاڑ دے، سو ہم نے اُس کو اور جو اُس کے ساتھ تھے سب کو غرق

مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اسْكُنُوا

کردیا (۱۰۳)۔ اور ہم نے اُس کے (غرق ہونے) کے بعد بنی اسرائیل سے کہا کہ روئے زمین پر رہو بسو! پھر جب

الْاَرْضَ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ

آخرت کا وعدہ آجائے گا ہم تم (سب) کو سمیٹ لائیں گے (۱۰۴)۔ اور ہم نے اِس (کلام) کو حق کے ساتھ نازل کیا،

اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾

اور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا اور ہم نے آپ کو صرف بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بھیجا ہے (۱۰۵)۔ اور قرآن! تو

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَي النَّاسِ عَلٰي مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾

ہم نے اُسے جدا جدا رکھا ہے تاکہ آپ اُسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اُسے اُتارا بھی ہے تدریج سے (۱۰۶)۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا

آپ کہہ دیجئے کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ (بہر صورت) جن لوگوں کو علم دیا جا چکا ہے جب یہ ان کے سامنے پڑھا

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ

جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں (۱۰۷)۔ اور کہتے ہیں کہ پاک ہے ہمارا پروردگار، بے شک

اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ

ہمارے پروردگار کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہتا ہے (۱۰۸)۔ اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ (قرآن)

يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا

اُن کا خشوع اور بڑھا دیتا ہے (۱۰۹)۔ آپ کہئے کہ اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو، جس نام سے بھی

وقف لازم

السجدۃ ۱

توضیحی ترجمہ

واضح، چنانچہ بنی اسرائیل سے (اس واقعہ کے بارے میں خود ہی) معلوم کرلو کہ جب وہ (یعنی موسیٰ) اُن کے پاس آئے (اور انھیں کچھ نشانیاں دکھا کر اللہ کا پیغام پہونچایا) تو فرعون نے (بجائے اس کو ماننے کے) اُن سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تم پر کسی نے جادو کردیا ہے۔

(۱۰۲) فرمایا (موسیٰ نے) کہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ (معجزے) کسی اور نے نہیں، آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے سمجھانے کے لئے نازل کئے ہیں، اور (اے فرعون!) تمہارے بارے میں میرا خیال ہے کہ تم ہلاک و برباد ہونے والے ہو۔

(۱۰۳) پھر (فرعون نے) چاہا کہ ان (بنی اسرائیلیوں) کو (جو تیزی کے ساتھ موسیٰ کی بات قبول کرتے جارہے تھے اس) سرزمین سے اُکھاڑ پھینکے، لیکن ہم نے اُسے اور جتنے لوگ اُس کے ساتھ تھے سب کو غرق کردیا۔

(۱۰۴) اور ہم نے اُس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا (اب) تم روئے زمین پر (اطمینان سے) رہو بسو! (اب تمہارا اور فرعونیوں کا حساب روز قیامت کے دن ہوگا) چنانچہ جب آخرت کا وعدہ (پورا ہونے کا وقت) آجائے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ اور لپیٹ لائیں گے۔

(۱۰۵) اور (جس طرح موسیٰ کے معجزات تھے اسی طرح یہ قرآن آپ کا سب سے بڑا علمی معجزہ ہے) ہم نے اس کو حق (کا پیغام) لے کر نازل کیا ہے اور (یہ) حق (کا پیغام) لے کر ہی نازل ہوا ہے اور ہم نے آپ کو (فرماں برداروں کے لئے) (ثواب وانعام کی) خوشخبری سنانے والا اور (نافرمانوں کے لئے عذاب وسزا سے) ڈرانے والا بنا کر ہی بھیجا ہے۔ (ایمان نہ لانے والوں کی کوئی ذمہ داری آپ پر نہیں ہے)

(۱۰۶) اور ہم نے اس میں (آیتوں اور سورتوں کی صورت میں) جابجا فصل رکھا تا کہ آپ اس کو لوگوں کو تھوڑا تھوڑا سنا سکیں اور ہم نے اس کو (حالات کے حساب سے) بتدریج نازل کیا۔ (تاکہ ہدایت حاصل کرنا اور معنی ومطلب سمجھنا آسان ہو)

(۱۰۷) آپ (ان کافروں سے) کہہ دیجئے کہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ (علماء) لوگ جنھیں اس (قرآن کے نزول) سے پہلے سے (پچھلی کتابوں کا) علم ملا ہے جب اُن کے سامنے اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ (تعظیم وشکر) میں گر جاتے ہیں۔

(۱۰۸) اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے (وعدہ خلافی سے) بیشک ہمارے رب کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا۔

(۱۰۹) اور ٹھوڑی کے بل (سجدہ میں) گرتے وقت اُن پر رقت وگریہ طاری ہوتا ہے جو اُن کے خشوع میں اضافہ کرتا ہے۔

(۱۱۰) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس (نام) سے بھی

تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا

پکارو، اُسی کے اچھے ہی اچھے نام ہیں، اور آپ (جہری) نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھئے اور نہ (بالکل) چپکے

تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

ہی چپکے پڑھئے اور ان دونوں کے درمیان ایک (متوسط) طریقہ اختیار کیجئے (۱۱۰)۔ اور آپ کہئے کہ ساری

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ

حمد اُسی اللہ کے لئے ہے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ حکومت میں کوئی اُس کا شریک ہے اور نہ کوئی اُس کا

لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿١١١﴾

مددگار ہے کمزوری کی وجہ سے اور اُس کی خوب بڑائیاں بیان کیجئے (۱۱۱)۔

ع ۱۲ / ۱۱ / ۱۲

سُورَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعَشْرُ آيَاتٍ وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوعًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ کہف مکی ہے، اس میں ۱۱۰ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ

ساری خوبی اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندۂ (خاص) پر کتاب نازل کی اور اس میں نہیں رکھی (ذرا)

عِوَجًا ۜ ﴿١﴾ قَيِّمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ

کجی (۱)۔ قائم و مستقیم، تا کہ سخت عذاب سے ڈرائے (جو) اللہ کے پاس سے ہوگا، اور ایمان والوں کو جو نیک کام

الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ﴿٢﴾ مَاكِثِينَ فِيهِ

کرتے رہتے ہیں خوشخبری سنادے کہ اُن کے لئے (بڑا) اچھا اجر ہے (۲)۔ جس میں وہ ہمیشہ ٹھہرے

أَبَدًا ﴿٣﴾ وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ﴿٤﴾ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ

رہیں گے (۳)۔ اور اُن لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ خدا نے ایک بیٹا بنا لیا ہے (۴)۔ اس (دعوے) پر نہ کوئی

عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ ۚ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِنْ

دلیل اُن کے پاس ہے اور نہ اُن کے باپ دادوں کے پاس تھی، بڑی سخت بات ہے جو اُن کے منہ سے نکلتی ہے، یہ

يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ

لوگ بالکل جھوٹ بکتے ہیں (۵)۔ سو شاید آپ ان کے (اعراض کئے) پیچھے غم سے اپنی جان دے دیں گے، اگر

يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ﴿٦﴾ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً

یہ لوگ اس مضمون (قرآنی) پر ایمان نہ لائے (۶)۔ ہم نے اس (زمین) پر جو کچھ ہے اُسے باعث رونق بنادیا

توضیحی ترجمہ

بھی (اللہ کو) پکاروگے (ایک ہی بات ہے، اس میں وحدانیت پر آنچ نہیں آتی) اور اُس (اللہ) کے تو (بہت سے) اچھے اچھے نام ہیں، (کسی نام سے بھی اُسے پکار سکتے ہو) اور نماز میں نہ اپنی آواز زیادہ بلند کرو اور نہ بالکل پست، اور (بہتر یہ ہے کہ) ان دونوں کے درمیان (معتدل) راستہ اختیار کرو۔

(۱۱۱) اور کہا کیجئے کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ اُس کی سلطنت وحکومت میں کوئی شریک ہے اور نہ کوئی کمزوری کی وجہ سے اُس کا حمایتی ومددگار ہے (یعنی اُس کی ذات سب سے بالاتر اور ہر نقص سے پاک ہے، اور جب اُس میں کوئی کمزوری یا کمی نہیں تو اُسے اولاد یا شریک یا کسی حمایتی ومددگار کی ضرورت ہی نہیں) اور اُس کی ایسی بڑائی بیان کیجئے جیسی بڑائی اُس کی بیان کی جانی چاہئے۔

سورۂ کہف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) ساری حمد وستائش اُس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے (خاص) بندے (محمد ﷺ) پر (یہ) کتاب نازل فرمائی اور اس میں کسی قسم کی کوئی کمی کجی نہیں رکھی۔ (یعنی سب سے اکمل وافضل کتاب قرآن مجید اُتار کر زمین والوں کو سب سے بڑی نعمت سے سرفراز فرمایا، اس پر اُس کی جتنی بھی حمد وستائش کی جائے کم ہے)

(۲) یہ (ایسی کتاب ہے جو) قیّم ہے (یعنی نہ صرف خود قائم ہے بلکہ مسائلِ معاش ومعاد کا پورا حل اپنے اندر رکھتی ہے اور بجائے خود ہی کامل ومکمل نہیں ہے بلکہ دوسروں کو بھی تکمیل کرانے والی ہے، نیز تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اُن کی اصولی تعلیمات کو دنیا میں قائم رکھنے والی ہے) اس واسطے (نازل فرمائی) کہ وہ (مجرموں کو) اُس کی طرف سے آنے والے سخت ہولناک عذاب سے آگاہ کرے اور ڈرائے، اور اُن ایمان والوں کو جو نیک اعمال کو اپنا معمول بنالیں خوش خبری دے کہ اُن کو (اُن کے پروردگار کی طرف سے) بہترین اجر ملنے والا ہے۔ (یعنی جنت اور اسکی نعمتیں)

(۳) جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۴) نیز اُن (گمراہ اور گستاخ) لوگوں کو (خدائے ذوالجلال کے شدید عذاب سے) ڈرائے اور آگاہی دے، جنھوں نے کہا کہ خدا اولاد رکھتا ہے۔

(۵) ان کے پاس اس کی کوئی علمی سند نہیں، نہ اُن کے باپ دادوں کے پاس تھی، بڑی ہی بھاری اور سنگین بات ہے جو اُن کے منہ سے نکلتی ہے، وہ نرا جھوٹ بکتے ہیں۔

(۶) (اے پیغمبرؐ!) ایسا لگتا ہے کہ اگر وہ اس خداوندی فرمان (یعنی قرآن عزیز) پر ایمان نہ لائے تو آپ (فکر ورنج سے) ان (بدبخت منکروں) کے پیچھے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالیں گے۔

(۷) (سنئے!) روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے ہم نے اُس کو زمین کی زینت وزیبائش کا سامان بنایا ہے

لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا

اس کے لئے تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون بہتر ہے عمل کے لحاظ سے (۷)۔ اور ہم اس پر کی تمام چیزوں کو

صَعِيدًا جُرُزًا ۝٨ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ

ایک صاف میدان کردیں گے (۸)۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ غار والے اور کتبہ والے ہمارے نشانیوں میں کچھ تعجب کی

كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۝٩ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا

چیز تھے؟ (۹)۔ (وہ وقت قابل ذکر ہے) جب ان نوجوانوں نے غار میں جا کر پناہ لی، پھر بولے: اے ہمارے پروردگار

آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ

ہمیں اپنے پاس سے رحمت و فضل عطا کر اور ہمارے لئے ہمارے اس کام میں درستی کا سامان کردے (۱۰)۔ سو ہم نے غار میں

آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝١١ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ

اُن کے کانوں پر سالہا سال تک (نیند کا) پردہ ڈالے رکھا (۱۱)۔ پھر ہم نے انھیں اُٹھایا تاکہ ہم معلوم کریں کہ (ان) دونوں

الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۝١٢ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ

گروہوں میں کون گروہ (اس حالت میں) رہنے کی مدت سے زیادہ واقف ہے (۱۲)۔ ہم ہی اِن کا قصہ آپ سے ٹھیک ٹھیک

بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝١٣ وَرَبَطْنَا

بیان کرتے ہیں، یہ لوگ (چند) نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے انھیں ہدایت میں ترقی دی تھی (۱۳)۔

عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اور ہم نے ان کے دل مضبوط کردیئے تھے، جب وہ لوگ (پختہ اور) مستعد ہوگئے تو بولے ہمارا پروردگار وہی تو ہے جو آسمانوں

لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ إِلَٰهًا ۖ لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ۝١٤ هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا

اور زمین کا پروردگار ہے، ہم تو اس کے علاوہ کسی کو معبود نہ پکاریں گے، ورنہ پھر تو ہم بڑی ہی بیجا بات کے مرتکب ہوں گے (۱۴)۔

اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ۖ لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ ۖ

ان لوگوں (یعنی) ہماری قوم والوں نے اللہ کے علاوہ اور معبود قرار دے رکھے ہیں، یہ لوگ ان معبودوں (کے وجود) پر کوئی

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝١٥ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ

کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے؟ سو اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے جو اللہ پر جھوٹ تہمت لگائے؟ (۱۵)۔ پھر جب تم

وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ

انھیں بھی چھوڑ چکے اور اُن کے معبودان غیر اللہ کو بھی، تو اب (فلاں) غار میں چل کر پناہ لو، تم پر تمہارا پروردگار پھیلا دے گا

توضیحی ترجمہ

تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون زیادہ اچھا عمل کرتا ہے۔ (یعنی کون ہے جو زینت کے اسباب میں مشغول ہو کر حق تعالیٰ سے غافل ہوجاتا ہے اور کون اُن پر فریفتہ نہ ہو کر اُن کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق استعمال کرتا ہے)

(۸) اور ہم ہی ایسا بھی کرنے والے ہیں کہ جو کچھ اس (روئے زمین) پر ہے (ایک دن) اس کو (مٹا کر) ایک صاف چٹیل میدان بنادیں گے۔

(۹) (اے پیغمبرؐ! آپ سے ان رؤساء مشرکین مکہ نے کچھ سوال کئے ہیں جن کے جواب کے لئے آپ وحی کے منتظر ہیں اور اس میں تاخیر کے سبب آپ اس کے بہت فکرمند ہیں کہ یہ اب تو بالکل ایمان نہیں لائیں گے بلکہ اپنے کفر میں اور پکے ہوجائیں گے، اچھا تو سنئے تو اصحاب کہف کے بارے میں!) کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کہف (غار) اور رقیم والے ہمارے عجائبات قدرت میں سے بہت عجیب (چیز) تھے؟ (یعنی عجیب ضرور تھے لیکن اللہ کی قدرت کے پیش نظر بہت زیادہ عجیب نہیں)

(۱۰) (واقعہ یوں ہے کہ) اس وقت جب کہ چند (حق پرست) نوجوانوں نے (مشرک بادشاہ کے مظالم سے بچنے کے لئے) غار میں پناہ لی، اور دعا کی کہ اے ہمارے رب! ہم پر اپنے پاس سے رحمت عطا فرمایئے اور ہماری اس (موجودہ) صورت حال میں ہمارے لئے بھلائی کا راستہ مہیا فرمادیجئے۔

ع ۱ ۱۲ ۱۴

(۱۱) تو ہم نے سالہا سال تک (کے لئے) اُن کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈال دیا (تاکہ کوئی آواز انھیں بیدار نہ کرسکے)

(۱۲) پھر ہم نے (مدت دراز کے بعد) اُن کو اُٹھایا (اور ان میں بحث کرائی) تاکہ ہمیں (ظاہراً) معلوم ہو کہ دو گروہوں میں سے کون سا گروہ اپنے قیام کی مدت کو صحیح شمار کرتا ہے۔

(۱۳) (اب) ہم اُن کا صحیح واقعہ آپ سے بیان کرتے ہیں، وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے، اور ہم نے اُن کی ہدایت میں اور ترقی کردی تھی۔

(۱۴) اور ہم نے اُن کے دلوں کو (یقین سے بھر کے) خوب مضبوط کردیا تھا اس وقت جب کہ وہ (دربار شاہی میں) کھڑے ہوئے، لہٰذا انھوں نے (بے خوف) کہا کہ ہمارا رب وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اُس کے سوا کسی کو معبود نہیں پکار سکتے (اگر ہم نے ایسا کیا) تب تو انتہائی غلط بات ہم کہیں گے۔

(۱۵) (انھوں نے مزید کہا کہ) یہ ہماری قوم والے ہیں، انھوں نے اس (آسمان و زمین کے رب) کے سوا اور معبود بنالئے ہیں، یہ اپنے ان (خودساختہ) معبودوں پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں پیش کرتے؟ سو اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔

(۱۶) (حق بات بادشاہ کے روبرو کہہ کر چلے آنے کے بعد اسکے رویہ کا اندازہ ہونے پر انھوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ) جب تم اُن سے الگ ہوگئے ہو اور اُن کے غیر اللہ معبودوں سے بھی تو (چلو فلاں) غار میں پناہ لو، تمہارا رب تمہارے لئے پھیلا دے گا

رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا

اپنی رحمت، اور تمہارے کام میں تمہاری کامیابی کا سامان درست کردے گا (١٦)۔ اور جب دھوپ نکلتی ہے تو

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ

تُو اُسے دیکھے گا کہ وہ اُن کے غار سے داہنی جانب کو بچی رہتی ہے اور جب وہ چھپتی ہے تو وہ اُن سے کترا جاتی

ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ

ہے بائیں جانب، اور وہ اس (غار) کے کشادہ موقع میں تھے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، جسے اللہ ہدایت

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا

دیتا ہے وہی ہدایت پاتا ہے، اور جسے وہ بے راہ کردیتا ہے تو آپ اُس کے لئے نہ پائیں گے کوئی مددگار،

مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ

راہ بتانے والا (١٧)۔ اور (تُو اُن کو دیکھتا تو) تُو اُن کو جاگتا ہوا خیال کرتا، درآنحالیکہ وہ سوئے ہوئے تھے، ہم ہی

الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ

اُنھیں کروٹ دلاتے رہتے ہیں داہنی طرف بھی اور بائیں طرف بھی، اور اُن کا کتا دہلیز پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾

(بیٹھا) تھا، اگر تو اُن کو جھانک کر دیکھتا تو تو اُن سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا اور تیرے اندر اُن کا رعب سما جاتا (١٨)۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ

اور اسی طرح ہم نے اُنھیں جگا دیا جس سے کہ وہ آپس میں پوچھ پاچھ کریں، (چنانچہ) ایک کہنے والے نے ان میں سے کہا

لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا

کہ تم کتنی دیر ٹھہرے ہوگے؟ (بعض ان میں سے) بولے کہ ہم دن بھر ٹھہرے ہوں گے یا دن بھر سے کم (بعض اور) بولے کہ

لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ

جتنی دیر تم ٹھہرے یہ تو تمہارا پروردگار ہی خوب جانتا ہے، تو اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو، سو وہ تحقیق

اَيُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ

کرے کہ کون سا کھانا پاکیزہ ہے، پھر اُس میں سے کچھ کھانا تمہارے پاس لے آئے اور خوش تدبیری (سے کام) کرے اور

بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ

کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے (١٩)۔ کہ اگر وہ تمہاری خبر پالیں گے تو تمہیں سنگسار کر مار ڈالیں گے یا تمہیں پھر کرلیں گے

توضیحی ترجمہ

اپنا دامنِ رحمت، اور تمہارے لئے تمہارے کام میں سہولت مہیا کرے گا۔

(١٧) (اللہ کی رحمت پر اُن کا یقین درست ثابت ہوا، اُس نے اپنی قدرت کاملہ سے اُن کی ایسے ٹھکانے کی طرف رہنمائی کی جہاں برسوں مامون رہ کر آرام کرسکیں) اور (اے مخاطب!) تم (آج بھی) دیکھ سکتے ہو کہ سورج جب نکلتا ہے تو اُن کے غار سے دائیں طرف ہٹ کر نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو اُن سے بائیں طرف کترا کر چلا جاتا، (یعنی وہ غار شمال رویہ اس اینگل پر ہے کہ اس میں براہ راست دھوپ نہیں داخل ہوتی، البتہ ضرورت بھر گرمی اندر پہونچتی ہے) اور وہ (اصحاب کہف) اُس (غار) کے ایک کشادہ حصہ میں (سوئے ہوئے) تھے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے (کہ باوجود کھلی جگہ ہونے کے وہاں دھوپ نہ پڑے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ) جسے اللہ ہدایت دیدے وہی ہدایت پاتا ہے، اور جسے وہ گمراہ رکھے اُس کے لئے آپ کوئی کارساز و رہنما نہ پاسکیں گے۔ (جو اُسے راہ دکھائے)

۲ ع ۵

١٤

(١٨) اور (اُن کو اس طرح سُلایا گیا تھا کہ) تم دیکھتے تو جاگتا ہوا سمجھتے، جبکہ وہ سوئے ہوئے تھے، اور ہم اُن کو دائیں بائیں کروٹ (بھی) دلاتے رہتے تھے، اور اُن کا کتا اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے دہلیز پر (بیٹھا) تھا (اور ان کی حفاظت کے لئے پورا منظر ایسا تھا کہ) اگر تم اُنھیں (غار میں) جھانک کر دیکھتے تو (اُن کی دہشت سے) اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے، اور تمہارے اندر اُن کی دہشت سما جاتی۔

(١٩) اور (جس اعجازی انداز میں ہم نے اُنھیں سُلایا تھا) اسی طرح ہم نے اُنھیں اُٹھا دیا تاکہ آپس میں سوال و جواب کریں (اور وہ دنیا کے لئے بعث بعد الموت کا بڑا عقدہ حل کریں) اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا (میری تو آنکھ لگ گئی تھی، وقت کا پتہ ہی نہیں چلا، کچھ اندازہ ہے؟) کتنی دیر سے تم لوگ (یہاں) قیام پذیر ہو؟ کچھ نے جواب دیا: شاید ایک دن ہوا ہو یا اُس سے بھی کم، (حالانکہ وہ ۳۰۹ سال سوئے تھے) کچھ بولے کہ (ہمارا) تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ تمہارے (یہاں) قیام کو کتنا وقت گزرا (اچھا اب یہ بحث چھوڑو اور ایسا کرو کہ) کسی کو یہ سکے لے کر شہر بھیجو تاکہ وہ (وہاں سے) اچھا اور حلال کھانا تلاش کرکے لائے، اور (جو بھی جائے) اُسے چاہئے کہ وہ بہت احتیاط، ہوشیاری اور نرم گفتاری برتے، اور کسی کو تمہارے بارے میں بھنک بھی نہ ہونے دے۔

(٢٠) (کیونکہ اگر ایسا ہوا کہ اُنھیں تمہاری خبر لگ گئی اور) انھوں نے تم پر غلبہ پالیا تو وہ یقیناً تمہیں (اپنے دین سے انحراف کی سزا میں) سنگسار کرکے مار ڈالیں گے، یا تمہیں (جبراً) لوٹا لیں گے

نصف القرآن بعدد الحروف الى حرف الفاء من كلمة وليتلطف

فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

اپنے طریقہ میں، اور اگر ایسا ہوا تو پھر کبھی تمہیں فلاح نہ ہوگی (۲۰)۔ اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو اُن پر مطلع کر دیا تا کہ

لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ

وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں (اور وہ وقت قابل ذکر ہے) جب (اس زمانہ کے

يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ

لوگ) اُن کے معاملہ میں باہم جھگڑ رہے تھے، سو اُن لوگوں نے کہا کہ اُن کے پاس کوئی عمارت بنوادو، اُن کا پروردگار ہی

اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ

(اُن کے احوال کو) خوب جانتا تھا، جو لوگ اپنے کام پر غالب (وقادر) تھے انھوں نے کہا کہ ہم تو اُن کے پاس ایک

مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ

معبد بنادیں گے (۲۱)۔ عنقریب (بعض کہنے والے) کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا اُن کا کتا تھا، اور (بعض) کہیں گے کہ وہ

كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ

پانچ تھے چھٹا اُن کا کتا تھا، اٹکل کے تکے، اور (بعض) کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں اُن کا کتا تھا، آپ کہہ دیجئے کہ میرا

اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڣ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً

پروردگار ہی اُن کا شمار خوب جانتا ہے، اُن (کے شمار) کو کوئی نہیں جانتا بجز قلیل کے، پس آپ ان کے باب میں (زیادہ) بحث نہ

ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَا۟يْءٍ اِنِّىْ

کیجئے بجز سرسری بحث کے، اور آپ اُن کے باب میں ان لوگوں میں سے کسی سے بھی نہ پوچھئے (۲۲)۔ اور آپ کسی چیز کی نسبت یہ نہ کہا

فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ

کیجئے کہ میں اُسے کل کردوں گا (۲۳)۔ سوا اس (صورت) کے کہ اللہ بھی چاہے، اور اپنے پروردگار کو یاد کرلیا کیجئے جب آپ بھول

عَسٰٓي اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ

جائیے اور آپ کہہ دیجئے کہ عجب نہیں جو میرا پروردگار مجھے بہ اعتبار رہنمائی کے اس سے بھی قریب تر (بات) بتائے (۲۴)۔ اور

ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ

(وہ لوگ) اپنے غار میں تین سو برس تک رہے اور نو برس اور رہے (۲۵)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی اس کو خوب جانتا ہے کہ وہ کتنا

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

رہے، اسی کے لئے (علم) غیب آسمانوں اور زمین کا ہے، وہ کیسا کچھ دیکھنے والا ہے اور کیسا کچھ سننے والا! نہیں ان کا اللہ کے سوا

توضیحی ترجمہ

اپنے دین میں، اور تب تمہیں فلاح (یعنی دنیا و آخرت کی اصل کامیابی) کبھی نہیں مل سکے گی۔

(۲۱) اور اس طرح (یعنی کھانے کے انتظام کے لئے اُن میں سے ایک کو شہر بھیج کر) ہم نے لوگوں کو اُن کی بابت مطلع کردیا، تا کہ وہ جان لیں کہ (حشر و نشر کی بابت) اللہ کا وعدہ سچا ہے (یعنی اُن کے لئے یہ سمجھنا آسان ہو جائے کہ اللہ نے جس طرح اصحاب کہف کو تین سو سال سے زیادہ لمبی مدت کی نیند کے بعد اپنی قدرت کاملہ سے صحیح وسالم اُٹھا دیا اسی طرح وہ تمام انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرسکتا ہے) اور یہ کہ قیامت (کی آمد) میں کوئی شک نہیں (پھر) جب (اُن کو حقیقی موت دے دی گئی تو) لوگ اُن کے بارے میں آپس میں جھگڑنے لگے (کہ ان کا کیا کیا جائے، سب چاہتے تھے کہ ان کو یاد رکھا جائے تا کہ لوگ ان کے حالات سے سبق حاصل کرتے رہیں) چنانچہ کچھ لوگوں نے کہا کہ ان (کے غار) پر ایک عمارت بنوادو، (جب اس عمارت پر اُن کے حالات کندہ کرانے کی بات آئی تو ان کا کسی کو پورا علم نہیں تھا اس لئے ان کے بارے میں کہا گیا کہ) اُن کے حالات کی خبر تو اللہ ہی کو ہے، اہل اقتدار نے کہا کہ ہم تو (اس جگہ پر) ایک عبادت گاہ تعمیر کرائیں گے۔

(۲۲) (اب جب آپؐ ان کو اصحاب کہف کا ہمارا بیان کردہ صحیح واقعہ سنائیں گے تو وہ اس سے سبق حاصل کرنے کی بجائے اصحاب کہف کی تعداد کی بحث میں پڑ جائیں گے) کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ تین (آدمی) تھے اور چوتھا اُن کا کتا تھا، اور کچھ کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا اُن کا کتا تھا، یہ سب انکل کے تیر چلانے کی باتیں ہیں، اور بعض تو کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں اُن کا کتا، آپؐ کہہ دیجئے اُن کی صحیح تعداد کا علم میرے پروردگار کو ہے (اُس کے علاوہ) بہت کم لوگ ہیں جن کو اُن کی صحیح تعداد کا علم ہو، لہٰذا آپؐ ان کے بارے میں صرف سرسری گفتگو کریں (یعنی آپ وحی کے مطابق نفس قصہ تو بیان کردیں) اور (باقی) اُن میں سے کسی سے اس بابت (بحث مباحثہ یا) سوال جواب نہ کریں۔

(۲۳) اور آپ کسی بھی کام کے بارے میں یہ نہ کہیں کہ میں یہ کام کل کرلوں گا، ہاں (یہ کہا کریں کہ) اللہ چاہے گا تو (کرلوں گا)۔

(۲۴) اور (آپ) جب کبھی (انشاء اللہ کہنا) بھول جائیں تو اپنے رب کو یاد کرلیا کریں (یعنی یاد آنے پر اُس کی تسبیح وتحمید اور استغفار کرلیا کریں) اور کہا کریں کہ مجھے امید ہے کہ میرا رب اس سے بھی زیادہ ہدایت سے قریب بات کی طرف میری رہنمائی کرے گا۔

(۲۵) اور وہ (اصحاب کہف) اپنے غار میں تین سو سال اور مزید نو سال رہے۔ (غالباً مراد شمسی حساب سے تین سو سال اور قمری حساب سے تین سو نو سال ہیں)

(۲٦) (کوئی بحث کرے تو) کہہ دیں کہ اللہ کو اُن کی مدت قیام کا بخوبی علم ہے، آسمانوں اور زمین کے سارے بھید اُسی کے علم میں ہیں، وہ کیا ہی اچھا دیکھنے والا اور سننے والا ہے نہیں ہے سوائے اللہ کے اُن کا کوئی

ع ٣ ٥/١٥

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ

کوئی کارساز، اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے (۲۶)۔ اور آپ پڑھا کیجئے، جو کچھ وحی آپ پر آپ کے پروردگار کی

كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾

کتاب کے ذریعہ سے آئی ہے، کوئی بدل اُس کی باتوں کا نہیں ہوسکتا اور نہ آپ اس کے سوا کوئی پناہ ہی پائیں گے (۲۷)۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

اور آپ اپنے کو مقید رکھا کیجئے ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے پروردگار کو پکارتے رہتے ہیں صبح وشام، محض اُس کی رضا

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

جوئی کے لئے، اور آپ کی دونوں آنکھیں ان سے نہ ہٹنے پائیں، دنیوی زندگی کی رونق کے خیال سے، اور اُس شخص کا

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ

کہنا نہ مانئے جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے، اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا

فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ

معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے (۲۸)۔ اور آپ کہہ دیجئے کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے، سو جس کا جی چاہے

فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ

ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کافر رہے، ہم نے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے، اُس کی قناتیں ان کو گھیرے

يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَ

ہوں گی، اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا، چہروں کو

سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ

بھون ڈالے گا، کیسا بُرا ہوگا وہ پانی، اور کیسی بُری ہوگی وہ جگہ (۲۹)۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے

مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ ۚ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

نیک عمل بھی کئے سو ہم اُس کے اجر کو ضائع نہیں کرتے جو عمل اچھے طور پر کرے (۳۰)۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اُن

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا

کے لئے ہمیشگی کے باغ ہیں اُن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی، اُن کو اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں

خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَي الْاَرَاۗىِٕكِ ۭ نِعْمَ

گے اور وہ سبز رنگ کے کپڑے باریک اور دبیز پہنیں گے، اس میں مسہریوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، کیا اچھا

کارساز، اور وہ اپنے حکم (یا حکومت) میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

(۲۷) اور (اے پیغمبرؐ) آپ پر جو آپ کے پروردگار کی طرف سے وحی بھیجی گئی ہے اُسے پڑھ کر سُنادیں، کوئی نہیں ہے جو اُس کی باتوں کو بدل سکے (اور اگر آپ نے بھی ایسا کیا تو) اُس (اللہ) کے سوا آپ بھی کوئی جائے پناہ نہیں پائیں گے۔ (یعنی یہ کافر سُن لیں کہ آپ بھی اُن کی فرمائش پر کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے)

(۲۸) اور آپ اُن لوگوں کے ساتھ استقامت کے ساتھ جمے رہئے جو صبح وشام اپنے رب کو اُس کے دیدار وخوشنودی کی چاہت وطلب میں پکارتے ہیں، اور آپ کی آنکھیں دنیوی زندگی کی خوبصورتی کی تلاش میں ان (غریب شکستہ حال مخلص) لوگوں سے نہ ہٹنے پائیں، اور کسی ایسے شخص کی بات نہ مانئے جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور جو اپنی خوہشات کے پیچھے پڑا ہوا ہے، اور جس کا معاملہ حد سے گزر چکا ہے۔

(۲۹) اور آپ کہہ دیجئے کہ حق تو (قرآن کی شکل میں) تمہارے رب کی طرف سے آچکا، اب جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے (کسی پر زور زبردستی نہیں، لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتادیں کہ اللہ فرماتا ہے کہ) ہم نے بیشک (ایمان نہ لانے والے) ظالموں کے لئے (دوزخ کی) آگ تیار کر رکھی ہے، جس کی قناتیں (جو خود آگ کی ہوں گی) اُن کو گھیرے میں لے لیں گی (یعنی وہ وہاں سے نکل بھاگ نہیں سکیں گے) اور اگر وہ (پیاس سے) فریاد کریں گے تو اُن کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو (دیکھنے میں اور مزے میں) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا (اور اس قدر گرم ہوگا کہ) وہ چہروں کو بھون دے گا، کیسا بدترین پانی ہوگا اور کیسی بُری آرام گاہ۔

(۳۰) (دوسری طرف) جو لوگ ایمان لے آئے اور اُنھوں نے نیک اعمال کئے (تو اُن کا کوئی نیک عمل ضائع نہیں کیا جائے گا، خواہ کتنا بھی چھوٹا ہو، کیونکہ) یقیناً ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔

(۳۱) ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، وہاں اُن کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے (تاکہ دکھلا دیا جائے کہ اصلی اور دائمی دولت مند کون ہیں) اور (وہ وہاں) سبز رنگ کے باریک و دبیز ریشمی لباس پہنے ہوں گے (اور) اونچی مسندوں پر تکیہ لگائے (شان سے بیٹھے) ہوں گے (ذرا سوچو تو) کیا بہترین

الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝۳۱ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا

صلہ ہے اور کیسی بہتر جگہ ہے (۳۱)۔ اور ان سے دو شخصوں کا حال بیان کیجئے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگور کے

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا

دے رکھے تھے اور انھیں کھجور (کے درختوں) سے گھیر رکھا تھا اور ہم نے ان دونوں کے درمیان کھیتی بھی لگا رکھی تھی (۳۲)۔

بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝۳۲ۭ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ

دونوں باغ اپنا پورا پھل دیتے تھے اور کسی کی پیداوار میں ذرا کمی نہ رہتی، اور ہم نے ان دونوں کے درمیان ایک ندی جاری کر رکھی

فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝۳۳ۙ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ

تھی (۳۳)۔ اور اس (شخص) کے پاس (اور بھی) تموّل تھا، سو اس نے اپنے (اس) ساتھی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میں تجھ

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝۳۴ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ

سے مال میں بھی زیادہ ہوں اور مجمع میں بھی غالب (۳۴)۔ اور وہ اپنے حق میں ظلم کرتا ہوا اپنے باغ میں داخل ہوا (اور) بولا کہ

قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝۳۵ۙ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّ

میرا تو یہ خیال نہیں کہ یہ (باغ) کبھی بھی برباد ہو (۳۵)۔ اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت (کبھی) آئے گی، اور اگر میں اپنے

لَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝۳۶ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ

پروردگار کے پاس پہونچایا گیا (بھی) تو میں یقیناً اس (باغ) سے (بھی) بہتر جگہ پاؤں گا (۳۶)۔ (اس پر) اس کا وہ ساتھی بولا

وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

اُس سے گفتگو کرتے ہوئے کہ ارے کیا تو کفر اس (ذات) کے ساتھ کرتا ہے جس نے تجھے (پہلے) مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے

ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝۳۷ۭ لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝۳۸ وَلَوْلَآ

(تجھ کو بنایا) پھر تجھے صحیح و سالم آدمی بنایا (۳۷)۔ لیکن (میرا تو یہ عقیدہ ہے) وہی اللہ میرا پروردگار ہے اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ

اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا

کسی کو شریک نہیں کرتا (۳۸)۔ اور تو جب اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ اللہ جو چاہتا ہے (وہی ہوتا ہے) اور کسی میں

اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝۳۹ۚ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

کوئی قوت نہیں بجز اللہ (کی مدد) کے (اور) اگر تو مجھے مال و اولاد میں کمتر دیکھتا ہے تو عجب نہیں کہ میرا پروردگار مجھے تیرے باغ سے

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝۴۰ۙ اَوْ

بہتر دیدے اور اس پر آسمان سے کوئی تقدیری مصیبت اُتارے جس سے صبح (باغ) ایک چٹیل میدان ہو کر رہ جائے (۴۰)۔ یا

توضیحی ترجمہ

صلہ ہوگا اور کیسی حسین آرام گاہ۔

ع ۹ ۱۶

(۳۲) اور (اے پیغمبرؐ!) آپ ان لوگوں کے سامنے اُن دو آدمیوں کی مثال بیان کیجئے (جو دوست تھے، ایک کافر دولت مند اور دوسرا غریب مومن) ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دے رکھے تھے اور اُن (باغوں) کو ہم نے کھجور کے درختوں سے گھیرا ہوا تھا (یعنی باغوں کے گرد کھجور کی باڑھ لگائی تھی) اور ان دونوں باغوں کے درمیان (زمین چھوڑی ہوئی تھی جس میں) کھیتی بھی لگا رکھی تھی۔

(۳۳) (یہ) دونوں باغ پورا پورا پھل دیتے تھے، اور اُس میں ذرا بھی کمی نہیں کرتے تھے، اور ان دونوں (باغوں) کے درمیان ہم نے ایک نہر (بھی) جاری کر رکھی تھی (تاکہ ان کی اچھی سیرابی ہو)

(۳۴) اور اس کے لئے پھل (ہی پھل) تھا (یعنی جو خرچ کیا یا کمائی کی اس کا پھل خوب ملا) تو (ایک دن) وہ دوران گفتگو اپنے دوست (یعنی اُس غریب مومن) سے کہنے لگا کہ میں تم سے مال میں بھی زیادہ ہوں اور نفری اعتبار سے بھی۔ (یعنی میرے پاس مال کے علاوہ اولاد اور عزت کرنے والے لوگ بھی تم سے زیادہ ہیں، اگر میں مشرکانہ طور طریقہ اختیار کرنے کی وجہ سے باطل پر ہوتا تو مجھے اس قدر وسعت و فراخی کیوں ملتی؟)

(۳۵) اور وہ (یہ کہتے ہوئے) اپنے باغ میں داخل ہوا، اور (اسے پتہ بھی نہیں تھا کہ) وہ (اس تکبر کے ذریعہ) اپنے آپ پر (کیسا) ظلم کر رہا تھا (اور جب اس کے مومن دوست نے خدا سے ڈرایا تو) بولا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی تباہ و برباد ہوگا۔

(۳۶) اور (یہ تم جو قیامت کی رٹ لگائے ہو) میں نہیں سمجھتا کہ کبھی قیامت آئے گی، اور (مان لو کہ) اگر کبھی مجھے اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو مجھے (یقین ہے کہ میں اس لوٹنے کی جگہ) اس سے بھی بہتر جگہ پاؤں گا۔

(۳۷) اُس کے (مومن) دوست نے اُس کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ کیا تم اُس (خدا) کے ساتھ کفر کر رہے ہو جس نے تم کو (اولاً آدم علیہ السلام کی شکل میں) مٹی سے پیدا کیا پھر (تمہیں) نطفہ سے (پیدا کیا، یہی نہیں) پھر (اُس نے) تم کو صحیح و سالم آدمی بنایا؟۔

(۳۸) لیکن (جہاں تک میرا تعلق ہے میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ) وہ اللہ ہی (تنہا) میرا پروردگار ہے (جو کچھ میرے پاس ہے سب اُسی کا دیا ہوا ہے) اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں مانتا۔

(۳۹) اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہو رہے تھے تو تم نے (مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا کی بجائے) مَا شَاۗءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیوں نہ کہا؟ اگر تمہیں یہ نظر آ رہا تھا کہ میری دولت اور اولاد تم سے کم ہے۔

(۴۰) ممکن ہے کہ میرا رب مجھ کو تمہارے باغ سے بہتر باغ دیدے اور اُس (تمہارے باغ) پر کوئی آفت آسمان سے بھیج دے جس سے صبح (ہوتے ہوتے وہ (باغ) چٹیل میدان بن جائے۔

يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ

اس سے اُس کا پانی بالکل اندر اُتر جائے پھر تو اس کی کوشش بھی نہ کر سکے (۴۱)۔ اور اُس (بددین) کی دولت کو (آفت نے)

يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ

گھیر لیا پس وہ اپنے ہاتھ ملتے رہ گیا اس پر کہ جو کچھ اُس نے اِس (باغ) پر خرچ کیا تھا اور وہ (باغ) اپنی ٹٹیوں پر گرا پڑا ہوا تھا،

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ

اور وہ (بددین) کہنے لگا، کاش میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا (۴۲)۔ اور کوئی جتھا اُس کے ساتھ نہ ہوا کہ

دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ

اللہ کے مقابلہ میں اُس کی مدد کرتا، اور نہ (ہم سے) بدلہ لے سکا (۴۳)۔ ایسے موقعوں پر کارسازی اللہ برحق ہی کا کام ہے،

ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ

اسی کا ثواب سب سے بہتر اور (اُسی کا) نتیجہ سب سے بہتر ہے (۴۴)۔ اور آپ لوگوں سے دنیوی زندگی کی حالت بیان کیجئے

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا

کہ وہ ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا ہو پھر اُس کے ذریعہ سے زمین کی نباتات خوب گنجان ہوگئی ہو، پھر وہ ریزہ

تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ

ریزہ ہو جائے کہ ہوا اُسے اُڑائے اُڑائے پھرے، اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے (۴۵)۔ مال اور اولاد دنیوی زندگی کی ایک

زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

رونق ہیں اور باقی رہ جانے والے اعمالِ صالحہ آپ کے پروردگار کے ہاں ثواب کے اعتبار سے بھی کہیں بہتر ہیں، اور امید کے اعتبار سے بھی

وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ

کہیں بہتر (۴۶)۔ اور وہ دن (یاد رکھنے کے قابل ہے) جب ہم پہاڑوں کو ہٹا دیں گے اور تو زمین کو دیکھے گا کہ کھلا میدان ہے،

حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۭ

اور ہم اُن (سب) کو جمع کر دیں گے اور اُن میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے (۴۷)۔ اور وہ تیرے پروردگار کے روبرو کھڑے کر کے

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ

پیش کئے جائیں گے آخر تم ہمارے ہی پاس آئے جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا، لیکن تم تو یہی خیال کرتے رہے کہ ہم

لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

تمہارے لئے وقت موعود نہ لائیں گے (۴۸)۔ اور نامۂ عمل رکھ دیا جائے گا، سو تو مجرموں کو دیکھے گا کہ ڈر رہے ہیں اُس سے جو کچھ

توضیحی ترجمہ

(۴۱) یا اُس (کی سیرابی کا اصل ذریعہ یعنی قریبی قدرتی نہر) کا پانی نیچے اُتر جائے اور تم اس کو کہیں سے لا بھی نہ سکو۔ (لہٰذا یہ مانو کہ اس میں تمہارا کوئی کمال نہیں، سب اللہ کا عطا کردہ ہے، اُسی کی عبادت کرو اور تمام نعمتوں پر اُس کا شکر ادا کیا کرو)

(۴۲) اور (پھر ہوا یہ کہ اُسی رات) اُس کے (سارے) پھل (آفت کے) گھیرے میں آگئے، اور صبح ہوئی تو اس حالت میں کہ اُس نے اُس (باغ) پر جو کچھ خرچ کیا تھا (وہ سب ضائع ہو چکا تھا) وہ اس پر ہاتھ ملتا رہ گیا، اور وہ (باغ) اپنی ٹٹیوں پر گرا پڑا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ کاش! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ مانا ہوتا۔ (یعنی اب اُسے احساس ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اس کی نعمتوں سے فیضیاب ہو کر اُس کے احکام کا انکار کرنا کسی طرح بھی انسان کے لئے زیبا نہیں)

(۴۳) اور وہ جتھا بھی (جس پر وہ ناز کرتا تھا) اللہ کے سامنے اس کے کام نہ آیا، اور نہ وہ خود ہی اپنا دفاع کر سکا۔ (کہ اپنے کو بچا لیتا)

(۴۴) ایسے موقع پر (پتہ چلتا ہے کہ) اللہ برحق ہی کے لئے ہیں سارے اختیارات، وہی ہے جو بہترین ثواب دیتا ہے اور بہترین انجام دکھاتا ہے۔

ع ۵ ۱۳ ۱۷

(۴۵) اور آپ (اے پیغمبرؐ!) لوگوں سے دنیوی زندگی کی (عارضی بہار کی یہ) مثال بھی بیان کر دیں کہ (وہ ایسی ہے) جیسے ہم نے آسمان سے (خشک اور مردہ زمین پر) پانی برسایا، تو اُس سے زمین کا سبزہ خوب گھنا ملا جلا نکلا، پھر (ایک وقت آتا ہے کہ وہی سبزہ سوکھ جاتا ہے اور) وہ (ایسا) چورا چورا ہو جاتا ہے کہ اُسے ہوائیں اُڑائے لئے پھرتی ہیں۔ (اسی طرح دنیوی زندگی بڑی خوبصورت اور بارونق معلوم ہوتی ہے لیکن انجام کار فنا ہونے والی ہے) اور اللہ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔

(۴۶) مال اور اولاد تو دنیوی زندگی کی زینت ہیں (یعنی اگر انھیں خدا پرستی اور دین طلبی کا ذریعہ نہ بنایا جائے تو یہ مرنے کے بعد یہ کام نہیں آتے) اور نیکیاں باقی رہنے والی ہیں (وہی) بہتر ہیں آپ کے پروردگار کے یہاں اچھے بدلہ کے لحاظ سے اور (وہی) بہتر ہیں توقعات کے اعتبار سے (بھی)۔

(۴۷) اور (جہاں تک دنیا کے فنا ہونے کی بات ہے تو سنو، انسانو! وہ دن وہ ہوگا) جس دن ہم پہاڑوں کو چلا دیں گے اور زمین نظر آئے گی تم کو ایک (کھلا) میدان، اور (پھر) ہم ان سب کو (جو مر چکے تھے دوبارہ زندہ کر کے) اکٹھا کر دیں گے اور اُن میں سے کسی ایک کو بھی (وہاں جمع کئے بغیر) نہیں چھوڑیں گے۔

(۴۸) اور سب کو تمہارے رب کے سامنے صف باندھ کر پیش کیا جائے گا (اور منکروں سے کہا جائے گا کہ) آخر کار تم ہمارے پاس اُسی ہیئت میں آگئے جیسے ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا، جب کہ تم تو یہی خیال کرتے تھے کہ ہم تم پر وقت موعود نہیں لائیں گے۔

(۴۹) اور (اعمال کی) کتاب تھمائی جائے گی، تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ خوف زدہ ہیں اس کے مندرجات

فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا

اس میں (لکھا) ہے اور کہہ رہے ہیں کہ ہائے ہماری کمبختی! یہ نامۂ اعمال کیسا (عجیب) ہے کہ اس نے (کوئی گناہ) نہ چھوڑا، نہ

كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

چھوٹا نہ بڑا بغیر اس کو درج کیے ہوئے، اور انھوں نے جو کچھ بھی کیا تھا اُسے وہ (لکھا ہوا) (موجود) پائیں گے، اور تیرا پروردگار کسی

أَحَدًا ﴿٤٩﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ

پر ظلم نہیں کرے گا (۴۹)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے لئے جھکو، سو وہ جھکے، البتہ ابلیس (نہ جھکا)

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ

وہ جنات میں سے تھا سو اپنے پروردگار کے حکم سے نافرمانی کر بیٹھا، سو کیا تم اُسے اور اُس کی نسل کو میرے مقابلہ میں دوست

مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾ مَّا أَشْهَدتُّهُمْ

بناتے ہو درآنحالیکہ وہ تمہارے دشمن ہیں، ظالموں کے لئے بہت بُرا بدل ہے (۵۰)۔ میں نے نہ تو اُن کو آسمانوں اور زمین

خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ

کی پیدائش کے وقت بلایا اور نہ اُن ہی کی پیدائش کے وقت، اور میں گمراہ کرنے والوں کو (اپنا) دست و بازو بنانے

الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ

والا ہی نہ تھا (۵۱)۔ اور (یاد رکھو) وہ دن جب (اللہ) فرمائے گا (اب) پکارو میرے شریکوں کو جنھیں تم مانا کرتے تھے،

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾ وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ

پس وہ انھیں پکاریں گے لیکن وہ انھیں جواب ہی نہ دیں گے اور ہم اُن کے درمیان ایک آڑ کر دیں گے (۵۲)۔ اور مجرم لوگ دوزخ کو

النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ وَلَقَدْ

دیکھیں گے اور یقین کریں گے کہ وہ اُس میں گرنے والے ہیں اور وہ اُس سے کوئی راہ بچنے کی نہ پائیں گے (۵۳)۔ اور ہم نے اِس

صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ

قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کے (عمدہ) مضمون طرح طرح سے بیان کئے ہیں، اور انسان جھگڑے میں سب سے بڑھ کر

شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا

ہے (۵۴)۔ اور لوگوں کو بعد اس کے کہ اُن کو ہدایت پہونچ چکی تھی، ایمان لانے سے اور اپنے پروردگار سے مغفرت مانگنے سے کوئی امر مانع

رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾

نہیں رہا تھا بجز اس کے کہ (اُن کو اس کا انتظار ہو کہ) انھیں بھی اگلوں کا سا معاملہ پیش آئے یا یہ کہ عذاب در عذاب اُن پر نازل ہو (۵۵)۔

توضیحی ترجمہ

سے، اور (سنو گے کہ) کہہ رہے ہیں ہائے ہماری بربادی! یہ کیسی کتاب ہے جس نے ہمارا کوئی چھوٹا بڑا عمل ایسا نہیں چھوڑا جس کا پورا احاطہ نہ کرلیا ہو، اور وہ اپنا سارا کیا دھرا اپنے سامنے موجود پائیں گے، اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ (کہ بے کیا ہوا گناہ لکھ لے، یا کی ہوئی نیکی نہ لکھے)

(۵۰) اور (سنو! دنیا کی ٹیپ ٹاپ پر مغرور ہوکر آخرت سے غافل ہوجانا شیطان کی تحریک سے ہے، اُس کی نافرمانی کا قصہ یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو، تو سب نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے، وہ (اصلاً) جنات میں سے تھا (جس طرح انسانوں کو حکم ماننے نہ ماننے کا اختیار دیا گیا ہے اسی طرح جنات کو بھی اختیار تھا) لہٰذا اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، تو کیا تم (اے انسانو!) مجھے چھوڑ کر اُس کو اور اُس کی اولاد کو اپنا دوست و ولی بناتے ہو؟ حالانکہ وہ (اور اس کی اولاد) تمہارے دشمن ہیں کیسا بُرا (اللہ کا) بدل ہے جو ظالموں کو ملا ہے۔

(۵۱) میں نے ان (شیاطین) کو نہ تو آسمانوں اور زمین کی تخلیق کرتے وقت بلایا، اور نہ (خود) اُن کو پیدا کرتے وقت (یعنی ان سے کسی موقع پر کوئی مشورہ یا تعاون تو لیا نہیں، پھر تم نے کیسے اُن کو اس قابل سمجھ لیا کہ اُن کو یا جن کو یہ بتائیں اُن کو اپنا ولی و کارساز بناؤ) اور (اتنا تو تم بھی سمجھ سکتے ہو کہ) میں (اگر بالفرض محال کسی کو اپنا دست و بازو بناتا بھی تو) گمراہ کرنے والوں کو اپنا دست و بازو بنانے والا نہیں تھا۔

(۵۲) اور اُس دن اللہ (ان مشرکوں سے) کہے گا: پکارو اُن کو (اپنی مدد کے لئے) جن کو تم نے میرا (خدائی میں) شریک سمجھ رکھا تھا، چنانچہ وہ پکاریں گے، لیکن وہ انھیں کوئی جواب نہیں دیں گے، اور ہم ان (مشرکوں اور اُن کے خیالی معبودوں) کے درمیان آگ کی خندق کردیں گے۔ (تاکہ یہ اُن کے پاس نہ جاسکیں)

(۵۳) اور مجرم لوگ (جب) دوزخ کو دیکھیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ ان کو اسی میں پڑنا ہے اور (چاہ کر بھی) اس سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں پائیں گے۔

(۵۴) اور ہم نے تو اس قرآن میں (لوگوں کے فائدہ کے لئے) بار بار اور طرح طرح سے ہر قسم کی مثالیں اور مضامین بیان کردئے ہیں، لیکن انسان بحث و جھگڑا کرنے میں ہر چیز سے بڑھ گیا ہے۔ (وہ سمجھنے اور ماننے کی بجائے بحث کرتا ہے)

(۵۵) اور لوگوں کو اس کے بعد کہ ہدایت اُن کے پاس پہونچ چکی ہے ایمان لانے سے اور اپنے رب سے مغفرت مانگنے سے نہیں روکا ہے مگر اس چیز نے کہ اُن کے ساتھ بھی پہلوں جیسا معاملہ ہو یا عذاب اُن کے سامنے آ کھڑا ہو۔ (یعنی قرآن کی شکل میں اللہ کی طرف سے ہدایت آنے کے بعد بھی وہ ایمان نہیں لاتے تو گویا اُن کو اس کا انتظار ہے کہ پچھلی نافرمان قوموں کی طرح اللہ انھیں تباہ کردے یا عذاب نازل کردے، اور وہ اُسے دیکھ لیں پھر ایمان لائیں)

وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيۡنَ

اور ہم رسولوں کو صرف خوش خبری سنانے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا کرتے ہیں، اور کافر لوگ ناحق جھگڑے نکالتے ہیں

كَفَرُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَمَاۤ اُنۡذِرُوۡا

تاکہ اس کے ذریعہ سے حق کو بچلا دیں اور انھوں نے میری نشانیوں کو اور اس کو جس سے انھیں ڈرایا گیا ہے دل لگی بنا رکھا ہے (۵۶)۔

هُزُوًا ۝۵۶ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعۡرَضَ عَنۡهَا وَنَسِىَ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اُس کے پروردگار کی نشانیوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے سو وہ اُس سے روگردانی کرے اور جو

مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ يَّفۡقَهُوۡهُ وَفِىۡۤ

کچھ اپنے ہاتھوں سمیٹ رہا ہے اُسے بھلا دے، ہم نے اُن کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں اس کے سمجھنے سے اور اُن کے کانوں میں

اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا ؕ وَاِنۡ تَدۡعُهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى فَلَنۡ يَّهۡتَدُوۡۤا اِذًا اَبَدًا ۝۵۷

ڈاٹ دے رکھی ہے، اور اگر آپ انھیں ہدایت کی طرف بلائیں تو یہ ایسی حالت میں ہرگز راہ پر نہ آئیں (۵۷)۔ اور آپ کا پروردگار بڑا

وَرَبُّكَ الۡغَفُوۡرُ ذُو الرَّحۡمَةِ ؕ لَوۡ يُؤَاخِذُهُمۡ بِمَا كَسَبُوۡا لَعَجَّلَ لَهُمُ

مغفرت کرنے والا بڑا رحمت والا ہے، اور اگر وہ اُن پر دارو گیر اُن کے اعمال کی بنا پر کرنے لگتا تو اُن پر عذاب فوراً ہی واقع کر دیتا لیکن

الۡعَذَابَ ؕ بَلۡ لَّهُمۡ مَّوۡعِدٌ لَّنۡ يَّجِدُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖ مَوۡئِلًا ۝۵۸ وَتِلۡكَ

اس نے اُن کے واسطے ایک متعین وقت ٹھہرا رکھا ہے اس کے اور یہ کوئی پناہ گاہ نہیں پا سکتے (۵۸)۔ اور یہ بستیاں وہ ہیں جنھیں ہم نے ہلاک

الۡقُرٰٓى اَهۡلَكۡنٰهُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا وَجَعَلۡنَا لِمَهۡلِكِهِمۡ مَّوۡعِدًا ۝۵۹ ع وَاِذۡ قَالَ

کر ڈالا جب انھوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا تھا (۵۹)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنے

مُوۡسٰى لِفَتٰٮهُ لَاۤ اَبۡرَحُ حَتّٰۤى اَبۡلُغَ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَيۡنِ اَوۡ اَمۡضِىَ حُقُبًا ۝۶۰

خادم سے فرمایا کہ میں برابر چلتا رہوں گا تا آنکہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہونچ جاؤں یا (یوں ہی) سالہا سال تک چلا کروں (۶۰)۔

فَلَمَّا بَلَغَا مَجۡمَعَ بَيۡنِهِمَا نَسِيَا حُوۡتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ

پھر جب دونوں دو دریاؤں کے سنگم پر پہونچے تو اپنی مچھلی کو دونوں بھول گئے، سو اُس نے سرنگ بناتے ہوئے دریا میں اپنی

سَرَبًا ۝۶۱ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰٮهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدۡ لَقِيۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا

راہ پکڑی (۶۱)۔ پھر جب دونوں آگے بڑھ گئے تو اپنے خادم سے بولے کہ ہمارا ناشتہ تو لانا، ہمیں اس (آج کے) سفر سے

هٰذَا نَصَبًا ۝۶۲ قَالَ اَرَءَيۡتَ اِذۡ اَوَيۡنَاۤ اِلَى الصَّخۡرَةِ فَاِنِّىۡ نَسِيۡتُ الۡحُوۡتَ

بڑی تکلیف پہونچی ہے (۶۲)۔ وہ بولا کہ لیجئے! ہم لوگ جب اس چٹان کے قریب ٹھہرے تھے تو میں اس مچھلی کو بھول ہی گیا

توضیحی ترجمہ

(۵۶) اور ہم رسولوں کو صرف بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر ہی بھیجتے ہیں، اور جو لوگ کفر اختیار کر لیتے ہیں وہ باطل کا سہارا لے کر جھگڑتے اور بحث کرتے ہیں تاکہ اُس کے ذریعے حق کو ڈگمگا دیں اور (اس کوشش میں) انھوں نے میری آیتوں (یعنی کلام اللہ) کو اور جس چیز سے اُن کو ڈرایا جاتا ہے اُس کو مذاق بنا رکھا ہے۔

(۵۷) اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اُس کے رب کی آیتوں کے حوالے سے نصیحت کی جائے تو وہ اُن سے منھ موڑ لے اور جو کچھ وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج چکا ہے اُسے بھول جائے، حقیقت یہ ہے کہ (ایسے لوگوں کے کرتوت کی وجہ سے) ہم نے اُن کے دلوں پر (ایک طرح کے حجاب کے) غلاف چڑھا دیئے ہیں (جو اَب ان کو اس سے روکتے ہیں) کہ وہ اس (قرآن) کو سمجھیں، اور اُن کے کانوں میں ڈاٹ (لگا دی) ہے، اور (اب) اگر تم اُنھیں ہدایت کی طرف بلاؤ گے تب بھی وہ صحیح راستے پر ہرگز نہیں آئیں گے۔

(۵۸) اور آپؐ کا رب بہت بخشنے والا، بڑا رحمت والا ہے، اگر وہ اُن کو اُن کے اعمال کی سزا میں پکڑتا تو فوری طور پر اُن کو عذاب دے دیتا، لیکن اُن کے لئے ایک وقت مقرر ہے (جب وہ آجائے گا تو) اُن کو اُس سے بچنے کی کوئی پناہ گاہ نہیں ملے گی۔

(۵۹) یہ ساری بستیاں (جن پر عذاب نازل ہوا تمہارے سامنے) ہیں، جب انھوں نے ظلم کی روش اپنائی تو ہم نے اُن کو ہلاک کر ڈالا، اور ہم نے اُن کی ہلاکت کے لئے (بھی) ایک وقت مقرر کیا ہوا تھا۔

ع ۸ ۶ ۲۰

(۶۰) اور (جیسا کہ اوپر بیان کیا کہ ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے، یہی نہیں بلکہ اس کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے اُس کے پیچھے اللہ کی لامحدود حکمت کارفرما ہے، اس کو سمجھانے کے لئے ہم یہ واقعہ بیان کرتے ہیں) جب موسیٰؑ نے اپنے نوجوان (ہم سفر یوشعؑ) سے (جنھوں نے غالباً پوچھا ہوگا کہ آخر آپ کب تک چلتے رہیں گے؟ آپ کی منزل کیا ہے؟) کہا کہ میں اُس وقت چلتا رہوں گا جب تک کہ میں اُس مقام پر پہونچ جاؤں جہاں دو دریا آپس میں ملتے ہیں، ورنہ میں مدتوں چلتا رہوں گا۔

(۶۱) پھر جب وہ ان کے سنگم پر پہونچے تو دونوں اپنی مچھلی (کی بابت اللہ کی بتائی ہوئی اس بات) کو بھول گئے (کہ جہاں وہ غائب ہو وہی تمہاری منزل ہے) اور اُس نے سرنگ جیسا راستہ اختیار کرتے ہوئے دریا کی راہ لی۔

(۶۲) پھر جب وہ آگے نکل گئے تو موسیٰؑ نے اپنے نوجوان (ہم سفر) سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ، ہمیں اس (طویل) سفر سے بڑی تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے۔

(۶۳) وہ بولے: ارے! لیجئے! (عجیب قصہ ہو گیا) جب ہم اُس چٹان پر ٹھہرے تھے، میں تو مچھلی (کا آپ سے ذکر کرنا) بالکل بھول ہی گیا

وَمَآ اَنۡسٰنِيۡهُ اِلَّا الشَّيۡطٰنُ اَنۡ اَذۡكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ ۖ

اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کرتا، اور اُس نے تو دریا میں عجیب طرح اپنی راہ لی (٦٣)۔ (موسیٰ

عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبۡغِ ۖ فَارۡتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾

نے) کہا وہی تو (وہ مقام) تھا جس کی ہم کو تلاش تھی، پھر دونوں اپنے قدموں کے نشان پر اُلٹے چلے (٦٤)۔

فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَيۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا

تو اُنھوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا، جس کو ہم نے اپنا ایک خاص فضل و رحمت کیا تھا اور ہم نے اسے اپنے پاس سے

عِلۡمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰى هَلۡ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ

ایک (خاص) علم سکھایا تھا (٦٥)۔ موسیٰ نے اُن سے کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ جو علم آپ کو سکھلایا گیا ہے اس میں سے

رُشۡدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا

آپ مجھے بھی سکھا دیں (٦٦)۔ انھوں نے کہا آپ سے میرا نباہ نہ ہو سکے گا (٦٧)۔ اور آپ صبر بھی کیسے کر سکتے ہیں ایسے امر پر جو آپ کے احاطۂ

لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ

واقفیت میں نہیں ہے (٦٨)۔ (موسیٰ نے) کہا آپ انشاء اللہ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے حکم کے خلاف نہ کروں گا (٦٩)۔ بولے کہ

لَكَ اَمۡرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِىۡ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰٓى اُحۡدِثَ

اچھا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کی نسبت پوچھ گچھ نہ کیجئے گا جب تک میں خود ہی اس کے ذکر کی ابتدا نہ

لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿٧٠﴾ ع فَانۡطَلَقَا ۟ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ

کردوں (٧٠)۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو (انھوں نے) اس میں سوراخ کر دیا (موسیٰ نے) کہا کیا

اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔا اِمۡرًا ﴿٧١﴾ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ

آپ نے اس لیے سوراخ کر دیا کہ نتیجہ یہ ہو کہ آپ اس پر بیٹھنے والوں کو غرق کر دیں، یقیناً آپ نے بہت بری بات کر ڈالی (٧١)۔ وہ بولے کیا

اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِىۡ بِمَا نَسِيۡتُ وَ

میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ نباہ نہیں کر سکیں گے (٧٢)۔ (موسیٰ نے) کہا میری بھول چوک پر گرفت نہ کیجئے اور میرے (اس)

لَا تُرۡهِقۡنِىۡ مِنۡ اَمۡرِىۡ عُسۡرًا ﴿٧٣﴾ فَانۡطَلَقَا ۟ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ

معاملہ پر مجھ پر تنگی نہ ڈالئے (٧٣)۔ (اس کے بعد) پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب دونوں ایک لڑکے سے ملے تو (ان بزرگ نے) اسے

قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔا نُّكۡرًا ﴿٧٤﴾

مار ڈالا، (موسیٰ نے) کہا آپ نے ایک بے گناہ جان کو مار ڈالا بغیر کسی جان (کے بدلہ) میں، یقیناً آپ نے بڑی بے جا حرکت کی (٧٤)۔

ع ٩ ‏ ١١ ‏ ٢١

توضیحی ترجمہ

اور (جہاں تک آپ سے اس کے تذکرہ کا سوال ہے تو) شیطان کے سوا کوئی نہیں ہے جس نے مجھ سے اس کا تذکرہ کرنا بھلایا ہو (یعنی میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا بلکہ شیطان نے بھلوا دیا) اور (ہوا یہ تھا کہ) اُس (تلی ہوئی مچھلی) نے بڑے عجیب طریقے پر (زندہ ہو کر) دریا میں اپنی راہ لے لی۔

(٦٤) (موسیٰ نے) کہا: اسی کی تو ہم کو تلاش تھی (یعنی وہی مقام تو تھا جہاں وہ بزرگ ہوں گے جن سے ہمیں ملنا ہے) چنانچہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان پر اُلٹے پاؤں واپس ہوئے۔

(٦٥) تب اُنھیں ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ملا، جس کو ہم نے اپنی خصوصی رحمت (وعنایت) سے نوازا تھا۔ اور اپنی طرف سے ایک خاص علم (علم تکوینی) سکھایا تھا۔

(٦٦) موسیٰ نے اُن سے عرض کیا کہ کیا میں (سفر میں) آپ کے ساتھ اس مقصد سے رہ سکتا ہوں کہ آپ مجھے اس علم مفید میں سے کچھ سکھا دیں جو آپ کو (منجانب اللہ) سکھلایا گیا ہے۔

(٦٧) اُس (بندۂ خدا) نے کہا کہ (رہنے کو تو آپ رہ لیں لیکن) آپ میرے ساتھ رہ کر (بہت سی باتیں) برداشت نہیں کر سکیں گے۔ (اور اپنے کو روک نہیں پائیں گے)

(٦٨) اور اُن باتوں پر آپ صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جن باتوں کی (حقیقت کی) آپ کو خبر نہیں۔

(٦٩) (موسیٰ نے) کہا کہ انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے، اور میں (یقین دلاتا ہوں کہ) میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔

(٧٠) انھوں نے کہا کہ اچھا! اگر آپ میرے ساتھ رہنا ہی چاہتے ہیں تو (ایک شرط ہے، وہ یہ کہ) آپ مجھ سے (کسی بات کے بارے میں) کسی قسم کا کوئی سوال نہیں کریں گے حتیٰ کہ میں خود ہی اُس کے بارے میں بتانا شروع کر دوں۔

(٧١) پھر دونوں چل پڑے، یہاں تک کہ (ایک مقام آیا) جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو (کشتی میں بیٹھنے کے بعد) اُن صاحب نے اس کو (تختہ نکال کر) پھاڑ دیا، (موسیٰ سے رہا نہیں گیا وہ) بولے کہ ارے! آپ نے اس کو اس لئے پھاڑ دیا تا کہ آپ کشتی والوں کو ڈبو دیں؟ یہ تو آپ نے بڑا معیوب کام کیا۔

(٧٢) وہ بولے: کیا میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے۔

(٧٣) (موسیٰ نے) کہا: (معاف کیجئے مجھ سے بھول ہو گئی، اور) بھولنے پر میری پکڑ نہ کیجئے، اور میرے اس معاملہ میں مجھ پر زیادہ تنگی نہ ڈالئے۔

(٧٤) پھر وہ دونوں چل پڑے، یہاں تک کہ (ایک مقام پر پہونچے جہاں) اُن کی ملاقات ایک لڑکے سے ہوئی، تو اُنھوں نے اُس کو قتل کر دیا (موسیٰ بظاہر یہ ظلم اور خلاف شریعت فعل دیکھ کر کیسے چپ رہ پاتے) بولے: کیا آپ نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا؟ آپ نے یقیناً یہ بڑی ناپسندیدہ حرکت کی۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ اِنْ

(بزرگ نے) کہا: میں نے آپ سے کہدیا تھا نا کہ آپ سے میرے ساتھ نباہ نہ ہو سکے گا (۷۵)۔ (موسیٰ نے) کہا

سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ

(اچھا) اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز سے متعلق پوچھوں تو آپ مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھئے، بے شک آپ میرے بارے

لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ٞ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ۨ اسْتَطْعَمَآ

میں حدِ عذر کو پہونچ چکے (۷۶)۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں پر گزر ہوا تو وہاں والوں سے کھانے

اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ

کو مانگا، سو اُنھوں نے اُن کی مہمانی سے انکار کر دیا، پھر دونوں کو اس (بستی) میں ایک دیوار ملی جو گرا چاہتی تھی

يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ

(اُنھوں نے) اُسے سیدھا کر دیا (موسیٰ نے) کہا آپ چاہتے تو اس (کام) پر اُجرت ہی لے لیتے (۷۷)۔ (وہ) بولے

هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ

(بس) یہ (وقت) میری آپ کی علیحدگی کا ہے، اب میں اِن چیزوں کی حقیقت پر آپ کو مطلع کئے دیتا ہوں جن کے

عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ

بارے میں آپ ضبط نہ کر سکے (۷۸)۔ وہ جو کشتی تھی سو وہ (چند) غریبوں کی تھی کہ وہ دریا میں کام کرتے تھے، سو میں

فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ

نے چاہا کہ اُس میں عیب پیدا کر دوں اور اُن سے آگے کی طرف ایک بادشاہ تھا جو ہر (بے عیب) کشتی کو زبردستی پکڑ لیتا

غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا

تھا (۷۹)۔ اور وہ جو لڑکا تھا اُس کے ماں باپ ایمان والے تھے، سو ہم کو معلوم ہوا کہ وہ ان دونوں پر بھی سرکشی

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ ۚ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ

اور کفر کا اثر ڈال دے گا (۸۰)۔ سو ہم نے چاہا کہ اس کے عوض ان کا پروردگار اُنھیں ایسی اولاد دے جو

اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ

پاکیزگی میں اس سے بہتر اور محبت کرنے میں اس سے برتر ہو (۸۱)۔ اور رہی وہ دیوار، سو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں

وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ

کی تھی اور اس (دیوار) کے نیچے اُن کا دفینہ تھا، اور اُن کا باپ ایک مردِ صالح تھا، سو آپ کے پروردگار نے چاہا کہ

توضیحی ترجمہ

(۷۵) انھوں نے (یعنی حضرت خضرؑ نے) کہا: کیا میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے۔

(۷۶) (موسیٰ نے کہا: (اچھا!) اگر اب اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو آپ بیشک مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا، یقیناً آپ میری طرف سے عذر (کی انتہا) کو پہونچ چکے ہیں۔

(۷۷) چنانچہ وہ دونوں پھر چل پڑے، یہاں تک کہ (چلتے چلتے) جب وہ ایک بستی والوں کے پاس پہونچے تو (اس وقت کے رواج کے مطابق) اُس کے باشندوں سے (کچھ) کھانے کو مانگا، لیکن انھوں نے (مسافروں کا حق نہ سمجھا اور) اُن کی مہمانی سے انکار کر دیا، پھر (ان کے اس بُرے سلوک کے بعد) اُن دونوں (مسافروں) کو اسی بستی میں ایک دیوار ملی جو گرا ہی چاہتی تھی، تو اُن صاحب (خضرؑ) نے اُس کو (ہاتھ کے اشارے سے) سیدھا کر دیا، (اس پر) موسیٰ نے کہا: آپ چاہتے تو اس (کام) پر اُجرت لے سکتے تھے۔ (یعنی بستی والوں نے تو میزبانی سے انکار کر دیا تھا آپ دیوار کی درستی پر اجرت لے لیتے تو کھانے کا انتظام ہو جاتا، آپ نے ایسا کیوں نہیں کیا؟)

(۷۸) انھوں نے کہا: (بس!) یہ (وقت) آپ کی اور میری جدائی کا ہے (جیسا کہ آپ نے خود بھی کہا تھا) اب میں آپ کو ان باتوں (کی حقیقت اور ان) کا مقصد بتائے دیتا ہوں، جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔

(۷۹) جہاں تک (اس) کشتی کا تعلق ہے وہ کچھ غریب آدمیوں کی تھی، جو دریا میں (اس سے) کمائی کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اُس میں کوئی عیب پیدا کر دوں (کیونکہ) اُن کے آگے (جدھر کشتی جا رہی تھی) ایک بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو جبراً ضبط کر لیتا تھا۔

(۸۰) اور رہا وہ لڑکا (جس کو ہم نے قتل کر دیا تھا) تو اُس کے والدین مؤمن تھے (اور وہ لڑکا کافر) ہمیں یہ خوف ہوا کہ یہ (لڑکا) ان دونوں کو بھی سرکشی اور کفر میں پھنسا دے گا۔

(۸۱) سو ہم نے (یعنی ہمارے ذریعہ اللہ نے) یہ چاہا کہ اُن کا پروردگار اُنھیں اس (لڑکے) کے بدلے ایسی اولاد دے جو پاکیزگی میں بھی اس سے بہتر ہو اور حسنِ سلوک میں بھی اس سے بڑھی ہوئی ہو۔

(۸۲) اور رہی دیوار (کی بات) تو وہ (دیوار) اس شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی، اور اُس کے نیچے ان دونوں کا ایک خزانہ دفن تھا (جو ان کو میراث میں پہونچا ہے) اور اُن کا (مرحوم) باپ ایک نیک آدمی تھا (اس کی نیکی کی رعایت کی وجہ سے) آپ کے پروردگار نے چاہا کہ

يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ وَمَا

وہ دونوں اپنی پختگی کو پہونچ جائیں اور اپنا دفینہ نکال لیں (یہ سب) آپ کے پروردگار کی مہربانی سے ہوا اور یہ

فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾

(کوئی کام) میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا، یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا (۸۲)۔

ع ۱۰ ۱۲ ۱

وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾

اور آپ سے (لوگ) ذوالقرنین کے بارہ میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اس کا ذکر میں ابھی تمہارے سامنے بیان

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَأَتْبَعَ

کرتا ہوں (۸۳)۔ ہم نے اسے زمین پر حکومت دی تھی، اور اسے ہر طرح کا سامان دیا تھا (۸۴)۔ پھر وہ ایک راہ پر

سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي

ہولیا (۸۵)۔ یہاں تک کہ جب وہ غروب آفتاب کے موقع پر پہونچا تو اُسے ایک سیاہ چشمہ میں ڈوبتے ہوئے

عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا

محسوس کیا، اور اس کے قریب ایک قوم کو (بھی) پایا، ہم نے کہا: اے ذوالقرنین (تمہیں اختیار ہے) خواہ انھیں سزا

أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ

دو اور خواہ ان کے ساتھ نرمی اختیار کرو (۸۶)۔ (ذوالقرنین نے کہا) اچھا مگر جو کافر رہے گا سو اہم اُسے عنقریب سزا

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا

دیں گے پھر وہ اپنے پروردگار کے پاس پہونچایا جائے گا تو وہ اُسے بڑا سخت عذاب دے گا (۸۷)۔ اور جو ایمان

مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُ

لے آئے گا اور نیک عمل کرے گا سو اس کے لئے اچھا معاوضہ ہے، اور ہم بھی اپنے برتاؤ میں اس کے ساتھ نرم

مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ

بات کہیں گے (۸۸)۔ پھر وہ ایک (اور) راہ پر ہولئے (۸۹)۔ یہاں تک کہ جب طلوع آفتاب کے موقع

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾

پہونچے تو اُسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لئے ہم نے اس کے اوپر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی (۹۰)۔

كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتَّىٰ

یہ اسی طرح ہے، اور جو کچھ ان کے پاس تھا اس کی ہم کو پوری خبر ہے (۹۱)۔ پھر وہ ایک (اور) راہ پر ہولئے (۹۲)۔ یہاں تک کہ

توضیحی ترجمہ

وہ دونوں اپنی جوانی کو پہونچیں اور اپنا خزانہ نکال لیں (دیوار گرجاتی تو یہ مرجاتے یا بستی کے لوگ خزانہ نکال لیتے) یہ سب کچھ آپ کے رب کی رحمت کی بنا پر ہوا ہے، اور میں نے (ان میں سے) کوئی کام اپنی رائے سے نہیں کیا ہے (سن لیا آپ نے) یہ تھا مقصد (اور خلاصہ) ان باتوں کا جن پر آپ سے صبر نہیں ہوسکا۔

(۸۳) اور یہ لوگ آپ سے (آپ کا امتحان لینے کے لئے ایک) سوال ذوالقرنین کے بارے میں بھی کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان کا کچھ حال میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں۔

(۸۴) (سنو! اللہ فرماتا ہے) ہم نے اُن کو زمین میں (ایک خاص) اقتدار بخشا تھا، اور انھیں ہر کام کے وسائل عطا کئے تھے۔

(۸۵) چنانچہ وہ (بارادۂ فتوحات ملک مغرب کی) ایک راہ پر ہولئے۔

(۸۶) (اور جانب مغرب ممالک فتح کرتے ہوئے چلتے رہے، چلتے رہے) یہاں تک کہ وہاں پہونچے جہاں سورج ڈوبتا ہے (یعنی مغرب کی سمت میں دنیا کی آخری آبادی پر) تو انھوں نے اُسے (کیچڑ کے) ایک سیاہ چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا، اور (وہاں) انھیں ایک قوم ملی (جو کفر وشرک میں ڈوبی ہوئی تھی، اس وقت) ہم نے (اُن سے) کہا: اے ذوالقرنین! (تمہارے پاس دو راستے ہیں) یا تو ان لوگوں کو سزا دو، یا ان کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کرو۔

(۸۷) انھوں نے کہا: (ہم ان کے ساتھ اچھا رویہ ہی اختیار کریں گے اور سابقہ غلطیوں پر کوئی سزا نہیں دیں گے، پہلے تو ان کو دعوتِ ایمان دیں گے پھر) ان میں سے جو کوئی ظلم (یعنی کفر وشرک) کا راستہ اختیار کرے گا اُسے ہم سزا دیں گے، پھر اُسے اپنے رب کے پاس پہونچا دیا جائے گا، تو وہ اُس کو سخت عذاب دے گا۔

(۸۸) اور جو کوئی ایمان لے آئے گا اور نیک عمل کرے گا اُس کے لئے بہترین بدلہ ہوگا اور ہم بھی اپنے احکام میں اس کے ساتھ (نرم رویہ ہی نہیں) نرم اندازِ تخاطب (بھی) اختیار کریں گے۔

(۸۹) پھر وہ (ذوالقرنین اپنی فوج کے ساتھ) ایک اور راستہ پر ہولئے۔ (مشرق کی جانب)

(۹۰) (پھر چلتے رہے، چلتے رہے) یہاں تک کہ جب وہ اُس جگہ پہونچے جہاں سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی مشرق کی جانب دنیا کی آخری آبادی پر) تو انھوں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے جسے ہم نے اُس (کی دھوپ) سے بچنے کے لئے کوئی آڑ (یا پردہ) مہیا نہیں کی ہے۔ (یعنی وہ قوم کھلے جنگلوں میں آباد تھی، اور اُن کو رہائشی مکان بنانے یا چھت ڈالنے کی تمیز نہیں تھی)

(۹۱) (صحیح واقعہ) اسی طرح ہے، اور ان کے پاس جو کچھ (ساز وسامان) تھا ہمیں اس کی پوری پوری خبر تھی۔

(۹۲) پھر وہ ایک اور راہ پر ہولئے۔

(۹۳) (پھر آگے بڑھتے رہے) یہاں تک کہ

إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُونَ

جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہونچے تو اُن کے اوپر ایک قوم کو پایا جو گویا کوئی بات ہی نہیں سمجھتے

يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

تھے (۹۳)۔ان لوگوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین! (قوم) یاجوج وماجوج (اس) سرزمین میں بڑا فساد

مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ

مچاتے ہیں، تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ سرمایہ جمع کردیں جس سے ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی روک

تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي

بنادیں (۹۴)۔(ذوالقرنین نے) کہا کہ میرے پروردگار نے مجھے جو کچھ دے رکھا ہے وہ بہت کچھ ہے سو تم میری مدد

بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ ۖ حَتَّىٰ

محنت سے کرو، میں تمہارے اور اُن کے درمیان خوب مضبوط دیوار بنادوں گا (۹۵)۔تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں

إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا

لاؤ، یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے سروں کے درمیان کو برابر کردیا تو کہا دھونکو! یہاں تک کہ جب اُسے آگ بنادیا

قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَ

تو کہا کہ (اب) میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ تو میں اس پر ڈال دوں (۹۶)۔سو وہ (قوم یاجوج وماجوج) نہ اس پر

مَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي ۖ فَإِذَا جَاءَ

چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں نقب ہی لگا سکتے تھے (۹۷)۔(تو ذوالقرنین نے) کہا کہ یہ (بھی) میرے پروردگار کی

وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا

ایک رحمت ہی ہے، پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ آپہونچے گا تو وہ اُسے ڈھا کر برابر کردے گا (۹۸)۔اور

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ ۖ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ

میرے پروردگار کا ہر وعدہ برحق ہے، اور ہم اس روز اُنھیں چھوڑ دیں گے ایک دوسرے کے درمیان موجیں مارتے

جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِينَ

ہوئے، اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم سب کو جمع کرلیں گے (۹۹)۔اور اُس روز ہم دوزخ کو کافروں کے

كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ

سامنے پیش کردیں گے (۱۰۰)۔جن کی آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا، اور وہ استطاعت نہیں رکھتے تھے

توضیحی ترجمہ

جب وہ دو دیواروں (یعنی دیوار نما پہاڑوں) کے درمیان پہونچے تو انھیں ان دونوں کے پرے کچھ لوگ ملے جن کے بارے میں لگتا تھا کہ وہ کوئی بات نہیں سمجھتے (یعنی ایک تو اُن کی بولی بالکل الگ تھی، دوسرے بے سمجھ وحشی معلوم ہوتے تھے)

(۹۴) انھوں نے (ذوالقرنین کی طاقت اور اُن کے خصوصی وسائل دیکھ کر) کہا: اے ذوالقرنین! (پہاڑ کے پیچھے رہنے والے دو وحشی قبیلے) یاجوج اور ماجوج، اس سرزمین میں بڑا فساد مچارہے ہیں، کیا (ایسا ہوسکتا ہے کہ) ہم آپ کے لئے کچھ سرمایہ کا انتظام کردیں (جس سے) آپ ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی (رکاوٹ کی) دیوار بنادیں۔ (اور ہم اُن کے فساد اور لوٹ مار سے بچ سکیں)

(۹۵) (ذوالقرنین نے) کہا: اللہ نے جو کچھ مجھے اس بابت (خصوصی طور پر) دے رکھا ہے وہ کافی ہے، پس تم لوگ اپنی (ہاتھ پاؤں کی) طاقت سے میری مدد کرو، تو میں تمہارے اور اُن کے درمیان ایک مضبوط رکاوٹ (دیوار) بنادوں گا۔

(۹۶) (سب سے پہلے ایسا کرو کہ) مجھے لوہے کی چادریں (اُٹھا کر) لادو، یہاں تک کہ جب انھوں نے (ان چادروں کو ایک کے اوپر ایک رکھ کے) دونوں پہاڑی سروں کے بیچ (کے خلا) کو برابر کردیا تو (آگ جلائی اور) کہا کہ پھونکو! (یعنی آگ کو ہوا دے کر خوب تیز کرو) حتیٰ کہ (ان کو خوب گرم کرکے) انگارہ بنادیا (اب) کہا کہ پگھلا ہوا تانبہ (اُٹھا) لاؤ میں اسے اس پر انڈیلوں گا۔ (اس طرح گویا ویلڈنگ کرکے مضبوط آہنی دیوار بنادی)

(۹۷) چنانچہ (اب) یاجوج ماجوج نہ اُس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ اُس میں کوئی سوراخ کرسکتے تھے۔

(۹۸) (اس کے بعد ذوالقرنین نے) کہا: (دو باتیں یاد رکھو، ایک تو) یہ (جو کچھ میں نے کیا ہے وہ صرف) میرے رب کی رحمت وعنایت سے (ممکن ہوا) ہے (دوسرے جب تک اللہ کو منظور ہوگا یہ دیوار قائم رہے گی اور) جب وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ میرے رب نے کیا ہے تو وہ اس (دیوار) کو ڈھا کر زمین کے برابر کردے گا، اور (یقین رکھو) میرے رب کا وعدہ بالکل سچا ہے۔

(۹۹) اور (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: جب قیامت کا قرب آئے گا اور دیوار ڈھا کر زمین کے برابر کردی جائے گی تو) ہم اُن (نکلنے والے یاجوج ماجوج یا اس وقت موجودہ لوگوں) کی یہ حالت کردیں گے کہ وہ موجوں کی طرح ایک دوسرے میں گھسے جارہے ہوں گے اور (پھر) صور پھونکا جائے گا (یعنی قیامت آجائے گی) اس کے بعد ہم سب کو (جو بھی اس دنیا میں پیدا ہوا تھا) ایک ساتھ جمع کرلیں گے۔

(۱۰۰) اور اُس دن ہم دوزخ کو کافروں کے سامنے کھلی آنکھوں پیش کردیں گے۔

(۱۰۱) (وہ کافر) جن کی آنکھوں پر (دنیا میں) میری یاد (اور نصیحت) کی طرف سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ صلاحیت نہیں رکھتے تھے

سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ

سن سکنے کی (۱۰۱)۔ کیا پھر بھی کافروں کا خیال ہے کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو (اپنا) کارساز قرار دے لیں؟ بے شک

دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ

ہم نے دوزخ کو کافروں کی مہمانی کے لئے تیار کر رکھا ہے (۱۰۲)۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں کا پتہ

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي

بتائیں جو اعمال کے لحاظ سے بالکل ہی گھاٹے میں ہیں (۱۰۳) یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری کوشش دنیا ہی کی زندگی میں (صرف و)

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ

غارت ہو کر رہی، اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ کوئی بڑے اچھے کام کر رہے ہیں (۱۰۴)۔ یہ تو وہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ

نشانیوں اور اس کے دیدار کی طرف سے کفر کئے ہوئے ہیں، سو ان کے (سارے) کام غارت گئے، تو ہم قیامت کے دن اُن (کے

لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

اعمال) کا ذرا بھی وزن قائم نہ رکھیں گے (۱۰۵)۔ ان کی سزا وہی ہے یعنی دوزخ، اس سبب سے کہ انھوں نے کفر کیا تھا اور میری

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

نشانیوں اور میرے پیمبروں کی ہنسی اُڑائی تھی (۱۰٦)۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے اُن کی مہمانی کے

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

لئے فردوس کے باغ ہوں گے (۱۰۷)۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) نہ وہ اس سے کہیں اور نکلنا چاہیں گے (۱۰۸)۔ آپ

عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

کہہ دیجئے کہ اگر سمندر (سارے کے سارے) روشنائی ہو جائیں میرے پروردگار کی باتیں لکھنے کے لئے تو سمندر ختم ہو جائے اور

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا

میرے پروردگار کی باتیں ختم نہ ہو سکیں گی اور اگر چہ ہم ایسا ہی جیسا (اور سمندر) ان کی مدد کے لئے لے آئیں (۱۰۹)۔ آپ

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ

کہہ دیجئے کہ میں تو بس تمہارا ہی جیسا بشر ہوں، میرے پاس تو بس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا ایک ہی معبود ہے، سو جو کوئی اپنے پروردگار

رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے تو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرتا رہے، اور اپنے پرورگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے (۱۱۰)۔

توضیحی ترجمہ

سننے کی۔

ع ۱۱ / ۱۹ / ۲

(۱۰۲) (اور اللہ یہ بھی فرماتا ہے کہ) کیا وہ لوگ جنھوں نے کفر اختیار کرلیا ہے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے ہی بندوں کو اپنا ولی (وکارساز) بنالیں گے (اور اس طرح وہ بچ جائیں گے، وہ یاد رکھیں کہ) ہم نے کافروں کی مہمانی کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔ (ایسا کوئی ولی اُن کے کام نہیں آئے گا خواہ کتنی ہی بڑی شخصیت ہو، عذاب تو اُنھیں بھگتنا ہی ہوگا)

(۱۰۳) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہم تمہیں بتائیں کہ (وہ) کون لوگ ہیں جو اعمال میں سب سے زیادہ ناکام ہیں؟

(۱۰۴) یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیوی زندگی میں اُن کی ساری دوڑ دھوپ سیدھے راستے سے بھٹکی رہی، اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

(۱۰۵) یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں (یعنی آسمانی کتابوں) کا اور اُس کے سامنے پیش ہونے (یعنی آخرت) کا انکار کیا، اس لئے اُن کے سارے اعمال غارت ہو گئے، لہٰذا ہم (بھی) اُن (کے اعمال) کا کوئی وزن (اور قیمت) شمار نہیں کریں گے۔

(۱۰٦) (اور) ان کی سزا وہی ہوگی یعنی دوزخ، کیونکہ انھوں نے کفر کی روش اختیار کی تھی، اور میری آیتوں اور میرے پیغمبروں کا مذاق اُڑایا تھا۔

(۱۰۷) (اور دوسری طرف) جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے ہیں اُن کی مہمانی کے لئے فردوس کے باغات ہوں گے۔

(۱۰۸) جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) وہاں سے کہیں اور جانا نہیں چاہیں گے۔

(۱۰۹) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے (لوگوں سے) کہ اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے سمندر روشنائی بن جائے تو میرے رب کی باتیں ختم نہیں ہوں گی اس سے پہلے کہ سمندر ختم ہو چکا ہوگا، اور اگر چہ ہم ایسے ہی (کتنے ہی) دوسرے سمندر لے آئیں۔ (یعنی کلمات الٰہی کا احاطہ مخلوق کے لئے ممکن ہی نہیں ہے، کیونکہ غیر محدود کو محدود اپنی گرفت میں لا ہی نہیں سکتا)

ع ۱۲ / ۹ / ۲

(۱۱۰) آپؐ کہہ دیجئے کہ میں تو بس تمہارا جیسا ہی ایک انسان ہوں (البتہ) مجھ پر وحی آتی ہے کہ تم سب کا خدا ایک خدا ہے، سو جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ نیک عمل کرے، اور اپنے پروردگار کی عبادت (و بندگی) میں کسی کو شریک نہ کرے۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَسِتُّ رُكُوْعَاتٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ مریم مکی ہے اس میں ۹۸ آیتیں اور ٦ رکوع ہیں — شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝١ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝٢ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

کاف۔ہا۔یا۔عین۔صاد۔(١)۔(یہ) تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کی رحمت (فرمانے) کا اپنے بندہ زکریا پر (٢)۔(قابل ذکر

نِدَآءً خَفِيًّا ۝٣ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ

ہے وہ وقت) جب انھوں نے اپنے پروردگار کو خفیہ طور پر پکارا (٣)۔اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں، اور سر میں

شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝٤ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ

بالوں کی سفیدی پھیلی پڑی ہے اور تجھ کو پکار کر اے میرے رب! میں (کبھی) نامُراد نہیں رہا ہوں (٤)۔اور میں اپنے بعد

مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝٥

(اپنے) رشتہ داروں کی طرف سے اندیشہ رکھتا ہوں، اور میری بیوی بانجھ ہے، سو تو ہی مجھے اپنی جناب سے وارث دے (٥)۔

يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝٦ يٰزَكَرِيَّآ

جو میرا بھی وارث بنے اور اولاد یعقوب کا بھی وارث بنے، اور اے پروردگار تو اُسے پسندیدہ بنا (٦)۔اے زکریا

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝٧

ہم تم کو بشارت دیتے ہیں ایک لڑکے کی اس کا نام یحییٰ ہوگا، ہم نے اس کے قبل کسی کو (اس کا) ہم نام نہیں بنایا (٧)۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ

زکریا بولے: اے میرے پروردگار! میرے لڑکا کیسے ہوگا درآنحالیکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہونچا ہوا

مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝٨ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ

ہوں (٨)۔(اللہ نے) فرمایا (نہیں بلکہ) اسی طرح، (اے زکریا) تمہارے پروردگار کا قول ہے کہ یہ میرے لئے آسان ہے،

خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝٩ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ

اور میں نے ہی تو تم کو پیدا کیا، درآنحالیکہ تم کچھ نہ تھے (٩)۔(زکریا نے) کہا: اے میرے پروردگار! میرے لئے کوئی نشانی مقرر

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ

کر دیجئے (اللہ نے) فرمایا: تمہارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین راتیں نہ بول سکوگے درانحالیکہ تم تندرست ہوگے (١٠)۔

مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝١١ يٰيَحْيٰى

پھر وہ اپنی قوم کے روبرو حجرہ میں سے برآمد ہوئے اور اُن سے اشارہ کیا کہ (اللہ کی) پاکی صبح وشام بیان کیا کرو (١١)۔اے یحییٰ

سورۂ مریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(١) کاف۔ہا۔یا۔عین۔صاد۔(یہ حروف مقطعات ہیں)
(٢) یہ تذکرہ ہے آپؐ کے رب کی اُس رحمت (وعنایت) کا جو اُس نے اپنے بندہ زکریا پر کی۔
(٣) (یہ اُس وقت کی بات ہے) جب اُنھوں نے اپنے پروردگار سے فریاد کی خفیہ طور پر۔
(٤) اُنھوں نے عرض کیا کہ: میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہوچکی ہیں، اور سر میں بڑھاپے کی سفیدی (آگ کی طرح) پھیل چکی ہے (یعنی سر کے سارے بال سفید ہو چکے ہیں، پھر بھی میں آپ سے اولاد مانگ رہا ہوں) اور میرے رب! (یہ بھی حقیقت ہے کہ) میں کبھی آپ سے دعا مانگ کر نامراد نہیں ہوا۔
(٥) اور میں اپنے بعد (کے لئے) اپنے قرابت داروں سے اندیشہ رکھتا ہوں (کہ وہ میرے مشن کو چلا نہیں پائیں گے) اور (یہ بھی حقیقت ہے کہ میری بیوی بانجھ ہے) بس تو (کیسے بھی) اپنی قدرت سے (بلا اسباب) مجھے وارث عطا فرمادے۔
(٦) (وہ علوم نبوت میں) میرا بھی وارث ہو اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان (میں جاری علوم نبوت) کی بھی میراث پائے، اور میرے رب! اُسے اپنا پسندیدہ (بندہ بھی) بنایئے۔
(٧) (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) اے زکریا! (تمہاری دعا قبول ہوئی) ہم تمھیں ایک لڑکے (کی پیدائش) کی خوش خبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا (اور) اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی اور شخص نہیں پیدا کیا۔(یعنی تمھیں اس کا یہی نیا نام رکھنا ہے)
(٨) (زکریا نے) عرض کیا: میرے رب! کیسے ہوگا میرے یہاں لڑکا؟ جب کہ میری بیوی بانجھ ہو چکی ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہونچ چکا ہوں۔(دعا تو کر لی کہ بلا اسباب دیدے لیکن اسبابی دنیا میں بلا اسباب کیسے ہوگا یہ سمجھ میں نہیں آیا)
(٩) ارشاد ہوا: ایسے ہی (ہوگا) تمہارے رب کا کہنا ہے کہ یہ تو (یعنی بڑھاپے میں اولاد دینا) میرے لئے معمولی بات ہے، اور اس سے پہلے میں تمھیں (تو ایسے) پیدا کر چکا ہوں کہ تم کچھ بھی نہیں تھے۔
(١٠) (زکریا نے اب) عرض کیا کہ (اچھا تو) میرے رب! (حمل قرار پانے کی) کوئی علامت مقرر فرما دیجئے (کیونکہ میری بیوی بانجھ ہو چکی ہے) ارشاد ہوا کہ تمہارے لئے علامت یہ ہوگی کہ تم (پوری طرح) صحتمند ہونے کے باوجود تین رات (ودن) لوگوں سے بات نہ کر سکوگے۔
(١١) پھر (جب وہ وقت آیا اور زبان بند ہوگئی تو) وہ اپنی عبادت گاہ سے) نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور اُن سے اشارہ سے کہا کہ تم لوگ (بھی) صبح وشام (اللہ کی حمد و) تسبیح میں مشغول رہو۔
(١٢) (پھر جب یحییٰ بڑے ہوگئے تو ہم نے کہا) اے یحییٰ! (ہماری تمھیں سب سے پہلی ہدایت ہے کہ)

خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ لا وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا

کتاب کو مضبوطی سے پکڑو، اور ہم نے تو ان کو لڑکپن میں ہی سمجھ دے دی تھی (۱۲)۔ اور خاص اپنے پاس سے رقتِ قلب اور

وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿۱۳﴾ لا وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ وَ

پاکیزگی، اور وہ بڑے پرہیزگار تھے (۱۳)۔ اور نیکی کرنے والے تھے اپنے والدین کے ساتھ اور سرکش و نافرمان نہ تھے (۱۴)۔ اور

سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ ع وَاذْكُرْ

اُنھیں سلام (پہونچے) جس دن کہ وہ پیدا ہوئے اور جس دن کہ وہ وفات پائیں گے اور جس دن کہ زندہ ہو کر اُٹھائے

فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾ لا فَاتَّخَذَتْ

جائیں گے (۱۵)۔ اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے، جب وہ والدین سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں گئیں (۱۶)۔ پھر

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ قف فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

اُن لوگوں کے سامنے انھوں نے پردہ کر لیا، پھر ہم نے ان کے پاس اپنے فرشتۂ خاص کو بھیجا، سو وہ اُن کے سامنے بھلا چنگا انسان

سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَآ

بن کر ظاہر ہوا (۱۷)۔ وہ بولیں میں تجھ سے (خدائے) رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو خدا ترس ہے (۱۸)۔ (فرشتہ نے) کہا: میں

اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

تو بس تمہارے پروردگار کا ایک ایلچی ہوں، تا کہ تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا دوں (۱۹)۔ وہ بولیں: میرے لڑکا کیسے ہو جائے گا درآنحالیکہ

وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ

مجھے کسی بشر نے ہاتھ لگایا ہے اور نہ میں بدچلن ہی ہوں (۲۰)۔ (فرشتہ نے) کہا (یہ) یوں ہی ہوگا، تمہارے پروردگار نے کہا ہے

عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا

کہ یہ میرے لئے آسان ہے، اور یہ (اس لئے بھی) تا کہ ہم اُسے لوگوں کے لئے نشان بنا دیں، اور اپنی طرف سے سبب رحمت،

مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا

اور یہ ایک بات طے شدہ ہے (۲۱)۔ پھر اُن کے حمل قرار پا گیا، پھر وہ اُسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئیں (۲۲)۔ سو انھیں

الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا

دردِ زہ ایک کھجور کے درخت کی طرف لے گیا (اور) وہ بولیں: کاش میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور بھولی

وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ

بسری ہو گئی ہوتی (۲۳)۔ پھر (فرشتہ نے) اُنھیں اُن کے پائینتی سے پکارا کہ کچھ رنج مت کرو، پیدا کر دی ہے

توضیحی ترجمہ

کتاب (تورات) کو مضبوطی سے تھام لو (یعنی اس پر خود بھی پورا پورا عمل کرو اور دوسروں کو بھی اس کی تاقین کرو) اور ہم نے اُن کو بچپن ہی میں فہم ودانش (اور علم وحکمت) عطا کر دی تھی۔ (جس سے وہ ہماری کتاب بخوبی سمجھ سکتے تھے)

(۱۳) اور خاص اپنے پاس سے نرم دلی اور پاکیزگی بھی، (عطا فرمائی تھی) اور وہ بڑے پرہیزگار تھے۔

(۱۴) اور اپنے والدین کے خدمت گذار تھے، اور سرکش اور نافرمان (ذرا بھی) نہیں تھے۔

(۱۵) اور (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) سلام پہونچے اُن پر جس دن وہ پیدا ہوئے، اور جس دن اُنھیں موت دی جائے گی اور جس دن وہ (دوبارہ) اُٹھائے جائیں گے۔ (یعنی ولادت سے موت تک، اور موت سے قیامت تک سلامتی ہی سلامتی ہے)

ع ۱ ۱۵ ۴ وقف لازم

(۱۶) اور اس کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی تذکرہ کر دو (یہ بات ہے اُس وقت کی) جب (اُن کو پہلی بار حیض آیا تو) وہ اپنے گھر والوں سے علاحدہ ہو کر (غسل کے لئے) مکان کے مشرقی حصہ میں چلی گئیں۔

(۱۷) اور اُنھوں نے اُن کے اور اپنے درمیان ایک پردہ (بھی) ڈال لیا، پھر (جب وہ پاک ہوگئیں تو) ہم نے اُن کے پاس اپنی روح (یعنی جبرئیلؑ) کو بھیجا جو اُن کے سامنے ایک مکمل انسان کی شکل میں ظاہر ہوئے۔

(۱۸) (ایک اجنبی کو اپنے پاس دیکھ کر) وہ بولیں: میں تم سے خدائے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں (چلے جاؤ) اگر تم خدا کا خوف رکھتے ہو۔

(۱۹) (نووارد نے) کہا: (گھبرایئے نہیں! میں تو آپ کے رب کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں (اس لئے آیا ہوں) تا کہ میں آپ کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔

(۲۰) (مریمؑ) بولیں کہ کیسے ہوگا میرے لڑکا؟ جب کہ مجھے (اب تک) کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے (یعنی میرا عقد بھی نہیں ہوا ہے) اور نہ کبھی میں نے پاک دامنی کو ترک کیا ہے۔

(۲۱) (فرشتہ نے) کہا: ایسے ہی (ہوگا) تمہارے رب کا کہنا ہے کہ یہ میرے لئے ایک معمولی بات ہے اور (اس کا کہنا ہے کہ) یہ ہم اس لئے کریں گے تا کہ اس (لڑکے) کو لوگوں کے لئے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی بنائیں اور وہ ہماری طرف سے (لوگوں کے لئے سراپا) رحمت ہوں، اور یہ بات پوری طرح طے شدہ ہے۔

(۲۲) پھر اُن کو حمل ٹھہر گیا تو وہ اس کو لے کر (جنگل میں) دور دراز مقام پر چلی گئیں۔

(۲۳) پھر زچگی کے درد نے اُن کو کھجور کے ایک درخت کے پاس پہونچا دیا (اس وقت شرمندگی اور کرب واضطراب کی انتہا کے باعث فرشتہ کی بات ذہن سے نکل گئی اور) بولیں: کاش میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور بھولی بسری ہو گئی ہوتی۔

(۲۴) پھر (فرشتہ نے) انھیں نیچے کی طرف سے آواز دی کہ غم نہ کرو! (دیکھو) جاری کر دیا ہے

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّيٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ

تمہارے پروردگار نے تمہارے پائینتی ہی میں ایک ندی (۲۴)۔اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ اس سے تم

رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ

پر تر و تازہ خرمے گریں گے (۲۵)۔اور کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو،اور اگر کسی بشر کو دیکھنا تو کہہ دینا کہ میں نے

الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ

تو خدائے رحمٰن کے لئے روزہ کی نذر مان رکھی ہے،سو میں تو آج کسی انسان سے بولوں گی نہیں (۲۶)۔پھر وہ انہیں

الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ

(گود میں) اُٹھائے ہوئے اپنی قوم والوں کے پاس آئیں،وہ لوگ بولے:اے مریم! تو نے بڑے غضب کی

شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ

حرکت کی ہے (۲۷)۔اے ہارون کی بہن! نہ تمہارے والد ہی بُرے آدمی تھے،اور نہ تمہاری ماں ہی آوارہ تھیں (۲۸)۔

اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ

اس پر مریم نے اس (بچہ) کی طرف اشارہ کیا،وہ بولے:ہم اس سے کیسے بات کریں یہ ابھی گہوارے میں (پڑا ہوا)

صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾

بچہ ہی ہے (۲۹)۔(وہ بچہ) بول اُٹھا میں اللہ کا بندہ ہوں،اُس نے مجھے کتاب دی اور اُس نے مجھے نبی بنایا (۳۰)۔

وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا

اور (اس نے) مجھے بابرکت بنایا جہاں کہیں بھی رہوں،اور (اس نے) مجھے نماز و زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ

دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلٰمُ

رہوں (۳۱)۔اور مجھے میری والدہ سے نیکی کرنے والا (بنایا) اور مجھے سرکش و بدبخت نہیں بنایا (۳۲)۔اور میرے اوپر

عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى

سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں مروں گا اور جس روز میں زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا (۳۳)۔یہ ہیں

ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ

عیسیٰ بن مریم (یہ ہے وہ) سچی بات جس میں یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں (۳۴)۔اور اللہ کی یہ شان ہی نہیں کہ وہ اولاد

يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

اختیار کرے،وہ بالکل پاک ہے،وہ تو جب کسی امر کا تہیہ کر لیتا ہے تو بس اس سے صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا،

توضیحی ترجمہ

تمہارے رب نے تمہارے نیچے کی جانب ایک چشمہ (اس جنگل میں، جو تمہاری پاکیزگی کی علامت ہے)

(۲۵) اور (مزید یہ کہ اس سوکھے) کھجور کے پیڑ کی ڈالی کو اپنی طرف ہلاؤ تو اُس میں سے پکی ہوئی تازہ کھجوریں تم پر گریں گی۔

(۲۶) تو کھاؤ (تازہ کھجوریں) اور پیو (چشمہ کا صاف تازہ پانی) اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو (پاکیزہ بیٹے کو دیکھ کر) اور اگر کسی بشر کو (آتا) دیکھو تو (اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھے، اشارہ سے) کہہ دینا کہ آج میں نے خدائے رحمٰن کے لئے روزہ کی نذر مان رکھی ہے، لہٰذا میں آج کسی بھی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ (اُن کے دین میں نہ بولنے کا روزہ رکھنے کی نیت درست تھی)

(۲۷) پھر (اللہ کی طرف سے اطمینان قلبی کے ان سامان کے بعد دل مضبوط ہوا تو) بچہ کو گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں (لوگوں نے دیکھا تو) بولے: مریم! تم نے تو غضب کر دیا۔

(۲۸) اے ہارون کی بہن! نہ تو تمہارے باپ کوئی بُرے آدمی تھے اور نہ تمہاری ماں ہی آوارہ تھیں۔ (پھر تم نے یہ غلط کام کیسے کیا؟)

(۲۹) اس پر مریم نے اُس بچے کی طرف اشارہ کیا، لوگوں نے کہا کہ ہم اس سے کیسے بات کریں جو ابھی پالنے میں پڑا ہوا بچہ ہے۔

(۳۰) (تو بچہ خود) بول پڑا: میں اللہ کا (خاص) بندہ ہوں، اُس نے مجھے کتاب دی ہے اور اُسی نے مجھے نبی بنایا ہے۔ (یعنی قضا و قدر میں اللہ کا یہ فیصلہ ہو چکا ہے)

(۳۱) اور (یہی نہیں) مجھے بابرکت بنایا ہے، جہاں بھی میں رہوں، اور مجھے نماز (قائم کرنے) اور زکوٰۃ (ادا کرنے) کا حکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں۔

(۳۲) اور مجھے اپنے والدین کا فرماں بردار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا ہے۔

(۳۳) اور (اللہ کی طرف سے) سلامتی ہے مجھ پر اُس دن بھی جب میں پیدا ہوا اور اُس دن بھی جس دن میں مروں گا اور اُس دن بھی جب میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ (یعنی ولادت سے موت تک، اور موت سے قیامت تک سلامتی ہی سلامتی ہے، کوئی کچھ بھی کر لے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا)

(۳۴) یہ ہیں مریم کے بیٹے عیسیٰ! یہی ہے سچی بات اور اصل حقیقت (جو اوپر بیان کی گئی) جس کے بارے میں لوگ شک و شبہ میں پڑے ہیں۔ (یعنی وہ اللہ کے بندے ہیں، نہ خدا اور نہ خدا کے بیٹے اور نہ کچھ اور)

(۳۵) اللہ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے، اُس کی ذات پاک ہے (ہر نقص اور محتاجی سے، لہٰذا اُسے بیٹا بنانے کی کوئی ضرورت نہیں، اس کی جانب اولاد کا انتساب بہت بڑی غلطی ہے، اس کا معاملہ تو یہ ہے کہ) جب بھی وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اُس سے صرف اتنا کہتا ہے کہ: ہو جا!

فَيَكُونُ ﴿۳۵﴾ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۳۶﴾

سو وہ ہوجاتا ہے (۳۵)۔ اور بے شک اللہ میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے، سو اس کی عبادت کرو، یہی (دین کا)

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ

سیدھا راستہ ہے (۳۶)۔ پھر (مختلف) گروہوں نے باہم اختلاف ڈال لیا، سو کافروں کے حق میں بڑی آفت (آنے والی)

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۳۷﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ

ہے بڑے دن کی آمد پر (۳۷)۔ یہ کیسے کچھ سننے والے اور دیکھنے والے ہوجائیں گے جس روز ہمارے پاس آئیں گے لیکن آج

الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۳۸﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ

تو یہ ظالم کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہیں (۳۸)۔ اور آپ انھیں اس حسرت کے روز سے ڈرایئے جب کہ اخیر فیصلہ کردیا جائے گا،

الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۹﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

اور یہ لوگ بے پروائی میں (پڑے) ہیں، اور ایمان نہیں لاتے (۳۹)۔ ہم ہی زمین کے اور اس پر رہنے والوں کے وارث رہ

الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ

جائیں گے اور ہماری ہی طرف (سب) لوٹائے جائیں گے (۴۰)۔ اور آپ (اس) کتاب میں ابراہیم کا ذکر کیجئے، وہ بڑے

إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ

راستی والے نبی تھے (۴۱)۔ (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب انھوں نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ اے میرے باپ! آپ

مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ﴿۴۲﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ

کیوں ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ سنے اور دیکھے اور نہ آپ کے کچھ بھی کام آسکے (۴۲)۔ اے میرے باپ!

جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾

میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو آپ کے پاس نہیں تھا، سو آپ میری پیروی کیجئے، میں آپ کو سیدھا راستہ بتادوں گا (۴۳)۔

يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾

اے میرے باپ! آپ شیطان کی پرستش نہ کیجئے، شیطان بے شک خدائے رحمٰن کا نافرمان ہے (۴۴)۔

يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ

اے میرے باپ! میں اندیشہ کرتا ہوں کہ آپ پر خدائے رحمٰن کی طرف سے عذاب آپڑے تو آپ شیطان کے

لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِن

ساتھی بن جائیں (۴۵)۔ (آزر) نے کہا: تو کیا اے ابراہیم! تم میرے معبودوں سے پھرے ہوئے ہو؟ اگر تم

توضیحی ترجمہ

سو وہ ہوجاتا ہے۔

(۳۶) اور (اے پیغمبرؐ! لوگوں سے کہہ دیجئے کہ تم نے عیسیٰؑ کے بارے میں صحیح بات سن لی، اب سنو! وہی) اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، لہٰذا اُسی کی عبادت (و بندگی) کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔ (جس پر چل کر اللہ کی رضا حاصل ہوگی)

(۳۷) پھر (عیسیٰؑ کی اپنے بارے میں اس صاف صاف وضاحت کے باوجود) بھی (یہودیوں اور عیسائیوں کے) مختلف فرقوں نے (اُن کے بارے میں) باہم اختلاف کیا (وہ افراط و تفریط کا شکار ہوئے اور کفر تک پہونچ گئے) تو ایسے کافروں کے لئے بڑی تباہی ہوگی جب یہ بڑے زبردست دن کا مشاہدہ کریں گے۔

(۳۸) کتنے زیادہ سننے والے اور دیکھنے والے ہوجائیں گے اُس دن جب ہمارے پاس آئیں گے، لیکن آج (جب کہ سن اور دیکھ کر فائدہ اُٹھا سکتے ہیں کیسے اندھے بہرے بن کر) کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

وقف لازم

(۳۹) اور آپ (اے پیغمبرؐ!) ان کو اُس پچھتاوے کے دن سے ڈرایئے جب ہر بات کا آخری فیصلہ ہوجائے گا، اور یہ لوگ (آج دنیا میں) غفلت میں پڑے ہیں، اور ایمان نہیں لا رہے ہیں۔

ع ۲ ۲۵ ۵

(۴۰) (آخر ایک دن سب مریں گے اور اس وقت) ہم ہی زمین کے اور اُس پر جو رہتے تھے اُن کے وارث ہوں گے (اس وقت کسی چیز کا کوئی مجازی وارث بھی نہیں ہوگا) اور ان سب کو (جو بھی دنیا میں کبھی بھی رہے) ہماری طرف لوٹایا جائے گا۔

(۴۱) اور اس کتاب میں ابراہیم کا بھی تذکرہ کرو (خصوصاً اُن کے عقیدۂ توحید کا اور شرک و بت پرستی کے رد کرنے کا) بیشک وہ سچائی کے بڑے خوگر تھے (اور) نبی تھے۔

(۴۲) (بالخصوص ان کا وہ واقعہ بیان کرو) جب انھوں نے اپنے والد سے کہا تھا کہ: ابا جان! آپ ایسی چیزوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں اور نہ آپ کے کسی کام آسکتی ہیں؟۔

(۴۳) میرے ابا جان! (دیکھئے!) مجھے وہ علم ملا ہے جو آپ کو نہیں ملا، لہٰذا آپ میری بات مان لیجئے (ان چیزوں کی پرستش سے رُک جایئے) میں آپ کو سیدھا (اور صحیح) راستہ بتلادوں گا۔

(۴۴) ابا جان! شیطان کی عبادت مت کیا کیجئے، یقین مانئے شیطان خدائے رحمٰن کا نافرمان ہے۔

(۴۵) میرے ابا جان! (اگر آپ نے میرا کہنا نہ مانا تو) مجھے اندیشہ ہے کہ خدائے رحمٰن کی طرف سے کوئی عذاب (نہ) آپڑے (پھر توبہ کا وقت نہ رہ جائے) اور آپ شیطان کے ساتھی بن کر رہ جائیں۔

(۴۶) (ان کے والد نے یہ سن کر اپنے بیٹے سے) کہا: ابراہیم! کیا تم میرے خداؤں سے پھرے ہوئے ہو؟ (یاد رکھو!) اگر تم

لَمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ سَاَسْتَغْفِرُ

باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کرڈالوں گا، اور مجھے تو ایک مدت کے لئے چھوڑ ہی دو (۴۶)۔ (ابراہیمؑ) بولے آپ میرا اسلام لیں، اب میں

لَكَ رَبِّیْ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ

آپ کے لئے اپنے پروردگار سے مغفرت کی درخواست کروں گا، بیشک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے (۴۷)۔ میں کنارہ کرتا ہوں تم لوگوں

دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّیْ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ﴿۴۸﴾

سے اور اُن سے بھی جنھیں تم لوگ خدا کے سوا پکارتے ہو، اور میں تو اپنے پروردگار ہی کو پکاروں گا، یقین ہے کہ اپنے پروردگار کو پکار کر میں

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ

محروم نہ رہوں گا (۴۸)۔ پھر جب وہ کنارہ کش ہوگئے ان لوگوں سے اور اُن سے بھی جن کی وہ لوگ اللہ کے سوا عبادت

وَیَعْقُوْبَ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ

کرتے تھے، تو ہم نے اُنھیں اسحٰق اور یعقوب کو عطا کیا، اور ہم نے ہر ایک کو نبی بنایا (۴۹)۔ اور ہم نے ان سب کو اپنی رحمت

جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ﴿۵۰﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى

عطا کی، اور ہم نے ان سب کا نام نیک اور بلند کیا (۵۰)۔ اور آپ اس کتاب میں موسیٰ کا (بھی) ذکر کیجئے، بے شک وہ

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَیْنٰهُ مِنْ جَانِبِ

(اللہ کے) خاص کئے ہوئے (بندہ) تھے، اور وہ رسول تھے نبی تھے (۵۱)۔ اور ہم نے اُنھیں طور کی داہنی جانب سے آواز

الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ

دی اور ہم نے اُن کو مقرب بنایا راز کی گفتگو کے لئے (۵۲)۔ اور ہم نے اپنی رحمت سے اُنھیں اُن کے بھائی ہارون کو نبی کی

هٰرُوْنَ نَبِیًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

حیثیت سے عطا کیا (۵۳)۔ اور آپ (اس) کتاب میں اسمٰعیل کا (بھی) ذکر کیجئے، بے شک وہ وعدہ کے (بڑے ہی)

وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ

سچے تھے اور رسول تھے، نبی تھے (۵۴)۔ اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے رہتے تھے، اور وہ اپنے پروردگار

عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا

کے نزدیک پسندیدہ تھے (۵۵)۔ اور آپ (اس) کتاب میں ادریس کا (بھی) ذکر کیجئے، بے شک وہ بڑے راستی والے

نَّبِیًّا ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ

تھے اور نبی تھے (۵۶)۔ اور ہم نے اُنھیں بلند مرتبہ تک پہونچایا (۵۷)۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے،

توضیحی ترجمہ

باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگساری کی سزا دوں گا، اور دور ہو جاؤ مجھ سے (یعنی میری نظروں کے سامنے سے) ایک مدت تک (یعنی عمر بھر) کے لئے۔

(۴۷) (ابراہیم نے) کہا: (ٹھیک ہے چلتا ہوں) سلامٌ علیک! میں (بہرحال) آپ کے لئے اپنے رب سے استغفار کروں گا، بلاشبہ میرا رب مجھ پر بہت مہربان ہے۔ (امید ہے اپنی مہربانی سے وہ آپ کو ایمان کی توفیق دے گا اور آپ کے گناہ معاف فرما دے گا)

(۴۸) میں اپنے آپ کو (صرف آپ سے ہی نہیں بلکہ) آپ سب سے اور اُن (معبودوں) سے بھی الگ کرتا ہوں جن کو آپ لوگ اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے ہیں، اور (سن لیجئے!) میں تو صرف اپنے پروردگار کو ہی پکارتا رہوں گا، مجھے پوری امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کو پکار کر نامراد نہیں رہوں گا۔

(۴۹) چنانچہ جب وہ اُن سے اور اُن (بتوں) سے الگ ہوگئے جنھیں وہ اللہ کے بجائے پکارا کرتے تھے تو ہم نے اُنھیں اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عطا فرمایا اور ہم نے (ان دونوں میں سے) ہر ایک کو نبی بنایا۔ (یعنی اللہ کے لئے اپنے چھوڑے تھے تو اُس سے بہتر اپنے دیئے اور بڑے انعامات کے ساتھ)

ع ۳ / ۶

(۵۰) اور ہم نے اُن کو اپنی رحمت سے نوازا (یعنی ہر طرح کی دنیوی نعمتوں اور روحانی کمالات سے سرفراز کیا) اور اُنھیں اونچے درجہ کی نیک نامی عطا کی (چنانچہ تمام مذاہب ومِلل ان کی تعظیم و توصیف کرتے ہیں اور امت محمدیہ اپنی نمازوں میں مستقلاً ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر درود بھیجتی ہے)

(۵۱) اور اس کتاب میں موسیٰؑ کا بھی تذکرہ کرو، بے شک وہ اللہ کے چنے ہوئے (خاص) بندے تھے اور رسول تھے نبی تھے۔

(۵۲) اور ہم نے اُنھیں طور (پہاڑ) کی دائیں جانب سے آواز دی (تھی) اور اُنھیں اپنا قرب عطا کیا (تھا) راز کی باتیں کرنے کے لئے۔

(۵۳) اور ہم نے اُن کے بھائی کو نبی بنا کر اپنی رحمت سے اُنھیں (بطور مددگار) عطا کیا۔

(۵۴) اور اس کتاب میں اسمٰعیلؑ کا (بھی) تذکرہ کرو، بے شک وہ وعدہ کے سچے تھے اور رسول تھے نبی تھے۔

(۵۵) اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا (خاص طور) پر حکم دیتے تھے (یعنی ان کی بہت تاکید کیا کرتے تھے) اور اپنے رب کے نزدیک بہت پسندیدہ تھے۔ (یعنی اللہ کا پسندیدہ بننے کا بڑا ذریعہ نماز اور زکوٰۃ کا اہتمام کرنا اور لوگوں کو خصوصاً اپنے گھر والوں کو اس کی تاکید کرنا ہے)

(۵۶) اور آپ اس کتاب (قرآن) میں ادریسؑ کا ذکر کیجئے، وہ سچائی کے خوگر نبی تھے۔

(۵۷) ہم نے اُن کو (کمالات میں) بلند مرتبہ تک پہونچایا۔

(۵۸) یہ (شروع سورت سے یہاں تک مذکورہ) لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے خاص انعام فرمایا

مِنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ

منجملہ (دیگر) انبیاء کے (جو) نسل آدم سے (تھے) اور بعض اُن (کی نسل) سے تھے جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا،

ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى

اور بعض ابراہیم اور اسرائیل کے، اور (یہ سب) ان لوگوں میں سے تھے جنھیں ہم نے ہدایت دی اور ہم نے اُن کو مقبول بنایا، اور جب اُن کے

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿۵۸﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ

سامنے خدائے رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو (زمین پر) گر پڑتے تھے سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے (۵۸)۔ پھر انکے بعد (بعض

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ ﴿۵۹﴾

ایسے) ناخلف جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو برباد کیا اور خواہشات کی پیروی کی، سو وہ عنقریب خرابی سے دوچار ہوں گے (۵۹)۔ البتہ

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کرنے لگا، سو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اور اُن کا ذرا نقصان نہ کیا

وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۙ ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ

جائے گا (۶۰)۔ وہ (جنت) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں، جن کا وعدہ خدائے رحمٰن نے اپنے بندوں سے کر رکھا ہے، بے شک

بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ

اُس کا وعدہ پورا ہو کر رہنے والا ہے (۶۱)۔ اس (جنت) میں وہ کوئی فضول بات نہ سنیں گے، ہاں البتہ سلام (کی آواز سنیں گے)

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ

اور انھیں اس میں ان کا کھانا (ملتا رہے گا) صبح و شام (۶۲)۔ یہ جنت ایسی ہے کہ ہم اس کا وارث اس کو بنا دیں گے جو (اللہ سے)

عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ

ڈرنے والا ہو (۶۳)۔ اور ہم (یعنی فرشتے) نازل نہیں ہوتے بجز آپ کے پروردگار کے حکم کے، اسی کی (ملک) ہے جو کچھ ہمارے

اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ ﴿۶۴﴾ رَبُّ

آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ اس کے درمیان ہے، اور آپ کا پروردگار بھولنے والا نہیں (۶۴)۔ وہ پروردگار

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ

آسمانوں اور زمین کا ہے اور اُس سب کا جو دونوں کے درمیان ہے، سو تو اُس کی عبادت کیا کر، اور اس کی عبادت پر قائم رہ،

تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ ع وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ

بھلا تو کسی کو اُس کا ہم صفت جانتا ہے؟ (۶۵)۔ اور انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو بھلا پھر نکالا جاؤں گا؟

توضیحی ترجمہ

نبیوں میں سے ہیں (جو) آدمؑ کی نسل سے (تھے) اور ان میں سے کچھ تو اُن (کی نسل) سے ہیں جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا، اور کچھ ابراہیمؑ و اسرائیل (یعنی یعقوب علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہیں، اور یہ سب اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو ہم نے ہدایت دی اور (اپنے دین کے لئے) منتخب کیا (ان کا حال یہ تھا کہ) جب ان کے سامنے خدائے رحمٰن کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تو روتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے تھے۔

السجدة

(۵۹) پھر اُن کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انھوں نے نماز ضائع کردی، اور (ناجائز نفسانی) خواہشات کی پیروی کی، سو وہ جلد ہی (اس کے) بدانجام (دوزخ) کا سامنا کریں گے۔

(۶۰) البتہ جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا (گویا نماز کو ضائع کرنا ایمان سے نکل جانے کے مترادف ہے) اور اُس نے (نماز کے اہتمام کے ساتھ ساتھ دوسرے) نیک عمل کئے تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ (یعنی اُن کے ہر نیک عمل کا پورا پورا بدلہ ملے گا)

(۶۱) (جنت بھی کیسی) ہمیشہ رہنے والے باغات، جن کا خدائے رحمٰن نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کر رکھا ہے، بے شک اُس کا وعدہ ایسا ہے کہ یہ اس تک ضرور پہونچیں گے۔

(۶۲) اس (جنت) میں وہ سلامتی کی باتوں کے سوا کوئی لغویات نہیں سنیں گے، اور اُس میں اُن کا رزق صبح شام (یعنی اوقات مقررہ پر تیار) ملے گا۔ (اس کے لئے اُنھیں دنیا کی طرح تگ و دو نہیں کرنی پڑے گی)

(۶۳) یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں اُس کو بنائیں گے جو متقی ہو۔ (یعنی اللہ سے ڈر کر اُس کے احکام پر عمل کرنے والا)

(۶۴) (اور جہاں تک فرشتوں کا معاملہ ہے تو خود اُن کی زبانی سن لیجئے، وہ کہتے ہیں کہ) ہم آپ کے رب کے حکم کے بغیر اُتر کر نہیں آتے، جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے (یعنی زمین و آسمان) اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ سب اُسی (رب) کی ملکیت ہے، اور آپ کا رب (کچھ بھی) بھولنے والا نہیں ہے۔

(۶۵) وہ آسمانوں اور زمین کا (بھی) مالک ہے اور جو (مخلوقات) ان کے درمیان ہیں (اُن کا بھی) سو (اے مخاطب!) تم اُسی کی عبادت کرو اور اُس کی عبادت پر جمے رہو کیا کوئی اور ہے تمہارے علم میں جو اُس کی جیسی صفات رکھتا ہو؟ (جب ایسا نہیں ہے تو پھر عبادت بھی کسی اور کی جائز نہیں)

ع ۱۵ / ۷

(۶۶) اور انسان (جو آخرت اور مرنے کے بعد اُٹھائے جانے کا انکار کرتا ہے یوں) کہتا ہے کہ جب میں مر مٹ چکا ہوں گا تو کیا واقعی میں پھر (قبر سے) نکالا جاؤں گا؟

حَيًّا ۝٦٦ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ۝٦٧

زندہ کر کے (٦٦)۔ کیا انسان کو یہ یاد نہیں کہ ہم ہی اس کو اس سے قبل خلق کر چکے ہیں درآنحالیکہ وہ کچھ بھی نہ تھا (٦٧)۔ تو قسم ہے آپ

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝٦٨

کے پروردگار کی، ہم اُن کو (بھی) جمع کریں گے اور شیاطین کو (بھی) پھر ان (سب) کو دوزخ کے گرد لا حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝٦٩

گرے ہوئے (٦٨)۔ پھر ہم ہر گروہ میں سے اُن کو جدا کر لیں گے جو خدائے رحمٰن کی سرکشی میں سب سے بڑھے ہوئے

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝٧٠ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا

تھے (٦٩)۔ پھر ہم ہی اُنھیں بھی خوب جانتے ہیں جو اس میں جانے کے زیادہ مستحق ہیں (٧٠)۔ اور تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں

وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝٧١ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ

جس کا گزر اس تک نہ ہو، یہ آپ کے پروردگار پر لازم ہے، جو پورا ہو کر رہے گا (٧١)۔ پھر ہم اُنھیں نجات دیدیں گے جو (اللہ سے)

نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝٧٢ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ

ڈرتے تھے، اور ظالموں کو اس میں پڑا رہنے دیں گے گھٹنوں کے بل گرے ہوئے (٧٢)۔ اور جب اُنھیں ہماری کھلی ہوئی نشانیاں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ

بتائی جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں وہ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ (ہم) دونوں فریقوں میں مکان کس کا بہتر ہے اور مجلس کس کی بہتر

نَدِيًّا ۝٧٣ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝٧٤

ہے (٧٣)۔ حالانکہ ہم اُن سے قبل کتنے ہی گروہ ہلاک کر چکے ہیں، جو ان سے بھی بڑھ چڑھ کر تھے سامان و تمول میں (٧٤)۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا

آپ کہہ دیجئے کہ جو لوگ گمراہی میں پڑے ہیں خدائے رحمٰن اُنھیں خوب ڈھیل دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ جس چیز کا اُن

مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ

سے وعدہ کیا گیا ہے جب وہ اس کو دیکھ لیں گے خواہ عذاب ہو یا قیامت ہو، سو اُبھی اُنھیں معلوم ہوا جاتا ہے کہ مکان بُرا

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝٧٥ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ

کس کا ہے، اور حمایتی کمزور کس کے ہیں (٧٥)۔ اور اللہ ہدایت والوں کی ہدایت بڑھاتا ہے اور جو نیک کام باقی رہنے

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝٧٦ اَفَرَءَيْتَ

والے ہیں وہ آپ کے پروردگار کے نزدیک ثواب میں بھی بہتر ہیں اور انجام میں بھی بہتر (٧٦)۔ بھلا آپ نے دیکھا

توضیحی ترجمہ

زندہ کر کے؟

(٦٧) کیا (اس) انسان کو یہ بات یاد نہیں آتی کہ پہلے جب ہم نے اُس کو پیدا کیا تھا تو وہ کچھ نہیں تھا۔ (یعنی جو اللہ کچھ نہیں سے انسان کو وجود میں لا سکتا ہے وہ دوبارہ کیوں نہیں زندہ کر سکتا)

(٦٨) تو قسم ہے آپ کے رب کی! ہم اُن (گمراہوں) کو اور (اُن کے ساتھ) شیطانوں کو (جنھوں نے اُن کو گمراہ کیا ہوگا) (قیامت کے دن) ضرور جمع کریں گے پھر اُن کو جہنم کے ارد گرد اِس طرح حاضر کریں گے کہ وہ (ڈر کے مارے) گھٹنے ٹیکے ہوئے ہوں گے۔

(٦٩) پھر اُن کے ہر گروہ میں سے اُن لوگوں کو کھینچ نکالیں گے جو خدائے رحمٰن کے ساتھ سرکشی کرنے میں آگے آگے تھے۔

(٧٠) پھر (یہ بات) ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ان میں سے کون ہیں جو پہلے نمبر پر دوزخ میں ڈالے جانے اور جلائے جانے کے مستحق ہیں۔

(٧١) اور تم میں سے کون ہے جس کا اِس (دوزخ) پر سے گذر نہ ہو (یعنی پل صراط پر سے سب ہی کو گذرنا ہے) اس (بات) کا اللہ نے حتمی طور پر ذمہ لے رکھا ہے۔

(٧٢) پھر ہم اُنھیں تو بچالیں گے (یعنی پل صراط پار کرادیں گے) جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے، اور چھوڑ دیں گے ظالموں (نافرمانوں) کو اُس (دوزخ) میں گھٹنے کے بل (اور اوندھے منھ) گرتا ہوا۔

(٧٣) اور (ان ظالموں کا آج دنیا میں یہ حال ہے کہ) جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں (اور اُن میں مؤمنوں کو آخرت میں اعلیٰ مقام ملنے کا ذکر ہوتا ہے) تو کافر لوگ مؤمنوں سے کہتے ہیں کہ: (اچھا) بتاؤ مقام و مرتبہ اور سوسائٹی کے لحاظ سے (آج) کون بہتر (اور اونچی جگہ پر) ہے؟۔ (یعنی اگر تم صحیح راستہ پر ہوتے تو تم ہم سے بہتر ہوتے)

(٧٤) اور (یہ نہیں دیکھتے کہ) ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور ظاہری آن بان میں ان سے کہیں بہتر تھیں۔ (یعنی دنیا کی ترقی اور تنزلی اور ظاہری شان و شوکت سے حق و باطل کا فیصلہ کرنا بالکل درست نہیں)

(٧٥) آپ کہہ دیجئے کہ (اللہ انھیں ڈھیل دے رہا ہے کیونکہ) جو کوئی (خود) گمراہی میں جا پڑے اُس کے لئے مناسب یہی ہے کہ خدائے رحمٰن اُسے خوب ڈھیل دیتا رہے، یہاں تک کہ ایسے لوگ خود دیکھ لیں وہ چیز جس سے اُنھیں ڈرایا جا رہا ہے، چاہے وہ (اس دنیا کا) عذاب ہو یا قیامت ہو، اُس وقت پتہ چلے گا کہ بدترین مقام کس کا تھا اور کس کا لشکر کمزور تھا۔

(٧٦) اور جن لوگوں نے سیدھا راستہ اختیار کر لیا ہے اللہ اُن کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے، اور باقی رہنے والی نیکیاں آپ کے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں۔

(٧٧) بھلا آپ نے (اُس شخص کو بھی) دیکھا؟

أَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ

اس شخص کو بھی جو ہماری نشانیوں سے کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے تو مال اور اولاد ملا کریں گے (۷۷)۔ تو کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے

أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ

یا اس نے خدائے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے؟ (۷۸)۔ ہرگز نہیں (البتہ) ہم اس کا کہا ہوا بھی لکھ لیتے ہیں، اور اس کے لئے عذاب

لَهُۥ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَنَرِثُهُۥ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوا

بڑھاتے ہی چلے جائیں گے (۷۹)۔ اور اس کی کہی ہوئی کے ہم ہی مالک رہ جائیں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا (۸۰)۔

مِن دُونِ اللَّهِ ءَالِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ

اور (ان لوگوں نے) اللہ کے علاوہ معبود قرار دے رکھے ہیں تاکہ ان کے لئے وہ باعثِ قوت ہوں (۸۱)۔ ہرگز نہیں (بلکہ) وہ تو

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَٰطِينَ

عنقریب خود بھی ان کی عبادت کا انکار کر بیٹھیں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے (۸۲)۔ کیا آپ کو علم نہیں کہ ہم نے شیطانوں کو

عَلَى الْكَٰفِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ

کافروں پر چھوڑ رکھا ہے جو اُن کو خوب اُبھارتے رہتے ہیں (۸۳)۔ تو آپ اُن کے حق میں جلدی نہ کیجئے، ہم خود اُن کی (حرکتیں) شمار

عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ

کر رہے ہیں (۸۴)۔ (سزا اُس روز واقع ہوگی) جس روز ہم پرہیزگاروں کو خدائے رحمٰن کی طرف مہمان بنا کر جمع کریں گے (۸۵)۔

إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَّا يَمْلِكُونَ الشَّفَٰعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ

اور مجرموں کو دوزخ کی طرف پیاسا ہانکیں گے (۸۶)۔ شفاعت کا اختیار کوئی بھی نہ رکھے گا، بجز اُس کے کہ جس نے خدائے رحمٰن

الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَّقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا

سے اجازت لے رکھی ہے (۸۷)۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدائے رحمٰن نے اولاد اختیار کر رکھی ہے (۸۸)۔ تم نے یہ حرکت ایسی

إِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ

سخت کی ہے (۸۹)۔ کہ کچھ بعید نہیں کہ اس کے باعث آسمان ٹوٹ پڑیں اور زمین پھٹ جائے اور پہاڑ کانپ کر گر پڑیں (۹۰)۔

هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنۢبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ

اس بات سے کہ یہ لوگ خدائے رحمٰن کی طرف بیٹے کی نسبت کرتے ہیں (۹۱)۔ اور خدائے رحمٰن کے لائق یہ (کسی طرح) نہیں کہ وہ بیٹا

وَلَدًا ﴿٩٢﴾ إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا ءَاتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾

اختیار کرے (۹۲)۔ جتنے جو کوئی بھی آسمان اور زمین میں ہیں، سب خدائے رحمٰن کے روبرو عبد کی حیثیت سے حاضر ہوتے ہیں (۹۳)۔

توضیحی ترجمہ

جس نے ہماری آیتوں کو ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ مجھے تو مال اور اولاد (آخرت میں بھی) ضرور ملیں گے۔

(۷۸) (ایسے یقین اور وثوق سے جو یہ بات کہہ رہا ہے یقیناً وہ جھوٹ بول رہا ہے، مذاق اُڑا رہا ہے یا زبردست غلط فہمی میں ہے، ورنہ) کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے؟ یا اس نے خدائے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے؟۔

(۷۹) (ایسا) ہرگز نہیں (ہے، اسے یاد رکھنا چاہئے کہ) ہم اس کا یہ قول بھی نوٹ کر لیں گے، اور اُس کے عذاب میں مزید اضافہ کر دیں گے۔

(۸۰) اور (حقیقت یہ ہے کہ مال و اولاد) جن کے بارے میں یہ کہہ رہا ہے (جو دنیا میں بظاہر اس کے ہیں اس کے مرنے کے بعد) ان کے بھی ہم ہی وارث ہوں گے، اور یہ ہمارے پاس تنِ تنہا آئے گا۔

(۸۱) اور ان لوگوں نے اللہ کے سوا معبود اس لئے بنا لئے ہیں تاکہ وہ اُن کی پشت پناہی کریں۔

ع ۵ ۱۷ ۸

(۸۲) ہرگز نہیں! (ایسا ممکن نہیں، بلکہ) وہ تو اُن کی عبادت و پوجا کا ہی انکار کر دیں گے، اور اُلٹے اُن کے (دشمن اور) مخالف ہو جائیں گے۔

(۸۳) (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم نے ان لوگوں پر جنھوں نے (اسلام کے مقابلہ میں) کفر کو اختیار کر لیا ہے شیطانوں کو (آزمائش کے طور پر یا سزاءً) چھوڑ رکھا ہے جو اُنھیں (کفر وضلال پر) اُکساتے رہتے ہیں۔

(۸۴) لہٰذا آپؐ اُن کے معاملہ میں جلدی نہ کریں، اور ہم اُن کے لئے گنتی گن رہے ہیں۔ (یعنی اُن کی اُلٹی گنتی شروع ہو چکی ہے)

وقف لازم

(۸۵) (اُس دن کو نہیں بھولنا چاہئے) جس دن ہم تمام متقی لوگوں کو مہمان بنا کر (اُن کے) خدائے رحمٰن کے پاس جمع کریں گے۔

وقف لازم

(۸۶) اور مجرموں کو دوزخ کی طرف (جانوروں کی طرح) پیاسا ہانکیں گے۔

(۸۷) لوگوں کو کسی کی سفارش کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا سوائے اُس کے جس نے خدائے رحمٰن سے (اس بابت) اجازت حاصل کر لی ہوگی۔

(۸۸) اور (بعض لوگ ایسے ہیں جو) کہتے ہیں کہ خدائے رحمٰن نے اولاد اختیار کر رکھی ہے۔

(۸۹) (ایسی بات کہنے والو!) تم نے بڑی سنگین حرکت کی ہے۔

(۹۰) (یہ تو حرکت ایسی ہے کہ) کچھ بعید نہیں کہ اس کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں۔

(۹۱) (اس بات سے) کہ ان لوگوں نے خدائے رحمٰن کے لئے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

(۹۲) حالانکہ خدائے رحمٰن کی یہ شان نہیں ہے کہ اُس کی کوئی اولاد ہو۔

(۹۳) آسمانوں اور زمین میں جو بھی لوگ ہیں ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو خدائے رحمٰن کے حضور میں بندہ بن کر نہ حاضر ہو۔

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اُس نے اُنھیں احاطہ میں لے رکھا ہے اور اُنھیں خوب شمار کر رکھا ہے (٩٤)۔ اور قیامت کے دن ان میں سے ہر ایک اُس کے پاس

فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ

تنہا تنہا حاضر ہوگا (٩٥)۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک کام بھی کئے، خدائے رحمٰن اُن کے لئے محبت پیدا

الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ

کردے گا (٩٦)۔ سو ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں اس لئے آسان کردیا کہ آپ اس کے ذریعہ سے پرہیزگاروں کو

وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ

خوش خبری سنائیں اور اس کے ذریعہ سے آپ جھگڑالو لوگوں کو ڈرائیں (٩٧)۔ اور ہم نے اس کے قبل کتنے ہی لوگوں کو ہلاک کردیا، سو

تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

آپ ان میں سے کسی کو بھی دیکھتے ہیں؟ یا ان کی آہستہ آواز بھی سنتے ہیں؟ (٩٨)۔

النصف ع ١٦

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمٰنُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ طٰہٰ مکی ہے، اس میں ١٣٥ آیتیں اور ٨ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

طا۔ ہا۔ (١)۔ ہم نے آپ پر قرآن اس لئے نہیں اُتارا کہ آپ تکلیف اُٹھائیں (٢)۔ بلکہ یہ تو نصیحت ہے اُس کے

يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ ؕ اَلرَّحْمٰنُ

لئے جو ڈرتا ہو (٣)۔ نازل ہوا اُس کی طرف سے جس نے پیدا کیا زمین اور بلند آسمانوں کو (٤)۔ وہ خدائے رحمٰن

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَ

عرش (حکومت) پر قائم ہے (٥)۔ اُسی کی مِلک ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں اور ان دونوں کے درمیان ہے، اور جو کچھ

مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ

زمین کے بھی نیچے ہے (٦)۔ اور اگر تو پکار کر بات کہے تو وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی بات کو جانتا

السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ

ہے (٧)۔ (وہ) اللہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اچھے اچھے نام اُسی کے ہیں (٨)۔ اور آپ کو موسیٰ کی خبر بھی پہونچی

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ

ہے؟ (٩)۔ (وہ وقت قابل ذکر ہے) جب اُنھوں نے آگ دیکھی سو اُنھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم یہیں ٹھہرو! میں نے

وقف لازم

توضیحی ترجمہ

(٩٤) یقیناً اُس نے سب کا احاطہ کر رکھا ہے، اور سب کو اچھی طرح شمار کر رکھا ہے۔ (کوئی اُس کی گنتی سے باہر نہیں)

(٩٥) اور اُن میں سے ہر ایک قیامت کے دن اُس کے حضور میں تنہا تنہا حاضر ہوگا۔

(٩٦) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کئے خدائے رحمٰن اُن کے لئے (لوگوں کے دلوں میں) محبت پیدا کردے گا۔ (یہ محبت بلا غرض دنیا میں بھی ہوگی اور انشاء اللہ آخرت میں بھی)

(٩٧) چنانچہ ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں (نازل کرکے) آسان بنادیا ہے تاکہ آپ اس کے ذریعہ پرہیزگاروں کو (جنت اور انعام کی) خوش خبری سنائیں، اور اسی کی معرفت ان لوگوں کو ڈرائیں جو (بات نہیں مانتے اور) جھگڑا کرتے ہیں۔

(٩٨) (اس وقت صرف ایک بات پر یہ غور کریں کہ) ان سے پہلے (گزری) کتنی قوموں کو ہم (اُن کے جرائم کی پاداش میں اپنے عذاب وقہر کے ذریعہ) ہلاک کرچکے ہیں تو کیا (اے مخاطب!) تو ان میں سے کسی کی آہٹ پاتا ہے یا اُن کی بھنک سنتا ہے؟ (یقیناً ایسا نہیں ہے، یعنی وہ بالکل نیست ونابود ہوچکے ہیں تو نہیں ممکن ہے کہ آیات اللہ کا انکار اور استہزاء کرنے والوں کو پھر کوئی عذاب آکر چشم زدن میں تہس نہس کرڈالے)

سورۂ طٰہٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(١) طٰہٰ (کے معنی اللہ ورسول نے نہیں بتائے، بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ رسول اکرم ﷺ کے اسمائے گرامی میں سے ایک نام ہے۔)

(٢) (اے پیغمبر!) ہم نے قرآن آپ پر اس لئے نہیں نازل کیا ہے کہ آپ رنج اور دکھ اُٹھائیں۔

(٣) بلکہ (یہ) ایسے لوگوں کی نصیحت کے لئے (نازل کیا) ہے جو ڈرتے ہیں (اللہ سے اور بداعمالیوں کے بُرے انجام سے)

(٤) یہ اُس (ذات) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا فرمایا۔

(٥) وہ بڑی رحمت والا عرش پر استوا فرمائے ہوئے ہے۔

(٦) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو ان کے درمیان ہے اور جو تحت الثریٰ میں ہے سب صرف اُسی کا ہے۔

(٧) اور (اس کے وسیع علم کی یہ شان ہے کہ) اگر تم بلند آواز سے بات کرو (یا آہستہ، وہ سب جانتا ہے، بلکہ) وہ تو چپکے سے کی ہوئی بات کو بھی (سنتا اور) جانتا ہے (مزید یہ کہ وہ) اس سے بھی زیادہ پوشیدہ (یعنی دلوں کی) باتوں کو بھی جانتا ہے۔

(٨) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (سارے) اچھے نام (اور اچھی صفات) اُسی کے لئے ہیں۔

(٩) کیا آپ کو موسیٰ کے واقعہ کی خبر پہونچی ہے؟

(١٠) (ہوا یوں کہ) جب (مدین سے مصر آتے ہوئے رات کے وقت) انھیں آگ نظر آئی تو اپنے اہل خانہ سے کہا: تم یہیں ٹھہرو! مجھے

اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿۱۰﴾

آگ دیکھی ہے کیا عجب میں اُس میں سے کوئی شعلہ لے آؤں یا آگ کے پاس راستہ (کا پتہ) پاجاؤں (۱۰)۔ پھر جب وہ

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ

اُس کے پاس پہونچے، اُنھیں آواز آئی (۱۱)۔ کہ اے موسیٰ! میں تمہارا پروردگار ہوں، سوتم اپنی جوتیاں اُتار ڈالو، بے شک تم

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ﴿۱۳﴾

ایک پاک میدان (یعنی) طویٰ میں ہو (۱۲)۔ اور میں نے تمھیں منتخب کرلیا ہے، سوسنو جو کچھ وحی کیا جارہا ہے (۱۳)۔

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾

بے شک میں ہی اللہ ہوں، کوئی معبود نہیں میرے سوا، سومیری ہی عبادت کیا کرو، اور میری ہی یاد کی نماز پڑھا کرو (۱۴)۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾

بلاشبہ قیامت آنے والی ہے، میں اُسے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اُس کی کوشش کا بدلہ مل جائے (۱۵)۔

فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾

سوتمھیں اُس کی طرف سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پائے جو اُس پر ایمان نہیں رکھتا، اور اپنی خواہش (نفسانی) کی پیروی کرتا ہے ورنہ تم

وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَ

بھی برباد ہوکر رہوگے (۱۶)۔ اور یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ؟ (۱۷)۔ وہ بولے: یہ میرا عصا ہے، میں اِس پر ٹیک

اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا

لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں، اور اِس سے میرے اور بھی کام (نکلتے) ہیں (۱۸)۔ (اللہ نے کہا:)

یٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۫

اسے ڈال دو اے موسیٰ! (۱۹)۔ پس اُنھوں نے ڈال دیا، سو وہ ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا (۲۰)۔ (اللہ نے) فرمایا: اِسے

سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ یَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ

پکڑلو اور ڈرو نہیں، ہم اِسے ابھی اس کی پہلی حالت پر کئے دیتے ہیں (۲۱)۔ اور تم اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دے لو، وہ بلا کسی

بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾

عیب کے روشن ہوکر نکلے گا (یہ) دوسری نشانی ہوئی (۲۲)۔ تاکہ ہم تمھیں اپنی بڑی نشانیوں میں سے کچھ دکھائیں (۲۳)۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَ

(اب) فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ بڑا سرکش ہوگیا ہے (۲۴)۔ کہا: اے میرے پروردگار! میرا حوصلہ اور فراخ کردے (۲۵)۔ اور

ع ۱۰

توضیحی ترجمہ

آگ نظر آئی ہے (میں اُس طرف جاتا ہوں) شاید میں اُس (آگ) سے کوئی شعلہ (یا انگارہ) لے آؤں، یا اس آگ کے پاس سے مجھے راستہ کا پتہ مل جائے۔ (دراصل وہ اپنی حاملہ بیوی کے ساتھ سفر میں تھے، سخت سردی کا موسم تھا اور راستہ بھی بھول گئے تھے، اس وقت انھیں آگ و روشنی کی سخت ضرورت تھی)

(۱۱) تو جب وہ اس آگ کے پاس پہونچے (تو وہاں کا منظر دیکھ کر حیرت بلکہ ایک طرح کی دہشت میں پڑگئے کہ اچانک ایک) آواز آئی کہ اے موسیٰ!

(۱۲) میں تمہارا رب (تم سے ہمکلام) ہوں، اب (ایسا کرو کہ) اپنے جوتے (فوراً) اُتار دو، کیونکہ تم اس وقت مقدس وادیٔ طویٰ میں ہو۔

(۱۳) اور میں نے تم کو (پیغمبری کے لئے) منتخب کرلیا ہے، لہٰذا جو کچھ وحی کے ذریعہ کہا جارہا ہے اُس کو غور سے سنو!۔

(۱۴) حقیقت یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے میری ہی عبادت کرو اور میری یاد (قائم رکھنے) کے لئے نماز قائم کرو۔

(۱۵) یقین رکھو کہ قیامت (اپنے وقت پر) آنے والی ہے، میں چاہتا ہوں کہ اُس (کی آمد) کے وقت کو خفیہ رکھوں (اور اس کا آنا اس لئے ضروری ہے) تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ مل جائے۔

(۱۶) لہٰذا (اس بات کا خیال رکھنا کہ) کوئی ایسا شخص تمہیں اس (قیامت) سے غافل نہ کردے جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی خواہشات پر چلتا ہو (اگر ایسا ہوا تو) تم ہلاکت میں پڑجاؤ گے۔

(۱۷) اور یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟۔

(۱۸) (موسیٰ نے) کہا: یہ میری لاٹھی ہے، میں اس کا سہارا لیتا ہوں، اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے (درخت سے) پتے جھاڑ لیتا ہوں، اور اس سے میرے اور بھی کام نکلتے ہیں۔

(۱۹) ارشاد ہوا: موسیٰ! اس کو (زمین پر) ڈال دو۔

(۲۰) تو انھوں نے اُس کو ڈال دیا (بس پھر کیا تھا) وہ اچانک دوڑتا ہوا سانپ بن گئی۔

(۲۱) (اللہ نے) فرمایا: اسے پکڑلو، اور ڈرو نہیں، ہم ابھی اسے (جیسے ہی تم پکڑو گے) اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔

(۲۲) اور (سنو!) اپنے ہاتھ کو اپنے بغل میں دبالو (پھر نکالو) وہ ایکدم سفید (چمکتا ہوا) نکلے گا بغیر کسی عیب کے (یعنی یہ سفیدی کسی بیماری کی وجہ سے نہیں ہوگی بلکہ) یہ دوسری نشانی ہوگی۔

(۲۳) (یہ ہم اس لئے کررہے ہیں) تاکہ ہم تم کو اپنی بڑی نشانیوں میں سے کچھ (نشانیاں) دکھلائیں۔

(۲۴) (انھیں لے کر) تم فرعون کے پاس جاؤ، اُس نے بہت سر اُٹھا رکھا ہے۔ (وہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے)

(۲۵) (موسیٰ نے) عرض کیا: پروردگار! (جاتا ہوں، بس یہ درخواست ہے کہ) آپ میرا سینہ میری خاطر کھول دیجئے (یعنی حلیم و بردبار اور حوصلہ مند بنا دیجئے تاکہ ہر بات برداشت کرسکوں)

يَسِّرْ لِيٓ أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾

میرا کام مجھ پر آسان کردے (۲۶)۔ اور میری زبان سے بستگی دور کردے (۲۷)۔ تاکہ (لوگ) میری بات (خوب) سمجھ سکیں (۲۸)۔

وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ﴿٢٩﴾ هَارُونَ أَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهِۦٓ أَزْرِي ﴿٣١﴾

اور میرے گھر والوں میں سے میرا ایک معاون مقرر کردے (۲۹)۔ (یعنی) ہارون کو کہ میرے بھائی ہیں (۳۰)۔ میری قوت کو اُن

وَأَشْرِكْهُ فِيٓ أَمْرِي ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّكَ

کے ذریعہ سے مضبوط کردے (۳۱)۔ اور اُن کو میرے (اس) کام میں شریک کردے (۳۲)۔ تاکہ ہم لوگ خوب کثرت سے تیری پاکی

كُنتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَٰمُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ

بیان کریں (۳۳)۔ اور تیرا ذکر خوب کثرت سے کریں (۳۴)۔ بے شک تو ہم کو خوب دیکھ رہا ہے (۳۵)۔ (اللہ نے) فرمایا، تمہاری

مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰٓ ﴿٣٧﴾ إِذْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰٓ ﴿٣٨﴾ أَنِ

درخواست منظور کی گئی، اے موسیٰ! (۳۶)۔ اور ہم تو ایک مرتبہ اور بھی تمہارے اوپر احسان کرچکے ہیں (۳۷)۔ جب کہ ہم نے تمہاری

اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

ماں کو وہ بات الہام کی، جو الہام ہی کئے جانے کے قابل تھی (۳۸)۔ (یعنی) یہ کہ (موسیٰ) کو ایک صندوق میں رکھ، پھر اُسے دریا میں

يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُۥ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ

ڈال دے، پھر دریا اُنھیں کنارہ لے آئے گا، تو اُنھیں وہ پکڑلے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور اُن کا بھی دشمن ہے، اور میں نے تمہارے اوپر

عَلَىٰ عَيْنِيٓ ﴿٣٩﴾ إِذْ تَمْشِيٓ أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن

اپنی طرف سے محبت کا اثر ڈال دیا تھا، اور تاکہ تم کو میری خاص نگرانی میں پرورش کیا جائے (۳۹)۔ (یہ اس وقت ہوا) جب کہ تمہاری بہن

يَكْفُلُهُۥ ۖ فَرَجَعْنَٰكَ إِلَىٰٓ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ

چلتی ہوئی آئیں پھر بولیں کہ میں تمہیں ایسے کا پتہ دوں جو اس کو (خوب اچھی طرح) پالے؟ تو ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پھر

نَفْسًا فَنَجَّيْنَٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّٰكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِيٓ

پہونچا دیا کہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کریں، اور تم نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا تو ہم نے تم کو اس غم سے نجات دی، اور ہم نے تم کو

أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَٰمُوسَىٰ ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ

خوب خوب آزمائش میں ڈالا، پھر تم مدین والوں کے درمیان (کئی) سال رہے، پھر تم اپنے وقت متعین پر (یہاں) آگئے، اے موسیٰ! (۴۰)۔

لِنَفْسِي ﴿٤١﴾ اذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِـَٔايَٰتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ﴿٤٢﴾

اور میں نے تم کو اپنے لئے منتخب کرلیا (۴۱)۔ (سو اب) تم اور تمہارے بھائی میری نشانیوں کے ساتھ جاؤ، اور میری یاد میں سستی نہ کرنا (۴۲)۔

توضیحی ترجمہ

(۲۶) اور میرے لئے میرا (یہ) کام آسان بنادیجئے۔
(۲۷) اور میری زبان میں جو گرہ ہے اُس کو کھول دیجئے (تاکہ لکنت دور ہوجائے، اور)
(۲۸) لوگ میری بات سمجھ سکیں۔
(۲۹) اور میرے لئے میرے خاندان ہی سے ایک فرد کو میرا معاون بنادیجئے۔
(۳۰) (یعنی) ہارون کو، جو میرے بھائی ہیں۔
(۳۱) اُن کے ذریعہ میری طاقت کو (اور) مضبوط کردیجئے۔
(۳۲) اور اُن کو میرے (اس تبلیغ کے) کام میں شریک کردیجئے۔
(۳۳) تاکہ ہم (مضبوطی پا کر تناؤ سے دور رہیں اور) کثرت سے آپ کی تسبیح کریں۔
(۳۴) کثرت سے آپ کا ذکر کریں۔
(۳۵) بیشک آپ ہم کو خوب دیکھ رہے ہیں۔
(۳۶) (اللہ نے) فرمایا: اے موسیٰ! تم نے جو کچھ مانگا ہے تمہیں دے دیا گیا۔ (اپنے اطمینان قلب کے لئے سنو!)
(۳۷) اور بلا شبہ ہم تم پر اس سے پہلے بھی اور احسان کرچکے ہیں۔
(۳۸) جبکہ ہم نے تمہاری ماں کو وہ بات الہام سے بتائی، جو الہام ہی سے بتلانے کی تھی۔
(۳۹) (وہ یہ) کہ اس (بچہ موسیٰ) کو (جلادوں سے بچانے کے لئے) صندوق میں رکھو پھر اس کو دریا میں ڈال دو، تو اس کو دریا (ایک مقررہ مسافت کے بعد) کنارے پر لے آئے گا (جہاں) اُس کو ایک ایسا شخص اُٹھالے گا جو میرا بھی دشمن ہوگا اور اس (بچہ) کا بھی، اور (اے موسیٰ) میں نے تم پر (اس وقت) اپنی طرف سے ایک (خاص) کشش و محبوبیت ڈال دی تھی، تاکہ تمہاری پرورش ہو (میرے دشمن کے گھر میں، مگر) میری (خاص) نگرانی میں۔

وقف لازم

(۴۰) (پھر ایک بڑا احسان تم پر اُس وقت کیا تھا) جب تمہاری بہن (ماں کے ذریعہ تمہیں دریا میں ڈالنے کے بعد تمہارے تعاقب میں) چلیں اور (فرعون کے محل میں تمہارے پہونچنے پر تمہارے دودھ کے لئے فکرمند کارندوں سے) بولیں کہ کیا میں تمہیں اس (عورت) کا پتہ بتاؤں جو اس (بچے) کو (اچھی طرح) پالے؟ اس طرح ہم نے تمہیں تمہاری ماں کے پاس لوٹا دیا، تاکہ اُن کی آنکھ ٹھنڈی رہے، اور وہ غمزدہ نہ ہوں، اور (تمہارے بڑے ہونے پر ہم نے ایک احسان اور کیا، جب) تم نے (غیر ارادی طور پر) ایک شخص کو مار ڈالا تھا، تو ہم نے تم کو اس غم سے نجات دی اور (اس طرح) ہم نے تم کو اور کئی آزمائشوں سے گزارا (اور کامیاب کیا) پھر تم مدین والوں کے پاس کئی سال رہے، اے موسیٰ! اب تم تقدیر الٰہی کے مطابق (یہاں) آئے ہو۔
(۴۱) اور (یوں) میں نے تم کو اپنے لئے تیار کیا۔
(۴۲) (اور حکم دیا کہ) تم اور تمہارا بھائی میری نشانیاں لے کر جاؤ اور (خیال رہے کہ ایک اہم ترین کام سے جارہے ہو) میری یاد میں سستی نہ کرنا۔

اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ۚ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ

فرعون کے پاس تم دونوں جاؤ، وہ حد سے تجاوز کر گیا ہے (۴۳)۔ پھر اُس سے تم دونوں گفتگو نرم کرنا شاید کہ وہ نصیحت قبول کرلے یا ڈر

اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَاۤ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ

ہی جائے (۴۴)۔ دونوں بولے: اے ہمارے پروردگار! ہم کو یہ اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے، یا یہ کہ زیادہ سرکشی نہ کرنے

لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِيْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ

لگے (۴۵)۔ (اللہ نے) کہا: ڈرو نہیں! تم دونوں کے ساتھ میں ہوں میں (سب) سنتا اور دیکھتا ہوں (۴۶)۔ تم اُس کے پاس جاؤ پھر اُس سے

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ

کہو: ہم دونوں تیرے پروردگار کے قاصد ہیں، سو تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دے، اور انھیں دُکھ نہ دے، ہم یقیناً تیرے پروردگار کی

مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَاۤ

طرف سے نشان لے کر آئے ہیں، اور سلامتی ہے اُس کے لئے جو سیدھی راہ پر چلے (۴۷)۔ ہمارے پاس تو یہ وحی آچکی ہے کہ عذاب (قہری)

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾

اسی کے لئے ہے جو جھٹلائے اور روگردانی کرے (۴۸)۔ (فرعون نے) کہا: تو پھر اے موسیٰ! تم دونوں کا پروردگار ہے کون؟ (۴۹)۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْۤ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ

(موسیٰ نے) کہا: ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی بناوٹ عطا کی، پھر (اُس کی) رہنمائی کی (۵۰)۔ (فرعون نے) کہا:

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ

اچھا تو پہلی نسلوں کا کیا حال ہوا ہے؟ (۵۱)۔ (موسیٰ نے) کہا: اُن کا علم میرے پروردگار کے پاس دفتر میں (محفوظ) ہے، میرا

وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ۡ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا

پروردگار نہ بھٹک سکتا ہے، نہ بھول سکتا ہے (۵۲)۔ وہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنادیا، اور تمہارے لئے اُس

سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ

میں راستے بنادیئے، اور آسمان سے پانی اُتارا، پھر ہم نے اُس کے ذریعہ سے مختلف قسم کے طرح طرح کے نباتات پیدا کئے (۵۳)۔

شَتّٰى ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ؑ

کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ، بے شک اس (سارے نظام) میں دلیلیں موجود ہیں اہل عقل کے لئے (۵۴)۔ اسی (زمین)

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾

میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا، اور اسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے، اور اسی میں سے تمہیں دوبارہ پھر نکالیں گے (۵۵)

توضیحی ترجمہ

(۴۳) (اب) دونوں (براہ راست اور بے خوف) فرعون کے پاس جاؤ، وہ حد سے بڑھ گیا ہے۔

(۴۴) پھر (وہاں پہونچ کر) اس سے نرم لہجے میں بات کرنا، (اس خیال کے ساتھ) کہ شاید وہ (اللہ کا پیغام سن کر) نصیحت قبول کرلے یا ڈر جائے۔

(۴۵) دونوں نے عرض کیا: ہمارے پروردگار! ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ کہیں ہم پر زیادتی نہ کرنے لگ جائے، یا کہیں سرکشی پر نہ آمادہ ہوجائے۔

(۴۶) (اللہ نے) فرمایا: تم دونوں ڈرو نہیں! میں بلا شبہ تمہارے ساتھ ہوں، سن رہا ہوں اور دیکھ (بھی) رہا ہوں۔

(۴۷) تو چلو اب تم دونوں اُس کے پاس پہونچو اور کہو کہ ہم دونوں تمہارے رب کے بھیجے ہوئے رسول ہیں (یعنی ایک وحدہٗ لاشریک رب ہے جو تمام مخلوقات کی طرح تمہارا بھی رب ہے اُس نے ہم دونوں کو بھیجا ہے، اس لئے ہماری اطاعت اور اس کی عبادت کرو) اور بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو، اور اُن کو اذیتیں دینا (تو فوراً) بند کردو، ہم تمہارے رب کی طرف سے (ثبوت کے طور پر) نشانیاں لے کر آئے ہیں (لہٰذا مان لو) اور سلامتی اُسی کے لئے ہے جو ہدایت کی پیروی کرے۔

(۴۸) ہم پر یہ وحی نازل کی گئی ہے کہ جو (حق کو) جھٹلائے گا اور منہ موڑے گا اُس کو عذاب ہوگا۔

(۴۹) (یہ ساری باتیں سن کر فرعون) بولا: موسیٰ! تم دونوں کا رب ہے کون؟۔

(۵۰) (موسیٰ نے) کہا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی وہ بناوٹ (اور صورت) عطا کی جو اُس کے مناسب تھی، پھر اُس کو (اپنی ڈیوٹی بجالانے کا) راستہ بھی سجھادیا۔

(۵۱) (اس کے بعد فرعون نے) کہا: اچھا (یہ بتایئے کہ) پہلے گزرے لوگوں کا کیا حال ہوا؟ (یعنی ان کا جو اِن دلائل کی موجودگی میں غیر اللہ کی عبادت کرتے دنیا سے چلے گئے)

(۵۲) (موسیٰ نے) کہا: اُن کا علم میرے رب کے پاس ہے، جو ایک کتاب میں بھی (محفوظ کردیا گیا) ہے، نہ تو میرا رب غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔ (لہٰذا کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی)

(۵۳) (میرا رب وہ ہے) جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنادیا اور اُس میں تمہارے لئے راستے بنائے اور آسمان سے پانی برسایا، پھر (وہ خود فرماتا ہے کہ) ہم نے اس (بارش) کے ذریعہ مختلف قسم کے نباتات (زمین سے) نکالے۔

ع ۲ / ۱۱

(۵۴) (تاکہ تم) خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ، ان میں عقل والوں کے لئے (ہماری قدرت) کی بڑی نشانیاں ہیں۔

(۵۵) اسی (مٹی) سے ہم نے تم سب کو پیدا کیا، اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے (خواہ موت کے بعد فوراً یا مدتوں بعد اجزاء کی شکل میں) اور اسی سے ایک مرتبہ پھر تمہیں نکال لائیں گے۔ (قیامت کے روز)

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا

اور ہم نے اسے ساری ہی نشانیاں دکھلا دیں، اس پر بھی وہ جھٹلایا ہی کیا اور انکار ہی کرتا رہا (۵۶)۔ (فرعون نے) کہا تو (شاید) تم ہمارے پاس

مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ

اِس لئے آئے ہو کہ ہمیں ہماری سرزمین سے اپنے (زور) سحر سے نکال دو، اے موسیٰ! (۵۷)۔ اچھا تو اب ہم بھی تمہارے مقابلہ میں ویسا ہی

بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾

سحر لا کر رہتے ہیں، تو اب ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدہ گاہ بدلو، جس کے خلاف نہ ہم کریں اور نہ تم، ایک ہموار میدان میں (۵۸)۔

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى

(موسیٰ نے) کہا: تم سے وعدہ میلے کے دن رہا، اور (ہاں یہ بھی) کہ لوگ دن چڑھے جمع ہو جائیں (۵۹)۔ غرض فرعون واپس

فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا

ہو گیا، پھر اپنے مکر کا سامان جمع کرنا شروع کیا اور پھر آیا (۶۰)۔ (موسیٰ نے ان لوگوں سے) کہا: اے کمبختی مارو! خدا پر جھوٹ

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾

افترا نہ کرو، ورنہ وہ تمہیں عذاب سے نیست و نابود کر دے گا، اور جو کوئی جھوٹ باندھتا ہے وہ ناکام ہی رہتا ہے (۶۱)۔

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ

پھر وہ لوگ اپنی رائے میں آپس میں اختلاف کرنے لگے اور خفیہ مشورہ کرنے لگے (۶۲) (پھر) بولے کہ بے شک یہ دونوں

لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ

بھی جادوگر ہی ہیں، چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے اپنے جادو (کے ذریعہ) سے نکال دیں اور تمہارا بہتر (واعلیٰ) طور

الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ

طریق بھی مٹا دیں (۶۳)۔ سو اب سب مل کر اپنے فن کا انتظام کرو اور صف بہ صف آ جاؤ کہ آج فلاح اسی کی ہے جو غالب

اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ

آئے (۶۴)۔ (پھر) بولے: کہ اے موسیٰ (پہلے) آپ (اپنا عصا) ڈالیں گے یا ہم ہی پہلے ڈالنے والے

مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ

بنیں؟ (۶۵)۔ (موسیٰ نے) کہا: نہیں تم ہی ڈال چلو، پس یکایک اُن کی رسیاں اور اُن کی لاٹھیاں موسیٰ کے خیال میں اُن کے

اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾

جادو کے زور سے ایسی نظر آنے لگیں گویا کہ وہ دوڑ پھر رہی ہیں (۶۶)۔ اس سے موسیٰ نے اپنے دل میں کچھ اندیشہ محسوس کیا (۶۷)۔

توضیحی ترجمہ

(۵۶) حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اُس (فرعون) کو اپنی (وہ) ساری نشانیاں دکھلائیں (جو موسیٰ کو دی تھیں) پھر بھی وہ جھٹلاتا رہا، اور مان کر نہیں دیا۔

(۵۷) (وہ) کہنے لگا: موسیٰ! کیا تم اس لئے آئے ہو کہ اپنے جادو کے ذریعہ ہمیں اپنی سرزمین سے نکال دو (اور خود عوام کو اپنا فریفتہ بنا کر ملک پر قابض ہو جاؤ)

(۵۸) اچھا! تو ہم بھی تمہارے (مقابلہ کے) لئے ایسا ہی جادو لا کر رہیں گے، تو (ایسا کرو کہ) کسی کھلے میدان میں مقابلہ (کی جگہ اور وقت) طے کر لو جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں اور نہ تم۔

(۵۹) (موسیٰ نے) کہا: میلہ (یا سالانہ جشن) کا دن تم سے طے رہا اور (جہاں تک وقت کی بات ہے تو) دن چڑھے لوگ جمع ہو جائیں۔

(۶۰) اس کے بعد فرعون (دربار سے اپنے محل میں) چلا گیا، پھر اُس نے اپنی تدبیروں (یعنی ہتھکنڈوں اور جادوگروں) کو اکٹھا کیا پھر (ان کو لے کر طے شدہ میدان میں مقابلہ کے لئے) آ گیا۔

(۶۱) (موسیٰ نے سب سے پہلے جادوگروں کو مخاطب کرتے ہوئے) ان سے کہا: افسوس ہے تم پر (اگر تم خدا کی نشانیوں اور انبیاء کے معجزات کو سحر بتلاؤ، اگر ایسا کرو گے تو اللہ پر بہتان باندھو گے، خبردار!) اللہ پر بہتان نہ باندھنا، ورنہ وہ ایک سخت عذاب سے تمہیں ملیامیٹ کر دے گا، اور یہ حقیقت ہے کہ جو کوئی بہتان باندھتا ہے نامُراد ہوتا ہے۔

(۶۲) (یہ سن کر) اُن کے بارے میں ان (جادوگروں) میں آپس میں اختلاف ہو گیا (کہ موسیٰ وہارون جادوگر تو نہیں معلوم ہوتے، کہیں واقعی نبی تو نہیں؟) اور وہ آپس میں چپکے چپکے سرگوشی کرنے لگے۔ (بالآخر اُن کے سربرآوردہ طبقہ نے ایک رائے قائم کی اور دوسرے طبقہ سے کہا)

(۶۳) بولے: یقیناً یہ دونوں (موسیٰ وہارون) جادوگر ہی ہیں، چاہتے ہیں کہ تم سب کو اپنے جادو (کے ذریعہ) سے تمہاری سرزمین سے نکال باہر کریں، اور تمہارے بہترین مذہب کا بھی خاتمہ کر دیں۔

(۶۴) لہٰذا تم سب اپنی (فنی) تدبیروں کو اکٹھا کرو، پھر صفیں آراستہ کر کے (مقابلہ پر) آ جاؤ، اور یقین رکھو آج (پہلے مرحلہ میں) جو غالب آ جائے گا فلاح اُسی کی ہوگی۔

(۶۵) (اب) اُنھوں نے موسیٰ سے کہا: یا تو (جو کچھ آپ کو ڈالنا ہو) آپ ڈال دیں، یا ہم ہی پہلے ڈالنے والے ہوں؟

(۶۶) (موسیٰ نے) کہا: نہیں تم ہی (پہلے) ڈالو! (چنانچہ انھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں، اور نظربندی کر دی) تو یکایک موسیٰ کو اُن کے جادو کی وجہ سے ایسا لگنے لگا جیسے اُن کی رسیاں اور لاٹھیاں (سانپ بن کر) دوڑ پھر رہی ہوں۔

(۶۷) چنانچہ (یہ منظر دیکھ کر) موسیٰ نے اپنے دل میں کچھ ڈر سا محسوس کیا۔

قلنا لا تخف انك انت الاعلى ﴿٦٨﴾ والق ما في يمينك تلقف ما

ہم نے کہا: ڈرو نہیں! غالب تو یقیناً تم ہی رہو گے (٦٨)۔ اور یہ تمہارے ہاتھ میں جو (عصا) ہے اُسے ڈال دو، اس کو وہ نگل جائے گا

صنعوا ط انما صنعوا كيد سحر ط ولا يفلح الساحر حيث اتى ﴿٦٩﴾

جو انھوں نے بنا کر کھڑا کیا ہے، یہ انھوں نے تو بس جادو کا سوانگ بنا کر کھڑا کیا ہے، اور جادوگر جہاں جالے، کامیاب نہیں ہوتا (٦٩)۔

فالقي السحرة سجدا قالوا امنا برب هرون وموسى ﴿٧٠﴾ قال

پھر تو جادوگر سجدہ میں گر گئے اور بول اُٹھے ہم تو ایمان لائے ہارون اور موسیٰ کے پروردگار پر (٧٠)۔ (فرعون نے) کہا: تم اس

امنتم له قبل ان اذن لكم ط انه لكبيركم الذي علمكم السحر ج

(موسیٰ) پر یقین لے آئے بغیر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟ بے شک وہ تمہارا بھی بڑا (اور استاد) ہے جس نے تمہیں

فلاقطعن ايديكم وارجلكم من خلاف ولاوصلبنكم في

بھی جادو سکھایا ہے، سو (اب) میں تمہارے ہاتھ پیر کٹواتا ہوں اُلٹی طرف سے، اور تمہیں کھجور کے درختوں پر سولی چڑھاتا

جذوع النخل ز ولتعلمن اينا اشد عذابا وابقى ﴿٧١﴾ قالوا لن

ہوں، اور یہ بھی تمہیں معلوم ہوا جاتا ہے کہ ہم دونوں میں کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے (٧١)۔ (جادوگر) بولے کہ ہم

نؤثرك على ما جاءنا من البينت والذي فطرنا فاقض ما انت

تجھ کو کبھی ترجیح نہ دیں گے ان شواہد کے مقابلہ جو ہم کو مل چکے ہیں اور اس ہستی کے جس نے ہم کو پیدا کیا، تو کر لے جو تجھے کرنا

قاض ط انما تقضي هذه الحيوة الدنيا ط ﴿٧٢﴾ انا امنا بربنا ليغفر لنا

ہے، تو تو بس اس دنیا ہی کی زندگی میں (جو کچھ کرنا ہے) کر سکتا ہے (٧٢)۔ ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے، تاکہ وہ ہمیں ہماری

خطينا وما اكرهتنا عليه من السحر ط والله خير وابقى ﴿٧٣﴾ انه

خطائیں معاف کر دے اور جو زور تو نے ہم پر جادو کے باب میں ڈالا (اس کو بھی) اور اللہ ہی بہتر ہے اور پائندہ ہے (٧٣)۔ ہے یہ

من يات ربه مجرما فان له جهنم ط لا يموت فيها ولا يحيى ﴿٧٤﴾

کہ جو کوئی بھی اپنے پروردگار کے پاس مجرم ہو کر حاضر ہوگا تو اُس کے لئے دوزخ ہے، اس میں وہ نہ مرے گا اور نہ جئے گا (٧٤)۔

ومن ياته مؤمنا قد عمل الصلحت فاولئك لهم الدرجت

اور جو کوئی اُس کے پاس مومن ہو کر حاضر ہوگا اور جس نے نیک کام بھی کیے ہوں، سو ایسوں کے لئے بڑے اونچے

العلى ﴿٧٥﴾ لا جنت عدن تجري من تحتها الانهر خلدين فيها ط

درجے ہیں (٧٥)۔ (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے ندیاں پڑی بہہ رہی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے،

توضیحی ترجمہ

(٦٨) ہم نے کہا: ڈرو نہیں! یقین رکھو، تم ہی سربلند رہو گے۔

(٦٩) اور ڈال دو جو (عصا) تمہارے ہاتھ میں ہے، وہ اُس سب کو نگل جائے گا جو اُنھوں نے کاریگری کی ہے، اُن کی ساری کاریگری صرف جادو کا کرتب ہے، اور جادوگر (اپنی ساحری میں) خواہ کہیں تک بھی پہونچ جائے (حق کے مقابلہ میں) کامیاب نہیں ہو سکتا۔

(٧٠) پھر (یہی ہوا، جب موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا تو) سارے جادوگر سجدہ میں گرا دیئے گئے (یعنی معجزہ اس درجہ مؤثر تھا کہ اس نے اُنھیں بے ساختہ سجدہ میں گرا دیا، اور) پکار اُٹھے: "ہم تو ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لے آئے"۔

(٧١) (فرعون) بولا: تم اُس پر ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں، یقیناً یہ (موسیٰ) تم سب کا سرغنہ (اور استاد) ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے، اب میں (تمہیں اس کی سخت سزا دوں گا اور) تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا، اور کھجور کے تنوں پر تم سب کو سولی چڑھا دوں گا، اور تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔ (یعنی میرا عذاب یا موسیٰ کے رب کا عذاب؟ جس کے لئے موسیٰ کا کہنا ہے کہ وہ تمہیں نیست و نابود کر دے گا)

(٧٢) (جادوگر) بولے: ہم تمہیں ہرگز ترجیح نہیں دیں گے ان دلائل (و شواہد) کے مقابلہ میں جو ہم کو ملے ہیں اور اُس ذات کے مقابلہ میں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، تجھ کو جو کچھ کرنا ہو (دل کھول کر) کر ڈال، تو بجز اس کے کہ دنیاوی زندگی میں کچھ کر لے اور کر ہی کیا سکتا ہے (اور ہم جس رب پر ایمان لائے ہیں وہ دنیا اور آخرت دونوں کا مالک ہے)

(٧٣) ہم تو اپنے رب پر ایمان لا چکے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور (خاص کر) جادوگری (کے اس گناہ) کو جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا، اور اللہ ہی (سب سے) بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ (اس لئے وہی ربوبیت کے لائق ہے)

(٧٤) حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آئے گا اُس کے لئے جہنم ہے، جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ (صحیح معنیٰ میں) جئے گا۔

(٧٥) اور جو شخص اُس کے پاس مؤمن بن کر آئے گا (اور) اُس نے نیک عمل بھی کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے (جنت کے) بلند درجات ہوں گے۔

(٧٦) (جنت کیا ہے؟) وہ ہمیشہ رہنے والے (ایسے) باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اس میں وہ (نیک عمل کرنے والے مؤمن و متقی بندے) ہمیشہ ہمیش رہیں گے،

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝٧٦ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ

اور یہی ہے انجام اس کا جو پاک ہوا (۷۶)۔ اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو

بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا

راتوں رات لے جاؤ، پھر اُن کے لئے سمندر میں (عصا مار کر) راستہ بنالینا، تم کو اندیشہ نہ پالئے جانے کا ہوگا

وَّلَا تَخْشٰى ۝٧٧ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ

اور نہ تم کو (اور کوئی) خوف ہوگا (۷۷)۔ پھر فرعون نے اپنے لشکروں سمیت اُن کا پیچھا کیا، تو دریا جیسا اُن پر

مَا غَشِيَهُمْ ۝٧٨ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝٧٩ يٰبَنِيْٓ

آملنے کو تھا آملا (۷۸)۔ اور فرعون نے تو اپنی قوم کو گمراہ کیا تھا اور سیدھی راہ پر نہ لایا (۷۹)۔ اے بنی

اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ

اسرائیل! (دیکھو) ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی، اور تم سے وعدہ کیا طور کی داہنی جانب سے متعلق اور

الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝٨٠ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

تمہارے اوپر من وسلویٰ اُتارا (۸۰)۔ اِن نفیس چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں اور اس باب میں حد سے

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ

مت گزر جاؤ، ورنہ تم پر میرا غضب واقع ہوجائے گا، اور جس پر میرا غضب واقع ہوا وہ یقیناً گر کر رہا (۸۱)۔ اور میں تو

يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۝٨١ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ

بڑا بخشنے والا ہوں اس کا جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور عمل نیک کرنے لگے اور پھر راہ پر قائم (بھی)

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝٨٢ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ

رہے (۸۲)۔ اور اے موسیٰ آپ کو اپنے لوگوں سے آگے جلدی آنے کا کیا سبب ہوا (۸۳)۔ (موسیٰ نے) عرض کیا کہ وہ لوگ تو

يٰمُوْسٰى ۝٨٣ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝٨٤

یہ کیا میرے پیچھے (پیچھے آرہے) ہیں، اور میں تو تیرے پاس اے پروردگار! اس لئے جلدی چلا آیا کہ تو خوش ہوجائے گا (۸۴)۔

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝٨٥

(اللہ نے) کہا کہ تمہاری قوم کو تو ہم نے تمہارے بعد ایک آزمائش میں ڈال دیا ہے اور اُنھیں سامری نے گمراہ کردیا ہے (۸۵)۔

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ

غرض موسیٰ اپنی قوم کے پاس آئے غصہ اور رنج سے بھرے ہوئے (اور) بولے: اے میری قوم والو! کیا تم سے نہیں کیا تھا

توضیحی ترجمہ

اور یہ صلہ ہوگا اُس کا جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

ع ۳ ۲۲ ۱۲

(۷۷) اور (ایک مدت تک کوششوں کے بعد جب فرعون نہ تو ایمان لایا اور نہ بنی اسرائیل کو آزاد کرنے پر راضی ہوا تو) ہم نے موسیٰ پر وحی بھیجی کہ تم میرے بندوں (یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے) راتوں رات (باہر) لے جاؤ، پھر (جب سمندر آئے تو اُس میں عصا مار کر) خشکی کا ایک راستہ بنالینا (اس طرح) تم کو نہ (پکڑے جانے کا) اندیشہ ہوگا اور نہ (ڈوبنے کا) خطرہ۔

(۷۸) چنانچہ (جب اس کو موسیٰ کے نکلنے کی خبر ملی تو) فرعون نے اپنے لشکروں سمیت اُن کا پیچھا کیا (اور سمندر میں خشک راستہ اور موسیٰ کے گذرے ہوئے قافلہ کے نشانات دیکھ کر اپنے لشکر سمیت اس پر چل پڑا) تو سمندر کی اُس چیز نے اُن کو ڈھانپ لیا جس کو تو ڈھانپنا ہی تھا۔ (یعنی سمندر کا پانی جو رُکا کھڑا تھا اور جس کو بالآخر ملنا ہی تھا چاروں طرف سے آملا، اور فرعون اپنے لشکروں سمیت غرق ہوگیا)

(۷۹) اور (یہ اس لئے ہوا کہ) فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور اُن کو سیدھی راہ نہ دکھائی۔

(۸۰) اے بنی اسرائیل! (دیکھو ہم نے تم کو کیسی نعمتیں دیں) ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی، اور تم سے کوہِ طور کی دائیں جانب (آنے) کا وعدہ ٹھہرایا اور تم پر من وسلویٰ نازل کیا۔ (ان احسانات وانعامات کا حق ادا کرو)

(۸۱) (حق کی ادائیگی کا ایک طریقہ یہ ہے کہ) کھاؤ اس میں سے جو پاکیزہ رزق ہم نے تم کو دیا ہے، اور اس معاملہ میں حد سے آگے نہ بڑھو (کہ ان کو گناہوں کا ذریعہ بنالو) ورنہ تم پر میرا غضب واقع ہوگا، اور جس پر میرا غضب واقع ہوا وہ گر کر رہا۔ (عذاب کے تاریک غاروں میں)

(۸۲) اور (یہ بھی حقیقت ہے کہ) میں اُس کے لئے بہت بخشنے والا ہوں جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے (اور) پھر سیدھے راستہ پر (مضبوطی سے) قائم رہے۔

(۸۳) اور (ہاں!) اے موسیٰ! کیا چیز تمہیں اپنی قوم سے (آگے) جلدی لے آئی؟ (تمہیں تو اُن کے ساتھ آنا تھا)

(۸۴) (موسیٰ نے) عرض کیا کہ وہ میرے پیچھے پیچھے (بس) آیا ہی چاہتے ہیں، اور میں آپ کے پاس اے میرے پروردگار! اس لئے جلدی آگیا تاکہ آپ خوش ہوں۔ (پھر انھوں نے وہاں طے شدہ مدت قیام کیا، اور اللہ تعالیٰ نے اُنھیں پورا نظامِ شریعت اور دستورِ زندگی تورات کی شکل میں مرحمت فرمایا، اور ساتھ ہی یہ ایک بُری خبر بھی دی)

(۸۵) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: پھر تمہارے آنے کے بعد ہم نے تمہاری قوم کو ایک آزمائش میں ڈال دیا ہے اور (وہ آزمائش یہ ہے کہ) سامری نے اُنھیں گمراہ کردیا ہے۔

(۸۶) چنانچہ موسیٰ (یہ خبر پاکر) غم وغصہ سے بھرے ہوئے اپنی قوم کے پاس واپس لوٹے، اور کہا: اے میری قوم کے لوگو! کیا تم سے نہیں کیا تھا

رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ

تمہارے پروردگار نے ایک اچھا وعدہ ؟ سو کیا تم پر (وعدہ سے) زیادہ زمانہ گذر گیا تھا یا تم نے یہ چاہا کہ تمہارے پروردگار کا غضب واقع

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

ہو کر رہے، اس لئے تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اُسی کی خلاف ورزی کرنے لگے (٨٦)۔ وہ بولے: ہم نے آپ سے وعدہ خلافی اپنی

بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

خوشی سے نہیں کی، البتہ ہوا یہ کہ ہم پر قوم (قبط) کے زیوروں سے بوجھ لدرہا تھا سو ہم نے اُسے ڈال دیا، پھر اسی طرح سامری نے بھی

اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا

ڈال دیا (٨٧)۔ پھر (سامری نے) ان لوگوں کے لئے ایک گئو سالہ ظاہر کر دیا کہ وہ ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی، سو وہ

هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ

لوگ (آپس میں) کہنے لگے یہی ہے تمہارا (بھی) دیوتا اور موسیٰ کا (بھی) سو وہ تو (اُسے) بھول گئے (٨٨)۔ کیا وہ لوگ اتنا بھی

قَوْلًا ۬ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ

نہیں سمجھتے تھے کہ وہ نہ تو ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ اُن کے کسی نقصان یا نفع پر قدرت رکھتا ہے (٨٩)۔ اور اُن لوگوں

مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ

سے ہارون نے قبل ہی کہا تھا: اے میری قوم والو! تم اس کے باعث گمراہی میں پھنس گئے ہو، اور بے شک تمہارا پروردگار خدائے رحمٰن

وَاَطِيْعُوْۤا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا

ہے، سو تم میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو (٩٠)۔ وہ لوگ بولے ہم تو اسی (کی عبادت) پر جمے رہیں گے، تا آنکہ موسیٰ ہمارے پاس

مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْۤا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ

لوٹ آئیں (٩١)۔ (موسیٰ نے) کہا: اے ہارون! تمہیں کون سا امر مانع ہوا اس سے کہ میرے پاس چلے آتے جب تم نے دیکھ لیا تھا کہ یہ

اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ

بھٹک گئے ہیں؟ (٩٢)۔ تو کیا تم نے بھی میرے کہے کے خلاف کیا؟ (٩٣)۔ (ہارون نے) کہا: اے میرے ماں جائے (بھائی) میری

اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ

داڑھی اور میرا سر نہ پکڑیے، مجھے تو اندیشہ ہوا کہ کہیں تم یہ نہ کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان تفریق ڈال دی اور میری بات کا

قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا

انتظار نہ کیا (٩٤)۔ (موسیٰ نے) کہا: اے سامری تیرا معاملہ کیا ہے؟ (٩٥)۔ وہ بولا: مجھے ایسی چیز نظر آئی جو اوروں کو نظر نہ آئی تھی، سو

ع ٤ — ٣ — ١٢

توضیحی ترجمہ

تمہارے رب نے ایک اچھا وعدہ؟ (یعنی تورات دینے کا، اور کیا تم نے میری واپسی تک اللہ کی اطاعت اور عبادت پر قائم رہنے کا مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا؟) کیا تم پر (وعدہ سے) زیادہ مدت گذر گئی تھی؟ یا تم چاہتے تھے کہ تم پر تمہارے رب کا غضب واقع ہو جائے اور اس لئے تم نے مجھ سے کئے وعدہ کی خلاف ورزی کی۔

(٨٧) وہ بولے: ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی، بلکہ (ہوا یوں کہ) ہم پر قوم (فرعون کے لوگوں) کے زیورات کے بوجھ لدے ہوئے تھے، (ہم اُنھیں نہ واپس کر سکتے تھے اور نہ استعمال) اس لئے ہم نے اُنھیں (ایک گڑھے میں) پھینک دیا، پھر اسی طرح سامری نے (بھی اس میں) کچھ ڈالا۔ (جو ہم دیکھ نہیں پائے)

(٨٨) پھر اُس (سامری) نے (اس سے) لوگوں کے سامنے ایک بچھڑا نکال کھڑا کیا، جس کا (باقاعدہ) ایک جسم تھا جس میں سے (ایک خاص قسم کی) آواز نکلتی تھی، تو (کچھ لوگوں نے) کہا: یہ ہے تم لوگوں کا معبود، اور موسیٰ کا (بھی یہی ہے) معبود، لیکن وہ (موسیٰ اسے) بھول گئے ہیں۔

(٨٩) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) کیا انھیں یہ نظر نہیں آرہا تھا کہ وہ نہ تو اُن کی بات کا جواب دیتا تھا اور نہ اُن کو کسی قسم کا نقصان یا نفع پہونچا سکتا تھا۔

(٩٠) اور ہارون نے اُن سے (موسیٰ کی آمد سے) پہلے ہی کہا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم اس (بچھڑے) کی وجہ سے فتنے میں مبتلا ہو گئے ہو، اور حقیقت میں تمہارا رب تو خدائے رحمٰن ہی ہے (اور میں اس کا رسول ہوں اور موسیٰ کا جانشین) لہٰذا میری اتباع کرو اور میری بات مانو۔

(٩١) انھوں نے جواب دیا تھا کہ جب تک کہ موسیٰ ہمارے پاس واپس آئیں ہم تو اس (کی عبادت) سے نہیں ہٹیں گے اور اسی کے پاس (مجاور بنے) بیٹھے رہیں گے۔

(٩٢) (موسیٰ نے وہاں واپس پہونچ کر سب سے پہلے ہارون سے معلوم کیا) انھوں نے کہا: اے ہارون! جب تم نے دیکھ لیا تھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں تو تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟

(٩٣) کہ تم میرے پیچھے چلے آتے، کیا تم نے (بھی) میری نافرمانی کی؟

(٩٤) (ہارون نے) کہا: میرے ماں جائے (بھائی!) میری داڑھی اور میرا سر تو چھوڑیے (میری بات تو سنئے! دراصل میں نے اپنی ممکنہ کوشش کی لیکن سختی نہیں کر سکا کہ مقابلہ یا انقطاع کرتا کیونکہ) مجھے ڈر تھا کہ (اس سے قوم دو گروہوں میں بٹ جائے گی اور پھر) آپ (آکر) کہیں گے کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا، اور میری بات کا پاس نہ کیا۔ (یعنی قوم کو متحد رکھنے کی میری ہدایت پر عمل نہیں کیا)

(٩٥) (اب موسیٰ سامری سے مخاطب ہوئے) کہا: تیرا کیا معاملہ ہے؟ سامری!

(٩٦) بولا: مجھے ایسی چیز نظر آئی جو دوسرے نہیں دیکھ سکے

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ

میں نے (اس) فرستادہ (خداوندی) کے نقش قدم سے ایک مٹھی (خاک) اُٹھالی تھی، پھر میں نے (وہ مٹی اس قالب کے اندر)

لِيْ نَفْسِيْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ

ڈال دی تھی، اور میرے جی کو یہی بات بھائی تھی (۹۶)۔ (موسیٰ نے) کہا: تو بس تو جا! تیرے لئے (اس) زندگی میں (یہ سزا)

وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ

ہے کہ تو یہ کہتا رہے گا کہ کوئی مجھے ہاتھ نہ لگائے، اور تیرے لئے ایک (اور) وعید ہے جو تجھ سے ٹلنے والی نہیں، اور تو اپنے اس معبود

عَلَيْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَآ

کو دیکھ جس پر تو جما ہوا بیٹھا ہے، ہم اسے ابھی جلائے ڈالتے ہیں پھر اس (کی راکھ) کو دریا میں بہائے دیتے ہیں (۹۷)۔ تمہارا

اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ

معبود تو بس وہ (ایک) اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نے ہر شئے کو (اپنے) علم سے گھیر رکھا ہے (۹۸)۔

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا

اسی طرح ہم آپ سے اور (گزرے ہوئے واقعات کی) خبریں بیان کرتے ہیں، اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے

ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾

ایک نصیحت نامہ دیا ہے (۹۹)۔ جو کوئی اس سے روگردانی کرے گا وہ قیامت کے دن (بڑا) بوجھ اُٹھائے گا (۱۰۰)۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي

وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور قیامت کا یہ دن ان کے لئے بڑا بارِ گراں ہوگا (۱۰۱)۔ جس روز صور پھونکا جائے گا اور مجرموں

الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ

کو ہم اس روز یوں جمع کریں گے کہ وہ نیلی آنکھوں والے ہوں گے (۱۰۲)۔ آپس میں چپکے چپکے باتیں کر رہے ہوں گے کہ تم لوگ

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ

تو بس دس (ہی دن) رہے ہوگے (۱۰۳)۔ ہم ہی خوب جانتے ہیں (اس مدت کو) جس کی نسبت وہ باتیں کر رہے ہیں، جب کہ ان

طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ

میں کا سب سے زیادہ صائب الرائے یہ کہتا ہوگا کہ تم بس ایک دن رہے (۱۰۴)۔ اور آپ سے پہاڑوں کی بابت پوچھتے ہیں، آپ

يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا

کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار ان کو بالکل اُڑا دے گا (۱۰۵) پھر زمین کو شل میدان چھوڑ رکھے گا (۱۰۶)۔ کہ اُس میں تُو نہ دیکھے گا

توضیحی ترجمہ

(یعنی خدائی فرستادہ جبرئیل، اور اُن کی سواری کے نقش قدم کی مٹی میں زندگی کے آثار) چنانچہ میں نے فرستادہ (جبرئیل کی سواری) کے نقش قدم سے ایک مٹھی مٹی اُٹھالی، پھر اُس کو اُس (زیورات سے بنے بچھڑے) پر ڈال دیا، اور (کیا بتاؤں) میرے دل نے (اس وقت) مجھے یہی سجھایا۔

(۹۷) (موسیٰ علیہ السلام نے اب اُس سے) کہا: جا! دور ہو (نظروں سے) اب زندگی بھر تو یہی کہتا رہے گا کہ "مجھے چھونا نہیں!" (کیونکہ جب بھی کوئی تجھے چھوئے گا تو اُسے اور تجھے دونوں کو تکلیف دہ بیماری پکڑ لے گی) اور (اس دنیوی سزا کے علاوہ) تیرے لئے ایک اور بھی وعدہ ہے جو تجھ سے ہرگز نہیں ٹلے گا (وہ ہے آخرت کے عذاب کا) اور دیکھ اپنے اس (جھوٹے) معبود کو جس پر تو جما بیٹھا تھا، ہم اس کو جلا ڈالیں گے پھر اُس کی راکھ کو چورا چورا کر کے سمندر میں بکھیر دیں گے۔ (تاکہ اُس کے پجاریوں کو معلوم ہو جائے کہ جو اپنی حفاظت نہیں کر سکتا وہ دوسروں کو کیا نفع پہونچا سکتا ہے، اور تاکہ لوگ دیکھ لیں کہ اس کے اجزاء میں کوئی معجزاتی زندگی نہیں تھی)

(۹۸) (سن لو!) حقیقت میں تم سب کا معبود بس ایک اللہ ہی ہے، جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اُس کے عِلم میں ہر چیز سمائی ہوئی ہے۔

(۹۹) (اے محمدؐ! جس طرح ہم نے فرعون و موسیٰؑ کا قصہ بیان کیا ہے) اسی طرح ہم آپ سے گزرے ہوئے واقعات میں سے کچھ (حسب ضرورت ومنشا) بیان کرتے ہیں، اور ہم نے اپنے پاس سے آپ کو ایک نصیحت نامہ (قرآن) عطا فرمایا ہے۔

(۱۰۰) جو لوگ اس سے منہ موڑیں گے تو وہ قیامت کے دن (عذاب کا) بڑا بوجھ لادے ہوں گے۔

(۱۰۱) اس (عذاب) میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور (کیسا) بدترین ہوگا قیامت کے دن یہ بوجھ۔

(۱۰۲) جس دن (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا، اور اُس دن ہم سارے مجرموں کو جمع کریں گے تو اُن کی آنکھیں (دہشت کے مارے) نیلی پڑی ہوں گی۔

(۱۰۳) وہ آپس میں سرگوشیاں کر رہے ہوں گے کہ (دنیا میں یا قبر میں) تم (زیادہ سے زیادہ) دس دن ٹھہرے ہوگے؟

(۱۰۴) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہمیں اس کی حقیقت خوب معلوم ہے جس کی بابت وہ باتیں کر رہے ہوں گے، جب کہ اُن میں سے جس کا طریقہ سب سے بہتر ہوگا (یعنی جس کو سب سے سمجھ دار اور ہوشیار سمجھا جاتا ہوگا) وہ کہے گا کہ تم ایک دن سے زیادہ بالکل نہیں ٹھہرے۔

ع ۵ ۱۵ ۱۴

(۱۰۵) اور (اے پیغمبرؐ!) لوگ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں (کہ قیامت میں ان کا کیا بنے گا؟) تو آپ کہہ دیجئے میرا پروردگار ان کو دھول کی طرح اُڑا دے گا۔

(۱۰۶) اور زمین کو بالکل صاف چٹیل میدان بنا کر چھوڑے گا۔

(۱۰۷) (ایسی ہموار) کہ تم اُس میں نہ دیکھو گے

عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ

کوئی ناہمواری اور نہ کوئی بلندی (١٠٧)۔ اُس روز (سب) بلانے والے کے پیچھے ہولیں گے کہ اُس کے سامنے کوئی کجی نہ

الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ

رہے گی، اور (ساری) آوازیں خدائے رحمٰن کے سامنے دب جائیں گی، سو تو بجز پیر کی چاپ کے اور کچھ نہ سنے گا (١٠٨)۔

الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ

اس روز شفاعت (کسی کو) نفع نہ دے گی مگر اس کے حق میں جس کو خدائے رحمٰن نے اجازت دی ہو، اور اس کے حق میں بولنا

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ

پسند کرلیا ہو (١٠٩)۔ وہ جانتا ہے سب کے اگلے پچھلے حالات کو، اور (لوگ) اس کا (اپنے) علم سے احاطہ نہیں کرسکتے (١١٠)۔

الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ

اور چہرے جھکے ہوئے ہوں گے حی و قیوم کے سامنے، اور قطعی ناکام رہے گا وہ جو ظلم لے کر آئے گا (١١١)۔ اور

يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾

جس کسی نے کچھ بھلائیاں کی ہوں گی اور وہ ایمان والا بھی ہوگا، سو اُسے اندیشہ نہ زیادتی کا ہوگا نہ کمی کا (١١٢)۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

اور اسی طرح اسے (قرآن) واضح کرکے نازل کیا ہے، اور اس میں ہم نے ہر طرح کی وعید بیان کی ہے، تاکہ (لوگ)

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ

ڈریں یا یہ کہ (قرآن) ان کے لئے سمجھ پیدا کرے (١١٣)۔ سو بڑا عالی شان ہے اللہ جو بادشاہ حقیقی ہے، اور آپ

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ

قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کیجئے، قبل اس کے کہ آپ پر اس کی وحی پوری نازل ہوچکے، اور کہئے کہ میرے پروردگار!

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ

بڑھادے میرے علم کو (١١٤)۔ اور (بہت زمانہ قبل) آدم کو ہم حکم دے چکے تھے، سو اُن سے غفلت ہوگئی اور ہم نے اُن میں

لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

پختگی نہیں پائی (١١٥)۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کے روبرو سجدہ کرو، سو (سب نے) سجدہ کیا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا

مگر ابلیس نے نہ کیا، وہ انکار کر گیا (١١٦)۔ پھر ہم نے کہا اے آدم! یقیناً یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے، سو کہیں نہ

ع ٦ ١١ ١٥

توضیحی ترجمہ

کوئی اینچ پیچ اور نہ اونچ نیچ۔ (یعنی جب تعمیرات اور پہاڑ تک ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو نہ کوئی موڑ ہوگا اور نہ اونچ نیچ، بس صرف ایک صاف چٹیل میدان ہوگا)

(١٠٨) اُس دن سب کے سب پکارنے والے کی پکار کے پیچھے چلے آئیں گے، اس کے سامنے کوئی ٹیڑھ نہ دکھا سکیں گے۔ (جیسے دنیا میں ہدایت کی طرف بلانے والوں کو دکھاتے تھے) اور ساری آوازیں خدائے رحمٰن کے سامنے (مارے ہیبت کے) دب جائیں گی، تو (اس وقت) تم قدموں کی چاپ کے سوا کچھ نہ سن سکو گے۔

(١٠٩) اُس دن کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی سوائے اس (کی سفارش) کے جس کو خدائے رحمٰن نے اجازت دی ہو، اور جس کے بولنے پر وہ راضی ہو۔

(١١٠) وہ لوگوں کی ساری اگلی پچھلی باتوں کو جانتا ہے، اور لوگ اُس کا یا اُس کی معلومات کا احاطہ نہیں کرسکتے۔

(١١١) اور (اس دن) سارے کے سارے چہرے (جن میں وہ بھی ہوں گے جنھوں نے کبھی خدا کے آگے پیشانی نہ ٹیکی تھی) اُس حی و قیوم کے سامنے جھکے ہوں گے، اور جو کوئی ظلم (یعنی شرک جیسے گناہوں) کا بوجھ لے کر آیا ہوگا (وہ) نامراد ہوگا۔

(١١٢) اور جس نے نیک عمل کئے ہوں گے اور (بشرطیکہ) وہ مؤمن بھی ہو تو (اُسے کامل یقین ہوگا کہ اُس کا وعدہ کے مطابق صلہ وانعام ملے گا اور) اُس کو نہ تو کوئی اندیشہ ہوگا زیادتی (یا ناانصافی) کا (کہ کوئی نیکی ضائع کردی جائے، یا ناکردہ گناہ پر پکڑا جائے) اور نہ کسی نقصان کا (کہ استحقاق سے کم بدلہ دیا جائے)

(١١٣) (جیسے یہاں ہم نے روزِ محشر کے حالات اور نیک وبد کے انجام صاف صاف سنادیئے ہیں) اسی طرح ہم نے قرآن عربی کو (واضح کرکے) نازل کیا ہے اور اُس میں تنبیہات کو طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں، یا یہ (قرآن کم سے کم) اُن میں کچھ سوچ و سمجھ پیدا کرے۔

(١١٤) سو اللہ عالی شان والا اور حقیقی بادشاہ ہے (جس کی ہر بات حق ہے) اور (اے پیغمبرؐ!) جب قرآن وحی کے ذریعہ نازل ہورہا ہو تو اُس (وحی کے) مکمل ہونے سے پہلے آپ قرآن پڑھنے کی جلدی نہ کیا کریں (اس ڈر سے کہ بھول نہ جائیں، اُس کا ہمارا ذمہ ہے) بس آپ یہ دعا کیا کریں کہ اے میرے پروردگار! "میرے علم میں اور ترقی عطا فرما"۔

(١١٥) اور (یاد رکھنے کی ایک ترکیب یہ ہے کہ پختہ ارادہ کیجئے) ہم نے (کافی) پہلے آدم کو ایک بات کی تاکید کی تھی، لیکن اُن سے بھول ہوگئی، اور ہم نے اُن میں عزم (یعنی پختہ ارادہ) نہیں پایا۔ (یعنی وہ بھول پختہ ارادہ کی کمی کے بنا پر ہوئی)

(١١٦) اور (وہ واقعہ تازہ کیجئے) جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو، چنانچہ سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے (کہ) اس نے انکار کیا۔

(١١٧) تو ہم نے کہا: اے آدم! بے شک یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے لہٰذا ایسا نہ ہو کہ

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَ

نکلوا دے یہ تم دونوں کو جنت سے، پھر تم مصیبت میں پڑ جاؤ (۱۱۷)۔ (یہاں اس) جنت میں تو یہ ہے کہ تم نہ کبھی بھوکے

لَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ

ہوگے اور نہ ننگے (۱۱۸)۔ اور یہ بھی ہے کہ نہ اس میں پیاسے ہوگے اور نہ دھوپ میں تپو گے (۱۱۹)۔ پھر شیطان نے

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾

اُنھیں وسوسہ دلایا، کہا: اے آدم! میں تمھیں نہ بتلا دوں ہمیشگی کا درخت، اور بادشاہی جس میں کبھی ضعف نہ آئے (۱۲۰)۔

فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ

سو دونوں نے اس (درخت) سے کھایا، سو اُن پر اُن کے پردے کے مقام ظاہر ہوگئے، اور وہ دونوں لگے اپنے اوپر جنت

وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

کے پتے چپکانے، اور آدم سے اپنے پروردگار کا قصور ہوگیا سو وہ بہک گئے (۱۲۱)۔ پھر اُنھیں اُن کے پروردگار نے مقبول

فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

بنالیا چنانچہ اُن کی توبہ قبول کرلی گئی اور راہِ ہدایت دکھادی (۱۲۲)۔ (اللہ نے) کہا: تم سب (اب) جنت سے اُترو! ایک

عَدُوٌّ ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۥ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ

کے دشمن ایک ہوکر، پھر اگر تم کو میری طرف سے کوئی ہدایت پہونچے، تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ

وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَإِنَّ لَهٗ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَّ

محروم رہے گا (۱۲۳)۔ اور جو کوئی میری نصیحت سے اعراض رکھے گا سو اس کے لئے تنگی کا جینا ہوگا، اور قیامت کے دن ہم اُسے

نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ أَعْمٰى وَقَدْ

اندھا اُٹھائیں گے (۱۲۴)۔ وہ کہے گا، اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اندھا کیوں اُٹھایا درانحالیکہ میں آنکھوں والا

كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ أَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ

تھا (۱۲۵)۔ (اللہ) کہے گا اسی طرح تیرے پاس ہماری نشانیاں پہونچی تھیں سو تو نے اُن کا خیال نہ کیا، اسی طرح آج تیرا خیال

تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ

نہ کیا جائے گا (۱۲۶)۔ اور اسی طرح ہم ہر اُس شخص کو سزا دیں گے جو حد سے نکل جائے گا، اور اپنے پروردگار کی نشانیوں پر ایمان نہ لائے اور

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

واقعی آخرت کا عذاب ہے بڑا سخت اور دیرپا (۱۲۷)۔ کیا ان کو اس سے بھی ہدایت نہ ہوئی کہ ہم (اب تک) ہلاک کر چکے ہیں کتنے گروہوں

توضیحی ترجمہ

کہیں تم دونوں کو یہ جنت سے نہ نکلوادے اور تم مشقت میں پڑ جاؤ۔

(۱۱۸) یہاں تو تمھیں یہ فائدہ ہے کہ نہ تم (کبھی) بھوکے ہوگے اور نہ ننگے۔ (یعنی کھانے کپڑے کی فکر تمھیں نہیں کرنی)

(۱۱۹) اور نہ یہاں پیاسے ہوگے اور نہ دھوپ میں تپو گے۔ (یعنی نہ تمھیں پانی کا انتظام کرنا ہوگا اور نہ دھوپ سے بچنے کے لئے گھر بنانے کی فکر، یعنی ہر طرح کی باطنی اور ظاہری تکالیف سے محفوظ ہوگے)

(۱۲۰) پھر اُن کو شیطان نے بہکایا، اُس نے کہا: اے آدم! کیا میں تمھیں ایک ایسے درخت کے بارے میں بتاؤں جس سے ہمیشگی (شاد و آباد) زندگی اور لازوال بادشاہت ملتی ہے۔

(۱۲۱) چنانچہ (یہ بات سن کر آدم اور اُن کی بیوی دونوں بہکائے میں آگئے، پھر) دونوں نے اس درخت (کے پھل) میں سے (کچھ) کھالیا، تو (اس کا طبعی اثر یہ ہوا کہ) اُن دونوں کے شرم کے مقامات ایک دوسرے کے سامنے ظاہر ہوگئے (جو اب تک پوشیدہ تھے) اور وہ دونوں (اپنے بدن کو ڈھانکنے کے لئے) جنت کے (درختوں کے) پتے اپنے اوپر چپکانے لگے، اور (اس طرح) آدم سے اپنے رب کا قصور ہوگیا اور وہ بہک گئے۔

(۱۲۲) پھر (انھوں نے توبہ کی تو) اُن کے رب نے اُن کو نواز دیا، اور وہ اُن کی طرف متوجہ ہوا اور راہ ہدایت پر گامزن کردیا۔

(۱۲۳) (اس کے بعد اللہ نے) فرمایا: (اب) تم دونوں کے دونوں (یعنی آدم و حوا بھی اور انسان و شیطان بھی) نیچے (زمین پر) اُتر جاؤ (وہاں) تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے (یہ دشمن انسان بھی ہوں گے اور شیطان بھی) پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہونچے تو (اسکی پیروی کرنا پس) جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ بدبختی کا شکار ہوگا۔

(۱۲۴) اور جس نے میری نصیحت و ذکر (یعنی مرسلہ کتب الٰہیہ) سے منھ موڑا تو اُس کی زندگی تنگ ہوگی (یعنی دنیا میں تو وہ سکونِ قلب سے محروم ہوگا اور قبر بھی اُس پر تنگ ہوگی) اور قیامت کے دن ہم اُس کو اندھا کرکے اُٹھائیں گے۔

(۱۲۵) وہ کہے گا کہ یا رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اُٹھایا، حالانکہ (دنیا میں) میں تو آنکھوں والا تھا؟

(۱۲۶) ارشاد ہوگا کہ اسی طرح (جس طرح) تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں تو نے اُن کا کچھ خیال نہ کیا۔ اسی طرح آج تیرا خیال نہیں کیا جارہا ہے۔ (تو وہاں اندھا بنا تھا، یہاں ہم نے اندھا بنادیا)

(۱۲۷) اسی طرح ہم اُسے (حشر میں مناسب عمل) سزا دیں گے جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان نہ لائے، اور آخرت کا عذاب تو اور زیادہ سخت اور دیرپا ہوگا۔

(۱۲۸) کیا ان کو (ہماری) اس (سنت) سے رہبری نہیں ملی کہ کتنوں کو ہم نے ہلاک کیا ہے ان سے پہلے

مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسٰكِنِهِمْ ۗ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي

اُن کے پیش رو جن کے مسکنوں میں (اب) یہ لوگ چل پھر رہے ہیں، بے شک اس امر میں اہلِ فہم کے لئے نشانیاں موجود

النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّأَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾

ہیں (۱۲۸)۔ اور اگر ان کے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے سے نہ ہو چکی ہوتی اور ایک میعاد معین نہ ہوتی تو (اُن پر عذاب)

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

لازمی طور پر آجاتا (۱۲۹)۔ سو آپ صبر کیجئے اُن کی باتوں پر، اور اپنے پروردگار کی تسبیح کرتے رہئے حمد کے ساتھ، آفتاب کے

وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ

طلوع سے قبل اور اُس کے غروب سے قبل، اور اوقات شب میں بھی تسبیح کیجئے، اور دن کے بھی اول و آخر میں، تا کہ آپ خوش

تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

رہیں (۱۳۰)۔ اور ہر گز آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھئے ان چیزوں کی طرف جن سے ہم نے اُن کے گروہوں کو متمتع کر رکھا ہے

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۗ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى ﴿١٣١﴾

اُن کی آزمائش کے لئے، کہ وہ محض دنیوی زندگی کی رونق ہے، اور آپ کے پروردگار کا عطیہ کہیں بہتر اور دیرپا ہے (۱۳۱)۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے رہئے اور آپ (بھی) اس کے پابند رہئے، ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے، معاش تو ہم خود آپ کو

نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ

دیں گے، اور بہتر انجام پرہیزگاری ہی کا ہے (۱۳۲)۔ اور (یہ لوگ) کہتے ہیں کہ یہ ہمارے پاس کوئی نشانی اپنے پروردگار کے پاس سے

أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ أَنَّآ أَهْلَكْنٰهُمْ

کیوں نہیں لاتے، کیا ان کے پاس اس کا ظہور نہیں پہونچا جو اگلے صحیفوں میں ہے (۱۳۳)۔ اور اگر ہم انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے

بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ

اس (قرآن) کے قبل ہی تو (یہ لوگ) کہتے کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے احکام کی

اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۚ

پیروی کرنے لگتے، بجائے اس کے کہ ہم بے قدر اور رسوا ہوں (۱۳۴)۔ آپ کہہ دیجئے کہ سب ہی انتظار کر رہے ہیں تم بھی انتظار کر لو،

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾

اب عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راست والے ہیں اور کون منزل مقصود تک پہونچے ہوئے ہیں (۱۳۵)۔

توضیحی ترجمہ

گروہوں کے؟ جن کی بستیوں میں یہ آتے جاتے (بھی) رہتے ہیں، بے شک ان میں بڑی نشانیاں (اور عبرت سامان) ہیں اُن کے لئے جو سمجھدار ہیں۔

(۱۲۹) اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ کی گئی ہوتی اور (اُس کے نتیجے میں عذاب کی) ایک میعاد مقرر نہ ہوتی تو (اُن کے اعمال تو ایسے ہیں کہ) لازمی طور پر (اُن کو) عذاب چمٹ چکا ہوتا۔

ع ۱۳ ۷ ۱۶

(۱۳۰) لہٰذا (اے پیغمبرؐ!) یہ لوگ جو باتیں کر رہے ہیں آپ (ایک تو) ان پر صبر کیجئے اور (دوسرے) اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرتے رہئے سورج نکلنے سے پہلے (نماز فجر میں) اور اُس کے غروب سے پہلے (نماز عصر میں) اور رات کے اوقات میں (نماز مغرب و عشا اور تہجد میں) بھی تسبیح کیا کریں، اور دن کی حدوں پر بھی (جب دن کے دونوں نصف ملتے ہیں یعنی ظہر کی نماز میں) تا کہ آپ خوش رہیں۔ (یعنی دنیا کی تکالیف، فکر و پریشانی سے بچنے کے لئے یہ راستہ ہے کہ صبر و صلوٰۃ سے مدد لی جائے)

(۱۳۱) اور آپ دنیوی زندگی کی اس بہار کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھیں (جیسے اب تک نہیں دیکھتے ہیں) جو ہم نے ان (کافروں) میں سے مختلف لوگوں کو مزے اُڑانے کے لئے دے رکھی ہے (وہ بھی اس لئے) تا کہ ہم اُن کو اس کے ذریعہ آزمائیں اور آپ کے رب کا آپ کو دیا ہوا عطیہ (قرآن کریم، منصب رسالت، اور آخرت کا اجر و ثواب اس سے کہیں) بہتر اور زیادہ دیرپا ہے۔

(۱۳۲) اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کرتے رہئے اور خود (بھی) اس پر جمے رہئے (یعنی اس کی پابندی کیجئے) ہم آپ سے روزی کموانا نہیں چاہتے، وہ تو ہم آپ کو (خود) دیں گے، اور (یاد رکھئے) بہترین انجام تقوے ہی کا ہے۔

(۱۳۳) اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ (نبی) ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لے آتے؟ (کوئی ان سے پوچھے کہ) کیا نہیں پہونچ چکی اُن کو نشانی اگلی کتابوں میں کی؟ (قرآن اور نبی آخر الزماں کی شکل میں، جس کی پیشین گوئی ان کتابوں میں موجود ہے)

(۱۳۴) اور اگر ہم اُن کو اس (قرآن کی آمد) سے پہلے کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ کہتے کہ ہمارے پروردگار! آپ نے ہمارے پاس کوئی پیغمبر کیوں نہیں بھیجا؟ تا کہ ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے آپ کی آیتوں کی پیروی کرتے۔

(۱۳۵) آپ (اے پیغمبرؐ! ان سے) کہہ دیجئے کہ (دلیلیں اور حجتیں تو ساری تمام ہو چکیں اب ہم) سب اللہ کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں، سو تم بھی (اس کا) انتظار کرو، بس جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس جماعت کا راستہ سیدھا ہے، اور کون اس راستہ پر ٹھیک ٹھیک چل رہا ہے۔ (یعنی وہ دن دور نہیں جب ہر شخص کے سامنے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ الگ ہو کر واضح ہو جائے گا)

ع ۸ ۷ ۱۷

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَا عَشَرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ انبیاء مکی ہے، اس میں ۱۱۲ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ①

قریب آ گا لوگوں سے اُن کے حساب (کا وقت) اور وہ غفلت ہی میں پڑے ہیں اعراض کئے ہوئے (۱)۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ

اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن کے لئے جو بھی تازہ نصیحت آتی ہے اُسے یہ اس حال میں سنتے ہیں کہ ہنسی کرتے

هُمْ يَلْعَبُوْنَ ② لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ

ہوتے ہیں (۲)۔ اُن کے دل (اس کی طرف سے) بے توجہ، اور یہ لوگ یعنی ظلم کار اور اپنی سرگوشیوں کو چھپاتے

ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ

رہتے ہیں، کہ یہ تو محض تم جیسے آدمی ہیں، تو کیا تم جادو (کی بات سننے) کو جاؤ گے درآنحالیکہ تم سوجھ بوجھ بھی رکھتے

تُبْصِرُوْنَ ③ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؗ

ہو (۳)۔ پیمبر نے فرمایا کہ میرا پروردگار (ہر) بات کو جانتا ہے آسمان اور زمین میں اور وہی خوب سننے والا ہے خوب جاننے

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ④ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ

والا ہے (۴)۔ نہیں بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ (یہ قرآن) پریشان خیالات ہیں، نہیں بلکہ یہ کہ انھوں نے گڑھ لیا ہے، نہیں بلکہ وہ تو

افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ⑤

ایک شاعر ہے، ورنہ وہ لے نہ آئیں ہمارے پاس کوئی (بڑی) نشانی، جیسا کہ پہلے لوگ رسول بنائے گئے ہیں (۵)۔

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ

ان لوگوں کے قبل بھی کوئی بستی والے جنھیں ہم نے ہلاک کیا ہے، ایمان تو نہیں لائے تھے، سو کیا یہ لوگ ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ⑥ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

لے آئیں گے (۶)۔ اور ہم نے آپ سے قبل مردوں ہی کو (پیمبر بنا کر) بھیجا ہے جن پر ہم وحی کرتے رہے

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ⑦ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ

ہیں، سو تم اہل کتاب سے پوچھ دیکھو اگر تم علم نہیں رکھتے (۷)۔ اور نہ ہم نے بنائے ان (رسولوں) کے

توضیحی ترجمہ

سورۂ انبیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) لوگوں کے لئے اُن کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے (یعنی جو وقت گذر چکا ہے اُس کے مقابلہ میں قیامت اب بہت قریب آ چکی ہے، یا یہ کہ موت کا وقت قریب آتا جا رہا ہے) اور وہ (ابھی) غفلت ہی میں پڑے ہوئے ہیں، (بجائے فکر اور تیاری کے اس کی طرف سے) منھ پھیرے ہوئے ہیں۔

(۲) اُن کے رب کی طرف سے جو تازہ نصیحت اُن کے پاس آتی ہے (بجائے اس کے کہ اس کو توجہ اور سنجیدگی سے سنیں) اس کو وہ کھیل تماشے ہی کے طور پر سنتے ہیں۔

(۳) (اس وقت) اُن کے دل (اس کی طرف سے) بالکل بے توجہ (ہوتے ہیں) اور (یہی نہیں بلکہ) یہ ظالم چپکے چپکے (ایک دوسرے سے) باتیں کیا کرتے ہیں کہ: "یہ شخص (یعنی محمد ﷺ) تم ہی جیسا ایک انسان نہیں تو اور کیا ہے؟" (اور جو کچھ وہ سناتے ہیں وہ جادو کے منتر ہیں) تو کیا تم جانتے بوجھتے جادو (کے منتر) سننے جاؤ گے؟

(۴) (اُن کی اِن سرگوشیوں کی خبر رسول اللہ ﷺ کو ہوئی تو انھوں نے) کہا: میرا پروردگار آسمان اور زمین میں کہی جانے والی ہر بات کو جانتا ہے، وہ خوب سننے والا ہے اور خوب جاننے والا بھی (یعنی اُس کے علم میں ہر سنی ہوئی بات محفوظ رہتی ہے، لہٰذا تمہارے راز اور سازشیں اُس سے چھپ نہیں سکتیں)

(۵) (یہی نہیں) بلکہ (قرآن سن کر) اُن لوگوں نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن اضغاث واحلام (خواب وخیال کی باتیں) ہیں، (نہیں) بلکہ ان (پیغمبر) صاحب نے ان کو گڑھ لیا ہے، (نہیں) بلکہ یہ ایک شاعر ہیں (اور قرآن ان کا شاعرانہ کلام ہے، اگر یہ خدا کے رسول ہیں تو) انھیں چاہئے کہ ہمارے سامنے کوئی کھلی نشانی تو لائیں جیسے پچھلے پیغمبر (نشانیوں کے ساتھ) بھیجے گئے تھے۔

(۶) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اِن سے پہلے ہم نے جن بستیوں کو ہلاک کیا اُن میں کوئی بھی (فرمائشی نشانیاں دیکھ کے) ایمان نہیں لایا، تو کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے؟۔ (یقیناً ایمان نہیں لائیں گے، اور پھر ہماری سنت کے مطابق فرمائشی نشانی (یعنی معجزہ) دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہ لانے پر تباہ کئے جائیں گے، اور ابھی ہمیں ان کی فوری ہلاکت منظور نہیں ہے)

(۷) اور (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ سے پہلے کسی اور کو نہیں آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا، جن پر ہم وحی نازل کرتے تھے، تو (ان منکروں سے کہو کہ) اگر تم کو معلوم نہیں ہے تو اہل کتاب سے معلوم کر لو۔

(۸) اور ہم نے ان (پیغمبروں) کے نہیں بنائے تھے

جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨ ثُمَّ

جسم ایسے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ غیر فانی ہوئے ہیں (٨)۔ پھر ہم نے اُن سے (کئے ہوئے)

صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا

وعدہ کو سچ کردیا، پھر ہم نے نجات دے دی اُن کو اور جن کو ہم نے چاہا، اور ہم نے حد سے گذرنے والوں کو

الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ

ہلاک کردیا (٩)۔ یقیناً ہم تمہاری طرف (ایسی) کتاب اُتار چکے جس میں تمہارے لئے نصیحت موجود ہے،

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ ع وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً

تم کیا پھر بھی نہیں سمجھتے (١٠)۔ اور ہم نے کتنی ہی بستیاں غارت کر ڈالیں (جس کے رہنے والے) ظالم تھے

وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝١١ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ

اور اُن کے بعد دوسری قوم پیدا کردی (١١)۔ سو جب اُنھوں نے ہمارا عذاب (آتا ہوا) دیکھا تو لگے اس

مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝١٢ ۭ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ

بستی سے بھاگنے (١٢)۔ بھاگو مت، اور واپس چلو اپنے سامانِ عیش اور اپنے مکانوں کی طرف، شاید کہ تم

وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْــَٔلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤

سے کچھ پوچھ پاچھ ہی ہو (١٣)۔ وہ کہنے لگے ہائے ہماری شامت، بے شک ہم ہی نافرمان تھے (١٤)۔

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝١٥

اُن کی یہی پکار جاری رہی کہ ہم نے اُنھیں کٹی ہوئی کھیتی، بجھی ہوئی آگ بنادیا (١٥)۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝١٦ لَوْ اَرَدْنَآ

اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اُس کو (اس طرح) نہیں بنایا کہ ہم کھیل رہے ہوں (١٦)۔ اگر ہم کو یہی منظور ہوتا کہ

اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ڰ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝١٧ بَلْ

ہم کھیل کے طور پر کر لیں تو ہم اپنے ہی پاس (کی چیز) کو (کھیل) بنا لیتے، اگر ہم کو (یہ) کرنا ہی تھا (١٧)۔

نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَ

ہم تو حق کے اوپر باطل کو بے شک مارتے ہیں، سو وہ اُس کا بھیجا نکال دیتا ہے تو وہ دفعۃً مٹ جاتا ہے، اور تمہاری

لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝١٨ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

(بڑی) کمبختی آئے گی اُس سے جو تم گڑھتے رہتے ہو (١٨)۔ اور اسی کی مِلک ہے جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے،

توضیحی ترجمہ

ایسے جسم کہ کھانا نہ کھاتے ہوں (یعنی کھانے پینے سے بے نیاز ہوں) اور نہ وہ (خدا کی طرح) ہمیشہ رہنے والے (غیر فانی) تھے۔

(٩) پھر ہم نے اُن (پیغمبروں) سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا، اور (اس کا ظہور اس طرح ہوا کہ) ہم نے ان (پیغمبروں) کو اور (ان کے ساتھ) جن کو چاہا بچالیا اور جو لوگ (عصیان اور نافرمانی میں) حد سے گزر چکے تھے اُن کو ہلاک کردیا۔

(١٠) (اب) ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب (قرآن کی شکل میں) اُتاری ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے (اور تمہارا ذکر خیر بھی) کیا (اب بھی) تم نہیں سمجھو گے؟

(١١) اور (سنو!) ہم نے کتنی بستیوں کو پیس ڈالا (یعنی تباہ کردیا) جو ظالم تھیں (جہاں کے رہنے والوں نے پیغمبروں کی بات نہیں مانی یا فرمائشی معجزات دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہیں لائے) اور اُن کے بعد (اُن کی جگہ) ہم نے دوسری قوم پیدا کردی۔

ع ١٠ / ١

(١٢) (اُن کا حال یہ تھا کہ) جب اُنھوں نے ہمارے عذاب (کے آمد) کی آہٹ پائی تو لگے وہاں سے اک دم بھاگنے۔

(١٣) (اس وقت اُن سے تکوینی طور پر کہا گیا) بھاگو مت! (کہاں جا رہے ہو؟ ذرا ٹھہرو!) اور واپس چلو اپنے اُن ہی سامان عیش کی طرف جو تم نے جمع کر رکھے تھے اور اپنے مکانات میں، شاید تم سے کوئی پوچھے پاچھے۔

(١٤) وہ کہنے لگے: ہائے ہماری کم بختی! سچی بات یہ ہے کہ ہم ہی لوگ ظالم تھے۔ (ہم بات مان لیتے تو ایسا وقت کیوں دیکھنا پڑتا، اب کوئی چیز ہمارے کام آنے والی نہیں)

(١٥) سو (جب تک وہ زندہ رہے) اُن کی (اعتراف جرم کی) یہی صدا (یہی آہ وبکا) جاری رہی، حتیٰ کہ ہم نے اُن کو کٹی ہوئی کھیتی (اور) بجھی ہوئی راکھ بنا کر رکھ دیا۔

(١٦) اور ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل، تفریح میں نہیں بنایا۔ (بلکہ ان کے کئی مقاصد اور حکمتیں ہیں، اس لئے دنیا کو کھیل تماشا سمجھ کر انجام سے غافل نہ ہو)

(١٧) اور اگر ہم کو یہی منظور ہوتا کہ ہم کوئی کھیل بنائیں تو ہم خاص اپنے پاس کی چیز کو کھیل بنا لیتے، (مثلاً اپنی صفات کمال کے مشاہدہ کو) اگر (بالفرض) ہم کو یہ کرنا ہوتا۔ (یعنی کھیل تفریح کے لئے یہ ساری کائنات بنانا، پھر جزا و سزا کے لئے آخرت، اس سب کی کیا ضرورت تھی؟)

(١٨) بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ دنیا کھیل تماشا نہیں ایک میدان کارزار ہے جہاں حق و باطل کی جنگ ہوتی ہے اور) ہم حق کو باطل پر کھینچ مارتے ہیں' جو اُس کا سر کچل ڈالتا ہے، پھر وہ ملیامیٹ ہوجاتا ہے، اور (یاد رکھو!) تمہارے لئے ان باتوں سے بڑی خرابی ہوگی جو تم گڑھ گڑھ کر کہتے رہتے ہو۔

(١٩) اور (حق تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ صرف) اُسی کا ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾

اور جو اُس کے نزدیک ہیں وہ اُس کی عبادت سے عار نہیں کرتے، اور نہ وہ تھکتے ہیں (۱۹)۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً

رات اور دن تسبیح کرتے رہتے ہیں، موقوف نہیں کرتے (۲۰)۔ کیا انھوں نے زمین سے (ایسے) معبود اختیار

مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ

کر رکھے ہیں جو (کسی کو) زندہ کرتے ہوں؟ (۲۱)۔ اگر دونوں (جگہوں) میں علاوہ اللہ کے کوئی معبود ہوتا تو

اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾

یہ دونوں درہم برہم ہوگئے ہوتے، اللہ مالکِ عرش پاک ہے ان امور سے جو یہ لوگ بیان کر رہے ہیں (۲۲)۔

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ

وہ جو کچھ کرے اُس سے بازپُرس نہیں کی جاسکتی، اور اوروں سے بازپُرس کی جاتی ہے (۲۳)۔ کیا انھوں نے

دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ

اللہ کے سوا معبود اختیار کر رکھے ہیں؟ آپ کہئے تم اپنی دلیل تو پیش کرو، یہ میرے ساتھ والوں کی کتاب اور

وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ

مجھ سے قبل والوں کی کتاب (موجود) ہے لیکن اس پر بھی اکثر لوگ حق کا یقین نہیں رکھتے، پس اس سے اعراض

فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ

کر رہے ہیں (۲۴)۔ اور ہم نے آپ سے قبل کوئی (ایسا) رسول نہیں بھیجا جس کے پاس ہم نے (یہ وحی)

اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

نہ بھیجی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو عبادت میری ہی کرو (۲۵)۔ اور انھوں نے کہا کہ خدائے رحمٰن نے

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ

اولاد بنا رکھی ہے، وہ پاک ہے (اس سے) البتہ وہ (فرشتے) بندے ہیں معزز (۲۶)۔ وہ اس سے آگے بڑھ کر

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

بات نہیں کرسکتے، اور وہ اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں (۲۷)۔ وہ جانتا ہے جو کچھ اُن کے آگے ہے اور پیچھے،

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ

اور وہ شفاعت بھی نہیں کرسکتے (کسی کی) بجز اس کے جس کے لئے اللہ کی مرضی ہو، اور وہ (سب) اس کے

توضیحی ترجمہ

اور جو بھی اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) وہ نہ اُس کی عبادت سے سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔

(۲۰) وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (پھر بھی) سست نہیں پڑتے۔

(۲۱) کیا ان لوگوں نے زمین (کی مخلوقات یا اس سے برآمد ہونے والی چیزوں، پتھر و معدنیات) سے (ایسے) معبود بنالئے ہیں جو (کسی کو نئی) زندگی دے سکیں؟ (ایسا ہرگز نہیں ہے)

(۲۲) (اور اللہ کی وحدانیت کی ایک پختہ عقلی دلیل یہ ہے کہ) اگر ان دونوں (یعنی آسمان و زمین) میں اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود ہوتا تو دونوں درہم برہم ہوجاتے (جس سے کائنات کا نظام درہم برہم ہوجاتا) پس (کائنات کا منظم نظام بتا رہا ہے کہ) اللہ ہی (تنہا) رب العرش ہے (یعنی دونوں جہانوں کے تخت شاہی کا واحد مالک ہے) اور وہ اُن باتوں سے بالکل پاک ہے جو یہ لوگ (اُس کے بارے میں گڑھ گڑھ کر) بیان کیا کرتے ہیں۔

(۲۳) (وہ ایسا قادرِ مطلق اور مختارِ کل خدا ہے کہ) وہ جو کچھ کرتا ہے اُس کا کسی کو جواب دہ نہیں ہے، البتہ (دوسرے) سب اُس کو جواب دہ ہیں۔

(۲۴) کیا (اس کے باوجود) انھوں نے اُس کو چھوڑ کر (دوسرے) معبود بنا رکھے ہیں؟ (اے پیغمبر!) آپ (ان سے) کہئے کہ (اس بابت) اپنی دلیل پیش کرو! (تم یقیناً کوئی دلیل نہیں پیش کرسکتے، ہماری عقلی دلیلیں تم سن چکے اب نقلی دلیل سنو!) یہ میری امت کی کتاب (قرآن) ہے، اور مجھ سے پہلی امتوں کی کتابیں (موجود) ہیں (اُن کو دیکھ لو سب میں توحید کا پیغام صاف صاف موجود ہے) لیکن بہت سے لوگ حق کو نہیں جانتے (اور مانتے) اس لئے وہ منہ موڑے ہوئے ہیں۔

(۲۵) اور (مکرر یہ کہ) ہم نے آپؐ سے پہلے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جس پر ہم نے یہ وحی نہ نازل کی ہو کہ: "میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے، لہٰذا (صرف) میری عبادت کرو۔

(۲۶) اور (بعض) لوگ کہتے ہیں کہ خدائے رحمٰن نے (فرشتوں کو) اولاد بنا رکھا ہے (یہ ان کا الزام ہے اور) وہ اس سے پاک ہے (کیونکہ اُس کو اس کی ضرورت نہیں) بلکہ وہ (فرشتے) تو (اس کے) معزز بندے ہیں۔

(۲۷) وہ (فرشتے) اُس سے آگے بڑھ کر بول (تک) نہیں سکتے، اور وہ (تو بس) اُس کے حکم پر (ہی) عمل کرتے ہیں۔ (اُن کو تو اپنی طرف سے کچھ کرنے کا بھی اختیار نہیں)

(۲۸) (حق تعالیٰ) جانتا ہے جو کچھ اُن کے آگے اور پیچھے ہے (یعنی اُن کے ظاہری اور باطنی احوال سے وہ پوری طرح واقف ہے) وہ کسی کی سفارش (بھی) نہیں کرسکتے سوائے اُس کے جس کے لئے اللہ کی مرضی ہو، اور وہ اُس کے

خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ

جلال سے ڈرتے رہتے ہیں (۲۸)۔ اور کوئی ان میں سے یہ ہی کہہ دے کہ میں (بھی) معبود ہوں

دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

اللہ کے سوا، سو ہم اُسے جہنم کی سزا دیں گے، ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں (۲۹)۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا

کیا جو لوگ کفر (اختیار) کئے ہوئے ہیں اُنھیں علم نہیں کہ آسمان اور زمین ایک ہیولا تھے، پھر ہم

رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ

نے دونوں کو توڑ کر الگ کر دیا، اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا ہے، سو کیا پھر بھی یہ لوگ

اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ

ایمان نہیں لاتے (۳۰)۔ اور ہم نے زمین میں پہاڑ اس لئے رکھ دئے کہ وہ لوگوں کو

بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾

لے کر ہلنے نہ لگے، اور ہم نے اُس میں کشادہ راستے بنا دیئے تا کہ لوگ راستہ پاتے رہیں (۳۱)۔

وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا

اور آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا اور یہ لوگ اُس کی نشانیوں سے منھ پھیرے ہوئے

مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ

ہیں (۳۲)۔ اور وہی تو ہے جس نے رات کو اور دن کو اور سورج کو اور چاند کو پیدا کر دیا ہے، سب

وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ

ایک مدار میں تیر رہے ہیں (۳۳)۔ اور ہم نے آپ سے قبل بھی کسی بشر کو ہمیشگی کے

قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ

لئے نہیں بنایا تھا، سو کیا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو یہ ہمیشہ رہیں گے (۳۴)۔ ہر جاندار

ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا

موت کا مزہ چکھنے والا ہے، اور ہم تم کو آزماتے ہیں بُرائی اور بھلائی سے خوب طرح، اور ہماری ہی

تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا

طرف تم لوٹ کر آؤ گے (۳۵)۔ اور یہ کافر لوگ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو کرنے لگتے ہیں آپ سے

توضیحی ترجمہ

خوف سے سہمے رہتے ہیں۔

(۲۹) اور اگر (بالفرض) ان میں سے کوئی یہ کہہ دے کہ اُس (اللہ) کے علاوہ میں (بھی) معبود ہوں تو ہم اُس کو (بھی) جہنم کی سزا دیں گے، ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

(۳۰) کیا ان کافروں کو (جو ہمارے منکر ہیں) یہ معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین (ابتداءً) آپس میں جڑے ہوئے تھے (اور اُن کے منہ بند تھے) پھر ہم نے اُن کو الگ کیا (اور اُن کو کھول دیا، نتیجہ میں آسمان سے بارش اور زمین سے پیداوار ہونے لگی، خود اُن کے بس میں نہ پہلے کچھ تھا نہ اب ہے) اور (ہماری قدرت تو دیکھو) ہم نے (عموماً) ہر جاندار کو پانی سے بنایا (یعنی نطفہ سے، یا پانی پر اُس کی زندگی کا انحصار رکھا) کیا اب (ان باتوں کو سن کر اور حقیقت معلوم ہونے پر) بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے؟

(۳۱) اور ہم نے زمین میں جمے ہوئے پہاڑ بنائے تا کہ (اس کا بیلنس بنا رہے اور) وہ لوگوں کو لے کر ڈانوا ڈول نہ ہونے لگے، اور اس (زمین) میں ہم نے کشادہ راستے بنا دئے تا کہ وہ اپنی منزلوں تک پہونچ سکیں۔

(۳۲) اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا ہے (کیسی مضبوط ومحکم اور وسیع وبلند چھت، کتنی مدت سے بغیر ستون کھڑی ہے، ذرا سی تبدیلی یا پرانا پن اُس میں نہیں آتا) لوگ ہیں کہ اس (آسمان میں ہماری قدرت) کی نشانیوں پر دھیان نہیں دیتے۔

(۳۳) اور وہی (اللہ) ہے جس نے رات اور دن کو اور سورج وچاند کو پیدا کیا (جو آسمان میں ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے ہیں) اور (سورج اور چاند اور تمام سیارے) سب کے سب اپنے مدار میں (تیزی کے ساتھ) تیر رہے ہیں۔

(۳۴) (جب آپ ان منکرین کو یہ حقیقتیں بتاتے ہیں تو یہ نہ صرف مانتے نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ یہ سب باتیں ان (محمد صاحب) کی زندگی تک ہیں، آخر کو ان کو مرنا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا ہے کہ: اے پیغمبرؐ! ان کو بکنے دیجئے) ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی بشر کو ہمیشگی (کی زندگی) نہیں دی، اگر آپ کا انتقال ہو گیا تو کیا یہ لوگ (دنیا میں) ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں؟ (ان کو بھی تو موت آنی ہے)

(۳۵) (یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ) ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور ہم تم کو برائی وبھلائی (یعنی مصیبت وآرام، پریشانی وسکون، بیماری وصحت، غربت ومالداری، فکر وبے فکری) میں مبتلا کرتے ہیں آزمائش کے لئے (کہ دیکھیں کون شکر گزاری کرتا ہے اور کون ناشکری، کون صبر کرتا ہے کون ناصبری؟) اور (پھر اس کا حساب دینے کے لئے) تم سب ہمارے پاس لوٹا کر لائے جاؤ گے۔

(۳۶) اور (اے پیغمبرؐ!) یہ کافر لوگ جب بھی آپ کو دیکھتے ہیں تو اُڑانے لگتے ہیں آپ کا

هُزُوًا ۖ أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ ۚ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ

بس تمسخر، کیا یہ وہ (حضرت) ہیں جو تمہارے معبودوں کا ذکر (برائی سے) کیا کرتے ہیں، درآنحالیکہ یہ

هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي

لوگ خدائے رحمٰن کے ذکر ہی سے کفر کرتے رہتے ہیں (۳۶)۔ انسان کی خلقت ہی جلدی (کے خمیر)

فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

سے ہوئی ہے، میں عنقریب تم کو اپنی نشانیاں دکھا دوں گا سو تم مجھ سے جلدی مت مچاؤ (۳۷)۔ اور یہ کہتے

صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن

ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا، اگر تم سچے ہو (۳۸)۔ کاش اِن کافروں کو اُس وقت کی خبر ہوتی جب

وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٣٩﴾

آگ کو نہ روک سکیں گے اپنے چہروں سے اور نہ اپنی پشتوں سے اور نہ اُنھیں مدد پہونچ سکے گی (۳۹)۔

بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَ

بلکہ وہ (آگ تو) اُنھیں یک بیک آلے گی سو اُنھیں بدحواس کردے گی، پھر نہ اُنھیں اس کے دور کرنے کی

لَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ

سکت ہوگی اور نہ اُنھیں مہلت ہی دی جائے گی (۴۰)۔ اور یقیناً آپ سے پہلے بھی پیمبروں کے ساتھ تمسخر کیا جاچکا

فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤١﴾

ہے، پھر جن لوگوں نے ہنسی اُڑائی تھی اُن کے اوپر وہی (عذاب) آواقع ہوا جس پر وہ تمسخر کررہے تھے (۴۱)۔

قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ

آپ کہیے کہ وہ کون ہے جو تمہاری حفاظت کرتا رہتا ہے رات میں اور دن میں خدائے رحمٰن سے؟ لیکن نہیں وہ اپنے

عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن

پروردگار کے ذکر کی طرف سے روگرداں ہی ہیں (۴۲)۔ کیا اُن کے پاس ہمارے سوا (کوئی اور) معبود ہیں، جو اُن

دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم مِّنَّا

کی حفاظت کرلیتے ہوں؟ وہ تو خود اپنی نصرت کی بھی قدرت نہیں رکھتے اور نہ ہمارے مقابلہ میں ان کا ساتھ ہی دیا

يُصْحَبُونَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ

جاسکتا ہے (۴۳)۔ لیکن نہیں، ہم نے تو اُنھیں اور اُن کے باپ (دادوں) کو خوب سامان دیا یہاں تک کہ گذر گیا اُن پر

توضیحی ترجمہ

مذاق، (اور کہتے ہیں کہ) کیا یہی صاحب ہیں جو تمہارے معبودوں کا ذکر (برائی سے) کیا کرتے ہیں؟ اور (اُن کافروں کا خود یہ حال ہے کہ) وہ (حقیقی معبود) رحمٰن کے ذکر (اور اُس کے نام) سے منکر ہیں۔ (اور اُس سے چڑتے ہیں)

(۳۷) (اور منکرین صرف مذاق نہیں اُڑاتے تھے بلکہ وہ تو چیلنج بھی کیا کرتے تھے، فرمایا: منکرو! سنو!) انسان جلد بازی کی خصلت لے کر پیدا ہوا ہے (اس لئے تم جلد بازی کررہے ہو) ابھی جلد ہی ہم تم کو (اپنے قہر کی) کچھ نشانیاں دکھا دیں گے (بس تھوڑا انتظار کرو) جلدی مت کرو۔

(۳۸) اور یہ لوگ (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (قیامت اور اس کے عذاب کا) یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟۔

(۳۹) کاش ان منکرین کو اُس وقت (کے حال) کا کچھ علم ہوجاتا (جس وقت قیامت میں ان کو عذاب دیا جائے گا) اس وقت نہ یہ اپنے چہروں سے عذاب کو ہٹا پائیں گے نہ اپنی پشتوں سے، اور نہ ان کو کوئی مدد ان کو میسر آئے گی۔ (تو آج اس طرح کی باتیں نہ کرتے)

(۴۰) بلکہ وہ (قیامت اور اُس کی آگ) ایسی اچانک آئے گی کہ انہیں بدحواس کردے گی، اُس وقت نہ تو وہ اُس کو دور کرسکیں گے اور نہ اُنھیں مہلت دی جائے گی۔

(۴۱) اور (جہاں تک آپ کے مذاق اُڑانے کا سوال ہے تو) یقیناً آپ سے پہلے پیمبروں کے ساتھ بھی تمسخر کیا جاچکا ہے، پھر اُن مذاق اُڑانے والوں کو اُسی (عذاب) نے (دنیا ہی میں) آگھیرا جس کو لے کر وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

ع ۳

(۴۲) آپ ان (منکرین سے) سے پوچھئے کہ کون ہے جو (تمہارے کفر و شرک جیسے گناہ کے باوجود) رات میں اور دن میں تمہاری نگہبانی کرتا ہے خدائے رحمٰن (کے غصہ اور عذاب) سے؟ (یقیناً کوئی نہیں سوائے اُس کی رحمت واسعہ کے) لیکن پھر بھی یہ اپنے (حقیقی) رب کے ذکر سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

(۴۳) کیا (اُن کے خیال میں) اُن کے پاس ہمارے سوا اور معبود ہیں جو اُن کی حفاظت کرتے ہوں؟ (جن کو وہ معبود سمجھتے ہیں) وہ تو (ایسے ہیں کہ) خود اپنی مدد نہیں کرسکتے، اور نہ ہماری طرف سے اُن کو کوئی ساتھ مل سکتا ہے۔

(۴۴) بلکہ (معاملہ یہ ہے کہ) ہم نے اُن کو اور اُن کے آباؤ اجداد کو سامانِ عیش عطا کیا، یہاں تک کہ (اسی حالت میں) گذر گئی اُن پر

الْعُمُرُ ۗ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ

ایک زمانہ، سو کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم (ان کی) زمین کو (برابر) اس کی ہر طرف سے گھٹاتے ہی چلے

أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ

آتے ہیں، بھلا یہ لوگ غالب آنے والے ہیں؟ (۴۴)۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو وحی کے ذریعہ سے

الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنْذَرُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَئِنْ مَسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِنْ

تمہیں صرف ڈراتا ہوں، اور بہرے تو پکار سنتے ہی نہیں جب ڈرائے جاتے ہیں (۴۵)۔ اور اگر اُن کو

عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَضَعُ

آپ کے پروردگار کے عذاب کا ایک جھونکا بھی چھو جائے تو یوں کہنے لگیں ہائے ہماری کمبختی! بیشک ہم ہی

الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَ

خطاوار تھے (۴۶)۔ اور ہم قیامت کے دن میزان عدل قائم کریں گے، سو کسی پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا، اور

إِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا

رائی کے دانہ کے برابر بھی (کسی کا کوئی) عمل ہوگا تو ہم اُسے بھی لا حاضر کریں گے، اور ہم حساب لینے والے

حَاسِبِينَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً

کافی ہیں (۴۷)۔ اور بیشک ہم موسیٰ و ہارون کو عطا کر چکے ہیں ایک چیز فیصلہ کی اور روشنی کی اور نصیحت کی

وَذِكْرًا لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ

پرہیزگاروں کے لئے (۴۸)۔ جو اپنے پروردگار سے بن دیکھے ہیبت میں رہتے ہیں اور وہ قیامت سے (اور بھی)

مِنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُبَارَكٌ أَنْزَلْنَاهُ ۚ

ڈرتے رہتے ہیں (۴۹)۔ اور یہ (قرآن) ایک برکت والی (کتاب) نصیحت ہے کہ ہم نے اس کو اُتارا ہے،

أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ

سو کیا تم اس سے بھی ناشناس ہو؟ (۵۰)۔ اور بالیقین ہم (اس سے بھی) پہلے ابراہیم کو فہم سلیم عطا

مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ﴿٥١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا

کر چکے تھے، اور ہم اُن کو خوب جانتے تھے (۵۱)۔ (وہ وقت یاد کرو) جب اُنھوں نے اپنے باپ اور

هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا

اپنی قوم والوں سے کہا: یہ کیا (واہیات خرافات) مورتیں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو (۵۲)۔ وہ بولے

توضیحی ترجمہ

ایک عمر، کیا انھیں یہ نظر نہیں آتا کہ ہم (اُن کی) زمین کو (فتوحات اسلامیہ کے ذریعہ) ہر چہار طرف سے (برابر) گھٹاتے (چلے جاتے) ہیں، سو کیا یہ لوگ (توقع رکھتے ہیں کہ رسول اللہ پر اور اہل ایمان پر) غالب آجائیں گے؟۔

(۴۵) آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم کو (اللہ کی طرف سے جو کچھ) وحی (کے ذریعہ آتا ہے اُسی) سے ڈراتا ہوں (اپنی طرف سے نہیں، لیکن تم لوگ تو بہرے بنے بیٹھے ہو) اور بہرے (ہی) جب ڈرائے جاتے ہیں تو پکار نہیں سنتے۔

(۴۶) اور (ان کا حال یہ ہے کہ) اگر تمہارے پروردگار کے عذاب کا ایک جھونکا بھی انھیں چھو جائے تو یہ کہنے لگیں گے کہ: ہائے ہماری کم بختی! واقعی ہم ہی لوگ ظالم تھے۔

(۴۷) اور ہم قیامت کے دن ایسے ترازو (برسر عام) لاکر رکھیں گے جو سراپا انصاف ہوں گے چنانچہ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا، اور اگر کوئی رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اُس کو (بھی) سامنے لے آئیں گے، اور حساب لینے کے لئے ہم کافی ہیں۔ (یعنی ہمیں ان آلات کی ضرورت نہیں، یہ انتظامات تو تمہارے مزید اطمینان کے لئے ہوں گے)

(توحید، رسالت اور منکرین کو عذاب سے ڈرانے کا سلسلہ نیا نہیں ہے یہ تو پہلے سے چلا آرہا ہے، تائید کے لئے انبیاء علیہم السلام کے کچھ قصے یہاں بیان کئے جاتے ہیں)

(۴۸) بیشک ہم نے (آپ سے پہلے) موسیٰ اور ہارون کو عطا کی تھی (حق و باطل کے درمیان) فیصلہ کرنے والی اور (ہدایت کی) روشنی (دکھانے والی) اور متقی و پرہیزگاروں کو وعظ و نصیحت دینے والی (ایک کتاب یعنی 'تورات')

(۴۹) (متقی وہ ہوتے ہیں) جو اپنے رب سے (اس کو) دیکھے بغیر ڈرتے ہیں اور وہ قیامت کی گھڑی سے (ہر آن) لرزتے رہتے ہیں۔

(۵۰) اور (اب) یہ (قرآن) برکتوں والا پیغام نصیحت ہے، اس کو (بھی) ہم نے نازل کیا ہے، کیا پھر بھی (یعنی ہمارے اس قدر واضح بیان اور تورات کو ماننے کے بعد بھی) تم اس کو ماننے سے انکار کرتے ہو؟۔

(۵۱) اور (اب سابقہ پیغمبروں کے کچھ واقعات سنو اور بیان کرو) ہم نے ابراہیم کو (نبوت دینے سے) پہلے ہی سے (اُن کی شان کے مطابق) اعلیٰ فہم سلیم عطا کی تھی، اور ہم اُن کو خوب اچھی طرح جانتے تھے۔ (کہ وہ اس کے اہل ہیں)

(۵۲) (اُن کی فہم و سمجھ اور اُس کے ذریعہ توحید تک پہونچنے کا وہ واقعہ خاص طور پر قابل ذکر ہے) جب اُنھوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا: ان مورتیوں کی کیا حقیقت ہے؟ جن کے آگے تم جمے بیٹھے ہو۔ (یعنی خود تراشیدہ یہ پتھر کی مورتیاں خدا کیسے بن گئیں؟ میری سمجھ میں نہیں آیا)

(۵۳) (اُن کی قوم کے وہاں موجودہ لوگ) بولے

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ

ہم نے تو اپنے باپ (دادوں) کو ان کی عبادت کرتے پایا ہے (۵۳)۔ (ابراہیم نے) کہا: یقیناً صریح گمراہی میں

وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ

مبتلا رہے تم (بھی) اور تمہارے باپ (دادا) بھی (۵۴)۔ وہ بولے: کیا تم سنجیدگی سے ہمارے سامنے پیش

مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کررہے ہو یا دل لگی کررہے ہو؟ (۵۵)۔ (ابراہیم نے) کہا: ارے (دل لگی کیسی) تمہارا پروردگار تو آسمانوں

الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللّٰهِ

اور زمین کا پروردگار ہے جس نے ان (سب) کو پیدا کیا ہے، اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں (۵۶)۔ اور بخدا

لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ

میں تمہارے بتوں کی گت بنا ڈالوں گا جب تم پیٹھ پھیر کر گھر چلے جاؤ گے (۵۷)۔ چنانچہ آپ نے اُنھیں ٹکڑے ٹکڑے ہی

جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قَالُوْا مَنْ

کر ڈالا بجز اُن کے بڑے (بت) کے تاکہ وہ لوگ اُسی کی طرف رجوع کریں (۵۸)۔ وہ لوگ (آکر) بولے: یہ (حرکت)

فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا

کس نے ہمارے ٹھاکروں کے ساتھ کی ہے بے شک اُس نے تو بڑا ہی غضب کردیا (۵۹)۔ (بعض اُن میں سے) بولے کہ

فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى

ہم نے تو ایک نوجوان کو جسے ابراہیم کہا جاتا ہے ان کا ذکر (بُرائی سے) سے کرتے سنا تھا (۶۰)۔ (وہ لوگ) بولے: تو پھر اس

اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا

کو سب لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ دیکھیں (۶۱)۔ وہ بولے کہ ارے تم ہی وہ ہو جس نے ہمارے ٹھاکروں کے ساتھ یہ

بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ

حرکت کی ہے اے ابراہیم! (۶۱)۔ (آپ نے) کہا: کہیں اس نے نہ کیا ہو، ان کے اسی بڑے نے، سو ان ہی سے پوچھ دیکھو

اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ

اگر یہ بولتے ہوں (۶۲)۔ اس پر وہ لوگ اپنے جی میں سوچنے لگے، پھر بولے بے شک تم ہی (سرتاسر)

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ

ناحق ہو (۶۴)۔ پھر اپنے سروں کو جھکا لیا (اے ابراہیم) تمھیں تو خوب معلوم ہے کہ یہ (ٹھاکر) کچھ نہیں

توضیحی ترجمہ

(ہمیں کیا معلوم) ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو ان ہی کی عبادت کرتے پایا ہے۔ (تو ہم بھی ایسا ہی کرنے لگے)

(۵۴) (ابراہیم نے) کہا: تب تو تم اور تمہارے باپ دادا (اب تک) کھلی گمراہی میں مبتلا (چلے آرہے) ہو۔ (کہ بے سوچے سمجھے آنکھ بند کرکے صرف تقلید کررہے ہو)

(۵۵) انھوں نے (ابراہیم کی یہ بات سن کر) کہا: کیا تم (اپنے نزدیک) سچی بات (سمجھ کر) ہمارے سامنے پیش کررہے ہو یا دل لگی کررہے ہو؟ (انھیں چونکہ توقع نہیں تھی کہ کوئی ان کے بتوں کے بارے میں ایسی بات کہہ سکتا ہے اس لئے شروع میں انھیں یہ شک ہوا کہ شاید ابراہیم مذاق کررہے ہیں)

(۵۶) (ابراہیم نے) کہا: (نہیں، دل لگی کی بات نہیں!) بلکہ (میں اس حقیقت تک پہونچا ہوں کہ میرا اور) تم سب کا (بھی) رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور جس نے یہ ساری چیزیں پیدا کی ہیں، اور میں اس بات (کا یقین رکھتا ہوں اور اسی) کی گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔

(۵۷) اور (ابراہیم نے اپنی قوم کو سمجھانے کی ہر طرح سے کوشش کی لیکن اُن کی قوم والے اُن کی بات نہیں مانے، تو انھوں نے زیر لب کہا کہ) اللہ کی قسم! جب تم (یہاں سے) واپس چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک (ایسا) کام کروں گا (جس سے ان کی حقیقت کھل جائے گی)

(۵۸) چنانچہ ابراہیم نے (موقع پاکر) ان (بتوں) کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے سوائے بڑے بت کے، تاکہ وہ لوگ (جب آئیں تو) اُسی کی طرف رجوع کریں۔ (یا الزاماً اسی کی طرف رجوع کرایا جاسکے)

(۵۹) (جب وہ آئے تو) انھوں نے (یہ ماجرا دیکھ کر) کہا: کس نے کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ؟ (جس نے بھی کیا) وہ یقیناً ظالموں میں سے ہے۔

(۶۰) (کچھ لوگ) بولے: ہم نے سنا ہے ایک نوجوان کو، وہ ان کی باتیں کیا کرتا ہے، اُس کو ابراہیم کہا جاتا ہے۔

(۶۱) (یہ سن کر) وہ (سب) بول اُٹھے: تو (ایسا کرو کہ) اس کو سب کے سامنے حاضر کرو تاکہ سب اُس کے (جرم کے) گواہ ہوں۔ (اور اس کو سزا ملتی دیکھیں تاکہ کوئی اور یہ کام نہ کرے)

(۶۲) (جب ابراہیم کو لایا گیا تو) وہ بولے: ابراہیم! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ تم نے کیا ہے یہ؟

(۶۳) (ابراہیم نے) کہا: بلکہ (مجھے تو یہاں کا منظر دیکھ کر لگتا ہے کہ) ان کے بڑے نے یہ کیا ہے، لہٰذا ان (چھوٹے بتوں) ہی سے (جن کے ساتھ یہ حادثہ ہوا ہے) پوچھ لو، اگر یہ بولتے ہوں۔ (اور معبود ہیں تو ضرور بولیں گے)

(۶۴) اس پر وہ لوگ اپنے دلوں میں (کچھ) سوچنے لگے، پھر (اپنے آپ سے) بولے: سچی بات تو یہی ہے کہ تم خود ظالم ہو۔

(۶۵) پھر (شرمندگی کے مارے) انھوں نے اپنے سر جھکا لئے، اور (اسی حالت میں ابراہیم سے) بولے: تم تو جانتے ہی ہو کہ یہ نہیں

يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ

بولتے (٦٥)۔(آپ نے) کہا: تو کیا تم اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہو جو نہ تمھیں نفع پہونچا سکیں اور نہ تمھیں

شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

نقصان ہی پہونچا سکیں (٦٦)۔تُف ہے تم پر بھی اور اِن پر بھی جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔تو کیا تم (اتنا) بھی

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

نہیں سمجھ سکتے (٦٧)۔(وہ لوگ) بولے: اس شخص کو جلا دو، اور اپنے ٹھاکروں کا بدلہ لے لو، اگر تمھیں (کچھ)

فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۙ ﴿٦٩﴾ وَ

کرنا ہے (٦٨)۔ہم نے حکم دیا اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہو جا ! ابراہیم کے حق میں (٩)۔اور

اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۚ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا

(لوگوں نے) اُن کے ساتھ بُرائی کرنا چاہی تھی، سو ہم نے ان ہی (لوگوں) کو ناکام کر دیا (٧٠)۔اور ہم نے اُن کو اور

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ

لوط کو ایسی سرزمین کی طرف بھیج کر بچا لیا جس کو ہم نے دنیا جہان والوں کے لئے بابرکت بنا دیا (٧١) اور ہم نے

وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً

اُنھیں اسحٰق اور یعقوب پوتا عطا کیا، اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا (٧٢)۔اور ہم نے ان (سب) کو پیشوا بنایا،

يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ

ہدایت کرتے تھے ہمارے حکم سے، اور ہم نے اُن کے پاس وحی سے حکم بھیجا نیک کاموں کے کرنے کا، اور نماز کی پابندی کا

وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۙ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

اور ادائے زکوٰۃ کا، اور وہ ہماری ہی عبادت کرنے والے تھے (٧٣)۔اور لوط کو ہم نے حکمت اور علم

وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ

عطا کیا، اور ہم نے اُنھیں اس بستی سے نجات دی جس کے رہنے والے گندے کام کرتے تھے، بے شک

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۙ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ

وہ لوگ بڑے ہی بدکار تھے (٧٤)۔اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل کر لیا، بے شک وہ بڑے نیک کاروں میں

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

تھے (٧٥)۔اور نوح (کا تذکرہ کیجئے) جیسا (اس سے) قبل جب کہ انھوں نے (ہم کو) پکارا تھا، سو ہم نے اُن کی سن لی

توضیحی ترجمہ

بولتے۔

(٦٦) (اب ابراہیم نے) کہا: تو کیا تم (لوگ) اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کی پوجا کرتے ہو جو نہ تم کو کوئی نفع پہونچا سکتے ہیں اور نہ نقصان؟

(٦٧) تُف (یعنی لعنت) ہے تم پر، اور اُن پر جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہو، کیا تمہارے اندر بالکل ہی عقل نہیں؟۔

(٦٨) (یہ سن کر وہ آگ بگولا ہو گئے اور) کہنے لگے: آگ میں جلا دو اِس (شخص) کو، اور اپنے معبودوں کی مدد کرو، اگر تم میں کچھ کرنے کا دَم خم ہے۔

(٦٩) (چنانچہ اُنھوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا، تو) ہم نے (آگ سے) کہا: اے آگ! ٹھنڈی ہو جا، اور ابراہیم کے لئے سلامتی (آرام کی چیز) بن جا! (اور ہمارے یہ کہتے ہی آگ گلزار بن گئی)

(٧٠) اور (اللہ فرماتا ہے کہ) انھوں نے (ابراہیم کے لئے) بُرائی کا منصوبہ بنایا تھا لیکن ہم نے اُن کو بُری طرح ناکام کر دیا۔

(٧١) اور (اس کے بعد) ہم اُن کو اور (اُن کے بھتیجے) لوط کو (نمرود سے) بچا کر (ملک شام کی) ایسی سرزمین کی طرف لے گئے جس میں ہم نے دنیا جہاں کی برکتیں رکھی ہیں۔(وہ سرزمین متعدد انبیاء علیہم السلام کا مسکن رہی ہے اور شادابی نیز پھلوں اور نہروں کی وہاں کثرت ہے)

(٧٢) اور ہم نے (اُن کی دعا قبول کر کے) اُن کو (بڑھاپے میں) بیٹا عطا فرمایا، اور (پوتا) یعقوب اضافی (وانعامی) طور پر۔اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے (اعلیٰ درجہ کا) صالح (یعنی نبی) بنایا۔

(٧٣) اور ان سب کو ہم نے پیشوا بنایا، جو ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے، اور ہم نے وحی کے ذریعے اُنھیں نیکیاں کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید کی، اور وہ ہمارے ہی عبادت گذار (بندے) تھے۔

(٧٤) اور لوط کو ہم نے (نبی کی شان کے لائق) حکمت اور علم سے سرفراز کیا، اور اُن کو اس بستی (پر آنے والے عذاب) سے بچا کر نکالا، جو (ہم جنسی جیسے) گندے کام کیا کرتی تھی (اور) بلاشبہ وہ بہت ہی برے کام کرنے والی ایک نافرمان قوم تھی۔

(٧٥) اور اُن کو (یعنی لوط کو) ہم نے اپنی رحمت میں داخل کر لیا (کیونکہ) وہ صالح بندوں میں سے تھے۔(نہ کہ گناہگار، جیسا کہ یہودیوں نے ان کے بارے میں پروپیگنڈہ کیا ہوا ہے)

ع ٥ ٢٥ ٥

(٧٦) اور نوحؑ (کا وہ واقعہ سنایئے) جب کہ اس (زمانۂ ابراہیمؑ و لوطؑ) سے (بھی) پہلے انھوں نے (اپنی قوم سے دل برداشتہ ہو کر ہم کو) پکارا، تو ہم نے اُن کی دعا قبول کر لی اور اُن کو اور اُن کے متعلقین (اور ماننے والوں) کو سخت

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ

اور اُنھیں اور اُن کے گھر والوں کو بہت بڑے غم سے نجات دی (٧٦)۔ اور ہم نے اُن کا بدلہ لے لیا ایسے لوگوں

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

سے جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا، بے شک وہ بہت ہی بُرے تھے سو ہم نے ان سب کو غرق

اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ

کر دیا (٧٧)۔ اور داؤد و سلیمان (کا بھی ذکر کیجئے) جب وہ کھیت کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے، جب

نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾

کہ اس میں لوگوں کی بکریاں رات کو جا پڑی تھیں، اور ہم اُن لوگوں سے متعلق فیصلہ کو دیکھ رہے تھے (٧٨)۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ

سو ہم نے اس فیصلہ کی سمجھ سلیمان کو دے دی، اور حکمت اور علم تو ہم نے ہر ایک کو دیا تھا، اور ہم نے داؤد کے

دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ

ساتھ تابع کر دیا تھا پہاڑ کو کہ وہ تسبیح کرتے تھے اور پرندوں کو بھی، اور یہ کرنے والے ہم تھے (٧٩)۔ اور ہم نے

صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

اُنھیں زرہ کی صنعت تمہارے (نفع کے) لئے سکھا دی تھی، تا کہ وہ تم کو تمہاری لڑائی میں بچائے، سو کیا تم شکر ادا

شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى

کرو گے (٨٠)۔ اور ہم نے سلیمان کے لئے زور دار ہوا کو (تابع بنا دیا تھا) کہ وہ اُن کے حکم سے چلتی اس سرزمین کی

الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ

طرف جس میں ہم نے برکت دی تھی، اور ہم تو ہر ایک چیز کا علم رکھتے ہیں (٨١)۔ اور شیطانوں میں ایسے بھی ہوئے ہیں

مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ

جو اُن کے (یعنی سلیمان کے) لئے غوطہ لگاتے تھے اور وہ (اور) کام بھی اس کے علاوہ کرتے رہتے تھے، اور ہم ہی اُن

ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ

کے سنبھالنے والے تھے (٨٢)۔ اور ایوب (کا تذکرہ کیجئے) جب کہ اُنھوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھ کو تکلیف

مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا

پہونچ رہی ہے، اور تو تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے (٨٣)۔ ہم نے اُن کی دعا قبول کر لی، اور دور کر دیا

توضیحی ترجمہ

کرب و پریشانی سے نجات دی۔

(٧٧) اور ہم نے اُن کی مدد کی ایسی قوم کے خلاف جس نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا، حقیقت میں وہ بہت ہی بُرے لوگ تھے، اس لئے ہم نے اُن سب (بُرے لوگوں) کو غرق کر دیا۔

(٧٨) اور داؤد و سلیمان (علیہما السلام کا وہ واقعہ) جب وہ دونوں (باپ بیٹے) ایک کھیت کے جھگڑے کا فیصلہ کر رہے تھے، جب کہ اس (کھیت) میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کے وقت جا گھسی تھیں (اور اس کو برباد کر دیا تھا) اور ہم اُن لوگوں سے متعلق دونوں کے (جداگانہ) فیصلے کو دیکھ رہے تھے۔

(٧٩) اور اس (قضیہ کی بابت صحیح ترین) فیصلہ کی سوجھ ہم نے سلیمانؑ کو دی، اور (ویسے) دونوں ہی کو ہم نے علم و حکمت عطا کیا تھا (یعنی علم و حکمت کے ساتھ ساتھ خدا کی رہنمائی اور توفیق بھی ضروری ہے۔ اس قصہ کی تفصیل تفاسیر میں دیکھیں) اور ہم نے داؤد کے ساتھ تابع کر دیا تھا پہاڑوں کو اور پرندوں کو کہ وہ اُن کے ساتھ تسبیح کریں، اور اس کام کے کرنے والے ہم ہی تو تھے۔ (چنانچہ جب وہ باآواز بلند زبور پڑھتے یا اللہ کی حمد و تسبیح کرتے تو پہاڑ اور پرندے بھی باآواز تسبیح پڑھنے لگتے تھے)

(٨٠) اور ہم نے اُنھیں (یعنی داؤدؑ کو) جنگی لباس (زرہ) بنانے کی صنعت سکھائی تا کہ لڑائی میں تمہارا بچاؤ ہو (کیسی فائدہ مند ہے ہماری یہ نعمت) لیکن بتاؤ تم (بھی) شکر ادا کرتے ہو؟ (یا نہیں)

(٨١) اور (ہم نے) تیز چلتی ہوئی ہواؤں کو سلیمانؑ کے لئے (تابع کر دیا تھا) کہ وہ اُن کے حکم سے اُس سرزمین کی طرف چلتی (یعنی آتی جاتی) جس میں ہم نے برکت رکھی ہے (یعنی ملک شام) اور ہمیں ہر ہر بات کا پورا علم ہے۔ (کہ سلیمانؑ نے اس نعمت کا کیسا استعمال کیا)

(٨٢) اور (اسی طرح) کچھ ایسے شریر جنات (بھی ہم نے اُن کے تابع کر دیئے تھے) جو اُن کے لئے پانی میں غوطہ لگاتے تھے (اور تہ سے موتی جواہرات نکال کر لاتے) اور وہ اس کے علاوہ دوسرے کام بھی کرتے تھے (جن کا کرنا عام انسان کے لئے مشکل ہوتا تھا) اور ہم ہی اُن کو سنبھالنے والے تھے۔ (یعنی اُن کو قابو میں کرنے والے خواہ ظاہر میں سلیمانؑ ہوں اصل میں ہم ہی تھے)

(٨٣) اور ایوبؑ (کے صبر و استقلال اور حقیقت توحید و عبدیت کی جامع اُن کی دعا کا وہ واقعہ) جب اُنھوں نے (انتہائی تکالیف میں ایک عرصہ گزارنے کے بعد) اپنے رب کو پکارا کہ: مجھ کو یہ (سخت) پریشانی اور تکلیف لاحق ہو گئی ہے (تو اس کو دور کر دے) تو تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

(٨٤) چنانچہ ہم نے اُن کی دعا قبول کر لی، اور دور کر دیا اُس کو جو اُنھیں تکلیف لاحق تھی، اور اُن کو اُن کے گھر والے بھی

مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً

اُسے اُنھیں جو تکلیف تھی، اور ہم نے اُنھیں اُن کا کنبہ عطا کر دیا، اور اُن کے ساتھ ان کے برابر اور بھی اپنی رحمت

مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ

خاص کے باعث، اور تا کہ یادگار رہے اہل عبادت کے لئے (۸۴)۔ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کا (تذکرہ

وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ

کیجئے) یہ سب ثابت قدم رہنے والوں میں تھے (۸۵)۔ اور ہم نے اِن سب کو اپنی رحمت (خاص) میں داخل کر لیا تھا،

اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ

بے شک وہ (سب) صالح لوگوں میں سے تھے (۸۶)۔ اور مچھلی والے (پیغمبر کا بھی ذکر کیجئے) جب کہ وہ خفا ہو کر چلے

اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ

گئے، اور یہ سمجھے کہ ہم اُن پر تنگی نہ کریں گے، پھر اُنھوں نے اندھیروں میں کہا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی (سب نقائص

سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ

سے) پاک ہے، بے شک میں ہی قصوروار ہوں (۸۷)۔ سو ہم نے اُن کی (پکار) سن لی، اور اُنھیں غم سے نجات دے دی،

مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

اور ہم ایمان والوں کو ایسی ہی نجات دیا کرتے ہیں (۸۸)۔ اور زکریا (کا ذکر کیجئے) جب انھوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ

رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ

اے میرے پروردگار! مجھے لاوارث مت رکھ، اور بہترین وارث تو تو (خود) ہی ہے (۸۹)۔ سو ہم نے اُن کی

وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ

(پکار) سُن لی، اور ہم نے اُنھیں یحییٰ کو عطا کیا، اور اُن کی بیوی کو صحیح کر دیا، بے شک یہ (سب) نیک کاموں میں

فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾

دوڑنے والے تھے اور ہم کو پکارتے تھے شوق اور خوف کے ساتھ، اور ہمارے سامنے دَب کر رہتے تھے (۹۰)۔

وَالَّتِىْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا

اور اُن بیوی کا بھی (ذکر کیجئے) جنھوں نے اپنے ناموس کو بچائے رکھا، پھر ہم نے اُن میں اپنی روح پھونک دی، اور ہم نے

وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا

اُن کو اور اُن کے فرزند کو جہان والوں کے لئے ایک نشان بنا دیا (۹۱)۔ بے شک یہی ہے تمہارا طریقہ، طریقۂ واحد، اور میں

توضیحی ترجمہ

دیئے اور اُن کے ساتھ (ساتھ) اُتنے ہی اور بھی (یعنی مری ہوئی اولاد سے دوگنی اولاد عطا فرمائی) تا کہ ہماری طرف سے رحمت کا مظاہرہ ہو اور عبادت گذار بندوں کے لئے ایک یادگار نصیحت ہو۔ (تا کہ وہ بھی اُن کے نقش قدم پر چل کر اُن کے سے مرتبے حاصل کریں)

(۸۵) اور اسماعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفلؑ (کے بارے میں بتایئے کہ) یہ سب (بھی) صبر کرنے والوں میں سے تھے۔

(۸۶) اور اِن (سب) کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کر لیا تھا، بلاشبہ یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔ (یعنی ان کے بارے میں جو کوئی غلط بات منھ سے نکالتا ہے وہ جھوٹا اور مفتری ہے)

(۸۷) اور مچھلی والے (پیغمبر، یعنی یونسؑ کا وہ واقعہ بھی بیان کیجئے) جب وہ خفا ہو کر چل کھڑے ہوئے (اپنی قوم کے لوگوں سے جب کہ وہ ایمان نہیں لائے) اور یہ سمجھے تھے کہ ہم کوئی پکڑ نہیں کریں گے (بلا انتظار وحی چلے جانے پر، کیونکہ اُن کی یہ خفگی بھی تو اللہ ہی کے لئے تھی، لیکن ہم نے اُن کو مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا) بالآخر اُنھوں نے (رات، سمندر اور مچھلی کے پیٹ کے) اندھیروں میں سے آواز لگائی کہ: (اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو (ہر عیب سے) پاک ہے، بیشک میں قصوروار ہوں۔ (مجھے معاف فرما!)

(۸۸) اس پر ہم نے اُن کی دعا قبول کر لی، اور اُنھیں ہم نے (اس) غم سے نجات دے دی۔ اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو (اُن کے پکارنے پر) نجات دیتے ہیں۔

(۸۹) اور زکریاؑ (کے ہم سے مانگنے اور ہمارے قبول کرنے کا وہ اہم واقعہ بھی بیان کیجئے) جب زکریاؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا کہ: اے میرے رب! مجھ کو تنہا (یعنی بے وارث) نہ چھوڑیئے (اولاد عطا فرمایئے جو میری تعلیم کو آگے بڑھائے) اور (میں آپ سے مادّی اور ظاہری وارث طلب کر رہا ہوں، میں جانتا ہوں کہ حقیقی اور) بہترین وارث تو آپ ہی ہیں۔

(۹۰) تو ہم نے اُن کی دعا قبول کر لی اور ہم نے اُن کو یحییٰ (جیسا) بیٹا عطا کیا، اور اُن کی خاطر اُن کی بیوی کو (جو بانجھ تھیں اولاد جننے کی) صلاحیت دے دی، بے شک یہ لوگ نیکی کے کاموں میں تیزی دکھاتے تھے، اور ہمیں شوق وخوف کے عالم میں پکارا کرتے تھے، اور وہ ہمارے آگے اپنی عاجزی ظاہر کرنے والے تھے۔

(۹۱) اور (وہ خاتون بھی قابل ذکر ہیں) جنھوں نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی (یعنی اپنے کو کسی مرد کو چھونے نہیں دیا تھا) لیکن ہم نے اُن میں (بواسطۂ جبرئیل اولاد کی) روح پھونک دی، اور (اس طرح) اُن کو اور اُن کے (جنے) بیٹے کو دنیا جہان کے لئے (اپنی قدرت کی) ایک علامت بنا دیا۔

(۹۲) بیشک یہی ہے تمہارا طریقہ، طریقۂ واحد، اور میں

رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾

تمہارا پروردگار ہوں، سو تم میری ہی پرستش کرو (۹۲)۔ لیکن لوگوں نے آپس میں اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کرلیا، سب ہمارے پاس

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ

آنے والے ہیں (۹۳)۔ سو جو کوئی کچھ بھی نیک کام کرے گا اور وہ ایمان والا بھی ہوگا، سو اس کی کوشش اکارت نہ جائے گی، اور

وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾

ہم تو اسے لکھ (بھی) لیتے ہیں (۹۴)۔ اور ہم جس بستی کو ہلاک کر دیتے ہیں ناممکن ہے کہ وہ لوگ پھر لوٹ کر آئیں (۹۵)۔

حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ

یہاں تک کہ یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے نکل

يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ

پڑیں گے (۹۶)۔ اور سچا وعدہ قریب آلگے تو بس یک بیک کافروں کی نگاہیں پھٹی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا

رہ جائیں گی، ہائے ہماری کمبختی! ہم اس کی طرف سے غفلت میں پڑے تھے، نہیں! بلکہ ہم ہی قصوروار

ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ

تھے (۹۷)۔ بے شک تم (خود) اور جو کچھ اللہ کے سوا پوجتے رہے ہو (سب) جہنم کے کندے ہیں، اس میں تم (سب)

اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَ

کو داخل ہونا ہوگا (۹۸)۔ اور اگر یہ لوگ (واقعی) خدا ہوتے تو اس میں کیوں جاتے (لیکن اب تو) سب کو اس میں

كُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾

ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا (۹۹)۔ اس میں ان کا شور ہوگا اور وہ اس میں (کوئی اور بات) سنیں گے (بھی) نہیں (۱۰۰)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾

بے شک جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے وہ اس سے (بالکل) دور رکھے جائیں گے (۱۰۱)۔

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ

اس کی آہٹ بھی نہ سنیں گے اور وہ لوگ اپنی جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے (۱۰۲)۔

خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ

انھیں (یہ) بڑی گھبراہٹ (ذرا بھی) غم میں نہ ڈالے گی اور ان کا تو استقبال فرشتے کریں گے،

توضیحی ترجمہ

تمہارا پروردگار ہوں، لہٰذا میری ہی عبادت کرو۔ (یعنی مذکورہ تمام انبیاء اس اصول میں متحد ہیں کہ تم خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی جائے، رہا فروع کا اختلاف، تو وہ زمان ومکان کے اختلاف کی وجہ سے عین مصلحت وحکمت ہے)

ع ۶ ۱۸

(۹۳) مگر (دین توحید کو چھوڑ کر) لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لیا (اور مختلف فرقے بن گئے، حالانکہ) سب کو (آخرکار) ہمارے پاس ہی لوٹنا ہے۔

(۹۴) پس جو نیک عمل کرے گا بشرطیکہ وہ مؤمن بھی ہو تو اُس کی سعی ومحنت بیکار نہیں جائے گی، اور ہم اس (کے ہر چھوٹے بڑے عمل) کو (اس کے اعمالنامہ میں) لکھتے جاتے ہیں۔

(۹۵) اور (یہ) طے شدہ ہے کہ جس بستی (کے باشندوں) کو ہم نے (اُن کی سرکشی کے باعث) ہلاک کر دیا ہے وہ (اس کی تلافی کے لئے دنیا میں) واپس نہیں آئیں گے۔

(۹۶) حتیٰ کہ (قیامت آجائے، اور قیامت کے قرب کی یہ علامت ہے کہ) جب یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے پھسلتے نظر آئیں گے۔

(۹۷) اور سچا وعدہ پورا ہونے کا وقت قریب آجائے گا تو کفر اختیار کرنے والوں کی یہ حالت ہوگی کہ اُن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی (اور وہ کہیں گے کہ) ہائے ہماری کم بختی! ہم اس کی طرف سے بالکل غفلت میں تھے، بلکہ (سچ تو یہ ہے کہ) ہم پوری طرح قصوروار تھے۔

(۹۸) (اے مشرکو! سن لو!) بلاشبہ تم اور (وہ بت) جن کی اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو، جہنم کا ایندھن ہیں، تم (سب) کو اسی (جہنم) میں جا اُترنا ہے۔

(۹۹) (یہ بات سمجھنے کی ہے کہ) اگر یہ (واقعی) خدا ہوتے تو اُس (جہنم) میں نہ جاتے، اور سب (عابدین اور وہ معبودین جن کی اس میں کسی طرح کی شرکت ہو) اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

(۱۰۰) وہاں وہ (اپنی اپنی تکلیفوں سے) چلا رہے ہوں گے، اور (چیخ وپکار کا یہ عالم ہوگا کہ) اس میں وہ (کسی کی کوئی بات یا) کچھ بھی نہ سن سکیں گے۔

(۱۰۱) (البتہ وہ لوگ) جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی (اُن کی نیکیوں کی وجہ سے) پہلے سے لکھی جا چکی ہے (یعنی نیک مؤمن خواہ لوگوں نے انھیں معبود بنالیا ہو) وہ اس (جہنم) سے دور رکھے جائیں گے۔

(۱۰۲) وہ (اور اُن جیسے لوگ جہنم سے اتنی دوری پر ہوں گے کہ) اس کی سرسراہٹ بھی نہ سنیں گے، اور وہ اپنی من پسند چیزوں کے درمیان ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۱۰۳) (اور یہی نہیں بلکہ) اُن (جیسے لوگوں) کو تو (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ (جو سب کو ہوگی) بھی پریشان نہ کر سکے گی، اور فرشتے اُن کا استقبال کریں گے (اور کہیں گے کہ)

هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ

یہ ہے آپ کا وہ دن جس کا آپ سے وعدہ کیا جاتا تھا (١٠٣)۔ وہ دن (یاد رکھنے کے قابل ہے) جس روز ہم آسمان کو لپیٹ

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا

دیں گے، جس طرح طومارِ کاغذات لپیٹ لیا جاتا ہے، جس طرح ہم نے اول بار پیدا کرنے کی ابتدا کی تھی، اسی طرح اسے

عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ

دوبارہ کردیں گے، یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے ہم ضرور اسے کر کے رہیں گے (١٠٤)۔ اور ہم نے کتب آسمانی میں لکھ رکھا ہے

الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِيْ

لوح محفوظ (میں لکھنے) کے بعد کہ زمین (جنت) کے وارث میرے نیک بندے ہی ہوں گے (١٠٥)۔ بے شک اس

هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

قرآن میں (بڑی) تبلیغ ہے بندگی کرنے والوں کے لئے (١٠٦)۔ اور ہم نے آپ کو (اے پیمبر) دنیا جہان پر (اپنی)

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

رحمت ہی کے لئے بھیجا ہے (١٠٧)۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس تو صرف یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے،

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى

سو اب بھی تم مانتے ہو؟ (١٠٨)۔ پھر بھی اگر یہ لوگ سرتابی کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تم کو نہایت صاف اطلاع

سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ

کر چکا اور میں نہیں خبر رکھتا کہ تم سے جو وعدہ کیا گیا ہے آیا وہ قریب آگیا ہے یا دور دراز ہے (١٠٩)۔ بے شک اللہ

يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ

پکار کر کہی ہوئی بات کو بھی جانتا ہے اور اُسے بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو (١١٠)۔ اور میں خبر نہیں رکھتا شاید کہ وہ تمہارے

اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ

لئے امتحان ہی ہو اور ایک (خاص) وقت تک کے لئے تمتع (١١١)۔ (پیغمبر نے) کہا کہ اے میرے پروردگار! تو فیصلہ

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى

کر دے حق کے موافق، اور ہمارا پروردگار مددگار بڑا رحمت والا ہے، جس سے مدد چاہی جاتی ہے ان باتوں کے مقابلہ میں

مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع

جو تم بتایا کرتے ہو (١١٢)۔

توضیحی ترجمہ

یہ ہے تمہارا (انعام کا وہ) دن، جس کا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا۔

(١٠٤) (یہ بات ہوگی) اُس دن جب ہم آسمان کو اس طرح (آسانی سے) لپیٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے مضمونوں کے کاغذات لپیٹ لئے جاتے ہیں (اور پھر) ہم اس کو دوبارہ (از سرِنو) پیدا کریں جیسے کہ ہم نے پہلی بار کیا تھا، یہ ایک وعدہ ہے جسے ہم نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے، ہمیں یقیناً یہ کام کرنا ہے۔ (اس میں کسی شک کی بالکل گنجائش نہیں)

(١٠٥) اور ہم نے ذکر (یعنی لوحِ محفوظ میں اور اُس) کے بعد زبور (اور تمام آسمانی کتب) میں لکھ دیا ہے کہ زمین کے (حقیقی) وارث میرے نیک بندے ہی ہوں گے۔ (کہ اُن کو جنت اس کی وراثت میں ملے گی)

(١٠٦) (اور) بے شک اس (قرآن) میں (بڑی) تبلیغ (یعنی ہدایت کا بڑا سامان) ہے بندگی کرنے والوں کے لئے۔

(١٠٧) اور (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (جو آپ کی باتوں کو مانے گا اور آپ کے پیغام پر عمل کرے گا وہ اس رحمت کے سائبان میں آجائے گا)

(١٠٨) (اور) آپ (اے پیغمبرؐ! ان مشرکین سے) کہہ دیجئے کہ میرے پاس تو یہی وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک خدا (اللہ) ہے (یعنی میری رحمت کا لب لباب توحید کامل ہے) (اور پوچھئے کہ) کیا (اس وضاحت کے بعد) تم میری بات مانتے ہو؟

(١٠٩) پھر اگر وہ منہ موڑیں (یعنی آپ کی بات نہ مانیں) تو آپ کہہ دیجئے کہ میں نے تم کو (دونوں کی، یعنی احکام الٰہی کی بھی، اور ان احکام کی تعمیل نہ کرنے پر عذاب کی بھی) علی الاعلان خبر دے دی ہے، اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا دور۔ (یعنی عذاب تو ہوگا ضرور، اب کتنی جلد یا کتنی دیر میں؟ یہ پتہ نہیں)

(١١٠) (اور یہ بھی سن لو کہ) بے شک اللہ زور سے کہی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے اور اُن باتوں کو بھی جن کو تم چھپاتے ہو۔

(١١١) اور میں نہیں جانتا (کہ مصلحت کیا ہے) ہوسکتا ہے کہ یہ (تاخیر) تمہارے لئے آزمائش (کی بنا پر) ہو یا (ممکن ہے) کہ تم کو وقت مقررہ (یعنی موت) تک فائدہ (یا موقع) دینا ہو۔

ع ٧ ١٩ ٧

(١١٢) (آخر کار پیغمبرؐ نے) کہا کہ: میرے پروردگار! (اب) حق کا فیصلہ کر دیجئے، اور (ان کافروں سے یہ بھی کہا کہ) ہمارا رب بڑی رحمت والا ہے اور جو باتیں تم بنایا کرتے ہو اُن کے مقابلے میں اُسی کی مدد درکار ہے۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشَرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حج مدنی ہے، اس میں ۷۸ آیتیں اور ۱۰ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ①

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو (کیونکہ) قیامت (کے دن) کا زلزلہ بڑی بھاری چیز ہے (۱)۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ

جس دن تم اُسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی (فرطِ ہیبت سے) اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، اور جتنی

كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ

حمل والیاں ہیں سب اپنا حمل ڈال دیں گی، اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے، حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے،

بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ

بلکہ اللہ کا عذاب ہے ہی سخت چیز (۲)۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے باب میں بغیر علم (ودلیل) کے جھگڑا

فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ③ كُتِبَ عَلَيْهِ

کیا کرتے ہیں، اور ہر شیطان سرکش کے پیچھے ہو لیتے ہیں (۳)۔ اس (مردود) کی نسبت تو یہ لکھا جا چکا ہے کہ جو

اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ④

کوئی بھی اُسے دوست رکھے گا تو اُسے وہ گمراہ ہی کر کے رہے گا، اور اُس کو عذاب دوزخ کی راہ دکھا دے گا (۴)۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ

اے لوگو! اگر تم (دوبارہ) جی اُٹھنے کی طرف سے شک میں ہو تو (اس میں غور کرلو کہ) ہم نے تمھیں مٹی

مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ

سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر لوتھڑے سے، پھر بوٹی سے (کہ بعض) پوری (ہوتی ہیں) اور (بعض)

مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا

ادھوری، تا کہ ہم تمہارے سامنے ظاہر کر دیں، اور ہم رحم میں جس کو چاہتے ہیں ٹھہرائے رکھتے ہیں ایک

نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ

مدت مقرر تک، پھر ہم تمھیں بچہ (بنا کر پیٹ سے) باہر لاتے ہیں، تا کہ تم اپنی بھری جوانی تک پہونچ جاؤ،

توضیحی ترجمہ

سورۂ حج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، یقین مانو قیامت کا بھونچال (یعنی اُس کی آمد کے وقت جو زلزلہ اور تباہی آئے گی وہ) بہت بڑی چیز ہے۔ (جس کا اندازہ اس سے کرو کہ)

(۲) جس دن وہ تمہیں (یعنی جو لوگ اس وقت موجود ہوں گے اُنھیں) نظر آئے گا (اُس دن اُس کی ہولناکی کا یہ عالم ہوگا کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے ہوئے بچے (تک) کو بھول جائے گی، اور جو بھی حاملہ عورتیں ہوں گی وہ (مارے دہشت کے) اپنے حمل گرا بیٹھیں گی، اور لوگ ایسے (ہوش وحواس کھوئے ہوئے) نظر آئیں گے جیسے وہ نشہ میں ہوں، حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی سخت چیز۔

(۳) اور لوگوں میں سے کچھ لوگ ہیں جو اللہ (اور قیامت وغیرہ کے بارے میں اُس کی دی ہوئی خبروں) کے بارے میں (بحث کرتے اور جھگڑتے ہیں بغیر جانے بوجھے (اور بغیر دلیل کے)، اور (نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ) ہر شیطان سرکش کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔

(۴) جس کے بارے میں (اللہ کے یہاں) یہ بات لکھ دی گئی ہے کہ جو شخص (بھی) اُس کو دوست بنائے گا (یا اس کی اتباع کرے گا) وہ (شیطان) اُس کو گمراہ کر دے گا، اور اُس کو بھڑکتی ہوئی آگ (یعنی جہنم) کی طرف لے جائے گا۔

(۵) اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ زندہ کئے جانے (کے بارے) میں کوئی شک ہے (کہ ریزہ ریزہ ہوجانے کے بعد دوبارہ کیسے صحیح سالم جی اُٹھیں گے) تو (ذرا اپنی تخلیق کے بارے میں غور کرو، سمجھ میں آجائے گا) ہم نے تمہیں (اولاً آدم کی شکل میں) مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر ایک جمے ہوئے خون سے، پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو (کبھی) پورا (بچہ) بن جاتا ہے اور (کبھی) پورا نہیں بنتا (یعنی یا تو ساقط ہو جاتا ہے یا اُس کے اعضاء نامکمل رہ جاتے ہیں، اور یہ مختلف شکلوں میں تبدیلی اس لئے کی جاتی ہے) تا کہ ہم تمہارے سامنے (اپنی قدرت) ظاہر کر دیں (کہ جس طرح ہم تم کو عدم سے اور مختلف شکلوں سے ایک مکمل انسان کی شکل میں لا کر پیدا کر سکتے ہیں اسی طرح ہم تم کو تمہارے مرجانے کے بعد خواہ تم کسی بھی شکل میں ہو، مٹی ہو یا راکھ یا ریزہ دوبارہ پیدا کر سکتے ہیں) اور ہم (تمہیں) رحم مادر میں جتنا چاہتے ہیں ٹھہرائے رکھتے ہیں (لیکن) ایک مقررہ وقت تک (ہی) پھر (جب وضع حمل کا وقت آجاتا ہے تو) تم کو ایک بچہ کی شکل میں (ماں کے پیٹ سے) باہر لاتے ہیں، پھر (تمہارے والدین تم کو پالتے ہیں) تا کہ تم اپنی پوری جوانی کو پہونچ جاؤ

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا

اور تم میں وہ بھی ہیں جو مرجاتے ہیں، اور تم میں وہ بھی ہیں جنھیں نکمی عمر تک پہونچا دیا جاتا ہے، جس

يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ

سے وہ ایک چیز سے باخبر ہوکر بے خبر ہو جاتے ہیں، اور تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک ہے، پھر جب ہم

اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

اُس پر پانی برساتے ہیں تو وہ اُبھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کے خوشنما نباتات اُگاتی

بَهِيْجٍ ۝٥ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ

ہے(۵)۔ یہ سب اِس سبب سے کہ اللہ ہی (کی ہستی) حق ہے، اور وہی بے جانوں میں جان ڈالتا

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا

ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے(۶)۔ اور (اِس سبب سے بھی کہ) قیامت آنے والی ہے اِس میں ذرا شبہ نہیں،

وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ

اور اللہ (دوبارہ) اُٹھائے گا اُنھیں جو قبر میں ہیں (۷)۔ اور انسانوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کے

فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝٨ ثَانِيَ عِطْفِهٖ

باب میں حجت کرتا رہتا ہے بغیر علم کے اور بدون دلیل کے، اور بدون کسی روشن کتاب کے، تکبر وگردن کشی کرتا

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ

ہوا تاکہ دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے بے راہ کر دے، ایسے شخص کے لئے دنیا میں (بھی) رُسوائی ہے اور قیامت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝٩ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَ

کے دن ہم اُسے جلتی آگ کا عذاب چکھائیں گے (۹)۔ کہ یہ تیرے ہی ہاتھ کے کرتوتوں کا بدلہ ہے اور

اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝١٠ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ

یہ تو (ثابت ہی ہے) کہ اللہ بندوں پر ذرا ظلم کرنے والا نہیں (۱۰)۔ اور انسانوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو

اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ

اللہ کی پرستش کنارہ پر (کھڑا ہوکر) کرتا ہے، پھر اگر اُسے کوئی نفع پہونچ گیا (تو) وہ اس پر جما رہا، اور اگر

فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

(کہیں) اس پر کوئی آزمائش آپڑی تو وہ منہ اُٹھا کر چل دیا (یعنی) دنیا اور آخرت (دونوں) کو کھو بیٹھا، یہی تو ہے

توضیحی ترجمہ

اور تم میں سے بعض وہ ہیں جو (جوانی تک پہونچنے سے پہلے ہی دنیا سے) اُٹھالئے جاتے ہیں، اور تم ہی میں سے بعض وہ بھی ہوتے ہیں جنھیں نکمی عمر کی طرف پھر سے لوٹایا جاتا ہے (یعنی انتہائی بڑھاپے میں یادداشت اور عقل و فہم میں اُنھیں بچے جیسا کر دیا جاتا ہے) تاکہ وہ (بہت سی چیزوں کا) علم رکھنے کے بعد اس سے بے خبر ہو جائیں (اور یہ ثابت ہو جائے کہ انسان اپنے آپ میں کچھ نہیں ہے، ہم ہی ہیں جو اُسے وہ قوتیں دیتے ہیں جن کی مدد سے وہ بڑے بڑے علم حاصل کرتا ہے اور ترقی کی منازل طے کرتا ہے) اور (اس کی مثال) تم دیکھتے ہو کہ ایک زمین مرجھائی ہوئی پڑی ہے، پھر جب ہم اُس پر پانی برساتے ہیں تو وہ حرکت میں آتی ہے، اُس میں بڑھوتری ہوتی ہے، اور وہ ہر قسم کے خوشنما نباتات اُگاتی ہے۔

(۶) یہ سب (تصرفات کا نظام) اس وجہ سے ہے کہ (یہ ظاہر ہو جائے کہ) اللہ (کا وجود، اور اُس کا تنہا معبود و مختار ہونا) حق ہے، اور وہی بے جانوں میں جان ڈالتا ہے، اور یہ کہ وہی ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔

(۷) اور یہ (اس وجہ سے بھی ہے کہ یہ ثابت ہو جائے) کہ قیامت کی گھڑی کو تو آنا ہی ہے جس میں کوئی شک (کی گنجائش) نہیں، (کیونکہ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ اچھے اور برے عمل کرنے والے میں کوئی فرق نہ ہو، نیک عمل والے کو انعام اور برے عمل والے کو سزا نہ ملے) اور یہ (بھی) کہ (جزا و سزا کے لئے) اللہ مرے ہوؤں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

(۸) اور (اتنی واضح علامات کے موجود ہونے پر بھی) لوگوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کے بارے (بحث) و جھگڑا کرتا ہے، حالانکہ اُس کے پاس نہ تو کوئی علم ہے، نہ ہدایت، اور نہ کوئی روشنی دینے والی کتاب۔

(۹) وہ (تکبر سے) اپنا پہلو اکڑائے رہتا ہے، تاکہ دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے گمراہ کر دے، اُس کے لئے دنیا میں تو رُسوائی ہے ہی اور قیامت کے دن ہم اُسے جلتی ہوئی آگ کا مزہ چکھائیں گے۔

ع ۱ ۱۰ ۸

(۱۰) (اور اُس کو بتائیں گے کہ) یہ سب کچھ تیرے ان اعمال بد کا بدلہ ہے جو تو نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے تھے، اور یہ (بات ثابت ہی ہے) کہ اللہ بندوں پر ظلم ڈھانے والا (ہرگز) نہیں ہے۔

(۱۱) اور لوگوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا ہے کنارہ پر رہ کر، (یعنی اُس کا یقین کامل نہیں) چنانچہ اگر اس کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو وہ (اللہ سے) مطمئن رہتا ہے، اور اگر (کہیں) اُسے کوئی آزمائش پیش آگئی تو وہ (اللہ سے) منہ موڑ لیتا ہے (اور چل دیتا ہے دوسروں کی طرف) ایسے شخص نے اپنی دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی، یہی تو ہے

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا

انتہائی محرومی (۱۱)۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر ایسے کو پکار رہا ہے جو نہ اُسے نقصان پہونچا سکے اور نہ اُسے نفع

لَا يَنْفَعُهٗ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ

پہونچا سکے، یہی تو ہے انتہائی گمراہی (۱۲)۔وہ ایسے کو پکارتا ہے جس کا ضرر (واقعی) قریب تر ہے اس

اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۚ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ

کے نفع (موہوم) سے، کیا ہی بُرا ہے (ایسا) کارساز، اور کیا ہی بُرا ہے (ایسا) رفیق (۱۳)۔بے شک اللہ

يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

ایسے لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے داخل کرے گا ایسے باغوں میں جن کے نیچے نہریں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ

بہہ رہی ہوں گی، بے شک اللہ کر ڈالتا ہے جو ارادہ کر لیتا ہے (۱۴)۔جو شخص یہ خیال رکھتا ہے کہ اللہ

اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى

اپنے رسول کی مدد دنیا و آخرت میں نہ کرے گا تو اُسے چاہئے کہ ایک رسّی آسمان تک تان لے، پھر سلسلۂ

السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾

وحی کو کاٹ دے، تو غور کرنا چاہئے کہ آیا اس کی تدبیر اس کی ناگواری کی چیز کو موقوف کرا سکتی ہے؟ (۱۵)۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾

اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو اُتارا ہے کھلی ہوئی نشانیاں (بنا کر) اور بات یہ ہے کہ اللہ جس

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى

کے لئے ارادہ کرتا ہے اُسے ہدایت کر ہی دیتا ہے (۱۶)۔ بے شک جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اور جو

وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

لوگ یہودی ہوئے اور صابی اور نصاریٰ اور مجوس اور جو مشرک ہیں بے شک اللہ ان (سب) کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

درمیان فیصلہ کر دے گا قیامت کے دن، بے شک اللہ ہر شئے سے واقف ہے (۱۷)۔کیا تو دیکھتا نہیں

اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ

(اے مخاطب!) کہ اللہ ہی کو سجدۂ (تسلیم) کرتے ہیں جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور سورج

توضیحی ترجمہ

وہ (جس کو کہا جاتا ہے) کھلا ہوا گھاٹا۔

(۱۲) وہ اللہ کو چھوڑ کر (دنیاوی فائدہ کے چکر میں) اُن کو پکارنے لگتا ہے جو اُس کو نہ نقصان پہونچا سکتے ہیں اور نہ نفع، یہی تو ہے (وہ جس کو کہتے ہیں) پرلے درجہ کی گمراہی۔

(۱۳) وہ ایسے (جھوٹے خدا) کو پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے فائدے سے زیادہ قریب ہے۔ (یعنی وہ نفع یا نقصان تو پہونچا نہیں سکتے لیکن انھیں پکارتے ہی شرک کی سزا طے ہوگئی، اس لئے نقصان تو انھیں پہونچ ہی گیا، لہٰذا) کیا ہی بُرا ہے (ایسا) کارساز اور کیا ہی بُرا ہے (ایسا) ساتھی۔ (جس کو پکارنے کے ساتھ ہی نقصان پہونچ جائے، اور نفع پہونچانا تو دور کی بات وہ نقصان بھی زائل نہ کر سکے)

(۱۴) (ان کے مقابلے میں) بے شک اللہ داخل کرے گا اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور (ساتھ ہی) انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے (جنت کے) ایسے باغات میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یقیناً اللہ تعالیٰ (کی یہ صفت ہے کہ وہ) جو چاہتا ہے کر کے رہتا ہے۔ (کوئی اُسے روک نہیں سکتا)

(۱۵) جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ اللہ دنیا و آخرت میں اس (پیغمبر) کی مدد نہیں کرے گا تو وہ (غلط فہمی میں ہے، اب وہ ایسا کرے کہ) رسّہ کے ذریعہ آسمان پر چڑھ جائے اور منقطع کر دے (آسمان سے وحی یا آنے والی مدد کے سلسلہ کو، یعنی اپنی سی ہر ممکن کوشش کر لے) اور دیکھ لے کہ کیا اس کی یہ تدبیر اُس کے غصے کی وجہ (یعنی وحی) کو موقوف کرا سکتی ہے؟۔ (اُسے یقیناً ناکامی ہی ہوگی)

(۱۶) اور (اے مخاطب!) ہم نے قرآن کو اسی طرح واضح نشانیاں بنا کر اُتارا ہے (جیسا کہ تم نے دیکھا) اور (اس کے باوجود بھی بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے بات یہ ہے کہ) اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ (اور چاہتا عام طور پر اُسی کے لئے ہے جس میں طلب اور سعی دیکھتا ہے)

(۱۷) بے شک جو لوگ ایمان لائے، اور جنھوں نے یہودیت اختیار کی اور صابی، اور نصرانی اور مجوسی، اور وہ (تمام لوگ) جنھوں نے (کسی بھی طرح کا) شرک اختیار کیا، اِن سب کے درمیان اللہ قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا (یعنی ایمان والوں کو انعام اور اہل باطل کو سخت سزا دے گا) اور اللہ ہر ہر چیز پر گواہ ہے۔ (یعنی ہر ایک کا عمل براہ راست اُس کے علم میں ہے، لہٰذا یہ فیصلہ حاکمانہ زور پر نہیں بلکہ عدل و انصاف کے مطابق ہوگا)

(۱۸) (اے مخاطب!) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ کے آگے ہر چیز سجدہ کرتی ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے (یعنی اس کی مطیع و فرماں بردار ہے، اور جس کام میں لگائی گئی ہے اُسی میں لگی ہے) اور سورج

وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ

اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور کثرت سے انسان بھی، اور بہتوں پر

مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ

عذاب (الٰہی) ثابت ہو گیا ہے، اور جس کو اللہ ذلیل کرے اس کا کوئی عزت دینے والا نہیں،

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ

بے شک اللہ جو چاہے کرے (۱۸)۔ یہ دونوں فریق ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے باب میں

اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ؗ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ

اختلاف کیا، سو جو لوگ کافر ہیں اُن کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے، اُن کے سروں

نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ

کے اوپر سے گرم پانی چھوڑا جائے گا (۱۹)۔ اس سے گل جائیں گی اُن کے پیٹ کی چیزیں اور

بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ ؕ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا

کھالیں (۲۰)۔ اور اُن کے (مارنے کے) لئے گرز ہوں گے لوہے کے (۲۱)۔ وہ لوگ جب کبھی

اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ

گھٹے گھٹے اس سے باہر نکلنا چاہیں گے اسی میں ڈھکیل دیئے جائیں گے (اب) جلنے کا عذاب

الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

چکھتے رہو (۲۲)۔ بے شک اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے باغوں میں داخل

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ

کرے گا کہ ان کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہیں، وہاں اُن کو کنگن سونے کے اور موتی پہنائے

ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ

جائیں گے، اور وہاں اُن کی ریشم کی پوشاک ہوگی (۲۳)۔ اور اُن کو ہدایت ہو گئی تھی کلمۂ طیبہ

مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کی طرف اور انھیں ہدایت ہو گئی تھی (خدائے) لائق حمد کے راستہ کی جانب (۲۴)۔ بے شک

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ

جو لوگ کافر ہیں اور (لوگوں کو) روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے جس کو ہم نے مقرر کیا ہے

توضیحی ترجمہ

اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی، اور (انسانوں میں) بہت سے ایسے بھی ہیں جن پر عذاب طے ہو چکا ہے (کیونکہ وہ اللہ کے سجدہ یعنی بندگی سے منکر ہوئے، تو ایسے لوگوں کو اللہ ذلیل کردے گا) اور جس کو اللہ ذلیل کرے کوئی نہیں ہے جو اُس کو عزت دلا سکے، اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ (وہ قادر مطلق ہے کوئی بھی طاقت اس کو روک نہیں سکتی)

(۱۹) یہ (مؤمن اور کافر) دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار (اور اس کے دین) کے بارے میں ایک دوسرے سے جھگڑا کیا ہے، اب (اس کا فیصلہ اس طرح ہوگا کہ) جن لوگوں نے کفر اپنایا ہے (اُن کو دوزخ میں ڈالا جائے گا، جہاں) اُن کے لئے آگ کے کپڑے تراشے جائیں گے (اور) اُن کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

(۲۰) جس سے اُن کے پیٹ کے اندر (تک) کی چیزیں (یعنی انتڑیاں) اور کھالیں (سب) گل جائیں گی۔

(۲۱) اور اُن کے (مارنے کے) لئے لوہے کے گرز (یا ہتھوڑے) ہوں گے۔

(۲۲) جب بھی گھٹن (اور تکلیف) کی وجہ سے وہ اس (دوزخ) سے نکلنا چاہیں گے تو اُسی میں لوٹا دیئے جائیں گے (اور کہا جائے گا کہ) جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو۔

(۲۳) (اور دوسری طرف) جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے اللہ اُن کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں انھیں کنگنوں اور موتیوں سے سجایا جائے گا، اور اُس (جنت) میں اُن کا لباس (قیمتی) ریشم کا ہوگا۔ (یعنی اُن کے ساتھ شاہانہ اعزاز واکرام کا معاملہ کیا جائے گا)

(۲۴) اور (سمجھ لو کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ) ان لوگوں کی رسائی پاکیزہ بات (یعنی کلمۂ توحید) تک ہو گئی تھی، اور وہ اُس خدا کے راستے تک پہونچ گئے تھے جو ہر تعریف کا مستحق ہے۔ (اور اس راستے پر زندگی بھر گامزن رہے)

(۲۵) بیشک وہ لوگ (سزا کے لائق ہیں) جنھوں نے کفر اپنا لیا ہے اور دوسروں کو اللہ کے راستے سے اور اُس مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے بنایا ہے

لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ

لوگوں کے واسطے کہ اس میں رہنے والا اور باہر سے آنے والا (سب) برابر ہیں، اور جو کوئی بھی اس کے اندر کسی

بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ

بے دینی کا ارادہ ظلم سے کرے گا اُسے ہم دردناک عذاب چکھائیں گے (۲۵)۔ اور (وہ وقت یاد دلائیے) جب

الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ

ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ بتادی اور (حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو پاک رکھنا

الْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ

طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے (۲۶)۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو، لوگ

رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾

تمہارے پاس پیدل بھی آئیں گے اور دُبلی اونٹنیوں پر بھی، جو دور دراز راستوں سے پہونچی ہوں گی (۲۷)۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ

تا کہ اپنے فوائد کے لئے آموجود ہوں اور تا کہ ایام معلوم میں اللہ کا نام لیں، ان مویشی چوپایوں پر جو اللہ

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا

نے ان کو عطا کئے ہیں، سو تم بھی اس میں سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلاؤ (۲۸)۔ پھر لوگوں کو

الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ

چاہئے کہ اپنا میل کچیل دور کریں، اور اپنے واجبات کو پورا کریں، اور چاہئے کہ (اس) قدیم گھر کا طواف

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ ۤ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ

کریں (۲۹)۔ یہ بات ہو چکی، اور جو کوئی بھی اللہ کے محترم احکام کا ادب کرے گا سو یہ اُس کے حق میں

فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى

اور اس کے پروردگار کے پاس بہتر ہوگا، اور اللہ نے حلال کردیئے ہیں تمہارے لئے چوپائے بجز اُن کے

عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ

جو تم کو پڑھ کر بتادیئے گئے سو تم بچے رہو بتوں کی گندگی سے، اور بچے رہو جھوٹی بات سے (۳۰)۔

الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

جھکے رہو اللہ کی طرف اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرکے، اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے

ع ۳ ۱۰

سب لوگوں کے لئے، مساوی ہیں اُس میں وہاں کے باشندے اور باہر سے آنے والے (یعنی کوئی اس کی ملکیت کا دعویٰ کر کے کسی کو وہاں داخلے یا عبادت سے نہیں روک سکتا) اور (خبردار!) جو کوئی زیادتی (کا راستہ اختیار) کر کے ٹیڑھی راہ نکالے گا ہم اُسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

(۲۶) اور (اے دورِ نبوی کے مشرکو! ذرا بیت اللہ کی تاریخ تو سنو! ہوا یوں کہ ایک وقت تھا) جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر (یعنی خانۂ کعبہ) کی جگہ بتادی تھی (کہ اصل بیت اللہ یہاں تھا، یہیں اس کی تعمیر نو کریں، اور یہ ہدایت دی تھی کہ) میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا (یعنی اس گھر کی بنیاد خالص توحید پر رکھنا، یہ نہ ہو کہ کوئی اس عمارت ہی کی پوجا شروع کردے یا یہاں بت لاکر رکھ دے) اور میرے گھر کو اُن لوگوں کے لئے پاک رکھنا جو (یہاں آکر میرے گھر کا) طواف کریں، اور عبادت کے لئے کھڑے ہوں اور رکوع سجدے بجالائیں۔ (یعنی نمازیں پڑھیں)

(۲۷) اور (اے ابراہیم! اس کی تعمیر نو کے بعد) حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کردو (پھر ہماری قدرت دیکھو) لوگ تمہارے پاس (حج کے لئے) آئیں گے پیدل بھی، اور دور دراز کے راستوں سے اونٹنیوں پر بھی جو (بڑے لمبے سفر کی وجہ سے) دبلی ہوگئی ہوں گی۔

(۲۸) تا کہ وہ اُن فوائد کو آنکھوں سے دیکھیں (اور اُن سے لطف اندوز ہوں) جو اُن کے لئے (حج میں) رکھے گئے ہیں اور تا کہ ایام مقررہ (ایام تشریق) میں اللہ کا نام لیں ان چوپایوں پر جو اللہ نے اُن کو عطا فرمائے ہیں، تو (جس جانور کی تم قربانی کرو) اس میں سے تم بھی کھاؤ اور غریب محتاج کو بھی کھلاؤ۔

(۲۹) پھر (یعنی حج کی قربانی کے بعد) لوگوں کو چاہئے کہ اپنی میل کچیل دور کریں (یعنی سر منڈوائیں، زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں، ناخن ترشوائیں اور خوب مَل مَل کر نہائیں) اور اپنی منتیں پوری کریں (جو حج کے دوران پوری نہیں کرسکتے تھے) اور اس بیتِ عتیق کا طواف (زیارت) کریں۔

(۳۰) یہ تو بات ہوگئی اور (ایک بات اور سنو!) جو بھی اللہ کے محترم احکام کی تعظیم کرے گا تو یہ (عمل) اُس کے حق میں اُس کے رب کی نظر میں بہت بہتر ہوگا، اور (سنو!) سارے جانور تمہارے (کھانے کے) لئے حلال کردیئے گئے ہیں سوائے اُن کے جن کی تفصیل تمہیں (سورۂ مائدہ میں) سنادی گئی ہے، سو تم بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات سے بھی۔

(۳۱) خالص اللہ کے لئے ہوتے ہوئے، اُس کے ساتھ کسی کو شریک کئے بغیر، اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے تو

فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ

تو جیسے وہ گر پڑا آسمان سے، پھر پرندوں نے اُسے نوچ ڈالا، یا اُس کو ہوا نے کسی دور دراز جگہ

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ

جا پٹکا (۳۱)۔ یہ بات ہو چکی، اور جو کوئی (دین) خدا کی یادگاروں کا ادب رکھے گا سو یہ (ادب) دلوں کی پرہیز گاری

تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ

میں ہے (۳۲)۔ تمہارے لئے ان سے فوائد حاصل کرنے جائز ہیں ایک مدت معین تک، پھر اس (کے ذبح) کا موقع

مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا

بیت عتیق کے قریب ہے (۳۳)۔ اور ہم نے ہر ایک اُمت کے لئے قربانی رکھ دی تھی تا کہ وہ لوگ اللہ کا نام ان مویشی

اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

چوپایوں پر لیں جو اس نے اُن کو عطا کر رکھے ہیں، سو تمہارا خدا تو خدائے واحد ہی ہے تم بس اُسی کے آگے جھکو، اور آپ

وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

خوش خبری سنا دیجئے گردن جھکا دینے والوں کو (۳۴)۔ جن کے دل ڈر جاتے ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جو

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي

مصیبتیں اُن پر پڑتی ہیں اُن پر صبر کرنے والوں کو اور نماز کی پابندی کرنے والوں کو اور (اُن کو) جو خرچ کرتے رہتے

الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ

ہیں اس میں سے جو ہم نے اُنھیں دے رکھا ہے (۳۵)۔ اور قربانی کے جانوروں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ (کے

مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ

دین) کی یادگاریں بنا دیا ہے تمہارے حق میں اُن کے اندر ہی بھلائی (رکھ دی گئی) ہے، سو تم (اُنھیں) کھڑے کر کے

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ

اُن پر اللہ کا نام لیا کرو، پھر جب وہ کروٹ کے بل گر پڑیں تو خود بھی اُن میں سے کھاؤ، اور بے سوالی اور سوالی کو بھی

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا

کھلاؤ، ہم نے اسی طرح ان (جانوروں) کو تمہارے زیر حکم کر دیا تا کہ تم شکر ادا کرو (۳۶)۔ اللہ تک نہ اُن کا گوشت

وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ

پہونچتا ہے اور نہ اُن کا خون، البتہ اُس کے پاس تمہارا تقویٰ پہونچتا ہے، اسی طرح اللہ نے تمہارے زیر حکم کر دیا ہے

توضیحی ترجمہ

(اس کی مثال ایسی ہے کہ) جیسے کوئی آسمان سے گر پڑا ہو، اب (چاہے) اُسے پرندے اُچک لے جائیں یا ہوا اُسے دور دراز کی جگہ لا پھینکے۔ (یعنی توحید خالص کا راستہ چھوڑتے ہی وہ مُردہ بدست زندہ کی مانند ہو جاتا ہے، اُس کی خواہشات اُسے ادھر سے اُدھر لئے پھرتی ہیں اور شیطان اُسے مزید گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے)

(۳۲) یہ تو (شرک کی بابت) سن لیا، اور (اب یہ بھی سمجھ لو کہ) جو کوئی شعائر اللہ کی تعظیم کرے گا تو وہ دل کے تقوے کی بات ہوگی (یہ تعظیم و ادب کرنا شرک میں داخل نہیں)

(۳۳) (قربانی کے جانور بھی شعائر اللہ میں سے ہیں، ان کو عزت دینے کا یہ مطلب نہیں کہ تم ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے) تمہارے لئے ان سے فائدہ اُٹھانے کے مواقع ہیں ایک متعین وقت (یعنی بدی بننے) تک (اور ضرورۃً بدی بننے کے بعد بھی) پھر اس (کے ذبح) کا مقام وہی قدیم گھر (یعنی خانہ کعبہ) کے آس پاس (یعنی کل حرم) ہے۔

(۳۴) اور ہم نے ہر اُمت کے لئے قربانی اس مقصد کے لئے رکھی ہے کہ تا کہ وہ اُن مویشیوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے اُنھیں عطا فرمائے ہیں، تو (قربانی صرف اللہ ہی کے نام پر ہونی چاہئے) تم سب کا معبود بس (وہی) ایک معبود ہے، چنانچہ اُسی کی فرماں برداری کرو، اور آپ (اے پیغمبر!) سر تسلیم خم کرنے والوں کو (رضائے الٰہی کی) خوش خبری سنا دیجئے۔

(۳۵) (سر تسلیم خم کرنے والے وہ ہوتے ہیں کہ) جن کے دل ڈر جاتے ہیں جب (اُن کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، اور جو اپنے اوپر پڑنے والی ہر مصیبت پر صبر کرنے والے اور نماز قائم کرنے والے ہوتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے اُنھیں (مال و دولت) دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے راستے میں) خرچ کرتے ہیں۔

(۳۶) اور قربانی کے جانوروں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کے شعائر (دینی علامات) میں شامل کیا ہے، ان میں تمہارے لئے (دین و دنیا کی) بھلائی ہے، تو اُن کو (ذبح کے موقع پر) ترتیب وار کھڑا کر کے اُن پر اللہ کا نام لو (اور ذبح کرو) پھر جب وہ پہلو کے بل پڑ جائیں (یعنی ٹھنڈے ہو جائیں) تو اُن میں سے (گوشت لے کر) کھانے میں استعمال کرو اور (ایسے میں غریبوں کو نہ بھول جانا، غریبوں میں) اُن کو بھی کھلاؤ جو صبر کئے بیٹھے ہوں اور اُن کو بھی جو مانگ لیں، (کبھی سوچا ہے کہ یہ جانور اپنے بلند و بالا جثہ کے باوجود تمہارے قابو میں کیسے آ جاتے ہیں؟) ایسے کہ اُس (اللہ) نے ان کو تمہارا تابع بنا دیا ہے تا کہ تم شکر گزاری کرو۔

(۳۷) (یہاں قربانی کا اصل فلسفہ سمجھ لو کہ) اللہ کو نہ ان (قربان کئے جانے والے جانوروں) کا گوشت پہونچتا ہے اور نہ ان کا خون، البتہ اُس کے پاس تمہارا تقویٰ پہونچتا ہے، اسی لئے اُس نے ان (جانوروں) کو تمہارے تابع بنا دیا ہے

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٧ اِنَّ اللّٰهَ

تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اُس نے تمھیں ہدایت دی، اور آپؐ اخلاص والوں کو خوش خبری سنا دیجیے (٣٧)۔ بے شک اللہ

يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝٣٨

ایمان والوں سے دور کر دے گا (مشرکوں کے غلبہ و اقتدار کو) بے شک اللہ پسند نہیں کرتا کسی دغاباز کفر والے کو (٣٨)۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

(اب لڑنے کی) اجازت دی جاتی ہے انھیں جن سے لڑائی کی جاتی ہے اس لئے کہ اُن پر بہت ظلم ہو چکا، اور بے شک اللہ

لَقَدِيْرُ ۝٣٩ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا

اُن کی نصرت پر (ہر طرح) قادر ہے (٣٩)۔ جو اپنے گھروں سے بے وجہ نکالے گئے محض اس بات پر کہ وہ یوں کہتے ہیں

رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ

کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، اور اگر اللہ لوگوں کا زور ایک دوسرے سے نہ گھٹاتا رہتا تو نصاریٰ کی خانقاہیں اور عبادت خانے

صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ

اور یہود کے عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے (سب) منہدم ہو گئے

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝٤٠ اَلَّذِيْنَ

ہوتے، اور اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اُس کی مدد کرے، بے شک اللہ قوت والا غلبہ والا ہے (٤٠)۔ (یہ ایسے لوگ ہیں)

اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا

کہ اگر ہم اُنھیں زمین میں حکومت دے دیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں، اور زکوٰۃ دیں اور (دوسروں کو

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝٤١ وَاِنْ

بھی) نیک کام کا حکم دیں اور بُرے کام سے منع کریں اور انجام (سب) کاموں کا اللہ ہی (کے ہاتھ) میں

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۝٤٢ وَ

ہے (٤١)۔ اور اگر یہ لوگ آپؐ کو جھٹلاتے ہیں تو (کیا ہوا) ان کے قبل قوم نوح و عاد و ثمود (٤٢)۔ اور قوم

قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝٤٣ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى

ابراہیم و قوم لوط (٤٣)۔ اور مدین بھی (تو اپنے پیمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں، اور موسیٰ بھی جھٹلائے جا چکے ہیں،

فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝٤٤ فَكَاَيِّنْ

سو (پہلے تو) میں نے مہلت دی کافروں کو پھر میں نے اُنھیں پکڑ لیا (دیکھو) میرا عذاب کیسا ہوا (٤٤)۔ غرض کتنی ہی

توضیحی ترجمہ

تاکہ تم اُس کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اُس نے تمھیں ہدایت عطا فرمائی، اور آپ (اے پیغمبرؐ!) خوش اسلوبی سے نیک عمل کرنے والوں کو (رضائے الٰہی کی) خوش خبری سنا دیجیے۔

(٣٨) (حج کے ضروری احکام اور شعائر اللہ کی تعظیم و ادب کی بابت تو سن لیا، اب سنو!) اللہ تعالیٰ (اُن لوگوں کو جو حج وغیرہ سے روکتے ہیں) مؤمنین سے ہٹا دے گا (یعنی بہت دن تک ان کا یہ غلبہ رہنے والا نہیں ہے کیونکہ) بے شک اللہ کسی دغاباز ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔ (یہ تو ان کو مہلت دی جا رہی ہے)

(٣٩) جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں اُن کو بھی (اب اپنا دفاع کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ اُن پر (بہت) ظلم کیا گیا ہے، اور اللہ (اُن کی مدد کرے گا وہ) اُن کی مدد (اور انھیں غالب) کرنے پر (پوری طرح سے) قادر ہے۔

(٤٠) یہ لوگ وہ ہیں کہ جنھیں اپنے گھروں سے صرف اتنی سی بات پر ناحق نکال دیا گیا کہ وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، اور (دفاعی جنگ کی جو اجازت دی گئی ہے وہ اللہ کے اس دستور کے تحت ہے کہ جب بھی شر بڑھتا ہے تو اللہ اہل خیر کے ذریعہ اس کو دفع کراتے ہیں، کیونکہ) اگر اللہ بعض لوگوں کو (جو شر پھیلاتے ہیں) بعض کے ذریعہ (جو اہل خیر ہوتے ہیں) دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور کلیسا اور عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا ذکر کثرت سے کیا جاتا ہے سب مسمار کر دی جاتیں، اور (جہاں تک اللہ کی مدد کا سوال ہے تو سن لو) اللہ اُن ہی کی مدد کرے گا جو اُس کی مدد کریں گے (یعنی اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر لڑیں گے) بلاشبہ اللہ بڑی قوت والا اور صاحب اقتدار ہے۔ (وہ جس کی مدد کرے گا اس کو تو کامیاب اور غالب ہونا ہی ہے)

(٤١) یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم اِنھیں زمین میں اقتدار بخشیں تو یہ نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ ادا کریں اور (لوگوں کو) نیکی کی تاکید کریں اور برائی سے روکیں، اور (یاد رکھنا چاہئے کہ) تمام کاموں کا انجام تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ (لہٰذا حقیقی فلاح اور کامیابی اُسی کے احکام پر چل کر اور اُسی کے ضابطے اختیار کر کے مل سکتی ہے)

(٤٢) اور (اے پیغمبرؐ!) اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں (تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، کیونکہ) ان سے پہلے نوحؑ، عادؑ اور ثمودؑ کی قومیں بھی (اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں۔

(٤٣) نیز ابراہیمؑ کی قوم اور لوطؑ کی قوم۔ (بھی)

(٤٤) اور مدین والے (بھی جھٹلا چکے ہیں) اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا تھا، تو (پہلے تو) میں نے کافروں کو مہلت دی پھر میں نے اُن کو پکڑ لیا، تو (دیکھ لو) کیسی تھی میری پکڑ۔

(٤٥) غرض (تم دنیا میں گھوم پھر کر دیکھ لو کہ) کتنی ہی

مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا

بستیاں ہیں جنھیں ہم نے ہلاک کرڈالا جو نافرمان تھیں سو وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں، اور کتنے ہی

وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

بے کار کنویں اور بہت سے قلعی چونے کے محل (۴۵)۔ سو کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں کہ اُن کے دل

فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا

ایسے ہوجاتے جن سے یہ سمجھنے لگتے، یا کان ایسے ہوجاتے جن سے یہ سننے لگتے، اصل یہ ہے کہ آنکھیں

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِى

اندھی نہیں ہوجایا کرتیں، بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہوجایا کرتے ہیں (۴۶)۔ اور آپ سے

الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

یہ لوگ عذاب کی جلدی مچارہے ہیں درآنحالیکہ اللہ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا، اور آپ کے

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ

پروردگار کے پاس کا ایک دن مثل ایک ہزار سال کے ہے تم لوگوں کے شمار کے مطابق (۴۷)۔ اور کتنی ہی

مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ

بستیاں ہیں جنھیں میں نے مہلت دی تھی اور وہ نافرمان تھیں، پھر میں نے اُنھیں پکڑلیا، اور میری ہی طرف (سب کی)

الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾

واپسی ہے (۴۸)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تو تمہارے لئے صرف ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں (۴۹)۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

سو جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام کرنے لگے اُن کے لئے مغفرت ہے اور عزت کی

كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۤئِكَ اَصْحٰبُ

روزی (۵۰)۔ اور جو لوگ کوشش کرتے رہتے ہیں ہماری نشانیوں کے باب میں ہرانے کے لئے، وہی

الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ

لوگ دوزخی ہیں (۵۱)۔ اور ہم نے آپ سے قبل کوئی رسول اور کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ جب اُس نے

اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى

کچھ پڑھا ہو، تو شیطان نے اُس کے پڑھنے کے باب میں شبہ ڈالا، سو اللہ شبہ کو مٹا دیتا ہے ڈالے ہوئے

توضیحی ترجمہ

بستیاں تھیں جن کو ہم نے اُس وقت ہلاک کیا جب وہ ظلم کررہی تھیں (تم ان کے آثار دیکھو گے کہ) وہ بستیاں اپنی چھتوں کے بل گری پڑی ہیں، اور (کتنے ہی) کنویں بیکار پڑے ہیں اور (کتنے ہی) پکے بنے ہوئے محل بھی۔ (جو کھنڈر بن چکے ہیں)

(۴۶) تو کیا یہ لوگ (جو آپ کو جھٹلا رہے ہیں) روئے زمین پر چلے پھرے نہیں ہیں کہ (اُن ظالم بستیوں کا انجام دیکھتے اور) اُن کے دل (ودماغ) ایسے ہوجاتے جو اُنھیں سمجھ (وعقل) دیتے، یا اُن کے کان ایسے ہو جاتے جن سے وہ (حقیقت) سُن سکتے (اور حد یہ ہے کہ وہ تو آنکھوں کے ہوتے ہوئے دیکھ بھی نہیں پا رہے ہیں) بات یہ ہے کہ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں، بلکہ وہ دل بھی اندھے ہوجایا کرتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں۔ (اور یہ باتیں دلوں کے اندھا ہونے کا ہی نتیجہ ہیں)

(۴۷) اور یہ لوگ آپ سے عذاب جلدی لانے کا مطالبہ کررہے ہیں، اور (عذاب تو یقیناً اپنے وقت پر آکر رہے گا کیونکہ) اللہ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا، اور (جہاں تک تمہارے دن گننے کا سوال ہے تو یہ سمجھ لو کہ) تمہارے رب کے یہاں کا ایک دن تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کا ہوتا ہے۔

(۴۸) اور (یہ جو تمھیں مہلت دی جارہی ہے اس سے یہ نہ سمجھو کہ تمہیں سزا نہیں ملے گی، دیکھو!) کتنی ہی بستیاں ایسی تھیں جنھیں میں نے مہلت دی تھی، اور وہ ظلم کرتی رہیں، پھر میں نے اُنھیں پکڑ لیا، اور (اگر دنیا میں عذاب نہ بھی نازل کیا گیا تو بھی سزا تو دی ہی جائے گی، کیونکہ) سب کو آخر کار میری ہی طرف لوٹنا ہے۔ (اس وقت سزا دے دی جائے گی)

ع ۶ / ۱۳

(۴۹) آپ (اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجئے کہ: اے لوگو! میں تو تم کو (اللہ کے عذاب سے) کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ (عذاب لانا میرا کام نہیں)

(۵۰) سو جو لوگ (میرے اس ڈرانے سے ڈر گئے اور) ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک عمل بھی کئے، اُن کے لئے مغفرت ہے اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے۔

(۵۱) اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو عاجز کرنے (اور نیچا دکھانے) کی کوشش میں رہتے ہیں، وہ دوزخ کے باسی ہیں۔ (یعنی انھوں نے دوزخ میں اپنا گھر بنالیا ہے)

(۵۲) اور (اے پیغمبرؐ! یہ جو کچھ لوگ آپ سے لوگ بعض آیات کے بارے میں طرح طرح کے سوال کررہے ہیں اور بعض آیات کی تشریح میں شبہات پیدا کررہے ہیں، تو یہ کوئی نئی بات نہیں) ہم نے آپ سے پہلے بھی جب کوئی رسول یا نبی بھیجا تو (اُس کے ساتھ یہ واقعہ ضرور ہوا کہ) جب اُس نے (اللہ کا کلام) پڑھا (اور اس کی تشریح کی) تو شیطان نے اُس کی تشریح (کی بعض باتوں کے بارے میں لوگوں کے دلوں) میں شبہات ڈال دیئے، سو اللہ دور کردیتا ہے اُن (شبہات) کو جو ڈالے ہوتے ہیں

الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ

شیطان کے، پھر اللہ اپنی آیات کو (اور زیادہ) مضبوط کر دیتا ہے، اور اللہ خوب علم والا خوب حکمت والا ہے (۵۲)۔ (اور یہ

مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

سب اس لئے ہوتا ہے) تاکہ اللہ شیطان کے ڈالے ہوئے (شبہات) کو آزمائش بنا دے اُن کے حق میں جن کے دلوں میں

قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

روگ ہے اور اُن کے دل بالکل سخت ہیں، اور بے شک ظالم لوگ بڑی دور کی مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں (۵۳)۔ اور

اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ

(یہ سب اِس لئے بھی) تاکہ جن لوگوں کو فہم عطا ہوا ہے وہ یقین کریں کہ یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے حق ہے، سو اِس کے

قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

ایمان پر اور زیادہ قائم ہو جائیں، پھر اُس کی طرف (اُن کے دل اور بھی) جھک جائیں، اور بے شک اللہ ایمان والوں کو راہِ

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

راست دکھا کر رہتا ہے (۵۴)۔ اور جو کافر ہیں وہ تو ہمیشہ اس کی طرف سے شک ہی میں پڑے رہتے ہیں، یہاں

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۗ

تک کہ اُن پر قیامت یک بیک آپہونچے یا اُن پر بے برکت دن کا عذاب آپہونچے (۵۵)۔ حکومت اُس روز

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۗ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ جَنّٰتِ

اللہ ہی کی ہوگی، وہ ان سب کے درمیان فیصلہ کر دے گا، سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کئے

النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

وہ عیش کے باغوں میں ہوں گے (۵۶)۔ اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا سو اُن کے لئے تو عذاب

مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا

ع ۷ / ۱۴

ذلت والا ہوگا (۵۷)۔ اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں اپنا وطن چھوڑا پھر وہ مارے گئے یا مر گئے، اللہ اُنھیں یقیناً

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

ایک بہترین رزق دے کر رہے گا، اور اللہ ہی سب رزق دینے والوں سے بہتر اور سب سے بڑھ کر ہے (۵۸)۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

وہ اُنھیں ایسی جگہ داخل کرے گا جسے وہ (بہت ہی) پسند کریں گے، اور بے شک اللہ بڑا علم والا اور بڑا حلم والا ہے (۵۹)۔

توضیحی ترجمہ

شیطان نے، پھر اپنی آیات کو (اور زیادہ) مضبوط کر دیتا ہے (اپنی محکم آیات اور ان اعتراضات کے جوابات کے ذریعہ) اور اللہ سب خبر رکھتا ہے (شیطان کی شرارتوں کی اور بعض لوگوں کے اس سے متأثر ہونے کی) وہ بڑا حکمت والا ہے۔ (اس لئے شبہ پیدا کرنے کی چھوٹ دی اور پھر اس کا زبردست تدارک کیا)

(۵۳) (اور اللہ یہ سب اس لئے کرتا ہے) تاکہ جو رکاوٹ (یا ملاوٹ) شیطان نے ڈالی تھی اس کو (اللہ) اُن لوگوں کے لئے آزمائش بنا دے جن کے دلوں میں روگ ہے اور جن کے دل سخت ہیں (کہ اب بھی وہ حق کو قبول کرتے ہیں یا نہیں؟) اور بلا شبہ یہ ظالم لوگ مخالفت میں بہت دور چلے گئے ہیں)

(۵۴) اور (دوسری طرف اس لئے بھی) تاکہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے وہ (بھی) جان لیں کہ یہی (کلام) برحق ہے جو آپ کے رب کی طرف سے آیا ہے، اور اس پر یقین کریں، اور اُن کے دل اُس (کی عظمت) کے آگے جھک جائیں، اور (پھر) یقیناً اللہ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے اُن لوگوں کی جو (اس کی حقانیت کو) قبول کر لیں (یا جو نیک نیتی سے اس کو سمجھنا چاہیں)۔

(۵۵) اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے وہ اس (کلام) کی طرف سے شک ہی میں پڑے رہیں گے، یہاں تک کہ اُن پر اچانک قیامت آجائے، یا یومِ عقیم (یعنی قیامت کے دن) کا عذاب ہی آجائے۔ (مراد یہ ہے کہ جب تک کہ یہ خود مشاہدہ نہ کر لیں ماننے والے نہیں، اور مشاہدہ قیامت میں ہی ہوگا اور اس وقت کا ایمان بالکل بے سود ہوگا)

(۵۶) (قیامت کے) اُس دن بادشاہت (اور حکومت) صرف اللہ کی ہوگی (یعنی جو مجازی اختیارات انسان کو دنیا میں ملے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہ سلب کر لئے جائیں گے) وہی ان کے فیصلے فرمائے گا، چنانچہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیک عمل بھی کئے ہیں وہ نعمتوں کے (جنتی) باغات میں ہوں گے۔

(۵۷) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کر لیا ہے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے تو ایسے لوگوں کے لئے ذلت والا عذاب ہوگا۔

(۵۸) اور جن لوگوں نے اللہ کے راستے میں ہجرت کی، پھر قتل کر دیئے گئے یا اُن کا انتقال ہو گیا تو اللہ اُنھیں ضرور اچھا رزق (یعنی جنت کی لافانی نعمتیں) دے گا اور یقین رکھو کہ اللہ ہی ہے بہترین رزق دینے والا۔

(۵۹) وہ اُنھیں ایسی جگہ پہونچائے گا جہاں پہونچ کر وہ اُس سے خوش ہو جائیں گے، بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے (نیک عمل کرنے والوں کے اعمال کو اور اُس کے نتیجہ میں اُن کے مراتب کو) اور بڑا بُردبار ہے۔ (کہ کفر و شرک کرنے والوں کی گستاخیوں اور نافرمانیوں کو دیکھ کر بھی فوری مواخذہ نہیں کرتا)

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ

یہ بات (تو) ہو چکی، اور جو شخص اسی قدر تکلیف پہونچائے کہ جتنی اُسے پہونچائی گئی اور پھر اُس پر زیادتی کی

لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۞ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ

جائے، تو اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا، بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے (۶۰)۔ یہ (یعنی

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ

مؤمنین کی نصرت وغلبہ) اس سبب سے ہے کہ اللہ رات کو داخل کر دیتا ہے دن میں اور دن کو داخل کر دیتا ہے

بَصِيْرٌ ۞ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

رات میں، اور اس سبب سے کہ اللہ بڑا سننے والا ہے بڑا دیکھنے والا ہے (۶۱)۔ یہ (نصرت) اس لئے بھی (ہوگی)

دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۞ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

کہ اللہ ہی تو بس حق ہے، اور اُس کے سوا یہ جس کو پکار رہے ہیں وہ (بالکل) باطل ہیں، اور بس اللہ ہی تو عالی شان ہے،

اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ

سب سے بڑا ہے (۶۲)۔ کیا تو یہ نہیں دیکھتا کہ اللہ ہی آسمان سے پانی برساتا ہے، سو زمین سرسبز ہو جاتی ہے،

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۞ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

بے شک اللہ بڑا مہربان ہے بڑا خبر رکھنے والا ہے (۶۳)۔ بس اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے،

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۞ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا

اور بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے اور وہی ہر تعریف کا سزاوار (۶۴)۔ کیا تو نے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ ہی نے تمہارے

فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ

واسطے کام میں لگا رکھا ہے اس کو بھی جو زمین پر ہے اور کشتی کو بھی کہ وہ اُس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے، اور وہی آسمان

اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ

کو روکے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر گر پڑے، مگر ہاں کہ اسی کا حکم دے دیا جائے، بے شک اللہ انسانوں پر بڑا شفقت والا ہے

رَّحِيْمٌ ۞ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ

بڑا رحمت والا ہے (۶۵)۔ وہ وہی تو ہے جس نے تم کو زندگی دی، پھر تمہیں موت دے گا، پھر تم کو جلائے گا، بے شک انسان بڑا

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۞ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ

ناشکرا ہے (۶۶)۔ ہم نے ہر اُمت کے واسطے ایک طریقہ (ذبح وعبادت کا) مقرر کر رکھا ہے کہ وہ اس پر چلنے والے ہیں،

توضیحی ترجمہ

(۶۰) یہ بات تو ہو گئی، اور (اب ایک بات اور سن لو!) جس شخص نے کسی کو (بدلہ میں) اُتنی ہی تکلیف پہونچائی جتنی کہ اُس کو پہونچائی گئی تھی (تو اس کی اجازت ہے، اور اللہ کی مدد اس کے شاملِ حال رہے گی، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اگر ایک بار) پھر اُس پر زیادتی کی گئی تو اللہ (فرماتا ہے کہ وہ) اُس کی یقینی طور پر مدد فرمائے گا (اگر چہ بہتر یہی ہے کہ وہ مظلوم معافی اور درگذر کا معاملہ فرمائے، کیونکہ اللہ اسی کو پسند فرماتا ہے اور) بلاشبہ اللہ بہت معاف فرمانے والا، بہت بخشنے والا ہے۔

(۶۱) یہ (مظلومین یعنی مؤمنین کی مدد) اس لئے ہے کہ اللہ (اتنی بڑی قدرت والا ہے کہ وہ) رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہر بات سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (یعنی وہ یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ مظلوم کون ہے اور وہ اُس کی مدد کرنے پر پوری طرح قادر ہے اور جس کی وہ مدد کرے گا اُس کا غلبہ یقینی ہے)

(۶۲) یہ (مدد) اس لئے (یقینی) ہے کہ اللہ ہی حق ہے، اور اُس کو چھوڑ کر یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں وہ باطل ہیں (لہٰذا حقیقی خدا ہی مدد کرے گا نہ کہ معبودانِ باطل) اور یہ (حقیقت ہے) کہ اللہ ہی وہ ہے جس کی شان بھی اونچی ہے اور رُتبہ بھی بڑا۔

(۶۳) (تم اللہ کی قدرت کے مظاہر اپنی آنکھوں سے روز دیکھا کرتے ہو) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے بارش نازل فرمائی تو زمین سرسبز وشاداب ہو گئی، بے شک اللہ بڑا مہربان اور ہر بات سے باخبر ہے (بالکل ایسے ہی کفر وشرک کی خشک وویران زمین کو اسلام کی بارش سے سبزہ زار بنا دے گا)

(۶۴) جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے، اور بلاشبہ اللہ ہی کی وہ ذات ہے جو سب سے بے نیاز ہے (وہ کسی چیز کا محتاج نہیں، اور) ہر تعریف کا سزاوار ہے۔ (لہٰذا اپنی مرضی وحکمت کے مطابق ہر طرح کا تصرف کر سکتا ہے)

ع ۸ ۷ ۱۵

(۶۵) کیا تم نے (اس پر) غور نہیں کیا کہ اللہ نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لئے مسخر کر رکھی ہیں اور (خاص طور پر) کشتیاں (بھی) جو اُس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں، اور (کیا تم نے سوچا کہ) اُس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے (کیسے) تھام رکھا ہے (کہ وہ گر نہیں سکتا) سوائے اس کے کہ اُسی کا حکم ہو جائے، (اور وقت آنے پر یہ ہوگا) بیشک اللہ لوگوں (کے حال) پر بڑی شفقت اور رحمت فرمانے والا ہے۔

(۶۶) اور وہ (اللہ) ہی ہے جس نے تم کو زندگی دی، پھر (وقت موعود پر) تم کو موت دے گا، پھر (قیامت میں دوبارہ) تم کو زندہ کرے گا، بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے۔ (کہ کفر وشرک سے باز نہیں آتا)

(۶۷) اور (آپ کو دیئے گئے بعض احکام کے گزشتہ انبیاء کی شریعتوں سے مختلف ہونے پر اُن کے اعتراض کی بابت اُنھیں بتایئے کہ) ہم نے ہر اُمت کے لئے (عبادت وبندگی کا) ایک (جداگانہ) طریقہ مقرر کر رکھا ہے جس کے مطابق وہ عبادت وبندگی کرتے ہیں

فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ ۚ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى

سو انھیں نہ چاہئے کہ آپ سے جھگڑا کریں (اس) امر میں، اور آپ اُن کو اپنے پروردگار کی طرف بلاتے رہئے، بے شک آپ ہی

مُسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾

سیدھے راستے پر ہیں (٦٧)۔ اور اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا نکالتے رہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے

اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾

ہو (٦٨)۔ اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کردے گا، اس باب میں جس میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو (٦٩)۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ

کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ واقف ہے ہر اُس چیز سے جو آسمان اور زمین میں ہے، یہ سب نامۂ اعمال میں (بھی

ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ

درج) ہے، بے شک یہ (یعنی فیصلہ) اللہ کے نزدیک آسان ہی ہے (٧٠)۔ اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسوں کی

مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ

عبادت کرتے ہیں جن (کے جواز عبادت) پر اللہ نے کوئی حجت نہیں اُتاری اور نہ اُن کے پاس اس

بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ

کے لئے دلیل ہے، اور نہ اِن ظالموں کا کوئی مددگار ہوگا (٧١)۔ اور جب اُن کو ہماری کھلی کھلی آیتیں

آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۖ يَكَادُونَ

پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو آپ کافروں کے چہروں پر بُرے آثار دیکھتے ہیں، گویا یہ لوگ ان پر حملہ

يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ

کردیں گے جو انھیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کیا میں تمہیں اس سے بڑھ کر

مِنْ ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ

ناگوار چیز بتاؤں (وہ) دوزخ ہے، اللہ نے اس کا کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے، وہ بُرا ٹھکانہ

الْمَصِيرُ ﴿٧٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ

ہے (٧٢)۔ اے لوگو! ایک بڑی بات بیان کی جاتی ہے، سو اسے سنو! جن لوگوں کو تم اللہ

الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا

کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی (تک تو) پیدا نہیں کر سکتے، چاہے سب ہی جمع ہو جائیں

توضیحی ترجمہ

(چونکہ اصل دین ہمیشہ سے ایک ہی رہا، یعنی دعوت توحید سب شریعتوں میں متفق علیہ ہے) اس لئے اُنھیں آپ سے اس سلسلہ میں جھگڑا نہیں کرنا چاہئے، اور (جب ایسی کھلی چیز میں بھی حجتیں نکالی جائیں تو آپ پروا نہ کریں، بلکہ) آپ اپنے پروردگار کی طرف دعوت دیتے رہیں، آپ یقیناً سیدھے راستے پر ہیں۔ (لہٰذا آپ کو حق ہے دعوت دینے کا اُن کو نہیں، کیونکہ وہ غلط راستے پر ہیں)

(٦٨) اور اگر وہ (اس کے باوجود) جھگڑا کریں تو آپ اُن سے (یہ) کہہ دیں کہ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اُسے خوب جانتا ہے۔ (وہی تم کو ہدایت یا سزا دے گا)

(٦٩) (اور یہ کہ اب ہم اس قضیہ کو اللہ کے حوالے کرتے ہیں) اللہ قیامت کے دن تمہارے (اور ہمارے) درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ (اُس دن حق اور باطل سب کے سامنے واضح ہو جائے گا)

(٧٠) کیا تم (یہ) نہیں جانتے کہ آسمان و زمین کی تمام چیزیں اللہ کے علم میں ہیں (اور) یہ سب باتیں ایک کتاب (یعنی لوح محفوظ یا اعمال نامہ) میں (درج) ہیں (لہٰذا) یہ (سارے کام) اللہ کے لئے بہت آسان ہیں۔

(٧١) اور (ان کا تو معاملہ یہ ہے کہ) یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر اُن کی عبادت کرتے ہیں جن (کی عبادت کے جائز ہونے) پر اللہ نے کوئی (قولی) سند نہیں نازل فرمائی، اور نہ ان کے پاس کوئی (عملی) دلیل ہے، اور (بے دلیل اپنے اس شرکیہ عمل پر یقیناً انھیں آخرت میں عذاب بھگتنا ہوگا، اور وہاں) ان ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ (جو ان کو اس عذاب سے بچالے)

(٧٢) اور (ان کا تو حال یہ ہے کہ) جب ان کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں جو خوب واضح ہیں (اپنے مضامین میں، خاص طور پر توحید، رسالت اور آخرت کے بارے میں) تو آپ ان کے چہروں پر ناگواری کے اثرات صاف دیکھ سکتے ہیں (ایسا لگتا ہے کہ) گویا یہ اُن پر حملہ کردیں گے جو اُن کو ہماری آیات پڑھ کر سناتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ: (آج تم پر قرآن گراں گزر رہا ہے) کیا میں تم کو ایسی چیز بتلاؤں جو تمہیں اس (قرآن) سے کہیں زیادہ گراں گزرنے والی ہے؟ وہ آگ (یعنی دوزخ) ہے، اللہ نے کافروں سے اس کا وعدہ کر رکھا ہے، اور (وہ تو) بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

ع ٨ ١٦

(٧٣) اے (شرک کرنے والے) لوگو! (یہاں) ایک مثال بیان کی جارہی ہے، اُسے کان لگا کر سنو! تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر جن جن کو پکارتے ہو (وہ تمہارا کوئی کام کیا بنائیں گے) وہ تو ایک مکھی تک پیدا نہیں کرسکتے، چاہے اس کام کے لئے سب کے سب (معبودان باطل) جمع ہو جائیں،

لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ

اس غرض کے لئے، اور اگر کبھی اُن کے سامنے سے کچھ چھین لے جائے تو وہ اُس سے چھڑا نہیں سکتے، طالب

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور مطلوب (دونوں) کیسے گئے گزرے! (۷۳)۔ ان لوگوں نے تعظیم نہ کی اللہ کی جو اس کی تعظیم کا حق تھا،

لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ

بے شک اللہ بڑا قوت والا ہے غالب ہے (۷۴)۔ اللہ چن لیتا ہے پیام پہونچانے والے فرشتوں میں سے

النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

اور آدمیوں میں سے بھی، بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے (۷۵)۔ وہ جانتا ہے جو کچھ اُن

مَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

کے آگے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے، اور اللہ ہی پر (تمام) کاموں کا مدار ہے (۷۶)۔ اے ایمان والو!

ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ

رکوع کیا کرو اور سجدہ کیا کرو، اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو، اور نیکی کرتے رہو تا کہ

تُفْلِحُوْنَ ۝ۚ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ

فلاح پاجاؤ (۷۷)۔ اور اللہ (کے کام) میں کوشش کرتے رہو، جو کوشش اس کا حق ہے، اُس

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ

نے تمہیں برگزیدہ کیا اور اُس نے تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں کی، تم اپنے باپ ابراہیم کی

اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا

ملت (پر قائم رہو) اُسی نے تمہیں مسلم قرار دیا پہلے بھی اور اِس (قرآن) میں بھی،

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

تا کہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہوں، اور تم (سب) لوگوں کے مقابلہ میں گواہ ٹھہرو،

النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ

سو تم لوگ نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو، اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو، وہی تمہارا

مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

کارساز ہے، سو کیسا اچھا کارساز ہے اور کیسا اچھا مددگار (۷۸)۔

السجدة عند الامام الشافعي

ع ۱۰ ۔ ۱۷

توضیحی ترجمہ

اور (یہی نہیں بلکہ) اگر کبھی اُن سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اُس سے چھڑا بھی نہیں سکتے (خود سوچو) کیسے کمزور (اور گئے گزرے) ہیں مانگنے والے بھی اور وہ بھی جن سے مانگ رہے ہیں۔

(۷۴) ان لوگوں نے اللہ کی قدر (ومنزلت) نہیں پہچانی، اس کی قدر (ومنزلت کے حق) کے مطابق (اسی وجہ سے لوگ کسی کو بھی اُس کا ہمسر وشریک قرار دے لیتے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ اللہ (سب سے) بڑا قوت والا اور غالب وصاحب اقتدار ہے۔

(۷۵) (اور ایک اور حقیقت سنو!) اللہ فرشتوں میں سے بھی اپنے پیغام پہونچانے والے منتخب کرتا ہے اور انسانوں میں سے بھی، بے شک اللہ ہر بات سننے اور دیکھنے والا ہے۔ (اس لئے وہ اس بابت موزوں ترین انتخاب ہی کرتا ہے)

(۷۶) وہ (اللہ) ان (فرشتوں وانسانوں) کے مستقبل وماضی سے پوری طرح واقف ہے، اور اللہ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جاتے ہیں۔ (لہٰذا اُسی کی فرماں برداری کرنی چاہئے، تا کہ اُس کی رضا اور نتیجہ میں جنت حاصل ہو)

(۷۷) اور اے ایمان والو! (ایمان لانے کے بعد تمہارا سب سے اہم اور مقدم کام یہ ہے کہ) تم رکوع اور سجدے کیا کرو (یعنی نماز کا اہتمام کرو) اور (اس کے ذریعہ) اپنے رب کی بندگی وعبادت میں سرگرم رہو، اور نیکی اور بھلائی کے سب کام کیا کرو، تا کہ تم کامیاب ہو۔ (امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ آیت آیتِ سجدہ نہیں ہے۔ اس دلیل سے کہ اس میں سجدہ کا حکم رکوع کے ساتھ ہے، اس لئے یہاں مراد سجدۂ نماز ہے نہ کہ سجدۂ تلاوت)

(۷۸) اور اللہ کی راہ میں جدوجہد کرو اور جان لڑا دو، جیسی جدوجہد اور جانبازی اُس کا حق ہے، اس نے (اپنے دین حق کی امانت وخدمت کے لئے انسانی گروہوں میں سے) تم کو چن لیا ہے، اور اُس نے تمہارے لئے دین میں کوئی مشکل اور تنگی نہیں رکھی (بلکہ وسعت اور آسانی رکھی ہے، یہ) راہِ عمل ہے تمہارے پدر بزرگوار ابراہیمؑ کی، اُس (اللہ ہی) نے تمہارا لقب ''مسلمان'' رکھا ہے پہلے ہی سے، اور اس کتاب (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام رکھا گیا ہے) تا کہ (ایسا ہو کہ) رسول تم کو بتانے والا ہو اور تم دوسرے سب لوگوں کو بتانے والے ہو جاؤ (یا تا کہ قیامت میں تمہیں یہ اعزاز ملے کہ رسول تمہارے بارے میں گواہی دیں اور تم لوگوں کے بارے میں گواہی دو) پس تم پورا اہتمام کرو نماز کا، اور زکوٰۃ ادا کیا کرو، اور مضبوطی سے تھام لو اللہ کو، وہی تمہارا ولی وکارساز ہے، سو کیا ہی اچھا کارساز ہے اور کیسا بہترین حامی ومددگار۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مومنون مکی ہے، اس میں ۱۱۸ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝۲

یقیناً (وہ) مومنین فلاح پا گئے (۱)۔ جو اپنی نماز میں خشوع رکھنے والے ہیں (۲)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝۴

اور جو لغو (بات) سے برکنار رہنے والے ہیں (۳)۔ اور جو اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں (۴)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶

اور جو اپنی شرمگاہوں کی نگہداشت کرنے والے ہیں (۵)۔ ہاں البتہ اپنی بیویوں اور باندیوں سے نہیں، کہ (اس صورت میں) اُن پر کوئی الزام نہیں (۶)۔

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸

ہاں جو کوئی اس کے علاوہ کا طلب گار ہوگا تو بس ایسے ہی لوگ تو حد سے نکل جانے والے ہیں (۷)۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھنے والے ہیں (۸)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰

اور جو اپنی نمازوں کی پابندی رکھنے والے ہیں (۹)۔ بس یہی لوگ تو وارث ہونے والے ہیں (۱۰)۔

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱

جو فردوس کے وارث ہوں گے، اور اس میں (ہمیشہ) رہیں گے (۱۱)۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝۱۲ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝۱۳

اور بالیقین ہم نے انسان کو پیدا کیا مٹی کے جوہر سے (۱۲)۔ پھر ہم نے اُسے بنایا نطفہ ایک مقام محفوظ میں (۱۳)۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝۱۴

پھر ہم نے نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنا دیا، پھر ہم نے خون کے لوتھڑے کو (گوشت کی) بوٹی بنا دیا، پھر ہم نے بوٹی کو ہڈی بنا دیا، پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا، پھر ہم نے اُس کو ایک دوسری ہی مخلوق بنا دیا، سو کیسی شان والا ہے اللہ تمام صناعوں سے بڑھ کر (۱۴)۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ

پھر تم

سورۂ مومنون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) یقیناً فلاح یاب اور کامیاب ہیں (وہ) ایمان والے۔

(۲) جو اپنی نماز میں خشوع (وخضوع کا خیال) رکھتے ہیں۔

(۳) اور (وہ اہل ایمان جو نماز میں خشوع کے ساتھ ساتھ آگے بیان کی جانے والی خوبیاں بھی اپنے اندر رکھتے ہیں، یعنی) جو لغو اور فضول (باتوں اور کاموں) سے الگ اور دور رہنے والے ہیں۔

(۴) اور جو (پابندی سے) زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں، یا (اعمال واخلاق میں) اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں۔ (بعض مفسرین نے پہلے معنی اور بعض نے دوسرے معنی مراد لئے ہیں)

(۵) اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت رانی سے) حفاظت کرنے والے ہیں۔

(۶) سوائے اپنی بیویوں اور مملوکہ باندیوں کے (کہیں شہوت رانی نہیں کرتے) کیونکہ ایسے لوگ قابلِ ملامت نہیں۔ (یہ یقیناً اُن کے لئے جائز ہے)

(۷) ہاں جو اس کے سوا چاہے (یعنی کسی ایسی جگہ تقاضائے شہوت پورا کرنا چاہے جو اس کے لئے جائز نہیں) تو ایسے لوگ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکلنے والے (اور سخت مجرم) ہیں۔

(۸) اور جو (اپنے ذمہ لی ہوئی) امانتوں اور عہد معاہدوں (نیز حقوق) کی رعایت اور نگہداشت رکھنے والے ہیں۔

(۹) اور جو اپنی نمازوں کی پوری نگرانی (یعنی پابندی اور اہتمام) رکھنے والے ہیں۔

(۱۰) یہی (یعنی ان ہی صفات کے لوگ) ہیں وارث ہونے والے۔

(۱۱) جنھیں جنت الفردوس میراث میں ملے گی (اور وراثت میں ملنے کے بعد اس پر ان کا گویا مالکانہ حق ہو جائے گا، پھر) وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

(۱۲) (اور مذکورہ صفات کے پیدا کرنے کے لئے ذرا اپنے بارے میں غور کرو) یقیناً ہم نے انسان کو (بنیادی طور پر) مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔

(۱۳) پھر ہم نے اُس کو نطفہ بنا کر محفوظ مقام (رحم مادر) میں رکھا۔

(۱۴) پھر ہم نے اس نطفہ کو جمے ہوئے خون کی شکل دے دی، پھر ہم نے اُس جمے ہوئے خون کو گوشت کا ٹکڑا بنا دیا، پھر ہم نے اس گوشت کو ہڈی بنا دیا، پھر ان ہڈیوں کو گوشت کا لباس پہنایا، پھر ہم نے (اس میں روحِ حیات ڈال کر) اس کو ایک الگ ہی مخلوق بنا دیا (جو عجیب وغریب اور جامع کمالات ہے) سو کیسی شان ہے اللہ کی! جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

(۱۵) پھر تم اس (تمام قصۂ عجیبہ) کے بعد

بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝١٥ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝١٦ وَلَقَدْ

اس (سب) کے بعد مُردہ ہوکر رہو گے (۱۵)۔ پھر تم قیامت کے دن از سرِ نو اُٹھائے جاؤ گے (۱۶)۔ اور ہم نے

خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝١٧

تمہارے اوپر سات راستے بنائے، اور ہم مخلوق کے بارے میں بے خبر نہ تھے (۱۷)۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا

اور ہم نے آسمان سے اندازہ کے ساتھ پانی برسایا، پھر اُسے ہم نے زمین میں ٹھہرایا، اور ہم

عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝١٨ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

اُس کے معدوم کرنے پر بھی قادر ہیں (۱۸)۔ پھر ہم نے اُس کے ذریعہ تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں

وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝١٩ وَشَجَرَةً

کے باغ اُگائے، ان میں تمہارے لئے کثرت سے میوے ہیں، اور ان میں سے تم کھاتے ہو (۱۹)۔ اور ایک اور درخت

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝٢٠

بھی (پیدا کیا) جو طورِ سینا میں پیدا ہوتا ہے، وہ اُگتا ہے روغن لئے ہوئے اور کھانے والوں کے لئے سالن ہے (۲۰)۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ

اور تمہارے لئے غور کا موقع مویشیوں میں ہے، ہم تمہیں پینے کو دیتے ہیں اُن کے پیٹ میں کی چیز کو اور تمہارے

فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٢١ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

لئے ان میں بہت سے فائدے ہیں، اور ان میں سے (بعض کو) تم کھاتے بھی ہو (۲۱)۔ اور ان پر اور کشتی پر سوار

تُحْمَلُوْنَ ۝٢٢ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

پھرتے ہو (۲۲)۔ اور بے شک ہم نے نوحؑ کو بھیجا اُن کی قوم کی طرف، سو اُنھوں نے کہا: اے میری قوم والو! اللہ

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٢٣ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ

ہی کی عبادت کرو، اُس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ (۲۳)۔ تو اُن کی قوم میں جو کافر رئیس

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ

تھے وہ کہنے لگے کہ یہ (شخص) اور ہے کیا بجز اس کے کہ تمہارے جیسا ہی انسان ہے، چاہتا ہے کہ تم سے برتر ہو کر

عَلَيْكُمْ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا

رہے، اور اگر خدا (یہی) چاہتا تو وہ فرشتوں کو بھیجتا، ہم نے یہ بات تو سنی ہی نہیں

وقف لازم

ع ۱ ۲۲ ۱

توضیحی ترجمہ

(ایک وقت ضرور ہی) مرنے والے ہو۔

(۱۶) پھر تم قیامت کے دن (دوبارہ) اُٹھائے جاؤ گے۔

(۱۷) اور ہم نے تمہارے اوپر (سات آسمانوں کی شکل میں) سات راستے بنائے۔ (جن سے فرشتے آتے جاتے ہیں) اور ہم مخلوق (کی ضرورتوں اور مصلحتوں) سے غافل نہیں ہیں۔

(۱۸) اور ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا (ایک) مقدار کے مطابق، پھر اُس کو زمین میں ٹھہرایا (جس سے تم کنواں کھود کر پانی نکال لیتے ہو) اور ہم اس پر قدرت رکھتے ہیں کہ اُس کو لے جائیں (یعنی زمین کو جذب نہ کرنے دیں، لہٰذا یقیناً یہ ہمارا تم پر احسان ہے)

(۱۹) پھر (یہی نہیں) ہم نے اُس (پانی) سے تمہارے لئے باغات اُگائے (بالخصوص) کھجور اور انگور کے، ان (باغات) میں تمہارے لئے (اور بھی) بہت سے پھل (اور میوے) ہیں (جن سے تم لطف اندوز ہوتے ہو) اور اُن میں سے (بعض کو) کھانے کے طور (بھی) استعمال کرتے ہو۔

(۲۰) اور (اسی پانی سے زیتون کا وہ) درخت (بھی پیدا کیا) جو (خاص طور) سے طورِ سینا میں پیدا ہوتا ہے، جو اپنے ساتھ تیل اور کھانے والوں کے لئے سالن لے کر اُگتا ہے۔

(۲۱) اور تمہارے لئے مویشیوں میں (بھی) عبرت و نصیحت کے سامان ہیں (دیکھو!) ہم تمہیں اُس سے سیراب کرتے ہیں جو اُن کے پیٹوں میں ہے (یعنی دودھ) اور ان (مویشیوں) میں تمہارے لئے (اور بھی) بکثرت فائدے ہیں (مثلاً اُن کے بال، کھال، سینگ اور ہڈیاں) اور اُن میں سے (بعض) سے تم غذا حاصل کرتے ہو۔ (یعنی اُن کا گوشت کھاتے ہو)

(۲۲) اور (خشکی) میں تم اُن (جانوروں) پر (یا ان کے ذریعہ کھینچی جانے والی گاڑیوں پر) اور (دریا وسمندروں) میں کشتیوں پر سوار پھرتے ہو۔ (ان کشتیوں کا ہواؤں کے ذریعہ چلنا اور تمہاری مطلوبہ سمت میں جانا بھی تو ہماری قدرت و انتظام کی نشانی ہے)

(۲۳) (تم نے اپنی تخلیق کے سلسلہ میں ہمارے طریقۂ کار اور اپنی جسمانی ضروریات کے لئے ہمارے انتظامات کی بابت سن لیا، اب سنو! کہ ہم نے تمہاری روحانی ضروریات کا کیا انتظام کیا؟) اور بیشک ہم نے نوحؑ کو بھیجا اُن کی قوم کے پاس (رسول بنا کر) چنانچہ اُنھوں نے (اپنی قوم سے) کہا: اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کیا کرو (کیونکہ) اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، کیا تم لوگ (بالکل بھی) نہیں ڈرتے؟ (جو اس قادرِ مطلق کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت اور پرستش کرتے ہو)

(۲۴) تو اُن کی قوم کے بڑے لوگوں نے جو کفر اختیار کئے ہوئے تھے (آپس میں) کہا: یہ تمہارے جیسا ہی ایک انسان ہے (بس) چاہتا ہے کہ تم سے برتر ہو کر رہے، اور اگر اللہ چاہتا تو (اس کام کے لئے) فرشتہ نازل کر دیتا، ہم نے نہیں سنی ایسی کوئی بات اپنے باپ دادوں سے

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى

پہلے گزرے (زمانے میں) (۲۴)۔ بس یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہوگیا ہے، سوایک خاص وقت تک انتظار

حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ

کرو (۲۵)۔ (نوحؑ نے) عرض کیا: اے میرے پروردگار! میرا بدلہ لے کہ انھوں نے مجھ کو جھٹلایا (۲۶)۔ پس ہم نے اُن کے

اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ

پاس حکم بھیجا کہ کشتی ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے تیار کرو، پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آپہونچے گا اور زمین سے پانی اُبلنا

فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ

شروع ہوجائے تو ہر قسم کے (جانوروں میں سے) دودو عدد اس میں رکھ لو، اور اپنے گھر والوں کو بھی (اس میں سوار

عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ

کرلو) بجز اس کے جس پر ان میں سے حکم (غرق) نازل ہوچکا ہے، اور مجھ سے ظالموں (کی نجات) کے بارے

مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ

میں کچھ نہ کہنا، بے شک وہ سب غرق ہوکر رہیں گے (۲۷)۔ پھر جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی پر بیٹھ چکیں تو کہنا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ

(ساری) حمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہم کو ظالم لوگوں سے نجات دی (۲۸)۔ اور کہنا کہ اے میرے پروردگار!

اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

مجھے برکت کا اُتارنا اُتاریو، اور توسب اُتارنے والوں میں اچھا ہے (۲۹)۔ اس (سارے واقعہ) میں

وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾

بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم آزماتے ہی رہتے ہیں (۳۰)۔ پھر ہم نے دوسرا گروہ اُن کے بعد پیدا کیا (۳۱)۔

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

پھر ہم نے اُن کی طرف ایک پیمبر کو اُن ہی میں سے بھیجا (یہ پیام دے کر) کہ اللہ ہی کی پرستش کرو، تمہارا کوئی معبود

غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

اُس کے سوا نہیں ہے، سوکیا ڈرتے نہیں ہو؟ (۳۲)۔ اُن کی قوم میں جو سردار تھے اور جو کافر وآخرت کے آنے

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا

کے جھٹلانے والے تھے، اور ہم نے اُنھیں دنیا کی زندگی میں عیش بھی دے رکھا تھا (وہ بولے کہ) یہ تو بس

توضیحی ترجمہ

پہلے (گزرے ہوئے)۔

(۲۵) (رہا یہ شخص نوح، تو) یہ اور کچھ نہیں ایک ایسا آدمی ہے جسے جنون لاحق ہوگیا ہے، اس لئے کچھ وقت تک اسکا انتظار کر کے دیکھ لو۔ (شاید اپنے حواس میں آجائے، یا نفس مسئلہ واضح ہوجائے)

(۲۶) (نوحؑ کو اُن کی یہ باتیں پہونچتی رہیں، مگر وہ پیغام توحید پہونچاتے رہے، ساڑھے نوسو سال تک انھوں نے اپنی تبلیغی کوششوں کا سلسلہ جاری رکھا، جب بالکل امید نہیں رہی تو انھوں نے اپنے رب کے حضور میں حاضر ہوکر) کہا: اے میرے رب! میری مدد کر۔ (اور میرا بدلہ لے) کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔

(۲۷) چنانچہ ہم نے (ان کی دعا قبول کی اور) اُن کے پاس وحی بھیجی کہ تم ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بناؤ، پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آجائے اور (اس کی علامت اس شکل میں ظاہر ہو کہ) تنور اُبل پڑے تو ہر قسم کے (جانوروں میں سے) دودو عدد (ایک نر اور ایک مادہ) لے کر اُس میں سوار کرلینا اور اپنے گھر والوں (اور متعلقین) کو بھی (اس میں سوار کرلینا) سوائے اُن کے کہ جن کے بارے میں پہلے ہی فیصلہ ہوچکا ہے اور (یاد رکھنا) ان ظالموں کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا (یہ بات طے ہے کہ) یہ سب غرق کیے جائیں گے۔

(۲۸) پھر جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں ٹھیک ٹھیک بیٹھ چکیں تو کہنا: ساری تعریفیں ہیں (اور شکر ہے) اللہ کے لئے جس نے ہم کو ظالم قوم (میں شامل ہونے) سے بچالیا۔

(۲۹) اور کہنا: اے میرے رب! ہم کو ایسا اُترنا نصیب کر جو برکت والا ہو (یعنی حفاظت سے اور برکت والے مقام پر اُتار) اور تو بہترین اُتارنے والا ہے۔ (کیونکہ تو جانتا ہے کہ ہمارے اُترنے کے لئے بہترین جگہ کون سی ہوگی)

(۳۰) بے شک اس (واقعہ) میں بڑی نشانیاں ہیں (عبرت کی) اور ہم کو آزمائش تو کرنی ہی کرنی تھی۔ (کہ کون ان نشانیوں وعلامات سے عبرت حاصل کرتا ہے اور کون نہیں کرتا)

(۳۱) پھر ہم نے اُن کے بعد اور بھی امت پیدا کی۔ (مراد عاد یا ثمود، انھوں نے بھی گمراہی اختیار کی)

(۳۲) تو ہم نے اُن میں اُن ہی میں کا ایک (شخص) رسول (بنا کر) بھیجا (جس نے اپنی قوم کو سب سے پہلے اُسی توحید کی دعوت دی جو ہر نبی کی اولیں دعوت ہوتی ہے) کہ اللہ کی عبادت کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے (یقیناً یہ ایک حقیقت ہے پھر بھی) کیا تم لوگ (شرک کرتے ہو اور انجام شرک سے) ڈرتے نہیں؟

(۳۳) اور (اُن پیغمبر کی بات سن کر) اُن کی قوم کے بڑے (لوگ) جنھوں نے کفر اپنا رکھا تھا، اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تھا، اور جن کو ہم نے دنیوی زندگی میں خوب عیش دے رکھا تھا وہ بولے کہ: (پریشان کیوں ہو؟) یہ تو بس اس کے سوا کچھ نہیں کہ

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۙ﴿۳۳﴾

تمہارے ہی طرح کے ایک آدمی ہیں، وہی کھاتے ہیں جو تم کھاتے ہو، اور وہی پیتے ہیں جو تم پیتے ہو (۳۳)۔

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۙ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ

اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے بشر کی راہ قبول کرلی تو تم بڑے گھاٹے میں رہے (۳۴)۔ یہ (شخص) تم سے یہی کہتا ہے نا

اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۠ۙ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ

کہ جب تم مرجاؤگے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجاؤگے تو تم (پھر سے) نکالے جاؤگے (۳۵)۔ بہت ہی بعید، بہت ہی بعید

لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۠ۙ﴿۳۶﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا

ہے جو بات تم سے کہی جاتی ہے (۳۶)۔ بس زندگی تو ہماری یہی دنیوی زندگی ہے، کہ ہم میں کوئی مرتا ہے اور کوئی پیدا ہوتا ہے، اور

نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۠ۙ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ

ہم ہرگز (دوبارہ) اُٹھائے جانے والے نہیں (۳۷) یہ تو بس ایک انسان ہی ہے جس نے خدا پر جھوٹ گڑھ لیا ہے، اور ہم تو

مَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا

ہرگز اس کو ماننے والے نہیں ہیں (۳۸)۔ (پیغمبر نے) کہا: اے میرے پروردگار! میرا بدلہ لے کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا (۳۹)۔

قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۚ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ

(اللہ نے) فرمایا: عنقریب یہ لوگ پچھتا کر رہیں گے (۴۰)۔ پس انھیں ایک سخت آواز نے موافق وعدۂ برحق کے آپکڑا، تو ہم نے

غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا

اُن کو خس وخاشاک بنادیا، سو خدا کی مار ظالم لوگوں پر (۴۱)۔ پھر ہم نے ان کے بعد دوسرے گروہوں کو

اٰخَرِيْنَ ۭ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۭ﴿۴۳﴾ ثُمَّ

پیدا کیا (۴۲)۔ کوئی اُمت اپنے مقررہ وقت سے پیش دستی کرسکتی ہے اور نہ وہ لوگ پیچھے ہٹ سکتے ہیں (۴۳)۔ پھر

اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا

ہم نے اپنے پیمبروں کو متواتر بھیجا، جب کبھی کسی اُمت کے پاس اُس کا پیمبر آیا تو اُنھوں نے اُسے جھٹلایا، سو ہم نے بھی

بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾

اُنھیں ایک کے پیچھے ایک کو لگادیا، اور ہم نے اُنھیں کہانیاں بنادیا، سو خدا کی مار اُن لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے تھے (۴۴)۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۴۵﴾

پھر ہم نے موسیٰ اور اُن کے بھائی ہارون کو بھیجا اپنے احکام اور کھلی دلیل کے ساتھ (۴۵)۔

توضیحی ترجمہ

تمہاری طرح کے ایک انسان ہیں، جو تم کھاتے ہو وہی یہ بھی کھاتے ہیں، جو تم پیتے ہو وہی یہ بھی پیتے ہیں۔

(۳۴) اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک (عام) انسان کی اطاعت قبول کرلی تب تو تم بڑے نقصان میں رہوگے۔ (اطاعت کرنا ہی ہے تو اپنے سے کسی افضل اور برتر کی کرو)

(۳۵) بھلا بتاؤ (یہ بھی کوئی سمجھ میں آنے والی بات ہوئی کہ) یہ (شخص) تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤگے اور (دفن ہونے کے بعد گل سڑکر) مٹی اور ہڈیوں میں تبدیل ہوجاؤگے تو تم (پھر زمین سے زندہ کرکے) نکالے جاؤگے۔

(۳۶) بعید، بہت ہی بعید بات ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔

(۳۷) زندگی تو ہماری اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی ہے نہیں (جس میں) ہم مرتے اور جیتے ہیں اور (ہمارے خیال میں تو) ہم (مرنے کے بعد) دوبارہ اُٹھائے جانے والے نہیں۔

(۳۸) (رہا یہ شخص، تو) یہ اور کچھ نہیں سوائے اس کے کہ یہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے اللہ پر جھوٹا بہتان گھڑا ہے اور ہم تو اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

(۳۹) پیغمبرؑ (کو جب ان باتوں کا علم ہوا تو انھوں) نے (اپنے رب کے حضور میں) عرض کیا کہ: اے میرے رب! میری مدد کر۔ (اور میرا بدلہ لے) کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔

(۴۰) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: بس تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے کہ یہ لوگ (اپنے کئے پر) نادم ہوں گے۔ (اور پچھتاتے رہ جائیں گے)

(۴۱) پھر (ہوا یہ کہ) اس سچے وعدے کے مطابق ان کو ایک چنگھاڑ نے آپکڑا، تو ہم نے اُنھیں کوڑا کرکٹ بنا کر رکھ دیا، دور ہوں (خدا کی رحمت سے) ایسے ظالم لوگ۔

(۴۲) پھر اُن کے (ہلاک ہونے کے) بعد ہم نے دوسری امتیں (نسلیں) پیدا کیں۔

(۴۳) (ہر اُمت کے لئے دنیا میں رہنے کا ایک وقت مقرر ہے) کوئی اُمت نہ اپنے مقررہ وقت سے پہلے جاسکتی ہے اور نہ اُس کے بعد ٹھہر سکتی ہے۔

(۴۴) پھر ہم نے پے در پے اپنے پیمبر بھیجے، جب بھی کسی قوم کے پاس اُس (امت) کا (خاص) رسول آتا تو وہ اُس کو جھٹلاتے، چنانچہ ہم نے بھی ایک کے بعد ایک (کو ہلاک کرنے) کا سلسلہ باندھ دیا اور اُنھیں کہانی قصے بنا ڈالا (یعنی اُن کا نام ونشان نہ رہا، صرف کہانی قصوں میں اُن کا ذکر ملتا ہے) سو دور ہوں (اللہ کی رحمت سے) جو ایمان نہیں لاتے۔

(۴۵) پھر ہم نے موسیٰؑ اور اُن کے بھائی ہارونؑ کو اپنے احکام اور (معجزوں کی شکل میں) واضح دلائل کے ساتھ بھیجا۔

اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوْٓا

فرعون اور اُس کے درباریوں کے پاس، سواُن لوگوں نے تکبر کیا، اور وہ لوگ تھے ہی نخوت والے (۴۶)۔ چنانچہ وہ بولے:

اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا

کیا ہم اپنے ہی جیسے دو انسانوں پر ایمان لے آئیں درآنحالیکہ اُن کی قوم ہمارے زیرِ حکم ہے (۴۷)۔ غرض وہ لوگ

فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ

ان دونوں کی تکذیب ہی کرتے رہے سو وہ ہلاک ہوکر رہے (۴۸)۔ اور بالیقین ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ وہ لوگ

يَهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰی

ہدایت پائیں (۴۹)۔ اور ہم نے ابن مریم اور اُن کی ماں کو ایک بڑا نشان بنایا، اور ہم نے اُن دونوں کو

رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿٥٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ

بلند زمین پر پناہ دی، جو ٹھہرنے کے قابل اور شاداب تھی (۵۰)۔ اے پیغمبرو! نفیس چیزیں کھاؤ

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٥١﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ

اور نیک عمل کرو، میں خوب جانتا ہوں تمہارے کئے ہوئے کاموں کو (۵۱)۔ اور یہی تمہارا طریقہ ہے

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ

کہ وہ ایک ہی طریقہ ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں سو مجھ سے ڈرتے رہو (۵۲)۔ پھر ان (کی اُمتوں) نے دین میں اپنا طریقہ

زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى

الگ الگ اختلاف سے پیدا کرلیا، ہر گروہ کے پاس جو (دین) ہے وہ اسی میں مگن ہے (۵۳)۔ سو آپ اُن کو اُن کی غفلت میں ایک

حِيْنٍ ﴿٥٤﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ

خاص وقت تک پڑا رہنے دیجئے (۵۴)۔ کیا یہ لوگ یہ گمان کررہے ہیں کہ ہم اُن کو کچھ مال اور اولاد دیتے چلے جاتے ہیں (۵۵)۔ تو

لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ

ہم اُن کو جلدی جلدی فائدے پہونچا رہے ہیں؟ نہیں بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں (۵۶)۔ بے شبہ جو لوگ اپنے پروردگار

خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٨﴾

کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں (۵۷)۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار کی نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں (۵۸)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ

اور جو لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ شرک نہیں کرتے (۵۹)۔ اور جو لوگ دیتے رہتے ہیں جو کچھ دیتے رہتے ہیں، اور

توضیحی ترجمہ

(۴۶) فرعون اور اُس کے مشیر کاروں کے پاس تو انھوں نے (بجائے اس کے کہ بات مانتے) اپنے گھمنڈ کا مظاہرہ کیا، اور وہ تو تھے ہی بڑے تکبر و نخوت والے۔ (اس لئے خدائی پیغام کو خاطر میں نہ لائے)

(۴۷) چنانچہ (جب اُن کو موسیٰ نے دعوت ایمان دی تو اپنے تکبرانہ انداز میں) انھوں نے کہا: کیا ہم اپنے ہی جیسے دو انسانوں پر ایمان لے آئیں؟ حالانکہ (ان کا تو معاملہ یہ ہے کہ یہ ہمارے ہم پلہ بھی نہیں) ان کی قوم تو ہماری غلامی کررہی ہے۔

(۴۸) تو (اس طرح) انھوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا، سو وہ بھی (یعنی فرعون اور اُس کے لوگ) ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئے۔

(۴۹) اور (پھر) ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) دی تاکہ اُن کے لوگ رہنمائی حاصل کریں۔

(۵۰) اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کو اور اُن کی ماں (مریم) کو (اپنی قدرت کی) ایک نشانی بنایا، اور ان دونوں کو ایک بلند ٹیلہ پر پناہ دی، جو (غلہ اور میوجات پیدا ہونے کی وجہ سے ٹھہرنے کے لئے بہترین جگہ تھی، جہاں چشمہ بھی جاری تھا۔

ع ۳ ۱۸

(۵۱) (اور ہم نے تمام پیغمبروں کو یہ حکم دیا کہ) اے پیغمبرو! پاک (یعنی حلال) چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو (اور اس کا خیال رکھو کہ) بے شک میں خوب جانتا ہوں جو بھی تم کرتے ہو۔ (اسی کے موافق ہر ایک سے معاملہ کروں گا۔ جب پیغمبروں سے اس قدر صفائی سے کہدیا گیا ہے تو عام آدمی کس شمار میں ہے)

(۵۲) اور (یہ بھی سب نبیوں پر واضح کردیا کہ) بے شک تم سب کا دین (بنیادی طور پر) ایک ہی دین ہے (سب کا رب بھی ایک ہے) اور میں (ہی) ہوں تمہارا رب، لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو۔

(۵۳) پھر ہوا یہ کہ لوگوں نے اپنے دین میں باہم پھوٹ ڈال کر فرقے بنا لئے۔ ہر گروہ نے اپنے خیال میں جو طریقہ اختیار کرلیا ہے اُسی پر مگن ہے۔

(۵۴) سو (جب ایسے لوگ حق کی پوری وضاحت کے بعد بھی آپ کی بات نہیں مانتے تو) آپ ان کو ایک خاص وقت (موت) تک اپنی جہالت و غفلت میں ڈوبا رہنے دیجئے۔ (اس پر غم نہ کیجئے)

(۵۵) کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو اُن کو مال اور اولاد (خوب) دیئے چلے جارہے ہیں۔

(۵۶) (وہ) اُن کو ہم تیزی کے ساتھ فائدے پہونچا رہے ہیں؟، (نہیں) بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) وہ (اس کی وجہ) نہیں جانتے۔

(۵۷) جو لوگ اپنے پروردگار کے رُعب سے ڈرے رہتے ہیں۔

(۵۸) اور جو اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۵۹) اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں مانتے۔

(۶۰) اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور

قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ

اُن کے دل اس سے ڈرتے ہیں کہ اُنھیں اپنے پروردگار کے پاس واپس جانا ہے (٦٠)۔ یہ لوگ (البتہ) فائدے جلدی

فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

جلدی حاصل کررہے ہیں اور وہی ان کی طرف دوڑ رہے ہیں (٦١)۔ اور ہم کسی پر اس کی وسعت سے زیادہ بار نہیں ڈالتے،

وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ

اور ہمارے پاس ایک رجسٹر ہے جو ٹھیک ٹھیک بتادے گا اور لوگوں پر ذرا ظلم نہ ہوگا (٦٢)۔ لیکن ان (کافروں) کے قلوب

فِىْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا

اس (دین) کی طرف سے غفلت (وجہالت) میں پڑے ہیں اور اسکے علاوہ بھی ان کے (بُرے) عمل ہیں جو یہ کرتے

عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

رہتے ہیں (٦٣)۔ یہاں تک کہ جب ہم اُن کے خوش حال لوگوں کو عذاب میں پکڑلیں گے تو یہ فوراً چلا اُٹھیں گے (٦٤)۔

لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى

اب چلاؤ مت، ہماری طرف سے تمہاری مطلق مدد نہ ہوگی (٦٥)۔ میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سُنائی جاتی تھیں تو تم

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا

اُلٹے پاؤں بھاگتے تھے (٦٦)۔ تکبر کرتے ہوئے، قرآن کا مشغلہ بناتے ہوئے، بے ہودہ بکتے ہوئے (٦٧)۔

تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ

کیا ان لوگوں نے (اس) کلام میں غور نہیں کیا؟ کیا (یہ بات ہے کہ) اُن کے پاس وہ بات آئی جو اُن کے اگلے (بڑوں) کے

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ

پاس (کبھی) نہیں آئی تھی؟ (٦٨)۔ یا یہ لوگ اپنے رسول کو پہچان نہ سکے اور اس لئے اُن کے منکر رہے (٦٩)۔ یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ

انھیں جنون ہے؟ اصل یہ ہے کہ یہ (رسول) ان کے پاس حق لے کر آئے اور ان میں سے اکثر حق (ہی) سے نفرت

كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

رکھتے ہیں (٧٠)۔ اور اگر دین (حق) کہیں ان لوگوں کی خواہشوں کا تابع ہوجاتا تو آسمان اور زمین اور جو ان میں (آباد) ہیں (سب)

وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾

تباہ ہوجاتے، بلکہ ہم نے تو ان کے پاس ان کی نصیحت (ہی کی بات) بھیجی، سو یہ لوگ اپنی نصیحت سے بھی روگردانی کرتے ہیں (٧١)۔

توضیحی ترجمہ

(اس کے باوجود) اُن کے دل سہمے رہتے ہیں (اس بات سے) کہ اُنھیں اپنے پروردگار کے پاس واپس جانا ہے۔ (اور معلوم نہیں کہ اُن کے نیک عمل قبول بھی ہوں گے یا نہیں)

(٦١) یہ لوگ (البتہ ایسے ہیں جو) فائدے حاصل کرنے میں تیزی دکھارہے ہیں، اور وہ (واقعی) اُن (فائدوں) کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

(٦٢) اور ہم کسی پر اُس کی وسعت (وطاقت) سے زیادہ (ذمہ داری اُٹھانے کا) بوجھ نہیں ڈالتے (یعنی اوپر جو اعمال بتائے گئے ہیں وہ آسان ہیں) اور (اس کے باوجود اگر کوئی عمل نہیں کرے گا تو سن لو) ہمارے پاس (اعمال کا ریکارڈ) رجسٹر ہے جو (سب) ٹھیک ٹھیک بتادے گا، اور اُن پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

(٦٣) لیکن (اس ساری وضاحت کے باوجود یہ کافر نہیں مانتے، بات یہ ہے کہ) ان کے دل اس (دین) کی طرف سے غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں، اور (اس غفلت کے علاوہ) اُن کے پاس بہت سے اور بھی (غلط) کام ہیں جن میں وہ لگے رہتے ہیں۔

(٦٤) یہاں تک کہ جب ہم اُن کے بڑے بڑے دولت مندوں (یعنی چودھریوں وجغادریوں) کو عذاب میں پکڑلیں گے تو وہ بلبلا اُٹھیں گے۔

(٦٥) (تو اُن سے کہا جائے گا کہ) اب بلبلاؤ نہیں! تمہیں ہماری طرف سے کوئی مدد نہیں ملے گی۔

(٦٦) (یاد ہے؟) جب تم لوگوں کو میری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم لوگ (سننا تو در کنار بلکہ) اُلٹے پاؤں بھاگتے تھے۔

(٦٧) (اور تم) غرور کے نشے میں چور تھے، نیز رات کو مجلسیں جما کر اس قرآن کے بارے میں بے ہودہ باتیں کیا کرتے تھے۔

(٦٨) تو کیا انھوں نے اس کلام (قرآن پاک اور اس کی خوبیوں) پر غور وفکر نہیں کیا؟ یا (اُن کا یہ خیال تھا کہ) اُن کے پاس کوئی ایسی چیز آگئی ہے جو (اس سے پہلے) اُن کے باپ دادوں (کسی) کے پاس نہیں آئی تھی؟ (تو اس پر وہ کیسے غور کرتے؟ یہ وجوہات نہیں ہیں بلکہ وجہ صرف اُن کی بے التفاتی اور سرکشی ہے)

(٦٩) یا یہ لوگ اپنے رسول کو پہچان نہ سکے، لہٰذا اُن کے منکر رہے۔ (یہ بھی درست نہیں، کیونکہ ایک تو آپ کے بارے میں پچھلی آسمانی کتابوں میں صاف پیشین گوئیاں موجود تھیں، دوسرے نبوت سے قبل کی آپ کی پاکیزہ زندگی اس کی مکمل گواہ تھی)

(٧٠) یا یہ (جو یہ) کہتے ہیں کہ ان (پیغمبر) کو جنون لاحق ہوگیا ہے (اس وجہ سے انکار کرتے ہیں؟ نہیں) بلکہ (اصل وجہ یہ ہے کہ) یہ ان کے پاس حق لے کر آئے ہیں اور ان میں سے اکثر لوگ حق کو پسند نہیں کرتے۔

(٧١) اور اگر حق ان کی خواہشات کے تابع ہوجاتا تو آسمان اور زمین اور اُن میں بسنے والے سب برباد ہوجاتے، لیکن (ہم نے یہ کیا کہ) ہم خود ان کے پاس ان کی نصیحت کا سامان لے کر آئے، اور یہ ہیں کہ اپنی نصیحت سے بھی منہ موڑے ہوئے ہیں۔

أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٧٢﴾ وَ

کیا آپ ان سے کچھ معاش طلب کرتے ہیں؟ سو معاش تو آپ کے پروردگار کی (دی ہوئی) سب سے بہتر ہے اور وہی سب

إِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

روزی دینے والوں سے بہتر ہے (۷۲)۔ اور یقیناً آپ تو ان کو سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہیں (۷۳)۔ اور یقیناً جو

بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم

لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ راہ سے ہٹنے والے ہیں (۷۴)۔ اور اگر ہم اُن پر مہربانی کر دیں اور انھیں جو تکلیف

مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم

ہے اُسے دور ہی کر دیں تو بھی یہ لوگ اپنی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے اصرار کرتے ہیں (۷۵)۔ اور بالیقین ہم نے اُنھیں

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾ حَتَّىٰ إِذَا

عذاب ہی میں پکڑا، لیکن ان لوگوں نے نہ اپنے پروردگار کے سامنے فروتنی کی اور نہ گڑگڑائے (۷۶)۔ یہاں تک

فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٧﴾

کہ جب ہم اُن پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو اُس وقت یہ بالکل حسرت زدہ رہ جائیں گے (۷۷)۔

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا

اور وہ (اللہ) وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، (لیکن) تم لوگ بہت ہی کم شکریہ ادا کرتے

مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٩﴾

ہو (۷۸)۔ اور (وہ) اللہ وہی تو ہے جس نے تم کو زمین پر پھیلا رکھا ہے اور تم (سب) اسی کے پاس اکٹھے کئے جاؤ گے (۷۹)۔

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ

اور وہ وہی ہے جو جِلاتا ہے اور مارتا ہے اور اُسی کے بس میں ہے رات اور دن کا اُلٹ پھیر، سو کیا تم عقل سے کام نہیں

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿٨١﴾ قَالُوا أَإِذَا

لیتے (۸۰)۔ نہیں بلکہ یہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں جیسے اگلے (کافر) کہتے آئے ہیں (۸۱)۔ کہتے ہیں کہ جب ہم

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ

مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہم پھر اُٹھائے جائیں گے؟ (۸۲)۔ یہ وعدہ تو ہم سے اور

وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨٣﴾ قُلْ

ہمارے بڑوں سے پہلے ہی سے ہوتا آیا ہے، یہ کچھ بھی نہیں ہے بجز اگلوں کی بے سند باتوں کے (۸۳)۔ آپ کہئے

توضیحی ترجمہ

(۷۲) یا (ان کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ) آپ اُن سے کوئی معاوضہ مانگ رہے ہیں؟ تو (یہ بات بھی غلط ہے، اس لئے کہ) آپؐ کے پروردگار کا دیا ہوا معاوضہ (آپؐ کے لئے) کہیں بہتر ہے، اور وہ (پروردگار) سب (مجازی) روزی دینے والوں سے بہتر دینے والا ہے۔

(۷۳) اور حقیقت یہ ہے کہ آپؐ اُنھیں سیدھے راستہ کی طرف بلا رہے ہیں۔ (جو آسان اور سمجھ میں آنے والا ہے، لیکن وہ ہیں کہ مانتے نہیں)

(۷۴) (اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آخرت کو نہیں مانتے) اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ راستے سے ہٹے ہوتے ہیں۔

(۷۵) اور (جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وعدے وعید کرتے ہیں، لیکن) اگر ہم ان پر رحم کریں اور اس مصیبت کو دور کر دیں جس میں یہ ہیں تو بھی اپنی اندھی سرکشی میں جمے رہیں گے۔

(۷۶) اور (ایسی مثال بھی ہے کہ) ہم نے ان (جیسے منکرین) کو عذاب (یعنی قحط وغیرہ) میں گرفتار کیا، تو ظاہری طور پر بھی یہ اپنے پروردگار کے سامنے نہیں جھکے اور نہ ہی (دل سے) تضرع اختیار کیا۔ (یعنی یہ نافرمانی و بغاوت میں اس حد کو پہونچ چکے ہیں)

(۷۷) حتیٰ کہ جب ہم اُن پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو وہ ایک دم اُس میں مایوس ہو کر رہ جائیں گے۔ (اس وقت ساری اکڑفوں نکل جائے گی)

(۷۸) اور (دیکھو یہ حقیقتیں تو تم بھی مانتے ہو کہ) وہ (اللہ) ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے (لیکن اس کے باوجود) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔ (اصل شکر تو یہ تھا کہ اُس کی بات سمجھتے اور مانتے)

(۷۹) اور (یہ کہ) وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا اور (یہ مان لو کہ) اُسی کے پاس تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

(۸۰) اور (یہ کہ) وہی ہے جو زندگی اور موت دیتا ہے اور اُسی کے قبضہ میں ہیں رات اور دن کی تبدیلیاں، تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ (کہ آخرت کو مان لو اور ایمان لے آؤ)

(۸۱) لیکن (عقل سے کام لینے کی بجائے) انھوں نے وہی باتیں کیں جو پچھلے (کافر) کرتے آئے ہیں۔

(۸۲) انھوں نے کہا: بھلا بتاؤ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی و ہڈیوں میں تبدیل ہو جائیں گے تو کیا (واقعی دوبارہ زندہ کر کے پھر) اُٹھائے جائیں گے؟

(۸۳) یہ وعدہ تو ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے پہلے ہی سے کیا جاتا رہا ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں، سوائے اس کے کہ پچھلے لوگوں کی بنائی ہوئی کہانیاں ہیں۔

(۸۴) (اے پیغمبرؐ!) آپ (ذرا ان سے) پوچھئے

ع ۴ ۲۷

لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ

کہ زمین اور اس پر جو (رہتے بستے) ہیں کس کے ہیں اگر تم جانتے ہو؟ (۸۴)۔ یہ ضرور یہ کہیں گے کہ اللہ کے ہیں، آپ

لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ

کہیے کہ پھر کیوں نہیں غور کرتے ہو؟ (۸۵)۔ آپ کہیے کہ (اچھا) سات آسمانوں کا مالک اور عالی شان عرش کا مالک

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾

کون ہے؟ (۸۶)۔ تو ضرور وہ یہی جواب دیں گے کہ (یہ سب) اللہ کا ہے، آپ کہیے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟ (۸۷)۔

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ

آپ کہیے کہ وہ کون ہے، جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے، اور وہ پناہ دیتا ہے اور کوئی اُس کے مقابلہ میں پناہ نہیں دے سکتا، اگر تم

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾

جانتے ہو؟ (۸۸) وہ ضرور یہی کہیں گے کہ یہ سب (صفت) اللہ ہی کی ہے، آپ کہیے کہ پھر تمہیں کیسا خبط ہو رہا ہے (۸۹)۔

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ

اصل بات یہ ہے کہ ہم نے اُنھیں حق بات پہونچا دی ہے، اور یقیناً یہ لوگ جھوٹے ہیں (۹۰)۔ اللہ نے کسی کو بھی

وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَ

بیٹا نہیں قرار دیا ہے اور نہ اُس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے، اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو جدا کر لیتا اور

لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾

(پھر) ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا، اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں (۹۱)۔ وہ

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا

جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا، غرض ان لوگوں کے شرک سے بالاتر ہے (۹۲)۔ آپ کہیے کہ اے میرے پروردگار! اگر آپ مجھے

تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾

(عذاب) دکھا دیں جس کا وعدہ ان سے کیا جا رہا ہے (۹۳)۔ تو اے میرے پروردگار! مجھے ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجو (۹۴)۔ اور ہم

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ

بیشک اس پر قادر ہیں کہ جو وعدہ ہم ان سے کر رہے ہیں وہ آپ کو بھی دکھا دیں (۹۵)۔ (ان کی) بدی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کیجیے جو بہت ہی

اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ

اچھا ہو، ہم خوب جانتے ہیں جو یہ (آپ کی نسبت) کہا کرتے ہیں (۹۶)۔ اور آپ کہیے کہ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

توضیحی ترجمہ

کہ (اچھا) یہ ساری زمین اور جو بھی اس میں (رہتے بستے) ہیں کس کی ملکیت ہیں؟ بتاؤ اگر جانتے ہو؟

(۸۵) وہ ضرور یہی کہیں گے کہ (یقیناً) اللہ ہی کی۔ (ملکیت ہیں، کیونکہ یہ تو وہ بھی مانتے ہیں) آپ کہیے کہ پھر کیوں تم نصیحت نہیں حاصل کرتے۔

(۸۶) آپ (ان سے) پوچھیے کہ (اچھا بتاؤ) سات آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟۔

(۸۷) وہ یہی جواب دیں گے کہ (بلاشبہ یہ سب) اللہ ہی کا ہے، آپ کہیے کہ (یہ بھی مانتے ہو) پھر بھی تم (اس کا شریک بنانے سے) نہیں ڈرتے؟۔

(۸۸) آپ (ان سے یہ بھی) پوچھیے کہ (وہ) کون ہے، جس کے قبضہ میں ہر چیز کا اختیار ہے؟ اور وہ (جس کو چاہے) پناہ دیتا ہے اور اُس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا (بتاؤ) اگر تم (اس بابت) کچھ جانتے ہو۔

(۸۹) وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ ہی کا ہے (سارا اختیار اور یہ تمام صفتیں) آپ کہیے (اگر ایسا ہے تو) پھر کیوں تم پاگل ہو رہے ہو؟ (اتنا بھی نہیں سمجھتے جب تمام اختیارات اسی کے ہیں تو تمہارے ہڈیاں اور ریزے اُس کے اختیار سے کیسے نکل جائیں گے)

(۹۰) (بات کچھ اور نہیں) بلکہ یہ ہے کہ ہم نے اُن کو (پیغام) حق پہونچا دیا ہے (کہ اللہ ہی تنہا معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں، تمام اختیارات صرف اسی کے ہیں) اور یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں۔ (کہ اللہ نے کچھ اختیارات دوسروں کو بھی دے رکھے ہیں)

(۹۱) (سن لو!) نہ اللہ نے کوئی بیٹا بنایا ہے، اور نہ اُس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے (اس کی عام فہم دلیل یہ ہے کہ) اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور پھر وہ (اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے) ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتے، پاک ہے اللہ اُن باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں۔ (اُسے کسی کی ضرورت نہیں)

(۹۲) وہ (اللہ) جاننے والا ہے غیب کی (پوشیدہ) باتوں کا بھی اور ظاہری باتوں کا بھی، لہٰذا وہ ان لوگوں کے شرک سے بہت بالاتر ہے۔

ع ۵ / ۱۵ / ۵

(۹۳) آپ (اپنے رب سے ان دعائیہ الفاظ میں) کہیے کہ: اے میرے رب! آپ اگر میرے سامنے لے آئیں (وہ عذاب) جس کی ان (کافروں) کو دھمکی دی جا رہی ہے۔

(۹۴) تو اے میرے رب! مجھے ان ظالموں میں شامل نہ کیجئے گا۔

(۹۵) کیونکہ ہم یقیناً اس پر قادر ہیں کہ آپ کے سامنے ہی لے آئیں وہ جس کا ہم ان (کافروں) سے وعدہ کر رہے ہیں۔

(۹۶) (لیکن جب تک عذاب نہ آئے) آپ (ان کی) بُرائی کا جواب بہترین طریقہ سے دیں (اگرچہ) ہم اُن کی باتوں کو خوب جانتے ہیں۔ (پھر بھی مصلحتاً آپ کو اس کا حکم دے رہے ہیں)

(۹۷) اور (ساتھ ہی) آپ (یہ بھی) دعا کریں کہ میرے پروردگار! میں پناہ مانگتا ہوں تیری

مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝٩٧ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝٩٨

شیطانوں کے وسوسوں سے (۹۷)۔ اور اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (شیطان) میرے پاس بھی آئیں (۹۸)۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝٩٩ لَعَلِّيْٓ

(یہ کافر اپنی بکواس سے باز نہیں آتے) یہاں تک کہ ان میں سے کسی پر موت آ کھڑی ہوتی ہے (۹۹)۔ (اس وقت) کہتا ہے کہ

اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ

میرے پروردگار! مجھے پھر واپس بھیج دے تاکہ جس (دنیا) کو چھوڑ آیا ہوں اس میں (پھر جا کر) نیک کام کروں، ہرگز نہیں، یہ

وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝١٠٠ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ

ایک بات ہی ہے جسے وہ کہے جا رہا ہے، اور اُن کے آگے ایک آڑ ہے (اُن کے) دوبارہ اُٹھائے جانے کے

اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝١٠١ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

دن تک (۱۰۰)۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اُس روز نہ ان کے درمیان رشتے ناطے رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝١٠٢ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ

پوچھے گا (۱۰۱)۔ البتہ جس کا پلّہ بھاری ہوگا تو ایسے ہی لوگ تو کامیاب ہوں گے (۱۰۲)۔ اور جس کا پلّہ ہلکا ہوگا سو بس یہی تو وہ

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝١٠٣ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ

لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیا اور جہنم میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے (۱۰۳)۔ ان کے چہروں کو آگ جھلستی ہوگی

النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝١٠٤ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ

اور اس میں ان کے منہ بگڑے ہوئے ہوں گے (۱۰۴)۔ کیوں؟ کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں؟ جنھیں جھٹلایا کرتے

بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝١٠٥ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَاۗلِّيْنَ ۝١٠٦

تھے (۱۰۵) وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی نے ہم کو گھیر لیا تھا اور ہم گمراہ لوگ تھے (۱۰۶)۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو اِس

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝١٠٧ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا

(جہنم) سے نکال دے اب اگر ہم پھر ایسا کریں تو بےشک ہم (پورے) قصوروار ہوں گے (۱۰۷)۔ ارشاد ہوگا دھتکارے ہوئے اسی میں

وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝١٠٨ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو (۱۰۸)۔ ایک گروہ ایسا بھی تو میرے بندوں میں سے تھا جو (ہم سے) کہا کرتے تھے کہ اے ہمارے

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝١٠٩ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ

پروردگار! ہم ایمان لے آئے سو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تُو تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے (۱۰۹)۔ تو تم نے انھیں رکھ لیا تھا

توضیحی ترجمہ

شیطانوں کی چھیڑ (وا کسانے) سے۔

(۹۸) اور اے میرے رب! میں (تو) تیری پناہ چاہتا ہوں اِس سے (بھی) کہ وہ (شیاطین میرے پاس) آئیں۔

(۹۹) (آپ ان کافروں کی غلط باتوں اور بکواس کا اچھے انداز میں جواب دیتے رہئے اور اُن کا معاملہ ہم پر چھوڑ دیجئے، وہ زندگی بھر اپنی ضد و سرکشی پر قائم رہیں گے) یہاں تک کہ اُن میں سے کسی کی موت کا وقت آپہونچے (تو وہ پچھتائے گا اور) کہے گا اے میرے پروردگار! مجھ کو واپس بھیج دے (دنیا میں)

(۱۰۰) تاکہ میں نیک عمل کروں اس (دنیا) میں جس کو میں چھوڑ آیا ہوں (کہا جائے گا کہ) ہرگز نہیں! (اب واپسی ممکن نہیں اور بالفرض واپسی ہو بھی تو (وہ کافر ایسا نہیں کرے گا) یہ تو فقط ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے، اور (اب) ان (کی موت) کے بعد ایک (عالم) برزخ ہے (جس میں یہ رہیں گے) دوبارہ اُٹھائے جانے کے دن (یعنی قیامت) تک۔

(۱۰۱) پھر جب (دوسری مرتبہ) صور پھونکا جائے گا (اور سب دوبارہ زندہ ہوں گے) تو اُس روز (ہولناکی کا یہ عالم ہوگا کہ) ان کے درمیان نہ تو رشتے ناطے باقی رہیں گے (کہ ایک دوسرے کو پہچانیں) اور نہ ہی کوئی کسی کو پوچھے گا (سب کو اپنی اپنی فکر ہوگی)

(۱۰۲) (پھر حشر برپا ہوگا، اور اعمال تولنے کے لئے ایک ترازو لگایا جائے گا) تو جن کے پلڑے بھاری نکلے وہی کامیاب ہوں گے (اور یقیناً وہ نیک اعمال کرنے والے مومن ہوں گے)

(۱۰۳) اور جن کے پلڑے ہلکے پڑ گئے تو یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنے لئے گھاٹے کا سودا کیا تھا، وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(۱۰۴) اُن کے چہروں کو آگ جھلس ڈالے گی اور اس میں اُن کی صورتیں بگڑ جائیں گی۔

(۱۰۵) (کہا جائے گا کہ) کیا تمہیں میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں؟ اور تم اُن کو جھٹلایا کرتے تھے۔

(۱۰۶) وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر ہماری بدبختی چھا گئی تھی اور ہم (مانتے ہیں کہ ہم ایک) گمراہ قوم ہو گئے تھے۔

(۱۰۷) اے ہمارے رب! ہم کو اس (دوزخ) سے نکال لیجئے، پھر اگر ہم دوبارہ ایسا (گناہ) کریں تو ہم قصوروار ہوں گے۔ (پھر چاہے جو سزا دیجئے)

(۱۰۸) ارشاد ہوگا: اسی میں دھتکارے ہوئے پڑے رہو، اور مجھ سے بات (بھی) مت کرو۔

(۱۰۹) (یاد ہے؟) میرے بندوں میں سے ایک جماعت مجھ سے یہ دعا کیا کرتی تھی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں، پس ہمیں بخش دیجئے اور ہم پر رحم فرمایئے، اور آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

(۱۱۰) تو تم نے اُن (کے ہم پر ایمان) کا بنایا تھا

سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِىْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّىْ

تمسخر پر یہاں تک کہ (اس مشغلہ نے) تم کو ہماری یاد بھی بھلادی اور تم اُن سے ہنسی کرتے رہے (۱۱۰)۔ میں نے آج اُن

جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ

کے صبر کا بدلہ یہ دیا کہ وہی (پوری طرح) کامیاب نکلے (۱۱۱)۔ ارشاد ہوگا کہ (اچھا) تم برسوں کے حساب سے کتنی مدت

فِى الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ

زمین پر رہے؟ (۱۱۲)۔ وہ کہیں گے کہ ہم ایک دن رہے ہوں گے یا ایک دن کا بھی کچھ حصہ، سو تو گننے والوں سے

الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

پوچھ لے (۱۱۳)۔ ارشاد ہوگا کہ بے شک تم (دنیا میں) تھوڑی ہی مدت رہے، کاش تم (اسے) سمجھتے رہے ہوتے (۱۱۴)۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

ہاں تو کیا تمہارا خیال تھا کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بلا مقصد پیدا کر دیا ہے اور تم ہمارے پاس لوٹا کر نہ لائے جاؤ گے (۱۱۵)۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

سو اللہ (بڑا) عالی شان ہے بادشاہ حقیقی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، عرش بزرگ کا مالک ہے (۱۱۶)۔

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ

اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور خدا کو بھی پکارے حالانکہ اس کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں سو اس کا حساب اس کے

عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ

پروردگار کے ہاں ہوگا، یقیناً کافروں کو فلاح نہیں ہونے کی (۱۱۷)۔ اور آپ کہئے کہ اے میرے پروردگار! میری مغفرت کر

وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

اور میرے اوپر رحم کر اور تو تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے (۱۱۸)۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ نور مدنی ہے، اس میں ۶۴ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ (ایک) سورت ہے کہ ہم (ہی) نے اس کو نازل کیا ہے اور ہم (ہی) نے اس کو مقرر کیا ہے، اور ہم (ہی) نے اس میں کھلی

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ

ہوئی آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم سمجھو (۱)۔ زنا کار عورت اور زنا کار مرد، سو (دونوں کا حکم یہ ہے کہ) ان میں سے ہر ایک کے سو

ع ۶ ۲۶ ۶

توضیحی ترجمہ

مذاق، یہاں تک کہ اُن ہی (کی مخالفت اور چھیڑ چھاڑ) نے تمہیں میری یاد سے غافل کر دیا اور تم اُن کا مذاق اُڑانے میں ہی لگے رہے۔

(۱۱۱) آج میں نے اُن کو اُن کے اُس صبر کا بدلہ دیا ہے جو اُنھوں نے (تمہاری چھیڑ چھاڑ اور زیادتی کے سامنے) کیا تھا (اور یہی وجہ ہے کہ) وہی ہیں (آج) پوری طرح کامیاب۔

(۱۱۲) ارشاد ہوگا کہ (اچھا یہ تو بتاؤ) زمین پر برسوں کے حساب سے کتنی مدت رہے؟

(۱۱۳) وہ جواب دیں گے کہ (برس کیا؟ ہم تو) ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے (ہمیں صحیح یاد نہیں، آپ) گنتی کرنے والے (فرشتوں) سے معلوم کر لیں۔

(۱۱۴) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم تھوڑی ہی مدت (وہاں) رہے، کیا اچھا ہوتا کہ تم (اس بات کو کہ دنیا کا قیام مختصر ہے اور بالآخر اپنے رب کے پاس واپس جانا ہے اسی وقت) سمجھ لیتے۔

(۱۱۵) کیا تم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بے مقصد پیدا کر دیا، اور تم ہمارے پاس واپس نہیں لائے جاؤ گے؟ (اللہ کے وجود اور اُس کی حکمت پر ایمان لانے کا منطقی تقاضا یہ ہے کہ آخرت پر ایمان لائے، ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ ایک ایسی دنیا بنائے جس میں جس کے جو جی میں آئے کرتا رہے، اس کا کوئی بدلہ کسی اور زندگی میں ملنے والا نہ ہو، مجرم اور گناہگار پھلے پھولیں اور عیش کریں اور نیک اور فرماں بردار پریشانیوں اور تکلیفوں میں رہیں)

(۱۱۶) بہر حال (یاد رکھو) حقیقی بادشاہ اللہ (ہے اور اس) کی شان بہت اونچی ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (اور وہی) عرش کریم کا مالک ہے۔ (لہٰذا اس کو جوابدہی تو کرنی ہی ہے)

(۱۱۷) اور (دھیان رہے) جو کوئی بھی اللہ کے ساتھ کسی اور خدا کو پکارے، جس کی اُس کے پاس کوئی دلیل (بھی) نہیں، تو اُس کا حساب اُس کے پروردگار کے پاس ہے (اور ایسے لوگ تو کافر ہوئے، اور) وہ کافروں کو (حقیقی) کامیابی (جو کہ اُخروی کامیابی ہے) ہرگز نہیں دے گا۔ (بلکہ سخت سزا دے گا)

(۱۱۸) اور (اے پیغمبر!) آپ اور آپ کی اُمت اپنے رب کے حضور میں) یہ دعا کریں کہ: میرے رب! میری مغفرت فرما، اور (میرے ساتھ) رحم (کا معاملہ) فرما، اور (یقیناً) تو سارے رحم فرمانے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

سورۂ نور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) یہ سورت ہم نے نازل کی ہے اور اس (کے احکام) کو ہم نے فرض کیا ہے، اور ہم نے اس میں اپنی آیات کو واضح انداز میں نازل کیا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

(۲) (اس سورت کا پہلا حکم سنو۔ غیر شادی شدہ) زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد (کی سزا یہ ہے کہ) ان میں سے ہر ایک کے سو

جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

سو دُرّے مارو، اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنے پائے، اگر تم اللہ اور

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ

روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہئے کہ دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۢ وَّالزَّانِيَةُ

موجود رہے (۲)۔ زنا کار مرد نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا بجز زنا کار عورت یا مشرک عورت کے، اور

لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٣

زنا کار عورت کے ساتھ کوئی نکاح نہیں کرتا بجز زانی یا مشرک کے، اور یہ اہلِ ایمان پر حرام کردیا گیا ہے (۳)۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

اور جو لوگ تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ نہ لاسکیں تو

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ

انھیں اَسّی دُرّے لگاؤ، اور کبھی ان کی گواہی کو نہ قبول کرو،

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٤ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

یہی لوگ تو (پکے) فاسق ہیں (۴)۔ ہاں البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کرلیں اور (اپنی)

اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ

اصلاح کرلیں، سو اللہ بڑا مغفرت کرنے والا ہے بڑا رحم کرنے والا ہے (۵)۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ

لگائیں اور اُن کے پاس بجز اپنے (اور) کوئی گواہ نہ ہو تو اُن کی شہادت یہ ہے کہ وہ (مرد) چار بار

شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٦ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ

اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں سچا ہوں (۶)۔ اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کی لعنت ہو

اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٧ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ

اگر میں جھوٹا ہوں (۷)۔ اور عورت سے سزا اِس طرح ٹل سکتی ہے

اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٨

کہ وہ اللہ کی قسم چار بار کھا کر کہے کہ بے شک مرد جھوٹا ہے (۸)۔

توضیحی ترجمہ

سو کوڑے لگاؤ اور (دیکھو) اللہ کے دین کے معاملہ میں اُن پر ترس کھانے کا کوئی جذبہ تم پر غالب نہ آئے، اگر تم (واقعی) اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اُن کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونا چاہئے۔ (یعنی یہ سزا برسرِعام دی جانی چاہئے تاکہ دوسروں کو بھی عبرت ہو، اور وہ اس گناہ سے بچنے کی کوشش کریں)

(۳) (یہاں ایک اصولی بات سنو!) زنا کار مرد (بلا جبر) جنسی تعلق نہیں قائم کرتا مگر زنا کار اور مشرک عورت سے (یعنی وہی عورت اس کے زنا کا حصہ بنے گی جو زنا پر رضامند ہوگی یا جو مشرک ہوگی، کیونکہ اُس کا دل خوفِ خدا سے خالی ہوگا) اور (اسی طرح) زانی عورت کے ساتھ بھی زنا کار مرد یا مشرک ہی جنسی تعلق قائم کرتا ہے، اور یہ (فعلِ زنا) ایمان والوں پر حرام کردیا گیا ہے۔ (یعنی جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے دل میں ایمان کے موجود ہوتے ہوئے ایسا کر ہی نہیں سکتا)

(۴) اور (اب کسی پر زنا کی تہمت لگانے کی سزا کی بابت سنو) جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں تو اُن کو اسّی کوڑے لگاؤ اور اُن کی گواہی (کسی معاملہ میں اس کے بعد) کبھی قبول نہ کرو، اور یہ فاسق لوگ ہیں۔ (ان کے فسق کی سزا ان کو آخرت میں بھی ملے گی)

(۵) ہاں جو لوگ اس کے بعد توبہ کرلیں اور (اپنی) اصلاح کرلیں تو اللہ بہت بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔ (امید کرنی چاہئے کہ وہ آخرت کی سزا معاف فرمادے گا، لیکن دنیاوی سزا دی جائے گی)

(۶) اور جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں اور خود اپنے سوا اُن کے پاس کوئی اور گواہ نہ ہوں تو ایسے شخص کو جو گواہی دینی ہوگی وہ یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر (اپنے بارے میں) یہ کہے کہ وہ سچا ہے۔

(۷) اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ: "اگر وہ (اپنی بیوی پر الزام لگانے میں) جھوٹا ہو تو اُس پر اللہ کی لعنت ہو"۔

(۸) اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہوسکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ "یقیناً وہ (یعنی اس کا شوہر) جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے"۔

وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٩﴾

اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے (۹)۔ اور اگر اللہ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَأَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ ع ۱۰ / ۷

اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے بڑا حکمت والا ہے (تو تم مصیبتوں میں پڑ جاتے) (۱۰)۔

إِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۚ

بے شک جن لوگوں نے یہ طوفان برپا کیا ہے وہ تم میں سے ایک (چھوٹا سا) گروہ ہے، تم اس کو بُرا نہ سمجھو اپنے

بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ

حق میں، بلکہ تمہارے حق میں بہتر ہی ہے، اِن میں سے ہر شخص کو جس نے جتنا کچھ کیا تھا گناہ ہوا، اور جس نے ان

وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١﴾ لَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

میں سے سب سے بڑا حصہ لیا اُس کے لئے سزا بھی (سب سے بڑھ کر) سخت ہے (۱۱)۔ جب تم لوگوں نے

ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ

یہ (افواہ) سنی تھی تو کیوں نہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں نے اپنوں کے حق میں نیک گمان کیا، اور (یہ کیوں نہ)

إِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٢﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوْا

کہہ دیا کہ یہ تو صریح طوفان بندی ہے (۱۲)۔ یہ لوگ اپنے قول پر چار گواہ کیوں نہ لائے، سو جب یہ لوگ گواہ

بِالشُّهَدَآءِ فَأُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ

نہیں لائے تو بس یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہی ہیں (۱۳)۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا دنیا میں

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ

(بھی) اور آخرت میں (بھی) تو جس شغل میں تم پڑے تھے اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا (۱۴)۔

أَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٤﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ

(عذاب عظیم کے مستحق تم اُس وقت ہوئے تھے) جب تم اپنی زبانوں سے اُسے نقل در نقل کر رہے تھے اور

بِأَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ

اپنے منہ سے وہ کہہ رہے تھے جس کی تمہیں کوئی تحقیق نہ تھی اور تم اُسے ہلکا سمجھ رہے تھے، حالانکہ وہ اللہ کے

اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ أَنْ

نزدیک بہت بڑی بات تھی (۱۵) اور تم نے جب اسے سنا تھا تو کیوں نہ کہہ دیا تھا کہ ہم کیسے منہ سے نکالیں

توضیحی ترجمہ

(۹) اور پانچویں مرتبہ (وہ عورت اپنے بارے میں) یہ کہے کہ "اُس پر اللہ کا غضب ہو، اگر اُس کا شوہر سچ بولنے والوں میں سے ہو"۔

(۱۰) اور (سوچو کیا ہوتا) اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت (لعان یعنی قسم کی صورت میں) تم (میاں بیوی) پر (تب تو تم سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی گواہ نہ ہونے پر اَسّی کوڑوں کے ڈر سے منہ نہ کھول سکتے، اور زندگی بھر گھٹتے رہتے) اور بات یہ ہے کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے (اس لئے گناہوں کی پردہ پوشی کر کے توبہ کا موقع دیتا ہے اور) بڑا حکمت والا ہے۔ (سب کی رعایت رکھتا ہے)

(۱۱) (اے مسلمانو!) بے شک جن لوگوں نے (حضرت عائشہ صدیقہؓ کی پاک دامنی اور عظمت کے بالکل خلاف اُن پر) تہمت کا یہ طوفان برپا کیا ہے وہ تمہارے ہی اندر کا ایک (چھوٹا سا) طبقہ ہے، تم اس بات کو اپنے لئے بُرا نہ سمجھو، بلکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہی بہتر ہے (کیونکہ اس سے ایک تو سازشی بے نقاب ہوں گے، دوسرے حضرت صدیقہؓ کا بلند مقام لوگوں پر ظاہر ہوگا اور تیسرے جو تم مسلمانوں کو اس سے تکلیف پہونچے گی اس کا آخرت میں بہترین اجر ملے گا) ہر شخص کے لئے اتنا گناہ ہے جتنا اُس نے کمایا، اور ان میں سے جس نے اُس کے بہت بڑے حصے کو انجام دیا ہے (یعنی عبداللہ بن اُبی) اُس کے لئے عذاب بھی بہت بڑا ہے۔

(۱۲) ایسا کیوں نہیں ہوا جب تم مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں نے اس (تہمت) کے بارے میں سنا تو تم اپنے لوگوں بارے میں نیک گمان کرتے اور کہہ دیتے کہ یہ کھلم کھلا بہتان (اور الزام تراشی) ہے۔ (یعنی تم نے سن بھی کیوں لیا؟)

(۱۳) وہ (بہتان لگانے والے اگر سچے تھے تو) اس پر چار گواہ کیوں نہیں لے آئے؟ اب جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔

(۱۴) اور اگر تم پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی تو جن باتوں میں تم پڑ گئے تھے (یعنی مجلسوں میں اس تہمت کا تذکرہ سن لیتے تھے اور اس پر بات کرتے تھے) تو تم پر سخت عذاب آ جاتا۔

(۱۵) اس وقت تم اپنی زبانوں سے اس (جھوٹ) کو ایک دوسرے سے نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے وہ بات کہہ رہے تھے جس کی بابت تمہیں کوئی علم نہیں تھا، اور تم اس بات کو معمولی سمجھ رہے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ سنگین بات تھی۔ (اور کیوں نہ ہوتی، اُس کے حبیبؐ کی زوجۂ مطہرہ حضرت صدیقہؓ پر الزام سے متعلق جو تھی)

(۱۶) اور کیوں نہیں ایسا ہوا جب تم نے وہ بات سنی، تو کہتے کہ ہمیں کوئی حق نہیں پہونچتا کہ

نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ

منھ سے نکالیں ایسی بات، توبہ یہ تو سخت بہتان ہے (۱٦)۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر اس قسم کی

اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ

حرکت کبھی نہ کرنا، اگر تم ایمان والے ہو (۱۷)۔ اور اللہ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے اور وہ

الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ

بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے (۱۸)۔ یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مؤمنین کے درمیان بے حیائی کا

الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ

چرچا رہے اُن کے لئے سزائے دردناک ہے، دنیا میں (بھی) اور آخرت میں (بھی)

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

اور اللہ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے (۱۹)۔ اور اگر اللہ کا فضل وکرم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ

رَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ بڑا شفیق بڑا رحیم ہے (تو تم بھی نہ بچتے) (۲۰)۔ اے ایمان والو! تم شیطان کے

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

قدم بہ قدم نہ چلو، اور جو کوئی شیطان کے قدم بہ قدم چلتا ہے تو وہ تو حکم دیتا ہی ہے

فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

بے حیائی اور بیہودگی کا، اور اگر تم پر اللہ کا فضل وکرم نہ ہوتا تو تم سے کوئی بھی

رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

بھی سنور نہ پاتا، لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے سنوار دیتا ہے اور اللہ بڑا سننے والا ہے

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ

بڑا جاننے والا ہے (۲۱)۔ اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں وہ قرابت والوں کو اور مسکینوں کو

اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ

اور ہجرت فی سبیل اللہ کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں، چاہیئے کہ معاف کرتے رہیں اور درگذر

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

کرتے رہیں، کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرتا رہے، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے

ع ۲ ۱۰ ۸

توضیحی ترجمہ

ہم منھ سے نکالیں یہ بات، تو پاک ہے (اے اللہ!) ہر عیب سے (جیسے ہمیں اس کا یقین ہے اسی طرح اس کا بھی یقین ہے کہ) یہ (حضرت صدیقہؓ پر) بہت ہی بڑا بہتان ہے۔

(۱۷) (اے مسلمانو!) اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے پھر کبھی ایسا نہ کرنا (کہ منافقوں کے چکموں میں آجاؤ) اگر واقعی تم مؤمن ہو۔

(۱۸) اور اللہ تمہارے سامنے اپنی آیات صاف صاف (انداز میں) بیان فرمارہا ہے (تاکہ تم سمجھ جاؤ کہ یہ طوفان کس نے اُٹھایا) اور اللہ خوب جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے۔

(۱۹) (یاد رکھو) بلاشبہ جو لوگ (بھی) یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، اُن کے لئے دنیا اور آخرت (دونوں عالموں) میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے (کہ کس کا جرم کس درجہ کا ہے) اور تم (اس سے) ناواقف ہو۔

(۲۰) اور (سوچ لو کیا ہوتا تمہارا؟) اگر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت تمہارے شاملِ حال نہ ہوتی، اور یہ (بات نہ ہوتی) کہ اللہ بڑا شفیق بڑا مہربان ہے۔

(۲۱) اور اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم مت چلو، اور اگر کوئی شیطان کے قدم بقدم چلے تو شیطان تو ہمیشہ بے حیائی اور بُرائی ہی کی تلقین کرے گا، اور اگر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا (لہٰذا پاک صاف ہونے کے لئے اچھے اعمال کرتے رہو، لیکن اپنے اعمال پر تکیہ کر کے مت بیٹھو) اور (یاد رکھو کہ) اللہ جس کو چاہتا ہے پاک صاف کر دیتا ہے، اور اللہ (ہر بات کا) سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (لہٰذا چاہتا اُسی کے بارے میں ہے جس کو اس کا اہل دیکھتا ہے)

(۲۲) (اصحاب رسول میں سے بڑے طبقہ نے تو اس الزام پر یقین نہیں کیا، بعض نے ایک دوسرے سے اس کا چرچا ضرور کیا، گو تعجب اور حیرت کے انداز میں ہو، صرف تین اصحاب رسول اپنی سادہ لوحی سے اُن کے دام میں آگئے، اُن میں سے ایک مِسطح بن اثاثہ بھی تھے، جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عزیز تھے اور مفلس تھے، اور مہاجر بھی، حضرت ابوبکرؓ اُن کی امداد کیا کرتے تھے، جب حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برأت میں آیات قرآنی نازل ہوئیں تو صدیق اکبرؓ کو اپنی قابل فخر بیٹی کی حمایت میں غصہ آیا اور انھوں نے قسم کھائی کہ اب وہ مِسطح کی امداد نہیں کیا کریں گے، یہ بات مرتبۂ صدیقیت کی شان کے منافی تھی تو یہ آیات نازل ہوئیں)

اور تم میں سے جو لوگ (دینی) بزرگی اور (دنیوی) وسعت والے ہیں اُن کو ایسی قسم نہ کھانی چاہئے کہ وہ رشتہ داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے، بلکہ اُنھیں چاہئے کہ معافی اور درگذر سے کام لیں (اچھا بتاؤ) کیا تمہیں یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تمہاری خطائیں بخش دے؟ اور اللہ بہت بخشنے والا

رَحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا

بڑا رحمت والا ہے (۲۲)۔ جو لوگ تہمت لگاتے ہیں اُن (بیویوں) کو جو پاک دامن ہیں، بے خبر ہیں، ایمان والیاں ہیں، اُن پر

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ

لعنت ہے دنیا میں اور آخرت میں، اور اُن کے لئے سخت عذاب (رکھا ہوا) ہے (۲۳)۔ اُس دن (جس دن) اُن کے خلاف

اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ

گواہی دیں گی اُن کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور اُن کے پیر اُن کاموں کی جو جو یہ کیا کرتے تھے (۲۴)۔ اُس روز اللہ اُن کو اُن کا

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾

واجبی بدلہ پورا پورا دے گا، اور یہ جان جائیں گے کہ اللہ ہی ٹھیک فیصلہ کرنے والا ہے، بات کو کھول دینے والا ہے (۲۵)۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ

گندیاں گندوں ہی کے لائق ہوتی ہیں اور گندے گندیوں کے، اور ستھریاں ستھریوں کے لائق ہوتی ہیں اور

وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

ستھرے ستھریوں کے، یہ لوگ اس بات سے پاک ہیں جو یہ (منافق) بکتے پھرتے ہیں، اُن کے لئے مغفرت ہے

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

اور عزت کی روزی (۲۶)۔ اے ایمان والو! تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ کر لو، اور اُن کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو، تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تا کہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ

خیال رکھو (۲۷)۔ پھر اگر اِن میں تمہیں کوئی (آدمی) نہ معلوم ہو تو بھی ان میں داخل نہ ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ

لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

مل جائے، اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو، یہی تمہارے حق میں پاکیزہ تر ہے، اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

اعمال کو خوب جانتا ہے (۲۸)۔ تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم اُن مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

رہتا نہ ہو (اور) ان میں تمہارا کچھ مال ہو، اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو (۲۹)۔

توضیحی ترجمہ

بڑا مہربان ہے۔ (وہ معاف کرنا ہی پسند کرتا ہے) (حضرت ابو بکر صدیقؓ یہ آیت سنتے ہی پکار اُٹھے "کیوں نہیں اے ہمارے رب! ہم ضرور یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں معاف فرما دے" پھر قسم کا کفارہ ادا کر کے حسب سابق مسطح کی مالی سرپرستی شروع فرما دی)

(۲۳) (یاد رکھو) بے شک جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی مسلمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں ملعون (یعنی اللہ کی رحمت سے دور) ہیں، اور اُن کے لئے زبردست عذاب (تیار) ہے۔

(۲۴) (یہ عذاب قیامت کے دن دیا جائے گا) جس دن کہ خود اُن کی زبانیں، اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں اُن کے خلاف گواہی دیں گے اُن (غلط) کاموں کی جو وہ کیا کرتے تھے۔

(۲۵) اُس دن اللہ اُن (ظالم تہمت لگانے والوں) کو پورا پورا بدلہ حق و انصاف کے ساتھ دے گا اور اُنھیں پتہ چل جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے (اور وہ) بات کو کھول دینے والا ہے۔ (سزا دینے سے پہلے سب کی ایک ایک حرکت سب کے سامنے کھول دے گا)

(۲۶) (یاد رکھو نظامِ قدرت ہے کہ) گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لائق، اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لائق ہیں اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لائق (تم صرف اس بات پر غور کر لیتے تو تہمت کی حقیقت واضح ہو جاتی، پھر بھی سنو! ہم سرٹیفکیٹ دیتے ہیں کہ) وہ لوگ جن کے بارے میں یہ (طرح طرح کی) باتیں کر رہے ہیں وہ ان کی باتوں سے بالکل بری ہیں، (ہماری طرف سے) اُن کے لئے مغفرت ہے اور (جنت کی) باعزت روزی۔

(۲۷) اے ایمان والو! (اس موقع پر سنو کہ اسلام میں پاک باز رہنے اور معاشرے میں بے حیائی پھیلنے کے بنیادی اسباب پر پہرہ بٹھانے کے لئے کیسی احتیاطی تدابیر بتائی گئی ہیں، ان پر عمل کرو، یعنی) اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں اُس وقت تک داخل نہ ہو جب تک کہ اُس میں رہنے والوں سے اجازت نہ لے لو، اور (اجازت لینے سے پہلے) سلام نہ کر لو، یہ طریقہ تمہارے لئے بہتر ہے، امید ہے کہ خیال رکھو گے۔

(۲۸) اور اگر تم اُن گھروں میں کسی کو نہ پاؤ (یعنی تمہیں لگے کہ گھر میں کوئی نہیں ہے) تب بھی تم اُن میں اُس وقت تک داخل نہ ہو جب تک کہ تمہیں اجازت نہ مل جائے، اور اگر تم سے کہا جائے کہ (اس وقت) واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ، یہی تمہارے لئے پاکیزہ ترین طریقہ ہے، اور (یہ خیال رکھو کہ) جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اُس کا پورا پورا علم ہے۔

(۲۹) تمہارے لئے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم غیر رہائشی گھروں اور ایسی عمارتوں میں جن سے تمہیں فائدہ اُٹھانے کا حق ہو (جیسے عوامی مسافر خانوں، ہوٹل کے بیرونی حصوں، ڈاک خانوں، مدرسوں، مساجد وغیرہ میں باہر سے اجازت لئے بغیر) داخل ہو، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

آپ ایمان والوں سے کہد یجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ اُن کے حق میں زیادہ

اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ

صفائی کی بات ہے، بے شک اللہ کو اس کی خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں (۳۰)۔ اور آپ کہد یجئے ایمان والیوں سے

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا

کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں، اور اپنا سنگار ظاہر نہ ہونے دیں، مگر ہاں

ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ

جو اُس میں سے کھلا ہی رہتا ہے اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں، اور اپنی زینت نہ ظاہر

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ

ہونے دیں مگر ہاں اپنے شوہر پر، اور یا اپنے باپ پر، اور یا اپنے بیٹوں پر، اور یا اپنے شوہروں کے

اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ

بیٹوں پر اور یا اپنے بھائیوں پر اور یا اپنے بھائیوں کے لڑکوں پر، اور یا اپنی بہنوں کے لڑکوں پر اور یا اپنی

اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ

(ہم مذہب) عورتوں پر، اور یا اپنی باندیوں پر، یا اُن مردوں پر جو خدمتی ہوں (اور عورت کی

مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪

طرف) اُنھیں ذرا توجہ بھی نہ ہو، اور یا اُن لڑکوں پر جو ابھی عورتوں کی پردہ کی بات سے واقف نہیں

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا

ہوئے ہیں، اور عورتیں اپنے پیر زور سے نہ رکھیں کہ اُن کا مخفی زیور معلوم ہو جائے، اور تم سب اللہ کے

اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى

سامنے توبہ کرو، اے ایمان والو! تا کہ تم فلاح پاؤ (۳۱)۔ اور تم اپنے بے نکاحوں کا نکاح کر دو، اور تمہارے غلام

مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ

و باندیوں میں جو اس کے (یعنی نکاح کے) لائق ہوں اُن کا بھی، اگر یہ لوگ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے

يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ

اُنھیں غنی کر دے گا، اور اللہ بڑا وسعت والا بڑا جاننے والا ہے (۳۲)۔ اور اُنھیں چاہئے کہ ضبط سے کام لیں

توضیحی ترجمہ

(۳۰) آپ (اے رسولؐ!) مؤمن مردوں سے کہد یجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں (ناجائز استعمال سے بھی اور دوسروں کی نظروں سے بھی) یہ اُن کے لئے زیادہ بہتر طریقہ ہے پاک رہنے کا، (اور ہمہ وقت یاد رکھیں کہ) وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔

(۳۱) اور آپ مؤمن عورتوں سے کہد یجئے کہ وہ (بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں، اور (لباس و زیور وغیرہ کے ذریعہ کی جانے والی) اپنی (خارجی) زیبائش (تک) کو (کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں سوائے اس کے کہ جو حصہ کھلا رہتا ہے (یعنی جس کا کھلا رہنا ضروریات کے لئے ضروری ہے) اور (بالخصوص) اپنی اوڑھنیوں و دوپٹوں کو اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں (تا کہ سر، کان، گردن اور سینہ پوری طرح چھپا رہے) اور (عورتوں کے لئے زیبائش ممنوع نہیں، صرف اُن کا غیر مردوں پر اظہار ممنوع ہے) وہ اپنی زیبائش ظاہر کرسکتی ہیں صرف اپنے شوہروں پر یا (ان قریبی رشتہ داروں پر جیسے) اپنے باپ پر، یا اپنے خسر پر، یا اپنے بیٹوں پر، یا اپنے شوہروں کے بیٹوں پر، یا اپنے بھائیوں پر، یا اپنے بھتیجوں پر، یا اپنے بھانجوں پر، یا اپنی (میل جول والی) عورتوں پر، یا اپنی باندیوں پر، یا اُن خدمت گذار مردوں پر جن کے دل میں (بڑھاپے کی وجہ سے، کم عقلی کی وجہ سے، یا روٹی پر پڑے رہنے کی وجہ سے) کوئی میلان نہ آتا ہو، یا اُن بچوں پر جو ابھی عورتوں کے چھپے ہوئے حصوں سے واقف نہیں ہوئے (یعنی جو ابھی شہوانیت کے معنی ہی نہیں جانتے) اور (معاشرہ کو فتنہ سے بچانے کے لئے احتیاط کی حد ملاحظہ ہو) چاہئے کہ (مومن عورتیں) زمین پر زور سے پیر نہ ماریں (یعنی چال ڈھال ایسی نہ ہو) جس سے کہ اُن کی زیبائش ظاہر ہو جائے، (غیروں پر، اور) اے مؤمنو! (مرد و عورت) سب کے سب اللہ کے سامنے توبہ کرو (اُن گناہوں کی جو ہو چکے، یا جو کوتاہیاں ان احکام میں ہو جائیں) تا کہ تم کو فلاح یعنی آخرت کی کامیابی نصیب ہو۔

(۳۲) اور (نکاح بے راہ روی روکنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اس لئے) تم اُن (مردوں اور عورتوں) کا نکاح کر دو جن کا تم میں سے نکاح نہیں ہوا ہے، اور اپنے غلام اور باندیوں میں سے ان کا بھی جو (نکاح کے) لائق ہوں، اگر وہ مفلس اور تہی دست ہوں گے تو (یقین رکھو) اللہ اپنے فضل سے اُن کو غنی کر دے گا (یعنی وہ اپنے اخراجات خود اُٹھا سکیں گے، اور اللہ ایسا اس لئے کرے گا کیونکہ انھوں نے نکاح کر کے اس کی فرماں برداری کی ہے اور وہ معاشرہ کی بے راہ روی کا سبب بننے سے محفوظ رہنے کا ایک ذریعہ بنے ہیں) اور اللہ بہت وسعت والا ہے (وہ چاہے تو سب کو غنی کرسکتا ہے) اور خوب جانتا ہے۔ (کہ کون اس کا مستحق ہے)

(۳۳) اور اُنھیں چاہئے کہ پاکدامنی کے ساتھ رہیں

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ

جن لوگوں کو نکاح کا مقدور نہیں، یہاں تک کہ اللہ اُنھیں اپنے فضل سے غنی کردے، اور مملوکوں میں

يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ

سے جو مُکاتَب ہونے کے خواہاں ہوں تو اُنھیں مُکاتَب بنادیا کرو، اگر اُن میں بہتری (کے آثار)

خَيْرًا ۖۗ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ

پاؤ، اور اللہ کے اُس مال میں سے اُنھیں دو جو اُس نے تم کو عطا کیا ہے، اور اپنی باندیوں کو مت مجبور کرو

عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ

زنا پر جب کہ وہ پاک دامن رہنا چاہیں، محض اس لئے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ تمہیں حاصل ہوجائے، اور

مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ

جو کوئی اُنھیں مجبور کرے گا سو اللہ اُن کے مجبور کئے جانے کے بعد بخشنے والا ہے مہربان ہے (۳۳)۔ اور

اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

ہم نے تمہارے پاس کھلے کھلے احکام بھیجے ہیں، اور جو لوگ تم سے پہلے گذرے ہیں اُن کی حکایتیں اور خدا سے ڈرنے

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ

والوں کے لئے نصیحت (کی باتیں بھی بھیجی ہیں) (۳۴)۔ اللہ ہی آسمان اور زمین کا نور ہے، اُس کے نور (ہدایت) کی مثال

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا

ایسی ہے کہ جیسے ایک طاق ہے اُس میں ایک چراغ ہے، چراغ ایک قندیل میں ہے، قندیل گویا ایک چمک دار ستارہ ہے،

كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا

(چراغ) روشن کیا جاتا ہے ایک نہایت مفید درخت (یعنی) زیتون سے، جو نہ پورب رُخ ہے نہ پچھم رُخ ہے، ایسا

غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ

معلوم ہوتا ہے کہ خود بخود جل اُٹھے گا اگرچہ آگ اُسے نہ بھی چھوئے، نور ہی نور ہے، اللہ اپنے اس نور تک جس کو چاہتا ہے

يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ

ہدایت دے دیتا ہے، اور اللہ لوگوں کے لئے (یہ) مثالیں بیان کرتا ہے، اور اللہ ہر چیز کا خوب جاننے والا

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ

ہے (۳۵)۔ (وہ) ایسے گھروں میں ہیں جن کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے کہ اُن کا ادب کیا جائے اور اُن میں اُس کا نام لیا جائے،

ع ۱۰ ۴

توضیحی ترجمہ

وہ جو بالکل ہی نکاح کرنے کے حال میں نہ ہوں، یہاں تک کہ اللہ اُنھیں اپنے فضل سے غنی کردے۔ (پھر وہ نکاح کرلیں) اور (اے ایمان والو تم بھی اس سلسلہ میں اُن کے ساتھ تعاون کا رویہ اختیار کرو، اس طرح کہ) تمہاری ملکیت کے غلام وباندیوں میں سے جو تم سے مکاتبت کا معاہدہ کرنا چاہیں (یعنی اپنی آزادی کے لئے ایک طے شدہ رقم کا معاملہ کرنا چاہیں) تو اُن سے مکاتبت کا معاہدہ کرلیا کرو اگر تم ان میں مکاتبت کی صلاحیت محسوس کرتے ہو، اور (یہی نہیں بلکہ) اللہ نے جو تم کو مال دیا ہے اُس میں سے اُن (غلاموں اور باندیوں) کو بھی دیا کرو، اور (دیکھو) اپنی باندیوں کو (بالخصوص اُن کو) جو پاک دامن رہنا چاہتی ہوں دنیا کا سامان حاصل کرنے کے لئے (یعنی کمائی کے لئے) بدکاری پر مجبور نہ کرو، اور جو کوئی اُن کو مجبور کرے گا تو (اس کو اس کا عذاب جھیلنا ہوگا، جبکہ) اللہ اُن کے مجبور کئے جانے کے بعد (ان کی مجبوری دیکھ کر اُنھیں معاف کردے گا، کیونکہ وہ) بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۴) اور ہم نے (اس قرآن میں عموماً اور اس سورت میں خصوصاً) اپنی واضح آیات اُتاردی ہیں (جن سے بہت سے احکام پر واضح ہوجاتے ہیں) اور اُن لوگوں کی مثالیں (وحکایتیں) بھی (بیان کی ہیں) جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں، اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت بھی۔ (اب ان احکام پر عمل کرنا، ان مثالوں سے سبق حاصل کرنا اور نصیحت سے فائدہ اُٹھانا تمہارا کام ہے)

(۳۵) اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے (یعنی وہی آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات کو نورِ ہدایت پہونچانے والا ہے) اُس کے نور (یعنی مومن بندے اور اُس کے دل میں ایمان) کی مثال کچھ یوں ہے کہ جیسے ایک طاق ہے جس میں چراغ (رکھا) ہے، چراغ ایک شیشے (کے قندیل) میں ہے، شیشہ ایسا ہے جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک ستارہ، وہ (چراغ) جلایا جاتا ہے ایک بابرکت درخت زیتون (کے تیل) سے، (وہ درخت) نہ پورب رُخ ہے اور نہ پچھم رُخ (بلکہ اس پوزیشن پر ہے کہ دھوپ اُس کو ہر حال میں پہونچتی ہے، جس سے اُس کا پھل اچھی طرح پکتا ہے اور اُس کا تیل زیادہ شفاف اور تیز جلنے والا ہوتا ہے) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اُس کا تیل خود ہی بھڑک اُٹھے گا خواہ اُسے آگ چھوئے بھی نہیں (اور جب آگ بھی لگ گئی تب تو کیا کہنے) نور بالائے نور ہے، اللہ اپنے (اس عظیم) نور تک جس کو چاہتا ہے پہونچادیتا ہے، اور (اللہ اس طرح کی) مثالیں تو لوگوں (کے فائدہ) کے لئے بیان کرتا ہے، اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

(۳۶) (جن لوگوں کو اللہ نورِ ہدایت تک پہونچا دیتا ہے اُن کی خصوصیات یہ ہیں کہ) وہ اُن گھروں میں (یعنی مسجدوں میں) جن کو بلند مقام دینے (جن کا ادب کرنے) اور جن میں اُس کا نام لے کر ذکر کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے

فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ
اُن میں وہ لوگ صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں (۳۶)۔ایسے لوگ جنھیں نہ تجارت غفلت میں ڈال دیتی ہے
تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ
اور نہ (خرید و) فروخت اللہ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے، وہ ڈرتے رہتے ہیں ایسے دن سے
يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ
جس میں دل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گی (۳۷)۔انجام یہ ہوگا کہ اللہ اُن کو اُن کے اعمال کا بہت ہی اچھا بدلہ دے گا،
اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ
اور اُن کو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دے دے گا اور اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار دے دیتا ہے (۳۸)۔اور جو لوگ کافر
بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ
ہیں اُن کے اعمال مثل سراب کے ہیں چٹیل میدان میں، کہ پیاسا اُس کو پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ جب
الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ
اُس کے پاس آیا تو اُسے کچھ بھی نہیں پایا اور اُس کے پاس (قضاء) الٰہی کو پایا، سو اللہ نے اُس کا حساب پورا چکا
فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ
دیا، اور اللہ بہت ہی جلد حساب کر دیتا ہے (۳۹)۔یا (وہ اعمال) ایسے ہیں جیسے بڑے گہرے سمندر کے اندرونی
لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ
اندھیرے، کہ اُس کو ایک (بڑی) موج نے ڈھانپ لیا ہو پھر اس (موج) کے اوپر ایک اور موج ہو، پھر اُس کے اوپر
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ
بادل ہو، غرض اوپر تلے اندھیرے ہیں کہ اگر کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اُس کے دیکھنے کا احتمال تک نہیں، اور جس کو اللہ ہی
اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی
نور (ہدایت) نہ دے اُس کے لئے (کہیں سے) نور نہیں (۴۰)۔کیا تجھے معلوم نہیں ہوا کہ اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ
جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرند بھی جو پر پھیلائے ہوئے ہیں، ہر ایک کو معلوم ہے اپنی اپنی دعا اور
تَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اپنی تسبیح، اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ لوگ کرتے رہتے ہیں (۴۱)۔اور اللہ ہی کی مِلک ہیں آسمان اور زمین،

توضیحی ترجمہ

اُن میں صبح شام وہ اُس کی تسبیح کرتے ہیں۔

(۳۷) (وہ) مرد کہ جنھیں نہ غافل کرتی ہے کوئی تجارت اور نہ کوئی فروخت اللہ کے ذکر سے، اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے، وہ (قیامت کے) اُس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل اور نگاہیں (اُس کی ہولناکی کے باعث) اُلٹ پلٹ کر رہ جائیں گی۔

(۳۸) نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اُن لوگوں کو اُن کے اچھے اعمال کا بہترین بدلہ دے گا، اور (اللہ) اُن کو مزید کچھ اور بھی اپنے فضل سے دے گا، اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب (نعمتیں) دیتا ہے۔ (یہ اُس کی خصوصیت ہے اور اس کے اختیار میں ہے)

(۳۹) اور (جہاں تک کافروں کا معاملہ ہے، اُن میں بعض وہ ہیں جو کار خیر کرتے ہیں اور اُس کے اچھے بدلہ کی امید رکھتے ہیں) اُن کافروں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ چٹیل میدان میں سراب، (یعنی چمکتی ہوئی ریت) پیاسا (آدمی دور سے) اُس کو پانی سمجھتا ہے، یہاں تک کہ جب اُس کے پاس پہونچتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں (صرف دھوکا تھا، اسی طرح جب یہ کافر آخرت میں اپنے ان اعمال کا بدلہ چاہیں گے تو پتہ چلے گا کہ وہ اعمال ایمان نہ لانے کی وجہ سے سراب ثابت ہوئے، اُس وقت) وہ اللہ کو پائیں گے جو اُن کا حساب پورا پورا کردے گا، اور اللہ بہت تیزی سے حساب کرنے والا ہے۔ (اس لئے اس میں زیادہ وقت نہیں لگے گا)

(۴۰) یا (پھر وہ کافر ہیں جو سر سے پاؤں تک دنیا کے مزوں میں غرق ہیں، اچھے بدلے کی امید میں اچھے کام نہیں کرتے) اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کسی گہرے سمندر (کی تہ) میں پھیلے ہوئے اندھیرے، جسے اوپر سے موج نے ڈھانپ رکھا ہو، اور اُس کے اوپر ایک اور موج ہو، اور اوپر سے بادل (بھی) ہوں، غرض اوپر تلے بہت سے اندھیرے (ہی اندھیرے) ہیں (اور حالت یہ ہے) کہ اگر کوئی ہاتھ اُٹھا کر دیکھنا چاہے تو اُسے (اپنا) ہاتھ بھی نظر نہ آئے (اسی طرح وہ کفر و فسق کے انتہائی اندھیروں میں ہیں کہ اپنی حقیقت بھی اُنھیں نظر نہیں آتی) اور (بات یہ ہے کہ) جسے اللہ تعالیٰ ہی روشنی نہ دکھائے اُس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔ (اور اللہ اُسے ہی روشنی دکھاتا ہے جو اُس کی طلب کرتا ہے)

ع ۵ ۱۱

(۴۱) (اے انسان!) کیا تم کو نہیں معلوم؟ کہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی (مخلوقات) ہیں (سب) اُسی (اللہ) کی تسبیح کرتے ہیں، اور (بالخصوص) پر پھیلا کر اُڑتے ہوئے پرندے (اپنی اس پوزیشن میں بھی) ہر ایک کو اپنی دعا اور تسبیح معلوم ہے (لیکن تم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو غرور و غفلت اور جہالت میں پھنس کر مالک حقیقی کی یاد سے غافل ہیں) اور اللہ کو سب معلوم ہے جو (اعمال) یہ کرتے ہیں۔

(۴۲) اور آسمانوں و زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ

اور اللہ ہی کی طرف واپسی ہے (۴۲)۔ کیا تجھے یہ علم نہیں کہ اللہ ایک ایک بادل کو چلاتا رہتا ہے پھر اُس کو باہم ملا دیتا

ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ

ہے، پھر اُس کو تہ بہ تہ کر دیتا ہے، پھر تو دیکھتا ہے بارش کو کہ وہ اُس کے بیچ سے نکل کر آتی ہے، اور اُسی بادل سے یعنی

السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ

اُس کے بڑے بڑے حصوں میں سے اولے برساتا ہے، پھر اُن کو جس پر چاہتا ہے گراتا ہے، اور اُسے ہٹا دیتا ہے

عَنْ مَنْ يَشَاءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللَّهُ

جس سے وہ چاہتا ہے، اُس (بادل) کی بجلی کی چمک گویا اب بینائی لیا ہی چاہتی ہے (۴۳)۔ اللہ رات اور دن کو

اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٤٤﴾ وَاللَّهُ خَلَقَ

اُلٹتا پلٹتا رہتا ہے، اس میں (بڑا) سبق ہے اہلِ بینش کے لئے (۴۴)۔ اور اللہ ہی نے ہر چلنے والے

كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ

جانور کو پانی سے پیدا کیا ہے، سو اِن میں وہ بھی ہیں جو پیٹ کے بل چلتے ہیں، اور اِن میں وہ بھی ہیں جو

يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللَّهُ

دو پیروں پر چلتے ہیں، اور اِن میں وہ بھی ہیں جو چار پیروں پر چلتے ہیں، اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے،

مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٥﴾ لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ ۚ

بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (۴۵)۔ بے شک ہم نے کھلے ہوئے نشان نازل کئے ہیں،

وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٤٦﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا

اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت کر دیتا ہے (۴۶) اور یہ لوگ کہتے (تو) ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر

بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ

ایمان لے آئے اور اُن کا حکم مانا، پر اُن میں کا ایک گروہ اس کے بعد سرتابی کر جاتا ہے، اور یہ لوگ ہرگز ایمان

وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ

لانے والے نہیں (۴۷)۔ اور جب یہ اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بُلائے جاتے ہیں کہ (رسول) اُن کے

بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا

درمیان فیصلہ کریں تو ان میں کا ایک گروہ پہلو تہی کرتا ہے (۴۸)۔ اور اگر ان کا حق (نکلتا ہوتا) ہے تو آجاتے ہیں

توضیحی ترجمہ

اور اللہ ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔

(۴۳) (اے مخاطب!) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ایک ایک بادل کو ہنکاتا ہے، پھر اُن کو ایک دوسرے سے جوڑ دیتا ہے، پھر اُنھیں تہ بہ تہ (گھنا میں تبدیل) کر دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اُن کے درمیان سے بارش ہوتی ہے، اور آسمان میں (بادلوں کی شکل میں) جو پہاڑ کے پہاڑ ہوتے ہیں اُن سے (اللہ) اولے برساتا ہے، پھر جس پر چاہتا ہے اُنھیں گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اُن (کے رُخ) کو پھیر دیتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ اُس کی بجلی کی (تیز) چمک آنکھوں کی بصارت ہی لے لے گی۔

(۴۴) (وہی) اللہ رات اور دن کا اُلٹ پھیر (بھی) کرتا ہے، یقیناً ان سب (باتوں) میں اُن لوگوں کے لئے بصیرت وعبرت کا سامان ہے جن کے پاس (دیکھنے والی) آنکھیں ہیں۔

(۴۵) اور اللہ (کی قدرت کے مزید نمونے دیکھو کہ اُس) نے زمین پر چلنے والے ہر جاندار کو (عموماً) پانی (یعنی نطفہ) سے ہی پیدا کیا، پھر اُن میں سے کچھ تو وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں (جیسے سانپ، مچھلی اور کیڑے مکوڑے) کچھ وہ ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں (جیسے انسان اور پرندے) اور کچھ وہ ہیں جو چار (پاؤں) پر چلتے ہیں (جیسے تمام چوپائے۔ بات ساری اللہ کی قدرت کی ہے) اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (وہ چاہے تو بلا مادّہ کے بھی پیدا کر دے)

(۴۶) بیشک ہم نے (قرآن کی شکل میں) واضح آیتیں اور (قدرت کے نمونوں کی شکل میں) علامتیں نازل کی ہیں (جن سے ہر ایک فائدہ اُٹھا کر ہدایت پا سکتا ہے) لیکن (ہر ایک اُس سے فائدہ نہیں اُٹھاتا) اللہ ہی جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے تک پہونچاتا ہے۔ (اور چاہتا اُسی کے لئے ہے، جس میں سچی طلب ہو)

(۴۷) (پھر جب راہ ہدایت تک رسائی ہو تو دل سے ایمان قبول کرنا ہوگا منافقین کی طرح صرف ظاہری نہیں، دیکھو منافقین) کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لے آئے ہیں، اور ہم نے اُن کی اطاعت قبول کر لی ہے، پھر اس (برملا اقرار) کے بعد بھی ان میں سے ایک فرقہ پھر جاتا ہے (اپنے عہد سے) تو یہ لوگ (حقیقت میں) ایمان لانے والے ہیں ہی نہیں۔

(۴۸) اور (ان کا معاملہ تو یہ ہے کہ کسی آپسی جھگڑے کے وقت) جب اُنھیں اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بُلایا جاتا ہے تا کہ (رسول) اُن کے درمیان فیصلہ کریں تو ان میں سے کچھ لوگ اُس وقت منھ پھیر لیتے ہیں۔ (کیونکہ ان کی زیادتی کی صورت میں شرعی فیصلہ میں اُنھیں اپنا نقصان نظر آ رہا ہوتا ہے)

(۴۹) اور اگر اُن کا حق (نکلتا ہوتا) ہے تو وہ آ جاتے ہیں

إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٤٩﴾ أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ

اُن (رسول) کی طرف سرِ تسلیم خم کئے (۴۹)۔ آیا ان کے دلوں میں مرض ہے یا یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں یا ان کو یہ

أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّمَا

اندیشہ ہے کہ اللہ اور اُس کا رسول اُن پر ظلم نہ کرنے لگیں (نہیں) بلکہ یہ لوگ تو خود ہی ظالم ہیں (۵۰)۔ ایمان والوں کا

كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

تو قول یہ ہے کہ جب وہ بلائے جاتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کی طرف کہ (رسول) اُن کے درمیان فیصلہ کر دیں تو وہ

أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَن يُطِعِ

کہہ اُٹھتے ہیں کہ ہم نے سُن لیا اور مان لیا، تو ایسے ہی لوگ تو (پورے) فلاح یاب ہیں (۵۱)۔ اور جو کوئی بھی کہا

اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾

مانے گا اللہ اور رسول کا اور اللہ سے ڈرے گا اور اُس کی (نافرمانی) سے بچے گا تو بس ایسے ہی لوگ بامُراد ہوں گے (۵۲)۔

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل

اور یہ لوگ بڑے زور سے اللہ کی قسم کھاتے رہتے ہیں کہ اگر آپ حکم دیں تو ہم نکل پڑیں، آپ کہئے کہ ایسی قسمیں

لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾ قُلْ

نہ کھاؤ، فرمانبرداری معلوم ہے، بے شک اللہ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے (۵۳)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ

اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر روگردانی کرو گے تو (سمجھ لو کہ) رسول کے ذمہ اسی قدر ہے جس کا بار اُن پر رکھا گیا ہے،

وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا

اور تمہارے اوپر اسی قدر جس کا بار تم پر رکھا گیا ہے اور اگر تم نے اُن کی اطاعت کر لی تو راہ سے جا لگو گے، اور رسول کے ذمہ تو صرف

الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

صاف صاف پہونچا دینا ہے (۵۴)۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اُن سے اللہ وعدہ کرتا ہے کہ ضرور

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

اُنھیں اپنی زمین میں خلافت عطا کر کے رہے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلافت (ارضی) دے چکا ہے، اور

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن

جس دین کو اُن کے لئے پسند کیا ہے اُس کو اُن کے واسطے ضرور ہی قوت دے گا، اور ضرور اُس کو تبدیل کر کے رہے گا

توضیحی ترجمہ

اُن کے پاس بڑے مطیع و فرماں بردار بن کر۔

(۵۰) (یہ جو فیصلہ کے لئے اللہ و رسول کے پاس آنے سے گریز کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟) کیا ان کے دلوں میں کوئی روگ ہے (کفر و نفاق کا؟) یا یہ (نبوت محمدی کے بارے میں) شک میں پڑے ہوئے ہیں، یا یہ اللہ اور اُس کے رسول سے ڈرتے ہیں (کہ وہ اُن پر ظلم و زیادتی کریں گے؟ نہیں!) بلکہ (دراصل) یہ خود (اپنے آپ پر) ظلم کرنے والے ہیں۔

(۵۱) (جہاں تک ایمان والوں کی بات ہے تو) جب ایمان والوں کو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول اُن کے درمیان فیصلہ کریں تو اُن کا جواب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے (بلاوا) سن لیا، (ہم حاضر ہیں، آپ جو بھی فیصلہ کریں گے ہم پہلے سے کہتے ہیں کہ وہ) ہم نے مان لیا (ہمیں ہر حال میں شرعی فیصلہ قبول ہوگا ہمارے حق میں ہو یا ہمارے خلاف) اور (اللہ فرماتا ہے کہ) ایسے ہی لوگ فلاح (اصل کامیابی) پانے والے ہیں۔ (خواہ فیصلہ میں وقتی طور پر اُن کا نقصان نظر آئے)

(۵۲) اور جو کوئی بھی اللہ اور اُس کے رسول کی فرماں برداری کرے گا، اور اللہ سے ڈرے گا اور اُس کی نافرمانی سے بچے گا تو وہ (اُن لوگوں میں سے ہوگا جو) ہیں کامیاب و بامُراد۔

(۵۳) اور یہ (منافق لوگ) بڑے زوروں سے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر (اے پیغمبرؐ!) آپ انھیں (اگر اللہ کے راستے میں نکلنے کا) حکم دیں گے تو یہ (سب کچھ چھوڑ کر) نکل پڑیں گے، آپ اِن سے کہہ دیجئے قسم تو نہ کھاؤ (تمہاری) فرمانبرداری کا سب کو پتہ ہے (اور اگر اپنی قسموں سے ہم کو کسی طرح یقین دلا بھی دو تو) بے شک اللہ کو تو اُس کا اچھی طرح علم ہے جو تم کرو گے۔

(۵۴) آپ (ان سے) کہئے کہ اللہ کا حکم مانو اور اُس کے رسول کے فرماں بردار بنو! پھر اگر وہ (آپ کی بات نہیں مانتے اور) منہ موڑتے ہیں تو (اُن کو بتا دیجئے کہ) رسول کے ذمہ تو وہی ہے جو اُن پر لازم کیا گیا ہے (یعنی پیغام پہونچانا) اور تم پر اس کی ذمہ داری ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے (یعنی توحید کا اقرار، رسالت کی تصدیق اور اللہ و رسول کی اطاعت،) اور (یاد رکھو) اگر تم اُن کی فرماں برداری کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور (مکرر یہ کہ) رسول کے ذمے تو صرف (ہمارے پیغام کو) صاف صاف طور پر پہونچا دینا ہے۔ (نہ کہ ہدایت پر مجبور کر دینا)

(۵۵) (اور اے مسلمانو! دل چھوٹا نہ کرو، تمہاری یہ کمزور حالت مستقل نہیں رہے گی، کیونکہ) اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے اُن لوگوں سے جو ایمان لے آئے ہیں اور انھوں نے نیک عمل کئے ہیں ضرور اُن کو (جلد ہی) زمین میں بھی خلافت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے قبل بھی (ایسے فرماں بردار) لوگوں کو خلافت (ارضی) دے چکا ہے، اور اُن کے لئے اُس دین کو جما دے گا جس کو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا تھا، اور ضرور بدل دے گا

بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ۚ وَمَنْ كَفَرَ

اُن کے خوف کے بعد امن سے (بشرطیکہ) میری عبادت کرتے رہیں، کسی کو میرا شریک نہ بنائیں، اور جو کوئی اس کے

بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

بعد بھی کفر کرے گا سو ایسے ہی لوگ تو (آپ کے) نافرمان ہیں (۵۵)۔ اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو، تاکہ تم پر رحمت (کامل) کی جائے (۵۶)۔ جو لوگ کافر ہیں اُن کی نسبت یہ

مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾

خیال نہ کرنا کہ وہ زمین میں (ہمیں) ہرا دیں گے، اور اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے (۵۷)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ

اے ایمان والو! تمہارے مملوکوں کو اور تم میں جو (لڑکے) حد بلوغ کو نہیں پہونچے ہیں، اُن کو تم

لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

سے تین وقتوں میں اجازت لینا چاہئے، (ایک) نماز صبح سے پہلے، (دوسرے) جب دوپہر کو اپنے

وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ

کپڑے اُتار دیا کرتے ہو، اور (تیسرے) بعد نماز عشاء، (یہ) تین وقت تمہارے پردے کے

الْعِشَاۗءِ ۭ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ

ہیں، ان (اوقات) کے سوا نہ تم پر کوئی الزام ہے اور نہ ان پر، وہ بکثرت تمہارے پاس آتے جاتے

بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

رہتے ہیں کوئی کسی کے پاس، اسی طرح اللہ تم سے احکام کھول کر بیان کرتا ہے، اور اللہ بڑا علم والا

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ

ہے بڑا حکمت والا ہے (۵۸)۔ اور جب تم میں کے لڑکے بلوغ کو پہونچ جائیں تو اُنھیں بھی

الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ

اجازت لینا چاہئے جیسا کہ اُن کے اگلے لوگ اجازت لے چکے ہیں، اسی طرح اللہ تم سے اپنے

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاۗءِ

احکام کھول کر بیان کرتا ہے، اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے (۵۹)۔ اور بڑی بوڑھیاں

توضیحی ترجمہ

اُن کے اس (طبعی) خوف کو (جو آج طاقتور دشمن سے اُن کو لاحق ہے) امن سے اور بے خوفی سے، بس (شرط یہ ہے کہ) وہ میری عبادت کرتے رہیں اور کسی کو میرا شریک نہ بنائیں (دنیا نے الحمدللہ اس وعدۂ الٰہی کی تکمیل خلفائے اربعہ کی شکل میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لی) اور جو کوئی اس (وعدہ کے ظاہر ہونے) کے بعد (بھی) ناشکری کرے گا (یعنی توحید سے محروم یا عمل صالح سے دور رہے گا) تو (سن لو) ایسے لوگ فاسقین (میں شمار) ہوتے ہیں۔ (وہ بھی اُن ہی میں شمار ہوگا۔)

(۵۶) (بس تمہیں یہ کرنا ہے کہ) نماز قائم کرتے رہو (یعنی خود بھی اس کی پابندی رکھو اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کیا کرو) اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو، اور (ہر معاملہ میں) رسول کی اطاعت کرتے رہو، تاکہ تم کو (اس کی) رحمت (کامل) ملے۔

ع ۷ ۷ ۱۳

(۵۷) یہ خیال کبھی نہ کرنا کہ جن لوگوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے وہ زمین پر (یعنی دنیا میں) ہمیں بے بس کر دیں گے، (ہم چاہیں گے تو دنیا میں بھی اُن کو سزا دیں گے) لیکن اُن کا (اصل) ٹھکانہ دوزخ ہے (جہاں اُن کو اُن کے کئے کی سزا ملے گی) اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

(۵۸) (چار رکوع پہلے اجازت لے کر گھر میں داخل ہونے کا ذکر تھا یہ اُسی کا تتمہ ہے، عام طور پر مسلمان تو اس حکم پر عمل کرنے لگے تھے لیکن غلام اور لونڈیاں اور نابالغ لڑکے لڑکیاں اس کی پابندی نہیں کرتے کیونکہ اُن کا ہر وقت گھر میں آنا جانا رہتا تھا، تو یہ حکم آیا)

اے ایمان والو! جو غلام اور لونڈیاں تمہاری ملکیت ہیں، اور تم میں کے جو لڑکے ابھی بالغ نہیں ہوئے ہیں اُن کو چاہئے کہ تم سے (آنے کی) اجازت لیں (خاص طور پر) تین وقتوں میں، فجر کی نماز سے پہلے، اور دوپہر کو جب تم (آرام کے لئے) کپڑے اُتار کر رکھ دیتے ہو، اور نماز عشاء کے بعد، یہ تین وقت تمہارے خلوت اور پردہ کے ہیں، ان تین اوقات (یا جو بھی تمہارے خلوت کے اوقات ہوں اُن) کے علاوہ نہ تم پر کوئی جرم ہے اور نہ اُن پر (یعنی دوسرے اوقات میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں کیونکہ) تم دونوں کا ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنا جانا ہوتا ہے (دیکھو) اس طرح اللہ اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا ہے اور بڑا حکمت والا ہے۔

(۵۹) اور جب تمہارے بچے (جن کا ذکر اوپر آیا ہے) حد بلوغ کو پہونچ جائیں تو وہ بھی اسی طرح (اندر آنے کی) اجازت لیا کریں جیسے ان سے پہلے (بالغ ہونے والے) لیتے رہے ہیں۔ (چونکہ اجازت لے کر زنان خانہ میں جانے کی مصلحتیں نہایت واضح اور اُس سلسلہ کے احکام انتہائی قابل رعایت ہیں اس لئے مکرر ارشاد ہے کہ) اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے، اور (یہ کہ) اللہ علم کا بھی مالک ہے اور حکمت کا بھی مالک ہے۔

(۶۰) (اور ایک حکم اور سنو!) اور (وہ) بوڑھی عورتیں

الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ

جنھیں نکاح کی اُمید نہ رہی ہو اُن کو کوئی گناہ نہیں (اس بات میں) کہ وہ اپنے زائد کپڑے اُتار رکھیں، (بشرطیکہ)

غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ

زینت کو دکھلانے والیاں نہ ہوں، اور اگر (اس سے بھی) احتیاط رکھیں تو اُن کے حق میں اور بہتر ہے، اور اللہ بڑا سننے والا

عَلِیْمٌ ﴿۶۰﴾ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا

بڑا جاننے والا ہے (۶۰)۔ نہ اندھے (آدمی) پر الزام ہے اور نہ لنگڑے (آدمی) پر الزام ہے، اور نہ بیمار (آدمی) پر

عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ

الزام ہے، اور نہ خود تم پر، اس بات میں کہ تم اپنے گھروں میں سے کھانا کھالو، یا اپنے باپ کے گھروں سے یا اپنی ماؤں

اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ

کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے، یا اپنی بہنوں کے گھروں سے، یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے، یا اپنی

اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا

پھوپھیوں کے گھروں سے، یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے، یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے، یا (اُن کے گھروں سے)

مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِكُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِیْعًا

جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہوں، یا اپنے دوستوں کے گھروں سے، تم پر کچھ الزام نہیں ہے کہ سب مل کر

اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ

کھاؤ یا الگ الگ، پھر جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے لوگوں کو سلام کرلیا کرو (جو) دعا کے طور پر اللہ کی

اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع

طرف سے (مقرر) ہے بابرکت (اور) عمدہ (چیز) اللہ اسی طرح تم سے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو (۶۱)۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤی

پس مؤمنین تو وہی ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول پر، اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام پر ہوتے ہیں جس

اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ

کے لئے مجمع کیا گیا ہے تو جب تک آپ سے اجازت نہیں لے لیتے جاتے نہیں، بے شک جو لوگ آپ سے اجازت لیتے

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ

ہیں وہ تو وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، پھر جب یہ لوگ آپ سے اجازت طلب کریں اپنے کسی

توضیحی ترجمہ

جن کو نکاح کی کوئی امید (اور خواہش) نہ رہی ہو اُن کے لئے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے (زائد) کپڑے (مثلاً چادر یا برقع نامحرموں کے سامنے) اُتار دیں، ہاں زینت کی نمائش کے لئے (ایسا) کرنے والی نہ ہوں۔ (یعنی اس عمر میں بھی اگر کوئی بوڑھی ایسی زینت اختیار کرے جو دوسروں کے لئے کشش اور رغبت کا باعث ہو تو اُس کو چادر یا برقع اُتارنے کی اجازت نہیں) اور اگر وہ (خود سے) احتیاط رکھیں (یعنی نامحرموں کے سامنے زائد کپڑے اُتارنے کی اجازت کے باوجود نہ اُتاریں) تو یہ اُن کے لئے زیادہ بہتر ہے، اور (اگر فتنہ کے ظاہری سد باب کے باوجود کوئی غلط حرکت کرتا ہے تو) اللہ (ہر بات) سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۶۱) (دیکھو جو احکام تم کو دیئے جارہے ہیں اُن پر عمل ضرور کرو لیکن فرط خشیت اور احتیاط کی وجہ سے زیادتی نہ کرو کہ رخصت اور اجازت ہونے پر بھی اس کو اپنے لئے ممنوع کرلو، جیسا کہ بعض معذور لوگ اور کچھ اہلِ تقویٰ کررہے ہیں، سنو!) نہ اندھے کے لئے کوئی حرج ہے اور نہ ٹانگ سے معذور کے لئے، نہ بیمار کے لئے کوئی حرج ہے اور نہ خود تمہارے لئے اس بات میں کہ تم اپنے گھروں سے کچھ کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے، اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے، اپنے چچاؤں کے گھروں سے (کھاؤ) یا پھوپھیوں کے گھروں سے، یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے، یا اُن گھروں سے جن کی چابیاں تمہارے اختیار میں ہوں (یعنی جن گھروں کے مالک کھانے پینے کی چیزوں کے استعمال کی تمہیں اپنی خوشی سے اجازت دے گئے ہوں) یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (یعنی ان سب اعزہ اور قریبی احباب کے یہاں جن کی رضا اور خوشی کا تمہیں علم ہو تم بے تکلف کھا اور کھلا سکتے ہو، اس میں تمہارے لئے اور کھانے والوں کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے) تم پر اس میں (بھی) کوئی گناہ نہیں لازم آتا کہ سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ، ہاں جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو تم اپنے لوگوں کو سلام کیا کرو، کہ یہ ملاقات کی وہ بابرکت و پاکیزہ دعا ہے جو اللہ کی طرف سے آئی ہے، (دیکھ لو) ایسے اللہ اپنی آیتوں اور (معاشرتی زندگی کے جزئی) احکامات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ لو۔

ع ۸ ۴ ۱۴

(۶۲) بے شک مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں (اُن کی مرضی پر چلنے کو ہر چیز پر ترجیح دیتے ہیں) اور جب اُن کے (یعنی رسول کے) ساتھ کسی اجتماعی کام میں شریک ہوتے ہیں تو اُن سے اجازت لئے بغیر کہیں نہیں جاتے (جیسے کہ منافقین بغیر اجازت چلے جاتے ہیں) جو لوگ آپ سے (جانے کی) اجازت لیتے ہیں وہی اصل میں ایمان والے ہیں، لہٰذا جب وہ آپ سے (جانے کی) اجازت مانگیں اپنے کسی

شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کام کے لئے تو آپ ان میں سے جس کے لئے چاہیں اجازت دے دیں، اور آپ ان کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا بھی

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

کیجئے بے شک اللہ بخشنے والا ہے مہربان ہے (۶۲) تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے،

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ

اللہ خوب جانتا ہے اُن لوگوں کو جو تم میں سے آڑ میں کھسک جاتے ہیں، اُن لوگوں کو جو اللہ کے حکم کی مخالفت کر رہے ہیں ڈرنا چاہئے کہ کہیں

عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ

اُن پر (دنیا میں بھی) کوئی آفت نازل ہو جائے یا اُنھیں کوئی دردناک عذاب آپکڑے (۶۳) یاد رکھو کہ اللہ ہی کی مِلک ہے جو کچھ بھی

مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ

آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اُس کو بھی خوب جانتا ہے جس (حالت) پر تم اب ہو، اور اس دن کو بھی جب (سب) لوٹائے جائیں گے

اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾

اُس کے پاس، پھر وہ اُنھیں جتلا دے گا جو کہ اُنھوں نے کیا تھا، اور اللہ سب ہی کچھ جانتا ہے (۶۴)۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ فرقان مکی ہے، اس میں | شروع اللہ نہایت رحمت والے بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے | ۷۷ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۙ﴿۱﴾

بڑی عالی ذات ہے وہ جس نے یہ فیصلہ (کی کتاب) اپنے بندہ (خاص) پر اُتارا، تا کہ وہ (بندہ) سارے دنیا جہان

الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ

والوں کے لئے ڈرانے والا ہو (۱)۔ وہ وہی ہے کہ آسمان اور زمین اُسی کی مِلک ہیں اور اُس نے کسی کو اپنی اولاد نہیں

لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾

قرار دیا اور نہ کوئی اُس کا شریک ہے حکومت میں، اور اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر سب کا الگ الگ اندازہ کیا (۲)۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَ

اور (مشرکوں نے) اللہ کے علاوہ (اور ایسے) خدا قرار دے رکھے ہیں جو کسی چیز کے خالق نہیں اور خود ہی مخلوق ہیں اور خود اپنے

لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً

لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی نفع کا، اور نہ (کسی کی) موت کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ (کسی کی) زندگی کا،

توضیحی ترجمہ

کام کے لئے تو آپؐ اُن میں سے جس کو مناسب سمجھیں اجازت دے دیا کریں، اور (اجازت دے کر بھی) اُن کے لئے اللہ سے معافی ومغفرت کی دعا کیا کریں (کیونکہ اس اجازت پر عمل کرنا صحبت نبوی سے محرومی کے ساتھ ساتھ ایک طرح سے دین پر دنیا کی ضرورت کو فوقیت دینا ہوا) اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (انشاء اللہ مغفرت فرما دے گا)

(۶۳) تم لوگ رسولؐ کے بلانے کو ایسا بلانا نہ سمجھو جیسے تم میں سے کوئی کسی کو بلا لیتا ہے (کہ جی چاہا آئے، نہ جی چاہا نہ آئے، اور جب تک جی چاہا رہے، اور جب چاہا چلے گئے، وہاں تو بلانے پر آنا فرض اور جانے کے لئے اجازت ضروری ہے) اللہ تم میں سے اُن کو اچھی طرح جانتا ہے جو آڑ لے کر چپکے سے کھسک جاتے ہیں، لہٰذا جو لوگ اللہ کے حکم (بواسطۂ رسول) کی خلاف ورزی کرتے ہیں اُن کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں اُن پر کوئی آفت نہ آپڑے، یا اُنھیں کوئی دردناک عذاب نہ آپکڑے۔

ع ۹ ۳ ۱۵

(۶۴) یاد رکھو! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ ہی کا ہے اللہ اُس حالت کو بھی خوب جانتا ہے جس پر تم (اس وقت) ہو، اور اُس دن کو بھی جس دن سب کو اُس کے پاس لوٹایا جائے گا، اُس دن وہ اُن (سب) کو بتا دے گا جو کچھ اُنھوں نے عمل کئے تھے (دنیا میں) اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے۔ (کسی کا کوئی عمل اُس سے چھپا ہوا نہیں ہے)

سورۂ فرقان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) بڑی بابرکت ہے (اللہ کی) وہ ذات کہ جس نے اپنے (کامل واکمل) بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر فرقان (حق وباطل کا فیصلہ کرنے والی) کتاب اُتاری، تا کہ وہ دنیا جہان کے لوگوں کو خبردار کریں۔

(۲) وہ (ذات ایسی ہے) جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کی (تنہا) مالک ہے، اور جس نے نہ تو اپنا کوئی بیٹا بنایا ہے، اور نہ ہی اُس کی بادشاہت میں کوئی شریک ہے، اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے پھر اُس کو اپنا ایک (جداگانہ) انداز عطا فرمایا۔

(۳) اور (کس قدر ظلم، تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ ایسے قادرِ مطلق اور مالک الملک کو چھوڑ کر) لوگوں نے ایسے خدا (اور معبود) بنا رکھے ہیں جو کچھ نہیں پیدا کرتے بلکہ (وہ) خود پیدا کئے جاتے ہیں، اور جن کا خود اپنے نقصان یا فائدے پر بھی کوئی بس نہیں چلتا، اور نہ کسی کا مرنا جینا اُن کے اختیار میں ہے،

وَّلَا نُشُوْرًا ﴿٣﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ

اور نہ (کسی کے) دوبارہ اُٹھانے کا (۳)۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) بس نرا جھوٹ ہے جس کو اِس

وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿٤﴾ وَ

شخص نے گڑھ لیا ہے اور دوسروں نے اِس میں اِس کی مدد کی ہے، یہ لوگ بڑے ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے (۴)۔ اور

قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّ

یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو اگلوں کی بے سند باتیں ہیں جن کو اِس شخص نے لکھوا لیا ہے پھر وہی اِس (شخص) کو صبح وشام

اَصِيْلًا ﴿٥﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

پڑھ کر سنایا جاتا ہے (۵)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اِس کو اُس ذات نے اُتارا ہے جسے ہر راز کی خبر ہے آسمانوں اور زمین کے،

اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٦﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ

بے شک وہ بڑا مغفرت کرنے والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۶)۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیسا ہے یہ رسول جو کھانا کھاتا ہے اور

الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ

بازاروں میں چلتا پھرتا ہے، اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا کہ وہ اس کے ساتھ

مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿٧﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَ

ڈراتا رہتا (۷)۔ یا اس کے پاس کوئی خزانہ (غیب سے) آپڑتا یا اس کے پاس کوئی باغ ہوتا جس سے یہ کھاتا پیتا،

قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٨﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا

اور (یہ) ظالم کہتے ہیں کہ تم لوگ تو بس ایک سحر زدہ شخص کی پیروی کر رہے ہو (۸)۔ دیکھئے تو یہ لوگ آپ کے لئے کیسی

لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ

عجیب عجیب باتیں بیان کرتے ہیں سو وہ بالکل گمراہ ہو گئے، پھر وہ (بالکل) راہ نہ پا سکے (۹)۔ وہ ذات بڑی عالی شان

شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ

ہے کہ اگر وہ چاہے تو آپ کو اِس سے بہتر چیز دیدے (یعنی بہت سے) باغات کہ ان کے نیچے ندیاں بہتی ہوں اور

وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ

آپ کو (بہت سے) محل دیدے (۱۰)۔ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کے منکر ہیں، اور ہم نے اُس کے لئے جو

بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿١١﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا

قیامت کو جھٹلائے دوزخ تیار کر رکھی ہے (۱۱)۔ جب وہ اُن کو دور سے دیکھے گی تو یہ سنیں گے اُس کا جوش

مع ۱۰ عند المتاخرین ۱۲

ع ۹ / ۱۶

توضیحی ترجمہ

اور نہ کسی کو (قیامت میں) دوبارہ اُٹھانا (زندہ کرنا)۔

(۴) اور حق کا انکار کرنے والے کافروں نے کہا کہ: یہ (قرآن) تو کچھ بھی نہیں، بس ایک من گھڑت چیز ہے جو اِس (شخص) نے گھڑ لیا ہے، اور اِس کام میں کچھ اور لوگوں نے اِس کی مدد کی ہے، اس طرح (یہ بات کہہ کر) یہ لوگ بڑے ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔

(۵) اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ: (یہ قرآن) پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو اِس (شخص) نے لکھوالی ہیں، اور صبح وشام وہی اِس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔

(۶) آپ کہہ دیجئے کہ: (یہ قرآن تو) اُس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے ہر بھید (یعنی اسرار و رموز) کو جانتا ہے۔ بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا اور بہت مہربان ہے۔ (کہ اُس نے توبہ کرنے اور اس پر ایمان لانے کا موقع فراہم رکھا، ورنہ قرآن کے انکار یا اُس کے رسول پر قرآن سازی کے الزام پر تمہیں نیست و نابود کر دینا چاہئے تھا)

(۷) اور یہ (کافر یہ بھی) کہتے ہیں کہ: یہ کیسا رسول ہے جو کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا بھی ہے؟ اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا جو اس کے ساتھ رہ کر لوگوں کو ڈراتا۔ (اور لوگ اس کی بات ماننے پر مجبور ہوتے)

(۸) یا اس کے اوپر کوئی خزانہ (غیب سے) اُنڈیل دیا جاتا (تاکہ وہ طلب معاش سے بے نیاز ہوتا اور لوگوں پر مال خرچ کر کے اُنھیں اپنی طرف کھینچ لیا کرتا) یا اس کے پاس (غیب سے) ایک باغ (ہی) ہو جاتا جس سے یہ (بے فکری سے) کھایا پیا کرتا (یعنی اگر یہ رسول ہے تو اُس کی کچھ تو دنیاوی حیثیت بھی ہم سے ممتاز ہوتی) اور ظالموں نے (اہل ایمان سے یہاں تک) کہا کہ تم لوگ تو ایک سحر زدہ کی اتباع کر رہے ہو۔ (یعنی ہمیں تو وہ ایک ایسا شخص نظر آتا ہے جس پر جادو کر دیا گیا ہو)

(۹) (اے پیغمبرؐ!) دیکھئے تو یہ لوگ آپ کے بارے میں کیسی عجیب عجیب باتیں کر رہے ہیں، چنانچہ (ان باتوں کی وجہ سے) ایسا بھٹک گئے ہیں کہ (اب) راستے پر آنا ان کے بس سے باہر ہے۔

(۱۰) وہ ذات بڑی عالی شان (و بابرکت) ہے، اگر چاہے تو وہ آپ کو (اسی دنیا میں بہت سے) باغات دیدے، جو ان کے (کہے ہوئے) باغ سے کہیں بہتر ہوں، اُن کے نیچے نہریں (بھی) بہتی ہوں، اور آپ کے لئے (کئی) محل بھی بنا دے (لیکن بعض حکمتوں کی وجہ سے وہ ایسا نہیں چاہتا)

(۱۱) (یہ لوگ جو رسالت کا انکار کرنے کے لئے طرح طرح کی باتیں آپ کے بارے میں کہہ رہے ہیں اصل میں یہ ایسا سمجھتے نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں، اور جو قیامت کو جھٹلائے اُس کے لئے ہم نے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(۱۲) جب وہ (جہنم) اُن کو دور سے دیکھے گی تو (مارے غصے کے کھول اُٹھے گی اور (ان کو اپنے دامن غضب میں لینے کے لئے چلائے گی) یہ (ظالم فاصلے پر ہونے کے باوجود) سنیں گے اُس کا جوش

وَّزَفِيْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾

وخروش (۱۲)۔ اور جب وہ اُس میں کسی تنگ جگہ ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیئے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے (۱۳)۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ

آج ایک ہی موت کو نہ پکارو، بہت سی موتوں کو پکارو (۱۴)۔ آپ کہئے کہ آیا یہ (مصیبت) اچھی ہے یا

اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

وہ ہمیشگی کی جنت جس کا وعدہ متقیوں سے کیا جاچکا ہے، اور وہ اُن کے لئے صلہ ہے اور آخری ٹھکانا (۱۵)۔

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْــــُٔوْلًا ﴿۱۶﴾

اُنھیں جو کچھ وہ چاہیں گے ملے گا، وہ ہمیشہ رہیں گے (یہ) وعدہ ہے آپ کے پروردگار کے ذمہ (اور) قابل درخواست (۱۶)۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ

اور جس روز (اللہ) جمع کرے گا اُنھیں اور اُن لوگوں کو جنھیں وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے پھر اُن سے کہے گا کہ کیا تم ہی

اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾ۭ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

نے میرے اِن بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ (خود ہی) راہ سے بھٹک گئے تھے (۱۷)۔ وہ کہیں گے سبحان اللہ!

مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنْ

ہماری تو مجال نہ تھی کہ ہم تیرے سوا اور کارسازوں کو تجویز کریں، ہاں! تو نے اِنھیں اور اِن کے بڑوں کو خوب آسودہ

مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰي نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ

کیا یہاں تک کہ یہ (تیری) یاد ہی بھول بیٹھے، اور یہ لوگ برباد ہو کر رہے (۱۸)۔ سو تمہارے (''معبودوں ہی'')

كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ

نے تمہاری باتوں کو جھٹلا دیا، سو (اب) تم نہ (تو خود) ٹال سکتے ہو اور نہ (تمھیں) مدد ہی پہونچ سکتی ہے، اور جو تم

يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

میں سے ظلم کرے گا (اپنے اوپر) اُسے ہم بڑا عذاب چکھائیں گے (۱۹)۔ اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیمبر

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَ

بھیجے ہیں سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے، اور ہم نے

جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ۧ

تم میں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے، تو اب بھی صبر کرو گے؟ اور آپ کا پروردگار بڑا دیکھنے والا ہے (۲۰)۔

توضیحی ترجمہ

وخروش (یعنی اُس کے بپھرنے اور پھنکارنے کی آوازیں)

(۱۳) اور جب ان کو اچھی طرح باندھ کر اس کی ایک تنگ جگہ میں پھینکا جائے گا تو وہاں یہ آواز دے کر موت کو پکاریں گے۔ (کہ کسی طرح موت ہی آجائے تو اس اذیت کا خاتمہ ہو)

(۱۴) (اُس وقت اُن سے کہا جائے گا کہ) آج تم ایک موت کو مت پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو (کیوں کہ ایک ہی موت کیسی؟ اب تو تمہاری قسمت میں موتوں ہی موتوں کی تکلیفیں ہیں)

(۱۵) آپ کہئے کہ (بتلاؤ) یہ (انجام) بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے والی جنت؟ جس کا متقی (و پرہیزگار) لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے، وہ اُن کے لئے اُن (کی اطاعت) کا صلہ ہوگی اور (لوٹ کر آنے کے بعد اُن کا) آخری ٹھکانا۔

(۱۶) وہاں اُنھیں ہمیشہ کی رہائش کے دوران جو بھی وہ چاہیں گے وہ ملے گا، یہ ایسا وعدہ ہے جو آپ کے رب نے اپنے ذمہ لازم کرلیا ہے۔

(۱۷) اور (جہاں تک اِن منکروں کا سوال ہے تو آپ انھیں) وہ دن (یاد دلائیں) جب اللہ اُن کو حشر میں جمع کرے گا اور اُن (کے ساتھ ان معبودوں) کو بھی جن کی یہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے، پھر اُن (معبودوں) سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے اِن بندوں کو بہکایا تھا یا یہ خود راستے سے بھٹک گئے تھے؟ وہ کہیں گے کہ آپ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے (یعنی آپ اس سے بے خبر تو نہیں کہ ہم تو صرف آپ ہی کو کارساز سمجھتے ہیں، لہٰذا) ہماری کیا مجال تھی کہ جو ہم آپ کو چھوڑ کر دوسرے کارسازوں کو تجویز کرتے، لیکن (ہمارے خیال میں ہوا یہ کہ) آپ نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو آسودگیاں عطا فرمائیں (وہ ان میں غرق ہوگئے) یہاں تک کی وہ نصیحت (اور آپ کی یاد) بھلا بیٹھے اور (نتیجہ یہ ہوا کہ) ہوگئے ایک برباد قوم۔

(۱۸) (تو ان کافروں سے کہا جائے گا کہ) لو، انھوں تو تمہاری کہی تمام باتوں کو جھٹلا دیا، اب نہ (عذاب کو) ٹالنا تمہارے بس میں ہے اور نہ کوئی مدد حاصل کرنا، اور تم میں سے جو بھی (شرک جیسے) ظلم کا مرتکب ہے ہم اُسے بھاری عذاب کا مزہ (ضرور) چکھائیں گے۔

(۱۹) اور (اے پیغمبرؐ! ان کو بتا دیجئے کہ) ہم نے آپ سے پہلے جتنے (بھی) پیغمبر بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے (لہٰذا ان کا یہ اعتراض بکواس ہے) اور (اے انسانو!) ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے، (کافروں کی آزمائش اس میں ہے کہ وہ تمہارے صبر اور ثابت قدمی دیکھ کر ایمان لاتے ہیں یا نہیں؟ اور تمہاری آزمائش اس میں ہے کہ تم اُن کے ذریعہ پہونچائی تکلیفوں پر صبر کرتے ہو اور ثابت قدم رہتے ہو یا نہیں؟) تو تم صبر کروگے نا؟ اور آپ کا رب دیکھ رہا ہے۔ (وہ آزمائش کے نتیجے کے مطابق بدلہ دے گا)

ع ۲ / ۱۱ / ۱۷

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَٰئِكَةُ

اور جو لوگ ہمارے سامنے آنے کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں آتے، یا ہم اپنے پروردگار

أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿٢١﴾

کو دیکھ ہی لیتے، یقیناً انھوں نے اپنے دلوں میں اپنے کو بہت بڑا سمجھ لیا ہے اور یہ حد سے بہت ہی دور نکل گئے ہیں (۲۱)۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَٰئِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ

جس روز یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اُس روز مجرموں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی، اور یہ کہیں گے

حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ

پناہ، پناہ! (۲۲)۔ اور ہم اُن کاموں کی طرف متوجہ ہوں گے جو یہ کر چکے ہیں، سو ان کو ایسا کر دیں گے جیسے

هَبَاءً مَّنثُورًا ﴿٢٣﴾ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ

پریشان غبار (۲۳)۔ اہلِ جنت اُس روز قیام گاہ میں بھی اچھے رہیں گے اور آرام گاہ میں بھی خوب

مَقِيلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَٰئِكَةُ تَنزِيلًا ﴿٢٥﴾

اچھے (۲۴)۔ اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا ایک بدلی پر سے اور فرشتے بکثرت اُتارے جائیں گے (۲۵)۔

الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ﴿٢٦﴾

اُس روز حکومت (ظاہر ہی ہے) خدائے رحمٰن ہی کی ہوگی، اور وہ دن کافروں پر بہت سخت ہوگا (۲۶)۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ

اور جس روز ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا، کہے گا کاش میں رسول کے ساتھ راہ پر

الرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿٢٧﴾ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿٢٨﴾

لگ لیتا (۲۷)۔ ہائے میری شامت! کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا! (۲۸)۔

لَّقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ

یقیناً اُس نے نصیحت آئے پیچھے مجھے اس سے بہکا دیا، اور شیطان تو ہے انسان کو وقت پر دغا دینے

خَذُولًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ

والا (۲۹)۔ اور رسول کہیں گے کہ اے میرے پروردگار! میری (اس) قوم نے قرآن کو بالکل نظر

مَهْجُورًا ﴿٣٠﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ وَ

انداز کر رکھا تھا (۳۰)۔ اور ہم اسی طرح ہر نبی کے دشمن مجرم لوگوں میں سے بناتے رہتے ہیں، اور

توضیحی ترجمہ

(۲۱) جن لوگوں کو یہ امید نہیں کہ وہ (ایک روز حساب وکتاب کے لئے) ہم سے آملیں گے، وہ (سزا کے خوف سے بےفکر ہوکر) یوں کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اُتارے جاتے (رسول یا رسول کے معاون ومصدق کی شکل میں، یا ہم پر وہ وحی لے کر کیوں نہیں آتے) یا (ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ) ہم خود (اپنی آنکھوں سے) اپنے پروردگار کو دیکھ لیتے، اصل میں انھوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ لیا ہے (جو ایسی گستاخی کی باتیں زبان سے نکال رہے ہیں) اور (اس طرح) انھوں نے سرکشی اختیار کر لی ہے، بہت بڑی سرکشی۔

(۲۲) جس دن انھیں فرشتے نظر آ گئے تو اُس دن ان مجرموں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں ہوگی (کیونکہ ان کے پاس تو عذاب یا موت ہی کے فرشتے آئیں گے) بلکہ (اس وقت تو وہ) کہیں گے: (خدایا) پناہ ہے پناہ ہے!! (یا یوں کہیں گے کہ خدایا کوئی ایسی آڑ دے کہ ہم انھیں دیکھ بھی نہ سکیں)

(۲۳) اور ہم (اس روز) ان کے (یعنی کفار کے) اُن (نیک) کاموں (جن کو وہ بہت بڑا سمجھتے تھے) کی طرف جو کہ وہ (دنیا میں) کر چکے تھے، متوجہ ہوں گے سو اُن کو فضا میں بکھرے گرد وغبار (کی طرح بے قیمت) بنا دیں گے۔

(۲۴) اُس دن جنتی لوگوں (یعنی ایمان اور عمل صالح والوں کو جلد سے جلد حساب کتاب سے نمٹا دیا جائے گا اور اُن) کی بہترین قیام گاہ ہوگی اور شاندار خوابگاہ (بھی)۔

(۲۵) اور جس دن آسمان پھٹ کر ایک (خاص) بادل کو راہ دے گا، اور فرشتے لگاتار (مقام محشر کی طرف) اُتارے جائیں گے۔ (اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کے جلو میں میدان حشر میں جلوہ فرما ہوں گے)

(۲۶) اُس دن صحیح معنی میں بادشاہت (صرف) خدائے رحمٰن کی ہوگی (یعنی جو مجازی اختیارات دنیا میں انسان کو اللہ نے دے رکھے ہیں وہ سلب کر لئے جائیں گے) اور وہ دن کافروں پر بڑا بھاری اور سخت ہوگا۔

(۲۷) اور اُس دن ظالم (حسرت سے) اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا: کاش میں نے پیغمبر کا راستہ اختیار کیا ہوتا!۔

(۲۸) ہائے میری بربادی! کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا! (جس نے مجھے گمراہ کر دیا)

(۲۹) اُس (کم بخت دوست) نے تو مجھے گمراہ اس کے بعد کر دیا کہ (پیغمبر کی) نصیحت میرے پاس پہونچ چکی تھی، اور شیطان تو ہے ہی انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا۔

(۳۰) اور (اُن کے اس اقرار کے بعد) رسولؐ شہادت دیں گے کہ: اے رب! میری (اس) قوم نے قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا (اگرچہ بظاہر یہاں کافر مراد ہیں لیکن یہ مسلمانوں کے لئے بھی ڈرنے کا مقام ہے کہ کہیں وہ بھی اس کا مصداق نہ بن جائیں)

(۳۱) اور (یہ کافر جو آپؐ کے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں یہ نئی بات نہیں) ہم نے اسی طرح مجرموں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔ اور

كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝٣١ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ

آپ کا پروردگار ہی کافی ہے بطور ہادی اور مددگار کے (٣١)۔ اور کافر یہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر قرآن اکبارگی (پورا) کیوں

عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ

نہیں نازل کر دیا گیا؟ اس طرح اس لئے کہ ہم اس کے ذریعہ سے آپ کے دل کو قوی رکھیں، اور ہم نے اسے ٹھہرا ٹھہرا کر

رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝٣٢ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ

اُتارا ہے (٣٢)۔ اور یہ لوگ جیسا بھی عجیب سوال آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم اس کا جواب ٹھیک اور وضاحت

تَفْسِيْرًا ۝٣٣ ۭ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰۗىِٕكَ

میں بڑھا ہوا آپ کو بتا دیتے ہیں (٣٣)۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے، یہ

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝٣٤ ۧ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ

لوگ جگہ کے لحاظ سے بھی بدتر ہیں اور طریقہ میں بھی بہت گمراہ ہیں (٣٤)۔ اور بہ تحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی اور

جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۝٣٥ ښ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

ہم نے اُن کے ساتھ اُن کے بھائی ہارون کو اُن کا معین بنا دیا (٣٥)۔ پھر ہم نے کہا کہ دونوں آدمی ان لوگوں کے پاس جاؤ جنھوں

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝٣٦ ۭ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا

نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ہے سو ہم نے اُنھیں بالکل ہی ہلاک کر دیا (٣٦)۔ اور ہم نے قوم نوح کو بھی جب اُنھوں نے پیمبروں کو

الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ

جھٹلایا ہم نے اُنھیں غرق کر دیا، اور ہم نے اُنھیں لوگوں کے لئے ایک نشان (عبرت) بنا دیا، اور ہم نے ظالموں کے لئے ایک

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝٣٧ ښ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (٣٧)۔ اور ہم نے (اسی طرح ہلاک کیا) عاد اور ثمود اور اصحاب رس کو، اور اُن کے درمیان میں بہت

ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝٣٨ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝٣٩ وَ

سی (امتوں کو) (٣٨)۔ اور ہم نے ہر ایک سے عجیب عجیب مضامین بیان کئے، اور ہر ایک کو ہم نے بالکل ہی برباد کر دیا (٣٩)۔ اور

لَقَدْ اَتَوْا عَلَي الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا

(یہ لوگ) اس بستی پر سے گزرے ہیں جس پر پتھر بُری طرح برسائے گئے تھے، سو کیا یہ لوگ اس کو دیکھتے نہیں رہتے، بات

يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝٤٠ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ

یہ ہے کہ یہ لوگ مر کر جی اُٹھنے کا خیال ہی نہیں رکھتے (٤٠)۔ اور آپ کو جب یہ دیکھ لیتے ہیں تو لگتے ہیں آپ کے حق میں

معانقہ ٧ — عند المتقدمین ١٢ — ع ٣ ١٤ ١

توضیحی ترجمہ

(جہاں تک ہدایت کا سوال ہے تو) ہدایت کرنے اور مدد کرنے کے لئے آپ کا پروردگار کافی ہے۔

(٣٢) اور کافر لوگ یہ (بھی) کہتے ہیں کہ: ان (پیغمبر) پر سارا قرآن ایک ہی دفعہ میں کیوں نہیں نازل کر دیا گیا؟ (اے پیغمبر!) اس لئے (ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا) کہ اس کے ذریعہ سے ہم آپ کے دل کو تقویت پہونچاتے رہیں (اور آپ مؤمنین کے دلوں کو) اور ہم نے اس کو پڑھ سنایا تھم تھم ٹھہر ٹھہر کر۔ (تاکہ اس کا یاد کرنا آسان ہو اور اس کے معانی و مطالب سمجھنے میں سہولت ہو)

(٣٣) اور (اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا نازل کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ) جب کبھی یہ لوگ آپ کے پاس کوئی انوکھی بات (یا نیا اعتراض) لے کر آتے ہیں تو ہم آپ کو (اس کا) ٹھیک ٹھیک جواب اور زیادہ وضاحت کے ساتھ بتا دیتے ہیں۔ (نزول آیات کے ذریعہ)

(٣٤) یہ (اعتراض کرنے والے اور انوکھی بات لانے والے) وہ لوگ ہیں جن کو گھیر کر منھ کے بل دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا، وہ بدترین منزل والے ہیں (کیونکہ) اُنھوں نے بدترین گمراہی کا راستہ اختیار کیا ہے۔

(٣٥) اور (یہاں عبرت کے لئے چند ایسی ہی قوموں کے حشر کا قصہ سنو!) ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی تھی، اور اُن کے ساتھ اُن کے بھائی ہارون کو مددگار کے طور پر مقرر کیا تھا۔

(٣٦) پھر ہم نے (اُن سے) کہا تھا کہ: اُن لوگوں کے پاس جاؤ جنھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ہے (مراد قوم فرعون، جن کو موسیٰ و ہارون نے اللہ کا پیام پہونچایا لیکن انھوں نے بات نہیں مانی) تو ہم نے اُن کو نیست و نابود کر دیا۔

(٣٧) اور نوح کی قوم نے جب پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے اُنھیں غرق کر دیا اور اُن کو لوگوں کے لئے عبرت کا سامان بنا دیا، اور (اس دنیاوی سزا پر بس نہیں) ہم نے اُن ظالموں کے لئے ایک دردناک عذاب (بھی) تیار کر رکھا ہے۔

(٣٨) اور (اسی طرح ہلاک کیا) عاد و ثمود اور اصحاب رس کو اور اُن کے درمیان بہت سی اُمتوں کو۔

(٣٩) اور ان میں سے ہر ایک (کو سمجھانے) کے لئے ہم نے مثالیں بیان کیں (اور عجیب عجیب مضامین بیان کئے) اور (جب وہ نہ مانے تو) ہر ایک کو ہم نے پیس کر رکھ دیا۔

(٤٠) اور (یہ کفار مکہ قوم لوط کی) اُس بستی پر سے ہو کر گذرتے رہتے ہیں جس پر (پیغمبر کی بات نہ ماننے کی بنا پر) بُری طرح (پتھروں کی) بارش برسائی گئی تھی، کیا پھر بھی یہ اُسے دیکھتے نہیں؟ (یعنی اس سے اُن کو عبرت نہیں حاصل ہوتی؟) لیکن (بات یہ ہے کہ) ان کو دوبارہ اُٹھائے جانے (یعنی آخرت اور حساب و کتاب) کی امید نہیں۔ (اسی لئے آپ کے ساتھ بھی ایسا سلوک کرتے ہیں)

(٤١) اور (اے پیغمبر!) جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو ان کا کام اور کچھ نہیں ہوتا سوائے آپ کا

إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿٤١﴾ إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ

تمسخر کرنے ، کیا یہی وہ حضرت ہیں جنھیں خدا نے پیمبر بنا کر بھیجا ہے (۴۱)۔ اس شخص نے تو ہم کو ہمارے معبودوں

آلِهَتِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ

سے ہٹا ہی دیا ہوتا اگر ہم ان پر قائم نہ رہتے ، اور عنقریب یہ جان لیں گے جب عذاب دیکھ لیں گے کہ کون

الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ

(شخص) راہ سے ہٹا ہوا تھا؟ (۴۲)۔ آپ نے اُس کی بھی حالت دیکھی ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے؟

أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ

کیا آپ اُس کے ذمہ دار رہ سکتے ہیں؟ (۴۳)۔ یا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ اِن میں اکثر سنتے یا

أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾ أَلَمْ

سمجھتے ہیں، یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ بے راہ ہیں (۴۴)۔ کیا تم نے اپنے پروردگار

تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا

پر نظر نہیں کی، کہ اُس نے سائے کو کیوں کر پھیلا دیا، اگر وہ چاہتا تو اُسے ٹھہرایا ہوا رکھتا، پھر ہم نے آفتاب کو

الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ

اُس پر ایک علامت مقرر کر دیا (۴۵)۔ پھر ہم نے اس کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیا (۴۶)۔ اور وہ وہی

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ

تو ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ کی چیز اور نیند کو آرام کی چیز، اور دن کو (گویا) جی اُٹھنے کا وقت بنا

نُشُورًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ

دیا (۴۷)۔ اور وہ وہی ہے جو اپنی بارش رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیج دیتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں، اور ہم آسمان سے

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ

پانی برساتے ہیں خوب پاک وصاف (کرنے والا) (۴۸)۔ تاکہ ہم اُس کے ذریعہ سے مُردہ بستی میں جان ڈال دیں، اور

مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ

اپنے پیدا کئے ہوؤں میں بہ کثرت مویشیوں اور انسانوں کو سیراب کر دیں (۴۹)۔ اور ہم اس (پانی) کو اُن کے درمیان تقسیم

لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي

کر دیتے ہیں تاکہ وہ غور کریں، تاہم اکثر لوگ ناشکر گذار ہوئے بغیر نہیں رہتے (۵۰)۔ اور اگر ہم چاہتے تو بھیج دیتے ایک

توضیحی ترجمہ

مذاق اُڑانے کے (وہ استہزاء کے طور پر کہتے ہیں کہ) کیا یہی ہیں وہ، جن کو اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے؟

(۴۲) (اور کہتے ہیں کہ) اگر ہم اپنے خداؤں (کی عقیدت) پر مضبوطی سے جمے نہ رہتے تو انھوں نے تو ہمیں اُن سے بھٹکانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، اور جلد ہی انھیں معلوم ہو جائے گا جب یہ عذاب کو دیکھیں گے کہ کون راستہ سے بھٹکا ہوا تھا۔

(۴۳) کیا خیال ہے آپ کا؟ کیا آپ اس (کی ہدایت) کا ذمہ لے سکتے ہیں جو اپنے نفس کی خواہش ہی کو اپنا خدا بنا لے (کہ جدھر کو خواہش لے گئی اُدھر ہی کو جھک پڑے، جس کو جی چاہا اُسی کو معبود بنا لیا، اُسی کو سجدہ کرنے لگے)

(۴۴) کیا آپ اس خیال میں ہیں کہ ان میں سے اکثر سننے والے اور سمجھنے والے ہیں، نہیں! یہ تو بالکل چوپایوں جیسے ہیں (کہ وہ بات کو نہ سنتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں) بلکہ اُن سے بھی کہیں زیادہ بے راہ (کیونکہ چوپائے تو بہرحال اپنے پرورش کرنے والے مالک کے سامنے گردن جھکا دیتے ہیں، اپنے محسن کو پہچانتے ہیں، اپنے نفع نقصان کی کچھ شناخت رکھتے ہیں، یہ تو نہ اپنے خالق و رازق کو پہچانتے ہیں اور نہ اس کے احسانات کو سمجھتے ہیں، نہ اُس کی نشانیاں دیکھ کر حق تک پہونچتے ہیں)

ع ۴ / ۱۰ / ۲

(۴۵) (اللہ تعالیٰ کی توحید اور اُس کے دین کی حقانیت کی طرف رہنمائی کرنے والی کائنات میں موجود کچھ نشانیوں پر غور کرو) (اے مخاطب!) کیا تم نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ کس طرح تمہارے رب نے سائے کو پھیلا دیا (جو صبح صادق کے بعد سے سورج کے طلوع تک رہتا ہے) اور اگر وہ چاہتا تو اُسے ایک جگہ ٹھہرا دیتا (یعنی دھوپ نہ نکلتا، تو ہر طرف سایہ ہی رہتا) پھر ہم نے سورج کو اُس کا راہ نما بنایا۔ (جس سے وہ گھٹتا اور بڑھتا ہے)

(۴۶) پھر ہم اُس سایہ کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔ (اور روشنی پھیل جاتی ہے)

(۴۷) اور (غور کرو گے تو سمجھ جاؤ گے کہ اللہ) وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے اوڑھنا (اور پردہ کی چیز) بنایا، اور نیند کو آرام اور راحت کی چیز، اور دن کو جی اُٹھنے (یعنی جاگنے) کا وقت بنایا۔

(۴۸) اور وہی ہے جس نے اپنی (باران) رحمت سے پہلے ہوائیں بھیجیں جو (بارش) کی خوش خبری لے کر آتی ہیں، اور (یہ بھی سمجھ میں آجائے گا کہ) ہم نے ہی آسمان سے پاکیزہ پانی اُتارا ہے۔

(۴۹) تاکہ ہم اُس کے ذریعہ مردہ زمین کو زندگی بخشیں، اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے مویشیوں اور انسانوں کو اُس سے سیراب کریں۔

(۵۰) اور ہم نے اس (پانی) کی اُلٹ پھیر کر رکھی ہے (کبھی کسی کو کم دیتے ہیں کبھی کسی کو زیادہ) تاکہ (وہ اس اُلٹ پھیر سے) نصیحت حاصل کریں، پھر بھی اکثر لوگ ناشکری کئے بغیر نہیں رہتے۔ (اور دوسروں کو معبود یا اُس کا شریک بنا لیتے ہیں)

(۵۱) اور اگر ہم چاہتے تو (آپ کے علاوہ) بھیج دیتے

كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾

ایک ایک بستی میں ہم ایک ڈرانے والا (۵۱)۔ سو آپ کافروں کا کہنا نہ مانئے اور قرآن کے ذریعہ سے اُن کا مقابلہ زور و شور سے کیجئے (۵۲)۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ

اور وہ وہی (اللہ) ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا، ایک شیریں و تسکین بخش ہے اور ایک کھاری و تلخ ہے، اور دونوں کے

وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ

درمیان ایک حجاب اور ایک مانع قوی رکھ دیا (۵۳)۔ اور وہ ہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا، پھر اُس کو خاندان والا

الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُوْنَ

سسرال والا بنا دیا، اور آپ کا پروردگار بڑا قدرت والا ہے (۵۴)۔ اور یہ (مشرک لوگ) اللہ کے مقابلہ میں اُن کی عبادت

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ

کرتے ہیں جو نہ اُنھیں نفع پہونچا سکیں اور نہ اُنھیں نقصان پہونچا سکیں، اور کافر تو اپنے پروردگار کا مخالف ہی ہے (۵۵)۔

ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

اور ہم نے تو آپ کو بس اس لئے بھیجا ہے کہ خوش خبری سنائیں اور ڈرائیں (۵۶)۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے کچھ معاوضہ تو

مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى

اس پر مانگتا نہیں، ہاں! (یہ البتہ چاہتا ہوں کہ) جو کوئی چاہے اپنے پروردگار تک راستہ اختیار کرلے (۵۷)۔ اور آپ بھروسہ

الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۗ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

اُسی زندہ پر رکھئے جسے کبھی موت نہیں، اور اُسی کی حمد میں تسبیح کرتے رہئے، اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے (خوب)

خَبِيْرًا ﴿٥٨﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

خبردار ہے (۵۸)۔ (وہ) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اُسے پیدا کر دیا چھ دنوں میں،

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ

پھر وہ تخت پر قائم ہو گیا (وہی ہے خدائے) رحمن، سو اُس کی شان کسی جاننے والے سے پوچھا چاہئے (۵۹)۔ اور جب اُن سے کہا

لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ

جاتا ہے کہ (خدائے) رحمن کو سجدہ کرو، تو کہتے ہیں کہ رحمن ہے کیا چیز؟ کیا ہم اُس کو سجدہ کرنے لگیں گے جس کے لئے تم ہمیں حکم

زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ

دوگے، اور اُنھیں اور زیادہ نفرت ہو گئی ہے (۶۰)۔ بہت عالی شان ہے وہ جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے، اور بنایا

توضیحی ترجمہ

ہر بستی میں ایک ایک ڈرانے والا۔ (یعنی پیغمبر، اور تنہا آپ پر یہ ذمہ داری نہ ڈالتے)

(۵۲) تو (اے پیغمبر!) آپ ان کافروں کا کہنا نہ مانئے اور اِس (قرآن) کے ذریعے اِن کے خلاف زبردست مقابلہ کرتے رہئے۔

(۵۳) اور وہ (اللہ) وہی ہے جس نے (اپنی قدرت کا ایک مظاہرہ اس طرح کیا ہے کہ کہیں) دو دریاؤں (کے پانی) کو ملا کر چلایا ہے، جبکہ (ان میں سے) ایک میٹھا اور فرحت افزا ہے اور ایک کھاری و تلخ، اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ بنا دی ہے جس کو (دونوں میں سے) کوئی عبور نہیں کر سکتا۔ (اور اس طرح دونوں کے مزے الگ اور خصوصیات جدا جدا رہتی ہیں)

(۵۴) اور وہ (اللہ) وہی ہے جس نے (اپنی قدرت کاملہ سے) انسان کو پانی (یعنی نطفہ) سے پیدا کیا، پھر (اُس سے نسلیں چلائیں اور) اُس کو خاندان والا و سسرال والا بنایا، اور تمہارا پروردگار بڑی قدرت والا ہے (ایک ناچیز قطرہ کو کیا سے کیا کر دیا، وہی موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا)

(۵۵) اور یہ (مشرک) لوگ ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کر رہے ہیں جو نہ ان کو کوئی فائدہ پہونچاتی ہیں اور نہ نقصان۔ اور کافر تو ہے ہی اپنے رب کا مخالف۔

(۵۶) اور ہم نے آپ کو صرف خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر ہی بھیجا ہے۔

(۵۷) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ میں اس کام پر تم سے کوئی اُجرت تو مانگتا نہیں، ہاں! صرف اتنا (چاہتا ہوں) کہ جو چاہے (اپنی مرضی سے) اپنے رب تک (پہونچنے) کا راستہ اختیار کرلے۔ (بس اسی کو میری اُجرت سمجھ لو)

(۵۸) اور آپ اُس ہمیشہ زندہ رہنے والے (اللہ) پر بھروسہ رکھئے جسے کبھی موت نہیں آئے گی، اور اُسی کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہئے، اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کے لئے کافی ہے۔ (جو لوگ انکار کریں گے اُنھیں مناسب وقت پر سزا دے گا)

(۵۹) (اللہ ہی وہ ہے) جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اُسے پیدا کیا چھ دنوں (کی مقدار) میں (دن سے مراد کیا ہے اللہ ہی جانے، البتہ ہمارے یہ دن مراد نہیں ہو سکتے، کیونکہ یہ اُس وقت کا بیان ہے جب سورج، چاند اور زمین و آسمان سرے سے موجود ہی نہ تھے) پھر استواء فرمایا عرش پر (یعنی احکام جاری فرمانے لگا) وہ رحمن ہے، اس کی شان کسی جاننے والے سے پوچھو (کافر کیا جانیں)۔

(۶۰) اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ رحمن کو سجدہ کرو، تو یہ کہتے ہیں کہ رحمن کیا ہوتا ہے؟ کیا آپ جسے بھی کہہ دیں ہم اُسے سجدہ کیا کریں؟ اور اس بات سے ان کو اور زیادہ نفرت ہوتی ہے۔

(۶۱) بڑی بابرکت ہے (اللہ کی) وہ ذات جس نے آسمان میں برج (یعنی بڑے بڑے ستارے یا آسمانی قلعے) بنائے، اور (جس نے) بنایا

فِيهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

اُس میں ایک چراغ اور نورانی چاند (۶۱)۔ اور وہ وہی تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے

لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ

جانے والا بنادیا اُس شخص کے لئے جو سمجھنا چاہے یا شکر ادا کرنا چاہے (۶۲)۔ اور (خدائے) رحمٰن کے (خاص)

يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا

بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں، اور جب اُن سے جہالت والے لوگ بات چیت کرتے ہیں تو وہ

سَلَامًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِينَ

کہہ دیتے ہیں خیر (۶۳)۔ اور جو راتوں کو اپنے پروردگار کے آگے سجدہ و قیام میں لگے رہتے ہیں (۶۴)۔ اور جو

يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

دعائیں مانگتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم سے جہنم کے عذاب کو دور رکھیو، کہ بے شک اُس کا عذاب پوری تباہی

غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا

ہے (۶۵)۔ بے شک وہ جہنم بُرا ٹھکانہ ہے، اور (بُرا) مقام ہے (۶۶)۔ اور وہ لوگ جب خرچ کرنے لگتے ہیں

لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِينَ

تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور اسی کے درمیان (اُن کا خرچ) اعتدال پر رہتا ہے (۶۷)۔ اور جو

لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ

اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اور جس (انسان) کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دے دیا ہے اُسے قتل نہیں کرتے

اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَاعَفْ

مگر ہاں! حق پر، اور نہ زنا کرتے ہیں، اور جو کوئی (یہ حرکتیں) کرے گا اُس کو سزا سے سابقہ پڑے گا (۶۸)۔

لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَن تَابَ

قیامت کے دن اُس کا عذاب بڑھتا جائے گا، اور اُس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر پڑا رہے گا (۶۹)۔ مگر ہاں! جو توبہ کرلے اور

وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ

ایمان لے آئے اور نیک کام کرتا رہے، سو ایسے لوگوں کو اللہ اُن کی بدیوں کی جگہ نیکیاں عنایت کرے گا، اور اللہ تو ہی ہے

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ

بڑا مغفرت کرنے والا بڑا رحمت کرنے والا (۷۰)۔ اور جو کوئی توبہ کرتا ہے اور نیک کام کرتا ہے تو وہ بھی رجوع کر رہا ہے

توضیحی ترجمہ

اس میں ایک چراغ (یعنی سورج) اور ایک نورانی چاند۔

(۶۲) اور وہ (اللہ) وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا، (مگر یہ ساری باتیں) اُس شخص کے لئے (کارآمد ہیں) جو نصیحت حاصل کرنے (یعنی سمجھنے) کا ارادہ رکھتا ہو یا (ان نعمتوں کا) شکر ادا کرنے پر آمادہ (اور تیار) ہو۔

(۶۳) اور (خدائے) رحمٰن کے (سچے) بندے وہ (ہوتے ہیں) جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں، اور جب جاہل لوگ اُن کو (بُرے الفاظ میں) مخاطب کرتے ہیں (اور اُن سے جاہلانہ بات کرنا چاہتے ہیں) تو وہ اُن سے (شریفانہ انداز میں) کہتے ہیں کہ سلام! (یعنی ایسے موقعوں پر اعراض و گریز کی پالیسی اختیار کرتے ہیں)

(۶۴) اور (وہ ایسے ہوتے ہیں) جو راتیں اس طرح گزارتے ہیں کہ (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں اور (کبھی) قیام میں۔

(۶۵) اور جو یہ دعا مانگتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھئے، یقیناً اس کا عذاب چمٹ کر رہ جانے والا ہے۔ (یعنی رات رات بھر عبادت کے باوجود ڈرتے ہیں کہ کہیں کسی غلطی یا کوتاہی پر اللہ کی گرفت میں نہ آجائیں)

(۶۶) وہ یقیناً ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔

(۶۷) اور وہ (ایسے ہیں کہ) جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی، بلکہ اُن کا (خرچ کا) طریقہ اعتدال کا ہے۔ (یوں سمجھنا چاہئے کہ اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرنا فضول خرچی، اور اُس کی اطاعت میں خرچ نہ کرنا کنجوسی اور اس کے حکم کے مطابق خرچ کرنا اعتدال ہے)

(۶۸) اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے (اللہ کے سوا کسی اور سے مانگنا اُس کو معبود ہی بنانا ہوا) اور جس جان کو اللہ نے حرمت بخشی ہے اُس کو (یعنی کسی مومن کو) قتل نہیں کرتے، سوائے اس کے کہ (اس کے قتل کرنے پر) شرعی سند ہو (جیسے قتل عمد کے بدلے، یا بدکاری وارتداد کی سزا وغیرہ میں) اور نہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو شخص بھی یہ کام کرے گا اُس کو اپنے گناہ کے وبال کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۶۹) (اور ایسے گناہ کرنے والے کو) قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلیل وخوار ہو کر اس عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ پڑا رہے گا۔

(۷۰) سوائے اُس شخص کے جو توبہ کرلے، اور (اللہ کی وحدانیت پر) ایمان لے آئے اور (اس کے بعد سے) نیک عمل کرے تو اللہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کردے گا (یعنی توبہ وعمل صالح کی برکت سے اُن کی تعداد کے مناسب نیکیاں ثبت فرمائے گا) اور اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۷۱) اور جو توبہ کرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے وہ (عذاب سے بچا رہے گا کیونکہ وہ گویا) لوٹ آتا ہے

إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ

اللہ کی طرف خاص طور پر رجوع (۷۱)۔ اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں، اور جب وہ لغو شغلوں کے پاس سے

مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا

گزرتے ہیں تو خودداری کے ساتھ گزر جاتے ہیں (۷۲)۔ اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ جب اُنھیں نصیحت کی جاتی ہے اُن کی پروردگار کی

صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا

آیات کے ذریعہ سے تو پھر یہ اُن پر اندھے بہرے ہو کر نہیں گرتے (۷۳)۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے

وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾ أُولَٰئِكَ

پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے (۷۴)۔ ایسے

يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾

لوگوں کو (جنت کے) بالاخانے ملیں گے بوجہ اُن کی ثابت قدمی کے اور اُن کا وہاں دعا و سلام سے استقبال کیا جائے گا (۷۵)۔

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ

اسی میں وہ ہمیشہ رہیں گے، کیا اچھا ہے وہ ٹھکانہ اور مقام (۷۶)۔ آپ کہہ دیجئے کہ تمہاری پروا ذرا نہ کرے گا

رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

میرا پروردگار، اگر تم عبادت نہ کرو گے، سو تم خوب جھٹلا چکے، سو عنقریب یہ (تکذیب) وبال بن کر رہے گی (۷۷)۔

سورۃ الشعراء مکیۃ وھی مائتان وسبع وعشرون آیۃ واحدی عشر رکوعا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ شعراء مکی ہے، اس میں ۲۲۷ آیتیں اور ۱۱ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

طسم ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا

طا۔ سین، میم (۱)۔ یہ کتاب واضح کی آیتیں ہیں (۲)۔ شاید کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے پر جان

يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ

دے دیں گے (۳)۔ ہم اگر چاہیں تو ان پر آسمان سے کوئی (ایسا) نشان اُتار دیں کہ ان کی گردنیں اس کے

أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ﴿٤﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنَ الرَّحْمَٰنِ

آگے بالکل جھک جائیں (۴)۔ اور ان کے پاس کوئی بھی تازہ فہمائش (خدائے) رحمٰن کی طرف سے ایسی نہیں آتی

مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ

کہ یہ اس سے بے رُخی نہ کرتے ہوں (۵)۔ چنانچہ یہ جھٹلا کر رہے، پس عنقریب ان کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی

توضیحی ترجمہ

اللہ کی طرف ٹھیک ٹھیک لوٹنا۔

(۷۲) اور (وہ رحمٰن کے بندے ایسے ہیں) جو بیہودہ باتوں (خواہ وہ جھوٹ ہو یا جھوٹی گواہی، لہو و لعب ہو یا کسی بھی قسم کے جاہلانہ افعال) میں شریک نہیں ہوتے، اور جب وہ کسی لغو چیز کے پاس سے گذرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گذر جاتے ہیں۔ (نہ اُن کی تحقیر کرتے ہیں اور نہ اپنی بڑائی کا اظہار و اعلان)

(۷۳) اور جب اُنھیں اُن کے رب کی آیات کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ (کفار و منافقین کی طرح) اُن پر اندھے بہرے ہو کر نہیں گرتے۔ (بلکہ بہ گوشِ قبول سنتے اور بہ چشمِ عبرت دیکھتے ہیں)

(۷۴) اور (وہ بندے ایسے ہیں) جو یہ دعا (بھی) کیا کرتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! ہمیں اپنے بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما! اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنا دے۔ (یعنی ہمارے بیوی بچے اطاعت گذار ہوں جس سے ہمیں سکون ملے اور ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، نیز اللہ سے ڈرنے والے پرہیزگار ہوں، جس سے ہمیں آخرت میں فائدہ ملے)

(۷۵) یہ لوگ (وہ) ہیں جنھیں صبر (یعنی دین وطاعت پر ثابت قدم رہنے) کے بدلے جنت کے بالاخانے عطا ہوں گے، اور وہاں (ہر طرف سے) دعا و سلام سے ان کا استقبال ہوگا۔

(۷۶) اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیا شاندار جگہ ہوگی وہ کسی کا مستقر اور قیام گاہ بننے کی۔

(۷۷) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار کو تمہاری ذرا بھی پروا نہ ہوتی اگر تم اُس کو نہ پکارتے (لیکن جو لوگ اُس کو پکارتے ہیں، اُس کی عبادت کرتے ہیں اور بتائے گئے نیک اعمال کرتے ہیں اُن کے بہتر انجام کا وہ کفیل ہے) اب جب کہ (اے کافرو!) تم نے (حق کو) جھٹلا دیا تو یہ جھٹلانا تمہارے گلے پڑ کر رہے گا۔

ع ۶ / ۱۷ / ۴

سورۂ شعراء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) طا۔ سین۔ میم (یہ حروف مقطعات ہیں)

(۲) یہ اس کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں جو حق کو واضح کرنے والی ہے۔ (یعنی اس کے احکام بھی واضح ہیں اور اس کا اعجاز بھی کھلا ہوا ہے)

(۳) (اے محمدؐ! لوگوں کے بارے میں آپ کی تشویش، بے چینی اور رنج و فکر دیکھ کر لگتا ہے کہ) شاید آپ اُن کے ایمان نہ لانے پر اپنی جان ہی دے دیں گے۔

(۴) ہم اگر چاہیں تو ان پر آسمان سے کوئی ایسی نشانی اُتار دیں جس کے سامنے اُن کی گردنیں جھک جائیں (اور وہ ایمان لانے پر مجبور ہو جائیں، لیکن ہم ایسا نہیں چاہتے، بلکہ اختیار دینا چاہتے ہیں)

(۵) (اب ان کا حال یہ ہے کہ) ان کے پاس خدائے رحمٰن کی طرف سے جو کوئی نئی نصیحت آتی ہے یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

(۶) انھوں نے تو (حق کو) جھٹلا دیا، اب ان کو ان کے ٹھیک ٹھیک حقائق معلوم ہو جائیں گے

المنزل الخامس

مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا

جس کے ساتھ یہ استہزاء کرتے رہے ہیں (۶)۔ کیا انھوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں کس قدر بوٹیاں عمدہ عمدہ

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۞ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

قسم کی اُگائی ہیں (۷)۔ بے شک اس کے اندر ایک (بڑی) نشانی ہے، لیکن ان میں کے اکثر لوگ ایمان نہیں

مُّؤْمِنِيْنَ ۞ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۞ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ

لاتے (۸)۔ اور بے شک آپ کا پروردگار (بڑا) غالب ہے (بڑا) رحیم ہے (۹)۔ اور (انھیں اُس وقت کا قصہ یاد دلائیے) جب

مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۞

آپ کے پروردگار نے موسیٰ کو پکارا کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ (۱۰) یعنی قوم فرعون (کے پاس) کیا یہ لوگ نہیں ڈرتے (۱۱)۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ؕ ۞ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا

وہ بولے کہ اے میرے پروردگار! مجھے بس اسی کا اندیشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے (۱۲)۔ اور میرا سینہ تنگ ہونے لگتا ہے اور میری زبان

يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۞ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ

(خوب) نہیں چلتی، سو آپ ہارون کے پاس (بھی وحی) بھیج دیجئے (۱۳)۔ اور میرے ذمہ اُن لوگوں کا ایک جرم بھی ہے، سو مجھے اندیشہ ہے

اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۞ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۞

کہ وہ مجھے قتل ہی کر ڈالیں گے (۱۴)۔ ارشاد ہوا کہ ہرگز نہیں، تم دونوں جاؤ ہماری آیات کے ساتھ، ہم خود تمہارے ساتھ سنتے

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اَنْ اَرْسِلْ

رہیں گے (۱۵)۔ سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم پروردگارِ عالم کے رسول ہیں (۱۶)۔ کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے

مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ۞ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ

ساتھ جانے دے (۱۷)۔ بولا (فرعون) کیا ہم نے تمہیں بچپن میں پرورش نہیں کیا تھا، اور تم ہم لوگوں میں

فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۞ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ

اپنی اس عمر میں برسوں رہا کئے (۱۸)۔ اور تم نے وہ حرکت بھی کی جو کی تھی، اور تم بڑے ناشکرے ہو (۱۹)

اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۞ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۞

کہا (موسیٰ نے) کہ (واقعی) میں وہ حرکت کر بیٹھا تھا اور مجھ سے (نادانستہ) غلطی ہو گئی تھی (۲۰)۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ

پھر جب مجھے ڈر لگا تو میں تمہارے پاس سے مفرور ہو گیا، پھر میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا کی اور مجھے شامل کر دیا

توضیحی ترجمہ

جن کا یہ مذاق اُڑاتے رہے ہیں۔ (جب انھیں اس کی سزا یقینی طور پر ملے گی)

(۷) (حق تک پہونچنے کے لئے اپنے اطراف پر ہی نظر ڈال لیتے) کیا انھوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اُس میں کیسی کیسی (نفیس اور فائدے مند) چیزیں اُگائی ہیں جوڑوں کی شکل میں۔

(۸) اس میں (اللہ کی قدرت کی بڑی) نشانی ہے، لیکن پھر بھی اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (کیوں کہ ان پر غور نہیں کرتے)

(۹) اور (یہ حقیقت ہے کہ) بلا شبہ آپ کا رب صاحب اقتدار ہے اور (ساتھ ہی ساتھ) رحیم (بھی) ہے۔

ع ۱ ۹ ۵

(۱۰) اور (اب جھٹلانے والوں کے کچھ حالات وواقعات مختصراً ان کو سنائیے تاکہ یہ عبرت حاصل کریں، ہوا یوں کہ) جب موسیٰ کو آپ کے پروردگار نے پکارا (اور کہا:) کہ اس ظالم قوم کے پاس جاؤ!

(۱۱) (یعنی) فرعون کی قوم کے پاس (اور اُن سے پوچھو کہ) کیا وہ نہیں ڈرتے؟ (اللہ کے غضب سے)

(۱۲) (موسیٰ نے) کہا: مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔

(۱۳) اور (طبعی طور پر ایسے وقت میں) میرا دل تنگ ہونے لگتا ہے، اور میری زبان نہیں چلتی، اس لئے (میری گذارش ہے کہ) ہارونؑ کے پاس (وحی) بھیج دیجئے۔ (کہ وہ میری مدد کریں)

(۱۴) اور (ایک بات اور) اُن کا مجھ پر ایک (خون کے) جرم (کا دعویٰ) بھی ہے، مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ (اور مجھے آپ کا پیغام پہونچانے کا موقع بھی نہ دیں گے)

(۱۵) (اللہ نے) فرمایا: ہرگز نہیں! (وہ ایسا نہیں کر سکتے) بس تم دونوں (یعنی تم اور ہارون) ہماری نشانیاں لے کر جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں، ساری باتیں سنتے رہیں گے۔

(۱۶) بس اب تم دونوں جاؤ فرعون کے پاس، اور (اُس سے) کہو کہ ہم دونوں پیغمبر ہیں رب العٰلمین کے۔ (اُس کا ایک تو یہی پیغام لائے ہیں کہ اس کی توحید اور ہماری رسالت کو تسلیم کرو، اور اُس سے ڈرو، اور دوسرا یہ ہے)

(۱۷) کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ (اُن کے ملک شام) جانے دو (جن کو چار سو سال سے غلام بنائے ہوئے ہو)

(۱۸) (فرعون) بولا کہ (تم ہمیں نصیحت کرتے ہو؟) کیا تمہیں ہم نے اُس وقت اپنے پاس رکھ کر پالا نہیں تھا جب تم بالکل بچے تھے؟ اور تم نے تو اپنی عمر کے بہت سے سال ہمارے یہاں رہ کر گذارے ہیں۔

(۱۹) اور جو حرکت تم نے کی تھی وہ تو کی، اور تم بڑے ناشکرے بھی ہو۔

(۲۰) (موسیٰ نے) کہا کہ میں نے وہ کام جو کیا تھا وہ بلا ارادہ ہو گیا تھا۔

(۲۱) پھر جب مجھے تم لوگوں سے ڈر ہوا تو میں تمہارے پاس سے فرار ہو گیا، پھر مجھے میرے رب نے حکمت عطا فرمائی اور مجھے شامل کر دیا

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢١ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ

پیمبروں میں (۲۱)۔ اور یہی وہ احسان ہے، جس کا تو مجھ پر بار رکھ رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو سخت غلامی میں ڈال رکھا

اِسْرَآءِيْلَ ۝٢٢ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٣ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

ہے (۲۲)۔ فرعون نے کہا: اچھا، پروردگارِ عالم کیا چیز ہے؟ (۲۳)۔ کہا (موسیٰ نے) کہ وہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَاؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٢٤ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ

جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کا، اگر تم کو یقین حاصل کرنا ہو (۲۴)۔ کہا (فرعون نے) اپنے اردگرد والوں سے کہ تم لوگ

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝٢٥ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٢٦ قَالَ

کچھ سن رہے ہو؟ (۲۵)۔ کہا (موسیٰ نے) وہ پروردگار ہے تمہارا اور پروردگار ہے تمہارے اگلے بزرگوں کا (۲۶)۔ بولا

اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝٢٧ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ

(فرعون کہ) یہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہے یہ تو مجنون ہے (۲۷)۔ کہا (موسیٰ نے) وہ پروردگار

وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَاؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٢٨ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ

ہے مشرق اور مغرب کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس سب کا، اگر تم عقل سے کام لو (۲۸)۔ کہا (فرعون

اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝٢٩ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ

نے) اگر تم نے میرے سوا اور کوئی معبود تجویز کیا تو میں تمہیں قید میں ڈال دوں گا (۲۹)۔ کہا (موسیٰ نے)

بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٠ۚ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٣١

اور میں جو کوئی کھلی ہوئی بات پیش کر دوں تو؟ (۳۰)۔ بولا (فرعون) اچھا تو وہ لاؤ، اگر تم سچے ہو (۳۱)۔ پھر (موسیٰ نے)

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝٣٢ۚۖ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا

اپنی لاٹھی ڈال دی، سو وہ یک بیک ایک نمایاں اژدہا بن گیا (۳۲)۔ اور اپنا ہاتھ (گریبان سے) باہر نکالا تو وہ یک بیک

هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝٣٣ۧ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ

دیکھنے والوں کی نظر میں بہت ہی چمک دار ہو گیا (۳۳)۔ کہا (فرعون نے) اپنے اہل دربار سے جو اس کے آس پاس تھے کہ

عَلِيْمٌ ۝٣٤ۙ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖۖ فَمَاذَا

یہ بڑا ماہر جادوگر ہے (۳۴)۔ چاہتا یہ ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے نکال دے، سو اب کیا کہتے

تَاْمُرُوْنَ ۝٣٥ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝٣٦ۙ

ہو (۳۵)۔ کہا (درباریوں نے) کہ آپ اسے اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دیجئے، اور شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیجئے (۳۶)۔

توضیحی ترجمہ

(اپنے) پیمبروں میں۔

(۲۲) اور (رہا تمہارا) وہ احسان جو تم مجھ پر جتا رہے ہو (اُس کی حقیقت یہ ہے کہ) تم نے (میری قوم) بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ (خود بتاؤ کہ ایک اسرائیلی بچہ کی پرورش و تربیت اس کا جواب ہو سکتا ہے کہ تم نے ساری قوم کو غلام بنا رکھا ہے، خاص طور پر جب کہ اُس کی پرورش بھی تم نے کسی پر رحم کھا کر نہیں اپنی غرض سے کی)

(۲۳) اور (اب فرعون نے) کہا: (اچھا یہ بتاؤ کہ) "رب العالمین" کی ماہیت (اور حقیقت) کیا ہے؟

(۲۴) (موسیٰ نے) کہا: (وہ) آسمانوں اور زمین کا، اور اُن چیزوں کا پروردگار ہے جو اُن کے درمیان پائی جاتی ہیں، اگر تم یقین کرنا چاہو تو (اتنی ہی تعریف کافی ہے اس پر غور کرو گے تو حق تک پہونچ جاؤ گے)

(۲۵) (فرعون نے) اپنے اردگرد والوں سے کہا: تم لوگ سن رہے ہو نا؟ (سوال کچھ، جواب کچھ)

(۲۶) (موسیٰ نے مزید) کہا: (سنو!) وہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور (تمہارا ہی نہیں) تمہارے پچھلے (گذرے) باپ دادوں کا بھی۔

(۲۷) (فرعون اس پر) بولا: یہ پیغمبر جو (اس کے کہنے کے مطابق) تمہارے پاس بھیجا گیا ہے بالکل ہی دیوانہ ہے۔

(۲۸) (موسیٰ نے) کہا: (ذرا تفصیل میں جاؤں تو) وہی مشرق اور مغرب کا بھی پروردگار ہے (جہاں سورج طلوع و غروب ہوتا ہے) اور اُن کے درمیان ساری چیزوں کا بھی، اگر تم عقل سے کام لو۔ (تو سمجھ جاؤ گے)

(۲۹) (فرعون آخر جھلّا کر) بولا: اگر (اب) تم نے میرے علاوہ کسی کو خدا ٹھہرایا تو میں تم کو اُن میں شامل کر دوں گا جو جیل میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۳۰) موسیٰ نے) کہا: اور اگر میں تمہیں کوئی ایسی چیز لا دکھاؤں جو (حق) واضح کر دے، پھر؟

(۳۱) (اس پر فرعون نے) کہا: لاؤ (ہمارے سامنے پیش کرو) اگر واقعی تم سچے ہو تو۔

(۳۲) چنانچہ موسیٰ نے اپنا عصا (زمین پر) ڈال دیا، اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک زبردست اور کھلا ہوا اژدہا بن گیا۔

(۳۳) اور اپنا ہاتھ (بغل سے کھینچ کر) باہر نکالا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ وہ روشن اور چمکدار ہو گیا۔

(۳۴) (فرعون یہ معجزات دیکھ کر بوکھلا گیا اور) وہ اپنے اردگرد کے سرداروں سے بولا: یقینی طور پر یہ ایک بڑا ماہر جادوگر ہے۔

(۳۵) یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے ذریعے (تمہارے ملک پر قبضہ کر لے اور) تم کو تمہارے ملک سے نکال دے، تو اب (بتاؤ) تمہاری رائے کیا ہے؟ (کیا کرنا چاہئے)

(۳۶) اُنھوں نے کہا کہ اس کو اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دیجئے اور (اس دوران) تمام شہروں میں اپنے ہرکارے (حکم نامے لے کر) بھیج دیجئے۔

يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾

کہ وہ جمع کر کے سب ماہرفن جادوگروں کو آپ کے پاس لے آئیں (۳۷)۔ چنانچہ جادوگر ایک معین دن

وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ

کے خاص وقت پر جمع کر لئے گئے (۳۸)۔ اور لوگوں سے کہہ دیا گیا کہ جمع ہو جاؤ (۳۹)۔ تاکہ جادوگر اگر

اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ

غالب ہو جائیں تو ہم اُنہی کی راہ پر رہیں (۴۰)۔ پھر جب جادوگر آئے تو فرعون سے بولے کہ ہم کو کوئی

اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ

(بھاری) انعام ملے گا؟ اگر ہم زبر رہے (۴۱)۔ (فرعون نے) کہا: ضرور! اور تم اس صورت میں ہمارے

اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾

مقربوں میں داخل ہو جاؤ گے (۴۲)۔ موسیٰ نے اُن لوگوں سے کہا: ڈال چلو جو کچھ تمہیں ڈالنا ہو (۴۳)۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ

سو انھوں نے ڈالیں اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں، اور کہنے لگے کہ فرعون کے اقبال سے زبر یقیناً ہم ہی

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾

رہیں گے (۴۴) پھر موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا، سو وہ لگا نگلنے اُن کے بنائے ہوئے شعبدوں کو (۴۵)۔

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ

سو جادوگر سجدے میں گر پڑے (۴۶) بولے کہ ہم ایمان لے آئے پروردگار عالم پر (۴۷) موسیٰ وہارون کے

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ

پروردگار پر (۴۸)۔ (فرعون نے) کہا: تم اس پر ایمان لے آئے بغیر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں، ضرور

لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ

یہی تمہارا سردار ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے، اچھا تو تمہیں ابھی حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے، میں تمہارے

اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾

ہاتھ کاٹوں گا ایک طرف سے، اور تمہارے پاؤں دوسری طرف سے، اور سولی پر تم سب کو چڑھاؤں گا (۴۹)۔

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا

بولے: (جادوگر) کچھ حرج نہیں، ہم اپنے پروردگار کے پاس جا پہونچیں گے (۵۰)۔ ہم آرزو رکھتے ہیں کہ معاف کرے گا

توضیحی ترجمہ

(۳۷) تاکہ وہ ہر ماہر جادوگر کو آپ کے پاس حاضر کریں۔ (اور پھر ان سے مقابلہ رکھا جائے)

(۳۸) چنانچہ ایک دن مقررہ وقت پر سارے جادوگر جمع کئے گئے۔

(۳۹) اور لوگوں سے کہا گیا کہ تم لوگ تو (اس موقع پر) ضرور حاضر ہو گے؟ (نا)۔

(۴۰) تاکہ اگر وہ غالب آجائیں (جیسا کہ امید بھی ہے) تو ہم ان جادوگروں کے راستے پر (ہی جمے) رہیں۔

(۴۱) پھر جب وہ جادوگر آگئے تو انھوں نے پہلے فرعون سے پوچھا کہ (اچھا) اگر ہم (موسیٰ پر) غالب آگئے تو ہمیں کوئی انعام تو ملے گا نا؟

(۴۲) (فرعون نے) کہا: ہاں! (مالی انعام تو ملے گا ہی، ساتھ ہی) تم سب میرے (خاص) مصاحبوں میں بھی ضرور شامل کر لئے جاؤ گے۔

(۴۳) (اب) موسیٰ نے اُن (جادوگروں) سے کہا: ڈالو جو (تم لوگوں کو) ڈالنا ہو۔

(۴۴) تو انھوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈال دیں، اور (ڈالتے ہوئے) کہا: فرعون کی عزت کی قسم! ہم ہی غالب ہوں گے۔

(۴۵) پھر (یہ دیکھ کر) موسیٰ نے (بھی) اپنا عصا (میدان میں) ڈال دیا، تو اچانک وہ (اژدہا بن کر) اُن کے بنائے ہوئے شعبدوں کو نگلنے لگا۔

(۴۶) سو (اس کو دیکھ کر) وہ جادوگر (بے اختیار سجدے میں گر پڑے، گویا) سجدے میں گرادیے گئے۔

(۴۷) (اور) پکار اُٹھے کہ ہم "رب العالمین" پر ایمان لے آئے۔

(۴۸) (اُس "رب العالمین" پر) جو موسیٰ وہارون کا رب ہے۔

(۴۹) (یہ دیکھ کر فرعون بجائے اس کے کہ غور وفکر سے کام لیتا اور خود بھی ایمان لے آتا، غصہ میں بھر گیا اور دھمکیاں دینے لگا اور) بولا: تم لوگ میری اجازت دینے سے پہلے ہی ایمان لے آئے، (اس کا مطلب یہ ہے کہ) یقیناً وہ تمہارا بڑا (استاد) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے، جلد ہی تمہیں (وہ سزا ملے گی کہ) پتہ چل جائے گا، میں (ایسا کروں گا کہ) تم سب کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کٹوادوں گا اور سولی پر لٹکا دوں گا۔

(۵۰) انھوں نے کہا: کوئی پروا نہیں (کیونکہ) ہم تو اپنے پروردگار کے پاس لوٹنے ہی والے ہیں (یعنی ایک نہ ایک دن تو ہمیں مرنا ہی ہے)

(۵۱) (مرنے سے کیا ڈرنا) ہم تو شوق سے اس کی امید لگائے ہوئے ہیں کہ اس وجہ سے بخش دے گا

رَبُّنَا خَطٰیٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۱﴾ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

ہمارا پروردگار ہماری خطاؤں کو، اس لئے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لے آئے (۵۱) اور ہم نے موسیٰ کو وحی

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ

بھیجی کہ شباشب میرے (ان) بندوں کو لے کر نکل جاؤ، تم لوگوں کا پیچھا (بھی) کیا جائے گا (۵۲)۔ فرعون

حٰشِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا

نے شہروں میں ہرکارے بھیجے (۵۳)۔ کہ یہ لوگ ایک چھوٹی ہی سی جماعت ہیں (۵۴)۔ اور انھوں نے ہم کو

لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ

بہت غصہ دلایا ہے (۵۵)۔ اور ہم سب کو ان سے خطرہ ہے (۵۶)۔ پھر ہم نے انھیں نکال باہر کیا باغوں اور چشموں

وَّعُیُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِیْٓ

سے (۵۷)۔ اور خزانوں اور عمدہ مکانات سے (۵۸)۔ اور یوں ہی ہم نے (ان کے بعد) ان کا مالک بنی اسرائیل کو

اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِیْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ

بنادیا (۵۹)۔ غرض سورج نکلتے پر انھوں نے اُن کو پیچھے سے جالیا (۶۰)۔ پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو

اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّآ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ

دیکھا تو موسیٰ کے ہمراہی (گھبرا کر) بول اُٹھے کہ ہم تو بس پکڑے گئے (۶۱)۔ (موسیٰ نے) فرمایا کہ ہرگز نہیں! کیوں کہ

سَیَهْدِیْنِ ﴿۶۲﴾ فَاَوْحَیْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ

میرے ہمراہ میرا پروردگار ہے، وہ مجھے ابھی راہ بتادے گا (۶۲)۔ پھر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے عصا کو دریا پر مارو،

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ﴿۶۳﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ

چنانچہ وہ دریا پھٹ گیا، اور ہر حصہ اتنا بڑا تھا جیسے بڑی پہاڑی (۶۳)۔ اور ہم نے دوسرے فریق کو بھی اس مقام

الْاٰخَرِیْنَ ﴿۶۴﴾ وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِیْنَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ

کے قریب پہونچادیا (۶۴)۔ اور ہم نے موسیٰ اور اُن کے ساتھ والوں سب کو بچالیا (۶۵)۔ پھر دوسرے فریق کو

اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۶۶﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

غرق کردیا (۶۶)۔ بے شک اس واقعہ میں ایک بڑا نشان ہے، اور اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۶۸﴾ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ

تھے (۶۷)۔ اور آپ کا پروردگار بڑا قوت والا بڑا رحمت والا ہے (۶۸)۔ اور آپ لوگوں کے سامنے بیان کیجئے قصہ

توضیحی ترجمہ

ہمارا رب ہماری خطائیں کہ سب سے پہلے ہم ایمان لائے ہیں۔ (موسیٰ کی دعوت وتبلیغ پر، بھرے مجمع میں ظالم فرعون کے روبرو)

(۵۲) (جب ایک مدت تک سمجھانے اور آیات دکھلاتے رہنے کے بعد بھی فرعون نے نہ تو حق قبول کیا اور نہ بنی اسرائیل پر مظالم کو بند کیا تو) ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ، (ہاں! خیال رکھنا) تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

(۵۳) (اس کی خبر فرعون کو ملی تو) فرعون نے (اُن کے تعاقب میں) شہروں میں ہرکارے بھیج دیئے۔

(۵۴) (اور یہ کہلا بھیجا کہ) یہ (بنی اسرائیلی لوگ) چھوٹی سی ایک جماعت ہیں (ہمارے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں)

(۵۵) اور (اس کے باوجود) انھوں نے ہم کو بہت غصہ دلایا ہے۔

(۵۶) اور ہم سب ایک مسلح جماعت ہیں، اور ان سے پوری طرح ہوشیار بھی۔ (اس لئے سب تعاقب کرکے ان کا قلع قمع ہی کردو)

(۵۷) تو (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس طرح ہم نے) اُن (قبطیوں) کو (مع فرعون کے) باغوں اور چشموں سے (بھرے شہروں) سے نکال باہر کیا۔

(۵۸) اور مال ودولت اور شاندار عمارتوں اور رہائشوں (والے شہروں) سے بھی۔ (وہ بنی اسرائیل کے تعاقب میں ایسا نکلے کہ واپس ہی نہ آسکے)

(۵۹) یہ تو ہوا، اور (دوسری طرف) ہم نے بنی اسرائیل کو ان چیزوں کا وارث بنادیا۔

(۶۰) غرض ہوا یہ کہ یہ سب لوگ سورج نکلتے ہی اُن کا پیچھا کرنے نکل کھڑے ہوئے۔

(۶۱) پھر جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو نظر آنے لگیں تو موسیٰ کے ساتھ والوں نے کہا کہ اب تو ہم پکڑے گئے۔

(۶۲) (موسیٰ نے) کہا: ہرگز نہیں! میرا رب میرے ساتھ ہے وہ ضرور کوئی راستہ نکالے گا۔

(۶۳) پھر ہم نے موسیٰ کو (وحی کے ذریعہ) حکم دیا کہ اپنے عصا کو دریا پر مارو، تو وہ (اُن کے عصا مارتے ہی دو حصوں میں) پھٹ گیا اور ہر حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح کھڑا ہوگیا۔

(۶۴) اور ہم دوسرے فریق کو بھی اس جگہ کے پاس لے آئے۔

(۶۵) اور ہم نے موسیٰ اور اُن کے سب ساتھ والوں کو بچالیا۔

(۶۶) پھر دوسروں (یعنی فرعون اور اُس کے تمام رفقاء) کو ہم نے (اسی دریا میں) غرق کردیا۔

(۶۷) بے شک اس واقعے میں عبرت کا بڑا سامان ہے، اور (پھر بھی) ان (کفار) میں کے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۶۸) اور یقیناً آپ کا رب بڑا زبردست (صاحب اقتدار اور) بڑا مہربان ہے۔ (آج بھی ان نافرمانوں کا قلع قمع کرسکتا ہے لیکن، یہ اس کی عنایت ومہربانی ہے کہ مہلت دے رہا ہے)

(۶۹) اور آپ ان لوگوں کو قصہ پڑھ کر سنایئے

إِبْرَٰهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا۟ نَعْبُدُ

ابراہیمؑ کا (۶۹)۔ جب کہ اُنھوں نے اپنے والد اور اپنی قوم سے کہا: تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ (۷۰)۔ وہ بولے ہم تو

أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَٰكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ

بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ہم اُن ہی پر جمے رہتے ہیں (۷۱)۔ (ابراہیمؑ نے) کہا اچھا تو یہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انھیں

تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا۟ بَلْ وَجَدْنَآ ءَابَآءَنَا

پکارتے ہو؟ (۷۲)۔ یا یہ تم کو کچھ نفع پہونچاتے ہیں یا ضرر پہونچا سکتے ہیں؟ (۷۳)۔ وہ بولے: (نہیں! یہ کچھ نہیں) البتہ ہم نے

كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَءَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنتُمْ وَ

اپنے بڑوں کو اسی طرح کرتے پایا ہے (۷۴)۔ (ابراہیمؑ نے) کہا: بھلا تم نے ان (کی اصلی حالت) کو دیکھا بھی ہے جن کی تم

ءَابَآؤُكُمُ ٱلْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّىٓ إِلَّا رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٧٧﴾

عبادت کرتے ہو (۷۵)۔ تم خود اور تمہارے پُرانے بڑے بھی؟ (۷۶)۔ یہ تو میری نظر میں دشمن ہیں، مگر ہاں! (وہ ہے)

ٱلَّذِى خَلَقَنِى فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَٱلَّذِى هُوَ يُطْعِمُنِى وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾

پروردگار عالم (۷۷)۔ جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے (۷۸)۔ اور وہی مجھ کو کھلاتا ہے پلاتا ہے (۷۹)۔

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَٱلَّذِى يُمِيتُنِى ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾

اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے (۸۰)۔ اور وہی مجھ کو موت دے گا، پھر مجھے زندہ کرے گا (۸۱)۔

وَٱلَّذِىٓ أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِى خَطِيٓـَٔتِى يَوْمَ ٱلدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِى

اور وہی جس سے میں آس لگائے ہوں کہ وہ میری غلط کاری کو قیامت کے دن معاف کرے گا (۸۲)۔ اے میرے

حُكْمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَٱجْعَل لِّى لِسَانَ صِدْقٍ فِى

پروردگار مجھے حکمت عطا کیجئے اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ شامل کر دیجئے (۸۳)۔ اور میرا ذکر خیر آئندہ آنے والوں میں

ٱلْءَاخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَٱجْعَلْنِى مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ ٱلنَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ وَٱغْفِرْ لِأَبِىٓ

جاری رکھئے (۸۴)۔ اور مجھے جنت نعیم کے مستحقوں میں سے کر دیجئے (۸۵)۔ اور میرے باپ کی مغفرت کر دیجئے کہ وہ

إِنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِى يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا

گمراہوں میں سے ہے (۸۶)۔ اور مجھے رُسوا نہ کرنا اُس دن جب سب اُٹھائے جائیں گے (۸۷)۔ جس دن نہ مال

يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى ٱللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأُزْلِفَتِ

کام آئے گا اور نہ اولاد (۸۸)۔ مگر ہاں! جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آئے (۸۹)۔ اور نزدیک کر دی جائے گی

وقف لازم

ابراہیمؑ کا۔

(۷۰) جب انھوں نے اپنے والد اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ (یعنی تم جس کی عبادت کرتے ہو وہ ہے کیا چیز؟)

(۷۱) انھوں نے کہا کہ ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور انہی کے مجاور بنے بیٹھے ہیں۔ (یعنی مضبوطی سے اُن کی عبادت پر کاربند ہیں)

(۷۲) (ابراہیمؑ نے) کہا: (اچھا بتاؤ) جب تم انھیں پکارتے ہو تو یہ (بت) تمہاری سنتے ہیں؟۔

(۷۳)۔ یا تمھیں (کسی طرح کا) نفع یا نقصان پہونچا سکتے ہیں؟ (یہ تو اپنی مکھی تک نہیں اُڑا سکتے)

(۷۴) انھوں نے کہا: (ہمیں یہ نہیں معلوم) لیکن ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔

(۷۵) (ابراہیمؑ نے) کہا: کیا تم نے کبھی ان کو (غور سے) دیکھا بھی ہے جن کو تم پوجتے ہو؟۔

(۷۶) تم (بھی) اور تمہارے پرانے باپ دادا (بھی)

(۷۷) (سن لو!) رب العالمین کے سوا (جس کو بھی معبود بنایا جائے) سب میرے لئے دشمن (کی طرح) ہیں۔ (کیونکہ میں صرف تمام جہان کے رب کو ہی اپنا معبود مانتا ہوں)

(۷۸) وہی ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے (اور پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا) اب وہی میری رہنمائی بھی فرماتا ہے۔ (کہ کس طرح زندگی گزارنا ہے جو کامیابی وفلاح حاصل ہو)

(۷۹) اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (یعنی میرے رزق کا سارا انتظام وہی کرتا ہے)

(۸۰) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

(۸۱) وہی مجھے موت دے گا اور (موت کے بعد دوبارہ) زندہ کرے گا۔

(۸۲) اور وہی ہے جس سے میں امید لگائے ہوئے ہوں کہ وہ حساب کتاب کے دن میرے گناہوں کو بخش دے گا۔

(۸۳) (اور ان تمام عقائد کے ساتھ ساتھ میں اُس سے دعا کرتا ہوں کہ) اے میرے رب! مجھے علم وحکمت (میں کمال) عطا فرمائیے اور مجھے صالحین کے زمرہ میں شامل کر دیجئے۔

(۸۴) اور (مجھ سے ایسا کام لیجئے کہ) میرا ذکر خیر بعد میں آنے والے لوگوں کی زبانوں پر ہو۔

(۸۵) اور مجھے اُن لوگوں میں سے بنا دیجئے جو نعمتوں والی جنت کے وارث ہوں گے۔

(۸۶) اور میرے والد کی مغفرت فرمائیے، یقیناً وہ گمراہوں میں سے ہیں۔

(۸۷) اور مجھے اس دن رُسوا نہ کیجئے جس دن سب اُٹھائے جائیں گے۔

(۸۸) جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد۔

(۸۹) ہاں صرف وہی (نجات پائے گا) جو (کفر ونفاق اور غلط عقائد سے) پاک دل لے کر اللہ کے حضور میں حاضر ہوگا۔

(۹۰) اور (محشر کے اُس دن) قریب کر دی جائے گی

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا

جنت متقیوں کے (۹۰)۔ اور گمراہوں کے سامنے دوزخ ظاہر کردی جائے گی (۹۱)۔ اور اُن سے کہا جائے گا کہ (اب)

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾

وہ کہاں گئے جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے (۹۲)۔ اللہ کے سوا، کیا وہ تمہارا ساتھ دے سکتے ہیں، یا وہ اپنا بچاؤ ہی کر سکتے

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا

ہیں؟ (۹۳)۔ پھر وہ اور گمراہ لوگ اُس میں اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے (۹۴)۔ اور ابلیس کا لشکر سب

وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ

کے سب (۹۵)۔ وہ اس دوزخ میں باہم جھگڑتے ہوئے کہیں گے (۹۶)۔ بخدا بے شک ہم صریح گمراہی میں

نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا

تھے (۹۷)۔ جب کہ تم کو پروردگارِ عالم کے برابر کرتے تھے (۹۸)۔ اور ہم کو تو بس ان (بڑے) مجرموں نے گمراہ

مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ

کیا (۹۹)۔ سو اب کوئی ہمارا سفارشی نہیں (۱۰۰)۔ اور نہ کوئی مخلص دوست ہی ہے (۱۰۱)۔ سو کاش ہمیں (دنیا میں)

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پھر جانا ملتا تو ہم مومن ہو جاتے (۱۰۲)۔ بے شک اس ماجرے میں ایک نشان ہے، اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہ

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ

تھے (۱۰۳)۔ اور بے شک آپ کا پروردگار تو بڑا قدرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۱۰۴)۔ نوح کی قوم

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

نے پیمبروں کو جھٹلایا (۱۰۵)۔ جب کہ اُن سے اُن کے بھائی نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں؟ (۱۰۶)۔

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

میں ہوں تمہارا راست باز پیمبر (۱۰۷) سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۰۸)۔ اور میں تم سے اس پر کوئی

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾

صلہ نہیں مانگتا، میرا صلہ تو بس پروردگارِ عالم کے ذمہ ہے (۱۰۹)۔ سو تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۱۰)۔

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا

وہ بولے: تو کیا ہم تمہیں ماننے لگیں درانحالیکہ تمہارے پیرو تو بس رذیل ہی ہیں (۱۱۱)۔ (نوح نے) کہا کہ مجھے کیا بحث

توضیحی ترجمہ

جنت (مع اپنی زیبائش کے) متقی لوں کے۔

(۹۱) اور دوزخ کھلے طور پر گمراہوں کے سامنے کردی جائے گی۔ (یعنی محشر ہی کے دن لوگوں کی آنکھوں پر سے پردہ ہٹا دیا جائے گا اور اب جنتیوں کو جنت اور دوزخیوں کو دوزخ سامنے دکھائی دے گی)

(۹۲) اور اُن (دوزخیوں) سے کہا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے؟

(۹۳) اللہ کے سوا، (آج) کیا وہ تمہاری مدد کریں گے؟ یا خود اپنا بچاؤ ہی کر پائیں گے؟

(۹۴) پھر اُن کو اوندھے منہ اُس (دوزخ) میں ڈال دیا جائے گا، اور (دوسرے) گمراہوں کو (بھی)۔

(۹۵) اور ابلیس کے سارے لشکروں کو بھی۔

(۹۶) وہاں یہ سب آپس میں جھگڑتے ہوئے (اپنے معبودوں سے) کہیں گے۔

(۹۷) اللہ کی قسم! ہم تو اُس وقت کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

(۹۸) جب ہم نے تمہیں رب العالمین کے برابر قرار دے رکھا تھا۔

(۹۹) اور ہمیں تو (کسی اور نے نہیں) صرف ان مجرموں نے ہی گمراہ کیا (جن کو بڑا مان کے ہم ان کے پیچھے چلتے تھے)

(۱۰۰) سو (نتیجتاً آج) کوئی ہمیں سفارشی میسر نہیں۔

(۱۰۱) اور نہ کوئی ہمدرد دوست (ہی میسر) ہے۔

(۱۰۲) اب کاش کہ ہمیں ایک مرتبہ دنیا میں واپس جانے کا موقع مل جائے تو ہم مومن بن جائیں!۔

(۱۰۳) بیشک (ابراہیم کے) اس سارے واقعے میں عبرت و نصیحت کا بڑا سامان ہے، پھر بھی ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۱۰۴) اور بلا شبہ آپ کا رب زبردست (اور صاحبِ اقتدار) ہے (وہ چاہے تو اب بھی منکروں کو سزا دے سکتا ہے) اور (لیکن وہ) بہت مہربان بھی ہے۔ (اس لئے ان کو اور ان جیسوں کو مہلت دیتا ہے)

(۱۰۵) نوح کی قوم نے (بھی) پیمبروں (یعنی اُن کی آمد کے سلسلہ) کو جھٹلایا (تھا)۔

(۱۰۶) (ہوا یوں کہ) جب اُن سے اُن کے (قومی) بھائی نوح نے کہا: کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟ (جو میری بات نہیں سنتے)

(۱۰۵) نوح کی قوم نے (بھی) پیمبروں) کو جھٹلایا (کیونکہ ایک پیغمبر کی تکذیب سے سب انبیاء کی تکذیب لازم آتی ہے)

(۱۰۸) لہٰذا (اُسی کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ) اللہ سے ڈرو اور (مجھے رسول مان کر) میری اطاعت کرو۔

(۱۰۹) اور میں تم سے (تبلیغ کے) اس کام پر کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کرتا، میرا اجر تو بس پروردگارِ عالم کے ذمہ ہے۔

(۱۱۰) لہٰذا (پھر کہتا ہوں کہ) اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

(۱۱۱) وہ بولے: کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں جب کہ تمہاری پیروی تو صرف حقیر اور پست درجہ کے لوگوں ہی نے کی ہے۔

(۱۱۲) (نوح نے) کہا: مجھے (اس سے) کیا بحث

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ

اُن کے کام سے (۱۱۲)۔ اُن سے حساب لینا تو بس میرے پروردگار ہی کا کام ہے، کاش تم اسے سمجھتے (۱۱۳)۔ اور میں ایمان

مَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوْا لَئِنْ

والوں کو (اپنے پاس سے) دور کرنے والا نہیں (۱۱۴)۔ میں تو بس ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں (۱۱۵)۔ وہ بولے کہ

لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ

اگر اے نوح! تم باز نہ آئے تو ضرور ہی سنگسار کر دیے جاؤ گے (۱۱۶)۔ (نوح نے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار! میری قوم مجھے

كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ

جھٹلا رہی ہے (۱۱۷)۔ سو تو ہی میرے اور اُن کے درمیان ایک کھلا ہوا فیصلہ کر دے، اور مجھے اور میرے ساتھ جو ایمان والے ہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ

اُنھیں نجات دے (۱۱۸)۔ چنانچہ ہم نے اُنھیں اور جو اُن کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں تھے (سب کو) نجات دی (۱۱۹)۔ پھر

اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

اُس کے بعد باقی لوگوں کو غرق کر دیا (۱۲۰)۔ اِس ماجرے میں (بھی بڑا) نشان ہے، اور ان میں سے اکثر لوگ ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾ كَذَّبَتْ عَادُ

لانے والے نہ تھے (۱۲۱)۔ اور بے شک آپ کا پروردگار بڑا قوت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (۱۲۲)۔ قوم عاد نے بھی

ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

پیمبروں کو جھٹلایا (۱۲۳)۔ جب کہ اُن سے اُن کے بھائی ہود نے کہا کہ کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟ (۱۲۴)۔ میں تمہارا

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

راست باز پیغمبر ہوں (۱۲۵)۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۲۶)۔ اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی صلہ نہیں

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ

مانگتا، میرا صلہ تو بس پروردگارِ عالم ہی کے ذمہ ہے (۱۲۷)۔ تو کیا تم ایک یادگار محض فضول ہر اونچے مقام پر

اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَاِذَا

بناتے ہو (۱۲۸)۔ اور بڑے بڑے محل بناتے ہو جیسے تمہیں ہمیشہ ہی رہنا ہے (۱۲۹)۔ اور جب تم کسی پر دار و گیر

بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا

کرتے ہو تو بالکل جابر بن کر دار و گیر کرتے ہو (۱۳۰)۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۳۱)۔ اور اس سے ڈرو

توضیحی ترجمہ

کہ وہ کیا (پیشہ) کرتے ہیں؟ (مجھے ان کا ایمان قبول ہے۔ ان کے پیشے اور اندرونی کاموں کے جاننے سے کیا مطلب)

(۱۱۳) (رہا اُن کی نیتوں کا معاملہ تو) اُن کا حساب لینا صرف میرے پروردگار ہی کا کام ہے (کسی اور کا نہیں) اگر تم سمجھ سکو تو۔

(۱۱۴) اور میں ایمان لانے والوں کو بھگا دینے والا نہیں ہوں۔

(۱۱۵) میں تو بس ایک خبردار کرنے والا ہوں جو (تمہارے سامنے) حقیقت کھول رہا ہے۔

(۱۱۶) (یہ سن کر) وہ بولے: اے نوح! اگر تم باز نہ آئے (اپنی تبلیغ و نصیحت سے) تو تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔

النصف

(۱۱۷) (اُن کا یہ رویہ دیکھ کر نوح نے اپنے رب سے) کہا: میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے (اور وہ کسی طرح میری بات مان نہیں رہی ہے)

(۱۱۸) اب آپ میرے اور اُن کے درمیان (عملی) فیصلہ کر دیجئے اور (فیصلہ کے نفاذ کے وقت) مجھے اور میرے مؤمن ساتھیوں کو بچا لیجئے۔

(۱۱۹) چنانچہ ہم نے اُن کو اور اُن کے ساتھیوں کو (غرق ہونے سے) بچا لیا بھری ہوئی کشتی میں (سوار کر کے)

(۱۲۰) پھر ہم نے باقی تمام لوگوں کو غرق کر دیا۔

(۱۲۱) بیشک (قوم نوحؑ کے) اس واقعے میں عبرت و نصیحت کا بڑا سامان ہے، پھر بھی ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

ع ۶ ۱۸ ۱۰

(۱۲۲) اور بلا شبہ آپ کا رب زبردست (اور صاحبِ اقتدار) ہے (وہ چاہے تو ابھی منکروں کو سزا دے سکتا ہے، لیکن وہ) بہت مہربان بھی ہے۔ (اس لئے مہلت دیتا ہے)

(۱۲۳) (قوم) عاد نے (بھی) پیمبروں کو جھٹلایا۔

(۱۲۴) جب اُن کے (قومی) بھائی ہود نے اُن سے کہا: کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟

(۱۰۷) (دیکھو، یقین مانو!) میں تمہارے لئے (اللہ کا بھیجا ہوا) سچا اور امانت دار پیمبر ہوں۔

(۱۲۶) لہٰذا (اُسی کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ) اللہ سے ڈرو اور (مجھے رسول مان کر) میری اطاعت کرو۔

(۱۲۷) اور میں تم سے (تبلیغ کے) اس کام پر کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کرتا، میرا اجر تو بس پروردگارِ عالم کے ذمہ ہے۔

(۱۲۸) کیا (ایسا نہیں ہے کہ) تم ہر (دستیاب) اونچے مقام پر فضول یادگاریں تفریح کے طور پر تعمیر کرتے ہو؟ (یعنی نام و نمود کی خاطر پیسہ بہاتے ہو)

(۱۲۹) اور تعمیرات کے بڑے بڑے (کاریگری کے) نمونے بناتے ہو جیسے تمہیں ہمیشہ زندہ رہنا ہے۔

(۱۳۰) اور (دوسری طرف) جب کسی (کمزور) کی پکڑ کرتے ہو تو پکے ظالم و جابر بن کر۔

(۱۳۱) لہٰذا (ان سب چیزوں میں) تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (میں اس سب کی بابت اللہ کی ہدایت لایا ہوں)

(۱۳۲) اور (کہتا ہوں کہ) تم ڈرو اُس ذات سے

الَّذِیۡۤ اَمَدَّکُمۡ بِمَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾ۚ اَمَدَّکُمۡ بِاَنۡعَامٍ وَّ بَنِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ۚۙ وَ جَنّٰتٍ

جس نے تمہاری امداد ان چیزوں سے کی جنھیں تم جانتے ہو (۱۳۲)۔ تمہاری مدد کی مویشیوں اور بیٹوں سے (۱۳۳)۔ اور

وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۱۳۴﴾ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۳۵﴾ؕ قَالُوۡا سَوَآءٌ

باغوں اور چشموں سے (۱۳۴)۔ مجھے تمہارے لئے اندیشہ ہے بڑے سخت دن کے عذاب کا (۱۳۵)۔ وہ لوگ بولے:

عَلَیۡنَاۤ اَوَعَظۡتَ اَمۡ لَمۡ تَکُنۡ مِّنَ الۡوٰعِظِیۡنَ ﴿۱۳۶﴾ۙ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ

ہمارے لئے برابر ہے خواہ تم نصیحت کرو خواہ ناصح نہ بنو (۱۳۶)۔ یہ تو بس اگلے لوگوں کی ایک رسم ہے (۱۳۷)۔ اور ہم کو

الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۳۷﴾ۙ وَ مَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِیۡنَ ﴿۱۳۸﴾ۚ فَکَذَّبُوۡہُ فَاَہۡلَکۡنٰہُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ

(ہرگز) عذاب نہیں ہونے کا (۱۳۸)۔ غرض اُن لوگوں نے (ہود کو) جھٹلایا، سو ہم نے انھیں ہلاک کر دیا، بے شک اس میں

ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳۹﴾ وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ

ایک (بڑا) نشان ہے، لیکن اس میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے (۱۳۹)۔ اور آپ کا پروردگار بے شک بڑا

الرَّحِیۡمُ ﴿۱۴۰﴾ کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۴۱﴾ۚۖ اِذۡ قَالَ لَہُمۡ اَخُوۡہُمۡ صٰلِحٌ

قوت والا، بڑا رحمت والا ہے (۱۴۰)۔ قوم ثمود نے بھی پیمبروں کو جھٹلایا (۱۴۱)۔ جب کہ اُن سے ان کے بھائی صالح نے کہا

اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۴۲﴾ۚ اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۴۳﴾ۙ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۴۴﴾ۚ وَ

کہ تم لوگ نہیں ڈرتے؟ (۱۴۲)۔ میں تمہارے لئے ایک راست باز پیمبر ہوں (۱۴۳)۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا

مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۴۵﴾

کہا مانو (۱۴۴)۔ اور میں تم سے کوئی صلہ اس (تبلیغ) پر نہیں مانگتا، میرا صلہ تو بس پروردگار عالم کے ذمہ ہے (۱۴۵)۔

اَتُتۡرَکُوۡنَ فِیۡ مَا ہٰہُنَاۤ اٰمِنِیۡنَ ﴿۱۴۶﴾ۙ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۱۴۷﴾ۙ وَّ زُرُوۡعٍ

کیا تم کو ان ہی چیزوں میں بے فکری سے رہنے دیا جائے گا (۱۴۶)۔ باغوں اور چشموں میں (۱۴۷)۔ اور خوب

وَّ نَخۡلٍ طَلۡعُہَا ہَضِیۡمٌ ﴿۱۴۸﴾ۚ وَ تَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا فٰرِہِیۡنَ ﴿۱۴۹﴾ۚ

گندھے ہوئے گچھے والے کھجوروں میں (۱۴۸)۔ اور تم پہاڑ کو تراش تراش کر اتراتے ہوئے مکان بناتے ہو (۱۴۹)۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۵۰﴾ۚ وَ لَا تُطِیۡعُوۡۤا اَمۡرَ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۱۵۱﴾ۙ الَّذِیۡنَ

سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱۵۰)۔ اور حدود سے نکل جانے والوں کا کہنا مانو (۱۵۱)۔ جو ملک

یُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا یُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مِنَ

میں فساد کرتے رہتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے (۱۵۲)۔ وہ لوگ بولے تم پر تو کسی نے سخت

ع ۱۸ — ۷ — ۱۱

توضیحی ترجمہ

جس نے تمہاری امداد کی ان چیزوں سے جن کو تم (اچھی طرح) جانتے ہو۔

(۱۳۳) اُس نے تمہاری امداد کی مویشیوں اور اولاد سے۔

(۱۳۴) اور باغوں اور چشموں سے بھی۔

(۱۳۵) (اگر تم لوگ اللہ سے نہیں ڈرے اور اُس کے ان انعامات پر غور کر کے تم نے اپنی ذمہ داری نہیں محسوس کی تو) مجھ کو تمہارے بارے میں ایک بڑے سخت دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

(۱۳۶) (ہودؑ کی یہ تمام باتیں سن کر) وہ بولے: تم ہمیں نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لئے سب برابر ہے۔

(۱۳۷) یہ باتیں تو وہی ہیں جو پچھلے لوگوں کی عادت رہی ہیں۔

(۱۳۸) اور (ہمیں عذاب سے تو نہ ڈراؤ) ہم کسی عذاب کا نشانہ بننے والے نہیں ہیں۔

(۱۳۹) غرض اُن لوگوں نے اُن کو (یعنی ہود علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، تو ہم نے اُن کو ہلاک کر دیا، بیشک (قوم عاد کے) اس واقعے میں عبرت و نصیحت کا بڑا سامان ہے، پھر بھی ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۱۴۰) اور بلاشبہ آپ کا رب زبردست (اور صاحب اقتدار) ہے (وہ چاہے تو اب بھی منکروں کو سزا دے سکتا ہے، لیکن وہ) بہت مہربان بھی ہے۔ (اس لئے ان کو اور ان جیسوں کو مہلت دیتا ہے)

(۱۴۱) قوم ثمود نے (بھی) پیمبروں کو جھٹلایا (تھا)۔

(۱۴۲) جب اُن کے (قومی) بھائی صالحؑ نے کہا: کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟ (جو میری بات نہیں مانتے؟)

(۱۴۳) (دیکھو، یقین مانو!) میں تمہارے لئے (اللہ کا بھیجا ہوا) سچا اور امانت دار پیمبر ہوں۔

(۱۴۴) لہٰذا (اُسی کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ) اللہ سے ڈرو اور (مجھے رسول مان کر) میری اطاعت کرو۔

(۱۴۵) اور میں تم سے (تبلیغ کے) اس کام پر کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کرتا، میرا اجر تو بس پروردگار عالم کے ذمہ ہے۔

(۱۴۶) (ذرا سوچو!) کیا تمہیں ان ساری نعمتوں میں ہمیشہ ہمیش رہنے دیا جائے گا جو یہاں تمہیں میسر ہیں؟

(۱۴۷) (مثلاً) ان باغوں اور چشموں میں؟

(۱۴۸) ان کھیتوں اور نخلستانوں میں؟ جن کے خوشے ایک دوسرے میں پیوست ہیں۔ (یعنی جو اپنے شباب پر ہیں)

(۱۴۹) اور کیا تم (ہمیشہ اسی طرح) پہاڑوں کو تراش تراش کر فخر و ناز کے ساتھ گھر بناتے رہو گے؟ (تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی؟)

(۱۵۰) لہٰذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

(۱۵۱) اور حد سے تجاوز کرنے والوں کا کہنا نہ مانو۔

(۱۵۲) جو زمین پر فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح کا کام نہیں کرتے۔

(۱۵۳) (اُن کی قوم کے لوگ) بولے: یقیناً تم تو ہو

الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ

جادو کردیا ہے (۱۵۳)۔ تم بس ہمارے ہی جیسے ایک آدمی ہو، سو کوئی نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو (۱۵۴)۔ (صالح نے)

الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾

کہا: یہ ایک اونٹنی ہے پانی پینے کے لئے ایک باری اس کی ہے اور ایک مقرر دن میں ایک باری تمہاری (۱۵۵)۔ اور اس

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا

کو بُرائی کے ساتھ ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ تمہیں ایک بڑے دن کا سخت عذاب آ پکڑے گا (۱۵٦)۔ مگر اُنھوں نے اُس کی

فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَ

کوچیں کاٹ ڈالیں پھر (اس پر) پچھتائے (۱۵۷)۔ پھر اُن کو عذاب نے آلیا، بے شک اس ماجرے میں ایک (بڑا) نشان ہے

مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ

اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے (۱۵۸)۔ اور بے شک آپ کا پروردگار بڑا قوت والا ہے، بڑا رحمت والا

قَوْمُ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾

ہے (۱۵۹)۔ قوم لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۱٦۰)۔ جب کہ اُن سے اُن کے بھائی لوط نے کہا: کیا تم لوگ ڈرتے نہیں

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَمَآ اَسْــَٔـلُكُمْ

ہو؟ (۱٦۱)۔ میں تمہارے لئے ایک راست باز پیمبر ہوں (۱٦۲)۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۱٦۳)۔ اور میں تم سے اس پر کچھ صلہ

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ

نہیں مانگتا، میرا صلہ تو بس پروردگار عالم کے ذمہ ہے (۱٦۴)۔ تمام دنیا جہان والوں میں سے تم (یہ حرکت کرتے ہو کہ) مردوں سے فعل

مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ

کرتے ہو (۱٦۵)۔ اور تمہارے پروردگار نے جو تمہارے لئے بیویاں پیدا کی ہیں اُنھیں چھوڑے رہتے ہو بات یہ ہے کہ تم حد سے گذر جانے

قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾

والے ہی لوگ ہو (۱٦٦)۔ وہ لوگ بولے کہ اے لوط! اگر تم باز نہ آئے تو تم ضرور نکال دیئے جاؤ گے (۱٦۷)۔ کہا: کہ میں تمہارے (اس) عمل

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

سے سخت نفرت رکھتا ہوں (۱٦۸)۔ اے میرے پروردگار مجھے اور میرے گھر والوں کو نجات دے اس کام سے جو یہ کرتے رہتے ہیں (۱٦۹)۔

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا

سو ہم نے اُنھیں اور اُن کے گھر والوں سب کو نجات دی (۱۷۰)۔ البتہ ایک بُڑھیا کو کہ وہ رہ جانے والوں میں رہ گئی (۱۷۱)۔ پھر ہلاک کر مارا

توضیحی ترجمہ

سحر زدہ لوگوں میں سے۔ (ورنہ ایسی باتیں نہ کرتے)

(۱۵۴) (ویسے تو) تم ہمارے ہی جیسے ایک انسان ہو (یہ رسول کیسے بن گئے؟ ہاں) اگر واقعی (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو کوئی نشانی (معجزہ) لے کر آؤ۔ (بلکہ ایسا کرو کہ چٹان سے اونٹنی پیدا کر کے کھاؤ)

(۱۵۵) (صالح علیہ السلام نے دعا فرمائی اور حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے یہ کر دکھایا تو صالحؑ نے) کہا: لو یہ ہے (چٹان کی کوکھ سے جنمی) اونٹنی (لیکن اب تمہیں اس اونٹنی کے کچھ حقوق ادا کرنے ہیں) پانی پینے کی باری طے کرنا ہوگی، ایک دن باری اس کی ہوگی اور ایک دن تمہاری۔

(۱۵٦) اور اس کو بُری نیت سے ہاتھ بھی نہ لگانا، ورنہ ایک زبردست دن کا عذاب تمہیں آ پکڑے گا۔

(۱۵۷) پھر ہوا یہ کہ اُنھوں نے اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالیں، اور آخر کار (جب عذاب کے نشان ظاہر ہوئے تو اپنی حرکت پر) پشیمان ہوئے۔

(۱۵۸) چنانچہ عذاب نے اُن کو آ پکڑا، یقیناً اس سارے واقعے میں عبرت کا بڑا سامان ہے لیکن پھر بھی ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۱۵۹) اور بلا شبہ آپ کا رب زبردست (اور صاحب اقتدار) ہے اور بہت مہربان بھی ہے۔

(۱٦۰) قومِ لوط نے (بھی) پیمبروں کو جھٹلایا (تھا)۔

(۱٦۱) جب اُن کے (قومی) بھائی لوطؑ نے اُن سے کہا: کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟

(۱٦۲) (دیکھو!) میں تمہارے لئے (اللہ کا بھیجا ہوا) سچا اور امانت دار پیمبر ہوں۔

(۱٦۳) لہٰذا (اُسی کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ) اللہ سے ڈرو اور (مجھے رسول مان کر) میری اطاعت کرو۔

(۱٦۴) اور میں تم سے (تبلیغ کے) اس کام پر کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کرتا، میرا اجر تو بس پروردگارِ عالم کے ذمہ ہے۔

(۱٦۵) کیا (ایسا نہیں ہے کہ) دنیا جہان میں تم ہی ہو جو مردوں کے پاس جاتے ہو؟ (یعنی مردوں سے بدفعلی کرتے ہو)

(۱٦٦) اور تمہاری بیویاں جو تمہارے رب نے تمہارے لئے پیدا کی ہیں اُن کو چھوڑے بیٹھے ہو، (یہی نہیں) بلکہ تم تو حد (انسانیت) سے گزر جانے والے (لوگ) ہو۔

(۱٦۷) (اس پر وہ) بولے: اے لوط! اگر تم باز نہ آئے (اپنی نصیحت سے) تو تم اُن لوگوں میں ہو گے جنھیں نکال باہر کیا جاتا ہے۔

(۱٦۸) (لوطؑ نے) کہا: (جو چاہے کرو، صاف سن لو!) میں اُن لوگوں میں سے ہوں جو تمہارے اس کام سے سخت بیزار ہیں۔

(۱٦۹) میرے پروردگار! مجھے اور میرے گھر والوں (ومتعلقین) کو ان کے عمل (اور اس پر آنے والے وبال) سے نجات دے دے۔

(۱۷۰) چنانچہ ہم نے اُن کو اور اُن کے تمام متعلقین کو نجات دے دی۔

(۱۷۱) سوائے ایک بڑھیا (لوطؑ کی بیوی) کے، جو پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہی۔

(۱۷۲) پھر ہم نے ہلاک و برباد کر دیا (اہل خانہ

ع ۸ ۱۹ ۱۲

الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾

ہم نے اور سب کو (۱۷۲)۔ اور ہم نے اُن پر ایک خاص قسم کا مینہ برسایا، سو کیسا بُرا مینہ تھا جو ڈرائے ہوؤں پر برسا (۱۷۳)۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

بے شک اس (ماجرے) میں ایک (بڑا) نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے (۱۷۴)۔ اور بے شک آپ کا

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ

پروردگار بڑا قوت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (۱۷۵)۔ اصحاب ایکہ نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (۱۷۶)۔ جب کہ اُن سے شعیب

لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

نے کہا: کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں؟ (۱۷۷)۔ میں تمہارے لئے ایک راست باز پیمبر ہوں (۱۷۸)۔ سو اللہ سے ڈرو

وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى

اور میرا کہا مانو (۱۷۹)۔ اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی صلہ تو مانگتا نہیں، میرا صلہ تو بس پروردگار عالم

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوْا

کے ذمہ ہے (۱۸۰)۔ تم لوگ پورا ناپا کرو اور نقصان پہونچانے والے نہ بنو (۱۸۱)۔ اور صحیح ترازو

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

سے تولا کرو (۱۸۲)۔ اور لوگوں کا نقصان ان کی چیزوں میں نہ کیا کرو، اور ملک میں فساد مت مچایا

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾

کرو (۱۸۳)۔ اور ڈرو اُس (خدا) سے جس نے تمہیں اور (ساری) اگلی مخلوقات کو پیدا کیا (۱۸۴)۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ

وہ لوگ بولے تم تو بس سخت سحر زدہ ہو (۱۸۵)۔ اور تم ہی کیا ہو بجز ہمارے ہی جیسے ایک آدمی کے، اور ہم تم

نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ

کو جھوٹوں ہی میں سمجھتے ہیں (۱۸۶)۔ اچھا تو تم ہم پر آسمان سے کوئی ٹکڑا لا گراؤ آسمان سے، اگر تم سچے

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ

ہو (۱۸۷)۔ (شعیب نے) کہا: میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے رہتے ہو (۱۸۸)۔ پھر اُن

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾

لوگوں نے ان کو جھٹلایا، سو انہیں عذاب سائبان نے آلیا، بے شک وہ بڑے سخت عذاب کا دن تھا (۱۸۹)۔

توضیحی ترجمہ

کے علاوہ) اور باقی سب کو۔

(۱۷۳) اور (یہ ہلاکت اس طرح پر آئی کہ) ہم نے (پتھروں کی) ایک زبردست بارش برسادی سو کیا ہی بُری (اور تباہ کن) بارش تھی جو اُن پر برسی جن کو (پہلے سے) ڈرایا گیا تھا۔

(۱۷۴) یقیناً اس سارے واقعے میں عبرت کا بڑا سامان ہے لیکن پھر بھی ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۱۷۵) اور بلا شبہ آپ کا رب زبردست (اور صاحب اقتدار) ہے اور بہت مہربان بھی ہے۔ (اس لئے ان کو مہلت دیتا ہے)

۹ ع ۱۶ ۱۳

(۱۷۶) ایکہ کے باشندوں نے (بھی) پیمبروں کو جھٹلایا (تھا)۔

(۱۷۷) جب شعیبؑ نے اُن سے کہا: کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟ (جو میری بات نہیں مانتے؟)

(۱۷۸) (دیکھو، یقین مانو!) میں تمہارے لئے (اللہ کا بھیجا ہوا) سچا اور امانت دار پیمبر ہوں۔

(۱۷۹) لہٰذا (اُسی کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ) اللہ سے ڈرو اور (مجھے رسول مان کر) میری اطاعت کرو۔

(۱۸۰) اور میں تم سے (تبلیغ کے) اس کام پر کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کرتا، میرا اجر تو بس پروردگارِ عالم کے ذمہ ہے۔ (جو اُس نے اپنے ذمہ لے لیا ہے)

(۱۸۱) (اپنے رب کی ضروری ہدایتیں سنو!) پورا پورا ناپا کرو، اور اُن میں سے مت بنو جو (دوسروں کو) نقصان پہونچاتے ہیں۔

(۱۸۲) اور (جب کسی کو تول کر دو تو) سیدھے ترازو سے تولا کرو (یعنی ڈنڈی سیدھی رکھا کرو، اور کسی طرح کی بے ایمانی مت کیا کرو)

(۱۸۳) اور لوگوں کو اُن کی چیزیں گھٹا کر مت دیا کرو، (یعنی ڈنڈی مت مارا کرو) اور زمین میں فساد مچاتے مت پھرا کرو۔ (ڈاکے وغیرہ ڈال کر)

(۱۸۴) اور اُس (خدائے قادر و مطلق) سے ڈرو جس نے تم کو اور تمام پچھلی مخلوقات کو پیدا کیا۔

(۱۸۵) (یہ سن کر اُن کی قوم کے لوگ) بولے: تم تو اُن میں سے لگتے ہو جن پر پوری طرح جادو کا اثر ہو۔

(۱۸۶) اور تم تو اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہماری طرح ہی کے ایک (عام) آدمی ہو اور (اگر تم سحر زدہ نہیں ہو تو) ہم تم کو جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں۔

(۱۸۷) اگر تم سچوں میں سے ہو تو ہم پر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرادو۔ (تب ہم مان لیں گے)

(۱۸۸) (شعیبؑ نے) کہا: (میں تمہارا معاملہ اللہ پر چھوڑتا ہوں) میرا رب اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔

(۱۸۹) غرض کہ اُن لوگوں نے اُن کو (یعنی شعیبؑ کو) جھٹلا دیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن لوگوں کو سائبان والے دن (یعنی اُس دن جب کہ کئی دنوں کی سخت چلچلاتی گرمی کے بعد ایک خاص جگہ ابر چھایا تھا) عذاب نے پکڑ لیا (جہاں وہ گرمی سے بچنے کے لئے جمع تھے) بے شک وہ بڑے سخت دن کا عذاب تھا۔ (کہ ابر سے انگارے برسے)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

یقیناً اس (ماجرے) میں ایک (بڑا) نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے (۱۹۰)۔ اور آپ کا پروردگار

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ

بڑا قوت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (۱۹۱)۔ اور بیشک یہ (قرآن) پروردگار عالم کا اُتارا ہوا ہے (۱۹۲)۔ اسے اُتارا ہے

الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ

روح الامین نے (۱۹۳)۔ آپ کے قلب پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہوں (۱۹۴)۔ صاف عربی زبان

عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً

میں (۱۹۵)۔ اور بے شک اس کا ذکر پہلی اُمتوں کی کتابوں میں ہے (۱۹۶)۔ کیا ان لوگوں کے لئے یہ (کافی) دلیل

أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ

نہیں کہ اسے علمائے بنی اسرائیل جانتے ہیں؟ (۱۹۷)۔ اور اگر ہم اس کو کسی عجمی پر نازل کرتے (۱۹۸)۔ پھر وہ اسے

الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ

پڑھ بھی دیتا جب بھی یہ لوگ اسے نہ مانتے (۱۹۹)۔ ہم نے اسی طرح اس (ایمان نہ لانے) کو اُن نافرمانوں کے دلوں

فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾

میں ڈال رکھا ہے (۲۰۰)۔ یہ لوگ اس پر ایمان نہ لائیں گے جب تک عذاب دردناک کو نہ دیکھ لیں گے (۲۰۱)۔

فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾

جو اچانک اُن کے سامنے آ کھڑا ہوگا اور اُن کو خبر بھی نہ ہوگی (۲۰۲)۔ پھر (اس وقت) کہیں گے کیا (اب) ہمیں مہلت مل سکتی

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَاءَهُم

ہے؟ (۲۰۳)۔ یہ لوگ ہمارے عذاب (کو سن کر اس) میں کیا جلدی چاہتے ہیں؟ (۲۰۴)۔ ذرا بتلا: اگر ہم انھیں چند سال تک عیش میں

مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا

رہنے دیں (۲۰۵)۔ پھر جس (عذاب) کا اُن سے وعدہ ہے وہ اُن پر آجائے (۲۰۶)۔ تو وہ اُن کا عیش اُن کے کیا کام آسکتا ہے (۲۰۷)۔ اور

مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا

ہم نے جتنی بھی بستیاں ہلاک کیں سب میں ڈرانے والے آچکے (۲۰۸) نصیحت کے واسطے، اور ہم کچھ ظلم کرنے والے تو تھے ہی نہیں (۲۰۹)۔

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ

اور اس (قرآن) کو شیطان لے کر نہیں آئے (۲۱۰)۔ نہ وہ اس قابل اور نہ یہ ان کے بس کی بات (۲۱۱)۔ وہ تو (وحی کے)

ع ۱۰ / ۱۶ / ۱۴

م ع ۹ — عند المتقدمین ۱۲

توضیحی ترجمہ

(۱۹۰) یقیناً اس سارے واقعے میں عبرت کا بڑا سامان ہے لیکن پھر بھی ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۱۹۱) اور بلا شبہ آپ کا رب زبردست (اور صاحب اقتدار) ہے اور بہت مہربان بھی ہے۔

(۱۹۲) بے شک یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔

(۱۹۳) اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اُترا ہے۔

(۱۹۴) آپ کے قلب پر تاکہ آپ اُن (پیغمبروں) میں شامل ہو جائیں جو لوگوں کو خبردار و آگاہ کرتے ہیں۔

(۱۹۵) صاف اور واضح عربی زبان میں۔

(۱۹۶) اور اس (قرآن) کا تذکرہ پچھلی (آسمانی) کتابوں میں بھی موجود ہے۔

(۱۹۷) کیا ان لوگوں کے لئے یہ بات دلیل نہیں ہے کہ علماء بنی اسرائیل (قرآن کی بابت) اس (پیشین گوئی) کو جانتے ہیں۔

(۱۹۸) اگر (فرض کرو کہ) ہم اس (قرآن) کو عجمی لوگوں میں سے کسی پر اُتارتے۔

(۱۹۹) اور وہ (عربی نہ جاننے کے باوجود) اس کو اُن کے سامنے پڑھ دیتا تب بھی یہ لوگ اس پر ایمان نہ لاتے۔

(۲۰۰) (لہٰذا جو ان واضح دلائل کے باوجود ایمان نہیں لاتے وہ مجرم ہیں) ہم نے ان مجرمین کے دلوں میں اس (انکار کو) اسی طرح داخل (اور پیوست) کر دیا ہے۔

(۲۰۱) (اب) یہ لوگ اُس وقت تک اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک (اپنی آنکھوں سے) دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

(۲۰۲) چنانچہ وہ (عذاب) اُن کے پاس (ایسا) اچانک آجائے گا کہ اُن کو خبر بھی نہ ہوگی۔

(۲۰۳) اُس وقت یہ لوگ کہیں گے کہ کیا ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے؟

(۲۰۴) کیا یہ لوگ ہمارے (مذکورہ) عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں؟ (یعنی یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اگر سچے ہو تو جلد عذاب لا کر دکھاؤ)

(۲۰۵) اچھا بتلایئے: اگر ہم اُن کو چند سال تک (دنیا میں) فائدہ اُٹھا لینے اور عیش کر لینے دیں تو؟

(۲۰۶) پھر (اس کے بعد) اُن پر وہ عذاب آئے جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(۲۰۷) تو بھی اُن کا وہ عیش اُن کے کیا کام آسکتا ہے؟

(۲۰۸) اور ہم نے کسی بستی کو اس کے بغیر ہلاک نہیں کیا کہ (پہلے) اس کے لئے خبردار کرنے والے (یعنی پیغمبر) آچکے تھے۔

(۲۰۹) نصیحت دینے کی خاطر، اور ہم ظلم کرنے والے تو تھے نہیں۔ (کہ بغیر آگاہ کئے اور صحیح راستہ بتائے عذاب بھیج دیتے)

(۲۱۰) اور اس (قرآن) کو شیاطین لے کر نہیں اُترے۔

(۲۱۱) نہ وہ اس لائق ہیں اور نہ یہ اُن کے بس کی بات ہے۔

(۲۱۲) بے شک وہ (یعنی شیاطین) تو (وحی کے)

عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ

سننے سے محروم کیے جاچکے ہیں (۲۱۲)۔ آپ اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکاریے ورنہ آپ کو بھی سزا ہونے لگے گی (۲۱۳)۔ آپ اپنے

مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ

کنبے کے عزیزوں کو ڈراتے رہیے (۲۱۴)۔ اور جو مسلمانوں میں داخل ہو کر آپ کی راہ پر چلے تو آپ اس کے ساتھ (مشفقانہ) فروتنی

جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

سے پیش آیئے (۲۱۵)۔ لیکن اگر یہ آپ کا کہنا نہ مانیں تو آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں (۲۱۶)۔ اور آپ بھروسہ

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِيْ

رکھیے بڑے قوت والے بڑے رحمت والے (خدا) پر (۲۱۷)۔ جو آپ کو جب آپ کھڑے ہوتے ہیں دیکھتا رہتا ہے (۲۱۸)۔ اور

يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾

نمازیوں کے درمیان آپ کی نشست و برخاست بھی (۲۱۹)۔ بے شک وہ بڑا ہی سننے والا ہے بڑا جاننے والا ہے (۲۲۰)۔

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ

اچھا تو میں تم کو بتا دوں کہ شیطان کس پر اترا کرتے ہیں (۲۲۱)۔ ایسوں پر اترا کرتے ہیں جو (جھوٹے) لپاڑیے ہوں، بدکردار ہوں (۲۲۲)۔ اور

اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾

جو (ان کی طرف) کان لگائے رکھتے ہوں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں (۲۲۳)۔ اور رہے شاعر تو ان کی پیروی بدراہ

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

لوگ کرتے رہتے ہیں (۲۲۴)۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ وہ (شاعر) ہر میدان میں حیران پھرا کرتے ہیں (۲۲۵)۔ اور وہ کہتے وہ ہیں جو وہ

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْ

کرتے نہیں (۲۲۶)۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا، اور بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہو چکا (اس کا

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

بدلہ لیا (تو وہ اس حکم میں داخل نہیں) اور عنقریب لوگوں کو معلوم ہو جائے گا جنھوں نے ظلم کر رکھا ہے کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے (۲۲۷)۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ نمل مکی ہے، اس میں ۹۳ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى

طاسین۔ یہ آیتیں ہیں قرآن اور ایک واضح کتاب کی (۱)۔ (موجب) ہدایت و بشارت

توضیحی ترجمہ

سننے سے روک دیے گئے ہیں،

(۲۱۳) لہٰذا (اس قرآن کے احکام پر عمل کیجیے، جس میں اصل اصول توحید ہے یعنی) اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہ ماننے کہ آپ بھی (کہیں) ان میں شامل ہو جائیں جنھیں عذاب ہوگا۔

(۲۱۴) اور (اوّلاً) خاندان کے قریبی اعزہ کو ڈرایئے۔

(۲۱۵) اور آپ ان کے لئے جو ایمان لا کر آپ کی اتباع کریں اپنی شفقت کا بازو جھکا دیں۔

(۲۱۶) اور اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو کہہ دیں کہ جو کچھ تم کر رہے ہو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

(۲۱۷) اور اُس (اللہ) پر بھروسہ رکھئے جو بڑا اقتدار والا، بہت مہربان ہے۔ (نافرمانوں کی تعداد سے پریشان نہ ہوئیے)

(۲۱۸) (وہ اللہ) جو آپ کو اُس وقت بھی دیکھتا ہے جب آپ (نماز میں تنہا) کھڑے ہوتے ہیں۔

(۲۱۹) اور (جماعت کی نماز میں) نمازیوں کے درمیان آپ کی مختلف حالتوں کو (بھی)

(۲۲۰) وہ بڑا ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۲۲۱) کیا میں آپ کو بتاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر اُترتے ہیں؟ (یعنی اُن کی پہچان کیا ہے جو شیاطین کے پیرو ہوتے ہیں)

(۲۲۲) وہ اُترتے ہیں ہر نچلے درجہ کے جھوٹے اور گنہگار پر۔

(۲۲۳) وہ (شیطانی خبروں پر) کان لگائے رکھتے ہیں اور کثرت سے جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں۔

(۲۲۴) (کسی بھی سنی سنائی بات میں عام شاعروں کی طرح تخیلات جوڑ دیتے ہیں) اور رہے شاعر تو ان کے پیچھے تو بے راہ لوگ چلتے ہیں۔

(۲۲۵) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ وہ (یعنی شاعر) ہر (قسم کے مضامین کی خیالی) وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

(۲۲۶) اور (زبان سے) وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔

(۲۲۷) ہاں مگر وہ لوگ (مستثنیٰ ہیں) جو (شاعر ہونے کے باوجود) ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا، اور اپنے پر ظلم ہونے کے بعد اُس کا بدلہ لیا (نہ کہ کسی پر ظلم کیا) اور ظلم کرنے والوں کو جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ وہ کس انجام کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ (یعنی جہاں اُن کو لوٹ کر جانا ہے وہ کیسی جگہ ہے اور وہاں اُن کو اپنے ہر ظلم و زیادتی کا حساب دینا ہوگا)

ع ۱۱ ۲۶ ۱۵

سورۂ نمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) طا سین۔ (یہ حروف مقطعات ہیں ان کا مطلب اللہ اور اُس کے رسول نے نہیں بتلایا) یہ (آیتیں جو آپ پر نازل کی جاتی ہیں) آیتیں ہیں قرآن کی اور ایسی کتاب کی جو حقیقت کھول دینے والی ہے۔

(۲) یہ ہدایت اور خوش خبری (کا سامان) ہیں

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

ایمان والوں کے لئے (۲)۔ جونماز کی پابندی کرتے رہتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور آخرت پر تو پورا ہی

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ

یقین رکھتے ہیں (۳)۔ جولوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے اُن کے اعمال اُن کی نظر میں خوشنما بنا رکھے

اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۗ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

ہیں سو وہ بھٹکتے پھرتے ہیں (۴)۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے سخت عذاب ہے، اور آخرت میں تو وہ بڑا سخت

فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

نقصان اُٹھانے والے ہیں (۵)۔ اور آپ کو یقیناً قرآن دیا جا رہا ہے ایک بڑے حکمت والے بڑے علم والے کی طرف

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۗ سَاٰتِيْكُمْ

سے (۶)۔ (یاد کیجئے وہ وقت) جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے، میں ابھی وہاں

مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾

سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا تمہارے پاس آگ کا شعلہ لکڑی (وغیرہ) میں لگا ہوا لاتا ہوں تا کہ تم تاپ سکو (۷)

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِىَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِى النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۗ وَسُبْحٰنَ

پھر جب اُس (آگ) کے پاس پہونچے تو اُنھیں آواز دی گئی کہ برکت ہو اُس پر جو اس آگ کے اندر ہے اور اُس پر بھی

اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿۹﴾

جو اس کے پاس ہے، اور پاک ہے اللہ پروردگارِ عالَم (۸)۔ اے موسیٰ یہ تو میں ہوں اللہ بڑا غلبہ والا بڑا حکمت والا (۹)۔

وَاَلْقِ عَصَاكَ ۗ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۗ

اور تم اپنا عصا ڈال دو، پھر جب اُنھوں نے اُسے دیکھا کہ وہ حرکت کر رہا ہے جیسے سانپ (کرتا ہے) تو وہ منہ پھیر کر بھاگے

يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ

اور پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا، اے موسیٰ خوف نہ کرو، ہمارے حضور میں پیمبر خوف نہیں کرتے (۱۰)۔ ہاں البتہ جس سے کوئی قصور

ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ

ہو جائے، پھر بُرائی کے بعد بجائے اس کے نیک کام کرے تو میں بڑا مغفرت والا ہوں، بڑا رحمت والا ہوں (۱۱)۔ اور تم اپنا

فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۣ فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ہاتھ اپنے گریبان کے اندر لے جاؤ تو وہ بلا کسی عیب کے بالکل سفید ہو کر نکلے گا (یہ) نو معجزات میں سے ہیں مقابل فرعون

توضیحی ترجمہ

ایمان لانے والوں کے لئے۔

(۳) (اُن ایمان لانے والوں کے لئے) جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ وہی ہوتے ہیں جن کو آخرت پر (پورا) یقین ہوتا ہے۔

(۴) بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (تو اُن کے اس عمل کی وجہ سے) ہم نے اُن کے اعمال کو اُن کی نظر میں خوشنما بنا دیا ہے (جس کی وجہ سے وہ اپنے ہر عمل کو صحیح اور درست سمجھتے ہیں) لہٰذا وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔

(۵) یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے (بہت) بُرا عذاب ہے، اور یہ لوگ آخرت میں سب سے زیادہ خسارہ میں ہوں گے۔

(۶) اور (اے پیغمبرؐ! آپ اللہ کا شکر ادا کیجئے کہ) آپ کو یہ قرآن اُس (اللہ) کی طرف سے عطا کیا جا رہا ہے جو حکمت کا بھی مالک ہے اور علم کا بھی۔

(۷) (آپ مومنین کے لئے بشارتوں اور مکذبین کے لئے عبرتناک انجام سے پُر حضرت موسیٰ اور فرعونیوں کا یہ قصہ ان کو سنائیے تا کہ سچوں کا دل مضبوط ہو اور جھوٹ کی حمایت کرنے والے اپنے برے انجام پر مطلع ہوں، ذکر اُس وقت کا ہے) جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے (جو کہ ایک سفر کے دوران سفر اور تاریکی سے پریشان تھے) کہا تھا کہ مجھے آگ نظر آئی ہے (تم لوگ ٹھہرو) میں ابھی (جا کر) وہاں سے تمہارے لئے (یا تو راستہ کی) کوئی خبر لاتا ہوں یا سلگتا ہوا انگارہ، تا کہ تم آگ سے گرمی حاصل کر سکو۔

(۸) سو جب وہ اس (آگ) کے پاس پہونچے تو (معلوم ہوا کہ یہ دنیا کی آگ نہیں بلکہ غیبی اور نورانی آگ ہے، وہاں) اُن کو (منجانب اللہ) آواز دی گئی کہ جو اس آگ کے اندر ہیں (یعنی فرشتے) اُن پر بھی برکت ہو اور جو اس کے پاس ہے (یعنی موسیٰ) اس پر بھی (برکت ہو) اور اللہ رب العالمین کی ذات پاک ہے۔ (مکان، جہت، جسم اور رنگ وغیرہ کی قید سے، لہٰذا کہیں اس تجلّی کو خدا نہ سمجھ بیٹھنا)

(۹) اے موسیٰ! بات یہ ہے کہ میں (جو تم سے براہ راست مخاطب ہوں) اللہ ہوں، بڑے اقتدار والا، زبردست حکمت والا۔

(۱۰) اور (اے موسیٰ!) ذرا اپنی لاٹھی کو نیچے پھینکو (انھوں نے ایسا ہی کیا) تو انھوں نے دیکھا کہ وہ اس طرح حرکت کر رہی ہے جیسے وہ کوئی سانپ ہو، تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے، اور (پھر انھوں نے) پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا، (سنو!) اے موسیٰ! ڈرو نہیں، ہمارے حضور میں پیغمبروں کو ڈرنا نہیں چاہئے۔

(۱۱) ہاں اگر کسی نے کوئی زیادتی کی ہو (تو اس کو ضرور ڈرنا چاہئے) پھر وہ (بھی اگر توبہ کر لے اور) برائی کے بعد بجائے اُس کے نیک کام کرے تو اُس کو (بھی) میں بخش دینے والا ہوں اور بڑا مہربان ہوں۔

(۱۲) اور (موسیٰ! ذرا) اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو (جب نکالو گے تو) وہ بلا کسی عیب (یا بیماری) کے بالکل سفید ہو کر نکلے گا، یہ (دونوں باتیں اُن) نو نشانیوں میں سے ہیں جو فرعون

وَقَوْمِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً

اور اُس کی قوم کے، بے شک وہ لوگ حد سے نکل جانے والے تھے (۱۲)۔ غرض جب اُن کے پاس ہمارے معجزے

قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا

نہایت واضح پہونچے تو وہ بولے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے (۱۳)۔ یہ لوگ ان (معجزات) سے بالکل منکر ظلم وتکبر کی راہ سے

وَعُلُوًّا ۚ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

ہو گئے، درآنحالیکہ ان کے دلوں نے اس کا یقین کر لیا تھا، سو دیکھئے کیسا انجام ان مفسدوں کا ہوا (۱۴)۔ اور ہم نے

دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ

داؤد اور سلیمان کو (ایک خاص) علم عطا فرمایا تھا، اور وہ دونوں کہنے لگے (ساری) تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، جس نے

كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ ۖ وَقَالَ

ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی (۱۵)۔ اور سلیمان داؤد کے جانشین ہوئے، اور انھوں نے کہا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ

اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی کی تعلیم دی گئی ہے اور ہم کو ہر قسم کی چیزیں عطا ہوئی ہیں، بے شک یہ تو کھلا ہوا فضل

هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ

ہے (۱۶)۔ اور سلیمان کے لئے اُن کا لاؤ لشکر جمع کیا گیا، جن بھی اور انسان بھی، اور پرندے بھی، اور اُنھیں (کوچ

وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٧﴾ حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ

سے قبل صف بندی کے لئے) روکا گیا (۱۷)۔ یہاں تک کہ (ایک مرتبہ) وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہونچے،

قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ

ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے سوراخوں میں جا گھسو، سلیمان اور اُن کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالیں اور

وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ

انھیں (اس کی) خبر بھی نہ ہو (۱۸)۔ (سلیمان) اس بات پر مسکرا کر ہنس پڑے اور کہنے لگے: اے پروردگار

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ

مجھے اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے ماں باپ کو عطا کی

وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ

ہیں، اور اس پر بھی کہ میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ راضی ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے داخل رکھ، اپنے

ع ١ / ١٤ / ١٦

توضیحی ترجمہ

اور اُس کی قوم کی طرف (تمہارے ذریعہ) بھیجی جا رہی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ وہ نافرمان لوگ ہیں۔

(۱۳) پھر (ہوا یہ کہ) جب اُن کے پاس ہماری نشانیاں اس طرح پہونچیں کہ وہ آنکھیں کھولنے والی تھیں تو اُنھوں نے کہا کہ: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

(۱۴) اور انھوں نے ظلم وتکبر کی وجہ سے (ظاہراً) اُن کا انکار کر دیا، اگرچہ اُن کے دل (اُن کی حقیقت اور سچائی کا) یقین کر چکے تھے، چنانچہ دیکھ لیجئے کہ ان فتنہ پرداز لوگوں کا کیسا (بُرا) انجام ہوا۔

(۱۵) اور (جیسے ہم نے موسیٰؑ کو سکھایا پڑھایا اسی طرح) ہم نے داؤدؑ اور (اُن کے بیٹے) سلیمانؑ کو (خاص) علم عطا کیا، اور ان دونوں نے (اس نعمت پر شکر ادا کرتے ہوئے بارہا) کہا: تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے مؤمن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ (یعنی وہ اس کا شکر ادا کیا کرتے تھے)

(۱۶) اور سلیمانؑ داؤدؑ کے جانشین ہوئے اور انھوں نے (بھی اعتراف نعمت اور شکر کا سلسلہ جاری رکھا اور) کہا کہ اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور (اس کے علاوہ) ہمیں ہر (ضرورت کی) چیز عطا کی گئی ہے، یقیناً یہ (اللہ تعالیٰ کا ہم پر) کھلا ہوا فضل ہے۔

(۱۷) اور سلیمانؑ کے لئے (جو) اُن کے لشکر جمع کئے گئے وہ جنات، انسانوں اور پرندوں پر مشتمل تھے، لہٰذا (ان کی کثرت اور مختلف النوع ہونے کی بنا پر) اُن کو قابو میں رکھنا پڑتا تھا۔ (یعنی اس کے لئے جس صلاحیت اور قوت کی ضرورت تھی وہ سلیمانؑ کو اللہ کی طرف سے عطا کی گئی تھی)

(۱۸) یہاں تک کہ (سلیمانؑ چیونٹیوں کی زبان بھی سمجھتے تھے، ایک مرتبہ) جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں (یعنی جہاں بڑی تعداد میں چیونٹیوں نے اپنے گھر بنا رکھے تھے) پہونچے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور ان کے لشکر تمہیں پیس ڈالے اور اُنھیں پتہ بھی نہ چلے۔

(۱۹) اُس کی بات پر وہ (یعنی سلیمانؑ) مسکرا کر ہنس پڑے (ادائے شکر کا جذبہ اُمنڈ آیا) اور کہنے لگے: اے میرے رب! مجھے اس بات کا پابند بنا دیجئے کہ میں اُن نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں، اور (اس کی توفیق دیجئے کہ) میں وہ عمل کروں جو آپ کو پسند ہو، اور شامل فرما لیجئے مجھے اپنی رحمت (خاصہ) سے اپنے بندوں میں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ

نیک بندوں میں (۱۹)۔ اور (انھوں نے) پرندوں کی حاضری لی تو بولے کیا بات ہے میں ہد ہد کو نہیں دیکھتا، کیا وہ

مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ

غیر حاضر ہے؟ (۲۰)۔ میں اُسے سخت سزا دے کر رہوں گا یا اُسے ذبح کر ڈالوں گا، یا پھر وہ صاف عذر میرے سامنے

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ

پیش کر دے (۲۱)۔ سو تھوڑی دیر میں وہ آ گیا اور کہنے لگا کہ میں ایسی بات معلوم کر کے آیا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں، اور

بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ

میں آپ کے پاس (ملک) سبا کی ایک تحقیقی خبر لایا ہوں (۲۲)۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ ان پر حکومت کر رہی

وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا

ہے اور اُسے ہر طرح کا سامان میسر ہے، اور اُس کے پاس ایک بڑا تخت ہے (۲۳)۔ میں نے اُسے اور اُس کی قوم کو

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

دیکھا کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر آفتاب کی پوجا کرتے ہیں، اور شیطان نے اُن کے اعمال اُن کی نظر میں خوشنما کر رکھے ہیں،

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ

سو انھیں راستے سے ہٹا دیا ہے، چنانچہ وہ (راہِ) ہدایت پر نہیں چلتے (۲۴)۔ یعنی اللہ کی عبادت نہیں کرتے، جو باہر

الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ

لاتا ہے آسمانوں اور زمین کی چیزوں کو اور جو کچھ تم پوشیدہ رکھتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو، سب کو جانتا ہے (۲۵)۔ اللہ

مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿۲۶﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ

(وہ ہے کہ) سوا اُس کے کوئی معبود نہیں، مالک ہے عرش عظیم کا (۲۶)۔ کہا (سلیمان نے) ہم ابھی دیکھے لیتے ہیں کہ

اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ

تو سچ کہتا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے (۲۷)۔ (اچھا تو) یہ میرا خط لے جانا اور اُسے اُن کے پاس ڈال دینا، پھر اُن کے

ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ

پاس سے (ذرا) ہٹ جانا پھر دیکھنا آپس میں کیا سوال جواب کرتے ہیں (۲۸)، (ملکہ نے) کہا: اے اہل دربار!

اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾

میرے پاس ایک معزز خط ڈالا گیا ہے (۲۹)۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہے، اور وہ یہ ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۳۰)۔

توضیحی ترجمہ

(جو) نیک (اور اعلیٰ درجہ کے صالح) ہوں۔

(۲۰) اور (انھوں نے ایک بار لشکر کے انتظامی سلسلہ میں یا کسی اور ضرورت سے) پرندوں کی حاضری لی تو کہا: کیا بات ہے مجھے ہد ہد نظر نہیں آ رہا، کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟

(۲۱) میں اُسے (بغیر اجازت غیر حاضری کی) سخت سزا دوں گا یا اُسے ذبح (ہی) کر ڈالوں گا، اِلّا یہ کہ وہ میرے سامنے کوئی واضح وجہ پیش کر دے۔

(۲۲) پھر ہد ہد نے (آنے میں) زیادہ دیر نہیں لگائی، اور (آ کر) بولا: میں نے ایسی معلومات (اکٹھا) کی ہیں جن کا آپ کو علم نہیں، اور میں (ملکِ) سبا کی ایک یقینی (اور تحقیقی) خبر آپ کے پاس لایا ہوں۔

(۲۳) (معلوم ہے آپ کو؟) میں نے وہاں دیکھا کہ ایک عورت اُن پر حکمرانی کر رہی ہے اور اُس کو (حکمرانی کے لئے ضروری) ہر طرح کا سامان (مال، اسباب، فوج، اسلحہ وغیرہ) میسر ہے، اور اُس کا تخت (شاہی، جس پر بیٹھ کر وہ حکومت کرتی ہے) بڑا شاندار اور عظیم ہے۔

(۲۴) میں نے اُس (عورت) کو اور اُس کی قوم کو دیکھا کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کے آگے سجدے کرتے ہیں (یعنی سورج کی پرستش کرتے ہیں) اور شیطان نے اُن کے (اس طرح کے انتہائی غلط) اعمال کو اُن کے لئے مزین کر دیا ہے (یعنی وہ ان ہی کو صحیح سمجھتے ہیں) اور (اس طرح) اُن کو (صحیح) راستے (پر چلنے) سے روک دیا ہے لہٰذا وہ راہ (حق) نہیں پا پاتے۔

(۲۵) (حد یہ ہے) کہ وہ اللہ کو سجدے نہیں کرتے (یعنی اُس حقیقی معبود کی عبادت نہیں کرتے) جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو باہر نکال لاتا ہے، اور جانتا ہے اُس سب کو جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

(۲۶) اللہ وہ ہے کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (اور) جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ (اُس کے عرش کی عظمت سے کسی دنیاوی بادشاہ کے تخت کو کیا نسبت؟)

السجدۃ

(۲۷) (سلیمانؑ نے) کہا: ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تم نے سچ کہا یا تم جھوٹ بولنے والوں میں سے ہو۔

(۲۸) میرا یہ خط لے جاؤ اور اسے اُن تک پہنچا کر (ذرا) اُن کے سامنے سے ہٹ جانا، پھر دیکھنا کہ وہ جواب میں کیا کرتے ہیں۔

(۲۹) (چنانچہ ہد ہد نے ایسا ہی کیا اور دیکھا کہ) ملکہ (پڑھ کر اپنے خاص درباریوں سے مشورہ کر رہی ہے) بولی: اے سردارانِ قوم! میرے پاس ایک خط ڈالا گیا ہے (جس کا مضمون نہایت باوقعت ہے)۔

(۳۰) وہ (خط) سلیمانؑ کی طرف سے آیا ہے (جن کی عظمت اور ان کی حکومت کی بے مثال شوکت کے بارے میں تم سب اچھی طرح جانتے ہو) اور اس میں یہ (مضمون) ہے۔ (اول) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي

تم لوگ میرے مقابلہ میں بڑائی مت کرو اور میرے پاس مطیع ہوکر چلے آؤ (٣١)۔ (پھر) بولی اے اہلِ دربار! مجھ کو میرے معاملہ میں

أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿٣٢﴾ قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَ

رائے دو، میں کبھی کسی معاملہ کا فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم (میرے پاس) موجود نہ ہو (٣٢)، وہ لوگ بولے ہم لوگ بڑے طاقت ور اور

أُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ إِنَّ

بڑے لڑنے والے ہیں، لیکن اختیار آپ ہی کو ہے، آپ ہی دیکھ لیجئے آپ کو کیا حکم دینا ہے (٣٣)۔ وہ بولی کہ بادشاہ جب کسی بستی میں

الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ

(فاتحانہ) داخل ہوتے ہیں تو اُسے تہ و بالا کر دیتے ہیں، اور وہاں والوں میں جو عزت دار ہوتے ہیں اُنھیں وہ ذلیل کر دیتے ہیں اور اسی

يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ

طرح (یہ لوگ) کریں گے (٣٤)۔ اور میں اُن لوگوں کے پاس ہدیہ بھیجتی ہوں، پھر دیکھتی ہوں وہ ایلچی کیا (جواب) لے کر آتے ہیں

الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ

(٣٥) سو جب وہ (ایلچی) سلیمان کے پاس پہونچا تو آپ نے کہا کیا تم لوگ میری مدد مال سے کرنا چاہتے ہو؟ سو اللہ نے مجھے جو کچھ

خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ

دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اُس نے تم کو دیا ہے، البتہ تم ہی اپنے ہدیہ پر اتراتے ہوگے (٣٦)۔ تو لوٹ جا، ان لوگوں کو

فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ

پاس، ہم اُن پر ایسی فوجیں بھیجتے ہیں کہ ان لوگوں سے ان کا (ذرا بھی) مقابلہ نہ ہو سکے گا، اور ہم اُن کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیں

صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي

گے، اور وہ ماتحت ہو جائیں گے (٣٧)۔ (سلیمان نے) کہا: اے درباریو! تم میں کون ایسا ہے جو (بلقیس کا) تخت میرے پاس لے

مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن

آئے قبل اس کے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر حاضر ہوں (٣٨)۔ ایک شریر جن بولا: میں اُسے آپ کی خدمت میں لے آؤں گا قبل اس کے کہ

مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ

آپ اپنے اجلاس سے اُٹھیں، اور میں اس (کے لانے) پر قدرت رکھتا ہوں، امانت دار ہوں (٣٩) (اور) اُس نے کہا جسے علم کتاب

أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ

حاصل تھا کہ میں آپ کے پاس لے آؤں گا قبل اس کے کہ آپ کی پلک جھپکے، پھر جب (سلیمان نے) اُسے اپنے پاس رکھا دیکھا تو

ع ٢ ١٧/١٧

توضیحی ترجمہ

(٣١) (اور اُس کے بعد یہ) کہ تم لوگ میرے مقابلہ میں بڑا بننے کی کوشش مت کرو اور تابع بن کر میرے پاس چلے آؤ۔ (یعنی یا تو اسلام قبول کر دو یا اسلامی حکومت کی ماتحتی میں آجاؤ)

(٣٢) (ملکہ نے مزید) کہا: قوم کے سردارو! مجھے اس معاملہ میں اپنی فیصلہ کن رائے دو، میں کسی معاملہ کا کوئی حتمی فیصلہ تمہارے بغیر نہیں کرتی۔

(٣٣) وہ بولے: ہم طاقتور اور ڈٹ کر لڑنے والے لوگ ہیں (ضرورت پڑی تو ان کا سامنا کریں گے) لیکن معاملہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں، آپ ہی دیکھ لیں کہ آپ کو کیا حکم دینا ہے۔ (ہم اس پر عمل کریں گے)

(٣٤) (ملکہ نے) کہا: (دیکھو! بات یہ ہے کہ) بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں (اس کو فتح کرتے ہوئے) داخل ہوتے ہیں تو اُسے خراب کر ڈالتے ہیں، اور اس کے (بڑے بڑے) عزت دار باشندوں (تک) کو ذلیل کرتے ہیں اور یہی یہ بھی کریں گے۔

(٣٥) میں (فی الحال تو) اُنھیں (مختلف قسم کے تحفے تحائف کی شکل میں کچھ) ہدیہ بھیج رہی ہوں، پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا (جواب Response) لے کر واپس آتے ہیں۔

(٣٦) چنانچہ جب ایلچی سلیمانؑ کے پاس پہونچا (اور اس نے ملکہ کا ہدیہ اُن کی خدمت میں پیش کیا) تو (سلیمانؑ نے) کہا: کیا تم لوگ مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو (مجھے اس کی نہ ضرورت ہے اور نہ لالچ) اللہ نے جو کچھ مجھے (روحانی اور مادی دولت کی شکل میں) عطا فرمایا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تمھیں دیا ہے، بلکہ (ایسا ہے کہ ان کو اپنے پاس رکھو اور اپنے) ان ہدایا سے تم ہی خوش رہو۔

(٣٧) (اور سربراہ وفد سے کہا: جنھوں نے تمھیں بھیجا ہے) تم اُن کے پاس واپس جاؤ، اب ہم اُن کے پاس ایسے لشکر لے کر پہونچیں گے جن کے مقابلہ کی اُن میں تاب نہ ہوگی، اور ہم اُنھیں وہاں سے نکالیں گے (تو وہ اس وقت نکلیں گے) ذلیل و رسوا ہو کر اور (پھر) وہ ماتحت بن کر رہیں گے۔

(٣٨) (جب سلیمانؑ کا جواب اُنھیں پہونچا تو ملکہ نے اطاعت قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا، ادھر سلیمانؑ نے اپنے درباریوں سے) کہا: اے دربار کے بڑے لوگو! تم میں سے کوئی ہے جو اُس (ملکہ) کا تخت قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مطیع ہو کر آئیں حاضر کرے؟۔

(٣٩) ایک قوی ہیکل جن نے کہا: آپ اپنی جگہ سے اُٹھے بھی نہ ہوں گے (یعنی دربار برخاست بھی نہیں ہوگا) اس سے پہلے ہی میں اُسے آپ کے پاس لے آؤں گا، اور (یقین کریں) میں اس کی پوری طاقت رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں۔

(٤٠) (اور یہ سن کر وہ شخص) جس کے پاس کتاب کا علم تھا بول اُٹھا: میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے ہی اُسے آپ کے پاس لے آتا ہوں (اور اُس نے ایسا ہی کیا بھی) چنانچہ جب (سلیمان علیہ السلام نے) اس کو اپنے پاس رکھا دیکھا تو

قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ

بولے یہ بھی میرے پروردگار کا ایک فضل ہے تاکہ میری آزمائش کرے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں، اور جو کوئی شکر کرتا ہے

فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا

وہ اپنے ہی نفع کے لئے کرتا ہے، اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار غنی ہے کریم ہے (۴۰)۔ (پھر سلیمان نے) کہا: اس کے لئے

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾

کہ اس کے تخت کی صورت بدل دو، ہم دیکھیں کہ اسے اس کا پتہ لگ جاتا ہے یا وہ ان ہی لوگوں میں سے ہے جنھیں پتہ نہیں

فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ

لگتا (۴۱)۔ خیر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا کہ کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ وہ بولی کہ ہاں! یہ تو گویا وہی ہے، اور ہم کو علم (ایمانی)

مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

اس کے پیشتر ہی (حاصل) ہو چکا ہے اور ہم مطیع ہو چکے ہیں (۴۲)۔ اور اُس کو غیر اللہ کی عبادت نے روک رکھا تھا

اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۴۳﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ

اور وہ کافر قوم کی تھی (۴۳)۔ اُس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو، تو جب اُس نے اُس کو دیکھا اُسے پانی خیال کیا،

لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ قَالَتْ

اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں، (سلیمان نے) کہا: یہ تو ایک محل ہے شیشوں سے بنا ہوا، وہ بولی اے میرے پروردگار!

رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع

میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور (اب) میں سلیمان کے ساتھ (ہو کر) اللہ پروردگارِ عالم پر ایمان لے آئی (۴۴)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ

اور ہم نے (قوم) ثمود کے پاس اُن کے بھائی صالح کو بھیجا کہ تم اللہ کی عبادت کرو، سو ان میں دو فریق ہو گئے باہم جھگڑنے

فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

والے (۴۵)۔ (صالح نے) کہا: اے میری قوم والو! تم لوگ نیکی کے بجائے عذاب کو کیوں جلدی مانگ رہے ہو؟ تم لوگ اللہ

الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ

سے مغفرت ہی کیوں نہیں طلب کرتے جس سے تمہارے اوپر رحمت ہو (۴۶)۔ وہ بولے ہم تو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو

بِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

منحوس سمجھ رہے ہیں (صالح نے) کہا: تمہاری نحوست تو اللہ کے علم میں ہے، البتہ تم ہی وہ لوگ ہو کہ عذاب میں پڑو گے (۴۷)۔ اور

توضیحی ترجمہ

(خوش ہو کر شکر کے طور پر) کہا: یہ (بھی) میرے پروردگار کا ایک فضل ہے (کہ میرے ساتھی کو اس کی قدرت دی) تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ اور (یاد رکھو) جو شکر کرتا ہے وہ اپنے (فائدہ کے) لئے کرتا ہے (اس سے خدا کا کوئی فائدہ نہیں) اور جو ناشکری کرتا ہے میرا پروردگار (اس سے) بے نیاز ہے (وہ تو) کریم ہے۔

(۴۱) (اب) سلیمانؑ نے (اپنے خدام سے) کہا: اس (عورت) کے تخت (شاہی) کو اُس کے لئے اجنبی بنا دو (یعنی اس کی شکل بدل دو) دیکھیں وہ اُسے پہچانتی ہے یا وہ اُن لوگوں میں سے ہے جو حقیقت تک نہیں پہونچتے؟۔

(۴۲) پھر جب وہ (وہاں) آئی تو اُس سے پوچھا گیا کہ کیا تمہارا تخت (بھی) ایسا ہی ہے؟ بولی: ایسا لگتا ہے کہ یہ تو وہی ہے، اور (مزید کہا کہ) ہمیں تو اس سے پہلے ہی (آپ کی صداقت اور نبی ہونے کا) علم ہو گیا تھا اور ہم نے آپ کی اطاعت (اسی وقت دل ہی دل میں) قبول کر لی تھی۔

(۴۳) اور اُس کو (ظاہراً ایمان لانے سے) اس بات نے روک رکھا تھا کہ وہ (اب تک) اللہ کے بجائے دوسروں کی عبادت کرتی آئی تھی، اور ایک کافر قوم سے تعلق رکھتی تھی۔

(۴۴) (اب) اُس سے کہا گیا کہ محل میں چلئے، جب اُس نے (قدم بڑھایا اور محل کے فرش کو) دیکھا تو اُس کو پانی (سے بھرا ہوا) سمجھا، اس لئے اُس نے (پائینچے چڑھا کر) پنڈلیاں کھول دیں (تو سلیمانؑ نے) کہا: یہ محل تو (پورا ہی) شیشوں سے بنا ہوا ہے۔ (یعنی جہاں آپ قدم رکھ رہی ہیں وہ بھی شیشہ ہے جو پانی سے بھرے حوض پر فٹ کیا گیا ہے' اُس ملکہ کو اپنے جاہ و حشم پر بڑا ناز تھا سلیمانؑ کی اس میدان میں بھی زبردست سبقت دیکھ کر ساری خوش فہمی دور ہو گئی اور) پکار اُٹھی: پروردگارا! میں نے (اب تک) اپنے آپ پر بڑا ظلم کیا، اور (اب میں اعلان کرتی ہوں کہ) میں نے سلیمانؑ کے ساتھ اللہ رب العالمین کی فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔

ع ۳ ۱۲ ۱۸

(۴۵) (یہاں حق و باطل کے درمیان معرکہ کے دو قصے مختصراً بیان کئے جاتے ہیں) اور ہم نے قوم ثمود کے پاس اُن کے بھائی صالحؑ کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ (صرف) اللہ کی عبات کرو، تو وہ اچانک دو گروہ بن گئے جو آپس میں لڑنے لگے۔

(۴۶) (صالحؑ نے) کہا: اے میری قوم کے لوگو! (سمجھ میں نہیں آتا کہ) نیک کام (یعنی توبہ و ایمان) سے پہلے تم بُرائی (یعنی عذاب) لانے کی کیوں جلدی کرتے ہو؟ تم اللہ سے معافی کیوں نہیں مانگتے جس سے توقع ہے کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (یعنی عذاب سے محفوظ رہو)

(۴۷) وہ بولے: کہ ہم تو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں (کہ تم لوگوں کی وجہ سے ہماری قوم دو فرقوں میں بٹ گئی) کہا: (صالحؑ نے یہ سختیاں اور برائیاں ہماری وجہ سے نہیں، تمہاری بدقسمتی سے ہیں اور) تمہاری بدقسمتی کا سبب اللہ کے علم میں ہے، بلکہ (اصل یہ ہے کہ) تم لوگوں کی آزمائش ہو رہی ہے۔

كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾

شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں فساد کیا کرتے تھے اور اصلاح نہ کرتے تھے (۴۸)۔ وہ بولے آپس میں خدا کی قسم کھاؤ کہ ہم شب

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا

کے وقت صالح اور اُن کے متعلقین کو جا ماریں گے، پھر اُن کے وارث سے کہہ دیں گے کہ ہم اُن کے متعلقین کے مارے جانے کے

مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ

وقت موجود بھی نہ تھے اور ہم بالکل سچے ہیں (۴۹)۔ اور ایک چال وہ چلے اور ایک چال ہم چلے، اور (ہماری چال کی) اُنھیں خبر بھی

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ

نہ ہوئی (۵۰)۔ سو دیکھئے اُن کی چال کا کیا انجام ہوا، ہم نے اُن کو اور اُن کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا (۵۱)۔ سو یہ اُن کے گھر ہیں جو

اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

ویران پڑے ہیں اس لئے کہ وہ ظلم کرتے تھے، بے شک اس (واقعہ) میں بڑا نشان ہے اُن لوگوں کے لئے جو صاحبِ علم

يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ

ہیں (۵۲)۔ اور ہم نے نجات دے دی ایمان و تقویٰ والوں کو (۵۳)۔ اور لوط (کو بھی ہم نے پیمبر بنا کر بھیجا تھا) جب کہ انھوں نے

لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

اپنی قوم والوں سے کہا کہ ارے! کیا تم یہ بے حیائی کا کام کرتے ہو، درآنحالیکہ سمجھ رکھتے ہو (۵۴)۔ ارے! تم مردوں کے ساتھ

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ

شہوت رانی کرتے ہو، عورتوں کو چھوڑ کر؟ مگر ہاں! تم لوگ ہی ہو جہالت میں پڑے ہوئے (۵۵)۔ سو اُن کی قوم کوئی جواب نہ

قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

دے سکی بجز اس کے کہ آپس میں یہ کہنے لگے کہ نکال دو لوط والوں کو اپنی بستی سے جو بڑے پاک صاف بنتے ہیں (۵۶)۔ سو ہم نے

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

لوط اور اُن کے متعلقین کو نجات دے دی بجز لوط کی بیوی کے، اُنھیں ہم نے چھوٹ جانے والوں میں ہی تجویز کر رکھا تھا (۵۷)۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ ع قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور ہم نے اُن لوگوں کے اوپر ایک نئی طرح کا مینہ برسا دیا، سو بُرا ہوا مینہ اُن لوگوں کے لئے جو ڈرائے جا چکے تھے (۵۸)۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہر تعریف

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾

اللہ ہی کے لئے ہے، اور اُس کے ان بندوں پر سلام ہو جنھیں اُس نے منتخب کیا، آیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنھیں یہ (اس کا) شریک کرتے ہیں (۵۹)۔

توضیحی ترجمہ

(۴۸) اور شہر میں نو ایسے لوگ تھے جو زمین پر فساد مچایا کرتے تھے اور اصلاح و درستی (کا کوئی کام) نہیں کرتے تھے۔

(۴۹) انھوں نے (آپس میں) کہا: سب قسم کھاؤ کہ ہم صالح اور اُن کے گھر والوں (اور متعلقین) پر رات کے وقت حملہ کریں گے پھر (جب کوئی اُن کے خون کا دعویٰ کرنے کھڑا ہوگا تو) ہم اُن کے وارثوں سے کہدیں گے کہ ہم اُن کے گھر والوں (و متعلقین) کی ہلاکت کے وقت وہاں تھے ہی نہیں، اور (انھیں یقین دلائیں گے کہ) ہم بالکل سچے ہیں۔

(۵۰) اور (ادھر) انھوں نے یہ چال چلی اور (اُدھر) ہم نے بھی ایک ترکیب کی (اُن کو ڈھیل دے کر) اور انھیں اس کا احساس بھی نہیں ہوا۔

(۵۱) اب دیکھو کیسا انجام ہوا اُن کے چال بازی کا، کہ ہم نے انھیں اور اُن کی ساری قوم کو تباہ کر کے رکھ دیا۔

(۵۲) سو (دیکھ لیجئے) یہ ہیں اُن کے گھر (جو کہ اہلِ مکہ کو شام کے سفر میں ملتے ہیں) جو اُن کے ظلم کی وجہ سے ویران پڑے ہیں، بلاشبہ اس (واقعہ) میں اُن لوگوں کے لئے عبرت کا بڑا سامان ہے جو عقل وفہم سے کام لیتے ہیں۔

(۵۳) اور (اس وقت) جو لوگ ایمان لائے ہوئے تھے اور تقویٰ اختیار کئے ہوئے تھے اُن سب کو ہم نے بچا لیا تھا۔

(۵۴) اور لوطؑ (کو ہم نے پیمبر بنا کر بھیجا تھا، اُن کا یہ واقعہ قابل ذکر ہے) جب کہ انھوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ کیا تم کھلی آنکھوں (یعنی جانتے بوجھتے انتہائی) بے حیائی کے کام کرتے ہو؟

(۵۵) کیا (یہ کوئی یقین کرنے کی بات ہے کہ) تم اپنی جنسی خواہش (بجھانے) کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتے ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ انتہائی جاہل لوگ ہو۔

(۵۶) اس پر اُن کی قوم کے لوگوں کا کوئی جواب اس کے سوا نہیں تھا کہ "لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو، یہ بڑے پاکباز بنتے ہیں"۔

(۵۷) پھر ہوا یہ کہ ہم نے اُن کو اور اُن کے گھر والوں کو بچا لیا (اس طرح انھیں کہ اس بستی سے دور کر دیا کیونکہ وہاں عذاب آنا تھا) سوائے اُن کی بیوی کے جس کے بارے میں ہم نے یہ طے کر دیا تھا کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہے گی۔

(۵۸) اور (پھر) ہم نے اُن پر ایک زبردست بارش برسائی، تو وہ بہت ہی بُری بارش تھی جو اُن لوگوں پر برس رہی تھی جنھیں پہلے سے خبردار کیا گیا تھا۔

ع ٤ ١٩

(۵۹) (اے پیغمبر!) آپ کہد یجئے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اور سلام ہو اُس کے اُن بندوں پر جن کو اُس نے منتخب فرمایا ہے، (یعنی مذکورہ قصوں میں جو کمالات و احسانات بیان ہوئے ہیں اُن پر اللہ کی حمد و ثنا اور شکر بجا لائیں، اور اُس کے مقبول بندوں پر سلام بھیجیں۔ مختلف پیغمبروں کے واقعات بیان فرمانے کے بعد اب اللہ تعالیٰ عقیدۂ توحید کے دلائل بیان فرما رہے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں کہ بتاؤ) کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو ان لوگوں نے اللہ کی خدائی میں شریک بنا رکھا ہے۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً

(آیا یہ بت بہتر ہیں) یا وہ ذات جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اُتارا اور اُس

فَأَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ

کے ذریعہ سے بارونق باغ اُگائے (ورنہ) تم سے تو ممکن نہ تھا کہ ان کے درختوں کو اُگاؤ، کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی)

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝٦٠ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ

خدا ہے؟ مگر ہاں یہ لوگ ہیں ہی حق سے عدول کرنے والے (۶۰)۔ (یہ بت بہتر ہیں) یا وہ ذات جس نے زمین کو قرارگاہ

قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ

بنادیا اور اُس کے درمیان درمیان ندیاں بنائیں، اور زمین کی خاطر بوجھل پہاڑ بنائے، اور دو (قسم کے) سمندروں

الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ ۝٦١

کے درمیان حد فاصل بنائی، کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) خدا ہے؟ مگر ہاں ان میں سے اکثر تو سمجھتے ہی نہیں (۶۱)۔

أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ

(یہ بت بہتر ہیں) یا وہ جو بے قرار کی (فریاد) سنتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کردیتا ہے اور تم کو زمین

خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۗ ۝٦٢

میں صاحبِ تصرف بناتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) خدا ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم غور کرتے ہو (۶۲)۔

أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ

(یہ بت بہتر ہیں) یا وہ جو تمہیں راستہ سجھاتا ہے خشکی اور تری کی تاریکیوں میں اور جو ہواؤں کو بارش سے پہلے بھیجتا

بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

ہے (دلوں کو) خوش کردینے کے لئے کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) خدا ہے؟ اللہ برتر ہے اُن لوگوں کے شرک

يُشْرِكُوْنَ ۗ ۝٦٣ أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ

سے (۶۳)۔ (یہ بت بہتر ہیں) یا وہ جو مخلوق کو اول بار پیدا کرتا ہے، پھر اُس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور جو تمہیں

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

رزق دیتا ہے آسمان اور زمین سے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) خدا ہے؟ آپ کہئے تم (دعوے پر) اپنی دلیل

إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٦٤ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

پیش کرو اگر تم سچے ہو (۶۴)۔ آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین پر جتنی (مخلوق) موجود ہے کوئی بھی نہیں جانتا

توضیحی ترجمہ

(۶۰) (آیا یہ بت بہتر ہیں؟) یا وہ ذات جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اُتارا؟ (یقیناً کہو گے کہ اللہ!) تو (ہم نے صرف یہی نہیں کیا بلکہ) ہم نے اس پانی سے بارونق (پھل دار) باغ اُگائے، تمہارے بس میں (تو یہ بھی) نہیں تھا کہ تم (خالی) ان درختوں ہی کو اُگا سکتے (اب بتلاؤ) کوئی ہے اللہ کے ساتھ معبود بننے کے لائق؟ (وہ اس حقیقت کو دل سے تسلیم کرتے ہیں) لیکن وہ ایسے لوگ ہیں جو ہٹ جاتے ہیں (سیدھی راہ سے، یا جو اللہ کا ہمسر ٹھہراتے ہیں)۔

(۶۱) (اچھا یہ بتاؤ کہ آیا یہ بت بہتر ہیں) یا وہ ذات جس نے زمین کو قرار کی جگہ بنایا، اور اُس کے بیچ بیچ دریا جاری کئے، اور اس (زمین کو ٹھہرانے) کے لئے (پہاڑوں کی) میخیں گاڑدیں اور دو سمندروں (یا دریاؤں کے پانی) کے درمیان (نظر نہ آنے والی) ایک روک لگادی (تاکہ دونوں کا مختلف صفات والا پانی ساتھ ساتھ بہنے کے باوجود جدا جدا رہے، بتلاؤ) کیا ہے کوئی اللہ کے ساتھ معبود بننے کے لائق؟ (جو ایسا کرسکے، یقیناً کوئی نہیں!) لیکن بہت سے لوگ (ان باتوں کو) جانتے ہی نہیں۔ (اس لئے بھی شرک کرتے ہیں)

(۶۲) (یہ بت بہتر ہیں؟) یا وہ جو فریادی کی سنتا ہے جب وہ فریاد کرتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے اور تم کو زمین کا خلیفہ (یعنی اگلوں کا جانشین اور صاحبِ تصرف) بناتا ہے؟ کیا ہے کوئی اللہ کے ساتھ معبود بننے کے لائق؟ (جو ایسا کرسکے، یقیناً کوئی نہیں! اس حقیقت کے باوجود) تم بہت ہی کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔

(۶۳) (اور کمالات سن کر بتلاؤ کہ یہ بت بہتر ہیں) یا وہ جو خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں تمہیں راستہ دکھاتا ہے؟ اور جو اپنی رحمت (کی بارش نازل کرنے) سے پہلے خوش خبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے؟ کیا ہے کوئی اللہ کے ساتھ معبود بننے کے لائق؟ (جو ایسا کرسکے، یقیناً نہیں! اس کے باوجود بھی وہ شرک کرتے ہیں) اللہ اس شرک سے بہت بالا و برتر ہے جس کا ارتکاب یہ لوگ کررہے ہیں۔

(۶۴) (اور بتاؤ یہ بت بہتر ہیں؟) یا وہ ذات جو مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے (جو کہ مسلّم ہے) پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا، اور جو تمہیں آسمان سے (پانی برسا کر) اور زمین سے (نباتات نکال کر) رزق فراہم کرتا ہے؟ (اب بولو!) کیا ہے کوئی اللہ کے ساتھ معبود بننے کے لائق؟ آپ کہہ دیجئے کہ (اگر تم سمجھتے ہو کہ ہے) تو پیش کرو اپنی دلیل، اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔

(۶۵) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں (بسنے والی) جو بھی (مخلوقات) ہیں (ان میں سے) کوئی نہیں جانتا

الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادَّارَكَ

غیب کی بات، بجز اللہ کے، اور نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ کب (دوبارہ) اُٹھائے جائیں گے (۶۵)۔ بات یہ ہے کہ

عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُم

آخرت کے باب میں اُن کا علم نیست ہو چکا، چنانچہ یہ اس کی طرف سے شک میں ہیں، بلکہ یہ اُس کی طرف

مِّنْهَا عَمُونَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا

سے اندھے بنے ہوئے ہیں (۶۶)۔ اور کافر یہ کہتے ہیں کہ ہم جب خاک ہو گئے اور (اسی طرح) ہمارے

لَمُخْرَجُونَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ

باپ (دادا بھی) تو کیا ہم (قبر سے) نکالے جائیں گے (۶۷)۔ اس کا تو وعدہ ہم سے اور ہمارے باپ

هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا

دادوں سے پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے، یہ تو بس اگلوں کے ڈھکوسلے ہیں (۶۸)۔ آپ کہئے کہ تم زمین پر

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن

چلو (پھرو) پھر دیکھو کہ مجرموں کا کیا انجام ہوا ہے؟ (۶۹)۔ اور آپ ان پر غم نہ کیجئے اور جو کچھ یہ چالیں

فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

چل رہے ہیں اُس سے دل تنگ نہ ہو جئے (۷۰)۔ اور یہ پوچھتے ہیں کہ یہ وعدہ (آخر) کب پورا

صَادِقِينَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي

ہوگا اگر تم سچے ہو؟ (۷۱)۔ آپ کہہ دیجئے کہ جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو، عجب نہیں کہ

تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ

اس کا کچھ حصہ تمہارے پاس ہی آلگا ہو (۷۲)۔ اور آپ کا پروردگار لوگوں پر بڑا فضل رکھنے والا ہے،

أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

لیکن اکثر انسان ہی شکر نہیں ادا کرتے (۷۳)۔ اور بے شک آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے جو کچھ

صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ

اُن کے سینے چھپائے ہوئے (اس کو) اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں (اس کو) (۷۴)۔ اور کوئی چیز مخفی بھی

وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٧٥﴾ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ

آسمان اور زمین میں ایسی نہیں جو کتاب مبین میں درج نہ ہو (۷۵)۔ بے شک یہ قرآن ظاہر کرتا ہے

توضیحی ترجمہ

غیب (کی باتوں) کو سوائے اللہ کے، اور اُنھیں تو یہ بھی نہیں پتہ کہ کب (دوبارہ) اُٹھائے جائیں گے۔

(۶۶) بلکہ (بات یہ ہے کہ) اُن کا علم (وتحقیق) آخرت کے بارے میں جواب دے گیا ہے (وہ اُن کی کوئی یقینی رہنمائی نہیں کرتا اور اس کی وجہ سے وہ نہ پوری طرح انکار کر پاتے ہیں اور نہ اقرار) بلکہ (بات یہ ہے کہ) وہ اس کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں (اور اس بابت دلائل وشواہد پر غور وفکر کر کے شک کو رفع کرنے کی کوشش نہیں کرتے) بلکہ انھوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں۔

ع ۵ ۱

(۶۷) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کر لیا ہے وہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو چکے ہوں گے تو کیا ہمیں اُس وقت (قبروں سے) نکالا جائے گا؟

(۶۸) (وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ) ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے اس قسم کے وعدے پہلے سے ہوتے چلے آئے ہیں، یہ تو بے سند باتیں ہیں پچھلے لوگوں کی۔ (جو نقل ہوتی چلی آئی ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں)

(۶۹) آپ کہئے کہ ذرا زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوا (خاص طور پر پیغمبروں کی باتوں کو ماننے سے انکار کا جرم کرنے والی قوموں کا، تو حقیقت کا پتہ چل جائے گا)

(۷۰) اور (اگر اس فہمائش کے بعد بھی یہ ماننے کو تیار نہ ہوں تو) آپ (اے پیغمبر!) ان (کے رویہ) پر غم نہ کریں، اور جس مکاری کا یہ مظاہرہ کر رہے ہیں اس سے گھٹن محسوس نہ کریں۔

(۷۱) اور یہ (آپ سے) کہتے ہیں کہ کب ہوگا یہ وعدہ (پورا) اگر (بالفرض) تم سچے ہو۔

(۷۲) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ ممکن ہے کہ جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو اُس کا کچھ حصہ تمہارے قریب ہی آلگا ہو۔

(۷۳) اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کا رب لوگوں پر بہت ہی فضل کرنے والا ہے (اسی لئے مہلت دیئے جا رہا ہے) اور لیکن ان میں سے اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔

(۷۴) اور بے شک آپ کا رب وہ باتیں بھی جانتا ہے جو اُن کے سینے چھپائے ہوئے ہیں اور وہ (باتیں) بھی جو وہ علانیہ کرتے ہیں۔

(۷۵) اور آسمان اور زمین کی کوئی پوشیدہ چیز بھی ایسی نہیں ہے جو کتاب واضح (یعنی لوح محفوظ) میں درج نہ ہو (یعنی سب طے شدہ ہے)

(۷۶) واقعہ یہ ہے کہ یہ قرآن بیان کرتا ہے

بَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ اَکْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَاِنَّهٗ

بنی اسرائیل پر بہت سی ان باتوں کو جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں (۷۶)۔ اور بے شک وہ ایمان

لَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ

والوں کے حق میں ہدایت ورحمت ہے (۷۷)۔ بیشک آپ کا پروردگار ان کے درمیان فیصلہ اپنے

بِحُکْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّکَ عَلَی

حکم سے کردے گا، اور وہ غلبہ والا اور علم والا ہے (۷۸)۔ سو آپ اللہ پر توکل رکھئے، بے شک آپ

الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ

صریح حق پر ہیں (۷۹)۔ یقیناً آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی) پکار سنا سکتے ہیں جب کہ

اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۸۰﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ

وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں (۸۰) اور آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے راستہ دکھانے والے نہیں، آپ تو بس اُن

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَاِذَا وَقَعَ

ہی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں، پھر وہ (اُنھیں) مانتے ہیں (۸۱)۔ اور جب وعدہ اُن لوگوں پر پورا

الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ

ہونے کو ہوگا تو ہم اُن کے لئے زمین سے ایسا جانور نکالیں گے جو اُن سے باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری باتوں پر یقین نہیں

النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ

لاتے تھے (۸۲)۔ اور جس دن، ہم ہر اُمت سے ایک ایک گروہ اُن لوگوں کا جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے،

فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْ

سو وہ صف بستہ کھڑے کردیئے جائیں گے (۸۳)۔ یہاں تک کہ جب (سب) حاضر ہو جائیں گے تو (اللہ اُن سے)

قَالَ اَکَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا کُنْتُمْ

کہے گا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا درآنحالیکہ تم اُنھیں اپنے احاطۂ علمی میں بھی نہیں لاتے تھے بلکہ اور بھی کیا کیا کرتے رہے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

تھے (۸۴)۔ اور (اب) اُن پر وعدہ پورا ہوگا بسبب اس کے کہ اُنھوں نے (بڑی) زیادتیاں کی تھیں، سو وہ لوگ بات بھی نہ کرسکیں

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ

گے (۸۵)۔ کیا اُنھوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم نے رات بنائی تا کہ اس میں لوگ آرام کریں، اور دن بنایا جس میں دیکھیں بھالیں،

توضیحی ترجمہ

بنی اسرائیل کے سامنے بہت سی اُن باتوں کی حقیقت جن میں وہ (باہم) اختلاف رکھتے ہیں۔ (یہ قرآن کی حقانیت کی دلیل ہے)

(۷۷) اور یقیناً یہ (قرآن) ہدایت اور رحمت ہے، ایمان لانے والوں کے لئے۔

(۷۸) (اور جہاں تک اُن کے درمیان عملی فیصلہ کا سوال ہے تو) آپ کا پروردگار اپنے حکم سے اُن کے درمیان (قیامت میں) فیصلہ فرمائے گا، اور وہ بڑا اقتدار والا بڑا علم والا ہے۔

(۷۹) لہٰذا (اے پیغمبر!) آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں، یقیناً آپ کھلے اور واضح حق پر ہیں۔

(۸۰) بیشک آپ مُردوں کو تو اپنی بات سنا نہیں سکتے، اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں (خصوصاً) جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر چل کھڑے ہوں (کیونکہ اُس وقت اس کا بھی امکان نہیں رہتا کہ اشارۃً ہی کوئی بات اُن کی سمجھ میں آجائے)

(۸۱) اور نہ آپ اندھوں کو (خود سے) اُن کی گمراہی سے (نکال کر) راہ پر لانے والے ہیں، آپ تو تو اُن ہی کو (ہمارا پیغام) سناتا ہے جو (اس بات کو) مانیں کہ یہ آیتیں ہماری (طرف سے) ہیں (اور جو اس پر یقین کرلیں گے) پھر وہی لوگ فرماں بردار ہوں گے۔

(۸۲) اور جب (قیامت سے متعلق) ہماری بات پوری ہونے کا وقت اُن لوگوں پر آپہونچے گا تو ہم اُن کے لئے زمین سے ایک (عجیب) جانور نکالیں گے جو اُن سے باتیں کرے گا (اس واسطے) کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔

ع ۶ ۱۶ ۲

(۸۳) اور (محشر کا) وہ دن (یاد رکھنے کے قابل ہے) جب کہ ہم ہر اُمت میں سے اُن لوگوں کی پوری فوج کو گھیر لائیں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے، پھر اُن کی جماعت بندی کیجائے گی۔

(۸۴) یہاں تک کہ جب سب آجائیں گے تو (اللہ) کہے گا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو (ایسے ہی) جھٹلا دیا تھا اور تم نے اس کے بارے میں جاننے کی کوشش بھی نہیں کی؟ یا تم کیا کرتے رہے؟ (جو اُن پر ایمان لا کر میری فرمانبرداری میں نہیں آئے؟)

(۸۵) اور (پھر) اُن پر (عذاب کی) بات پوری ہوجائے گی اس بنا پر کہ جو زیادتیاں انھوں نے کی تھیں (شرک وکفر ہو یا تکذیب آیات) چنانچہ وہ کچھ بول (بھی) نہ سکیں گے۔ (کیونکہ حقیقت سامنے آجائے گی جس کا انکار ممکن نہ ہوگا)

(۸۶) کیا اُنھوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے رات اس لئے بنائی کہ وہ اس میں سکون حاصل کریں، اور دن اس طرح بنایا کہ اُس میں چیزیں دکھائی دیں (دونوں ہماری نشانیاں ہیں، غور کرتے تو معلوم ہوتا کہ رات موت کے مشابہ ہے اور دن موت کے بعد کی زندگی کے)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي

بے شک اس میں بڑی دلیلیں ہیں ایمان والوں کے لئے (٨٦)۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا، سو جتنے

الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ

آسمان وزمین میں ہیں (سب) گھبرا جائیں گے بجز اس کے جس کے لئے اللہ کی مشیت ہو، اور سب اُس

شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً

کے آگے دبے جھکے حاضر ہوں گے (٨٧)۔ اور تو پہاڑوں کو دیکھ رہا ہے بعلاوہ اُن کے لئے خیال کر رہا ہے کہ وہ جنبش نہ

وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

کریں گے، درآنحالیکہ وہ بادلوں کی طرح اُڑے پھریں گے، (یہ) کاریگری اللہ ہی کی ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنا رکھا ہے،

إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا ۚ

بے شک اُسے تمہارے افعال کی پوری طرح خبر ہے (٨٨)۔ جو کوئی نیکی (یعنی ایمان) لے کر آئے گا اس کو اس سے بھلائی

وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ

(ہی) ملے گی، اور وہ لوگ اس روز کی (بڑی) گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے (٨٩)۔ اور جو شخص بدی (یعنی کفر) لے کر آئے گا تو

وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٠﴾

وہ لوگ اوندھے منہ آگ میں ڈال دیئے جائیں گے، تم کو سزا اُسی کرتوت کی مل رہی ہے جو (دنیا میں) تمہارے تھے (٩٠)۔

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ

(آپ کہہ دیجئے کہ) مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ میں عبادت کروں اس شہر کے مالک (حقیقی) کی جس نے اسے محترم بنایا ہے

كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُوَ

اور سب چیزیں اس کی ملک ہیں اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں فرماں بردار رہوں (٩١)۔ اور یہ بھی کہ میں قرآن پڑھ کر سناؤں،

الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ

سو جو کوئی راہ پر آئے گا وہ اپنے ہی لئے راہ پر آئے گا اور جو کوئی گمراہ رہے گا تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تو بس ڈرانے والوں

فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ

میں سے ہوں (٩٢)۔ اور آپ کہہ دیجئے کہ ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے وہ تم کو اپنی نشانیاں عنقریب دکھائے گا، سو تم

فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

اُنھیں پہچانو گے، اور آپ کا پروردگار ان کاموں سے بے خبر نہیں جو تم (سب) کر رہے ہو (٩٣)۔

توضیحی ترجمہ

یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔ (کیونکہ وہ غور وفکر کرتے ہیں جو دوسرے نہیں کرتے، اور غور کرنے والے ہی نتیجہ پر پہونچتے ہیں)

(٨٧) اور (وہ دن) جس دن صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کے سب رہنے والے گھبرا اٹھیں گے سوائے اُن کے جن کو اللہ چاہے (وہ اس سے محفوظ رہیں گے) اور سب اُس کے پاس عاجزی کی حالت میں حاضر ہوں گے۔

(٨٨) تم دیکھتے ہو پہاڑوں کو (اور) خیال کرتے ہو کہ یہ (مضبوطی سے) جمے ہوئے ہیں (یہ کیسے جنبش کریں گے؟) حالانکہ (قیامت کے اُس روز) یہ بادلوں کی طرح اُڑے اُڑے پھریں گے، یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو (مناسب انداز پر) مضبوط بنا رکھا ہے (وہ ان کی مضبوطی کو ختم کرنے پر بھی قادر ہے، اور اس عظیم انقلاب کے بعد بندوں کا حساب کتاب ہوگا اور) جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے یقیناً وہ اُس سے باخبر ہے۔

(٨٩) جو کوئی نیکی (یعنی ایمان) لے کر آئے گا اُسے اُس (نیکی) سے بہتر بدلہ ملے گا اور ایسے لوگ اُس دن ہر قسم کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔

(٩٠) اور جو کوئی برائی (یعنی کفر) لے کر آئے گا (اُسے اس کی سزا ملے گی) اور ایسے لوگوں کو منہ کے بل آگ میں ڈال دیا جائے گا، تمہیں کسی اور بات کی نہیں صرف اُن ہی اعمال کی سزا دی جائے گی جو تم کیا کرتے تھے۔

(٩١) (اے پیغمبر! آپ ان سے کہہ دیں کہ) مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے (حقیقی) مالک کی عبادت کرتا رہوں، جس نے اس (شہر) کو حرمت عطا کی ہے، اور وہ (اس شہر ہی کا نہیں) ہر چیز کا مالک ہے، اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں شامل رہوں۔

(٩٢) اور یہ بھی (حکم دیا گیا ہے) کہ میں قرآن کریم پڑھ پڑھ کر سناؤں (اب) جو شخص ہدایت کے راستے پر آئے تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے راہِ راست پر آئے گا، اور جو (ہدایت حاصل نہ کرے اور) گمراہ رہے تو (آپ اُس سے) کہہ دیں کہ میں تو بس اُن لوگوں میں سے ہوں جو ہوشیار کرتے ہیں اور ڈراتے ہیں۔ (یعنی میرا کام صرف ہوشیار کرنا اور ڈرانا ہے، زبردستی کسی کو راہِ راست پر لانا نہیں)

(٩٣) اور آپ کہہ دیں کہ ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں (جس نے مجھے ہادی و مہتدی بنایا اور جو اُس وقت تک کسی کو عذاب نہیں دیتا جب تک کہ حجت قائم نہیں کر دیتا) وہ تم کو عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم اُنھیں پہچان لو گے (لیکن اُس وقت کا پہچاننا فائدہ مند نہ ہوگا کیونکہ ایمان لانے کا وقت گزر چکا ہوگا) اور (یاد رکھو) تمہارا رب تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ (دنیاوی زندگی میں تم نے جو بھی عمل کئے ہیں وہ اُن سے پوری طرح باخبر ہے، اُن ہی کے مطابق جزا و سزا دے گا)

ع ٧ / ١١ / ٢

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قصص مکی ہے، اس میں ۸۸ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

طٰسٓمٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ

طا۔سین۔میم (۱)۔ یہ کتابِ واضح کی آیتیں ہیں (۲)۔ ہم آپ کو موسیٰ وفرعون کا کچھ قصہ ٹھیک

نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ③ اِنَّ

ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں (۳)۔ بیشک فرعون ملک میں بہت

فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

بڑھ چڑھ گیا تھا، اور اُس نے وہاں کے باشندوں کو طبقات میں تقسیم کر رکھا تھا، اُن میں سے ایک کا

طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ

زور گھٹا رکھا تھا، اُن کے لڑکوں کو قتل کراتا تھا اور اُن کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا، واقعی وہ (بڑے)

كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

مفسدوں میں سے تھا (۴)۔ اور ہم کو یہ منظور ہوا کہ جن لوگوں کا زور ملک میں گھٹایا جا رہا ہے ہم

فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤ وَ

اُن پر احسان کریں اور اُنھیں پیشوا بنائیں، اور اُنھیں (زمین کا) مالک بنائیں (۵)۔ اور ہم

نُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا

اُنھیں زمین میں حکومت دیں، اور فرعون اور ہامان اور اُن کے تابعین کو اُن میں سے وہ کچھ

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑥ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ

دکھلائیں جن سے وہ ڈر رہے تھے (۶)۔ اور ہم نے موسیٰ کی والدہ کو الہام کیا کہ تم اُنھیں

اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ

دودھ پلاؤ، پھر جب تمھیں ان کی نسبت اندیشہ ہو تو تم اُنھیں دریا میں ڈال دو، اور نہ اندیشہ کرو اور

وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ⑦

نہ غم کرو، ہم ضرور اُنھیں تمہارے پاس واپس پہونچا دیں گے، اور اُنھیں پیمبر بنا دیں گے (۷)۔

توضیحی ترجمہ

سورۂ قصص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) طا۔سین۔میم۔ (یہ حروف مقطعات ہیں جن کے معنی اللہ اور اس کے رسول نے نہیں بتائے)

(۲) یہ اُس کتاب کی آیتیں ہیں جو حقیقت واضح کرنے والی ہے۔

(۳) ہم آپ کو موسیٰ اور فرعون کے سلسلہ کے کچھ صحیح اور معتبر حالات وواقعات سناتے ہیں ایمان والوں کی خاطر (یعنی ایمان والوں کو چاہئے کہ اس پر اپنا حال قیاس کرلیں، ظالموں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے ذریعہ جس طرح بنی اسرائیل کو باوجود کمزوری کے فرعونیوں کے مقابلہ میں کامیاب کیا ایسے ہی مسلمان بھی اپنے بےشمار طاقتور حریفوں کے مقابلہ میں کامیاب ہوں گے)

(۴) واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے زمین میں (بڑی) سرکشی اختیار کر رکھی تھی (یعنی ظلم وستم کا بازار گرم کر رکھا تھا) اور اُس نے وہاں کے باشندوں کو الگ الگ گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا، اور اُن میں سے ایک گروہ کو کمزور کر رکھا تھا (اور چونکہ کسی نجومی نے پیشین گوئی کی تھی کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص اس کی سلطنت کو ختم کرے گا اس لئے وہ) اُن کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا اور اُن کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا، وہ تو تھا ہی (زمین میں) خرابی پھیلانے والا۔ (اور نظم عالم میں خلل ڈالنے والا)

(۵) اور ہم یہ چاہتے تھے کہ جن لوگوں کو (اس) سرزمین پر دبا کر رکھا گیا ہے اُن پر احسان کریں، اور اُن کو (دینی) پیشوا بنائیں اور ان ہی کو (ملک ومال کا) وارث بنا دیں۔

(۶) اور اُنھیں ہم زمین میں اقتدار عطا کریں، اور فرعون وہامان اور اُن کے لشکروں (یعنی مشیروں اور سکوریٹی کے عملہ) کو اُن (بنی اسرائیل) کی جانب سے وہ (ناگوار واقعات) دکھلائیں جن سے وہ ڈر رہے تھے۔ (اور جن سے بچاؤ کی وہ تدبیریں کر رہے تھے)

(۷) اور ہم نے موسیٰ کی والدہ کو الہام کیا کہ (سردست تو ایسا کرو کہ) اس (بچے) کو دودھ پلاتی رہو (یعنی اپنے پاس ہی رکھو) پھر جب تمھیں اس کے بارے میں (فرعون کی طرف سے) کوئی خطرہ محسوس ہو تو اس کو دریا میں ڈال دینا، اور ڈرنا نہیں، اور نہ (اس کی جدائی کا) غم کرنا، ہم اُس کو تمہارے پاس واپس پہونچا دیں گے، اور (یہی نہیں تمہارے مزید اطمینان کے لئے بتاتے ہیں کہ وقت آنے پر) اُنھیں پیمبری سے بھی سرفراز کریں گے۔

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۗ إِنَّ

چنانچہ فرعون کے لوگوں نے موسیٰ کو اُٹھالیا تا کہ وہ اُن کے لئے دشمن اور غم (کا باعث) بنیں، بے شک

فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ امْرَأَتُ

فرعون اور ہامان اور اُن کے تابعین (بڑے) مجرم تھے (۸)۔ اور فرعون کی بیوی بولیں کہ یہ (بچہ) میری

فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ۖ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا

اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے اسے مت قتل کرنا، عجب کیا کہ یہ ہمیں نفع پہونچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنا

أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ

لیں اور اُنھیں (انجام کی) کچھ خبر نہ تھی (۹)۔ اور والدۂ موسیٰ کا دل بیقرار رہا (ایسا کہ) قریب تھا کہ وہ

مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ

موسیٰ کا حال ظاہر کر دیتیں، اگر ہم اُن کے دل کو اسی لئے مضبوط کئے نہ رہتے کہ وہ یقین کئے

قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ

رہیں (۱۰)۔ اور انھوں نے موسیٰ کی بہن سے کہا کہ موسیٰ کا سراغ تو لگانا، سو انھوں نے موسیٰ کو دور سے

فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ

دیکھا اور وہ لوگ (یعنی فرعون والے) بے خبر تھے (۱۱)۔ اور ہم نے موسیٰ پر دائیوں کی بندش پہلے ہی

الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ

کر رکھی تھی، سو وہ کہنے لگیں کیا میں تم لوگوں کو ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس بچہ کی پرورش

يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ

کریں اور ساتھ ہی اس کے خیر خواہ بھی ہوں (۱۲)۔ غرض ہم نے موسیٰ کو اُن کی والدہ کے پاس پہونچا دیا

تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَّلَٰكِنَّ

تا کہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تا کہ غم میں نہ رہیں اور تا کہ اس بات کو جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ

ہوتا ہے البتہ اکثر لوگ اس کا یقین نہیں رکھتے (۱۳)۔ پھر وہ اپنی پختگی کو پہونچ گئے اور درست ہو گئے

حُكْمًا وَّعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤﴾ وَدَخَلَ

ہم نے اُنھیں حکمت اور علم عطا کیا، اور ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (۱۴)۔ اور وہ پہونچے

توضیحی ترجمہ

(۸) (جب موسیٰ کی والدہ کو فرعون کی طرف سے خطرہ لاحق ہوا تو انھوں نے الہامی ہدایت کے مطابق بچہ کو ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا اور وہ بہہ کر فرعون کے محل کے پاس جا لگا) تو فرعون کے لوگوں نے اُس کو اُٹھالیا تا کہ وہ اُن کے لئے دشمن اور غم (کا باعث) بنیں، یقیناً فرعون، ہامان اور اُن کے لشکر (یعنی سیکوریٹی والے) بڑے خطا کار تھے۔

(۹) اور فرعون (ایک وقت اس بچہ کے قتل کا درپے ہوگیا تھا تو اُس) کی بیوی نے (اس سے) کہا کہ یہ بچہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اس کو قتل نہ کرو، ممکن ہے کہ ہمیں اس سے کچھ فائدہ ہی پہونچے، یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں (کیونکہ ہمارے کوئی اولاد نہیں ہے، وہ یہ فیصلہ کر رہے تھے) اور اُنھیں کچھ خبر نہ تھی۔ (کہ تقدیر کا فیصلہ کیا ہے)

(۱۰) اور (ادھر) موسیٰ کی والدہ کا دل بیقرار تھا، قریب تھا کہ وہ یہ سارا راز کھول دیتیں اگر ہم اُن کے دل کو اس غرض سے مضبوط کئے نہ رہتے کہ وہ (ہمارے وعدہ پر) یقین کئے (بیٹھی) رہیں۔

(۱۱) اور اُنھوں نے موسیٰ کی بہن (یعنی اپنی بیٹی) سے کہا کہ ذرا موسیٰ کا سراغ تو لگاؤ، تو اُنھوں نے (اس کی معلومات کی اور پتہ چلنے پر) اس کو (دور ہی سے) اجنبی رہتے ہوئے اس طرح دیکھا کہ وہ سمجھے ہی نہیں (کہ وہ اس بچہ کی بہن ہے اور اسے دیکھنے آئی ہے)

(۱۲) اور ہم نے موسیٰ پر پہلے ہی سے یہ بندش لگا دی تھی کہ دودھ پلانے والیاں دودھ پلا نہ سکیں (جب یہ مسئلہ پیدا ہوا اور موسیٰ نے کسی دایہ کا دودھ قبول نہیں کیا تو سب بہت پریشان ہوئے) اس وقت (ان کی بہن نے) کہا: کیا میں تم لوگوں کو ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس (بچہ) کی پرورش کریں اور (وہ صرف مال ہی کے طلبگار نہ ہوں بلکہ) اس بچہ کے خیر خواہ بھی ہوں۔

(۱۳) سو (اس طرح) ہم نے موسیٰ کو اُن کی ماں کے پاس لوٹا دیا تا کہ اُن آنکھ ٹھنڈی رہے اور وہ غمگین نہ ہوں، اور تا کہ اُنھیں معلوم ہوجائے کہ اللہ کا وعدہ سچا (ہوتا) ہے، لیکن (افسوس کی بات ہے کہ) اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔

ع ۱ ۱۳

(۱۴) اور جب موسیٰ اپنی بھری جوانی (کی عمر) کو پہونچے اور پورے توانا (Mature) ہوگئے تو ہم نے اُنھیں حکمت اور علم سے نوازا (یعنی نبوت سے پہلے فہم سلیم اور عقل مستقیم عطا کی، جس سے وہ اچھے برے کی تمیز کر سکیں) اور نیکو کاروں کو ہم اسی طرح صلہ دیا کرتے ہیں۔

(۱۵) اور (ایک دن موسیٰ کہیں باہر سے) پہونچے

الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا

شہر میں ایسے وقت کہ وہاں کے باشندے بے خبر تھے تو اُنھوں نے وہاں دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا،

رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ

ایک تو اُن کی برادری کا تھا، اور ایک اُن کے مخالفین میں تھا، سو وہ جو اُن کی برادری کا تھا اُس نے ان سے

الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى

دادخواہی کی اُس کے مقابلے میں جو اُن کے مخالفین میں تھا، سو موسیٰ نے اُس کو گھونسا مارا، پس اُس کا کام

فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ

تمام کردیا (موسیٰ) بولے یہ تو شیطانی حرکت ہوگئی، بے شک شیطان کھلا ہوا دشمن، بہکا دینے والا

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ

ہے (۱۵)۔ عرض کیا اے میرے پروردگار! مجھ سے قصور ہوگیا، مجھے بخش دے، پس (اللہ نے) اُنھیں بخش دیا،

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ

بے شک وہ تو ہی ہے بڑا بخشنے والا بڑا رحمت کرنے والا (۱۶)۔ (موسیٰ نے) عرض کی اے

اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا

میرے پروردگار! تو نے مجھ پر (بڑے بڑے) انعامات کئے ہیں سو میں کبھی مجرموں کی مدد نہ

يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ

کروں گا (۱۷)۔ پھر (موسیٰ کو) شہر میں صبح ہوئی خوف واندیشہ کی حالت میں کہ اتنے میں وہی

لَهٗ مُوْسٰى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ

جس نے کل اُن سے مدد چاہی تھی (آج پھر) اُنھیں پکار رہا ہے (موسیٰ نے) اُس سے کہا کہ تو

بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ

بھی ایک ہی بدراہ ہے (۱۸)۔ پھر جب (موسیٰ نے) اُس پر ہاتھ بڑھایا جو ان دونوں کا مخالف تھا

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا

تو وہ (اسرائیلی) بول اُٹھا کہ اے موسیٰ! کیا اب مجھے بھی ختم کرنا چاہتے ہو جیسے کل ایک آدمی کو ختم

فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

کر چکے ہو، بس تو کیا دنیا میں اپنا زور دکھانا چاہتا ہے اور تو بھلا آدمی بن کر نہیں رہنا چاہتا (۱۹)۔ اور

توضیحی ترجمہ

شہر میں ایسے وقت کہ وہاں کے (اکثر) باشندے بے خبر (پڑے سو رہے) تھے (اور عام طور پر سناٹا تھا) تو انھوں نے دیکھا کہ وہاں دو آدمی لڑ رہے ہیں، ایک تو اُن کی برادری کا (یعنی اسرائیلی) تھا اور دوسرا اُن کی دشمن قوم کا (یعنی قبطی) تھا، تو جو اُن کی برادری کا تھا اُس نے موسیٰ (کو دیکھ کر اُن) سے اس شخص کے خلاف جو دشمن قوم کا تھا مدد چاہی (کیونکہ عام طور پر قبطی اسرائیلیوں پر ظلم کیا کرتے تھے اس لئے موسیٰ اس کی مدد کو پہونچے اور اس کو بچانے کی کوشش کی، اسی میں وہ قبطی موسیٰ سے بھی لڑنے لگا) تو موسیٰ نے اس کو ایک گھونسہ رسید کیا (موسیٰ بڑے طاقتور تھے اُن کا ایک گھونسہ پڑنا تھا) اور اسکا کام تمام ہوگیا (یہ دیکھ کر موسیٰ نے) کہا کہ یہ تو شیطانی کام ہے (جو مجھ سے سرزد ہوگیا) بلاشبہ شیطان ایک کھلا ہوا دشمن (اور) صریح بہکانے والا ہے۔ (میرا مقصد تو ہرگز اس کو قتل کرنا نہیں تھا، میں تو صرف اس اسرائیلی کو قبطی کے ظلم سے بچانا چاہتا تھا)

(۱۶) (یہ فعل اگرچہ اتفاقیہ اور غیر ارادتاً تھا مگر اس کا احساس ہوتے ہی موسیٰ نے اللہ سے معافی مانگی) فرمایا: میرے پروردگار! میں (انجانے میں) اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھا ہوں، تو مجھے معاف فرمادے، چنانچہ اللہ نے اُنھیں معاف فرمادیا، یقیناً وہ بہت معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۱۷) (موسیٰ نے مزید) عرض کیا کہ: میرے پروردگار! آپ نے جو مجھ پر انعامات کئے ہیں (بالخصوص اس معافی کی قبولیت کے سلسلہ میں) تو اب میں (بھی عہد کرتا ہوں کہ) آئندہ کبھی مجرموں کا مددگار نہیں ہوں گا (جیسا کہ اس بار شیطان کا اور اس قتل کے بدلہ میں اسرائیلیوں پر فرعون کے ظلم کا معاون ہوگیا)

(۱۸) پھر صبح کے وقت وہ (باہر) شہر میں نکلے، ڈرتے ڈرتے (حالات کا) جائزہ لیتے ہوئے (کہ رات میں ہوئے اس واقعہ کو کسی نے دیکھا تو نہیں؟) اتنے میں دیکھا کہ وہی شخص جس نے کل اُن سے مدد مانگی تھی پھر اُن کو (مدد کے لئے) پکار رہا ہے، موسیٰ نے اُس سے کہا کہ یقیناً تم کھلے ہوئے بدمعاش ہو۔

(۱۹) پھر جب موسیٰ نے اس (قبطی) شخص کو (مارنے کی بجائے) پکڑنا چاہا (تاکہ اس کو ظلم کرنے سے روکیں) تو وہ اسرائیلی (یہ سمجھ کر کہ اب یہ یقیناً میری خبر لیں گے) بولا: اے موسیٰ! کیا تم مجھے بھی اسی طرح مار ڈالنا چاہتے ہو جیسے تم نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا تھا تمہارا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم اس سرزمین میں اپنا زور بٹھلانا چاہتے ہو، اور تم یہ بالکل نہیں چاہتے کہ تم (آپس میں) صلح، دوستی وملاپ کرانے والے لوگوں میں سے ہو۔

(۲۰) اور (موسیٰ وہاں سے چلے گئے، پھر ہوا یہ کہ)

جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ

ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑا ہوا آیا، کہنے لگا اے موسیٰ! اہل دربار آپ کے متعلق مشورہ کررہے ہیں کہ

الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ

آپ کو سزائے موت دے دیں، سو آپ چلے جائیے، میں آپ کا بڑا خیر خواہ ہوں (۲۰)۔ سو موسیٰ وہاں سے

النّٰصِحِيْنَ ۝٢٠ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ

نکل کھڑے ہوئے خوف واندیشے کے ساتھ، بولے اے میرے پروردگار! مجھے ظالم لوگوں سے

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٢١ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى

بچالیجئے (۲۱)۔ اور جب (موسیٰ) مدین کی طرف ہولئے تو بولے کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھی راہ

رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝٢٢ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ

پر چلائے (۲۲)۔ اور جب وہ مدین کے کنویں پر پہونچے تو اس پر آدمیوں کا مجمع دیکھا پانی پلاتے، اور ان

وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ

لوگوں سے ایک طرف دو عورتیں دیکھیں کہ وہ (اپنے جانور) روکے کھڑی تھیں، پوچھا تمہارا کیا مقصود ہے؟

امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى

دونوں بولیں ہم پانی نہیں پلاتے جب تک (یہ) چرواہے (اپنے جانوروں کو) ہٹا کر نہیں لے جاتے

يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۫ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝٢٣ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى

اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں (۲۳)۔ پس (موسیٰ نے) اُن کے لئے پانی پلایا، پھر ہٹ کر سایہ میں

الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝٢٤

آگئے اور عرض کی کہ اے میرے پروردگار! تو جو نعمت بھی مجھے دے دے میں اُس کا حاجت مند ہوں (۲۴)۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ

پھر ان دو میں سے ایک لڑکی موسیٰ کے پاس آئی شرمائی ہوئی چلتی تھی، بولی کہ میرے والد تم کو بلاتے

لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ

ہیں تاکہ تم کو اس کا صلہ دیں جو تم نے ہماری خاطر پانی پلا دیا تھا، پھر جب اُن کے پاس پہونچے اور ان

الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٢٥

سے حالات بیان کیے تو انھوں نے کہا: خوف مت کرو (اب) تم ظالم لوگوں سے بچ آئے (۲۵)۔

ع ۲ ۵

توضیحی ترجمہ

ایک شخص شہر کے (دوسرے) سرے سے دوڑتا ہوا (موسیٰ کے پاس) پہونچا، اس نے کہا اے موسیٰ! (آپ کو کچھ خبر ہے؟ دربار کے) بڑے لوگ آپ کے بارے میں مشورے کر رہے ہیں کہ آپ کو قتل کرادیں، اس لئے آپ (یہاں سے) نکل جائیے، یقین مانئے میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں۔ (اسی لئے یہ خبر ملتے ہی بھاگا چلا آیا)

(۲۱) چنانچہ موسیٰ وہاں سے ڈرتے ڈراتے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے (ساتھ ہی اللہ سے دعا بھی کرتے جاتے تھے) عرض کر رہے تھے کہ اے میرے پروردگار! مجھے (ان) ظالم لوگوں سے بچالے۔ (جو میرے قتل کے درپے ہیں)

(۲۲) اور (انھیں راستوں کا پتہ نہیں تھا، چلتے چلتے) جب وہ ایک راستہ پر مڑے جو مدین جاتا تھا تو انھوں نے دعا کی، کہا کہ: مجھے پوری امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھے اور صحیح راستہ پر ڈالدے گا (یعنی نہ صرف یہ کہ میں مقام امن پہونچوں بلکہ آخرت کے لحاظ سے بھی میری پوری رہنمائی ہو)

(۲۳) اور (مدین شہر پہونچ کر پانی کی تلاش میں) جب وہ مدین کے (مشہور) کنویں پر پہونچے تو دیکھا کہ ایک بھیڑ ہے جو (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہی ہے، اور دیکھا کہ اُن سے الگ دو عورتیں ہیں جو اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں (موسیٰ نے از راہِ ہمدردی ان سے) پوچھا: کیا بات ہے؟ (آپ ایسے الگ کیوں کھڑی ہیں اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں؟) ان دونوں نے کہا: ہم دونوں اپنے جانوروں کو اُس وقت تک پانی نہیں پلاتے جب تک کہ (یہ سب مرد) چرواہے ہٹ نہ جائیں، اور ہمارے والد (کے علاوہ ہمارے یہاں کوئی مرد نہیں ہے، اور وہ) بہت بوڑھے ہیں۔

(۲۴) پھر موسیٰ نے اُن کے جانوروں کو پانی پلایا، پھر (وہاں سے) ہٹ کر ایک سائے کی جگہ آبیٹھے (لمبا سفر کیا تھا، تکان اور بھوک سے نڈھال تھے، دل سے یہ دعا نکلی) کہنے لگے: میرے پروردگار! (اس وقت) جو نعمت بھی آپ مجھے بھیج دیں میں اس کا محتاج ہوں (میں خود کچھ نہیں مانگتا آپ جو چاہیں عطا فرمادیں، آپ میری ضرورتوں کو زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں)

(۲۵) (اُن عورتوں نے اپنے محسن کو سایہ میں جاکر بیٹھتا دیکھا تو سمجھ گئیں کہ وہ دور سے آیا ہوا مسافر ہے اور شاید بے حد تھکا اور بھوکا بھی، گھر جاکر یہ واقعہ اپنے بوڑھے والد کو سنایا) پھر ان دونوں عورتوں میں سے ایک شرماتی ہوئی اُن کے پاس آئی اور بولی: میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں (موسیٰ کے معلوم کرنے پر کہ کیوں بلا رہے ہیں، اس نے کہا شاید) اس لئے کہ آپ کو اس (کام) کا صلہ دیں جو آپ نے ہمارے جانوروں کو پانی پلا کر کیا ہے، چنانچہ جب وہ اُن کے پاس پہونچے اور اُن کو اپنی سرگزشت سنائی تو انھوں نے کہا: اب ڈرنے کی ضرورت نہیں، تم ظالم لوگوں (کی پہونچ) سے بچ کر نکل آئے ہو۔

قَالَتْ إِحْدٰىهُمَا يٰٓأَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ
(پھر) ان میں سے ایک لڑکی بولی اے ابّا! ان کو نوکر رکھ لیجئے، کیونکہ اچھا نوکر وہی ہے جو طاقت ور ہو،
الْأَمِينُ ﴿۲۶﴾ قَالَ إِنِّيٓ أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ
امانت دار ہو (۲۶)۔ وہ بولے میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک تمہارے نکاح میں دے
عَلٰىٓ أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمٰنِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ
دوں، اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری نوکری کرو، اور اگر تم دس سال پورے کردو تو یہ تمہاری طرف سے (احسان)
وَمَآ أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيٓ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ
ہے، اور میں تم پر کوئی سختی نہیں چاہتا، تم انشاء اللہ مجھ کو خوش معاملہ پاؤ گے (۲۷)۔ (موسیٰ نے) کہا یہ بات
الصّٰلِحِينَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ
میرے اور آپ کے درمیان ہوگئی، میں ان دونوں میں سے جو بھی مدت پوری کردوں مجھ پر کوئی جبر نہ
فَلَا عُدْوٰنَ عَلَيَّ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوسَى
ہوگا، اور ہم جو کچھ کہہ (سن) رہے ہیں اللہ اُس کا گواہ ہے (۲۸)۔ پھر جب موسیٰ اس مدت کو پورا کر چکے
الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهٖٓ آنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ
اور اپنے گھر والوں کو لے کر روانہ ہوئے تو انھوں نے طور کی طرف ایک آگ دیکھی، اپنے گھر والوں سے
لِأَهْلِهِ امْكُثُوٓا إِنِّيٓ آنَسْتُ نَارًا لَعَلِّيٓ آتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ
بولے کہ تم (یہیں) ٹھہرو، میں نے تو آگ دیکھی ہے، شاید میں وہاں سے تمہارے لئے کچھ خبر لاؤں یا
جَذْوَةٍ مِنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّآ أَتٰىهَا نُودِيَ مِنْ
آگ کا (کوئی) انگارہ ہی لیتا آؤں تاکہ تم سینک کرلو (۲۹)۔ سو جب وہ آگ کے پاس پہونچے تو اُنھیں
شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ
آواز آئی اس میدان کے داہنی جانب سے اس مبارک مقام میں ایک درخت سے کہ اے موسیٰ! یہ تو میں
يّٰمُوسٰىٓ إِنِّيٓ أَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿۳۰﴾ وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا
ہوں اللہ پروردگار عالم (۳۰)۔ اور یہ بھی کہ تم اپنا عصا ڈال دو، پھر جب انھوں نے اُسے لہراتا ہوا دیکھا
رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ يٰمُوسٰىٓ أَقْبِلْ
جیسے پتلا (تیز) سانپ، تو وہ پشت پھیر کر بھاگے اور پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا (حکم ہوا) اے موسیٰ! آگے آؤ،

ع ۳

(۲۶) (اپنے والد اور موسیٰ کی گفتگو کی روداد سن کر اُن لڑکیوں کو معلوم ہوا کہ موسیٰ یہاں اجنبی ہیں، اُن کا معاشی مسئلہ حل کرنے کے خیال سے) اُن میں سے ایک لڑکی نے (اپنے والد کو مشورہ دیا) کہا: ابا جان! آپ ان کو اجرت پر کوئی کام دے دیجئے، آپ کسی سے اجرت پر کوئی کام لیں تو اس کے لئے بہترین شخص وہ ہے جو طاقتور بھی ہو (اور) امانت دار بھی۔ (ان کی طاقت اور امانت کا تو تجربہ ہو ہی چکا ہے)

(۲۷) (چنانچہ اُن کے والد نے موسیٰ سے) کہا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک تمہارے نکاح میں دیدوں اس شرط پر کہ تم (کم سے کم) آٹھ سال تک اجرت پر میرے یہاں کام کرو (کیونکہ باہر کے کاموں کے لئے میرے یہاں کوئی مرد نہیں ہے، اور عورتوں کو بکریاں چرانے اور اُنھیں پانی پلانے کے لئے باہر جانا پڑتا ہے) ہاں اگر تم دس سال پورے کرلو تو یہ تمہاری طرف سے (احسان) ہوگا، اور (سمجھ لو) میرا کوئی ارادہ تمہیں کسی مشقت میں ڈالنے کا نہیں ہے (تم اپنی صوابدید سے فیصلہ کرو، اگر اس شرط کو منظور کروگے تو) انشاء اللہ تم مجھے اچھے (اور خوش معاملہ) لوگوں میں سے پاؤ گے۔

(۲۸) (موسیٰ نے) کہا: (ٹھیک ہے) یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہوگئی، ان دونوں مدتوں میں سے میں جو بھی پوری کروں مجھ پر کوئی جبر نہ ہوگا، اور جو کہہ (سن یا طے کر) رہے ہیں اللہ اس پر (گواہ اور) کارساز ہے۔

(۲۹) پھر جب موسیٰ نے وہ مدت پوری کرلی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو انھوں نے (راستہ میں) کوہِ طور کی جانب ایک آگ دیکھی، تو اپنے گھر والوں سے کہا: (تم لوگ یہیں) ٹھہرو! میں نے (اس طرف) ایک آگ دیکھی ہے (میں اُدھر جاتا ہوں) شاید (وہاں آبادی ہو اور) میں وہاں سے (راستہ کے بارے میں) کوئی خبر لاسکوں، یا (کم سے کم) آگ کا کوئی انگارہ (ہی) لے آؤں تاکہ تم (اس سخت سردی میں کچھ) گرمائی حاصل کرسکو۔

(۳۰) پھر جب وہ اس آگ کے پاس پہونچے تو داہنی وادی کے کنارے پر جو برکت والے علاقے میں تھی، ایک درخت سے آواز آئی کہ: اے موسیٰ! (تم سے جو مخاطب ہے وہ) میں ہوں میں، اللہ! جو سارے جہان کا رب ہے۔

(۳۱) اور یہ (بھی) کہ اپنی لاٹھی (عصا) نیچے ڈال دو (انھوں نے ایسا ہی کیا) پھر جب انھوں نے اُس لاٹھی کو دیکھا تو وہ ایسے پھنپھنا رہی تھی جیسے (پتلا اور پھرتیلا) سانپ ہو، تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور (مارے ڈر کے) پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا (آواز آئی) اے موسیٰ! آگے آؤ،

وَلَا تَخَفْ ۖ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ﴿٣١﴾ اسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ
ڈرومت، تم (ہر طرح) امن میں ہو (۳۱)۔ اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو، وہ روشن ہو کر نکلے گا، بغیر کسی مرض
تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ
کے، اور خوف (رفع کرنے) کے واسطے اپنا بازو پھر اپنے سے ملا لینا، سو یہ دو سندیں ہیں تمہارے پروردگار کی طرف
الرَّهْبِ ۖ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ ۚ
سے فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس (جانے) کے لئے، بے شک وہ بڑے نافرمان لوگ ہیں (۳۲)۔ (موسیٰ
إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا
نے) عرض کیا اے میرے پروردگار! میں نے اُن میں سے ایک شخص کا خون کر دیا تھا سو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ میرا
فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ﴿٣٣﴾ وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا
خون کر ڈالیں گے (۳۳)۔ اور میرے بھائی ہارون کہ وہ مجھ سے زیادہ خوش بیان ہیں اُنھیں بھی میرے ساتھ رسالت
فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي ۖ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ﴿٣٤﴾
دے دیجئے مددگار بنا کر کہ وہ میری تصدیق کرتے رہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ میری تکذیب ہی کریں گے (۳۴)۔
قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا
(اللہ نے) فرمایا کہ ہم ابھی تمہارے بھائی کو تمہاری قوت بازو بنا دیتے ہیں اور تم دونوں کو ایک
يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا ۚ بِآيَاتِنَا ۚ أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ ﴿٣٥﴾
شوکت (خاص) عطا کرتے ہیں، سو اُنھیں تم دونوں پر دسترس نہ ہوگی، ہمارے نشان لے کر جاؤ تم دونوں اور
فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ
جو تمہارے پیرو ہوں گے غالب رہیں گے (۳۵)۔ پھر جب موسیٰ اُن کے پاس ہمارے کھلے ہوئے نشان
مُفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ
لے کر آئے، تو وہ بولے کہ یہ تو بس ایک گڑھا ہوا جادو ہے، اور ہم نے ایسی بات اپنے اگلوں باپ دادوں کے وقت
مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ
تو سنی نہیں تھیں (۳۶)۔ اور موسیٰ نے کہا میرا پروردگار خوب جانتا ہے اس کو جو (دین) ہدایت لے کر اس کے
تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ
پاس سے آیا ہے، اور جس کو آخرت کا گھر ملنے والا ہے، بے شک ظالم (کبھی) فلاح نہ پائیں گے (۳۷)۔ اور کہا

توضیحی ترجمہ

ڈرو نہیں! تم بالکل محفوظ ہو۔

(۳۲) (اور سنو!) اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو (اور بغل میں دبا کر پھر نکالو) وہ ایکدم سفید (چمکتا ہوا) نکلے گا بغیر کسی عیب کے (یعنی یہ سفیدی کسی بیماری کی وجہ سے نہیں ہوگی) اور پھر اپنا خوف دور کرنے کے لئے اپنا بازو اپنے جسم سے ملا لینا (تو ہاتھ اپنی اصل حالت پر آجائے گا اور تمہاری گھبراہٹ دور ہو جائے گی) تو (اصلاً) یہ دو زبردست دلیلیں ہیں (تمہاری پیغمبری کی) تمہارے پروردگار کی طرف سے فرعون اور اُس کے (دربار کے) امراء کے (پاس لے جانے کے) لئے، حقیقتاً وہ بڑے نافرمان لوگ ہیں۔

(۳۳) (موسیٰ نے کہا) میرے پروردگار! میں نے اُن میں کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا، اس لئے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے (دیکھتے ہی) قتل کر دیں گے۔ (تو آپ کی دعوت کیسے پہونچاؤں گا؟)

(۳۴) اور (ایک بات اور وہ یہ کہ) میرے بھائی ہارون مجھ سے زیادہ خوش کلام ہیں اُن کو میرے ساتھ میرا مددگار بنا کر بھیج دیں تاکہ وہ میری بات کی تائید اور تصدیق کریں، مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ (لہٰذا مناظرہ کرنا پڑ سکتا ہے اور اس وقت مجھے ہارون کی ضرورت ہوگی)

(۳۵) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: (ٹھیک ہے) ہم تمہارے بھائی کے ذریعہ تمہارے ہاتھ مضبوط کئے دیتے ہیں اور تم دونوں کو ایسا دبدبہ عطا کر دیتے ہیں کہ اُن کو ہماری نشانیوں کی برکت سے تم پر دسترس حاصل نہ ہوگی، تم دونوں اور جو تمہارے پیروکار ہوں گے وہی غالب رہیں گے۔

(۳۶) چنانچہ جب موسیٰ اُن کے پاس ہماری کھلی ہوئی نشانیاں لے کر پہونچے (اور اُن کو ہمارا پیغام پہونچایا، نیز ہماری نشانیاں دکھائیں) تو اُنھوں نے کہا: یہ کچھ نہیں، سوائے اس کے کہ ایک بناوٹی جادو ہے (یعنی یہ جو معجزے دکھا رہے ہیں یہ تو جادو ہیں اور جو توحید کا پیغام اللہ کی طرف منسوب کر کے پہونچا رہے ہیں وہ ان کا گھڑا ہوا ہے) اور (یہ بھی کہا کہ) ہم نے پہلے بزرگوں سے ایسی بات نہیں سنی۔ (اگر ایسا ہوتا تو وہ بھی ہمیں اس بابت کچھ بتا گئے ہوتے)

(۳۷) موسیٰ نے (اُن کی ہٹ دھرمی دیکھ کر) کہا: (میری بات نہیں مانتے تو نہ مانو!) میرا پروردگار (اللہ) اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اُس کی طرف سے ہدایت (یعنی توحید کا پیغام) لے کر آیا ہے اور آخرت کا بہترین ٹھکانا کس کے ہاتھ آئے گا البتہ (یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ) ظالم (و نافرمان) لوگ ہرگز فلاح نہیں پائیں گے۔

(۳۸) اور (یہ دلائل سن کر تمسخرانہ انداز میں) کہا:

فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ

فرعون نے اے سردارو! مجھ کو تو اپنے سوا کوئی تمہارا معبود معلوم نہیں، تو اے ہامان! میرے لئے مٹی کو

يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى

آگ میں پکاؤ پھر میرے واسطے ایک بلند عمارت بناؤ تاکہ میں موسیٰ کے خدا کو جھانک

اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ

دیکھوں، اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں (۳۸)۔ اور فرعون اور اُس کے تابعین نے

وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا

ناحق ملک میں اپنا سر اُٹھا رکھا تھا اور یہ سمجھ رکھا تھا کہ اُنھیں ہمارے پاس لوٹ کر آنا

لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ

نہیں ہے (۳۹)۔ سو ہم نے اُس کو اور اس کے لشکریوں کو پکڑ کر سمندر میں پھینک دیا، سو دیکھئے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى

ظالموں کا کیا انجام ہوا (۴۰)۔ اور ہم نے اُنھیں (ایسا) پیشوا بنا دیا تھا جو (لوگوں کو) دوزخ کی

النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ

طرف بلاتے رہے اور قیامت کے دن کوئی اُن کا ساتھ نہ دے گا (۴۱)۔ اور دنیا میں بھی ہم نے

الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع

اُن کے پیچھے لعنت لگا دی، اور قیامت کے دن بھی وہ بُرے حال والوں میں ہوں گے (۴۲)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

اور بالیقین ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی اگلی اُمتوں کے ہلاک کیے پیچھے، جو لوگوں کے

الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

لئے ذریعہ تھی دانشمندیوں اور ہدایت اور رحمت کی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں (۴۳)۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ

اور آپ (پہاڑ کے) مغربی جانب موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ کو احکام دیے تھے اور نہ آپ اُن

وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ

لوگوں میں سے تھے جو (اس وقت) موجود تھے (۴۴)۔ لیکن ہم نے (بہت سی) نسلیں پیدا کیں پھر گزر گیا

توضیحی ترجمہ

دربار کے مشیرو! میں تو اپنے سوا تمہارے کسی خدا کو جانتا نہیں، ہامان! تم (ایسا کرو کہ) میرے لئے مٹی کو آگ میں پکا کر (مضبوط بلڈنگ میٹیریل تیار کراؤ، اور) پھر (اُس سے) میرے لئے ایک (خوب) اونچی عمارت بناؤ، تاکہ میں اس پر سے موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں، اور (ویسے تو) میں پورے یقین کے ساتھ ان کو جھوٹوں میں ہی گردانتا ہوں۔

(۳۹) اور (اس طرح) اس نے اور اس کے فوجی (طاقت کے نشہ میں چور) لوگوں نے ناحق گھمنڈ کیا، اور (بات یہ تھی کہ) وہ یہ سمجھتے تھے کہ اُنھیں ہمارے پاس لوٹا کر نہیں لایا جائے گا۔

(۴۰) لہٰذا ہم نے اُس کو اور اس کے لشکریوں کو گھیر کر سمندر میں لا پھینکا، اب دیکھ لیجئے کہ ظالموں کا (اسی دنیا میں) کیسا انجام ہوا۔

(۴۱) اور ہم نے اُن لوگوں کو (دنیا میں) قائد بنایا تھا جو (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے تھے (یعنی اس زندگی میں ضلالت کے لیڈر رہے، اور بے شمار مخلوق ان کے اشاروں پر چلتی رہی) اور قیامت کے روز (وہ ایسے بے کس رہ جائیں گے کہ) کوئی ان کا ساتھ نہیں دے گا۔

(۴۲) اور (یہی نہیں) دنیا میں بھی ہم نے لعنت اُن کے پیچھے لگا دی ہے (چنانچہ آج اچھا کہنے والا کوئی نہیں، سب کی زبان سے بُرائی ہی نکلتی ہے) اور قیامت میں تو وہ ہوں گے ہی بُرے حال والوں میں۔

ع ۱۴ ۷

(۴۳) اور ہم نے پچھلی (نافرمان) اُمتوں کو ہلاک کرنے کے بعد موسیٰؑ کو ایسی کتاب (تورات) دی تھی جو لوگوں کو بصیرت (وفہم) عطا کرنے والی، اور سراپا ہدایت ورحمت تھی، تاکہ وہ (اس کو پڑھ کر اللہ کو یاد کریں اور) نصیحت حاصل کریں۔

(۴۴) اور (اے پیغمبرؐ!) آپ اُس وقت (کوہِ طور کی) مغربی جانب (تو) موجود نہیں تھے، جب (وہاں) ہم نے موسیٰؑ کو احکام سپرد کیے تھے (کہ ان کو سن سکتے) اور نہ آپؐ (اس منظر کو) دیکھنے والوں میں سے تھے۔ (یقیناً یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم وحی کے ذریعہ آپ کو بتلاتے رہے ہیں، ان تفصیلات کے ساتھ یہ کہیں نہیں ملتیں کہ آپ ان کو جان سکیں، لہٰذا یہ باتیں جو آپ کے ذریعہ ہم نے بیان کرائی ہیں اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ سچے نبی ہیں، اور آپ جو کچھ بیان کر رہے ہیں یہ اس خدا کا کلام ہے جو موقع پر موجود تھا)

(۴۵) لیکن (بات یہ ہے کہ موسیٰؑ کے بعد آپؐ کا زمانہ آنے تک) ہم نے متعدد نسلیں پیدا کیں (جو آتی رہیں جاتی رہیں) پھر گزر گیا

عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيٓ أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا

اُن پر زمانہ دراز، اور نہ آپ اہل مدین میں قیام پذیر تھے کہ ہماری آیتیں ان لوگوں کو پڑھ کر سنا رہے ہوں،

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

لیکن ہم آپ ہی کو رسول بنانے والے تھے (۴۵)۔ اور نہ آپ طور کے پہلو میں اُس وقت موجود تھے جب ہم

الطُّوْرِ إِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

نے (موسیٰ کو) آواز دی تھی لیکن آپ اپنے پروردگار کی رحمت سے (نبی بنائے گئے) تاکہ آپ ایسے لوگوں کو

مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾

ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، تاکہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں (۴۶)۔

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا

اور (ہم رسول نہ بھی بھیجتے) تو یہ بات نہ ہوتی کہ ان (بدبختوں) پر اُن کے کرتوت کے سبب کوئی مصیبت نازل

رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ

ہوجاتی تو یہ کہنے لگتے کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیج دیا کہ ہم تیرے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ

احکام کی پیروی کرتے اور ایمان والوں میں ہوتے (۴۷)۔ سو جب ان لوگوں کے پاس ہماری طرف سے امر

اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى

حق پہونچا تو یہ کہنے لگے اس رسول کو وہ کیوں نہ ملا جیسا موسیٰ کو ملا تھا، کیا جو موسیٰ کو ملا تھا اس کے قبل یہ لوگ اس

مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ

کے منکر نہ ہوئے؟ یہ لوگ کہتے ہیں کہ دونوں جادو ہیں، ایک دوسرے کے مددگار، اور یہ کہتے ہیں کہ ہم تو ہر ایک

كٰفِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ

کے منکر ہیں (۴۸)۔ آپ کہئے کہ اچھا تو کوئی کتاب، اللہ کے پاس سے ایسی لے آؤ، جو ہدایت میں ان دونوں سے

اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ

بہتر ہو، میں اُسی کی پیروی کرنے لگوں گا، اگر تم سچے ہو (۴۹)۔ پھر اگر یہ لوگ آپ کا کہنا نہ کرسکیں تو آپ سمجھ لیجئے

اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ

کہ یہ لوگ محض اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں، اور اُس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اپنی نفسانی خواہش پر چلے، بغیر

توضیحی ترجمہ

اُن پر زمانہ (جس سے ہماری ہدایات مٹ گئیں، پھر بھی آپ اس طرح مدین کے اس وقت کے واقعات بیان کررہے ہیں جیسے کہ آپ اس وقت وہاں رہے ہوں) اور (حقیقت یہ ہے کہ) آپ مدین کے بسنے والوں کے درمیان (کبھی) مقیم بھی نہیں رہے کہ (آپ وہاں کے حالات دیکھ کر اُن کے متعلق) ہماری آیتیں پڑھ کر سنا رہے ہوں، بلکہ (بات صرف اتنی ہے کہ) ہم رسول بھیجتے رہے ہیں۔ (چونکہ دنیا پھر نئے سرے سے ہدایت کی محتاج ہوگئی اس لئے ہم نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے کہ پچھلے قصے یاد دلائیں اور اسی لئے آپ کو واقعات کا صحیح علم دیا)

(۴۶) اور نہ آپ اُس وقت طور کے (مغربی) کنارے پر موجود تھے جب ہم نے (موسیٰ) کو پکارا تھا، لیکن یہ تمہارے رب کی (عنایت و رحمت ہے (کہ آپ کو وحی کے ذریعے یہ باتیں بتائی جارہی ہیں) تاکہ آپ اس قوم کو خبردار کریں جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا، ممکن ہے کہ وہ (سن کر یاد رکھیں اور) نصیحت حاصل کریں۔

(۴۷) اور اگر یہ (رسالت کا سلسلہ) نہ ہوتا تو (ہوتا یہ کہ) جب اُن کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے اُن پر کوئی مصیبت آتی تو وہ کہتے کہ اے ہمارے پروردگار! کیوں نہیں بھیجا آپ نے ہمارے پاس کوئی رسول (اپنی آیتیں واحکام لے کر) کہ ہم آپ کی آیتوں (واحکام) کی پیروی کرتے، اور ہم بھی ایمان والوں میں شامل ہوجاتے۔ (یعنی اس طرح ہم نے پیغمبر بھیج کر اپنی رحمت کا مظاہرہ کیا ہے اور اُن پر حجت تمام کردی ہے)

(۴۸) (رسول نہ بھیجتے تو کہتے کہ رسول کیوں نہ بھیجا؟) اب جب اُن کے پاس ہماری طرف سے حق (کا پیغام لے کر رسول) آگیا تو کہنے لگے کہ: ان پیغمبر کو اُس جیسی چیز کیوں نہیں دی گئی جیسی موسیٰ (علیہ السلام) کو دی گئی تھی (یعنی معجزات اور ایک ہی قسط میں پوری کتاب) کیا اس سے پہلے جو کچھ موسیٰ کو ملا تھا اُس (کو یہ مانتے ہیں؟ اور اس کے ماننے) سے انکار انھوں نے نہیں کیا؟ ان کا تو (صاف) کہنا ہے کہ یہ دونوں (ہی) جادو ہیں، اور ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں، اور ہم ان میں سے ہر ایک کے منکر ہیں۔

(۴۹) (اے پیغمبرؐ!) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اچھا (اگر یہ تورات اور قرآن اللہ کی کتابیں نہیں اور دونوں بقول تمہارے جادو ہیں) تو تم (ان کے علاوہ) کوئی اور کتاب اللہ کے پاس سے لے آؤ جو ہدایت کرنے میں دونوں سے بہتر ہو، میں اسی کی پیروی کرنے لگوں گا، (کرکے دکھاؤ) اگر تم سچے ہو۔

(۵۰) پھر اگر یہ آپ کی فرمائش پوری نہ کرسکیں تو سمجھ لیں کہ (اس انکار کی وجہ کوئی شبہ یا غلط فہمی نہیں ہے، حقیقت صرف اتنی ہے کہ) یہ لوگ اپنی خواہشات کے پیچھے چل رہے ہیں، اور ایسے شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو چھوڑ کر

هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۰ وَلَقَدْ

اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے، بے شک اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا (۵۰)۔اور ہم نے (اس) کلام کو اُن

وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۵۱ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

لوگوں کے لئے یکے بعد دیگرے بھیجا تاکہ یہ لوگ نصیحت مانیں (۵۱)۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب اس (قرآن) کے قبل

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا

دے رکھی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں (۵۲)۔اور جب یہ اُن کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں اس پر ایمان

اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝۵۳

لائے، بے شک یہ حق ہے ہمارے پروردگار کی طرف سے، اور ہم تو اس سے پہلے بھی (دین کے) ماننے والے تھے (۵۳)۔

اُولٰۗىِٕكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

ان لوگوں کو ان کا اجر دوہرا ملے گا، اس لئے کہ یہ پختہ رہے اور یہ لوگ بدی کا دفعیہ نیکی سے کرتے رہتے ہیں، اور جو

السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۵۴ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا

کچھ ہم نے دے رکھا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں (۵۴)۔اور جب کوئی لغو بات

عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ

سنتے ہیں تو اسے ٹال جاتے ہیں، اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے، تم پر

لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝۵۵ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ

سلام ہو، ہم نافہموں سے (تعلقات) نہیں چاہتے (۵۵)۔جس کو آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے، البتہ اللہ ہدایت

اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۵۶ وَقَالُوْٓا

دیتا ہے اسے جس کے لئے اُس کی مشیت ہوتی ہے، اور وہی ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے (۵۶)۔اور یہ

اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ

لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت پر چلنے لگیں تو اپنی سرزمین سے مار کر نکال دیے جائیں، کیا ہم نے

لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا

اُن کو امن و امان والے حرم میں جگہ نہیں دی، جہاں ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں ہمارے پاس سے بطور کھانے کے،

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۷ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ

لیکن ان میں سے اکثر لوگ (اتنی بات بھی) نہیں جانتے (۵۷)۔اور ہم کتنی ہی بستیاں ہلاک کر چکے ہیں ناز تھا

توضیحی ترجمہ

اللہ کی ہدایت کو، اپنی خواہشات کی پیروی کرے (جو بھی ایسا کرتے ہیں یا کریں گے وہ یقیناً ظالم ہیں) اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

ع ۵ ۸

(۵۱) اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے (اپنا) کلام (قرآن پاک) ان (ہی کے فائدے) کے لئے بتدریج (موقع کی مناسبت کے لحاظ سے) بھیجا تاکہ لوگ (آسانی سے) نصیحت حاصل کریں۔ (اور یاد کریں، ورنہ ہم ایک بار میں بھی اسے نازل کر سکتے تھے)

النصف

(۵۲) (دیکھئے یہ مشرکین تو آسمانی کتابوں کو مانتے ہی نہیں نہ پچھلی کتابوں کو اور نہ اگلی، جبکہ) جن لوگوں کو ہم نے پہلے (آسمانی) کتابیں دی ہیں (ان میں جو منصف مزاج اور اپنے صحیح دین پر قائم ہیں) وہ اِس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں (کیونکہ اُن کی کتابوں میں اس کی پیشین گوئی موجود ہے اور یہ قرآن اُن کتابوں کی تصدیق کرتا ہے)

(۵۳) اور جب (یہ قرآن) اُن کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، یقیناً یہ ہمارے رب کا (نازل کردہ) برحق کلام ہے، ہم تو اس کو پہلے ہی سے مانتے ہیں۔

(۵۴) ایسے لوگوں کو اُن کا ثواب دوہرا دیا جائے گا اُن کے صبر (و استقلال) کی بنا پر (کہ انھوں نے ہمارے حکم کی فرمانبرداری میں دو دینوں پر عمل کیا، اور پہلے دین سے دوسرے میں جانے میں جو بھی مشقتیں ہوئیں اُن پر صبر کیا اور اُنھیں ہماری خاطر قبول کیا) اور (اُن میں کچھ اور خوبیاں ہیں) وہ نیکی سے برائی کو دفع کرتے ہیں، اور ہم نے جو کچھ اُن کو دیا ہے اُس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

(۵۵) اور جب کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اُسے ٹال جاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے عمل، تمہیں ہمارا (دور سے) سلام! ہمیں نہیں چاہئیں (ایسے) بے سمجھ لوگ۔

(۵۶) (اے پیغمبرؐ! اپنے عزیزوں قریبوں کے ایمان نہ لانے پر آپ کا رنج قدرتی ہے، اور اُن کے ایمان لانے کی تمنا اور شوق و اہتمام طبعی لیکن) یہ (بھی) حقیقت ہے کہ آپ جس کو چاہیں خود ہدایت نہیں دے سکتے، بلکہ اللہ (ہی) جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور ہدایت پانے والوں کو وہی خوب جانتا ہے۔

(۵۷) اور یہ لوگ (ایمان نہ لانے کا عذر پیش کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کرنے لگیں گے تو ہم اپنی زمین سے مار کر نکال دیے جائیں گے، (آپ اُن سے کہئے کہ) کیا ہم نے اُن کو اُس حرم میں جگہ نہیں دے رکھی ہے جو اتنا پُرامن ہے کہ ہمارے پیدا کردہ ہر قسم کے پھل (دنیا بھر سے) وہاں کھنچے چلے آتے ہیں (ورنہ تشدد کی جگہ کون کاروباری آنا چاہتا ہے) لیکن ان میں سے اکثر (اس اہم نکتہ کو) نہیں جانتے۔

(۵۸) اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں، ناز تھا

مَعِيشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا
جنھیں اپنی خوش عیشی پر، یہ اُن کے گھر (اجڑے ہوئے پڑے) ہیں کہ اُن کے بعد آباد ہی نہ ہوئے، مگر تھوڑی دیر
قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِينَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى
کے لئے، اور ہم ہی مالک رہے (۵۸)۔ اور آپ کا پروردگار بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا جب تک کہ اُن
حَتّٰى يَبْعَثَ فِىٓ أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا
کے صدر مقام میں کسی پیمبر کو نہ بھیج لے جو اُنھیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنا دے، اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں
مُهْلِكِى الْقُرٰىٓ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظٰلِمُونَ ﴿۵۹﴾ وَمَآ أُوتِيتُم مِّنْ
کرتے بجز اس حال کے کہ وہاں کے باشندے سخت شرارت کرنے لگیں (۵۹)۔ اور تمھیں جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض
شَىْءٍ فَمَتٰعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
دنیوی زندگی کو برتنے کے لئے ہے اور اس کی زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار تر بھی، سو کیا تم
وَّأَبْقٰى ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۶۰﴾ أَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ
لوگ نہیں سمجھتے (۶۰)۔ بھلا وہ شخص جس سے ہم نے پسندیدہ وعدہ کر رکھا ہے اور وہ اُسے پالینے والا ہے اس جیسا ہو سکتا ہے جسے ہم
لَاقِيهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتٰعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
نے دنیوی زندگی کا چندروزہ فائدہ دے رکھا ہے، اور قیامت کے دن اُن لوگوں میں ہوگا جو گرفتار کرلئے جائیں گے (۶۱)۔ اور وہ
مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِىَ
دن (بھی یاد رکھنے کے قابل ہے) جب (اللہ) اُن سے پکار کر کہے گا کہ کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے باب میں تمہارا
الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا
زعم (بھی) تھا (۶۲)۔ (اس پر) وہ لوگ بول اُٹھیں گے جن پر (اللہ کا) فرمودہ ثابت ہو چکا ہوگا کہ اے ہمارے پروردگار! یہی وہ
هٰٓؤُلَآءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا ۚ أَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّأْنَآ إِلَيْكَ ۖ
لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا تھا، ہم نے اُنھیں (بے شک) بہکایا تھا، جیسا کہ ہم خود بہکے تھے، ہم تیری پیشی میں دست بردار ہوتے
مَا كَانُوٓا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿۶۳﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ
ہیں (اور) یہ لوگ کچھ ہم ہی کو تو پوجتے نہ تھے (۶۳)۔ اور کہا جائے گا کہ اپنے (ان) شریکوں کو بلاؤ، چنانچہ وہ اُنھیں پکاریں
فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿۶۴﴾
گے، وہ اُنھیں جواب بھی نہ دیں گے، اور یہ لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے، کاش یہ لوگ (دنیا میں) راہ راست پر رہے ہوتے (۶۴)۔

توضیحی ترجمہ

جن کو اپنی معیشت پر، ہم نے اُن کی معیشت تباہ کردی، تو (دیکھ لو) اُن کے گھر (تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں) کہ اُن کے بعد یہ آباد ہی نہ ہوئے مگر تھوڑی دیر کے لئے (جب کہ کوئی مسافر یہاں آکر ٹھہرا ہو یا کوئی قدرت کا یہ عبرتناک منظر دیکھنے رک گیا ہو) اور (آخرکار اُن کے سب سامانوں کے) ہم ہی وارث (و مالک) رہے۔

(۵۹) اور (اے پیغمبرؐ! عذاب کے سلسلہ میں ہمارا قانون یہ ہے کہ ہم یعنی) آپ کا رب (گناہگار اور نافرمان) بستیوں کو (اس وقت تک) ہلاک نہیں کیا کرتا جب تک کہ ان بستیوں کے مرکزی مقام پر (اپنا) کوئی رسول نہیں بھیج دیتا جو اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور (اس کے بعد بھی) ہم بستیوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتے جب تک کہ وہاں کے باشندے ظالم (یعنی عقیدے اور عمل دونوں میں راہ حق سے منحرف اور شرک اور ہر قسم کی باطل پرستیوں میں گرفتار) نہ بن جائیں۔

(۶۰) اور (اے انسانو! ذرا سوچو) تمھیں جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ دنیا کی (چندروزہ) زندگی کا سامان اور اُس کی زیب و زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس (نعمتیں، آسائشیں اور اجر و ثواب) ہے وہ کہیں زیادہ بہتر اور کہیں زیادہ پائیدار ہے، کیا تم لوگ (اس فرق کو) نہیں سمجھتے۔

ع ۶ ۹

(۶۱) اچھا بتاؤ کیا وہ (مومن) شخص جس سے ہم نے ایک بہترین وعدہ کر رکھا ہے اور وہ اُس کو (یقینی طور پر) پانے والا ہے اُس (کافر و مشرک) کے برابر ہوسکتا ہے جس کو ہم نے دنیوی زندگی کے کچھ مزے دیے ہیں پھر اُسے (آخرکار) قیامت میں اُن لوگوں میں شامل ہونا ہے جو (گرفتار کر کے) حاضر کئے جائیں گے۔

(۶۲) اور اُس دن اللہ اُن (مشرکین) کو پکارے گا اور (اُن سے) پوچھے گا: کہاں ہیں (خدائی میں) میرے وہ شریک؟ جن کو تم میرا شریک مانتے تھے (بلاؤ انھیں، وہ تمہاری مدد کریں)

(۶۳) (ان کے بولنے سے پہلے) بول پڑیں گے وہ لوگ جن پر (گمراہ کرنے کی وجہ سے اللہ کی) بات پوری ہو چکی ہوگی (یعنی عذاب کا استحقاق ثابت ہو چکا ہوگا) کہ اے ہمارے رب! (ہاں) ہم نے ان لوگوں کو بہکایا تھا (لیکن) ہم نے ان کو اسی طرح بہکایا تھا جیسے کہ ہم خود بہکے تھے (یعنی ہم دونوں ہی اپنے اختیار سے بہکے تھے، نہ ہم پر کسی نے زبردستی کی تھی اور نہ ہم نے ان پر) ہم آپ کے سامنے ان سے دست بردار ہوتے ہیں، یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔

(۶۴) اور (ان مشرکین سے) کہا جائے گا کہ: پکارو اُن کو جنھیں تم نے اللہ کا شریک بنا رکھا تھا، چنانچہ وہ اُن کو پکاریں گے مگر وہ اُن کو جواب نہیں دیں گے اور (اب) اُنھیں عذاب سامنے نظر آئے گا، (وہ حسرت سے کہیں گے کہ) کاش وہ بھی (دنیا میں اللہ کی بھیجی ہوئی) ہدایت قبول کر لیتے۔ (تو آج اس حشر سے بچ جاتے)

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَآ أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ

اور جس دن (اللہ) اُن سے پکار کر پوچھے گا کہ تم نے کیا جواب پیمبروں کو دیا تھا؟ (۶۵)۔ سو اُس روز اُن (کے

عَلَيْهِمُ الْأَنبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ ﴿٦٦﴾ فَأَمَّا مَن تَابَ

دل) سے (سارے) مضامین گم ہو جائیں گے، اور آپس میں پوچھ پاچھ بھی نہ کر سکیں گے (۶۶)۔ البتہ جو کوئی توبہ

وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰٓ أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾

کرے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو عجب نہیں کہ (ایسے لوگ) فلاح پانے والوں میں ہوں (۶۷)۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَٰنَ

اور آپ کا پروردگار پیدا کرتا ہے جس چیز کو بھی اس کی مشیت ہوتی ہے اور جو (حکم بھی) وہ پسند کرے ان لوگوں کو

اللَّهِ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ

تجویز کا کوئی حق نہیں، اللہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے (۶۸)۔ اور آپ کا پروردگار سب کی خبر رکھتا

وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ

ہے جو کچھ ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے رہتے ہیں (۶۹)۔ اور اللہ وہی ہے کہ اس کے سوا

وَالْءَاخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن

کوئی معبود نہیں (سب) تعریف اُسی کی ہے دنیا (میں بھی) اور آخرت میں (بھی)، حکومت بھی اُسی کی ہے اور اسی

جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ مَنْ

کے پاس تم (لوٹ کر) جاؤ گے (۷۰)۔ آپ کہئے بھلا یہ بتاؤ اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک رات ہی رہنے

إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَآءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ

دے تو اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی کر دے؟ تو کیا تم سنتے نہیں؟ (۷۱)۔ آپ کہئے بھلا یہ بتاؤ

إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ مَنْ

کہ اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک دن ہی رہنے دے تو اللہ کے علاوہ کون معبود ہے جو

إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾

تمہارے لئے رات کو لے آئے جس میں تم آرام پاؤ؟ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ (۷۲)۔ اور یہ اُس

وَمِن رَّحْمَتِهِۦ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا۟ فِيهِ

کی رحمت ہی تو ہے کہ اُس نے تمہارے لئے رات اور دن بنا دیے کہ تم اُس میں آرام (بھی) کرو

توضیحی ترجمہ

(۶۵) اور اُس دن وہ (اللہ) اُن کو پکار کر (یہ بھی) پوچھے گا کہ تم نے پیغمبروں کو (اُن کی دعوت کا) کیا جواب دیا تھا؟

(۶۶) تو اس دن ساری باتیں (یعنی من گھڑت کراماتی قصے وکہانیاں اُن کے ذہن سے) غائب ہو چکے ہوں گے (وہ رسالت کی بابت اس سوال کا کوئی جواب نہ دے سکیں گے) اور آپس میں ایک دوسرے سے (اس بابت) کچھ پوچھ بھی نہ سکیں گے۔

(۶۷) البتہ جس کسی نے (غلط عقائد سے دنیا ہی میں) توبہ کرلی اور اُس نے (اس کے بعد) نیک عمل کئے تو اُسے امید رکھنی چاہئے کہ وہ (آخرت میں) فلاح پانے والوں میں سے ہوگا۔

(۶۸) اور آپ کا پروردگار پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے (یعنی وہی مختارِ کل ہے ہر چیز کے پیدا کرنے میں بھی، اور کسی کام کے لئے کسی کو منتخب کرنے میں بھی) ان کو (اس بابت) کوئی اختیار نہیں ہے (کہ کسی کو شریک بنائیں) اللہ اُن کے شرک سے پاک اور بہت بالا و برتر ہے۔

(۶۹) اور آپ کا پروردگار اُن باتوں کو بھی جانتا ہے جو وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں، اور اُن باتوں کو بھی جو وہ علانیہ کرتے ہیں (اسی لئے اسی کو فیصلے وانتخاب کا پورا حق ہے)

(۷۰) اور اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (یعنی جس طرح وہ تخلیق واختیار اور علم میں منفرد ہے اسی طرح الوہیت میں بھی ہے) تعریف اُسی کی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اور حکم اُسی کا چلتا ہے، اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

(۷۱) آپ (اے پیغمبرؐ!) ان سے پوچھئے کہ کیا خیال ہے تمہارا (اس سلسلہ میں کہ) اگر اللہ تم پر رات کو ہمیشہ کے لئے قیامت تک مسلط رکھے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہارے پاس روشنی لے کر آئے؟ (تم نے جواب نہیں دیا؟) تو کیا تم سنتے (بھی) نہیں؟ (ورنہ یہ بات تو ایسی واضح تھی کہ صرف سن کر ہی تم اس کا جواب دے دیتے اس میں کسی غور وفکر کی کیا ضرورت؟)

(۷۲) (اور ان سے یہ بھی) پوچھئے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تم پر دن کو ہمیشہ کے لئے تا قیامت مسلط کر دے (رات لائے ہی نہیں) تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں وہ رات لاکر دے دے جس میں تم سکون حاصل کر سکو؟، تو کیا تمہیں کچھ سجھائی بھی نہیں دیتا؟ (کہ ان حقیقتوں کو دیکھ کر ہی صحیح نتیجہ پر پہونچ سکو)

(۷۳) اور اُسی (خالق یعنی اللہ) نے تو اپنی رحمت سے رات اور دن بنا دیے تا کہ تم اس میں (یعنی رات میں سوکر) سکون حاصل کرو

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۷۳ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

اور تاکہ اس کی روزی (بھی) تلاش کرتے رہو، اور تاکہ تم شکر کرتے رہو (۷۳)۔ اور جس روز اللہ انھیں پکار کر

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۷۴ وَنَزَعْنَا

کہے گا کہاں ہیں (اب) وہ جنھیں تم میرا شریک قرار دیتے تھے؟ (۷۴)۔ اور ہم ہر اُمت سے ایک ایک گواہ

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ

نکال کر لائیں گے، پھر ہم کہیں گے کہ کوئی دلیل اپنی پیش کرو، سو (اس وقت) وہ (بالیقین) جان لیں گے سچی

لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۷۵ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ

بات اللہ کی تھی، اور جو کچھ گڑھا کرتے تھے وہ سب اُن سے کنارہ کر جائے گا (۷۵)۔ قارون موسیٰ کی قوم میں

قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ

سے تھا، سو اُس نے اُن کے مقابلہ میں زیادتی اختیار کی، اور ہم نے اُسے کتنے خزانے دے رکھے تھے کہ اُس کی

مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ

کنجیاں زور آوروں کی ایک جماعت کو گرانبار کر دیتی تھیں، جب کہ اُس کی قوم نے اُس سے کہا کہ اِترا

لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝۷۶ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ

مت، بے شک اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا (۷۶)۔ اور جو کچھ اللہ نے تجھے دے رکھا ہے اس

اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ

میں عالمِ آخرت کی بھی جستجو کر، اور دنیا سے (بھی) اپنا حصہ فراموش مت کر، اور جس طرح اللہ نے

كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ

تیرے ساتھ حسنِ سلوک کیا ہے تو بھی (بندوں کے ساتھ) حسنِ سلوک سے پیش آ، اور روئے زمین پر

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۷۷ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ

فساد مت پھیلا، بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (۷۷)۔ اُس نے کہا مجھ کو تو یہ سب

عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ

میری ہنرمندی سے ملا ہے، کیا اُسے یہ خبر نہ تھی کہ اللہ اُس کے قبل کی اُمتوں میں ایسوں کو ہلاک کر چکا

الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔلُ

ہے جو قوت میں بھی اُس سے بڑھے ہوئے تھے اور مجمع بھی (اُن کا) زیادہ تھا، اور سوال نہیں کرنا پڑتا

ع ۷ ۱۵ ۱۰

توضیحی ترجمہ

اور تاکہ تم تلاش کرو اس میں (یعنی دن میں) اللہ کا فضل (یعنی اپنے لئے اُس کی بھیجی ہوئی روزی) اور تاکہ تم (یہ انتظام دیکھ کر اُس کے) شکر گذار بنے رہو۔

(۷۴) اور اُس دن وہ (اللہ) ان (مشرکین) کو پکار کر کہے گا کہ کہاں ہیں (خدائی میں) میرے وہ شریک؟ جن کو تم میرا شریک مانتے تھے (بلاؤ انھیں، وہ تمہاری مدد کریں)

(۷۵) اور (جن کو وہ خدائی میں شریک مانتے تھے وہ تو اُن مشرکوں کی گڑھی ہوئی باتیں تھیں اس لئے کوئی نہیں آئے گا، البتہ) ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہی دینے والا (یعنی حقیقت حال بتانے والا، پیغمبر یا اُس کا نائب) نکال کر الگ کھڑا کردیں گے، پھر کہیں گے کہ تم (اُن کو تو نہیں بلا سکے جن کو تم نے میری خدائی میں شریک کیا تھا اب ان کے سامنے) اپنے دلائل ہی پیش کرو (جن کی بنیاد پر تم میرے شریک ٹھہراتے تھے، وہ خاموش رہیں گے کوئی دلیل یا سند ہوتی تو پیش کرتے) اس وقت اُن کو پتہ چل جائے گا کہ سچی بات اللہ ہی کی تھی (جو اس نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے بھیجی تھی کہ اللہ ہی تنہا عبادت کے لائق ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں) اور وہ ساری باتیں جو انھوں نے گھڑ رکھی تھیں سب گم ہو کر رہ جائیں گی۔

(۷۶) (دنیا کی بے ثباتی اور حقارت کی ایک مثال سنو!) قارون موسیٰ کی قوم کا ایک شخص تھا، لیکن وہ اُن ہی پر (ظلم و) زیادتی کرنے لگا تھا، اور ہم نے اُسے اتنے خزانے دیے تھے کہ اُس کی چابیاں اچھے طاقت ور (اور مضبوط) لوگوں کی ایک ٹیم سے بھی بمشکل اُٹھتی تھیں (وہ اپنی بے پناہ دولت کی بنا پر بہت اِترانے لگا تھا، اس کی قوم کے کچھ اچھے لوگوں نے اُس کو اس بارے میں نصیحت کی) جب کہ اُس سے کہا کہ: اِترایا مت کرو (کیونکہ) اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۷۷) اور اللہ نے جو کچھ (مال و دولت) تمہیں دے رکھا ہے اُس کے ذریعے آخرت کا گھر تلاش کرو اور اپنے دنیوی حصہ کو بھی نہ بھولو (یعنی اپنی جائز ضرورتوں میں اعتدال کے ساتھ خرچ کرتے رہو) اور جس طرح اللہ نے تم پر احسان کیا ہے (تمہیں اس قدر مال و دولت دے کر) تم بھی (دوسروں پر خرچ کر کے اُن پر) احسان کرو، اور زمین میں تم (جہاں رہتے ہو) فساد مچانے کی کوشش نہ کرو (یعنی ہر قسم کے گناہوں اور دوسروں پر زیادتیوں، اور اُن کے حقوق کی پامالی سے بچے رہو، یاد رکھو) اللہ تعالیٰ فساد مچانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۷۸) (قارون) بولا: یہ سب تو مجھے اپنی قابلیت (وعلمی مہارت) کی وجہ سے ملا ہے (میں کیوں اپنی دولت کسی پر خرچ کروں، میرا کوئی کیا بگاڑ لے گا؟ اللہ نے فرمایا) کیا اُسے اس کا علم نہیں کہ اللہ نے اس سے پہلی نسلوں کے ایسے کتنے ہی لوگوں کو ہلاک کر ڈالا تھا جو طاقت میں اس سے کہیں بڑھ کر تھے، اور جن کی جمعیت بھی زیادہ تھی، اور نہیں پوچھا جاتا ہے

عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ط

مجرموں سے اُن کے گناہوں کی بابت (۷۸)۔ پھر وہ اپنے قوم والوں کے سامنے اپنے (تجمل و) آرائش کے

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا

ساتھ نکلا، جو لوگ دنیوی زندگی کے طالب تھے بولے: کاش ہم کو بھی ایسا ہی (ساز و سامان) ملا ہوتا جیسا قارون کو

اُوْتِيَ قَارُوْنُ لا اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

ملا ہے، بے شک وہ بڑا خوش نصیب ہے (۷۹)۔ اور جن لوگوں کو (دین کی) فہم عطا ہوئی تھی وہ بولے تمہارے اوپر

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

نیکی پڑے، اللہ (کے ہاں) کا ثواب کہیں بہتر ہے (جو ایسے شخص کو ملتا ہے) جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اور

صَالِحًا ج وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ

وہ تو صرف صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے (۸۰)۔ پھر ہم نے اس (قارون) کو مع اس کے سامان کے زمین میں

الْاَرْضَ قف فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ق

دھنسا دیا، سو کوئی جماعت اُس کے لئے ایسی نہ ہوئی جو اُسے اللہ کے مقابلہ میں بچا لیتی، اور نہ وہ خود

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ

ہی اپنے کو بچا سکا (۸۱)۔ اور کل جو لوگ اُس جیسے ہونے کی تمنا کر رہے تھے وہ (اب) کہنے لگے بس

بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو اُس کی مشیت ہوتی ہے خوب روزی دیتا ہے،

مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ج لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ط

اور (جس کو چاہتا ہے) تنگی سے دیتا ہے، اگر ہم پر اللہ نے اپنا کرم نہ کیا ہوتا تو ہم کو بھی دھنسا دیتا،

وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا

بس تو معلوم ہوا کہ کافروں کو فلاح نہیں ہوتی (۸۲)۔ یہ عالمِ آخرت تو ہم اُن ہی لوگوں کے لئے

لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَةُ

خاص کر دیتے ہیں جو زمین میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں نہ فساد کرنا، اور انجام (نیک) تو متقیوں ہی کا

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ج وَمَنْ جَآءَ

(حصہ) ہے (۸۳)۔ جو کوئی نیکی لے کر آئے گا اُس کو اُس سے بہتر (بدلہ) ملے گا، اور جو کوئی آئے گا

توضیحی ترجمہ

(ایسے) مجرموں سے اُن کے گناہوں کی بابت۔ (یعنی جب معاملہ تکبر کے ساتھ نافرمانی کا ہو اور گناہ اتنے زیادہ ہوں تو پھر اُن سے باز پرس نہیں ہوتی، براہ راست مواخذہ ہوتا ہے)

(۷۹) پھر (ایک بار ایسا ہوا کہ) وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی (شان و شوکت کا مظاہرہ کرتا ہوا بڑی) آن بان کے ساتھ نکلا، تو جو لوگ دنیا کے طالب تھے وہ (حسرت سے) کہنے لگے: کاش! ہم کو بھی ویسا ہی (مال اور عیش و عشرت کا سامان) مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے، واقعی وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے۔

(۸۰) اور اُن لوگوں نے جنہیں (دین کا) علم عطا ہوا تھا (اور وہ دنیا کی بے ثباتی اور اصل حقیقت کو سمجھتے تھے، ان لوگوں سے) کہا: افسوس ہے تم پر! (تم اس چند روزہ دولت کی حسرت کر رہے ہو) اللہ کا دیا ہوا ثواب (اس دنیاوی دولت سے) کہیں بہتر ہے (جو ایسے شخص کو ملے گا) جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور یہ فضیلت تو اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرنے والے ہوتے ہیں۔ (اور دنیا میں کسی کے پاس مال و دولت دیکھ کر حرص و طمع نہیں کرتے)

(۸۱) پھر ہوا یہ کہ (اس کی شرارت اور اُس کا تکبر بڑھتا گیا اور آخر کار) ہم نے اُسے اور اُس کے (محل نما) گھر کو زمین میں دھنسا دیا، اور (اس وقت) نہ تو کوئی جماعت اللہ کے سامنے اُس کی مدد کو آئی، اور نہ وہ خود ہی اپنے کو بچا سکا۔

(۸۲) اور کل جو لوگ اُس جیسا ہونے کی تمنا کر رہے تھے، کہنے لگے: اب معلوم ہوا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں وسعت کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگی کر دیتا ہے، اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو (ہم بھی قارون کی طرح ہوتے اور پھر) وہ ہمیں بھی دھنسا دیتا، اب (اُس کا حشر دیکھ کر خوب) واضح ہو گیا کہ کافر لوگ حقیقی فلاح نہیں پاتے۔

ع ۸ ۷ ۱۱

(۸۳) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، سن لو!) وہ آخرت والا گھر تو ہم اُن لوگوں کے لئے مخصوص کر دیں گے جو زمین (یعنی دنیا) میں نہ تو بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا، اور عاقبت (صحیح معنوں میں) متقیوں اور پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے۔

(۸۴) (آخرت میں) جو کوئی نیکی لے کر آئے گا تو اُس کو اُس سے بہتر چیز ملے گی، اور جو کوئی آئے گا

بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا

بدی لے کر، سو ایسے لوگوں کو جو بدی کے کام کرتے ہیں بدلہ بس اُتنا ہی ملے گا جتنا وہ کرتے تھے (۸۴)۔

يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى

جس (اللہ) نے آپ پر قرآن کو فرض کیا ہے وہ آپ کو اصل ٹھکانے پر پہونچا کر رہے گا، آپ کہہ دیجئے کہ

مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ

میرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون سچا دین لے کر آیا ہے اور کون صریح گمراہی میں مبتلا ہے (۸۵)۔ اور

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ

آپ کچھ (اِس کا) آسرا لگائے ہوئے نہ تھے کہ آپ پر (یہ) کتاب نازل کی جائے گی، مگر آپ

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾

کے پروردگار کی رحمت سے (نازل ہوئی) سو آپ (اِن) کافروں کی ذرا بھی تائید نہ کیجئے گا (۸۶)۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ

اور جب اللہ کے احکام آپ پر نازل ہوں تو ایسا نہ ہونا چاہئے کہ یہ ان سے آپ کو روک دیں، اور اپنے

اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ

پروردگار کی طرف (لوگوں کو) بلاتے رہیے، اور (ان) مشرکوں میں شامل نہ ہو جایئے (۸۷)۔ اور اللہ کے

اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ

ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکاریئے، کوئی معبود نہیں اُس کے سوا، ہر شئے فنا ہونے والی ہے بجز اُس کی ذات کے،

لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾

حکومت اُسی (ایک) کی ہے اور اُسی کی طرف تم (سب) لوٹائے جاؤ گے (۸۸)۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ تِسْعٌ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً سَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ عنکبوت مکی ہے، اس میں | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | ۶۹ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ

الف۔ لام۔ میم۔ (۱)۔ کیا لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ محض یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیے جائیں گے

لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ

اور وہ آزمائے نہ جائیں گے (۲)۔ اور ہم تو اُنھیں بھی آزما چکے ہیں جو ان سے قبل گزرے ہیں، سو جان کر رہے گا

توضیحی ترجمہ

بدی لے کر، تو ایسے بداعمالی کرنے والوں کو اُن ہی اعمال کی سزا دی جائے گی جو وہ کیا کرتے تھے۔ (اس میں کوئی زیادتی نہیں ہوگی)

(۸۵) (اے پیغمبرؐ! ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ) جس ذات نے آپ پر قرآن (کے احکام پر عمل اور اُس کی تبلیغ) کو فرض کیا ہے وہ آپ کو اُس جگہ لا کر رہے گا جو (آپ کے لئے) انسیت کی جگہ ہے (یعنی آپ جو ہجرت کر کے مدینہ جا رہے ہیں ایک دن، ہم آپ کو مکہ ضرور واپس لائیں گے، اور اُس کے بعد آپ لوٹنے کی اصل جگہ واپس کئے جائیں گے، لیکن اس یقین دہانی کو عام کرنے کی ضرورت نہیں، آپ تو بس اتنا) کہہ دیجئے کہ: میرا رب اُس کو بھی اچھی طرح جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا ہے اور اُس کو بھی جو کھلی گمراہی میں گرفتار ہے۔ (وہ اسی کے مطابق معاملہ کرے گا)

(۸۶) اور (اے پیغمبرؐ!) آپ کو (پہلے سے) یہ امید نہیں تھی کہ آپ پر کتاب نازل کی جائے گی (یعنی آپ کو نبوت سے سرفراز کیا جائے گا) بس آپ کے رب کی (خاص) رحمت سے (ایسا ہوا) لہٰذا (وہی آپ کی مدد بھی کرے گا) آپ کافروں کے مددگار نہ بنئے گا۔

(۸۷) اور جب یہ آیتیں آپ پر نازل کر دی گئی ہیں تو اس کا خیال رکھیں کہ یہ (کفار) اب آپ کو ان آیتوں (پر عمل اور تبلیغ) سے نہ روک پائیں اور آپ اپنے رب (اور اُس کے دین) کی طرف دعوت کا سلسلہ جاری رکھیں، اور (اپنی قوم کی رعایت میں اس کام سے رُک کر) مشرکین میں شامل نہ ہوں۔

وقف لازم

(۸۸) اور (آپ کی دعوت کا خاص پیغام یہ ہونا چاہئے کہ) اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو (مدد کے لئے، یا کام بنانے کے لئے، کیونکہ) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اُس کی ذات کے، حکومت (صرف) اُسی کی ہے، اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

ع ۹ ۱۲

سورۂ عنکبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الف۔ لام۔ میم۔ (اس کے معنی اللہ اور رسول نے نہیں بتائے)

(۲) کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اُنھیں یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا کہ بس وہ یہ کہہ دیں کہ: "ہم ایمان لے آئے" اور اُن کو آزمایا نہ جائے گا؟ (یعنی ایمان لانے کے بعد آزمائش لازمی ہے تب ہی تو ایمان کی صداقت ثابت ہوگی اور اجر ملے گا نیز وہ جنت کے مستحق ہوں گے، ورنہ صرف زبانی ایمان لانا کافی نہیں)

(۳) اور ہم اُن سے پہلے گزرے سب (ایمان لانے والوں) کی آزمائش کرتے رہے ہیں (یہ اللہ کا فیصلہ ہے کہ) وہ (علانیہ) جان کر رہے گا

اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳﴾ اَمْ حَسِبَ

اللہ اُن لوگوں کو جو سچے تھے اور جھوٹوں کو بھی جان کر رہے گا (۳)۔ ہاں تو جو لوگ بُرے کام کر رہے

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾

ہیں وہ یہ خیال کر رہے ہیں کہ ہم سے نکل بھاگیں گے، کیسی بیہودہ اُن کی (یہ) تجویز ہے! (۴)۔

مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ

جو کوئی اللہ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہو، سو اللہ کا وہ معیّن وقت تو ضرور ہی آنے والا ہے، اور وہ بڑا سننے

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۵﴾ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ

والا، بڑا جاننے والا ہے (۵)۔ اور جو کوئی محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے محنت کرتا ہے، بے شک اللہ

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

سارے عالَم سے بے نیاز ہے (۶)۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل بھی کیے، ہم

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ

اُن کے گناہ اُن سے ضرور دور کر کے رہیں گے، اور ہم اُن کو اُن کے اعمال کا زیادہ اچھا بدلہ دے کر

الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ

رہیں گے (۷)۔ اور ہم نے حکم دیا ہے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ سلوکِ نیک کا، لیکن اگر وہ

حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

تجھ پر زور دالیں کہ تو کسی چیز کو میرا شریک بنا، جس کی کوئی دلیل تیرے پاس نہیں، تو تم اُن کا کہنا نہ

فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾

ماننا، تم سب کو میرے ہی پاس آنا ہے، میں تم کو جتلا دوں گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہتے تھے (۸)۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ﴿۹﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اُنھیں ہم نیک بندوں میں داخل کر کے رہیں گے (۹)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ

اور بعضے آدمی ایسے ہیں جو (زبان سے) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے، پھر جب اللہ (کی راہ) میں تکلیف پہونچائی جاتی

فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَىِٕنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

ہے تو لوگوں کی اذیت رسانی کو مثل عذاب الٰہی کے سمجھنے لگتے ہیں، اور اگر کوئی مدد آپ کے پروردگار کی طرف سے پہونچتی ہے تو

توضیحی ترجمہ

(مخلوق کو دکھا کر بھی تاکہ حجت قائم ہو) کہ کون لوگ ہیں جو (اپنے ایمان کے دعوے میں) سچے ہیں اور کون لوگ جھوٹے ہیں۔

(۴) (یہ آیت اُن کافروں سے متعلق ہے جو مسلمانوں کو ستا رہے تھے) کیا وہ لوگ جو بُرے کام کر رہے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے بچ کر نکل جائیں گے؟ (ایسا ہرگز نہیں ہے) وہ غلط رائے قائم کر رہے ہیں۔

(۵) جو بھی اللہ سے جا ملنے کی اُمید رکھتا ہو اُسے یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ کا مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے، اور (اس کا بھی یقین رکھے کہ) وہ (اللہ ہر بات) سننے والا اور (ہر چیز اور ہر عمل) جاننے والا ہے۔ (اُسی کے مطابق ہر ایک کو بدلہ دے گا)

(۶) اور جو کوئی بھی (ہمارے راستے میں) محنت ومجاہدہ کرتا ہے وہ (اصلاً) اپنے (نفع) کے لئے ہی محنت ومجاہدہ کرتا ہے، (چاہے وہ نفس اور شیطان کا مقابلہ کرنے کی محنت ہو، یا تبلیغ ودعوت کی محنت، یا اللہ کی راہ میں جہاد کی محنت، ورنہ) یقیناً اللہ تو (کلی طور پر) تمام دنیا جہان سے بے نیاز ہے۔ (اُسے کسی کی اطاعت سے کیا نفع اور نافرمانی سے کیا نقصان)

(۷) اور (دنیا جہاں سے بے نیاز ہونے کے باوجود ہم اپنی رحمت وشفقت سے) اُن کی بُرائیوں کو ضرور دور کردیں گے جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے اور اُن کے (ان) اعمال (صالحہ) کا بدلہ (استحقاق سے) بڑھ کردیں گے۔

(۸) اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے، لیکن (یاد رکھو!) اگر وہ (والدین) تم پر زور ڈالیں کہ تم کسی کو (خدائی میں) میرا شریک بناؤ جس کے بارے میں تمہارے پاس کوئی علم (اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے) نہیں (پہونچا) تو ان دونوں کا کہنا نہ مانو، تم سب کو (آخرکار) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، اس وقت میں بتادوں گا جو بھی تم کرتے تھے۔ (اور پتہ چل جائے گا کہ زیادتی کس کی تھی تمہاری یا والدین کی)

(۹) اور (سن لو!) جو لوگ بھی ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے ہم اُنھیں ضرور نیک لوگوں میں شامل کریں گے۔ (یعنی والدین کی طرف سے شرک یا کسی معصیت کے حکم کی نافرمانی نافرمانی نہیں مانی جائے گی)

(۱۰) اور لوگوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ "ہم ایمان اللہ پر ایمان لے آئے ہیں"، لیکن (اُن کا حال یہ ہے کہ) جب اُنھیں اللہ کے راستے میں کوئی تکلیف پہونچائی جاتی ہے تو وہ لوگوں کے ذریعہ پہونچائی تکلیف کو اللہ کے عذاب کا درجہ دے دیتے ہیں (اور دین سے بھاگنے لگتے ہیں) اور اگر (کہیں) آپ کے پروردگار کی طرف سے (مسلمانوں کے پاس) کوئی مدد آجائے (یعنی اُن کو فتح وغلبہ نصیب ہوجائے) تو

لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ أَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ
کہنے لگتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ تھے ہی، کیا اللہ کو دنیا جہاں والوں کے دلوں کی باتیں خوب معلوم
الْعٰلَمِينَ ﴿۱۰﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِينَ ﴿۱۱﴾
نہیں؟ (۱۰)۔ اور اللہ ایمان والوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا اور منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا (۱۱)۔
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ
اور کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں ہماری راہ چلو اور تمہارے گناہ ہمارے ذمہ، حالانکہ یہ لوگ اُن
خَطٰيٰكُمْ ۚ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِينَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُمْ
کے گناہوں میں سے ذرا بھی نہیں لے سکتے، یہ بالکل جھوٹے ہیں (۱۲)۔ اور یہ لوگ اپنے گناہ
لَكٰذِبُونَ ﴿۱۲﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَ
اپنے اوپر لادے ہوں گے اور اپنے گناہوں کے ساتھ کچھ اور گناہ بھی، اور اِن سے قیامت کے
لَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا
دن باز پُرس ہو کر رہے گی جیسی جیسی باتیں یہ گڑھتے رہتے تھے (۱۳)۔ اور بالیقین ہم نے نوحؑ کو
إِلٰى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ۖ فَأَخَذَهُمُ
اُن کی قوم کی طرف (پیمبر بنا کر) بھیجا، تو وہ اُن کے درمیان پچاس سال کم ایک ہزار برس رہے،
الطُّوفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُونَ ﴿۱۴﴾ فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَصْحٰبَ السَّفِينَةِ وَ
پھر اُن کو طوفان نے آلیا، اور وہ (بڑے ہی) پاپی تھے (۱۴)۔ پھر ہم نے اُن کو اور کشتی والوں کو بچالیا،
جَعَلْنٰهَا اٰيَةً لِلْعٰلَمِينَ ﴿۱۵﴾ وَإِبْرٰهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا
اور ہم نے اس (واقعہ) کو دنیا جہان والوں کے لئے ایک نشان بنادیا (۱۵)۔ اور ابراہیمؑ کو (بھی ہم نے پیمبر
اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ ۖ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۶﴾ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ
بنا کر بھیجا) جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا اللہ کی پرستش کرو اور اُس سے ڈرو، یہ بہتر ہوگا تمہارے حق میں اگر تم
مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَوْثٰنًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ
کچھ سمجھ رکھتے ہو (۱۶)۔ تم تو اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کو پوج رہے ہو اور جھوٹ تراشتے ہو، جنھیں تم اللہ کو چھوڑ کر
مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ
پوج رہے ہو، وہ تمہیں رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے، سو تم لوگ رزق اللہ کے ہاں سے تلاش کرو

ع ۱ ۱۳ ۱۲

توضیحی ترجمہ

(دعوے کے ساتھ) کہنے لگتے ہیں کہ "ہم تو (دین و عقیدے میں دل سے) آپ کے ساتھ تھے" بھلا کیا اللہ کو وہ باتیں نہیں معلوم جو دنیا جہان (والوں) کے سینوں میں (چھپی) ہیں۔ (جو یہ اس طرح کی منافقت اور چالاکی کی باتیں کرتے ہیں؟)

(۱۱) اور (اس طرح کے واقعات کے ذریعے) اللہ تعالیٰ (ظاہراً) اُن کے بارے میں بھی جانکاری حاصل کرے گا جو (صدق دل سے) ایمان لائے ہیں اور منافقین کے بارے میں بھی (ظاہری) واقفیت حاصل کرے گا۔ (تاکہ حجت قائم ہو)

(۱۲) اور جن لوگوں نے کفر (کاراستہ) اختیار کرلیا ہے اُنھوں نے ایمان والوں سے کہا کہ ہماری راہ چلو اور (فکر نہ کرو اگر تم گنہگار ہوئے بھی تو) تمہاری خطاؤں کا بوجھ ہم اُٹھالیں گے، حالانکہ یہ لوگ اُن کی خطاؤں کا ذرا بھی بوجھ نہیں اُٹھا سکتے، یہ لوگ بالکل جھوٹے ہیں۔ (کیونکہ قیامت میں کوئی کسی کا بوجھ اُٹھا کر اُس کو آزاد نہیں کرسکتا)

(۱۳) اور (بلکہ ہوگا یہ کہ) یہ اپنے گناہوں کا بوجھ اُٹھائے ہوئے ہوں گے اور اپنے بوجھ کے ساتھ ساتھ کچھ اور بوجھ بھی (لوگوں کو گمراہ کرنے کا) اور قیامت کے دن ان سے باز پرس ہوگی (خاص طور پر) اس کی بابت جو یہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔

(۱۴) اور (ایمان لانے والوں پر اذیتوں کا چلن رہا ہے، اس بابت ہم یہاں پچھلی اُمتوں کے کچھ قصے بیان کرتے ہیں) ہم نے نوحؑ کو اُن کی قوم کے پاس بھیجا تھا، چنانچہ پچاس کم ایک ہزار سال (یعنی ۹۵۰ سال) وہ اُن کے درمیان رہے (اور قوم کو سمجھاتے رہے) پھر (اس پر بھی جب اُن کی قوم کے زیادہ تر لوگ باز نہ آئے تو) اُن کو طوفان نے آدبوچا، اور (جن پر طوفان کی شکل میں اللہ کا یہ عذاب آیا) وہ (بڑے ہی) ظالم لوگ تھے۔

(۱۵) پھر ہم نے اُن کو اور کشتی کے (سوار) لوگوں کو (ہلاک ہونے سے) بچالیا، اور اس (حیرت انگیز واقعہ) کو دنیا جہاں کے لوگوں کے لئے (عبرت کی) ایک علامت بنادیا۔

(۱۶) اور (ہم نے) ابراہیمؑ کو (بھی اُن کی قوم کے پاس پیغمبر بنا کر بھیجا، انھوں نے سب سے پہلے توحید کا پیغام پہونچایا) جب کہ اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: (صرف) اللہ کی عبادت کرو، اور اُسی سے ڈرو، یہی تمہارے لئے (صحیح اور) بہتر ہے (تم سمجھ جاؤ گے) اگر تم (کچھ) پڑھے لکھے ہو تو۔

(۱۷) (ویسے تمہارا تو حال یہ ہے کہ) تم لوگ (حقیقی مالک) اللہ کو چھوڑ کر (پتھر کے بنے) بتوں کی عبادت کرتے ہو، اور (اُن کے بارے میں طرح طرح کی باتیں اور عقیدے) جھوٹ موٹ گھڑ لیتے ہو، (یقین مانو) جن جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ تم کو روزی تک دینے کی طاقت نہیں رکھتے، لہٰذا (اپنا) رزق اللہ کے پاس تلاش کرو (یعنی اُسی سے مانگو)

وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَإِنْ تُكَذِّبُوا فَقَدْ

اور اُسی کی عبادت کرو اور اُسی کا شکر ادا کرو، اُسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے (۱۷)۔ اور اگر تم لوگ (مجھے) جھٹلا

كَذَّبَ أُمَمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٨﴾

رہے ہو تو تم سے پہلے بھی اُمتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں، اور پیغمبر کے ذمہ تو صرف صاف صاف تبلیغ

أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى

ہے (۱۸)۔ کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ کس طرح مخلوق کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا

اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ

کرے گا، یہ اللہ کے نزدیک بہت آسان بات ہے (۱۹)۔ آپ کہئے: تم لوگ زمین میں چلو پھرو، پھر اس پر نظر کرو اللہ نے کس

ثُمَّ اللَّهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾

طرح مخلوق کو اول بار پیدا کیا، پھر اللہ پچھلی بار بھی پیدا کرے گا، بے شک اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے (۲۰)۔

يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾

عذاب دے گا اُسے جس کی بابت اُس کی مشیت ہوگی اور رحم کرے گا اُس پر جسے وہ چاہے گا اور اُسی کے یہاں تم سب لوٹ

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُمْ

کر جاؤ گے (۲۱)۔ اور نہ تم زمین میں ہرا سکتے ہو اور نہ آسمان میں، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی کارساز

مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ

ہے نہ مددگار (۲۲)۔ اور جو لوگ اللہ کی نشانیوں اور اُس کے سامنے جانے کے منکر ہیں، وہی تو ہیں جو

اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِنْ رَحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ

میری رحمت سے مایوس ہوں گے اور وہی تو ہیں جنھیں عذاب دردناک ہوگا (۲۳)۔ سو اُن (ابراہیمؑ)

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ

کی قوم کا (آخری) جواب بس یہی تھا کہ کہنے لگے: انھیں قتل کر دو یا انھیں جلا ڈالو، سو اللہ نے اُن کو

أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنْجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ

(اس) آگ سے بچا لیا، بے شک اس (واقعہ) میں نشانیاں ہیں اُن کے لئے جو ایمان رکھتے

يُؤْمِنُونَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ

ہیں (۲۴)۔ اور (ابراہیمؑ نے یہ بھی) کہا کہ تم نے اللہ کو چھوڑ کر بت تجویز کر رکھے ہیں بس اپنے باہمی تعلقات

توضیحی ترجمہ

اور اُسی کی عبادت کرو اور اُسی کا شکر ادا کرو (یاد رکھو) اسی کے پاس تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۸) (پھر رسالت کا پیغام پہونچایا، اور کہا) اگر تم لوگ (مجھے اللہ کا رسول نہیں مانتے اور) مجھے جھوٹا سمجھتے ہو تو (اس سے میرا کچھ نہیں بگڑتا، کیونکہ) تم سے پہلے بھی بہت سی قومیں (مثلاً عاد، ثمود وغیرہ رسولوں کو) جھوٹا سمجھ چکی ہیں (اُن کا بھی کچھ نہیں بگڑا) اور (اس کی وجہ یہ ہے کہ) رسول کے ذمہ تو صرف وضاحت کے ساتھ پیغام پہونچا دینا ہے۔

(۱۹) (پھر آخرت میں دوبارہ زندہ کئے جانے کے عمل کو اس طرح سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے پوچھئے) کیا ان لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ اللہ مخلوق کو ابتداءً کیسے پیدا کرتا ہے؟ (جو نئے سرے سے پیدا کرتا ہے) پھر وہی اس کو دہرائے گا، یہ کام تو اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔ (کیونکہ بغیر نمونہ کے پہلی بار کسی چیز کو بنانا مشکل ہوتا ہے، نمونہ کے بعد دہرانا آسان ہوتا ہے)

(۲۰) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابراہیمؑ! ان سے) کہئے کہ (اس بارے میں غور وفکر کرنے کے بعد) ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھیں کہ کیسے اللہ نے (طرح طرح کی) مخلوقات کو از سرِ نو پیدا کیا ہے، پھر (وہی) اللہ آخرت والی مخلوق کو بھی اُٹھا کھڑا کرے گا، یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۱) (اور دوبارہ پیدا کر کے سب کا حساب لے گا، پھر وہاں کسی کی نہیں چلے گی) وہ جس کو چاہے گا سزا دے گا، اور جس پر چاہے گا رحم کرے گا (یعنی وہ اپنے بنائے قانون سے مجبور نہیں ہے، بالا دستی صرف اُسی کی ہے، مجرم کو سزا دینے نہ دینے کا آخری اختیار اُسی کو ہے) اور (بہرحال دھیان رہے) تم سب کو اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔

ع ۲ / ۱۴

(۲۲) اور یہ (بھی یاد رکھو!) کہ نہ تم زمین میں (اللہ کو) عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں، اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی مددگار۔ (اس لئے نہ اپنی تدبیر سے بچ سکتے ہو اور نہ کسی کی مدد سے)۔

(۲۳) اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں اور (بالخصوص) اُس کی ملاقات کا انکار کیا، وہ (قیامت میں) میری رحمت سے مایوس ہوں گے (کیونکہ دنیا میں تو میری رحمت عام ہے جس سے وہ بھی فائدہ اُٹھا رہے ہیں لیکن قیامت دار الجزاء ہے) اور وہاں تو اُن کے لئے دردناک عذاب ہی ہے۔

(۲۴) (ابراہیمؑ کی دلائل سے پُر تقریر سن کر بجائے اس کے کہ لوگ بات مان لیتے) اُن کا جواب صرف یہ تھا کہ: مار ڈالو اِن کو، یا آگ میں ڈال دو (اور پھر انھوں نے ابراہیمؑ کو آگ کے الاؤ میں ڈال دیا) تو اللہ نے انھیں آگ (میں جلنے) سے بچا لیا، بیشک اس (واقعہ) میں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں (کئی) نشانیاں اور دلیلیں ہیں۔

(۲۵) اور (ابراہیمؑ نے یہ بھی) کہا کہ تم نے اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو (خدا) مانا ہوا ہے (کسی دلیل کی بنا پر نہیں بلکہ) صرف اپنے آپسی تعلقات

بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ

دنیا کی بنا پر، پھر قیامت میں تم میں سے ایک دوسرے کا منکر ہوجائے گا اور ایک دوسرے

بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا

پر لعنت کرے گا، اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی حمایتی نہ ہوگا (۲۵)۔

لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ

پھر لوطؑ نے اُن کی تصدیق کی، اور (ابراہیمؑ) بولے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف ترک وطن

اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ

کرکے چلا جاؤں گا، بے شک وہی بڑا زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے (۲۶)۔ اور ہم نے اُنھیں

يَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ

اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کو عطا کیا، اور ہم نے اُن کی نسل میں نبوت اور کتاب کو قائم رکھا اور ہم نے اُن کو

اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اُن کا صلہ دنیا میں (بھی) دیا اور آخرت میں یقیناً وہ (بڑے) نیک کاروں میں ہوں گے (۲۷)۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا

اور لوطؑ کو بھی (ہم نے پیمبر بنا کر بھیجا) جب کہ اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک تم تو ایسی

سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہاں والوں میں کسی نے نہیں کیا (۲۸)۔ ارے! تم تو

الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ڏ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ

مردوں سے فعل کرتے ہو! اور تم رہزنی کرتے ہو، اور تم بھری مجلس میں ممنوعات کا ارتکاب کرتے

الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا

ہو، سو اُن کی قوم کا (آخری) جواب بس یہی تھا کہ ہم پر عذابِ الٰہی لے آؤ

بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ

اگر تم سچے ہو (۲۹)۔ (لوطؑ نے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار!

انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ

مجھے (ان) بدکاروں پر غالب کردے (۳۰)۔ اور جب ہمارے قاصد آئے

توضیحی ترجمہ

دنیوی اور دوستی کی بنا پر، پھر قیامت کے دن (وہ تم ہی ہوگے جو) ایک دوسرے (کی دوستی) سے کنارہ کروگے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے (کہ ہم تمہاری وجہ سے اس حشر کو پہونچے) اور (اُس وقت) تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہوگا، اور تمہارے کوئی کام نہیں آئے گا۔

(۲۶) سو (اپنی مدلل و واضح نصیحت کے باوجود اُن کی قوم نے اُن کی بات نہ مانی صرف اُن کے بھتیجے) لوط نے اُن کی تصدیق کی، اور (اب ابراہیم نے اپنی قوم سے) کہا میں اپنے رب (کے حکم پر اُس کی بتائی سمت) کی طرف ہجرت کررہا ہوں، بے شک وہ مکمل اقتدار والا اور حکمت والا ہے۔ (اس کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہوتا، اور وہ جو چاہے کرسکتا ہے، مجھے یقین ہے کہ اس حکم میں میرے لئے خیر و برکت ہوگی)

(۲۷) اور (ہوا بھی یہی) ہم نے اُنھیں اسحاق اور یعقوب (جیسے بیٹے و پوتے) عطا فرمائے اور (سب سے بڑا انعام یہ کیا کہ) ہم نے نبوت اور کتاب اُن کی اولاد ہی میں کردی (یعنی یہ طے کردیا کہ اب قیامت تک جو بھی نبی آئے گا وہ اُن ہی کی نسل کا ہوگا، اور نتیجۃً ہر آسمانی کتاب ان ہی کی نسل کے فرد پر نازل ہوگی) اور (اس طرح) ہم نے اُن کو (اُن کی توحید کی علم برداری کا) صلہ دنیا میں بھی دیا اور آخرت میں اُن کا شمار (اعلیٰ درجہ کے) صالحین میں ہوگا۔

(۲۸) اور (ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا) لوط کو (تو اُنھوں نے اپنی قوم کو اُس کے زبردست گناہوں میں ملوث ہونے کی طرف توجہ دلائی) جب کہ اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا: تم لوگ تو ایسی بےحیائی (اور بدفعلی) پر اُتر آئے ہو جسے دنیا جہاں میں (اب تک) کسی نے نہیں کیا۔ (یعنی یہ غیر فطری عمل تم نے ہی ایجاد کیا ہے)

(۲۹) کیا (یہ صحیح ہے کہ) تم مردوں کے پاس (بدفعلی کے لئے) جاتے ہو؟ اور راستے روکتے ہو؟ (رہزنی اور لوٹ مار کرکے) اور (بجائے اس کے کہ ان گناہوں پر تمھیں افسوس ہو یا شرم آئے، حد یہ ہے کہ تم) بھری مجلسوں میں (ممنوعات یعنی حرام کاموں کا اعلانیہ) ارتکاب کرتے ہو؟ (ایسا ہے تو اللہ کے عذاب سے ڈرو!) تو اُن کی قوم کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا کہ اِلّا یہ کہ اُنھوں نے کہا: لے آؤ اللہ کا عذاب! اگر تم (واقعی) سچے ہو۔

(۳۰) (یہ جواب سُن کر لوط مایوسی کے عالم میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے اور) کہا: پروردگار! اس مفسد قوم کے خلاف میری مدد فرما!

(۳۱) (اُن کی دعا قبول ہوئی، لیکن ہم نے فرشتے براہ راست اُن کے پاس نہیں بھیجے بلکہ وہ پہلے ایک خوش خبری لے کر ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے) اور جب ہمارے فرشتے پہونچے

إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُو أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ

ابراہیمؑ کے پاس بشارت لے کر تو کہنے لگے ہم اس بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں، بے شک اس کے باشندے

إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا

بڑے پاپی ہیں (۳۱)۔ (ابراہیمؑ نے) کہا (مگر) وہاں تو لوطؑ (بھی) ہیں، (فرشتے) بولے: ہم کو خوب معلوم ہے

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ

وہاں کون کون رہتا ہے، ہم لوطؑ اور اُن کے گھر والوں کو بچا دیں گے بجز اُن کی بیوی کے کہ وہ (عذاب میں) رہ جانے

كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٣٢﴾ وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ

والوں میں ہوگی (۳۲)۔ پھر جب ہمارے (وہ) فرستادے لوطؑ کے پاس پہونچے تو وہ اُن (کے آنے) سے مغموم

بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۖ

ہو گئے اور اُن کے سبب سے بہت کڑھے (اس پر اُن کے فرستادوں نے) کہا: آپ اندیشہ نہ کریں اور مغموم نہ ہوں، ہم

إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٣٣﴾

بچالیں گے آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بجز آپ کی بیوی کے کہ وہ (عذاب میں) رہ جانے والوں میں ہوگی (۳۳)۔

إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ

ہم اس بستی کے باشندوں پر ایک عذاب آسمانی ان کی بدکاریوں کی پاداش میں نازل کرنے والے

بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ

ہیں (۳۴)۔ اور ہم نے اس بستی کے کچھ نشان رہنے دیے ہیں، اُن لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے

يَعْقِلُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا

ہیں (۳۵)۔ اور مدین (والوں) کی طرف (ہم نے) اُن کے بھائی شعیبؑ کو (پیمبر بنا کر بھیجا) انھوں نے کہا:

اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٣٦﴾

اے میری قوم والو! اللہ کی عبادت کرو، اور روز قیامت سے ڈرو، اور ملک میں فساد مت پھیلاؤ (۳۶)۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٣٧﴾

سو ان لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا پس اُنھیں زلزلہ نے آ پکڑا، سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے گر کر رہ گئے (۳۷)۔

وَعَادًا وَثَمُودَ وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنْ مَسَاكِنِهِمْ ۖ وَزَيَّنَ لَهُمُ

اور عاد و ثمود کو (بھی ہم نے ہلاک کیا) اور یہ تم پر اُن کے مسکنوں سے ظاہر ہو چکا ہے، اور اُن کی نظر میں خوشنما کر کے دکھایا تھا

توضیحی ترجمہ

ابراہیمؑ کے پاس (بیٹا ہونے کی) خوش خبری لے کر (تو اُن کی ہیئت کچھ اس قسم کی تھی کہ ابراہیمؑ ڈر گئے) تو (یہ دیکھ کر) انھوں نے کہا کہ ہم تو اُس بستی کو ہلاک کرنے والے ہیں (یعنی ہم کو آپ کو بشارت دینے کے علاوہ ایک کام فلاں بستی کو ہلاک کرنے کا دیا گیا ہے) دراصل اس بستی والے بڑے ظالم ہو گئے ہیں۔ (یعنی اُن کے گناہ بڑھ کر ظلم کی حد تک پہونچ گئے ہیں)

(۳۲) (ابراہیمؑ نے) کہا (جس بستی کا آپ لوگ نام لے رہے ہیں) اس میں تو لوطؑ (رہتے) ہیں، انھوں کہا کہ ہمیں پتہ ہے کہ وہاں کون (کون) رہتا ہے، ہم اُنھیں اور اُن کے متعلقین کو بچا (کر نکال) لے جائیں گے سوائے اُن کی بیوی کے، کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں (شامل) رہے گی۔

(۳۳) پھر جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہونچے تو اُن کو دیکھ کر اچھا نہیں لگا (کیونکہ وہ خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے) وہ دل ہی دل میں (اپنی قوم کی خباثت اور اپنی بے بسی پر) کڑھے (ان فرشتوں نے ان کی کیفیت کو محسوس کر لیا وہ سمجھے کہ شاید یہ عذاب سے ڈر رہے ہیں اور انھیں اپنے دین دار متعلقین کی فکر ہے) تو انھوں نے کہا: آپ ڈریئے نہیں، اور نہ ہی غم کیجئے ہم آپ کو اور آپ کے متعلقین کو بچا دیں گے سوائے آپ کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں (شامل) رہے گی۔

(۳۴) ہم اس بستی والوں پر آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں اس بنا پر کہ یہ بدکاریاں کرتے ہیں۔

(۳۵) اور (پھر ہمارا عذاب آیا، جس سے سب ملیامیٹ ہو گئے اور) ہم نے اس بستی (والوں اور اس پر عذاب) کی کچھ واضح نشانیاں (عبرت کے واسطے) چھوڑ دیں (جو آج تک موجود ہیں) اُن لوگوں کے لئے جو عقل و سمجھ سے کام لیں۔

(۳۶) اور مدین کی طرف ہم نے اُن کے (برادری کے) بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) تو انھوں نے (ہمارا پیغام پہونچاتے ہوئے) کہا: اے میری قوم کے لوگو! (صرف) اللہ کی عبادت کیا کرو (شرک سے بچو) اور آخرت کے دن کی (ہمہ وقت) توقع رکھو، اور زمین میں فساد مت پھیلاتے پھرو۔ (یعنی ایسے گناہ نہ کرو جن سے معاشرہ میں فساد و بگاڑ پھیلے، جیسے تمہاری عام بیماری کم تولنا وغیرہ)

(۳۷) لیکن اُن (کی قوم کے) لوگوں نے اُن کو جھٹلایا (یعنی اُن کی بات نہیں مانی) تو (ہوا یہ کہ) اُن کو زلزلہ نے آ پکڑا، اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

(۳۸) اور عاد اور ثمود کو بھی (اسی طرح ہم نے ہلاک کیا) اور تم پر کھل چکا ہے (اُن کی تباہی کا حال) اُن کے مکانات (کے کھنڈروں) سے، اور (اُن کا معاملہ یہ تھا کہ) اُن کے لئے مزین کر دیا تھا

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝٣٨

شیطان نے اُن کے اعمال (بد) کو اور اُن کو راہ (حق) سے روک رکھا تھا اور وہ لوگ (ویسے) ہوشیار

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۙ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

تھے (۳۸)۔اور قارون اور فرعون اور ہامان کو (بھی ہم نے ہلاک کیا) اور موسیٰ یقیناً اُن کے پاس

فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۝٣٩ فَكُلًّا اَخَذْنَا

کھلے نشان لے کر آ چکے تھے۔ لیکن اُنھوں نے زمین پر سرکشی کی اور نہ ہو سکے وہ آگے نکل جانے

بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

والے (۳۹)۔سو ہم نے (اُن میں سے) ہر ایک کو اُس کے گناہ کی پاداش میں پکڑ لیا، سو اُن میں سے

اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ

کسی پر تو ہم نے تُند ہوا بھیجی، اور اُن میں سے کسی کو ہولناک آواز نے آدبایا، اور اُن میں سے کسی کو ہم

مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

نے زمین میں دھنسا دیا، اور اُن میں سے کسی کو ہم نے غرق کر دیا، اور اللہ ایسا نہ تھا کہ اُن پر ظلم کرتا،

يَظْلِمُوْنَ ۝٤٠ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ

البتہ یہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے گئے (۴۰)۔ جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز تجویز کر رکھے ہیں

الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۗ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

اُن کی مثال مکڑی کی سی مثال ہے، اُس نے ایک گھر بنایا اور مکڑی کا گھر سب گھروں سے زیادہ بودا ہوتا

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٤١ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

ہے، کاش اُنھیں اس حقیقت کا علم ہوتا (۴۱)۔بے شک اللہ کے سوا جس کسی کو بھی پکارتے رہتے ہیں

دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٤٢ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

اللہ اُن سب کو جانتا ہے اور وہ بڑا زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے (۴۲)۔ ہم ان مثالوں کو لوگوں

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝٤٣ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کے لئے بیان کرتے ہیں اور اُنھیں بس علم والے ہی سمجھتے ہیں (۴۳)۔اللہ نے آسمانوں اور زمین کو

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٤٤ ع

پیدا کیا ہے (بالکل) ٹھیک طور پر، اس میں (بھی بڑی) دلیل ہے ایمان والوں کے لئے (۴۴)۔

توضیحی ترجمہ

شیطان نے اُن کے اعمال کو (یعنی وہ شیطان کے بہکاوے میں آگئے تھے اس لئے وہ جو بھی غلط کام کرتے تھے اُن کو صحیح سمجھتے تھے) اور (اس طرح شیطان نے) اُن کو راہ (حق) سے روک دیا تھا، حالانکہ وہ ہوشیار اور سمجھدار لوگ تھے۔

(۳۹) اور (ایسے ہی ہم نے) قارون، فرعون اور ہامان کو) ہلاک کیا تھا (اُن کا قصور یہ تھا کہ ہمارے پیغمبر) موسیٰ اُن کے پاس روشن دلیلیں (اور معجزات) لے کر پہونچے تھے لیکن اُنھوں نے زمین پر (اپنی امارت اور پوزیشن کے زعم میں) تکبر کیا (اور بات نہیں مانی) لیکن (جب عذاب آیا تو) وہ (عذاب سے بچ کر) نکل جانے والے نہ ہو سکے۔ (اُن کا سارا غرور دھرا کا دھرا رہ گیا)

(۴۰) سو ہم نے ان (مذکورین) میں سے ہر ایک کی اُن کے گناہوں کی پاداش میں گرفت کی، چنانچہ ہم نے ان میں سے بعض پر تو پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی (مراد قوم عاد) اور ان میں سے بعض وہ تھے جن کو ایک چنگھاڑ نے آ پکڑا (مراد قوم ثمود) اور ان میں سے کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا (مراد قارون) اور کچھ وہ تھے جن کو ہم نے (پانی میں) ڈبو دیا (مراد فرعون و ہامان اور اُن کا لشکر) اور اللہ ایسا نہیں تھا کہ اُن پر ظلم کرتا بلکہ یہ لوگ (کفر و شرک، رسولوں کی تکذیب اور دیگر معاصی کر کے) خود اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے۔

(۴۱) (سن لو!) جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر (دوسرے) کارساز اور ولی بنا رکھے ہیں اُن لوگوں کی مثال مکڑی کی سی ہے، جس نے (اپنا) ایک گھر بنایا ہو (وہ اُس میں اپنے کو محفوظ سمجھتی ہے، جبکہ) کھلی بات ہے کہ تمام گھروں میں سب سے کمزور (اور بودا) مکڑی کا گھر ہوتا ہے (اسی طرح وہ لوگ جو اللہ کے علاوہ کسی کو معبود، حاجت روا اور مشکل کشا و کارساز مان لیتے ہیں وہ بھی اپنے کو محفوظ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ مکڑی سے بھی زیادہ غیر محفوظ ہوتے ہیں) کاش وہ سمجھ سکتے۔

وقف لازم

(۴۲) یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس جس چیز کو پکارتے ہیں (اور اُن سے اپنی حاجتیں مانگتے ہیں) اللہ اُسے خوب جانتا ہے (وہ یقیناً اس کی سزا دے گا) اور وہ زبردست ہے (ایسا کہ کوئی اس کی پکڑ سے باہر نہیں، اور) حکمت والا بھی ہے۔

(۴۳) ہم یہ مثالیں لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بیان کرتے ہیں، اور ان کو سمجھتے وہ ہیں جو علم رکھتے ہیں (کہ مثال بیان کرنے کا طریقہ کیا ہے اور موزوں مثال کیا ہوتی ہے، وہ کیا جانیں جو یہ بھی نہیں جانتے کہ مثال میں مثال دینے والے کی حیثیت نہیں جس کی مثال دی جاتی ہے اُس کی حیثیت دیکھی جاتی ہے)

ع ۴ ۱۴ ۱۶

(۴۴) اللہ نے آسمانوں اور زمین کو با مقصد پیدا کیا ہے، اس میں ماننے والوں کے لئے (بڑی) دلیل ہے۔ (خدا کے تنہا خالق و معبود ہونے کی اور مقصد کی تکمیل کے لئے آخرت کے وقوع کی)

أُتْلُ مَآ أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ ۖ إِنَّ الصَّلٰوةَ

جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے اُسے پڑھا کیجئے، اور نماز کی پابندی رکھئے، بے شک نماز بے حیائی اور ناشائستہ

تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

کاموں سے روکتی رہتی ہے، اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے، اور اللہ تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے (۴۵)۔ اور تم

مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا أَهْلَ الْكِتٰبِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ

اہلِ کتاب سے بحث مباحثہ مت کیا کرو بجز مہذب طریقے کے، سوا اُن میں سے ان لوگوں کے جو زیادتی

أَحْسَنُ ۖ إِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ أُنْزِلَ

کریں، اور کہہ دو کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اس (کتاب) پر جو ہم پر نازل ہوئی اور اُن (کتابوں) پر بھی جو تم پر

إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلٰهُنَا وَإِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

نازل ہوئیں، اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود تو ایک ہی ہے، اور ہم تو اُسی کے فرماں بردار ہیں (۴۶)۔ اور اسی

وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۗ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

طرح ہم نے آپ پر کتاب نازل کی، سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان بھی لے آتے ہیں، اور

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۗ وَمَا يَجْحَدُ

ان لوگوں میں سے بعض اس پر بھی ایمان لے آئے ہیں، اور ہماری آیتوں سے بجز (کٹے) کافروں کے اور کوئی منکر

بِاٰيٰتِنَآ إِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ

نہیں ہوتا (۴۷)۔ اور آپ تو اس (قرآن) سے قبل نہ کوئی کتاب پڑھے ہوئے تھے، اور نہ اُسے (یعنی کوئی کتاب)

كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ

اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے، ورنہ (یہ) ناحق شناس لوگ شبہ نکالنے لگتے (۴۸)۔ بات یہ ہے کہ یہ (کتاب خود ہی

هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ ۗ وَمَا يَجْحَدُ

بہت سی) کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے ذہن میں جنھیں علم عطا ہوا ہے، اور ہماری آیتوں سے تو بس ضدی ہی لوگ

بِاٰيٰتِنَآ إِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ

انکار کرتے ہیں (۴۹)۔ اور کہتے ہیں کہ ان (پیمبر) پر ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں اُترے،

رَّبِّهٖ ۗ قُلْ إِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَإِنَّمَآ أَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

آپ کہہ دیجئے کہ نشان تو بس اللہ کے قبضے میں ہیں، اور میں تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں (۵۰)۔

توضیحی ترجمہ

(۴۵) (اے پیغمبر!) آپ کے پاس جو کتاب وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے اُس کی تلاوت کیا کیجئے (تلاوت قرآن بڑی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے، اُس سے اجر وثواب کے ساتھ ساتھ قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے الفاظِ قرآنی کی حفاظت ہوتی ہے اور معانی، معارف وحقائق کا انکشاف ہوتا ہے) اور نماز قائم کیجئے، بے شک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے، اور (بالخصوص جبکہ دو باتوں کا اچھی طرح دھیان رکھا جائے، ایک یہ کہ) اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے (دوسرے یہ کہ) تم جو بھی کر رہے ہو اس کو اللہ جانتا ہے (اور وہ سب دیکھ رہا ہے)

(۴۶) اور (مسلمانو!) (اگر کسی دینی معاملہ میں اہلِ کتاب تم سے بحث ومناظرہ کرنے لگیں تو) تم اہلِ کتاب سے بحث ومناظرہ بہترین (علمی) انداز میں ہی کرو۔ (کیونکہ وہ تم سے بنیادی عقائد میں اشتراک رکھتے ہیں، اور اہلِ علم ہیں) سوائے اُن کے جو زیادتی کریں (یعنی حد سے تجاوز کر جائیں، تو تم بھی سخت زبان استعمال کر سکتے ہو) اور (تم اُن سے یہ) کہو کہ: ہمارا اس (کتاب) پر ایمان ہے جو ہماری طرف بھیجی گئی (یعنی قرآن) اور اُن (کتابوں) پر بھی جو تمہاری طرف بھیجی گئیں (یعنی تورات وانجیل) اور ہمارا اور تمہارا معبود (بھی) ایک ہی ہے، اور ہم اُسی کے فرماں بردار ہیں۔ (تم ہو کہ نہ ہو)

(۴۷) (جس طرح انبیائے سابقین پر اللہ کی کتابیں اور صحیفے اُترتے رہے) اسی طرح ہم نے آپ پر (یہ) کتاب نازل فرمائی، سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب (کی نافع سمجھ) دی ہے، وہ اس (آپ والی) کتاب پر ایمان لاتے ہیں، اور ان (اہل عرب مشرک) لوگوں میں بھی بعض ایسے (منصف) ہیں کہ اس کتاب پر ایمان لے آتے ہیں، اور ہماری آیتوں سے بجز (ضدی) کافروں کے اور کوئی منکر نہیں ہوتا۔

(۴۸) اور (قرآن کے کتاب الٰہی ہونے کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ) آپ اس (قرآن کے نزول) سے پہلے نہ تو کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے اُس کو نقل کرتے تھے (کیونکہ آپ اُمی تھے اور آپ کو پڑھنا لکھنا نہیں آتا تھا) اگر ایسا ہوتا تو باطل والے مین میخ (یا شبہ) نکال سکتے تھے۔

(۴۹) بلکہ یہ (قرآن) تو (ایسی) روشن آیتیں ہیں جو اہلِ علم کے سینوں میں واضح (طور پر محفوظ) ہیں (یہ قرآن کا اپنا اعجاز ہے کہ قرآن مجید لفظ بہ لفظ سینے میں محفوظ ہو جاتا ہے، دوسری آسمانی کتابیں حفظ نہ ہوتی تھیں) اور (اس کے بعد تو) ہماری آیتوں کا انکار صرف ظالم (اور ناانصاف) لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

(۵۰) اور (یہ منکرین) کہتے ہیں کہ (اگر یہ رسول ہیں تو) ان پر ان کے رب کی طرف سے (ہماری مطلوبہ) نشانیاں کیوں نہیں اُتاری گئیں؟ آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو اللہ کے قبضہ (واختیار) میں ہیں (اس بابت وہی جانے) اور میں تو صرف (برائیوں کے نتائج) پر واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ

کیاان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ کے اوپر کتاب نازل کی ہے جواُن کو سنائی جاتی رہتی ہے۔

فِى ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

بے شبہ اس (کتاب) میں بڑی رحمت اور نصیحت ہے ایمان والے لوگوں کے لئے (۵۱)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ

بَيْنِى وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ

کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کے، اُسے ہر چیز کی خبر ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے،

وَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِالْبٰطِلِ وَكَفَرُوا بِاللّٰهِ ۙ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿٥٢﴾

اور جو لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے منکر ہیں وہی تو ہیں بڑے گھاٹے میں پڑے ہوئے (۵۲)۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَآ أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ

اور یہ لوگ آپ سے جلدی کررہے ہیں عذاب کی، اور اگر ایک میعاد متعین نہ ہوتی تو ان پر عذاب آچکا ہوتا،

الْعَذَابُ ۚ وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُونَكَ

اور (وہ عذاب) اُن پر اچانک آپڑے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی (۵۳)۔ آپ سے جلدی کررہے ہیں

بِالْعَذَابِ ۚ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌۢ بِالْكٰفِرِينَ ﴿٥٤﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ

عذاب کی اور یقیناً دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (۵۴)۔ جس دن کہ عذاب ان پر

الْعَذَابُ مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا

چھا جائے گا ان کے اوپر سے بھی اور ان کے پیروں کے نیچے سے بھی، اور (اللہ) کہے گا (اب)

مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٥﴾ يٰعِبَادِىَ الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِنَّ أَرْضِى

مزہ چکھو اس کا جو کچھ تم کرتے رہے ہو (۵۵)۔ اے میرے ایمان والے بندو! میری زمین

وٰسِعَةٌ فَإِيَّاىَ فَاعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۖ

تو بہت وسیع ہے، سو اکیلی میری ہی پرستش کرو (۵۶)۔ ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے،

ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پھر تم سب ہماری طرف واپس لائے جاؤ گے (۵۷)۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے

لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ

اچھے عمل کئے، ہم اُن کو جنت میں جگہ دیں گے بالاخانوں پر، جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی،

ع ۵ / ۷ / ۱

توضیحی ترجمہ

(۵۱) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) کیا اِن کے لئے یہ (نشانی) کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر (یہ قرآن) کتاب اُتاری ہے جو اُن پر (رات دن) پڑھ کر سنائی جارہی ہے (اس دائمی معجزہ سے بڑھ کر نشانی کیا ہوگی؟ اِس کو کون سا انھوں نے مان لیا؟ جب کہ) بلا شبہ اس میں اُن لوگوں کے لئے بڑی رحمت اور نصیحت ہے جو اس پر ایمان لانے والے (اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے) ہیں۔ (اور اس کا نظارہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہے)

(۵۲) آپ (اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان (اِس بات کی) گواہی دینے کو اللہ کافی ہے (کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور قرآن اللہ کی کتاب ہے) اُسے ان تمام چیزوں کا علم ہے جو آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں، اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے ہیں اور انھوں نے اللہ کا انکار کیا ہے وہی ہیں جو سخت نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

(۵۳) اور یہ لوگ عذاب کی جلدی مچارہے ہیں (کہ بہت عذاب سے ڈراتے ہو، ہم تو نہیں مانتے، لے آؤ عذاب!) اور (اللہ فرماتا ہے کہ) اگر (عذاب کا) ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر ضرور (فوراً) عذاب آجاتا، اور وہ اُن پر (جب) آئے گا تو (ایسا) اچانک آئے گا کہ انھیں پتہ بھی نہیں چلے گا (اس وقت ان کو معافی تلافی کا موقع نہیں ملے گا)

(۵۴) یہ عذاب کی جلدی کررہے ہیں اور (انھیں پتہ نہیں کہ) جہنم کافروں کو (پہلے ہی سے) گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔

(۵۵) اس دن (یعنی روزِ قیامت) عذاب اُن پر (سر کے) اوپر سے بھی چھا جائے گا اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے بھی، اور کہے گا کہ چکھو اپنے اُن کرتوت کا مزہ جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

(۵۶) اے میرے وہ بندو! جو ایمان لاچکے ہو (سنو! یہ کافر تمہیں میری عبادت کرنے سے روک رہے ہیں اور طرح طرح کی ایذائیں پہونچارہے ہیں) بے شک میری زمین بہت وسیع ہے (تم کہیں بھی چلے جاؤ جہاں امن وسکون کے ساتھ میری عبادت کرسکو، بہرحال) صرف میری ہی عبادت کرو (یعنی تمہارا اصل کام خالص میری عبادت کرنا ہے اس کے لئے وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دو)

(۵۷) (تمہیں اقربا واعزہ کی جدائی کی کیا فکر؟ ہمیشہ تو اس دنیا میں رہنا نہیں، آخر) موت کا مزہ تو ہر جاندار کو چکھنا ہی ہے (جس کے ذریعہ جدائی بہرحال ہوگی) پھر تمہیں ہماری ہی طرف لوٹایا جائے گا۔ (جہاں دائمی رفاقت ہوگی، لہٰذا اس کی تیاری کے لئے ہجرت کرو)

(۵۸) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کئے ہم اُنھیں جنت کے ایسے بالاخانوں (یعنی بلند اور شاندار مکانات) میں بسائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی

ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، کیا اچھا اجر ہے نیک کام کرنے والوں کا (۵۸)۔ جنھوں نے صبر کیا اور وہ

رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ

اپنے پروردگار پر توکل رکھتے ہیں (۵۹)۔ اور کتنے ہی جانور ہیں جو اپنی غذا اپنے اوپر اُٹھائے نہیں رکھتے،

اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

اللہ ہی اُنھیں روزی پہونچاتا ہے اور تم کو بھی، اور وہی خوب سننے والا ہے اور خوب جاننے والا ہے (۶۰)۔ اور اگر آپ

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

اُن سے دریافت کریں کہ وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا، تو یہی

لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

کہیں گے کہ اللہ نے، تو پھر یہ کدھر اُلٹے چلے جارہے ہیں؟ (۶۱)۔ اللہ روزی کھول دیتا ہے اپنے بندوں میں جس

یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾

کے لئے چاہتا ہے اور جس کے لئے (چاہے) تنگ کردیتا ہے، بے شک اللہ ہی ہر چیز سے خوب واقف ہے (۶۲)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ

اور اگر آپ ان سے پوچھئے کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا، پھر اُس سے زمین کو اُس کی خشکی

مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

کے بعد تر و تازہ کردیا، تو بھی یہ لوگ کہیں گے کہ اللہ نے، آپ کہئے الحمد للہ! لیکن اِن میں سے اکثر عقل سے کام نہیں

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَ

لیتے (۶۳)۔ اور یہ دنیوی زندگی بجز کھیل تماشے کے کچھ ہے ہی نہیں، اور عالم آخرت ہی اصل زندگی ہے، کاش

اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا

انھیں (اس کا) علم ہوتا (۶۴)۔ اور جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اعتقاد کرکے اللہ ہی کو پکارنے لگتے

رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ

ہیں پھر جب وہ انھیں نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو یہ لوگ فوراً ہی شرک کرنے لگتے

اِلَی الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِیَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰهُمْ ۚ وَلِیَتَمَتَّعُوْا

ہیں (۶۵)۔ یعنی جو (نعمت) ہم نے انھیں دی ہے اُس کی ناشکری کرنے لگتے ہیں، یہ لوگ چندے اور حظ اُٹھالیں

ع ۶ / ۲ — وقف لازم

توضیحی ترجمہ

وہ اُن میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، کیا ہی بہترین اجر ہوگا (نیک) عمل کرنے والوں کا۔

(۵۹) (یہ نیک عمل کرنے والے وہ ہوں گے) جنھوں نے صبر کیا (ہوگا دین و دنیا کے ہر معاملے اور ہر حالات میں اسلامی احکام پر گامزن رہ کر) اور جو اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے رہے ہوں گے۔ (اس کے تمام وعدوں پر بشمول اجر ہجرت، و رزق)

(۶۰) اور (جہاں تک روزی کی فکر کی بات ہے تو دیکھو) کتنے جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی (اپنی کمر پر) باندھے نہیں پھرتے، اللہ (ہی) اُن کو بھی رزق دیتا ہے اور تم کو بھی، اور وہ (اللہ) ہر (ایک کی) سنتا ہے اور (ہر چیز اور ضرورت) جانتا ہے۔ (لہٰذا تمہاری روزی کا انتظام بھی وہی کرے گا)

(۶۱) اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور سورج اور چاند کو کام پر لگایا؟ تو وہ یہی کہیں گے کہ اللہ! (یعنی یہ مشرکین جو توحید کی وجہ سے مسلمانوں کو ایذائیں پہنچا رہے ہیں خود بھی کائنات کو بنانے اور اس کا نظام چلانے میں توحید کے قائل ہیں) پھر آخر یہ لوگ کہاں سے اندھے چل پڑتے ہیں؟ (کہ معبودیت میں توحید کے قائل نہیں رہتے، اور دوسروں سے بھی اپنی حاجتیں مانگنے لگتے ہیں)

(۶۲) اللہ اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں کشادگی اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگی کردیتا ہے (اس کا تعلق اُس کی رضامندی یا غضب سے نہیں ہے) یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ (کہ کس کو کتنا دینا چاہئے)

(۶۳) اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کون ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اُس کے ذریعے زمین کو زندگی بخشی جبکہ وہ مردہ ہوچکی تھی؟ تو وہ یہی کہیں گے کہ اللہ! آپ کہئے کہ الحمد للہ! (کہ تم نے خود اپنی زبان سے اللہ کے خالق کائنات ہونے اور تنہا اس کے رزق کے تمام اسباب پیدا کرنے کا اعتراف کرلیا) لیکن (اس کے باوجود تم شرک کرتے ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ) اکثر لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔

(۶۴) اور یہ دنیوی زندگی کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں (جس میں آخرت کا تصور نہ ہو) اور اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے، کاش یہ جانتے ہوتے۔ (تو ایمان لاتے اور آخرت کی تیاری کرکے اس زندگی کو کامیاب بناتے)

(۶۵) (ان مشرکین کا مزید حال سنئے) جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں (اور موجوں میں گھر جاتے ہیں اور موت سامنے نظر آتی ہے) تو (اس وقت) اللہ کو ہی پکارتے ہیں اپنا عقیدہ خالص (اللہ کے لئے) کرکے، پھر جب وہ اُنھیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو اُسی وقت سے شرک کرنے لگتے ہیں۔

(۶۶) تاکہ ہماری دی ہوئی نعمتوں (پر بجائے شکر ادا کرنے کے اُن) کی ناشکری کریں اور مزے اُڑائیں (تو اُڑا لیں کچھ مزے)

فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ

پھر تو انھیں عنقریب معلوم ہی ہوا جاتا ہے (۶۶)۔ کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم نے (ان کے شہر

النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِهِمۡ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ

کو) امن والا حرم بنایا ہے، اور ان کے گرد و پیش لوگوں کو نکالا جا رہا ہے، تو کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان

يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ

رکھیں گے، اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری ہی کرتے رہیں گے (۶۷)۔ اور اس سے بڑھ کر بیداد گر کون ہے جو

كَذَّبَ بِالۡحَـقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيۡسَ فِىۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى

اللہ پر جھوٹ افترا کرے، اور سچی بات جب اس کے پاس آئے تو اُسے جھٹلائے، کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں

لِّلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا فِيۡنَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ؕ

نہ ہوگا (۶۸)۔ اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم اُن کو اپنے راستے ضرور دکھا دیں گے،

وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۶۹﴾

اور بے شک اللہ خلوص والوں کے ساتھ ہے (۶۹)۔

سُوۡرَةُ الرُّوۡمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ سِتُّوۡنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوۡعَاتٍ

سورۂ روم مکی ہے، اس میں ۶۰ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ﴿۲﴾ فِىۡۤ اَدۡنَى الۡاَرۡضِ وَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ

الف۔ لام۔ میم (۱)۔ اہلِ روم ایک قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے (۲)۔ اور وہ اپنی اس

غَلَبِهِمۡ سَيَغۡلِبُوۡنَ ﴿۳﴾ فِىۡ بِضۡعِ سِنِيۡنَ ؕ لِلّٰهِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ

مغلوبیت کے بعد عنقریب چند سال کے اندر غالب آجائیں گے (۳)۔ اختیار اللہ کو پہلے بھی تھا

وَمِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَيَوۡمَٮِٕذٍ يَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۴﴾ بِنَصۡرِ اللّٰهِ ؕ يَنۡصُرُ

اور پیچھے بھی ہے اور اسی روز اہلِ ایمان اللہ کی امداد پر خوش ہوں گے (۴)۔ وہ جس کو چاہے غالب

مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵﴾ وَعۡدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخۡلِفُ اللّٰهُ

کر دیتا ہے، اور وہ زبردست ہے رحیم ہے (۵)۔ (یہ) اللہ کا وعدہ ہے، اللہ خلاف نہیں کرتا

توضیحی ترجمہ

بس جلدی ہی انھیں پتہ چل جائے گا۔

(۶۷) کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے (ان کے شہر مکہ کو) امن والا حرم بنا دیا ہے جب کہ ان کے ارد گرد (علاقوں کا حال یہ ہے کہ وہاں) لوگ اُچک لیے جاتے ہیں (یعنی کسی کی زندگی محفوظ نہیں، وہاں قتل و غارتگری، لوٹ مار، رہزنی عام ہے) کیا پھر بھی یہ لوگ باطل (کی طاقت پر) یقین کرتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ (کیونکہ شرک سے بڑھ کر کوئی ناشکری نہیں)

(۶۸) اور اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے، یا جب اُس کے پاس حق کی بات پہونچے تو اُسے جھٹلائے، کیا (سمجھتے ہیں یہ، کہ ایسے) کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہوگا؟۔ (یقیناً ہوگا)

(۶۹) اور جن لوگوں نے ہماری خاطر جد و جہد کی ہے (یعنی وہ خود بھی ہمارے دین پر چلے ہیں اور دوسروں کو بھی اس پر چلانے کی سعی و کوشش کی ہے) ہم ضرور انھیں اپنے راستے دکھا دیں گے (جن پر چل کر ہماری رضا حاصل ہوتی ہے) اور یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ع ۷

سورۂ روم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) الف۔ لام۔ میم۔ (یہ حروف مقطعات ہیں جن کے معنی اللہ و رسولؐ نے نہیں بتائے)

(۲،۳) رومی لوگ قریب کی سرزمین میں مغلوب ہو گئے ہیں۔ اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد غالب آجائیں گے۔

(۴) چند سالوں (یعنی ۳ سے ۹ سال) کے اندر، اللہ کا اختیار پہلے بھی تھا (کہ اس نے اہلِ فارس کو غالب کر دیا) اور بعد میں بھی (اسی کا اختیار ہے کہ وہ رومیوں کو غالب کرے گا) اور (آج تم خوش ہو رہے ہو) اُس دن مسلمان خوش ہوں گے۔

(۵) اللہ کی (اس) امداد پر (جس کے نتیجہ میں ایک تو ان کو اس دن کامیابی ملی ہوگی، دوسرے رومیوں کی فتح پر، اور) وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے، وہ صاحبِ اقتدار ہے اور مہربان بھی۔

(ان آیات میں قرآن نے ایک عجیب و غریب پیشین گوئی کی جو اس کی صداقت کی عظیم الشان دلیل ہے۔ واقعہ یہ ہے بعثت کے ۵ سال بعد فارس نے روم کو ایک مہلک اور فیصلہ کن شکست دی، مشرکین مکہ مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم اور رومی اہلِ کتاب ہو اور ہم اور فارسی غیر اہلِ کتاب ہیں، پس روم پر فارس کا غالب آنا فال ہے اس کی کہ ہم بھی تم پر غالب رہیں گے۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں جن میں پیشین گوئی ہے کہ نو سال کے اندر رومی فارسیوں پر غالب آجائیں گے۔ بظاہر اس کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا لیکن ساتویں برس ایسا ہی ہوا اور یہ پیشین گوئی پوری ہوئی)

(۶) (آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے محمدؐ! رومیوں کی فارس پر غلبہ کی یہ صرف پیشین گوئی نہیں بلکہ) اللہ کا وعدہ ہے، اللہ نہیں خلاف کرتا

وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

اپنے وعدہ کے، البتہ اکثر لوگ علم نہیں رکھتے (۶)۔ یہ لوگ صرف دنیوی زندگی کے ظاہر کو

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ اَوَلَمْ

جانتے ہیں اور آخرت سے (محض) بے خبر ہیں (۷)۔ کیا اُنھوں نے اپنے دلوں میں

يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

غور نہیں کیا، اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے سب کو کسی

وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

حکمت ہی سے اور ایک میعاد معین تک کے لئے پیدا کیا ہے اور کثرت سے لوگ اپنے پروردگار کی

النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

ملاقات کے منکر ہیں (۸)۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں تو یہ دیکھتے کہ جو لوگ

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ

ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیا انجام ہوا ہے، وہ ان سے قوت میں بھی بڑھے ہوئے تھے

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا

اور زمین کو بویا جوتا تھا اور اسے آباد کر رکھا تھا اس سے زیادہ جتنا انھوں نے اسے آباد کر رکھا ہے،

وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ

اور ان کے پاس بھی ان کے پیمبر معجزے لے کر آئے تھے، سو ایسا اللہ نہ تھا کہ اُن پر ظلم کرتا، لیکن وہ تو

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ ۭ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا

خود (ہی) اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے تھے (۹)۔ پھر اُن لوگوں کا انجام جنھوں نے بُرا کیا تھا بُرا ہی ہوا کہ انھوں نے

السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ۧ اَللّٰهُ

اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا تھا اور اُن کی ہنسی اُڑاتے رہتے تھے (۱۰)۔ اللہ ہی خلق کو پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے، پھر وہی اُسے

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

دوبارہ بھی پیدا کرے گا پھر اُسی کے پاس تم (سب) لائے جاؤ گے (۱۱)۔ اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز مجرم

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَاۗىِٕهِمْ شُفَعٰۗؤُا وَكَانُوْا

بے آس ہو کر رہ جائیں گے (۱۲)۔ اور اُن کے (گڑھے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور

توضیحی ترجمہ

اپنے وعدے کے، لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ (کہ کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو غالب کرنے میں اللہ کی کیا حکمتیں اور مصلحتیں ہیں، اور یہ کہ سب اُسی کے اختیار میں ہے)

(۷) وہ دنیوی زندگی (اور اس) کے (بھی) صرف ظاہری رُخ کو جانتے ہیں (یعنی بس یہاں کا آرام و آسائش، کھانے پینے، پہننے، کمانے، مزے اُڑانے پر ہی اُن کی نظر ہے) اور (اس زندگی کی تہ میں چھپی دوسری زندگی) آخرت کے بارے میں اُن کا حال یہ ہے کہ وہ اُس سے بالکل غافل ہیں۔ (اور اس بارے میں سوچتے بھی نہیں کہ ہمیں کیوں پیدا کیا گیا ہے؟)

(۸) بھلا کیا انھوں نے اپنے دلوں میں غور نہیں کیا؟ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بغیر کسی برحق مقصد کے اور کوئی میعاد مقرر کئے بغیر پیدا نہیں کر دیا (یعنی اگر آخرت کو نہ مانا جائے تو اس کا مطلب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات یونہی بغیر کسی مقصد کے پیدا کر دی ہے جس میں نہ کسی ظالم اور بدکار سے کوئی حساب لیا جائے گا، اور نہ کسی نیک انسان کو اس کی نیکی کا کوئی انعام کبھی مل سکے گا، نیز یہ کائنات غیر محدود مدت تک اسی طرح بے مقصد چلتی رہے گی) اور اس حقیقت کے باوجود بہت سے لوگ اپنے پروردگار سے جاملنے (یعنی آخرت) کے منکر ہیں۔

(۹) کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ اُن سے پہلے (دنیا میں) تھے (اور انھوں نے رسولوں کی تکذیب کی تھی اور اُن کی بات نہیں مانی تھی تو) اُن کا کیا انجام ہوا؟ وہ ان سے طاقت میں زیادہ مضبوط و توانا تھے، انھوں نے زمین کو جوتا (بھی) تھا (اور اس سے خوب پیداوار نکالی تھی) اور اس (زمین کو) جتنا اِنھوں نے آباد کیا ہے (اور ترقی دی ہے) اس سے زیادہ اُنھوں نے آباد کیا تھا، اور اُن کے پاس (اُن کی طرف بھیجے گئے) رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے۔ (پھر اللہ نے ان کو تباہ کیا تو) ایسا نہیں تھا کہ اللہ اُن پر ظلم کرتا، بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے تھے۔

ع ۱ / ۴

(۱۰) پھر جن لوگوں نے بُرائی کی تھی اُن کا انجام بھی بُرا ہوا، کیونکہ انھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ اُن کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

(۱۱) اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر وہی اس کو دہرائے گا (کسی چیز کو پہلی بار پیدا کرنے کے بعد یقیناً دوہرانا آسان ہے، پھر اس میں کیوں اشکال ہے؟) پھر (جب تم دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے تو) اُسی کی طرف واپس لے جائے جاؤ گے۔

(۱۲) اور جس دن قیامت قائم ہوگی اُس دن مجرم لوگ مایوس (اور حیرت زدہ) رہ جائیں گے۔ (اُن سے کوئی بات نہ بن پڑے گی)

(۱۳) اور اُن کے تمام تر (گڑھے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی اُن کا سفارشی نہ ہوگا اور

بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾

یہ لوگ (خود) اپنے شریکوں سے منکر ہو جائیں گے (۱۳)۔ اور جس روز قیامت قائم ہوگی اُس روز (سب لوگ) جدا جدا

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾

ہو جائیں گے (۱۴)۔ سو جو لوگ ایمان لائے تھے اور اُنھوں نے نیک عمل کئے تھے سو وہ باغ میں مسرور ہوں گے (۱۵)۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي

اور جن لوگوں نے کفر وتکذیب کی تھی ہماری نشانیوں سے اور آخرت کے پیش آنے سے سو وہ لوگ

الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

عذاب میں گرفتار ہوں گے (۱۶)۔ سو اللہ کی تسبیح کیا کرو، شام کے وقت بھی اور صبح کے وقت بھی (۱۷)۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کی حمد ہوتی ہے، اور بعد زوال بھی اور ظہر کے وقت بھی (۱۸)۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ

وہ باہر لاتا ہے جاندار کو بے جان سے اور باہر لاتا ہے بے جان کو جاندار سے اور زمین کو سرسبز کرتا ہے اُس کے خشک ہونے

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ

کے بعد، اور اسی طرح تم لوگ باہر لائے جاؤ گے (۱۹)۔ اور اسی (اللہ) کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ

پیدا کیا پھر تھوڑے ہی روز میں تم (سب) آدمی (بن کر زمین پر) پھیل گئے (۲۰)۔ اور اُسی کی نشانیوں میں ہے کہ اُس نے

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ

تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی بیویاں بنائیں، تا کہ تم اُن سے سکون حاصل کرو، اور اُس نے تمہارے (یعنی میاں بیوی کے)

مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ

درمیان محبت وہمدردی پیدا کردی، بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو فکر سے کام لیتے رہتے ہیں (۲۱)۔ اور

اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ

اُس کی نشانیوں میں سے بنانا ہے آسمانوں اور زمین کا اور مختلف ہونا تمہاری زبانوں اور رنگوں کا، بے شک

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ

اس میں (بھی) نشانیاں ہیں علم والوں کے لئے (۲۲)۔ اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا سونا ہے رات میں

توضیحی ترجمہ

(یہ دیکھ کر) یہ خود (اپنے مانے ہوئے) شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔ (اور کہنے لگیں گے "وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ" پروردگار کی قسم ہم مشرک نہیں تھے)

(۱۴) اور جس دن قیامت قائم ہوگی (نیک وبد) لوگ الگ الگ کر دیئے جائیں گے۔

(۱۵) چنانچہ جو لوگ (دنیا میں) ایمان لائے تھے اور انھوں نے نیک عمل کئے تھے وہ تو جنت (کے باغوں) میں ہوں گے خوش وخرم (انعام و اکرام سے نوازے ہوئے)

(۱۶) اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تھا، تو ایسے لوگ عذاب میں پکڑ کر حاضر کئے جائیں گے۔

(۱۷) لہٰذا (جنت چاہتے ہو تو) اللہ کی تسبیح (وذکر) کیا کرو (اور اس کی سب سے اعلیٰ شکل نماز ہے، جس میں دل زبان اور اعضاء وجوارح سب اس میں مشغول ہوتے ہیں) شام کے وقت بھی اور صبح کے وقت بھی۔

(۱۸) اور اُسی کی حمد ہوتی ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی (یعنی آسمان وزمین کی کل کائنات زبانِ حال وقال سے اس کی حمد بیان کرتی رہتی ہے) اور سورج ڈھلنے کے وقت بھی (اُس کی تسبیح کرو) اور اُس وقت بھی جب تم پر ظہر کا وقت آتا ہے۔

(۱۹) وہ (اللہ) ہی نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے (جیسے مرغی کو انڈے سے) اور بے جان کو جاندار سے (جیسے انڈے کو مرغی سے) اور زمین کو زندہ کرتا ہے اُس کے مُردہ ہو جانے کے بعد، اسی طرح تم (سب) بھی نکالے جاؤ گے (موت کی آغوش سے)

(۲۰) اور اُس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (ایک یہ) ہے کہ اُس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر (مختلف اطوار سے گزر کر) تم انسان بن کر (زمین میں) پھیل گئے ہو۔

(۲۱) اور اُس کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں پیدا کیں، تا کہ تم اُن کے پاس جا کر سکون حاصل کرو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت وہمدردی قائم کردی (کہ الگ الگ ماحول میں پرورش پانے کے باوجود آپس میں عجیب تعلق ہو جاتا ہے) یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔

(۲۲) اور اُس کی نشانیوں میں سے (ایک حصہ) آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف بھی ہے، بے شک اس (سب) میں بڑی نشانیاں ہیں دانشمندوں کے لئے۔ (کیونکہ ان باریکیوں کو وہی سمجھ سکتے ہیں)

(۲۳) اور اُس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (ایک) تمہارا سونا ہے (خواہ وہ) رات میں ہو

وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ

اور دن میں، اور اپنے لئے اُس کی (دی ہوئی) روزی تلاش کرنا ہے، بے شک اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو

يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ

سنتے ہیں (۲۳)۔ اور اس کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ وہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے خوف کی راہ سے بھی اور امید کی راہ سے بھی،

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اور وہی آسمان سے پانی برساتا ہے، پھر اس سے زمین کو شاداب کر دیتا ہے اس کے خشک ہو جانے کے بعد بے شک اس

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ

میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں (۲۴)۔ اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور

بِأَمْرِهِ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿٢٥﴾

زمین قائم ہیں اُسی کے حکم سے، پھر جب وہ تمہیں پکار کر زمین سے بلائے گا تو تم یک بارگی نکل پڑو گے (۲۵)۔

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ الَّذِي

اور اُسی کی مِلک ہیں جو کوئی بھی موجود ہیں آسمانوں میں اور زمین میں، سب اُسی کے تابع ہیں (۲۶)۔ اور وہی ہے

يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ

جو اول بار پیدا کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا، اور یہ (تو) اس کے لئے اور زیادہ آسان ہے، اور آسمانوں

الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ ضَرَبَ

اور زمین میں اسی کی شان (سب سے) اعلیٰ ہے، اور وہ زبردست حکمت والا ہے (۲۷)۔ تمہارے ہی متعلق

لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ ۖ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

ایک مضمون تم سے بیان کرتا ہے، کیا تمہارے غلاموں میں کوئی تمہارا شریک ہے اس روزی میں جو ہم نے تم کو

مِّنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ

دی ہے کہ تم (اور وہ) اس میں برابر ہو جائیں (اور) تم اُن کا ایسا ہی خیال کرو جیسا کہ تم اپنے آپس والوں کا

كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾

رکھتے ہو؟ ہم اسی طرح صاف صاف دلائل بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں (۲۸)۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَنْ يَهْدِي

مگر اس پر بھی ظالموں نے بغیر دلیل کے اپنی خواہشات کا اتباع کر رکھا ہے، سو اسے کون راہ پر لا سکتا ہے

توضیحی ترجمہ

یا دن میں، اور اس کے (دیئے ہوئے) رزق سے تمہارا روزی تلاش کرنا (اور اس سلسلہ میں حیرتناک ترقی کرنا) ہے، یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو (بات) سنتے ہیں۔

(۲۴) اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ) ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے، جس سے ڈر بھی ہوتا ہے (کہ کہیں بجلی گر کر کوئی نقصان نہ پہونچادے) اور (اچھی) امید بھی ہوتی ہے (کہ بارش ہوگی اور ہماری کھیتی کو فائدہ پہونچائے گی) اور آسمان سے پانی برساتا ہے جس کے ذریعے وہ زمین کو اُس کے مُردہ ہونے کے بعد زندگی بخشتا ہے، یقیناً اس میں اُن لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

(۲۵) اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ) ہے کہ آسمان اور زمین اُس کے حکم سے قائم ہیں (یعنی جب سے پیدا کئے گئے ہیں اپنی جگہ پر ہیں اور باقی ہیں، قیامت کے آنے پر یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا) پھر جب وہ تمہیں ایک پکار کے ذریعے زمین سے بلائے گا تو تم فوراً نکلے چلے آؤ گے۔

(۲۶) اور (یاد رکھو!) آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب اُس کے (تکوینی) حکم کے تابع ہیں۔ (کسی کی مجال نہیں کہ اس کے خلاف کر سکے)

(۲۷) وہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر وہی اس کو دہرائے گا، اور (تم سمجھ سکتے ہو کہ) یہ (کام، یعنی کسی چیز کو پہلی بار پیدا کرنے کے بعد اُس کا دوہرانا) اُس کے لئے (کتنا) آسان ہے، اور اُس کی شان سب سے اونچی ہے، آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی (یعنی آسمان وزمین کی کوئی چیز اپنے حُسن وخوبی میں اُس سے میل نہیں کھاتی، برابر ہونا تو دور کی بات) وہی ہے (مکمل) اقتدار والا اور حکمت والا۔

(۲۸) وہ تمہیں تمہارے اندر کی ہی ایک مثال دیتا ہے (جس سے بات پوری طرح تمہارے سمجھ میں آجائے گی، اچھا بتاؤ) ہم نے جو تم کو (مال ودولت) دیا ہے کیا تم اُس میں اپنے غلاموں (باندیوں) میں سے (کبھی بھی) کسی کو اپنا شریک بناتے ہو، اور (ایسا شریک کہ) تم اور وہ اس (شرکت) میں برابری پر ہو جائیں، (پھر) تم اُن سے ایسے ہی ڈرو جیسے اپنے آپس والوں (پارٹنرس یا بھائی بندوؤں) سے (ڈرتے ہو، کہ نہ جانے کب اس بابت کیا پوچھ لیں، اور کیا کہنے لگیں، جب تم یہ پسند نہیں کرتے تو ایک مخلوق بلکہ درمخلوق، خالق کی خدائی میں شریک ہو جائے یہ بات کیسے قبول کر کے شرک کرنے لگتے ہو؟) ہم ایسے ہی دلائل (اور مثالیں) اُن لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

(۲۹) لیکن ظالم لوگ کسی علم (ودلیل) کے بغیر اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑے ہیں (اور اللہ کا قانون ہے کہ اسے ہدایت نہیں دیتا جس کے اندر طلب نہیں ہوتی) تو اُسے کون ہدایت دے سکتا ہے

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ

جسے اللہ گمراہ کرے، اور اُن کا کوئی حمایتی نہ ہوگا (۲۹)۔ تو آپ یکسو ہوکر دین (حق) کی طرف اپنا رُخ

حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ

رکھئے، اللہ کی اس فطرت کا (اتباع کیجئے) جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے، اللہ کی بنائی ہوئی

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں، یہ ہے سیدھا دین، لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کا بھی) علم نہیں رکھتے (۳۰)۔

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾

اسی (اللہ) کی طرف رجوع ہو اور اس سے ڈرو اور نماز کی پابندی رکھو اور شرک کرنے والوں میں مت رہو (۳۱)۔ یعنی اُن

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ

لوگوں میں جنھوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرلیا اور گروہ گروہ ہوگئے، ہر گروہ نازاں ہے اس (طریق) پر جو اس کے پاس

فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ

ہے (۳۲)۔ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہونچ جاتی ہے تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہوکر پکارنے لگتے ہیں، پھر جب (اللہ)

اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

اُنھیں اپنی طرف سے کچھ عنایت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو پھر اُن میں سے بعض لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ شرک کرنے لگتے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۟ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ

ہیں (۳۳)۔ کہ ہم نے اُنھیں جو کچھ دے رکھا ہے اس سے ناشکری کرنے لگتے ہیں، سو (خیر) وقتی حظ حاصل کرلو، پھر عنقریب

اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ

ہی تم جان لوگے (۳۴)۔ کیا ہم نے اُن پر کوئی سند اُتاری ہے کہ وہ اُنھیں شرک کرنے کو کہہ رہی ہے (۳۵)۔ اور ہم جب کچھ

اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

لوگوں کو عنایت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ اُس سے خوش ہو جاتے ہیں اور اگر اُن پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے اُن اعمال کے بدلے جو پہلے اپنے

اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

ہاتھوں کرچکے ہیں تو بس وہ لوگ نا اُمید ہو جائیں (۳۶)۔ کیا اُنھوں نے اس پر نظر نہیں کہ اللہ ہی فراخ کرکے روزی دیتا ہے جس کو چاہتا

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ

ہے اور تنگ کرکے دیتا ہے (جس کو چاہتا ہے) بے شک اس امر میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان والے ہیں (۳۷)۔ تو دیا کر

توضیحی ترجمہ

جسے اللہ گمراہ رہنے دے، اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

(۳۰) لہٰذا (جو گمراہی سے کسی طرح نکلنا نہیں چاہتا اُس کو شرک کے دلدل میں پڑا رہنے دیں) آپ (سب طرف سے) یکسو ہوکر دین (توحید) پر اپنی (مستقل) توجہ مبذول کریں (انسان کو) اللہ کی دی ہوئی (اصل) فطرت یہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے اور اس کی توحید کا قائل ہو) اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں لائی جا سکتی (یعنی یہ فطری خداداد صلاحیت ختم نہیں کی جا سکتی، جب بھی انسان ضد اور عناد چھوڑ کر حق پرستی کے جذبے سے غور کرے گا تو اُس کی یہ صلاحیت کام دکھائے گی) یہ (فطری صلاحیت) ہی سیدھا دین ہے، اور لیکن (بات یہ ہے کہ) اکثر لوگ (یہ نکتہ) نہیں جانتے۔ (اور سمجھتے)

(۳۱) (فطرت کے تقاضے کی پیروی سب) اس طرح (کریں) کہ صرف اُسی (اللہ) سے لو لگا رکھیں، اور اُسی سے ڈرتے رہیں، اور نماز قائم کریں، اور مشرکین میں شامل نہ ہوں۔

(۳۲) (اور نہ) اُن لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرلیا، اور مختلف فرقوں میں بٹ گئے (اور) ہر گروہ اپنے اپنے طریقے پر مگن ہے۔ (اسی کو صحیح دین، اور سب کو غلط سمجھتا ہے)

(۳۳) اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف چھو جاتی ہے تو (اُنھیں کوئی یاد نہیں آتا، اُس وقت) وہ اپنے پروردگار سے لو لگا کر اُسی کو پکارتے ہیں، پھر جب وہ اُنھیں اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو ان میں سے کچھ لوگ یکایک اپنے پروردگار کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔

(۳۴) تاکہ جو کچھ ہم نے اُنھیں دیا تھا اُس کی ناشکری کریں (کیونکہ اُنھیں ناشکری میں مزہ آتا ہے) اچھا تو مزے اُڑالو! بس جلدی ہی تمھیں پتہ چل جائے گا۔

(۳۵) (ان سے پوچھا جائے کہ) کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی دلیل اُتاری ہے جو اس شرک کا ارتکاب کرنے کو کہتی ہو، جو شرک یہ اللہ کے ساتھ کرتے رہے ہیں؟ (یقیناً ایسا نہیں ہے، پھر ایسا کیوں؟)

(۳۶) اور (اُن کا حال یہ ہے کہ) جب ہم لوگوں کو (اپنی) رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ پھولے نہیں سماتے (اور اترانے لگتے ہیں) اور اگر (کہیں) اُنھیں اُن کے ہاتھوں بھیجے گئے (اعمال) کی بنا پر کوئی برائی (یا مصیبت) پہونچ جائے تو (بس ایک دو بار اپنے پروردگار کو پکار کر) مایوس ہونے لگتے ہیں۔

(۳۷) کیا اُنھوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اپنی حکمت کے مطابق) رزق کشادہ اور تنگ کر دیتا ہے، اس میں یقیناً اُن لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو ایمان والے ہیں (کہ اس سے اس کا معبود حقیقی ہونا پوری طرح ثابت ہوتا ہے، ورنہ بالکل ایک جیسی صلاحیتوں والے اور ایک کاروبار والے دو شخصوں کی آمدنی میں فرق کیوں ہوتا؟)

(۳۸) تو (جو رزق اللہ تعالیٰ دے اس کو) دیا کرو

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ
(اے مخاطب!) قرابت دار کو اُس کا حق، اور (اسی طرح) مسکین اور مسافر کو، یہ اُن لوگوں کے حق میں بہتر
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَآ اٰتَيْتُمْ
ہے جو اللہ کی رضا کے طالب رہتے ہیں، اور یہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں (۳۸)۔ اور جو چیز تم اس
مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَآ
غرض سے دو گے کہ لوگوں کے مال میں پہونچ کر زیادہ ہو جائے، سو وہ اللہ کے آگے نہیں بڑھتی، اور جو تم
اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝
زکوٰۃ دو گے جس سے اللہ کی رضا طلب کرتے ہو گے تو ایسے ہی لوگ اُسے حقیقتاً بڑھاتے رہیں گے (۳۹)۔
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ
اللہ ہی وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہیں روزی دی، پھر تمہیں موت دیتا ہے، پھر تم کو جلائے
مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
گا، کیا تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے، وہ اللہ اُن کے شرک
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي
سے پاک و برتر ہے (۴۰)۔ بگاڑ پھیل پڑا ہے خشکی و تری میں لوگوں کے کرتوت سے، اس غرض
النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ قُلْ
سے کہ اللہ اُن کے بعض اعمال کا مزہ اُن کو چکھائے تا کہ وہ لوگ باز آ جائیں (۴۱)۔ آپ کہئے کہ
سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ
زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو کہ جو لوگ پہلے گزرے اُن کا انجام کیسا ہوا ہے، اُن میں سے اکثر مشرک
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ
ہی تھے (۴۲)۔ سو تو اپنا رُخ دینِ مستقیم کی طرف کر لے، قبل اس کے کہ وہ دن میں آ جائے جس کے
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝
لئے پھر اللہ کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا، اس روز (سب لوگ) جدا جدا ہو جائیں گے (۴۳)۔
مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ
جو کافر رہا ہے اُس پر اُسی کا کفر پڑے گا، اور جو نیک عمل کر رہا ہے، سو ایسے لوگ اپنے ہی لئے (نفع و راحت کا)

(اس میں سے) رشتہ دار کو اُس کا حق، اور (اسی طرح) مسکین اور مسافر کو بھی، جو لوگ اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں اُن کے لئے یہ بہتر ہے، اور وہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ (یعنی ایسے ہی لوگوں کو دنیا و آخرت میں کامیابی نصیب ہوتی ہے)

(۳۹) اور یہ جو تم دیتے ہو (رقم) سود پر (اس نیت کے ساتھ) کہ لوگوں کے مال میں مل کر وہ بڑھ جائے تو (دنیا میں تو وہ رقم بڑھتی ہے لیکن) اللہ کے یہاں وہ بڑھتی نہیں ہے (یعنی آخرت میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ملتا، یاد رہے کہ اس آیت کے نزول تک سود کو حرام نہیں کیا گیا تھا) اور جو تم زکوٰۃ (کی مد میں) دیتے ہو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے تو ایسا کرنے والے (اپنی رقم کو) کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔ (دنیا میں بھی اُن کے مال میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں تو سات سو گنا تک ثواب ملتا ہے)

(۴۰) اللہ (ہی) وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر اُس نے تمہیں رزق دیا، پھر (وقت آنے پر) وہی تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں (قیامت کے بعد دوبارہ) زندہ کرے گا، کیا جن کو تم نے (خدائی میں اللہ کا) شریک مانا ہوا ہے کوئی ہے ان میں سے جو ان میں سے کوئی کام بھی کر سکے؟ پاک ہے اور بہت بالا و برتر (وہ ذات) اُس شرک سے جس کا ارتکاب یہ لوگ کرتے ہیں۔

ع ۴ ۳ ۷

(۴۱) (جب بھی) خشکی اور تری (کے دنیا کے کسی حصہ) میں بگاڑ پھیلا، لوگوں کی بداعمالیوں کی باعث (تو وہاں بلائیں آئیں، مثلاً قحط، زلزلے، سیلاب، ظالموں کا تسلط وغیرہ) اس لئے کہ (اللہ) ان کے بعض کرتوتوں کا مزہ اُنھیں چکھا دے کہ شاید لوگ (اس تنبیہ سے ڈر کر راہ راست پر) لوٹ آئیں۔

(۴۲) (اے پیغمبرؐ! آپ ان سے) کہئے کہ روئے زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ (بداعمالی کرنے والے) جو لوگ پہلے گزرے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا؟ (خاص طور پر اُن قوموں کا) جن میں سے اکثر مشرک تھے۔

(۴۳) لہٰذا (اے مخاطب) تو اپنا رُخ دینِ قیم کی طرف کر لے (اور اُسی پر قائم رہ) قبل اس کے کہ (قیامت کا) وہ دن آ جائے جس کے اللہ کی طرف سے ٹلنے کا کوئی امکان نہیں ہے (اور کسی کے بس میں تو اُس کا ٹالنا ہے ہی نہیں، اس دن کے آنے پر توبہ کا راستہ بھی بند ہو جائے گا) اس دن تو (فیصلہ ہوگا، اور مومن اور غیر مومن) لوگ الگ الگ کر دیئے جائیں گے۔

(۴۴) جس نے کفر کیا اُس کا کفر (وبال بن کر) اُسی پر پڑے گا، اور جس نے (ایمان کے ساتھ) نیک عمل کئے (تو وہ اُن میں سے ہوگا جو) اپنے لئے (جنت کا)

يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ

سامان کررہے ہیں (۴۴)۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے (اللہ) اُنھیں اپنے

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ

فضل سے (نیک) جزا دے گا، واقعی اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا (۴۵)۔ اور (اللہ کی) نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ

وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ

ہواؤں کو بھیجتا ہے خوش خبری دیتی ہوئی، اور تا کہ وہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے، اور تا کہ کشتیاں اُس کے حکم سے چلیں،

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا

اور تا کہ تم اُس کے فضل کی تلاش کرو، اور تا کہ تم شکر ادا کرو (۴۶)۔ اور ہم نے آپ سے پہلے (بہت سے) پیمبر اُن کی

اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

قوموں کے پاس بھیجے اور وہ اُن کے پاس دلائل لے کر آئے، پھر ہم نے اُن لوگوں سے انتقام لے لیا جو جرم کرتے رہے تھے،

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

اور ہمارے ذمہ تھا اہلِ ایمان کا غلبہ (۴۷)۔ اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے تو وہ بادلوں کو

فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا

اُٹھائے پھرتی ہیں، پھر اللہ اُس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے، اور اس کو ٹکڑے

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

ٹکڑے کر دیتا ہے، پھر تو مینہ کو دیکھتا ہے کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے، پھر اُسے اپنے بندوں میں

مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ

سے جس کو چاہتا ہے پہونچا دیتا ہے، تو بس وہ خوش ہونے لگتے ہیں (۴۸)۔ دراں حالیکہ وہ لوگ

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ

قبل اس خوشی کے کہ ان پر برسے بالکل مایوس ہو رہے تھے (۴۹)۔ سو ذرا رحمت الٰہی کے آثار کو دیکھ

اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ

کہ اللہ زمین کو اس کے خشک ہونے کے بعد کس طرح شاداب کرتا ہے، بے شک وہی مُردوں کا جلانے والا ہے، اور

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا

وہ ہر چیز پر (پوری) قدرت رکھنے والا ہے (۵۰)۔ اور اگر ہم (کوئی اور) ہوا چلا دیں، پھر یہ لوگ کھیتی کو زرد ہوا دیکھیں،

توضیحی ترجمہ

راستہ سنوار رہے ہیں۔

(۴۵) تا کہ اللہ اُن کو اپنے فضل سے (کہیں بڑھ کر) جزا دے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، یقیناً اللہ کافروں کو (بالکل) پسند نہیں کرتا۔ (لہٰذا اُن کے ساتھ کوئی معاملہ خیر نہ کرے گا)

(۴۶) اور اُس (اللہ کی قدرت) کی نشانیوں میں سے (ایک) یہ ہے کہ وہ (بارش کی) خوش خبری دینے والی (ٹھنڈی) ہوائیں بھیجتا ہے، اور (انھیں اس لئے بھیجتا ہے) تا کہ تمہیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے، اور (اس لئے بھی ان ہواؤں کو بھیجتا ہے) تا کہ اُس کے حکم (یعنی نظام) کے مطابق (بادبانی) کشتیاں چلیں (جن کا انحصار ہوا پر ہی ہوتا ہے، اور بحری جہاز بھی، کہ موافق ہوا اُن کی رفتار میں معاون ہوتی ہے) اور تا کہ تم (ان کے ذریعے تجارتی سفر کرو اور) اس کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو، اور امید ہے کہ تم (ان نعمتوں پر اس کا) شکر ادا کرو گے۔ (یعنی ان کے ذریعہ اللہ کو پہچانو گے اور اُس کی بندگی کرو گے)

(۴۷) اور (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر اُن کی قوموں کے پاس بھیجے، چنانچہ وہ اُن کے پاس واضح دلائل لے کر پہونچے، پھر جن لوگوں نے (ان کی تکذیب کا) جرم کیا ہم نے اُن سے انتقام لیا (ان کے عہد الست توڑنے کا، اور مومنین کی مدد کی) اور ہم نے ذمہ داری لی تھی مومنین کی مدد کرنے کی۔

(۴۸) اللہ ہی وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے، چنانچہ وہ بادلوں کو اُٹھاتی ہیں، پھر (اللہ) جس طرح چاہتا ہے آسمان میں اس (بادل) کو پھیلا دیتا ہے، پھر اُس کو کئی تہوں (والی گھٹا) میں تبدیل کر دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے درمیان سے نکل کر بارش برستی ہے، پھر اس (بارش) کو اپنے بندوں میں سے جس تک چاہتا ہے پہونچاتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

(۴۹) حالانکہ اس سے پہلے جب تک اُن پر بارش نہیں برسائی گئی تھی، وہ نا اُمید ہو رہے تھے۔

(۵۰) اب ذرا اللہ کی رحمت کے اثرات تو دیکھو کہ وہ زمین کو اُس کے مُردہ ہونے کے بعد کس طرح زندگی بخشتا ہے (اس سے یہ سمجھو کہ) یقیناً وہی ہے مُردوں کو (دوبارہ) زندہ کرنے والا، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

(۵۱) اور اگر ہم (سخت گرم یا سخت ٹھنڈی، نقصان دہ) ہوا چلا دیں تو یہ اس (سرسبز کھیتی) کو زرد (اور مرجھائی ہوئی) دیکھیں

لَظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ

تو یہ اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں (۵۱)۔ آپ مُردوں کو تو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی) پکار سنا سکتے ہیں،

الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ

جب کہ وہ پیٹھ پھیرے چلے جارہے ہوں (۵۲)۔ اور آپ اندھوں کو بھی اُن کی بے راہی سے راہ پر نہیں لا سکتے،

ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾

آپ تو بس اُن ہی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں کو یقین رکھتے ہیں، پھر وہ (انھیں) مانتے بھی ہیں (۵۳)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ

اللہ وہی ہے جس نے تم کو (تمہاری) ناتوانی کی حالت میں پیدا کیا، پھر ناتوانی کے بعد توانائی

قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ

عطا کی، پھر توانائی کے بعد ناتوانی اور ضعیفی دی، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہ خوب جاننے والا

وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ

ہے، ہر قدرت رکھنے والا ہے (۵۴)۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی، مجرم لوگ قسم کھائیں گے

مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

(کہ) ہم لوگ تو ایک ساعت سے زیادہ رہے ہی نہیں، اسی طرح یہ لوگ اُلٹے چلتے رہتے تھے (۵۵)۔ اور

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ

جن لوگوں کو علم و ایمان عطا ہوا ہے وہ کہیں گے کہ تم نوشتۂ الٰہی کے مطابق قیامت کے دن تک رہے،

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ

سو یہی تو ہے قیامت کا دن، البتہ تم ہی (اس کا) یقین نہیں کرتے تھے (۵۶)۔ غرض اس روز ظالموں کو ان

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

کا عذر کرنا (کچھ) نفع نہ دے گا، اور نہ اُن سے تدارک چاہا جائے گا (۵۷)۔ اور ہم نے لوگوں کے لئے

لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ

اس قرآن میں ہر طرح کے مضامین بیان کیے ہیں، اور اگر آپ ان کے پاس کوئی نشان ہی لے کر آئیں تو

لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ

بھی یہ لوگ جو کافر ہیں یہی کہیں گے کہ تم (لوگ) اہلِ باطل ہو (۵۸)۔ اسی طرح مہر کردیا کرتا ہے اللہ

توضیحی ترجمہ

تو اس کے بعد یہ (بارش سے خوش ہونے والے ہی) ناشکری کرنے لگیں۔

(۵۲) تو (اے پیغمبر! یہ منکرین مُردوں، بہروں اور اندھوں کی طرح ہیں اور) آپ مُردوں کو تو اپنی بات سنا نہیں سکتے (یعنی مُردوں کو سنانا آپ کے اختیار میں نہیں ہے) اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں (خاص طور پر) جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر جارہے ہوں۔

(۵۳) اور نہ آپ اندھوں کو راہ دکھا سکتے ہیں گمراہی سے (نکلنے کی، جب کہ وہ اسی میں پڑے رہنا چاہتے ہوں) آپ تو اُن ہی لوگوں کو اپنی بات سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر یقین کریں اور پھر فرماں بردار بن جائیں۔ (یعنی ہمارے احکام کی تابعداری دل سے قبول کریں)

ع ۵ ۱۳ ۸

(۵۴) اللہ وہ ہے جس نے تمہاری تخلیق کی ابتداء کمزوری سے کی (یعنی تم جب پیدا ہوئے تو کیسے کمزور تھے) پھر (اس) کمزوری کے بعد طاقت عطا فرمائی (جب تم بڑے خصوصاً جوان ہوئے) پھر (اس) طاقت کے بعد (عمر ڈھلنے لگی تو) کمزوری اور بڑھاپا طاری کردیا (طاقت اور کمزوری کا یہ اُتار چڑھاؤ اور ہر تخلیق اُسی کے ہاتھ میں ہے) وہ جس طرح چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے، اور وہ (ہر چیز کا) خوب جاننے والا ہے اور (ہر چیز پر) پوری طرح قادر ہے۔

(۵۵) اور جس روز قیامت برپا ہوگی (اس روز) مجرم قسم کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں اور برزخ میں) ایک گھڑی سے بھی زیادہ نہیں رہے (جس طرح کی بہکی باتیں وہ اس وقت کر رہے ہیں) اسی طرح وہ بہکے ہوئے رہے۔ (دنیا میں بھی)

(۵۶) اور جن لوگوں کو علم اور ایمان عطا ہوا تھا (یعنی جو شریعت کا علم رکھتے تھے اور اُس کے مطابق ایمان اور یقین رکھتے تھے) وہ کہیں گے کہ تم لوگ نوشتۂ الٰہی (میں درج عمروں) کے مطابق (دنیا میں اور اس کے بعد برزخ میں) حشر کے دن تک رہے، (اس طویل عرصہ کو تم ایک گھڑی سے بھی کم کہہ رہے ہو) تو یہ (آج کا دن) ہی ہے حشر کا دن (جس کے بارے میں تمہیں آگاہ کیا جاتا تھا) لیکن تم (ماننا تو دور کی بات) جاننا ہی نہیں چاہتے تھے۔

(۵۷) چنانچہ جن لوگوں نے ظلم کی راہ اپنائی تھی (وہ معذرت کرنے لگیں گے، لیکن) اُس دن اُن کی معذرت اُنھیں کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گی، اور نہ اُن سے (اب کسی قسم کا) تدارک چاہا جائے گا۔

(۵۸) اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں (کو سمجھانے) کی خاطر ہر طرح کی مثالیں بیان کردی ہیں، (اگر یہ سمجھنا چاہتے تو یہی کافی تھیں، لیکن ان کی دشمنی اور ضد کا حال یہ ہے کہ) اگر آپ ان کے پاس کوئی معجزہ بھی لے آئیں تو بھی یہ (کافر) یہی کہیں گے کہ تم (اور تمہارے ماننے والے) سب جھوٹے (اور اہلِ باطل) ہو۔

(۵۹) (اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے، اس کا قانون ہے کہ) اسی طرح اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے

عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

اُن کے دلوں پر جو لوگ یقین نہیں رکھتے (۵۹)۔ سو آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور

لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾

جو لوگ بے یقین ہیں کہیں آپ کو بے برداشت نہ کر دیں (۶۰)۔

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ لقمان مکی ہے، اس میں ۳۴ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾

الف۔لام۔میم۔(۱)۔یہ آیتیں ہیں ایک پُرحکمت کتاب کی (۲)۔ جو ہدایت و رحمت ہے اہلِ خلوص کے حق میں (۳)۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور وہ لوگ آخرت کا بھرپور یقین رکھتے

هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

ہیں (۴)۔ یہ لوگ ہیں اپنے پروردگار کی طرف سے راہِ ہدایت پر، اور یہی لوگ پوری فلاح پانے

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ

والے ہیں (۵)۔ اور کوئی انسان ایسا بھی ہے جو اللہ سے غافل کرنے والی باتیں خرید کرتا ہے تاکہ اللہ کی راہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

سے بے سمجھے بوجھے (دوسروں کو) گمراہ کرے اور اس راہ کی ہنسی اُڑائے، ایسے ہی لوگوں کے لئے ذلت کا

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ

عذاب ہے (۶)۔ اور جب اُس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے، جیسے اُس

لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾

نے سنا ہی نہیں، گویا اُس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ ہے، سو آپ اُسے خبر دیجئے عذابِ دردناک کی (۷)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِيْنَ

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام بھی کیے اُن کے لئے راحت کی جنتیں ہیں (۸)۔ وہ (ہمیشہ) رہیں گے

توضیحی ترجمہ

اُن کے دلوں پر جو جاننا (اور سمجھنا) نہیں چاہتے۔

(۶۰) لہٰذا (اے پیغمبرؐ!) آپ صبر رکھئے (اور ان کے نہ ماننے سے پریشان و فکرمند نہ ہوئیے) یقیناً اللہ کا وعدہ (بالکل) سچا ہے (سب کچھ ویسا ہی ہوگا جیسا اُس نے وعدہ کر رکھا ہے) اور (اس کا خیال رکھیں کہ) بدعقیدہ اور بے یقین لوگ آپ کو (آپ کے مقام سے) جنبش نہ دینے پائیں۔

ع ۶ ۹

سورۂ لقمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الف۔لام۔میم۔(یہ حروف مقطعات ہیں، ان کے معنی اللہ اور اس کے رسول نے نہیں بتائے)

(۲) یہ اُس حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

(۳) جو محسنین (یعنی نیک طبیعت لوگوں) کے لئے ہدایت اور رحمت بن کر آئی ہے۔ (کیونکہ نیکی اختیار کر کے اس سے اصل فائدہ وہی اُٹھاتے ہیں)

(۴) (اور اصل میں محسنین ہوتے ہیں وہ لوگ) جو (اللہ کو مانتے ہیں اور اس کے احکام پر چلتے ہیں، جیسے) نماز قائم کرتے ہیں (یعنی خود بھی نماز کی پابندی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کرتے ہیں) اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں (اگر اُن پر واجب ہو تو) اور آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں۔

(۵) وہی ہیں جو اپنے پروردگار کی طرف سے (بتائے ہوئے) سیدھے راستے پر ہیں، اور وہی ہیں جو (حقیقی) فلاح پانے والے ہیں۔

(۶) اور لوگوں میں سے کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو (اللہ سے اور دینی فرائض سے غافل کرنے والی) لغو باتیں (اور تفریحی چیزیں) مول لیتا ہے تاکہ انجانے میں اللہ کے راستے سے (خود گمراہ ہو اور دوسروں کو) گمراہ کرے، اور (لیتا تو تفریح کے لئے ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ اس طرح) اس کا (یعنی اس کے بتائے راستے کا) مذاق بناتا ہے (ایسے ہی لوگ) وہ ہیں جن کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

(۷) اور جب ایسے شخص کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ (بجائے عاجزی اختیار کرنے کے) تکبر کے ساتھ منہ موڑ لیتا ہے (اور ایسا ظاہر کرتا ہے) جیسے کہ اُس نے سنا ہی نہیں، گویا اُس کے دونوں کان میں ڈاٹ لگی ہو، تو ایسے شخص کے لئے آپ دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دیجئے۔

(۸) (البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے (اللہ کے حکم کے مطابق) نیک عمل کئے اُن کے لئے نعمتوں کے باغات ہیں۔

(۹) وہ (نیک عمل والے مومن) ہمیشہ رہیں گے

فِيهَا ۗ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

ان میں، (یہ) اللہ کا سچا وعدہ ہے، اور وہ زبردست ہے، حکمت والا ہے (۹)۔ (اسی نے) آسمانوں کو بلا ستون

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَأَلْقٰى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ

بنایا ہے، تم اُن کو دیکھ رہے ہو، اور زمین پر بھاری پہاڑ ڈال رکھے ہیں کہ کہیں تم کو لے کر ڈانوا ڈول نہ ہونے

وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا

لگے، اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا رکھے ہیں، اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا، پھر اس (زمین) میں

فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿١٠﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ

ہر طرح کے عمدہ اقسام اُگائے (۱۰)۔ یہ تو اللہ کی مخلوق ہوئی، اب مجھے دکھاؤ کہ (اللہ کے) علاوہ جو ہیں انھوں

الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ بَلِ الظّٰلِمُونَ فِي ضَلٰلٍ مُبِينٍ ﴿١١﴾ ع وَلَقَدْ

نے کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں؟ اصل یہ ہے کہ پاپی لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) ہیں (۱۱)۔ اور بے شک

آتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ

ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی، اور یہ (حکم) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو، اور جو کوئی شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی (نفع کے) لئے

لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهِ

شکر کرتا ہے، اور جو کوئی ناشکری کرے گا سو اللہ بے نیاز ہے، ستودہ صفات ہے (۱۲)۔ اور اس وقت کا ذکر کیجئے جب

وَهُوَ يَعِظُهُ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴿١٣﴾

لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا، بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے (۱۳)۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَ

اور ہم نے انسان کو تاکید کی اس کے ماں باپ سے متعلق، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اُٹھا کر اُسے پیٹ میں رکھا، اور دو

فِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ۗ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَ

برس میں اُس کا دودھ چھوٹتا ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کیا کر، میری ہی طرف واپسی ہے (۱۴)۔ اور

إِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

اگر وہ دونوں تجھ پر اس کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں،

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ

تو تو ان کا کہنا نہ ماننا اور دنیا میں اُن کے ساتھ شرافت سے بسر کئے جانا اور اُسی کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو،

ع ۱۱/۱۰

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

النصف

توضیحی ترجمہ

اس میں، (یہ اللہ کا وعدہ ہے اور) اللہ کا وعدہ (یقیناً) سچا ہے، وہ اقتدار کا بھی مالک ہے (اور) حکمت کا بھی مالک ہے۔

(۱۰) اُس (اللہ) نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر پیدا کیا (جیسا کہ) تم دیکھتے ہو (یا نظر آنے والے ستونوں کے بغیر کھڑا کیا) اور زمین پر پہاڑ رکھ دیئے تاکہ وہ تم کو لے کر ڈگمگائے نہیں، اور اس (زمین) میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے، اور (اللہ فرماتا ہے کہ) ہم نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اُس (سے زمین) میں ہم نے اُگائے ہر قسم کے قابل قدر نباتات۔

(۱۱) یہ ہے اللہ کی تخلیق! اب ذرا مجھے دکھاؤ کہ اللہ کے سوا کسی (اور) نے کیا پیدا کیا؟ (کچھ نہیں) لیکن بات اصل میں یہ ہے کہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

(۱۲) اور (حکیم) لقمان کو (جن کو تم بڑا عظیم دانشور اور دانا مانتے ہو) ہم نے (ہی) دانائی عطا کی تھی (اور اُن سے کہا تھا کہ ہماری اس نعمت اور دوسری نعمتوں پر) اللہ کا شکر ادا کرتے رہا کرو۔ اور جو کوئی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے وہ اپنے فائدے کے لئے ہی کرتا ہے (اس سے اللہ کا کوئی فائدہ نہیں) اور جو ناشکری کرے تو (وہ جان لے کہ) اللہ بڑا بے نیاز ہے (اس سے کہ کوئی شکر کرے یا نہ کرے) وہ بذاتِ خود قابلِ تعریف ہے۔

(۱۳) (ان ہی لقمان کی وہ نصیحتیں یاد رکھنے کی ہیں) جب کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اُس کو سمجھا رہے تھے کہ: اے میرے بیٹے! (دیکھو!) اللہ کے ساتھ (کبھی) شرک نہ کرنا (یاد رکھو!) شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ عاجز مخلوق کو خالق کا درجہ دے دیا جائے، اُن کے آگے سر جھکایا جائے یا اُن سے مانگا جائے)

(۱۴) اور (یہ بھی کہا کہ) ہم (یعنی اللہ) نے انسان کو اپنے والدین (کی اطاعت اور اُن کے ساتھ حسنِ سلوک) کے متعلق تاکید کی ہے۔ اور (خاص طور پر ماں کے ساتھ کہ) اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اُٹھا کر اُسے پیٹ میں رکھا اور دو برس (تک اپنے بچے کو اپنا دودھ پلایا کہ اس مدت) میں (عام طور پر) اُس کا دودھ چھوٹتا ہے۔ کہ تم میرے شکر کے بعد اپنے والدین کا شکر ادا کیا کرو۔ (یعنی سب سے پہلے میرے حقوق ادا کرو پھر اپنے والدین کے، خاص طور پر ماں کے جو بڑی مشقتیں اُٹھاتی ہے) میری ہی طرف تمہاری واپسی ہے۔ (اس لئے اگر میری تاکید پر عمل نہیں کیا تو سزا بھگتنی ہوگی)

(۱۵) اور (بالفرض) اگر وہ (ماں باپ) تم پر یہ زور ڈالیں کہ تم (خدائی میں) میرے ساتھ کسی کو شریک قرار دو، جس کی تمہارے پاس کوئی سند نہیں ہے (یعنی جس کی بابت اللہ ورسول نے تمہیں نہیں بتایا ہے) تو تم اُن کی بات مت مانو، اور دنیا میں اُن کے ساتھ بھلائی سے رہو اور پیروی اُسی کی کرو جس نے مجھ سے لو لگا رکھی ہو،

ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا

تم (سب) کومیرے پاس آنا ہے، سو جو تم کرتے رہتے تھے میں تمہیں سب جتلا دوں گا (۱۵)۔

إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي

اے بیٹا! اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو، پھر کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین

السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٦﴾

کے اندر ہو، اللہ اُسے لے ہی آئے گا، بے شک اللہ بڑا باریک بین ہے، بڑا باخبر ہے (۱۶)۔

يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ

اے میرے بیٹے! نماز کو قائم رکھ، اور بھلائی کی نصیحت کیا کر، اور بُرائی سے منع کیا کر، اور جو کچھ

عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٧﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ

تجھ پر پڑے اُس پر صبر کیا کر، بے شک یہ (صبر) ہمت کے کاموں میں سے ہے (۱۷)۔ اور

لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ

لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر، اور زمین پر اترا کر مت چل، بے شک اللہ کسی تکبر کرنے والے فخر

مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ

کرنے والے کو پسند نہیں کرتا (۱۸)۔ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر، اور اپنی آواز کو پست رکھ،

إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم

بے شک سب سے بُری آواز گدھے کی ہوتی ہے (۱۹)۔ کیا تم لوگوں کی اِس پر نظر نہیں کہ اللہ نے تمہارے ہی لئے تسخیر کر

مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَ

دیا ہے اس (سب) کو جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اُس نے تم پر اپنی حِسّی اور معنوی نعمتیں پوری کر رکھی ہیں، اور بعض

بَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى

انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ کے باب میں بغیر واقفیت، بغیر دلیل اور بغیر کسی روشن کتاب کے بحث کیا کرتے

وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ

ہیں (۲۰)۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اُس چیز کی پیروی کرو جو اللہ نے اُتاری ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں، ہم تو اُس کی

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ

پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے، کیا یہ جب بھی جب کہ شیطان ان (بڑوں) کو بلا رہا ہو عذاب

توضیحی ترجمہ

(یعنی دین کی پیروی اختیار کرنے کے لئے پیغمبروں، اللہ کے مخلص بندوں اور علماء حق کو اپنا مقتدا بناؤ، نہ کہ خود کو اپنا امام بنالو) پھر (اعمال کرتے وقت یہ یاد رکھو کہ) تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے، اُس وقت میں بتادوں گا جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے۔

(۱۶) (اور لقمان نے یہ بھی کہا) اے میرے بیٹے! اگر کوئی چیز (یا کوئی عمل) رائی کے دانے کے برابر (بھی) ہو اور وہ کسی چٹان (یا پتھر) کے اندر ہو (جس میں نظر آنے کا کوئی راستہ نہ ہو) یا آسمانوں میں یا زمین میں (کہیں بھی) ہو، اللہ تعالیٰ اس کو لاحاضر کرے گا (یعنی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ہے) یقین جانو اللہ بڑا باریک بین، بہت باخبر ہے۔

(۱۷) (اور) بیٹے! نماز قائم کرو، اور (لوگوں کو) نیکی کی تلقین کرو، اور (اُن کو) برائی سے روکو، اور تمہیں جو تکلیف (اس سلسلہ میں) پیش آئے اُس پر صبر کرو، بے شک یہ (یعنی مشکلات اور مصیبتوں پر صبر کرنا) بڑی ہمت والے کاموں میں سے ہے۔

(۱۸) اور لوگوں کے سامنے اپنے گال مت پھلاؤ (یعنی تکبر نہ کرو کہ دوسروں کو حقیر سمجھو اور جب وہ تم سے ہم کلام ہوں تو تم منہ پھیر لو) اور نہ زمین پر اِتراتے ہوئے چلو (کہ اترانے اور شیخیاں مارنے سے کچھ عزت نہیں بڑھتی، بلکہ ذلیل و حقیر ہوتا ہے، اور یہ بھی ہمیشہ یاد رکھو کہ) بیشک اللہ اِترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۹) اور اپنی چال (ڈھال) میں اعتدال رکھو، اور اپنی آواز پست رکھو (زور کی آواز اللہ کو ناپسند ہے، جانتے ہو؟) سب سے بُری (اور مکروہ) آواز گدھے کی ہوتی ہے۔

ع ۲ ۸ ۱۱

(۲۰) (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) کیا تم لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اُسے اللہ نے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے (یعنی سب چیزیں اصلاً تمہارے فائدہ کے لئے ہی بنائی ہیں) اور اپنی ظاہری نعمتیں (جن کو تم دیکھتے ہو اور جن کا تم احساس کر سکتے ہو) اور اپنی باطنی نعمتیں (جنھیں تم اپنی عقل سے سمجھ سکتے ہو خواہ اُن کا احساس نہ کر سکو) تم پر ہی پوری پوری نچھاور کر دی ہیں؟ (اس کے بعد تو اللہ کو نہ پہچاننے کی گنجائش ہی نہیں ہے) پھر بھی انسانوں میں سے کچھ لوگ ہیں جو بغیر کسی علم (و سند) بغیر کسی ہدایت (و بصیرت) اور بغیر کسی روشنی دینے والی کتاب کے (حوالے کے) اللہ (کی وحدت، اس کی صفات یا اُس کے احکام) کے بارے میں جھگڑتے (و بحث کرتے) ہیں۔

(۲۱) اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ "اُس چیز کی اتباع کرو جو اللہ نے نازل فرمائی ہے" تو وہ کہتے ہیں کہ "نہیں، بلکہ ہم تو اُس طریقے کی اتباع کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے" بھلا (کوئی ان سے پوچھے کہ) کیا جب بھی؟ جب کہ شیطان اُن (باپ دادوں) کو بلا رہا ہو، عذاب

السَّعِيْرِ ۝۲۱ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

دوزخ کی طرف (۲۱)۔ اور جو کوئی اپنا رُخ اللہ کی طرف جھکادے اور وہ مخلص بھی ہو، تو اُس نے بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا، اور

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۲۲ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ

(سارے) معاملات کا آخر کار اللہ ہی کے حضور میں پیش ہونا ہے (۲۲)۔ اور جو کوئی کفر کرے، سو آپ کو اس کا کفر غمگین نہ کرے،

كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

ان کو ہمارے ہی پاس لوٹنا ہے، سو ہم اُنھیں جتلادیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے، بے شک اللہ کو دلوں کے اندر کی باتیں خوب

الصُّدُوْرِ ۝۲۳ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝۲۴

معلوم ہیں (۲۳)۔ ہم اُنھیں چندروزہ عیش دیے ہوئے ہیں، پھر اُن کو سخت عذاب کی طرف کشاں کشاں پہونچادیں گے (۲۴)۔

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ

اور اگر آپ ان سے پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ یہی کہیں گے کہ اللہ نے، آپ کہئے کہ الحمد للہ، لیکن

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۵ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

ان میں سے اکثر تو (اتنی بات بھی) نہیں جانتے (۲۵)۔ اللہ ہی کی مِلک ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور زمین میں،

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۲۶ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ

بے شک اللہ ہی غیر محتاج ہے، ستودہ صفات ہے (۲۶)۔ اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں، اگر یہ سب قلم ہی قلم بن جائیں،

وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ

اور اس سمندر کے علاوہ سات سمندر اور بہہ جائیں تو بھی اللہ کے کلمات (کی حکایت) ختم نہ ہو، بے شک اللہ بڑا زبردست

اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۷ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ

ہے، حکمت والا ہے (۲۷)۔ تم سب کا پیدا کرنا اور دوبارہ اُٹھانا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا، بے شک اللہ بڑا سننے والا ہے

اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۲۸ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ

خوب دیکھنے والا ہے (۲۸)۔ کیا تو نے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ رات کو داخل کرتا رہتا ہے دن میں، اور دن کو داخل کرتا رہتا

فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۡ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ

ہے رات میں، اور سورج اور چاند (سب) کو مسخر کر رکھا ہے، ہر ایک، ایک میعاد مقرر تک بحال رہے گا، اور کیا اس پر نظر نہیں

اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۲۹ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا

کی کہ اللہ تمہارے سب عملوں کی پوری خبر رکھتا ہے (۲۹)۔ یہ اس سبب سے کہ اللہ ہی (کی ہستی) حقیقی ہے، اور اس لئے کہ

توضیحی ترجمہ

دوزخ کی طرف (وہ اُن ہی کی اتباع کریں گے؟)

(۲۲) اور (یاد رکھو) جو کوئی اپنا رُخ اللہ کی طرف جھکادے (یعنی اللہ کی فرمانبرداری تسلیم کرلے) اور (یہ تسلیم کرنا زبانی ہی نہ ہو بلکہ) وہ نیک اعمال کرنے والا ہو جائے تو (سمجھو کہ) اُس نے مضبوط کڑا تھام لیا (اب وہ صحیح انجام تک پہونچ جائے گا) اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے پاس ہے۔

(۲۳) اور (اے پیغمبر! اگر) کسی نے کفر اختیار کرلیا ہے تو آپ کو اُس کا کفر (اختیار کرنا) صدمے میں نہ ڈالے (یعنی آپ کو اُس پر رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے) اُنھیں (آخر) ہمارے پاس ہی تو لوٹنا ہے، پھر ہم اُنھیں بتادیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے (وہ کتنا غلط تھا) بے شک اللہ (ظاہری اعمال ہی کا نہیں) سینوں (یعنی دلوں میں چھپی باتوں) کا بھی جاننے والا ہے۔

(۲۴) ہم اُنھیں تھوڑا سا مزہ اُڑانے (کا موقع) دے رہے ہیں، پھر ہم اُنھیں ایک سخت عذاب کی طرف کھینچ لے جائیں گے۔

(۲۵) اور (ان کا معاملہ تو یہ ہے کہ) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں اور زمین (یعنی اس کائنات) کو پیدا کیا ہے؟ تو وہ یہی کہیں گے کہ "اللہ نے"، آپ کہئے کہ "الحمد للہ!" (تم نے کم سے کم اس حقیقت کا تو اعتراف کرلیا) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (کہ جب وہ تنہا خالق ہے تو عبادت بھی صرف اُسی کی جانا چاہئے)

(۲۶) (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (اور) حقیقت یہ بھی ہے کہ اللہ (ہر چیز سے) بے نیاز ہے (اور وہ) بذاتِ خود قابلِ تعریف ہے۔

(۲۷) اور اگر زمین میں جتنے (بھی) درخت ہیں وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے اُس کے علاوہ سات سمندر اور مل جائیں (اور وہ روشنائی بن کر اللہ کی صفات لکھیں) تب بھی اللہ (کی صفات) کے کلمات ختم نہ ہوں گے، اللہ (مکمل) اقتدار کا بھی مالک ہے اور (کامل) حکمت کا بھی۔

(۲۸) (اللہ کی قدرت کا اندازہ اس سے کرو کہ) تم سب کا پیدا کرنا اور تم سب کا (قیامت میں) دوبارہ زندہ کرنا (اس کے لئے) ایسا ہی ہے جیسے (کسی) ایک انسان کو (پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کرنا) بیشک اللہ تعالیٰ (سب کی) سننے والا (اور سب کو) دیکھنے والا ہے۔

(۲۹) (اے مخاطب!) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کردیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کردیتا ہے، اور اُس نے سورج اور چاند (جیسے کراتِ عظیمہ) کو کام میں لگا رکھا ہے (اس طرح) کہ (ان میں سے) ہر ایک کسی متعین میعاد تک رواں دواں ہے، اور (کیا تمھیں) یہ (نہیں معلوم) کہ اللہ پوری طرح باخبر ہے (اُس سے) جو کچھ (بھی) تم کرتے ہو۔

(۳۰) یہ (سب انتظامات اس انداز میں) اس لئے (کئے گئے) ہیں کہ (تم ان میں غور کرو تو یہ سمجھ سکو کہ) اللہ ہی حق ہے اور یہ (بھی) کہ

يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ تَرَ

اس کے سوا جن لوگوں کو یہ پکارتے ہیں سب ہیچ ہیں، اور اس لئے کہ اللہ ہی بلند و بالا ہے، بڑی شان والا ہے (۳۰)۔ کیا تو نے اس

أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُمْ مِنْ آيَاتِهِ إِنَّ فِي

پر نظر نہیں کی کہ اللہ ہی کے فضل سے کشتی سمندر میں چلتی ہے تاکہ تم کو (اللہ) اپنی نشانیاں دکھلائے، بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾ وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا

صابر شاکر کے لئے (۳۱)۔ اور جب انھیں موجیں سائبانوں کی طرح گھیر لیتی ہیں تو خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے

اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمَا

لگتے ہیں، پھر جب وہ انھیں نجات دے کر خشکی پر لے آتا ہے تو کچھ ان میں سے اعتدال پر رہتے ہیں، اور ہماری آیتوں

يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴿٣٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا

کے منکر تو بس وہی ہوتے ہیں جو بدعہد اور ناشکرے ہیں (۳۲)۔ اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، اور اس دن کا خوف

يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ

رکھو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کچھ بدلہ ہو سکے گا اور نہ بیٹا ہی اپنے باپ کی طرف سے کوئی بدلہ بن سکے گا،

شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے، سو دنیوی زندگی تمھیں کہیں دھوکے میں نہ ڈال دے، اور نہ کہیں وہ بڑا فریبی تمھیں اللہ کے باب

بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿٣٣﴾ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ

میں دھوکے میں رکھے (۳۳)۔ بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے، اور وہی مینہ برساتا ہے، اور

يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي

وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے، اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا، اور نہ یہ جان سکتا ہے

نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾

کوئی کہ وہ کس زمین میں مرے گا، بے شک اللہ ہی علم والا ہے، خبر رکھنے والا ہے (۳۴)۔

سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ثَلَاثُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

سورہ سجدہ مکی ہے، اس میں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — ۳۰ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

الم ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ

الف۔لام۔میم (۱)۔ یہ نازل کی ہوئی کتاب اس کے اندر کوئی اشتباہ نہیں، عالموں کے پروردگار کی طرف سے ہے (۲)۔ کیا یہ لوگ یہ کہتے

توضیحی ترجمہ

جن (معبودوں) کو یہ (مشرک) پکارتے ہیں وہ باطل (اور بے بنیاد) ہیں، اور یہ (بات بھی سمجھ میں آجائے) کہ اللہ ہی (سب سے) برتر شان والا اور (سب سے) بڑا ہے۔

(۳۱) (اے مخاطب!) کیا تم نے نہیں دیکھا (یعنی اس بات پر غور نہیں کیا) کہ سمندر (اور دریاؤں) میں کشتیاں (اور بھاری بھاری وزن لے کر جہاز صرف) اللہ (کے انتظامات) کی مہربانی سے چلتے ہیں (ورنہ اُن کو تو ڈوب جانا چاہیے، ایسا صرف اس لئے ہے) تاکہ وہ (اللہ) تمھیں اپنی (قدرت کی) کچھ نشانیاں دکھائے، بیشک اس میں (یعنی بحری سفر میں اللہ کی) بہت سے نشانیاں ہیں ہر اُس شخص کے لئے جو صبر کا پکا اور اعلیٰ درجہ کا شکرگزار ہو۔ (کیونکہ وہی ان کا مشاہدہ کرسکتا ہے اور ان کو پہچان کر شکر ادا کرتا ہے)

(۳۲) (اس کا ثبوت یہ ہے کہ) جب ان (مشرکین) پر موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں (اور موت سامنے نظر آتی ہے) تو وہ اللہ کو پکارتے ہیں اپنے اعتقاد کو خالص کر کے صرف اُسی کے لئے، پھر جب وہ (اللہ) اُن کو بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو اُن میں سے کچھ تو اعتدال (یعنی توحید کی راہ) پر رہتے ہیں (اور باقی دوبارہ شرک پر آجاتے ہیں، یہ ہماری آیتوں کا گویا انکار ہوا) اور ہماری آیتوں کا انکار وہی کرتا ہے جو پکا بدعہد، پرلے درجے کا ناشکرا ہو۔

(۳۳) اے لوگو! اپنے پروردگار (کی ناراضی) سے ڈرو، اور ڈرو اُس دن سے جب باپ (بیٹے کی جان بچانے کے لئے اپنی جان کا) بدلہ نہ دے سکے گا اور نہ بیٹا ہی اپنے باپ کا کچھ (بھی) بدلہ بن سکے گا، یقین مانو! اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے، اس لئے (اس کا خیال رکھو کہ) تمھیں دنیوی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور (یہ بھی دھیان رہے کہ) تمھیں اللہ کے بارے میں سب سے بڑا دھوکے باز (شیطان) دھوکے میں نہ ڈال دے۔

(۳۴) یقیناً (قیامت کی) گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے (کہاں کب اور کتنی بارش برسنی ہے اس کا بھی اُسی کو علم ہے) اور وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے؟ (یعنی ٹھہرنے والا حمل لڑکا ہے یا لڑکی، وہ رہے گا یا نہیں، پیدا ہونے کے بعد اس کی عمر کتنی ہوگی، نیک بخت ہوگا یا بدبخت وغیرہ وغیرہ) اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کو کیا کمائے گا، اور کوئی (یہ بھی) نہیں جانتا کہ کون سی زمین میں اُس کو موت آئے گی، بے شک اللہ (ہی ان سب باتوں کا اور ہر چیز کا) مکمل علم رکھنے والا ہے (ہر بات سے) باخبر ہے۔

سورۂ سجدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) الف۔لام۔میم۔ (یہ حروف مقطعات ہیں)

(۲) رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے جس میں کوئی شک (کی گنجائش) نہیں ہے۔

(۳) کیا (اس کلام کی بابت) یہ لوگ کہتے ہیں

أَفْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ

ہیں کہ اس (پیغمبر) نے گڑھ لیا ہے، نہیں بلکہ یہ حق ہے آپ کے پروردگار کی طرف سے (اُترا ہوا) تاکہ آپ اس قوم کو

مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝٣ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ

ڈرائیں جس کے پاس آپ سے قبل کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا، شاید کہ وہ لوگ راہ پر آجائیں (۳)۔ اللہ ہی ہے جس

الْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ

نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کردیا چھ زمانوں میں، پھر وہ قائم ہوا تخت (شاہی) پر،

مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۝٤ يُدَبِّرُ

اس کے سوا کوئی نہ تمہارا امدادگار ہے اور نہ سفارشی، سو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ (۴)۔ آسمان سے زمین

الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ

تک وہی ہر امر کی تدبیر کرتا ہے، پھر (ہر امر) اس کے پاس پہونچ جائے گا ایک ایسے دن میں جس

مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ۝٥ ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال کی ہوگی (۵)۔ وہی جاننے والا ہے ہر پوشیدہ اور

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝٦ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ

ظاہر کا، زبردست ہے، رحیم ہے (۶)۔ وہی جس نے جو چیز بنائی خوب ہی بنائی، اور انسان کی

الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ۝٧ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ۝٨

پیدائش گارے سے شروع کی (۷)۔ پھر چلائی اُس کی نسل نچڑے ہوئے بے قدر پانی سے (۸)۔

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ

پھر اُسے درست کیا، اور اُس میں اپنی طرف سے روح پھونکی، اور تم کو کان اور آنکھیں اور دل دیئے، تم لوگ بہت

وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۝٩ وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ

ہی کم شکر کرتے ہو (۹)۔ اور کہتے ہیں کہ بھلا جب ہم زمین میں نیست و نابود ہوگئے تو کیا کہیں، ہم پھر نئے جنم میں

أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ۝١٠ قُلْ

آئیں گے، بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے پروردگار سے ملنے ہی کے منکر ہیں (۱۰)۔ آپ کہہ دیجئے کہ تمہاری جان

يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝١١

موت کا فرشتہ قبض کرتا ہے جو تم پر متعین کر دیا گیا ہے، پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے (۱۱)۔

توضیحی ترجمہ

کہ اس (پیغمبر) نے اس کو گڑھ لیا ہے؟ (یہ بالکل صحیح نہیں ہے) بلکہ یہ تو ٹھیک (اور یقینہ) آپ کے پروردگار کی طرف سے (آئی) ہے، تاکہ آپ اس کے ذریعہ اُن لوگوں کو خبردار کریں (اور ڈرائیں) جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا (اور ڈرانے والا، یعنی اللہ کا نبی) نہیں آیا (اس وقت سے جب سے ان میں بت پرستی شروع ہوئی) تاکہ وہ صحیح راستہ پر آجائیں۔

(۴) (سب سے پہلے عقائد کی درستی) اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور اُن کے درمیان ساری چیزوں کو بقدر چھ دن میں پیدا کیا (دن سے مراد کیا ہے اللہ ہی جانے، البتہ ہمارے یہ دن مراد نہیں ہوسکتے، کیونکہ یہ اُس وقت کا بیان ہے جب سورج، چاند اور زمین و آسمان سرے سے موجود ہی نہ تھے) پھر اُس نے عرش پر استواء فرمایا (یعنی احکام جاری فرمانے لگا) تمہارے لئے، اُس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں، کیا اب (توحید کی بابت اس صاف اعلان کے بعد) بھی تم نصیحت نہیں حاصل کرتے۔

(۵) وہ آسمان سے لے کر زمین تک (سارے نظامِ کائنات کے) ہر امر کی تدبیر کرتا ہے، پھر (ہر امر) ایک دن میں اُس کے پاس (واپس) پہونچ جاتا ہے، جس کی مقدار تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار سال ہوتی ہے۔

(۶) وہ ہر چھپی اور کھلی چیز کا جاننے والا ہے، مکمل اقتدار والا ہے، اُس کی رحمت بھی کامل ہے۔

(۷) (وہ ایسی ذات ہے کہ) اُس نے جو چیز بھی بنائی خوب بنائی، اور انسان کی تخلیق کی ابتداء مٹی (کے گارے) سے کی۔

(۸) پھر اُس (انسان) کی نسل ایک بے وقعت نچڑے ہوئے پانی (نطفہ) سے چلائی۔

(۹) پھر اُس کو موزونیت عطا کی (یعنی شکل، صورت، اور اعضاء موزوں و متناسب رکھے) اور اُس میں اپنے پاس سے روح پھونکی، اور (انسانو!) اُسی نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے (اس کے باوجود بھی) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔ (اس کا حق تو یہ تھا کہ تم اپنے تمام حواس کو اُسی کی اطاعت اور اُسی کے کام میں لگاتے، چہ جائیکہ تم توحید اور اُس کے بتائے بنیادی عقائد تک سے انکار کر جاتے ہو)

(۱۰) اور یہ (آخرت کے منکر) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم (مرکر) زمین میں گم ہوجائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں آجائیں گے؟ (یہ پوچھنا نہیں چاہتے) بلکہ (اعتراض کرتے ہیں) بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب سے ملنے کے ہی منکر ہیں۔

ع ۱ ۱۱ ۱۴

(۱۱) آپ کہہ دیجئے کہ (تم گوشت پوست کا صرف ایک ڈھانچہ ہی نہیں بلکہ ایک جان ہو اور) تمہیں (یعنی تمہاری جان کو) موت کا فرشتہ قبض کرے گا جو تم پر متعین کیا گیا ہے، پھر تمہیں واپس تمہارے پروردگار کے پاس لے جایا جائے گا۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا

اور اگر آپ دیکھیں تو عجب حال دیکھیں کہ جب کہ مجرم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے، اے

وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا

ہمارے پروردگار! (بس اب) ہمارے آنکھ کان ہو گئے تو تو ہم کو پھر بھیج دے، ہم نیک کام کیا کریں گے اور ہم کو پورا یقین

كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّىْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

آ گیا (۱۲)۔ اور اگر ہم کو (بھی) منظور ہوتا تو ہم ہر ایک کو اُس کی راہ (ہدایت) دے ہی دیتے، لیکن میری یہ بات محقق

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

ہو چکی ہے کہ میں دوزخ کو بھر کر رہوں گا جنات اور انسان سب سے (۱۳)۔ سو لو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن

هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا

کے آنے کو بھولے رہے تھے، ہم نے تمہیں بھلا دیا، اور اپنے کرتوتوں کے بدلے ابدی عذاب کا مزہ چکھو (۱۴)۔ ہماری

يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ

آیتوں پر ایمان تو بس وہی لوگ لاتے ہیں کہ جن کو جب وہ یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد

رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

و تسبیح کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے (۱۵)۔ اُن کے پہلو خوابگاہوں سے علاحدہ رہتے ہیں، اپنے پروردگار کو وہ

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ

پکارتے رہتے ہیں خوف سے اور امید سے، اور جو کچھ ہم نے دے رکھا ہے اُس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں (۱۶)۔ سو کسی کو

نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

علم نہیں جو جو (سامان) آنکھوں کی ٹھنڈک کا اُن کے لئے (خزانۂ غیب میں) مخفی ہے، یہ صلہ ہے اُن کے (نیک) اعمال کا (۱۷)۔

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ

تو کیا جو کوئی مومن ہے وہ اُس جیسا ہے جو نافرمان ہے؟ (نہیں) یکساں نہیں ہو سکتے (۱۸)۔ جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا

لائے اور اُنھوں نے نیک عمل بھی کیے، سو اُن کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانا جنتیں ہیں جو اُن کے (نیک) اعمال پر بطور

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ

مہمانداری کے ہیں (۱۹)۔ اور جو لوگ نافرمان رہے سو اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے، جب بھی وہ لوگ چاہیں گے کہ

توضیحی ترجمہ

(۱۲) اور کاش آپ دیکھ سکتے (وہ منظر) جب یہ مجرم لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے (کھڑے) ہوں گے (احساسِ جرم اور ندامت کے باعث، اور کہہ رہے ہوں گے کہ) اے ہمارے پروردگار! ہم نے دیکھ لیا (آپ کے وعدوں کا حق ہونا) اور سن لیا (اپنی نافرمانیوں کا کچا چٹھا) لہٰذا ہمیں (دنیا میں) واپس بھیج دیجئے تاکہ ہم نیک عمل کریں (اور اب) ہم کو پورا یقین آ گیا ہے۔

(۱۳) (اب تمہیں نیک عمل کرنے کے لئے دنیا میں دوبارہ بھیجنے کا سوال ہی نہیں) اور اگر ہم کو (امتحان لینا نہیں، ہدایت دینا ہی) منظور ہوتا تو ہم ہر شخص کو (پہلے ہی) اس کی ہدایت دے دیتے، لیکن میری (کہی) یہ بات بالکل حق (اور طے شدہ ہے) کہ میں تمام (منکر، مشرک اور نافرمان) انسانوں اور جنوں سے جہنم کو بھر دوں گا۔

(۱۴) لہٰذا (اب) تم چکھو (جہنم کے عذاب کا) مزہ، کیونکہ تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا (آج) ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا ہے (کہ تم ہمارے ہی پیدا کردہ تھے) اور اپنے کئے ہوئے اعمال (کی شامت) سے ابدی عذاب بھگتتے رہو۔

(۱۵) (اب ایمان والوں کا حال سنو!) جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں (اُن کا حال یہ ہوتا ہے کہ) جب اُنھیں ان آیتوں کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے (یعنی یہ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں) تو وہ (خوف وخشیت اور خشوع وخضوع سے) سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرتے ہیں، اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

(۱۶) (اور ان میں ایسے بھی ہیں جن میں کمالِ ایمان ہے) اُن کے پہلو (رات میں بھی) اپنے بستروں سے علاحدہ رہتے ہیں (یعنی وہ تہجد پڑھنے کے لئے اپنے آرام وہ بستروں کو چھوڑ دیتے ہیں، اور نیند قربان کرتے ہیں، اُس وقت) وہ پکار رہے ہوتے ہیں اپنے رب کو، ڈر اور اُمید کے (ملے جلے جذبات کے) ساتھ، اور ہم نے جو اُن کو دیا ہے اُس میں سے وہ خرچ کرتے رہتے ہیں۔ ((بتائے گئے مصارف میں)

(۱۷) کوئی نہیں جانتا آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان (کی پوری کیفیت) کے بارے میں جو ان (ایمان والوں) کے اعمال کے بدلے میں (دینے کے لئے خزانۂ غیب میں) چھپا کر رکھا گیا ہے۔

(۱۸) (خود بتاؤ) کیا جو شخص مومن ہو اُس جیسا ہو سکتا ہے جیسا فاسق ہے (ظاہر ہے کہ) وہ برابر نہیں ہو سکتے۔

(۱۹) چنانچہ جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کیے اُن کے لئے مستقل رہائش والی جنتیں ہیں، اُن کے (نیک) اعمال کی بنا پر بطور (پہلی) مہمانی کے۔

(۲۰) اور رہے وہ لوگ جنھوں نے نافرمانی کی (اور فسق وفجور میں پڑے رہے) تو اُن کے مستقل قیام کی جگہ جہنم ہے، جب بھی وہ چاہیں گے کہ

يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ

اس سے باہر نکلیں اُسی میں ڈھکیل دیے جائیں گے، اور اُن سے کہا جائے گا دوزخ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ

کرتے تھے (۲۰)۔ اور ہم اُنھیں قریب کا عذاب بھی علاوہ اُس بڑے عذاب کے چکھا کر رہیں گے، شاید کہ

الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ

یہ لوگ باز ہی آجائیں (۲۱)۔ اور اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا؟ جسے اُس کے پروردگار کی نشانیاں یاد

رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ

دلا دی جائیں اور پھر وہ اُن سے منہ پھیرے رہے، ہم مجرموں سے بدلہ لے کر رہیں گے (۲۲)۔ اور بالیقین

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ

ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی، سو آپ اس (کتاب) کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجیے، اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل

هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا

کے لئے ذریعۂ ہدایت بنایا تھا (۲۳)۔ اور ہم نے اُن میں جب کہ انھوں نے صبر کیا پیشوا بنا دیے تھے جو ہمارے حکم سے

لَمَّا صَبَرُوْا ڜ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

ہدایت کیا کرتے تھے اور وہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے (۲۴)۔ بے شک آپ کا پروردگار ان (سب) کے درمیان

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ

فیصلہ قیامت کے دن ان امور میں کردے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہتے تھے (۲۵)۔ کیا یہ اُن کی ہدایت کے لئے کافی

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ

نہیں کہ ہم اُن سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کرچکے ہیں، جن کے رہنے کے مقامات میں یہ لوگ آتے جاتے ہیں، اس کے اندر

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى

(صاف) نشانیاں ہیں، تو کیا یہ لوگ سنتے نہیں؟ (۲۶)۔ کیا انھوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم خشک افتادہ زمین کی طرف پانی

الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ

پہونچاتے رہتے ہیں، پھر اُس کے ذریعہ سے کھیتی پیدا کردیتے ہیں، جس سے اُن کے مویشی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی، تو کیا یہ

اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

لوگ دیکھتے نہیں؟ (۲۷)۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ (آخر) یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو (۲۸)۔

توضیحی ترجمہ

اس سے نکلیں انھیں اُسی میں واپس لوٹا دیا جائے گا، اور اُن سے کہا جائے گا کہ "آگ کے جس عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے اُس کا مزہ چکھتے رہو۔

(۲۱) اور (ہم نے پیغمبروں کے ذریعہ یہ پیغام بھیج دیا تھا کہ نہ ماننے پر) ہم انھیں اس بڑے عذاب سے پہلے (یعنی دنیا میں) بھی کم درجہ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ وہ باز آجائیں۔

(۲۲) اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اُس کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی گئی پھر (بھی) اُس نے اُن سے منہ موڑ لیا (اُس نے گویا ہم کو چیلنج کیا ہے) ہم یقیناً ایسے مجرموں سے بدلہ لے کر رہیں گے۔

(۲۳) اور ہم نے یقیناً موسیٰ کو کتاب (تورات) دی تھی، آپ (بنی اسرائیلیوں کی حالت دیکھ کر) اُس (کتاب) کے (اُن کو) ملنے میں کسی شک میں نہ پڑیں، اور ہم نے اُس (کتاب) کو بنی اسرائیل کے لئے (موجب) ہدایت بنایا تھا (یہ الگ بات ہے کہ انھوں نے اس میں اختلاف کرکے آپس میں پھوٹ ڈالی اور بہت سے فرقے بنا دیے)

ع ۲ ۱۱ ۱۵

(۲۴) اور ہم نے اُن میں سے کچھ لوگوں کو (جو ہماری آیات پرجمے رہے اور) جب (اس راہ میں مشکلات اور آزمائشیں آئیں تو) انھوں نے صبر (واستقامت کا مظاہرہ) کیا، ایسے (دینی) پیشوا بنا دیا جو ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے، اور (ان کی ایک خصوصیت یہ بھی کہ) وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔ (یعنی ایسے ہی اگر مسلمانو! تم بھی یقین کامل رکھو گے اور صبر وثبات اختیار کرو گے تو ہم تمہیں بھی دینی پیشوا بنا دیں گے)

(۲۵) (اور رہے وہ جنھوں نے تفرقہ ڈالا) بیشک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

(۲۶) کیا اس بات نے بھی انھیں ہدایت نہیں دی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی اُمتوں کو (نبیوں کی تکذیب اور ایمان نہ لانے کے باعث) ہلاک کر ڈالا، اور ان کے رہائشی مقامات میں یہ لوگ آتے جاتے ہیں (اور ان کا عبرتناک حال اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں) یقیناً اس میں بڑی نشانیاں ہیں (ان پچھلی قوموں کا یہ حال کیوں ہوا ہر ایک کی زبان پر ہے) تو کیا یہ سنتے (بھی) نہیں۔

(۲۷) (رہا سوال آخرت کا، تو اس کو سمجھنا کتنا آسان ہے) کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم (کیسے) پانی کو کھینچ کر خشک (اور مردہ) زمین تک لے جاتے ہیں، پھر اُس سے پیداوار نکالتے ہیں، جسے اُن کے مویشی بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی، تو کیا (ہماری ربوبیت، خالقیت اور مالکیت کی یہ اور اس طرح کی مثالیں) یہ نہیں دیکھتے؟ (بس اسی طرح ہم مُردوں کو زندہ کردیں گے)

النصف

(۲۸) اور (ان منکرین کا حال تو دیکھئے) وہ کہتے ہیں کہ "یہ فیصلہ (کا دن) کب آئے گا" اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔ (تو بتلاؤ)

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

آپ کہدیجئے (اس) فیصلہ کے دن کافروں کو اُن کا ایمان لانا (ذرا بھی) نفع نہ دے گا، اور نہ اُنھیں مہلت دی جائے گی (۲۹)۔

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

سو آپ ان کی باتوں کا خیال نہ کیجئے اور آپ انتظار کیجئے، یہ بھی منتظر ہیں (۳۰)۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ احزاب مدنی ہے، اس — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے — میں ۷۳ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہئے اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانئے، بے شک اللہ بڑا جاننے والا ہے بڑا حکمت والا

كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہے (۱)۔ اور آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے جو کچھ بھی وحی کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کیجئے، بے شک تم لوگ جو

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾

کرتے رہتے ہو اللہ اُس سے خوب باخبر ہے (۲)۔ اور آپ اللہ پر بھروسہ رکھئے، اور اللہ ہی کارسازی کے لئے کافی ہے (۳)۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ

اللہ نے کسی مرد کے سینے میں دو دل نہیں بنائے ہیں، اور تمہاری بیویوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو،

الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ

تمہاری مائیں نہیں بنا دیا ہے، اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا (واقعی) بیٹا بنا دیا، یہ صرف

ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿۴﴾

تمہارے منہ سے کہنے کی بات ہے، اور اللہ حق بات کہتا ہے اور وہی (سیدھا) راستہ دکھاتا ہے (۴)۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ

انھیں اُن کے باپوں کی طرف منسوب کرو، کہ یہی اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے، اور اگر تم ان کے باپوں کو نہ جانتے

فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ

ہو تو (آخر) وہ تمہارے دین کے بھائی تو ہیں ہی اور تمہارے دوست، تمہارے اوپر اس کا کوئی گناہ نہیں جو تم سے بھول

اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾

چوک ہو جائے، ہاں (گناہ تو اس پر ہے) جو تم دل سے ارادہ کر کے کہو، اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (۵)۔

توضیحی ترجمہ

(۲۹) آپ کہدیجئے (تمھیں بڑی جلدی ہے فیصلہ کے دن کی، یاد رکھو) فیصلہ کے دن (یعنی بروز قیامت) کافروں کو ایمان لانا کام نہ آئے گا، اور نہ (اس وقت) انھیں (کسی قسم کی) مہلت دی جائے گی۔ (اس لئے جب تک مہلت مل رہی ہے فائدہ اُٹھا لو، ورنہ سوچ لو تم اپنے سارے راستے خود بند کر رہے ہو)

(۳۰) لہٰذا (اے پیغمبرؐ!) آپؐ ان (بے فکرے اور بے حس) لوگوں کی پروا نہ کریں، اور انتظار کریں، یہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

ع ۳ / ۸ / ۱۶

سورۂ احزاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہئے، اور کافروں اور منافقوں کا کہنا مت مانئے (یعنی یہ جو طرح طرح کی تجاویز پیش کیا کرتے ہیں کہ اللہ بھی خوش ہو اور ہم بھی، اُن کو قبول مت کیجئے) بیشک اللہ بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔ (اس لئے اُس کے بتائے گئے احکام میں ہی آپ کی بہتری ہے)

(۲) اور آپ کے پروردگار کی طرف سے جو کچھ وحی کی جاتی ہے (بس) اُسی کی اتباع کریں، بیشک اللہ جو کچھ بھی آپ (اور باقی سب) کرتے ہیں اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔

(۳) اور اللہ پر بھروسہ رکھئے (وہ آپ کے سب کام اپنی قدرت سے بنا دے گا) اور (یقیناً) اللہ کام بنانے کے لئے (تنہا) کافی ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے کسی بھی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے، (یعنی اگر کوئی یہ کہدے کہ اُس کے دو دل ہیں تو اُس کے دو دل نہیں ہو جائیں گے) اور (اسی طرح) تمہاری بیویوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو (یعنی اُن کو ماں کہہ بیٹھتے ہو) اُن کو تمہاری ماں نہیں بنایا ہے (تمہارے کہہ دینے سے وہ حقیقی ماں نہیں ہو جائیں گی، کہ اُن پر ماں والے احکام نافذ ہوں) اور نہ ہی تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا (حقیقی) بیٹا بنایا ہے (کہ وہ بھی وارث بن جائیں اور اس سے حقیقی اولاد کی حق تلفی ہو، رشتہ تو اللہ بناتا ہے) یہ تو تمہارے منہ کی کہی باتیں ہیں (جن پر شرعی احکام جاری نہیں ہو سکتے) اور اللہ وہی بات کہتا ہے جو صحیح اور حق ہو اور وہی صحیح راستہ بتلاتا ہے۔

(۵) تم ان (منہ بولے بیٹوں) کی ولدیت اُن کے (حقیقی) باپوں ہی کی بتاؤ، یہی اللہ کے نزدیک انصاف (کا تقاضا) ہے، اور اگر تمھیں اُن کی ولدیت کا (صحیح) علم نہ ہو تو (بھی انھیں بیٹا نہ بناؤ) وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں (اُن کو وہی درجہ دو) اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے جو غلطی سے (یا لاعلمی) میں ایسا ہو جائے، لیکن جو بات تم (جان بوجھ کر) دل کے ارادہ سے کہو (اُس پر گناہ ہے، ایسا ہو جائے تو توبہ کرو) اور (یقین رکھو کہ) اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ وَ

نبی مومنین کے ساتھ خود اُن کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں، اور آپ کی بیویاں اُن کی مائیں

أُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ

ہیں، اور کتاب اللہ میں رشتہ دار ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ

اور مہاجرین کے، مگر ہاں تم اپنے دوستوں سے کچھ (سلوک) کرنا چاہو (تو وہ جائز ہے) یہ بات

ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٦﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَ

نوشتۂ (الٰہی) میں لکھی جا چکی تھی (۶)۔ اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب ہم نے (اپنے تمام)

مِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا

پیمبروں سے ان کا اقرار لیا، اور آپ سے بھی، اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے

مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٧﴾ لِّيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ ۚ وَأَعَدَّ

بھی، اور ہم نے اُن سے پختہ اقرار لیا (۷)۔ تاکہ ان سچوں سے ان کے سچ کی بابت سوال کرے،

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ

اور کافروں کے لئے اللہ نے عذابِ دردناک تیار کر رکھا ہے (۸)۔ اے ایمان والو! اللہ کا انعام

عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ

اپنے اوپر یاد کرو، جب تم پر (کئی کئی) لشکر چڑھ آئے، پھر ہم نے اُن پر ایک آندھی بھیجی اور ایسے لشکر جو تم کو دکھائی نہیں

وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٩﴾ إِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ

دیتے، اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا تھا (۹)۔ جب کہ وہ لوگ تم پر آ چڑھے تھے تمہارے اوپر کی طرف سے بھی

أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَ

اور تمہارے نیچے کی طرف سے بھی، اور جب کہ آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور تم لوگ اللہ کے

تَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ﴿١٠﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا

ساتھ طرح طرح کے گمان کر رہے تھے (۱۰)۔ اس موقع پر مسلمانوں کا (پورا) امتحان لیا گیا اور وہ سخت زلزلے میں

شَدِيدًا ﴿١١﴾ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

ڈالے گئے (۱۱)۔ اور جب کہ منافقوں اور اُن لوگوں نے یوں کہنا شروع کیا تھا جن کے دلوں میں مرض ہے کہ

توضیحی ترجمہ

(۶) نبی ایمان والوں پر خود اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور آپ کی بیویاں اُن (مومنین) کی مائیں ہیں (اس کے باوجود وہ مومنین کی میراث کی حق دار نہیں ہوئیں) اور (خونی) رشتہ دار کتاب اللہ کی رو سے دوسرے مومنوں اور مہاجرین کے (میراث کے معاملے میں) آپس میں زیادہ حق دار ہیں، اِلّا یہ کہ تم دوستوں (یا جن کو محبوب رکھتے ہو غیر خونی رشتے داروں میں سے اُن) کے حق میں کچھ (سلوک) کرنا چاہو (تو اس کی اجازت ہے، تہائی مال میں وصیت کر کے دو یا اپنی زندگی میں جو چاہے دے دو) یہ بات کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں بھی درج ہے۔

(۷) اور (نبی کا حق تم پر تمہاری جانوں سے بھی بڑھ کر اس لئے ہے کہ اُن پر دعوت وتبلیغ کی ذمہ داری بھی سب سے زیادہ ہے، اور اس لئے بھی کہ ماں باپ کے ذریعہ تو اولاد کو دنیا کی عارضی زندگی ملتی ہے لیکن نبی کے طفیل اُمتی کو ابدی اور دائمی حیات ملتی ہے، لہٰذا یاد کرو وہ وقت) جب ہم نے عہد لیا تھا تمام نبیوں سے اور (بالخصوص) آپ سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور عیسیٰؑ ابنِ مریم سے (اس دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے، عالمِ ارواح میں) اور ہم نے اُن (سب سے) پختہ عہد لیا تھا۔ (کہ ہر نبی ایک دوسرے کی تائید کرے گا، اور دین کے قائم کرنے اور حق تعالیٰ کا پیغام پہونچانے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھے گا)

ع ۱ ۸ ۱۷

(۸) (یہ عہد اس لئے لیا تھا) تاکہ اللہ پوچھے سچے لوگوں سے اُن کی سچائی کے بارے میں (کہ انھوں نے اپنے عہد کی کیسی پابندی کی اور اُن کی اُمتوں نے اُن کی دعوت کا جواب کس طرح دیا؟ اور پھر اُنھیں گواہ بنائے) اور کافروں (یعنی نبی کی دعوت قبول نہ کرنے والوں) کے لئے (اللہ نے) دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۹) اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کا وہ احسان، جب تم پر (جنگ احزاب کے موقع پر) بہت سے لشکر چڑھ آئے تھے، تو (اس وقت) ہم نے اُن پر ایک آندھی بھیجی، اور (فرشتوں کے) ایسے لشکر بھی جو تمھیں نظر نہیں آتے تھے، اور اللہ دیکھ رہا تھا جو کچھ تم کر رہے تھے (رسولؐ کی اتباع، اُن پر جانثاری، صبر اور انتہائی پُر مشقت خندق کھودنے کا کام وغیرہ)

(۱۰) (یاد ہے؟ وہ انتہائی مشکل وقت) جب وہ (دشمن کے لشکر) چڑھ آئے تھے اوپری (یعنی مدینہ کی شرقی) جانب سے بھی، اور نیچے کی (یعنی مغربی) سمت سے بھی، اور جب کہ آنکھیں (خوف و دہشت کے مارے) پھٹی رہ گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور تم بھی اللہ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں سوچنے لگے تھے۔

(۱۱) اس موقع پر مسلمانوں کا (پورا) امتحان لیا گیا اور وہ (گویا) سخت زلزلہ میں ڈال کر جھنجھوڑ ڈالے گئے۔

(۱۲) اور اُس وقت منافقین اور ان لوگوں نے یوں کہنا شروع کیا تھا جن کے دلوں میں روگ تھا

مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے تو محض دھوکے ہی کا وعدہ کر رکھا ہے (۱۲)۔ اور یہ (اس وقت ہوا) جب ان میں

يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ

سے ایک گروہ نے کہا: اے یثرب کے لوگو! تمہارے ٹھہرنے کا موقع نہیں، سو (اپنے گھروں کو) واپس جاؤ، اور بعض

النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ

لوگ ان میں سے نبی سے اجازت مانگتے تھے، کہتے تھے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں، حالانکہ وہ ذرا بھی غیر محفوظ نہیں

اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا

ہیں، یہ محض بھاگنا ہی چاہتے ہیں (۱۳)۔ اور اگر ان (لوگوں) پر (مدینہ کے) اطرف سے کوئی (لشکر کافروں کا)

الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا

آگھسے پھر ان سے فساد کی درخواست کی جائے، تو یہ اُسے منظور کرلیں اور (ان گھروں میں) بس برائے نام ہی

عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

ٹھہریں (۱۴)۔ درآں حالیکہ یہ لوگ پیشتر اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے، اور اللہ سے جو عہد کیا جاتا

مَسْئُوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ

ہے اُس کی باز پُرس ہوگی (۱۵)۔ آپ کہہ دیجئے تمہیں بھاگنا کچھ بھی نفع نہیں دے سکتا، اگر تم موت یا قتل

الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ

سے بھاگتے ہو، اور اُس سے تمتع بھی نہیں حاصل کر سکتے بجز چند روز کے (۱۶)۔ آپ کہہ دیجئے کہ وہ کون

مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ

ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکے اگر (اللہ) تمہارے ساتھ بُرائی کرنا چاہے، یا (اُسے روک سکے جب) وہ

لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ

تمہارے ساتھ فضل کرنا چاہے، اور وہ لوگ اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائیں گے اور نہ مددگار (۱۷)۔ اللہ

يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ

تم میں سے اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو مانع ہوتے ہیں اور جو اپنے بھائیوں سے کہتے رہتے ہیں کہ ہمارے

اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ ۙ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا

پاس آجاؤ، اور یہ لوگ لڑائی میں تو بس نام ہی کو آتے ہیں (۱۸)۔ تمہارے حق میں بخیل (ہوکر)، پھر جب

توضیحی ترجمہ

(شک کا،) یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اُس کے رسول نے ہم سے (مدد کا) جو وعدہ کیا ہے وہ دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔

(۱۳) اور (ایمان والوں کی آزمائش اور بھی سخت ہوئی) جب کہ ان میں سے کچھ لوگ (جو یقیناً منافق تھے) کہنے لگے کہ: اے یثرب والو! (یعنی مدینہ والو!) یہاں تمہارے ٹھہرنے (یعنی مورچہ پر جمے رہنے) کا موقع نہیں ہے لہٰذا لوٹ چلو (اپنے گھروں کو) اور (دوسری طرف) ان ہی میں سے کچھ لوگ نبی سے یہ کہہ کر (گھر جانے کی) اجازت مانگنے لگے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں، حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے، بلکہ اُن کا مقصد صرف (وہاں سے) فرار حاصل کرنا تھا۔

(۱۴) اور (ان کا یہ حال تھا کہ) اگر کوئی (دشمن) اُس (شہر) کے اطراف سے آگھستا، اور اُن سے اپیل کرتا فساد (یعنی لوٹ مار اور مسلمانوں سے لڑنے) کی، تو یہ اُس میں ضرور شریک ہوجاتے، اور اپنے گھروں میں زیادہ دیر نہیں رُکتے۔ (اس وقت اپنے گھروں کے غیر محفوظ ہونے کا انھیں خیال تک نہیں آتا)

(۱۵) اور (اُن کا یہ رویہ جب تھا جب کہ) یہ پہلے ہی اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ (موقع آیا تو) پیٹھ پھیر کر نہیں جائیں گے، اور (انھیں معلوم ہونا چاہئے کہ) اللہ سے کئے ہوئے عہد کی باز پُرس ہوگی۔

(۱۶) (اے پیغمبرؐ!) آپ (ان کو) بتادیجئے کہ: اگر تم موت سے یا قتل سے (یعنی مرنے سے یا مارے جانے سے) بھاگو بھی تو یہ بھاگنا تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا، اور اُس صورت میں تم زندگی کا لطف اُٹھالوگے (زیادہ سے زیادہ) تھوڑے اور دن۔ (پھر موت تو ایک دن آنی ہی ہے)

(۱۷) آپ پوچھئے (ان سے) کہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکے، اگر وہ تمہیں کوئی بُرائی پہونچانے کا ارادہ کرلے، یا (کون ہے؟ جو اُس کی رحمت کو روک سکے) اگر وہ تم پر فضل کرنا چاہے، اور (اُن کو سمجھ لینا چاہئے کہ) اللہ کے سوا اُن لوگوں کو نہ کوئی کارساز مل سکتا ہے اور نہ مددگار۔

(۱۸) اور اللہ اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو (اپنے کو) تم میں سے (بتاتے) ہیں، روکتے ہیں (جہاد میں جانے سے) اور کہتے ہیں اپنے بھائیوں سے کہ ہمارے پاس آؤ (جا کہاں رہے ہو) اور خود (بھی) لڑائی میں آتے نہیں، اور آتے ہیں تو بس برائے نام۔

(۱۹) (اور اگر آتے بھی ہیں تو) تمہارے ساتھ لالچ رکھتے ہوئے (اور تمہارے ساتھ مالِ غنیمت میں حصہ بٹانے کی نیت سے) چنانچہ جب

ع ۱۰ عبد القدوس ۱۲

جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ

کوئی خطرہ پیش آتا ہے تو آپ اُن کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھنے لگتے ہیں کہ اُن کی آنکھیں چکرا جاتی

يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ

ہیں جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی طاری ہو، پھر جب وہ خطرہ دور ہو جاتا ہے تو تمہیں تیز زبانوں سے طعنہ دیتے

حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ

ہیں مال (غنیمت) پر حرص لئے ہوئے، یہ لوگ ایمان ہی نہیں لائے، چنانچہ اللہ نے اُن کے اعمال بےکار کر رکھے ہیں،

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ

اور یہ بات اللہ کے لئے (بالکل) آسان ہے (۱۹)۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ لشکر (ابھی تک) گئے

يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي

نہیں، اور اگر (یہ) لشکر آ پڑیں تو یہ لوگ یہ چاہیں گے کاش! ہم دیہاتیوں کے (شہر سے) باہر

الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا

جا رہتے، (اور وہیں سے) تمہاری خبریں پوچھتے رہتے، اور اگر تم ہی میں رہیں جب بھی کچھ یوں ہی سا

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ ع لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ

لڑیں (۲۰)۔ رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے تمہارے لئے، یعنی اُس کے لئے جو ڈرتا ہو اللہ اور

كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ ؕ وَلَمَّا رَاَ

روزِ آخرت سے اور ذکر الٰہی کثرت سے کرتا ہو (۲۱)۔ اور جب اہلِ ایمان نے لشکروں کو

الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ

دیکھا تو کہنے لگے یہی وہ (موقع) ہے جس کی ہمیں اللہ اور اُس کے رسول نے خبر دی تھی، اور اللہ اور

صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ ؕ مِنَ

اُس کے رسول نے سچ کہا تھا، اور (اس سے) اُن کے ایمان واطاعت میں ترقی ہوئی (۲۲)۔ اہلِ ایمان

الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ

میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ اُنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اُس میں سچے اُترے، سو ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی نذر پوری

قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ ۙ لِّيَجْزِيَ

کر چکے اور کچھ ان میں کے راستہ دیکھ رہے ہیں، اور اُنھوں نے ذرا فرق نہیں آنے دیا (۲۳)۔ (یہ اس لئے ہوا) تاکہ صلہ دے

ع ۲ ۱۲ ۱۸

توضیحی ترجمہ

خطرے کا موقع آتا ہے تو وہ تمہاری طرف چکرائی ہوئی نظر سے اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی طاری ہو، پھر جب خطرہ دور ہو جاتا ہے (یعنی فتح ہو جاتی ہے) تو تم (ایمان والوں) سے اپنی دھار دار زبانوں سے بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں، مارے حرص کے گرے پڑتے ہیں مال (غنیمت) پر، (اصل میں) یہ (دل سے) ایمان نہیں لائے ہیں، لہٰذا اللہ نے اِن کے اعمال ضائع کر دیے، اور یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے (کیونکہ ایمان شرط ہے اعمال کی مقبولیت کے لئے، لہٰذا اُن کے عمل کو ضائع کرنا انصاف کے خلاف نہیں ہوا)

(۲۰) (اُن کی بزدلی کا یہ عالم ہے کہ اگرچہ کفار کی فوجیں واپس چلی گئی تھیں لیکن) وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ (وہ) لشکر (ابھی) گئے نہیں ہیں (اس لئے فرار اختیار کر رہے تھے) اور اگر (بالفرض وہ) لشکر (دوبارہ) آجائیں تو وہ یہی چاہیں گے کہ وہ دیہاتوں میں جا کر رہیں (تاکہ اُنھیں جنگ میں حصہ نہ لینا پڑے، اور وہیں بیٹھے ہوئے) تمہاری خبریں معلوم کرتے رہیں، اور اگر تمہارے بیچ رہیں بھی تو لڑائی میں بس تھوڑا ہی سا حصہ لیں۔

(۲۱) (سن لو!) حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ (موجود) ہے، ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ (سے ملاقات) کی اور آخرت (میں ایمان اور نیک اعمال پر اجر وثواب) کی امید رکھتا ہو، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔ (یعنی تمام طاعتوں پر کاربند ہو)

(۲۲) اور (اُس وقت ایمان والوں کا حال کیا تھا یہ بھی دیکھو) جب ایمان والوں نے (دشمن کے) لشکروں کو دیکھا تو اُنھوں نے (بے ساختہ) کہا: (ارے) اسی کا تو اللہ اور اُس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا (یعنی تمہیں ابتلاء اور آزمائش سے گذارنے کے بعد نصرت وفتح سے ہمکنار کیا جائے گا) اور (ہم نے دیکھ لیا) اللہ اور اُس کے رسول نے سچ کہا تھا، اور اس (چیز) نے اُن کے ایمان اور تابع داری (کے جذبہ) میں اور اضافہ (ہی) کر دیا۔

(۲۳) (یوں تو سب ہی ایمان والے ان صبر آزما حالات میں جان ہتھیلی پر لئے ثابت قدم رہے، لیکن) انہی ایمان والوں میں سے کچھ وہ ہیں جنھوں نے (کسی بنا پر شریک جہاد نہ ہو سکنے کے بعد آئندہ موقع آنے پر بھرپور حصہ لینے کا) اللہ سے جو عہد کیا تھا اُسے پورا کر دکھایا، پھر ان میں سے کچھ وہ ہیں جنھوں نے (جان دے کر) اپنی نذر پوری کر دی، اور کچھ وہ ہیں کہ ابھی انتظار میں ہیں (یعنی جہاد میں تو شریک ہوئے لیکن شہادت نصیب نہیں ہوئی، اب اسی کے شوق میں جی رہے ہیں) اور انھوں نے (اپنے ارادوں میں) ذرا سی تبدیلی نہیں کی۔

(۲۴) (احزاب کا یہ واقعہ اس لئے ہوا) تاکہ انعام دے

اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ

اللہ سچوں کو اُن کی سچائی کا ، اور منافقین کو اگر چاہے سزا دے یا (چاہے تو) اُن کو توبہ کی توفیق دے

اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

دے، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا رحمت والا ہے (۲۴)۔ اور اللہ نے کافروں کو اُنھیں

كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ

غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ اُنکے ہاتھ کچھ بھی نہ لگا، اور جنگ میں اللہ اہلِ ایمان کے لئے کافی ہو گیا،

وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ

اور اللہ تو ہے ہی بڑا قوت والا، بڑا زبردست (۲۵)۔ اور جن اہلِ کتاب نے اُن کی مدد کی تھی (اللہ نے)

الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا

اُنھیں ان کے قلعوں سے اُتار دیا اور اُن کے دلوں میں (تمہارا) رعب بٹھا دیا، (پھر) بعض کو تم قتل

تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَ

کرنے لگے اور بعض کو قید کر لیا (۲۶)۔ اور تمھیں مالک بنا دیا اُن کی زمین کا اور اُن کے گھروں کا اور اُن کے

اَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾

مال کا، اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے اب تک قدم نہیں رکھا ہے، اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہی ہے (۲۷)۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا

اے نبی! آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اُس کی بہار مقصود رکھتی ہو

فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ

تو آؤ میں تمھیں کچھ متاع (دنیوی) دے دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں (۲۸)۔ اور اگر تم

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا

مقصود رکھتی ہو اللہ کو اور اُس کے رسول کو اور عالمِ آخرت کو تو اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں

عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

کے لئے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے (۲۹)۔ اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی کھلی ہوئی بے ہودگی

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

کرے گی تو اُسے دوہری سزا دی جائے گی، اور یہ اللہ کے لئے (بالکل) آسان ہے (۳۰)۔

ع ۳ ۷/۱۹

توضیحی ترجمہ

اللہ سچوں کو اُن کی سچائی (یعنی عہد پر گامزن ہونے) کا، اور منافقین کو عذاب دے اگر چاہے تو، یا (اُنھیں توفیق دے کر) اُن کی توبہ قبول فرمائے، بے شک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (قربان جائیے اُس کی مہربانی و رحمت پر کہ منافقین کے لئے قطعی عذاب کا حکم صادر نہیں کرتا بلکہ مغفرت و مغفوریت کی گنجائش رکھتا ہے، اس پر بھی کوئی توبہ کر کے اُس کی رحمت کے سائے میں نہ آئے تو اس سے بڑی بدبختی کیا ہو سکتی ہے)

(۲۵) اور جو لوگ کافر تھے اللہ نے اُنھیں اُن کے غیظ و غضب سمیت اس طرح واپس لوٹا دیا کہ اُن کے ہاتھ کچھ نہ لگا اور اللہ نے مومنین کی طرف سے جنگ میں کفایت کر لی (کہ مومنین کو جنگ کی نوبت نہ آئی، اللہ نے ہوا کا طوفان اور فرشتوں کا لشکر بھیج کر وہ اثر پیدا کر دیا کہ کفار خود سراسیمہ اور پریشان حال ہو کر بھاگ گئے) اور یقیناً اللہ بڑی قوت کا، بڑے اقتدار کا مالک ہے۔

(۲۶) اور جن اہلِ کتاب (بنو قریظہ) نے اُن (دشمنوں) کی مدد کی تھی اُنھیں اللہ نے اُن کے قلعوں سے نیچے اُتار دیا (جب کہ اللہ کے حکم پر اسلامی افواج نے اُن کا محاصرہ کر کے اُنھیں قلعوں سے اُتر کر خود سپردگی پر مجبور کر دیا) اور اُن کے دلوں میں ایسا رُعب ڈال دیا کہ (اُنھوں نے خود پیش کش کی کہ تم فیصلہ کرو، لہٰذا) تم اُن میں سے بعض کو قتل اور بعض کو قید (کرنے کا فیصلہ) کر رہے تھے۔

(۲۷) اور (اللہ نے) تم (مسلمانوں) کو اُن کی زمین کا اور اُن کے گھروں کا وارث بنا دیا اور ایک ایسی زمین کا بھی جس تک ابھی تمہارے قدم نہیں پہونچے ہیں۔ اور (اس بشارت پر یقین رکھو کیونکہ) اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۲۸) (بنو قریظہ کی خود سپردگی اور پھر خیبر فتح ہونے کے بعد مسلمانوں کو خوش حالی حاصل ہوئی، آپ کی ازواجِ مطہرات نے بھی چاہا کہ اُن کی انتہائی تنگ دستی دور ہو اور فقر و فاقہ سے نجات ملے، آپ سے اس کی درخواست کی، اور تمثیلاً قیصر و کسریٰ کا نام لے لیا، آپ کو اس سے اتنی تکلیف پہونچی کہ آپ نے ایک ماہ گھر نہ جانے کی قسم کھالی، تو یہ آیتیں نازل ہوئیں) اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیوی زندگی (کا عیش) اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ (صاف صاف کہو) میں تم کو (وہ عیش تو نہیں دے سکتا، ہاں) کچھ تحفے دے کر خوش اسلوبی سے رخصت کر دوں گا۔

(۲۹) اور اگر تم سب اللہ اور اُس کے رسول (کی خوشنودی) اور عالمِ آخرت (کے اعلیٰ مراتب) کو چاہتی ہو تو (یہ بہت بڑی نیکی ہوگی اور یقین مانو کہ) تم میں سے جو نیک ہوں گی اللہ نے اُن کے لئے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔ (اس پر تمام ازواجِ مطہرات نے آپ کی رفاقت کو ترجیح دی)

(۳۰) (نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے نبی کی بیویو! (تمہارا جو مرتبہ ہے اُسے دیکھتے ہوئے اب اگر) تم میں سے جو کوئی کھلی بیہودگی کرے گی تو اُس کی سزا بڑھا کر دوگنی کر دی جائے گی (حالانکہ اللہ کے قانون میں سزا مثل خطا ہی دی جاتی ہے) اور ایسا کرنا اللہ کے لئے بالکل آسان ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ

اور جو کوئی تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی فرماں بردار رہے گی اور عمل صالح کرتی رہے گی تو ہم اُس کا اجر دوہرا

اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ

دیں گے، اور ہم نے اس کے لئے ایک (مخصوص) عمدہ نعمت تیار کر رکھی ہے (۳۱)۔ اے نبی کی بیویو! تم عام

كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ

عورتوں کی طرح نہیں ہو، جب کہ تم تقویٰ اختیار کر رکھو تو تم بولی میں نزاکت مت اختیار کرو، کہ (اس سے) ایسے

الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ

شخص کو خیال (فاسد) پیدا ہونے لگتا ہے جس کے دل میں خرابی ہے، اور قاعدے کے موافق بات کیا

بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ

کرو (۳۲)۔ اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو، اور جاہلیت قدیم کے مطابق اپنے کود کھاتی مت پھرو، اور نماز کی

الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ

پابندی رکھو، اور زکوٰۃ دیا کرو، اور اللہ کا اور اس کے رسول کا حکم مانو، اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ

اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

اے (نبیؐ کے) گھر والو! تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو خوب نکھار دے (۳۳)۔ اور تم اللہ

تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ

کی ان آیتوں اور اس حکم کو یاد رکھو جو تمہارے گھروں میں پڑھ کر سنائے جاتے رہتے ہیں، بے شک

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ

اللہ بڑا باریک بیں ہے، پورا خبردار ہے (۳۴)۔ بے شک اسلام والے اور اسلام والیاں،

وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ

اور ایمان والے اور ایمان والیاں، اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں، اور صادق مرد اور

وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

صادق عورتیں، اور صابر مرد اور صابر عورتیں، اور خشوع والے اور خشوع والیاں، اور تصدق والے

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ

اور تصدق والیاں، اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیاں، اور حفاظت کرنے والے

توضیحی ترجمہ

(۳۱) اور (نبی کی بیویو! جس طرح تمہاری کسی بیہودگی کی سزا دوگنی دی جائے گی اسی طرح) تم میں سے جو کوئی اللہ اور اُس کی فرماں بردار رہے گی اور نیک عمل کرے گی، اُسے ہم اُس کا ثواب (بھی) دوگنا دیں گے، اور اُس کے لئے ہم نے باعزت رزق تیار کر رکھا ہے (جو اُنھیں جنت میں ملے گا)

(۳۲) اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو (یعنی تمہارا مرتبہ اُن سے کہیں بلند وممتاز ہے) اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو (اس میں بھی تمہیں امتیاز برتنا چاہئے، اس طرح کہ) تم (کو جب مردوں سے بضرورت بولنا پڑے) نزاکت (اور لطافت) کے ساتھ بات مت کیا کرو کہ خراب دل کا آدمی (یعنی عاشق مزاج) اس میں کشش محسوس کرے اور بات بھی (اتنی ہی کرو جتنی) بھلائی کے لئے ضروری ہو۔ (یعنی اُدھر اُدھر کی لگی لپٹی باتیں مت کرو)

(۳۳) اور (تم ان باتوں کا دوسروں سے بڑھ کر خیال رکھو کہ) اپنے گھر میں ٹک کر رہو (بغیر انتہائی ضرورت کے گھر سے باہر مت نکلو) اور نہ جاہلیتِ قدیم کے مطابق (غیر مردوں کو) اپنا بناؤ سنگھار دکھاتی (یعنی بے پردہ) پھرو، اور نماز قائم کرو (یعنی خود بھی اس کی پابندی کرو اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کرو) اور (زکوٰۃ فرض ہو تو) زکوٰۃ ادا کیا کرو، اور اللہ اور اُس کے رسول کے (تمام دوسرے) احکام مانو، اے نبی کے گھر والو! (تم سب یقیناً ان سب پر عمل کرتے ہو لیکن اللہ نے پھر بھی اس کی تاکید کی ہے کیونکہ) اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور رکھے، اور تمہیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جو ہر طرح سے مکمل ہو۔

(۳۴) اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور حکمت کی جو باتیں سنائی جاتی ہیں اُن کو یاد رکھو، یقین جانو اللہ بہت باریک بیں اور ہر بات سے باخبر ہے۔ (لہٰذا وہی جانتا ہے کہ اس کی آیتوں میں کتنے بڑے باریک بھید اور پتہ کی باتیں چھپی ہیں)

(۳۵) بے شک مسلمان مرد ہوں یا مسلمان عورتیں، مؤمن مرد ہوں یا مؤمن عورتیں، عبادت گذار مرد ہوں یا عبادت گذار عورتیں، سچے مرد ہوں یا سچی عورتیں، صبر کرنے والے مرد ہوں یا صبر کرنے والی عورتیں، خشوع کرنے والے مرد ہوں یا خشوع کرنے والی عورتیں، صدقہ خیرات کرنے والے مرد ہوں یا صدقہ خیرات کرنے والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد ہوں یا روزہ رکھنے والی عورتیں، حفاظت کرنے والے

الحزب الثالث والعشرون ۲۲

ع ۴ ۱۷

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ

اپنی شرمگاہ کی اور حفاظت کرنے والیاں، اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں،

اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا

ان (سب) کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے (۳۵)۔ اور کسی مومن یا مومنہ کے

مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

لئے یہ درست نہیں کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی امر کا حکم دے دیں تو پھر اُن کو اپنے (اس) امر

مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا

میں کوئی اختیار باقی رہ جائے، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی

مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

میں جا پڑا (۳۶)۔ اور (اُس وقت کو بھی یاد کیجئے) جب آپ اُس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے بھی فضل کیا

اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ

ہے اور آپ نے بھی اس پر عنایت کی ہے کہ اپنی بیوی کو اپنی (زوجیت میں) رہنے دے اور اللہ سے ڈر، اور آپ اپنے

مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى

دل میں وہ چھپاتے رہے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا، اور آپ لوگوں (کی طرف) سے اندیشہ کر رہے تھے، حالانکہ اللہ

زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ

ہی زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے، پھر جب زید کا دل اس (عورت) سے بھر گیا، تو ہم نے اس کا نکاح آپ سے

فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ

کردیا تاکہ اہلِ ایمان پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کچھ تنگی نہ رہے جب وہ ان سے اپنا جی بھر چکیں،

مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ

اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہنے والا تھا (۳۷)۔ نبی کے لئے اللہ نے جو کچھ مقرر کردیا تھا اُن پر اس باب میں کوئی الزام نہیں،

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا

اللہ کا یہی معمول (رہا) ہے اُن (پیغمبروں) کے بارے میں جو (آپ سے) پیشتر ہو چکے ہیں، اور اللہ کا حکم خوب تجویز کیا

مَّقْدُوْرًا ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ

ہوا ہوتا ہے (۳۸)۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جو اللہ کے پیغامات پہونچایا کرتے تھے اور اسی سے ڈرتے تھے اور نہیں ڈرتے تھے

توضیحی ترجمہ

مرد ہوں اپنی شرمگاہوں کی یا حفاظت کرنے والی عورتیں، اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد ہوں یا ذکر کرنے والی عورتیں، اِن سب کے لئے اللہ نے مغفرت اور شاندار اجر تیار کر رکھا ہے۔

(۳۶) اور (دیکھو رسول کا فیصلہ یا اقدام حکم کا درجہ رکھتا ہے، اس کو نہ ماننا نافرمانی کے حکم میں آتا ہے۔ اللہ کے رسول نے یقیناً اللہ کی مرضی سے جو اپنے کچھ اصحاب کا پیغام بعض عورتوں کو دیا تھا اور انھوں نے یا اُن کے گھر والوں میں اپنی خاندانی یا مالی فوقیت کی بنا پر اُن کے رشتے منظور کرنے سے معذوری ظاہر کی تھی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ) جب اللہ اور اُس کے رسول کسی بات کا (حتمی) فیصلہ کردیں تو کسی مؤمن مرد یا مؤمن عورت کے لئے اس کی گنجائش نہیں ہے کہ اُن کو اپنے (اس) معاملہ میں کوئی اختیار باقی رہے۔ اور (سمجھ لو کہ) اللہ اور اُس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا (یعنی اُن کا فیصلہ نہیں مانے گا) وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا۔

(۳۷) اور (اے پیغمبرؐ! ایسا ہی ایک معاملہ وہ ہے جس میں اللہ نے اپنے ایک فیصلہ سے آپ کو آگاہ کردیا تھا، لیکن چونکہ حتمی حکم نہیں دیا گیا تھا اور اُس کا تعلق براہ راست آپ سے نہیں تھا اس لئے آپ لوگوں کے ڈر سے اس کو ظاہر نہیں کر رہے تھے) جب کہ تم اُس شخص سے جس پر اللہ نے بھی احسان کیا تھا (اس کو اسلام کی توفیق دے کر اور آپؐ کی خدمت میں پہونچا کر) اور آپؐ نے بھی (احسان کیا تھا آزاد کر کے اور اپنا منھ بولا بیٹا بنا کے) کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنی (زوجیت میں) رہنے دو، اور اللہ سے ڈرو (چھوٹی چھوٹی باتوں میں طلاق مت دو) اور آپؐ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ کھول دینے والا تھا (یعنی طلاق تو ہونی ہی ہے، کیونکہ اللہ نے اُن کو آپ کی زوجیت میں دینے کے فیصلہ سے آپ کو مطلع کردیا تھا) اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے، حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ اُس سے ڈریں، پھر جب زید نے اپنی بیوی سے تعلق ختم کرلیا تو ہم نے اُس (خاتون) سے آپؐ کا نکاح کردیا، تاکہ مسلمانوں کے لئے اپنے منھ بولے بیٹوں کی (مطلقہ) بیویوں (سے نکاح کرنے) میں (کسی قسم کی) تنگی یا وحشت نہ رہے جب وہ (منھ بولے بیٹے) اُن سے تعلق ختم کرلیں، اور (ایسا ہی ہوا، کیونکہ اللہ کا) حکم پورا ہو کر رہنے والا تھا۔

(۳۸) نبی پر اس باب میں کوئی الزام (عائد) نہیں ہوتا (یعنی وہ اُس حکم پر عمل کرنے میں موردِ طعن وملامت نہیں ہوسکتا) جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لئے طے کردیا ہو، یہی اللہ کی سنت ہے جس پر اُن (انبیاء) کے معاملہ میں بھی عمل ہوتا آیا ہے جو پہلے گذر چکے ہیں، اور اللہ کا فیصلہ نپا تلا مقدر ہوتا ہے۔

(۳۹) (پیغمبر) وہ لوگ (ہوتے) ہیں جو اللہ کے بھیجے ہوئے احکام کو لوگوں تک پہونچاتے ہیں، اور اُسی سے ڈرتے ہیں اور نہیں ڈرتے

توضیحی ترجمہ

أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ

بجز اللہ کے کسی سے، اور اللہ حساب کے لئے کافی ہے(۳۹)۔ محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی

رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ

کے باپ نہیں ہیں، البتہ اللہ کے رسول ہیں اور (سب) نبیوں کے ختم پر ہیں، اور اللہ ہر چیز کو خوب

شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَ

جانتا ہے(۴۰)۔ اے ایمان والو! اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو(۴۱)۔ اور صبح وشام اُس کی تسبیح کرتے

سَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ

رہو(۴۲)۔ وہ ایسا ہے کہ وہ خود اور اُس کے فرشتے (بھی) تمہارے اوپر رحمت بھیجتے رہتے ہیں، تاکہ

لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

وہ تمہیں تاریکیوں سے نور کی طرف لے آئے، اور وہ مؤمنین کے حق میں تو رحیم ہی ہے(۴۳)۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا

جس روز وہ اُس سے ملیں گے انھیں دعا (دی جائے گی) سلام سے، اور اُس نے اُن کے لئے معزز صلہ تیار کر رکھا ہے(۴۴)۔

النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَدَاعِيًا إِلَى

اے نبیؐ! بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے بطور گواہ اور بشارت دینے والے اور ڈرانے والے کے(۴۵)۔ اور

اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ

اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بلانے والے کے، اور بطور ایک روشن چراغ کے(۴۶)۔ آپ بشارت دیجئے

اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ

ایمان والوں کو کہ اُن پر اللہ کی طرف سے بڑا ہی فضل ہے(۴۷)۔ اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ کیجئے، اور اُن

أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٤٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کی اذیت رسانی کا خیال نہ کیجئے، اور اللہ پر بھروسہ رکھئے، اور اللہ ہی کافی کارساز ہے(۴۸)۔ اے ایمان والو!

آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ

تم جب مؤمن عورتوں سے نکاح کرو، پھر تم انھیں طلاق دے دو قبل اس کے کہ تم نے انھیں ہاتھ لگایا ہو

تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ

تو تمہارے لئے اُن کے بارے میں کوئی عدت نہیں ہے جسے تم شمار کرنے لگو، تو انھیں کچھ مال دے دو

اللہ کے سوا کسی سے، اور (انھیں یقین ہے کہ) حساب لینے کے لئے اللہ کافی ہے۔

(۴۰)(مسلمانو!) محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں (اُن کی صلبی نرینہ اولاد زندہ نہیں، ہاں اُن کے منھ بولے بیٹے زید ہیں لیکن آپ اُن کے نسبی باپ نہیں ہیں) اور البتہ وہ اللہ کے رسول ہیں (اور اس حیثیت سے وہ ساری اُمت کے روحانی باپ ہیں) اور خاتم النبیین (یعنی نبیوں کی آمد کا سلسلہ ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔ (اُس نے اپنے علم وحکمت کے مطابق ہی اپنے رسول کے منھ بولے بیٹے کی مطلقہ کو اُن کی زوجیت میں دیا ہے)

ع ۵ ۲

(۴۱)(اور) اے ایمان والو! اللہ کا ذکر خوب کثرت سے کیا کرو (اس میں تمام طاعتیں اور عبادتیں آجاتی ہیں)

(۴۲) اور (تمہاری ہدایت کے لئے جو اُس نے پیغمبر اور پیغمبروں کے سردار حضرت محمد (ﷺ) کو بھیجا اس پر شکر ادا کرنے کے لئے) اُس کی تسبیح (وتقدیس) کیا کرو صبح وشام (یعنی پابندی اور مستقل مزاجی سے)

(۴۳) وہ (اللہ) ہے جو (تمہارے ذکر اور تسبیح کرنے کے بدلہ میں) خود بھی تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی (رحمت کی دعا کرتے ہیں) تاکہ تمہیں اندھیریوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئے، اور واقعی وہ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے۔

(۴۴) جس دن وہ (مؤمنین) اُس سے ملیں گے اُن کا استقبال سلام سے ہوگا، اور اُن کے لئے کریمانہ انعام تیار رکھا ہوگا۔

(۴۵) اے نبیؐ! ہم نے آپ کو (دنیا میں) بھیجا ہے گواہی دینے والا بنا کر (اللہ کی وحدانیت کا اور تمام پیغمبروں کی رسالت کا) اور (جنت کی) خوش خبری سنانے والا بنا کر (فرماں برداروں کو) اور ڈرانے والا بنا کر (اللہ کے عذاب سے نافرمانوں کو)

(۴۶) اور اللہ کی طرف بلانے والا بنا کر اُسی کے حکم سے، اور (ساری دنیا کے لئے سورج کے مثل) روشن چراغ بنا کر۔ (اب اس کی روشنی سے کوئی فائدہ اُٹھائے نہ اُٹھائے یہ اس کا کام ہے)

(۴۷) اور آپ مؤمنوں کو خوش خبری سنا دیجئے کہ اُن پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے۔

(۴۸) اور کافروں اور منافقوں کی باتوں کو نہ مانئے، اور اُن کی طرف سے پہونچنے والی تکلیف کی پروا نہ کیجئے اور (بس) اللہ پر بھروسہ رکھئے اور اللہ کارسازی کے لئے کافی ہے۔

(۴۹)(اوپر عورتوں کا ذکر تھا اس طرف لوٹتے ہوئے ایک ضروری مسئلہ یہاں بیان کیا جاتا ہے) اے ایمان والو! جب تم لوگوں نے مؤمن عورتوں سے نکاح کیا ہو، پھر تم نے انھیں چھونے سے پہلے (یعنی صحبت یا خلوت صحیحہ) سے پہلے طلاق دے دی ہو تو اُن پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں (بنتا) جسے تم شمار کرو، تو انھیں دے دو

وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

اور اُنھیں خوبی کے ساتھ رخصت کردو (۴۹)۔ اے نبی! ہم نے آپ کے لئے آپ کی (یہ) بیویاں حلال کی ہیں جن

الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

کو آپ اُن کے مہر دے چکے ہیں، اور وہ عورتیں بھی جو آپ کی مِلک میں ہیں، جنھیں اللہ نے آپ کو غنیمت میں دلوایا ہے،

وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ

اور آپ کے چچا کی بیٹیاں، اور آپ کی پھوپھی کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں، اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں،

الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ

جنھوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی، اور اس مسلمان عورت کو (بھی) جو (بلاعوض) اپنے کو نبی کو دے دے، بشرطیکہ

اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

نبی (بھی) اُسے اپنے نکاح میں لانا چاہیں، (یہ حکم) آپ کے لئے مخصوص ہے نہ کہ (اور) مؤمنین کے لئے، ہم

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

کو وہ (احکام) معلوم ہیں جو ہم نے اُن کی بیویوں اور اُن کی باندیوں کے بارے میں اُن پر مقرر کیے ہیں

لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٠﴾ تُرْجِيْ

تاکہ آپ پر کسی قسم کی تنگی نہ (واقع) ہو، اور اللہ تو بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے (۵۰)۔ ان میں سے آپ

مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں، اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں، اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا اُن

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ

میں سے کسی کو پھر طلب کرلیں، جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں، اس (انتظام) میں زیادہ توقع ہے اس کی کہ

وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اُن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزردہ نہ ہوں گی اور اُس پر راضی رہیں گی جو آپ اُنھیں دے دیں گے، اور

مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ

اللہ خوب جانتا ہے اُسے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے، اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حلم والا ہے (۵۱)۔ ان

النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ

عورتوں کے بعد آپ کے لئے کوئی جائز نہیں، اور نہ یہی کہ آپ ان بیویوں کی جگہ دوسری کرلیں، چاہے

توضیحی ترجمہ

کچھ نہ کچھ مال اور رخصت کرو انھیں خوبصورتی اور خوش اسلوبی کے ساتھ۔ (بدنمائی کی صورت ہرگز پیدا نہ ہو)

(۵۰) اے نبی! ہم نے آپ کے لئے یہ بیویاں (تو) حلال کی (ہی) ہیں جن کو آپ اُن کا مہر ادا کر چکے ہیں اور (ساتھ ہی) وہ کنیزیں (بھی) جنھیں اللہ نے آپ کو (جہاد کے) مالِ غنیمت میں دلوایا ہے، اور (نکاح کے لئے جائز ہیں) آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھی کی بیٹیاں، اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں، اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں (ان میں سے) جنھوں نے آپ کے ساتھ (یعنی آپ کی طرح دین کے لئے) ہجرت کی ہو، اور وہ مؤمن عورت جس نے مہر کے بغیر اپنے کو نبی (سے نکاح) کے لئے پیش کردیا ہو بشرطیکہ نبی بھی اُس سے نکاح کرنا چاہے یہ (سارا حکم) آپ کے لئے مخصوص ہے (اس متعدد بیویوں کی خصوصی اجازت کی ایک اہم وجہ تو مہاجر عورت کی شرط اور بغیر مہر کی پیشکش، نیز اس آیت کے آخر میں آئے الفاظ "لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَیْکَ حَرَجٌ" سے عیاں ہوتی ہے کہ مقصود علمِ دین سے پوری طرح واقف، باعمل اور تجربہ کار و جان نثار اہلِ ایمان عورتوں کی ایک ٹیم امہات المؤمنین کی شکل میں تیار کرنا ہے، جن میں سے کوئی نہ کوئی ہمہ وقت آپ کے ساتھ رہے اور آپ کا ایک ایک لمحہ اُمت تک پہونچا سکے، نیز خواتین کے تمام مسائل سے اُن کو واقف کرا سکے، دیگر بہت سی وجوہات جاننے کے لئے تفسیری ذخیرہ کا مطالعہ کیا جائے) دوسرے مؤمنوں کے لئے (یہ احکام) نہیں (ہیں) ہم کو وہ احکام خوب معلوم ہیں جو ہم نے اُن (مؤمنین) کی بیویوں اور کنیزوں کے بارے میں اُن پر عائد کئے ہیں (لیکن آپ کو کچھ خصوصی اجازت دی گئی ہے، وہ اس لئے ہے) تاکہ آپ کو (مقاصدِ پیغمبرانہ ادا کرنے میں) کوئی حرج (یا کمی) واقع نہ ہو، اور اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (اس لئے اس نے ایسے انتظامات کئے ہیں کہ بخشش چاہنے والوں کے لئے کوئی کمی نہ رہ جائے)

(۵۱) (اور آپ کو اس کی بھی خصوصی اجازت ہے کہ عام مؤمنین کی طرح آپ کے لئے ہر بیوی کی باری مقرر کرنا لازمی نہیں) آپ ان بیویوں میں سے جس کو چاہیں (جب تک چاہیں) دور رکھیں اور جس کو چاہیں (جب تک چاہیں) اپنے پاس رکھیں، اور جن کو آپ نے دور رکھا تھا اُن میں سے اگر کسی کو پھر بلالیں تو اس میں آپ کے لئے کوئی گناہ (کی بات) نہیں یہ (اس لئے واضح کیا گیا) ہے کہ اس سے اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ (اللہ کی اجازت معلوم ہو کر کسی کو آپ سے ناانصافی کی شکایت نہیں ہوگی اور) سب کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی، اور انھیں رنج نہیں ہوگا، اور جو کچھ بھی (وقت یا محبت یا علم) آپ انھیں دیں گے وہ سب اُس پر راضی رہیں گی، اور جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے (کہ محبت و جذبات میں یکسانیت نہیں ہو سکتی) اور اللہ کامل علم و حلم والا ہے۔

(۵۲) (جن کا اوپر ذکر کیا گیا) ان کے بعد دوسری عورتیں آپ کے لئے جائز نہیں، اور نہ یہ جائز ہے کہ آپ اُن کے بدلے دوسری لے آئیں خواہ

اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

آپ کو اُن کا حُسن بھلا ہی لگے، مگر ہاں بجز اُن کے جو آپ کی باندیاں ہیں، اور اللہ ہر شئے کا (پورا) نگراں

كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ

ہے (۵۲)۔ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو بجز اس وقت کے جب تمہیں کھانے کے

النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ

لئے (آنے کی) اجازت دی جائے (اور جب بھی) ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو البتہ

اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ

جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو، پھر جب کھانا کھا چکو تو اُٹھ کر چلے جایا کرو، اور باتوں میں جی لگا کر مت

لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ؗ وَاللّٰهُ

بیٹھے رہا کرو، اِس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے، سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں، اور اللہ صاف بات کہنے

لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ

سے (کسی کا) لحاظ نہیں کرتا، اور جب تم اُن (رسول کی ازواج) سے کوئی چیز مانگو تو اُن سے پردے کے

وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ

باہر سے مانگا کرو، یہ تمہارے اور اُن کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے، اور تمہیں جائز نہیں کہ تم

اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ

رسول اللہ کو (کسی طرح بھی) تکلیف پہونچاؤ، اور نہ یہ کہ آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو،

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ

بے شک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے (۵۳)۔ اگر تم کسی چیز کو ظاہر کروگے یا اُسے (دل

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ

میں) پوشیدہ رکھوگے، تو اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (۵۴)۔ اُن (رسولؐ کی ازواج) پر کوئی گناہ نہیں

وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ

(سامنے آنے میں) اپنے باپوں کے، اپنے بیٹوں کے، اور اپنے بھائیوں کے، اور اپنے بھتیجوں کے،

اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ

اور اپنے بھانجوں کے اور اپنی (شریک دین) عورتوں کے، اور اپنی باندیوں کے، اور اللہ سے ڈرتی رہو،

توضیحی ترجمہ

اُن کا حُسن آپ کو کوئی بھا ہی کیوں نہ جائے، (پیچھے آیت نمبر ۲۸-۲۹ میں ازواجِ مطہرات کو جو اختیار دیا گیا تھا، اور اُنھوں نے اس کے جواب میں دنیا کی زیب و زینت کے بجائے آخرت کو اور حضور علیہ السلام کی رفاقت کو ترجیح دی تھی، اس کے انعام کے بطور اللہ نے اس آیت میں کسی اور عورت سے نکاح کو منع فرمادیا اور تبدیلی سے بھی روک دیا) البتہ جو کنیزیں آپؐ کی ملکیت میں (کسی جہاد کے ذریعہ مالِ غنیمت کے بطور) آجائیں (اُن کا اضافہ جائز ہے) اور اللہ ہر چیز کی پوری نگرانی کرنے والا ہے۔

ع ۶ ۱۲ ۳

(۵۳) اے ایمان والو! (معاشرت کے کچھ آداب سیکھو، بالخصوص نبیؐ کے گھر جانے اور ازواجِ مطہرات سے خطاب کرنے کے، دیکھو نبیؐ کے گھر دعوت میں بغیر بلائے مت جایا کرو، (اور بلانے پر جاؤ تو) وہ بھی اس طرح کہ تم کھانے کے انتظار میں نہ بیٹھے ہو (یعنی وقت سے بہت پہلے مت پہونچ جایا کرو) اور البتہ جب تمہیں دعوت دی جائے تو (بے شک) جاؤ، پھر جب کھانا کھا چکو تو چل دیا کرو، اور (وہاں) مجلس جما کر بیٹھا نہ کرو، بات یہ ہے کہ ان باتوں سے نبی کو تکلیف پہونچتی ہے (کیونکہ اُن کا ایک ایک منٹ قیمتی ہے، اس کا ضیاع اُن کے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے) لیکن وہ تم سے (کہتے ہوئے) شرماتے ہیں (اس لئے کہہ نہیں پاتے) اور اللہ حق بات میں کسی سے نہیں شرماتا، (اس لئے اُس نے تمہیں پوری بات بتا دی) اور (ایک بات اور) جب تمہیں نبی کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ (پردے کا حکم اور اس بابت دیگر) احکام تم مردوں کے اور اُن عورتوں کے دلوں کو پاکیزہ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں، اور تمہارے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ تم نبیؐ کو تکلیف پہونچاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ اُن کے بعد اُن کی بیویوں سے نکاح کرو، بیشک یہ (اور اس طرح کی باتیں) اللہ کے یہاں بڑی سنگین (جسارت اور گناہ کی حیثیت رکھتی) ہیں۔

(۵۴) چاہے تم کوئی بات ظاہر کرو یا اُسے چھپاؤ (یعنی کوئی غلط لفظ زبان سے نکال دو یا دل میں کوئی غلط خیال کرو) اللہ ہر چیز کا پورا پورا علم رکھنے والا ہے۔ (وہ اس کی سخت سزا ضرور دے گا)

(۵۵) اور ان (نبیؐ کی بیویوں اور دیگر مسلم مستورات) پر اپنے باپ (کے سامنے آنے) میں کوئی گناہ نہیں ہے، اور (اسی طرح) نہ اپنے بیٹوں کے، نہ اپنے بھائیوں کے، نہ اپنے بھتیجوں کے، نہ اپنے بھانجوں کے، اور نہ اپنی (میل جول والی) عورتوں کے، اور نہ اپنی کنیزوں کے (سامنے آنے میں کوئی گناہ ہے) اور (اس کی خلاف ورزی کا خیال بھی آئے تو) اللہ سے ڈرا کرو (یہ خیال تازہ کرلیا کرو کہ)

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

بے شک اللہ ہر چیز پر حاضر ناظر ہے (۵۵)۔ بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (۵٦)۔ بے شک

تَسْلِيْمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي

جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کو ایذا پہونچاتے رہتے ہیں، اُن پر اللہ لعنت کرتا ہے دنیا

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ

اور آخرت میں اور اُن کے لئے عذاب ذلیل کرنے والا تیار کر رکھا ہے (۵۷)۔ اور جو لوگ

يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا

ایذا پہونچاتے رہتے ہیں ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بدون اس کے کہ انھوں نے کچھ کیا ہو، تو وہ لوگ

بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٨﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ

بہتان اور صریح گناہ کا بار (اپنے اوپر) لیتے ہیں (۵۸)۔ اے نبیؐ! آپ کہہ دیجئے اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور

وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۗ ذٰلِكَ

(عام) ایمان والوں کی عورتوں سے کہ اپنے اوپر نیچی کرلیا کریں اپنی چادریں تھوڑی سی، اس سے وہ جلد

اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٩﴾

پہچان لی جایا کریں گی اور اس لئے انھیں ستایا نہ جائے گا، اور اللہ تو بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت ہے (۵۹)۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ

اگر منافقین اور وہ لوگ باز نہ آئے جن کے دلوں میں روگ ہے اور جو مدینہ میں افواہیں اُڑایا کرتے ہیں تو ہم ضرور

فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا

آپ کو اُن پر مسلط کریں گے، پھر یہ لوگ آپ کے پاس مدینہ میں بس قدرے قلیل رہنے پائیں گے (٦۰)۔

قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾

(اور وہ بھی) پھٹکار پڑے ہوئے، جہاں کہیں بھی مل گئے پکڑ لیے گئے اور ان کے ٹکڑے اُڑا دیے گئے (٦۱)۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ

اللہ کا یہی دستور رہا ہے ان لوگوں میں بھی جو (ان سے) پیشتر گذر چکے ہیں، اور آپ نہ پائیں گے اللہ کے دستور میں

توضیحی ترجمہ

بے شک اللہ ہر بات کا مشاہدہ کرنے والا ہے۔ (وہ نافرمانی پر سخت سزا دے گا)

(۵٦) بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے (اس) نبیؐ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں (اللہ کی صلوٰۃ رحمت بھیجنا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ آپ کے لئے استغفار کرنا) اے ایمان والو! تم بھی اُن پر صلوٰۃ بھیجا کرو، اور سلام (بھی) خوب بھیجا کرو۔ (ایمان والوں کی صلوٰۃ آپؐ کیلئے اللہ سے رحمتیں بھیجنے کی دعا کرنا ہے)

(۵۷) بے شک جو لوگ اللہ کو اور اُس کے رسول کو تکلیف پہونچانے کا عمل کرتے ہیں (یعنی ایسے کام کرتے ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول کو ناپسند ہیں، جس سے رسول کو تو یقیناً تکلیف پہونچتی ہے اور اللہ کو بھی اگر پہونچ سکتی تو پہونچتی) اُن پر اللہ لعنت فرماتا ہے دنیا اور آخرت میں (یعنی اُن کو دنیا اور آخرت میں اپنی رحمت سے دور رکھتا ہے) اور (اُس نے) اُن کیلئے رُسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۵۸) اور جو لوگ مؤمن مردوں کو اور مؤمن عورتوں کو اُن کے کسی جرم کے بغیر تکلیف پہونچاتے ہیں تو وہ (اگر زبان سے یہ اذیت پہونچاتے ہیں تو) بہتان طرازی کا (اور اگر فعلی طور پر ایسا کرتے ہیں تو) کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لاد لیتے ہیں۔

(۵۹) اے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی (بدن ڈھانکنے والی) چادریں (سر سے منہ پر) نیچی کرلیا کریں، اس طریقے (کو اختیار کرنے) سے زیادہ توقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی (کہ شریف، باحیا اور پردہ دار خواتین ہیں) تو اُن کو ستایا نہیں جائے گا، اور (اگر پردہ کے حکم پر عمل میں بلا ارادہ کوئی کمی رہ گئی تو) اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ (انشاء اللہ معاف فرما دے گا)

(٦۰) اور اگر باز نہ آئے (اپنی حرکتوں سے) منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے (بدنظری اور شہوت پرستی کا) اور جو مدینہ میں شرانگیز افواہیں پھیلاتے ہیں، تو ہم ضرور آپ کو اُن (کی تباہی) پر مسلط کردیں گے، پھر وہ مدینہ میں آپ کے ساتھ نہیں رہ سکیں گے سوائے چند دنوں کے۔ (یعنی آپ بہت جلد مدینہ سے اُن کا اخراج کردیں گے)

(٦۱) (اور جو لوگ عورتوں کو چھیڑتے ہیں، یا (دشمن کی طاقت اور مسلمانوں کی کمزوری کی) بے بنیاد افواہیں پھیلا کر مسلمانوں کو ہراساں کرتے ہیں جب ہمارا حکم اُن کو تباہ کرنے کا آپ کو مل جائے گا تو وہ ہو جائیں گے) پھٹکارے ہوئے، جہاں کہیں بھی ملیں گے گرفتار کیے جائیں گے، اور (اس سنگین جرم کی سزا میں اُن کے ساتھ غیر مسلم حملہ آور دشمنوں جیسا سلوک کیا جائے گا، وہ) ایک ایک کرکے قتل کردیے جائیں گے۔

(٦۲) اللہ کا (یہی) دستور رہا ہے اُن (مفسد) لوگوں (کے سلسلے) میں بھی جو پہلے گذر چکے، اور آپ اللہ کے دستور میں نہیں پائیں گے

تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ

ردوبدل (۶۲)۔ (یہ) لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے، اس

اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ

کا علم بس اللہ ہی کو ہے، اور عجب نہیں کہ قیامت قریب ہی آگئی ہو (۶۳)۔ بے شک اللہ نے کافروں کو

لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ

رحمت سے دور کر دیا ہے، اور اُن کے لئے دوزخ تیار کر دی ہے (۶۴)۔ جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے،

لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي

نہ کوئی یار پائیں گے نہ مددگار (۶۵)۔ جس روز اُن کے چہرے آگ میں اُلٹ پلٹ کیے جائیں گے، وہ یوں کہیں گے

النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا

کہ کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کی اطاعت کی ہوتی (۶۶)۔ اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار!

رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ

ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا، سو انھوں نے ہمیں راہ سے بھٹکا دیا (۶۷)۔ اے ہمارے پروردگار!

اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ يٰٓاَيُّهَا

اُنھیں دوہرا عذاب دے اور اُن پر بڑی ہی لعنت نازل کر (۶۸)۔ اے ایمان والو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا

اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے موسیٰؑ کو ایذا پہونچائی تھی سو اللہ نے اُنھیں بری

قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

ثابت کر دیا، اور اللہ کے نزدیک وہ بڑے معزز تھے (۶۹)۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اور راستی کی بات کہو (۷۰)۔ (اللہ) تمہارے اعمال قبول کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا،

ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾

اور جس کسی نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کی، سو وہ بڑی کامیابی کو پہونچ گیا (۷۱)۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ

ہم نے (یہ) امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی، سو اِن سب نے انکار کیا اس سے

کوئی تبدیلی۔

(۶۳) لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں (کہ وہ کب آئے گی؟) آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، اور (واقعی) آپ کیا جانیں؟ ممکن ہے قیامت قریب ہی آگئی ہو۔

(۶۴) بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے (یعنی اُن کو رحمت سے دور کر دیا ہے) اور اُن کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے۔

(۶۵) اُس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے (اس طرح کہ) اُنھیں (وہاں) نہ کوئی حمایتی ملے گا اور نہ کوئی مددگار۔ (جو اُس کے عذاب سے اُنھیں بچا سکے، یا وہاں سے اُنھیں نکال سکے)

(۶۶) (تصور کرو کہ وہ بھی کیا دن ہوگا) جس دن اُن کے چہروں کو آگ میں اُلٹا پلٹا کیا جائے گا، وہ بول اُٹھیں گے کہ: اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کا کہنا مانا ہوتا! (تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا)

(۶۷) اور کہیں گے کہ: اے ہمارے پروردگار! (سچ تو یہ ہے کہ) ہم نے (تیرے پیغمبروں اور داعیانِ حق کی بجائے) اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا، اور انھوں نے ہمیں راستے سے بھٹکا دیا۔

(۶۸) اے ہمارے پروردگار! ان کو دوگنا عذاب دے، اور اُن پر ایسی لعنت کر جو بڑی بھاری لعنت ہو۔

(۶۹) اے ایمان والو! (اس کا خیال رکھو کہ نبیؐ کو تم سے کسی طرح کی اذیت نہ پہونچے، دیکھو!) تم اُن لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنھوں نے موسیٰؑ کو اذیت پہونچائی تھی (الزام لگا کر اور عیب نکال کر) پھر اللہ نے اُن کو (ایک خارق عادت واقعہ کے ذریعہ) اس سے بری (ثابت) کر دیا جو اُن لوگوں نے کہا تھا، اور (وہ ایسا کیوں نہ کرتا!) وہ اللہ کے نزدیک بڑے مرتبے والے تھے۔

(۷۰) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو، اور (ہمیشہ) سیدھی سچی بات کہا کرو۔

(۷۱) (ایسا کرو گے تو) اللہ تمہارے اعمال سنوار دے گا (اس طرح کہ تمھیں مقبول اور بہترین اعمال کی مزید توفیق دے گا) اور (جو کچھ کمی کوتاہی رہ جائے گی تو) وہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا، اور (یاد رکھو) جو کوئی (بھی) اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا (سمجھ لو کہ) اُس نے کامیابی حاصل کر لی، (معمولی کامیابی نہیں) بہت بڑی کامیابی۔

(۷۲) ہم نے ایک امانت (یعنی اپنی خلافت، جس کے تحت اُنھیں اختیار دیا جائے گا کہ چاہیں تو ہمارے احکام مان کر اُس پر عمل کریں اور چاہیں تو اُن پر عمل نہ کریں، البتہ احکام ماننے والوں کو جنت کی ابدی نعمتیں دی جائیں گی اور نہ ماننے والوں کو دوزخ کا عذاب دیا جائے گا) آسمانوں اور زمین پر پیش کی، لیکن سب نے معذرت کی اس سے

اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

کہ اسے اُٹھائیں اور وہ اس سے ڈرے، اور اسے انسان نے اپنے ذمہ لے لیا، بے شک وہ بڑا

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ﴿۷۲﴾ لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

ظالم ہے بڑا جاہل ہے (۷۲)۔ انجام یہ ہوا کہ اللہ منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک

وَالْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَیَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

مردوں اور عورتوں کو سزا دے گا، اور ایمان والوں اور ایمان والیوں پر توجہ فرمائے گا،

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۷۳﴾

اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے (۷۳)۔

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ سبا مکی ہے، اس میں ۵۴ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ

(ساری) حمد اللہ ہی کے لئے ہے کہ اُسی کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے،

الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۱﴾ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی

اور اُسی کی حمد ہے آخرت میں، اور وہی بڑا حکمت والا ہے، بڑا خبر رکھنے والا ہے (۱)۔ وہ (سب) جانتا

الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ

ہے جو کچھ زمین کے اندر داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اُس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے اور

فِیْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

جو کچھ اُس میں چڑھتا ہے، اور بڑا رحم والا ہے بڑا مغفرت والا ہے (۲)۔ اور کافر کہتے ہیں کہ ہم پر

لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَیْبِ

قیامت نہ آئے گی، آپ کہہ دیجئے ضرور (آئے گی) قسم ہے میرے پروردگار عالم الغیب کی وہ

لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَ

ضرور تم پر آئے گی، اس سے کوئی ذرّہ برابر بھی غائب نہیں آسمانوں میں اور نہ زمین میں، اور

ع ۵ ۶

توضیحی ترجمہ

کہ اُس کا بوجھ اُٹھائیں، اور سب اُس (کی ذمہ داری اُٹھانے میں ناکامی) سے ڈرے، اور انسان نے اس کا بوجھ اُٹھا لیا (یعنی اس بھاری ذمہ داری کو اُٹھانا منظور کرلیا) بے شک وہ بڑا ہی ظالم اور جاہل ہے (کہ اب خود یہ ذمہ داری قبول کر کے اس اختیار کا غلط استعمال کرتا ہے اور اُس کے دردناک انجام و عواقب سے بے خبر ہے یا اُس کی پرواہ نہیں کر رہا ہے)

(۷۳) نتیجہ یہ ہے کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو، نیز مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے گا، اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں پر (رحمت کے ساتھ) توجہ فرمائے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔ (اگر مؤمن مردوں و مؤمن عورتوں سے غلطیاں ہو جائیں گی تو اُن کی توبہ قبول فرما کر اُنھیں معاف کر دے گا، اور اُن کی مغفرت فرما دے گا)

سورۂ سبا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) تمام تر تعریف اُس اللہ کی ہے کہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز (تنہا) اُسی کی مِلک ہے، (یعنی ہر چیز اُسی کی پیدا کردہ، اُسی کی ملکیت اور تصرف میں ہے) اور آخرت میں بھی تعریف اُسی کی ہے (وہاں تو سب حقیقت سامنے آجائے گی، اس لئے لازمی طور پر ہر ایک کی زبان پر اُسی کی تعریف ہوگی) اور وہ بڑی حکمت والا ہے (کہ اُس نے عالم کائنات کے ذرّہ ذرّہ کو منافع و مصالح سے بھر دیا ہے) پوری طرح باخبر ہے۔

(۲) وہ اُن چیزوں کو بھی جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتی ہیں (مثلاً: بارش کا پانی، دفن ہونے والے مُردے، نباتات کے بیج، جانور کیڑے مکوڑے، خزانے وغیرہ) اور اُن کو بھی جو اُس کے اندر سے باہر نکلتی ہیں (مثلاً: کھیتی، سبزہ، معدنیات وغیرہ) اور اُن کو بھی جو آسمان (کی طرف) سے اُترتی ہیں (مثلاً: بارش، وحی، تقدیر، فرشتے وغیرہ) اور اُن کو بھی جو اُس میں چڑھتی ہیں (مثلاً: روح، دعا، عمل اور ملائکہ وغیرہ) اور وہ بڑا مہربان اور بخشنے والا ہے۔ (اسی لئے دنیا کی یہ چہل پہل اور رونق قائم ہے، ورنہ اگر بندوں کی ناشکری اور حق ناشناسی پر فوری گرفت ہونے لگے تو یہ رونق باقی ہی نہیں رہ سکتی)

(۳) اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے وہ کہتے ہیں کہ: ہم پر قیامت نہیں آئے گی، آپ کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں (آئے گی؟) میرے عالم الغیب پروردگار کی قسم ا وہ تم پر ضرور آکر رہے گی، (اس کی آمد کا وقت تو وہ عالم الغیب ہی جانے، البتہ یاد رکھو کہ) کوئی ذرّہ برابر چیز (بھی) اُس کی نظر سے دور نہیں ہوتی، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور

لَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ لِّيَجْزِيَ

نہ کوئی چیز اُس سے چھوٹی نہ بڑی، مگر یہ کہ (یہ سب) کتاب مبین میں (درج) ہے (۳)۔ (قیامت اس لئے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

آئے گی) تاکہ اُن لوگوں کو صلہ دے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ایسے لوگوں کے لیے مغفرت ہے اور عزت

كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

کی روزی (۴)۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے باب میں کوشش کرتے رہتے ہیں ہرانے کے لئے، ایسے لوگوں

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ

کے لئے سختی کا دردناک عذاب ہوگا (۵)۔ اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ اس قرآن کو جو آپ پر آپ کے

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝

پروردگار کی طرف سے اُتارا گیا ہے سمجھتے ہیں کہ وہ حق ہے اور وہ راستہ بتاتا ہے غلبہ والے قابل حمد (خدا) کا (۶)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا

اور کافر (آپس میں) کہتے ہیں (کہ آؤ) ہم تمہیں ایسے شخص کا پتا بتادیں نا؟ جو تم کو یہ خبر دیتا ہے

مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ اَفْتَرٰى عَلَى

کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم ضرور ایک نئے جنم میں آؤ گے (۷)۔ اُس نے

اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي

(یا تو) خدا پر جھوٹ بہتان باندھا ہے یا اُسے جنون ہی ہے، بات یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں

الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

رکھتے وہی عذاب اور دور دراز کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں (۸)۔ تو کیا اُنھوں نے اپنے آگے اور

وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ

اپنے پیچھے آسمان اور زمین کی طرف نظر نہیں کی؟ ہم اگر چاہیں تو اُنھیں زمین میں دھنسادیں

الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

یا اُن پر آسمان کے ٹکڑے گرادیں، اِس میں پوری دلیل ہے ہر جھکنے والے بندے

لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ

کے لئے (۹)۔ اور بالیقین ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے ایک (بڑی) بڑائی دی تھی،

توضیحی ترجمہ

اُس (ذرّہ) سے نہ کوئی چھوٹی چیز ایسی ہے اور نہ بڑی (جو حق تعالیٰ کے علمِ ذاتی میں نہ ہو) بلکہ (یہ سب) کتابِ مبین (یعنی لوحِ محفوظ) میں درج (بھی) ہیں۔

(۴) (اور قیامت اس لئے آئے گی) تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اُنھوں نے نیک عمل کئے، ہیں (اور اس کیلئے انھوں نے دنیا میں ہزار تکلیفیں اور رزق کی تنگی جھیلی) اللہ اُن کو انعام دے، (اور اُن کے ایمان لانے اور نیک عمل کرنے کا بدلہ اور انعام یہ ہے کہ) ایسے لوگوں کیلئے (اللہ کی طرف سے) مغفرت ہے اور شاندار قابلِ اکرام رزق (بھی)۔

(۵) اور تاکہ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو ناکام بنانے کی کوشش کی ہے (ہم اُن کو اُن کے اعمالِ بد اور نافرمانی کا بدلہ دیں) ایسے لوگوں کے لئے بلا کا دردناک عذاب ہے۔ (اگر یہ بدلہ کا دن 'قیامت' نہ ہو تو نیک و بد دونوں برابر ہو جائیں گے، یہ بات انصاف کے خلاف ہوگی اور نیکوں پر ظلم ہوگا)

(۶) اور (اے پیغمبرؐ!) جن لوگوں کو (آسمانی کتابوں کا) علم عطا ہوا ہے وہ (خوب) سمجھتے ہیں کہ جو (قرآن) آپ پر اللہ کی جانب سے نازل ہوا ہے وہ (بالکل) حق ہے، اور وہ اُس (اللہ) کا راستہ دکھاتا ہے جو اقتدار کا بھی مالک ہے (اور) ہر تعریف کا مستحق بھی۔ (اس طرح وہ آپ کی بھی تصدیق کرتے ہیں)

(۷) اور (اُن کے برخلاف بر بنائے مذاق واستہزاء) کافر لوگ کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہیں ایسے شخص کے بارے میں بتائیں جو تمہیں یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم (مرکر) ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم پھر سے ایک نئی پیدائش میں آؤ گے۔

(۸) (پھر خود ہی آگے کہتے ہیں کہ) یا تو اُس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا اُسے جنون لاحق ہوا ہے (یعنی وہ دیوانہ ہوگیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) نہیں! بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (یعنی ایمان نہیں لائے ہیں) وہ خود عذاب (کے کاموں) میں اور پرلے درجہ کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔

(۹) (اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے کہ) کیا یہ لوگ آسمان اور زمین پر نظر نہیں ڈالتے جو اُن کے آگے بھی ہے اور پیچھے بھی (جدھر چاہیں نظر کر کے دیکھ سکتے ہیں، اُن کو تو وہ مانتے ہیں کہ ہم نے بنایا، تو ہم یہ بھی کر سکتے ہیں کہ) اگر ہم چاہیں تو اُن کو زمین میں دھنسادیں، یا آسمان کے کچھ ٹکڑے ہی اُن پر گرادیں (اُنھیں ایسی گستاخی کرتے ہوئے ڈرنا چاہئے) بے شک اس میں ہر اُس بندے کے لئے ایک (واضح) نشانی ہے جو (حقائق جاننے کی طرف) متوجہ ہو۔

ع ۱ ۹ ۷

(۱۰) اور (دیکھو نیک بندوں پر ہمارے فضل واحسان کی ایک مثال) ہم نے داؤد کو اپنے پاس سے (کیسا) خاص فضل عطا کیا تھا (اُن کو نبوت کے ساتھ غیر معمولی سلطنت ومملکت بھی عطا کی تھی اور ضرب المثل خوش آوازی بھی، اور ہم نے حکم دیا تھا پہاڑوں اور پرندوں کو کہ)

يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿۱۰﴾ اَنِ اعْمَلْ

اے پہاڑو! اِن کے ساتھ تسبیح کرتے رہو، اور پرندوں کو بھی (یہی حکم دیا) اور داؤد کے واسطے ہم نے لوہے کو نرم کردیا (۱۰)۔ کہ تم

سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

پوری زرہیں بناؤ اور (اُن کے) جوڑ میں (مناسب) اندازرکھو، اور تم سب نیک کام کرو، میں خوب دیکھ رہا ہوں جو کچھ تم لوگ

بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ

کررہے ہو (۱۱)۔ اور (ہم نے) سلیمان کے لئے ہوا کو (مسخر کردیا) کہ اس کی صبح کی منزل مہینہ بھر کی ہوتی اور اس کی شام کی منزل

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

مہینہ بھر کی ہوتی، اور ہم نے اُن کے لئے تانبہ کا چشمہ بہادیا۔ اور جنات میں کچھ وہ تھے جو اُن کے پروردگار کے حکم سے

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ

(خوب) کام کرتے تھے، اور ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے سرتابی کرے اُسے ہم دوزخ کا مزہ بھی چکھادیں

السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ

گے (۱۲)۔ سلیمان کے لئے وہ وہ چیزیں بنادیتے جو انھیں (بنوانا) منظور ہوتیں، (مثلاً) بڑی عمارتیں اور مجسمے اور لگن

كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ

جیسے حوض، اور (بڑی بڑی) جمی ہوئی دیگیں، اے داؤد کے خاندان والو! تم شکریہ میں (نیک کام) کرو، اور

عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى

میرے بندوں میں کم ہی شکر گذار ہوتے ہیں (۱۳)۔ پھر جب ہم نے اُن پر موت کا حکم جاری کردیا تو کسی

مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ

چیز نے اُن کی موت کا پتا نہ بتایا بجز ایک زمینی کیڑے کے کہ وہ سلیمان کے عصا کو کھاتا تھا، سو جب وہ گر پڑے

الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ

تب جنات پر حقیقت ظاہر ہوئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت کی مصیبت میں نہ

الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ

رہتے (۱۴)۔ سبا (والوں) کے لئے اُن کے وطن (ہی) میں نشان موجود تھا، دو (قطاریں تھیں)

يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ

باغ (کی) داہنے اور بائیں، کھاؤ اپنے پروردگار کا (دیا ہوا) رزق، اور اُس کا شکر ادا کرو، شہر

توضیحی ترجمہ

اے پہاڑو! تم بھی اُن کے ساتھ تسبیح دوہرایا کرو! اور پرندو! (تم بھی) اور ہم نے اُن کے لئے لوہے کو نرم کردیا تھا۔ (موم کی طرح)

(۱۱) (اور اُن سے کہا) کہ تم پوری پوری (یعنی قد آدم) زرہیں بناؤ، اور (اس کی) کڑیاں جوڑنے میں توازن واعتدال سے کام لو اور (ساتھ ساتھ) نیک اعمال بھی کرتے رہو (اور یاد رکھو کہ) تم سب جو بھی کرتے ہو میں اُسے دیکھتا ہوں۔

(۱۲) اور (ایک اور نیک شخص پر ہمارے خاص فضل وخصوصی انعامات کی ایک مثال اور سنو!) سلیمانؑ کے لئے ہم نے ہوا کو (اُن کا تابع بنادیا تھا) کہ اُن کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی ہوتی تھی اور شام کی منزل بھی ایک مہینہ کی (یعنی اُن کے تخت کی رفتار اتنی تیز تھی کہ وہ دن میں دو ماہ کا سفر طے کرلیتا تھا) اور ہم نے اُن کے لئے تانبہ کا چشمہ بہادیا تھا، اور جنات میں سے کچھ (شریر جنات کو بھی ہم نے اُن کا تابع بنادیا تھا، چنانچہ وہ) اُن کے آگے (یعنی اُن کی ماتحتی میں) اُن کے پروردگار کے حکم سے کام کرتے تھے، اور (ہم نے یہ کہہ دیا تھا کہ) ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے ہٹ کر ٹیڑھا راستہ اختیار کرے گا، اُسے ہم بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھائیں گے۔

(۱۳) وہ جنات اُن کے لئے جو وہ چاہتے تھے بنادیا کرتے تھے، اونچی اونچی عمارتیں، مجسم تصویریں، اور حوض جیسے بڑے بڑے لگن، اور (زمین میں) جمی ہوئی دیگیں، (اور ہم نے سلیمانؑ اور اُن کے متعلقین کو حکم دیا تھا کہ) اے آلِ داؤد! تم ان (احسانات وانعامات) کے شکر میں (نیک) اعمال کیا کرو، اور میرے بندوں میں کم ہی ہیں جو شکر ادا کرتے ہیں۔

(۱۴) پھر (ہم نے ان جنات کی غیب دانی کے عقیدہ کی ہوا نکال دی) جب ہم نے اُن (سلیمانؑ) پر موت کا حکم بھیجا تو ان (جنات) کو اُن کی موت کا پتہ کسی اور نے نہیں، بلکہ زمین کے کیڑے نے بتایا جو اُن کے عصا کو کھاتا تھا (ہوا یوں تھا کہ سلیمانؑ سرکش جنات کے ذریعہ بیت المقدس کی تعمیر کرا رہے تھے، اُن کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے یہ سوچ کر کہ میرے بعد یہ کام پورا نہ کریں گے، اپنے آپ کو شیشہ کے ایک کمرے میں بند کرلیا، اور ایک عصا کے سہارے کھڑے ہو کر عبادت میں مشغول ہوگئے، روح قبض ہونے کے بعد بھی اللہ کی قدرت سے آپ کا جسم تعمیری کام مکمل ہونے تک ایسے ہی کھڑا رہا، پھر اللہ نے عصا میں دیمک لگادی) چنانچہ جب وہ گر پڑے تو جنات کو معلوم ہوا (اور یہ حقیقت واضح ہوئی) کہ اگر وہ غیب کا علم جانتے ہوتے تو (محکومی کی) اس ذلت آمیز مصیبت میں پڑے نہ رہتے۔

(۱۵) (اب ناشکرے بندوں کو ایک مثال سنو!) یہ تو یہ ہے کہ قوم سبا کے لئے خود اُن کے مسکن (یعنی ملک) میں (قدرت کی واضح) نشانی موجود تھی، (بستی کے) دائیں اور بائیں (دونوں اطراف میں) باغات (کے دو سلسلے) تھے (اُن کو ان سے فائدہ اُٹھانے کی اجازت تھی، اور پیغمبروں کے ذریعہ کہلا بھی دیا گیا تھا کہ) اپنے پروردگار کا دیا ہوا رزق کھاؤ، اور اُس کا شکر بجا لاؤ، (ایک تو) شہر

طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ

عمدہ، اور مغفرت والا پروردگار (۱۵)۔ سوانھوں نے سرتابی کی، سوہم نے اُن پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا، اور ہم نے اُن کے

وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَىْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَیْءٍ

دورویہ باغوں کے عوض دو باغ اور دیے جو بدمزہ پھل اور جھاؤ اور قدرے قلیل بیری والے

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِیْٓ

تھے (۱۶)۔ اُنھیں ہم نے یہ سزا اُن کی ناسپاسی کے سبب دی، اور ہم ایسی سزا بڑے ناسپاس ہی کو دیا کرتے

اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِيْهَا

ہیں (۱۷)۔ اور ہم نے اُن کے اور اُن کی بستیوں کے درمیان جہاں ہم نے برکت رکھی تھی بستیاں آباد

قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِیَ وَاَيَّامًا

کر رکھی تھیں (دور سے) نظر آنے والی، اور ہم نے اُس میں سفر ٹھہرا دیا تھا، سفر کرو ان میں رات اور دن

اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

بے تھکے (۱۸)۔ پھر وہ کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے سفروں میں درازی کر دے، اور اُنھوں

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، تو ہم نے اُنھیں افسانہ بنا دیا، اور اُن کو بالکل تتر بتر کر دیا، بے شک اس (واقعہ)

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ

میں ہر صابر و شاکر کے لئے نشانیاں ہیں (۱۹)۔ اور واقعی ابلیس نے اپنا گمان ان لوگوں کے بارے میں صحیح

فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ

پایا، چنانچہ یہ لوگ اسی کی راہ پر ہو لیے، بجز ایمان والوں کے گروہ کے (۲۰)۔ اور اس کا جو تسلط ان لوگوں پر

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا

ہے وہ تو بس اسی لئے ہی ہے کہ ہم معلوم کرلیں ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، اُن لوگوں سے

فِیْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ

الگ جو اس کی طرف سے شک میں ہیں، اور آپ کا پروردگار ہر چیز پر نگراں ہے (۲۱)۔ آپ کہیے تم اُنھیں

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ

پکارو تو جنھیں تم اللہ کے سوا (شریکِ خدائی) سمجھ رہے ہو، وہ ذرّہ بھر بھی اختیار نہیں رکھتے (نہ) آسمانوں میں

توضیحی ترجمہ

بہترین، اور (دوسرے) پروردگار بخشنے والا۔ (اور انسان کو کیا چاہیے؟ لہٰذا اللہ کی نعمتوں سے خوب لطف اُٹھائے اور اُس کی ہدایات پر پوری طرح عمل کر کے اس کا شکر ادا کرے، پھر بھی کوئی غلطی ہو جائے تو توبہ کرے، وہ خوب بخشنے والا پروردگار ہے، انشاء اللہ معاف کر دے گا)

(۱۶) لیکن (ان تمام نعمتوں کے ملنے کے باوجود) انھوں نے (شکر گذاری سے) منہ موڑ لیا (اور نصیحتوں کو خاطر میں نہ لائے) تو ہم نے اُن پر بند (توڑ کر اُس) سیلاب کو چھوڑ دیا، اور اُن کے دونوں طرف کے باغوں (کے سلسلے) کو ایسے دو باغوں میں تبدیل کر دیا جو بدمزہ پھلوں اور جھاؤ کے درختوں اور تھوڑی سی بیریوں پر مشتمل تھے۔

(۱۷) یہ سزا ہم نے اُن کو اس لئے دی کہ انھوں نے ناشکری کی روش اختیار کی تھی، اور ایسی سزا ہم کسی اور کو نہیں بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیا کرتے ہیں۔

(۱۸) اور (اس ناشکری قوم سبا پر ہمارا ایک خصوصی انعام یہ بھی تھا کہ) ہم نے اُن (کے ملک، یمن) کے اور اُن بستیوں کے جن میں ہم نے برکت کر رکھی تھی (یعنی ملکِ شام) کے درمیان ایسی بستیاں بسا رکھی تھیں جو (دور سے) نظر آتی تھیں، اور اُن میں سفر کو نپے تُلے مرحلوں میں بانٹ دیا تھا (یعنی وہ بستیاں متوازن فاصلوں پر بسی تھیں جس سے سفر بہت آسان اور محفوظ ہو گیا تھا، گویا کہ ہم نے کہہ دیا ہو) چلو پھرو اِن (بستیوں) کے درمیان امن و امان کے ساتھ، رات ہو یا دن۔

(۱۹) (نعمتوں کے حقوق ادا کرنا تو دور، انھوں نے تو ظاہری قدر بھی نہ کی، اُلٹے بقول شاہ عبد القادر صاحبؒ "آرام میں مستی آئی، تکلیف مانگنے لگے") چنانچہ کہنے لگے: ہمارے پروردگار! ہمارے سفر کی منزلوں کے درمیان دور دور کے فاصلے پیدا کر دے، اور (یوں) اُنھوں نے اپنی جانوں پر ستم ڈھایا، جس کے نتیجہ میں ہم نے اُنھیں افسانہ ہی افسانہ بنا دیا اور اُنھیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے بالکل تتر بتر کر دیا، بیشک اس (واقعہ) میں ہر اُس شخص کے لئے بڑی نشانیاں (اور عبرتیں) ہیں جو صبر و شکر کا خوگر ہو۔

(۲۰) اور واقعی ابلیس نے ان (جیسے) لوگوں کے بارے میں اپنا گمان سچ کر دکھایا (کہ وہ ان کو گمراہ کر لے گا) چنانچہ یہ اسی کی راہ پر ہو لئے، سوائے اس گروہ کے جو (دل سے) ایمان لے آیا تھا۔

(۲۱) اور ابلیس کو اُن پر کوئی تسلط نہیں (حاصل) تھا (کہ وہ اُن کو مجبور کر سکتا) البتہ (اُس کو ہم نے بہکانے کی اجازت دی تھی، کیونکہ) ہم یہ معلوم کرنا (یعنی آزمانا) چاہتے تھے کہ کون ہے جو آخرت پر ایمان لاتا ہے، اور کون ہے جو اس بارے میں شک میں (رہتا) ہے، اور آپ کا رب (ہر) ہر چیز پر نگراں ہے۔ (لہٰذا وہ اچھی طرح دیکھ لے گا کہ کس نے کیا کیا)

ع ۲/۱۲ ۸

(۲۲) (اے پیغمبرؐ! ان مشرکوں سے) کہیے کہ: پکارو اللہ کے علاوہ اُن کو جنھیں تم گمان کرتے ہو (دخیلِ خدائی، اگرچہ) وہ ذرّہ برابر کسی چیز کے مالک نہیں ہیں، نہ آسمانوں میں

وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ

اور نہ زمین میں، اور نہ اُن کی ان دونوں میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی بھی اللہ کا مددگار ہے (۲۲)۔ اور نہ اس کے حضور

مِّنْ ظَهِيرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهٗ ۚ حَتّٰٓى

میں (کوئی) سفارش کام آتی ہے، مگر ہاں اس کے حق میں جس کے لئے وہی اجازت دے دے، یہاں تک کہ جب اُن کے دلوں

إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ

سے گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے تو وہ (آپس میں) پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق (بات کا حکم فرمایا) اور

الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ

(واقعی) وہ عالی شان ہے سب سے بڑا ہے (۲۳)۔ آپ پوچھئے تم کو آسمانوں اور زمین میں کون روزی دیتا ہے؟ آپ کہئے کہ:

اللّٰهُ ۙ وَإِنَّآ أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى أَوْ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ

اللہ! اور ہم یا تم ہی ضرور راہ راست پر ہیں یا صریح گمراہی میں (۲۴)۔ آپ کہہ دیجئے کہ نہ تم سے ہمارے جرائم کی بابت

لَّا تُسْـَٔلُونَ عَمَّآ أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ

سوال ہوگا اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا (۲۵)۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہمارا پروردگار ہم سب کو جمع کرے گا، پھر

بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۖ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ

ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرے گا، اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا ہے بڑا علم والا ہے (۲۶)۔ آپ کہئے کہ مجھے (ذرا)

أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۷﴾

اُن کو تو دکھاؤ جنھیں تم نے شریک بنا کر اللہ کے ساتھ ملا رکھا ہے، نہیں! بلکہ وہ اللہ ہی ہے زبردست حکمت والا (۲۷)۔

وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ

اور ہم نے تو آپ کو سارے ہی انسانوں کے لئے (پیمبر بنا کر) بھیجا ہے بطور خوش خبری سنانے والے

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ

اور ڈرانے والے کے، لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے (۲۸)۔ اور (یہ لوگ) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟

صٰدِقِينَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً

اگر تم سچے ہو (۲۹)۔ آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے واسطے ایک خاص دن کا وعدہ ہے کہ اُس سے نہ ایک

وَّلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ

ساعت پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو (۳۰)۔ اور کافر کہتے ہیں کہ ہم نہ مانیں گے اس قرآن کو

توضیحی ترجمہ

اور نہ زمین میں، اور نہ اُن کو ان دونوں میں (اللہ کے ساتھ) کوئی شرکت (ہی) حاصل ہے اور نہ ان میں سے کوئی (اللہ کا کسی قسم کا) مددگار (ہی) ہے۔

(۲۳) اور (جہاں تک شفاعت کے عقیدہ کا سوال ہے تو) اُس کے یہاں کوئی شفاعت کام نہیں آتی سوائے اس کے لئے جس کے لئے خود اُس نے اجازت دی ہو (اور اللہ تعالیٰ کے جلال اور اُس کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ جب وہ کوئی بات ارشاد فرماتا ہے تو ملائکہ مقربین تک کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ دہشت اور خوف ورعب سے تھرّا جاتے ہیں اور اُن پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے) یہاں تک کہ جب اُن کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو وہ (ایک دوسرے سے) پوچھتے ہیں کہ: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق (فرمایا جو فرمایا، اُس بات کو دوہرانے کی بھی ہمت نہیں پاتے) اور (کہتے ہیں کہ) وہی ہے جو سب سے اعلیٰ اور اکبر ہے۔ (غالبًا نماز میں ہمیں یہی تسبیح دی گئی ہے۔ اللہ اکبر، سبحان ربی الاعلیٰ)

(۲۴) (اور جہاں تک رزق دینے کا سوال ہے تو) آپ پوچھئے کہ: کون ہے جو تمھیں آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کہہ دیجئے کہ (ہمارے نزدیک تو وہ صرف) اللہ! (ہے) اور (تم کسی اور کو مانتے ہو یا اُس کا شریک مانتے ہو تو) ہم ہوں یا تم یا تو ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔ (دونوں تو سچ نہیں کہتے، غور کرو کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟)

(۲۵) (ہاں) آپ ان سے یہ کہہ دیجئے کہ: (ہر ایک اپنے عمل کا جواب دہ ہوگا) نہ تم سے اس کی بابت پوچھا جائے گا جو ہم نے جرم کیا ہوگا اور نہ ہم (ہی) سے اس کی بابت پوچھا جائے گا جو تم اعمال کرتے ہو۔

(۲۶) (اے پیغمبرؐ! آپ ان کو یہ بھی) بتا دیجئے کہ: ہمارا پروردگار ہم سب کو (ایک جگہ) جمع کرے گا، پھر ہمارے درمیان برحق فیصلہ کرے گا، اور وہی ہے سب سے بڑا فیصلہ کرنے والا اور مکمل علم والا۔

(۲۷) کہئے کہ: (اچھا) مجھے بھی تو اُنھیں دکھاؤ جنھیں تم اللہ کا شریک ٹھہرا کر اُس سے ملا رہے ہو، ہرگز نہیں! (کوئی ایسا ہو ہی نہیں سکتا جو اس کا شریک بننے کے قابل ہو) بلکہ وہ اللہ ہی ہے جو مکمل اقتدار اور حکمت کا مالک ہے۔

(۲۸) اور (اے پیغمبرؐ! سن لیجئے!) ہم نے آپ کو سارے انسانوں کے لئے ایسا رسول بنا کر بھیجا ہے جو خوشخبری بھی سنائے (جنت کی) اور ڈرائے بھی (دوزخ سے) لیکن اکثر لوگ سمجھ نہیں رہے ہیں۔

(۲۹) اور (جب آپ ان کو ڈراتے ہیں تو یہ مذاق اُڑاتے ہوئے) کہتے ہیں کہ کب ہوگا (قیامت کا) یہ وعدہ پورا؟ اگر سچے ہو تو (پورا کر کے دکھاؤ)

(۳۰) آپ بتا دیں (یوں سمجھو) کہ تمہارے لئے ایک ایسے دن کی میعاد مقرر ہے، جس سے تم نہ گھڑی بھر پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے جا سکتے ہو۔

(۳۱) اور کافر (دنیا میں تو خوب باتیں بناتے ہیں) کہتے ہیں کہ ہم نہ تو اس قرآن پر ہی ایمان لائیں گے

وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ
اور نہ اس سے پہلی کتابوں کو، اور آپ کاش وہ وقت دیکھیں جب یہ ظالم اپنے پروردگار کے روبرو کھڑے ہوں گے،
عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
ایک دوسرے پر بات ڈال رہا ہوگا، ادنیٰ درجہ کے لوگ ایک دوسرے سے کہہ رہے ہوں گے کہ اگر تم نہ ہوتے
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝۳۱ قَالَ
تو ہم ضرور ایمان لے آئے ہوتے (۳۱) (اس پر) یہ بڑے لوگ ادنیٰ درجہ کے لوگوں سے کہیں گے،
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ
کیا کہیں ہم نے تمہیں ہدایت سے روک دیا تھا، بعد اس کے کہ وہ تم تک پہونچ چکی تھی؟ نہیں
الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَاۗءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝۳۲ وَقَالَ الَّذِيْنَ
بلکہ تم ہی قصوروار رہے ہو (۳۲)۔ اور وہ کم درجہ کے لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ نہیں بلکہ
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ
تمہاری ہی رات دن کی تدبیروں نے (روکا تھا) جبکہ تم ہمیں آمادہ کرتے رہتے تھے کہ ہم اللہ سے
اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا
کفر اختیار کریں اور اُس کے لئے شریک قرار دیں، اور وہ لوگ اپنی پشیمانی کو مخفی رکھیں گے جبکہ عذاب دیکھ لیں گے،
الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ
اور ہم کافروں کی گردن میں طوق ڈالیں گے، جیسا کرتے تھے ویسا ہی تو بھر پایا (۳۳)۔ اور ہم نے کسی بستی میں
اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۳۳ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا
کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہاں کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم تو اس (دین) کے منکر ہیں جسے
قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۳۴ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ
دے کر (تمہارے زعم میں) تم کو بھیجا گیا ہے (۳۴)۔ اور انھوں نے کہا: ہم تو مال اور اولاد میں (تم سے) زیادہ ہیں،
اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝۳۵ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ
اور ہم کو عذاب ہوتا نہیں (۳۵)۔ آپ کہئے کہ میرا پروردگار زیادہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۶ ع وَ
تنگ کر دیتا ہے (روزی، جس کے لئے چاہتا ہے) لیکن اکثر لوگ (اس کا) علم نہیں رکھتے (۳۶)۔ اور

توضیحی ترجمہ

اور نہ اُن (آسمانی کتابوں) پر جو اس سے پہلے ہوئی ہیں، اور اگر آپ اُس وقت کا منظر دیکھیں جب یہ ظالم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے تو یہ ایک دوسرے پر بات ڈال رہے ہوں گے (یعنی الزام لگا رہے ہوں گے، اس طرح پر کہ) جن لوگوں کو (دنیا میں) کمزور سمجھا گیا تھا وہ اُن سے کہیں گے جو بڑے بنے ہوئے تھے کہ: ''اگر تم نہ ہوتے تو ہم مؤمن ہوتے''۔

(۳۲) (اور) بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آچکنے کے بعد ہم نے تم کو اس (کے قبول کرنے) سے (زبردستی) روکا تھا؟ بلکہ (صحیح بات تو یہ ہے کہ) مجرم تو تم خود تھے۔ (جو تم نے اس کو قبول نہیں کیا)

(۳۳) (اس کے جواب میں) کمزور لوگ ان بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ (اگر چہ تم نے زبردستی مجبور نہیں کیا) لیکن دن رات کا (تمہارا) مکروفریب (اس کا باعث ہوا) جبکہ تم ہمیں (مسلسل) اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے ساتھ شریک قرار دینے کا مشورہ (اور ترغیب) دیا کرتے تھے، اور جب عذاب دیکھیں گے تو چھپائیں گے اپنی شرمندگی کو (کیونکہ دونوں ہی کو اپنے جرم کا احساس ہوگا) اور جن جن لوگوں نے کفر کیا تھا ہم (اُس وقت) اُن (سب) کے گلے میں طوق ڈال دیں گے، اُن کو کسی اور بات کا نہیں، اُن ہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

(۳۴) اور (اے پیغمبرؐ! آپ ان کے رویہ سے مغموم نہ ہوں) ہم نے تو جب بھی کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (یعنی رسول) بھیجا ہے تو اُس کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ: ''جس پیغام کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اُس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں''۔

(۳۵) اور کہا کہ: ''ہم مال اور اولاد میں (تم سے) بڑھے ہوئے ہیں (اس کا مطلب ہے کہ خدا ہم سے خوش ہے) اور (جب وہ خوش ہے تو) یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم عذاب دیئے جائیں''۔

(۳۶) (اے پیغمبرؐ! آپ) کہہ دیجئے کہ: (جہاں تک فراوانی کی بات ہے تو) میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کی فراوانی کر دیتا ہے اور وہی (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگی کر دیتا ہے (روزی کی فراوانی یا تنگی اور اولاد کی زیادتی یا کمی کا تعلق اللہ کی رضامندی یا ناراضی سے نہیں ہے) لیکن اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں سمجھتے۔

ع ۴ / ۶ / ۱۰

(۳۷) اور (اب اس بات کو صاف صاف سنو!)

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ

تمہارے مال اور تمہاری اولاد (کوئی بھی) ایسی چیز نہیں جو تم کو کسی درجہ میں ہمارا مقرب بنادے، مگر ہاں جو کوئی

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَ

ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے، سو ایسے لوگوں کے لئے اُن کے عمل کا کہیں بڑھا ہوا صلہ ہے، اور وہ بالا

هُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ

خانوں میں چین سے بیٹھے ہوں گے (۳۷)۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے باب میں کوشش کررہے ہیں (نبی

اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ

کو) ہرانے کے لئے تو وہی لوگ عذاب میں لائے جائیں گے (۳۸)۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار اپنے بندوں

لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ

میں سے جسے چاہے فراغ روزی دیتا ہے اور (جس کو چاہے) تنگی سے دیتا ہے، اور جو چیز بھی تم خرچ کرو گے

فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ

سو وہ اس کا عوض دے گا، اور وہی بہترین روزی دینے والا ہے (۳۹)۔ اور (وہ دن بھی یاد رکھنے کے قابل ہے) جب

یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

اللہ ان سب کو جمع کرے گا، پھر فرشتوں سے پوچھے گا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے رہے ہیں (۴۰)۔ وہ عرض

اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

کریں گے پاک ہے تو، ہمارا تعلق تو صرف تجھ سے ہے، نہ کہ ان سے، اصل یہ ہے کہ یہ لوگ جنات کی پوجا کرتے تھے

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا

ان میں سے اکثر اعتقاد بھی انہی پر رکھتے تھے (۴۱)۔ سو آج تم میں سے کوئی کسی کو نہ نفع پہونچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ

ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا

نقصان پہونچانے کا، اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب اُس کا مزہ

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا

چکھو (۴۲)۔ اور جب اُنھیں ہماری صاف صاف آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص کا تو بس منشا

رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ

اتنا ہے کہ تم کو ان چیزوں سے باز رکھے جن کی پرستش تمہارے بڑے کرتے چلے آئے ہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ (قرآن)

توضیحی ترجمہ

نہ تمہارے مال تمہیں ہمارا (یعنی اللہ کا) قرب عطا کرتے ہیں اور نہ تمہاری اولاد، ہاں مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے (یہ دونوں چیزیں البتہ ہمارے قرب کا سبب ہیں) تو ایسے لوگوں کو اُن کے عمل کا دوگنا (بلکہ کئی گنا تک) ثواب ملے گا اور وہ (قرب کے مراتب طے کرتے ہوئے جنت کے) بالاخانوں میں (ہر قسم کے عذاب سے) بے خوفی کے ساتھ (آرام سے) بیٹھے ہوں گے۔

(۳۸) اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں یہ کوشش کرتے ہیں کہ اُن کو ناکام بنائیں، وہ سب عذاب میں گرفتار ہو کر حاضر کئے جائیں گے۔

(۳۹) آپ کہہ دیجئے کہ: میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کی فراوانی کر دیتا ہے، اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگی کر دیتا ہے، اور جو چیز بھی تم خرچ کرتے ہو (مرضیاتِ الٰہی کے ماتحت) وہ اُس کی جگہ اور چیز دے دیتا ہے، اور وہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

(۴۰) اور (آج یہ مشرکین طرح طرح کے شرک کرتے ہیں، حتیٰ کہ فرشتوں تک کو شریک بناتے ہیں اور اُن کی پوجا تک کرتے ہیں اُنھیں یاد رکھنا چاہئے کہ) ایک دن (ایسا آئے گا) جب وہ (اللہ) اُن سب کو جمع کرے گا، پھر (اُن کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے اُن کے سامنے) فرشتوں سے پوچھے گا کیا یہ لوگ تم کو پوجا کرتے تھے؟ (یعنی کیا یہ ایسا تمہاری مرضی سے کرتے تھے؟)

(۴۱) وہ (فرشتے) کہیں گے: "پاک ہے تیری ذات (اس سے کہ کوئی کسی درجہ میں آپ کا شریک ہو) ہمارا ولی تو تو ہے نہ کہ یہ، بلکہ (اصل میں) یہ تو جنات (یعنی شیطانوں) کی پوجا کیا کرتے تھے (کیونکہ) ان میں سے اکثر لوگ ان ہی کے معتقد تھے۔

(۴۲) (یہ لوگ اس خیال سے ایسا کرتے تھے کہ جن کی یہ پوجا کر رہے ہیں یہ انھیں آخرت میں بخشوائیں گے) سو (دیکھ لو! بخشوانا تو دور رہا) آج تم میں سے کوئی (خواہ عابد ہو یا معبود) نہ کسی کو کسی قسم کا فائدہ پہونچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نقصان پہونچانے کا، اور ہم اُن سے جن لوگوں نے ظلم کی روش اختیار کر رکھی تھی کہیں گے کہ "لو (اب) چکھو اُس آگ کا مزہ جس کا تم انکار کیا کرتے تھے۔

(۴۳) اور (ان مشرکین مکہ کا یہ حال ہے کہ) جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف (اور واضح) آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو (بجائے اُن کو سمجھنے اور اُن پر غور کرنے کے) کہنے لگتے ہیں کہ "کچھ نہیں، یہ شخص (جو اپنے کو پیغمبر کہتا ہے) بس یہ چاہتا ہے کہ تم لوگوں کو روک دے اُن (معبودوں) سے جن کی پوجا تمہارے باپ دادے کرتے آئے ہیں اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) کچھ نہیں ہے

إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ

ایک تراشا ہوا جھوٹ ہے، اور کافر (اس) امرِ حق کی نسبت کہتے ہیں جب وہ اُن کے پاس پہونچا کہ یہ تو بس ایک کھلا ہوا

هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٣﴾ وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا ۖ وَمَا

جادو ہے (۴۳)۔ اور ہم نے انھیں نہ (آسمانی) کتابیں دی تھیں جنھیں وہ پڑھتے پڑھاتے رہے ہوں اور نہ آپ سے

أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

پہلے ہم نے اُن کے پاس کوئی ڈرانے والا بھیجا (۴۴)۔ اور ان سے پہلے جو لوگ ہوئے ہیں انھوں نے بھی تکذیب کی

وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾

تھی، اور یہ (کافر) تو اس (سامان) کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہونچے جو ہم نے انھیں دے رکھا تھا، غرض انھوں نے

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ

میرے پیغمبروں کی تکذیب کی، سو میرا کیسا عذاب ہوا (۴۵)۔ آپ یہ کہئے کہ میں تم کو ایک بات سمجھاتا ہوں، اور وہ یہ کہ تم

تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ

اللہ کے واسطے کھڑے ہو جاؤ، دو دو اور ایک ایک، پھر سوچو کہ تمہارے ان ساتھی کو جنون تو نہیں ہے، یہ تو تم کو بس ایک

يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ

ڈرانے والے ہیں عذابِ شدید کی آمد سے پہلے (۴۶)۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں نے تم سے جو کچھ معاوضہ مانگا ہو، وہ

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ

تمہارا ہی رہا، میرا معاوضہ تو بس اللہ ہی کے ذمہ ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری اطلاع رکھنے والا ہے (۴۷)۔ آپ کہہ دیجئے

إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا

کہ میرا پروردگار حق کو غالب کرتا ہے، وہ غیوب کا جاننے والا ہے (۴۸)۔ آپ کہہ دیجئے کہ حق آ گیا اور باطل نہ

يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ

کرنے کا رہا نہ دھرنے کا (۴۹)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں گمراہ ہو گیا تو میری گمراہی کا وبال مجھ پر ہی رہے گا، اور اگر

عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ

میں ہدایت پر رہوں تو یہ اس وحی کی بدولت ہے جو میرا پروردگار مجھے کرتا رہتا ہے، بے شک وہ بڑا سننے والا، بہت قریب

قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ

ہے (۵۰)۔ اور کاش آپ وہ وقت دیکھتے جب یہ (کافر) گھبراتے پھریں گے، پھر بھاگ نہ سکیں گے اور پکڑ لیے جائیں گے

توضیحی ترجمہ

سوائے من گھڑت جھوٹی باتوں کے، (یعنی اس میں درج مضامین جھوٹی باتوں پر مشتمل ہیں جو اللہ کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہوا ہے جب اُن کے پاس کلامِ حق پہونچا تو اُنھوں نے (اس کا معجزانہ اسلوب، اعجاز و بلاغت اور اُس کی غیر معمولی تاثیر دیکھ کر یہاں تک) کہا کہ یہ اور کچھ نہیں سوائے اس کے کہ کھلا ہوا جادو ہے۔

(۴۴) اور (یہ مشرکین مکہ جو قرآن کو من گھڑت بتاتے ہیں، من گھڑت تو خود ان کا مذہب ہے کیونکہ) نہ تو ہم نے (اس سے پہلے) ان کو کوئی (آسمانی) کتاب دی ہے جس کو یہ پڑھتے ہوں اور نہ ہی ہم نے ان کے پاس (آپ کے علاوہ) کوئی ڈرانے والا (نبی) بھیجا۔ (اب جب ان دونوں کو بھیجا تو اس نعمت کی قدر کرنے کی بجائے مخالف بن گئے)

ع ۵/۹ ۱۱

(۴۵) (ان کفار کو جاننا چاہئے کہ) ان سے پہلے بھی لوگوں نے (جن کے پاس ہم نے پیغمبر بھیجے اُن کو) جھٹلایا تھا، اور یہ (عرب کے مشرکین) تو اس (مال و دولت، جسمانی قوت اور لمبی لمبی عمر) کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہونچے جو اُن کو دیا گیا تھا، پھر بھی انھوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا، تو (دیکھ لو) کیسا تھا (اُن پر نازل ہونے والا میرا) عذاب؟۔

(۴۶) (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ (دعوائے رسالت کی حقیقت سمجھنے کے لئے) میں تم کو صرف ایک بات سمجھاتا ہوں کہ تم اللہ کے واسطے (ضد چھوڑ کر) دو دو مل کر یا اکیلے اکیلے کھڑے ہو، پھر (ایمانداری سے) سوچو (تو فوراً سمجھ میں آجائے گا کہ) تمہارے اس ساتھی میں (جو تمہارے درمیان ہی رہتا ہے) کوئی جنون نہیں ہے، وہ تو تمہیں سخت عذاب کے آنے سے پہلے (ایک) خبردار کرنے والا ہے۔

(۴۷) آپ (ان سے یہ بھی) کہئے کہ (میں تم سے اپنی محنت کا کوئی صلہ نہیں چاہتا) اگر (تمہارے خیال میں) میں نے کچھ مانگا ہو تو وہ تم ہی رکھو، میرا صلہ تو اللہ کے ذمے ہے (جو اس نے خود اپنے ذمہ لے لیا ہے) اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے (اور مطلع) ہے۔

(۴۸) آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب حق بات (یعنی ایمان) کو (کفر پر) غالب کر رہا ہے (اور) وہ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ (لہٰذا اندازہ کرو کہ باطل کہاں ٹھہر سکے گا)

(۴۹) کہہ دیجئے کہ حق آچکا ہے (اب اُس کا زور رکنے والا نہیں) اور باطل میں نہ کچھ شروع کرنے کا دم ہے اور نہ دوبارہ کرنے کا۔

(۵۰) آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں (بقول تمہارے) راستہ سے بھٹکا ہوں تو میرے بھٹکنے کا نقصان مجھی کو ہوگا، اور اگر میں نے سیدھا راستہ پالیا ہے تو یہ اُسی وحی کی بدولت ہے جو میرا رب مجھ پر نازل کر رہا ہے، وہ یقیناً سب کچھ سنتا ہے اور بہت قریب ہے۔ (میری مدد فرمائے گا اور اپنے پیغام کو روشن کرے گا)

(۵۱) اور (یہاں تو یہ ڈینگیں مارتے ہیں اور آپ کی بات نہیں مانتے) اگر آپ دیکھ سکتے (وہ منظر) جب یہ (کافر) گھبرائے پھرتے ہوں گے اور بھاگ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا، اور پکڑ لئے جائیں گے

قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ

پاس کے پاس ہی (۵۱)۔ اور کہیں گے کہ ہم اس پرایمان لائے، اور اتنی دور جگہ سے (ایمان اُن کے) ہاتھ آنا کہاں

بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ ۚ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ

ممکن ہے (۵۲)۔ درآں حالیکہ پہلے سے یہ لوگ اس (حق) کا انکار کرتے رہے اور بے تحقیق باتیں دور ہی سے ہانکا

مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ

کرتے تھے (۵۳)۔ اور اُن میں اور اُن کی آرزوؤں کے درمیان ایک آڑ حائل کر دی جائے گی جیسا کہ کیا جائے گا

بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾

اُن سے قبل والے اُن کے ہم مشربوں سے بھی، یہ (سب) بڑے شک میں تھے، تذبذب میں پڑے ہوئے (۵۴)۔

ع ۶ ۹ ۱۲

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ فاطر مکی ہے، اس میں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — ۴۵ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا (اور) فرشتوں کو پیام رساں

اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ

بنانے والا، جو دو دو اور تین تین اور چار چار پردار بازو رکھتے ہیں، وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے،

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۱)۔ اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے کوئی اُس کا بند

فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَ

کرنے والا نہیں، اور جو وہ بند کر دے اس کے بعد کوئی اس کا جاری کرنے والا نہیں، اور

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ

وہی غلبہ والا ہے، حکمت والا ہے (۲)۔ اے لوگو! اللہ کے احسانات اپنے اوپر یاد کرو، کیا اللہ کے

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ

سوا کوئی خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی بہم پہونچاتا ہے؟ کوئی معبود نہیں اس کے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ

سوا، تم کہاں اُلٹے چلے جارہے ہو؟ (۳)۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے ہیں تو جھٹلائے جا چکے ہیں

توضیحی ترجمہ

قریب ہی جگہ سے (جہاں تہاں)۔

(۵۲) اور (اُس وقت یہ) کہیں گے کہ: ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے ہیں، حالانکہ اس قدر دور جگہ سے (مطلوبہ چیز) کیسے اُن کے ہاتھ آسکتی ہے؟ (یعنی ایمان لانا تو دنیا کا فعل تھا اور اب وہ دنیا سے بہت دور ہیں، دنیا کی کوئی چیز اب اُن کی گرفت میں نہیں آسکتی)

(۵۳) اور پہلے تو (جب ایمان لانے کا وقت تھا) انھوں نے اس کا انکار کیا تھا، اور دور ہی دور سے اس پر (اعتراض و تضحیک کے) تیر چلاتے رہتے تھے۔ (یعنی اس کے پاس جانے اور اس کو سمجھنے کی بھی کبھی کوشش نہیں کی)

(۵۴) اور اُس وقت ان کے اور اُن کی چاہتوں (خواہ وہ ایمان کی چاہت ہو یا نجات کی یا دنیا کی طرف واپس جانے کی) کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی (یعنی وہ چاہتیں اُن کی پہونچ سے دور کر دی جائیں گی) جیسا کہ اُن کے جیسوں کے ساتھ کیا گیا جو اُن سے پہلے تھے، وہ بھی (ان ہی کی طرح) شک و تردد میں (پڑے ہوئے) تھے۔

سورۂ فاطر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) تمام تر تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا (ابتداءً بغیر نمونے کے) پیدا کرنے والا ہے، (اور جو) دو دو، تین تین اور چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا قاصد بنانے والا ہے، وہ تخلیق میں جتنی چاہے زیادتی کر دیتا ہے (خواہ وہ فرشتوں کے پروں کی تعداد ہو) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (یہ وسائط تو اُس نے اپنی رحمت و حکمت کی بنا پر قائم کئے ہیں ورنہ وہ بغیر وسائط کے بھی وحی رسانی پر قادر تھا)

(۲) جس رحمت کو اللہ لوگوں کے لئے کھول دے (یعنی جاری کر دے) کوئی نہیں ہے جو اُسے روک سکے اور جسے وہ روک دے تو کوئی نہیں ہے جو اُس کے (روکنے کے) بعد اُسے جاری کر سکے، اور وہ بھرپور اقتدار کا مالک ہے (اور) زبردست حکمت والا بھی۔

(۳) اے لوگو! یاد کرو اپنے اوپر (نازل کردہ) اللہ کی نعمتیں، کیا ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور خالق؟ جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو (سن لو! وہی رزق دیتا ہے اور) کوئی نہیں جو عبادت کے لائق ہو اُس کے سوا، تو (جب تم یہ مانتے ہو کہ خالق اور رازق اصلاً وہی ہے، تو عبادت کے لائق بھی وہی ہوا) پھر آخر کہاں اُلٹے چلے جا رہے ہو۔ (کہ کسی اور کی پوجا کرنے لگتے ہو، یا کسی کو حاجت روا سمجھ کر اُس سے مانگنے لگتے ہو اور گویا اس کو اللہ کا شریک بناتے ہو)

(۴) اور (اے پیغمبرؐ! اتنا سمجھانے پر بھی) اگر آپ کو یہ لوگ جھٹلا رہے ہیں تو (آپ غم نہ کریں کیونکہ) جھٹلائے جا چکے ہیں

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
آپ سے قبل بھی پیمبر، اور اللہ ہی کی طرف (سب) اُمور واپس ہوں گے (۴)۔ اے لوگو! اللہ کا وعدہ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۫ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
ضرور سچا ہے سو یہ نہ ہو کہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں ڈال دے، اور یہ نہ ہو کہ تم کو وہ بڑا فریبیا اللہ کی
الْغَرُوْرُ ۝۵ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا
طرف سے دھوکہ میں ڈال دے (۵)۔ بے شک (یہ) شیطان تمہارا دشمن ہے سو تم اُسے دشمن (ہی) سمجھتے
حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۶ۭ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ
رہو، وہ تو اپنے گروہ کو محض اس لئے بلاتا ہے کہ وہ لوگ دوزخیوں میں سے ہو جائیں (۶)۔ جو لوگ کافر ہو گئے
شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
اُن کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کے لئے مغفرت اور بڑا
كَبِيْرٌ ۝۷ۧ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ
اجر ہے (۷)۔ تو کیا وہ جسے اس کا عمل خوشنما کر دکھایا گیا اور وہ اُسے اچھا سمجھنے لگا (اور جو باطل کو باطل ہی سمجھا دونوں
مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ
کہیں برابر ہو سکتے ہیں) اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ دکھا دیتا ہے، سو اُن پر افسوس کر کر کے
حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۸ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے، بے شک اللہ ان کے کرتوتوں سے خوب واقف ہے (۸)۔ اور اللہ وہی ہے جو بھیجتا
الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ
ہے ہواؤں کو پھر وہ بادلوں کو اُٹھاتی ہیں پھر ہم اُسے ہانک لے جاتے ہیں خشک خطۂ زمین کی طرف، پھر ہم
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ
اُس کے ذریعہ سے زمین کو اُس کی خشکی کے بعد سرسبز کر دیتے ہیں، اسی طرح جی اُٹھنا ہوگا (۹)۔ جو شخص
فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ
عزت حاصل کرنا چاہے تو تمام تر عزت اللہ ہی کے لئے ہے، اُسی تک اچھا کلام بلند ہوتا ہے، اور عمل
يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَ
صالح اس کو بلند کرتا ہے، اور جو لوگ بڑی بڑی تدبیریں کرتے رہتے ہیں انھیں سخت عذاب ہوگا، اور

توضیحی ترجمہ

بہت سے پیغمبر آپ سے پہلے (آنے والے) بھی، (یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، ایسوں کا معاملہ اللہ کے حوالے کیجئے) اور تمام معاملات (آخر کار) اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ (وہیں پہونچ کر سب باتوں کا فیصلہ ہو جائے گا)

(۵) اے لوگو! (یقین مانو) بے شک اللہ کا وعدہ برحق ہے (یعنی قیامت تو آنی ہی ہے) لہٰذا (اس کا خیال رکھو کہ کہیں) تم کو دنیا کی زندگی (اور اس کی چمک دمک، ٹیپ ٹاپ اور عیش اور مزہ) دھوکے میں نہ ڈال دے (اور تم اس کی کامیابی ہی کو اصل کامیابی سمجھنے لگو) اور (اس کا بھی دھیان رکھو کہ کہیں) تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے اللہ کے معاملہ میں (یا اُس کا نام لے کر، وہ) دغاباز (شیطان)

(۶) بے شک شیطان تمہارا (ازلی) دشمن ہے، سو اُس کو دشمن ہی سمجھتے رہو (اور اُس پر ثابت کر دو کہ ہم تیری مکاری کے جال میں پھنسنے والے نہیں) وہ تو اپنے ماننے والوں کو جو دعوت دیتا ہے وہ اس لئے دیتا ہے کہ وہ دوزخ والوں میں سے ہو جائیں۔

(۷) (پھر واضح کیا جاتا ہے کہ) جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے اُن کے لئے شدید عذاب ہے، اور جو لوگ ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک عمل کئے اُن کے لئے بخشش ہے اور (بہت) بڑا اجر بھی۔

ع ۱ / ۷ / ۱۳

(۸) (خود سوچئے کہ) کیا ایک شخص جس کے لئے اُس کی بدعملی خوشنما کر کے پیش کی گئی ہو اور وہ اس کو ہی صحیح (اور سچ) مان لے (تو یقیناً اس نے ایک راستہ اپنی صوابدید سے چن لیا، اب آپ اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے) اب اللہ (جو چاہے کرے) چاہے تو اس کو گمراہ رہنے دے اور چاہے تو ہدایت دے دے، لہٰذا آپؐ اُن کے غم میں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالیں، اللہ تعالیٰ کو (سب) پتہ ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔

(۹) اور اللہ ہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے، پھر وہ بادلوں کو اُٹھاتی ہیں پھر ہم اُن بادلوں کو ایسے خطۂ زمین کی طرف لے جاتے ہیں جو (قحط و خشک سالی سے) مُردہ ہو چکا ہوتا ہے، پھر ہم اس (بادل سے ہونے والی بارش) کے ذریعہ مُردہ زمین کو نئی زندگی عطا کرتے ہیں، پس (یوں سمجھ لو کہ) اسی طرح (مرنے کے بعد قیامت میں انسانوں کا بھی) جی اُٹھنا ہوگا۔

(۱۰) (سن لو!) جو کوئی عزت حاصل کرنا چاہے تو تمام تر عزت اللہ کے قبضہ میں ہے (اور دنیا و آخرت میں عزت ملے گی پاکیزہ کلموں اور عمل صالح سے) پاکیزہ کلمے (یعنی تسبیح و تحمید، ذکر اللہ، تلاوتِ قرآن، دعا، علم و نصیحت کی باتیں وغیرہ) اُسی کی طرف چڑھتے ہیں، اور نیک عمل اُن کو اوپر اُٹھاتا ہے (یعنی زبان سے نکلے نیک کلمات جب ہی قبول ہوں گے اور ان سے جب ہی عروج ملے گا جب کہ اُن کے ساتھ عمل ہوں، کیوں کہ اعمال ہی اُن کو اوپر لے جاتے ہیں) اور جو لوگ (عزت پانے کے لئے) بُری بُری تدبیریں کرتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب (تیار) ہے، اور

مَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

اُن کا مکر (سب) نیست ونابود ہو کر رہے گا (۱۰)۔ اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ

ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ

سے (پیدا کیا) پھر اُسی نے تمہیں جوڑے جوڑے بنایا، اور ہر عورت کو جو کچھ حمل رہتا ہے یا جو وہ جنتی

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ

ہے سب اُسی کے علم سے ہوتا ہے، اور نہ کسی کی عمر زیادہ کی جاتی ہے اور نہ کم کی جاتی ہے مگر یہ (سب)

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

لوحِ محفوظ میں ہے، یہ سب اللہ کو آسان ہے (۱۱)۔ اور دونوں دریا برابر نہیں ہیں، ایک شیریں، پیاس

سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا

بجھانے والا ہے، اس کا پینا بھی آسان ہے اور ایک شور تلخ ہے، اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو،

وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ

اور زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو، اور تو کشتیوں کو اس میں پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتے دیکھتا ہے تاکہ تم

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

اس کی (دی ہوئی) روزی تلاش کرو اور تاکہ تم شکرگزار ہو (۱۲)۔ وہ رات کو دن میں داخل کر دیتا

وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ

ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے، اور اُس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے، ہر ایک

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

وقتِ معین تک چلتا رہے گا، یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے، اسی کی حکومت ہے، اور جنہیں تم پکارتے ہو

مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا

اُس کے علاوہ اور وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے (۱۳)۔ اگر تم اُن کو پکارو تو وہ

دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ

تمہاری سنیں گے بھی نہیں، اور اگر سن بھی لیں تو تمہارا کہا نہ کر سکیں اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک

بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ

کرنے ہی سے منکر ہوں گے، اور تجھ کو (خدائے) خبیر کا سا کوئی نہ بتائے گا (۱۴)۔ اے لوگو تم ہی محتاج ہو

توضیحی ترجمہ

اُن کا مکر (یعنی اُن کے داؤں پیچ، چالاکیاں اور عزت حاصل کرنے کے لئے بُری تدبیریں کرنا) ہی ہے وہ جو ملیامیٹ ہونے والا ہے۔

(۱۱) اور اللہ نے تم کو پیدا کیا (اولاً آدمؑ کی شکل میں) مٹی سے، پھر (تمام انسانوں کو) نطفہ سے، پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا (یعنی کسی کو مرد اور کسی کو عورت) اور کسی عورت کو جو کوئی حمل رہتا ہے اور جو کچھ وہ جنتی ہے وہ سب اُسی کے علم سے ہوتا ہے (یعنی کوئی چیز اُس سے مخفی نہیں) اور کسی عمر رسیدہ کو جتنی عمر دی جاتی ہے، اور اس کی عمر میں جو کوئی کمی ہوتی ہے، وہ سب کتاب (لوح محفوظ) میں (درج) ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ سب اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

(۱۲) اور (دیکھو اللہ کی کمالِ قدرت کے نمونے) دو دریا ہیں (مگر اپنے مزے میں) برابر نہیں ہیں، یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا ہے، پینے میں خوش گوار ہے، اور یہ (دوسرا) کھاری ہے کڑوا، تم ان دونوں سے (مچھلیوں کا) تازہ گوشت کھاتے ہو، اور وہ زیورات نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو (جیسے موتی، مونگا، اور جواہر وغیرہ) اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو پانی کو چیرتے پھاڑتے ہوئے (رواں دواں) تاکہ تم (ان کشتیوں کے ذریعے) اُس کا فضل تلاش کرو (بحری تجارت کی شکل میں) اور تاکہ تم (اس کے حاصل ہونے پر) اللہ کے شکرگزار رہو۔ (کیونکہ کشتیوں کا پانی میں چلنا خصوصاً اور تجارتی منافع حاصل ہونا عموماً صرف اللہ کے فضل ہی کا نتیجہ ہے، لہٰذا شکر لازم ہے)

(۱۳) اور (مزید یہ کہ) وہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے، اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور اُس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے، (ان میں سے) ہر ایک مقررہ میعاد (قیامت) تک چلتا رہے گا (دیکھا تم نے؟ اوپر بیان کردہ صفات والا) یہ ہے اللہ! جو تمہارا پروردگار ہے، ساری بادشاہت اُسی کی ہے، اور اُسے چھوڑ کر جن (جھوٹے خداؤں) کو تم پکارتے ہو (اپنی ضرورتوں پر) وہ قطمیر (یعنی کھجور کی گٹھلی پر جو باریک جھلی ہوتی ہے اس جیسی معمولی اور بے قیمت چیز) کے بھی مالک نہیں ہیں۔

(۱۴) (پھر بھی) اگر تم اُن کو پکارو گے تو وہ تمہاری پکار سنیں گے ہی نہیں، اور اگر وہ (مورتیاں اور مُردے نہیں، بلکہ ملائکہ یا جن ہوں اور) سن بھی لیں تو تمہاری فریاد رسی نہیں کر سکیں گے، اور (مزید یہ کہ) قیامت کے دن وہ خود تمہارے اس شرک سے انکار کر جائیں گے (کہ یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے، اور اگر کرتے بھی تھے تو ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، یہ ان کا اپنا فعل تھا) اور (قیامت کی یہ خبریں آپ کو اللہ تعالیٰ دے رہا ہے) کوئی نہیں ہے جو آپ کو اُس خبیر (وعلیم) کے برابر (سچی اور پختہ) خبریں دے۔

(۱۵) اے لوگو! (کان کھول کر سُن لو!) تم سب محتاج ہو

إِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ

اللہ کے اور اللہ تمام تر بے نیاز ہے (تمام) خوبیوں والا ہے (۱۵)۔ وہ اگر چاہے تم کو فنا کردے اور ایک نئی مخلوق موجود

جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

کردے (۱۶)۔ اور یہ اللہ کو کچھ بھی مشکل نہیں (۱۷)۔ اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور اگر کوئی بوجھ لدا ہوا

أُخْرٰى ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ

کسی کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا جب بھی اس میں سے کچھ بھی بوجھ نہ اٹھایا جائے گا، اگرچہ وہ شخص

كَانَ ذَا قُرْبٰى ۗ إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا

قرابت دار ہی ہو، آپ تو بس انھی کو ڈرا سکتے ہیں جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی

الصَّلٰوةَ ۚ وَمَنْ تَزَكّٰى فَإِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾

کرتے ہیں، اور جو پاک ہوتا ہے وہ اپنی ہی جان کے لیے پاک ہوتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۱۸)۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَ

اور نہ اندھا اور دیکھنے والا کہیں برابر ہیں (۱۹)۔ اور نہ تاریکیاں اور روشنی ہی (۲۰)۔ اور نہ (ٹھنڈا)

لَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ

سایہ اور (جلتی ہوئی) دھوپ ہی (۲۱)۔ اور نہ زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں، بے شک اللہ

اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنْتَ

جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں (۲۲)۔ آپ تو صرف

إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ

ڈرانے والے ہیں (۲۳)۔ ہم ہی نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری سنانے والے اور ڈرانے والے کی حیثیت

إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ

سے، اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی ہے جس میں ڈرانے والا نہ گزرا ہو (۲۴)۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو ان کے قبل

قَبْلِهِمْ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ

والوں نے بھی تو جھٹلایا تھا، ان کے پاس بھی ان کے پیمبر کھلے ہوئے نشان اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے (۲۵)۔ تو

أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ

میں نے (ان) کافروں کو پکڑ لیا، سو (دیکھو) میرا کیسا عذاب ہوا (۲۶)۔ کیا تو نے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ نے اتارا

توضیحی ترجمہ

اللہ کے، اور اللہ بے نیاز ہے (اُسے کسی کی ادنیٰ درجہ کی بھی ضرورت نہیں) وہ ہر تعریف کا بذاتِ خود مستحق ہے۔

(۱۶) (اگر تم نہ مانو تو وہ اس پر قادر ہے کہ) اگر چاہے تو تم سب کو لے جائے (یعنی فنا کردے) اور (وجود میں) لے آئے ایک نئی مخلوق۔ (جو فرماں بردار اور اطاعت گذار ہو)

(۱۷) اور یہ کام اللہ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ (لیکن اس کی حکمت کا تقاضا ہے کہ زمین پر یہ سب سلسلے چلتے رہیں اور آخر میں ہر ایک اپنے نیک و بد عمل کا بدلہ پائے تاکہ اللہ کی تمام صفات کا ظہور ہو)

(۱۸) اور (قیامت میں) کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا (یعنی اگر چاہے بھی تو ایسا نہیں کر سکے گا) اور اگر کسی پر (گناہوں کا) بوجھ لدا ہوگا اور وہ کسی سے اُسے اُٹھانے کے لئے کہے گا تو وہ اس میں سے کچھ (بوجھ) بھی نہ اُٹھا سکے گا، خواہ وہ اُس کا قریبی رشتہ دار ہی (کیوں نہ) ہو، (اے پیغمبرؐ!) آپ (ان باتوں سے) اُن ہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو اپنے پروردگار کو دیکھے بغیر اُس سے ڈرتے ہوں، (اور ڈر کر اُس کی بندگی اختیار کرتے ہوں، اس طرح کہ کم سے کم) نماز قائم کرتے ہوں، اور جو بھی (شرک اور گناہوں کی آلودگی سے) پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی (فائدہ کے) لئے پاک ہوتا ہے، اور آخر کار سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (جہاں اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہوگا)

(۱۹) اور (دیکھو کافر اور مؤمن برابر نہیں ہو سکتے جیسے) اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ہو سکتے۔

(۲۰) اور نہ (باطل کی قسمیں اور حق، جیسے) اندھیرے اور روشنی۔

(۲۱) اور نہ (ثواب و عقاب، جیسے) سایہ اور دھوپ۔

(۲۲) اور نہ (حق بات سننے والے (زندہ لوگ) اور (اُس سے کان بند کرنے والے) مُردے برابر ہو سکتے ہیں۔ بے شک اللہ تو جس کو چاہتا ہے بات سنا دیتا ہے (خواہ وہ مُردے ہوں، لیکن) آپ اُن (جسموں) کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہوں۔ (یعنی جنھوں نے کفر اختیار کرلیا ہے اور مانتے ہی نہیں اب اُنھیں صرف اللہ ہی ہے جو راہ پر لا سکتا ہے)

(۲۳) آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔

(۲۴) ہم نے آپ کو حق دے کر خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہے جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

(۲۵) اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے ہیں تو جو (کافر) ان سے پہلے تھے انھوں نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا (جب) ان کے پیغمبر اُن کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر، اور صحیفے اور روشنی پھیلانے والی کتابیں لے کر آئے تھے۔

ع ۳ ۱۲ ۱۵

(۲۶) پھر جن لوگوں نے کفر کی روش اپنائی تھی میں نے اُنھیں (اپنی) پکڑ میں لے لیا، اب دیکھو میری سزا کیسی (ہولناک) تھی۔

(۲۷) کیا تو نے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ نے اُتارا

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ

آسمان سے پانی، پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے اور پہاڑوں میں بھی

الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾

گھاٹیاں ہیں کوئی سفید اور کوئی سرخ ان کے رنگ مختلف ہیں اور کوئی بہت گہرے سیاہ (٢٧)۔ اور اسی

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ

طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی ایسے ہیں کہ ان کے رنگ مختلف ہیں، اللہ سے ڈرتے

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾

تو بس وہی بندے ہیں جو علم والے ہیں، بے شک اللہ زبردست ہے بڑا مغفرت والا ہے (٢٨)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا

بے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے پوشیدہ

رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ

وعلانیہ خرچ کرتے رہتے ہیں وہ ایسی تجارت کی آس لگائے ہوئے ہیں جو کبھی ماند نہ پڑے گی (٢٩)۔ تاکہ ان کو ان کے (اعمال

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ

کے) صلے (اللہ) پورے دے اور اپنے فضل سے ان میں (کچھ) بڑھا بھی دے، بے شک وہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا قدرت

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ

والا ہے (٣٠)۔ اور جو کتاب ہم نے آپ کے پاس بطور وحی بھیجی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق

اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ

کردیتی ہے، بے شک اللہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے (٣١)۔ پھر ہم نے یہ کتاب ان لوگوں کے ہاتھ

اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ

میں بھی پہنچائی جنھیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا، پھر ان میں سے بعض تو اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں

وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾ ؕ

سے متوسط ہیں اور بعض ان میں سے اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں، یہ بہت ہی بڑا فضل ہے (٣٢)۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ

وہ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے، پہنائے جائیں گے ان میں انھیں سونے کے کنگن اور

توضیحی ترجمہ

آسمان سے پانی (بارش کی شکل میں) پھر ہم نے اُس کے ذریعے مختلف رنگوں والے پھل نکالے، اور پہاڑوں میں بھی (کئی) گھاٹیاں (یا حصے) ہیں (ان میں کچھ) مختلف (ہلکے بھاری) رنگوں کے سفید ہیں اور سرخ ہیں، اور (کچھ) بہت گہرے سیاہ۔

(٢٨) اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی ایسے ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں، (اللہ سے ڈرنے کے معاملہ میں بھی یہی معاملہ ہے، کچھ بندے نڈر ہیں اور کچھ اللہ سے ڈرنے والے) اللہ سے ڈرتے اُس کے وہی بندے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں (اللہ کی عظمت کا) بے شک اللہ زبردست بھی ہے، بہت بخشنے والا بھی۔

(٢٩) بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب (قرآن پاک) کی تلاوت (پابندی سے) کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں (یعنی خود اس کی پابندی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کرتے ہیں) اور ہم نے جو اُنھیں رزق دیا ہے اس میں سے وہ (نیک کاموں میں ہمارے بتائے طریقہ پر) خفیہ وعلانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جس میں کبھی نقصان نہ ہوگا۔

(٣٠) (وہ یہ اعمال اس لئے کرتے ہیں) تاکہ (اللہ) اُن کے (اعمال کے) پورے اجر اُن کو دیدے، اور (یہی نہیں بلکہ کچھ) بڑھا کر بھی دے اپنے فضل سے، بلا شبہ وہ بہت بخشنے والا، بڑا قدردان ہے۔ (ایسا ہی کرے گا)

(٣١) اور (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ جو کتاب بھیجی ہے، وہ برحق ہے، تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلی (نازل شدہ آسمانی) کتابوں کی (جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بھی آسمانی کتاب ہے) بے شک اللہ اپنے بندوں (کے احوال) سے پوری طرح باخبر ہے، ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ (اس لئے ٹھیک موقع پر یہ کتاب اُتاری)

(٣٢) پھر ہم نے (پیغمبرؐ کے بعد) اس کتاب کا وارث اپنے بندوں میں سے اُن کو بنایا جن کو ہم نے چن لیا تھا (یعنی اُمت محمدیہ کو، جن کی مجموعی ہیئت تمام اُمتوں سے بہتر ہے) ہاں (اس اُمت کے تمام افراد کی یکساں نہیں) ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں (جو ایمان لانے کے بعد بھی اس کے تقاضے پورے نہیں کرتے، فرائض تک چھوڑتے ہیں اور گناہ بھی خوب کرتے ہیں) اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو درمیانی درجے کے ہیں (یعنی جو فرائض وواجبات پر عام طور سے عمل کرتے ہیں، اور گناہوں سے بچتے ہیں، لیکن کبھی کبھی تساہل ہوجاتی ہے) اور ان ہی میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں بڑھے چلے جاتے ہیں، یہ اللہ کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔

(٣٣) (ان کے لئے) ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں، جن میں وہ داخل ہوں گے، پہنائے جائیں گے وہاں اُنھیں سونے کے کنگن اور

توضیحی ترجمہ

لُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ

موتی اور ان کی پوشاک ریشم کی ہوگی (۳۳)۔ اور یہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم

عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ

سے غم دور کیا، بے شک ہمارا پروردگار بڑا مغفرت والا ہے، بڑا قدردان ہے (۳۴)۔ جس نے اپنے فضل سے ہمیں

مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾

ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا ہے، جہاں ہمیں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہمیں تھکن ہی محسوس ہوگی (۳۵)۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَ

اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کی قضا آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ ان سے دوزخ

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ

کا عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا، ایسی ہی سزا ہم ہر کافر کو دیتے ہیں (۳۶)۔ اور وہ اس کے اندر چلائیں گے کہ اے

يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا

ہمارے پروردگار! ہم کو نکال (اب) ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے کہ جو کیا کرتے تھے۔ کیا

نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ

ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس میں جس کو سمجھنا ہوتا سمجھ لیتا، اور تمھارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا،

فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ

سو مزہ چکھو کہ ظالموں کا (یہاں) کوئی مددگار نہیں (۳۷)۔ بے شک اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی

وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

پوشیدہ چیزوں کا، بے شک وہی جاننے والا ہے دلوں کی باتوں کا (۳۸)۔ وہی ایسا ہے جس نے تمھیں زمین

خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ

میں آباد کیا، سو جو کوئی کفر کرے گا اس کا کفر اسی پر پڑے گا اور کافروں کے لیے ان کا کفر ان کے پروردگار

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا

کے ہاں ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے اور کافروں کے لیے ان کا کفر خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا

خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

ہے (۳۹)۔ آپ کہہ دیجیے تم نے اپنے خدائی شریکوں کے حال پر بھی نظر کی ہے جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟

موتی کے، اور لباس اُن کا ریشم کا ہوگا۔ (سونا اور ریشم اپنی اصل کے لحاظ سے گندے نہیں ہیں، لیکن دنیا میں یہاں کی مصلحتوں اور حکمتوں کی بنا پر مسلمان مردوں کے لئے جائز نہیں ہیں، البتہ جنت میں یہ مردوں کی زینت ہوں گے)

(۳۴) اور وہ لوگ کہیں گے کہ تمام تعریف اور شکر اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے ہر غم دور کردیا، بے شک ہمارا پروردگار بہت بخشنے والا، بڑا قدردان ہے۔

(۳۵) جس نے اپنے فضل سے ہم کو ابدی ٹھکانے کے گھر میں لا اُتارا ہے، جس میں نہ ہمیں کوئی تکلیف چھو کر گذرے گی، اور نہ یہاں ہمیں کوئی تھکن ہی محسوس ہوگی۔

(۳۶) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن کے لئے دوزخ کی آگ ہے، (اس میں) نہ اُن کی قضا آئے گی کہ وہ مر جائیں (اور تکلیفوں کا خاتمہ ہو جائے، جیسا کہ وہ دنیا میں موت کو تکلیفوں کا خاتمہ سمجھتے رہے ہیں) اور نہ اُن سے دوزخ کا عذاب کم کیا جائے گا، ہر (ناشکرے) کافر کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

(۳۷) وہ اس (دوزخ) میں چیخ پکار مچائیں گے کہ "اے ہمارے پروردگار! ہمیں نکال لیجئے (اس دوزخ سے) ہم (اب) اچھے کام کریں گے انھیں چھوڑ کر جو ہم کیا کرتے تھے" (یعنی غیروں کو چھوڑ کر صرف آپ کی عبادت کریں گے، اور معصیت چھوڑ کر طاعت اختیار کریں گے۔ تو اُن سے کہا جائے گا کہ) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ (جس میں) جس کسی کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا، اور تمہارے پاس خبردار کرنے والا (آسمانی کتابوں، انبیاء، علماء، اور حالات کی شکل میں) آیا تھا (اب تمہارے پاس عذر کرنے اور مزید مہلت مانگنے کی کوئی گنجائش نہیں) لہٰذا (اب) مزہ چکھو (عذاب کا، کیونکہ تم نے بڑا ہی ظلم کیا) اور (یہاں) کوئی نہیں ہے جو ظالموں کا مددگار بنے۔

ع ۴ ۱۶

(۳۸) بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے (اور) یقیناً وہ خوب جانتا ہے سینوں میں چھپی باتوں کو۔ (یعنی بندوں کے تمام کھلے چھپے احوال و افعال، اور دلوں کی نیتوں اور ارادوں سے واقف ہے اور اسی کے مطابق جزا و سزا دیتا ہے)

(۳۹) وہی ہے جس نے تم کو زمین میں (پچھلے لوگوں کا) جانشین بنایا (اور بہت کچھ وراثت میں بھی دیا، تو چاہئے کہ اُس کا حق ادا کرو) سو (اب) جو کوئی کفر (یا ناشکری) کرے گا تو اُس کا کفر (وبال بن کر) اُسی پر پڑے گا (اس سے کسی اور کا کچھ نہیں بگڑتا) اور کافروں کے لئے تو اُن کا کفر اُن کے پروردگار کے ہاں صرف ناراضگی میں ہی اضافہ کرتا ہے، اور (مزید یہ کہ) کافروں کے لئے اُن کا کفر (ان کے) خسارہ میں ہی زیادتی کرتا ہے۔

(۴۰) (اے پیغمبرؐ!) آپ (ان کافروں سے) کہئے کہ: کیا تم نے اپنے ان (من گھڑت خدائی) شریکوں کے حالات پر نظر ڈالی ہے؟ جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر (اپنی ضرورتوں میں) پکارتے ہو

أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ أَمْ

ذرا مجھے بھی تو بتاؤ کہ انھوں نے زمین کا کونسا جز بنایا ہے یا ان کا آسمان میں کچھ ساجھا ہے؟ یا ہم نے انھیں کوئی

آتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ

کتاب دی ہے کہ یہ اسی دلیل پر قائم ہیں؟ اصل یہ ہے کہ یہ ظالم ایک دوسرے سے نرے دھوکہ (کی باتوں) کا

بَعْضًا إِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا ۚ

وعدہ کرتے آئے ہیں (۴۰)۔ بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ جائیں، اور اگر وہ

وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۚ إِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا

ٹلنے لگیں بھی تو پھر اللہ کے سوا کوئی بھی انھیں تھام نہیں سکتا۔ بے شک وہ بڑا حلم والا ہے بڑا مغفرت والا

غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَأَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ

ہے (۴۱)۔ اور ان (کفار) نے اللہ کی بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگر ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو ہم ہر امت

لَّيَكُوْنُنَّ أَهْدٰى مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ

سے بڑھ کر ہدایت قبول کرنے والے ہوں گے، لیکن جب ان کے پاس (وہ) ڈرانے والا آہی گیا تو بس ان کی نفرت

إِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ

ہی کو ترقی ہوئی (۴۲)۔ دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اور (ان کی) بری چالوں کو (بھی ترقی ہوئی) اور بری

السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهٖ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ

چالوں کا وبال انھیں چال والوں پر پڑتا ہے، سو کیا یہ اسی آگے والوں کے دستور کے منتظر ہیں، آپ اللہ کے

لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ أَوَلَمْ يَسِيْرُوْا

دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائیں گے اور نہ آپ اللہ کے دستور کو منتقل ہوتا ہوا دیکھیں گے (۴۳)۔ کیا یہ لوگ زمین

فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْا

پر چلے پھرے نہیں جو دیکھتے بھالتے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا، جو ان سے قبل ہوئے ہیں درآں حالیکہ وہ

أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ

قوت میں بھی ان سے بڑھے ہوئے تھے، اور اللہ ایسا نہیں کہ کوئی بھی چیز آسمانوں میں یا زمین میں اسے

وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

ہرا سکے بے شک وہ بڑا علم والا ہے، بڑا قدرت والا ہے (۴۴)۔ اور اگر اللہ ان لوگوں پر دارو گیر کرنے لگتا،

توضیحی ترجمہ

(ذرا) مجھے دکھاؤ تو کہ انھوں نے زمین کا کون سا حصہ پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں (کی پیدائش) میں اُن کی کون سی شرکت ہے؟ یا ہم نے اُنھیں کوئی کتاب دے رکھی ہے جس کی کسی واضح ہدایت پر یہ لوگ قائم ہیں؟ (یعنی یہ کہ معلوم کیجیے کہ آیا ان کے پاس کوئی عقلی یا نقلی دلیل ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے) بلکہ (بات صرف اتنی ہے کہ) یہ ظالم لوگ ایک دوسرے سے (یعنی بڑے چھوٹوں سے اور اگلے پچھلوں سے) خالص دھوکے کی (باتوں کی) یقین دہانی کرتے آئے ہیں۔

(۴۱) (اور لوگوں کا شرک بالخصوص اتنی بڑی تعداد میں اُن کا شرک کرنا اس کا مقتضی تھا کہ آسمان ٹوٹ پڑتے یا زمین پھٹ جاتی) حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو تھام رکھا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ٹلیں نہیں، اور اگر وہ ٹل جائیں تو اس کے سوا کوئی نہیں ہے جو اُنھیں تھام سکے، یقیناً اللہ بڑا بردبار اور بہت بخشنے والا ہے۔ (کہ اُس نے ایسے ظالموں کو بھی توبہ اور اصلاح کا موقع دیا ہے)

(۴۲) اور ان (کافر و مشرک) لوگوں نے (آپؐ کی آمد سے پہلے) بڑی زوردار قسمیں کھائی تھیں کہ اگر اُن کے پاس کوئی ڈرانے والا (یعنی رسول) آیا تو تو وہ ہر دوسری اُمت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں گے، مگر جب اُن کے پاس ڈرانے والا (رسول آپؐ کی شکل میں) آگیا تو (اس سے انھوں نے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا) بس اُن کی نفرت میں ہی اضافہ ہوگیا۔

(۴۳) دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے، اور (حق کے خلاف) اُن کی بُری تدبیروں کی وجہ سے، اور بُری تدبیروں کا وبال اُن تدبیروں والوں ہی پر پڑتا ہے، تو کیا یہ لوگ پچھلے لوگوں کے (ساتھ ہونے والے) دستور (و معاملہ) کے ہی منتظر ہیں؟ اور (ایسی بات ہے تو سن لو!) تم اللہ کے (طے شدہ) دستور میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔ (مجرموں کو سزا بہر حال ملے گی)

(۴۴) (اور) کیا ان لوگوں نے زمین میں کبھی کوئی سفر نہیں کیا؟ (یا اِدھر اُدھر نہیں گئے) کہ دیکھتے کہ جو لوگ اُن سے پہلے (ایسے) گذرے ہیں اُن کا کیا انجام ہوا؟ جب کہ وہ طاقت میں ان سے زیادہ مضبوط تھے، اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی اُسے عاجز کر سکے، (کہ جو وہ کرنا چاہے اُس سے اُسے روک سکے) بے شک وہ (کامل) علم کا بھی مالک ہے اور (کامل) قدرت کا بھی مالک ہے۔ (پھر کیسے کوئی اس کو عاجز کر سکتا ہے)

(۴۵) اور اگر اللہ (فوراً) لوگوں کی پکڑ کرنے لگتا

بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ

ان کے اعمال کے سبب، تو پشت زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والے کو بھی نہ چھوڑتا، اللہ تو انھیں مہلت دے رہا ہے ایک میعاد

مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

متعین تک، سو جب ان کی وہ میعاد آپہنچے گی اللہ اپنے بندوں کو آپ ہی خوب دیکھ لے گا (۴۵)۔

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ یٰسٓ مکی ہے، اس میں ۸۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾ عَلٰى

یا۔سین (۱)۔ قسم ہے قرآن پُرحکمت کی (۲)۔ کہ آپ پیمبروں میں سے ہیں (۳)۔ (اور) سیدھے راستے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

پر ہیں (۴)۔ (یہ قرآن) نازل کیا گیا (خدائے) غالب ورحیم کی طرف سے (۵)۔ تاکہ آپ ان لوگوں کو

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ

ڈرائیں جن کے باپ دادا ڈرائے نہیں گئے تھے، سو وہ (اس سے) بے خبر ہیں (۶)۔ ان میں سے اکثر لوگوں پر

عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ

یہ (تقدیری) بات ثابت ہو چکی ہے سو وہ لوگ ایمان نہ لائیں گے (۷)۔ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال

اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْ

دیئے ہیں، سو وہ ان کی ٹھوڑیوں تک آگئے ہیں جن سے ان کے سر اوپر کو اُٹھے رہ گئے (۸)۔ اور ہم نے کر دی

بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ

ہے ایک آڑ اُن کے سامنے اور ایک آڑ اُن کے پیچھے کر دی ہے، جس سے ہم نے ان کو گھیر دیا ہے

فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ

سو وہ دیکھ نہیں سکتے (۹)۔ اور ان کے حق میں (دونوں) برابر ہیں آپ انھیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں،

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

وہ ایمان نہیں لانے کے (۱۰)۔ آپ تو بس اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور خوف رکھے

منزل ۵

توضیحی ترجمہ

اُن کی (گناہوں کی) کمائی کے حساب سے تو اس روئے زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑتا (انسانوں کو تو اُن کے گناہ کی وجہ سے، کیونکہ کتنے انسان ایسے ہیں جنھوں نے کوئی گناہ نہ کیا ہو، اور جو کامل فرمانبردار ہیں اور انھوں نے ایک بھی گناہ نہیں کیا اُن کو قلتِ تعداد کی وجہ سے کہ اتنی مختصر تعداد میں اُن کا رہنا نظام عالم کی تخلیق کی حکمت کے خلاف ہے، اور جانور تو انسان کے لئے ہی پیدا کئے گئے ہیں، جب انسان نہیں رہتے تو وہ بھی اُٹھا لئے جاتے) لیکن وہ اُن کو ایک معین میعاد تک مہلت دے رہا ہے، سو جب وہ میعاد آپہونچے گی تو وہ اپنے بندوں کو خود دیکھ لے گا۔

ع ۵ ۸ ۱۷

سورۂ یٰسٓ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) یٰسٓ (یہ بھی حروف مقطعات ہیں)

(۲) قسم ہے قرآن محکم (وباحکمت) کی۔

(۳) (جو اپنی اعجازی شان اور پُرحکمت تعلیمات کے لحاظ سے اس کا بڑا شاہد ہے کہ) آپ یقیناً (اللہ کے) بھیجے ہوئے (رسولوں) میں سے ہیں۔

(۴) (اور) سیدھے راستے پر ہیں (جو آسمانی کتابوں، پیغمبروں اور بالخصوص قرآن کا بتایا راستہ ہے)

(۵) (یہ قرآن) نازل کیا گیا ہے اُس ذات کی طرف سے جس کا اقتدار بھی کامل ہے (کہ ہر منکر کو سزا دینے پر قادر ہے) اور رحمت بھی کامل۔ (کہ ماننے والوں کو اور جس کو چاہے اپنی رحمت سے مالا مال کر دے)

(۶) (یہ نازل کیا گیا ہے اس مقصد سے) تاکہ آپ (اولاً) ڈرائیں (اور خبردار کریں) اُن لوگوں کو جن کے آباو اجداد کو (کئی پشتوں سے) ڈرایا نہیں گیا، چنانچہ وہ غافل ہیں۔

(۷) (لیکن اس کام کے دوران آپ کو ملیں گے ایسے لوگ کہ) ان میں سے بہت سے لوگوں پر بات ثابت ہو چکی ہے (ایک طرف تو شیطان کی بات کہ "میں مخلصین کے سوا سب کو بہکا کر رہوں گا" اور دوسری طرف حق تعالیٰ کا قول کہ "میں تجھ سے اور تیرے پیروؤں سے دوزخ کو بھر دوں گا" کیونکہ انھوں نے اپنے اختیار سے شیطان کی اتباع قبول کی ہے) سو یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

(۸) اور ہم نے (اُن کی ضد و تکبر اور ارادی اتباعِ شیطان کے اختیار کرنے کے باعث) ان کے گلوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ٹھوڑیوں تک ہیں، سو اِن کے سر اوپر کو اُٹھے رہ گئے ہیں۔ (اب وہ سر جھکا نہیں سکتے)

(۹) اور ہم نے ایک آڑ اُن کے سامنے اور ایک آڑ اُن کے پیچھے کھڑی کر دی ہے، جس سے ہم نے اُن کو گھیر دیا ہے، سو وہ دیکھ نہیں سکتے۔

(۱۰) اور (اب) اُن کے لئے برابر ہے چاہے آپ اُن کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں (وہ) ایمان نہیں لائیں گے۔ (لہٰذا آپ ملول نہ ہوں)

(۱۱) آپ تو بس اُس کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے (یعنی جو اچھی بات قبول کرنے کی چاہت رکھتا ہو) اور (نصیحت سن کر) ڈرے

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ (۱۱) اِنَّا نَحْنُ

خدائے رحمٰن سے بے دیکھے، آپ اس کو خوش خبری سنا دیجئے مغفرت اور عمدہ معاوضہ کی (۱۱)۔ بے شک ہم ہی

نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ

تو مُردوں کو جلائیں گے، اور ہم لکھتے جاتے ہیں اُسے جو یہ آگے بھیجتے جاتے ہیں اور پیچھے چھوڑے جاتے

اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ (۱۲) وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ

ہیں، اور ہم نے ہر شے کو ایک واضح کتاب میں درج کر رکھا ہے (۱۲)۔ اور آپ ان کے سامنے ایک قصہ بیان

الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَاۗءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ (۱۳) اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ

کیجئے ایک بستی والوں کا جب کہ ان کے پاس رسول آئے (۱۳)۔ جب ہم نے ان کے پاس دو کو بھیجا تو انھوں

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ (۱۴) قَالُوْا

نے دونوں کو جھٹلایا، پھر ہم نے تیسرے سے ان کی تائید کی (انھوں نے) کہا: ہم تمھارے پاس بھیجے گئے

مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ

ہیں (۱۴)۔ وہ لوگ بولے تم تو بس ہمارے ہی جیسے انسان ہو اور خدائے رحمٰن نے کچھ بھی نہیں اتارا ہے تم نرا جھوٹ

اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ (۱۵) قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ (۱۶)

ہی بول رہے ہو (۱۵)۔ (رسولوں نے) کہا کہ ہمارا پروردگار علیم ہے کہ ہم تمھاری طرف بھیجے ہی گئے ہیں (۱۶)۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (۱۷) قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ

اور ہمارے ذمہ تو صرف کھلی ہوئی تبلیغ ہے (۱۷)۔ وہ لوگ بولے ہم تو تمھیں منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو تمھیں

تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۱۸) قَالُوْا

سنگسار کر ڈالیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت آزار پہنچے گا (۱۸)۔ وہ (رسول) بولے کہ تمھاری نحوست تو تمھارے

طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ (۱۹)

ساتھ ہی چپکی ہوئی ہے، کیا (نحوست) یہ ہے کہ تمھیں نصیحت کی گئی؟ اصل یہ ہے کہ تم ہی ہو حد سے نکل جانے

وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا

والے لوگ (۱۹)۔ اور ایک شخص اس شہر کے کسی دور مقام سے دوڑتا ہوا آیا (اور) کہنے لگا کہ اے میری قوم والو!

الْمُرْسَلِيْنَ (۲۰) ۙ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْــَٔـلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (۲۱)

(ان) رسولوں کی راہ پر چلو، (۲۰)۔ ان کی راہ پر چلو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور خود راہ راست پر ہیں (۲۱)۔

وقف غفران — ع ۱ — وقف لازم

توضیحی ترجمہ

خدائے رحمٰن سے (اُسے) دیکھے بغیر، چنانچہ (جو ایسا کرے) آپ اُس کو مغفرت کی اور باوقار (وشاندار) اجر کی خوش خبری سنا دیجئے۔

(۱۲) ہم ہی ہیں وہ جو زندہ کریں گے مُردوں کو (یعنی موت کے بعد دوسری زندگی یقینی ہے) اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں (یعنی جن کو انسان اپنی زندگی میں خود کرتا ہے) اور (ان اعمال کو بھی جو یہ) پیچھے چھوڑ جاتے ہیں (اور ان کے مرنے کے بعد ان کی اقتدا میں لوگ وہ اعمال بجا لاتے ہیں) اور ہم نے ایک واضح کتاب میں ہر ہر چیز کا پورا احاطہ کر رکھا ہے۔

(۱۳) اور (اے پیغمبرؐ!) آپ ان کے سامنے ایک مثال بستی والوں (کے قصہ) کی بیان کریں، جب اُن کے پاس رسول آئے (تھے)۔

(۱۴) (ہوا یوں تھا کہ) جب ہم نے اُن کے پاس (اولاً) دو کو بھیجا، تو اُنھوں نے دونوں کو جھٹلایا، پھر ہم نے تیسرے کے ذریعے اُن کی تائید کی، اور اُن سب نے کہا کہ: بے شک ہمیں تمہارے پاس بھیجا گیا ہے۔

(۱۵) انھوں نے (یعنی بستی والوں نے) کہا کہ: تمہاری حقیقت اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے کہ تم (لوگ) ہم جیسے ہی انسان ہو، اور خدائے رحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی، تم لوگ سراسر جھوٹ بول رہے ہو۔

(۱۶) انھوں نے (یعنی ان رسولوں نے) کہا: ہمارا پروردگار (اچھی طرح) جانتا ہے کہ (ہم جھوٹ نہیں بول رہے، بلکہ) واقعی ہمیں تمہاری طرف بھیجا گیا ہے۔

(۱۷) اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر (پیغام) پہونچا دینا ہے۔

(۱۸) (یہ سن کر بستی والے) بولے: ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں، (اللہ کا فرستادہ سمجھنا تو بڑی بات) اگر تم (لوگ) باز نہ آئے تو ہم تم پر پتھر برسائیں گے، اور ہمارے ہاتھوں تمہیں بڑی دردناک سزا ملے گی۔

(۱۹) وہ (رسول) بولے: (تم ہمیں منحوس کہہ رہے ہو جب کہ واقعہ یہ ہے کہ) تمہاری نحوست (یعنی تم جسے نحوست کہتے ہو وہ) تو (کفر اور شرک کی صورت میں) تمہارے ساتھ لگی ہوئی ہے، کیا (نحوست) یہ ہے کہ تم کو نصیحت کی گئی؟ بلکہ (صحیح بات تو یہ ہے کہ) تم لوگ حد سے بڑھے ہوئے ہو۔

(۲۰) اور شہر کے دور دراز علاقہ سے ایک (نیک، عبادت گذار) شخص (یہ سب سن کر) بھاگا ہوا آیا (اور) کہنے لگا کہ اے میری قوم کے لوگو! ان رسولوں (کا کہنا مان لو! اور ان) کی اتباع کرو۔

(۲۱) ان کی اتباع کرو جو تم سے (ان نصیحتوں پر) کوئی معاوضہ نہیں مانگ رہے، اور خود راہ راست پر (عمل پیرا) ہیں۔

فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ

اس (زمین) میں چشمے (۳۴)۔ تاکہ لوگ اس (باغ) کے پھلوں سے کھائیں اور اس (سارے) انتظام کو ان کے ہاتھوں نے نہیں

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ

پیدا کیا، سو کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے (۳۵)۔ پاک ذات ہے وہ جس نے تمام مقابل قسموں کو پیدا کیا، نباتات زمین کے قبیل سے

الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ

بھی اور ان شخصوں میں سے بھی اور ان چیزوں میں بھی جن کو (عام لوگ) نہیں جانتے (۳۶)۔ اور ایک نشانی ان لوگوں کے لیے

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا

رات ہے، ہم اس پر سے دن کو اتار لیتے ہیں سو یکایک وہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں (۳۷)۔ اور ایک نشانی آفتاب بھی کہ اپنے

ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ

ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے، یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے زبردست (اور) علم والے (خدا) کا (۳۸)۔ اور (ایک نشانی) چاند بھی کہ ہم

كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

نے اس کے لیے منزلیں مقرر کی ہیں یہاں تک کہ وہ ایسا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ٹہنی (۳۹)۔ نہ آفتاب کی مجال ہے کہ چاند کو

وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَهُمْ

جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور سب ایک ایک مدار میں پڑے تیر رہے ہیں (۴۰)۔ اور ان کے لیے ایک نشانی یہ بھی

أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ

ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کر رکھا (۴۱)۔ اور ہم نے ان کے لیے اسی (کشتی) جیسی چیزیں (اور بھی) پیدا

مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿٤٣﴾

کیں جن پر یہ لوگ سوار ہوتے ہیں (۴۲)۔ اور اگر ہم چاہیں انھیں غرق کر دیں، تو نہ ان کا کوئی فریاد رس ہو اور نہ یہ رہائی

إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا

پائیں (۴۳)۔ مگر ہاں یہ ہماری ہی مہربانی ہے اور ان کو ایک وقت معین تک فائدہ دینا مقصود ہے (۴۴)۔ اور جب ان سے کہا

بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ

جاتا ہے کہ اس (عذاب) سے ڈرو جو تمہارے سامنے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحمت کی جائے (۴۵)۔ اور ان کے

آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ

پروردگار کے نشانوں میں سے کوئی بھی نشان ایسا ان کے پاس نہیں آتا کہ یہ اس سے سرتابی نہ کرتے ہوں (۴۶)۔ اور جب کہا جاتا ہے

توضیحی ترجمہ

اس میں (پانی کے) چشمے۔

(۳۵) تاکہ (اس سے پھلوں کی فصل پیدا ہو) یہ اس کے پھل (اور میوے) کھائیں، اور ان کے ہاتھوں نے اُس (پھل) کو نہیں بنایا تھا (یعنی اس کی طرح طرح کی شکل وصورت، اور اُس کے لذیذ ذائقوں میں انسانوں کا کوئی عمل دخل نہیں تھا، یہ صرف اللہ کا انتظام تھا) پھر کیوں یہ شکر (ادا) نہیں کرتے؟

(۳۶) پاک ہے وہ ذات (ہر قسم کے مماثل ومقابل سے) جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے، اُس پیداوار کے بھی جو زمین اُگاتی ہے، اور خود اُن (انسانوں) میں سے بھی، اور اُن چیزوں کے بھی جنھیں یہ لوگ (ابھی) جانتے تک نہیں۔

(۳۷) اور اُن کے لئے (قدرت کی) ایک نشانی (ودلیل) رات ہے، (رات تاریکی کا نام ہے جو کائنات میں اصل ہے، جب سورج نکلتا ہے تو اُس پر روشنی کا غلاف چڑھا دیا جاتا ہے، اور پھر جب وہ غروب ہوتا ہے تو گویا) ہم اُس پر سے دن کا چھلکا اُتار دیتے ہیں تو (لوگ) اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

(۳۸) اور (ایک نشانی) سورج (بھی ہے جو) چلتا رہتا ہے اپنے مقرر کردہ راستے پر، یہ نظام ہے اُس کامل اقتدار اور کامل علم والی ذات کا۔

(۳۹) اور (ایک نشانی) چاند (بھی ہے) جس کی منزلیں ہم نے (باقاعدہ حساب سے) بانٹ دی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ (ان منزلوں کا ایک دور پورا کر کے) دوبارہ نکلتا ہے تو کھجور کی پُرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہو کر رہ جاتا ہے۔

(۴۰) (خدائی نظام ایسا پختہ ہے کہ) نہ تو سورج کی یہ مجال ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے، اور نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے، اور سب کے سب (اپنے اپنے مدار) فلک میں تیر رہے ہیں۔

(۴۱) اور اُن کے لئے (قدرت کی) ایک نشانی (ودلیل) یہ ہے کہ ہم نے اُن کی نسل کو (بچانے کے لئے نوحؑ کی) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا (ورنہ بنی نوع انسان کا خاتمہ ہو گیا ہوتا)

(۴۲) اور (یہی نہیں بلکہ) ہم نے اُن کے لئے اس جیسی اور بھی چیزیں پیدا کیں جن پر یہ سواری کرتے ہیں۔

(۴۳) اور اگر ہم چاہیں تو اُنھیں غرق کر دیں (سمندر میں ایسی جگہ) کہ کوئی نہیں (ملے اُن کو) اُن کی چیخ (وفریاد) کے لئے (پہونچنے والا) اور نہ ہی وہ بچائے جا سکیں۔

(۴۴) سوائے ہماری رحمت کے، اور ایک متعین مدت تک (اُن کو) زندگی کا لطف اُٹھانے کے دینے (کے فیصلہ) کے۔

(۴۵) اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ ڈرو اُس سے جو تمہارے آگے آتا ہے (یعنی جزاء کا دن) اور جو پیچھے (رہ جاتا) ہے (یعنی اعمال بد) تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (تو وہ ذرا کان نہیں دھرتے)

(۴۶) اور اُن کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں آتی جس سے وہ منھ نہ موڑ لیتے ہوں۔

(۴۷) اور (ان کی سرتابی دیکھئے) جب کہا جاتا ہے

لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

ان سے کہ اللہ نے جو کچھ تمھیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرو، تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم ان لوگوں کو

اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾

کھانے کو دیں جنھیں اگر خدا چاہے تو (بہت کچھ) کھانے کو دے دے، تم تو نری کھلی غلطی میں پڑے ہوئے ہو (۴۷)۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ

اور یہ کہتے ہیں کہ (آخر) یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم سچے ہو (۴۸)۔ یہ لوگ بس ایک آواز سخت کے منتظر ہیں کہ

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

وہ انھیں آپکڑے گی اور یہ لوگ آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہوں گے (۴۹)۔ پھر نہ تو وصیت کرنے کی فرصت ہوگی اور نہ اپنے

تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ

گھر والوں کے پاس واپس جاسکیں گے (۵۰)۔ اور صور پھونکا جائے گا سو وہ لوگ یک بیک قبروں سے (نکل نکل)

مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ

اپنے پروردگار کی طرف جلدی جلدی چلنے لگیں گے (۵۱)۔ کہیں گے ہائے ہماری کمبختی، کس نے ہم کو ہماری خواب

مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ

گاہوں سے اٹھا دیا؟ یہ وہی ہے جس کا (خدائے) رحمٰن نے وعدہ کیا تھا، اور پیمبروں نے سچ سچ کہا تھا (۵۲)۔ وہ بس

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ

ایک زور کی آواز ہوگی جس سے سب یکایک جمع ہو کر ہمارے سامنے حاضر کر دیے جائیں گے (۵۳)۔ پھر اس دن

لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ

کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور تم کو بدلہ بھی بس انھی کاموں کا ملے گا جو تم کیا کرتے تھے (۵۴)۔ اہل جنت

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى

بے شک اس روز اپنے مشغلے میں خوش دل ہوں گے (۵۵)۔ وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھی

الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾

ہوں گی (۵۶)۔ ان کے لیے وہاں میوے ہوں گے اور ان کے لیے وہ (سب کچھ) ہوگا جو کچھ وہ مانگیں گے (۵۷)۔

سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

سلام انھیں کہا جائے گا پروردگار مہربان کی طرف سے (۵۸)۔ اور آج الگ ہو جاؤ اے مجرمو! (۵۹)۔

توضیحی ترجمہ

اُن سے کہ اللہ نے تمھیں جو رزق دیا ہے اُس میں سے (غریبوں مسکینوں پر بھی) خرچ کرو، تو یہ کافر لوگ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم اُن لوگوں کو کھلائیں جن کو اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا (یعنی جنھیں اللہ نے خود کھانے کو نہیں دیا اُنھیں ہم کیوں کھلائیں؟۔ اللہ تعالیٰ براہ راست اُن کو جواب دیتا ہے) تم تو حقیقتاً نری گمراہی میں پڑے ہو۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ عام طور پر رزق وسائط سے ہی دیتا ہے، اور اسی لئے مال داروں کو غریبوں کی مدد کا حکم دیا، تم نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ وہ اُن کو رزق دینا نہیں چاہتا، ایسی باتیں کرو گے تو آخرت کی جواب دہی کے لئے تیار رہو)

(۴۸) اور وہ کہتے ہیں کہ (آخر) کب ہوگا (پورا، تمہارا قیامت اور عذاب کا) یہ وعدہ؟ (بتاؤ تو) اگر تم سچے ہو۔

(۴۹) (آپ ان کو بتائیے کہ) یہ لوگ جس چیز کا انتظار کر رہے ہیں وہ ایک زبردست چیخ ہوگی، وہ (جب آئے گی تو) اُنھیں آپکڑے گی اس حالت میں کہ وہ (دنیا کے) آپسی جھگڑوں میں پڑے ہوں گے۔ (جو جہاں ہوگا وہیں ختم ہو جائے گا)

(۵۰) پھر وہ نہ کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جا سکیں گے۔

(۵۱) اور (قیامت وقوع پذیر ہونے کے بعد پھر) صور پھونکا جائے گا تو سب (اپنے اپنے) خواب گاہوں (یعنی برزخ کے ٹھکانوں) سے اپنے رب کی طرف تیزی سے چل پڑیں گے۔

(۵۲) (اور) کہیں گے کہ: ہائے ہماری کم بختی! کس نے ہم کو ہمارے مرقد سے اُٹھا دیا؟ (کہا جائے گا) یہی ہے وہ (بعث بعد الموت) جس کا وعدہ (خدائے) رحمٰن نے کیا تھا، اور پیغمبروں نے (بھی) سچ سچ بتا دیا تھا۔

(۵۳) (اب) ایک زور کی آواز ہوگی جس سے سب کے سب ہمارے سامنے جمع کر کے حاضر کر دیے جائیں گے۔

(۵۴) پھر اُس دن (یقین رکھو!) کسی شخص پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، اور تمھیں کسی اور چیز کا نہیں بلکہ اُن ہی کاموں کا (اچھا یا بُرا) بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

(۵۵) جنت والے اُس دن اپنے (من پسند) مشغلوں میں خوش و خرم ہوں گے۔

(۵۶) وہ اور اُن کی بیگمات خوشگوار سایوں میں تکیے لگائے آرام سے بیٹھے ہوں گے۔

(۵۷) اُن کے لئے اُس (جنت) میں (طرح طرح کے) میوے (اور پھل) ہوں گے، اور (یہی نہیں) اُن کے لئے وہاں ہر وہ چیز ہوگی جو وہ طلب کریں گے۔

(۵۸) (اور جنتیوں کے لئے سب سے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ) سلام بولا جائے گا اُن کو رحمت والے پروردگار کی طرف سے۔

(۵۹) اور (کافروں سے کہا جائے گا کہ) آج کے دن تم (مؤمنوں سے) الگ ہو جاؤ، اے مجرمو! (تمہارا مقام دوسرا ہے)

ع ۱۸/۲

وقف غفران، وقف منزل

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا۟ ٱلشَّيْطَٰنَ ۖ إِنَّهُۥ لَكُمْ

کیا میں نے تم کو تاکید نہیں کر دی تھی اے اولادِ آدم کہ تم شیطان کی فرماں برداری نہ کرنا وہ تمھارا

عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ ٱعْبُدُونِى ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ

کھلا ہوا دشمن ہے۔(۶۰)۔ اور یہ کہ تم عبادت میری ہی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے (۶۱)۔ وہ تم

أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا۟ تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِۦ جَهَنَّمُ

میں سے ایک بڑی مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے، سو کیا تم اتنا نہیں سمجھتے تھے؟ (۶۲)۔ یہی ہے جہنم جس

ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ ٱصْلَوْهَا ٱلْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ ٱلْيَوْمَ

کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا۔(۶۳)۔ گھسو اس میں آج اپنے کفر کے بدلے (۶۴)۔ آج ہم

نَخْتِمُ عَلَىٰٓ أَفْوَٰهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا

ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے، اور ہم سے ان کے ہاتھ کلام کریں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے کہ یہ لوگ کیا کیا کرتے

كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰٓ أَعْيُنِهِمْ فَٱسْتَبَقُوا۟ ٱلصِّرَٰطَ

رہتے تھے (۶۵)۔ اور اگر ہم چاہتے ان کی آنکھوں کو ملیامیٹ کر دیتے پھر یہ راستہ کی طرف دوڑتے پھرتے، سو ان کو کہاں

فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنَٰهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا ٱسْتَطَٰعُوا۟

نظر آتا؟ (۶۶)۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی صورتیں جہاں کی تہاں مسخ کر ڈالتے، نہ یہ آگے کو چل سکتے، نہ پیچھے کو

مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى ٱلْخَلْقِ ۖ أَفَلَا

لوٹ سکتے (۶۷)۔ اور ہم جس کی عمر (بہت) دراز کر دیتے ہیں تو اسے (اس کی) خلقت کے لحاظ سے لوٹا دیتے ہیں سو کیا یہ لوگ

يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَٰهُ ٱلشِّعْرَ وَمَا يَنۢبَغِى لَهُۥٓ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

(اتنا) بھی نہیں سمجھتے؟ (۶۸)۔ اور ہم نے آپ کو شعر و شاعری نہیں سکھلائی اور نہ وہ آپ کے شایان ہے، یہ (قرآن) تو بس ایک

وَقُرْءَانٌ مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ ٱلْقَوْلُ عَلَى

نصیحت اور کھلی ہوئی آسمانی کتاب ہے (۶۹)۔ تاکہ ایسے شخص کو ڈرائے جو زندہ ہو اور تاکہ کافروں پر حجت ثابت ہو جائے (۷۰)۔

ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَآ أَنْعَٰمًا

کیا ان (مشرک) لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم نے ان کے لیے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزوں میں مویشی پیدا کیے، پھر یہ

فَهُمْ لَهَا مَٰلِكُونَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنَٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا

لوگ ان کے مالک بن گئے (۷۱)۔ اور ہم نے ان (مواشی) کو ان کا تابع بنا دیا، سو ان میں سے بعض ان کی سواریاں ہیں اور بعض کو وہ

توضیحی ترجمہ

(۶۰) (اور اللہ اُن سے فرمائے گا کہ) اے اولادِ آدم! کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کر رکھی تھی کہ شیطان (اور اس کے بتائے معبودوں) کی عبادت مت کرنا، بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۶۱) اور یہ کہ (اگر ابدی نجات چاہتے ہو) تو تم میری ہی عبادت کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے۔

(۶۲) اور حقیقت یہ ہے کہ شیطان نے تم میں سے ایک بڑی مخلوق کو گمراہ کر ڈالا، تو کیا تم (اتنی بھی) عقل نہیں رکھتے تھے۔ (کہ صاف صاف آگاہ کرنے کے بعد بھی صحیح اور غلط میں فرق کر سکو)

(۶۳) (تو، لو!) یہ ہے وہ جہنم (کفر اختیار کرنے کی صورت میں) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(۶۴) (چلو) اس میں داخل ہو جاؤ آج (ہی) اس وجہ سے کہ تم کفر کیا کرتے تھے۔

(۶۵) (وہ نہ کوئی بہانہ سازی کر سکیں گے نہ حیلہ بیان کر سکیں گے، کیونکہ) آج ہم اُن کے منہ پر مہر لگا دیں گے، اور اُن کے ہاتھ ہم سے بیان کریں گے اور اُن کے پاؤں گواہی دیں گے (اس بابت) کہ جو کچھ وہ (گناہ) کمایا کرتے تھے۔

(۶۶) اگر ہم چاہتے تو (اُن کے کفر کی پاداش میں) اُن کی آنکھیں (دنیا ہی میں) ملیامیٹ کر دیتے، پھر یہ راستہ کی تلاش میں دوڑتے پھرتے، تو (وہ) اُنھیں کہاں سوجھتا؟ (لیکن یہ ہمارا حلم و کرم ہے کہ ہم نے اُنھیں دنیا میں اصلاح کا پورا موقع دیا)

(۶۷) اور اگر ہم چاہتے تو وہ جہاں تھے وہیں ان (کے اعضاء وجوارح) کو مسخ (یعنی معطل) کر دیتے (گویا اپاہج بنا دیتے) کہ نہ وہ آگے بڑھ سکتے اور پیچھے ہٹ سکتے۔

(۶۸) (یہ آنکھیں چھین لینا اور اپاہج بنا دینا کچھ مستبعد نہ سمجھو، دیکھتے نہیں کہ) ہم جس شخص کو لمبی عمر دیتے ہیں اُسے تخلیقی اعتبار سے اُلٹ ہی دیتے ہیں (یعنی جس طرح ہم بوڑھے آدمی کو بچہ جیسا کمزور، ناتواں اور دوسروں کا محتاج بنا دیتے ہیں، اسی طرح یہ کام بھی کر سکتے ہیں) کیا (یہ سب دیکھ کر بھی) انھیں عقل نہیں آتی؟۔

(۶۹) اور ہم نے (اپنے) ان (پیغمبر) کو نہ شاعری سکھلائی ہے اور نہ وہ ان کے شایانِ شان ہے، یہ تو بس ایک نصیحت کی بات ہے اور ایسا قرآن جو حقیقت کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔

(۷۰) تاکہ ہر اُس شخص کو ڈرائے جو زندہ ہو (یعنی جس کا دل زندہ ہو) اور تاکہ کفر کرنے والوں پر پوری حجت قائم ہو جائے۔

(۷۱) کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے دستِ قدرت سے بنائی چیزوں میں سے اُن کے لئے مویشی پیدا کئے، پھر یہ اُن کے مالک ہو گئے۔

(۷۲) اور ہم نے ان مویشیوں کو اُن کے قابو میں دیدیا، چنانچہ اُن میں سے کچھ وہ ہیں جو اُن کی سواریاں بنے ہیں اور کچھ وہ ہیں

يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا

کھاتے ہیں (۷۲)۔ اور ان میں سے ان لوگوں کے اور بھی نفع ہیں اور پینے کی چیزیں بھی ہیں، سوکیا یہ لوگ شکر نہیں

مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ

کرتے (۷۳)۔ اور انھوں نے اللہ کے سوا اور بھی معبود قرار دے رکھے ہیں تا کہ ان سے انھیں مدد ملے (۷۴)۔ (حالانکہ)

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا

وہ ان کی (کچھ بھی) مدد نہیں کر سکتے اور وہ ان کے حق میں ایک فریق ہو جائیں گے لا حاضر کیے ہوئے (۷۵)۔ پس آپ کو ان

يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ

لوگوں کا قول رنج میں نہ ڈالے، بے شک ہم ہی جانتے ہیں جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں (۷۶)۔

فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ

کیا انسان کی نظر اس پر نہیں کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا، سو وہ ایک کھلا ہوا معترض ہے (۷۷)۔ اور ہمارے شان میں عجیب

مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ

(گستاخانہ) مضمون بیان کیا اور اپنی خلقت کو بھول گیا، کہنے لگا کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب کہ وہ بوسیدہ ہو گئی ہوں (۷۸)۔ آپ

مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ

کہہ دیجیے انھیں وہی زندہ کرے گا جس نے انھیں اوّل بار پیدا کیا تھا اور وہی سب طرح کا پیدا کرنا خوب جانتا ہے (۷۹)۔ اور وہ

الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ

ایسا ہے کہ ہرے درخت سے آگ تمھارے لیے پیدا کر دیتا ہے پھر تم اس سے (اور) آگ سلگا لیتے ہو (۸۰)۔ تو کیا جس نے آسمانوں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ

اور زمین کو پیدا کر ڈالا، وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے لوگوں کو (دوبارہ) پیدا کر دے، ضرور (قادر) ہے، اور وہ بڑا پیدا کرنے والا

الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾

ہے خوب جاننے والا ہے (۸۱)۔ وہ تو بس جب کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

ہے (۸۲)۔ سو اسی کی پاک ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (۸۳)۔

سُورَةُ الصَّافَّاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاثْنَتَانِ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ صٰفّٰت مکی ہے، اس میں ۱۸۲ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

جنھیں یہ کھاتے ہیں۔ (جانور جس طرح انسان کے تابع ہوتے ہیں یہ خود دلیل ہے کہ کوئی خدائے رحمان ہے، جس نے ان کو تابع بنایا ہے)

(۷۳) اور ان کو ان مویشیوں سے اور بھی فائدے حاصل ہوتے ہیں، (مثلاً گوشت، ہڈی، سینگ، کھال اور اون وغیرہ) اور پینے کے گھاٹ بھی (ملتے) ہیں۔ (ان کے تھن گویا دودھ کے چشمے ہیں) کیا اب بھی یہ شکر نہیں بجا لائیں گے؟۔

(۷۴) اور (شکر بجا لانا تو دور کی بات، ان کا تو حال یہ ہے کہ ہمارے ان انعامات اور احسانات کے باوجود) انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنا رکھے ہیں اس امید پر کہ (ان سے) مدد ملے گی۔

(۷۵) (حالانکہ) ان میں یہ طاقت ہی نہیں ہے کہ ان کی مدد کر سکیں، بلکہ (قیامت میں جب ان کی ضرورت ہوگی تو) وہ خود اُن کے لئے ایک (مخالف) لشکر بن کر حاضر ہوں گے۔

(۷۶) لہٰذا (اے پیغمبر!) آپ کو اُن کی باتیں رنجیدہ نہ کریں (آپ بس اپنا فرض ادا کر کے ہمارے حوالہ کر دیں) ہمیں خوب معلوم ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ (ہم ٹھیک ٹھیک بھگتان کر دیں گے)

(۷۷) کیا انسان اس پر نظر نہیں کرتا کہ ہم نے اُس کو نطفہ (جیسی حقیر چیز) سے پیدا کیا ہے، اور وہ (اپنی حقیقت بھول کر) کھلا ہوا جھگڑالو (اور معترض) بن گیا۔

(۷۸) اور ہمارے بارے میں باتیں بنانے لگا اور اپنی پیدائش کو بھلا بیٹھا، کہتا ہے کہ (جسم جب گل سڑ کر ہڈیوں کی شکل میں رہ جائے گا تو) اُن ہڈیوں کو کون زندگی دے گا بالخصوص جب کہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟

(۷۹) آپ کہہ دیجئے کہ: ان کو وہی زندگی دے گا جس نے پہلی بار پیدا کیا، اور وہ تخلیق کے ہر کام سے پوری طرح واقف ہے۔

(۸۰) وہ ایسی ذات ہے جس نے تمہارے لئے ہرے درخت سے آگ پیدا کر دی ہے، سو تم اس (کی رگڑ) سے آگ سلگا لیتے ہو۔

(۸۱) بھلا جس ذات نے آسمانوں اور زمین (جیسی بڑی چیزوں) کو پیدا کیا ہے، کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان (کافروں) جیسی (چھوٹی چیز) دوبارہ پیدا کر سکے؟ کیوں نہیں! وہ تو بڑا پیدا کرنے والا (خلاقِ مطلق اور) خوب جاننے والا ہے۔ (کسی چیز کا پہلی بار یا دوبارہ پیدا کرنا اُس کے لئے بالکل آسان ہے)

(۸۲) اُس کا معاملہ تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز (کے پیدا کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ "ہو جا" بس وہ ہو جاتی ہے۔

(۸۳) پاک ہے وہ ذات (ہر کمی و عیب سے) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت (اور کامل اختیار) ہے اور اُسی کی طرف تم سب لوٹ کر جانا ہے۔

سورۂ صٰفّٰت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝١ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝٢ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝٣ اِنَّ اِلٰهَكُمْ

قسم ہے صف باندھ کھڑے ہونے والے (فرشتوں) کی (۱)۔ پھر زبان سے روکنے والے (فرشتوں) کی (۲)۔ پھر ذکر کی تلاوت

لَوَاحِدٌ ۝٤ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝٥

کرنے والے (فرشتوں) کی (۳)۔ کہ تمھارا خدا تو ایک ہی ہے (۴)۔ (وہ) پروردگار (ہے) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨ الْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

درمیان ہے اس کا، اور پروردگار مشرقوں کا (۵)۔ بے شک ہم ہی نے آراستہ کیا ہے قریبی آسمان کو چراغوں کی آرائش کے ساتھ (۶)۔

مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ

اور ہر شریر شیطان سے حفاظت کی غرض سے (بھی) (۷)۔ وہ عالم بالا کی (باتوں کی) طرف کان بھی نہیں لگا سکتے، اور ہر طرف سے

جَانِبٍ ۝٨ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ

مار کر دھکے دے دیئے جاتے ہیں (۸)۔ اور ان کے لیے عذاب چمٹ جانے والا ہوگا (۹)۔ مگر ہاں جو (شیطان) کچھ خبر لے ہی بھاگا

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ

تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اس کے پیچھے لگ لیتا ہے (۱۰)۔ تو آپ ان سے پوچھئے کہ خلقت میں یہ لوگ زیادہ سخت ہیں یا وہ جنھیں ہم نے پیدا

خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝١١ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝١٢

کیا ہے، ہم نے ان لوگوں کو تو چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے (۱۱)۔ اور آپ تو تعجب ہی کرتے ہیں، اور یہ لوگ تمسخر کرتے ہیں (۱۲)۔

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝١٣ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝١٤ وَقَالُوْٓا اِنْ

اور جب انھیں سمجھایا جاتا ہے تو یہ سمجھتے نہیں (۱۳)۔ اور جب کوئی نشان دیکھ لیتے ہیں تو اس کی ہنسی اڑاتے ہیں (۱۴)۔

هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٥ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝١٦

اور کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے (۱۵)۔ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے، تو کیا پھر سے اٹھائے

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝١٧ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝١٨ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ

جائیں گے؟ (۱۶)۔ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ (۱۷)۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہاں (ضرور) اور تم ذلیل بھی ہو گے (۱۸)۔ قیامت

وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝١٩ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝٢٠

تو بس ایک ہی للکار ہوگی، سو یہ سب دیکھنے بھالنے لگیں گے (۱۹)۔ اور کہیں گے: ہائے ہماری کمبختی یہ تو وہی روزِ جزا ہے (۲۰)۔

توضیحی ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) قسم ہے اُن (فرشتوں) کی جو صف بنا کر کھڑے ہوتے ہیں۔
(۲) پھر اُن کی جو زجر و توبیخ کرنے والے ہیں۔
(۳) پھر اُن کی جو ذکر کی تلاوت کرنے والے ہیں۔
(۴) یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔
(۵) جو تمام آسمانوں اور زمین کا اور اُن کے درمیان کی ہر چیز کا پروردگار (و مالک) ہے اور پروردگار ہے مشارق کا۔ (یعنی اُن تمام مقامات کا جہاں سے سورج اور تارے روز جداگانہ طلوع ہوتے ہیں)
(۶) بے شک ہم نے آسمانِ دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا۔
(۷) اور (اُن کو بنایا) ہر سرکش شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بھی۔ (تاکہ جو بھی شیطان سن گن لینے کے لئے آسمان کا رُخ کرے یہ اُسے بھگا دیں یا ختم کر دیں)
(۸) وہ (شیطان) ملاء اعلیٰ کی باتیں نہیں سن سکتے، اور (اگر اس تک جانے کی کوشش کرتے ہیں تو) ہر طرف سے اُن پر مار پڑتی ہے۔
(۹) دھتکارنے (اور بھگانے) کے لئے، اور (اس کے علاوہ) اُن کے لئے چمٹ جانے والا عذاب ہے۔
(۱۰) (لیکن یہ شیاطین کوشش میں لگے رہتے ہیں، اور تکوینی امور کے متعلق آسمانوں پر ہونے والے فیصلہ کو جب سماء دنیا کے فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے تو اس کی کچھ بھنک وہ شیاطین حاصل کر لیتے ہیں) مگر (ایسی صورت میں) جو کوئی (شیطان) کچھ اُچک لے جائے تو ایک روشن شعلہ اُس کا پیچھا کرتا ہے۔ (اور اُس کو ہلاک یا مجروح کر دیتا ہے)
(۱۱) اب ذرا ان سے پوچھئے (جو دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکر ہیں) کہ کیا اُن کو پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا ہماری پیدا کردہ (دوسری) مخلوقات کو؟ (جیسے آسمان، زمین، ستارے، فرشتے، شیاطین وغیرہ) اُن کو تو ہم نے لیس دار گارے سے پیدا کیا ہے۔ (پھر پیدا کر دیں گے)
(۱۲) لیکن (وہ جواب نہیں دیتے، اور یہ دیکھ کر کہ وہ ایسی صاف باتیں کیوں نہیں سمجھتے) آپ کو تعجب ہوتا ہے اور وہ ہنسی اُڑاتے ہیں۔
(۱۳) اور جب اُنھیں نصیحت کی جاتی ہے تو نہیں مانتے۔
(۱۴) اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اُسے ہنسی میں اُڑا دیتے ہیں۔
(۱۵) اور کہتے ہیں کہ یہ تو کھلے طور پر جادو کے سوا کچھ نہیں ہے۔
(۱۶) کیا (یہ ممکن ہے کہ) جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟۔
(۱۷) کیا ہمارے پچھلے باپ دادوں کو بھی؟۔
(۱۸) آپ کہہ دیجئے کہ ہاں! اور تم (انکار کی وجہ سے) ذلیل بھی ہو گے۔
(۱۹) (دوبارہ زندہ کرنے کے لئے) بس وہ ایک زوردار آواز ہوگی، تو سب (اُٹھ کر) دیکھنے لگیں گے۔
(۲۰) اور کہیں گے کہ ہائے ہماری شامت! یہ تو وہی روز جزا ہے۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ

(بے شک) یہ (اسی) فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے (۲۱)۔ جمع کرلو مشرکوں اور ان کے ہم مشربوں کو

ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ

اور ان کو جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے، اللہ کو چھوڑ کر، پھر ان سب کو دوزخ کا راستہ بتلاؤ (۲۲و۲۳)۔ اور ان

اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ

کو (ذرا) ٹھہراؤ، ان سے پوچھ گچھ ہوگی (۲۴)۔ (اب) تمھیں کیا ہوا کہ کوئی ایک دوسرے کی مدد نہیں

لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

کرتا (۲۵)۔ نہیں! بلکہ وہ (سب) اس روز سرافگندہ ہوں گے (۲۶)۔ اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر سوال

عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

وجواب کریں گے (۲۷)۔ (تابعین) کہیں گے کہ تمھاری ہی آمد ہم پر بڑے زور سے ہوا کرتی تھی (۲۸)۔

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

(سرغنہ) کہیں گے کہ نہیں، بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لاتے تھے (۲۹)۔ اور ہمارا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، بلکہ تم خود ہی سرکشی کیا

بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾

کرتے تھے (۳۰)۔ سو ہم (سب ہی) پر ہمارے پروردگار کی یہ بات محقق ہو چکی تھی کہ ہم (سب) کو مزہ چکھنا ہے (۳۱)۔

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ

سو ہم نے تمھیں بھی گمراہ کیا اور ہم خود بھی گمراہ تھے (۳۲)۔ سو وہ (سب کے سب) اس روز عذاب میں شریک رہیں گے (۳۳)۔

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا

ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (۳۴)۔ یہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ

قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا

لوگ تکبر کیا کرتے تھے (۳۵)۔ اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے خداؤں کو ایک دیوانے شاعر کی بات پر چھوڑ

اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾

دیں گے؟ (۳۶) نہیں، اصل یہ ہے کہ وہ ایک سچا دین لے کر آئے ہیں اور (دوسرے) پیمبروں کی تصدیق کرتے ہیں (۳۷)۔

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

تم (سب) کو عذاب دردناک چکھنا پڑے گا (۳۸)۔ اور تم کو اسی کا بدلہ ملے گا جو تم

(۲۱) (ارشاد ہوگا کہ: ہاں!) یہی وہ فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔
(۲۲و۲۳) (پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ) اکٹھا کرو اُن سب کو جنھوں نے ظلم کیا تھا، (یعنی کفر و شرک اختیار کیا تھا) اور اُن کے ہم مشربوں کو بھی، (وہ ہم مشرب ساتھی ہوں یا بیویاں) اور اُن (معبودان باطل) کو بھی جن کی یہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے، پھر انھیں دوزخ کا راستہ دکھاؤ۔
(۲۴) اور (ابھی بھیجو نہیں دوزخ میں، بلکہ) ذرا انھیں ٹھہراؤ، اُن سے کچھ سوالات کیے جائیں گے۔
(۲۵) (کیوں بھئی؟) تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے (آج تم (عابد و معبود) ایک دوسرے کی مدد نہیں کر رہے؟۔ (دنیا میں تو ایک دوسرے کو مددگار بتاتے تھے)
(۲۶) (وہ کوئی جواب نہیں دیں گے) بلکہ اس دن تو وہ سب سر جھکائے (مجرموں کی طرح) کھڑے ہوں گے۔
(۲۷) اور اُن میں سے بعض بعض کی طرف متوجہ ہوکر آپس میں سوال جواب کریں گے۔
(۲۸) اور (ماتحت لوگ اپنے بڑوں سے) کہیں گے کہ تم ہی تو تھے جو ہم پر داہنی طرف سے آتے تھے (یعنی ہم پر زور ڈال کر باور کراتے تھے کہ دین حق یہی ہے جو ہم بتا رہے ہیں)
(۲۹) وہ جواب دیں گے کہ: (تم ہم پر الزام لگا رہے ہو) بلکہ (صحیح تو یہ ہے کہ) تم تو خود ایمان لانے والے نہیں تھے۔
(۳۰) اور تم پر ہمارا کوئی زور تو تھا نہیں (کہ ہم تم کو مجبور کردیتے) بلکہ (حقیقت تو یہ ہے کہ) تم لوگ خود ہی سرکش تھے۔
(۳۱) (اب اس الزام تراشی سے کیا فائدہ؟) اب تو ہم (سب) پر ہمارے رب کی یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ ہم کو (عذاب کا) مزہ چکھنا ہے۔
(۳۲) تو (ہمیں تسلیم ہے کہ) ہم نے تم کو گمراہ کیا کیونکہ ہم خود گمراہ تھے۔ (لیکن مجبور نہیں کیا، تم عقل سے کام لیتے تو بچ سکتے تھے)
(۳۳) چنانچہ وہ (سب) اُس دن عذاب میں شریک ہوں گے۔
(۳۴) ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ (کہ اُن پر جرم ثابت کرکے سزا دیتے ہیں)
(۳۵) ان کا حال یہ تھا کہ جب اُن سے کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو یہ (ماننے کی بجائے) تکبر کرتے۔ (اور اکڑ دکھاتے)
(۳۶) اور کہا کرتے تھے کہ: کیا ہم ایسے ہیں کہ ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں؟۔
(۳۷) (وہ آپ کو دیوانہ شاعر کہتے تھے جو بالکل غلط تھا) بلکہ (حقیقت تو یہ تھی کہ) وہ حق (سچا دین) لے کر آئے تھے، اور (اس کا ثبوت یہ تھا کہ) انھوں نے دوسرے پیغمبروں کی تصدیق کی تھی۔
(۳۸) (لہٰذا اب) تم کو دردناک عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا۔
(۳۹) اور تمھیں صرف اُسی کا بدلہ ملے گا جو تم

تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ

کیا کرتے تھے (۳۹)۔ مگر ہاں جو اللہ کے خاص کیے ہوئے بندے ہیں (۴۰)۔ ان کے لیے غذائے معلوم

مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى

ہے (۴۱)۔ یعنی میوے، اور وہ عزت کے ساتھ ہوں گے (۴۲)۔ راحت کے باغوں میں (۴۳)۔ تختوں پر آمنے

سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ

سامنے بیٹھے ہوئے (۴۴)۔ ان پر جام دور کرے گا بہتی ہوئی (شراب) سے لبریز (۴۵)۔ سفید سفید، پینے والوں کے

لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

حق میں خوب لذیذ (۴۶)۔ اس سے نہ چکر آئے گا، اور نہ اس سے وہ بہکی بہکی باتیں کریں گے (۴۷)۔ اور ان کے

عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

پاس نیچی نگاہ والیاں بڑی آنکھ والیاں ہوں گی (۴۸)۔ گویا وہ انڈے ہیں چھپے چھپائے (رکھے ہوئے) (۴۹)۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ

پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے (۵۰)۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ملاقاتی

اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا

تھا (۵۱)۔ وہ کہا کرتا تھا کیا تو بھی (حشر کے) معتقدوں میں سے ہے؟ (۵۲)۔ تو کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾

ہو جائیں گے تو جزا و سزا دیے جائیں گے؟ (۵۳)۔ ارشاد ہوگا کہ کیا تم (اسے) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو؟ (۵۴)۔

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾

سو وہ (شخص) جھانکے گا تو اسے وسط جہنم میں دیکھے گا (۵۵)۔ (اور) بول اٹھے گا اللہ کی قسم تو تو مجھے ہلاک ہی کر ڈالنے

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾

کو تھا (۵۶)۔ اور اگر میرے پروردگار کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی ماخوذ لوگوں میں ہوتا (۵۷)۔ تو کیا ہم (اب) نہ مریں گے (۵۸)۔

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ

بجز پہلی بار کے مر چکنے کے، اور نہ ہم کو عذاب ہوگا! (۵۹)۔ بے شک بہت بڑی کامیابی یہی

الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا

ہے (۶۰)۔ ایسی ہی (کامیابی) کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے (۶۱)۔ بھلا یہ دعوت بہتر ہے

توضیحی ترجمہ

کیا کرتے تھے۔ (یعنی انکار توحید اور بارگاہ رسالت میں گستاخی)

(۴۰) مگر ہاں (وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے) جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہوں گے۔

(۴۱) اُن کے لئے ایسی غذائیں ہونگی جن کا حال (دوسری سورتوں میں) معلوم (ہو چکا) ہے۔

(۴۲) (یعنی) میوے ہوں گے، اور اُن کی بڑی عزت افزائی کی جائے گی۔

(۴۳) نعمتوں سے بھرے باغات میں (ہوں گے)

(۴۴) اونچی نشستوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

(۴۵) لطیف شراب کے جام اُن کے لئے گردش میں آئیں گے۔

(۴۶) (وہ شراب) سفید رنگ کی ہوگی، پینے والوں کے لئے لذت سے بھرپور۔

(۴۷) نہ اُس سے سر میں خمار ہوگا (کہ سر درد ہو، چکر آئے، یا قے ہو) اور نہ نشہ (کہ بہکی بہکی باتیں کریں۔ یعنی سرور و نشاط تو ہوگا لیکن خرابیاں نہیں ہوں گی)

(۴۸) اور اُن کے پاس (حوروں کی شکل میں) نیچی نگاہ رکھنے والی، بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی۔

(۴۹) (ان کا بے داغ وجود) ایسا لگے گا جیسے وہ (گرد و غبار سے) چھپا کر رکھے انڈے ہوں۔

(۵۰) اور اُن (جنتیوں) میں سے بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں سوال جواب کریں گے۔

(۵۱) اُن میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ: میرا ایک ساتھی تھا۔

(۵۲) وہ کہا کرتا تھا کہ کیا واقعی تم بھی اُن لوگوں میں سے ہو جو (دوبارہ اُٹھائے جانے کو) سچ مانتے ہیں؟

(۵۳) کیا (یہ ممکن ہے؟ کہ) جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیوں میں تبدیل ہو جائیں گے تو ہمیں (اپنے کاموں کا) بدلہ دیا جائے۔

(۵۴) ارشاد ہوگا کہ کیا تم لوگ اُس کو جھانک کر دیکھنا چاہو گے؟۔

(۵۵) تو وہ (کہنے والا بھی) جھانک کر دیکھے گا، اور اُسے وہ (ساتھی) دوزخ کے بیچوں بیچ نظر آجائے گا۔

(۵۶) (اُسے دیکھ کر وہ بے اختیار) بول اُٹھے گا کہ اللہ کی قسم! تم تو مجھے بالکل ہی برباد کر ڈالتے۔

(۵۷) اگر میرے رب کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو میں بھی پکڑا ہوا آتا۔ (اور تیری طرح دوزخ میں پڑا ہوتا)

(۵۸) (پھر اپنے جنتی ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ) (اچھا تو) کیا (اب بھی) ہمیں موت نہیں آئے گی؟

(۵۹) سوائے اُس موت کے جو ہمیں پہلے آچکی؟ اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہوگا؟ (مارے خوشی کے وہ کہلوانا چاہے گا)

(۶۰) حقیقت میں بڑی (اور اصل) کامیابی یہی ہے۔

(۶۱) اس جیسی (کامیابی) کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔

(۶۲) (بھلا بتاؤ کہ) آیا یہ مہمانی اچھی ہے

أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ

یازقوم کا درخت؟ (٦٢)۔ ہم نے اس کو کافروں کے لیے (موجب) آزمائش بنایا ہے (٦٣)۔ وہ ایک

تَخْرُجُ فِيْٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾

درخت ہے جو قعر دوزخ میں سے نکلتا ہے۔ (٦٤)۔ اس کے پھل ایسے ہیں جیسے سانپ کے پھن (٦٥)۔

فَإِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ

تو وہ لوگ اس سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے (٦٦)۔ پھر انھیں کھولتا ہوا پانی پیپ میں

عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾

ملا کر دیا جائے گا (٦٧)۔ پھر اخیر ٹھکانا ان کا دوزخ ہی کی طرف ہوگا (٦٨)۔ انھوں نے اپنے بڑوں کو

إِنَّهُمْ أَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ

گمراہ پایا تھا (٦٩)۔ سو یہ بھی انہی کے قدم پر تیزی کے ساتھ چل پڑے (٧٠)۔ اور ان سے پہلے

ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾

بھی اگلوں میں اکثر گمراہ ہو چکے تھے (٧١)۔ اور ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے بھیجے تھے (٧٢)۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾

سو دیکھ لیجیے ان کا کیسا بُرا انجام ہوا جنھیں ڈرایا گیا تھا (٧٣)۔ البتہ وہ نہیں جو اللہ کے خاص کیے ہوئے بندے تھے (٧٤)۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ مِنَ

اور ہم کو نوح نے پکارا، اور ہم خوب فریاد کے سننے والے ہیں (٧٥)۔ اور ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو بڑے بھاری

الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

غم سے نجات دی (٧٦)۔ اور ہم نے باقی انھیں کی نسل کو تو رکھا (٧٧)۔ اور ہم نے ان کے لیے پیچھے آنے والوں میں

فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

(یہ بات) رہنے دی (٧٨)۔ کہ نوح پر سلام ہو عالم والوں میں (٧٩)۔ بے شک ہم مخلصین کو (ایسا ہی) صلہ دیا کرتے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ إِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾

ہیں (٨٠)۔ بے شک وہ ہمارے ایمان والے بندوں میں تھے (٨١)۔ پھر ہم نے ڈبو دیا اوروں کو (٨٢)۔ اور ان کے طریقہ والوں

وَإِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَإِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ إِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾

میں ابراہیم بھی تھے (٨٣)۔ (ان کا قصہ یاد کیجیے) جب وہ اپنے پروردگار کی طرف قلب سلیم کے ساتھ متوجہ ہوئے (٨٤)۔

توضیحی ترجمہ

یازقوم کا (بدبودار) درخت؟ (سے کی گئی مہمانی)

(٦٣) ہم نے اس (درخت) کو ظالموں کے لئے ایک آزمائش بنا دیا ہے۔ (دنیا میں تو اُن کی یہ آزمائش ہے کہ وہ آگ میں کسی درخت کے ہونے کا کیسے یقین کریں، اور دوزخ میں اُس کا حلق سے اُتارنا بڑا تکلیف دہ ہوگا)

(٦٤) حقیقتاً وہ درخت دوزخ کی گہرائی سے نکلتا ہے۔

(٦٥) اُس کا خوشہ (شناعت و قباحت میں) ایسا ہے جیسے شیطانوں کے سر۔ (یا ناگ پھن)

(٦٦) چنانچہ وہ (دوزخی لوگ) اُسی سے (اپنی) خوراک حاصل کریں گے، اور اُسی سے اپنے پیٹ بھریں گے۔

(٦٧) پھر اُنھیں اس کے اوپر سے (پینے کو) کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جس میں پیپ ملی ہوگی۔

(٦٨) (اُن کو یہ کھانا پانی آگ سے ہٹا کر دیا جائے گا) پھر اُن کی واپسی اُسی دوزخ (کی آگ) کی طرف ہی ہوگی۔

(٦٩) انھوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا تھا۔

(٧٠) چنانچہ یہ اُن ہی کے نقش قدم پر (بغیر کچھ سوچے سمجھے بلکہ شوق سے اور اُسی کو صحیح سمجھتے ہوئے) چل پڑے۔

(٧١) اور ان سے پہلے بھی بہت سے لوگ (اسی طرح) گمراہ ہو چکے ہیں۔

(٧٢) اور (جب کہ) حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اُن میں ڈرانے والے اور خبردار کرنے والے (پیغمبر) بھیجے تھے۔

ع ۲ ۵ ۶

(٧٣) (پھر بھی وہ باز نہیں آئے) تو دیکھ لیجئے کہ جن کو خبردار کیا گیا تھا اُن کا کیسا انجام ہوا۔

(٧٤) البتہ جو اللہ کے برگزیدہ بندے تھے۔ (وہ محفوظ رہے)

(٧٥) (سنئے کچھ ڈرانے والوں اور ڈرائے جانے والوں کے قصے) اور (ایک مرتبہ) نوحؑ نے ہم کو پکارا تھا، تو (دیکھ لیجئے کہ) ہم پکار کا کتنا اچھا جواب دینے والے ہیں۔

(٧٦) اور (جیسے ہی انھوں نے دعا کی) ہم نے اُن کو اور اُن کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دیدی۔

(٧٧) اور ہم نے (انسانی بقا کے لئے) اُن کی نسل کو باقی رکھا۔

(٧٨) اور اُن کے ذکر خیر کو بعد میں آنے والوں کے لئے باقی رکھا۔

(٧٩) سلام ہو نوح پر دنیا جہان کے لوگوں میں۔

(٨٠) ہم نیکوکاروں کو اسی طرح صلہ دیا کرتے ہیں۔

(٨١) بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ (نہ کہ الٰہ یا اس کے جز یا شریک، اور نہ اُن میں اخلاقی کمزوریاں تھیں)

(٨٢) پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا۔

وقف لازم

(٨٣) اور اُن (نوحؑ) کے طریقے پر چلنے والوں میں یقیناً ابراہیمؑ بھی تھے۔

(٨٤) (وہ واقعہ قابل ذکر ہے) جب وہ اپنے رب کے پاس (ہر قسم کے روگ سے) دل کو پاک کر کے لائے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا ذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ

جب کہ انھوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس (واہیات) چیز کی عبادت کرتے ہو (۸۵)۔ کیا گڑھے ہوئے معبود اللہ کے

اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی

سوا (معبود بنانا) چاہتے ہو؟ (۸۶)۔ تو تمھارا پروردگار عالم سے متعلق کیا خیال ہے؟ (۸۷)۔ پھر ابراہیم نے ستاروں کو ایک نگاہ بھر کے

النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِیْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰۤی

دیکھا (۸۸)۔ اور کہہ دیا کہ میں مضمحل ہوں (۸۹)۔ غرض وہ لوگ ان کو چھوڑ کر چلے گئے (۹۰)۔ تو یہ ان کے ٹھاکروں میں جا گھسے

اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَیْهِمْ

اور کہنے لگے: کیا تم کھاتے نہیں ہو؟ (۹۱) تمھیں کیا ہوا تم بولتے ہی نہیں ہو؟ (۹۲)۔ پھر ان پر قوت کے ساتھ جا پڑے اور مارنے

ضَرْبًۢا بِالْیَمِیْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَیْهِ یَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا

لگے (۹۳)۔ پھر وہ لوگ ان کے پاس دوڑتے آئے (۹۴)۔ (ابراہیم نے) کہا: کیا تم ان چیزوں کی پرستش کرتے ہو جنھیں (خود) تراشتے

تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْیَانًا

ہو؟ (۹۵)۔ حالانکہ تم کو اور جو کچھ تم بناتے ہو (سب کو) اللہ ہی نے پیدا کیا ہے (۹۶)۔ وہ لوگ بولے: اس کے لیے ایک آتشکدہ تعمیر کرو اور

فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۹۸﴾

اس دہکتی ہوئی آگ میں اسے ڈال دو (۹۷)۔ غرض ان لوگوں نے اس کے ساتھ چال چلنا چاہی سو ہم نے انھیں کو نیچا دکھا دیا (۹۸)۔

وَ قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ

اور (ابراہیمؑ نے) کہا میں اپنے پروردگار کی طرف چلا جاتا ہوں، سو وہ مجھے پہنچا ہی دے گا (۹۹)۔ اے میرے پروردگار! مجھے ایک

الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ

صالح (فرزند) دے (۱۰۰)۔ سو ہم نے انھیں ایک حلیم المزاج لڑکے کی بشارت دی (۱۰۱)۔ سو جب وہ لڑکا ان کے ساتھ چلنے

یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى قَالَ

پھرنے کے قابل ہو گیا، تو انھوں نے کہا بیٹا! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تمھیں ذبح کر رہا ہوں، سو تم بھی سوچ لو تمھاری کیا رائے

یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾

ہے؟ وہ بولے: ابا جان! آپ کر ڈالیے جو کچھ آپ کو حکم ملا ہے، آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے (۱۰۲)۔

فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ

پھر جب دونوں نے حکم کو تسلیم کر لیا اور (باپ نے بیٹے کو) کروٹ پر لٹا دیا (۱۰۳)۔ اور ہم نے انھیں آواز دی کہ اے ابراہیم! (۱۰۴)۔

توضیحی ترجمہ

(۸۵) جب (کہ) انھوں نے اپنے والد سے اور اپنی قوم سے کہا کہ: تم لوگ کیا پوج رہے ہو؟

(۸۶) کیا اللہ کو چھوڑ کر تم لوگ گڑھے ہوئے معبود چاہتے ہو؟۔

(۸۷) پھر جو ذات سارے جہانوں کو پالنے والی ہے اُس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

(۸۸) پھر (ایک موقع پر جب لوگ انھیں ایک میلے میں لے جانا چاہتے تھے تو) انھوں نے (کچھ سوچ کر) ستاروں پر نظر ڈالی۔

(۸۹) اور کہا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ (وہ سمجھے کہ انھوں نے ستاروں کی چال سے سمجھا ہے کہ جانے کے وقت تک وہ ٹھیک نہیں ہوں گے)

(۹۰) چنانچہ وہ لوگ اُن کے پاس سے چلے گئے۔

(۹۱) تو یہ اُن کے معبودوں کے پاس پہونچے (دیکھا تو سب کے سامنے کھانے کی چیزیں جیسے کی تیسے رکھی تھیں) بولے: کیا تم لوگ کھاتے نہیں ہو؟

(۹۲) تمہیں کیا ہوا؟ بولتے تک نہیں؟

(۹۳) پھر (یہ سوچ کر کہ جب یہ کچھ نہیں کر سکتے تو اپنی قوم کے لوگوں کو گمراہی سے بچانا چاہئے، پوری قوت کے ساتھ) مارنے پر پل پڑے۔

(۹۴) (واپسی پر لوگوں نے ماجرا دیکھا، سمجھ گئے کہ ہو نہ ہو یہ ابراہیم ہی کا کیا دھرا ہے) تو لوگ اُن کی طرف جھپٹے۔

(۹۵) (ابراہیمؑ) بولے: کیا تم ان کو پوجتے ہو جن کو خود تراشتے ہو؟

(۹۶) حالانکہ اللہ نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور اُن کو بھی جنھیں تم بناتے ہو۔

(۹۷) بولے: اس کے لئے ایک آتشکدہ بناؤ پھر اس کو دہکتی آگ میں ڈال دو۔

(۹۸) اس طرح انھوں نے (اپنے معبودوں کی سربلندی کے لئے ابراہیم کے خلاف) ایک بُرا منصوبہ بنانا چاہا، لیکن ہم نے (ابراہیم کو آگ میں جلنے نہیں دیا اور) انھیں (یعنی قوم کو) نیچا دکھایا۔

(۹۹) اور (ابراہیمؑ آگ سے صحیح وسالم نکلنے پر) بولے: (اب) میں جارہا ہوں اپنے رب کے (بتائے راستے) کی طرف، وہی میری رہنمائی کرے گا۔

(۱۰۰) (پھر دعا فرمائی کہ میں نے تیرے لئے اپنا گھر بار اور وطن چھوڑ دیا ہے) میرے رب! مجھے صالح (بیٹا) عطا فرما!

(۱۰۱) سو ہم نے اُن کو ایک بُردبار لڑکے کی بشارت دی۔ (اور پھر ایک نیک وفرماں بردار بیٹا عطا فرما دیا)

(۱۰۲) پھر جب وہ (لڑکا) ایسی عمر کو پہونچا کہ اُن کے ساتھ چلنے پھرنے (اور کام کاج) کے لائق ہو گیا تو (ایک دن ابراہیمؑ نے) کہا: بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں (اللہ کے حکم پر) تم کو ذبح کر رہا ہوں سوچ کر بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ بولے: ابا جان! وہی کریئے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے، آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

(۱۰۳) چنانچہ (وہ عجیب منظر تھا) جب دونوں نے سر تسلیم خم کیا اور (باپ نے بیٹے کو اُس کی فرمائش کے مطابق) پیشانی کے بل (ذبح کرنے کیلئے) لٹایا۔

(۱۰۴) تو ہم نے اُن کو یوں آواز دی کہ اے ابراہیمؑ!

صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ

تم نے خواب کو خوب سچ کر دکھایا، (وہ وقت بھی عجیب تھا) ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (۱۰۵)۔ بے شک

الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي

یہ تھا بھی کھلا ہوا امتحان (۱۰۶)۔ اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض میں دیا (۱۰۷)۔ اور ہم نے پیچھے آنے

الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾

والوں میں یہ بات رہنے دی (۱۰۸)۔ کہ ابراہیم پر سلام ہو (۱۰۹)۔ ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (۱۱۰)۔

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ

بے شک وہ ہمارے ایمان والے بندوں میں تھے (۱۱۱)۔ اور ہم نے انھیں بشارت دی اسحٰق کی کہ نبی اور نیک

الصَّالِحِينَ ﴿١١٢﴾ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ

بندوں میں ہوں گے (۱۱۲)۔ اور ہم نے ابراہیم پر اور اسحٰق پر برکتیں نازل کیں، اور ان کی نسل میں بعض اچھے

وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١١٤﴾

بھی ہیں اور بعض صریحاً اپنے اُوپر ظلم کر رہے ہیں (۱۱۳)۔ اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بھی احسان کیا (۱۱۴)۔

وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿١١٥﴾ وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا

اور ہم نے ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑے غم سے نجات دی (۱۱۵)۔ اور ہم نے ان سب کی مدد کی، سو یہی

هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٦﴾ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنَاهُمَا

لوگ غالب رہے (۱۱۶)۔ اور ہم نے ان دونوں کو ایک واضح کتاب دی (۱۱۷)۔ اور ہم نے انھیں سیدھے

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١١٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ﴿١١٩﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ

راستے پر قائم رکھا (۱۱۸)۔ اور ہم نے ان دونوں کے لیے پیچھے آنے والوں میں یہ بات رہنے دی (۱۱۹)۔ سلام ہو

مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢١﴾ إِنَّهُمَا مِنْ

موسیٰ اور ہارون پر (۱۲۰)۔ ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (۱۲۱)۔ بے شک وہ دونوں ہمارے (کامل) ایمان والے بندوں میں

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٢﴾ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ

تھے (۱۲۲)۔ اور الیاس بھی پیمبروں میں سے تھے (۱۲۳)۔ (اس وقت کا ذکر کیجیے) جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم (اللہ) سے

أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿١٢٥﴾ اللَّهَ

ڈرتے نہیں ہو؟ (۱۲۴)۔ کیا تم بعل کو پکارا کرتے ہو اور اُسے چھوڑے ہوئے ہو جو سب سے بڑھ کر بنانے والا ہے (۱۲۵)۔ اللہ ہی

توضیحی ترجمہ

(۱۰۵) آپ نے (اپنا) خواب سچ کر دکھایا، بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ (یعنی مشکل احکام دے کر آزماتے ہیں پھر فرماں بردار اور ثابت قدم رہنے پر اپنے انعامات سے نوازتے ہیں)

(۱۰۶) اصل میں یہ ایک کھلا ہوا امتحان تھا۔ (تاکہ دوسرے بھی دیکھیں، اور رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے)

(۱۰۷) اور (دیکھیے آپ کی چھری اس پر نہیں چلی، بلکہ) ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اُس کے فدیہ میں دے دیا۔ (اُس پر چلی)

(۱۰۸) اور جو لوگ ان کے بعد آئے ان میں ہم نے یہ روایت قائم کی۔

(۱۰۹) (کہ کہا کریں) سلام ہو ابراہیمؑ پر۔

(۱۱۰) یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ (جیسے ہم نے ابراہیمؑ کو دیا)

(۱۱۱) بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ (نہ کہ الٰہ یا اس کے جز یا شریک، اور نہ اُن میں اخلاقی کمزوریاں تھیں)

(۱۱۲) اور ہم نے اُنھیں (ایک اور بیٹے) اسحاق کی بھی خوش خبری دی (اور یہ بھی) کہ وہ صالحین میں سے ایک نبی ہوں گے۔

(۱۱۳) اور ہم نے اُن پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کیں، اور اُن کی نسلوں (یعنی اسماعیل و اسحاق دونوں سے چلنے والی نسلوں) میں اچھے بھی ہیں اور اپنے آپ پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے (لوگ) بھی۔

۳ ع ۳۹ ۷

(۱۱۴) اور (اس سلسلہ میں موسیٰؑ کا قصہ بھی قابل ذکر ہے) بیشک ہم نے موسیٰؑ و ہارونؑ پر بھی احسان کیا تھا۔ (ان کو نبوت و رسالت سے نواز کر)

(۱۱۵) اور (مزید احسان یہ کیا تھا کہ) ہم نے اُن دونوں کو اور اُن کی قوم کو ایک بڑے کرب (یعنی فرعون کی ماتحتی) سے نجات دی تھی۔

(۱۱۶) اور ہم نے اُن کی مدد کی، چنانچہ وہی غالب رہے۔

(۱۱۷) اور ہم نے اُن دونوں کو واضح (ہدایات دینے والی) کتاب (تورات) دی تھی۔

(۱۱۸) اور اُن دونوں کو صراطِ مستقیم کی رہنمائی کی۔ (اور اس پر قائم رکھا)

(۱۱۹) اور جو لوگ ان دونوں کے بعد آئے ان میں ہم نے یہ روایت قائم کی۔

(۱۲۰) (کہ وہ کہا کریں کہ) سلام ہو موسیٰؑ و ہارونؑ پر۔

(۱۲۱) بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

(۱۲۲) بلاشبہ وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

(۱۲۳) اور الیاسؑ بھی یقیناً پیغمبروں میں سے (ایک پیغمبر) تھے۔ (اُن کا وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ)

(۱۲۴) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ: کیا تم لوگ (اللہ سے بالکل) نہیں ڈرتے؟

(۱۲۵) کیا تم بعل (نامی بت) کو پوجتے ہو اور اُس کو چھوڑ دیتے ہو جو سب سے بہتر (اور بڑھ کر) خالق ہے۔

(۱۲۶) (تم لوگوں نے فراموش کر رکھا ہے) اللہ (کو

رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمھارے اگلے باپ دادوں کا بھی پروردگار (۱۲۶)۔ سوان لوگوں نے انھیں جھٹلایا، پس وہ لوگ پکڑے

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾

جائیں گے (۱۲۷)۔ مگر ہاں جو اللہ کے خاص کیے ہوئے بندے تھے (وہ ثواب واجر میں ہوں گے) (۱۲۸)۔ اور ہم نے الیاس کے لیے

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ

پیچھے آنے والوں میں یہ بات رہنے دی (۱۲۹)۔ کہ سلام ہو الیاسین پر، (۱۳۰)۔ بے شک ہم مخلصوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ

ہیں (۱۳۱)۔ بے شک وہ ہمارے (کامل) مومن بندوں میں سے تھے (۱۳۲)۔ اور بے شک لوط بھی پیمبروں میں ہوئے ہیں (۱۳۳)۔

نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ

(وہ وقت یاد کیجئے) جب ہم نے انھیں اور ان کے گھر والوں سب کو نجات دی تھی، (۱۳۴)۔ بجز ایک بوڑھی کے (کہ) وہ

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ

رہ جانے والوں میں رہ گئی (۱۳۵)۔ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر مارا (۱۳۶)۔ اور تم ان پر صبح شام گزرا کرتے ہو (۱۳۷)۔ اور

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى

رات کو، تو کیا پھر بھی عقل سے کام نہیں لیتے؟ (۱۳۸)۔ اور بے شک یونس پیمبروں میں تھے (۱۳۹)۔ (اس وقت کا قصہ یاد کیجئے)

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ

جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے (۱۴۰)۔ پھر وہ بھی شریک قرعہ ہوئے تو وہ مجرم قرار پائے (۱۴۱)۔ انھیں مچھلی نے

الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ

نگل لیا، درآنحالیکہ وہ اپنے کو ملامت کررہے تھے (۱۴۲)۔ سو اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے (۱۴۳) تو اسی کے پیٹ میں

فِىْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

قیامت تک پڑے رہتے (۱۴۴) پھر ہم نے ان کو ایک میدان میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ نڈھال تھے (۱۴۵)۔ اور ہم نے ان پر ایک

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ

بیلدار درخت بھی اگا دیا (۱۴۶)۔ اور ہم نے ان کو ایک لاکھ (آبادی) یا اس سے بھی زیادہ کی طرف (پیمبر بنا کر) بھیجا تھا (۱۴۷)۔ تو وہ

اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ

لوگ ایمان لے آئے سو ہم نے انھیں ایک زمانے تک عیش دیا (۱۴۸)۔ اب آپ لوگوں سے پوچھیے کہ کیا تمہارے پروردگار کے لیے تو

توضیحی ترجمہ

جو) تم سب کا بھی پروردگار ہے اور تمہارے باپ دادوں کا بھی پروردگار ہے جو پہلے گذر چکے ہیں۔

(۱۲۷) لیکن اُن لوگوں نے اُن کو جھٹلایا، لہٰذا وہ ضرور (قیامت میں) پکڑے ہوئے آئیں گے۔

(۱۲۸) البتہ اللہ کے برگزیدہ بندے۔ (محفوظ رہیں گے، کیونکہ انھوں نے نہیں جھٹلایا)

(۱۲۹) اور جو لوگ ان کے بعد آئے ان میں ہم نے یہ روایت قائم کی۔

(۱۳۰) (کہ وہ یہ کہا کریں کہ) سلام ہی سلام ہو الیاسین پر۔ (الیاس کو "الیاسین" بھی کہتے ہیں)

(۱۳۱) بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

(۱۳۲) بے شک وہ (بھی) ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے۔ (نہ کہ الٰہ یا اس کے جز یا شریک، اور نہ اُن میں اخلاقی کمزوریاں تھیں)

(۱۳۳) اور یقیناً لوطؑ بھی پیغمبروں میں سے (ایک پیغمبر) تھے۔ (اُن کا وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ)

(۱۳۴) جب (اُن کی قوم پر عذاب آیا تھا اور) ہم نے اُن کو اور اُن کے سب گھر والوں کو بچالیا تھا۔

(۱۳۵) سوائے ایک بوڑھی عورت (یعنی اُن کی بیوی) کے، جو پیچھے رہ جانے والوں (یعنی منکروں وکافروں) میں رہ گئی۔ (تھی)

(۱۳۶) پھر ہم نے دوسرں کو ملیامیٹ کردیا۔ (تھا)

(۱۳۷) اور (اے مکہ والو) تم اُن (کی بستیوں) پر سے گذرا کرتے ہو (کبھی) صبح کے اوقات میں۔

(۱۳۸) اور (کبھی) رات (کے اوقات) میں، کیا پھر بھی تمہیں عقل نہیں آتی؟ (کہ عبرت حاصل کرو)

(۱۳۹) اور یقیناً یونسؑ بھی پیغمبروں میں سے (ایک پیغمبر) تھے۔ (اُن کا وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ)

(۱۴۰) جب وہ (اپنی قوم کو عذاب کا یقین دلانے کے لئے لیکن ہماری اجازت کے بغیر) بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہونچے۔

(۱۴۱) پھر وہ قرعہ اندازی میں شریک ہوئے اور مغلوب ہوئے۔ (یعنی کشتی کو بچانے کے لئے وزن کم کرنے کی خاطر قرعہ ڈالا گیا کہ کس کو اُتارا جائے تو اُن کا ہی نام آیا)

(۱۴۲) (چنانچہ اُنھیں پانی میں پھینک دیا گیا، اور) مچھلی نے اُنھیں (ثابت) نگل لیا، اور وہ اپنے آپ کو ملامت کررہے تھے۔

(۱۴۳) تو اگر وہ تسبیح کرنے والے نہ ہوتے۔

(۱۴۴) تو اُس کے پیٹ میں تا قیامت رہتے۔

(۱۴۵) پھر ہم نے اُنھیں (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) ایسی حالت میں ایک کھلے میدان میں ڈال دیا کہ وہ (کمزوری سے) نڈھال تھے۔

(۱۴۶) اور ہم نے اُن پر (سایہ کے لئے) ایک بیل دار درخت اُگا دیا۔

(۱۴۷) اور ہم نے اُنھیں ایک لاکھ یا اُس سے زائد لوگوں کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا۔ (وہ جب واپس اپنی قوم کے پاس پہونچے)

(۱۴۸) تو وہ ایمان لاچکے تھے سو ہم نے اُنھیں ایک مدت تک مزید زندگی کا لطف اُٹھانے کا موقع دیا۔

(۱۴۹) اب ان سے پوچھئے (اے پیغمبر) کہ آپ کے رب

الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ

بیٹیاں ہیں اوران کے لیے بیٹے؟ (۱۴۹)۔ کیا ہم نے فرشتوں کو عورت پیدا کیا اور وہ دیکھ رہے

شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ

تھے؟ (۱۵۰)۔ خوب سن لو کہ وہ لوگ محض اپنی گڑھنت سے کہہ رہے تھے (۱۵۱)۔ کہ اللہ کے اولاد ہے، اور یہ لوگ یقیناً بالکل

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ

جھوٹے ہیں (۱۵۲)۔ کیا اللہ نے بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی؟ (۱۵۳)۔ تمھیں کیا ہوا تم کیسا (بیہودہ) حکم لگاتے

تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا

ہو؟ (۱۵۴)۔ کیا تم سوچ سے (ذرا) کام نہیں لیتے؟ (۱۵۵)۔ کیا تمھارے پاس کوئی واضح دلیل بھی موجود ہے؟ (۱۵۶)۔ تو اچھا

بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا

اپنی وہ کتاب پیش کرو اگر تم سچے ہو (۱۵۷)۔ اوران لوگوں نے اللہ اور جنات کے درمیان رشتہ قرار دے دیا ہے، حالانکہ خود

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

جنات خوب سمجھے ہوئے ہیں کہ وہ عذاب میں گرفتار ہوں گے (۱۵۸)۔ اللہ پاک ہے اس سے جو یہ بیان کرتے ہیں (۱۵۹)۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ

مگر ہاں جو اللہ کے خاص کیے ہوئے بندے ہیں (وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے) (۱۶۰) لیکن تم اور تمھارے معبود (۱۶۱)۔ (سب مل کر

عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ

بھی) کسی کو اللہ سے نہیں پھیر سکتے (۱۶۲)۔ مگر ہاں اسی کو جو جہنم میں گرنے والا ہی ہے (۱۶۳)۔ اور ہم میں سے ہر ایک کا ایک معین درجہ

مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

ہے (۱۶۴)۔ اور ہم (سب) صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں (۱۶۵)۔ اور ہم (سب) پاکی بیان کرنے میں لگے رہتے ہیں (۱۶۶)۔

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

اور یہ لوگ کہا کرتے تھے (۱۶۷)۔ کہ اگر ہمارے پاس کوئی نصیحت (کی کتاب) پہلے لوگوں کی طرح آتی (۱۶۸)۔ تو ہم اللہ

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

کے خاص بندے ہوتے (۱۶۹)۔ پھر یہ لوگ اس کا انکار کرنے لگے، سو عنقریب ان کو معلوم ہی ہوا جاتا ہے (۱۷۰)۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

اور ہمارا (یہ) قول ہمارے بندگان مرسل کے لیے پہلے سے مقرر ہو چکا ہے (۱۷۱)۔ کہ بے شک غالب وہی کیے جائیں گے (۱۷۲)۔

توضیحی ترجمہ

کے لئے تو (بقول ان کے) بیٹیاں ہیں؟ اور خود ان کے لئے بیٹے؟ (یعنی ان احمقوں سے پوچھئے کہ اتنی بڑی عظمت وقدرت والا خدا جس نے بڑے بڑے انبیاء کی مشکلات حل کیں وہ اپنے لئے اولاد بھی تجویز کرتا تو بیٹیوں کو لیتا اور تم کو بیٹے دیتا، دیکھئے کیسے کیسے واہیات عقیدے تراش رکھے ہیں)

(۱۵۰) (ان سے پوچھئے تو) جب ہم نے فرشتوں کو پیدا کیا تھا تو کیا یہ (اس وقت کھڑے) دیکھ رہے تھے کہ ہم نے اُن کو عورت بنایا ہے؟۔

(۱۵۱) سن لیجئے! یہ لوگ اپنی افترا پردازی سے کہہ رہے ہیں۔

(۱۵۲) کہ اللہ کے اولاد ہے، اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں۔

(۱۵۳) کیا اللہ نے اپنے لئے بیٹوں پر بیٹیوں کو ترجیح دی ہے؟ (یعنی گستاخی کی حد ہے کہ ایک تو اللہ کے لئے اولاد تجویز کی، پھر یہ کہ خود تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہرائیں، اور اس پر مستزاد یہ کہ فرشتوں کو عورت تجویز کیا)

(۱۵۴) تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیسے حکم لگاتے ہو؟

(۱۵۵) کیا تم (اتنا بھی) دھیان نہیں دیتے۔ (کہ عیب کرنے کو بھی سلیقہ چاہئے)

(۱۵۶) کیا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے؟

(۱۵۷) (اگر ہے) تو لاؤ اپنی وہ کتاب، اگر تم سچے ہو۔

(۱۵۸) اور انھوں نے اللہ اور جنات کے درمیان بھی نسبی رشتہ داری بنا رکھی ہے، حالانکہ خود جنات یہ بات جانتے ہیں کہ وہ (بھی شرک کرنے پر) پکڑے ہوئے آئیں گے۔

(۱۵۹) (کیونکہ) اللہ پاک ہے ان سب (عیبوں) سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

(۱۶۰) البتہ صرف اللہ کے برگزیدہ بندے (سزا سے بچ سکیں گے)

(۱۶۱) لیکن یقین مانو تم اور تمہارے معبودان (باطل)۔

(۱۶۲) (سب مل کر بھی) کسی ایک کو (زبردستی) گمراہ نہیں کر سکتے۔

(۱۶۳) سوائے اُس کے جو (از خود) جہنم میں گرنے والا ہو۔

(۱۶۴) اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام (اور حد) طے شدہ ہے۔ (اس سے تجاوز ممکن نہیں)

(۱۶۵) اور ہم (اپنی حد پر) صف باندھے رہتے ہیں۔

(۱۶۶) اور ہم (سب اللہ کی) پاکی بیان کرتے رہتے ہیں۔

(۱۶۷) اور یہ (کافر) لوگ پہلے تو یہ کہا کرتے تھے:

(۱۶۸) کہ اگر ہمارے پاس پچھلے لوگوں کی طرح کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی۔

(۱۶۹) تو ہم بھی اللہ کے برگزیدہ بندے ہوتے۔

(۱۷۰) پھر (جب قرآن نازل ہو گیا تو) بھی انھوں نے کفر اختیار کیا، لہٰذا انھیں جلد پتہ چل جائے گا۔

(۱۷۱) اور ہم اپنے پیغمبر بندوں کے بارے میں یہ بات پہلے ہی طے کر چکے ہیں۔

(۱۷۲) کہ یقینی طور پر اُن کی مدد کی جائے گی۔ (اور وہی آخر کار غالب ہوں گے)

وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ

اور ہمارا ہی لشکر غالب رہتا ہے (۱۷۳)۔ سو آپ تھوڑے زمانے تک ان کا خیال نہ کیجیے (۱۷۴)۔ اور ذرا انھیں دیکھتے رہیے سو عنقریب

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ

یہ بھی دیکھ لیں گے (۱۷۵)۔ کیا یہ ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں؟ (۱۷۶) تو وہ جب ان کے رُوبرو آنازل ہوگا سو وہ دن ان لوگوں

فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٨﴾ وَأَبْصِرْ

کا جنھیں ڈرایا جاچکا ہے، بہت بُرا ہوگا (۱۷۷)۔ اور آپ تھوڑے زمانے تک ان کا خیال نہ کیجیے (۱۷۸) اور ذرا انھیں دیکھتے رہیے،

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٩﴾ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾

سو عنقریب یہ بھی دیکھ لیں گے (۱۷۹)۔ پاک ہے آپ کا پروردگار خداوند عزت، ان چیزوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں (۱۸۰)۔

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٢﴾

اور سلام ہو پیمبروں پر (۱۸۱)۔ اور ساری خوبیاں اللہ پروردگار عالم کے لیے ہیں (۱۸۲)۔

سُورَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ صٓ مکی ہے، اس میں ۸۸ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

صٓ ۚ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿١﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿٢﴾

صاد، قسم ہے قرآن نصیحت والے کی (کہ کافروں کا انکار کسی دلیل پر مبنی نہیں) (۱)۔ بلکہ (یہ) کافر ہی تعصب و مخالفت میں پڑے

كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ فَنَادَوا وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ﴿٣﴾ وَ

ہوئے ہیں (۲)۔ کتنی ہی امتوں کو ان سے پہلے ہم ہلاک کرچکے ہیں سو انھوں نے بڑی ہائے پکار کی، درآنحالیکہ وقت خلاصی کا گزر چکا

عَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٤﴾

تھا (۳)۔ اور یہ اس پر حیرت کررہے ہیں کہ ان کے پاس ایک ڈرانے والا انھی میں سے آیا، اور (یہ) کافر کہتے ہیں کہ یہ شخص ساحر ہے

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿٥﴾ وَانطَلَقَ الْمَلَأُ

کذاب ہے (۴)۔ ارے، اس نے خداؤں کو بس ایک خدا کر دیا! بے شک یہ بڑی انوکھی بات ہے! (۵)۔ ان لوگوں کے سردار

مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ﴿٦﴾

یہ کہتے ہوئے چلے کہ چلو اور اپنے ٹھاکروں پر قائم رہو، اس میں بے شک اس شخص کا کوئی مطلب ہے (۶)۔ ہم نے

مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿٧﴾ أَأُنزِلَ

تو یہ بات (اپنے) پچھلے مذہب میں (کبھی) سنی نہیں، ہو نہ ہو یہ اس کی گڑھت ہے (۷)۔ تو کیا نازل کیا گیا

توضیحی ترجمہ

(۱۷۳) اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے لشکر کے لوگ (یعنی ہمارے پیغمبر اور مخلص مومن بندے) ہی غالب رہتے ہیں۔

(۱۷۴) اب آپ (ایسا کریں کہ) کچھ دنوں تک ان سے بے پروا ہو جائیں۔

(۱۷۵) اور اُن پر نظر رکھے رہیں، یہ جلد ہی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے۔

(۱۷۶) (کفار کی گستاخی اتنی بڑھی کہ وہ عذاب کا ہی مطالبہ کرنے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا) کیا یہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں؟

(۱۷۷) تو (سن لیں) جب وہ (عذاب) اُن کے صحن میں اُترے گا تو وہ اُن کی بہت ہی بُری صبح ہوگی جن کو ڈرایا گیا تھا۔

(۱۷۸) اور آپ کچھ دنوں تک ان سے بے پروا ہو جائیں۔

(۱۷۹) اور اُن پر نظر رکھے رہیں، یہ جلد دیکھ لیں گے۔

(۱۸۰) پاک ہے آپ کا رب، عزت کا مالک، اُن باتوں سے جو یہ (اس کے بارے میں) بیان کرتے ہیں۔

(۱۸۱) اور سلام ہو (ہمارے) پیغمبروں پر۔

(۱۸۲) اور تمام تر تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔

ع ۵ ۴۴ ۹

سورۂ صٓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) صٓ، قسم ہے قرآن کی جو (عمدہ) نصیحتوں سے پُر ہے۔

(۲) لیکن جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے (اُن کو فائدہ اس لئے نہیں پہونچ رہا ہے کہ) وہ اکڑ، غرور اور عناد و مخالفت میں مبتلا ہیں۔

(۳) (اُن کو معلوم رہنا چاہئے کہ اسی غرور و تکبر اور اکڑ کی وجہ سے) ہم نے اُن سے پہلے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کیا، تو لگے (ہم کو) پکارنے، اور اس وقت چھٹکارے کا وقت رہا ہی نہیں تھا۔

(۴) اور ان (انکار کرنے والے) لوگوں کو اس بات پر حیرت و تعجب ہے کہ ڈرانے والا (یعنی رسول) اُن ہی میں سے آیا ہے (وہ تو کوئی فرشتہ ہونا چاہئے تھا) اور کافروں نے تو (یہاں تک) کہہ دیا کہ جادوگر ہے (حیرت انگیز کلام سناتا ہے اور معجزات دکھاتا ہے) جھوٹا ہے۔ (نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور قیامت کی بابت من گھڑت باتیں بتاتا ہے، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کا مطالبہ کرتا ہے، جب کہ ہمارے باپ دادا بے شمار دیوتاؤں کے قائل رہے ہیں)

(۵) کیا (تم نے دیکھا نہیں؟) اُس نے سارے معبودوں کو ایک ہی معبود میں تبدیل کر دیا ہے؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

(۶) اور اُن کے سردار (و لیڈران خدا کی وحدانیت کی بات سنتے ہی) چل کھڑے ہوئے (اور بولے یہاں سے) چلو، اور اپنے معبودوں پر ہی جمے رہو، یقیناً اس کے پیچھے کچھ اور ہی ارادے ہیں۔

(۷) ہم نے تو یہ بات پچھلے لوگوں کے دین میں کبھی نہیں سنی، ہو نہ ہو یہ من گھڑت بات ہے۔

(۸) (اگر انسان ہی کو رسول بنانا تھا) تو کیا نازل کیا جاتا

عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا

ہم سب میں سے پس اسی شخص پر کلام الٰہی! اصل یہ ہے کہ یہ لوگ میری وحی ہی کی طرف سے شک میں پڑے ہیں، اصل یہ ہے کہ انھوں نے

يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿٨﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ﴿٩﴾ ۚ

میرا عذاب اب تک نہیں چکھا ہے (۸)۔ کیا ان لوگوں کے پاس خزانے ہیں ان کے پروردگار زبردست وفیاض کی رحمت کے؟ (۹)۔

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ﴿١٠﴾

کیا جو کچھ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان ہے، وہ ان کی حکومت میں ہے؟ تو انھیں چاہئے کہ سیڑھیاں لگا کر چڑھ جائیں (۱۰)۔

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

اس مقام پر یوں ہی ایک بھیڑ ہے منجملہ گروہوں کے جس کو شکست ہوگی (۱۱)۔ ان سے پہلے بھی قوم نوح وقوم عاد

وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿١٢﴾ ۙ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ ۭ

اور فرعون نے جس کے کھونٹے گڑے ہوئے تھے (۱۲)۔ اور ثمود اور قوم لوط اور اصحاب ایکہ نے تکذیب کی تھی۔ یہ

اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ﴿١٣﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ ۧ وَ

(بڑے بڑے) گروہ والے (۱۳)۔ ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تھا، سو میرا عذاب (ان پر) واقع ہوگیا (۱۴)۔ اور

مَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوْا

یہ لوگ تو بس ایک چیخ کے منتظر ہیں جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (۱۵)۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہمارا

رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اِصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ

حصہ روز حساب سے پہلے ہی دے دے (۱۶)۔ آپ ان لوگوں کے اقوال پر صبر کیجئے، اور ہمارے بندے داؤد بڑی قوت والے کو یاد

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٧﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ

کیجئے، وہ بڑے رجوع کرنے والے تھے (۱۷)۔ ہم نے پہاڑوں کو (ان کے) تابع کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ شام و صبح تسبیح کیا کرتے

يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ ۙ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَ

تھے (۱۸)۔ اور پرندوں کو بھی جو (ان کے پاس) جمع ہو جاتے تھے سب ان کی وجہ سے بڑے رجوع کرنے والے تھے (۱۹)۔ اور

شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ

ہم نے ان کی سلطنت کو قوت دی تھی اور ہم نے انھیں حکمت اور فیصلہ کرنے والی تقریر عطا کی تھی (۲۰)۔ بھلا آپ کو ان اہل مقدمہ

نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ ۙ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰي دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ

کی خبر پہنچی ہے جب وہ دیوار پھاند کر حجرہ میں آ گئے (۲۱)۔ جب وہ داؤد کے پاس پہونچے تو وہ ان سے گھبرا گئے تھے،

توضیحی ترجمہ

ہم میں سے ان ہی پر کلام الٰہی؟ (یہ اس طرح کے سوالات اُٹھا رہے ہیں) بلکہ یہ لوگ (خود) میرے کلام (اور نزول وحی) کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں، بلکہ (اصل وجہ یہ ہے کہ) انھوں نے میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا ہے۔

(۹) یا ان کے پاس آپ کے فیاض اور کامل صاحب اقتدار رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟

(۱۰) یا پھر آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہت اُن ہی کے قبضے میں ہے؟ پھر تو اُنھیں چاہئے کہ رسیاں تان کر اوپر چڑھ جائیں۔ (اور وحی کا سلسلہ روک دیں)

(۱۱) (ان کی حقیقت تو یہ ہے کہ) یہ (بڑے بڑے) مخالف لشکروں میں کا ایک (چھوٹا سا) لشکر ہے جو یہیں پر شکست کھا جائے گا۔

(۱۲) ان سے پہلے (بھی) نوح کی قوم، قوم عاد اور میخوں والے فرعون نے جھٹلایا تھا ((یعنی جس کی سلطنت کے کھونٹے گڑ گئے تھے)

(۱۳) اور ثمود اور قوم لوط اور ایکہ والوں نے (بھی)، یہ سب (بڑے بڑے) مخالف لشکر تھے۔

(۱۴) ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جس نے پیغمبروں کو نہ جھٹلایا ہو، چنانچہ میرا عذاب اُن پر واقع ہو کر رہا۔

(۱۵) اور یہ لوگ بھی بس ایک ایسی چیخ کا انتظار کر رہے ہیں جس میں کوئی وقفہ نہیں ہوگا۔ (یعنی صور کا، جس کے پھنکتے ہی قیامت آجائے گی)

(۱۶) اور کہتے ہیں کہ (یہ تو روزِ حساب سے ڈراتے ہیں) اے ہمارے رب! ہمیں تو ہمارا حصہ روز حساب سے پہلے (ابھی) فوراً دے دے۔ (یعنی قیامت کو نہ مان کر گویا چیلنج کرتے ہیں)

(۱۷) (اے پیغمبرؐ!) یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے، جو بڑی قوت (وہمت) والے تھے، بیشک وہ (ہر معاملہ میں) اللہ کی طرف خوب رجوع کرنے والے تھے۔

(۱۸) (اُن کا ہمہ وقت رجوع کرنا اور انتہائی دلکش انداز میں ہمارا ذکر کرنا ہمیں اس قدر بھا گیا تھا کہ) ہم نے پہاڑوں کو اس کام پر لگا دیا تھا کہ وہ شام کے وقت اور سورج نکلنے کے وقت (یعنی صبح کو) اُن کے ساتھ ساتھ تسبیح دوہرایا کریں۔

(۱۹) اور پرندے بھی اکٹھے ہو کر (اُن کے ساتھ ساتھ تسبیح کے کلمات دہراتے) سب اُن (کے ذکر اور اُن کی تسبیح) میں (ہمہ تن وگوش) متوجہ رہتے۔

(۲۰) اور ہم نے اُن کی سلطنت کو مستحکم بخشا تھا، اور اُنھیں دانائی اور فیصلہ کن گفتگو کا سلیقہ عطا کیا تھا۔ (لیکن امتحان وابتلاء سے وہ بھی نہیں بچے)

(۲۱) کیا آپ کو اُن مقدمہ والوں کی (یہ) خبر پہونچی ہے، جب کہ وہ دیوار پھاند کر عبادت خانہ میں گھس آئے تھے؟

(۲۲) جب وہ داؤد (علیہ السلام) کے پاس پہونچے تو وہ (ایک لمحہ کے لئے) ان سے ڈر گئے (کہ وہ کس نیت سے دروازہ کی بجائے محل کی اونچی دیوار پھاند کر بادشاہ کے عبادت خانہ میں آئے ہیں؟)

ع ۱۴ / ۱۰

وقف لازم

قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ

وہ لوگ بولے آپ ڈریئے نہیں، (ہم) دو اہل مقدمہ ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، سو آپ ہم میں انصاف

وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّ

سے فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے (۲۲)۔ یہ شخص میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے

تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي

دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے، سو یہ کہتا ہے وہ بھی مجھ کو دے ڈال اور بات چیت میں مجھے دباتا ہے (۲۳)۔

الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا

(داؤد نے) کہا کہ اس نے تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کی درخواست کر کے واقعی تجھ پر ظلم کیا اور اکثر شرکاء (یوں ہی)

مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں، مگر ہاں وہ لوگ نہیں جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کیے، لیکن ایسے لوگ

الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ

بہت ہی تھوڑے ہوتے ہیں، اور داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے ان کا امتحان کیا ہے، سو انھوں نے اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کی

خَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدۃ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ

اور وہ جھک پڑے اور رجوع ہوئے (۲۴)۔ ہم نے انھیں وہ معاف کر دیا اور ہمارے ہاں ان کے لیے (خاص) قرب

حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ

اور نیک انجامی ہے (۲۵)۔ اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین پر خلیفہ بنایا ہے، سو لوگوں کے درمیان انصاف سے

النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

فیصلہ کرتے رہیے اور (آئندہ بھی) نفسانی خواہش کی پیروی نہ کیجئے کہ وہ اللہ کے راستے سے آپ کو بھٹکا دے

الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ

گی، بے شک جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ روز حساب

الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ

کو بھولے رہے (۲۶)۔ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے بے حکمت نہیں پیدا کیا ہے، یہ تو ان

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ

لوگوں کا خیال ہے جو کافر ہیں، سو کافروں کے لیے بڑی خرابی ہے یعنی دوزخ (۲۷)۔ کیا ہم کر دیں گے ان لوگوں کو

توضیحی ترجمہ

انھوں نے کہا: ڈریئے نہیں! ہم ایک جھگڑے کے دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے کے ساتھ زیادتی کی ہے، اب آپ ہمارے درمیان منصفانہ فیصلہ کر دیجئے، اور (کسی قسم کی) رورعایت (یا ٹالنے والی بات) نہ کیجئے، اور صحیح راستہ کی طرف ہماری رہنمائی کیجئے۔

(۲۳) (ان میں سے ایک شخص بولا: دیکھئے) یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس (صرف) ایک دُنبی ہے، اب یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دو، اور اس نے چرب زبانی سے مجھے دبا لیا ہے۔ (یعنی ماحول اپنے حق میں بنا لیا ہے)

(۲۴) (یہ سن کر داؤدؑ نے) فرمایا: (واقعی) اس نے تمہاری دُنبی کو اپنی دُنبیوں میں ملانے کا مطالبہ کر کے تم پر ظلم کیا ہے، اور اکثر شریک لوگ ایک دوسرے پر ایسے ہی ظلم (و زیادتی) کیا کرتے ہیں، سوائے اُن کے جو ایمان والے ہوں اور نیک عمل کرتے ہوں اور وہ (دنیا میں) بہت ہی کم ہیں، اور (یہ فیصلہ دیتے دیتے داؤدؑ کو خیال ہوا کہ (جن حالات میں یہ لوگ آئے، اور جس طرح گستاخانہ انداز میں ان سے مقدمہ کا فیصلہ فوراً کرانا چاہا اور وہ بھی دربار میں نہیں اُن کی عبادت گاہ میں) یہ یقیناً ہم نے اُنھیں آزمایا ہے (پھر غالباً یہ سوچ کر کہ انھوں نے عجلت میں فریق ثانی کی بات سنے بغیر فیصلہ دے دیا، انھیں اپنی غلطی کا احساس ہوا) تو انھوں نے اپنے رب سے معافی چاہی اور (فوراً) جھک کر سجدے میں گر گئے اور (پوری طرح) رجوع کیا۔

(۲۵) چنانچہ ہم نے اُن کو اس معاملہ میں معاف کر دیا، اور یقینی طور پر اُن کو ہمارے پاس خاص تقرب اور بہترین مقام حاصل ہے۔

(۲۶) (اور ہم نے اُنھیں تاکید کی کہ) اے داؤدؑ! ہم نے آپ کو زمین میں (اپنا) خلیفہ بنایا ہے، لہٰذا آپ لوگوں کے درمیان برحق (اور منصفانہ) فیصلہ کیا کریں، اور (کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت) نفسانی خواہش (یا دل کے جھکاؤ) کی پیروی نہ کریں، ورنہ وہ آپ کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی، یقین رکھیں کہ جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں اُن کے لئے دردناک عذاب ہے کیونکہ انھوں نے روزِ حساب کو بھلا دیا۔ (یعنی اس بھلا دینے ہی کی وجہ سے وہ اللہ کی راہ سے بھٹکتے بھی ہیں اور اسی کی وجہ سے اُن کے لئے عذاب بھی ہے)

(۲۷) اور ہم نے آسمان و زمین اور اُن کے درمیان جو چیزیں ہیں اُن کو بے کار (اور فضول) نہیں پیدا کیا ہے (کہ جس کا نتیجہ آگے نہ نکلے) یہ گمان تو اُن لوگوں کا ہے جنھوں نے کفر اختیار کر لیا ہے، چنانچہ ان کافروں کے لئے بڑی تباہی ہے دوزخ کی شکل میں۔

(۲۸) (ذرا سوچو جب ہم نے اپنے خلیفہ داؤد کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ عدل و انصاف سے کام لیں تو کیا ہم خود انصاف نہیں کریں گے؟) کیا (ہمارے انصاف سے یہ ممکن ہے کہ) ہم کر دیں اُن لوگوں کو

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ

جو ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے، ان کی برابر جو دنیا میں فساد کرتے پھرتے ہیں کیا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر

كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا

کردیں گے؟ (۲۸)۔ یہ (قرآن) ایک بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل کیا ہے، تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ

الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ

اہل فہم نصیحت حاصل کریں (۲۹)۔ اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا وہ بہت اچھے بندے تھے وہ بہت بڑے رجوع ہونے والے تھے (۳۰)۔

عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ

(وہ قصہ بھی قابل ذکر ہے) جب شام کے وقت ان کے روبرو اصیل عمدہ گھوڑے پیش کیے گئے (۳۱)۔ تو کہنے لگے میں نے ان بہترین

الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ

گھوڑوں کی محبت اپنے رب کے ذکر کی خاطر اختیار کی ہے، یہاں تک کہ وہ اوٹ میں چھپ گئے (۳۲)۔ ان گھوڑوں کو پھر میرے سامنے

مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي

لاؤ، پھر انھوں نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا (۳۳)۔ اور ہم نے سلیمان کو امتحان میں ڈالا اور ہم نے ان کے تخت

كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا

پر ایک ادھورا جسم ڈالا پھر انھوں نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا (۳۴)۔ دعا مانگی اے میرے پروردگار! میرا قصور معاف کر اور مجھے

يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ

ایسی سلطنت دے کہ میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو، بےشک تو بڑا ہی دینے والا ہے (۳۵)۔ پھر ہم نے ہوا کو ان کے تابع کردیا کہ وہ

تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّ

ان کے حکم سے جہاں وہ چاہتے نرمی سے چلتی (۳۶)۔ اور سرکش جنوں کو بھی (ان کا تابع کردیا) یعنی تعمیر کرنے والوں کو اور

غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَاۗؤُنَا فَامْنُنْ

غوطہ خوروں کو (۳۷)۔ اور دوسروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے (۳۸)۔ یہ ہماری بخشش ہے سو خواہ کسی

اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

کو دو یا نہ دو، تم پر کچھ حساب نہیں (۳۹)۔ اور یقیناً ان کے لیے ہمارے ہاں (خاص) قرب اور نیک انجامی ہے (۴۰)۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ

اور آپ ہمارے بندے ایوب کو یاد کیجیے، جب کہ انھوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ شیطان نے مجھے پہنچایا ہے رنج

توضیحی ترجمہ

جو ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیک عمل بھی کیے ہیں اُن لوگوں کے برابر جو زمین میں فساد مچانے والے ہیں؟ (تو ذرا سوچو کہ کیا) ہم متقیوں اور پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر کردیں گے؟ (اسی وجہ سے آخرت کا قائم ہونا لازمی ہے، ورنہ اگر اس دنیا پر ہی زندگی کا خاتمہ ہوجائے اور یہاں نیک اور فرماں بردار لوگ تکلیفوں میں رہیں اور برے اور ظالم لوگ عیش کریں تو ایک عام آدمی بھی سوچ سکتا ہے کہ یہ کہاں کا انصاف ہے؟)

(۲۹) (جب آخرت اور حساب کتاب کی ضرورت معلوم ہوگئی تو انصاف کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی رہنمائی کے لئے کوئی ہدایت نامہ نازل کرے، اس لئے) ہم نے (اے پیغمبر!) یہ بابرکت کتاب آپ پر نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ عقل رکھنے والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔

(۳۰) اور ہم نے داؤدؑ کو سلیمان (جیسا بیٹا) عطا کیا، وہ (اللہ کے) بہترین بندے تھے، وہ (اللہ سے) خوب لو لگانے والے تھے۔

(۳۱) (ان کا وہ واقعہ یہاں قابل ذکر ہے) جب اُن کے سامنے شام کے وقت اصیل عمدہ گھوڑے لائے گئے۔

(۳۲) تو انھوں نے کہا: میں نے ان گھوڑوں سے پیار اپنے رب کی یاد کی خاطر کیا ہے (یعنی کیونکہ ان کے ذریعہ اللہ کی راہ میں جہاد ہوتا ہے، پھر انھیں دوڑایا) یہاں تک کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوگئے۔

(۳۳) (تب وہ بولے:) ان کو میرے پاس واپس لاؤ، پھر وہ (اُن کی) پنڈلیوں اور گردنوں کو سہلانے لگے۔

(۳۴) اور ہم نے سلیمانؑ کو بھی آزمایا تھا، اور (وہ آزمائش یہ تھی کہ اُن کو بہت کچھ دیا لیکن اولاد نہیں دی، ایک بچہ یا بھی تو اس طرح کہ) ہم نے اُن کے تخت پر ایک (ادھورا ناقص الخلقت بچہ کا) جسم ڈال دیا، پھر (بھی) انھوں نے (کسی شکوہ کے بجائے اللہ کی طرف) رجوع کیا۔

(۳۵) (اور) عرض کیا کہ: میرے رب! مجھے معاف فرمادے اور مجھے ایسی سلطنت دے جو میرے بعد کسی اور کے لئے مناسب نہ ہو (تاکہ وراثت کے لئے اولاد کی تمنا دل میں نہ جاگے) بےشک تو بڑا ہی دینے والا ہے۔

(۳۶) تو (ہم نے اُن کی دعا قبول کرلی ایک تو) ہوا کو اُن کے تابع کردیا، وہ اُن کے حکم سے جہاں وہ چاہتے انھیں نرمی و سہولت سے پہونچادیتی۔

(۳۷) اور جنات کو (بھی ان کا تابع کردیا) ہر معمار اور غوطہ خور کو۔ (یعنی جن ان کے حکم سے بڑی بڑی عمارتیں بناتے اور موتی نکالنے کے لئے غوطے لگاتے)

(۳۸) اور دوسرے (سرکش) جنات کو بھی، جو (عام طور پر) زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے۔

(۳۹) (اور ہم نے کہا کہ:) یہ ہمارا عطیہ ہے، اب آپ چاہے احسان کریں (یعنی کسی کو دیں) یا اپنے پاس ہی رکھیں، (آپ سے) کوئی حساب کتاب نہیں۔

(۴۰) اور (اس سب کے علاوہ) اُن کو ہمارے پاس خاص تقرب اور بہترین مقام حاصل ہے۔

(۴۱) اور ہمارے بندے ایوبؑ کو یاد کیجیے، (خاص طور پر وہ واقعہ) جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ: شیطان نے مجھے پہنچایا ہے رنج

ع ۳ / ۱۴ / ۱۲

وقف لازم

وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَ

وآزار (۴۱)۔ اپنا پاؤں زمین پر مارو، یہ ٹھنڈا پانی ہے نہانے کا اور پینے کا (۴۲)۔ اور ہم نے ان کو ان کا کنبہ عطا کیا اور ان کے

وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

ساتھ انھیں کے اتنے (اور بھی) اپنی رحمت خاصہ کے سبب سے اور اہل عقل کے لیے یادگار رہنے کے سبب سے (۴۳)۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۗ

اور اپنے ہاتھ میں ایک مٹھا سینکوں کا لے لو، اور اسی سے مارو، اور اپنی قسم نہ توڑو، ہم نے ان کو (بڑا) صابر پایا۔ کیا اچھے بندے

نِعْمَ الْعَبْدُ ۗ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

تھے، اور بڑے رجوع کرنے والے تھے (۴۴)۔ اور آپ یاد کیجیے ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو جو ہاتھوں

اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ ۚ

والے اور آنکھوں والے تھے (۴۵)۔ ہم نے ان کو ایک خاص بات کے ساتھ مخصوص کیا تھا کہ وہ یاد آخرت ہے (۴۶)۔

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ ۗ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ

اور بے شک یہ لوگ ہمارے ہاں منتخب اور سب سے اچھے لوگوں میں ہیں (۴۷)۔ اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کیجیے،

وَذَا الْكِفْلِ ۗ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ ۗ هٰذَا ذِكْرٌ ۗ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ

اور یہ سب اچھے لوگوں میں ہیں۔ (۴۸)۔ ایک نصیحت (کا مضمون) یہ ہوا، اور پرہیزگاروں کے لیے اچھا ٹھکانا ہے (۴۹)۔

مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ لا جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ

یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوں گے (۵۰)۔ تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ان (باغوں)

فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾

میں اور وہ وہاں بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائیں گے (۵۱)۔ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والیاں ہم سن ہوں گی (۵۲)۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ ۚ

یہ ہے وہ (نعمت) جس کا تم سے وعدہ روز حساب کے آنے پر کیا جاتا تھا (۵۳)۔ بے شک یہ ہماری عطا ہے اس کا کہیں خاتمہ ہی نہیں (۵۴)۔

هٰذَا ۗ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿٥٥﴾ لا جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾

یہ بات ہو چکی، اور سرکشوں کے لیے بے شک بُرا ٹھکانا ہے (۵۵)۔ یعنی دوزخ، اس میں وہ داخل ہوں گے سو وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے (۵۶)۔

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ لا وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ ۗ هٰذَا

یہ (موجود) ہے کھولتا ہوا پانی اور پیپ، سو یہ لوگ اس کو چکھیں (۵۷)۔ اور بھی اس کی جنس سے طرح طرح کی چیزیں (۵۸)۔ یہ

توضیحی ترجمہ

وآزار۔ (یعنی انھوں نے ہم سے کوئی شکوہ نہیں کیا بلکہ یوں کہا کہ: مجھے جو تکالیف پہونچ رہی ہیں وہ یقیناً میری کسی غلطی کی بنا پر ہیں جن کا محرک یقیناً شیطان ہوگا۔ بس آپ ہی نجات دیجئے)

(۴۲) (ہم نے اُن کی دعا قبول کی، اور ان سے کہا کہ:) اپنا پاؤں زمین پر ماریئے! (انھوں نے ایسا ہی کیا تو وہاں سے ایک چشمہ پھوٹ نکلا، تو ہم نے کہا) یہ ٹھنڈا پانی (آپ کے) نہانے کے لئے بھی ہے اور پینے کے لئے بھی۔ (اس سے آپ کو شفا ہوگی)

(۴۳) اور (پھر) ہم نے اُن کو اُن کا کنبہ بھی (واپس) عطا کر دیا (جو ان کا ساتھ چھوڑ گیا تھا) اور اُن کے ساتھ اُتنے ہی اور بھی (پوتے پوتیوں کی شکل میں) یہ رحمت تھی ہماری طرف سے اور عقل والوں کے لئے ایک نصیحت بھی۔

(۴۴) اور (آپ جو اپنی بیوی کو سو چھڑیاں مارنے کی قسم کے سلسلہ میں پریشان ہیں تو آپ یہ کریں کہ) اپنے ہاتھ میں (سو) سینکوں کا مُٹھا لے لیں اور اُسی سے ماریں اور قسم نہ توڑیں، حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اُن کو بڑا صابر پایا، کیا ہی بہترین بندے تھے وہ، یقیناً اللہ سے خوب لو لگانے والے۔

(۴۵) اور یاد کیجئے ہمارے بندوں ابراہیمؑ، اسحاقؑ، اور یعقوبؑ کو جو (نیک عمل کرنے والے) ہاتھ اور (دیکھنے والی) آنکھیں رکھتے تھے۔ (یعنی عمل اور معرفت والے تھے)

(۴۶) ہم نے اُن کو ایک خاص وصف کے لئے مخصوص کیا تھا اور وہ ہے (آخرت کے) حقیقی گھر کی یاد۔

(۴۷) اور وہ (حضرات) ہمارے یہاں منتخب اور بہترین لوگوں میں سے تھے۔

(۴۸) اور یاد کیجئے اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو، اور یہ سب بہترین لوگوں میں سے تھے۔

(۴۹) یہ (انبیاء کا ذکر) ایک نصیحت (بھرا پیغام) ہے، اور (سمجھ لو کہ) متقیوں کے لئے بہترین ٹھکانہ ہے۔

(۵۰) ہمیشگی والے جنتی باغات، جن کے دروازے ان (متقیوں) کے لئے کھلے ہوں گے۔

(۵۱) وہ ان میں تکیہ لگائے (بیٹھے) فرمائش کر رہے ہوں گے طرح طرح کے میووں اور قسم قسم کے مشروب کی۔

(۵۲) اور اُن کے پاس نیچی نظریں والی ہم عمر (خواتین) ہوں گی۔

(۵۳) یہ ہے وہ (نعمتوں سے بھرپور زندگی) جس کا تم سے روزِ حساب کے لئے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(۵۴) بے شک یہ ہماری عطا کردہ ہیں جو کبھی ختم ہونے والی نہیں۔

(۵۵) ایک طرف تو یہ ہے، اور (دوسری طرف) سرکشوں کے لئے بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

(۵۶) یعنی دوزخ، جس میں وہ داخل ہوں گے، بڑا بُرا بستر ہوگا وہ۔

(۵۷) (اور) یہ ہے، کھولتا ہوا پانی اور پیپ، اب وہ اس کا مزہ چکھیں۔

(۵۸) اور اسی قسم کی دوسری (تکلیف دہ) چیزوں کا۔

(۵۹) (دوزخ کے کنارے پہلے سے جمع گروہ سرداروں کا ہوگا وہ دوسروں کو آتا دیکھ کر کہے گا کہ) یہ

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ

اور ان کی جماعت جو تمہارے ساتھ گھس رہے ہیں ان پر خدا کی مار یہ بھی دوزخ ہی میں گھس رہے ہیں (۵۹)۔ وہ کہیں گے نہیں بلکہ تمہارے

لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا مَن

ہی اُوپر خدا کی مار ہو تمہیں تو یہ مصیبت ہمارے آگے لائے ہو (جہنم) بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے (۶۰)۔ یہ لوگ دعا کریں گے کہ اے ہمارے

قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ

پروردگار! جو ہمارے آگے یہ (مصیبت) لایا ہو اسے دوزخ میں دونا عذاب دیجیو (۶۱)۔ اور کہیں گے کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو (یہاں)

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ

نہیں دیکھتے جنہیں ہم بُرے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے (۶۲)۔ کیا ہم ہی نے ان کی ہنسی کر رکھی تھی یا ان (کے دیکھنے) سے نگاہیں چکرا رہی

الْأَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ وَ

ہیں (۶۳)۔ یہ یعنی اہل دوزخ کا آپس میں جھگڑنا بالکل سچی بات ہے (۶۴)۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو محض ڈرانے والا ہوں،

مَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

اور خدا تو کوئی بھی نہیں بجز اللہ واحد اور غالب کے (۶۵)۔ (وہی) پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان کی درمیانی چیزوں کا، وہ بڑا

بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿٦٨﴾

زبردست ہے بڑا بخشنے والا ہے (۶۶)۔ آپ کہہ دیجئے یہ ایک عظیم الشان مضمون ہے (۶۷) جس سے تم (بالکل) بے پرواہ ہو رہے ہو (۶۸)۔

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ

مجھ کو عالم بالا کی کچھ بھی خبر نہ تھی جب کہ وہ (یعنی فرشتے) گفتگو کر رہے تھے (۶۹)۔ میرے پاس وحی تو صرف اس لیے آتی ہے کہ میں

إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٠﴾ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا

بس ڈرانے والا (بنا کر بھیجا گیا) ہوں (۷۰)۔ (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا

مِّن طِينٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ

کہ میں انسان کو پیدا کرنے والا ہوں گیلی مٹی سے (۷۱)۔ پھر جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی (طرف سے) جان ڈال

سَاجِدِينَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ

دوں تو تم اس کے روبرو سجدہ میں جھک جانا (۷۲)۔ چنانچہ سارے کے سارے فرشتے جھک گئے (۷۳) مگر ہاں ابلیس (نہ جھکا)

وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ

وہ غرور میں آ گیا اور کافروں میں سے ہو گیا (۷۴)۔ (اللہ نے) فرمایا ابلیس تجھے کس چیز نے اس کے روبرو جھکنے سے روکا جسے بنایا

ع ۴ ۲۴ ۱۳

ایک اور فوج چلی آرہی ہے جو (ساتھیو) تم سے آملے گی، ان کے لئے کوئی استقبال (یا خوش آمدید) نہیں، کیونکہ یہ بھی آگ میں جلنے والے ہیں۔

(۶۰) (وہ آنے والے یہ سن کر) کہیں گے کہ: (تم ہمیں دھتکار رہے ہو) بلکہ تم لوگ خود ہو جو خوش آمدید کہے جانے کے لائق نہیں، تم ہی تو یہ مصیبت ہمارے آگے لائے ہو، اب تو یہی بدترین جگہ ہے، جس میں رہنا ہوگا۔

(۶۱) وہ (اللہ تعالیٰ سے) عرض کریں گے کہ: اے ہمارے رب! جو شخص بھی یہ (مصیبت) ہمارے آگے لایا ہے اُسے (اس) دوزخ میں دوگنا عذاب دیجئے۔

(۶۲) اور وہ (ایک دوسرے سے) کہیں گے کہ: کیا بات ہے وہ لوگ (یہاں دوزخ میں) نظر نہیں آرہے جنھیں ہم بُرے لوگوں میں شمار کرتے تھے؟۔

(۶۳) کیا ہم نے اُن کا (ناحق) مذاق اُڑایا تھا، یا ہماری آنکھیں چوک رہی ہیں؟

(۶۴) بے شک یہ بات حق ہے (جو ہو کر رہے گی) کہ دوزخ والے آپس میں جھگڑیں گے۔

(۶۵) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ: میں تو محض ڈرانے والا ہوں اور (یقین مانو) اللہ واحد وقہار کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(۶۶) (وہ) آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی ہر چیز کا رب ہے، جو (مکمل) اقتدار کا مالک ہے اور بہت بخشنے والا ہے۔

(۶۷) آپ کہہ دیجئے: یہ (قیامت کی اطلاع) بہت بڑی خبر ہے۔

(۶۸) جس سے تم منہ موڑے ہوئے ہو۔

(۶۹) مجھے عالم بالا کی باتوں کا کچھ علم نہیں تھا (اُن باتوں کا جو قرآن میں بیان کی گئی ہیں) جب کہ وہ (فرشتے) سوال جواب کر رہے تھے۔ (وہ تو وحی کے ذریعہ ہی معلوم ہوئیں)

(۷۰) (اور) میرے پاس وحی صرف اس لئے آتی ہے کہ میں (اللہ کی طرف سے) ڈرانے والا (یعنی رسول) ہوں۔

(۷۱) (اور عالم بالا کی یہ باتیں بھی وحی کے ذریعہ مجھے معلوم ہوئی ہیں کہ) جب (انسان کی تخلیق کے وقت) آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں گارے سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔

(۷۲) چنانچہ جب میں اس کو پوری طرح بنا دوں اور اُس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اُس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔

(۷۳) چنانچہ (جب انسان کا پیکر مکمل ہوگیا اور اس میں جان ڈال دی گئی تو) سارے کے سارے فرشتوں نے سجدہ کیا۔

(۷۴) سوائے ابلیس کے، اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں شامل ہو گیا۔

(۷۵) (اللہ نے ابلیس سے) فرمایا: کس چیز نے تجھے اس سے روکا کہ تم اُس کو سجدہ کرو جس کو بنایا میں نے

بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي

میں نے اپنے ہاتھوں سے، کیا تو غرور میں آ گیا، یا یہ کہ تو واقعی بڑے درجہ والوں میں ہے؟ (۷۵)۔ وہ بولا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے

مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾

مجھے آگ سے بنایا اور اسے تو نے گیلی مٹی سے بنایا (۷۶)۔ ارشاد ہوا تو پھر تو یہاں سے نکل، کیوں کہ بے شک تو مردود ہو گیا (۷۷)۔

وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ

اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی قیامت کے دن تک (۷۸)۔ وہ بولا کہ اے میرے پروردگار! تو مجھے لوگوں کے جی اُٹھنے

يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾

کے دن تک مہلت دے (۷۹)۔ ارشاد ہوا جا تجھے مہلت دی جائے گی (۸۰)۔ وقت معین کے دن تک (۸۱)۔ بولا کہ مجھ کو بھی

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾

تیرے ہی اقبال کی قسم کہ میں سب کو گمراہ کر ڈالوں گا (۸۲)۔ بجز ان میں سے تیرے بندوں کے جو منتخب کر لیے گئے ہیں (۸۳)۔

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ

ارشاد ہوا کہ سچ یہ ہے، اور سچ تو میں (ہمیشہ) کہتا ہی ہوں (۸۴)۔ کہ میں بھی تجھ سے اور ان میں سے جو تیرا ساتھ دیں ان سب سے دوزخ

أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾

کو بھر دوں گا (۸۵)۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس پر کوئی بھی معاوضہ نہیں چاہتا ہوں اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں (۸۶)۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

یہ (قرآن) تو دنیا جہاں والوں کے لیے ایک نصیحت ہے (۸۷)۔ اور تھوڑے ہی دن بعد تم اس کا حال معلوم کر کے رہو گے (۸۸)۔

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۔ سَبْعُونَ آيَةً وَثَمَانِي رُكُوعَاتٍ

سورۂ زمر مکی ہے، اس میں | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے | ۷۵ آیتیں اور ۸ رکوع ہیں

تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے، اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے (۱)۔ بے شک ہم نے آپ کی طرف (اس) کتاب کو ٹھیک ٹھیک

بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ

نازل کیا ہے، سو آپ خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کی عبادت کرتے رہیے (۲)۔ یاد رکھو! عبادت خالص اللہ ہی کے لیے ہے،

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى

اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور شرکاء تجویز کر رکھے ہیں (کہ) ہم تو ان کی پرستش بس اس لیے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو بنا دیں

توضیحی ترجمہ

اپنے ہاتھ سے ؟، آیا تو نے تکبر سے کام لیا؟ (یعنی اپنے کو بڑا بنانا چاہا؟) یا (واقعی) تو اپنے آپ کو بہت بلند ہستیوں میں سے سمجھتا ہے؟

(۷۶) (ابلیس نے) کہا: میں اس (آدم) سے بہتر ہوں (کیونکہ) تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو گارے سے پیدا کیا ہے۔

(۷۷) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اچھا تو نکل جا! یہاں سے (کیونکہ) اب تو مردود (اور راندۂ درگاہ) ہو گیا۔

(۷۸) اور یقین رکھ قیامت کے دن تک تجھ پر میری لعنت (وپھٹکار) رہے گی۔

(۷۹) اس نے کہا: میرے رب! پھر تو مجھے اُس دن تک (جینے کی) مہلت دیدے جس دن لوگ (موت کی نیند سے) اُٹھائے جائیں گے۔

(۸۰) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: (جا) تو مہلت دیئے جانے والوں میں شامل کر لیا گیا ہے۔

(۸۱) (لیکن یہ مہلت) وقت متعین کے دن تک (ہی ہے، یعنی پہلے نفخہ کے قریب تک، پھر تجھے بھی موت آئے گی)

(۸۲) بولا: تیری عزت کی قسم! میں سب کو گمراہ کر دوں گا۔

(۸۳) سوائے اُن میں سے تیرے (چند) برگزیدہ بندوں کے۔

(۸۴) (اللہ نے) فرمایا: تو سچی بات یہ ہے، اور میں سچ ہی کہتا ہوں۔

(۸۵) کہ میں تجھ سے اور اُن سب سے جو تیری پیروی کریں گے جہنم کو بھر دوں گا۔

(۸۶) (اے پیغمبرؐ!) آپ (لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ میں تم سے (اسلام کی دعوت) پر کوئی اُجرت نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹی لوگوں میں سے ہوں۔

(۸۷) یہ تو دنیا جہان والوں کے لئے بس ایک نصیحت ہے۔

(۸۸) اور تھوڑے ہی وقت کے بعد تم اس کی حقیقت جان لو گے۔

ع ۵ ۲۴ ۱۴

سورۂ زُمَر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) یہ کتاب (قرآن) نازل کی گئی ہے اللہ غالب باحکمت کی طرف سے (یعنی اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے سب حق ہے، ان ہی کے ماننے اور اختیار کرنے میں انسان کی نجات ہے)

(۲) (اے پیغمبرؐ!) بیشک ہم نے یہ کتاب آپ پر برحق نازل کی ہے لہٰذا اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ بندگی خالص اُسی کے لئے ہو۔ (یعنی عمل میں اخلاص اور نیت صرف اُس کی رضا کی ہو)

(۳) یاد رکھئے کہ بندگی خالص اللہ ہی کا حق ہے، اور جن لوگوں نے اس کے علاوہ دوسرے اولیاء (یعنی رکھوالے) بنالئے ہیں (یہ کہہ کر کہ) ہم اُن کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ (ہماری سفارش کر کے) ہمیں بنا دیں

فمن اظلم

اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ

خدا کا مقرب، بے شک اللہ ان کے درمیان فیصلہ کردے گا جس بات میں یہ باہم اختلاف کر رہے

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا

ہیں، بے شک اللہ اسے راہ پر نہیں لاتا جو جھوٹا ہو، ناشکرا ہو (۳)۔ اگر اللہ کسی کو اولاد بنانے کا ارادہ کرتا تو اپنی

لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۴

مخلوق میں سے جس کو چاہتا انتخاب کرلیتا، وہ پاک ہے، وہ اللہ واحد ہے سب پر غالب ہے (۴)۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ

آسمان و زمین اسی نے حکمت سے پیدا کیے ہیں وہ رات کو گھما کر لپیٹتا ہے دن پر اور دن کو گھما کر لپیٹتا

النَّهَارَ عَلَي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

ہے رات پر اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے کہ ہر ایک وقت مقرر تک چلتا رہے گا،

اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ

یاد رکھو وہ زبردست ہے بڑا بخشنے والا ہے (۵)۔ اسی نے تم لوگوں کو ایک ذات سے پیدا کیا، پھر اسی سے

مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ

اس کا جوڑا بنایا، اور تمھارے لیے اس نے چار پایوں کے آٹھ (کی تعداد میں) جوڑے پیدا کیے، وہ

فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ

تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر، تین تین تاریکیوں میں،

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶ اِنْ

یہی ہے اللہ تمھارا پروردگار، اسی کی حکومت ہے کوئی خدا بجز اس کے نہیں، سو تم کہاں پھرے چلے جا رہے ہو (۶)۔ اگر تم

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ

کفر کروگے تو اللہ بے نیاز ہے تم سے، اور نہ وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند کرتا ہے، اور اگر تم لوگ شکر کروگے تو

تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

اسے تمھارے لیے پسند کرتا ہے، اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، پھر تمھیں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانا

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷

ہوگا سو وہ تم کو تمھارے (سارے) اعمال بتلادے گا، بے شک وہ دلوں تک کی باتوں کا جاننے والا ہے (۷)۔

توضیحی ترجمہ

اللہ کا مقرب، یقیناً اللہ فیصلہ کردے گا (قیامت کے دن) اُن باتوں کا جن میں یہ (کافر اہلِ ایمان سے) اختلاف کر رہے ہیں (دنیا میں کرلیں جتنا اختلاف کرنا ہو) یقین رکھیے! اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہو۔ (یعنی جھوٹ وبے سند باتوں اور کفر کو اختیار کرلے اور حق جاننے کی کوشش ہی نہ کرے)

(۴) اگر اللہ یہ چاہتا کہ کسی کو (اپنی) اولاد بنائے تو وہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا منتخب کرلیتا (لیکن) وہ پاک ہے (اس بات سے کہ اس کی کوئی اولاد ہو) وہ تو اللہ ہے، ایک (تنہا ویکتا، اور) سب پر غالب۔ (اسے نہ اولاد کی ضرورت ہے اور نہ اس پر کسی کا دباؤ)

(۵) اُس نے سارے آسمان اور زمین برحق پیدا کئے ہیں، وہ رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے، اور اُس نے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ہے، ہر ایک کسی معین مدت تک کے لئے رواں دواں ہے، یاد رکھو کہ وہی زبردست (اقتدار کا مالک) ہے (جس سے اس نے یہ سارا نظام بنایا اور) بہت بخشنے والا ہے۔ (اس لئے سب کو صحیح راستہ چننے اور غلطیوں پر معافی مانگنے کا پورا موقع دیتا ہے)

(۶) اُس نے تم سب کو ایک جان (حضرت آدمؑ) سے پیدا کیا پھر اُسی سے اُس کا جوڑا (یعنی حضرت حوا کو) بنایا، اور (اُسی نے) اُتارے تمہارے لئے چوپایوں کے آٹھ جوڑے (چار نر اور چار مادہ) وہ تمہاری تخلیق تمہاری ماؤں کے پیٹ میں اس طرح کرتا ہے کہ تم تین اندھیریوں (ایک اندھیری پیٹ کی، دوسری رحم کی، اور تیسری اُس جھلی کی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے) کے درمیان بناوٹ کے ایک مرحلہ کے بعد دوسرے مرحلے سے گذرتے ہو (یعنی پہلے نطفہ، پھر خون، پھر لوتھڑا، پھر ہڈیاں وغیرہ میں تبدیل ہوتے رہتے ہو) یہی اللہ تمہارا رب ہے، ساری بادشاہی اسی کی ہے، (جب ایسا ہے تو یقیناً) اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (ان حقیقتوں کو ماننے کے بعد) پھر تم کہاں منہ گھمائے جارہے ہو؟۔ (کس کے بہکاوے میں آرہے ہو؟)

(۷) (سن لو!) اگر تم کفر اختیار کروگے تو یقین رکھو اللہ تم سے بے نیاز ہے (اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا) لیکن اُسے اپنے بندوں کی ناشکری (اور ان کا کفر) پسند نہیں، اور اگر تم شکر کروگے تو وہ اُسے تمہارے ہی لئے پسند کرتا ہے، اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا (اس لئے سب کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا) پھر (یاد رہے) تم سب کو اپنے پروردگار ہی کے پاس لوٹ کر جانا ہے، اُس وقت وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کچھ کیا کرتے تھے، بے شک وہ (تو) دلوں کی باتیں (بھی) خوب جانتا ہے۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کو اسی کی طرف رجوع ہو کر پکارنے لگتا ہے، پھر جب اللہ اس کو اپنے پاس سے نعمت

مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ

عطا کر دیتا ہے تو وہ پیشتر جس کے لیے (اس کو) پکار رہا تھا بھول جاتا ہے اور اللہ کے شریک بنانے لگتا ہے جس سے وہ اللہ کی راہ

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾

سے (دوسروں کو بھی) گمراہ کرتا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اپنے کفر کا مزہ کچھ دن اور اٹھا لے، تو دوزخیوں میں سے تو ہونے والا ہی ہے (۸)۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا

بھلا جو شخص رات کے اوقات میں سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو، آخرت سے ڈر رہا ہو اور اپنے

رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ

پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو، آپ کہئے کہ کیا علم والے اور بے علمی والے کہیں برابر بھی ہوتے ہیں؟

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۹﴾ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ

نصیحت تو بس وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل والے ہوتے ہیں (۹)۔ آپ کہہ دیجئے اے میرے ایمان والے بندو! اپنے پروردگار

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا

سے ڈرتے رہو، جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیے نیک صلہ ہے اور اللہ کی زمین فراخ ہے، ثابت قدم رہنے

يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ

والوں ہی کو ان کا اجر بے شمار ملے گا (۱۰)۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی عبادت خالص اسی کی عبادت

اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ

کرتے ہوئے کروں (۱۱)۔ اور مجھے یہ بھی حکم ملا ہے کہ میں سب مسلمانوں میں اول ہوں (۱۲)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی

اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ

نافرمانی کروں تو (اپنے لیے) ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں (۱۳)۔ آپ کہہ دیجئے میں اللہ کی عبادت اس طرح کرتا ہوں

مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

کہ اپنے دین کو اس کے لیے خالص رکھتا ہوں (۱۴)۔ سو تمہارا دل جس چیز کو چاہے اس کی عبادت کرو، اللہ کو چھوڑ کر، آپ کہہ دیجئے کہ

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

پورے زیاں کار وہی لوگ ہیں جو اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے قیامت کے روز خسارے میں پڑے، یاد رکھو کہ یہی خسارہ ہے

ع ۱ / ۹ / ۱۵

توضیحی ترجمہ

(۸) اور جب انسان کو کوئی تکلیف چھو جاتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کو اُسی سے لو لگا کر پکارتا ہے، پھر جب وہ انسان کو اپنی طرف سے (امن و آسائش کی) نعمت عطا فرما دیتا ہے تو وہ بھول جاتا ہے اُس دعا کو جو وہ اللہ سے کیا کرتا تھا (جس کے نتیجہ میں اُسے اُس تکلیف سے نجات ملی) اور اللہ کے لئے شریک بنانے لگتا ہے (کہ فلاں دیوتا یا فلاں بزرگ و پیر نے اُس کی مصیبت دور کر دی، اور ایسا شیطان اُس سے اس لئے کراتا ہے) تاکہ (دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ سے بہکائے۔ آپ کہہ دیجئے کہ: اپنے کفر کا مزہ کچھ دن اور لے لو، یقینی طور پر تم دوزخ والوں میں سے ہو۔

(۹) (خود سوچو) کیا وہ شخص جو راتوں کو عبادت کرنے والا ہو، کبھی سجدے میں ہو، کبھی قیام میں، آخرت سے ڈرتا ہو، اور اپنے رب سے رحمت کی امید رکھتا ہو (کیا اُس کے برابر ہو سکتا ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا) کہہ دیجئے کہ: (اچھا بتاؤ) کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں (اور اس بات کو وہی سمجھتے ہیں) جو (اپنی) عقل استعمال کرتے ہیں۔

(۱۰) (اور اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ: اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو، (آخرت کی) بھلائی اُن ہی کے لئے ہے جنھوں نے اس دنیا میں بھلائی کی (یعنی نیک عمل کئے) اور اللہ کی زمین بہت وسیع ہے (اگر تمہارے لئے اللہ کی عبادت اور نیک عمل کرنے میں رکاوٹیں ہوں تو تم کہیں بھی ہجرت کر سکتے ہو جہاں آزادی سے اُس کے حکم بجا لا سکو، ایسے مقام پر رہنے میں جہاں ماحول مخالف ہو، یا وہاں سے ہجرت کرنے میں بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا ہوگا اور اس وقت تمہیں صبر سے کام لینا ہوگا) یاد رکھو جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں اُن کا ثواب اُنھیں بے حساب دیا جائے گا۔

(۱۱) آپ کہہ دیجئے کہ: مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت اس طرح کروں کہ میری بندگی خالص اُسی کے لئے ہو۔

(۱۲) اور مجھے (اس کا) حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلا فرماں بردار میں بنوں۔ (بعد میں دوسروں کو اس کی دعوت دوں)

(۱۳) (اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجئے کہ: میں (خود اپنے بارے میں بھی) بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں اگر میں (بھی) اپنے رب کی نافرمانی کروں۔

(۱۴) کہہ دیجئے کہ: میں تو اللہ کی عبادت اس طرح کرتا ہوں کہ میں نے اپنی بندگی صرف اُسی کے لئے خالص کر لی ہے۔

(۱۵) اب تمہاری مرضی، تم اُس کے سوا جس کی چاہے عبادت کرو، (کوئی زبردستی تو کی نہیں جا سکتی، ہاں یہ) بتا دیجئے کہ: حقیقی نقصان میں وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں، (اچھی طرح یاد رکھو!) یہی ہے نقصان

الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ

صریح (۱۵)۔ ان کے لیے اوپر سے بھی آگ کے محیط شعلے ہوں گے اور ان کے نیچے بھی محیط شعلے ہوں گے۔ یہ وہی

يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ

(عذاب) ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، اے میرے بندو! مجھ سے ڈرو (۱۶)۔ اور جو لوگ اس سے بچے رہتے

اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ

ہیں کہ شیطان کی پرستش کریں اور اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں ان کے لیے بشارت ہے، سو آپ بشارت دے دیجئے (۱۷)۔

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ

میرے انھی بندوں کو جو (اس) کلام کو کان لگا کر سنتے ہیں، پھر اس کی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں، یہی

وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ

ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی اور یہی ہیں جو اہل عقل ہیں (۱۸)۔ بھلا جس پر عذاب کی بات متحقق ہو چکی

اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ

تو کیا آپ ایسے شخص کو جو دوزخ میں ہوگا، چھڑا سکتے ہیں؟ (۱۹)۔ البتہ جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں ان کے لیے

فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ

بالاخانے ہیں جن کے اوپر بنے بنائے (تیار) بالاخانے ہیں ان کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہیں (یہ) اللہ کا وعدہ ہے (اور) اللہ

اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى

وعدے کے خلاف نہیں کرتا (۲۰)۔ کیا تو نے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا، پھر اُسے زمین کے سوتوں میں

الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

داخل کر دیا، پھر وہ اس کے ذریعے سے کھیتیاں پیدا کر دیتا ہے جس کی مختلف قسمیں ہیں، پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے سو تو اس کو زرد دیکھتا

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ

ہے، پھر وہ اس کو چورا چورا کر دیتا ہے، اس (نمونۂ قدرت) میں بڑی نصیحت ہے اہل عقل کے لیے (۲۱)۔ سو جس شخص کا سینہ اللہ نے اسلام

شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ

کے لیے کھول دیا اور وہ اپنے پروردگار کے نور پر چل رہا ہے (کیا ایسا شخص اور اہل قساوت برابر ہو سکتے ہیں؟) سو بڑی خرابی ان لوگوں

قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ

کے لیے، جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہیں، یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں (۲۲)۔ اللہ نے نازل کیا ہے، بہترین

توضیحی ترجمہ

بالکل واضح اور کھلا ہوا۔ (جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں)

(۱۶) ایسے لوگوں کے لئے اُن کے اوپر بھی آگ کے بادل ہیں اور اُن کے نیچے بھی ویسے ہی بادل (یعنی ہر طرف سے آگ ہی آگ گھٹا کی طرح چھائی ہو گی) یہ وہی (دوزخ کا عذاب) ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے (اور براہ راست فرماتا ہے کہ) اے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو (میری باتوں پر یقین نہ کرو گے تو عذاب بھگتنا ہی ہوگا)

(۱۷) اور جن لوگوں نے اس سے اجتناب کیا ہے کہ وہ طاغوت (یعنی شیطان اور ہر طرح کے باطل معبود) کی عبادت کریں اور انھوں نے (صرف) اللہ سے لو لگائی ہے، (میری رضا اور جنت کی) خوش خبری اُن ہی کے لئے ہے، لہٰذا آپؐ میرے اُن بندوں کو خوش خبری سنا دیجئے۔

(۱۸) (یہ) وہ لوگ (ہیں جو) بات کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اُس میں سے جو (سب سے) بہترین (یعنی اول درجہ کی) ہوتی ہے اُس پر عمل کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہ ہی (واقعتاً) عقلمند ہیں۔ (کہ انھوں نے عقل سے کام لے کر حق کا راستہ اختیار کر لیا)

(۱۹) (ان کے مقابلے میں وہ شخص) جس پر (اُس کی ضد عناد اور بداعمالیوں کی بدولت) عذاب طے کر دیا گیا (وہ تو دوزخی ہو گیا) کیا آپ اُسے چھڑا لیں گے جو دوزخ میں پہونچ چکا ہے؟۔

(۲۰) ہاں! جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں (اور اُس کے احکام پر عمل کرتے ہیں) اُن کے لئے (جنت میں) اوپر تلے بنے ہوئے بالا خانے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کا وعدہ ہے (اور) اللہ کبھی وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

(۲۱) کیا آپ نے (اس پر) غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل کرتا ہے پھر اُس (کے پانی) کو (مسام کے ذریعہ) زمین کے سوتوں میں پرو دیتا ہے، پھر اُس (پانی) سے ایسی کھیتیاں وجود میں لاتا ہے جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں، پھر وہ کھیتیاں سوکھ جاتی ہیں تو تم اُنھیں دیکھتے ہو کہ پیلی پڑ گئی ہیں، پھر وہ اُن کو چورا چورا کر دیتا ہے، یقیناً ان ساری باتوں میں عقل رکھنے والوں کے لئے بڑا سبق ہے۔

ع ۲ ۲ ۱۶

(۲۲) کیا وہ شخص جس کے سینہ کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے، اور (اس شرح صدر کے نتیجہ میں) وہ اپنے رب کی (عطا کردہ ایمان کی) روشنی سے مزین ہو (کسی سخت سنگدل کے برابر ہو سکتا ہے؟) سو بربادی ہے اُن کی جن کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہو چکے ہیں، یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔

(۲۳) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے سب سے بہتر

الْحَدِيثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ

کلام ایک کتاب باہم ملتی جلتی ہوئی اور بار بار دہرائی ہوئی، اس سے ان لوگوں کی جلد جو اپنے پروردگار

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ

سے ڈرتے ہیں کانپ اٹھتی ہے، پھر ان کی جلد اور ان کے قلب اللہ کے ذکر کے لیے نرم ہو جاتے ہیں،

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

یہ اللہ کی (طرف سے آئی ہوئی) ہدایت ہے، جسے چاہتا ہے اس کے ذریعہ سے ہدایت کر دیتا ہے، اور اللہ جسے بے راہ کر دے

مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَنْ يَّتَّقِي بِوَجْهِهٖ سُوٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَقِيلَ

اس کے لیے ہادی کوئی نہیں (۲۳)۔ بھلا جو شخص قیامت کے دن عذاب سخت کو اپنے چہرے پر لے گا، اور (ایسے) ظالموں

لِلظّٰلِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو (تو کیا ایسا شخص اور جو ایسا نہ ہو، برابر ہو سکتے ہیں؟) (۲۴)۔

فَأَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ

ان کے قبل والوں نے بھی (حق کو) جھٹلایا تھا، سو ان پر عذاب ایسے طور پر آ پڑا کہ ان کو گمان بھی نہ تھا (۲۵)۔ سو اللہ

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾

نے انھیں دنیوی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھا دیا، اور آخرت کا عذاب تو اور سخت ہے، کاش یہ لوگ سمجھتے (۲۶)۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر قسم کے مضمون بیان کر دیے ہیں، تاکہ لوگ نصیحت حاصل کرتے

يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ ۚ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ

رہیں (۲۷)۔ قرآن واضح جس میں کوئی کجی نہیں، تاکہ لوگ ڈرتے رہیں (۲۸)۔ اللہ مثال بیان کر رہا ہے کہ ایک شخص

اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۚ

ہے جس میں کئی ساجھی ہیں، آپس میں باہم ضد رکھنے والے اور ایک اور شخص ہے کہ پورا ہی ایک شخص کی (ملک) ہے،

هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۚ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ مَيِّتٌ

تو کیا دونوں کی حالت یکساں ہے؟، الحمدللہ، مگر ہے یہ کہ ان میں سے اکثر سمجھتے ہی نہیں (۲۹)۔ آپ کو بھی مرنا ہے

وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾

اور انھیں بھی مرنا ہے، (۳۰)۔ پھر قیامت کے دن تم (دونوں فریق) اپنے پروردگار کے رُوبرو مقدمہ پیش کرو گے (۳۱)۔

وقف لازم

ع ۳ / ۱۷

توضیحی ترجمہ

کلام، کتاب کی شکل میں، آپس میں ملتی جلتی (یعنی جس کے سارے حصے اور آیتیں خوبیوں میں ایک دوسرے کے بالکل مشابہ ہیں کوئی آیت کسی سے کم نہیں) بار بار دوہرائی ہوئی (یعنی جس میں قصص وواقعات اور مواعظ واحکام اور دیگر مضامین کو بار بار دوہرایا گیا ہے) اس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اُن لوگوں کے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر اُن کے بدن اور اُن کے دل نرم ہو کر اللہ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، یہ (کتاب) اللہ کی (طرف سے آئی ہوئی) ہدایت ہے، اس کے ذریعہ وہ جس کو چاہے ہدایت دیتا ہے (اور وہ چاہتا اُسی کے بارے میں ہے جو اس کی طلب رکھتا ہے) اور جسے اللہ ہی گمراہ رہنے دے اُسے کوئی راستہ دکھانے والا نہیں۔

(۲۴) کیا (ہوگا اُس کا) جو شخص قیامت کے دن بدترین عذاب کو اپنے چہرے سے روکنا چاہے گا (کیونکہ اُس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوں گے) اور (عذاب رکتا تو کیا اُس ظالم کو اور زیادہ تکلیف ہوگی اور) ظالموں سے (اس وقت) کہا جائے گا کہ چکھو اس کمائی کا مزہ جو تم نے کر رکھی تھی۔

(۲۵) (یہی لوگ پیغمبر کو نہیں جھٹلا رہے ہیں بلکہ) جو لوگ ان سے پہلے تھے اُنھوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا، جس کے نتیجہ میں اُن پر وہاں سے عذاب آیا جہاں سے اُن کو خیال بھی نہ تھا۔

(۲۶) چنانچہ اُن کو اللہ نے اسی دنیا میں رسوائی کا مزہ چکھا دیا، اور آخرت کا عذاب تو اور بھی بڑا ہے (جو اس کے علاوہ انھیں ملنا ہی ہے) کاش کہ یہ لوگ جان لیتے!

(۲۷) اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں، تاکہ لوگ سبق حاصل کریں۔

(۲۸) قرآن ہے عربی میں (جو اس کے اولین مخاطبین کی مادری زبان ہے) اس میں کوئی کجی (یعنی ٹیڑھی ترچھی بات) نہیں (جو سمجھ میں نہ آئے، بلکہ سیدھی اور صاف باتیں بیان کی گئی ہیں) تاکہ لوگ (بآسانی سمجھیں اور) تقویٰ اختیار کریں۔

(۲۹) اللہ نے ایک مثال یہ دی ہے کہ ایک (غلام) شخص ہے جس کی ملکیت میں کئی لوگ شریک ہیں، جن میں آپس میں کھینچ تان بھی ہے، اور دوسرا (غلام) شخص وہ ہے جو پورے کا پورا ایک ہی آدمی کی ملکیت ہے، (بتاؤ) کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے؟ (یقیناً نہیں ہو سکتی، کیونکہ کئی آقاؤں اور وہ بھی مخالف مزاج آقاؤں کے غلام کو سب کو خوش رکھنا بہت دشوار ہوگا اس کے مقابلہ میں جو ایک ہی مالک کا غلام ہے) الحمدللہ! (اس مثال سے بات بالکل صاف ہو گئی کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنے والے اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے) لیکن اکثر لوگ (پھر بھی) نہیں سمجھتے۔

(۳۰) (اے پیغمبرؐ!) یقیناً موت آپ کو بھی آنی ہے اور بلاشبہ موت اِن کو بھی آنی ہے۔

(۳۱) پھر تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے حضور میں اپنا مقدمہ پیش کرو گے۔ (اس وقت عملی فیصلہ ہو جائے گا)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ
تو اس سے بڑھ کر بے انصاف کون ہے جو اللہ پر جھوٹ لگائے اور سچی بات کو جھٹلائے جب
بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝۳۲
کہ وہ اس کے پاس پہنچے، کیا (ایسے) کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہوگا؟ (۳۲)۔
وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ
اور جو لوگ سچی بات لے کر آئے اور (خود بھی) اس کو سچ جانا تو یہی لوگ تو پرہیزگار
الْمُتَّقُوْنَ ۝۳۳ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
ہیں (۳۳)۔ وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس سب کچھ ہے، یہ صلہ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۴ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا
ہے نیک کاروں کا (۳۴)۔ تاکہ اللہ ان سے ان کے ہر عمل کی برائیوں کو دور کردے
وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۳۵
اور ان کے عمل کی نیکیوں کا انھیں (پورا) اجر دے (۳۵)۔
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ
کیا اللہ اپنے بندۂ (خاص) کے لیے کافی نہیں؟ اور یہ لوگ آپ کو ان سے ڈراتے ہیں جو اللہ کے
دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۳۶ وَمَنْ يَّهْدِ
علاوہ ہیں، اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں (۳۶)۔ اور جسے اللہ ہدایت
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝۳۷
دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، کیا اللہ زبردست (اور) سزا پر قادر نہیں؟ (۳۷)۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ
اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہی کہیں گے کہ اللہ نے، آپ
اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ
کہہ دیجئے کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے سوا تم جنھیں پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے
اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ
تو کیا یہ اس کی (دی ہوئی) تکلیف کو دور کرسکتے ہیں، یا اللہ مجھ پر عنایت کرنا چاہے تو کیا

(۳۲) تو (اب بتاؤ) اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے (یعنی یہ دعویٰ کرے کہ اللہ کی اولاد ہے، یا اس کی بیوی ہے، یا اس کا کوئی شریک ہے) اور جب سچی بات اُس کے پاس (انبیاء علیہم السلام کے ذریعے) آئے تو وہ اُس کو جھٹلا دے، تو (ایسے) کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہوگا؟ (تو اور کہاں ہوگا؟)

(۳۳) اور جو لوگ سچی بات لے کر آئیں، اور (خود بھی) اسے سچ مانیں تو یہی لوگ تو ہیں جو متقی و پرہیزگار ہیں۔ (حضرت شاہ عبدالقادرؒ نے اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ ''جو سچی بات لے کر آیا وہ نبی، اور جس نے سچ مانا وہ مومن ہے۔'' گویا دونوں جملوں کا مصدق علٰحدہ ہے)

(۳۴) ان (متقیوں) کے لئے اُن کے رب کے پاس (ہر) وہ چیز ہے جو وہ چاہیں، یہ ہے بدلہ محسنین کا۔ (یعنی اُن کا جو ہر نیک کام خالص اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں)

(۳۵) (اور اپنے نیک اعمال اس لئے کرتے ہیں) تاکہ اللہ اُن سے ان کے برے عملوں کو دور کردے، اور جو اچھے اور نیک کام انھوں نے کئے ہوں اُن کا بہتر سے بہتر بدلہ اُنھیں عطا فرمائے۔

(۳۶) کیا اللہ اپنے بندے (بالخصوص آپ) کے لئے کافی نہیں ہے؟ اور (حیرت ہے ان کی عقلوں پر) یہ آپ کو اُس (اللہ) کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں (یقیناً ان کی حرکتوں کی پاداش میں اللہ نے انھیں بھٹکا دیا ہے) اور جسے اللہ بھٹکا دے تو اُسے کوئی راستے پر لانے والا نہیں۔

(۳۷) اور جسے اللہ راستے پر لے آئے اُسے کوئی راستے سے بھٹکانے والا نہیں، (انھوں نے کیا سمجھ رکھا ہے؟ وہ بھٹکاتے رہیں گے اور اُن کو سزا نہیں ملے گی) کیا اللہ زبردست، انتقام لینے والا نہیں؟ (وہ بھٹکانے والوں سے ضرور اس کا بدلہ لے گا)

(۳۸) اور اگر آپ اُن سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ یہی کہیں گے کہ اللہ نے، آپ (اُن سے) پوچھئے کہ کیا خیال ہے تمہارا (اس بابت کہ) جنھیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے کوئی نقصان (یا تکلیف) پہنچانے کا ارادہ کرلے تو کیا یہ اُس کے نقصان (یا تکلیف) کو دور کرسکتے ہیں؟ یا اگر اللہ مجھ پر (کوئی) مہربانی کرنا چاہے تو کیا

هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ
یہ اس کی عنایت کو روک سکتے ہیں؟، آپ کہہ دیجئے کہ میرے لیے تو اللہ کافی ہے توکل کرنے والے اسی
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۳۸ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ
پر توکل کرتے ہیں (۳۸)۔ کہہ دیجئے کہ اے میری قوم والو! تم اپنی حالت پر عمل کیے جاؤ میں بھی عمل کر رہا
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳۹ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ عَلَیْهِ
ہوں، سو عنقریب تم جان لوگے (۳۹)۔ کہ کون شخص ہے جس پر اُسے رسوا کرنے والا عذاب آیا چاہتا ہے،
عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝۴۰ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ
اور جس پر عذاب مستقل نازل ہوگا (۴۰)۔ ہم نے آپ پر یہ کتاب لوگوں کے لیے اتاری ہے حق کے ساتھ،
فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ
سو جو کوئی راہ ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی لیے، اور جو کوئی بے راہ ہوگا تو اس کی بے راہی بھی اسی پر پڑے گی،
وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝۴۱ اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ
اور آپ ان پر ذمہ دار نہیں کیے گئے ہیں (۴۱)۔ اللہ ہی جانوں کو قبض کرتا ہے ان کی موت کے وقت اور ان (جانوں) کو بھی
مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی
جن کی موت نہیں آئی ہے ان کے سونے کے وقت، پھر وہ جن پر موت کا حکم کر چکا ہے ان (جانوں) کو تو روک لیتا
عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ
ہے، اور باقی (جانوں) کو ایک میعاد معین کے لیے رہا کر دیتا ہے، بے شک اس (سارے تصرف) میں نشانیاں ہیں ان
فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۴۲ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
لوگوں کے لیے جو سوچتے رہتے ہیں (۴۲)۔ اچھا، تو کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا (دوسروں کو) سفارشی قرار دے
اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْــًٔا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ ۝۴۳
رکھا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ اگر چہ یہ (سفارشی) کچھ بھی قدرت نہ رکھتے ہوں اور نہ کچھ سمجھتے بوجھتے ہوں؟ (۴۳)۔
قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
آپ کہہ دیجئے سفارش تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے، اسی کی سلطنت آسمانوں اور زمین میں ہے، پھر تم
ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۴۴ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ
اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (۴۴)۔ اور جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو بجھ سے جاتے ہیں ان کے دل

توضیحی ترجمہ

یہ اُس کی (اس) مہربانی (یا رحمت وعنایت) کو روک سکتے ہیں؟ (وہ یہی کہیں گے کہ یقیناً وہ تقدیر کو نہیں بدل سکتے، لیکن ہمارے خیال میں وہ اللہ سے ہماری سفارش کریں گے) آپؐ کہہ دیجئے مجھے تو (میرے معاملات میں) اللہ (ہی) کافی ہے (جب سب کچھ اُسی کے اختیار میں ہے تو دوسروں پر بھروسہ کرنے سے کیا فائدہ؟ اس لئے) توکل کرنے والے (یعنی اہلِ ایمان، صرف) اُسی پر توکل کرتے ہیں۔

(۳۹) (اور) آپؐ کہہ دیجئے کہ: اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے طریقے پر عمل کئے جاؤ، میں (اپنے طریقے پر) عمل کر رہا ہوں، جلد ہی تمہیں پتہ چل جائے گا۔ (کہ حق پر کون ہے؟)

(۴۰) (اور سب دیکھ لیں گے کہ) کون ہے وہ جس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اُسے (دنیا میں) رُسوا اور ذلیل کر کے رکھدے، اور (اس سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ کون ہے وہ جس پر (آخرت میں) دائمی عذاب ہوگا۔

(۴۱) (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ پر لوگوں کے (فائدہ کے) لئے کتاب برحق نازل کی ہے، اب جو شخص راہِ راست پر آجائے گا وہ اپنے ہی (فائدہ) کے لئے آئے گا، اور جو گمراہی اختیار کرلے گا تو اُس کی گمراہی کا وبال اُسی پر پڑے گا، اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں۔

ع ٤
١٠
١

(۴۲) (یوں تو) اللہ روحوں کو (مستقل طور پر) قبض کر لیتا ہے اُن کی موت کے وقت، اور (اُس کا ایک تجربہ دنیا میں بھی اس طرح کراتا ہے کہ حقیقی) موت کے علاوہ (ایک گونہ موت) نیند کی حالت میں بھی (عارضی طور پر) دیتا ہے، اور جس کسی کے بارے میں (نیند کی حالت میں ہی) موت کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو (اُس کی روح کو مستقل طور پر) روک لیتا ہے، اور باقی روحوں کو واپس کر دیتا ہے ایک معین وقت تک کے لئے، یقیناً اس میں اُن لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

(۴۳) (ہاں) کیا ان لوگوں نے اللہ (کی اجازت) کے بغیر کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں، آپ پوچھئے (ان سے) چاہے وہ (سفارشی) نہ کوئی اختیار رکھتے ہوں اور نہ کچھ سمجھ بوجھ رکھتے ہوں؟ (یعنی ایک تو سفارشی وہی ہو سکتا ہے جس کے پاس سفارش کرنے کا اختیار ہو، اور دوسرے اس کے پاس عقل و سمجھ ہو، اور یہ دونوں سے خالی ہیں)

(۴۴) آپؐ کہہ دیجئے کہ: ساری کی ساری شفاعت اللہ ہی کے قبضہ واختیار میں ہے (اُس کی اجازت کے بغیر کسی کی مجال نہیں کہ کوئی سفارش کر سکے) اور (فی الحال بھی) اُسی کے قبضے میں زمین آسمانوں کی بادشاہی ہے، پھر (مرنے کے بعد بھی) اُسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔

(۴۵) (عجیب وغریب حال ہے ان لوگوں کا، جب کبھی تنہا اللہ (یعنی اس کی وحدانیت کا) کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل بجھ جاتے ہیں

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ
جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ، اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس وقت یہ
اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
لوگ کھِل اٹھتے ہیں (۴۵)۔آپ دعا کیجئے کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے
عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا
باطن اور ظاہر کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کردے گا جن امور میں یہ
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ
اختلاف کرتے رہتے تھے۔ (۴۶)۔اور اگر شرک کرنے والوں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ
میں ہے اور اتنا ہی اور بھی، تو ان سب کو وہ قیامت کے دن عذاب سخت کے فدیہ میں دینے
الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾
لگیں، اور اللہ کی طرف سے انھیں وہ پیش آکر رہے گا جس کا انھیں گمان بھی نہ تھا (۴۷)۔
وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
(اس وقت) ان پر ان کے (تمام) برے اعمال ظاہر ہو کر رہیں گے اور انھیں وہ (عذاب) گھیر لے گا
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ
جس پر وہ استہزاء کیا کرتے تھے (۴۸)۔جس وقت آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے وہ ہم کو پکارتا ہے، لیکن
نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ
جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ یہ کہتا ہے کہ یہ تو بس مجھے (اپنی) تدبیر سے ملی
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ
ہے، اصل یہ ہے کہ نعمت ایک آزمائش ہوتی ہے، لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں (۴۹)۔یہ بات ان لوگوں نے
قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ
بھی کہی تھی جو ان سے پیشتر ہو گزرے ہیں، سو ان کی کارروائی ان کے کچھ بھی کام نہ آئی (۵۰)۔ بلکہ ان
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ
کی (ساری) بدعملیاں ان پر آ پڑیں، اور ان میں جو لوگ ظالم ہیں ان پر بھی آ پڑنے والی ہیں

جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ، اور جب ذکر کیا جاتا ہے اُس کے علاوہ (اوروں) کا بھی (بحیثیت معبود یا سفارشی) تو خوش ہو جاتے ہیں ۔ (یعنی اُن کے دل اللہ کی تنہا مالکیت و معبودیت کو پسند نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ متعدد چھوٹے چھوٹے معبود و سفارشی ہوں جن سے وہ اپنی غلط اور صحیح فرمائشیں کر سکیں)

(۴۶) (اے پیغمبرؐ!) آپ دعا کیجئے کہ: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! باطن اور ظاہر کے جاننے والے! (تجھ ہی سے فریاد ہے اب) تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرمائے گا جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں ۔ (اتنی موٹی باتیں بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتیں)

(۴۷) اور جن لوگوں نے ظلم (یعنی شرک) کا ارتکاب کیا ہے (جب قیامت کے دن ان اختلافات کا فیصلہ سنایا جائے گا اس وقت اُن کا بُرا حال ہوگا، فرض کیجئے) اگر اُن کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی، تو قیامت کے دن بد ترین عذاب سے بچنے کے لئے وہ سب فدیہ کے طور پر دینے لگیں گے، اور اللہ کی طرف سے وہ کچھ اُن کے سامنے آجائے گا جس کا اُنھیں گمان بھی نہیں تھا۔

(۴۸) اور اُن کے سامنے آجائیں گے وہ سب بُرے اعمال جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے اور گھیر لے گا اُن کو وہ (عذاب) جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

(۴۹) اور انسان (کا عام طور پر حال یہ ہے کہ اُس) کو جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے (اس وقت اُسے کوئی اور یاد نہیں آتا) پھر (وہی انسان) جب ہم اُسے کسی نعمت سے نوازتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو مجھے (میرے) ہنر (اور قابلیت) کی وجہ سے ملی ہے (بات یہ نہیں ہے) بلکہ (بات یہ ہے کہ) یہ آزمائش (ہوتی) ہے (تاکہ ہم دیکھیں کہ تو شکر ادا کرتا ہے یا ناشکری کرتا ہے) لیکن ان میں سے اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں سمجھتے۔

(۵۰) یہ بات ان سے پہلے (گذرے کچھ) لوگوں نے بھی کہی تھی (مثلاً قارون) تو (جب خدا کا عذاب نازل ہوا) جو کچھ اُنھوں نے کما رکھا تھا (یعنی مال و دولت، ہنر و قابلیت) اُن کے کسی کام نہ آیا۔

(۵۱) بلکہ اُن کی (تمام) بداعمالیاں اُن پر آپڑیں، اور ان لوگوں میں سے جن لوگوں نے ظلم کا ارتکاب کیا ہے (یعنی خدا کی وحدانیت کے قائل نہیں ہیں اور شرک جیسا عظیم ظلم کرتے ہیں) جلد ہی اُن پر بھی آپڑیں گی

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ

ان کی بدعملیاں، اور وہ ہرا نہیں سکتے (۵۱)۔ کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی جس کا چاہتا ہے رزق

اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

بڑھا دیتا ہے اور وہی تنگ بھی کر دیتا ہے، بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ

واسطے (۵۲)۔ آپ (میری طرف سے) کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جو اپنی جانوں پر زیادتی

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ

کر چکے ہو، اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بے شک اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا،

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ

بے شک وہی تو غفور ہے بے شک رحیم ہے (۵۳)۔ اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور ان کی

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا

فرماں برداری کرو، قبل اس کے کہ تم پر عذاب واقع ہونے لگے، جب تمہیں کوئی مدد نہ پہنچ سکے (۵۴)۔ اور اپنے

اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

پروردگار کی طرف سے اُترے ہوئے اچھے اچھے حکموں پر چلو، قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ

آپڑے اور تم کو اس کا خیال بھی نہ ہو (۵۵)۔ (یہ حکم اس لیے دیا جاتا ہے کہ) کہیں کوئی یہ نہ کہنے

يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ

لگے کہ افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کی جناب میں کی، اور میں تو تمسخر ہی کرتا

السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ

رہا (۵۶)۔ یا کوئی یہ کہنے لگے کہ اگر اللہ نے مجھے ہدایت دے دی ہوتی تو میں (بھی) پرہیزگاروں

الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً

میں ہوتا (۵۷)۔ یا کوئی عذاب کو دیکھ کر یہ کہنے لگے کہ کاش میرا (دنیا میں) پھر جانا ہوجائے، پھر

فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ

میں نیک بندوں میں ہوجاؤں (۵۸)۔ کیوں نہ ہو! تجھ پر تو میری نشانیاں یقیناً پہنچ چکی تھیں، تو نے جھٹلایا

اُن کی بداعمالیاں، اور یہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ (یعنی جب وہ ارادہ کرلے گا تو یہ کچھ بھی کرلیں اس کو روک نہیں سکتے)

(۵۲) کیا اُنھیں یہ معلوم نہیں ہے کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں وسعت کر دیتا ہے اور وہی (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگی بھی کر دیتا ہے، یقیناً اس میں اہلِ ایمان کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ (کیونکہ وہی اس میں غور کرتے ہیں اور اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں)

ع ۵ ۱۱ ۲

(۵۳) (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اے میرے (وہ) بندو! جنھوں نے (کوئی گناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، یقین رکھو اللہ (توبہ کرنے والوں کے) سارے کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے، بیشک وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۵۴) اور (گناہ معاف کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ اب سے) تم اپنے پروردگار سے لو لگا لو، اور اُس کے فرماں بردار بن جاؤ، (اور ایسا ضرور کر لو) اس سے پہلے کہ تمہارے پاس عذاب آپہونچے (اگر عذاب آگیا تو) پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ (یعنی اُس وقت تمہاری توبہ بھی قبول نہیں ہوگی)

(۵۵) اور (توبہ کرنے کے بعد) اُن باتوں کی پیروی کرو جو بہترین باتیں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے نازل کی گئی ہیں (اس میں بھی تاخیر نہ کرو اور ان پر عمل شروع کردو) اس سے پہلے کہ تم پر اچانک (اللہ کا) عذاب آجائے اور تمہیں اس کا (پہلے سے) پتہ بھی نہ چلے۔

(۵۶) (یہ حکم اس قدر وضاحت کے ساتھ اس لئے دیا گیا ہے کہ) کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی شخص کو یہ کہنا پڑے کہ: ہائے افسوس! میری اس کوتاہی پر، جو میں نے اللہ کے (احکام) کے معاملے میں برتی، اور سچی بات یہ ہے کہ میں تو (اللہ کے احکام کا) مذاق اُڑانے والوں میں سے ہوگیا تھا۔

(۵۷) یا کوئی یہ کہنے لگے کہ: اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی متقی لوگوں میں شامل ہوتا۔ (یعنی اتمام حجت کے لئے یہ آیت نازل کی گئی ہے)

(۵۸) یا جب (قیامت میں) عذاب (کا منظر اور اس کی شدت) دیکھ لے تو یہ کہنے لگے کہ: کاش مجھے ایک مرتبہ (دنیا میں) واپس جانے کا موقع مل جائے تو میں (اچھے اعمال کر کے) نیک لوگوں میں شامل ہوجاؤں۔

(۵۹) (اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ) کیوں نہیں؟ (دی تو گئی تھیں تجھ کو ہدایات، اور) میری آیتیں تیرے پاس پہونچی (بھی) تھیں، لیکن تو نے جھٹلا دیا

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٥٩ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى

ان کو اور تو نے بڑائی جتائی اور تو کافروں میں شامل ہو رہا (۵۹)۔ اور آپ قیامت کے دن ان

الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ

لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھا کیا (ان) متکبرین کا ٹھکانا جہنم

مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٦٠ وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ

میں نہیں ہے؟ (۶۰)۔ اور جو لوگ بچے رہے تھے، اللہ ان لوگوں کو کامیابی کے ساتھ نجات دے گا،

لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦١ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ

ان کو نہ تکلیف پہنچے گی اور نہ یہ غمگین ہوں گے (۶۱)۔ اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہی

وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝٦٢ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ

ہر چیز کا خبر گیر ہے (۶۲)۔ اسی کے اختیار میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں، اور جو لوگ اللہ کی

وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٦٣

آیتوں سے (اب بھی) انکار کیے جاتے ہیں وہی لوگ بڑے گھاٹے میں پڑنے والے ہیں (۶۳)۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝٦٤ وَلَقَدْ

آپ کہہ دیجئے کہ اے جاہلو! کیا پھر بھی تم مجھ سے غیر اللہ کی عبادت کرنے کی فرمائش کرتے ہو؟ (۶۴)۔ واقعہ یہ

اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

ہے کہ آپ کی طرف بھی اور جو آپ سے قبل گزر چکے ہیں ان کی طرف بھی یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ (اے مخاطب)

عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٥ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ

اگر تو نے شرک کیا، تو تیرا عمل (سب) غارت ہو جائے گا اور تو خسارے میں پڑ کر رہے گا (۶۵)۔ تو تو اللہ ہی کی

مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝٦٦ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا

عبادت کرتا اور شکر گزار رہنا (۶۶)۔ اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہئے تھی اور حال یہ ہے

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ

کہ ساری زمین اسی کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے، وہ پاک ہے

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٧ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي

اور برتر، ان لوگوں کے شرک سے (۶۷)۔ اور صور پھونکا جائے گا تو ان سب کے ہوش اڑ جائیں گے جو

توضیحی ترجمہ

ان کو، اور تو نے (ایسا) تکبر اور غرور (کی بنا پر) کیا (نہ کہ کسی شبہ کی بنا پر) اور (اس طرح) تو کافروں میں شامل ہوگیا۔ (اور پھر اسی پر قائم رہا)

(۶۰) اور قیامت کے دن آپ دیکھ لیں گے اُن لوگوں کو جنھوں نے (دنیا میں) اللہ پر جھوٹ باندھا تھا کہ (اللہ کی کہی باتیں کو کہا تھا کہ اُس نے نہیں کہی ہیں، یا اُس کی نہ کہی باتوں کو کہا تھا کہ اُس نے کہی ہیں) اُن کے چہرے سیاہ پڑے ہوں گے (خود سوچئے کہ) کیا غرور اور تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہوگا؟ (تو کہاں ہوگا)

(۶۱) اور جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا تھا اللہ اُن کو نجات دے کر اُن کی مراد کو پہونچائے گا (جہاں) اُن کو نہ کسی قسم کی تکلیف چھو پائے گی، اور نہ (وہاں) اُن کو کسی قسم کا غم ہوگا۔

(۶۲) (یاد رہے کہ) اللہ ہر چیز کا خالق (وموجد) ہے اور وہی ہر چیز کا محافظ ونگراں بھی ہے۔ (لہٰذا تصرف وتدبیر کا وہی کامل مختار ہے، اسے کسی شریک کی ضرورت نہیں)

(۶۳) تمام آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں، اور (اللہ نے اپنی آیات کے ذریعہ بات بالکل واضح کردی ہے، پھر) جن لوگوں نے اللہ کی آیات (ہی) کا انکار کیا وہ تو ہیں ہی گھاٹے میں رہنے والے۔

ع ۶ | ۱۱ | ۳

(۶۴) آپؐ کہہ دیجئے کہ: کیا پھر بھی اے جاہلو! تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں؟

(۶۵) اور واقعہ یہ ہے کہ آپؐ کی طرف بھی یہ بات وحی کے ذریعہ پہونچائی گئی ہے اور اُن (پیغمبروں) کو بھی جو آپؐ سے پہلے (آئے) تھے کہ اگر (بالفرض) تم نے (بھی) شرک (کا ارتکاب) کیا، تو تمہارا سب عمل غارت ہو جائے گا اور تم (بھی) یقیناً سخت نقصان اُٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ (شرک کے معاملہ میں اللہ کا معاملہ کتنا سخت ہے اس آیت سے اُس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے)

(۶۶) بلکہ (فقط) اللہ ہی (عبادت کے لائق ہے، لہٰذا اُسی) کی عبادت کرو، اور شکر گذار لوگوں میں شامل ہو جاؤ۔

(۶۷) اور ان (مشرک) لوگوں نے اللہ کی قدر (وعظمت) ہی نہیں پہچانی جیسا کہ اُس کی قدر (وعظمت) پہچاننے کا حق تھا (ورنہ یہ کسی کو اس کا شریک بنانے کے بارے میں سوچتے بھی نہیں، اس کی عظمتِ شان کا حال اُس وقت معلوم ہوگا جب کہ) قیامت کے دن پوری کی پوری زمین اُس کی مٹھی میں ہوگی، اور آسمان (کاغذ کی طرح) اُس کے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے، وہ پاک ہے اور بہت بالاتر اُس شرک سے جس کا ارتکاب یہ لوگ کر رہے ہیں۔

(۶۸) اور (وہ قیامت کا دن اس طرح واقع ہوگا کہ) صور پھونکا جائے گا تو (اُس سے) سب بیہوش ہوکر گر پڑیں گے جو بھی

السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ

آسمانوں اور زمین میں ہیں بجز اس کے کہ جس کو اللہ چاہے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو دفعۃً سب

اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝٦٨ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ

کے سب اٹھ کھڑے ہوں گے دیکھتے بھالتے ہوئے (٦٨)۔ اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے

رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ

چمک اٹھے گی، اور نامۂ اعمال رکھ دیا جائے گا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کیے جائیں گے، اور سب میں ٹھیک

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٦٩ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

ٹھیک فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا (٦٩)۔ اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ

عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٧٠ ع وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى

ملے گا اور اللہ سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے (٧٠)۔ اور جو کافر ہیں وہ گروہ گروہ جہنم کی طرف ہانکے

جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

جائیں گے، یہاں تک کہ جب اس تک پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور ان سے دوزخ

خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ

کے محافظ کہیں گے، کیا تمھارے پاس تم ہی میں سے پیمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمھارے پروردگار کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ

اور تم کو تمھارے اس دن کے پیش آنے سے ڈرایا کرتے تھے؟، وہ (کافر) کہیں گے ہاں (کیوں نہیں) لیکن عذاب کی

الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٧١ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

بات (آخر) کافروں پر پوری ہو کر رہی (٧١)۔ (پھر) کہا جائے گا دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو (اور) اس میں

فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٧٢ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

(ہمیشہ) پڑے رہو تو غرض کہ بڑا برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا (٧٢)۔ اور جو لوگ اہل تقویٰ تھے وہ جنت کی طرف

اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ

گروہ گروہ روانہ کیے جائیں گے، یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوں گے

لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝٧٣ وَقَالُوا

اور وہاں کے محافظ ان سے کہیں گے سلام علیکم، مزہ میں رہو، سو اس میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ (٧٣)۔ اور وہ کہیں گے

توضیحی ترجمہ

آسمانوں اور زمین والے ہیں، سوائے اُس کے جسے اللہ چاہے (مثلاً جرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عرش بردار فرشتے وغیرہ) پھر (پہلا عمل مکمل ہونے کے بعد) دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ (سب بیہوش ہونے والے) پل بھر میں کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔

(٦٩) اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اُٹھے گی (کیونکہ اللہ تعالیٰ حساب کے لئے اُس پر اپنی شان کے مناسب اجلال فرمائیں گے) اور نامۂ اعمال (کاریکارڈ) سامنے رکھ دیا جائے گا، اور انبیاء اور (دوسرے) تمام گواہوں کو حاضر کیا جائے گا اور (پھر) لوگوں کے درمیان حق (اور انصاف) کے ساتھ فیصلے کئے جائیں گے، اور اُن پر (ذرا بھی) ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(٧٠) اور ہر شخص کو اُس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور وہ بخوبی واقف ہے اُن کے اعمال سے۔ (یعنی اللہ بذات خود اُن کے ایک ایک عمل سے واقف ہے، یہ اعمال نامے اور گواہ تو اتمام حجت کے لئے اور دفع معذرت کے لئے ہوں گے)

ع ٧ ٧ ٤

(٧١) اور جنھوں نے (دنیا میں) کفر اختیار کیا ہوگا اُن کو جہنم کی طرف غول کی شکل میں ہنکا کر لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ اُس کے پاس پہونچ جائیں گے تو اُس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اُن سے اس کے محافظ (اور داروغہ) پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہوں، اور تمہیں اس دن کا سامنا کرنے سے خبردار کرتے ہوں؟ (وہ تم ہی میں سے تھے، اُن کی بات سمجھنا تمہارے لئے آسان تھا، اور تم اُن سے بآسانی فیض حاصل کر سکتے تھے، پھر ایسا کیوں ہوا کہ تم کو یہاں آنا پڑا؟) وہ جواب دیں گے: کیوں نہیں! (بے شک آئے تھے) لیکن (ہم نے مانا نہیں، اور بالآخر) عذاب کی بات کافروں پر سچ (ثابت) ہو کر رہی۔

(٧٢) (تو اُن سے) کہا جائے گا کہ: چلو داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں اُس میں ہمیشہ ہمیش رہنے کے لئے، تو (دیکھ لو) کیسا بُرا ٹھکانا ہے تکبر اور غرور والوں کے لئے۔ (جس کی بنا پر تم نے پیغمبروں کی بات نہ مانی اور کفر اور شرک پر قائم رہے)

(٧٣) اور جو لوگ (دنیا میں) ڈرتے تھے اپنے رب سے اُن کو (بھی) جنت کی طرف غول کی شکل میں لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ اُس کے پاس پہونچیں تو اُس کے دروازے (پہلے سے) اُن کے لئے کھلے ہوں گے اور اُن سے اس کے محافظ (اور داروغہ) کہیں گے کہ: سلام ہو تم سب پر، خوش رہو! داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کے لئے۔

(٧٤) اور (جب وہ ایمان وتقویٰ والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو بے اختیار) کہہ اُٹھیں گے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ

اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہمیں (اس) زمین کا مالک کر دیا کہ ہم جنت میں

مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَى

جہاں چاہیں مقام کریں، تو غرض کہ عمل کرنے والوں کا کیسا اچھا انعام ہے! (۷۴)۔ اور آپ فرشتوں کو

الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ

دیکھیں گے کہ حلقہ باندھے ہوں گے عرش کے گرداگرد اپنے پروردگار کی تسبیح وحمد کرتے ہوئے اور بندوں کے

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٥﴾

درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور آواز آئے گی کہ ساری خوبیاں اللہ پروردگار عالم ہی کے لیے ہیں (۷۵)۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — خَمْسٌ وَثَمَانُونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ مومن مکی ہے، اس میں — شروع اللہ بڑے رحمت والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — ۸۵ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ

حا۔ میم (۱)۔ یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، علم والا ہے (۲)۔ گناہ کا بخشنے والا

الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلٰهَ

ہے اور توبہ کا قبول کرنے والا ہے، سخت سزا دینے والا ہے، قدرت والا ہے، اس کے سوا کوئی خدا نہیں، اسی

إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿٣﴾ مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللّٰهِ إِلَّا الَّذِينَ

کے پاس (سب کو) جانا ہے (۳)۔ اللہ کی آیتوں میں بس وہی لوگ جھگڑے نکالتے ہیں جو کافر ہیں، سو ان

كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا کہیں آپ کو دھوکے میں نہ ڈال دے (۴)۔ ان سے قبل قوم نوح تکذیب

نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ

کر چکی ہے اور ان کے بعد کے گروہ بھی، اور ہر امت نے اپنے پیغمبر کے گرفتار کرنے کا قصد

لِيَأْخُذُوهُ ۖ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۖ

کیا، اور ناحق کے جھگڑے نکالے، تاکہ اس ناحق سے حق کو دبا لیں سو میں نے ان کی گرفت کی، سو میری

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ

طرف سے انھیں کیسی سزا ملی (۵)۔ اور اسی طرح آپ کے پروردگار کی بات پوری ہو چکی (تمام)

توضیحی ترجمہ

کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے، جس نے ہم سے اپنے وعدے کو سچ کر دکھایا اور ہم کو اس سرزمین کا ایسا وارث بنایا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں اپنا ٹھکانا بنا لیں، پس (ثابت ہو گیا کہ) بہترین انعام (نیک) عمل کرنے والوں کا ہے۔

(۷۵) اور آپ (اس وقت) دیکھیں گے فرشتوں کو عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے، وہ تسبیح کر رہے ہوں گے اپنے رب کی حمد کے ساتھ، اور لوگوں کے درمیان برحق فیصلہ کر دیا جائے گا، اور (اس وقت ہر طرف) یہی کلمہ (بلند) ہوگا کہ: ''تمام تر تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے''۔

سورۂ مومن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) حٰـمٓ (یہ حروف مقطعات میں سے ہے، جس کے معنی اللہ اور رسول نے نہیں بتائے)

(۲) یہ کتاب نازل کی گئی ہے اللہ کی طرف سے جو عزیز (یعنی زبردست، ہر چیز پر قابو یافتہ اور غالب) اور علیم ہے (یعنی سب کچھ جانتا ہے، کوئی چیز اُس کے احاطۂ علم سے باہر نہیں)

(۳) گناہ بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے (جس سے گناہ کے اثرات تک مٹا دیتا ہے) سخت سزا دینے والا ہے (اُن مجرموں کو جو معافی اور مغفرت کے مستحق نہ ہوں) بڑی قدرت والا ہے، اُس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں، اُسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

(۴) اللہ کی آیتوں میں جھگڑے وہی لوگ نکالتے ہیں جو کافر و منکر ہیں، لہٰذا اُن کا شہروں ملکوں میں چلنا پھرنا اور دوڑ دورہ (اور اس کے نتیجہ میں خوش حالی) آپ کو (یا کسی کو) دھوکے میں نہ ڈال دے (کہ انھیں اپنے کئے کی سزا نہیں ملے گی)

(۵) ان سے پہلے نوح کی قوم اور اُن کے بعد بہت سے گروہوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا اور (اُن میں سے) ہر اُمت نے اپنے رسول کو گرفتار کرنے کی فکر (اور کوشش) کی، اور ناحق جھگڑے نکالے تاکہ ان کے ذریعہ حق کو ناکام بنا دیں تو میں نے اُن کو پکڑ میں لے لیا، سو (دیکھ لو کہ) میری سزا کیسی (سخت) تھی؟

(۶) اور اسی طرح آپ کے پروردگار کی یہ بات اُن کے بارے میں طے اور پکی ہو چکی ہے جنھوں نے

كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۞ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ

کافروں پر کہ وہ اہلِ دوزخ ہوں گے (٦)۔ جو (فرشتے) کہ عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور (فرشتے) اس کے گرداگرد

حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ

ہیں وہ اپنے پروردگار کی تسبیح حمد کے ساتھ کرتے رہتے ہیں، اور اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور ایمان والوں کے لیے

اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ

استغفار کیا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت وعلم ہر چیز کو شامل ہے، سو تو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں

تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۞ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ

نے توبہ کرلی ہے اور تیرے راستے پر چلتے ہیں اور انھیں دوزخ کے عذاب سے بچادے (٧)۔ اے ہمارے پروردگار!

جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ

انھیں ہمیشگی بہشتوں میں داخل کردے جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، اور ان کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے

اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ ۙ وَقِهِمُ

جو (بہشت کے) لائق ہوں انھیں بھی (داخل کردے) بے شک تو ہی زبردست ہے حکمت والا ہے (٨)۔ اور انھیں

السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ

تکلیفوں سے بچالے اور تو نے جس کو اس دن کی تکلیفوں سے بچالیا، اس پر تو نے بڑی مہربانی کی اور یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ

بڑی کامیابی ہے (٩)۔ یقیناً جو لوگ کافر ہیں انھیں پکارا جائے گا کہ جیسی تم کو اپنے سے نفرت ہے اس سے

اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۞

بڑھ کر اللہ کو تم سے نفرت تھی، جب کہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور تم انکار کرتے تھے (١٠)۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا

وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہم کو دوبار مردہ رکھا اور دوبار زندگی دی، سو ہم اپنی خطاؤں کا اقرار کرتے ہیں تو کیا کوئی

فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۞ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ

صورت ہے نکلنے کی؟ (١١)۔ وجہ اس (سزائے دائمی) کی یہ ہے کہ جب صرف اللہ کا نام لیا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے،

كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۞ هُوَ

اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے، سو فیصلہ تو اللہ کا ہے جو عالی شان ہے بڑے مرتبہ والا ہے (١٢)۔ وہ

توضیحی ترجمہ

کفر کو اپنالیا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔

(٧) (اوپر کی آیات میں مجرمین ومنکرین کا زبوں حال بیان ہوا، یہاں اُن کے مقابل مومنین صالحین کو وہ بشارت سنائی گئی ہے جو قرآن پاک میں غالبًا کسی اور جگہ نہیں سنائی گئی)

وہ (فرشتے) جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے اردگرد ہیں سب اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں، اور (ساتھ ہی) ایمان والوں کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں (یوں کہ) اے ہمارے رب! تیری رحمت اور علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، پس تو اُن بندوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کرلی ہے اور تیرے راستے پر چل پڑے ہیں، اور اُنھیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(٨) اے ہمارے رب! اور (مزید یہ کہ) ان کو ہمیشہ رہنے والی اُن جنتوں میں داخل فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اور (اُن کے ساتھ) اُن کے ماں باپ اور بیوی بچوں میں سے جو نیک ہوں اُنھیں بھی، بے شک تو عزیز وحکیم ہے۔ (یعنی تو کامل اقتدار کا بھی مالک ہے اور کامل حکمت کا بھی)

(٩) اور اُن کو گناہوں کی شامت سے بچالے، اور جس کو تو نے اُس دن (جس دن کہ ہر ایک کو اُس کے گناہوں کی سزا دی جائے گی) گناہوں کی شامت سے بچالیا اُس پر تو نے بڑی مہربانی فرمائی اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(١٠) یقیناً جن لوگوں نے کفر وانکار کے جرم کا ارتکاب کیا (قیامت کے دن) اُن سے پکار کر کہا جائے گا کہ (آج) تم کو اپنے پر جیسا غصہ اور جیسی ناراضی ہو رہی ہے، اللہ کو اُس سے زیادہ غصہ اور ناراضی اُس وقت ہوتی تھی جب تم کو ایمان کی دعوت دی جاتی تھی اور تم (ماننے سے) انکار کرتے تھے۔

(١١) وہ کہیں گے کہ: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دو دفعہ موت دی (ایک دفعہ دنیا میں پیدا ہونے سے پہلے جب ہم مٹی یا نطفہ تھے، دوبارہ دنیا کی زندگی گزارنے کے بعد) اور دو مرتبہ زندگی عطا فرمائی (ایک دفعہ دنیا میں اور دوسری بار یہاں آخرت میں) اب ہم اعتراف کرتے ہیں اپنے گناہوں کا (جو اسی وجہ سے ہوئے کہ ہم دوسری زندگی کو نہیں مانتے تھے) تو کیا (اب ہمارے لئے اس عذاب سے) نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟

(١٢) (کہا جائے گا کہ) تمہاری یہ حالت اس لئے ہے کہ جب (تمہارے سامنے) ایک اللہ (وحدہٗ لا شریک) کی عبادت کی اور اُسی کو پکارنے کی بات کی جاتی تھی تو تم کفر وانکار کا رویہ اختیار کرتے تھے، اور اگر اُس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے، پس اب تو فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جو سب سے بلند وبالا اور بڑے جلال وعظمت والا ہے۔

الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ

وہی ہے جو اپنی نشانیاں تمھیں دکھاتا ہے، اور تمھارے لیے آسمان سے رزق اتارتا ہے، اور نصیحت تو بس وہی

اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ

قبول کر لیتا ہے جو (اللہ سے) رجوع کرتا رہتا ہے (۱۳)۔ سو تم لوگ اللہ کو پکارو، اس سے خالص اعتقاد رکھ کر،

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ

گو کافروں کو ناگوار ہو (۱۴)۔ وہ مرتبوں کا بلند کرنے والا ہے، عرش کا مالک ہے، وہ اپنے بندوں میں سے

عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ۬

جس پر چاہے وحی یعنی اپنا حکم بھیجتا ہے تاکہ وہ یوم الاجتماع سے ڈرائے (۱۵)۔ یعنی اس دن سے جس دن سب

لَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْهُمْ شَیْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ

لوگ سامنے آموجود ہوں گے، ان کی کوئی بات اللہ سے مخفی نہیں رہے گی، آج کے روز کس کی حکومت ہے؟ بس

الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْیَوْمَ تُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ؕ

اللہ واحد و غالب ہی کی ہے (۱۶)۔ آج ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے گا، آج کچھ بھی ظلم نہ ہوگا،

اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ

اللہ بہت جلد حساب لے ڈالنے والا ہے (۱۷)۔ اور آپ انھیں ایک قریبی مصیبت والے دن سے ڈرائیے،

لَدَی الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ؕ۬ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ

جب کلیجے منھ کو آجائیں گے (غم سے) گھٹ گھٹ جائیں گے، ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا اور نہ

یُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ یَعْلَمُ خَآىِٕنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَ اللّٰهُ

سفارشی، جس کی بات مان ہی لی جائے (۱۸)۔ (اللہ) جانتا ہے آنکھوں کی چوری کو اور جو کچھ سینے میں چھپا ہوا

یَقْضِیْ بِالْحَقِّ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَقْضُوْنَ

ہے اس کو بھی (۱۹)۔ اور اللہ ٹھیک ہی فیصلہ کرے گا، اور جن لوگوں کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی طرح کا

بِشَیْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَ لَمْ یَسِیْرُوْا فِی

بھی فیصلہ نہیں کر سکتے، اللہ ہی (سب کچھ) سننے والا ہے، (سب کچھ) دیکھنے والا ہے (۲۰)۔ کیا یہ لوگ

الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

زمین پر چلے پھرے نہیں جو یہ دیکھ لیتے کہ ان سے قبل والوں کا انجام کیسا ہوا،

توضیحی ترجمہ

(۱۳) وہی (اللہ) ہے جو تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے (تمہارے اندر اور باہر) اور تمہارے لئے آسمان سے رزق اُتارتا ہے، اور نصیحت تو وہی (بندہ) قبول کرتا ہے جو (اللہ کی طرف) رجوع ہوتا ہے۔

(۱۴) لہٰذا (اے لوگو!) اللہ ہی کو پکارو اس طور پر کہ خالص اُسی کی عبادت اور بندگی ہو، اگرچہ کافروں کو کتنا ہی بُرا لگے۔ (اور وہ کتنے ہی ناراض ہوں)

(۱۵) وہ بلند مرتبوں والا ہے، عرش کا مالک ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح (یعنی وحی) نازل کردیتا ہے (اور اُس کو نبوت ورسالت کے منصب پر فائز کرتا ہے) تاکہ وہ ملاقات کے اِس دن سے (لوگوں کو) خبردار کرے۔

(۱۶) جس دن وہ سب بالکل کھلے (میدان میں) ہوں گے (کسی کے لئے کوئی حجاب اور پردہ نہ ہوگا) اُن کی کوئی بات اللہ سے پوشیدہ نہیں ہوگی (اُس کی طرف سے پوچھا جائے گا) کس کی بادشاہت اور حکومت ہے آج؟ جواب ایک ہی ہوگا کہ) صرف اللہ کی، جو واحد وقہار ہے۔ (یعنی دنیا میں جو بہت سوں کو چھوٹے یا بڑے درجہ کی حکومت یا فرماں روائی یا کسی درجہ کی مالکیت حاصل تھی اُس کا خاتمہ ہوچکا)

(۱۷) آج کے دن ہر شخص کو اُس کے کئے کا (پورے انصاف اور رحم کے ساتھ) بدلہ دیا جائے گا، کسی کے ساتھ آج کوئی بے انصافی اور زیادتی نہیں ہوگی، بے شک اللہ بہت جلد حساب کردینے والا ہے (یعنی اس حساب کتاب کے عمل میں زیادہ وقت نہیں لگے گا)

(۱۸) اور (اے پیغمبرؐ!) آپ ان لوگوں کو آنے والی بڑی مصیبت کے اُس دن (روزِ قیامت) سے آگاہ کیجئے اور ڈرائیے جب (یہ حال ہوگا کہ) لوگوں کے دل (اُچھل کر) گلوں کے پاس آجائیں گے تو وہ (ان کو پکڑ کر) دبا رہے ہوں گے (کہ کہیں سانس کے ساتھ باہر نہ نکل پڑیں، اُس دن) ان مجرموں کا نہ کوئی مخلص دوست ہوگا (جو ساتھ دے سکے اور کام آسکے) اور نہ کوئی ایسا سفارشی (ہی) جس کی سفارش مانی جائے۔

(۱۹) (جس اللہ سے اُس دن واسطہ ہوگا اُس کی شان یہ ہے کہ) وہ آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے اور سینوں اور دلوں کے مخفی رازوں کو بھی۔

ع ۲ ۱۱ ۷

(۲۰) وہ اللہ فیصلہ کرتا ہے اور کرے گا حق وانصاف سے، اور یہ (مشرکین) اللہ کے سوا جن (جھوٹے خداؤں) کو پکارتے ہیں (حاجت روائی کے لئے) وہ کوئی بھی فیصلہ نہیں کرسکتے (کیونکہ ان کے اختیار میں کچھ بھی نہیں) حق یہ ہے کہ اللہ ہی سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(۲۱) کیا یہ لوگ (اللہ کی) زمین میں چلے پھرے نہیں کہ یہ دیکھ لیتے کہ کیسا (بُرا) انجام ہوا ان سے پہلے والوں کا (جو حق کے اور ہمارے پیغمبروں کے منکر تھے)

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

وہ لوگ ان سے بھی بڑھے ہوئے تھے بلحاظ قوت، اور زمین پر اپنے چھوڑے ہوئے نشانات کے، سو اللہ نے ان کی گرفت

بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ

کی بہ سبب ان کے گناہوں کے اور ان کا کوئی اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا نہ ہوا (۲۱)۔ یہ گرفت اس لیے ہوئی کہ

تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ

ان کے پاس ان کے پیمبر واضح دلیلیں لاتے رہے، اس پر بھی وہ کفر ہی کیے گئے سو اللہ نے انھیں پکڑ لیا، بے شک وہ بڑی

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٣﴾

قوت والا ہے، سخت سزا دینے والا ہے (۲۲)۔ اور ہم نے موسیٰ کو اپنے احکام اور کھلی ہوئی دلیل دے کر بھیجا (۲۳)۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا

فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس، تو وہ لوگ بولے یہ جادوگر ہے بڑا جھوٹا ہے (۲۴)۔ تو جب وہ لوگوں کے

جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پاس دین حق ہمارے پاس سے لے کر آئے تو وہ لوگ بولے کہ جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہوئے ہیں ان

مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٢٥﴾

کے لڑکوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو، اور کافروں کی چال محض ناکام رہی (۲۵)۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ

اور فرعون بولا مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کر ڈالوں اور یہ اپنے پروردگار کو پکار دیکھے، مجھے یہی ڈر

اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ

ہے کہ وہ تمھارا دین اول بدل ڈالے گا یا یہ کہ ملک میں فساد پھیلا دے گا (۲۶)۔ اور موسیٰ نے کہا

مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ

میں اپنے اور تمھارے سب کے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں ہر بڑائی مارنے والے سے، جو روز حساب پر یقین

بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ ع وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ

نہیں رکھتا (۲۷)۔ اور ایک مومن مرد نے جو خاندان فرعون سے تھے اور اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھے، کہا

اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ

کیا تم ایک مرد کو اس بات پر قتل کر ڈالو گے کہ وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے، درآنحالیکہ وہ لایا ہے

توضیحی ترجمہ

وہ قوت اور طاقت میں ان سے زیادہ مضبوط تھے، اور زمین میں (چھوڑی ہوئی) نشانیوں اور یادگاروں کے لحاظ سے بھی (بالاتر تھے) پس اللہ نے اُن کے گناہوں اور نافرمانیوں کے سبب ان کو اپنی پکڑ میں لے لیا، اور کوئی نہیں تھا اللہ (کے عذاب اور اُس کی پکڑ) سے ان کو بچانے والا۔

(۲۲) یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اُن کے پاس اُن کے پیغمبر کھلی نشانیاں، دلائل اور واضح ہدایات لے کر آتے تھے تو یہ انکار کرتے تھے، اس لئے اللہ نے اُنھیں اپنی گرفت میں لے لیا، بے شک وہ بڑی قوت والا اور سخت سزا دینے والا ہے۔

(۲۳) اور (اے پیغمبرؐ! ان کو بتایئے کہ) ہم نے (اپنے پیغمبرؑ) موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں اور معجزات لے کر فرعون و ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تھا، تو انھوں نے کہا کہ یہ جادوگر ہے اور قطعی جھوٹا (دعویٰ کرنے والا) ہے۔ (نبوت کا)

(۲۴) پھر جب وہ (یعنی موسیٰؑ) اُن کے (اور اُن کے لوگوں کے) پاس ہماری طرف سے حق کا پیغام (اور اُس کی دعوت) لے کر پہونچے (اور لوگ اُن پر ایمان لانے لگے) تو انھوں نے کہا کہ: جو لوگ ایمان لاکر ان کے ساتھ ہو گئے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو (تاکہ اُن کو باندی بنا کر خدمت لی جائے اور ان کو ذلیل کیا جائے جس سے یہ باز آجائیں، لیکن اُن کا یہ ظلم بھی اُن کے کام نہ آسکا) اور (یہ تو ہونا ہی تھا کیونکہ) کافروں کی تدبیروں اور چالوں کو تو رائیگاں جانا ہی ہے۔

(۲۵) اور (جب) فرعون نے (دیکھا کہ اس کے اس جابرانہ حکم کا بھی کوئی خاص اثر نہیں ہوا تو اُس نے لوگوں میں اپنا بھرم باقی رکھنے کے لئے) کہا: مجھے چھوڑ دو، میں موسیٰؑ ہی کو قتل کردوں، اور بلالے وہ اپنے رب کو بھی (اب وہ بھی موسیٰؑ کو میرے غضب سے نہ بچا سکے گا) مجھے اس کا خطرہ ہے کہ وہ تمہارا دین بدل دے، یا ملک میں فساد برپا کردے۔

(۲۶) اور موسیٰؑ (کو جب اس کی خبر پہونچی تو انھوں) نے کہا: (مجھے اس کی ان دھمکیوں کی کوئی پروا نہیں، کیونکہ) میں نے پناہ لے لی ہے اپنے رب کی جو تمہارا بھی (اور سب کا) رب ہے، ہر ایسے متکبر و مغرور (کے شر اور شرارت) سے جو روزِ حساب (روزِ قیامت) پر یقین نہیں رکھتا۔

ع ۳ ۷ ۸

(۲۷) اور فرعون کے خاندان کے (ہی) کے ایک مؤمن شخص نے، جو (اب تک) اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا (اس کے دربار میں برملا) کہا: کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کر ڈالو گے؟ کہ وہ کہتا ہے کہ "میرا رب بس اللہ ہے" حالانکہ وہ لایا ہے تم لوگوں کے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ

تمھارے پروردگار کی طرف سے کھلی ہوئی دلیلیں بھی، اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑے گا، اور اگر وہ

يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

سچا ہوا تو وہ جو کچھ پیش گوئی کر رہا ہے اس میں سے کچھ تم پر (ضرور ہی) پڑے گا، بے شک اللہ ایسے

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ

کو راہ (کامیابی) نہیں دکھاتا جو حد سے گزر جانے والا ہو، جھوٹا لپاٹیا ہو (٢٨)۔ اے میرے بھائیو! آج

فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ

تمھاری سلطنت ہے کہ اس سرزمین میں تم حاکم ہو، لیکن اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچائے گا اگر وہ ہم پر آپڑا

فِرْعَوْنُ مَاۤ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَمَاۤ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ

فرعون نے کہا میں تو تم لوگوں کو وہی رائے دوں گا جو خود سمجھ رہا ہوں اور میں تو تم کو عین طریق مصلحت ہی

الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ

بتاتا ہوں (٢٩)۔ اور اس ایمان لے آنے والے شخص نے کہا: اے میرے بھائیو! مجھے تمھارے متعلق (دوسری

يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ

امتوں) کے سے روز بد کا اندیشہ ہے، (٣٠)۔ جیسا کہ قوم نوح و عاد و ثمود اور ان کے بعد والوں کا حال ہوا تھا،

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ

اور اللہ بندوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرنا چاہتا (٣١)۔ اے میرے بھائیو! مجھے تمھاری بابت ایک دوسرے کی

عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

پکار والے دن کی طرف سے بھی اندیشہ ہے (٣٢)۔ جس روز تم پشت پھیر پھیر کر بھاگو گے، تم کو اللہ کے مقابلے میں

مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ

کوئی بچانے والا نہ ہوگا، اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں (٣٣)۔ اور تمھارے پاس اس کے قبل

يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ

یوسف بھی تو کھلے ہوئے دلائل لے کر آ چکے ہیں، سو تم شک ہی میں پڑے رہے ان امور سے متعلق جو وہ تمھارے پاس

حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ

لے کر آئے تھے، یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم کہنے لگے کہ اب خدا ان کے بعد کوئی رسول نہ بھیجے گا، اسی طرح

توضیحی ترجمہ

تم سب کے رب کی طرف سے (اپنی صداقت کے ثبوت میں) روشن دلائل و معجزات بھی۔ (ایسی حالت میں عقل کا تقاضا ہے کہ عجلت میں اس کے خلاف کو قدم نہ اُٹھایا جائے)

(٢٨) اگر (بالفرض) وہ جھوٹا ہے تو اُس کے جھوٹ (اور خدا پر افترا پردازی) کا وبال اُسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو (تمھاری مخالفت و انکار پر سزا اور عذاب کا) جو وہ وعدہ کر رہا ہے اس میں سے کچھ (نہ کچھ) تو (ضرور ہی) تم پر آپڑے گا، اور یہ بات حق ہے کہ: اللہ کسی ایسے شخص کو راہ یاب اور کامیاب نہیں کرتا جو حد سے گزرنے والا اور سراسر جھوٹا ہو۔

(٢٩) اے میری قوم کے لوگو! (ذرا سوچو کہ) آج تو تمھاری حکومت ہے اور تم کو ملک میں پورا اقتدار حاصل ہے لیکن اگر ہم پر اللہ کا عذاب آگیا تو کون ہے جو اس کے مقابلہ میں ہماری مدد کرے؟ (اور ہم کو اُس سے بچا سکے) فرعون (اس مردِ مؤمن کی باتیں سن کر) بولا: بھئی میں تو تم کو وہی رائے دوں گا جو میری (سوچی سمجھی) رائے ہے، اور میں تم لوگوں کو وہی راستہ دکھا رہا ہوں جو صحیح راستہ ہے۔

(٣٠) اس مردِ مومن نے (مزید) کہا کہ: اے میری قوم والو! مجھے ڈر ہے کہ تم پر ویسا ہی دن نہ آجائے جیسا بہت سے گروہوں پر آچکا ہے۔

(٣١) (اور تمہارا حال بھی ویسا نہ ہو) جیسا حال نوح کی قوم کا، اور عاد و ثمود کا اور اُن کے بعد کے لوگوں کا ہوا تھا، اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنا بالکل نہیں چاہتا۔ (وہ خود سرکشی اور نافرمانی کر کے عذابِ الٰہی کو دعوت دیتے ہیں)

(٣٢) اور اے میری قوم کے لوگو! مجھے تم پر اُس دن کا خوف اور اندیشہ ہے جس میں چیخ و پکار مچی ہوگی۔

(٣٣) جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے اور تم کو خدا (کی پکڑ) سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا (اور اس کے بعد بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے تو تمھاری اس ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اللہ نے تمھیں گمراہی میں پڑے رہنے دینے کا فیصلہ کر لیا ہے) اور اللہ جسے گمراہی میں پڑا رہنے دے تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا میسر نہیں آتا۔

(٣٤) اور (قبطیو! سنو) تمہارے پاس اس سے پہلے (ایک پیغمبر) یوسفؑ کھلی نشانیاں اور دلائل لے کر آئے تھے، تب بھی تم اُن کی لائی ہوئی تعلیمات کے بارے میں شک و تردد میں ہی پڑے رہے، یہاں تک کہ جب اُن کی وفات ہوگئی تو تم نے کہا: کہ اب ان کے بعد اللہ کوئی پیغمبر نہیں بھیجے گا (یعنی اُن کی زندگی میں تو اُن کو خدا کا رسول مان کر اُن کی ہدایت کو قبول نہیں کیا، اور اُن کی وفات کے بعد ظاہر و باطن کے لحاظ سے اُن کی حسین و جمیل شخصیت، اُن کی پاکیزہ زندگی اور برکتوں کو یاد کر کے اُن سے عقیدت کا اظہار کرنے لگے اور یہاں تک کہنے لگے اب اُن جیسا آدمی پیدا نہیں ہو سکتا، بات اُن کی پھر بھی نہیں مانی) اسی طرح

يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝۳۴ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ

اللہ گمراہی میں ڈالے رکھتا ہے ان لوگوں کو جو حد سے نکل جانے والے ہوتے ہیں شک میں پڑے رہتے ہیں (۳۴)۔

اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ

(اور) جو اللہ کی نشانیوں کے باب میں بغیر اس کے کہ اس نے انھیں کوئی سند دی ہو جھگڑے نکالتے رہتے ہیں، اس

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵

سے بڑی بیزاری ہے اللہ کو اور ایمان والوں کو، اسی طرح اللہ مہر کردیتا ہے ہر مغرور وجابر کے قلب پر (۳۵)۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝۳۶

اور فرعون نے کہا، اے ہامان! میرے لیے ایک بلند عمارت بنوا کہ میں (اس سے) آسمانوں پر جانے کی راہوں تک پہنچ

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ

جاؤں (۳۶)۔ اور موسیٰ کے خدا کو جھانک دیکھوں، اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں، اور اسی طرح

زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ

فرعون کو اس کی بدکرداری خوشنما کردی گئی اور وہ راہ (راست) سے رُک گیا، اور فرعون کی ہر چال

فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝۳۷ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ

غارت ہی گئی (۳۷)۔ اور وہی جو ایمان لاچکا تھا، بولا اے میرے بھائیو! میری پیروی کرو، میں

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝۳۸ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ

تمھیں ٹھیک راستہ بتا رہا ہوں (۳۸)۔ اے میرے بھائیو، یہ دنیوی زندگی محض چندروزہ ہے،

وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ۝۳۹ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى

اور ٹھہرنے کا ٹھکانا تو آخرت ہی ہے (۳۹)۔ جو کوئی گناہ کرتا ہے اسے بدلہ بس برابر برابر ہی

اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

ملتا ہے، اور جو کوئی نیک کام کرتا ہے وہ مرد ہو یا عورت، ہاں بس مومن ہو تو ایسے لوگ

فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۴۰ وَ

جنت میں جائیں گے جہاں انھیں رزق بے حساب ملے گا (۴۰)۔ اور اے میرے بھائیو!

يٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝۴۱

یہ کیا ہے کہ میں تو تمھیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو (۴۱)۔

توضیحی ترجمہ

اللہ اُن تمام لوگوں کو گمراہی میں ڈالے رکھتا ہے جو حدود سے تجاوز کرنے والے اور شک شبہ میں پڑے رہنے والے ہوتے ہیں۔

(۳۵) جو اللہ کی آیات کے بارے میں اللہ کی طرف سے آئی ہوئی کسی سند اور دلیل کے بغیر جھگڑتے اور کٹ حجتی کرتے ہیں، اللہ کے نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک (بھی اُن کی یہ بات) بڑی مبغوض (اور قابلِ نفرت و بیزاری) ہے (جس کی وجہ سے اللہ اُن کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے، اور اُس کا قاعدہ ہے کہ) اسی طرح وہ ہر مغرور و سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ (پھر حق کو قبول کرنے کی گنجائش نہیں رہتی)

(۳۶) اور فرعون نے (اس مردِ مؤمن کی مدلل تقریر کا تو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اُس کا مذاق اُڑاتے ہوئے اپنے وزیر سے) کہا: اے ہامان! میرے لئے ایک بلند عمارت بناؤ تاکہ میں راستوں تک پہونچ جاؤں۔

(۳۷) اُن راستوں تک جو آسمان کو جاتے ہیں، پھر میں (وہاں سے) موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں، اور یقین رکھو میں تو اُس کو (یعنی موسیٰ کو) جھوٹا ہی سمجھتا ہوں (بس اُس کی پول کھولنا چاہتا ہوں) اور (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کوئی آدمی غلط روی اور بدعملی ہی کو اپنا لیتا ہے تو اللہ اُس سے نورِ عقل سلب کرلیتا ہے تو اُس کو بُرائی ہی میں بھلائی اور ہلاکت ہی میں خیریت نظر آتی ہے) ایسے ہی فرعون کی بدعملی اُس کے لئے (اُس کی نگاہ میں) خوشنما کردی گئی اور اُسے راہِ حق سے روک دیا گیا، اور فرعون کا ہر داؤں برباد ہوکر رہا۔

(۳۸) اُس مردِ مؤمن نے (فرعون کی بات پر اپنی تقریر کا سلسلہ روکا نہیں بلکہ زور دار انداز میں) کہا: اے میری قوم کے لوگو! (میرے عزیزو!) میری پیروی کرو، میں صحیح راستے کی طرف تمہاری رہنمائی کررہا ہوں۔

(۳۹) اے میری قوم والو! یہ دنیا کی زندگی تو بس چندروز کا مزہ ہے (اس لئے اگر بالفرض دعوتِ حق قبول کرنے کے نتیجہ میں کچھ تکلیفیں اُٹھانی پڑیں تو وہ چندروزہ ہوں گی) اور اصل دار القرار (یعنی ہمیشہ رہنے کی جگہ) تو دارِ آخرت ہے۔ (وہاں کی نعمتیں اور لذتیں کبھی نہ ختم ہونے والی ہوں گی)

(۴۰) جس شخص نے کسی بُرائی کا ارتکاب کیا ہوگا اُسے اُسی کے مطابق بدلہ دیا جائے گا اور جو کوئی نیک عمل کرے گا، وہ مرد ہو یا عورت اور وہ صاحبِ ایمان بھی ہو تو ایسے لوگ جنت میں جائیں گے وہاں انھیں بے حساب رزق دیا جائے گا۔ (یعنی رب کی طرف سے بے حساب نعمتوں سے نوازا جائے گا)

(۴۱) اور اے میری قوم والو! مجھے کیا ہو گیا ہے؟ کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلا رہا ہوں اور (جب کہ) تم مجھے دوزخ کی طرف پکار رہے ہو۔ (یعنی میرا اور تمہارا معاملہ بھی عجیب ہے، میں تم کو ایمان کے راستہ پر لگا کر خدا کے عذاب سے نجات دلانا چاہتا ہوں اور تم مجھے باپ دادا کے دین پر قائم کرکے دوزخ میں ڈھکیلنا چاہتے ہو)

ع ۱۰ / ۹

النصف

تَدْعُوْنَنِىْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِىْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا

تم مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ میں اللہ سے کفر کروں اور ایسی چیز کو اس کا شریک کروں جس کے (شریک ہونے

اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِىْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ

پر) میرے پاس کوئی دلیل نہیں، درآنحالیکہ میں تمھیں (خدائے) غالب وغفار کی طرف بلاتا ہوں (۴۲)۔ یقینی بات ہے

لَهٗ دَعْوَةٌ فِى الدُّنْيَا وَلَا فِى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ

کہ جس کی طرف مجھے بلا رہے ہو وہ پکارے جانے کے قابل نہ دنیا میں ہے اور نہ آخرت میں اور یہ بھی کہ ہم سب کو اللہ ہی

الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ

کی طرف لوٹنا ہے اور یہ بھی کہ حد سے نکل جانے والے سب دوزخی ہی ہوں گے (۴۳)۔ سو عنقریب تم میری بات کو یاد

وَاُفَوِّضُ اَمْرِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقٰىهُ

کرو گے اور میں اپنا معاملہ تو اللہ کے سپرد کیے ہوئے ہوں، بے شک اللہ بندوں کا خوب نگراں ہے (۴۴)۔ پھر اللہ

اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾

نے اس (مومن) کو ان لوگوں کی چالوں سے محفوظ رکھا، اور اہل فرعون کو موذی عذاب نے گھیر لیا (۴۵)۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫

وہ لوگ صبح وشام آگ پر پیش کیے جاتے ہیں اور جس روز قیامت قائم ہوگی (یہ کہا جائے گا) اہل

اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِى النَّارِ

فرعون کو شدید ترین عذاب میں داخل کرو (۴۶)۔ اور جب کہ (کافر) دوزخ میں ایک دوسرے

فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

سے جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجہ کے لوگ بڑے درجہ کے لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمھارے ہی

اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا

تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی جز ہٹا سکتے ہو؟ (۴۷)۔ بڑے لوگ کہیں گے کہ ہم سب ہی اس

اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

میں (پڑے) ہیں، اللہ تو اب بندوں کے درمیان (قطعی) فیصلہ کر چکا (۴۸)۔ اور جو لوگ آگ میں (پڑے)

فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ

ہوں گے وہ دوزخ کے پہرے داروں سے کہیں گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ کسی دن تو ہم سے ہلکا کر دے

توضیحی ترجمہ

(۴۲) تم مجھے اس کی دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور (اگر اُس کو مانوں تو) اُس کے ساتھ ایسی چیزوں کو اُس کا شریک بناؤں جن (کی شرکت اور جن کی قدرت) کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے (نہ ہی میرے پاس اس بابت کوئی دلیل وسند ہے، وہ محض تمہارے وہم وخیال کی ایجاد ہیں) اور میں تمہیں اُس ذات (پر ایمان لانے اور خالص اُس کی عبادت اور بندگی) کی طرف بلا رہا ہوں جو "العزیز" ہے (یعنی کائنات کی ہر چیز اُس کے قابو میں ہے) اور "الغفار" ہے۔ (یعنی بہت بخشنے والا ہے)

(۴۳) سچ تو یہ ہے کہ جس چیز (کی عبادت وبندگی) کی طرف تم مجھے بُلا رہے ہو وہ کسی دعوت کے اہل نہیں ہیں، نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں، اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (جہاں اپنے اچھے بُرے عمل کا حساب دینا ہوگا اور عمل کے لئے اُس نے حدیں قائم کردی ہیں) اور بلاشبہ جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں وہ دوزخی ہیں۔

(۴۴) پس (سن لو!) تم عنقریب میری یہ باتیں یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں، اور میں اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں، بے شک وہ اللہ سب بندوں کو پوری طرح دیکھ رہا ہے۔

(۴۵) تو ہوا یہ کہ اللہ نے اُس بندہ کو اُن کی بُری سازشوں سے محفوظ رکھا، اور فرعون کے لوگوں کو بدترین عذاب نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ (اور وہ غرق ہوگئے)

(۴۶) (اس کے علاوہ ایک عذاب اُن کی روحوں کو مرنے کے بعد قیامت تک یہ دیا جاتا رہے گا کہ) اُن کو صبح وشام دوزخ پر پیش کیا جاتا ہے (تاکہ نمونہ کے طور پر اس آنے والے عذاب کا کچھ مزہ چکھتے رہیں) اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو حکم ہوگا کہ فرعون کے لوگوں کو (دوزخ کے) سخت ترین عذاب میں جھونک دو۔ (اس آیت سے عذاب برزخ بھی ثابت ہوتا ہے)

(۴۷) اور (دوزخ کا حال سنئے) جب وہ (دوزخی) آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے تو جو (دنیا میں) کمزور تھے وہ اُن سے کہیں گے جو بڑے بنے ہوئے تھے کہ ہم تو تمہارے تابع اور پیرو تھے تو کیا اب تم ہم سے اس آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو؟ (یعنی اگر اتنی مدد کر سکتے ہو تو ضرور کرو)

(۴۸) تو جو بڑے بنے بیٹھے تھے وہ کہیں گے: ہم سب (بھی تو) اسی دوزخ میں ہیں، اللہ نے سب بندوں کا (اُن کے اعمال وکردار کے مطابق) فیصلہ کردیا ہے۔ (ثابت ہو چکا ہے کہ ہم بھی غلطی پر تھے، لہٰذا ہم بھی کچھ نہیں کر سکتے)

(۴۹) (پھر) دوزخ میں پڑے ہوئے لوگ دوزخ کے منتظم فرشتوں سے کہیں گے کہ: (برائے مہربانی) اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ کسی دن (تو) ہلکا کردے ہم سے

الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا

عذاب (۴۹)۔ وہ کہیں گے اچھا تو کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کھلے نشانات لے کر نہیں آتے رہے تھے؟ (دوزخی)

بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٥٠﴾ إِنَّا

بولیں گے، کیوں نہیں، (فرشتے) کہیں گے تو پھر تم ہی دعا کرلو، اور کافروں کی دعا تو بس بے اثر ہی ہے (۵۰)۔ بے شک ہم

لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ

مدد کرتے رہتے ہیں اپنے پیمبروں کی اور ایمان والوں کی، دنیوی زندگی میں بھی اور اس روز بھی جب گواہ

الْأَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ

کھڑے ہوں گے (۵۱)۔ یعنی اس دن جب کہ ظالموں کو ان کی معذرت کچھ نفع نہ دے گی، اور ان کے

وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا

لیے لعنت ہوگی اور ان کے لیے اس عالم میں خرابی ہوگی (۵۲)۔ اور ہم بالیقین موسیٰ کو ہدایت نامہ دے

بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٥٤﴾

چکے ہیں اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب پہنچائی (۵۳)۔ ہدایت و نصیحت کی، اہل عقل کے لیے (۵۴)۔

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

سو آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور معافی مانگئے اپنی کوتاہی کی اور اپنے پروردگار کی تسبیح وحمد

رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿٥٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ

شام صبح کرتے رہئے (۵۵)۔ جو لوگ جھگڑے نکالتے رہتے ہیں اللہ کی آیتوں میں بغیر اس کے کہ کوئی

بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۙ إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَا هُمْ

سند ان کے پاس موجود ہو، ان کے دلوں میں نری بڑائی ہی (بسی ہوئی) ہے کہ وہ اس تک پہنچنے والے

بِبَالِغِيهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٥٦﴾ لَخَلْقُ

نہیں، سو آپ اللہ کی پناہ مانگتے رہئے، بے شک وہی تو سب سننے والا ہے سب دیکھنے والا ہے (۵۶)۔

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا آدمیوں کے پیدا کرنے سے یقیناً بڑھ کر کام ہے، لیکن اکثر آدمی

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۙ وَالَّذِينَ

(اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (۵۷)۔ اندھا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے اور نہ وہ (برابر ہو سکتے ہیں) جو

ع ۵ ۱۳ ۱۰

توضیحی ترجمہ

عذاب۔

(۵۰) وہ (فرشتے جواب میں) کہیں گے کہ: کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کھلی کھلی نشانیاں لے کر نہیں آتے رہے تھے؟ وہ (دوزخی) جواب دیں گے کہ ہاں! (آتے تو رہے تھے) وہ (فرشتے) کہیں گے: پھر تو تم ہی دعا کرو (ہم ایسے لوگوں کے حق میں اللہ سے کیوں کر کچھ کہہ سکتے ہیں جن کے پاس اللہ کے پیغمبر دلائل ومعجزات لے کر آئے اور انھوں نے پروا نہیں کی) اور (بالآخر وہ خود اللہ سے فریاد کریں گے، لیکن) کافروں کی دعا تو بس بیکار ہی جائے گی۔

(۵۱) (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہمارا یہ عام دستور ومعمول ہے کہ) ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی دنیوی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اُس دن بھی کریں گے جس دن گواہ پیش ہوں گے۔ (یہاں ایمان والوں سے مراد وہ ایمان والے ہیں جن کی زندگی ایمان والی ہو)

(۵۲) جس دن مجرموں کو اُن کی معذرت خواہی کچھ بھی نفع نہ دے گی اور اُن کے لئے (خدا کی) لعنت ہوگی اور اُن کے لئے رہائش کی بدترین جگہ ہوگی۔

(۵۳) (اوپر حضرت موسیٰ کا واقعہ بیان ہو رہا تھا، درمیان میں یہ چند آیتیں ایک ضمنی مضمون کے طور پر آگئیں، اب پھر اُسی طرف لوٹتے ہیں) اور (فرعون اور اُس کے لاؤلشکر کے غرقاب ہونے کے بعد) ہم نے موسیٰ کو (کتاب) ہدایت عطا کی، اور بنی اسرائیل کو اُس کتاب کا وارث بنایا۔

(۵۴) سراپا ہدایت اور نصیحت (تھی یہ کتاب) عقل ودانش والوں کے لئے۔

(۵۵) تو آپ (اے پیغمبر!) صبر (اور تسلی) رکھیں! (جو وعدہ آپ سے کیا گیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا) اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور (آپ ایسا کریں کہ) اپنی تقصیرات اور غلطیوں کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہیں اور صبح وشام اپنے رب کی حمد وتسبیح کرتے رہیں۔ (گویا آپ کے توسط سے امت کو بہترین وظیفہ بتادیا)

(۵۶) (اور یہ سمجھ لیجئے کہ) یقیناً جو لوگ اللہ کی آیات (اور اس کے ارشادات) کے بارے میں کٹ حجتی کرتے ہیں بغیر کسی (ایسی) دلیل اور سند کے جو (خدا کی طرف سے) اُن کے پاس آئی ہو، اُن کے سینوں (یعنی دلوں) میں بس کبر (یعنی اپنی سرداری اور بڑائی کا گھمنڈ اور شوق) ہے، جس تک وہ کبھی پہونچنے والے نہیں ہیں، بس آپ (ان سے محفوظ رہنے کے لئے) اللہ کی پناہ مانگتے رہئے، وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(۵۷) بلاشبہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا زیادہ بڑا (اور مشکل) کام ہے انسانوں کو پیدا کرنے سے (تو جب تم اس کو مانتے ہو کہ آسمان اور زمین کو اللہ نے پیدا کیا ہے تو اس کے لئے انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے) لیکن اکثر لوگ (اتنی سی بات) نہیں سمجھتے۔

(۵۸) اور اندھے اور دیکھنے والے برابر نہیں ہوسکتے اور (ٹھیک اسی طرح) وہ (برابر نہیں ہوسکتے) جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے اور (دوسرے) بدکار، تم لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہو (۵۸)۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

قیامت ضرور ہی آکر رہے گی، اس میں کوئی شک نہیں، لیکن اکثر لوگ نہیں مانتے (۵۹)۔

لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ

اور تمھارے پروردگار نے کہا ہے کہ مجھے پکارو، میں تمھاری درخواست قبول کروں گا، جو لوگ

الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾

میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل ہوکر داخل ہوں گے (۶۰)۔

ع ۱۱

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ

اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام پاؤ اور (اس نے) دن کو روشن بنایا،

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل رکھنے والا ہے، لیکن اکثر آدمی شکر نہیں ادا

لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

کرتے (۶۱)۔ یہی تو اللہ ہے تمھارا پروردگار، ہر شے کا پیدا کرنے والا۔ اس کے سوا کوئی خدا

وقف لازم

هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ

نہیں، سو تم لوگ کہاں بھٹکے جارہے ہو؟ (۶۲)۔ اسی طرح وہ لوگ بھی بھٹکتے رہے ہیں جو اللہ کی

یَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ

نشانیوں کا انکار کرتے رہتے تھے (۶۳)۔ اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو قرار گاہ بنایا

بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ

اور آسمان کو چھت اور تمھارا نقشہ بنایا، سو تمھارا عمدہ نقشہ بنایا اور تم کو لذیذ چیزیں کھانے کو دیں،

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ

یہی تو ہے اللہ تمھارا پروردگار، سو اللہ سارے عالم کا پروردگار بڑا عالی شان ہے (۶۴)۔ وہی زندہ ہے اس

اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

کے سوا کوئی خدا نہیں سو تم اسی کو پکارا کرو خالص اعتقاد کرکے، ساری خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں پروردگار

توضیحی ترجمہ

ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے اور جو بدکردار (وبدکار) ہیں (اس لئے کوئی دن تو ہونا چاہئے جو اُن کے فرق کو ظاہر کردے اور اسی کے مطابق اُن کو اچھا یا بُرا بدلہ ملے، دیکھو کتنی اچھی اچھی باتیں بتائی جاتی ہیں اور مثالیں دی جاتی ہیں، لیکن) تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔

(۵۹) یقین رکھو کہ قیامت کی گھڑی ضرور آنے والی ہے، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں، لیکن بہت سے لوگ (اس بات پر) یقین نہیں لارہے ہیں۔

(۶۰) اور (سنو!) تمہارے رب کا فرمان ہے کہ: مجھے پکارو (مجھ سے ہی اپنی حاجتیں طلب کرو) میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، بیشک جو لوگ تکبر کی بنا پر میری بندگی سے منہ موڑتے ہیں وہ (آخرکار) ذلیل ورُسوا ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔

(۶۱) اللہ ہی تو ہے جس نے بنائی تمہارے لئے رات (اندھیری) تاکہ تم اُس میں آرام کرو، اور دن کو بنایا روشن (تاکہ تم اس میں اپنے کام کاج کرسکو) واقعہ یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر بڑا فضل واحسان فرمانے والا ہے، اور لیکن (یہ بھی حقیقت ہے کہ) اکثر لوگ شکر گزار نہیں ہوتے۔

(۶۲) (جس کا ذکر چل رہا ہے) یہ وہی اللہ ہے تمہارا رب، ہر چیز کا پیدا کرنے والا، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پھر کہاں تم لوگ بہکے جاتے ہو؟۔ (کہ اللہ کو مالک حقیقی مانتے ہوئے یا تو دوسروں کی عبادت کرنے لگتے ہو یا دوسروں سے اپنی حاجات وضروریات مانگنے لگتے ہو)

(۶۳) اسی طرح اُن کی عقلیں ماری جاتی ہیں (اور وہ گمراہ ہوجاتے ہیں) جو ہماری (نازل کی ہوئی) آیتوں کے منکر ہوتے ہیں۔

(۶۴) (سن لو!) اللہ ہی تو ہے وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو مستقر (ٹھکانا) اور آسمان کو (گنبد کی طرح کی) ایک عمارت بنایا، اور تمہاری صورت گری کی تو بہت ہی اچھی تمہاری صورتیں بنائیں، اور تم کو پاکیزہ اور لذیذ ونفیس چیزیں رزق کے بطور عطا فرمائیں (ان احسانات وانعامات کا دھیان کرکے تمہیں اس نتیجہ پر پہونچ جانا چاہئے کہ) وہی اللہ ہے تمہارا رب، پس بڑا ہی برکت والا ہے وہ اللہ رب العالمین۔

(۶۵) وہی ہے سدا زندہ (رہنے والا) اُس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں، سو اُسی کو پکارو (اُسی سے دعا والتجا کرو) صرف اُسی کی بندگی کرتے ہوئے (یاد رکھو) ساری حمد وستائش اللہ ہی کے لئے ہے جو پروردگار ہے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

سارے عالم کا (٦٥)۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اس سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان (شریکوں) کی عبادت کروں

دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ

جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، جب کہ میرے پاس میرے پروردگار کی نشانیاں آچکیں اور مجھے یہ حکم ملا کہ

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

میں (صرف) پروردگار عالم کے آگے گردن جھکاؤں (٦٦)۔ وہ وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ

نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا

سے، پھر خون کے لوتھڑے سے پھر تم کو بچہ کر کے نکالتا ہے، پھر (مہلت دیتا ہے) جب تک کہ تم اپنی جوانی

اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ

کو پہنچو، پھر (مہلت دیتا ہے) جب تک کہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے ورنہ (مہلت

وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ

دیتا ہے جب تک کہ) تم سب اپنے وقت مقرر تک پہنچ جاؤ اور تا کہ تم لوگ سمجھ لو (٦٧)۔ وہ وہی ہے جو جلاتا ہے

وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ اَلَمْ

اور مارتا ہے، پھر جب وہ کسی کام کو پورا کرنا چاہتا ہے تو بس وہ اس کی نسبت کہتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے (٦٨)۔ کیا آپ نے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ الَّذِيْنَ

ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں، یہ کہاں پھرے چلے جا رہے ہیں؟ (٦٩)۔ جن لوگوں

كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ڧ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾

نے اس کتاب کو جھٹلایا اور اس چیز کو بھی جسے دے کر ہم نے اپنے پیمبروں کو بھیجا تھا، سو ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (٧٠)۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيْمِ ڏ

جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی ان کو گھسیٹتے ہوئے لے جایا جائے گا (٧١)۔ کھولتے ہوئے پانی میں، پھر

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

یہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے (٧٢)۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ وہ کہاں گئے جن کو تم شریک (خدائی)

تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا

ٹھہراتے تھے؟ (٧٣)۔ اللہ کو چھوڑ کر، وہ کہیں گے کہ وہ تو سب ہم سے غائب ہو گئے، بلکہ ہم تو کسی کو بھی نہیں پکارتے تھے

توضیحی ترجمہ

تمام جہانوں کا۔

(٦٦) (اے پیغمبر! آپ کافروں سے) کہہ دیجئے کہ: مجھے منع کیا گیا ہے اس بات سے کہ میں اُن کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کو چھوڑ پکارتے ہو جب کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے کھلی کھلی نشانیاں آچکی ہیں، اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے پروردگار کے آگے (ہی) سر جھکاؤں۔

(٦٧) (اور تمام جہانوں کا پروردگار) وہی تو ہے جس نے تمہیں (اولاً حضرت آدم کی شکل میں) مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر وہ تمہیں بچے کی شکل میں باہر لاتا ہے، پھر (تم کو زندہ رکھتا ہے) جب تک کہ تم پہونچو اپنی (بھرپور طاقت کے زمانہ یعنی) جوانی تک، پھر (اُس وقت تک) جب تک کہ تم بوڑھے ہو جاؤ، اور تم میں سے کوئی کوئی (جوانی اور بڑھاپے تک پہونچنے سے) پہلے ہی مر جاتا ہے، اور (اللہ یہ اس لئے کرتا ہے) تا کہ تم متعین مدت کو پہونچ جاؤ (جو کہ لکھی ہوئی ہے) اور تا کہ تم (ان اطوار و مراحل پر غور کر کے) سمجھ جاؤ۔ (جس اللہ نے یہ سب کیا ہے اُس کے لئے ہمیں دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے اور وہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے)

(٦٨) وہی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے، اور جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اُس سے صرف اتنا کہتا ہے کہ: "ہو جا" تو وہ ہو جاتا ہے۔ (لہٰذا اُس کی قدرت کاملہ اور شانِ کُن فیکون کے سامنے یہ کیا مشکل ہے کہ موت کے بعد وہ تمہیں دوبارہ زندہ کر دے)

(٦٩) کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں (طرح طرح کے اعتراضات اور) جھگڑے نکالتے ہیں (حق سے) کہاں پھرے چلے جا رہے ہیں؟

(٧٠) (یہ لوگ وہ ہیں) جنھوں نے اس کتاب (قرآن) کو بھی جھٹلایا ہے اور اُس (تعلیم) کو بھی جسے دے کر ہم نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا تھا، سو ان کو جلد ہی (قیامت میں، جو کہ قریب ہے) پتہ چل جائے گا۔

(٧١) جب کہ ان کے گلوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (لے جائے جائیں گے) گھسیٹتے ہوئے۔ (مجرموں کی طرح)

(٧٢) کھولتے ہوئے پانی میں، پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

(٧٣) پھر اُن سے پوچھا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ جنھیں تم (خدائی میں) شریک کیا کرتے تھے؟ (اب کیوں تمہیں بچانے نہیں آرہے؟)

(٧٤) (تمہارے وہ معبود تو) اللہ کے علاوہ تھے (بلاؤ ان کو کہ بچائیں اللہ سے) وہ کہیں گے کہ وہ سب تو ہم سے کھو گئے (کہیں نظر نہیں آتے) بلکہ (یوں سمجھئے کہ) ہم پہلے (دنیا میں) نہیں پکارتے تھے

مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ۚ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

اس کے قبل، اللہ اسی طرح کافروں کو گمراہی میں رکھتا ہے (۷۴)۔ یہ (سزا) اس کے بدلہ میں ہے

تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ اُدْخُلُوْٓا

کہ تم دنیا میں ناحق خوشی مناتے تھے، اور اس کے بدلہ میں ہے کہ تم اتراتے تھے (۷۵)۔ (اب)

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾

گھسو دوزخ کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ پڑے رہنے کو، سو وہ برا ٹھکانہ ہے متکبرین کا (۷۶)۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ

سو آپ صبر کیجئے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے، پھر جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اگر اس میں سے کچھ تھوڑا ہم

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

آپ کو دکھلا دیں یا آپ کو وفات دے دیں، سو (بہر حال) ہمارے ہی پاس انھیں آنا ہوگا (۷۷)۔ اور ہم نے

رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ

آپ سے پیشتر بہت سے پیمبر بھیجے جن میں سے بعض کا حال ہم نے آپ سے بیان کیا ہے اور ان میں سے بعض

لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِیَ بِاٰيَةٍ

کا حال ہم نے آپ سے نہیں بیان کیا ہے، اور کسی رسول کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ کوئی معجزہ بدون اِذنِ الٰہی کے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ

ظاہر کر سکے، پھر جس وقت اللہ کا حکم آ پہنچے گا، ٹھیک ٹھیک فیصلہ ہو جائے گا، اور بڑے گھاٹے میں رہیں گے

هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا

اس وقت اہل باطل (۷۸)۔ اللہ ہی وہ ہے، جس نے تمھارے لیے مویشی بنائے تا کہ ان میں سے بعض پر سوار

مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا

ہو اور تم ان میں سے بعض کو کھاتے بھی ہو (۷۹)۔ اور تمھارے لیے ان میں (اور بھی) فائدے ہیں، اور تا کہ تم

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾

ان پر (سوار ہو کر) اپنے دلوں کے مقصد تک پہنچو، اور تم ان پر اور کشتی پر لدے لدے پھرتے ہو (۸۰)۔

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَیَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

اور وہ تم کو اپنی (اور بھی) نشانیاں دکھاتا ہے سو تم اللہ کی کن کن نشانیوں سے انکار کرو گے؟ (۸۱)۔ کیا یہ لوگ چلتے پھرتے نہیں

توضیحی ترجمہ

کسی کو بھی۔ (یعنی ایسوں کا کیا ذکر جو وقت پڑنے پر غائب ہو جائیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اسی طرح اللہ تعالیٰ کافروں کو گمراہی میں رکھتا ہے۔ (یعنی جس طرح یہاں انکار کرتے کرتے بچل گئے اور گھبرا کر اقرار کر لیا۔ یہ ہی حال ان کافروں کا دنیا میں تھا)

(۷۵) یہ (جو کچھ تمہیں یہاں بھگتنا پڑ رہا ہے) بدلہ ہے اس کا جو تم زمین (یعنی دنیا) میں (اپنے فسق و فجور پر) ناحق مگن اور خوش تھے، اور (یہی نہیں بلکہ بے جا) اتراتے (بھی) تھے۔ (گویا تکبر کرتے تھے)

(۷۶) چلو داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے، سو (دیکھو کیسا) بُرا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا۔

(۷۷) سو (اے پیغمبرؐ!) آپ (تھوڑا) صبر کیجئے! بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے (ان کو تو سزا ملنی ہی ہے) سو یا تو ہم جس کا ان (کافروں) سے وعدہ کر رہے ہیں اس میں سے کچھ ہم آپ کو آپ کی زندگی ہی میں دکھلا دیں گے، یا آپ کو اُٹھا لیں گے (تو قیامت میں دکھائیں گے) بہر حال اُن کو ہمارے پاس ہی واپس لایا جائے گا۔

(۷۸) اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آپ سے پہلے (بھی) بہت سے پیغمبر بھیجے ہیں، ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کے واقعات ہم نے آپ کو بتا دیئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کے واقعات ہم نے آپ کو نہیں بتائے ہیں، اور کسی پیغمبر کے لئے یہ (ممکن) نہیں کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے، پس جب اللہ کا حکم پہونچتا ہے تو (رسولوں اور اُن کی قوموں کے درمیان) حق (اور ناحق) کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے (اس وقت رسول سرخ رو اور کامیاب ہوتے ہیں) اور سخت گھاٹے اور نقصان میں ہوتے ہیں باطل پرست۔

(۷۹) اللہ وہ ہے جس نے مویشیوں کو تمہارے لئے بنایا (سواری اور غذا کا سامان) تاکہ تم اُن میں سے بعض پر سواری کرو اور بعض میں سے (غذا حاصل کرو یعنی جن کا دودھ اور گوشت جائز ہے، ان کا دودھ لو اور گوشت) کھاؤ۔

ع ۸ ۱۰ ۱۲

(۸۰) اور تمہارے لئے ان (جانوروں) میں (اور بھی بہت سے) فائدے ہیں (مثلاً ان کے اون، بالوں اور کھالوں سے بہت سی چیزیں بنائی جاتی ہیں، ان کے دودھ سے گھی، مکھن اور مٹھائیاں وغیرہ لاتعداد چیزیں بنتی ہیں) اور (ایک بڑا فائدہ ان کی تخلیق کا یہ ہے) تاکہ تمہارے دلوں میں (کسی دینی یا دنیوی مقصد سے کہیں جانے کی) جو حاجت ہو اُسے پورا کر سکو اور ان جانوروں پر اور کشتیوں پر تمہیں (اور تمہارے اسباب کو) اُٹھا کر لے جایا جاتا ہے۔

(۸۱) اور اللہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھا رہا ہے (جو اس کی قدرت اور وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں) تو (اب تم) اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے؟۔

(۸۲) (کوئی ان منکرین سے معلوم تو کرے) کیا یہ لوگ چلتے پھرتے نہیں (یعنی سفر نہیں کرتے)

فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

زمین پر جو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پیشتر ہوئے ہیں ان کا کیا انجام ہوا ہے، وہ لوگ ان سے زیادہ تھے تعداد میں

كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ

اور (ان سے) بڑھ کر تھے قوت میں، اور زمین پر جو اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں ان کے لحاظ سے بھی، لیکن ان کی یہ کمائی

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

ان کے کچھ بھی کام نہ آئی (۸۲)۔ غرض جب ان کے پیمبران کے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے تو وہ لوگ اس

فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

علم پر (بڑے) نازاں ہوئے جو انھیں حاصل تھا اور ان پر وہ (عذاب) آ پڑا جس کے ساتھ وہ تمسخر کرتے

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَ

تھے (۸۳)۔ پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور ان سب چیزوں

كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ

کے منکر ہو گئے جنھیں ہم اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے، (۸۴)۔ سو انھیں ان کا (یہ) ایمان کچھ نفع نہ پہنچا سکا جب

لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَ

کہ انھوں نے عذاب کو دیکھ لیا، اللہ نے اپنا یہی معمول مقرر کیا ہے جو اس کے بندوں میں ہوتا چلا آیا ہے اور

خَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ ع

اس وقت کافر خسارے میں رہ گئے (۸۵)۔

ع ۹ ۷ ۱۴

سُورَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — أَرْبَعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورہ حٰم السجدہ مکی ہے اس میں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — ۵۴ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٢﴾ كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ

حامیم (۱)۔ (یہ کلام) رحمٰن و رحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے (۲)۔ یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں کھول کر بیان کر دی گئی ہیں یعنی فصیح

قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ

قرآن (جو نافع ہے) دانشمند لوگوں کے لیے (۳)۔ (انھیں) بشارت دینے والا اور ڈرانے والا، لیکن ان میں سے اکثر نے روگردانی کی،

فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٤﴾ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ

سو وہ سنتے ہی نہیں (۴)۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل پردوں کے اندر ہیں اس بات سے جس کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں

توضیحی ترجمہ

روئے زمین پر؟ کہ دیکھتے کیا انجام ہوا اُن کا جو لوگ ان سے پہلے گزرے، (جب وہ ان کے آثار دیکھیں گے اور اُن کے بارے میں معلوم کریں گے تو پتہ چلے گا کہ) وہ لوگ ان سے تعداد میں (بھی) زیادہ تھے اور قوت وطاقت میں بھی ان سے بڑھے ہوئے تھے اور (ان) زمینی یادگاروں اور نشانیوں میں بھی (جو وہ پیچھے چھوڑ گئے ہیں) پھر بھی جو کچھ بھی انھوں نے کما رکھا تھا (اور دنیاوی ترقی حاصل کی تھی) وہ اُن کے کچھ کام نہ آیا۔

(۸۳) چنانچہ جب اُن کے پاس اُن کے پیغمبر کھلی کھلی دلیلیں لے کر آئے تب بھی وہ اپنے اُس علم پر ہی ناز کرتے رہے جو اُن کے پاس تھا، (نتیجہ یہ ہوا کہ) جس (عذاب) کا یہ مذاق اُڑایا کرتے تھے اُسی نے اُن کو آ گھیرا۔

(۸۴) پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیا تو (اس وقت) کہنے لگے کہ: "ہم خدائے واحد پر ایمان لے آئے اور اُن کے منکر ہو گئے جن کو ہم اللہ کے ساتھ (خدائی میں) شریک ٹھہراتے تھے"۔

(۸۵) تو نہیں فائدہ پہونچایا ان کو اُن کے (اس وقت کے) ایمان لانے نے، جب کہ وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تھے (کیونکہ ہمارا قاعدہ ہے کہ عذاب نازل ہونے سے پہلے ہی تک ایمان لانے اور توبہ کرنے کا وقت رہتا ہے، اس کے دیکھ لینے کے بعد نہیں) اللہ کا یہی قانون اور اُس کی یہی سنت ہے جو اُس کے بندوں میں پہلے سے چلا آتا ہے، اور ایسے موقعوں پر (ہمیشہ) کافروں نے سخت نقصان اُٹھایا ہے۔

سورہ حٰمٓ السجدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) حٰمٓ (یہ حروف مقطعات میں سے ہیں، جس کے معنی اللہ اور رسول نے نہیں بتائے)

(۲) (یہ کتاب) اُتاری ہوئی ہے بڑے مہربان، بہت رحم کرنے والے کی طرف سے۔ (یعنی اللہ کی بہت بڑی مہربانی اور رحمت ہے بندوں پر جو اُس نے اُن کی ہدایت کے لئے یہ کتاب نازل فرمائی)

(۳) (ایسی) کتاب ہے جس کی آیتیں صاف صاف بیان کی گئی ہیں، یعنی ایسا قرآن ہے جو عربی (زبان میں) ہے، ایسے لوگوں کے لئے (نفع مند) ہے جو دانش مند ہیں۔ (یعنی گو مکلف سب ہی ہیں مگر نفع صرف اہلِ دانش اُٹھاتے ہیں)

(۴) بشارت دینے والی ہے (نجات و فلاح کی اپنے ماننے والوں کو) اور ڈرانے والی ہے (منکروں کو بُرے انجام سے) پھر اُن کی اکثریت نے روگردانی کی، لہٰذا وہ سنتے ہی نہیں۔ (تو مانیں گے کیا؟)

(۵) اور (اُن کی جسارت اور بدتوفیقی دیکھئے کہ) وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل (و دماغ) اس سے پردے (اور آڑ) میں ہیں جس کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں

وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ ہے اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک حجاب ہے، سوآپ اپنا کام کیے جایئے ہم اپنا کام

عٰمِلُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ

کررہے ہیں (۵)۔ آپ کہہ دیجئے میں بھی تم ہی جیسا بشر ہوں (البتہ) مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے کہ تمھارا خدا تو بس ایک

وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝

ہی خدا ہے سو اسی کی طرف سیدھ باندھے رہو اور اسی سے معافی چاہتے رہو، اور بڑی کمبختی ہے مشرکین کے لیے (٦)۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اِنَّ

جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے تو وہ منکر ہی ہیں (۷)۔ البتہ جو لوگ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ قُلْ

ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے (۸)۔ آپ کہیے:

اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ

ارے! کیا تم اس (خدا کی توحید) کے منکر ہو جس نے زمین کو دو وقتوں میں پیدا کردیا، اور تم شریک اس کے

لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ

ٹھہرا رہے ہو! وہی تو سارے جہانوں کا پروردگار ہے (۹)۔ اور اسی نے اس (زمین) کے اوپر پہاڑ بنا دیئے

فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً

اور اس (زمین) میں برکت رکھ دی اور اسی میں اس (پر رہنے والوں) کی غذائیں رکھ دیں (یہ سب) چار وقتوں

لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ

میں، پورے ہیں پوچھنے والوں کے لیے (۱۰)۔ پھر اس نے آسمان کی طرف توجہ کی اس حال میں کہ وہ دھواں سا

لِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝ فَقَضٰىهُنَّ

تھا، پھر اس سے اور زمین سے کہا تم دونوں خوشی سے آؤ یا زبردستی۔ دونوں بولے ہم خوشی سے حاضر ہیں (۱۱)۔ پھر

سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا

دو وقتوں میں انھیں سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کے (مناسب) حکم بھیج دیا، اور ہم نے اس

السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

قریب والے آسمان کو چراغوں کے ذریعہ سے زینت بھی دی اور حفاظت بھی کی، یہ انتظام ہے خدائے ہمہ قوت

اور ہمارے کانوں میں ثقل ہے (ڈاٹ لگی ہے) اور ہمارے اور آپ کے بیچ ایک حجاب (اور پردہ) حائل ہے (لہٰذا آپ جو کچھ بھی کہیں گے وہ بات کسی طرح ہم تک نہیں پہونچ سکتی، لہٰذا آپ بے فائدہ نصیحت وہدایت کی کوشش کررہے ہیں) اب (ایسا کریں کہ) آپ اپنا کام کرتے رہیں (ہم پر کوئی فرق نہیں پڑتا) ہم اپنا کام کریں گے۔

(٦) (اے پیغمبر!) آپ (ان سے) کہدیں کہ: ''میں (بھی) تمہاری طرح (ہی) ایک انسان ہوں (بس فرق یہ ہے کہ) میری طرف (اللہ کی) وحی نازل ہوئی ہے (جس کے ذریعہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ میں تم کو بتاؤں) کہ تمہارا خدا تو بس ایک ہی خدا (اللہ) ہے، لہٰذا (ہر طرح کے حالات میں صرف) اُسی کی طرف اپنا رُخ رکھو، اور (اب تک جو غلطیاں ہوئی ہیں اس کے لئے) اسی سے معافی چاہو، اور (یاد رکھو) شرک کرنے والوں کے لئے بڑی تباہی ہے۔ (یعنی اللہ کا شریک تو کسی حال میں کسی کو نہ بناؤ)

(۷) (جو لوگ وحی کے ذریعہ نازل کردہ اللہ کے اس پیغام پر عمل نہیں کرتے اللہ کے ساتھ اُن کا معاملہ یہ ہے کہ اُس کے شریک بناتے ہیں، اور بندوں کے ساتھ یہ ہے کہ) وہ (محتاج ومسکین کو) مال نہیں دیتے اور وہ آخرت کا (بھی) انکار کرتے ہیں۔

(۸) البتہ وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک عمل کئے اُن کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔

(۹) آپ ان سے پوچھئے کہ: کیا تم (لوگ) اس ذات (کی توحید) کے منکر ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا؟ اور (کتنی حیرت کی بات ہے کہ) تم اُس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہو، وہی تو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۱۰) اور رکھے اس میں بھاری پہاڑ اوپر سے، اور اُس (زمین) میں برکت رکھ دی (یعنی اس کو یہ صلاحیت عطا فرمائی کہ اس سے بہت سی چیزیں ضرورت کے مطابق نکلتی رہیں) اور اس میں غذائیں رکھ دیں (اس پر رہنے والوں کے لئے، جیسے غلّہ، پھل میوے وغیرہ) سب کچھ چار دن میں (کیا،) سب سوال کرنے والوں کے لئے برابر ہے۔ (یعنی اس بابت سب کے لئے یہی جواب ہے، یا یہ مطلب ہے کہ تمام مخلوقات کے لئے اس سے غذا حاصل کرنے کے پورے مواقع ہیں)

(۱۱) پھر وہ آسمان (کے بنانے) کی طرف متوجہ ہوا، اور اس وقت وہ دھویں کی شکل میں تھا اور (پھر) اُس سے اور زمین سے کہا: چلو آجاؤ! (تمھیں میری فرمانبرداری کرنی ہے خواہ) خوشی خوشی یا زبردستی، دونوں نے جواب دیا: ہم خوشی خوشی ہر حکم سرانجام دیں گے۔

(۱۲) چنانچہ اس نے دو دن میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب حکم بھیج دیا، اور آسمانِ دنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے سجا دیا اور محفوظ کردیا، یہ انتظام اور منصوبہ بندی ہے خدائے عزیز

الثلثۃ

ع ۱ ۸ ۱۵

الْعَلِيمِ ﴿١٢﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ

وہمہ علم کا (۱۲)۔ تو اگر یہ لوگ (اب بھی) اعراض کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تم کو ایسی آفت سے ڈراتا

عَادٍ وَثَمُودَ ﴿١٣﴾ إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ

ہوں جیسی آفت عاد و ثمود (پر آئی) تھی (۱۳)۔ جب کہ ان کے پاس انکے پیمبر آئے تھے ان کے آگے سے

خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً

بھی اور ان کے پیچھے سے بھی کہ بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرو، وہ بولے اگر ہمارے پروردگار کو یہی منظور

فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ

ہوتا تو وہ فرشتوں کو بھیجتا، تو ہم تو اس (پیام) کے منکر ہیں جسے دے کر تم بھیجے گئے ہو (۱۴)۔ پھر جو عاد کے

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ

لوگ تھے وہ ملک میں ناحق تکبر کرنے لگے اور بولے کہ ہم سے کون قوت میں بڑھ کر ہے؟ ان کی نظر اس پر نہ گئی

الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾

کہ ان سے قوت میں بڑھ کر اللہ ہے جس نے انھیں پیدا کیا؟ اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے (۱۵)۔

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ

سو ہم نے ان پر تیز آندھی بھیجی ایسے دنوں میں (جو ان کے حق میں) منحوس تھے کہ ہم انھیں (اسی) دنیوی زندگی میں

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ

عذاب رسوائی کا مزہ چکھا دیں اور عذاب آخرت تو رسواتر ہوگا اور انھیں (کوئی) مدد نہ پہنچ سکے گی (۱۶)۔ اور جو ثمود والے

وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ﴿١٦﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ

تھے تو ہم نے انھیں راہ ہدایت دکھائی مگر انھوں نے ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی کو پسند کیا، سو اُن کو عذاب سراپا ذلت کی

عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا

آفت نے آپکڑا بہ سبب ان کے کرتوتوں کے (۱۷)۔ اور ہم نے نجات دے دی ان لوگوں کو جو ایمان لائے

يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ

اور (ہم سے) ڈرتے تھے (۱۸)۔ اور (یاد دلایئے انھیں وہ دن) جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جمع کر کے

أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ

لائے جائیں گے، پھر وہ روکے جائیں گے (۱۹)۔ یہاں تک کہ وہ جب اس تک پہنچ ہی جائیں گے تو گواہی دیں گے

توضیحی ترجمہ

وعلیم کی۔ (یعنی اُس خدا کی جو مکمل اقتدار والا ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے)

(۱۳) پس اگر اب (اتنی بھرپور وضاحت کے بعد) بھی یہ منہ موڑے رہیں (اور توحید ورسالت کے قائل نہ ہوں) تو آپ (ان سے) کہدیجئے کہ: میں تمہیں اس کڑک (عذاب آسمانی) سے ڈراتا ہوں جو قوم عاد وثمود کی کڑک کی طرح ہوگی۔

(۱۴) (اُن کا قصہ یہ ہے کہ) جب اُن کے پاس پیغمبر آئے اُن کے آگے اور پیچھے سے (یعنی انھوں نے اپنی قوموں کو ہر رُخ سے سمجھانے کی کوشش کی) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت وبندگی نہ کریں، تو انھوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ (واقعی ایسا ہی) چاہتا تو فرشتے بھیجتا (تب ہم مان لیتے) بہرحال ہم تمہاری اس بات (یعنی پیغام توحید کو ماننے) سے تو (بالکل) انکار کرتے ہیں جس کو لے کر (بقول تمہارے) تم بھیجے گئے ہو۔

(۱۵) پھر عاد (کا قصہ تو یہ ہوا کہ انھوں) نے زمین میں ناحق تکبر کا رویہ اختیار کیا، اور وہ (یہاں تک) کہتے تھے کہ کوئی ہے جو ہم سے زیادہ طاقتور ہو؟ (یعنی ہم روئے زمین پر سب سے طاقتور ہیں، کون ہے جو ہمیں نقصان پہونچا سکے؟) کیا اُنھیں یہ نظر نہیں آیا کہ اللہ جس نے اُن کو پیدا کیا ہے وہ طاقت میں اُن سے بہت زیادہ ہے؟ (یہ ایک بدیہی حقیقت تھی اور دل سے وہ بھی اس کو تسلیم کرتے تھے) لیکن (پھر بھی) ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔

(۱۶) چنانچہ ہم نے نحوست کے کئی پے درپے دنوں میں تیز وتند آندھی کی شکل میں ہوا بھیجی تاکہ اُنھیں (اس) دنیوی زندگی میں (ہی اُن کی طاقت چکنا چور کر کے) رسوائی اور ذلت کے عذاب کا مزہ چکھائیں، اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ رُسوا کرنے والا ہوگا، اور (وہاں) اُن کو کسی قسم کی کوئی مدد نہیں ملے گی۔

(۱۷) اور رہے ثمود، تو ہم نے اُنھیں سیدھا راستہ دکھایا تھا، لیکن اُنھوں نے ہدایت کے مقابلہ میں اندھے رہنے (یعنی جہالت) کو ترجیح دی، تو جو انھوں نے کمائی کر رکھی تھی اس کی وجہ سے اُن کو (سراپا) ذلت کے عذاب کی کڑک نے آپکڑا۔

ع ۲ ۱۶

(۱۸) اور ہم نے اُن کو (اس عذاب سے) بچالیا جو ایمان لے آئے تھے اور انھوں نے تقویٰ اختیار کر رکھا تھا۔

(۱۹) اور (وہ دن یاد رکھنے کے قابل ہے) جس دن اللہ کے دشمنوں کو دوزخ کے پاس لے جایا جائے گا پھر وہ وہاں روکے جائیں گے۔ (تاکہ سب اکٹھے ہوجائیں تو اُن کو جرائم کے لحاظ سے ٹولیوں میں بانٹا جائے)

(۲۰) یہاں تک کہ جب وہ (سب کے سب) اُس تک پہونچ جائیں گے تو گواہی دیں گے

عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾

اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کی جلدیں اُن پر اُن کے اعمال کی (۲۰)۔ اور وہ لوگ

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ

اپنی اپنی جلد سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دے دی؟ وہ جواب دیں گی، ہم کو اسی اللہ نے گویائی

اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾

دی جس نے ہر چیز کو گویائی دی ہے۔ اور اسی نے تو تم کو اول بار پیدا کیا تھا، اور اسی کے پاس پھر لائے گئے ہو (۲۱)۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ

اور تم اس بات سے اپنے آپ کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمھارے خلاف تمھارے کان اور تمھاری

اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ

آنکھیں اور تمھاری جلدیں گواہی دیں بلکہ تم تو اس گمان میں رہے کہ اللہ کو تمھاری

كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ

اکثر باتوں کی خبر ہی نہیں (۲۲)۔ اور تمھارے اسی گمان نے جو تم اپنے پروردگار کے ساتھ

بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ

رکھتے تھے تمھیں برباد کیا اور تم گھاٹے میں پڑ کر رہے (۲۳)۔ سو اگر یہ لوگ صبر کریں جب بھی

مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَ

دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے، اور اگر وہ عذر کرنا چاہیں تو ان کی معذرت قبول نہ ہوگی (۲۴)۔ اور

قَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاۗءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

ہم نے ان کے لیے کچھ ساتھ رہنے والے مقرر کر رکھے تھے، سو انھوں نے ان کے اگلے اور پچھلے اعمال ان کی

وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

نظر میں خوشنما کر دکھائے تھے اور ان کے حق میں بھی ان سے قبل گزرے ہوئے جنات اور انسانوں کی قوموں

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کے ساتھ (اللہ کا) قول پورا ہو کر رہا، بے شک وہ سب خسارے میں رہے (۲۵)۔ اور کافر کہتے ہیں کہ

لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾

اس قرآن کو سنو ہی مت اور اس کے درمیان میں غل مچا دیا کرو، شاید (اسی طرح) تم غالب آجاؤ (۲۶)۔

ع ۳ / ۱۷

اُن کے کان، اُن کی آنکھیں اور اُن کی کھالیں (یعنی تمام اعضاء، بلکہ جسم کا ہر حصہ کیونکہ کھال جسم کے ہر حصے پر ہوتی ہے) اُن اعمال کی بابت جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

(۲۱) اور (یہ دیکھ کر) وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ: تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ (اعضاء) جواب دیں گے کہ: ہمیں اُسی اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی ہے جس نے ہر (بولنے والی) چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے، اور اُسی نے تم کو پہلی بار (دنیا میں) پیدا کیا تھا اور (یہ بتا دیا تھا کہ) تم اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(۲۲) اور تم (لوگوں سے تو اپنے گناہ چھپا لیا کرتے تھے، لیکن) اس بات سے تو اپنے آپ کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہارے اعضاء تمہارے خلاف (آخرت میں) گواہی دیں گے، بلکہ تم تو یہ سمجھتے تھے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے اعمال کا علم نہیں ہے۔

(۲۳) اور تمہاری اسی بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب کے بارے میں کر رکھی تھی تمہیں برباد کیا اور (اسی کے نتیجہ میں) تم اُن لوگوں میں شامل ہو گئے جو سراسر خسارے میں ہیں۔

(۲۴) اب (ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ) اگر یہ صبر کریں تو بھی آگ ہی ان کا ٹھکانا ہے اور اگر یہ معذرت چاہیں تو یہ اُن لوگوں میں سے نہیں جن کی معذرت قبول کی جاتی ہے۔ (کیونکہ توبہ و معذرت کا وقت گذر چکا)

(۲۵) اور (باطل پر اصرار اور غلط راہ پر چلنے کی ضد اور تکبر کی بنا پر دین کے احکام نہ ماننے کی وجہ سے) ہم نے اُن پر (کچھ) ساتھی (اور ہم نشیں) لگا دیئے تھے تو وہ اُن کے آگے اور پیچھے کے سارے کاموں کو اُن کے لئے خوشنما بنا دیتے تھے (اور اس سے وہ اپنے غلط کاموں کو بھی صحیح سمجھتے تھے) اور (نتیجہ یہ ہوا کہ) حق ثابت ہوئی اُن پر (بھی عذاب کی بابت اللہ کی یہ) بات اُن قوموں کے ساتھ جو جنات اور انسانوں کی ان سے پہلے گذر چکیں کہ بلاشبہ وہ سب خسارہ اُٹھانے والوں میں سے ہیں۔

(۲۶) اور (ان کافروں کا حال یہ ہے کہ) یہ کافر (اپنے ساتھیوں سے) کہتے ہیں کہ: اس قرآن کو سنو ہی نہیں (مبادا تم اس سے متاثر ہو جاؤ) اور (دوسروں کو بھی نہ سننے دو، اس طرح کہ) جب یہ پڑھا جائے تو خوب) شور و غل مچاؤ، ممکن ہے (اس طرح) تم غالب آجاؤ۔ (یعنی خود کو اور دوسروں کو اُس کے اثر سے بچا سکو)

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا ۙ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

سو ہم (ان) کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور جو بری بری حرکتیں یہ کرتے رہے

أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ

ہیں ان کی سزا دے کر رہیں گے، (۲۷)۔ یہی سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی یعنی دوزخ،

النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا

وہاں ان کے لیے ہمیشگی کا مقام ہوگا اس کے بدلہ میں کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہتے

يَجْحَدُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ

تھے (۲۸)۔ اور کافر (اس وقت) کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ شیطان وانسان

أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا

دونوں دکھا دیجئے جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، ہم انھیں اپنے پیروں کے نیچے مل ڈالیں گے کہ وہ

مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا

خوب ذلیل ہوں (۲۹)۔ بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر (اس پر) قائم

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا

رہے، ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو اور نہ رنج کرو اور خوش ہو جنت (کے ملنے)

بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي

پر، جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے (۳۰)۔ ہم تمھارے رفیق تھے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ

رہیں گے، اور تمھارے واسطے اس (جنت) میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کا تمھارا جی چاہے اور تمھارے واسطے

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَ

موجود ہے جو کچھ بھی تم مانگو (۳۱)۔ (یہ سب ہوگا) بطور مہمانی کے (خدائے) غفور ورحیم کی طرف سے (۳۲)۔ اور

مَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ

اس سے بہتر بات کس کی ہے جو (دوسروں کو) اللہ کی طرف بلائے اور خود نیک عمل کرے

إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ

اور کہے کہ میں تو فرماں برداروں میں سے ہوں (۳۳)۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی،

توضیحی ترجمہ

(۲۷) تو ہم ان کافروں کو (جو خود بھی نصیحت کی بات نہیں سنتے اور دوسروں کو بھی اس سے روکتے ہیں) سخت ترین عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے اور یہ جو بدترین کام (دنیا میں) کیا کرتے تھے اُس کا بھرپور بدلہ دیں گے۔

(۲۸) یہ (دوزخ کی آگ) اللہ کے دشمنوں کی سزا ہے، اسی میں اُن کا دائمی ٹھکانا ہوگا، جو اس بات کا بدلہ ہوگا کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔

(۲۹) اور کافر لوگ (جو یہ سزا بھگت رہے ہوں گے) کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ جنات (یعنی شیاطین) اور انسان دونوں دکھایئے جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا تاکہ ہم اُنھیں اپنے قدموں تلے ایسا روندیں کہ وہ خوب ذلیل ہوں۔

(۳۰) (اور دوسری طرف) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے (یعنی اس کو دل سے رب مانا اور کبھی کسی کو اس کا شریک نہیں مانا) پھر (مرتے دم تک) اُسی (کے احکام) پر ثابت قدم رہے، تو اُن پر (مختلف حالات میں مثلاً موت کے قریب یا مرنے کا بعد قبروں میں یا قبروں سے اُٹھتے وقت یہ کہتے ہوئے) فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ کوئی خوف دل میں لاؤ اور نہ کسی بات کا غم کرو اور اس جنت کی بشارت قبول کرو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(۳۱) (اور وہ فرشتے ہی کہتے ہیں یا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان ایمان واستقامت والوں سے کہ) ہم دنیا والی زندگی میں بھی تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے اور (جنت میں) ہر وہ چیز تمہارے لئے ہے جس کو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے وہ سب بھی ہے جو تم مانگو۔

(۳۲) یہ سب کچھ اس غفور ورحیم (معبود) کی طرف سے بطور مہمانی کے ہوگا۔ (یہ کتنی بڑی عزت وتوقیر ہے کہ ایک ناچیز بندہ رب العزت کا مہمان ہوگا)

ع ٤ ٧ ١٨

(۳۳) اور اُس شخص سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلائے اور (خود بھی) نیک عمل کرے اور (ہر حال میں اور ہر موقع پر یہ) کہے کہ میں مسلمانوں (یعنی فرمانبرداروں) میں سے ہوں۔ (یعنی کسی بھی صورت حال میں یہ کہنے سے جھجک نہ دکھائے کہ "میں مسلمان ہوں" بلکہ اس پر فخر کرے)۔

(۳٤) اور (داعی کو سمجھنا چاہئے کہ) نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی (بلکہ ہر ایک کا اثر جدا جدا ہوتا ہے)

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ

آپ نیکی سے (بدی) کو ٹال دیا کیجئے تو پھر کیا ہوگا کہ جس شخص میں اور آپ میں عداوت ہے وہ ایسا ہو جائے گا

كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝۳۴ وَمَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ

جیسا کوئی دلی دوست ہوتا ہے (۳۴)۔ اور یہ بات انھی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے رہتے ہیں،

مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝۳۵ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ

اور اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہوتا ہے (۳۵)۔ اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے وسوسہ

الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۳۶

آنے لگے تو آپ اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے، وہی (سب) سننے والا ہے (سب) جاننے والا ہے (۳۶)۔

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا

اور اس کی نشانیوں میں رات ہے اور دن ہے اور سورج ہے اور چاند ہے، بس تم لوگ نہ سورج

لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ

پوجو، نہ چاند کو (بلکہ) صرف اللہ ہی کو پوجو، جس نے ان سب کو پیدا کیا، اگر تم واقعی اس کے

كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۳۷ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ

پرستار ہو (۳۷)۔ پھر اگر یہ لوگ اکڑے رہیں تو (فرشتے) جو آپ کے پروردگار کے مقرب

رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ ۩ ۝۳۸

ہیں رات اور دن اسی کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (وہ اس سے ذرا) نہیں اکتاتے (۳۸)۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے دبی دبائی پڑی ہے، لیکن جب ہم اس پر پانی

الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ

برسا دیتے ہیں تو وہ ابھرتی اور پھولتی ہے، تو وہی جس نے اس (زمین) کو جی اٹھایا، وہی مُردوں کو بھی جی کھڑا

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۳۹ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا

کرے گا، بے شک وہی ہر چیز پر قادر ہے (۳۹)۔ بے شک جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ

لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا

ہم میں مخفی نہیں ہیں، سو بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو امن وامان کے ساتھ آئے

توضیحی ترجمہ

لہٰذا آپ بدی کا دفاع ایسے طریقہ سے کریں جو بہترین ہو۔ (یعنی داعی بُرائی کا جواب بُرائی سے نہ دے کر جہاں تک ممکن ہو بھلائی سے دے) نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کے اور اُس کے درمیان تھی تو دشمنی مگر وہ ایسا ہو جائے گا جیسے جگری دوست ہو۔

(۳۵) اور یہ (اعلیٰ خصلت) صرف اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں، اور یہ (صبر) اُسی کو عطا ہوتا ہے جو بڑا نصیب والا ہو (یعنی اللہ نے جنت جس کے لئے مقدر کر دی ہو)

(۳۶) اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی کچوکہ لگے (یعنی وہ دل میں کوئی وسوسہ ڈالے اور صبر کی بجائے غصہ پر اُبھار دے) تو (اس وقت) آپ اللہ سے پناہ مانگ لیا کریں (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لیا کریں) بے شک وہ ہر بات سننے والا، ہر بات جاننے والا ہے۔

(۳۷) اور (داعی کو مشرکین کو سمجھانا چاہئے کہ) رات اور دن اور سورج اور چاند اُسی (اللہ) کی (توحید اور قدرت کی) نشانیوں میں سے ہیں، (لہٰذا) تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو، بلکہ سجدہ (صرف) اس اللہ کو کرو (یعنی صرف اُسی کی عبادت اور بندگی کرو) جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر تم واقعی اُسی کی عبادت کرنا چاہتے ہو۔ (سورج اور چاند وغیرہ کو پوجنے والے کہتے تھے کہ ہم ان کی طرف رُخ ضرور کرتے ہیں لیکن سجدہ اور پرستش اصلاً اللہ ہی کے لئے ہوتی ہے، بتایا گیا کہ یہ غلط ہے)

(۳۸) پھر بھی اگر یہ (مشرک) تکبر و غرور سے کام لیں (اور بات نہ مانیں تو فکر نہیں) کیونکہ وہ (فرشتے) جو آپ کے رب کے پاس ہیں وہ رات دن اُس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، اور وہ (کبھی اس سے) اُکتاتے نہیں۔ (یعنی اللہ کو عبادت و تسبیح کرنے والوں کی کمی نہیں، یہ تو خود اُن کے فائدہ کے لئے بتایا گیا تھا)

السجدة ۱۱

(۳۹) اور اُسی کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ آپ زمین کو دیکھتے ہیں کہ وہ دبی دبائی اور مُرجھائی پڑی ہے پھر جیسے ہی ہم نے اُس پر بارش نازل کی وہ تروتازہ ہو کر اُبھر اور نکھر آتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ جس نے اس (زمین) کو زندگی بخشی وہی مُردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے، یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (وہ قادرِ مطلق، دعوت الی اللہ کی تاثیر سے مُردہ دلوں کو از سرِ نو حیاتِ تازہ بھی عطا کر سکتا ہے)

(۴۰) بے شک جو لوگ (داعی کی زبان سے ہماری نازل کردہ آیات سن کر اور ہماری قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بھی) ہماری آیتوں کے بارے میں ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہیں وہ ہم سے چھپ نہیں سکتے، تو (بتلاؤ) جو آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو محفوظ اور بے خطر ہو کر آئے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

قیامت کے دن؟ (خیر) جو جی چاہے کرلو، وہ تمہارا کیا ہوا سب کچھ دیکھ رہا ہے (۴۰)۔ جو لوگ اس (کتاب)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ۙ

نصیحت کا انکار کرتے ہیں جب کہ وہ ان کے پاس پہنچ گئی، سو وہ کتاب ہے غالب آجانے والی (۴۱)۔

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ

اس میں باطل نہ آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے (یہ کلام) نازل ہوا ہے (خدائے) باحکمت و پُر حمد کی

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ

طرف سے (۴۲)۔ آپ کے لیے تو وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو آپ سے قبل رسولوں کے لیے کہی جا چکی

مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَلَوْ

ہیں، بے شک آپ کا پروردگار بڑا مغفرت والا ہے، اور دردناک سزا دینے والا ہے (۴۳)۔ اور اگر

جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ

ہم اسے قرآن عجمی بناتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف کیوں نہیں بیان کی گئیں، یہ کیا کہ عجمی (کتاب)

وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ

اور عربی رسول؟ آپ کہہ دیجیے کہ یہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے، اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے

لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ

کانوں میں ڈاٹ ہے اور وہ (قرآن) ان کے حق میں نابینائی ہے، یہ لوگ وہ ہیں جو کسی بڑی دور جگہ سے پکارے

يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

جا رہے ہیں (۴۴)۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو بھی کتاب دی تھی، اس میں بھی اختلاف پڑا، پس اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

کے پروردگار کی طرف سے پہلے سے ٹھہر چکی ہے، تو ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا، اور یہ لوگ اس کی طرف سے ایسے شک میں

بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

ہیں جس نے انھیں تردد میں ڈال رکھا ہے (۴۵)۔ جو کوئی نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے نفع کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی برا

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

عمل کرتا ہے اس کا بھی وبال اسی پر پڑے گا، اور آپ کا پروردگار بندوں کے حق میں ظلم کرنے والا (ہرگز) نہیں (۴۶)۔

توضیحی ترجمہ

قیامت کے دن؟ (اب اتنی صاف صاف باتوں کے باوجود بھی وہ سمجھنے اور ماننے کو تیار نہیں تو کہہ دیجیے کہ) جو چاہے کرو! (بس یہ یاد رکھو کہ) تم جو کچھ بھی کر رہے ہو بے شک وہ (اللہ) سب دیکھ رہا ہے۔

(۴۱) جن لوگوں نے (اس) نصیحت نامہ (یعنی قرآن) کا انکار کیا (اُن میں خود تدبر کی کمی ہے) اور حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑی باوقعت اور غالب آجانے والی کتاب ہے۔

(۴۲) جس تک باطل کی کوئی رسائی نہیں ہے، نہ اُس کے آگے سے اور نہ اُس کے پیچھے سے، (یعنی نہ اُس میں کمی ہو سکتی ہے اور نہ زیادتی) نازل کردہ ہے اُس ذات کی طرف سے جو حکمتوں والا اور خوبیوں والا ہے۔

(۴۳) (اے پیغمبرؐ!) آپ کے لئے جو باتیں کہی جا رہی ہیں (کوئی نئی نہیں ہیں بلکہ) وہ وہی ہیں جو آپ سے پہلے پیغمبروں کے لئے بھی کہی گئی تھیں، یقیناً آپ کا پروردگار (ان کو جو ان باتوں سے توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں) بخشنے والا ہے اور (جو اس طرح کی حرکتیں جاری رکھیں اُن کو) دردناک سزا دینے والا ہے۔

(۴۴) (یہ قرآن کے عربی ہونے پر اعتراض کرتے ہیں) اور اگر ہم اس کو عجمی بناتے (یعنی عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں نازل کرتے) تو کہتے کہ اس کی آیتیں کھول کھول کر (ہماری زبان میں) کیوں نہیں بیان کی گئیں؟ (جو ہم سمجھ پاتے) یہ کیا کہ (کتاب) عجمی اور (رسول) عربی؟ آپ کہہ دیجیے کہ جو ایمان لے آئیں اُن کے لئے تو یہ ہدایت و شفا ہے، اور جو ایمان نہیں لاتے (یہ) اُن کے کانوں میں ڈاٹ ہے، اور یہ (قرآن) اُن کے لئے اندھیرے میں بھٹکنے کا سامان ہے، (ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے) ان کو پکارا جا رہا ہو کسی دور جگہ سے (اور وہ بات سمجھ نہ پا رہے ہوں یا اپنے کو مخاطب نہ سمجھ کر توجہ نہ دے رہے ہوں)

(۴۵) اور ہم نے موسیٰؑ کو بھی کتاب (تورات) دی تھی، پھر اس میں اختلاف ہوا (کسی نے اس کو مانا اور کسی نے نہیں مانا) اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ کر دی گئی ہوتی (کہ ان کو ایک خاص وقت تک مہلت دی جائے گی) تو ان کا معاملہ چکتا کر دیا گیا ہوتا، اور حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس (قرآن) کے بارے میں شک میں پڑے ہیں (ایسے شک میں) جو ان کو بے چین رکھتا ہے۔ (یہ اس کا انکار کسی دلیل یا یقین کی بنا پر نہیں کرتے بس ضد و عناد کی وجہ سے کرتے ہیں اور پھر شک میں رہتے ہیں کہ سچ اور حق ہوا تو ہمارا کیا ہوگا؟)

(۴۶) (یاد رکھو) جو کوئی نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے آپ کے لئے کرتا ہے اور جو کوئی بُرا کام کرتا ہے تو اس کا وبال اُسی پر پڑتا ہے، اور آپ کا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا ہرگز نہیں ہے۔ (ہر ایک کے عمل کے مطابق انصاف سے اُس کو جزا یا سزا دے گا)

ع ۵ ۱۲/۱۹

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَ

اسی (اللہ) کی طرف قیامت کے علم کا حوالہ دیا جاسکتا ہے اور کوئی پھل اپنے گابھوں میں سے نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ پیٹ سے رہتی

مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ

ہے اور نہ جنتی ہے بغیر اس کی اطلاع کے، اور جس روز (اللہ) ان (مشرکوں) کو پکارے گا کہ (اب) میرے شریک کہاں ہیں؟ تو وہ

قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۚ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ

کہیں گے ہم تو تجھ سے یہی عرض کریں گے کہ ہم میں سے کوئی (اس کا) مدعی نہیں (۴۷)۔ اور جن جن کی یہ لوگ پہلے پوجا کیا کرتے

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ

تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ لوگ یہ سمجھ لیں گے کہ اب ان کے لیے کوئی صورت بچاؤ کی نہیں (۴۸)۔ انسان کا

الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا

ترقی کی آرزو سے جی نہیں بھرتا، اور اگر اسے تکلیف پہنچ جاتی ہے تو وہ مایوس ہراساں ہو جاتا ہے (۴۹)۔ اور اگر ہم اپنی طرف سے

مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ

اسے مہربانی کا مزہ چکھا دیتے ہیں بعد کسی تکلیف کے جو اسے واقع ہوئی تھی تو وہ کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرے لیے ہونی ہی تھی، اور میں

وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ

قیامت کو آنے والا نہیں خیال کرتا اور اگر میں اپنے پروردگار کے پاس پہنچایا بھی گیا تو میرے لیے تو اس کے یہاں بھی ضرور ہی بہتری

كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا

ہی ہے، سو ہم کافروں کو ان کے کرتوت ضرور بتا دیں گے اور انھیں عذاب سخت کا بھی مزہ چکھا کر رہیں گے (۵۰)۔ اور جب ہم

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ

انسان کو نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا اور کروٹ پھیر لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو خوب لمبی چوڑی دعائیں کرتا

عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ

ہے (۵۱)۔ آپ کہیے کہ بھلا یہ بتاؤ کہ اگر یہ (قرآن) اللہ کے یہاں سے آیا ہوا ہو اور پھر تم اس سے انکار کر رہے ہو تو اس سے بڑھ کر

اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ

گمراہ اور کون ہوگا جو (ایسی) دور دراز مخالفت میں پڑا ہو (۵۲)۔ ہم عنقریب ان کو اپنی نشانیاں اطراف عالم میں دکھائیں گے اور خود

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ

ان کی ذات میں بھی، یہاں تک کہ ان پر کھل کر رہے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے، کیا آپ کے پروردگار (کا یہ وصف) کافی نہیں

توضیحی ترجمہ

(۴۷) قیامت کا علم اُسی (اللہ) کی طرف لوٹایا جاتا ہے (یعنی قیامت کب واقع ہوگی اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے،) اور اللہ کے علم کے بغیر نہ پھلوں میں سے کوئی پھل اپنے شگوفوں سے نکلتا ہے اور نہ کسی مادہ کو حمل ٹھہرتا ہے اور نہ اس کے کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے اور (قیامت کے) اُس دن وہ (اللہ) اُن (مشرکوں) کو پکار کر کہے گا کہ کہاں ہیں میرے شریک؟ (جن کو دنیا میں میری خدائی میں شریک بنا رکھا تھا) تو وہ کہیں گے کہ ہم تو کہہ چکے ہیں کہ ہم میں سے تو کوئی اس کا مدعی (یا گواہی دینے والا) نہیں۔ (کہ آپ کا کوئی شریک ہے، یعنی جھوٹ بول کر جرم سے صاف انکار کر دیں گے)

(۴۸) اور جن کو پہلے (دنیا میں) یہ پکارا کرتے تھے وہ ان سے غائب ہو جائیں گے (کہیں نظر نہیں آئیں گے) اور وہ سمجھ جائیں گے کہ اب اُن کے لئے بچاؤ کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

(۴۹) انسان (کا حال یہ ہے کہ وہ ترقی اور) بھلائی مانگنے سے نہیں تھکتا (یعنی اس کی طلب کی کوئی حد نہیں) اور (اس کے برخلاف) اگر اُسے کوئی بُرائی (یا تکلیف) چھو جائے تو ایسا مایوس ہو جاتا ہے کہ ہر اُمید چھوڑ دیتا ہے۔

(۵۰) اور جو تکلیف یا اذیت اُسے پہونچی تھی اُس کے بعد اگر ہم اُسے اپنی رحمت وعنایت کا کچھ مزہ چکھا دیں تو وہ یہ کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا، (کیونکہ میں تو کام ہی ایسے کرتا ہوں) اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آئے گی (میرے خیال میں اچھے بُرے اعمال کا پھل دنیا ہی میں مل جاتا ہے) اور اگر (بالفرض) مجھے اپنے رب کے پاس واپس بھی بھیجا گیا (یعنی قیامت آئی) تو اُس کے پاس بھی میرے لئے بہتری اور خوش حالی ہی ہوگی۔ (کیونکہ اگر میں خدا کے نزدیک نالائق ہوتا تو دنیا میں مجھے یہ عیش کیوں ملتے) تو ہم ان کافروں (ناشکروں اور مشرکوں) کو اُن کے یہ سب کردار ضرور بتلائیں گے، اور (پھر) اُنھیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

(۵۱) اور (انسان کا عجیب حال ہے) جب ہم انسان پر کوئی انعام کرتے ہیں تو وہ (حق شناسی اور شکر گذاری سے) منہ موڑ لیتا ہے اور پہلو بدل کر دور چلا جاتا ہے (مانتا ہی نہیں کہ یہ نعمتیں اس کو ہمارے کرم اور ہماری عنایت سے ملی ہیں) اور جب اس کو کوئی تکلیف یا بُرائی پہونچتی ہے تو وہ (ہم ہی سے) لمبی چوڑی دعائیں کرتا ہے۔

(۵۲) آپ (ان سے) کہیے: اچھا بتاؤ کہ اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے آیا ہے (جیسا کہ واقع میں ہے) پھر بھی تم انکار کر رہے ہو تو (خود سوچو) اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو (حق کی) مخالفت میں بہت دور تک چلا جائے؟

(۵۳) اور ہم ان کو اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اپنے وجود میں بھی، یہاں تک کہ یہ بات کھل کر ان کے سامنے آجائے گی کہ یہ (قرآن) ہی حق ہے، کیا تمہارے رب کی یہ بات کافی نہیں کہ

إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ

کہ وہ ہر (چھوٹی بڑی) چیز کا شاہد ہے (۵۳)۔ ارے! یہ لوگ روبرو جانے کی طرف سے شک میں پڑے ہیں

رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ﴿٥٤﴾

اپنے پروردگار کے، ارے! وہ ہر چیز کو اپنے احاطہ میں لیے ہوئے ہے (۵۴)۔

ع ۱ / ۶

سُورَةُ الشُّورَىٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ شوریٰ مکی ہے، اس میں | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے | ۵۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

حم ﴿١﴾ عسق ﴿٢﴾ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ

حا۔میم (۱)۔عین۔سین۔قاف (۲)۔اسی طرح اللہ غلبہ والا، حکمت والا وحی بھیجتا رہا ہے آپ پر اور آپ سے

اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ

قبل والوں پر (۳)۔اسی (اللہ) کا ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور وہی عالی شان ہے،

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ

عظیم الشان ہے (۴)۔کچھ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں، اور فرشتے اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ

کرتے رہتے ہیں اور اہل زمین کے لیے طلب مغفرت کرتے رہتے ہیں، ارے اللہ ہی ہے بڑا مغفرت کرنے

اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ

والا، بڑا رحمت کرنے والا (۵)۔اور جن لوگوں نے اس کے سوا (دوسرے) کارساز ٹھہرا رکھے ہیں اللہ انھیں دیکھ

حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿٦﴾ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا

بھال رہا ہے، اور آپ ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں (۶)۔اور آپ پر اسی طرح یہ قرآن عربی میں وحی کیا گیا ہے تاکہ

إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ

آپ مکہ والوں کو اور ان کو جو اس کے گرداگرد رہتے ہیں ڈرائیں اور جمع ہونے کے دن سے ڈرائیں جس

الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ

میں ذرا شک نہیں، ایک گروہ جنت میں (داخل) اور ایک گروہ دوزخ میں (۷)۔اور اگر اللہ کی مشیت ہوتی

شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي

تو ان سب کو ایک ہی طریقہ کا بنا دیتا، لیکن جس کے لیے اس کی مشیت ہوتی ہے اسی کو وہ داخل کرتا ہے اپنی

توضیحی ترجمہ

وہ ہر چیز پر شاہد ہے۔ (یعنی قرآن کی حقانیت کو فرض کرو کوئی نہ مانے، تو اکیلے خدا کی گواہی کیا تھوڑی ہے، جو ہر چیز پر گواہ ہے)

(۵۴) خبردار! (یاد رہے کہ) یہ لوگ اپنے رب کا سامنا ہونے (کے بارے) میں شک میں پڑے ہوئے ہیں (یعنی انھیں آخرت پر یقین ہی نہیں، اس لئے اس کا خوف ان کے دلوں میں نہیں ہے) یاد رہے کہ وہ (اللہ) ہر چیز کو اپنے (علم وقدرت کے) احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔

سورۂ شوریٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱و۲) حٰم۔ عٓسٓقٓ (یہ حروف مقطعات میں سے ہیں، جس کے معنی اللہ اور رسول نے نہیں بتائے)

(۳) (اے پیغمبر! جس طرح آپ پر یہ قرآن وحی کیا جا رہا ہے) اسی طرح آپ پر اور آپ سے پہلے جو (پیغمبر) آئے ہیں اُن پر اللہ عزیز وحکیم وحی (کے ذریعہ اپنی کتابیں اور پیغامات) نازل کرتا رہا ہے۔

(۴) اُسی (اللہ) کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ (بھی) زمین میں ہے، اور وہ برتر اور عظیم الشان ہے۔

(۵) کچھ بعید نہیں کہ آسمان اوپر کی جانب سے پھٹ پڑے (مشرکوں کی حرکتوں اور اس پر اللہ عزوجل کے جلال کے باعث) مگر ملائکہ اپنے رب کی مسلسل تسبیح اور حمد کررہے ہیں اور زمین والوں کے لئے برابر استغفار کررہے ہیں (اس باعث یہ نظام تھما ہوا ہے، اور یہ بھی) یاد رہے کہ اللہ ہی ہے وہ جو بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (وہ مومنوں کو بخشتا ہے اور کافروں کو ایک مدت تک مہلت دیتا ہے، اس کی ان صفات کے باعث کائنات کا نظام درہم برہم نہیں کیا جاتا)

(۶) اور جن لوگوں نے اُس کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں، اللہ اُن پر نگرانی رکھے ہوئے ہے (اُن کو سزا ضرور دے گا) اور آپ اُن کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ (آپ کا کام صرف پیغامِ حق پہونچا دینا ہے)

(۷) اور (جس طرح ہم نے ہر پیغمبر کو اس کی قوم کی زبان میں پیغام لے کر بھیجا) اسی طرح ہم نے آپ کی طرف یہ قرآن عربی زبان میں وحی کیا، تاکہ آپ مرکزی بستی (مکہ) اور اُس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کریں اور ڈرائیں جمع ہونے کے دن (یعنی روزِ قیامت) سے، جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے، (اس دن دو ہی گروہ ہوں گے) ایک گروہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ بھڑکتی ہوئی (دوزخ کی) آگ میں۔

(۸) اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب کو ایک ہی جماعت بنا دیتا (یعنی کسی کو اختیار نہیں دیتا کہ اپنا راستہ چنے، بلکہ سب کو اس پر مجبور کرتا کہ وہ صرف اُسی کی عبادت و بندگی کریں اور اُسی کے احکام پر چلیں) لیکن (اس نے یہ چاہا کہ وہ اپنی رحمت اور غضب دونوں قسم کی صفات کا اظہار فرمائے، اس لئے) وہ داخل فرماتا ہے اپنی

رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا

رحمت میں، اوران ظالموں کا نہ کوئی حمایتی نکلے گا نہ مددگار (۸)۔ کیاان لوگوں نے (اللہ) کے سوا کارساز

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُـحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي

ٹھہرا رکھے ہیں؟ سو کارساز تو بس اللہ ہی ہے اور وہی مردوں کو زندہ کردے گا اور وہی ہر چیز پر قدرت

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۹ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى

رکھتا ہے (۹)۔ اور جس چیز میں تم اختلاف کرتے ہو، اس کا فیصلہ اللہ ہی کے سپرد ہے، یہی اللہ میرا

اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝۱۰ فَاطِرُ

پروردگار ہے میں اسی پر توکل رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (۱۰)۔ (وہی) پیدا کرنے والا

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ

ہے آسمانوں اور زمین کا، (اسی نے) تمھارے لیے تمھاری جنس کے جوڑے بنائے اور مویشیوں کے جوڑے

الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ

بنائے اور اس کے ذریعہ سے تمھاری نسل چلاتا رہتا ہے، کوئی چیز اس کے مثل نہیں اور وہی (ہر بات) کا سننے والا

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۱۱ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ

ہے (ہر چیز) کا دیکھنے والا ہے (۱۱)۔ اسی کے اختیار میں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی ہیں وہ جسے چاہے زیادہ روزی

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۲ شَرَعَ لَكُمْ

دیتا ہے اور (جسے چاہے) نپی تلی دیتا ہے، بے شک وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے (۱۲)۔ اس نے تمھارے لیے

مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا

وہی دین مقرر کیا جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی ہم نے آپ کے پاس وحی کی ہے اور ہم نے ابراہیم اور

وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ

موسیٰ اور عیسیٰ کو یہی حکم دیا تھا، یعنی یہ کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا، مشرکین پر وہ بات بہت

لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ

گراں ہے جس کی طرف آپ انھیں بلا رہے ہیں، اللہ اپنی طرف جس کو چاہے کھینچ لیتا ہے، اور اپنی طرف رسائی

اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝۱۳ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا

دے دیتا ہے ہر اس شخص کو جو (اس کی طرف) رجوع کرے (۱۳)۔ اور تفرقے تو اس وقت سے ان لوگوں نے پیدا کئے

توضیحی ترجمہ

رحمت میں جس کو چاہتا ہے (اور چاہتا اُسی کے بارے میں ہے جو اس کے احکام پر چلتا ہے) اور ظالموں کا (جو دوسروں کی بندگی کرتے ہیں یا اُس کی خدائی میں کسی کو شریک بناتے ہیں اور اُن سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں) نہ کوئی کارساز ہے نہ مددگار۔ (جب وہ اُن کو سزا دے گا تو کوئی نہیں جو اُن کو بچا سکے)

(۹) کیا انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کارساز بنالئے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ اللہ ہی کارساز (مانے جانے کا مستحق) ہے، اور وہ ہی (ایسا ہے جو) مُردوں کو زندہ کرتا ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

ع ۲/۹

(۱۰) اور جس جس بات میں تم (اہل حق سے) اختلاف رکھتے ہو (وہ عقائد کی بات ہو یا احکام کی، عبادات کی بات ہو یا معاملات کی) اُس کا فیصلہ اللہ ہی کے حوالہ ہے (وہی اس کا فیصلہ کرے گا) یہی اللہ (جو ان صفات کا حامل ہے) میرا رب ہے، اسی پر میرا بھروسہ و توکل ہے، اور اسی کی طرف میں (ہر معاملہ میں) رجوع کرتا ہوں۔

(۱۱) وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے، اور مویشیوں کے بھی جوڑے بنائے، اسی ذریعہ سے وہ تمہاری نسل چلاتا ہے، کوئی چیز اُس کے مثل نہیں ہے (نہ ذات میں اور نہ صفات میں) اور وہی ہے جو ہر بات سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔

(۱۲) آسمانوں اور زمین کی ساری کنجیاں اُسی کے قبضہ میں ہیں، وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں وسعت اور تنگی کرتا ہے، یقیناً وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔ (اس لئے رزق میں وسعت یا تنگی اپنی حکمت کے مطابق دیتا ہے)

(۱۳) اُس نے تمہارے لئے دین کا وہی طریقہ طے کیا ہے جس کا حکم اُس نے نوحؑ کو دیا تھا (جو پہلی شریعت لے کر آئے تھے) اور (اے پیغمبرؐ!) جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ بھیجا ہے، اور جس کا ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا کہ اس دین کو قائم کرنا اور اس میں تفرقہ مت ڈالنا، (یعنی سب انبیاء کو تاکید کی تھی کہ وہ اور اُن کی اُمتیں دین الٰہی کو اپنے قول و عمل سے قائم رکھیں اور اصل دین یعنی عقائد، اخلاق، اور اصول میں کسی طرح کی تفریق و اختلاف کو روا نہ رکھیں۔ اس کے باوجود) مشرکین کو وہ بات بہت گراں گذرتی ہے جس کی طرف آپ انھیں بلا رہے ہیں (یعنی توحید اور اللہ و رسول کی اطاعت۔ لیکن آپ اپنا دعوتی کام جاری رکھیں) اللہ جس کو چاہتا ہے (یعنی جس کو ہدایت کا مستحق سمجھتا ہے) چن چن کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے (اور مقام قرب عطا فرماتا ہے) اور جو کوئی اُس سے رجوع کرتا ہے اُسے بھی اپنی طرف رسائی دیتا ہے۔

(۱۴) اور لوگوں نے جو (دین میں) تفرقہ ڈالا (یعنی اختلاف کر کے طرح طرح کے عقائد ڈھالے) وہ

مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

جب ان کے پاس علم (صحیح) پہنچ چکا تھا (وہ بھی) آپس کی ضدا ضدی سے اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات ایک

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا

وقت معین تک کے لیے طے نہ ہو چکی ہوتی تو اس کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو کتاب (الٰہی) ان کے بعد دی گئی وہ

الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ

اس کی طرف سے شک میں پڑے ہوئے متردد ہو رہے ہیں (۱۴)۔ سو آپ اسی بنا پر (انھیں) بلائے جایئے (دین حق کی طرف)

وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ

اور قائم رہیے جس طرح آپ کو حکم ملا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیے اور آپ کہہ دیجیے کہ اللہ نے جو بھی کتابیں نازل کی ہیں

اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۗ لَنَآ

میں ان پر ایمان لاتا ہوں، اور مجھے یہ حکم ملا ہے کہ (اپنے اور) تمھارے درمیان انصاف کروں، اللہ ہمارا بھی پروردگار ہے اور تمھارا

اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۗ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ

بھی پروردگار ہے، ہمارے لیے ہمارے عمل تمھارے لیے تمھارے عمل، ہماری تمھاری کوئی بحث نہیں، اللہ ہی ہم سب

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا

کو جمع کرے گا، اور اسی کے پاس جانا ہے (۱۵)۔ اور جو لوگ اللہ کے باب میں جھگڑے نکالتے ہیں بعد اس کے کہ

اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ

وہ مان لیا گیا، ان کی دلیل ان کے پروردگار کے نزدیک بالکل ردی ہے، اور غضب (نازل ہونے والا) ہے ان پر

وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۗ

اور عذاب سخت ہے ان کے لیے (۱۶)۔ اللہ وہی تو ہے جس نے کتاب کو حق اور انصاف کے ساتھ نازل کیا،

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ

اور آپ کو کیا خبر، عجب نہیں کہ قیامت قریب ہی ہو (۱۷)۔ اس کے لیے جلدی وہی لوگ مچا رہے ہیں، جو اس

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ

پر ایمان نہیں رکھتے اور جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ تو اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ برحق

اَنَّهَا الْحَقُّ ۗ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾

ہے، یاد رکھو کہ جو لوگ قیامت کے باب میں جھگڑے نکالتے ہیں، دور دراز کی گمراہی میں مبتلا ہیں (۱۸)۔

توضیحی ترجمہ

(لاعلمی یا غلط فہمی میں نہیں بلکہ صحیح) علم (کتاب الٰہی) کے آجانے کے بعد آپس کی ضد (اور بحثا بحثی) کی وجہ سے ہی (تفرقہ) ڈالا ہے اور (یہ ایسا جرم تھا کہ) اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک متعین مدت تک کے لئے ایک بات پہلے سے طے نہ ہوتی تو اُن (کے آپسی اختلاف) کا فیصلہ ہو چکا ہوتا، اور ان لوگوں کے بعد جن کو کتاب کا وارث بنایا گیا ہے وہ اس (کتاب) کے بارے میں ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جس نے انھیں خلجان میں ڈال رکھا ہے۔ (یعنی اس تردد میں رہے کہ اپنے اوپر والوں کی بات مانیں یا اس کتاب کی)

(۱۵) لہٰذا (اے پیغمبر!) آپ دعوت دیتے رہیے اور قائم رہیے اُس بات پر جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے، اور اُن کی خواہشات کی پیروی نہ کریئے اور (اُن سے صاف صاف) کہہ دیجئے کہ میں تو ہر اُس کتاب پر ایمان لایا ہوں جو اللہ نے نازل کی ہے (میں سب کی صداقت کو تسلیم کرتا ہوں) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں (اور تمہارے ڈالے ہوئے اختلافات کا منصفانہ فیصلہ کروں، سن لو) اللہ ہی ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے (جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا) اب (اس بابت) ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث نہیں (اب تو اس کا فیصلہ قیامت ہی میں ہوگا، جب کہ) اللہ ہم سب کو (وہاں) جمع کرے گا، اور (یاد رکھو) اُسی کی طرف (سب کو) لوٹنا ہے۔

(۱۶) اور جو لوگ اللہ (اور اس کے دین) کے بارے میں (مسلمانوں سے) جھگڑتے ہیں (یا بحثیں کرتے ہیں) اس کے بعد کہ اُس کو مان لیا گیا ہے، اُن کی بحث (اور اُن کی دلیل) اُن کے پروردگار کے نزدیک بالکل باطل ہے، اور اُن پر (اللہ کا) غضب (نازل ہونے والا) ہے، اور اُن کے لئے (قیامت میں) سخت عذاب (طے) ہے۔

(۱۷) اللہ ہی ہے وہ جس نے حق پر مشتمل اس کتاب (قرآن) کو نازل کیا اور (اس کو انصاف کا) ترازو بنایا، اور (اسی کے معیار پر قیامت میں اعمال تولے جائیں گے) آپ کو کیا معلوم؟ (کہ قیامت کب آئے گی) شاید قیامت کی گھڑی قریب ہی ہو۔

(۱۸) جو لوگ اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے (آنے کی) جلدی مچاتے ہیں، اور جو لوگ (اس پر) ایمان رکھتے ہیں (کہ ایک دن وہ ضرور آئے گی) وہ اس سے ڈرتے ہیں، اور انھیں اس کے حق ہونے کا پورا علم ہے، یاد رہے جو لوگ قیامت کے بارے میں (طرح طرح کی) بحثیں کرتے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں۔ (یہ تو ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس کو نہ مانا جائے تو اس کائنات کی تخلیق ہی عبث اور بے کار نظر آئے گی، اور معاذ اللہ، اللہ پر ظلم کا زبردست الزام آئے گا)

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾

اللہ اپنے بندوں کے باریک امور سے خوب باخبر ہے، جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ بڑا قوت والا ہے بڑا زبردست ہے (۱۹)۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ

جو کوئی آخرت کی کھیتی کا طالب ہے ہم اسے اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے، اور جو کوئی دنیا کی کھیتی

يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾

کا طالب ہے ہم اسے کچھ دنیا میں سے دیں گے، اور آخرت میں اس کا کچھ بھی حصہ نہ ہوگا (۲۰)۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ

تو کیا ان کے (تجویز کیے ہوئے) کچھ شریک ہیں جنھوں نے ان کے لیے ایسا دین مقرر کر دیا ہے، جس کی اللہ نے

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ

اجازت نہیں دی ہے، اور اگر ایک قول فیصل نہ ہوتا تو ان کے درمیان (عملی) فیصلہ اب تک ہو چکا ہوتا، اور کافروں

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ

کو ضرور عذاب دردناک ہوگا (۲۱)۔ آپ کافروں کو دیکھیں گے ڈرتے ہوئے اپنے کرتوتوں سے اس حال کو

وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ

وہ (وبال) ان پر پڑ کر رہے گا، اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کیے وہ بہشتوں کے باغوں میں

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾

ہوں گے وہ جس چیز کو بھی چاہیں گے ان کے پروردگار کے پاس انھیں ملے گی، بس یہی تو بڑا انعام ہے (۲۲)۔

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ

یہی وہ بشارت ہے جو اللہ اپنے بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (جنھوں نے) نیک عمل کیے۔ آپ کہہ

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ

دیجیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اور معاوضہ نہیں طلب کرتا بجز رشتے داری کے محبت کے، اور جو کوئی نیکی

حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ

کرے گا ہم اس کی نیکی میں اور خوبی زیادہ کر دیں گے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا ہے بڑا قدرداں ہے (۲۳)۔ کیا یہ

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى

لوگ یہ کہتے ہیں کہ (اس شخص نے) اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ رکھا ہے، تو اللہ اگر چاہے تو مہر لگا دے

توضیحی ترجمہ

ع ۲ ۱۰ ۳

(۱۹) اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اپنے بندوں کے ساتھ لطف کا معاملہ کرتا ہے (یہاں اعمال کے حساب سے رزق و مال میں وسعت و تنگی کا معاملہ نہیں کرتا، بلکہ) جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے (خواہ وہ کافر و مشرک ہی کیوں نہ ہو) اور وہ کامل قوت والا، کامل غلبہ واقتدار والا ہے (جو چاہے کرے کوئی اُسے روک نہیں سکتا)

(۲۰) جو کوئی (دنیا میں اعمال و محنت کے ذریعہ) آخرت کی کھیتی (یعنی ثواب) کا طالب ہو ہم اُسے اُس کی کھیتی میں ترقی دیں گے (یعنی آخرت میں ایک کے بدلہ دس گنا یا اُس سے بھی زیادہ دیں گے) اور جو کوئی (صرف) دنیا کی کھیتی کا طالب ہو (یعنی صرف اسی کے لئے محنت کرے) ہم اُسے اُسی میں سے کچھ دے دیں گے لیکن آخرت میں اُس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

(۲۱) (ان کافروں نے اللہ کی وہ راہ چھوڑ کر جو نبیوں نے بتلائی دوسری راہیں کہاں سے نکالیں؟) کیا ان (کافروں) کے (بنائے ہوئے خدائی) شریکوں نے اُن کے لئے ایسا دین طے کر دیا ہے جس کی اجازت اللہ نے نہیں دی ہے؟ اور اگر (اللہ کی طرف سے) فیصلہ کی بات (یعنی یہ بات کہ قیامت میں ہی سب کا فیصلہ ہوگا) طے نہ ہوتی تو (ابھی) ان کا فیصلہ کر دیا جاتا، اور بلاشبہ ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۲۲) آپ (قیامت میں) ظالموں کو دیکھیں گے کہ انھوں نے جو کمائی کی ہے اس (کے وبال) سے سہمے ہوئے ہیں، اور وہ تو اُن پر پڑ کر رہے گا، اور جو ایمان لائے (ہوں گے) اور انھوں نے نیک عمل کئے (ہوں گے) وہ جنتوں کے باغات میں ہوں گے، انھیں اپنے پروردگار کے پاس وہ سب ملے گا جو بھی وہ چاہیں گے، یہ اللہ کا بڑا فضل (وکرم) ہوگا۔ (جس سے وہ مستفید ہوں گے)

(۲۳) یہی ہے وہ (انعام) جس کی خوش خبری اللہ اپنے اُن بندوں کو دیتا (رہا) ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے، (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے (ان کافروں سے) کہ میں تم سے اس (تبلیغ اور حق رسانی) پر کوئی اُجرت نہیں مانگتا سوائے رشتہ داری کی محبت کے (یعنی یہ چاہتا ہوں کہ رشتہ اور خاندانی تعلقات کا ہی خیال کر کے میری بات سنو اور نہ مانو تو کم از کم دشمنی اور اذیت رسانی سے تو باز رہو) اور (یاد رکھو) جو کوئی (ہمارے ساتھ) نیکی کرے گا ہم (اس کے ساتھ) مزید اچھا سلوک کریں گے، بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، بڑا قدرداں ہے۔ (وہ تمہاری غلطیوں کو معاف کر کے تمہاری نیکی اور اچھے سلوک کی قدردانی کرے گا)

(۲۴) کیا یہ لوگ (آپ کے بارے میں یہ) کہتے ہیں کہ (آپ نے خود کلام گڑھ لیا ہے اور) اللہ پر جھوٹ باندھا ہے (کہ یہ اُس کا کلام ہے) حالانکہ اللہ (کو پوری قدرت ہے، وہ) چاہے تو مہر لگا دے

قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

آپ کے قلب پر، اور اللہ باطل کو مٹایا کرتا ہے اور حق کو اپنے احکام سے ثابت کیا کرتا ہے، وہ دلوں تک کی

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ

باتیں خوب جانتا ہے (۲۴)۔ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کر دیتا ہے،

يَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ

اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سب کو جانتا ہے (۲۵)۔ اور ان لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ

لائے، اور نیک عمل کیے اور ان کو اپنے فضل سے اور بڑھاتا رہتا ہے، اور کافروں کے لیے تو سخت

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا

عذاب (مقرر) ہے (۲۶)۔ اور اللہ اگر اپنے بندوں کے لیے رزق فراخ کر دیتا تو وہ روئے زمین پر سرکشی

فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ

کرنے لگتے، لیکن وہ جتنا چاہتا ہے انداز (مناسب) سے اتارتا ہے وہ اپنے بندوں سے خوب باخبر ہے اور خوب

بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ

دیکھنے والا ہے (۲۷)۔ اور وہ وہی ہے جو لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے، اور اپنی رحمت کو

رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

پھیلاتا ہے اور وہ بڑا کارساز ہے (ہر طرح) قابل حمد ہے (۲۸)۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے پیدا کرنا

وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ

آسمانوں اور زمین کا اور ان جانداروں کا جو اس نے دونوں جگہ پھیلا رکھے ہیں اور وہ ان کے جمع کر لینے پر

اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ

جب وہ چاہے قادر ہے (۲۹)۔ اور جو مصیبت بھی تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے سے

اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ

پہنچتی ہے اور (اللہ) بہت سے تو درگزر کر دیتا ہے (۳۰)۔ اور تم زمین (کے کسی حصہ) میں (بھی) ہرا نہیں

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ

سکتے اور تمہارا اللہ کے سوا کوئی بھی نہ کارساز ہے نہ مددگار (۳۱)۔ اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے

توضیحی ترجمہ

آپ کے دل پر (جس کی وجہ سے آپ کو یہ کلام پیش کرنے کی قدرت ہی نہ رہتی، مگر چونکہ واقع میں اس میں کوئی جھوٹ وافترا نہیں، یہ اللہ ہی کا کلام ہے اس لئے اللہ اس کو جاری رکھے گا) اور (اللہ کی سنت ہے کہ) اللہ باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو اپنے کلمات کے ذریعہ ثابت کرتا ہے (اس قاعدہ سے قرآن کا اللہ کا کلام ہونا ثابت ہوتا ہے) بے شک وہ سینوں میں چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔ (اس کو معلوم ہے کہ آپ پر اُن کے اس الزام کا کیا مقصد ہے)

(۲۵) اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ (بھی) تم کرتے ہو اُس کا پورا علم رکھتا ہے۔ (تمہارے اعمال کا بھی اور توبہ کی کیفیت کا بھی)

(۲۶) اور اُن کی دعا سنتا ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے، اور انھیں اپنے فضل سے اور زیادہ (ثواب) دیتا ہے، اور جو کفر کرنے والے ہیں (اور مرتے دم تک توبہ نہیں کرتے) اُن کے لئے تو سخت عذاب (طے) ہے۔

(۲۷) اور (وہ حکیم مطلق ہے، دیکھو) اگر اللہ اپنے تمام بندوں کے لئے رزق کو کھلے طور پر پھیلا دیتا (یعنی سب کو مال دار بنا دیتا) تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگتے (سب برابر ہوتے، کوئی کسی کی نہیں سنتا، کوئی کسی کا کام نہیں کرتا، یقیناً سارا نظام درہم برہم ہو جاتا) مگر وہ (صحیح) اندازے سے (جس پر) جتنا چاہتا ہے (رزق) اُتارتا ہے، بلاشبہ وہ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر ہے، اور اُن پر نظر رکھنے والا ہے۔

(۲۸) اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہونے کے بعد بارش برساتا ہے، اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے، اور جو کارساز ہے (اور) قابل حمد وثنا ہے۔

(۲۹) اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش، اور وہ جاندار جو اُس نے ان دونوں میں پھیلا رکھے ہیں، اور وہ اُن (سب) کو جمع کرنے پر قادر ہے، جب چاہے۔

ع ۳ / ۱۰ / ۴

(۳۰) اور تم کو جو کوئی مصیبت پہونچتی ہے وہ تمہارے اپنے کئے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہونچتی ہے، اور بہت سے کاموں سے تو وہ درگذر ہی کرتا ہے۔ (محض اپنی مہربانی سے)

(۳۱) (ورنہ اگر وہ کوئی تکلیف یا پریشانی دینا چاہے تو) تم زمین میں (خواہ کہیں بھی ہو اُسے) عاجز (و بے بس) کرنے والے نہیں ہو، اور نہ ہی تمہیں اللہ کے خلاف کوئی حمایتی اور مددگار ملنے والا ہے۔

(۳۲) اور اُس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے

الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ

سمندر میں پہاڑ جیسے جہاز ہیں (۳۲)۔ وہ اگر چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے تو وہ جہاز سمندر کی سطح پر

رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣٣﴾

کھڑے کے کھڑے رہ جائیں، بے شک اس میں نشانیاں ہر صابر و شاکر کے لیے ہیں (۳۳)۔

أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٤﴾ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ

یا (چاہے تو) تباہ کردے ان جہازوں کو بسبب ان لوگوں کے کرتوتوں کے اور بہت لوگوں سے درگزر بھی کر جائے (۳۴)۔

يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ

اور ان لوگوں کو معلوم ہو جائے جو ہماری آیتوں میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں کہ اب ان کے لیے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں (۳۵)۔

شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ

غرض جو کچھ بھی تم کو دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کے برتنے کے لیے ہے اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بہتر ہی ہے اور پائدار تر

آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ

بھی، وہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان والے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (۳۶)۔ اور جو کبیرہ گناہوں

الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ

اور بے حیائیوں سے بچتے رہتے ہیں اور جب انھیں غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں (۳۷)۔ اور جن لوگوں نے کہ

اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ

اپنے پروردگار کا حکم مانا اور نماز کی پابندی کی اور ان کا ہر (اہم) کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے اور جو کچھ ہم نے

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ

انھیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں (۳۸)۔ اور وہ ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم واقع ہوتا ہے

هُمْ يَنْتَصِرُونَ ﴿٣٩﴾ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا

تو وہ (برابر کا) بدلہ لے لیتے ہیں (۳۹)۔ اور برائی کا بدلہ برائی سے ویسی ہی، لیکن جو کوئی معاف کردے

وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ

اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ رہا، بے شک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا (۴۰)۔

انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا

اور جو اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ (برابر کا) لے لے سو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں (۴۱)۔ الزام

توضیحی ترجمہ

ہیں سمندر میں یہ پہاڑوں جیسے جہاز۔

(۳۳) اگر وہ (اللہ) چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے، جس سے یہ (جہاز) سمندر کی پشت پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں، یقیناً اس میں (یعنی جہاز اور سمندری سفر میں) ہر صبر کرنے والے اور احسان ماننے والے (شخص) کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔

(۳۴) یا (وہ چاہے تو) ان (جہازوں) کو لوگوں (یعنی مسافروں) کے (کفریہ) اعمال کی بنا پر تباہ کردے، اور بہت سوں کو (اس تباہی کے وقت بھی) معاف کردے۔

(۳۵) اور جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑے ڈالتے ہیں (اس تباہی کے وقت) وہ جان جائیں گے کہ اُن کے لئے (خدائی گرفت سے) بھاگنے اور بچاؤ کی کوئی جگہ نہیں۔ (حضرت شاہ عبد القادر صاحب لکھتے ہیں کہ "جو لوگ ہر چیز اپنی تدبیر سے سمجھتے ہیں اُس وقت عاجز رہ جاویں گے")

(۳۶) غرض کہ جو کچھ تم کو (دنیا میں) دیا گیا ہے وہ محض (چندروزہ) دنیوی زندگی برتنے کے لئے (معمولی سا) اسباب ہے، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے (بدرجہا) بہتر اور پائیدار ہے، وہ اُن کے لئے ہے جو ایمان والے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (کہ اُس پروردگار نے جو وعدے کئے ہیں سب ضرور پورے ہوں گے)

(۳۷) اور (ان کے لئے ہے) جو (خاص طور پر) بڑے بڑے گناہوں سے اور فواحش سے بچتے ہیں، اور جب اُنھیں غصہ آتا ہے تو درگذر سے کام لیتے ہیں۔

(۳۸) اور (ان کے لئے ہے) جو اپنے پروردگار کی بات مانتے رہے ہیں، اور نماز پڑھتے رہے ہیں، اور اُن کے معاملات باہم گفتگو اور مشورہ سے طے ہوتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے اُن کو رزق (ومال) دیا ہے اُس میں سے وہ (بتائے گئے مصارف) میں خرچ کرتے ہیں۔

(۳۹) اور جب اُن پر کوئی ظلم یا زیادتی ہوتی ہے تو وہ (بزدلوں کی طرح اُسے چپ چاپ نہیں سہتے، بلکہ برابر کا) بدلہ لیتے ہیں۔

(۴۰) اور (یہیں ایک نکتہ کی بات سنو!) کسی بُرائی (یا ظلم) کا بدلہ اُسی جیسی بُرائی ہے (یعنی جتنا ظلم ہوا ہے اُتنا ہی بدلہ لینے کی اجازت ہے۔ سر مو زیادہ نہیں) پھر بھی جو کوئی (ظلم و زیادتی کرنے والے کو) معاف کردے اور اصلاح سے کام لے تو اُس کا بدلہ (اور ثواب) اللہ نے اپنے ذمے لے لیا ہے، یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ (معاف کرنے والے کو تو اجر دے گا ہی، ظالم کو بھی سزا دے گا)

(۴۱) اور (ہاں) جو کوئی اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام کی راہ نہیں (بنتی)۔ (البتہ جیسا کہ اوپر بتایا گیا معاف کردینا افضل واحسن ہے)

(۴۲) (جہاں تک الزام کی راہ کا سوال ہے) تو

السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ
توان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین پر ناحق سرکشی کرتے (پھرتے) ہیں ایسوں کے
بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ
لیے دردناک عذاب ہے (۴۲)۔ اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے یہ البتہ بڑے ہمت کے
إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ
کاموں میں سے ہے (۴۳)۔ اور جسے اللہ گمراہ کردے اس کے لیے اللہ کے سوا کوئی چارہ ساز
مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ
نہیں، اور آپ کافروں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو کہتے ہوں گے کہ آہ
يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا
واپس جانے کی کوئی صورت ہے؟ (۴۴)۔ اور آپ انھیں دیکھیں گے کہ وہ دوزخ کے روبرو
خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ
لائے جائیں گے، ذلت سے جھکے ہوئے پست نگاہوں سے دیکھتے ہوئے، اور ایمان والے
آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ
کہیں گے کہ (اصلی) خسارے والے تو وہ لوگ ہیں جو اپنی ذات سے اور اپنے متعلقین سے
الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ
قیامت کے دن خسارہ میں پڑے، یاد رکھو کہ کافر عذاب دائمی میں رہیں گے (۴۵)۔ اور ان کے
مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ
کوئی چارہ ساز نہ ہوں گے جو اللہ سے الگ ہوکر ان کی مدد کرسکیں اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس
فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ
کے لیے کوئی راہ نہیں (۴۶)۔ کہنا مان لو اپنے پروردگار کا قبل اس کے کہ ایسا دن آپہنچے جس کے لیے اللہ
يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ
کی طرف کوئی ہٹنا نہیں، تم کو اس روز کوئی پناہ نہ ملے گی اور نہ تمھارے بارے میں کوئی روک ٹوک کرنے
مِنْ نَكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ
والا ہے (۴۷)۔ یہ لوگ اگر پھر بھی اعراض کیے رہیں تو ہم نے آپ کو کوئی نگراں کر کے نہیں بھیجا ہے، آپ کے

توضیحی ترجمہ

اس کی راہ (یعنی دفعہ) اُن لوگوں پر (بنتی ہے) ہے جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین پر ناحق فساد (اور گڑبڑ) پھیلاتے پھرتے ہیں، اُن کے لئے تو (دنیا کی سزا کے علاوہ، اللہ کا) دردناک عذاب ہے۔

(۴۳) اور (مکرر یہ کہ) جو کوئی صبر سے کام لے اور معاف کردے، بے شک یہ بڑی ہمت (اور حوصلہ) کا کام ہے۔

(۴۴) اور جسے اللہ راستہ نہ سجھائے (یعنی اتنا سب صاف صاف بیان کرنے کے بعد بھی اگر کسی کو صحیح راستہ نہیں ملتا تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ اس کے کسی عمل سے ناراض ہے اور اُسے توفیق نہیں دیتا) تو (وہ انتہائی بدنصیب اور محروم ہے، اب) اس کے بعد کوئی نہیں ہے جو اس کا حامی و کارساز ہو، اور (اسی لئے) جب ظالموں کو عذاب نظر آجائے گا تو آپ (ان) ظالموں کو یہ کہتا ہوا دیکھیں گے کہ کیا (دنیا میں) واپسی کا کوئی طریقہ ہے؟ (کہ ایک موقع اور مل جائے اور اس مرتبہ ہم ایمان والے بن کر اور خوب نیک اعمال کرکے لوٹیں)

(۴۵) اور آپ اُن کو دیکھیں گے کہ (اُنھیں کوئی موقع نہیں دیا جائے گا بلکہ) وہ دوزخ کے سامنے لا کھڑے کئے جائیں گے اس حالت میں کہ ذلت کے مارے آنکھیں جھکائے ہوں گے، کنکھیوں سے (اِدھر اُدھر) دیکھتے ہوں گے، اور ایمان والے (اُنھیں دیکھ کر) کہہ رہے ہوں گے کہ: واقعی اصل نقصان اور بڑے خسارہ میں ہیں یہ لوگ جنھوں نے (ایمان نہ لاکر، اس) قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں (اور متعلقین) کو خسارے میں ڈال دیا (جب کہ دنیا میں یہ ہمیں خسارے میں سمجھتے تھے) یاد رہے کہ ظالم لوگ (آخرت میں) ایسے عذاب میں ہوں گے جو ہمیشہ قائم رہے گا۔ (اور اس سے اُنھیں کبھی نجات نہیں ملے گی)

(۴۶) اور نہ اُن کو (وہاں) کوئی مددگار میسر آئیں گے جو اللہ سے الگ اُن کی مدد کرسکیں، اور جس کو اللہ راہ نہ سجھائے (یعنی ہدایت کی توفیق نہ دے) اُس کے لئے کوئی راستہ نہیں۔ (نہ دنیا میں ہدایت کا اور نہ آخرت میں نجات کا)

(۴۷) (لوگو!) اپنے پروردگار کی بات اُس دن کے آنے سے پہلے پہلے مان لو جس کو اللہ کی طرف سے ٹالا نہیں جائے گا، اُس دن تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی اور نہ تمہارے بارے میں کوئی (خدا سے) روک ٹوک کرنے والا ہوگا۔

(۴۸) (اے پیغمبر!) اگر یہ لوگ (یہ سب سن کر بھی نہ مانیں اور) اعراض کئے رہیں تو ہم نے آپ کو اِن پر نگراں (اور ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا ہے (جس سے آپ کو اپنی باز پرس کا اندیشہ ہو) نہیں ہے

عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ

ذمہ صرف پہنچادینا ہے، اور ہم انسان کو جب کچھ اپنی عنایت کا مزہ چکھادیتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہوجاتا ہے اور اگر ایسے لوگوں پر

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

کوئی مصیبت آپڑتی ہے ان کرتوتوں کے بدلے میں جو وہ پہلے اپنے ہاتھوں کرچکے ہیں تو انسان ناشکری کرنے لگتا ہے (۴۸)۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ

اللہ ہی کی ملک ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی، وہ جو چاہتا ہے پیدا کردیتا ہے، جس کو چاہتا ہے (اولاد) مادہ عنایت

اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ

کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے (اولاد) نرینہ عنایت کرتا ہے (۴۹)۔ یا ان کو نرومادہ (کی صورت) میں جمع بھی کردیتا ہے،

وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ

اور جسے چاہتا ہے لاولد رکھتا ہے، بے شک وہ بڑا علم والا ہے بڑا قدرت والا ہے (۵۰)۔ اور یہ کسی بشر کا مرتبہ نہیں کہ

اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا

اللہ اس سے کلام کرے مگر ہاں یا تو وحی سے یا کسی آڑ سے یا کسی (فرشتہ) قاصد کو بھیج دے سو وہ وحی پہنچادے اللہ

فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ

کے حکم سے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے، بے شک وہ عالی شان ہے حکمت والا ہے (۵۱)۔ اور اسی طرح ہم نے آپ کے

اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ

پاس بھی وحی یعنی اپنا حکم بھیجا ہے، آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا چیز ہے، لیکن ہم نے اس

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ

(قرآن) کو نور بنادیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہم ہدایت کرتے ہیں بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اور اس

لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي

میں کوئی شک نہیں کہ آپ راہ راست ہی کی ہدایت کررہے ہیں (۵۲)۔ یعنی راہ اس اللہ کی کہ جو کچھ بھی ہے

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع

آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں سب اسی کا ہے، یاد رکھو سب امور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں (۵۳)۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ زخرف مکی ہے، اس میں ۸۹ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں۔

توضیحی ترجمہ

آپ کے ذمہ سوائے (بات) پہونچا دینے کے (کوئی ذمہ داری) اور (عام طور پر انسان کا حال یہ ہے کہ) جب ہم انسان کو اپنی طرف سے کسی رحمت (وعنایت) کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ (اس کو اپنی خود کی کامیابی سمجھ کر) اُس پر اِتراتا ہے، اور اگر ان (ہی لوگوں) کو کوئی مصیبت پہونچتی ہے جو اُن کے ہاتھوں کے کرتوتوں کے باعث پیش آتی ہے تو وہی انسان پکا ناشکرا بن جاتا ہے۔ (اُسے کوئی رحمت وعنایت یاد نہیں رہتی، پھر اُن سے آپ ایمان کی توقع کیوں رکھیں)

(۴۹) (یاد رکھنا چاہئے کہ) سارے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے۔

(۵۰) یا پھر اُن کو ملا جلا کر لڑکے بھی دیتا ہے اور لڑکیاں بھی، اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے، وہ کامل علم والا ہے (کہ کس کے لئے کیا بہتر ہے) اور پوری قدرت والا ہے۔ (جس کو جو چاہے عطا کرے اور جو نہ چاہے نہ دے)

(۵۱) اور کسی انسان کی یہ طاقت نہیں کہ اللہ اُس سے (روبرو) بات کرے (اور وہ دیدارِ الٰہی کا تحمل کرسکے) مگر (وہ بات کرتا ہے تین طریقوں سے) یا تو وحی کے ذریعہ (جو براہ راست دل میں ڈالے الہام کی صورت میں یا خواب میں بتلا دے اس یقین کے ساتھ کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے) یا پردے کے پیچھے سے (یعنی نبی کو صرف آواز سنائی دے، کوئی صورت نظر نہ آئے) یا وہ کوئی پیغام لانے والا (فرشتہ) بھیج دے (جو نظر آ بھی سکتا ہے اور نہیں بھی) اور وہ اللہ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کا پیغام پہونچا دے، یقیناً وہ اونچی شان والا ہے بڑی حکمت والا ہے۔

(۵۲) اور اسی طرح ہم نے آپ کے پاس بھی اپنے حکم سے ایک روح (یعنی قرآن) کو وحی کیا ہے، آپ کو اس سے پہلے نہ یہ معلوم تھا کہ کتاب کیا ہے (یعنی نہ قرآن کی بابت پورا علم تھا) اور نہ ایمان کے بارے میں ہی معلوم تھا (کہ اُس کی تفصیلات کیا ہیں) لیکن ہم نے (آپ کو بتایا کہ ہم نے) اس (قرآن) کو ایک نور بنایا ہے جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں، اور اس میں شک نہیں کہ آپ لوگوں کو ایک سیدھا راستہ دکھا رہے ہیں۔

ع ۵ ۱۰ ۶

(۵۳) (جو اُس) اللہ کا راستہ ہے جس کی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے، اور وہ سب کچھ (بھی) جو زمین میں ہے، یاد رکھو! سارے معاملات (بالآخر) اللہ ہی کی طرف لوٹیں گے۔

سورۂ زخرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

حٰمٓ ۞ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

حا۔میم (۱)۔قسم ہے (اس) کتاب واضح کی (۲)۔ کہ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، تاکہ تم خوب

تَعْقِلُوْنَ ۞ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۞ اَفَنَضْرِبُ

سمجھ جاؤ (۳)۔ اور بے شک وہ لوح محفوظ میں ہمارے پاس ہے بڑے مرتبہ کا، حکمت سے بھرا ہوا (۴)۔ کیا ہم تم سے

عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۞ وَكَمْ اَرْسَلْنَا

(اس) نصیحت نامہ کو اس لیے ہٹالیں گے کہ تم حد سے گزر جانے والے ہو (۵)۔ اور ہم پہلے لوگوں میں بہت سے نبی بھیجتے

مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۞ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

رہے ہیں (٦)۔ اور ان (لوگوں) کے پاس کوئی نبی (ایسا) نہیں آیا جس سے انھوں نے تمسخر نہ کیا ہو (۷)۔ پھر ہم نے ان

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۞

لوگوں کو جوان (موجودہ مخاطبین) سے بھی زیادہ زور آور تھے غارت کر ڈالا اور پہلے لوگوں کی یہ حالت گزر چکی ہے (۸)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا، تو یہ یقیناً کہیں گے کہ انھیں پیدا کیا ہے (اس

الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۞ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ

خدائے) ہمہ تواں نے ہمہ داں نے (۹)۔ وہی جس نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنا دیا اور اس میں تمھارے

فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۞ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ

لیے راستے بنائے تاکہ تم راہ پاتے رہو (۱۰)۔ اور جس نے آسمان سے پانی ایک خاص انداز سے برسایا پھر ہم

بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۞ وَالَّذِيْ

نے اس سے خشک زمین کو زندہ کیا، اسی طرح تم بھی (اپنی قبروں سے) نکالے جاؤ گے (۱۱)۔ اور جس نے

خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا

تمام اقسام بنائیں، اور تمھارے لیے وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم

تَرْكَبُوْنَ ۞ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا

سوار ہوتے ہو (۱۲)۔ تاکہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر بیٹھو، پھر اپنے پروردگار کی (اس) نعمت کو یاد کرو جب

توضیحی ترجمہ

(۱) حٰمٓ۔ (یہ حروفِ مقطعات ہیں، جس کے معنی اللہ اور رسول نے نہیں بتائے)

(۲) قسم ہے اس واضح کتاب کی۔

(۳) ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم (اے براہ راست مخاطب اہل عرب!) سمجھ سکو۔

(۴) اور حقیقت یہ ہے کہ وہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں ہے، بڑی رتبہ والی (کتاب) ہے حکمت (کی باتوں) سے بھری ہوئی۔ (لہٰذا اس کی عظمت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس سے ہدایت کا وہ مقصد حاصل کرنا جس کے لئے اسے اُتارا گیا ہے)

(۵) کیا ہم تم سے اس نصیحت نامہ کو اس بنا پر ہٹالیں کہ تم حد سے گذرے ہوئے لوگ ہو؟۔ (اور مانو گے نہیں؟ ایسی توقع مت رکھو، بلکہ ہم اس قرآن کا نزول اور نصیحت کا سلسلہ جاری رکھیں گے)

(٦) اور کتنے ہی نبی ہم پچھلے لوگوں (یعنی گذری ہوئی قوموں) میں بھیج چکے ہیں۔

(۷) اور ان (گذرے ہوئے لوگوں) کے پاس کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کا وہ مذاق نہ اُڑاتے ہوں۔ (لیکن ہم نے نبی بھیجنے کا سلسلہ بند نہیں کیا)

(۸) البتہ ہم نے (یہ کیا کہ) اُن کو جو (تمسخر کرتے تھے اور) اِن (مکہ والوں) سے کہیں زور آور اور مضبوط تھے ہلاک کر دیا، اور (ایسے) پچھلے لوگوں کا حال (قرآن میں متعدد جگہ) پیچھے گذر چکا ہے۔ (وہ عبرت کے لئے کافی ہے)

(۹) اور (اللہ کی عظمت و قدرت کی بابت کچھ باتیں تو یہ مشرک بھی مانتے ہیں) اگر آپ اِن سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ یقیناً یہی کہیں گے کہ: اُس (ذاتِ واحد) نے جو زبردست ہے اور کامل علم والی ہے (یعنی جس کے پاس کامل اقتدار بھی ہے اور ہر چیز کا علم بھی، یہ ماننے کے باوجود کہ وہ تنہا آسمان و زمین کا خالق ہے الوہیت میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں)

(۱۰) (سنو!) یہ وہ ذات ہے جس نے (آسمانوں اور زمین کو پیدا ہی نہیں کیا بلکہ) زمین کو تمہارے لئے فرش (بچھونا) بنایا (کہ اُس پر آرام سے رہو) اور اُس میں تمہارے لئے راستے بنائے، تاکہ تم راہ پاتے رہو۔ (اور جہاں جہاں بھی انسان بستے ہوں وہاں جا سکو، نیز اس چلت پھرت کے ذریعہ دنیوی اور اُخروی مقاصد حاصل کر سکو)

(۱۱) اور (یہ وہ ذات ہے) جس نے (جہاں چاہا اپنی حکمت کے) حساب سے آسمان سے (بارش کی شکل میں) پانی اُتارا، پھر (اس نے بتایا کہ) ہم نے اس (بارش) کے ذریعے ایک مُردہ علاقہ کو نئی زندگی دے دی (اور یہ کہ) اسی طرح تم (قیامت واقع ہونے پر موت سے باہر) نکالے جاؤ گے۔

(۱۲) اور (یہ وہ ذات ہے) جس نے ہر طرح کے جوڑے پیدا کئے، اور تمہارے لئے وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سواری کرتے ہو۔

(۱۳) تاکہ تم اُن کی پیٹھ پر جم کر سوار ہو، پھر اپنے پروردگار کی نعمت کو (دل سے) یاد کرو جب

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا

تم اس پر جم کر بیٹھ چکو تو اور کہو کہ پاک ذات ہے وہ جس نے ہمارے تابع کر دیا اس (سواری) کو اور ہم تو ایسے تھے نہیں کہ اس کو

كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ

قابو میں کر لیتے (۱۳)۔ اور ہم کو تو اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹنا ہے (۱۴)۔ ان لوگوں نے اللہ کا جز اللہ کے بندوں میں سے

عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ؑ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ

ٹھہرا لیا، بے شک انسان کھلا ہوا ناشکرا ہے (۱۵)۔ (ہاں تو) کیا (اللہ نے) مخلوق میں سے اپنے لیے بیٹیاں پسند کر لیں

بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ

اور تمھیں بیٹیوں کے ساتھ مخصوص کر دیا؟ (۱۶)۔ درانحالیکہ ان لوگوں میں سے خود جب کسی کو اس کی بشارت دی جاتی ہے

لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا

جسے (خدائے) رحمٰن کا نمونہ قرار دے رکھا ہے تو اس کا چہرہ دن بھر اُداس رہتا ہے اور وہ اندر ہی اندر گھٹتا رہتا ہے (۱۷)۔ تو کیا

فِى الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ

جو زیورات میں پرورش پائے اور مباحثہ میں ژولیدہ بیاں رہے (وہ اللہ کی اولاد بننے کے قابل ہے؟) (۱۸)۔ اور انھوں نے

الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ

فرشتوں کو جو (خدائے) رحمٰن کے بندہ ہیں، عورت قرار دے رکھا ہے، تو کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے، ان کا دعوی

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ

لکھ لیا جاتا ہے اور ان سے بازپرس ہوگی (۱۹)۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اگر (خدائے) رحمٰن کو (بھی) منظور ہوتا تو ہم فرشتوں کی

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا

پرستش (ہی) نہ کرتے، انھیں اس بارے میں کچھ بھی تحقیق نہیں، محض اٹکل کے پھیر میں ہیں (۲۰)۔ ہم نے کیا اس (قرآن)

مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

سے قبل انھیں کوئی کتاب دے رکھی ہے، جس سے یہ سند پکڑ رہے ہیں؟ (۲۱)۔ نہیں، بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے

عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

اپنے باپ دادا کو ایک خاص طریقہ پر پایا ہے اور ہم انھیں کے نقش قدم پر قدم رکھ رہے ہیں (۲۲)۔ اور اسی طرح ہم

قَبْلِكَ فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ

نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی پیمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے تو پایا ہے

توضیحی ترجمہ

اُس پر سوار ہو اور (زبان سے یوں) کہو کہ: پاک ہے وہ ذات (ہر عیب سے) جس نے ہمارے لئے اس (سواری) کو مسخر کر دیا (یعنی ہم کو ایسی طاقت دی اور ایسی صلاحیت دی کہ ہم اپنی قوت اور عقل و تدبیر سے اس کو اپنے قابو میں لے آئے) ورنہ ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔

(۱۴) اور (جیسے ہم یہ سفر کر رہے ہیں ایسے ہی ایک دن) ہم کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے۔

(۱۵) اور (جس ذات کی اوپر صفات بیان ہوئیں اُسی ذات کے لئے) ان (مشرک) لوگوں نے اللہ کے بعض بندوں (یعنی فرشتوں) کو اُس کا جزء (یعنی اولاد) ٹھہرا دیا، واقعی انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے۔ (اسی لئے اتنی بڑی گستاخی پر اُتر آیا)

ع ۱۵ / ۷

(۱۶) (اور مزید گستاخی یہ کہ اولاد بھی بیٹیاں قرار دیں، خود سوچو کہ بالفرض ایسا ہو بھی تو) کیا اللہ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے تو بیٹیاں رکھ لیں اور تمہیں بیٹوں کے لئے منتخب کیا؟۔

(۱۷) اور (حالانکہ) جب ان میں سے کسی کو اس کی خوش خبری دی جاتی ہے جو اس نے خدائے رحمٰن کی طرف منسوب کر رکھی ہے تو اُس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے۔ (کیونکہ بیٹی کو اپنے لئے عیب سمجھتا ہے)

(۱۸) کیا (اللہ کو اولاد بھی پسند کرنا تھی تو ایسی صنف جو صلاحیتوں میں کمتر ہوتی ہے) جو نشو ونما حاصل کرتی ہے زیورات میں (یعنی اس کی زیادہ تر توجہ حسن افزا اور جمال افروز چیزوں کی طرف ہوتی ہے) اور جو بحث و مباحثہ میں اپنی بات فطری حجاب کی وجہ سے واضح طور پر نہیں کہہ سکتی)

(۱۹) اور انھوں نے فرشتوں کو جو خدائے رحمٰن کے بندے ہیں مؤنث بنا دیا ہے، کیا یہ لوگ ان کی تخلیق کے وقت موجود تھے؟ اُن کا یہ دعویٰ نوٹ کر لیا جائے گا اور ان سے اس کی بازپرس ہوگی۔

(۲۰) اور یہ (فرشتوں کی عبادت کرنے والے) کہتے ہیں کہ: اگر خدائے رحمٰن چاہتا تو ہم ان (فرشتوں) کی عبادت نہ کرتے، اُن کو اس بات کی حقیقت کا ذرا بھی علم نہیں ہے (کہ مشیت اور رضا دو الگ الگ چیزیں ہیں) اور اُن کا کام اِس کے سوا کچھ نہیں کہ محض اٹکل کے تیر چلاتے ہیں۔

(۲۱) کیا ہم نے انھیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی (جس میں غیر اللہ کی عبادت کا اختیار دیا تھا) جسے یہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔

(۲۲) (وہ ایسی کوئی دلیل نہیں پیش کرتے) بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو (مذہب کے) ایک طریقے پر پایا ہے، ہم اُن ہی کے نقشِ قدم پر چل کر ہدایت یافتہ ہیں۔

(۲۳) اور (اے پیغمبر! جس طرح یہ کہہ رہے ہیں) اسی طرح جب بھی ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی پیغمبر بھیجا تو وہاں کے خوش حال (اور سربرآوردہ لوگوں نے جن کے ہاتھ میں معاشرہ کی باگ ڈور ہوتی ہے) یہی کہا کہ ہم نے تو پایا ہے

اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ

اپنے باپ دادا کو ایک (خاص) طریقے پر، اور ہم انھیں کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں (۲۳)۔ (پیمبر نے) کہا کہ اور اگر میں اس سے

بِاَهْدٰی مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

اچھا طریقہ منزل پر پہنچادینے کے اعتبار سے لایا ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے؟ وہ بولے (جب بھی) ہم اس کے تو ماننے

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾

والے نہیں جسے دے کر تمھیں بھیجا گیا ہے (۲۴)۔ سو ہم نے انھیں سزا دے دی، سو دیکھئے تکذیب کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا (۲۵)۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا

اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم پرستش

الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ

کرتے ہو (۲۶)۔ ہاں البتہ پرستش اس کی کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا، پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے (۲۷)۔ اور وہ اس (عقیدۂ

عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰی

توحید) کو اپنے اخلاف میں ایک قائم رہنے والی بات کر گئے تاکہ (مشرک آئندہ بھی) رجوع کرتے رہیں (۲۸)۔ اصل یہ ہے کہ میں

جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا

نے ان لوگوں اور ان کے باپ دادوں کو (خوب سا) سامان دے دیا، یہاں تک کہ ان کے پاس (کلام) حق اور ایک روشن رسول

سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ

آگیا (۲۹)۔ اور جب ان کے پاس (کلام) حق آگیا تو وہ بولے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں (۳۰)۔ اور کہنے لگے کہ یہ

مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا

قرآن دو (مشہور) بستیوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا (۳۱)۔ تو کیا آپ کے پروردگار کی رحمت (خاصہ) کو تقسیم یہ

بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

لوگ کرتے ہیں، ہم نے تو ان کے درمیان ان کی دنیوی زندگی (تک) میں ان کی روزی تقسیم کر رکھی ہے، اور ہم نے ایک کے درجے

دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَیْرٌ مِّمَّا

دوسرے سے بلند کر رکھے ہیں تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے، اور آپ کے پروردگار کی رحمت اس سے (کہیں) بہتر ہے

یَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ یَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ

جسے یہ لوگ سمیٹے رہتے ہیں (۳۲)۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ کے ہوجائیں گے تو ہم کر دیتے ان کے

توضیحی ترجمہ

اپنے باپ دادوں کو ایک طریقے پر، اور ہم تو (بس) اُن ہی کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ (ہم نے کوئی جدت تو کی نہیں، جو ہم پر الزام آئے ہم تو بس اپنے باپ دادوں کی اقتدا کر رہے ہیں)

(۲۴) (ان کا یہ جواب سن کر پیغمبر نے اُن سے) کہا: چاہے میں تمہارے پاس اس سے کہیں بہتر ہدایت کی راہ (اور منزل مقصود پر پہونچانے والا اُس سے بہتر طریقہ) لے کر آیا ہوں، جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا، جب بھی؟ (اسی طریقے پر چلتے رہو گے؟) انھوں نے جواب دیا: (خواہ کچھ بھی ہو) ہم تو اُس کو ہرگز نہیں مانیں گے جو پیغام تم لے کر بھیجے گئے ہو۔ (اندھی تقلید کے اعتراف میں بکی معلوم ہوئی تو حق قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا)

(۲۵) پھر (نتیجہ یہ ہوا کہ) ہم نے اُن سے (اُن کی اس حرکت کا) انتقام لیا، تو آپ دیکھ لیں کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

(۲۶) اور (یہ اپنے باپ دادوں کے طریقے کی بات کرتے ہیں تو انھیں اپنے جد اعظم حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ یاد کرنا چاہئے) جب کہ اُنھوں نے اپنے والد اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم لوگ عبادت کرتے ہو۔

(۲۷) (میں کسی کی عبادت نہیں کرتا) سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا، سو وہی میری رہنمائی (بھی) کرے گا۔

(۲۸) اور انھوں نے اس (عقیدۂ توحید) کو اپنے بعد والوں کے لئے (اپنے عمل اور وصیت کے ذریعے) کلمۂ باقیہ بنا دیا تاکہ لوگ اس کی طرف رجوع کرتے رہیں۔

(۲۹) (لیکن بہت سے لوگ ابراہیمؑ کے بتائے طریقے پر نہیں چلے) بلکہ میں نے اُن کو اور اُن کے آباؤ اجداد کو (جو) دنیا کا ساز و سامان دیا تھا (اس میں پڑ گئے، اور گمراہی میں دور نکل گئے) حتیٰ کہ اُن کے پاس (قرآن کی شکل میں اللہ کی طرف سے) حق اور صاف صاف ہدایت دینے والا رسول آ گیا۔

(۳۰) اور جب حق (یعنی قرآن) اُن کے پاس آیا تو کہنے لگے کہ: یہ تو جادو ہے، ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ (اس کو اللہ کا کلام نہیں مانتے)

(۳۱) اور کہنے لگے کہ (اگر یہ اللہ کا کلام ہے تو) یہ دو (مشہور اور بڑی) بستیوں کے کسی بڑے آدمی (یعنی بڑی شخصیت) پر کیوں نہیں نازل کیا گیا؟

(۳۲) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) کیا (اب) یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت (یعنی نبوت و رسالت) کی تقسیم بھی خود کریں گے؟ ہم نے تو دنیوی زندگی میں اُن کی روزی کے ذرائع بھی خود تقسیم کئے ہیں، اور بعض کو بعض پر درجات و مراتب میں فوقیت دی ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں، اور آپ کے رب کی رحمت (یعنی نبوت و رسالت) تو اس (دولت) سے کہیں بہتر ہے جو یہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ (اس کی تقسیم کا حق ان کو کیسے مل جاتا)

(۳۳) اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمام انسان ایک ہی طریقے کے (یعنی کافر اور دنیا کے طالب) ہو جائیں گے تو ہم کر دیتے اُن کے

يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾

گھروں کی چھتیں چاندی کی جو لوگ (خدائے) رحمٰن سے کفر کرتے ہیں؛ اور زینے بھی (چاندی کے کردیتے) جن پر یہ چڑھا کرتے (۳۳)۔

وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ

اور ان کے مکانوں کے دروازے (تک بھی) اور وہ تخت بھی جس پر یہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں (۳۴)۔ اور سونے کی بھی (یہ چیزیں کردیتے) لیکن

ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾

یہ سب سامان صرف دنیاوی زندگی کی چند روزہ کامرانی ہے اور آخرت تو آپ کے پروردگار کے ہاں خداترسوں ہی کے لیے ہے (۳۵)۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾

اور جو کوئی بھی رحمٰن کی نصیحت کی طرف سے اندھا بن جائے گا ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں سو وہ اس کے ساتھ رہتا ہے (۳۶)۔

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور وہ (شیاطین) ان لوگوں کو راہ (راست) سے روکتے رہتے ہیں اور (اپنے لیے) خیال کرتے رہتے ہیں کہ ہم راہ یاب ہیں (۳۷)۔

حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ

(یہ تغافل قائم رہتا ہے) یہاں تک کہ جب وہ شخص ہمارے پاس آجاتا ہے تو (اس شیطان سے) کہتا ہے کہ کاش میرے اور تیرے

الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ

درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو وہ (شیطان) کیا برا ساتھی ہے؟ (۳۸)۔ اور آج یہ بات بھی تمہارے کام نہ آئے گی جب کہ کفر

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ

کرچکے ہو، کہ تم عذاب میں (دوسروں کے ساتھ) شریک ہو (۳۹)۔ تو کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں یا اندھوں کو اور ان

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ

لوگوں کو جو صریح گمراہی میں ہیں رستہ دکھا سکتے ہیں؟ (۴۰)۔ پھر اگر ہم آپ کو اٹھا لیں تو بھی ہم ان (کافروں کو) سخت سزا دینے والے

نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ

ہیں (۴۱)۔ یا اگر ہم انہیں وہ دکھلا ہی دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے، تو ہم اس پر بھی قادر ہیں (۴۲)۔ بہرحال آپ اس

بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ

سے تمسک کیے جائیے جو آپ پر وحی کیا گیا ہے آپ بے شک سیدھے راستے پر ہیں (۴۳)۔ اور یہ (قرآن) آپ کے اور آپ کی قوم

وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْــَٔــلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔــلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

کے لیے بڑے شرف کی چیز ہے اور عنقریب تم سب سے پوچھا جائے گا (۴۴)۔ آپ دریافت کر لیجیے جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے

ع ۱۰ ۹

توضیحی ترجمہ

گھروں کی چھتیں چاندی کی جو لوگ (خدائے) رحمٰن سے کفر کرتے ہیں اور سیڑھیاں (تک) بھی (چاندی کی کردیتے) جن پر وہ چڑھتے ہیں۔

(۳۴) اور اُن کے گھروں کے دروازے اور تخت (ومسہریاں) بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔

(۳۵) اور (چاندی ہی نہیں بعض چیزیں بنادیتے) سونے کی بھی (یعنی اللہ کے ہاں اس دنیوی مال و دولت کی کوئی قدر نہیں، نہ اس کا دیا جانا کچھ قرب و وجاہت عنداللہ کی دلیل ہے، یہ تو ایسی بے قدر چیز ہے کہ اگر اوپر درج مصلحت نہ ہوتی تو ہم یہ سب چیزیں کافروں کو دیدیتے) اور حقیقت میں یہ سب چیزیں (مختصر سی) دنیوی زندگی کا (اللہ کے نزدیک بے وقعت) سامان ہے، اور آخرت (جہاں کی ہر چیز دائمی ہے) آپ کے رب کے نزدیک پرہیزگاروں کے لئے (خاص) ہے۔

(۳۶) اور جو شخص خدا کی یاد (اور اس کی نصیحت) سے آنکھیں بند کرلے ہم اُس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں جو اُس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

(۳۷) اور وہ شیاطین ایسے لوگوں کو (صحیح) راستے سے روکتے رہتے ہیں اور وہ لوگ اسی گمان میں رہتے ہیں کہ ہم ٹھیک راستے پر ہیں۔

(۳۸) یہاں تک کہ جب وہ (قیامت میں) ہمارے پاس حاضر ہوگا تو (اپنے شیطان ساتھی سے) کہے گا کہ کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا، تو (یاد رہے) بڑا بُرا ساتھی ہے وہ۔ (جو مسلط کیا جاتا ہے)

(۳۹) اور (اُن سے کہا جائے گا کہ) آج جب کہ تم ظالم قرار پائے تو تمہیں یہ بات بالکل کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گی کہ تم عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو۔ (یعنی اس سے ذرا بھی تسکین نہ ہو سکے گی کہ دوسرے بھی تو عذاب جھیل رہے ہیں)

(۴۰) تو (اے پیغمبرؐ! سوچئے آپ جو اِن کے لئے جان دیئے دے رہے ہیں) کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں؟ یا اندھوں کو اور اُن کو جو (جان بوجھ کر) کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں راہ دکھا سکتے ہیں؟

(۴۱) سو اگر ہم آپ کو (دنیا سے) لے بھی جائیں (یعنی آپ جان دے بھی دیں) تو بھی ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں۔ (کیونکہ یہ مانیں گے نہیں)

(۴۲) یا (ایسا کریں کہ) ہم نے اُن سے (عذاب کا) جو وعدہ کر رکھا ہے وہ ہم آپ کو دکھلا دیں (یعنی آپ کی زندگی میں ہی اُن پر عذاب نازل کردیں) بہرحال ہم کو اُن پر پوری طرح قدرت حاصل ہے۔ (لہٰذا آپ اس قدر دل پر مت لیجئے)

(۴۳) بس آپ پر جو (قرآن) وحی کیا گیا ہے اُس کو مضبوطی سے تھامے رہئے (اور اس پر قائم رہئے) بلاشبہ آپ صراط مستقیم پر ہیں۔

(۴۴) اور یقیناً یہ (قرآن) آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے (اولاً) نصیحت ہے، اور آپ سب سے پوچھا جائے گا (کہ اولین مخاطب ہونے کا کیا حق ادا کیا؟)

(۴۵) اور (اے پیغمبرؐ!) آپ دریافت کرلیں اُن سے جن کو ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے

مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ

ان (سب) پیمبروں سے کہ کیا ہم نے (خدائے) رحمٰن کے سوا دوسرے خدا ٹھہرا دیے تھے کہ ان کی پرستش کی جائے؟ (۴۵)۔

اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ

اور ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات کے ساتھ فرعون اور اس کے امراء کے پاس بھیجا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ میں پروردگار عالم کی طرف

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا

سے پیمبر ہوں، (۴۶)۔ لیکن جب وہ ہمارے نشانات لے کر آئے تو ان لوگوں نے کیا کیا کہ لگے ان پر ہنسنے (۴۷)۔ اور ہم ان کو

نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ

جو بھی نشان دکھاتے تھے وہ دوسری نشانی سے بڑی ہوتی تھی، اور ہم نے انھیں عذاب میں پکڑا کہ شاید وہ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ

باز آجائیں (۴۸)۔ اور وہ بولے کہ اے جادوگر! اپنے پروردگار سے ہمارے حق میں اس چیز کی دعا کر جس کا اس نے تجھ سے وعدہ

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾

کر رکھا ہے (اب) ہم ضرور راہ پر آجائیں گے (۴۹)۔ پھر جب ہم نے ان سے عذاب ہٹا دیا جب ہی انھوں نے عہد بھی توڑ دیا (۵۰)۔

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ وَ

اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرادی، یہ کہا کہ اے میری قوم والو! کیا مصر کی سلطنت میری نہیں اور یہ ندیاں میرے تحت

هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ

میں بہہ رہی ہیں؟ کیا تم یہ (سب) نہیں دیکھتے ہو؟ (۵۱)۔ تو (بھلا بتاؤ) کیا میں افضل (نہیں) ہوں اس شخص سے جو بے

هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِىَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ

وقعت ہے اور بولنا تک اسے نہیں آتا (۵۲)۔ سو اس کے (ہاتھوں میں) سونے کے کنگن کیوں نہیں پڑے ہوئے ہیں، یا

مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ

اس کے جلو میں فرشتے ہی پرا جمائے ہوتے (۵۳)۔ غرض اس نے اپنی قوم کو مغلوب کر لیا اور انھوں نے اس کا کہا مان لیا وہ

فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا

لوگ تھے ہی بدراہ (۵۴)۔ پھر جب ان لوگوں نے ہمیں ناراض کیا تو ہم نے انھیں سزا دے دی اور ہم نے ان سب

مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

کو ڈبو دیا (۵۵)۔ تو ہم نے انھیں پچھلوں کے حق میں (ایک خاص قسم کا) پیش رو اور نمونہ (عبرت) بنا دیا (۵۶)۔

ع ۱۰ — ع ۵ / ۱۱

توضیحی ترجمہ

پیغمبروں میں سے (یعنی اُن پر نازل کتابیں دیکھ لیں، یا اُن کے امتیوں سے پوچھ لیں) کہ کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے سوا کوئی اور بھی معبود ٹھہرائے تھے جن کی عبادت کی جائے؟۔ (یعنی کیا ہم نے اپنے بھیجے کسی دین میں دوسروں کی پرستش جائز رکھی ہے؟ جو یہ دوسروں کی عبادت کرتے ہیں)

(۴۶) اور (ہم آپؐ سے پہلے گذرے پیغمبروں کے کچھ واقعات یہاں بیان کرتے ہیں) ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اُس کے اُمراء کے پاس بھیجا تھا، چنانچہ انھوں نے (وہاں جاکر) کہا: "میں رب العالمین کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں"۔

(۴۷) پھر جب انھوں نے ہماری نشانیاں اُن کے سامنے پیش کیں تو وہ اُن نشانیوں کا مذاق اُڑانے لگے۔

(۴۸) اور ہم جو بھی نشانی اُن کو دکھاتے وہ ایک سے ایک بڑھ کر ہوتی تھی (یعنی سب بڑی نشانیاں تھیں) اور ہم نے اُنھیں (مختلف قسم کے) عذاب میں بھی پکڑا (جیسے طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈک، اور خون وغیرہ) تاکہ وہ باز آجائیں۔

(۴۹) اور (جب عذاب آتا تو) وہ کہتے کہ اے جادوگر! (عالم!) آپ سے آپ کے رب نے جس چیز کا وعدہ کر رکھا ہے (یعنی ایمان لاتے پر عذاب کے ہٹا لینے کا) اُس کی دعا کیجئے، ہم (یقین دلاتے ہیں کہ عذاب کے ہٹتے ہی) راہِ راست پر آجائیں گے۔

(۵۰) پھر جب ہم اُن سے عذاب کو ہٹا دیتے تو پل بھر میں وہ اپنا وعدہ توڑ ڈالتے۔

(۵۱) اور (عام لوگوں کے اس رویہ کے علاوہ) فرعون نے (یہ کیا کہ) اپنی قوم میں منادی کرائی (اور اس میں) کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! (بتاؤ) کیا مصر پر میری حکومت نہیں ہے؟ اور یہ نہریں جو میرے (محل کے) نیچے بہہ رہی ہیں ہیں (دریائے نیل کا پانی کاٹ کر میں نے نہیں بنائی ہیں؟) کیا تمہیں یہ (سب) نظر نہیں آرہا؟۔

(۵۲) (اب بتلاؤ کہ) کیا میں بہتر (نہیں) ہوں اُس شخص سے جو بڑا حقیر قسم کا ہے (نہ اُس کے پاس مال ہے نہ حکومت نہ عزت) اور صاف بول بھی نہیں سکتا۔

(۵۳) پس (اگر وہ بہتر ہے اور واقعی پیغمبر ہے تو) کیوں نہیں اس کے (ہاتھوں میں) سونے کے کنگن پڑے ہوئے ہیں (جیسے کہ ہمارے سرداروں کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں) یا پھر (یہ ہوتا کہ) فرشتے آتے اُس کے ساتھ پرے باندھے ہوئے۔ (تو ہم مان لیتے کہ وہ پیغمبر ہے)

(۵۴) اس طرح (کی باتیں کرکے) اُس نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا، اور انھوں نے اُس کا کہنا مان لیا، بلاشبہ وہ سب تو تھے ہی (پہلے سے) نافرمان (اور بدراہ) لوگ۔

(۵۵) چنانچہ جب انھوں نے (پیغمبر کی تکذیب کرکے) ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے اُن سے انتقام لیا اور اُن سب کو غرق کردیا۔

(۵۶) اور (اس طرح) ہم نے اُن کو بنا دیا ایک گئی گذری قوم اور (عبرت کا ایک) نمونہ، بعد والوں کے لئے۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾ وَ

اور جب ابن مریم کو نمونے کے طور پر پیش کیا گیا تو آپ کی قوم والے یہ سن کر اچھل پڑے (۵۷)۔ اور بول اٹھے کہ اچھا

قَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

تو افضل ہمارے دیوتا ہوئے یا وہ؟، (حقیقت یہ ہے کہ) انھوں نے یہ آپ کے سامنے محض کٹ حجتی کے طور پر پیش کیا ہے، اصل یہ

خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي

ہے کہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو (۵۸)۔ وہ تو بس ہمارے ایک بندے تھے کہ ان پر ہم نے اپنا فضل کیا تھا اور انھیں بنی اسرائیل کے

إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾

لیے ایک نمونہ بنایا تھا (۵۹)۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہم تم سے فرشتے پیدا کر دیتے جو زمین پر یکے بعد دیگرے رہا کرتے (۶۰)۔

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ

اور وہ تو ایک ذریعہ تھی قیامت کے یقین کا، تو تم لوگ اس میں شک مت کرو اور تم لوگ میری پیروی کرو یہی سیدھی

مُسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا

راہ ہے (۶۱)۔ اور شیطان تمھیں ہرگز روکنے نہ پائے، وہ بے شک تمھارا صریح دشمن ہے (۶۲)۔ اور جب عیسیٰ

جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ

کھلے نشان لے کر آئے، تو انھوں نے فرمایا میں تمھارے پاس حکمت کی باتیں لے کر آیا ہوں اور اس لیے تا کہ تم پر

بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ

واضح کر دوں وہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو، سو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (۶۳)۔ بے شک

رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ

اللہ ہی میرا بھی پروردگار ہے اور تمھارا بھی پروردگار ہے، اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے (۶۴)۔ پھر بھی

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

(مختلف) گروہوں نے آپس میں اختلاف ڈال لیا بس بڑی خرابی ہے ان ظالموں کے لیے ایک پُر درد

أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ

دن کے عذاب سے (۶۵)۔ یہ لوگ تو بس قیامت ہی کا انتظار کرتے ہیں کہ وہ بس ان پر اکبارگی آپڑے،

لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا

اور انھیں خبر بھی نہ ہو (۶۶)۔ اس روز (دنیا کے) جگری دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر

توضیحی ترجمہ

(۵۷) اور جب (عیسیٰ) ابن مریم کی مثال بیان کی گئی (یعنی جب سورۂ انبیاء کی وہ آیت نازل ہوئی جس میں کہا گیا تھا کہ "یقین رکھو تم اور جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو، (وہ سب) جہنم کا ایندھن ہیں" (۲۱-۹۸) تو ایک کافر نے کہا کہ بہت سے لوگ عیسیٰؑ کی بھی عبادت کرتے ہیں اس لئے اس میں عیسیٰؑ بھی آگئے) تو (اس کی بات سن کر) آپ کی قوم والے (مشرکین مکہ) شور مچانے لگے۔ (کہ اس شخص نے زبردست اعتراض کیا ہے)

(۵۸) اور (عیسائیوں سے) کہنے لگے کہ (تم لوگ بہت اپنے معبود عیسیٰ کو بہتر بتاتے تھے اب بتاؤ) ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ؟ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) انھوں نے (عیسیٰؑ کی) یہ مثال آپ کے سامنے محض کٹ حجتی کے لئے دی ہے (اس میں عیسیٰؑ آ ہی نہیں سکتے کیونکہ قرآن نے 'مَـا' کا لفظ استعمال کیا ہے جو غیر عاقل کے لئے ہوتا ہے) اصل میں یہ لوگ ہیں ہی جھگڑنے والے اور بے دلیل اعتراض کرنے والے۔

(۵۹) وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) تو بس ہمارے ایک بندے تھے جن پر ہم نے انعام کیا تھا (اس وجہ سے وہ خارق عادت طریقہ پر پیدا ہوئے اور کئی معجزے پیش کرتے تھے) اور بنی اسرائیل کے لئے اُن کو (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تھا۔

(۶۰) اور (جہاں تک ہماری قدرت کی بات ہے تو) اگر ہم چاہیں تو تم سے فرشتے پیدا کر دیں جو روئے زمین پر یکے بعد دیگرے رہیں۔

(۶۱) اور (کہہ دیجئے کہ) بے شک وہ (عیسیٰؑ) تو قیامت کی ایک نشانی ہیں، لہٰذا اس میں شک نہ کرو اور میرا اتباع کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

(۶۲) اور (اس بات کا خیال رکھو کہ) شیطان تمہیں (اس راستہ سے) روکنے نہ پائے، بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(۶۳) اور جب عیسیٰؑ آئے تھے کھلی ہوئی نشانیاں لے کر تو اُنھوں نے (لوگوں سے) کہا تھا کہ: میں تمہارے پاس حکمت و دانائی کی باتیں لایا ہوں اور (اس لئے آیا ہوں) تاکہ تمہارے سامنے (عقائد کی) کچھ وہ چیزیں واضح کر دوں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو، لہٰذا (پہلی بات تو یہ ہے کہ) اللہ سے ڈرو اور (پھر مجھے رسول مان کر) میرا کہنا مانو۔ (کیونکہ میں اُسی کی طرف سے احکام لایا ہوں)

(۶۴) یقیناً اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تم سب کا بھی رب ہے، لہٰذا اُسی کی عبادت کرو، یہی ہے سیدھا راستہ۔ (جس پر ہم سب کو چلنا ہے)

(۶۵) پھر (یہ سب سن کر) بھی اُن (بنی اسرائیلیوں) میں مختلف فرقے بن گئے، چنانچہ اُن ظالموں کے لئے (جو توحید کے قائل نہیں تھے) دردناک عذاب کی وجہ سے بڑی خرابی ہوگی۔

(۶۶) کیا ان لوگوں کو (جو ان کے نقش قدم پر ہیں) اسی کا انتظار ہے کہ قیامت اُن پر اچانک آجائے اور اُنھیں پتہ بھی نہ چلے۔

(۶۷) اُس دن وہ سب (جو دنیا میں ہوں گے) جگری دوست، ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِيْنَ

ہاں متقین (نہیں) (۶۷)۔ اے میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے (۶۸)۔ (یہ وہ

اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ

لوگ ہیں) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور ہمارے فرماں بردار تھے (۶۹)۔ تم اور تمھاری بیویاں خوش خوش

تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا

جنت میں جا داخل ہو، (۷۰)۔ ان کے پاس سونے کی رکابیاں لائی جائیں گی اور گلاس (بھی) اور وہاں سب

مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَ

کچھ ملے گا جس کا جی خواہش کرے گا اور جس سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور تم یہاں ہمیشہ رہوگے، (۷۱)۔ اور

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

یہی وہ جنت ہے، جس کے تم اپنے اعمال کے عوض میں مالک بنا دیے گئے ہو (۷۲)۔ تمھارے لیے اس میں بہت سے میوے ہیں

كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿٧٤﴾

جن سے تم کھا رہے ہو (۷۳)۔ بے شک نافرمان لوگ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے (۷۴)۔ وہ ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا

اس میں مایوس پڑے رہیں گے (۷۵)۔ اور ہم نے ان پر (ذرا) ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی (اپنے حق میں) ظالم

هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ اِنَّكُمْ

رہے ہیں (۷۶)۔ اور یہ لوگ پکاریں گے کہ اے مالک! تمھارا پروردگار ہمارا کام ہی تمام کردے، وہ کہے گا تمھیں (اسی حال میں)

مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾

پڑا رہنا ہے (۷۷)۔ بالیقین ہم نے سچا دین تم تک پہنچا دیا، لیکن تم میں سے زیادہ تر سچے دین سے بیزاری ہی رکھتے ہیں (۷۸)۔

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

تو کیا انھوں نے کوئی انتظام کر رکھا ہے؟ ہاں تو ہم نے بھی انتظام کر رکھا ہے (۷۹)۔ کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کے رازوں کو اور ان کی

نَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

سرگوشیوں کو سن نہیں رہے ہیں؟ ضرور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھتے (بھی) جاتے ہیں (۸۰)۔ آپ کہہ دیجیے کہ

وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ

گر خدائے رحمٰن کے اولاد ہو تو سب سے پہلے عبادت کرنے والا تو میں ہوں (۸۱)۔ پاک ہے آسمانوں کا اور زمین کا پروردگار، پروردگار

توضیحی ترجمہ

متقی و پرہیزگار لوگوں کے۔ (جن کی دوستی اللہ کے واسطے تھی وہی کام آئے گی)

(۶۸) (جن سے کہا جائے گا کہ) اے میرے بندو! آج تم پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا (عذاب کا) اور نہ تم غمگین ہوگے۔ (دنیا کی زندگی پر)

(۶۹) (اے میرے وہ بندو!) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور فرماں بردار رہے تھے۔

(۷۰) داخل ہو جاؤ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں (جہاں) تمہاری عزت افزائی کی جائے گی۔

(۷۱) ان کے چاروں طرف سونے کی رکابیوں اور گلاسوں کا دور چلایا جائے گا، اور اُس (جنت) میں ہر وہ چیز ہوگی جس کی دلوں کو خواہش ہوگی، اور جس سے آنکھوں کو لذت ملے گی، اور (میرے پیارے بندو!) تم اس (جنت) میں ہمیشہ ہمیش رہوگے۔

(۷۲) اور یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو اُن (نیک) اعمال کی بنا پر جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

(۷۳) اس میں تمہارے لئے خوب افراط سے میوے ہیں، جن میں سے تم (حسب خواہش) کھاتے رہوگے۔ (نہ اُس کی قیمت دینا اور نہ اس کی بابت کسی سے اجازت لینا)

(۷۴) البتہ جو لوگ مجرم تھے (کفر و شرک کے) وہ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

(۷۵) وہ (عذاب) اُن (مجرمین) سے ہلکا نہیں کیا جائے گا، اور وہ اس میں مایوس پڑے رہیں گے۔ (یعنی نجات کی بابت امید کی ایک کرن بھی نظر نہیں آئے گی)

(۷۶) اور (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا (جو اس عذاب میں ڈالا، کیونکہ ہم نے دنیا میں پیغمبروں کو بھیج کر اچھا بُرا سب بتلا دیا تھا اور حجت تمام کردی تھی) لیکن وہ خود ظالم تھے۔ (کہ نہ مانے اور زیادتیوں سے باز نہ آئے)

(۷۷) اور وہ (مالک نامی دوزخ کے داروغہ سے) کہیں گے کہ: اے مالک! (کچھ ایسا کرو کہ) تمہارا رب ہمارا کام ہی تمام کردے، وہ کہے گا کہ تمہیں تو اسی (حال) میں پڑا رہنا ہے۔

(۷۸) اور (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم نے تو تمہارے پاس حق (کا پیغام) پہونچا دیا تھا، لیکن تم (انسانوں) میں سے اکثر حق بات کو ہی بُرا سمجھتے تھے۔

(۷۹) (درمیان میں کچھ پیغمبروں کے واقعات اور جنت و دوزخ کے تذکرہ کے بعد سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) کیا ان لوگوں نے کچھ پلان بنایا ہے؟ تو ہم نے بھی مضبوط پلان بنایا ہے۔

(۸۰) کیا ان کا خیال ہے کہ ہم ان کی خفیہ باتیں اور سرگوشیاں نہیں سنتے، کیوں نہیں (سنتے) بلکہ ہمارے فرشتے ان کے پاس ہیں وہ لکھتے بھی رہتے ہیں۔

(۸۱) آپ کہہ دیجئے کہ اگر خدائے رحمٰن کے کوئی اولاد ہوتی تو پہلا عبادت کرنے والا میں ہوتا۔

(۸۲) پاک ہے آسمانوں اور زمین کا پروردگار، جو رب

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا

عرش کا، ان چیزوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں (۸۲)۔ تو آپ انھیں پڑا رہنے دیجئے کہ (یہی) شغل و تفریح کرتے رہیں یہاں تک کہ اس

يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي

دن سے انھیں سابقہ پڑجائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (۸۳)۔ اور وہی ذات ہے جو آسمان میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے

الْأَرْضِ إِلٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

اور وہی حکیم کل ہے علیم کل ہے (۸۴)۔ وہ ذات بڑی عالی شان ہے جس کی ملک آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ سب

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾

ہے، اور اسی کو قیامت کی خبر ہے اور اس کی طرف (تم سب) واپس کیے جاؤ گے (۸۵)۔ اور جن کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں انھیں تو سفارش

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ

(تک) کا اختیار نہیں ہاں جن لوگوں نے حق کا اقرار کیا اور وہ تصدیق بھی کرتے رہے (وہ البتہ سفارش کرسکیں گے) (۸۶)۔ اور اگر آپ

بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ

ان سے دریافت کریں کہ انھیں کس نے پیدا کیا تو یہ یہی کہیں گے کہ اللہ نے! پھر آخر یہ کدھر اُلٹے چلے جا رہے ہیں (۸۷)۔ اور اے رسول

فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلِهِ يٰرَبِّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ

کے اس کہنے کی (بھی خبر ہے) کہ اے میرے پروردگار! یہ لوگ ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے (۸۸)۔ تو آپ بے رخ رہئے

عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

ان سے، اور کہہ دیجئے کہ (تم کو) سلام، سو عنقریب انھیں معلوم ہوکر رہے گا (۸۹)۔

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ دخان مکی ہے، اس میں ۵۹ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُبٰرَكَةٍ إِنَّا كُنَّا

حا میم (۱)۔ قسم ہے (اس) کتاب واضح کی (۲)۔ کہ ہم نے اس کو برکت والی رات میں اتارا ہے، (کیونکہ) ہم (بندوں کو) خبردار کردینے

مُنْذِرِينَ ﴿٣﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿٤﴾ أَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا

والے تھے (۳)۔ اس (رات) میں ہر حکمت والا معاملہ ہماری پیشی سے حکم ہوکر طے کیا جاتا ہے، ہم (آپ کو پیمبر بنا کر) بھیجنے والے

مُرْسِلِينَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

تھے (۴ و ۵)۔ بسبب اس رحمت کے جو آپ کے پروردگار کی طرف سے ہے، بیشک وہ بڑا سننے والا ہے بڑا جاننے والا ہے (۶) پروردگار آسمانوں

توضیحی ترجمہ

ہے عرش کا (بھی) ان باتوں سے جو یہ (مشرک) بنا بنا بیان کرتے ہیں۔

(۸۳) لہٰذا آپ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیجئے کہ یہ ان باتوں میں ڈوبے رہیں اور ہنسی کھیل کرتے رہیں، یہاں تک کہ ان کا اپنے اُس دن سے سابقہ پڑجائے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

(۸۴) (اللہ کی) وہی ذات ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور (وہی) زمین میں معبود ہے۔ (اس لئے نہ آسمان میں فرشتے، سورج، چاند اور تارے معبود بن سکتے ہیں نہ زمین میں بت اور دیوتا وغیرہ) وہی ہے جو کامل حکمت کا بھی مالک ہے اور کامل علم کا بھی۔

(۸۵) اور بڑی شان ہے اُس کی جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین اور اُس کے درمیان (واقع) تمام چیزوں کی سلطنت ہے، اور اُسی کے پاس قیامت کا علم ہے، اور اُسی کے پاس تم سب کو واپس لے جایا جائے گا۔

(۸۶) اور یہ (مشرک) لوگ اُسے چھوڑ کر جن معبودوں کو پکارتے ہیں انھیں کوئی سفارش کرنے کا (بھی) اختیار نہیں ہوگا، ہاں (اُن کو شفاعت کی اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے) جنھوں نے (دل سے) حق (یعنی توحید و رسالت) کی گواہی دی ہوگی (یعنی انبیاء و صالحین اور فرشتے) اور وہ (اُس کی بابت) علم بھی رکھتے ہوں۔ (کہ جس کی شفاعت کر رہے ہیں وہ کلمۂ اسلام کہنے والا ہے)

(۸۷) (ان مشرکوں کا عجیب حال ہے) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ یہی کہیں گے کہ اللہ نے، پھر کہاں بے راہ ہوئے جا رہے ہیں۔

(۸۸) اور (ان کی بابت کسی کو شفاعت کا حق ملنا تو دور کی بات ان کے خلاف تو) اُن کا (یعنی پیغمبر کا اکثر) یہ کہنا ہے کہ: "یارب! یہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے"۔

(۸۹) لہٰذا اب آپ ان سے اپنی توجہ ہٹا لیں، اور کہدیں (بھئی) سلام! (جتنا سمجھانا تھا سمجھا چکا) عنقریب انھیں خود سب پتہ چل جائے گا۔

سورۂ دخان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) حٰمٓ۔ (یہ حروفِ مقطعات ہیں)

(۲) قسم ہے اس کتاب (قرآن) کی جو حق کو واضح کرنے والی ہے۔

(۳) کہ ہم نے اس (کتاب) کو ایک مبارک رات میں (لوحِ محفوظ سے سمائے دنیا پر) اُتارا ہے، کیونکہ ہم (لوگوں کو) خبردار کرنے والے تھے۔

(۴،۵) اسی رات میں ہر حکیمانہ معاملہ (لوح محفوظ سے) جدا کیا جاتا ہے (جس کی بابت) حکم ہوتا ہے ہماری طرف سے، ہم ہی ہیں بھیجنے والے (فرشتوں، رسولوں اور آسمانی کتابوں کو)

(۶) آپ کے رب کی طرف سے (یہ ترسیل) سراسر رحمت ہے، بے شک وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۷) جو کہ پروردگار ہے (تمام) آسمانوں

وقف لازم

ع ۷ / ۲۲ / ۱۳

مع ۱۲

عند المتقدمین ۱۲

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ﴿٧﴾ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ

اور زمین کا اور ان دونوں کے درمیان کا ہے اگر تم یقین لانا چاہو (۷)۔ کوئی خدا اس کے سوا نہیں، وہی جلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے پروردگار

رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ

تمہارا بھی ہے اور پروردگار تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی ہے (۸)۔ لیکن یہ لوگ تو شک میں پڑے کھیل رہے ہیں (۹)۔ تو آپ انتظار

يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ﴿١٠﴾ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١﴾

کیجیے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو (۱۰)۔ جو (ان سب) لوگوں پر چھا جائے، یہ ایک عذاب دردناک ہوگا (۱۱)

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ

اے ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور کر دیجیے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے (۱۲)۔ ان کو کب (اس سے) نصیحت ہوتی ہے،

جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا

حالانکہ ان کے پاس پیمبر کھلے ہوئے (دلائل کے ساتھ) آچکا ہے (۱۳)۔ پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ یہ

كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ

سکھایا ہوا ہے، دیوانہ ہے (۱۴)۔ بے شک ہم چندے اس عذاب کو ہٹالیں گے اور تم بھی اپنی (پہلی حالت پر) لوٹ آؤ گے (۱۵)۔ جس روز

الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ

ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز) ہم پورا بدلہ لے لیں گے (۱۶)۔ اور ہم نے ان سے پہلے قوم فرعون کی آزمائش کی تھی، اور ان کے

رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَ

پاس ایک معزز پیغمبر آئے تھے (۱۷)۔ (یہ پیام لے کر) کہ اللہ کے ان بندوں کو میرے حوالے کر دو، میں تمہارا معتبر پیمبر ہوں (۱۸)۔ اور

أَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّي عُذْتُ

یہ کہ تم اللہ سے سرکشی نہ کرو، میں تمہارے سامنے واضح دلیل پیش کرتا ہوں (۱۹)۔ اور میں پناہ چاہتا ہوں اپنے پروردگار اور تمہارے

بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾

پروردگار کی اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو (۲۰)۔ اور اگر تم میرے کہے سے ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہی رہو (۲۱)۔

فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُمْ

تب (موسیٰ نے) اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ (بڑے سخت) مجرم لوگ ہیں (۲۲)۔ تو اب میرے بندوں کو بھی تم رات ہی میں لے کر

مُتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا

چلے جاؤ کہ تمہارا تعاقب ہوگا (۲۳)۔ اور تم اس دریا کو سکون کی حالت میں چھوڑنا ان لوگوں کا لشکر غرق ہو کر رہے گا (۲۴)۔ کتنے ہی چھوڑ گئے

توضیحی ترجمہ

اور زمین کا اور (اس سب کا) جو کچھ بھی ان دونوں کے درمیان ہے، اگر یقین کرنے والے ہو۔ (تو تمہیں یقین آجائے گا)۔

وقف لازم

(۸) (اور اً یہ مانو کہ) اُس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہی زندگی بھی دیتا ہے اور موت بھی، وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی۔

(۹) (اللہ تعالیٰ نے ساری باتیں کھول کھول کر بتا دیں) لیکن وہ ہیں کہ شک میں پڑے ہوئے کھیل میں لگے ہیں۔ (اُنھیں آخرت کی کوئی فکر نہیں)

(۱۰) تو اب آپ (اُنکے لئے) اُس دن کا انتظار کریں جب آسمان ایک واضح دھواں لے کر نمودار ہوگا۔

(۱۱) (وہ دھواں) لوگوں پر چھا جائے گا، یہ ایک دردناک عذاب ہوگا۔

(۱۲) (تب یہ کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے یہ عذاب دور کر دیجئے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔

(۱۳) ان کو سمجھنا اور نصیحت حاصل کرنا کہاں نصیب؟ (اس کے باوجود کہ) ان کے پاس تو (اللہ کا) پیغمبر آچکا ہے جس نے حقیقت کھول کر رکھ دی۔

وقف لازم

(۱۴) پھر بھی یہ اُس سے منہ موڑے رہے اور (مزید) یہ کہتے رہے کہ یہ (کسی کا) سکھایا پڑھایا ہوا ہے، دیوانہ ہے۔

وقف لازم

(۱۵) (اللہ نے فرمایا) ہم عذاب کو کچھ وقت کے لئے ہٹا لیتے ہیں (لیکن) تم لوٹ آؤ گے۔ (اپنی روش پر)

(۱۶) (یاد رکھو) جس دن ہم بڑی پکڑ کریں گے (اُس دن) ہم پورا انتقام لے لیں گے۔

(۱۷) اور (ان کو بتائیے کہ) ہم نے ان سے پہلے قوم فرعون کو (بھی) آزمایا تھا (اور وہ آزمائش یہ تھی کہ) اُن کے پاس ایک معزز پیغمبر آئے تھے۔

(۱۸) (اور اُنھوں نے کہا تھا) اللہ کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو (جن کو تم نے غلام بنا رکھا ہے، اور یہ مانو کہ) بے شک میں اللہ کا بھیجا ہوا دیانت دار پیغمبر ہوں (یعنی جو پیغام اُس نے بھیجا ہے اُسے دیانت کے ساتھ تمہیں پہونچا رہا ہوں)

(۱۹) اور یہ (بھی اس کا پیغام ہے) کہ اللہ سے سرکشی نہ کرو، میں تمہارے سامنے (اپنی نبوت کی) کھلی دلیل پیش کرتا ہوں۔

(۲۰) اور (تم میری بات نہ مان کر مجھے سنگسار کرنے کی دھمکی دے رہے ہو تو) میں اس بات سے اپنے رب کی جو تمہارا بھی رب ہے پناہ لے چکا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کرو۔

(۲۱) اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ (مجھے اپنا کام کرنے دو، تم اپنا کام کرو)

النصف

(۲۲) اب (موسیٰ نے) اپنے رب سے فریاد کی کہ یہ تو بڑے مجرم لوگ ہیں۔ (اب میرے لئے کیا حکم ہے؟)

(۲۳) (اللہ نے فرمایا) تو (ایسا کرو کہ) تم میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ (اور خیال رکھنا) تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

(۲۴) اور سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ دینا (اس کی فکر نہ کرنا کہ وہ راستہ فرعون کے لشکر کے بھی کام آئے گا) ان کا لشکر اس میں ڈبو دیا جائے گا۔

(۲۵) (یہ فرعون اور اُس کے لشکر والے) چھوڑ گئے کتنے ہی

مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا

وہ لوگ باغ اور چشمے (۲۵)۔ اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات (۲۶)۔ اور آرام کے سامان، جن میں رہتے

فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ

تھے (۲۷)۔ (یہ قصہ) اسی طرح واقع ہوا، اور ہم نے (ان چیزوں کا) مالک ایک دوسری قوم کو

وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ

بنا دیا (۲۸)۔ تو ان پر نہ تو آسمان وزمین روئے اور نہ انھیں مہلت ہی ملی (۲۹)۔ اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو سخت

الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

ذلت والے عذاب سے نجات دی (۳۰)۔ فرعون کے، واقعی وہ بڑا سرکش حد سے نکل جانے والوں میں تھا (۳۱)۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ

ہم نے بنی اسرائیل کو دنیا جہاں پر فضیلت (اپنے) علم کے ماتحت ہی دی تھی (۳۲)۔ اور ہم نے انھیں ایسی نشانیاں دی

مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا

تھیں جن میں کھلا ہوا انعام تھا (۳۳)۔ یہ لوگ تو یہی کہتے ہیں کہ (۳۴)۔ بس یہی موت ہی (ہمارا آخری انجام) ہے

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾

اور ہم دوبارہ زندہ نہ ہوں گے (۳۵)۔ سو لاؤ تم (اے مسلمانو!) ہمارے باپ دادوں کو اگر تم سچے ہو؟ (۳۶)۔

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا

تو کیا یہ لوگ بڑھ چڑھ کر ہیں یا قوم تبع والے اور جو لوگ ان سے بھی پیشتر ہوئے ہیں ہم نے ان تک کو ہلاک کر ڈالا، اس لیے کہ وہ

مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا

نافرمان تھے (۳۷)۔ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے یہ سب ہم نے یوں ہی خواہ مخواہ نہیں بنا ڈالا (۳۸)۔

خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

ہم نے ان کو کسی حکمت ہی سے بنایا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے (۳۹)۔ بے شک فیصلے کا دن ان سب کا وقت

مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ

مقرر ہے، (۴۰)۔ جس روز کوئی تعلق والا کسی تعلق والے کے کام نہ آئے گا اور نہ ان کی حمایت ہی کی جائے

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ

گی (۴۱)۔ مگر ہاں! اللہ ہی کسی پر رحمت فرمادے، بے شک وہ زبردست ہے، رحیم ہے (۴۲)۔ بے شک درخت

باغات اور چشمے۔

(۲۶) اور کتنے (ہی) کھیت اور عمدہ مکانات۔

(۲۷) اور (کتنے) عیش کے سامان، جن میں وہ مزے کر رہے تھے۔

(۲۸) اسی طرح ہوا (اُن کا انجام) اور ہم نے ان (تمام نعمتوں) کا ایک دوسری قوم (بنی اسرائیل) کو وارث بنا دیا۔

(۲۹) پھر نہ اُن پر آسمان رویا اور نہ زمین، اور نہ ہی اُنھیں (کسی قسم کی) مہلت ہی دی گئی۔

(۳۰) اور (اس طرح) ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات دی۔

(۳۱) (یعنی) فرعون سے، یقینی طور پر وہ سرکش حد سے گذرے ہوئے لوگوں میں سے تھا۔

(۳۲) اور ہم نے اپنے علم کے مطابق اُن کو (یعنی بنی اسرائیل کو) دنیا جہان پر فضیلت دی تھی۔ (یعنی ہم جانتے تھے کہ اس وقت وہی اس فضیلت کے مستحق تھے)

(۳۳) اور اُن کو ایسی نشانیاں دیں جن سے (ہمارا خصوصی) انعام صاف ظاہر ہوتا تھا۔

(۳۴) (اب جو آپ کے زمانہ کے کفار ہیں) یہ تو سب کے سب یہی کہتے ہیں کہ۔

(۳۵) (ہمارے خیال میں) اور کچھ نہیں ہے، بس ہمیں ایک بار موت آنی ہے، اور (قصہ ختم) ہم دوبارہ نہیں اُٹھائے جائیں گے۔ (یعنی اس زندگی کے بعد کوئی دوسری زندگی نہیں ہے، کہاں کا حشر اور کیسا حساب کتاب؟)

(۳۶) (مسلمانو!) اگر تم (اپنے اس دعوے میں) سچے ہو (کہ مرنے کے بعد سب کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا) تو ہمارے (مرے ہوئے) باپ دادوں کو اُٹھا لاؤ۔ (اُنھیں زندہ کراکے دکھاؤ)

(۳۷) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) آیا یہ (کفار، جو ایسی جسارت والی باتیں کر رہے ہیں، حالات کے لحاظ سے) بہتر ہیں یا تبع کی قوم؟ (جو بڑی طاقتور اور شان وشوکت والی قوم تھی) اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے؟ ہم نے اُن سب کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ مجرم تھے۔ (پھر ان کی کیا حیثیت؟)

(۳۸) اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب کو) کھیل کے لئے نہیں پیدا کیا۔

(۳۹) ہم نے انھیں ایک برحق مقصد کے لئے ہی پیدا کیا ہے، لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں سمجھتے۔

(۴۰) (اچھی طرح سمجھ لو!) بیشک فیصلہ کا دن (یعنی روز آخرت) ان سب کا طے شدہ وقت ہے۔ (جس کے لئے انسانوں کو پیدا کیا گیا اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی گئی)

(۴۱) (وہ دن ایسا ہوگا کہ) اس دن کوئی تعلق والا کسی تعلق والے کے ذرا بھی کام نہ آئے گا، اور نہ اُن کو (کسی قسم کی) مدد ہی مل سکے گی۔

(۴۲) مگر جس پر اللہ کی مہربانی ہو جائے، وہ زبردست (مکمل قدرت والا) بڑا مہربان ہے۔

(۴۳) (آخرت میں مجرمین کا حال سنو!) بیشک درخت

الزَّقُّوْمِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ

زقوم کا (۴۳)۔ بڑے مجرم کا کھانا ہوگا، (۴۴)۔ تیل کی تلچھٹ کی طرح، پیٹ میں کھولے گا (۴۵)۔ تیز گرم

الْحَمِيْمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ

پانی کی طرح، (۴۶)۔ اس کو پکڑو پھر گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ دوزخ کے بیچ تک، (۴۷)۔ پھر اس کے سر کے اوپر

رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾ اِنَّ

گرم پانی کا عذاب نازل کرو، (۴۸)۔ لے اس کا مزہ، تو تو بڑا معزز مکرم ہے نا! (۴۹)۔ یہی وہ چیز ہے جس کے

هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿٥١﴾

باب میں تم شک کیا کرتے تھے (۵۰)۔ اللہ سے ڈرنے والے بے شک امن کی جگہ میں ہوں گے (۵۱)۔

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

(یعنی) باغوں میں اور چشموں میں (۵۲)۔ لباس پہنے ہوں گے باریک اور دبیز ریشم کا، آمنے سامنے بیٹھے

مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا

ہوئے (۵۳)۔ یہ بات اسی طرح ہے، اور ہم ان کو لا ملائیں گے گوری گوریوں بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے (۵۴)۔ وہ

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ

وہاں ہر قسم کے میوے منگائیں گے اطمینان سے (۵۵)۔ وہ وہاں موت کا مزہ بھی نہ چکھیں گے ہاں بجز اس پہلی موت

الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ

کے، اور (اللہ) انھیں دوزخ سے بچائے گا (۵۶)۔ (یہ سب) آپ کے پروردگار کے فضل سے ہوگا، بڑی کامیابی یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾

تو ہے (۵۷)۔ سو ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں آسان کردیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں (۵۸)۔

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾

تو یہ کہ آپ بھی منتظر رہیے، یہ لوگ تو منتظر ہی ہیں (۵۹)۔

ع ۳ ۱۷/۱٦

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ جاثیہ مکی ہے، اس میں | شروع اللہ نہایت مہربان باربار رحم کرنے والے کے نام سے | ۳۷ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

حا میم (۱)۔ (یہ) کتاب نازل کی ہوئی ہے اللہ غالب (اور) حکمت والے کی طرف سے (۲)۔ بے شک آسمانوں

توضیحی ترجمہ

زقوم (یعنی سیہنڈ) کا۔ (دنیا میں اس نام کا جو درخت ہے وہ انتہائی بدبودار اور تلخ و بدمزہ ہوتا ہے، دوزخ کے زقوم کی کیفیت اللہ ہی کو معلوم ہے، بہرحال وہ درخت)

(۴۴) (دوزخ میں) بڑے مجرم کا کھانا ہوگا۔

(۴۵) (وہ) پگھلے ہوئے تانبہ یا تیل کی تلچھٹ جیسا (ہوگا) پیٹ میں کھولے گا۔

(۴۶) (ایسے جیسے) کھولتا پانی۔

(۴۷) (فرشتوں سے کہا جائے گا کہ) اس کو پکڑو، اور گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ دوزخ کے بیچوں بیچ۔

(۴۸) پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب انڈیل دو۔

(۴۹) (پھر اُس سے کہا جائے گا کہ) لے چکھ! (مزہ) تو ہی ہے بڑا صاحب اقتدار اور بڑا عزت والا۔ (جو دنیا میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا)

(۵۰) یہ وہی (آخرت) ہے جس کے بارے میں تم شک میں پڑے تھے۔

(۵۱) (اب سنو! آخرت میں متقیوں کا حال) بے شک متقی و پرہیزگار لوگ امن و امان والی جگہ میں ہوں گے۔

(۵۲) یعنی باغات میں، اور چشموں میں۔

(۵۳) (وہ) ریشم کے باریک اور دبیز کپڑے پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ (یعنی آپس میں بے تکلف دوستوں کی طرح ہوں گے)

(۵۴) یہ (سب) ایسے ہی ہوگا، اور (اس کے ساتھ) ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے اُن کا بیاہ کردیں گے۔

(۵۵) منگائیں گے وہاں ہر قسم کے میوے، محفوظ رہتے ہوئے (اس کے نقصان یا ختم ہونے کے اندیشہ سے)

(۵۶) وہ وہاں کسی موت کا مزہ نہیں چکھیں گے، سوائے اس موت کے جو پہلے آچکی اور اللہ اُنھیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔

(۵۷) (یہ اتنا سب) تمہارے رب کے فضل و کرم سے ہوگا (نہ کہ تمہارے استحقاق سے) یہی تو ہے بڑی کامیابی۔ (یعنی جنت کا ملنا اور جہنم سے نجات)

(۵۸) غرض (اے پیغمبرؐ!) ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی (مادری) زبان میں (اُتار کر) آسان کردیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

(۵۹) (اگر یہ نہ مانیں) تو آپ بھی انتظار کریں (اللہ کے فیصلہ کا، وہ دنیا میں کرے یا آخرت میں) یہ لوگ بھی انتظار کر رہے ہیں۔ (جھٹلانے کے انداز میں قیامت کا، یا اِس کا کہ آپ پر کوئی افتاد پڑے)

سورۂ جاثیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) حٰمٓ۔ (یہ حروف مقطعات ہیں)

(۲) یہ کتاب اللہ عزیز و حکیم کی طرف سے نازل کردہ ہے۔

(۳) حقیقت یہ ہے کہ آسمانوں میں

وَالْأَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٣﴾ وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّۃٍ
اور زمین میں نشانیاں ہیں اہل ایمان کے لیے (۳)۔ اور خود تمھارے اور ان حیوانات کی آفرینش میں جن کو اس نے پھیلا رکھا ہے

اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ
نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں (۴)۔ اور (اسی طرح) رات اور دن کے الٹ پھیر میں اور اس رزق میں جس کو اللہ

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَتَصْرِیْفِ
نے آسمان سے اتارا، پھر اس نے زمین کو تر و تازہ کیا اس کے خشک ہوئے پیچھے، اور ہواؤں کے ادل بدل میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے

الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿٥﴾ تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ
لیے جو عقل رکھتے ہیں (۵)۔ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو صحیح طور پر ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں تو پھر اللہ اور اس کی نشانیوں کے سوا اور کون

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ﴿٧﴾
سی بات ہوگی جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے (۶)۔ بڑی خرابی ہے اس شخص کے لیے جو جھوٹ لگانے والا ہے نافرمان ہے (۷)۔

یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتْلٰی عَلَیْہِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْھَا
اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے جب وہ اس کے روبرو پڑھی جاتی ہیں پھر بھی تکبر کرتا ہوا اڑا رہتا ہے جیسے اس نے انھیں سنا ہی نہیں،

فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٨﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْئَا اتَّخَذَھَا ھُزُوًا
سو اسے عذاب دردناک کی خوش خبری سنا دیجیے (۸)۔ اور جب وہ ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پاتا ہے تو اس کی

اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ﴿٩﴾ مِنْ وَّرَآئِھِمْ جَھَنَّمُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْھُمْ مَّا
ہنسی اڑاتا ہے، یہی لوگ تو ہیں جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے (۹)۔ ان کے آگے جہنم ہے، اور ان کے کام نہ تو وہ چیزیں کچھ

کَسَبُوْا شَیْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿١٠﴾
بھی آئیں گی جو یہ کما گئے اور نہ وہ جن کو انھوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا رکھا تھا اور ان کے لیے بڑا ہی عذاب ہے (۱۰)۔

ھٰذَا ھُدًی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ لَھُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ﴿١١﴾
یہ (قرآن) ہدایت ہی ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کی نشانیوں سے کفر کرتے ہیں، ان کے لیے سختی کا عذاب دردناک ہے (۱۱)۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَکُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْکُ فِیْہِ بِاَمْرِہٖ وَلِتَبْتَغُوْا
اللہ وہی ہے جس نے تمھارے لیے سمندر کو مسخر بنایا تا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اس کی (دی

مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
ہوئی) روزی تلاش کرو، اور تا کہ تم شکر کرو (۱۲)۔ اور اس نے تمھارے لیے مسخر کر دیا جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

توضیحی ترجمہ

اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں ماننے والوں کے لئے۔ (یعنی اس کی پیدائش اور اس کے نظام میں غور کر کے مان سکتا ہے کہ ضرور کوئی اِن کا پیدا کرنے والا اور تھامنے والا ہے، جس نے کمالِ حکمت و خوبی سے ان کو بنایا اور لامحدود قدرت سے ان کی حفاظت کی)

(۴) اور خود تمہاری پیدائش میں، اور اُن جانوروں میں (بھی) جو اُس نے (زمین میں) پھیلا رکھے ہیں بڑی نشانیاں ہیں (لیکن) اُن کے لئے جو مانیں۔ (جو دیکھ کر بھی نہ مانے اس کے لئے کچھ بھی ہو کیا فائدہ؟)

(۵) اور رات اور دن کے آنے جانے میں، اور اس (بارش) میں جو اللہ تعالیٰ نازل فرمائے رزق (پیدا کرنے) کی خاطر، پھر اُس سے زمین کو اُس کے مُردہ ہو جانے کے بعد نئی زندگی دے، اور ہواؤں کی گردش میں (بھی) نشانیاں ہیں (اللہ کے قادرِ مطلق ہونے کی) اُن کے لئے جو عقل سے کام لیں۔ (یعنی ان چیزوں پر غور کریں)

(۶) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم آپ کو بعینہٖ پڑھ کر سنا رہے ہیں (اب اگر اس کی بھی بات یہ لوگ نہیں مانیں گے) تو پھر اللہ اور اُس کی آیتوں کے بعد کس کی (اور کون سی) بات یہ مانیں گے۔

(۷) بُرا ہو ہر جھوٹے گنہگار کا۔

(۸) (وہ) اللہ کی آیتیں سنتا ہے جب وہ اُسے پڑھ کر سنائی جا رہی ہوتی ہیں، پھر بھی غرور (کے نشہ) میں (اپنے کفر و ضد پر) ایسے اڑا رہتا ہے جیسے اُس نے سنا ہی نہ ہو، تو اُس کو آپ دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں۔

(۹) اور جب ہماری آیتوں میں سے کوئی چیز (اس نہ سننے کی کوشش کے باوجود) اُس کے علم میں آجاتی ہے تو اُس کی ہنسی اُڑاتا ہے، ایسے لوگوں کو وہ عذاب ہوگا جو ذلیل کر کے رکھ دے گا۔

(۱۰) اُن کے آگے (یعنی اُن کی اگلی منزل) جہنم ہے، اور جو کچھ انھوں نے (دنیا میں) کمایا ہے (مال و دولت، جس کی بنا پر یہ اکڑ ہے، وہاں) اُن کے کام نہ آئے گا، اور نہ وہ (کام آئیں گے) جن کو انھوں نے اللہ کے بجائے کارساز بنا رکھا ہے، اور اُن کے لئے تو (بس) زبردست عذاب ہوگا۔

ع ۱۱ / ۱۷

(۱۱) (سن لو!) یہ (قرآن) سراپا ہدایت ہے، اور جنھوں نے بھی اپنے پروردگار کی آیتوں کا انکار کیا اُن کے لئے بلا کا دردناک عذاب (تیار) ہے۔

(۱۲) اللہ وہ ہے جس نے سمندر (اور دریا) کو تمہارے تابع کر دیا، تا کہ اُس میں کشتیاں (اور جہاز) چلیں اُس کے حکم سے، اور تا کہ تم (اُن کے ذریعے) اُس کی (پیدا کردہ) روزی تلاش کرو (یعنی بحری تجارت کرو، یا شکار کھیلو، یا اُس کی تہ میں سے موتی اور دیگر اشیاء نکالو) اور تا کہ تم (یہ فائدے حاصل ہونے پر اُس کا) شکر ادا کرو۔

(۱۳) اور اُسی (اللہ) نے تمہارے لئے کام میں لگا دیا ہے ہر اُس چیز کو جو آسمانوں میں ہے اور جو

الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٣﴾ قُل لِّلَّذِينَ

بھی زمین میں ہے سب کو اپنی طرف سے، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشان ہیں جو غور کرتے رہتے ہیں (۱۳)۔ جو لوگ

آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا

ایمان لے آئے ہیں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ ان سے درگزر کریں جو اللہ کے معاملات کا یقین نہیں رکھتے تا کہ (اللہ) ایک

يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ

قوم کو ان کے اعمال کا صلہ دے (۱۴)۔ جو کوئی بھی نیک عمل کرتا ہے سو اپنی ذات کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی برائی کرتا ہے

إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ

اس کا بھی وبال اسی پر رہتا ہے، پھر تم کو واپس اپنے پروردگار کی طرف جانا ہے (۱۵)۔ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت

وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾

اور نبوت دی تھی اور ہم نے انھیں مزید اور چیزیں مہیا کردیں اور ہم نے انھیں دنیا جہاں والوں پر فضیلت دی تھی (۱۶)۔

وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ ۖ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ

اور ہم نے انھیں دین کے باب میں کھلی ہوئی دلیلیں دی تھیں، سو انھوں نے علم آنے کے بعد بھی باہم اختلاف

الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا

کیا آپس کی ضد سے، بے شک آپ کا پروردگار قیامت کے دن ان کے درمیان ان امور میں فیصلہ کردے گا

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

جن میں یہ اختلاف کیا کرتے تھے (۱۷)۔ پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقہ پر کردیا، سو آپ اسی

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ

پر چلے جائیے اور بے علموں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجیے (۱۸)۔ یہ لوگ اللہ کے مقابلے میں آپ کے ذرا بھی

اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾

کام نہیں آسکتے، ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں، اور پرہیزگاروں کا دوست تو اللہ ہے (۱۹)۔

هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ حَسِبَ

یہ (قرآن) لوگوں کے لیے دانشمندیوں (کا سبب) اور ہدایت (کا ذریعہ) ہے اور یقین لانے والے لوگوں کے لیے بڑی رحمت

الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ہے (۲۰)۔ کیا جو لوگ برے برے کام کررہے ہیں اس خیال میں ہیں کہ ہم انھیں ان جیسا رکھیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔

توضیحی ترجمہ

زمین میں ہے سب کو اپنی طرف سے۔ (یعنی آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات کو اللہ نے اپنی رحمت اور اپنے فضل سے انسان کے کام میں لگا دیا ہے) بے شک اس میں بڑی نشانیاں ہیں (لیکن) اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کریں۔ (کہ جو چیزیں کسی طرح اُن کے بس کی نہ تھیں اُن کو کس نے اُن کے کام میں لگا دیا؟)

(۱۴) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے ایمان والوں سے کہ وہ اُن (کفار) سے جو اللہ کے (فیصلے کے) دنوں (یعنی قیامت یا دنیا میں عذاب) کی توقع نہیں رکھتے درگزر کریں، تاکہ اللہ لوگوں کو اُن کاموں کا بدلہ (خود) دے جو وہ کیا کرتے تھے۔

(۱۵) (یاد رکھو!) جو نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے اور جو کوئی بُرا کام کرتا ہے تو اُس کا نقصان اُسی کو پہونچتا ہے، پھر (کوئی بھی کام کرتے وقت یہ دھیان رہے کہ) تم سب اپنے پروردگار کی طرف ہی لوٹائے جاؤ گے۔

(۱۶) اور (دیکھو) ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (تورات) اور حکومت (یا دینی علم و فہم) اور نبوت (جیسی نعمتیں) عطا کی تھیں، اور اُن کو پاکیزہ رزق بھی دیا تھا نیز اُنھیں دنیا جہاں والوں پر فضیلت دی تھی۔

(۱۷) اور اُنھیں واضح احکام دیئے تھے (جس میں کسی تردد یا شک کی گنجائش نہیں تھی) لیکن انھوں نے اختلاف کیا (ان احکام کے بارے میں) وہ بھی اس کے بعد کہ اُن کے پاس پوری جانکاری آچکی تھی، صرف آپسی ضد (اور حسد) کی بنا پر، یقیناً آپ کا رب اُن کے درمیان قیامت کے دن اُن باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

(۱۸) پھر (اے پیغمبرؐ! اب) ہم نے آپ کو دین کی ایک خاص شریعت پر رکھا ہے تو آپ اُسی کی پیروی کیجئے اور اُن لوگوں کی خواہشات (کا خیال کر کے اُن) پر نہ چلئے جنھیں علم نہیں ہے۔ (کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے)

(۱۹) وہ اللہ کے مقابلے میں تمہارے ذرا بھی کام نہیں آسکتے، اور حقیقت یہ ہے کہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور اللہ متقی لوگوں کا ولی (اور دوست) ہے۔

(۲۰) یہ (قرآن) تمام لوگوں کے لئے بصیرتوں کا مجموعہ ہے اور (صحیح منزل کی) راہ دکھانے والا اور (آخرت میں) رحمت (کا موجب) ہے اُن کے لئے جو (اس میں درج باتوں پر) یقین کریں۔ (اور ان پر عمل کریں)

(۲۱) کیا اُن لوگوں نے جنھوں نے بُرے بُرے کام کئے ہیں یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم اُن کو اُن لوگوں کے برابر کردیں گے جو ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیک عمل کئے ہیں

سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کہ ان کی زندگی اور ان کی موت یکساں ہی رکھیں، سو کیسا برا حکم یہ لوگ لگاتے ہیں (۲۱)۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے اور ان پر ذرا ظلم نہ کیا جائے گا (۲۲)۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى

سو کیا آپ نے اس شخص کی بھی حالت دیکھی ہے جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا خدا بنا رکھا ہے اور اللہ نے اس کو باوجود سمجھ بوجھ کے

سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ

گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور اس کے دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے، سو ایسے کو بعد اللہ کے اور کون ہدایت

اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا

کرے، تو کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے؟ (۲۳)۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ بجز ہماری اس دنیوی حیات کے اور کوئی حیات نہیں (ہم بس ایک

وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا

ہی بار) مرتے اور (بس ایک ہی بار) زندگی پاتے اور ہم کو صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے، درآنحالیکہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل

يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ

نہیں، یہ محض اٹکل سے ہانک رہے ہیں (۲۴)۔ اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی ہوئی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے پاس کوئی

قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

اور جواب نہیں ہوتا بجز اس کے کہ کہنے لگتے ہیں کہ (اچھا تو) اگر (بڑے) سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ (۲۵)۔ آپ کہہ دیجئے

ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

کہ اللہ (ہی) تم کو زندہ رکھتا ہے پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہی تمہیں قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں ذرا شبہ نہیں، لیکن

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

اکثر لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (۲۶)۔ بس اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین میں، اور جس روز قیامت قائم

يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ

ہوگی، اس روز اہل باطل بڑے خسارے میں ہوں گے (۲۷)۔ اور آپ ہر فرقہ کو دیکھیں گے کہ دوزانو ہوں گے

تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا

ہر جماعت اپنے رجسٹر کی طرف بلائی جائے گی، آج تمہیں تمہارے کیے کا بدلہ ملے گا (۲۸)۔ یہ ہمارا رجسٹر

کہ اُن کا جینا اور مرنا برابر ہو جائے (کتنی) غلط اور بُری بات ہے جو وہ طے کیے ہوئے ہیں۔ (یعنی آخرت دنیا کی ضرورت ہے، اگر آخرت کی جزا سزا نہ ہو تو اچھے لوگوں کے ساتھ کتنا بڑا ظلم ہوگا کہ اللہ کے حکم پر عمل کر کے دنیا کی کتنی لذتوں سے محروم رہے، قربانیاں دیں، اور ہاتھ کچھ نہیں لگا۔ اور بُرے، ظالم، غاصب اور مشرک و کافر عیش کرتے رہے، پھر تو سب ہی بُرا بننا پسند کریں گے اور دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا)

ع ۱۰ / ۱۸

(۲۲) اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے، اور (اس لئے پیدا کیا ہے) تاکہ ہر شخص کو اُس کے کیے ہوئے کاموں کا بدلہ دیا جائے، اور (ایسا ہی ہوگا، البتہ) اُن پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(۲۳) کیا آپ نے اس شخص (کی حالت) کو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو (ہی) اپنا معبود بنا لیا ہے (یعنی اپنے کو نفس کے تقاضے کا ایسا پابند کر دیا جیسا کہ بندہ اپنے معبود کے حکم کا پابند ہوتا ہے) اور (یہ اس لئے ہے کہ اُس کے اس باغیانہ رویہ کے باعث) اللہ نے (اس کے پاس) علم و (سمجھ) ہونے کے باوجود اُسے گمراہی میں ڈال دیا، اور اُس کے کان اور دل (و دماغ) پر مُہر لگا دی (کہ کان ہیں لیکن حق بات نہیں سنتے اور دل و دماغ ہے لیکن اُسے حق بات کی اچھائی سمجھ میں نہیں آتی) اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے (جس سے سچائی نہیں دیکھ پاتا) اب کون ہے جو اللہ کے (گمراہ کرنے کے) بعد اُسے راہ پر لائے؟ کیا پھر بھی تم لوگ سبق نہیں لیتے؟۔

(۲۴) اور یہ (آخرت کے منکر) کہتے ہیں کہ جو کچھ زندگی ہے بس یہی ہماری دنیوی زندگی ہے (اسی میں) ہم مرتے اور جیتے ہیں، اور ہمیں کوئی اور نہیں، زمانہ ہلاک کر دیتا ہے (یعنی موت و حیات کا سلسلہ محض زمانہ کی گردش کا نتیجہ ہے) اور (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے پاس اس بابت کوئی علم (یا دلیل) نہیں، یہ صرف خیالی گھوڑے لگاتے ہیں۔

(۲۵) اور جب ہماری واضح آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو یہ کہنے کے سوا ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا کہ "اگر تم سچے ہو (کہ مرنے کے بعد آخرت میں لوگ اُٹھائے جائیں گے) تو ہمارے باپ دادوں کو (زندہ کرا کے) لے آؤ۔

ع ۳ / ۵ / ۱۹

(۲۶) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے، پھر وہی تمہیں قیامت میں جمع کرے گا (نہ کہ اس زندگی میں) اس میں کسی قسم کا شک نہیں، لیکن بہت سے لوگ نہیں سمجھتے۔

(۲۷) اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں، اور جس دن قیامت آ کھڑی ہوگی اُس دن وہ لوگ سخت نقصان اُٹھائیں گے جو باطل پر ہیں۔

(۲۸) اور (اس دن خوف و ہیبت کا یہ عالم ہوگا کہ) آپ ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھیں گے (اس وقت) ہر گروہ اپنے اعمال نامہ کے دفتر کی طرف بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) آج تمہیں اُن اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم (دنیا میں) کرتے تھے۔

(۲۹) یہ ہمارا (لکھوایا ہوا تمہارے اعمال کا) رجسٹر

يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا

جو تمھارے حق میں ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے، تم جو کچھ بھی کرتے رہتے تھے ہم سب لکھواتے جاتے تھے (۲۹)۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ

سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کیے تھے تو ان کو ان کا پروردگار اپنی رحمت میں داخل کرے گا،

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ

صریح کامیابی بھی تو ہے (۳۰)۔ اور جو لوگ کافر تھے سو (اے کافرو!) کیا میری آیتیں تم کو پڑھ کر نہیں سنائی

تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ

جاتی تھیں، لیکن تم اکڑے رہے اور تم لوگ بڑے مجرم تھے (۳۱)۔ اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا

برحق ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم کہا کرتے تھے ہم نہیں جانتے قیامت ہے کیا چیز! ہاں ایک خیال سا

السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ

تو ہم کو بھی ہوتا ہے اور ہم (اس پر) یقین کرنے والے نہیں (۳۲)۔ (آج) ان پر ان کے اعمال کی ساری

سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ

برائیاں کھل کر رہیں اور انھیں گھیر لیا اس چیز نے جس پر ہنسی اڑایا کرتے تھے (۳۳)۔ اور (ان سے) کہا جائے گا کہ

الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ

آج ہم تمھیں بھلائے دیتے ہیں جیسا کہ تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا، اور تمھارا ٹھکانا دوزخ ہے، اور تمھارا کوئی

مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ

مددگار نہیں (۳۴)۔ یہ (سزا) اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو ہنسی بنا رکھا تھا اور تم کو دنیوی زندگی نے دھوکے میں ڈال

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾

رکھا تھا، تو آج تو یہ لوگ نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے (اللہ کی) خفگی دور کی جائے گی (۳۵)۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ

سو خوبیاں (سب) اللہ ہی کے لیے ہیں (جو) آسمانوں کا رب ہے زمین کا رب ہے نیز سارے جہانوں کا رب ہے (۳۶)۔ اور اسی کے لیے

الْكِبْرِيَاۗءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

بڑائی آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی (ایک) زبردست ہے، حکمت والا ہے (۳۷)۔

توضیحی ترجمہ

(اور مکمل ریکارڈ) ہے جو تمھارے بارے میں ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے، ہم اُس سب کو لکھوا لیا کرتے تھے جو بھی تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

(۳۰) چنانچہ جو لوگ (دنیا میں) ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے اُن کو اُن کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا، (یعنی جنت میں جہاں اللہ کی اعلیٰ درجہ کی رحمت اور ہر قسم کی مہربانیاں ہوں گی، اور کہا جائے گا کہ) یہی ہے بڑی اور صریح کامیابی۔ (جس کے بارے میں دنیا میں رسولوں کے ذریعہ وعدہ کیا جاتا تھا)

(۳۱) اور رہے وہ لوگ جنھوں نے کفر کو اپنا لیا تھا (اُن سے سوال کیا جائے گا کہ) کیا تم لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں؟ پھر بھی تم نے تکبر سے کام لیا اور مجرم بنے رہے۔

(۳۲) اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ (موت کے بعد دوبارہ اُٹھانے اور جزا و سزا کی بابت) اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کوئی شک نہیں (جس میں دنیا ختم ہو جائے گی) تو تم کہتے تھے کہ قیامت (وقیامت) ہم نہیں جانتے؟ اس کے بارے میں ہم جو خیال کرتے ہیں، بس ایک گمان سا ہوتا ہے، اور ہمیں یقین بالکل نہیں ہے۔

(۳۳) اور (اس وقت) اُن کے اعمال کی ساری برائیاں اور خرابیاں سامنے آجائیں گی اور اُن کو گھیر لے گا وہی (دوزخ کا عذاب) جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

(۳۴) اور (اُن سے) کہا جائے گا کہ آج ہم بھی تم کو (اپنی مہربانی اور عنایت کی بابت) بھول جائیں گے جیسے تم نے آج کے دن کے ملنے کو بھلا رکھا تھا، اور (اب تو) تمہارا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہی ہے، اور (اس سے بچنے کے لئے اب) تمھیں کوئی مددگار بھی نصیب نہیں ہوگا۔

(۳۵) یہ سب اس لئے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو مذاق بنا رکھا تھا، اور دنیوی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا، چنانچہ آج (ایسے لوگوں کو) نہ تو اس (دوزخ) سے نکالا جائے گا اور نہ ہی ان سے معافی چاہی جائے گی۔ (یعنی معافی مانگنے کا اب وقت نہیں رہا، کہ اس کے ذریعہ ہی عذاب سے نجات مل سکے)

(۳۶) غرض تمام تر تعریف (صرف) اللہ کے لئے ہے جو سارے آسمانوں کا بھی پروردگار ہے اور زمین کا بھی پروردگار ہے (یہی نہیں) تمام جہانوں کا بھی مالک و پروردگار ہے۔

(۳۷) اور تمام تر بڑائی اُسی کو حاصل ہے، آسمانوں میں بھی، اور زمین میں بھی، وہی ہے جو زبردست (یعنی کامل اقتدار والا) ہے اور (کامل) حکمت والا بھی۔ (لہٰذا آدمی کو چاہئے کہ اُسی کی طرف متوجہ ہو، اُس کے احسانات و انعامات کی قدر کرے، اُس کی ہدایات پر چلے، سب کو چھوڑ کر اُسی کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کی فکر کرے، اور اُس کی بزرگی و عظمت کے سامنے ہمیشہ مطیع رہے، کبھی سرکشی کا خیال بھی دل میں نہ لائے)

ع ۴ ۲۰

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احقاف مکی ہے، اس میں ۳۵ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ② مَا خَلَقْنَا

حا۔میم۔(۱)۔(یہ) کتاب نازل کی ہوئی ہے اللہ غالب اور حکمت والے کی طرف سے (۲)۔ہم نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حکمت ہی کے ساتھ، اور ایک میعاد مقرر کے لیے پیدا کیا ہے، اور جو لوگ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

کافر ہیں وہ اس چیز سے جس سے انھیں ڈرایا جاتا ہے، بے رخی کیے ہوئے ہیں (۳)۔آپ کہہ دیجیے کہ یہ تو بتلاؤ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

کہ جن چیزوں کو تم پکارتے ہو، اللہ کے سوا، مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے کونسی زمین پیدا کی ہے یا یہ کہ ان کا ساجھا

فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ

آسمان میں ہے، میرے پاس کوئی کتاب لاؤ جو اس سے پہلے کی ہو یا کوئی مضمون منقول (معتبر)،

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ④ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ

اگر تم سچے ہو (۴)۔اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کے سوا کسی اور کو پکارے، جو قیامت

اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ

تک بھی اس کی بات نہ سنے بلکہ انھیں ان کے پکارنے کی خبر تک نہ ہو (۵)۔اور جب سب لوگ اکٹھے کیے

غٰفِلُوْنَ ⑤ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ

جائیں تو وہ ان کے دشمن نکلیں اور ان کی عبادت ہی کے منکر ہو بیٹھیں (۶)۔اور جب ان لوگوں کے رُوبرو ہماری

كٰفِرِيْنَ ⑥ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کھلی ہوئی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں وہ اس سچائی کی بابت جب وہ ان تک پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑦ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

یہ تو صریح جادو ہے (۷)۔تو کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس (شخص) نے قرآن گڑھ لیا ہے؟ آپ کہہ دیجیے کہ

توضیحی ترجمہ

سورۂ احقاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) حٰمٓ۔(یہ حروفِ مقطعات ہیں، جس کے معنی اللہ اور رسول نے نہیں بتائے)

(۲) یہ کتاب اللہ عزیز وحکیم کی طرف سے نازل کی جارہی ہے۔

(۳) ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے برحق مقصد کے بغیر اور کسی متعین معیاد کے بغیر پیدا نہیں کردیا ہے، اور کافر لوگ منہ پھیرنے والے ہیں اس چیز سے جس سے ان کو ڈرایا گیا ہے (یعنی یا تو سنتے ہی نہیں، یا سنتے ہیں تو آخرت کو مان کر اُس کی تیاری نہیں کرتے)

(۴) آپ (اے پیغمبرؐ! ان سے) کہیے کہ تمہارے خیال میں کونسی زمین ہے جو انھوں نے پیدا کی ہے جنھیں تم اللہ کو چھوڑ کر (خدا یا اس کا شریک) بلاتے ہو؟ یا آسمان (کی تخلیق) میں (اللہ کے ساتھ) کہاں اُن کی شرکت ہے؟ (اگر ہے؟ تو) ذرا مجھے دکھاؤ تو! (اور) پیش کرو (اس کی سند) اس سے پہلے آئی ہوئی کسی (آسمانی) کتاب سے، یا کسی روایت سے جس کی بنیاد علم پر ہو (جیسے گزرے ہوئے نبیوں کی تعلیمات کا باقی ماندہ حصہ جو مستند ذریعہ سے پہونچا ہو) اگر واقعی تم سچے ہو۔

(۵) اور اُس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر اُن (من گھڑت دیوتاؤں) کو پکارے جو قیامت تک اُس کی پکار کا جواب نہیں دے سکتے، اور (یہی نہیں بلکہ) اُن کو اِن (جیسے لوگوں) کی پکار کی خبر تک نہیں ہے۔

(۶) اور (مزید یہ کہ) جب لوگوں کو (میدانِ حشر میں) جمع کیا جائے گا تو وہ (معبودانِ باطل جن کی یہ پوجا کیا کرتے تھے اور جن کو اپنی ضرورتوں میں اور پریشانیوں میں پکارا کرتے تھے) اِن کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت ہی سے انکار کریں گے۔(کیونکہ نہ تو انھوں نے ان سے کہا تھا کہ ہم معبود ہیں ہماری عبادت کرو، اور نہ اُن کو پتہ تھا کہ ان کو روکتے)

(۷) اور (ان کا حال اس وقت یہ ہے کہ) جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جو بالکل واضح (اور بہ آسانی سمجھ میں آنے والی) ہیں تو یہ لوگ جنھوں نے کفر اختیار کرلیا ہے حق کے بارے میں جب کہ وہ ان کے پاس پہونچ چکا ہے کہتے ہیں کہ یہ تو صاف طور پر جادو ہے۔(حالانکہ یہ حق قرآنی آیات کی شکل میں جس طرح پہونچا ہے اس کے بعد تو اس کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ اس کو جادو کہتے)

(۸) کیا ان (کافروں اور منکروں) کا یہ (بھی) کہنا ہے کہ اس کو پیغمبر نے اپنی طرف سے گڑھ لیا ہے؟ تو آپ (ان سے) کہہ دیجیے کہ

اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا

اگر میں نے اسے گڑھ لیا ہے تو تم لوگ مجھے اللہ سے ذرا بھی بچا نہیں سکتے، وہ خوب جانتا ہے جو جو باتیں تم قرآن کے باب

تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

میں بنا رہے ہو، وہی میرے تمھارے درمیان کافی گواہ ہے اور وہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحیم ہے (۸)۔ آپ کہہ دیجئے کہ

الرَّحِيْمُ ۝۸ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ

میں رسولوں میں کوئی انوکھا تو ہوں نہیں، میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمھارے ساتھ کیا؟ میں

بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹

تو بس اسی کا اتباع کرتا ہوں جو میرے پاس وحی آتی ہے اور میں تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں (۹)۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ

آپ کہئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر یہ (قرآن) اللہ ہی کی طرف سے ہو اور پھر تم اس سے کفر کر رہے ہو،

شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ

اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے اور ایمان لے آئے اور تم تکبر ہی میں رہو،

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ

بے شک اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۱۰)۔ اور یہ کافر ایمان والوں کی نسبت یہ کہتے ہیں کہ

اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ

یہ (قرآن) اگر کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت نہ کر جاتے، اور جب ان لوگوں کو ہدایت

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝۱۱ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَ

نصیب نہ ہوئی تو کہنے لگتے ہیں کہ یہ وہی پرانی گڑھت ہے (۱۱)۔ حالانکہ اس کے قبل موسیٰ کی کتاب بھی رہنما

هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى

اور رحمت تھی اور یہ کتاب اس کی تصدیق کرنے والی ہے عربی زبان میں ہے تاکہ ظالموں کو ڈرائے، اور نیک

لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۲ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ

لوگوں کے حق میں بشارت ہے (۱۲)۔ جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر (اس پر) قائم رہے

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۳ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ

سو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۱۳)۔ یہی لوگ تو اہل جنت ہیں، ہمیشہ رہیں گے

ع ۱

توضیحی ترجمہ

اگر میں نے اس کو گھڑ لیا ہے (اور میں اس کے ذریعہ تم کو اپنا تابع بنانا چاہتا ہوں) تو (میں اللہ کے غضب اور قہر سے بچ نہیں سکتا اور) تم سب (مل کر) بھی اس کی قدرت نہیں رکھتے کہ میرے لئے اللہ کے سامنے کچھ کر سکو (اگر کچھ کرنا بھی چاہو) وہ (اللہ) اچھی طرح جانتا ہے جو باتیں تم اس (قرآن) کے بارے میں بناتے ہو، میرے اور تمہارے درمیان گواہ بننے کے لئے وہ کافی ہے، وہ بہت معاف فرمانے والا ہے (اگر توبہ کر لوگے اور باز آجاؤ گے تو امید ہے کہ معاف فرمادے گا) بڑا مہربان ہے۔ (اس لئے مہلت دیتا ہے اور فوری طور پر شرک جیسے بڑے گناہ کی بھی سزا نہیں دیتا)

(۹) آپ کہہ دیجئے کہ میں پیغمبروں میں کوئی (پہلا اور) انوکھا پیغمبر تو نہیں؟ (جو میری باتوں سے اس قدر بدکتے ہو، مجھ سے پہلے بہت سے پیغمبر آچکے ہیں) اور مجھے نہیں معلوم کہ (کل کو) میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا (یعنی میں عالم الغیب نہیں ہوں) میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے طرف وحی کے ذریعے بھیجا جاتا ہے، اور میں تو صرف صاف صاف طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔ (کفر وعصیان کے بخت انجام سے)

(۱۰) (اے پیغمبرؐ!) آپ (ان سے) کہئے کہ: کیا خیال ہے تمہارا کہ اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے (نازل کردہ) ہو اور تم نے اس کا انکار کر دیا اور بنی اسرائیل (جو اہل کتاب ہیں اور جن کو تم اہل علم مانتے ہو) میں کے ایک گواہ نے اس جیسی (کتاب) کے حق میں گواہی بھی دے دی، اور (پھر خود اس پر) ایمان بھی لے آیا، اور تم اپنے گھمنڈ وغرور میں مبتلا رہو (اور اس کا انکار کرتے رہو، تو تمہارا کیا انجام ہوگا؟) یقین مانو اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا جو ظالم ہوں۔ (اور اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ جانتے بوجھتے انکار کیا جائے)

(۱۱) اور کافروں نے ایمان والوں کے بارے میں یہ کہا کہ اگر یہ (ایمان لانا) کوئی اچھی بات ہوتی تو یہ لوگ اس بابت ہم سے سبقت نہیں لے جاسکتے تھے (یعنی تکبر کا یہ عالم تھا کہ اپنے قبول کرنے نہ کرنے کو ایمان کو پرکھنے کا معیار بنایا) اور جب انھوں نے اس سے ہدایت نہیں حاصل کی تو (اور کیا کرتے) کہنے لگے کہ یہ تو قدیمی جھوٹ ہے۔

(۱۲) اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (تورات) رہنما اور رحمت بن کر آچکی ہے، اور یہ کتاب (قرآن) عربی زبان میں ہے اُس کی تصدیق کرتی ہے تاکہ ظالموں کو ڈرائے (برے انجام سے) اور خوش خبری دے نیک لوگوں کو۔ (اللہ کے انعامات، اس کی رضا وجنت کی)

(۱۳) بے شک جن لوگوں نے یہ کہہ دیا (یعنی اس کا اقرار کیا) کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر اس پر قائم رہے تو نہ تو اُن کو کوئی خوف ہوگا (آخرت میں عذاب کا) اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (دنیوی زندگی برباد کرنے پر)

(۱۴) یہ تو جنت والے لوگ ہیں، ہمیشہ رہیں گے

فِيهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَـٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ

اس میں، بعوض ان کاموں کے جو وہ کرتے رہتے تھے (۱۴)۔ اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ

إِحْسَـٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَـٰلُهُۥ

نیک سلوک کرتا رہے، اُس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اُسے جنا

ثَلَـٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ

اور اس کا حمل اور اس کی دودھ چھڑائی تیس مہینوں میں ہو پاتی ہے، یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری پختگی کو پہنچ جاتا ہے

قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ

اور چالیس سال کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے اس پر مداومت دے کہ تیری نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہوں

وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَـٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِى فِى

جو تو نے مجھ کو اور میرے والدین کو عطا کی ہیں اور اس پر کہ میں نیک عمل کرتا رہوں کہ تو خوش ہو اور میری اولاد میں بھی

ذُرِّيَّتِىٓ ۖ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾ أُو۟لَـٰٓئِكَ

میرے لیے صالحیت پیدا کردے، میں تیرے جناب میں توبہ کرتا ہوں، اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں (۱۵)۔ یہی

ٱلَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا۟ وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّـَٔاتِهِمْ

وہ لوگ ہیں کہ ہم ان کے اچھے اچھے عمل کو قبول کریں گے اور ان کے گناہوں سے درگزر کریں گے (یہ) اصحاب

فِىٓ أَصْحَـٰبِ ٱلْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ ٱلصِّدْقِ ٱلَّذِى كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَٱلَّذِى

جنت میں سے (ہوں گے) اس سچے وعدے (کی بنا) پر جس کا اُن سے وعدہ کیا جاچکا تھا (۱۶)۔ اور جس شخص نے

قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِىٓ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ ٱلْقُرُونُ

اپنے ماں باپ سے کہا کہ تُف ہے تم پر، کیا تم مجھے یہ خبر دیتے ہو کہ میں (قبر سے) نکالا جاؤں گا، درآں حالیکہ مجھ سے

مِن قَبْلِى وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ ٱللَّهَ وَيْلَكَ ءَامِنْ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ

پہلے (بہت سی) امتیں گزر چکی ہیں، اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں (اور اس سے کہہ رہے ہیں) ارے تیری کمبختی

حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَـٰذَآ إِلَّآ أَسَـٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾ أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ

تو ایمان لا، بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے، تو (اس پر) وہ کہتا (کیا) ہے کہ یہ تو بس اگلوں کے ڈھکوسلے ہیں (۱۷)۔ یہی

حَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلْقَوْلُ فِىٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ

وہ لوگ ہیں کہ اُن کے حق میں ان لوگوں کے ساتھ (اللہ کا) قول پورا ہو کر رہا جو ان سے قبل گزر چکے ہیں

توضیحی ترجمہ

اسی میں، بدلہ ہے (یہ جنت) ان (نیک اور دینی) اعمال کا جو وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

(۱۵) (اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی جگہ اپنے حقوق کے ساتھ والدین کے حقوق کا ذکر فرمایا ہے، یہاں اللہ تعالیٰ والدین خصوصاً ماں کے حقوق ادا کرنے اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرما رہے ہیں) اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، (خصوصاً) اُس کی ماں (جس) نے اُس کو بڑی مشقت کے ساتھ (پیٹ میں) رکھا، پھر بڑی تکلیف برداشت کر کے اُس کو جنا، اور حمل کی اور دودھ چھڑانے (تک) کی مدت (کُل ملا کر) تیس مہینے ہوتی ہے (یعنی حمل کی کم سے کم مدت چھ مہینے جس میں زندہ بچے کی پیدائش ممکن ہے اور دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال) یہاں تک کہ (بڑھتے بڑھتے) جب وہ اپنی جوانی کو پہونچ جاتا ہے (تو اپنا گھر بساتا ہے، پھر ایک وقت آتا ہے) اور وہ چالیس سال کی عمر (جو انسان کی عقلی و اخلاقی پختگی کی عمر ہوتی ہے) تک جا پہونچتا ہے تو (جو نیک اور سعید ہوتا ہے وہ اپنے رب کے حضور میں یوں) عرض کرتا ہے کہ: میرے رب! مجھے توفیق دیجئے کہ میں شکر ادا کروں آپ کی نعمتِ (ایمانی) کا جو آپ نے مجھ کو اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہے، اور یہ کہ میں ایسے عمل کروں جن سے آپ خوش ہوں، اور صالح بنا میری اولاد کو بھی (کہ وہ زادِ آخرت بنیں) میرے لئے، میں آپ کے حضور (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں اور (اس کا اعلان کرتا ہوں کہ) میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (اب انشاء اللہ نافرمانی سے بچنے کی پوری کوشش کروں گا)

(۱۶) یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے نیک اعمال ہم قبول کرلیں گے اور جن کی برائیوں اور کوتاہیوں سے ہم درگذر کریں گے (اور شامل ہوں گے یہ) جنت والوں میں، اس سچے وعدے کے مطابق جو اُن سے کیا جاتا تھا۔

(۱۷) اور (سعادت مند اولاد کے مقابلہ میں) ایک وہ شخص ہے جو (اپنے والدین کے اُسے ایمان کی طرف بلانے پر بدسلوکی کرتا ہے اور) کہتا ہے: تُف ہے تم پر! کیا تم مجھے یہ وعدہ (یعنی پکی خبر) دیتے ہو کہ میں (قیامت میں پھر سے زندہ کر کے) نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گذر چکی ہیں (آج تک تو کوئی دوبارہ زندہ نہیں ہوا) اور وہ دونوں (والدین) اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اور بیٹے سے کہتے ہیں کہ) افسوس ہے تجھ پر (اور تیری عقل پر، دیکھ) ایمان لے آ، یقین کر کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ یہ سب کچھ نہیں، سوائے اس کے کہ افسانے ہیں جو پچھلے لوگوں سے نقل ہوتے چلے آرہے ہیں۔

(۱۸) یہ (لڑکا اور اس جیسے لوگ) وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول سچ ثابت ہوا من جملہ اُن امتوں کے جو اِن سے قبل گذر چکی ہیں، خواہ وہ ہوں

الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا ۖ

جنات اور انسانوں میں، بے شک یہ لوگ خسارے میں رہے (۱۸)۔ اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال کے مطابق (الگ

وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ

الگ) درجے ہیں تاکہ (اللہ) ان کے اعمال کی جزا پوری دے اور ان پر ظلم (کسی طرح کا بھی) نہ ہوگا (۱۹)۔ اور جس روز

كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

کافر لوگ آگ کے سامنے لائے جائیں گے کہ تم اپنی لذت کی چیزیں (سب) دنیا ہی میں حاصل کر چکے اور ان

بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي

کا خوب مزہ اُٹھا چکے، سو آج تمھیں ذلت کی سزا دی جائے گی اس لیے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے

الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۖ إِذْ

اور اس لیے کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے (۲۰)۔ اور آپ (ان سے) ذکر کیجیے قوم عاد کے بھائی کا جب کہ

أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ

انھوں نے اپنی قوم کو ڈرایا ریگ کے تودوں (کی زمین) میں، اور ان سے پہلے اور ان سے پیچھے بھی ڈرانے والے گزر چکے ہیں،

مِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

اس بات سے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو، مجھے تمھارے لیے اندیشہ ایک بڑے (سخت) دن کے عذاب کا ہے (۲۱)۔ وہ

عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ

لوگ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے برگشتہ کردو، تو ہم پر لا واقع کرو (وہ عذاب) جس

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا

کا تم ہم سے وعدہ کر رہے ہو، اگر تم سچے ہو (۲۲)۔ انھوں نے فرمایا کہ علم تو بس اللہ ہی کو ہے، میں تو تمھیں وہی پہنچاتا ہوں جس کا

أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا

پیام دے کر مجھے بھیجا گیا ہے، البتہ تمھیں کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نری جہالت کی باتیں کر رہے ہو (۲۳)۔ پھر جب ان لوگوں

مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ مَا

نے بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتے دیکھا تو بولے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا، نہیں بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ

جلدی مچایا کرتے تھے، (یعنی) ایک آندھی جس میں دردناک عذاب ہے (۲۴)۔ وہ ہلاک کردے گی ہر چیز کو حکم سے

ع ۲

توضیحی ترجمہ

جنات میں سے یا انسانوں میں سے، حقیقت یہ ہے کہ یہ بڑے گھاٹے میں رہے۔

(۱۹) اور ہر ایک کے لئے اُس کے (اچھے یا بُرے) عمل کے مطابق (جنت یا دوزخ میں مختلف) درجات ہیں (اور یہ اختلاف درجات اس لئے ہوگا) تاکہ اُن کو (اللہ) اُن کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے، اور اُن پر (کسی قسم کا) ظلم نہیں ہوگا۔

(۲۰) اور (ایک دن ایسا ہوگا) جس دن کافر جہنم (کے سرے) پر لائے جائیں گے (اُس وقت اُن سے کہا جائے گا کہ) تم نے اپنی نیکیاں (جو اپنی نظر میں کی تھیں) اپنی دنیوی زندگی ہی میں ختم کر ڈالیں، اور اُن سے فائدے (وہیں) اُٹھا لیے (یعنی اُن کے بدلے میں تم کو عیش وعشرت، مال وترقی وغیرہ وہیں دے دیا گیا تھا) چنانچہ آج تمہیں ذلت بھری سزا دی جائے گی (خاص طور پر) اس (جرم) کے بدلے کہ تم زمین پر ناحق تکبر کیا کرتے تھے (اور اسی وجہ سے ایمان نہیں لائے تھے) اور اس (جرم) کے بدلے کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے۔

(۲۱) اور آپ (ان سے) قوم عاد کے (قومی) بھائی (ہود علیہ السلام) کا تذکرہ کیجئے کہ جب انھوں نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ڈرایا (یعنی نبوت کا پیغام پہونچایا) اور (ایسا نہیں تھا کہ وہ دنیا میں آنے والے پہلے نبی تھے بلکہ) اُن سے پہلے بھی نبی آچکے تھے اور بعد میں بھی آئے ہیں (اور سب کی طرح انھوں نے بھی یہی پیغام پہونچایا کہ) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو (ورنہ شرک کی صورت میں) میں تم پر بڑے دن (یعنی قیامت) کے عذاب کا خوف کھاتا ہوں۔

(۲۲) انھوں نے کہا کہ: کیا آپ اس لئے آئے ہیں کہ ہمیں اپنے معبودوں (کی پرستش) سے باز رکھیں (ہم تو نہیں باز آئیں گے) لے آئیے (یہیں) وہ (عذاب) جس کی آپ ہمیں دھمکی دے رہے ہیں، اگر آپ سچوں میں سے ہیں۔

(۲۳) (ہودؑ نے) فرمایا: (اس کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے (کہ وہ دنیا میں بھی آسکتا ہے یا نہیں؟) میں تو تمہیں (صرف) وہ پیغام پہونچا رہا ہوں جسے دے کر میں بھیجا گیا ہوں، البتہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ جہالت کی باتیں کر رہے ہو۔ (ایک تو کھلے دل سے بات پر غور نہیں کرتے دوسرے عذاب کی فرمائش کر رہے ہو)

(۲۴) پھر (جہاں ایک عرصے سے بارش نہیں ہوئی تھی) جب انھوں نے (اس عذاب کو) دیکھا بادل (کی شکل میں) اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے تو (خوش ہوکر) بولے: یہ بادل ہے (برسنے والا) ہم پر برسے گا، (ہودؑ نے) کہا (نہیں!) بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے، ایک آندھی جس میں دردناک عذاب (بھرا) ہے۔

(۲۵) (یہ ہوا) تہس نہس کردے گی ہر چیز کو حکم سے

رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ

اپنے پروردگار کے، چنانچہ وہ ایسے ہوگئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ دیکھنے کو نہ رہا، ہم مجرم قوم کو یوں

الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِن مَّكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا

ہی سزا دیا کرتے ہیں (۲۵)۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو قدرت دی تھی وہ قدرت تم لوگوں کو نہیں دی، اور ہم

لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا

نے ان کو کان اور آنکھیں اور دل دیے تھے، سو ان کے کان ان کے ذرا بھی کام آئے اور نہ ان کی آنکھیں

أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُم مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ

اور نہ ان کے دل، جب کہ وہ لوگ اللہ کی آیتوں کے خلاف ہٹ کرتے رہے اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی

اللَّهِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا

کیا کرتے تھے اسی نے ان کو آگھیرا (۲۶)۔ اور ہم نے تمہارے گرد و پیش کی (اور) بستیوں کو بھی غارت

حَوْلَكُم مِّنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا

کردیا اور (اپنی) نشانیاں بھی پھیر پھیر کر بیان کردی ہیں کہ شاید وہ باز آجائیں (۲۷)۔ سو کیوں نہ کی ان

نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا

کی مدد ان لوگوں نے جنھیں انھوں نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا تقرب کے لیے، وہ تو اُلٹے ان سے غائب ہوگئے،

عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٨﴾ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ

اور یہ محض ان کی تراشی ہوئی اور گڑھی ہوئی بات تھی (۲۸)۔ اور (اس وقت کا ذکر کیجیے) جب ہم جنات کی ایک ٹولی

نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا ۖ

کو آپ کی طرف لے آئے جو قرآن سننے لگے تھے، غرض جب وہ لوگ آپ کے پاس آپہنچے تو کہنے لگے کہ خاموش رہو

فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا

پھر جب وہ ختم ہوچکا تو وہ لوگ اپنی قوم کے پاس ڈرانے کے لیے گئے (۲۹)۔ کہنے لگے اے ہماری قوم والو! ہم

سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

ایک کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی (کتابوں) کی تصدیق کرتی

يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ

ہے اور حق اور راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے (۳۰)۔ اے ہماری قوم والو! کہنا مانو بلانے والے کا

توضیحی ترجمہ

اپنے رب کے، اور پھر (ایسا ہی ہوا، وہ عذاب آگیا اور) وہ ایسے ہوگئے کہ اُن کے گھروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ (یعنی سب صفحۂ ہستی سے مٹا دیے گئے، صرف مکانات رہ گئے جو نشانِ عبرت کے طور پر باقی رکھے گئے تھے) ایسے مجرموں کو ہم ایسے ہی سزا دیتے ہیں۔

(۲۶) اور (اے عرب کے لوگو!) ہم نے ان کو (یعنی قوم عاد کو) اُن (چیزوں، یعنی مال، اولاد، جسمانی طاقت) میں جو قدرت دی تھی ان میں تم کو وہ قدرت نہیں دی، اور (تمہاری طرح) اُن کو ہم نے (نصیحت سننے کے لئے) کان، اور (قدرت کی نشانیاں دیکھنے کے لئے) آنکھیں، اور (سمجھنے بوجھنے کے لئے) دل دیئے تھے لیکن جب وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے لگے تو یہ کان اور آنکھیں اور دل اُن کے کسی کام نہ آئے، اور پھر جس (عذاب) کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے اُسی نے اُنھیں آگھیرا۔

ع ۳

(۲۷) اور ہم تمہارے آس پاس واقع (اور بھی) بستیوں (مثلاً قوم ثمود و قوم لوط) کو بھی ہلاک کرچکے ہیں، (اس کے بعد) جب کہ ہم طرح طرح کی نشانیاں (اُن کے) سامنے لاچکے تھے تاکہ وہ باز آجائیں۔ (اور دین حنیف پر لوٹ آئیں)

(۲۸) تو کیوں نہیں اُن کی مدد کی اُنھوں نے جن کو اُنھوں نے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا، بلکہ وہ اُن سے غائب ہوگئے، اور (اللہ فرماتا ہے کہ) یہ (شرک) اُن کا جھوٹ تھا جو اُنھوں نے گھڑ رکھا تھا۔ (مانتے تو اللہ ہی کو الٰہ تھے لیکن طرح طرح کے ذریعے بنا رکھے تھے بتوں وغیرہ کی شکل میں اور انھیں بارگاہِ الٰہی میں قرب کا ذریعہ سمجھتے تھے پھر اُن ہی سے سوال بھی کرتے تھے)

(۲۹) اور (اے پیغمبرؐ! جنات کی اطاعت و فرماں برداری کا وہ واقعہ انھیں سنایئے) جب ہم نے جنات میں سے ایک گروہ کو آپ کی طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، چنانچہ جو وہ وہاں پہونچے (اور انھوں نے نماز میں آپؐ کو قرآن پڑھتے سنا) تو انھوں نے (ایک دوسرے سے) کہا: خاموش ہوجاؤ (اور سنو اُس اہم کلام کو جو پڑھا جارہا ہے) پھر جب وہ پڑھا جاچکا تو وہ لوٹے اپنی قوم کے پاس خبردار کرنے والوں کی حیثیت سے۔

(۳۰) انھوں نے کہا: اے ہماری قوم کے لوگو! یقین کرو ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ (کی کتاب تورات) کے بعد نازل کی گئی ہے، (وہ) اپنے سے پہلے (نازل کردہ آسمانی) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

(۳۱) اے ہماری قوم والو! اللہ کے داعی (حضرت محمد ﷺ) کی بات اور اُن کا کہا مانو!

اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

اللہ کی طرف، اور اس پر ایمان لے آؤ، اللہ تمھارے گناہ معاف کردے گا اور تمھیں محفوظ رکھے گا عذاب

اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَ

دردناک سے (۳۱)۔ اور جو کوئی اللہ کی طرف بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا، تو وہ زمین میں کہیں بھی (اللہ کو)

لَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ

نہیں ہرا سکتا، اور نہ اللہ کے سوا کوئی حامی ہوگا، یہی لوگ تو صریح گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہیں (۳۲)۔ کیا ان

يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ

لوگوں نے یہ نہ جانا کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے (ذرا بھی) نہ تھکا،

بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾

وہ اس پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ مردوں کو زندہ کردے، کیوں نہیں بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے (۳۳)۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ

اور جس روز کافر لوگ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے پوچھا جائے گا) یہ حقیقت ہے یا نہیں؟ وہ کہیں گے کہ

قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾

بے شک ہے، ہم کو قسم ہے ہمارے پروردگار کی (تب) وہ ارشاد کرے گا کہ اچھا تو چکھو عذاب اپنے کفر کے بدلے میں (۳۴)۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ

آپ صبر کیجیے جیسا کہ ہمت والے پیمبروں نے صبر کیا تھا اور ان لوگوں کے حق میں جلدی نہ کیجیے، جس روز یہ دیکھ لیں گے اس

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ

(عذاب) کو جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو اس وقت (انھیں ایسا معلوم ہوگا کہ) گویا دن بھر میں کل ایک گھڑی رہے ہیں

بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

(یہ اللہ کی طرف سے) تبلیغ ہے، سو برباد تو وہی ہوں گے جو نافرمان ہوں گے (۳۵)۔

سورة محمد مدنية وهي ثمان — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وثلثون اٰية واربع ركوعات

سورۂ محمد مدنی ہے، اس میں | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے | ۳۸ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾

جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے راستے سے روکا بھی، (اللہ نے) ان کے اعمال کالعدم کردیئے (۱)۔

توضیحی ترجمہ

اور اُن پر ایمان لے آؤ، تو اللہ معاف کر دے گا تمہارے گناہ، اور بچا دے گا (دوزخ کے) دردناک عذاب سے۔

(۳۲) اور (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے گا (خواہ وہ جن ہو یا انس) تو وہ ساری زمین میں کہیں بھی (چھپ کر اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتا (وہ اللہ کی گرفت میں ہی رہے گا) اور اللہ کے سوا اُس کو کوئی مددگار بھی نہیں ملیں گے۔ (یعنی نہ خود بھاگ کر خدا کی مار سے بچ سکے، نہ کوئی دوسرا بچا سکے) ایسے لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔ (جو اللہ کے داعی کی بات نہ مانیں اور امید رکھیں کہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ جائیں گے یا کوئی دوسرا اُن کو بچا لے گا)

(۳۳) کیا انھوں نے (اس پر) غور نہیں کیا کہ جس اللہ نے تمام آسمانوں اور زمین کو (مع تمام مخلوقات) پیدا کیا اور اُس کو ذرا بھی تھکن نہیں ہوئی وہ یقیناً اس پر قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کردے (غور کریں گے تو اسی نتیجہ پر پہونچیں گے کہ) کیوں نہیں! بلا شبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳۴) اور جس دن کافروں کو (دوزخ کی) آگ پر لایا جائے گا اُس دن اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا یہ (دوزخ) سچ نہیں ہے؟ ہاں (بالکل سچ) ہے، ہمارے رب کی قسم! (ہم غلطی پر تھے جو انکار کرتے تھے) تو ارشاد فرمائے گا (اللہ تعالیٰ) تو لو چکھو عذاب کا مزہ، اس کفر (وانکار) کے بدلے جو تم نے (دنیا میں) اختیار کر رکھا تھا۔

(۳۵) غرض کہ آپ (کو جب یہ معلوم ہو چکا کہ ان کفار ومنکرین کو سزا ملنی ہی ہے تو آپ اے پیغمبرؐ!) اسی طرح صبر کئے جایئے جیسے اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا ہے اور ان (کفار) کے معاملے میں جلدی نہ کریئے، جس دن یہ اُس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (یا جس سے وہ ڈرائے جاتے ہیں) تو (ان کو ایسا لگے گا) جیسے وہ (دنیا میں بس) دن کی ایک گھڑی ہی ٹھہرے ہوں۔ (اور انھیں بالکل ڈھیل نہ ملی ہو، جب کہ اس وقت تو دیر سمجھتے ہیں کہ عذاب کیوں نہیں آتا) پیغام یہی ہے (جو پہونچا دیا گیا) لہٰذا (سب کو اس کو ماننا ہے، سن لو!) وہ (یقیناً) برباد ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

سورۂ محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) جن لوگوں نے کفر اختیار کرلیا ہے اور (دوسروں) کو اللہ کی راہ سے روکا ہے، اللہ نے اُن کے اعمال اکارت کردیئے ہیں۔ (یعنی ایسے لوگ جو اچھے کام دنیا میں کریں گے آخرت کے لحاظ سے وہ اکارت (وبیکار) ہوں گے، اُن کا بدلہ اُن کو دنیا ہی میں مل جائے گا)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ
اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کیے اور اسی (سب) پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا اور وہ امرِ حق اُن کے
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝٢ ذٰلِكَ
پروردگار کی طرف سے ہے، اللہ اُن کے گناہوں کا کفارہ ان کی طرف سے کردے گا اور اُن کی حالت درست رکھے گا (۲)۔ یہ
بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا
اس لیے ہے کہ کافروں نے تو باطل کی پیروی کی اور ایمان والوں نے اپنے پروردگار کی طرف سے آئے
الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝٣ فَاِذَا لَقِيْتُمُ
ہوئے حق کو اختیار کیا اللہ اسی طرح لوگوں کے لیے اُن کے حالات بیان کرتا ہے (۳)۔ سو جب تمھارا مقابلہ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا
کافروں سے ہو جائے تو (ان کی) گردنیں مار چلو، یہاں تک کہ جب ان کی خوب خونریزی کر چکو تو خوب مضبوط باندھ لو،
الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ڔ
پھر اس کے بعد یا محض احسان رکھ کر (چھوڑو) یا معاوضہ لے کر (چھوڑو) تا آنکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے، (یہ حکم) اسی طرح
ذٰلِكَ ړ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ
ہے، اور اگر اللہ کی مشیت ہوتی تو ان سے انتقام لے لیتا، لیکن (حکم اس لیے دیا) تا کہ تم میں سے ایک کا دوسرے کے
بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٤
ذریعہ سے امتحان کرے، اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا (۴)۔
سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥ ۚ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦
اللہ انھیں سنبھالے رہے گا اور ان کی حالت درست رکھے گا (۵)۔ اور انھیں جنت میں داخل کرے گا، جس کی انھیں (خوب)
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝٧
پہچان کرا دے گا (٦)۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے، تو وہ تمھاری مدد کرے گا اور تمھارے قدم جمائے گا (۷)۔
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٨ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا
اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے بربادی ہے اور (اللہ) ان کے اعمال کالعدم کر دے گا (۸)۔ یہ اس سبب سے کہ انھوں نے اللہ کے
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
اتارے ہوئے (احکام) کو ناگوار جانا اس نے ان کے اعمال کو اکارت کر دیا (۹)۔ کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں، جو یہ دیکھتے

ع ۳ عند المتقدمین ۱۲

(۲) اور جو لوگ ایمان لے آئے (اللہ و رسول پر) اور انھوں نے نیک اعمال کئے اور (ساتھ ہی) ایمان لائے اُس (قرآن) پر جو محمدؐ پر نازل کیا گیا، اور وہی حق ہے جو اُن کے پروردگار کی طرف سے (آیا) ہے، اللہ نے اُن کے (ایمان لانے سے پہلے کئے ہوئے) گناہوں کو معاف کر دیا ہے اور اُن کی حالت کو درست کر دیا ہے (یعنی انھیں گناہوں والی زندگی سے اور اس زندگی سے جس میں اچھے بُرے کی تمیز نہیں تھی نکال کر اطاعت والی اور کامیابی والی زندگی پر لگا دیا ہے)

(۳) یہ اس لئے (کیا ہے) کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ باطل کے پیچھے چلے ہیں، اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اُس حق کے پیچھے چلے ہیں جو اُن کے پروردگار کی طرف سے آیا ہے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو اُن کے حالات اسی طرح بتاتا ہے۔

(۴) (حق اور باطل کے ماننے والوں میں معرکہ آرائی تو رہتی ہی ہے) پس جب تمہارا سامنا (جنگ میں) ان لوگوں سے ہو جنھوں نے کفر اختیار کر رکھا ہے تو (جنگ میں کسی نرمی کی ضرورت نہیں، وہاں) گردنیں مارو، یہاں تک کہ تم اُن کو اچھی طرح کچل ڈالو تو (جو بچے ہوں انھیں) مضبوطی کے ساتھ گرفتار کر لو، پھر (اختیار ہے، حالات کے مطابق) چاہے بعد میں احسان کرتے ہوئے (بلا معاوضہ چھوڑ دو) یا فدیہ لے کر، حتیٰ کہ جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے (یعنی ختم ہو جائے، تمہیں تو حکم) یہی ہے! اور اگر اللہ چاہتا تو (خود) ان سے انتقام لے لیتا (یعنی کوئی عذاب بھیج کر قوم عاد و ثمود وغیرہ کی طرح ہلاک کر دیتا) لیکن (یہ جہاد کا حکم تمہیں اس لئے دیا) تا کہ تم کو ایک دوسرے کے ذریعے آزمائے، اور (اسی لئے) جو لوگ اللہ کی راہ میں (جنگ کرتے ہوئے) شہید ہوئے اللہ اُن کے اعمال (اور ان کی قربانی) کو ہرگز اکارت نہیں کرے گا۔
(۵) وہ (ان کی) منزل تک رہنمائی کرے گا اور (آخرت کے تمام منازل و مواقف میں) اُن کا حال درست رکھے گا۔
(٦) اور اُنھیں جنت میں داخل کرے گا جس کی اُن کو اچھی طرح پہچان کرا دی ہوگی۔
(۷) اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔
(۸) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کر لیا ہے اُن کے لئے تو تباہی (اور منہ کے بل گرنا) ہی ہے اور (اگر وہ کفر پر رہتے ہوئے کوئی اچھے کام کریں تو آخرت کے لحاظ سے بے فائدہ، کیونکہ) اللہ نے) اکارت کر دیئے ہیں اُن کے اعمال۔
(۹) یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ کے نازل کردہ (قرآن و ایمان) کو ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے (پسندیدہ) اعمال کو اکارت کر دیا۔
(۱۰) کیا انھوں نے زمین پر سفر نہیں کئے، جو یہ دیکھتے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیا انجام ہوا، اللہ نے انھیں ہلاک کر مارا اور (ان) کافروں کے لیے

اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ

بھی ایسے ہی (معاملات) ہونے کو ہیں (۱۰)۔ یہ اسی سبب سے ہے کہ اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے، اور کافروں کا کوئی

لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کارساز نہیں (۱۱)۔ بے شک اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، باغوں میں داخل

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ

کرے گا جن کے نیچے ندیاں پڑی بہہ رہی ہوں گی، اور جو کافر ہیں وہ عیش کر رہے ہیں اور کھا (پی) رہے

يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

ہیں جس طرح چوپائے کھاتے (پیتے) ہیں، آگ ہی ان کا ٹھکانا ہے (۱۲)۔ اور کتنی ہی بستیاں ایسی تھیں

هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ

جو قوت میں آپ کی اس بستی سے بڑھی ہوئی تھیں جس کے رہنے والوں نے آپ کو (وہاں سے) نکالا ہم نے انھیں ہلاک کر دیا، اور کوئی

لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ

ان کا مددگار نہ ہوا (۱۳)۔ تو کیا جو لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل پر ہیں وہ ان لوگوں کی طرح ہو جائیں گے جن کی بدعملی

وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ

ان کی نگاہ میں خوشنما کر دی گئی ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چل رہے ہیں (۱۴)۔ جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہے، اس کی

مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ

کیفیت یہ ہے کہ اُس میں نہریں متغیر نہ ہونے والے پانی کی ہوں گی، اور نہریں ذائقہ نہ بدلنے والے دودھ کی ہوں گی اور نہریں پینے

خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا

والوں کے لیے خوش ذائقہ شراب کی ہوں گی اور نہریں شہد صاف کی ہوں گی اور وہاں اُن کے لیے ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ

پروردگار کی طرف سے بخشش ہوگی (تو کیا ایسے لوگ) ان لوگوں جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور کھولتا ہوا پانی انھیں پینے

وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ

کو دیا جائے گا، اور ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا (۱۵)۔ اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو آپ کی طرف کان لگاتے ہیں

توضیحی ترجمہ

کہ (دنیا ہی میں) اُن لوگوں کا کیا انجام ہوا جو اِن سے پہلے (اِن ہی کی طرح کے) لوگ گزرے ہیں؟ اللہ نے اُن پر ہلاکت ڈال دی، اور کافروں (ومنکروں) کے لئے ایسی ہی سزائیں ہیں۔ (اب اللہ دنیا میں دے یا آخرت میں یہ اُس پر ہے)

(۱۱) یہ (ایمان والوں پر انعام) اس لئے ہے کہ ایمان والوں کا کارساز اور ولی (خود) اللہ تعالیٰ ہے اور (کافروں پر عذاب) اس لئے کہ کافروں کا کوئی ولی وکارساز نہیں۔

ع ۱۱ ٥

(۱۲) (پھر سنو!) یقیناً جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیک عمل کئے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو داخل کرے گا (جنت کے) ایسے باغات میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور (اُن کے برعکس) جنھوں نے کفر اختیار کر لیا وہ (دنیا میں تو) مزے اُڑا رہے ہیں اور کھا پی بھی رہے ہیں (جو بھی جی چاہے) جیسے جانور کھاتے ہیں، اور (آخرکار جہنم کی) آگ اُن کا (مستقل) ٹھکانا ہے۔ (اس کی ان کو فکر نہیں)

(۱۳) اور کتنی ہی بستیاں جو آپ کی اُس بستی سے زیادہ طاقتور اور (حالات کے لحاظ سے زیادہ) مضبوط تھیں جنھوں نے آپ کو نکالا (مکہ سے) ہم نے اُن کو ہلاک کر دیا اور کوئی اُن کا مددگار نہیں ہوا (پھر اگر ہم اِن کے بارے میں کوئی ایسا فیصلہ کریں تو کون ہے جو اِن کو بچالے گا، آخر یہ کس بات پر اتراتے ہیں؟)

(۱۴) (اب بتاؤ! کہ) کیا کوئی شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے (آئی) دلیل یا واضح رہنمائی پر (گامزن) ہو اُس جیسا ہو سکتا ہے جس کے لئے اُس کا بُرا کام ہی مزین کر دیا گیا ہو؟ اور یہ تو اپنی نفسانی خواہشات کے پیرو ہیں۔ (اور خواہشات پر چلنے کو ہی صحیح سمجھتے ہیں، ان کو تو سزا ملنا ہی ہے)

(۱۵) متقیوں اور پرہیزگاروں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اُس کا حال یہ ہے کہ اُس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو خراب ہونے والا نہیں، ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ (کبھی) نہیں بدلے گا، ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے سراپا لذت ہوگی، اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو بہت صاف شفاف ہوگا، اور اُن کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل (اور میوے) ہوں گے، اور (سب سے بڑی بات وہاں اُن کے لئے) اُن کے رب کی طرف سے مغفرت وبخشش ہوگی (کسی بات پر پکڑ یا سزا نہیں ہوگی، نہ ہی اس کا خوف) کیا یہ (لوگ) اُن (لوگوں) کی طرح ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، اور پلائے جائیں گے گرم کھولتا پانی، چنانچہ وہ اُن کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

(۱٦) اور (اے پیغمبر!) ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو (یوں تو) آپ کی باتیں سنتے ہیں

حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا

یہاں تک کہ جب آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو جو صاحب علم ہیں اُن سے پوچھتے ہیں کہ ابھی انھوں نے کیا کہا تھا،

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْنَ

یہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چل رہے ہیں (۱٦)۔ اور جو لوگ

اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

راہ پر ہیں اللہ انھیں اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور انھیں تقویٰ کی توفیق دیتا ہے (۱۷)۔ سو یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ

السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ

ان پر دفعۃً آپڑے، سو اس کے آثار تو پیدا ہی ہو چکے ہیں، سو جب وہ ان کے سامنے آ کھڑی ہوگی تو ان کو سمجھنا کہاں میسر

ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

ہوگا؟ (۱۸)۔ تو آپ اس کا یقین رکھئے کہ بجز اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اپنی خطا کی معافی مانگتے رہئے اور سارے ایمان والوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

اور ایمان والیوں کے لیے بھی، اور اللہ خوب خبر رکھتا ہے تم (سب) کے چلنے پھرنے اور رہنے سہنے کی (۱۹)۔ اور جو لوگ ایمان والے

اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا

ہیں وہ کہتے رہتے ہیں کہ کوئی (نئی) سورت کیوں نہ نازل ہوئی، سو جس وقت کوئی سورت صاف صاف مضمون کی نازل ہوتی ہے

الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ

اور اس میں قتال کا ذکر ہوتا ہے، تو آپ ان لوگوں کو دیکھئے گا جن کے دلوں میں روگ ہے کہ آپ کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں،

الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ

جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو، عنقریب ان کی شامت آنے والی ہے (۲۰)۔ (ان کی) اطاعت اور بات چیت (کی

فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

حقیقت) معلوم ہے، لیکن جب سارا کام تیار ہی ہو جاتا ہے تو (اس وقت بھی) اگر یہ لوگ اللہ سے سچے رہتے تو ان کے حق میں بہتر

اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ اُولٰٓئِكَ

ہوتا (۲۱)۔ اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں فساد مچادو گے اور آپس میں قطع قرابت کرلو گے (۲۲)۔ یہی

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

لوگ تو ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے سو انھیں بہرا کردیا، اور ان کی آنکھوں کو اندھا کردیا ہے (۲۳)۔ تو کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے

توضیحی ترجمہ

لیکن جب آپ کے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو اہل علم سے پوچھتے ہیں کہ (آپؐ نے) ابھی ابھی کیا کہا؟ (یعنی یہ صرف ظاہری طور پر آپؐ کے ارشادات سن رہے ہوتے ہیں، اور توجہ بالکل نہیں کرتے) یہ وہ لوگ ہیں (جو منافق ہیں) جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے (ان کی ان ہی حرکتوں کی وجہ سے) سو یہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ (انھیں نیکی کی توفیق نہیں ہوتی)

(۱۷) اور (منافقوں کے مقابلہ میں) جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہے، اللہ انھیں ہدایت میں اور ترقی دیتا ہے۔ اور انھیں اُن (کے حصے) کا تقویٰ عطا فرماتا ہے۔ (یعنی وہ ترقی کرکے متقیوں میں شامل ہوجاتے ہیں)

(۱۸) تو یہ (کافر) لوگ (جو کسی طرح نہیں مانتے) کیا قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ اچانک اُن پر آن پڑے (اگر ایسا ہے تو) اُس کی علامتیں تو آچکی ہیں، (سب سے بڑی علامت خود آخری نبیؐ کی آمد ہے) جب وہ (قیامت) آجائے گی تو کہاں ہوگا (نصیب) نصیحت حاصل کرنا؟ (اُس وقت تو ایمان لانے اور توبہ کرنے کا وقت ہی ختم ہوجائے گا)

ع ۸ ۲ ٦

(۱۹) لہٰذا (اے پیغمبرؐ! قیامت آنے سے پہلے تیاری تو ہر ایک کو کرنی ہے حتیٰ کہ) آپ (بھی) یقین رکھیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (اس یقین کی وجہ سے اس کے احکام پر چلنا آسان ہوگا) اور اپنے گناہوں کے لئے (نیز) مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی استغفار کرتے رہا کریں (تاکہ دوسروں کے لئے نمونہ قائم ہو) اور (اُن کو بتائیں) کہ اللہ تمہاری نقل وحرکت کو (اور اس کے نتیجہ میں قائم ہونے والے) تمہارے (اچھے یا بُرے) ٹھکانے کو جانتا ہے۔

(۲۰) اور جو (پختہ) ایمان والے لوگ ہیں وہ تو (جذبۂ جہاد سے) کہتے ہیں کہ کوئی سورت (جس میں ان کافروں سے جہاد کا حکم ہو) نازل کیوں نہیں ہوجاتی؟ (تاکہ ہم سے جو ہوسکے کرگذریں) پھر جب کوئی جچی تلی سورت نازل ہوتی ہے اور اس میں لڑائی کا ذکر کیا گیا ہوتا ہے تو جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے (یعنی جو منافق ہیں) آپ انھیں دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے وہ شخص جس پر موت کی غشی طاری ہو، سو عنقریب ان کی شامت آنے والی ہے۔

(۲۱) یہ (یوں تو) فرماں برداری کا اظہار اور اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں، لیکن جب (جہاد کا) پکا حکم آجائے تو اُس وقت اگر یہ اللہ کے ساتھ سچے نکلیں تو اُن کے حق میں بہتر ہو۔

(۲۲) پھر اگر تم نے (جہاد سے) منہ موڑا تو تم سے کیا توقع رکھی جائے؟ یہی کہ تم زمین میں فساد مچاؤ گے اور قطع رحمی کروگے۔

(۲۳) (جو ایسا کریں گے) یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دور کردیا ہے، چنانچہ انھیں بہرا کردیا ہے اور اُن کی آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔

(۲۴) تو کیا (یہ بات ہے کہ؟) یہ لوگ غور نہیں کرتے

الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ

قرآن میں یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں؟ (۲۴)۔ بے شک جو لوگ پشت پھیر کر ہٹ گئے بعد اس کے

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

کہ راہِ ہدایت ان پر صاف ظاہر ہو چکی تھی انھیں شیطانوں نے چکر دیا، اور انھیں دُور دُور کی سجھائی (۲۵)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ

یہ اسی سبب سے ہوا کہ انھوں نے ان لوگوں سے جو اللہ کے اتارے ہوئے احکام کو ناگوار سمجھتے ہیں کہا کہ ہم چند امور میں تمہارا کہنا مان

الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ

لیں گے اور اللہ اُن کی خفیہ باتیں کرنے کو خوب جانتا ہے (۲۶) سو اُن کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی جان قبض کر رہے ہوں گے، اور ان

وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا

کے چہروں پر اور پشتوں پر مارتے جاتے ہوں گے (۲۷)۔ یہ (سب) اس سبب سے ہوگا کہ یہ اس راہ پر چلے جو طریقہ اللہ کی ناخوشی کا تھا

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اور اس کی رضا سے بیزار رہے سو اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر دیے (۲۸)۔ کیا جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے وہ یہ خیال کرتے ہیں

اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ

کہ اللہ کبھی اُن کی دلی عداوتوں کو کھول نہ دے گا؟ (۲۹)۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہم آپ کو ان کا پورا پتا بتا دیتے تو آپ انھیں ان کے حلیہ سے

بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾

پہچان لیتے اور آپ انھیں (ان کے) طرزِ کلام سے ضرور پہچان لیں گے اور اللہ تمہارے (سب کے) اعمال کو خوب جانتا ہے (۳۰)۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

اور ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے تاکہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور تم میں سے ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کر لیں اور تاکہ تمہاری

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

حالتوں کی جانچ کر لیں (۳۱)۔ بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور انھوں نے اللہ کے راستے سے روکا (بھی) اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

کہ راہِ راست ان پر واضح ہو چکی تھی ہرگز یہ لوگ اللہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اللہ ان کی کارروائیوں کو اکارت کر کے رہے گا (۳۲)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، اور اپنے اعمال کو رائیگاں مت کر دو (۳۳)۔

توضیحی ترجمہ

قرآن میں، یا (ان کی شرارتوں کی وجہ سے ان کے) دلوں پر تالے (پڑ گئے) ہیں؟ (کہ غور و فکر کرنے پر بھی بات سمجھ میں نہیں آتی؟ ورنہ قرآن میں غور کر کے بہ آسانی سمجھ لیتے کہ جہاد میں کس قدر دنیوی و اُخروی فائدے ہیں)

(۲۵) بے شک جو لوگ اپنی پشت کی جانب گھوم گئے (یعنی اسلام لانے کے بعد اپنے قول و قرار سے پھر گئے اور جہاد میں جانے سے آنا کانی کرنے لگے) اس کے بعد کہ ہدایت اُن کے سامنے خوب واضح ہو چکی تھی، اُنھیں شیطان نے پٹی پڑھائی ہے اور اُنھیں دور دراز کی امیدیں دلائی ہیں۔

(۲۶) یہ (جو جہاد میں جانے سے بہانہ سازی کر رہے ہیں وہ) اس لئے کہ ان (منافقین) لوگوں نے ان سے جو اللہ کی نازل کی ہوئی باتوں کو ناپسند کرتے ہیں (یعنی یہودیوں اور کافروں سے خفیہ طور پر) کہہ رکھا ہے کہ: ''ہم بعض معاملات میں تمہاری بات مانیں گے'' اور اللہ اُن کی خفیہ باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

(۲۷) تو کیا حال ہوگا؟ (اُن کا اس وقت) جب فرشتے اُن کی روح نکالتے ہوئے اُن کے چہروں اور پیٹھوں پر مار لگا رہے ہوں گے۔

(۲۸) یہ اس لئے (ہوگا) کہ یہ اُس طریقے پر چلے جس نے اللہ کو ناراض کیا، اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کو خود انھوں نے ناپسند کیا، اس لئے اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر دیے۔

(۲۹) جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے (چھپے ہوئے) کینوں کو اللہ کبھی ظاہر نہیں کرے گا؟

(۳۰) اور اگر ہم چاہیں تو آپ کو ان (منافقین) کو (خواب میں یا کسی اور طرح فرداً فرداً) دکھا دیں، پھر آپ ان کو (دیکھتے ہی) ان کے چہروں سے پہچان لیں (لیکن یہ ہماری حکمت کے خلاف ہے) اور (ویسے عام طور پر) آپ ان کو ان کے طرزِ گفتگو سے پہچان لیتے ہیں، اور (آپ پہچانیں یا نہ پہچانیں) اللہ تو تم سب (بندوں) کے اعمال اچھی طرح جانتا ہے۔ (خواہ وہ بندوں سے چھپے رہیں، وہ اُسی کے مطابق آخرت میں معاملہ فرمائے گا)

(۳۱) اور (اے مسلمانو!) ہم (جہاد کے ذریعہ) تمہاری آزمائش ضرور کریں گے تاکہ ہم دیکھ لیں کہ تم میں سے کون ہیں جو مجاہد اور ثابت قدم رہنے والے ہیں اور (اس سے) ہم آزمائیں گے تمہارے (ایمان اور اطاعت کے اندرونی) حالات۔ (بھی)

(۳۲) بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکا اور رسول کی مخالفت کی، اس کے بعد کہ ان کے سامنے ہدایت واضح ہو چکی تھی یہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہ پہونچا سکیں گے، اور (البتہ) وہ اُن کے اعمال اکارت کر دے گا۔

(۳۳) اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہنا مانو اور (حکم قطعی سے روگردانی اور بہانہ سازی کر کے) اپنے اعمال کو اکارت نہ کرو۔

ع ۳ ۹/۷

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوۡا وَهُمۡ كُفَّارٌ

بے شک جولوگ کافر ہوئے اور اللہ کے راستہ سے انھوں نے روکا پھر وہ کافر ہی مر بھی گئے تو اللہ انھیں ہرگز نہ

فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوۡا وَتَدۡعُوۡۤا اِلَى السَّلۡمِ ۖۗ وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ ۖۗ

بخشے گا (۳۴)۔ سو تم ہمت مت ہارو اور انھیں صلح کی طرف مت بلاؤ، اور تم ہی غالب رہوگے، اور اللہ تمھارے ساتھ

وَاللّٰهُ مَعَكُمۡ وَلَنۡ يَّتِرَكُمۡ اَعۡمَالَكُمۡ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ ؕ

ہے، اور وہ تمھارے اعمال (کے اجر) میں ہرگز کمی نہیں کرے گا (۳۵)۔ (یہ) دنیوی زندگی تو محض ایک کھیل اور تماشا ہے،

وَاِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا يُؤۡتِكُمۡ اُجُوۡرَكُمۡ وَلَا يَسۡـَٔلۡكُمۡ اَمۡوَالَكُمۡ ﴿٣٦﴾

اور اگر تم ایمان لاؤ، اور تقویٰ اختیار کرو تو (اللہ) تم کو تمھارے اجر عطا کرے گا اور تم سے تمھارے مال طلب نہیں کرے گا (۳۶)۔

اِنۡ يَّسۡـَٔلۡكُمُوۡهَا فَيُحۡفِكُمۡ تَبۡخَلُوۡا وَيُخۡرِجۡ اَضۡغَانَكُمۡ ﴿٣٧﴾ هٰۤاَنۡتُمۡ

وہ اگر تم سے تمھارے مال طلب کرے اور آخری درجہ تک تم سے طلب کرتا رہے تو تم بخل کرنے لگو اور (اللہ) تمھاری ناگواری

هٰۤؤُلَاۤءِ تُدۡعَوۡنَ لِتُنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يَّبۡخَلُ ۚ وَ

ظاہر کردے (۳۷)۔ ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تمھیں بلایا جاتا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے، سو تم میں سے بعض وہ ہیں جو بخل

مَنۡ يَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا يَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الۡغَنِىُّ وَاَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ ۚ

کرتے ہیں اور جو کوئی بخل کرتا ہے وہ (درحقیقت) خود اپنے سے بخل کرتا ہے اور اللہ تو کسی کا محتاج نہیں، بلکہ تم (سب اس کے) محتاج ہو،

وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ ﴿٣٨﴾

اور اگر تم رُوگردانی کروگے تو (اللہ) تمھاری جگہ دوسری قوم پیدا کردے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے (۳٨)۔

سُوۡرَةُ الۡفَتۡحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِىَ تِسۡعٌ وَّعِشۡرُوۡنَ اٰيَةً وَّاَرۡبَعُ رُكُوۡعَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ فتح مدنی ہے، اس میں ۲۹ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان باربار رحمت کرنے والے کے نام سے

اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا ۙ﴿١﴾ لِّيَـغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ

بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی (۱)۔ تا کہ اللہ آپ کی (سب) اگلی پچھلی خطائیں معاف

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ وَيَهۡدِيَكَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ۙ﴿٢﴾ وَّ

کردے اور آپ پر احسانات کی (اور زیادہ) تکمیل کردے، اور آپ کو سیدھے راستے پر لے چلے (۲)۔ اور

يَنۡصُرَكَ اللّٰهُ نَصۡرًا عَزِيۡزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ فِىۡ قُلُوۡبِ

اللہ آپ کو باعزت غلبہ دے (۳)۔ وہ (اللہ) وہی تو ہے جس نے دلوں میں تحمل پیدا کیا

توضیحی ترجمہ

(۳۴) جن لوگوں نے کفر کو اپنا لیا، اور (خصوصاً جنھوں نے دوسروں کو) اللہ کی راہ (پر چلنے) سے روکا پھر وہ کفر (ہی) کی حالت میں مر گئے تو اللہ (کا فیصلہ ہے کہ وہ) اُن کو ہرگز نہیں بخشے گا۔

(۳۵) تو (اے مسلمانو!) تم پست ہمتی مت دکھاؤ کہ (بزدلی کے باعث) صلح کی پیش کش کرنے لگو اور (اطمینان رکھو) تم ہی سربلند رہوگے، اور اللہ تمہارے ساتھ ہے، وہ تمہارے اعمال کو ہرگز برباد نہیں کرے گا۔

(۳۶) بلاشبہ یہ دنیوی زندگی تو (آخرت کے مقابلہ میں) بس ایک کھیل اور تماشا ہے، اور اگر تم ایمان رکھتے ہو اور تقویٰ اختیار کرتے ہو تو (اللہ) تم کو تمہارے (واجب) اجر دے گا اور تم سے تمہارے مال نہیں مانگے گا۔

(۳۷) اور (تمہارا معاملہ تو یہ ہے کہ) اگر وہ تم سے تمہارے مال طلب کرے اور سب کچھ طلب کرے (جو اس نے تم کو دیا ہے) تو تم بخل کرنے لگوگے (اور دینے میں ناگواری محسوس کروگے) پھر (اللہ) ظاہر کردے تمہاری (اس) ناگواری کو (تو تمہیں کیسا لگے؟)

(۳۸) (دیکھو!) تم ایسے ہو کہ تمہیں اللہ کے راستے میں (کچھ) خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ بخل سے کام لیتے ہیں، اور جو کوئی بھی بخل کرتا ہے وہ اپنے آپ سے بخل کرتا ہے (یعنی اپنے کو انفاق فی سبیل اللہ سے محروم رکھتا ہے) اور اللہ غنی ہے (اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں) اور تم فقیر (اور محتاج) ہو (جو مال مانگا جارہا ہے یا خرچ کرایا جارہا ہے وہ تمہارے ہی فائدہ کے لئے ہے، اللہ اور اس کے رسول کو اس میں سے کچھ نہیں چاہئے) اور (سن لو!) اگر تم (اس کا حکم بجالانے سے) منہ پھیروگے تو وہ (تمہاری جگہ) دوسری قوم لے آئے گا، پھر وہ لوگ تم جیسے (نافرمان اور کنجوس) نہیں ہوں گے۔

ع ٤ ٨

سورۂ فتح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(یہ سورۂ فتح بعض پہلوؤں سے قرآن مجید کی خاص اہمیت رکھنے والی سورتوں میں سے ہے۔ اس کا ترجمہ سمجھنے کے لئے اس کا پس منظر مختصراً بیان کردینا ضروری ہے۔ ہجرت کے چھٹے سال حضور (ﷺ) اپنے ایک خواب کے نتیجہ میں چودہ سو صحابہؓ کے ہمراہ عمرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے لیکن مکہ کے قریب حدیبیہ کے مقام پر کفار نے روک دیا اور آئندہ سال اجازت کے وعدہ پر واپسی پر مجبور کیا، وہاں ایک اہم ترین معاہدہ بھی آپؐ اور کفار مکہ کے مابین ہوا، جس میں کئی شرائط یک طرفہ اور مسلمانوں کی شکست کے مترادف تھیں، لیکن آپؐ نے دوررس نتائج کا اندازہ کرکے اُن کو منظور کیا جبکہ اکثر صحابہ اس کو کفار کی زیادتی اور اپنی ذلت سمجھتے تھے، واپسی میں آپؐ پر یہ سورت نازل ہوئی جس میں اس صلح کو فتح مبین کہا گیا)

(۱) بے شک ہم نے آپ کو ایک فتح مبین عطا فرمائی۔

(۲) تاکہ (اس کے ذریعہ آپ کے حسنات میں خوب اضافہ ہو اور تاکہ) اللہ آپ کی اگلی پچھلی سب تقصیرات بخش دے اور اپنی نعمت آپ پر مکمل کردے، اور آپ کو صراط مستقیم پر چلائے (یعنی اس کی رکاوٹیں دور کرے)

(۳) اور آپ کی ایسی مدد کرے جو سب پر غالب آجائے۔

(۴) وہی ہے جس نے سکینت نازل فرمائی دلوں میں

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

اہل ایمان کے تا کہ (اپنے) پہلے ایمان کے ساتھ (ان کا) ایمان اور زیادہ ہوجائے، اور اللہ ہی کی مِلک آسمانوں

وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٤ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور زمین کے لشکر ہیں اور اللہ بڑا جاننے والا ہے، بڑا حکمت والا ہے (۴)۔ (اور یہ اس لیے) تا کہ وہ ایمان والوں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ

اور ایمان والیوں کو ایسے باغوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں، ان میں یہ ہمیشہ رہیں گے

سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٥ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور تا کہ ان کے گناہ ان سے دور کردے اور یہی اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے (۵)۔ اور تا کہ وہ نفاق کرنے

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ

والوں اور نفاق والیوں اور شرک والوں اور شرک والیوں کو عذاب دے جو اللہ کے ساتھ بُرے بُرے گمان رکھتے ہیں،

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ

ان پر بُرا وقت آنے والا ہے، اور اللہ ان پر غضبناک ہوگا، اور انھیں رحمت سے دور کردے گا، اور ان کے لیے اس نے

جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝٦ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ

دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے (۶)۔ اور اللہ ہی کی مِلک آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں اور اللہ بڑا

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٧ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٨

زبردست ہے، بڑا حکمت والا ہے (۷)۔ بے شک ہم نے آپ کو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (۸)۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ

(اس لیے) تا کہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو، اور اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح میں

اَصِيْلًا ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

لگے رہو (۹)۔ بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں، وہ اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں

اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا

پر ہے، سو جو کوئی عہد توڑے گا تو اس کے عہد توڑنے کا وبال اس پر پڑے گا، اور جو کوئی اس چیز کو پورا کرلے گا جس کا اس نے

عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٠ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ

اللہ سے عہد کیا ہے تو اللہ اسے عنقریب بڑا اجر دے گا (۱۰)۔ عنقریب آپ سے آکر کہیں گے جو (اس سفر میں) پیچھے رہ گئے

توضیحی ترجمہ

ایمان والوں کے، تا کہ (وہ آپ کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کریں اور اس سے) اُن کے ایمان میں ایمان کی اور زیادتی ہو، اور زمین اور آسمان کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں (وہ جس سے چاہے کام لے سکتا ہے) اور اللہ علیم و حکیم ہے۔ (اس لئے اپنے علم اور اپنی حکمت کے مطابق تم مسلمانوں سے بھی وقت آنے پر کام لے سکتا ہے)

(۵) تا کہ (ایمانی کیفیت میں زیادتی اور ترقی کا آخرت میں فائدہ ملے اس طرح کہ) داخلہ دے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو بہشتی باغات میں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور دور کرے اُن سے اُن کی بُرائیوں کو، اور اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی یہی ہے۔ (کہ آدمی کے گناہ معاف ہوں، اور وہ جنت میں ہمیشہ ہمیش کے لئے داخل کیا جائے)

(٦) اور تا کہ اللہ سزا دے اُن منافق مردوں اور منافق عورتوں کو جو اللہ کے بارے میں بُرے بُرے گمان (اور خیالات) رکھتے ہیں (جن کا یہ رویہ صلح حدیبیہ کے اس موقع ظاہر بھی ہوگیا) ان پر بُرا وقت پڑنے ہی والا ہے، اور اُن پر اللہ کا غضب ہے اور اللہ کی لعنت ہے اور اُن کے لئے اس نے جہنم تیار کر رکھی ہے، اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

(۷) اور (مکرر یہ کہ ان مجرموں یعنی منافقوں اور مشرکوں کو یہ حقیقت ضرور سمجھ لینی چاہئے کہ) اللہ ہی کے ہیں آسمانوں اور زمین کے سارے لشکر، اور اللہ تعالیٰ مکمل اقتدار اور غلبہ والا ہے (وہ مجرموں کو اس دنیا میں بھی جیسی سزا دینا چاہے دے سکتا ہے، کوئی مجرم اس کی گرفت اور پکڑ سے نکل نہیں سکتا۔ ساتھ ہی وہ) حکمت والا (بھی) ہے۔ (اس لئے اس نے دنیا کو دارالامتحان اور دارالعمل قرار دیا ہے اور ثواب و عذاب کے لئے عالَم آخرت رکھا ہے، اس لئے اس دنیا میں مجرموں کو اگر سزا نہیں مل رہی ہے تو آخرت میں ضرور ملے گی)

(۸) (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو شہادت دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(۹) (اس لئے) تا کہ (اے لوگو) تم ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسول پر، اور اُس کی مدد کرو (اُس کی شہادت حق اور دعوت الی اللہ کے کام میں) اور اُس کی توقیر و تعظیم کرو (آپؐ کے حق کے مطابق، تا کہ آپ کے مکمل فرمانبردار رہو) اور صبح و شام (خاص طور پر) اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے رہو۔

(۱۰) (اور اے پیغمبرؐ! ان کو بتادیں کہ) بے شک جو لوگ آپؐ سے بیعت کرتے ہیں (خواہ وہ عام بیعت ہو یا یہ بیعت رضوان) وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں (بیعت میں جو آپؐ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہوتا ہے یوں سمجھنا چاہئے کہ وہ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے اُن کے ہاتھوں پر، پس (اس بیعت کے بعد) جو کوئی عہد توڑے گا اُس کے عہد توڑنے کا وبال اُسی پر پڑے گا، اور جو کوئی اُس عہد کو پورا کرے گا جو اُس نے اللہ سے کیا ہے تو اس کو اجرِ عظیم دے گا۔

ع ۱ ‏ ۹

(۱۱) جلد ہی (جب آپ سفر سے واپس ہوں گے تو) آپؐ سے کہیں گے (اس سفر میں) پیچھے رہ جانے والے

مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ

وہ دیہاتی کہ ہم کو ہمارے مال اور ہمارے عیال نے فرصت نہ لینے دی تو آپ ہمارے حق میں معافی کی دعا کر دیجئے، یہ

بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں، آپ پوچھئے کہ وہ کون ہے جو اللہ کے سامنے تمھارے

شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا

لیے کسی چیز کا بھی اختیار رکھتا ہے، اگر (اللہ) تمھیں کوئی نقصان یا کوئی نفع پہنچانا چاہے، نہیں، بلکہ اللہ ہی تمھارے سب اعمال

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

سے (خوب) باخبر ہے (۱۱)۔ اصل یہ ہے کہ تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ رسول اور مومنین اپنے گھر والوں میں لوٹ کر کبھی

اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ

نہ آئیں گے اور یہ بات تمھارے دلوں کو خوشنما بھی معلوم ہوئی تھی، اور تم نے بُرے بُرے گمان قائم کیے اور تم برباد

وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا

ہونے والے لوگ ہو گئے (۱۲)۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے گا سو ہم نے کافروں کے لیے

لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ

دوزخ تیار کر رکھی ہے (۱۳)۔ اور اللہ ہی کی مِلک ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ

چاہے عذاب دے اور اللہ تو بڑا بخشنے والا ہے، بڑا رحمت کرنے والا ہے (۱۴)۔ یہ پیچھے رہ جانے والے عنقریب

اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ

جب تم غنیمتیں لینے چلو گے تو کہیں گے کہ ہم کو بھی اجازت دو، ہم تمھارے ساتھ ہو لیں، چاہتے ہیں کہ اللہ کے حکم

اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ

کو بدل ڈالیں، آپ کہہ دیجئے تم ہرگز ہم لوگوں کے ساتھ نہیں چل سکتے، اللہ نے پہلے سے یوں ہی فرما دیا ہے،

فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾

اس پر یہ لوگ کہیں گے کہ نہیں بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو، اصل یہ ہے کہ یہ لوگ بہت ہی کم بات سمجھتے ہیں (۱۵)۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ

آپ ان پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہہ دیجئے کہ عنقریب تم ایسے لوگوں کی طرف بلائے جاؤ گے جو لڑنے والے ہوں گے

توضیحی ترجمہ

دیہاتی (اور بدو لوگ) ہم کو مصروف رکھا ہمارے مال (یعنی کاروبار) نے اور ہمارے گھر والوں (اور اُن کے مسائل) نے (اور ہم اس اہم سفر پر جا نہیں سکے) لہٰذا آپ ہمارے لئے (اللہ سے) مغفرت اور معافی کی دعا کر دیجئے، یہ کہہ رہے ہوں گے اپنی زبانوں سے وہ بات جو اُن کے دلوں میں نہیں ہے (یعنی حقیقت چھپا کر بہانہ بازی کر رہے ہوں گے) آپ ان سے کہئے کہ وہ کون ہے جو تمہارے لئے اللہ کے سامنے کچھ (بولنے کی بھی) طاقت رکھتا ہو اگر وہ تم کو کوئی نقصان پہونچانا چاہے یا کوئی فائدہ پہونچانا چاہے، بلکہ اللہ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے، (اس کو بتانے کی ضرورت نہیں کہ تمہارے اس سفر پر نہ جانے کی اصل وجہ کیا تھی)

(۱۲) بلکہ (اُس نے تو خود بتا دیا ہے کہ) تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ رسول ﷺ اور دوسرے مسلمان (اس سفر سے) کبھی اپنے گھر لوٹ کر نہیں آئیں گے، اور یہ بات تمہارے دلوں کو صحیح اور درست لگی اور (اس کے نتیجہ میں) تم نے (سفر پر جانے والے مومنین کے متعلق) بُرے بُرے گمان (اور خیالات) قائم کر لئے تھے اور (بالآخر ہوا یہ کہ) تم لوگ (اپنے اس منافقانہ کردار کی وجہ سے اور دینی و ایمانی نقطۂ نظر اور آخرت کے انجام کے لحاظ سے بالکل ہی) تباہ و برباد ہو گئے۔

(۱۳) اور (اے منافقو! سن لو) جو شخص اللہ اور اُس کے رسول پر (دل سے) ایمان نہ لائے، تو (وہ یاد رکھے کہ وہ خواہ ظاہری طور مسلمان ہی شمار کیا جاتا ہو ہماری نظر میں کافر ہی ہوگا اور) ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے (دوزخ کی) بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(۱۴) اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے (اُسے پورا اختیار ہے) وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے سزا اور عذاب دے، اور اللہ بہت بخشنے والا بہت مہربان ہے۔ (لہٰذا پیچھے رہ جانے والوں کے لئے توبہ کا پورا موقع ہے)

(۱۵) اب جب آپؐ (مسلمانوں کو لے کر) چلیں گے غنیمت کے مال لینے کے لئے (یعنی خیبر کے معرکہ کے لئے، جس میں فتح اتنی یقینی ہے کہ گویا یہ سفر صحابۂ کرام کی حدیبیہ کے سفر میں جاں نثاری اور اُن کی اطاعت کے انعام (بشکل مالِ غنیمت) کے حصول کے لئے ہی ہوگا) تو یہ پیچھے رہنے والے کہیں گے کہ ہمیں بھی ساتھ لے چلئے، وہ (گویا) چاہیں گے کہ اللہ کے فرمان کو بدل ڈالیں، آپ کہہ دیجئے کہ تم لوگ ہمارے ساتھ نہیں چلو گے، اللہ نے پہلے سے یوں ہی فرما رکھا ہے، تب وہ کہیں گے (نہیں یہ بات نہیں ہے) بلکہ تم لوگ ہم سے حسد رکھتے ہو (اللہ فرماتا ہے کہ) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ لوگ خود بہت کم (بات) سمجھتے ہیں۔

(۱۶) آپ ان پیچھے رہنے والے بدو لوگوں سے (یہ بھی) کہہ دیں کہ عنقریب ہی تم لوگوں کو دعوت دی جائے گی (لڑنے کے لئے) ایک سخت جنگ آزما قوم

شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا

سخت، یا تو ان سے لڑتے رہو یا وہ مطیع (اسلام) ہو جائیں، سو اگر تم (اس وقت) اطاعت کرو گے تو اللہ تمھیں نیک عوض

حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾

دے گا اور اگر رُوگردانی کرو گے جیسا کہ اس کے قبل رُوگردانی کر چکے ہو تو وہ تمھیں عذاب دردناک کی سزا دے گا (١٦)۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ

کوئی گناہ نہ اندھے پر ہے اور نہ کوئی گناہ لنگڑے پر ہے اور نہ کوئی گناہ بیمار پر اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کا

حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

کہنا مانے گا، اسے وہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور جو کوئی روگردانی

الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ

کرے گا اسے وہ عذاب دردناک کی سزا دے گا (١٧)۔ بے شک اللہ خوش ہوا ان مسلمانوں سے جب کہ وہ آپ

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے، اور اللہ کو معلوم تھا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا، سو اللہ نے ان میں اطمینان

فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٨﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً

پیدا کر دیا اور ان کو ایک لگتے ہاتھ فتح بھی دے دی (١٨)۔ اور بہت سی غنیمتیں بھی جنھیں یہ لوگ لے رہے ہیں

يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

اور اللہ بڑا زبردست ہے، بڑا حکمت والا ہے (١٩)۔ اللہ نے تم سے (اور بھی) بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ

کہ تم انھیں لو گے سو (ان میں سے) یہ (فتح) تمھیں سردست دے دی ہے (غیر) لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے، اور تا کہ

اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا

یہ اہل ایمان کے لیے ایک نمونہ ہو جائے اور تا کہ تم کو ایک سیدھی راہ پر ڈال دے (٢٠)۔ اور ایک اور (فتح) بھی ہے

عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾

جو (ابھی) تمھارے قابو میں نہیں آئی ہے اللہ اسے احاطۂ قدرت میں لیے ہوئے ہے اور اللہ تو ہر شے پر قادر ہے (٢١)۔

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ

اور اگر تم سے یہ کافر لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے اور پھر انھیں نہ کوئی یار ملتا اور

ع ٢ / ٧ / نصف / ١٠

توضیحی ترجمہ

سے، (اس وقت تم اپنے ایمان کا مظاہرہ کرنا، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ) یا تو تم اُن سے لڑتے رہو یا وہ اطاعت قبول کرلیں (یعنی اسلام لے آئیں، اگر تم (جہاد کے اس حکم کی) اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں بہتر اجر عطا فرمائیں گے اور اگر تم منہ موڑو گے جیسے تم نے پہلے منہ موڑا تھا تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔ (یہ کس جنگ کی طرف اشارہ ہے؟ اس بارے میں مفسرین کی رائیں مختلف ہیں، ایک رائے ہے کہ اس سے مراد وہ جنگیں ہیں عہد صدیقی وفاروقی میں روم وفارس کی منظم اور طاقتور حکومتوں کے خلاف لڑی گئیں، دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے مراد فتح مکہ کی مہم ہے جو صرف دو سال بعد ہوئی)

(١٧) (جہاں تک جہاد سے معذور ہونے کا سوال ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ جہاد میں نہ جانے کا) نہ تو اندھے آدمی پر کوئی گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے اور نہ بیمار (آدمی) پر کوئی گناہ ہے (اور اللہ کا عام ضابطہ اور قانون ہے کہ) جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کرے گا (خواہ دعوت جہاد پر لبیک کہنے کا حکم ہو یا دوسرے احکام) تو اللہ اُس کو ایسے جنتی باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور جو کوئی (اس کے حکم سے) منہ موڑے گا تو وہ اُسے دردناک عذاب دے گا۔

(١٨) یقیناً اللہ (اس وقت ان) مومنوں سے بہت خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعتِ (رضوان) کر رہے تھے، اور اللہ کو اُن کے دلوں کا حال معلوم تھا اور (اس کے نتیجہ میں) اُس نے اُن پر سکینت وطمانیت نازل فرمائی اور بطور انعام ایک قریبی فتح (کی خوش خبری بھی) عطا فرمائی۔

(١٩) اور غنیمت میں ملنے والے بہت سے مال (کی پیشگی اطلاع) بھی (دی) جو اُن کے ہاتھ آئیں گے، اور اللہ عزیز (یعنی اقتدار کا مکمل مالک) ہے (نیز) حکمت والا (بھی) ہے۔ (جس کو چاہے جب چاہے جو چاہے اپنی حکمت کے مطابق دے سکتا ہے)

(٢٠) اللہ کا وعدہ ہے تم سے بہت سی غنیمتوں کا (یعنی فتوحات کا) جن کو تم حاصل کرو گے اور (ان میں سے) یہ (صلح حدیبیہ والی) فتح (مبین) تو تم کو ابھی دے دی (اور فتح خیبر کا بھی فیصلہ کر دیا گیا) اور (اس کا ثبوت حدیبیہ میں دیکھ لو کہ مشرک) لوگوں کے ہاتھ تم سے روک لئے (کہ وہ باوجود اپنی کہیں زیادہ طاقت اور تیاری اور تمہارے تقریباً نہتے ہونے کے جنگ پر مائل نہ ہوسکے) اور (یہ اس لئے بھی کیا) تاکہ یہ مؤمنوں کے لئے ایک نشانی (اور معجزہ) ہو (جس سے اُن کے ایمان ویقین اور اللہ پر توکل میں اضافہ ہو، اور (پھر یہ کیفیت) تم کو صراط مستقیم پر چلائے۔ (اور تمہیں اس پر استقامت نصیب ہو)

(٢١) اور ایک اور فتح (فتح مکہ) بھی (تم کو عطا ہونے والی) ہے جو (بظاہر) ابھی تمہارے قابو سے باہر (معلوم ہوتی) ہے لیکن اللہ نے اس کو اس (صلح حدیبیہ) کے ذریعہ اپنے گھیرے میں لے لیا ہے، اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

(٢٢) اور اگر یہ کافر تم (مسلمانوں) سے لڑتے تو یقیناً پیٹھ دکھا کر بھاگ جاتے، پھر انھیں نہ کوئی یار ملتا اور

لَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ

نہ مددگار (۲۲)۔ اللہ نے یہی دستور کر رکھا ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے، اور آپ اللہ کے دستور میں

اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ

کوئی ردوبدل نہ پائیں گے (۲۳)۔ وہ (اللہ) وہی تو ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے اور تمھارے

بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا

ہاتھ ان سے بطن مکہ میں روک دیئے، بعد اس کے کہ تم کو ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ تمھارے کاموں

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ

کو خوب دیکھ رہا تھا (۲۴)۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانور کو جو رُکا

الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ

ہوا رہ گیا تھا، اس کے موقع میں پہنچنے سے روک دیا، اور اگر (بہت سے) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں

وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ

جن کی تمھیں خبر بھی نہ تھی یعنی ان کے کچل جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کے باعث تمھیں بھی نادانستگی میں ضرر

مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا

پہنچتا (تو) بھی سب قضیہ طے کر دیا جاتا (لیکن ایسا نہیں ہوا) تا کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جس کو چاہے،

لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اگر یہ (بے کس مسلمان) ٹل گئے ہوتے تو ان میں جو کافر تھے انھیں ہم دردناک عذاب دیتے (۲۵)۔ (اور وہ

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى

وقت بھی یاد کرو) جب (ان) کافروں نے اپنے دلوں میں عصبیت، عصبیت جاہلی کو جگہ دی، لیکن اللہ نے اپنی

رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا اَحَقَّ

طرف سے تحمل اپنے رسول اور مومنین کو عطا کیا، اور (اللہ نے) انھیں تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا، اور وہ اس کے

بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ

مستحق بھی ہیں اور اہل بھی اور اللہ تو ہر شے کا (پورا) علم رکھتا ہے (۲۶)۔ بے شک اللہ نے سچا خواب دکھایا

رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

اپنے رسول کو مطابق واقع کے کہ تم لوگ مسجد حرام میں ان شاء اللہ ضرور داخل ہو گے

توضیحی ترجمہ

نہ مددگار۔ (یعنی اگر لڑائی ہوتی تو بھی تم ہی غالب رہتے کیونکہ اللہ کی طرف سے تمہاری بھرپور مدد ہوتی، لیکن اللہ نے صلح کرائی تا کہ وہ اس کی برکات سے مسلمانوں کو مستفیض کرائے)

(۲۳) یہی اللہ کا دستور ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے (کہ جو لوگ حق پر ہوتے ہیں اور اللہ کی مدد کی شرائط پوری کرتے ہیں اللہ اُن کو باطل والوں پر غلبہ عطا فرماتا ہے) اور تم اللہ کے دستور میں ہرگز (کسی طرح کی) تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

(۲۴) اور وہ وہی تو ہے جس نے اُن کے ہاتھ تم سے (یعنی تمہارے قتل سے) اور تمہارے ہاتھ اُن (کے قتل) سے روک دیئے مکہ کی وادی (حدیبیہ) میں، اس کے بعد کہ تم کو اُن پر قابو دے دیا تھا (جو غلط ارادہ سے آئے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے تھے) اور اللہ دیکھ رہا تھا جو تم (عفو و تحمل کا مظاہرہ) کر رہے تھے۔

(۲۵) یہی لوگ تو ہیں جنھوں نے (ایک تو) کفر اختیار کیا اور (دوسرے) تم کو مسجد حرام (کی حاضری) سے روکا، اور قربانی کے (حدیبیہ میں) موقوف جانوروں کو اُن کی اپنی جگہ (یعنی قربان گاہ) پہونچنے سے روک دیا (یعنی تم کو عمرہ بھی نہیں کرنے دیا جب کہ اس سے تو وہ کبھی کسی دشمن اور غیر قوم والوں کو بھی نہیں روکتے تھے) اور اگر کچھ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں (مکہ میں) نہ ہوتیں جن کے (خفیہ طور پر ایمان لانے کے) بارے میں تمہیں خبر بھی نہیں تھی (اور اس بنا پر اس کا اندیشہ نہ ہوتا) کہ تم اُن کو پیس ڈالو گے پھر تمہیں اس بے خبری کی بنا پر ضرر پہونچتا (جب معلوم ہوتا تو کیسی تکلیف پہونچتی، اوپر سے کافروں کے طعنے سننے کو ملتے، تو اللہ جنگ کا حکم دے دیتا لیکن اللہ نے ایسا نہیں کیا) تا کہ وہ (مزید مہلت دے اور پھر) جن کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے (اور چاہے گا اُن ہی کے بارے میں جو ایمان لے آئیں گے اور فرمانبردار ہوں گے، ہاں) اگر وہ (ایمان والے) الگ ہو جاتے تو جن لوگوں نے کفر اختیار کر رکھا تھا ہم اُن کو سخت سزا دیتے۔ یعنی تمہیں جنگ کی اجازت دیتے جس میں وہ مارے جاتے اور گرفتار ہوتے)

(۲۶) اور (ایک بار پھر ذرا اُس وقت کا خیال کرو) جب کافروں نے اپنے دلوں میں بے جا ضد، جاہلیت کی بے جا ضد، (اور عصبیت) کی ٹھان لی، تو اللہ نے (اس کے جواب میں) اپنے رسول اور مومنین (کے دلوں) پر سکینت اور طمانیت نازل فرما دی، اور اُن کو تقوے کی بات کا پابند کر دیا اور وہ اس کے بہت اہل اور مستحق تھے، اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ (اس کو یقیناً ان ایمان والوں کی یہ خوبیاں پتہ تھیں، جس کی وجہ سے اُن کو یہ انعام ملا اور وہ کامیاب ہوئے)

ع ۳ ۹ ۱۱

(۲۷) بلاشبہ اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا جو برحق (اور واقعے کے مطابق) ہے، (خواب میں یہ تو تعیین نہیں تھی کہ عمرہ اسی سال ہو گا، یہ سمجھ لو کہ ایسا ہی ہو گا جیسا خواب میں دکھایا گیا ہے کہ) تم لوگ انشاء اللہ ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے

آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ

امن وامان کے ساتھ سر منڈاتے ہوئے اور بال کتراتے ہوئے اور تمھیں اندیشہ (کسی کا بھی) نہ ہوگا، سو اللہ کو وہ (سب

تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ

کچھ) معلوم ہے جو تمھیں معلوم نہیں پھر اس نے اس سے پہلے ہی ایک لگتے ہاتھ فتح دے دی (۲۷)۔ وہ (اللہ) وہی تو ہے

بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾

جس نے اپنے پیمبر کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کردے اور اللہ کافی گواہ ہے (۲۸)۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

محمدؐ اللہ کے پیمبر ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ تیز ہیں کافروں کے مقابلے میں (اور) مہربان ہیں آپس میں، تو انھیں دیکھے گا

تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ

(اے مخاطب) کہ (کبھی) رکوع کر رہے ہیں (کبھی) سجدہ کر رہے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں،

فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ

ان کے آثار سجدہ کی تاثیر سے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں، یہ ان کے اوصاف توریت میں ہیں اور انجیل میں، ان کا وصف یہ ہے

فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ

کہ وہ جیسے کھیتی کہ اس نے اپنی سوئی نکالی، پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا، پھر وہ اور موٹی ہوئی، پھر اپنے تنہ پر سیدھی کھڑی ہوگئی کہ

عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ

کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی، (یہ نشوونما صحابہ کو اس لیے دیا) تاکہ کافروں کو ان سے جلائے اور اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے ان سے

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾

جو ایمان لائے ہیں اور (جنھوں نے) نیک کام کیے، مغفرت اور اجر عظیم کا۔

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ حجرات مدنی ہے، اس میں ۱۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے (کسی کام میں) سبقت مت کیا کرو اور ڈرتے رہو

توضیحی ترجمہ

امن وامان کے ساتھ یعنی ہر طرح سے محفوظ ہو گے، (اور اطمینان سے مکمل عمرہ کرو گے اور عمرہ کے اختتامی عمل کے طور پر تم میں سے کچھ لوگ) سروں کو منڈائیں گے اور (کچھ لوگ سروں کے) بال کتروائیں گے (اس وقت تمھیں کفار کی طرف سے) کسی قسم کا کوئی خوف نہ ہوگا، (بغیر عمرے کے جو تمھیں اس وقت واپس آنا پڑا اس میں کچھ راز اور مصلحت تھی) سو (اُن کا) اللہ کو علم تھا تم نہیں جانتے تھے، چنانچہ اس نے اس (خواب کے پورا ہونے) سے پہلے قریبی فتح (فتح خیبر کی شکل میں) طے فرمادی۔

(۲۸) وہ (اللہ) وہی ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق (یعنی اسلام) لے کر تاکہ وہ غالب کردے اُس کو (حجت اور دلیل کے اعتبار سے) سارے دینوں اور مذہبوں پر اور (اس دین کی حقانیت کی) گواہی کے لئے اللہ کافی ہے۔

(۲۹) (اور اس کی گواہی ہے کہ) محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں (یعنی صحابۂ کرام وہ) کفار کے مقابلہ میں (پتھر کی چٹان کی طرح) سخت اور مضبوط ہیں اور آپس میں (یعنی اللہ ورسول کے وفادار بندوں کے لئے) رحم دل ہیں، تم اُنھیں دیکھو گے اللہ کے فضل اور اس کی رضا کی تلاش میں رکوع وسجود کی حالت میں (یعنی نمازیں کثرت سے پڑھتے ہیں) اُن کے چہروں سے اُن کی (روحانی پاکیزگی اور نورانیت کی) علامتیں ظاہر ہو رہی ہیں، سجدوں کی کثرت کی بنا پر، ان (صحابہ کرام) کا یہ وصف (بیان ہوا) ہے تورات میں، اور ان کا وصف انجیل میں (بھی بیان ہوا) ہے (اور ایک مثال بیان کی گئی ہے) کہ جیسے کھیتی ہو جس نے نکالی اپنی سوئی (جیسی کونپل) پھر اُس کو مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوگئی، پھر وہ اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، دل خوش کر رہی ہے کسانوں کا (ایسے ہی صحابہ کرام کے ساتھ بھی ہوگا، شروع میں بظاہر کمزور سی جماعت ہوگی پھر بتدریج اپنے کمال کو پہونچ جائے گی) تاکہ (اللہ) ان (کی ترقی) سے کافروں کا دل جلائے، اور (اس کے علاوہ) اللہ نے وعدہ کرلیا ہے ان سے جو ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیک عمل کئے ہیں (آخرت میں) مغفرت کا اور اجر عظیم (دینے) کا۔

سورۂ حجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اے ایمان والو! (کسی کام میں) اللہ اور اس کے رسول سے سبقت (لے جانے کی کوشش) مت کیا کرو، (آپ کی حیات میں بھی اور آپ کے بعد بھی) اور ڈرتے رہو

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ

اللہ سے، بے شک اللہ خوب سننے والا ہے، خوب جاننے والا ہے (۱)۔ اے ایمان والو! اپنی آوازوں

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

کو پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے آپس میں کھل کر بولا کرتے ہو،

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ

کہ کہیں تمھارے اعمال برباد نہ ہو جائیں، اور تمھیں خبر تک نہ ہو (۲)۔ بے شک جو لوگ اپنی آواز

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

رسول کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ نے تقویٰ کے لیے خالص

لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ

کر دیا ہے ان لوگوں کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے (۳)۔ بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر

وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى

سے پکارتے ہیں ان میں اکثر عقل سے کام نہیں لیتے (۴)۔ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان

تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کے پاس باہر آ جاتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا، اور اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا رحم والا ہے (۵)۔ اے ایمان

اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ

والو! اگر کوئی فاسق آدمی تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو تم تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ کہیں تم نادانی سے

فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ

کسی قوم کو ضرر پہنچا دو (اور) پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ (۶)۔ اور جانے رہو کہ تم میں رسول اللہ (موجود)

اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ

ہیں بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ ان میں اگر وہ تمھارا کہنا مان لیں تو تم کو تکلیف پہنچے، لیکن اللہ نے تم

الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَ

کو ایمان کی محبت دی اور اسے تمھارے دلوں میں مرغوب کر دیا، اور کفر اور فسق اور عصیان سے

الْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝۷ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ

تمھیں نفرت دے دی ایسے ہی لوگ تو راہ راست پر ہیں (۷)۔ اللہ کے فضل اور انعام سے،

توضیحی ترجمہ

اللہ سے (کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کی سچی فرمانبرداری اور تعظیم اُسی وقت تمھیں میسر آسکتی ہے جب کہ تمہارے دل میں اس کا خوف ہو، اور یہ دھیان رکھو کہ) بے شک اللہ (ہر بات) سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۲) اے ایمان والو! (کچھ ضروری آداب نبوت سیکھو، ایک تو) اپنی آوازیں نبیؐ کی آواز سے بلند مت کیا کرو، اور نہ اُن سے بات کرتے ہوئے اس طرح اونچی آواز میں بات کیا کرو جس طرح تم آپس میں زور سے (اور بے تکلف) باتیں کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ (بے ادبی ہو جائے، اور آپؐ کو تکدّر پیش آئے، اور اس کے نتیجہ میں) تمہارے اعمال حبط (یعنی برباد) ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

(۳) یقین جانو جو لوگ اللہ کے رسولؐ کے پاس (حاضری کے وقت) اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ (ہوتے ہیں) جن کے دلوں (کی کیفیت) کو اللہ نے خوب جانچ کر تقوے کے لئے چن لیا ہے، اُن کے لئے (اللہ کی طرف سے) مغفرت بھی ہے اور اجرِ عظیم بھی۔ (اگر تم بھی ان میں شامل ہونا چاہتے ہو تو ایسا ہی کرو)

(۴) (اے پیغمبرؐ!) بے شک جو لوگ (آپ کی خدمت میں آتے ہیں اور ادب ملحوظ نہیں رکھتے، بلکہ) آپ کو (آپ کے) حجروں کے باہر سے پکارنے لگتے ہیں، اُن میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔ (کیونکہ آپ تو نبیؐ ہیں آپ کا احترام تو روئے زمین پر سب سے بڑھ کر ہونا چاہئے، لیکن اتنا تو ہر عقل والا جانتا ہے کہ ہر بڑے کا احترام لازمی ہے)

(۵) اور (جن لوگوں سے یہ غلطی ہوئی) اگر یہ لوگ (اتنا) صبر کرتے کہ آپ خود اُن کے پاس باہر تشریف لے آتے (اور جاہلوں کی طرح حجروں کے باہر سے آوازیں نہ دینے لگتے) تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا، بہر حال اللہ بہت مغفرت فرمانے والا اور بڑا مہربان ہے۔ (امید ہے کہ معاف فرما دے گا)

(۶) اے ایمان والو! (ایک اصول یاد رکھو!) اگر کوئی فاسق (یعنی مفسد اور غیر معتبر آدمی) تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم (کسی اقدام سے پہلے اس خبر کی اچھی طرح) تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کچھ لوگوں کو نقصان پہونچا بیٹھو اور پھر شرمندگی اُٹھاؤ۔

(۷) اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں، بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ ان میں اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو خود تم مشکل میں پڑ جاؤ، لیکن (اللہ کا شکر ادا کرو کہ تم خود اپنی رائے پر اصرار نہیں کرتے، کیونکہ) اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے، اور کفر اور گناہ و نافرمانی سے نفرت تمہارے اندر بٹھا دی ہے، ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو راہ راست پر آ چکے ہوتے ہیں۔ (یعنی یہ نشانیاں اور علامات راہ یافتہ لوگوں کی ہیں)

(۸) (ایسا ہوتا ہے) اللہ کے فضل و احسان سے (اور یہ اُن ہی پر ہوتا ہے جن میں اس کی طلب اور لگن ہوتی ہے)

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۸ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا

اوراللہ خوب جاننے والا ہے، بڑا حکمت والا ہے (۸)۔اوراگر مسلمانوں کے دوگروہ آپس میں لڑپڑیں، توان

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ

کے درمیان اصلاح کرو، پھراگران میں کا ایک گروہ دوسرے پرزیادتی کرے تواس سے لڑوجوزیادتی کررہاہے یہاں

تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا

تک کہ وہ رجوع کرلے اللہ کے حکم کی طرف، پھراگروہ رجوع کرلےتوان کے درمیان اصلاح کروعدل کے ساتھ

بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اورانصاف کاخیال رکھو، بےشک اللہ انصاف کرنے والوں کوپسندکرتاہے(۹)۔بےشک مسلمان ہی(آپس میں) بھائی ہی

اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰ ع

بھائی ہیں،سواپنے دوبھائیوں کے درمیان اصلاح کردیاکرو،اوراللہ سے ڈرتے رہو،تاکہ تم پررحمت کی جائے(۱۰)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا

اے ایمان والو! نہ مردوں کومردوں پرہنسناچاہئے، کیاعجب کہ وہ ان سے بہترہوں اور نہ

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا

عورتوں کوعورتوں پر (ہنساچاہئے) کیاعجب کہ وہ ان سے بہترہوں، اور نہ ایک دوسرے

تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ

کوطعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو(برے) القاب سے پکارو ایمان کے بعدگناہ کانام ہی برا

بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱ يٰٓاَيُّهَا

ہے، اورجو (اب بھی) توبہ نہ کریں گے وہی ظالم ٹھہریں گے(۱۱)۔ اے ایمان والو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

بہت سے گمانوں سے بچوکیوں کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں،اورٹوہ میں مت لگے رہو،اورکوئی کسی کی

وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ

غیبت نہ کیاکرے، کیاتم میں سے کوئی اس کوگوارا کرلے گاکہ اپنے مردہ بھائی کاگوشت کھائے؟اس

يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

سےضرورہی تمھیں کراہت آتی ہے،اوراللہ سے ڈرتے رہو، بےشک اللہ بڑاتوبہ قبول کرنے والاہے،

توضیحی ترجمہ

اوراللہ خوب جاننے والاہے(اُن کی طلب لگن اور استعداد کو) اور حکمت والاہے۔(اپنی حکمت کے مطابق اپنافضل واحسان مرحمت فرماتاہے)

(۹) اگرمسلمانوں کے دوفریق آپس میں لڑپڑیں تو اُن کے درمیان صلح کرادو، پھراگر(اس میں کامیابی نہ ہواور) ان میں کاایک فریق زیادتی کرے تو(خاموش ہوکرمت بیٹھ جاؤبلکہ) اس فریق سے لڑوجوزیادتی کررہاہو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے (یعنی اللہ اور رسول کے احکام کے مطابق اپنااختلاف دور کرنے پرآمادہ ہوجائے) چنانچہ اگروہ لوٹ آئے تو اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرادو، اور(مکرریہ کہ پوری طرح) انصاف اور برابری کامعاملہ کرو(کسی کی طرف جھکاؤبالکل نہ ہو، یادرہے کہ) یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتاہے۔

(۱۰) حقیقت یہ ہے کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں، لہٰذا (جب کبھی ناچاقی ہوجائے) اپنے ان بھائیوں کے درمیان صلح کرادیاکرو (اُن کی غلطیوں کودرست کرتے رہاکرو) اور(کسی کی بےجاطرفداری کی بابت) اللہ سے ڈرتے رہو، امید ہے کہ اُس کی رحمت تمہارے شامل حال رہے گی۔

ع ۱ / ۱۰ / ۱۲

(۱۱) اے ایمان والو! (تم میں سے) مرد دوسرے مردوں کامذاق نہ اُڑائیں، ممکن ہے وہ (جن کامذاق اُڑارہے ہیں) خوداُن سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کامذاق اُڑائیں، ہوسکتاہے وہ (جن کامذاق اُڑارہی ہیں) خوداُن سے بہترہوں، اورتم ایک دوسرے کوطعنے نہ دیاکرو اور نہ ایک دوسرے کوبُرے القاب سے پکاراکرو (ان سب سے کبراور غرورجھلکتاہے اورآپس میں لڑائی ہوتی ہے، یہ یقیناً گناہ اورفسق ہیں اور) ایمان لانے کے بعدکسی کانام (اس کے سابقہ) گناہ سے ملوث کرکے لینابُری بات ہے، اوراگرکسی نے (گناہ سے) توبہ نہیں کی ہے توایسے لوگ ظالم ہیں۔(ان کواس کابدلہ اللہ دےگا)

(۱۲) اے ایمان والو! بہت سے (یعنی طرح طرح کے) گمانوں سے بچو، بےشک ان میں کچھ گمان گناہ ہوتے ہیں، اورکسی کی ٹوہ (عیب جوئی) میں مت لگو، اورنہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے (یعنی اس کے بارے میں کوئی ایسی بات اس کی غیرحاضری میں کہے جو اُس کے سامنے کہے تواُسے بُری لگے) کیاتم میں سے کوئی یہ پسندکرےگاکہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کاگوشت کھائے (یقیناً) اس سے تو تم کوبھی کراہت ہوگی (یعنی کسی کی غیبت کرنا اپنے مرے ہوئے بھائی کاگوشت کھاناہے) اور(ان سب گناہوں کے سلسلہ میں) اللہ سے ڈرتے رہو (کبھی غلطی سے کوئی گناہ ہوجائے توتوبہ کرلیاکرو) بےشک اللہ بڑاتوبہ قبول کرنے والاہے (وہ انشاءاللہ تمہاری توبہ ضرورقبول کرےگا)

رَّحِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ

بڑا مہربان ہے (۱۲)۔ اے لوگو! ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، اور تم کو مختلف قومیں

شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ

اور خاندان بنادیا ہے کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو، بے شک تم میں سے پرہیزگار تر اللہ کے نزدیک معززتر ہے، بے شک

اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ

اللہ خوب جاننے والا ہے، پورا خبردار ہے (۱۳)۔ (یہ بعض) گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے، آپ کہہ دیجئے کہ تم

قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا

ایمان تو نہیں لائے ہو، ہاں یہ کہو کہ ہم مطیع ہوگئے ہیں، اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہوا نہیں ہے اور اگر تم

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مان لو تو وہ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی کم نہ کرے گا بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے،

رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا

بڑا رحم والا ہے (۱۴)۔ (پورے) مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے

وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

پھر (اس میں کبھی) شک نہیں کیا اور اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو یہی لوگ

الصّٰدِقُوْنَ ۝ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

راست باز ہیں (۱۵)۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو اپنے دین کی خبر دے رہے ہو؟، درآں حالیکہ اللہ کو آسمانوں

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ

اور زمین کی ہر چیز کی (پوری) خبر ہے اور اللہ (اور بھی) ہر شے کا علم رکھتا ہے (۱۶)۔ یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ مطیع

اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ

اسلام ہوگئے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر اپنے مطیع اسلام ہوجانے کا احسان نہ رکھو، البتہ یہ تو اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس

هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ

نے تمھیں ایمان کی ہدایت دی بشرطیکہ تم (دعوائے ایمان میں) سچے ہو (۱۷)۔ بے شک اللہ مخفی باتوں کو جانتا ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

آسمانوں اور زمین کی، اور اللہ تمہارے اعمال کو بھی خوب دیکھ رہا ہے (۱۸)۔

توضیحی ترجمہ

بہت مہربان ہے۔ (اور تمہارے ساتھ مغفرت ورحمت کا معاملہ کرے گا)

(۱۳) اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے (یعنی تم سب انسان خواہ کسی مذہب یا کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہو ایک ہی ماں باپ آدمؑ اور حوا کی اولاد ہو) اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں (اس لئے) تقسیم کردیا تاکہ تم ایک دوسرے کو (اس کے ذریعہ) پہچانو (قوم، خاندان اور حسب نسب عزت کا معیار نہیں ہیں) تم میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہو (یعنی عزت کا معیار صرف تقویٰ ہے، اور کون کتنا متقی ہے یہ تو) یقیناً اللہ ہی جانتا ہے (وہ) ہر چیز سے باخبر ہے۔ (وہ ڈھکی چھپی ہو یا ظاہر)

(۱۴) (اے پیغمبرؐ!) یہ دیہاتی لوگ (جو مدینہ کے دیہاتوں سے آئے ہیں) کہتے ہیں کہ "ہم ایمان لے آئے ہیں" آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ تم ایمان تو نہیں لائے ہو البتہ یہ کہو کہ ہم مسلمان ہوگئے ہیں (یعنی ہم نے مسلمانوں کا مذہب قبول کرلیا ہے) اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے (اگر ایمان تمہارے دلوں میں پوری طرح داخل ہوگیا ہوتا تو غیبت اور عیب جوئی وغیرہ جیسی عادتیں تمہارے اندر نہ ہوتیں) اور اگر (اب بھی) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروگے تو (پچھلی کمزوریوں اور غلطیوں کی وجہ سے اللہ) تمہارے کسی عمل (کے ثواب) میں کمی نہ کرے گا، بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا مہربان ہے۔

(۱۵) (اصلاً) مومن تو وہ ہیں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کو (دل سے) مانا ہے، پھر کسی شک میں نہیں پڑے، اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو یہی لوگ (اپنے دعوائے ایمان میں) سچے ہیں۔

(۱۶) آپ کہہ دیجئے کہ (یہ کہہ کر کہ "ہم ایمان لے آئے ہیں") کیا تم اللہ کو اپنے ایمان کی جانکاری دے رہے ہو؟ حالانکہ اللہ تو اُن تمام چیزوں کو خوب جانتا ہے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور اللہ ہر چیز کا پورا پورا علم رکھتا ہے۔ (لہٰذا تمہارے دل کی حالت اور ایمان کی صداقت سے بھی بخوبی واقف ہے)

(۱۷) یہ لوگ آپ پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتلاتے ہیں، آپ (ان سے) کہئے کہ اپنے مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو، بلکہ اگر تم واقعی (اپنے دعوے میں) سچے ہو (اور دل سے ایمان لے آئے ہو اور تم نے آگے کے لئے اللہ ورسول کے احکامات پر چلنے کا عہد کرلیا ہے) تو یہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اُس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی۔

(۱۸) (یاد رکھو کہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی ہر پوشیدہ اور چھپی بات کو خوب جانتا ہے، اور (یہ بھی ہمیشہ دھیان رکھنا کہ) اللہ تعالیٰ اُسے اچھی طرح دیکھ رہا ہے جو کچھ (بھی) تم کرتے ہو۔ (یعنی اُس سے تمہارا کوئی قول وعمل چھپا نہیں ہے)

ع ۲ / ۸ / ۱۴

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قٓ مدنی ہے، اس میں ۴۵ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

قاف، قسم ہے قرآن بزرگ کی (کہ ہم نے آپ کو نذیر بنا کر بھیجا ہے) (۱)۔ لیکن یہ لوگ اس پر حیرت کر رہے ہیں کہ ان کے

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ

پاس ایک ڈرانے والا انھیں میں سے آیا، سو کافر کہتے ہیں کہ یہ تو (بڑی) عجیب بات ہے (۲)۔ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے

ذٰلِكَ رَجْعٌ ۢ بَعِيْدٌ ۝٣ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ

(تو کیا دوبارہ زندہ ہوں گے؟) یہ رجعت تو (بہت ہی) بعید ہے (۳)۔ (لیکن) ہم تو ان کے اجزا تک کو جانتے ہیں جنھیں زمین

عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ

(کی مٹی) کم کرتی ہے اور ہمارے پاس تو (پورا) رجسٹر (ہی) محفوظ ہے (۴)۔ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ تو سچ ہی کو جھٹلاتے ہیں جب

فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ

وہ ان کے پاس آ گیا، غرض یہ کہ وہ ایک متزلزل حالت میں ہیں (۵)۔ کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم

زَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا

نے اسے کیسا بنایا اور ہم نے اسے آراستہ کیا اور اس میں کوئی رخنہ (تک) نہیں (۶)۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں

رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٧ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى

پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اُگائیں (۷)۔ جو ذریعہ ہے بینائی اور دانائی کا، ہر رجوع ہونے والے بندے

لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٨ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ

کے لیے (۸)۔ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا پھر ہم نے اس سے باغ اور کھیتی کا غلہ (۹)۔ اور لمبی لمبی کھجور کے

جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝٩ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝١٠ رِّزْقًا

درخت جن کے گچھے خوب گندھے ہوئے رہتے ہیں اگائے (۱۰)۔ بندوں کو روزی دینے کے لیے، اور ہم نے اس کے

لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

ذریعہ سے مردہ زمین کو زندہ کیا، اسی طرح (زمین سے حشر میں) نکلنا ہی ہوگا (۱۱)۔ ان لوگوں کے قبل تکذیب کر چکے ہیں

المنزل السابع

توضیحی ترجمہ

سورۂ قٓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قٓ ۔ قرآن مجید کی قسم! (ان کافروں نے پیغمبر کو کسی دلیل کی وجہ سے نہیں جھٹلایا)

(۲) بلکہ انھوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ کوئی (آخرت سے) ڈرانے والا خود اُن ہی میں سے (کیسے) آ گیا؟ چنانچہ ان کافروں نے یہ کہا ہے کہ "یہ تو بڑی عجیب بات ہے،

(۳) بھلا کیا جب ہم مر کھپ جائیں گے اور (ہمارے جسم گل سڑ کر) مٹی ہو جائیں گے؟ (ہم اس وقت دوبارہ زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے) یہ واپسی تو (ہماری سمجھ سے) دور ہے"۔ (یعنی انھوں نے آپ کو جھٹلانے کی ایک وجہ تو پیغمبر کا انسان ہونا بتلائی اور دوسری وجہ عقیدہ حشر و نشر کی دعوت، کیونکہ یہ عقیدہ ان کی سمجھ سے باہر تھا)

(۴) واقعہ یہ ہے کہ زمین اُن میں سے جو کچھ (کھا کر) کم کر دیتی ہے (یعنی اُن کی روح تو محفوظ رہتی ہی ہے اور اُن کے جسم کے تمام اجزاء جو زمین میں تحلیل ہو کر منتشر ہو جاتے ہیں) اُن کا ہمیں پورا علم ہے، اور ہمارے پاس اس کا (پورا ریکارڈ) ایک رجسٹر (کی شکل میں) محفوظ ہے۔ (لہٰذا ان تمام اجزاء اصلیہ کو جمع کر کے ایک ڈھانچہ کھڑا کر دینا اور پھر اس میں روح ڈال کر زندہ کر دینا کوئی نہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں)

(۵) (انھوں نے صرف تعجب ہی نہیں کیا) بلکہ صاف طور پر حق کو اُسی وقت جھٹلا دیا تھا جب وہ اُن کے پاس آیا تھا، چنانچہ وہ متضاد باتوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ (کچھ طے نہیں کر پا رہے ہیں کہ کیسے تردید کریں؟ کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ)

(۶) کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اُسے کیسے بنایا ہے اور (کیسے) اس کو زینت دی ہے، اور (ہزاروں لاکھوں سال گذرنے پر بھی) اس میں کوئی رخنہ (شگاف، بوسیدگی یا کوئی خرابی) نہیں ہے۔

(۷) اور زمین کو (بھی کیا تم نے نہیں دیکھا کہ) ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس میں پہاڑ (کے لنگر) ڈال دیے ہیں، اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اُگائی ہیں۔

(۸) (ہماری یہ تخلیقات) ذریعہ ہیں بصیرت و دانائی اور عبرت و نصیحت کا ہر اس شخص کے لئے جو اللہ کے طرف رجوع کرے۔

(۹) اور ہم نے آسمان سے برکتوں والا پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ نباتات اور وہ اناج کے دانے اُگائے جس کا کھیت کاٹا جاتا ہے۔

(۱۰) اور اونچے اونچے کھجور کے درخت جن میں خوشے تہ بہ تہ ہوتے ہیں۔

(۱۱) (یہ سب انتظامات ہم نے کیے) بندوں کی روزی کے لئے، اور ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ ایک مردہ شہر کو زندگی دے دی، بس اسی طرح (انسانوں کا زمین سے) نکلنا ہوگا۔ (حشر میں)

(۱۲) (ایسے ہی) تکذیب کر چکے ہیں ان سے پہلے

قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ

قوم نوح اور اہل رس اور ثمود (۱۲)۔ اور عاد اور فرعون اور لوط والے (۱۳)۔ اور اہل ایکہ اور قوم تبع سب ہی

لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

تکذیب پیمبروں کی کر چکے ہیں، سو میری وعید پوری اُتری (۱۴)۔ تو کیا ہم پہلی بار کی پیدائش سے تھک چکے

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ

ہیں؟ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ از سر نو پیدائش ہی کی طرف سے شبہ میں پڑے ہیں (۱۵)۔ اور ہم نے انسان کو پیدا کیا

جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ ع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ

ہے، اور ہم خوب جانتے ہیں ان وسوسوں (تک) کو جو اس کے جی میں آتے رہتے ہیں، ہم تو اس کی رگ گردن

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ

سے بھی بڑھ کر اس کے قریب ہیں (۱۶)۔ (انھیں اس وقت کی یاد دلایئے) جب دو گرفت میں لینے والے فرشتے

الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ

داہنے اور بائیں بیٹھنے والے گرفت میں لاتے رہتے ہیں (۱۷)۔ وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا، مگر یہ کہ اس

رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَاۗءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ

کے آس پاس ہی ایک تاک میں لگا رہنے والا تیار ہے (۱۸)۔ اور آپہونچی موت کی بے ہوشی سچائی کے ساتھ، یہی وہ (حقیقت)

مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَاۗءَتْ كُلُّ

ہے جس سے تو بدکتا رہتا تھا (۱۹)۔ اور صور پھونکا جائے گا یہی دن ہے وعید کا (۲۰)۔ اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ ایک

نَفْسٍ مَّعَهَا سَاۗىِٕقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا

(فرشتہ) تو اس کے ساتھ ہمراہ لانے والا ہوگا اور ایک (فرشتہ) گواہ ہوگا (۲۱)۔ تو اسی دن سے بے خبر تھا سو ہم نے تجھ پر سے تیرا

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاۗءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ

پردہ ہٹا دیا سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے (۲۲)۔ اور اس کے ساتھ والا (فرشتہ) کہے گا کہ یہ وہ (روزنامچہ) ہے جو میرے پاس

هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ ۭ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ

تیار ہے (۲۳)۔ ڈال دو تم دونوں جہنم میں ہر ایسے شخص کو جو کفر کرنے والا ہو ضد رکھنے والا ہو (۲۴)۔ نیک کام سے روکنے والا ہو،

لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِۨ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي

حد سے نکل جانے والا ہو، شبہ رکھنے والا ہو، (۲۵)۔ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا تجویز کر رکھا ہو سو ایسے کو تم دونوں ڈال دو

نوحؑ کی قوم کے لوگ اور اصحاب الرس اور ثمود (قوم کے لوگ بھی)

(۱۳) اور قوم عاد اور قوم فرعون اور لوطؑ کے بھائی برادران (وغیرہ) بھی۔

(۱۴) اور اصحابُ الأیکہ اور تُبّع کی قوم والے بھی، ان سب نے پیغمبروں (ہی) کو جھٹلایا تو میرا (عذاب کا) وعدہ (ان سب پر) سچ ثابت ہوا۔

(۱۵) (جہاں تک دوبارہ زندہ کرنے کی بابت ان کے اشکال کا سوال ہے تو ان سے پوچھنا چاہئے کہ) کیا ہم پہلی بار کی تخلیق سے تھک گئے تھے (جو ہم دوبارہ پیدا نہیں کر پائیں گے، یہ بات تو یہ کہہ نہیں سکتے) بلکہ (بات یہ ہے کہ یہ ہماری قدرت کے منکر نہیں بلکہ) یہ لوگ از سر نو پیدا کرنے کے بارے میں دھوکے (اور شک) میں پڑے ہوئے ہیں۔

ع ۱ ۱۵

(۱۶) اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اُس کے دل میں جو خیالات آتے ہیں ہم اُس سے اچھی طرح واقف ہیں، اور (علم کے لحاظ سے یوں سمجھ لو کہ) ہم اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اُس کے قریب ہیں۔

(۱۷) (اس وقت بھی) جب کہ دو لینے والے (فرشتے، کراماً کاتبین) لیتے رہتے ہیں (اعمال کا ریکارڈ) دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے۔

(۱۸) وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکال پاتا کہ اس کے پاس ایک نگراں تیار (اور ہمہ وقت موجود) ہوتا ہے۔ (جو اس کو ریکارڈ کر لیتا ہے)

(۱۹) اور (پھر ایک دن) موت کی بے ہوشی سچائی لے کر آپہونچتی ہے (کہ تجھ کو آخر کار اپنے رب کے پاس واپس جانا ہے) یہی تو ہے وہ (حقیقت) جس سے تو بدکتا تھا۔

(۲۰) اور (اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک دن تیری طرح دنیا کے بھی خاتمہ کا دن آجائے گا اور اس دن) صور پھونکا جائے گا، یہ وہ دن ہوگا جس سے ڈرایا جاتا تھا (تمام انبیاء و رسل اس سے ڈراتے آئے تھے)

(۲۱) اور (اس دن) ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک (اس کو) لانے والا (فرشتہ) ہوگا اور ایک (اس کے اعمال کی) گواہی دینے والا۔

(۲۲) (اس وقت کہا جائے گا کہ) تو (دنیا کے مزوں میں پڑ کر) اس دن سے بے خبر تھا (تیری آنکھوں کے سامنے شہوات و خواہشات کا پردہ پڑا ہوا تھا) اب ہم نے تیرا پردہ ہٹا دیا ہے تو آج تیری آنکھ (کھل گئی ہے اور نگاہ) تیز ہو گئی ہے۔ (تو اب دیکھ لے جو باتیں کہی گئی تھیں)

(۲۳) اور اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا کہ یہ ہے وہ (اعمال نامہ) جو میرے پاس تیار ہے۔

(۲۴) (حکم باری تعالیٰ ہوگا کہ) ڈال دو تم دونوں اس کو جہنم میں (اور ایسے ہی) ہر کافر کو اور حق کے پکے دشمن کو (بھی اسکے ساتھی فرشتے ڈال دیں)

(۲۵) (جو بھی دوسروں کو) بھلائی سے روکنے والا ہو، حد سے گذرنے والا (اور) شک پیدا کرنے والا ہو۔

(۲۶) (اور) جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنا رکھا ہو سو ایسے کو تم دونوں (یعنی کراماً کاتبین) ڈال دو

الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي

سخت عذاب میں (۲۶)۔ (تب) اس کے ساتھ رہنے والا (شیطان) کہے گا اے ہمارے پروردگار میں نے اسے نہیں بہکایا

ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم

تھا، بلکہ یہ خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا (۲۷)۔ ارشاد ہوگا کہ میرے سامنے جھگڑو مت اور میں تو پہلے ہی تمہارے پاس وعید بھیج

بِالْوَعِيدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ

چکا تھا (۲۸)۔ سو میرے ہاں بات نہیں بدلی جائے گی اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں (۲۹)۔ (اور انہیں یاد دلایئے) وہ

نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ﴿٣٠﴾ وَأُزْلِفَتِ

دن جب ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر بھی گئی؟ اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ (۳۰)۔ اور جنت متقیوں کے قریب لائی

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ

جائے گی کہ کچھ دور نہ رہے گی (۳۱)۔ یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر رجوع ہوجانے والے، پابندی رکھنے والے

حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ﴿٣٣﴾

کے لیے ہے (۳۲)۔ (غرض) جو کوئی بھی (خدائے) رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہوگا اور رجوع ہونے والا دل لے کر آئے گا (۳۳)۔

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا

(اس کو حکم ہوگا کہ) داخل ہوجاؤ اس جنت میں سلامتی کے ساتھ، یہ دن ہمیشگی کا ہے (۳۴)۔ ان لوگوں کو وہاں سب کچھ ملے گا

مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا

جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی زائد ہے (۳۵)۔ اور ہم ان سے قبل بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو قوت میں

فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ

ان سے کہیں بڑھ کر تھے اور (تمام) شہروں کو چھانتے پھرتے تھے (سو انہیں کہیں بھاگنے کی جگہ بھی ملی؟ (۳۶)۔ اس (اہلاک)

لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

میں اس کے لیے بڑی عبرت ہے جس کے پاس دل ہے یا وہ متوجہ ہوکر کان ہی لگا دیتا ہے (۳۷)۔ اور ہم نے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿٣٨﴾

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ زمانوں میں پیدا کردیا اور ہم کو تکان نے چھوا تک نہیں (۳۸)۔

فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ

سو آپ ان کی باتوں پر صبر ہی کیجئے اور اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح کرتے رہئے آفتاب نکلنے سے پہلے اور (اس کے)

توضیحی ترجمہ

سخت عذاب میں۔

(۲۷) (وہ اس وقت کہے گا کہ مجھے تو شیطان نے بہکایا تھا تو) اس کا ساتھ رہنے والا (شیطان) کہے گا کہ میں نے اس کو (زبردستی) گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ از خود پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا۔ (اس لئے اس نے میری بات مان لی)

(۲۸) (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ تم میرے سامنے جھگڑو مت، اور (اگر اس نے بہکایا بھی تھا تو تم کیوں بہک گئے؟) میں تو پہلے ہی تمہارے پاس عذاب کی دھمکی بھیج چکا تھا۔

۲ ع ۱۴ ۱۶

(۲۹) سو میرے ہاں (وہ) بات بدلی نہیں جائے گی (جو اس دھمکی میں کہی گئی تھی کہ کفر کرنے والا اور کفر کی ترغیب دینے والا دونوں جہنم میں جائیں گے) اور نہ ہی میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔

(۳۰) (اور انھیں آپ یاد دلائیں) وہ دن جس دن ہم (تمام جہنمیوں کو جہنم میں بھیجنے کے بعد) جہنم سے کہیں گے کہ کیا تو بھر چکی؟ اور وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے؟ (یعنی اگرچہ بھر گئی ہوں لیکن تیرے دشمنوں کے لئے میرے دامن میں اب بھی گنجائش ہے)

(۳۱) اور (جہاں تک متقیوں، پرہیزگاروں کی بات ہے تو) جنت اُن کے بالکل قریب ہوگی، ذرا سا بھی فاصلہ نہیں ہوگا (وہ اس کا نظارہ کرسکیں گے)

(۳۲) (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر اُس شخص کے لئے ہے جو اللہ سے لو لگانے والا اور (گناہوں سے اپنی) حفاظت کرنے والا ہو۔

(۳۳) جو خدائے رحمٰن سے اُسے دیکھے بغیر ڈرتا ہو اور اللہ کی طرف رجوع ہونے والا دل لے کر آئے۔

(۳۴) (ایسے جو لوگ بھی ہوں گے اُن سے کہا جائے گا کہ) تم سب اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، وہ دن ابدی زندگی کا ہوگا (اس دن وہاں جس کو جو بھی ملے گا ہمیشہ کے لئے ملے گا)

(۳۵) وہ وہاں جو چاہیں گے اُنھیں ملے گا اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے (ان کو دینے کے لئے)

(۳۶) اور (دنیا میں بھی) ہم ان سے پہلے گزری کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، اُن کی پکڑ تو ان سے کہیں مضبوط تھی، پھر بھی (محفوظ) شہر تلاش ہی کرتے رہ گئے، کیا اُنھیں فرار کی کوئی جگہ ملی؟

(۳۷) یقیناً اس میں اُن کے لئے نصیحت کا بڑا سامان ہے، جو دل رکھتا ہو یا جو حاضر دماغی کے ساتھ سنے۔

(۳۸) اور (سن لو!) ہم نے تمام آسمانوں اور زمین کی چھ دن میں تخلیق کی اور ہمیں ذرا بھی تھکاوٹ چھو کر بھی نہیں گزری۔ (جب پہلی مرتبہ بنانے سے نہ تھکے تو دوسری مرتبہ میں کیوں تھکیں گے؟ اور تباہ و برباد کر دینا تو بنانے سے کہیں آسان ہے، لہٰذا قیامت بھی آنی ہے اور آخرت کی زندگی بھی ہونی ہی ہے)

(۳۹) تو آپ (اے پیغمبرؐ!) اس پر صبر کریں جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں (غمگین نہ ہوں) اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہیں سورج نکلنے سے پہلے (خصوصاً فجر کی نماز میں) اور (اس کے)

قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ

چھپنے سے پہلے بھی (۳۹)۔ اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی (۴۰)۔ اور سن رکھ (اے مخاطب) کہ جس

يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ

دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا (۴۱) جس دن اس چیخ کو بالیقین (سب) سن لیں گے وہ نکلنے کا دن ہوگا (قبروں

يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ

سے) (۴۲)۔ بے شک ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف بازگشت ہے (۴۳)۔ جس روز زمین ان پر سے

الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ

کھل جائے گی جب کہ وہ دوڑتے ہوں گے یہ جمع کر لینا ہمارے لیے آسان ہے (۴۴)۔ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں، سو آپ قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرتے رہئے اسے جو میری وعید سے ڈرتا ہو (۴۵)۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ذٰریٰت مکی ہے، اس میں ۶۰ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحمت کرنے والے کے نام سے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ

قسم ہے اُڑانے والی ہواؤں کی (۱)۔ پھر بوجھ اُٹھانے والے بادلوں کی (۲)۔ پھر نرمی سے چلنے والی کشتیوں کی (۳)۔ پھر چیزیں تقسیم

اَمْرًا ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَاۗءِ

کرنے والے فرشتوں کی (۴)۔ کہ تم سے جس چیز کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بالکل برحق ہے (۵)۔ اور جزا ضرور ہی ہونے والی ہے (۶) قسم

ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ

ہے آسمان کی جس میں راستے ہیں (۷)۔ کہ تم مختلف گفتگوؤں میں (پڑے) ہو (۸)۔ اس سے پھرتا وہی ہے جسے پھرنا

اُفِكَ ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾

ہی ہوتا ہے (۹)۔ غارت ہوں اٹکل پچو باتیں بنانے والے (۱۰)۔ جو کہ غفلت و جہالت میں بھولے پڑے ہیں (۱۱)۔

يَسْــَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

پوچھتے ہیں کہ روزِ جزاء کب ہوگا؟ (۱۲)۔ یہ دن (وہ ہوگا) جب وہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے (۱۳)۔

ڈوبنے سے پہلے بھی۔ (خصوصاً ظہر و عصر کی نماز میں)
(۴۰) اور رات کے حصوں میں بھی (خصوصاً مغرب و عشا کی نمازوں میں) اور سجدوں (یعنی فرض نمازوں) کے بعد بھی (یوں بھی اور تہجد وغیرہ نوافل میں بھی)
(۴۱) اور سنئے خاص توجہ کے ساتھ! جس دن پکارنے والا ایک قریب جگہ سے پکارے گا (یعنی اُس کی آواز بالکل قریب سے آتی معلوم ہوگی)
(۴۲) جس دن یقینی طور پر (سب لوگ) اُس پکار (یا صور پھونکنے کی آواز) کو سن لیں گے وہ دن ہوگا نکلنے کا۔ (اپنی قبروں سے اور موت کی نیند سے)
(۴۳) بے شک ہم ہی ہیں جو زندگی بھی دیتے ہیں اور موت بھی، اور (ہم ہی نے یہ طے کر دیا ہے کہ) آخر کار سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے۔
(۴۴) جس دن زمین اُن پر سے پھٹ جائے گی (اور وہ نکل پڑیں گے) جلدی جلدی، یہ ہوگا ہمارا جمع کرنا (سب کو میدان حشر میں) جو ہمارے لئے بہت آسان ہے۔
(۴۵) جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے اور آپ اُن پر جبر کرنے والے نہیں ہیں (بس اُن تک پیغام پہونچانا آپ کا کام ہے) ہاں! آپ قرآن کے ذریعہ اُن لوگوں کو نصیحت کرتے رہئے جو میری وعید سے ڈرتے ہوں۔

ع ۳ / ۱۶ / ۱۷

سورۂ ذٰریٰت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قسم ہے (گرد و غبار) اُڑا کر بکھیرنے والی (ہواؤں) کی۔
(۲) پھر اُن کی جو (بادلوں کا) بوجھ اُٹھاتی ہیں۔
(۳) پھر اُن کی جو آسانی سے رواں دواں ہو جاتی ہیں (مراد کشتیاں یا تارے)
(۴) پھر اُن (فرشتوں) کی جو (اللہ کے حکم سے) چیزیں (رزق وغیرہ) تقسیم کرتے ہیں۔
(۵) کہ (قیامت و آخرت کا) جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ بالکل سچا ہے۔ (قسم سے مراد یہ ہے کہ یہ سب چیزیں اور ہواؤں کا یہ نظام اس کی دلیل اور گواہ ہیں، کہ جب دنیا میں ہوا تک بے نتیجہ نہیں چلتی تو کیا اتنا بڑا کارخانہ یوں ہی بے نتیجہ چل رہا ہے، یقیناً اس کا کوئی عظیم الشان انجام ہوگا، اور اسی کو آخرت کہتے ہیں)
(۶) (لہٰذا) جزا ضرور ہونے والی ہے۔ (یعنی بدلہ کا دن تو واقع ہونے ہی والا ہے، کوئی مانے یا نہ مانے)
(۷) قسم ہے راستوں والے (یا حسن و جمال سے پُر) آسمان کی۔ (یعنی وہ آسمان بھی اس پر گواہ ہے، جس میں فرشتوں اور سورج چاند کے چلنے کے لئے راستے بنے ہیں یا جو چاند تاروں سے انتہائی حسین نظر آتا ہے)
(۸) کہ تم مختلف (متضاد) باتوں میں پڑے ہو۔
(۹) اس (آخرت کی حقیقت) سے وہی منہ موڑتا ہے جس نے (سچائی سے) منہ موڑ رکھا ہو۔
(۱۰) بے سند باتیں کرنے والے غارت ہوں۔
(۱۱) جو غفلت میں سب کچھ بھلا بیٹھے ہیں۔
(۱۲) (اعتراض سے) پوچھتے ہیں کہ کب ہوگا روزِ جزا؟
(۱۳) اُس دن (ہوگا) جب اُنھیں آگ پر تپایا جائے گا۔

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ

اپنی سزا کا مزہ چکھو یہی ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے (۱۴)۔ بے شک پرہیزگار لوگ بہشتوں

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

اور چشموں میں ہوں گے (۱۵)۔ لے رہے ہوں گے جو ان کے پروردگار نے انھیں عطا کیا ہوگا،

قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

بے شک یہ لوگ اس کے قبل نیکوکار تھے (۱۶)۔ رات کو بہت کم سوتے تھے (۱۷)۔ اور اخیر شب میں

بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىِٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾

استغفار کیا کرتے تھے (۱۸)۔ اور ان کے مال میں حق رہتا تھا سوالی اور غیر سوالی (سب) کا (۱۹)۔

وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور زمین میں (بہت سی) نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کے لیے (۲۰)۔ اور خود تمھاری ذات میں بھی تو کیا تمھیں دکھائی نہیں دیتا؟ (۲۱)۔

وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ

اور آسمان میں تمھارا رزق بھی ہے اور وہ بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (۲۲)۔ سو قسم ہے آسمانوں اور زمین کے پروردگار کی کہ

لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ

وہ برحق ہے (اسی طرح) جیسے کہ تم بات چیت کر رہے ہو (۲۳)۔ کیا آپ تک ابراہیم کے معزز مہمانوں کی حکایت پہنچی

الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

ہے؟ (۲۴)۔ جب کہ وہ ان کے پاس آئے، پھر (ان کو) سلام کیا (انھوں نے بھی) کہا سلام (یہ) انجان لوگ (تھے) (۲۵)۔

فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا

پھر آپ اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک فربہ بچھڑا لے آئے (۲۶)۔ پھر اسے ان کے پاس لاکر رکھا (اور) کہا کہ آپ کھاتے

تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ

کیوں نہیں؟ (۲۷)۔ پھر آپ ان سے دل میں خائف ہوئے وہ بولے آپ ڈریے نہیں، اور ان کو ایک بڑے عالم لڑکے کی

عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ

بشارت دی (۲۸)۔ اتنے میں ان کی بیوی بولتی پکارتی ہوئی آئیں، پھر ماتھے پر ہاتھ مار کر بولیں کہ بڑھیا بانجھ (کے

عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾

اولاد؟) (۲۹)۔ وہ بولے کہ آپ کے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے، اور کچھ شک نہیں کہ وہ تو بڑا حکمت والا ہے، بڑا علم والا ہے (۳۰)۔

توضیحی ترجمہ

(۱۴) (اور کہا جائے گا کہ) چکھو مزہ اپنی شرارت کا، یہی ہے وہ (چیز) جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے۔

(۱۵) (اور جہاں تک نیک اور متقی لوگوں کا سوال ہے تو) بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں (کے درمیان بنے مکانات) میں ہوں گے۔

(۱۶) (خوشی خوشی وہ نعمتیں) لے رہے ہوں گے جو اُن کا پروردگار اُنھیں دے رہا ہوگا (اور کیوں نہ ہو) وہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نیکوکار تھے۔

(۱۷) وہ رات کے وقت کم سوتے تھے۔

(۱۸) اور سحر کے وقت (یعنی اخیر رات میں اس خیال سے کہ ان کے عمل میں نہ جانے کون سی کمی رہ گئی ہو) استغفار کرتے تھے۔

(۱۹) اور اُن کے مال میں سوال کرنے والوں اور محروموں (یعنی حاجت مند ہونے کے باوجود سوال نہ کرنے والوں) کا (باقاعدہ) حق ہوتا تھا۔

(۲۰) (یہ سب اعلیٰ درجہ کے اعمال اللہ پر اور روزِ جزا پر یقین کی بنا پر وجود میں آتے ہیں) اور یقین کرنے والوں (یعنی جو یقین کرنا چاہیں اُن) کے لئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

(۲۱) اور (اے مخاطب) خود تمہاری اپنی ذات میں بھی (بہت سی نشانیاں ہیں) کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا؟۔

(۲۲) اور (سائلوں اور محتاجوں پر خرچ کرنے سے کسی کمی کا خوف نہیں ہونا چاہئے کیونکہ) تمہارا رزق اور جس (اجر و ثواب) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (سب) آسمان میں ہے۔ (یعنی آسمان والے کے ہاتھ میں ہے)

(۲۳) تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم! یہ بات (جو اوپر کہی گئی) یقیناً اتنی ہی سچی ہے جیسے کہ تم بولتے ہو۔ (کیا تمہیں اپنے بولنے میں کوئی شک ہے؟)

(۲۴) (دیکھئے! اللہ تعالیٰ کا معاملہ نیکوکاروں اور مکذبین کے ساتھ کیا ہے جو دنیا میں بھی بسا اوقات ظاہر ہوتا ہے) کیا آپ تک ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی حکایت پہونچی؟

(۲۵) (وہ واقعہ یوں ہے کہ) جب وہ (مہمان) ابراہیمؑ کے پاس آئے تو انھوں نے سلام کیا (ابراہیمؑ نے بھی) کہا سلام! (اور دل میں سوچا کہ یہ عجیب سے) اجنبی لوگ ہیں۔

(۲۶) پھر (چپ چاپ تیزی سے) اپنے اہل خانہ کے پاس (اندر) گئے اور (وہاں سے ان کی تواضع کے لئے بھنا ہوا) موٹا سا (مسلّم) بچھڑا لے آئے۔

(۲۷) پھر اُسے اُن کے پاس رکھا (جب دیکھا کہ انھوں نے کھانا شروع نہیں کیا تو) کہا آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں؟

(۲۸) (پھر بھی انھوں نے ہاتھ نہیں بڑھایا تو) اس سے ابراہیمؑ نے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا (کہ شاید یہ بری نیت سے آئے ہیں) انھوں نے کہا: ڈریئے نہیں! اور اُنھیں ایک عالم لڑکے (کی پیدائش) کی بشارت دی۔

(۲۹) (یہ سن کر) اُن کی اہلیہ زور سے بولتی ہوئی آئیں اور انھوں نے اپنا منہ پیٹتے ہوئے کہا کہ ایک بڑھیا (وہ بھی) بانجھ؟ (بچہ جنے گی؟)

(۳۰) انھوں نے کہا (ہاں) ایسے ہی (ہوگا) تمہارے رب کا (یہی) فرمان ہے، وہ بلاشبہ بڑا حکمت والا ہے اور بڑا علم والا ہے۔ (اپنی حکمت وہ جانے)

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝٣١ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ

(ابراہیم) نے کہا (اچھا) تمھیں کیا بڑی مہم درپیش ہے اے آسمانی قاصدو (۳۱)۔ وہ بولے کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے

مُّجْرِمِيْنَ ۝٣٢ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۝٣٣ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ

گئے ہیں (۳۲)۔ تاکہ ہم ان پر کھنگر کے پتھر برسائیں (۳۳)۔ جن پر آپ کے پروردگار کے پاس نشان خاص بھی پڑے

رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝٣٤ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٣٥

ہوئے ہیں، حد سے نکل جانے والوں کے لیے (۳۴)۔ تو ہم نے جتنے اہل ایمان تھے ان کو وہاں سے الگ کر دیا، (۳۵)۔ سو ہم نے

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝٣٦ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً

وہاں بجز مسلمانوں کے ایک گھر کے (کوئی گھر مسلمانوں کا) نہ پایا (۳۶)۔ اور ہم نے اس (واقعہ) میں ایک نشانی ان لوگوں کے لیے

لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝٣٧ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى

رہنے دی جو عذاب دردناک سے ڈرتے رہتے ہیں (۳۷)۔ اور موسیٰ (کے قصہ) میں بھی (نشانی ہے) جب کہ ہم نے انھیں فرعون کے

فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٨ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝٣٩

پاس بھیجا، ایک کھلی ہوئی دلیل دے کر (۳۸)۔ لیکن اس نے اپنی قوت (کے زعم) میں سرتابی کی اور کہنے لگا یہ ساحر یا مجنون ہیں (۳۹)۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝٤٠ وَفِيْ عَادٍ اِذْ

سو ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو پکڑ کر سمندر میں پھینک دیا اور وہ تھا ہی قابل ملامت (۴۰)۔ اور عاد (کے قصہ میں بھی عبرت

اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝٤١ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ

ہے) جب کہ ہم نے ان پر نامبارک آندھی بھیجی (۴۱)۔ جس چیز پر بھی گزرتی تھی اسے ایسا کر چھوڑتی تھی جیسے کوئی چیز گل کر ریزہ

اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝٤٢ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝٤٣

ریزہ ہو جائے (۴۲)۔ اور ثمود (کے قصہ میں بھی عبرت ہے) جب کہ ان لوگوں سے کہا گیا کہ کچھ دن اور چین کر لو (۴۳)۔

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝٤٤ فَمَا

پر انھوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی، سو انھیں عذاب نے آلیا اس حال میں کہ وہ دیکھ رہے تھے (۴۴)۔

اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ۝٤٥ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ

سو نہ تو وہ کھڑے ہی ہو سکے اور نہ (ہم سے) بدلہ ہی لے سکے (۴۵)۔ اور (ان سے) بہت پہلے قوم نوح (کا

قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٤٦ وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا

بھی یہی حال ہو چکا تھا) وہ بڑے نافرمان لوگ تھے (۴۶)۔ اور ہم نے آسمان کو دستِ قدرت سے بنایا اور ہم

توضیحی ترجمہ

(۳۱) (اب ابراہیمؑ پہچان گئے کہ وہ انسانوں کی صورت میں آنے والے مہمان انسان نہیں فرشتے ہیں تو انھوں نے) پوچھا: (اچھا) اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو! آپ کی مہم ہے کیا؟ (صرف ایک فرزند کی خوش خبری دینے کے لئے کئی فرشتے تو آتے نہیں، ضرور کسی اور مہم پر آئے ہیں)

(۳۲) (فرشتوں نے) جواب دیا: ہم ایک مجرم قوم (قوم لوطؑ) کی طرف (عذاب نازل کرنے) بھیجے گئے ہیں۔

(۳۳) تاکہ برسائیں ہم اُن پر مٹی و کنکر کے پتھر۔ (نہ کہ اولے)

(۳۴) جن پر حد سے گذرے ہوئے لوگوں کے لئے تمہارے پروردگار کے پاس سے خاص نشان بھی لگا ہوگا۔

(۳۵) (اللہ فرماتا ہے کہ) پھر (ہوا یہ کہ) اُس بستی میں جو بھی مومن تھا ہم نے اس کو وہاں سے نکال لیا۔ (اس طرح کہ عذاب آنے سے پہلے نکل جانے کا حکم دے دیا)

(۳۶) اور ہم نے اُس (بستی) میں ایک (لوطؑ) کے گھر کے علاوہ کوئی گھر مسلمان نہ پایا۔

(۳۷) اور (عذاب کے بعد) ہم نے اُس (بستی) میں (عبرت کی) ایک نشانی چھوڑ دی، دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لئے۔

(۳۸) اور موسیٰؑ (کے واقعہ) میں بھی (ایسی ہی نشانی چھوڑی تھی) جب ہم نے اُن کو ایک واضح دلیل کے ساتھ فرعون کے پاس بھیجا تھا۔

(۳۹) تو فرعون نے اپنی قوت (ولشکری طاقت کے زعم) کی بنا پر منہ موڑ لیا، اور کہا کہ یہ (موسیٰ) جادوگر ہے یا (پھر) دیوانہ۔

(۴۰) چنانچہ ہم نے اُسے اور اُس کے لشکر کو پکڑا اور سب کو سمندر میں پھینک دیا، اور وہ تھا ہی ملامت کے قابل۔

(۴۱) اور (قوم) عاد (کے قصے) میں (بھی ہم نے ایسی ہی نشانی چھوڑی تھی) جب ہم نے اُن پر ایک ایسی آندھی بھیجی جو بانجھ تھی۔ (یعنی خیر وبرکت سے یکسر خالی)

(۴۲) نہیں گذرتی تھی وہ کسی چیز پر سے مگر اُسے چورا چورا کر کے چھوڑتی۔

(۴۳) اور ثمود (کے قصے) میں (بھی عبرت ہے) جب اُن سے کہا گیا تھا کہ کچھ دن مزے اُڑا لو۔

(۴۴) اس (پیشگی ہوشیار کرنے) کے بعد بھی انھوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی تو اُن کو صاعقہ (آسمانی چیخ اور زمینی زلزلہ) نے پکڑ لیا اور وہ (پھٹی آنکھوں سے) دیکھتے رہ گئے۔

(۴۵) اس وقت نہ تو ان میں اتنی سکت تھی کہ کھڑے ہی ہو سکیں اور نہ اس قابل تھے کہ اپنا بچاؤ کرتے۔

(۴۶) اور (ان قوموں سے بہت) پہلے قوم نوح (کو اُن کی بغاوت اور سرکشی کی بنا پر ہلاک کیا جا چکا ہے) یقینی طور پر وہ بڑے نافرمان لوگ تھے۔

(۴۷) اور (جہاں تک ہماری قدرتِ لامتناہی کا سوال ہے تو دیکھ لو) آسمان (جیسی بے حد وسیع چیز) کو ہم نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور ہم

لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ

وسیع القدرت ہیں (۴۷)۔ اور زمین کو ہم نے فرش بنایا، سو ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں (۴۸)۔ اور ہم نے ہر چیز

خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ

کو دو دو قسم کی بنایا تاکہ تم سمجھو (۴۹)۔ بس تم اللہ ہی کی طرف دوڑو، میں تمھارے لیے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانے والا

مُّبِیْنٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٥١﴾

ہوں (۵۰)۔ اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود مت قرار دو میں تمھارے لیے اس کی طرف سے کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں (۵۱)۔

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ

اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جسے انھوں نے ساحر یا مجنون نہ کہا ہو (۵۲)۔ کیا اس

مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ

بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہیں؟ نہیں بلکہ یہ لوگ (سب کے سب) ہوئے ہی سرکش ہیں (۵۳)۔ تو آپ ان کی

بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ

طرف التفات نہ کیجیے کیونکہ آپ پر کوئی الزام نہیں (۵۴)۔ اور انھیں سمجھاتے رہیے، کیونکہ سمجھانا نفع دیتا ہے ایمان والوں کو (۵۵)۔

وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ

اور میں نے تو جنات اور انسان کو پیدا ہی اسی غرض سے کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں (۵۶)۔ میں ان سے نہ روزی چاہتا ہوں اور نہ

یُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿٥٨﴾ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ

یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلایا کریں (۵۷)۔ اللہ تو خود ہی سب کو روزی پہنچانے والا ہے، قوت والا ہے، مضبوط ہے (۵۸)۔ سو جو یہ ظالم

ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾ فَوَیْلٌ

لوگ ہیں ان کی بھی باری ہے جیسے ان کے ہم مشربوں کی باری تھی، سو یہ لوگ مجھ سے جلدی طلب نہ کریں (۵۹)۔ غرض بڑی خرابی ہے

لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾

ان کافروں کے لیے اس دن کے آنے سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (۶۰)۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ طور مکی ہے، اس میں ۴۹ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالطُّوْرِ ﴿١﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾ وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿٤﴾

قسم ہے طور پہاڑ کی (۱)۔ اور اس کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے (۲)۔ کھلے کاغذ میں (۳)۔ اور بیت معمور کی (۴)۔

توضیحی ترجمہ

اور (بھی) وسعت کرنے والے ہیں (یعنی مزید وسیع کرنے پر قادر ہیں)

(۴۸) اور زمین کو ہم نے فرش بنا دیا ہے (یعنی فرش کی طرح بچھا دیا ہے) چنانچہ (دیکھ لو کہ) ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔

(۴۹) اور (سنو) ہر چیز ہم نے جوڑے سے پیدا کی ہے (خواہ یہ جوڑے نر و مادہ ہوں یا متضاد و مقابل چیزیں) تاکہ تم (غور کرو تو اس سے) نصیحت حاصل کرو۔ (یعنی تم سمجھ لو کہ کوئی ضرور ان کا خالق ہے، اور وہ وحدہٗ لاشریک ہے، ورنہ یہ سارا نظام اس طرح وجود میں نہ آسکتا تھا اور نہ ہزاروں لاکھوں سال تک چل سکتا تھا)

(۵۰) لہٰذا دوڑو اللہ کی طرف (یعنی اس کے دین پر ایمان لاؤ اور اس کے تقاضوں پر عمل کرنے میں جلدی کرو) بیشک میں اُسی کی طرف سے صاف صاف خبردار کرنے والا اور ڈرانے والا (بن کر آیا) ہوں۔

(۵۱) اور (پہلی بات یہ ہے کہ) اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ، میں (اس شرک کی بابت) تم کو اُس کی طرف سے اچھی طرح خبردار کرتا ہوں۔

(۵۲) (جیسے یہ آپ کو کہہ رہے ہیں) اسی طرح ان سے پہلے جو لوگ تھے، اُن کے پاس بھی کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جس کو انھوں نے جادوگر یا دیوانہ نہ کہا ہو۔

(۵۳) کیا یہ اس کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہیں؟ (نہیں!) بلکہ یہ ہیں ہی سرکش لوگ۔

(۵۴) اب آپ ان سے اعراض کریں تو آپ پر کوئی ملامت نہیں۔ (ہوگی، کیونکہ آپ اپنا کام کر چکے)

(۵۵) اور آپ نصیحت کرتے رہیں کیونکہ نصیحت ایمان والوں کو نفع پہونچاتی ہے۔

(۵۶) اور میں نے انسانوں اور جنات کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت (اور بندگی) کریں، (یعنی اُن کا مقصد حیات اصلاً میری عبادت ہو)

(۵۷) (نہ کہ اُن کا مقصد حیات روزی کمانا ہو، کیونکہ) نہ تو میرا مطالبہ اُن سے (مخلوق کے لئے) روزی (کمانے) کا ہے اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ (کماکر) مجھے کھلائیں۔

(۵۸) (یاد رکھو!) یقیناً اللہ خود سب کو روزی دینے والا ہے (اور) مستحکم ہے قوت والا ہے۔

ع ١٤ ٢

(۵۹) پس جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن کو بھی ان کے ساتھیوں کے مثل حصہ ملے گا، لہٰذا وہ مجھ سے جلدی نہ کریں۔

(۶۰) غرض تباہی و بربادی ہے ان کے لئے جنھوں نے کفر اختیار کیا اُس دن جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا۔

سورۂ طور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قسم ہے کوہ طور کی۔

(۲) اور اس کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے۔

(۳) ایک کھلے صحیفے میں۔

(۴) اور بیت معمور کی۔

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝٥ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝٦ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝٧

اور اونچی چھت کی (۵)۔ اور لبریز سمندر کی (۶)۔ کہ بے شک آپ کے پروردگار کا عذاب ضرور ہو کر رہے گا (۷)۔

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝٨ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝٩ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝١٠

کوئی بھی اُسے ٹال نہیں سکتا (۸)۔ (یہ اس روز ہوگا) جس روز آسمان تھرتھرانے لگے گا (۹)۔ اور پہاڑ پھٹ پھٹ جائیں گے (۱۰)۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝١٢

سو بڑی شامت اس روز جھٹلانے والوں کی ہے (۱۱)۔ جو بیہودگی کے ساتھ مشغلۂ (تکذیب) میں لگے ہوئے ہیں (۱۲)۔

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝١٣ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا

یہ وہ دن ہوگا جب انھیں ڈھکیل ڈھکیل کر آتش دوزخ کی طرف لائیں گے (۱۳)۔ یہ وہی دوزخ ہے جسے تم جھٹلایا

تُكَذِّبُوْنَ ۝١٤ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝١٥ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا

کرتے تھے (۱۴)۔ تو کیا یہ بھی سحر ہے یا تمھیں نظر نہیں آتا؟ (۱۵)۔ (اب) اس میں داخل ہو، پھر خواہ اس پر

اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٦

صبر کرنا یا نہ کرنا تمھارے حق میں (سب) برابر ہے تم کو وہی بدلہ تو دیا جا رہا ہے جیسا کہ تم کیا کرتے تھے (۱۶)۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝١٧ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَ

بے شک متقی لوگ باغوں اور سامان عیش میں ہوں گے (۱۷)۔ خوش ہو رہے ہوں گے اس سے جو کچھ کہ ان کے پروردگار نے انھیں دیا ہوگا،

وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝١٨ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَا كُنْتُمْ

اور ان کا پروردگار انھیں عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے گا (۱۸)۔ خوب (مزے سے) کھاؤ پیو ان (نیکیوں) کے بدلے میں جو تم کرتے رہے

تَعْمَلُوْنَ ۝١٩ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝٢٠

ہو (۱۹)۔ تکیہ لگائے ہوں گے برابر بچھے ہوئے تختوں پر، اور ہم ان کی تزویج کردیں گے گوری گوری بڑی بڑی آنکھ والیوں کے ساتھ (۲۰)۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی شامل

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِۍ ۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝٢١

کردیں گے اور ہم ان کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہ ہونے دیں گے، ہر شخص اپنے اعمال میں محبوس رہے گا (۲۱)۔ اور ہم انھیں میوے

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢٢ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا

اور گوشت جیسے بھی مرغوب ہوں گے روز افزوں دیتے رہیں گے (۲۲)۔ ہاں آپس میں جام (شراب) پر چھینا جھپٹی بھی کریں گے

وقف لازم

توضیحی ترجمہ

(۵) اور اونچی چھت (یعنی آسمان یا عرش) کی۔
(۶) اور بھرے ہوئے سمندر کی۔
(۷) کہ آپ کے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے۔ (یعنی یہ سب چیزیں جن کی قسم کھائی گئی ہے اس بات کی گواہ ہیں کہ آخرت ضرور واقع ہو گی جہاں نافرمانوں کو عذاب دیا جائے گا)
(۸) کوئی نہیں ہے جو اُس کو روک سکے۔
(۹) جس دن آسمان تھرتھرا کر لرز اُٹھے گا۔
(۱۰) اور پہاڑ چل پڑیں گے ایک خاص چلنا۔
(۱۱) تو اُس دن بڑی خرابی ہو گی (حق کو) جھٹلانے والوں کے لئے۔
(۱۲) جو بیہودہ باتوں میں ڈوبے ہوئے کھیل رہے ہیں۔
(۱۳) اُس دن اُنھیں ٹھیل ٹھیل کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔
(۱۴) (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ آگ (یعنی جہنم) جس کو تم جھٹلاتے تھے۔
(۱۵) کیا یہ (بھی) جادو یا نظر بندی ہے؟ (اب بھی دیکھ پا رہے ہو) یا تمھیں نظر نہیں آرہا؟۔
(۱۶) چلو داخل ہو جاؤ اس میں، اب چاہے تم صبر کرو (یعنی بفرض محال اس کا عذاب برداشت کرو اور چپ رہو) یا صبر نہ کرو (اور خوب چیخو چلاؤ) تمہارے لئے برابر ہے۔ (صبر سے نہ رعایت ملے گی اور نہ چیخنے چلانے سے کوئی مدد) تمھیں اُن کرتوت کا بدلہ تو ملے گا ہی جو تم کیا کرتے تھے۔
(۱۷) (اور) متقی و پرہیزگار لوگ بلا شبہ جنتوں اور (طرح طرح کی) نعمتوں میں ہوں گے۔
(۱۸) ان کے پروردگار نے اُنھیں جس طرح نوازا اور اُن کے پروردگار ہی نے جس طرح اُنھیں دوزخ کے عذاب سے بچایا اس کا لطف اُٹھا رہے ہوں گے۔
(۱۹) (اُن سے کہا جائے گا کہ) کھاؤ اور پیو خوب مزے سے، اُن (نیک) اعمال کے صلہ میں جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔
(۲۰) وہ ایک قطار میں بچھی اونچی مسندوں پر تکیہ لگائے (آرام سے بیٹھے) ہوں گے، اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی (حوروں) سے اُن کا بیاہ کردیں گے۔
(۲۱) اور (ایک اور اہم خوش خبری سنو) جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اُن کی اولاد نے (بھی ایمان میں) اُن کی پیروی کی ہے، ہم اُن کی اولاد کو اُن کے ساتھ (جنت میں) ملا دیں گے اور ان کے عمل میں سے کسی چیز کی کمی نہیں کریں گے (یوں تو) ہر شخص کی جان اپنے اعمال کے بدلے میں رہن رکھی ہوئی ہے۔ (اچھے عمل کرے اور اس کو آزاد کرالے، لیکن اللہ کسی کے ساتھ خاص فضل بھی فرما سکتا ہے کہ اس کے گناہ معاف فرمادے)
(۲۲) اور ہم اُنھیں ایک کے بعد ایک پھل اور گوشت جو بھی وہ چاہیں گے دیئے جائیں گے۔
(۲۳) وہ (جنتی دوستانہ) چھینا جھپٹی کر رہے ہوں گے اس (جنت) میں ایسے جام شراب پر

لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ

کہ اس (شراب) میں نہ بک بک لگے گی اور نہ اور کوئی بیہودہ بات (۲۳)۔ اور ان کے پاس لڑکے آئیں جائیں گے جو ان کے لیے

مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا

ہیں، گویا وہ محفوظ موتی ہیں (۲۴)۔ وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے (۲۵)۔ (اور یہ بھی) کہیں گے کہ ہم

قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾

تو اس سے پہلے اپنے گھر میں بہت ڈرا کرتے تھے (۲۶)۔ سو اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیا (۲۷)۔

إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ

ہم اس سے پہلے اس کی دعائیں مانگا کرتے تھے، واقعی وہ بڑا محسن ہے، مہربان ہے (۲۸)۔ تو آپ سمجھاتے رہیے کیونکہ آپ اپنے پروردگار

رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ

کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں اور نہ مجنون ہیں (۲۹)۔ ہاں کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں اور ہم تو ان کے بارے میں حادثۂ موت کا

الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ

انتظار کر رہے ہیں؟ (۳۰)۔ آپ کہہ دیجیے (بہتر ہے) انتظار کرو اور میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں (۳۱)۔ کیا ان کی

أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل

عقلیں انھیں باتوں کی تعلیم کرتی ہیں یا یہ ہے کہ یہ ہیں ہی شریر لوگ؟ (۳۲)۔ ہاں یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے (قرآن) کو گڑھ لیا ہے؟ اصل

لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٣٤﴾ أَمْ

یہ ہے کہ ان میں ایمان ہی نہیں (۳۳)۔ اچھا تو یہ لوگ اس طرح کا کوئی کلام لے آئیں، اگر یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں (۳۴)۔ کیا

خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ

یہ لوگ بغیر کسی کے (پیدا کیے) پیدا ہو گئے یا یہ کہ خود (اپنے) خالق ہیں؟ (۳۵)۔ یا انھوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کر لیا ہے؟

وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ

اصل یہ ہے، ان میں یقین ہی نہیں (۳۶)۔ کیا ان لوگوں کے پاس آپ کے پروردگار کے خزانے ہیں، یا یہ لوگ حاکم (مجاز)

الْمُصَيْطِرُونَ ﴿٣٧﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم

ہیں؟ (۳۷)۔ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اس کے ذریعے سے باتیں سن لیا کرتے ہیں؟ تو ان میں سے جو سن آتا ہو وہ لائے (اپنے

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿٣٩﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا

دعوی پر) کوئی کھلی دلیل (۳۸)۔ کیا اللہ کے لیے تو بیٹیاں ہوں اور تمھارے لیے بیٹے؟ (۳۹)۔ یا آپ ان سے کچھ معاوضہ طلب کرتے ہیں،

توضیحی ترجمہ

جس میں نہ کوئی بے ہودگی (یعنی نشہ جیسے کوئی بات) ہوگی اور نہ گناہ کی کوئی بات۔ (کہ پی کر ہوش نہ رہے اور گناہ کر بیٹھے)

(۲۴) اور اُن کے اردگرد وہ نوعمر غلام پھر رہے ہوں گے جو اُن (کی خدمت) کے لئے (مخصوص) ہوں گے، وہ (حسن و جمال اور صفائی و رعنائی میں) ایسے ہوں گے جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔

(۲۵) وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوالات کریں گے۔

(۲۶) (ان میں سے کچھ لوگ جواباً) کہہ رہے ہوں گے کہ (بھئی) ہم تو اپنے گھر والوں کے درمیان تھے تو (اُخروی انجام سے) بہت ڈرتے تھے۔

(۲۷) آخر اللہ نے ہم پر بڑا احسان فرمایا اور ہم کو جھلسانے والی ہوا (تک) کے عذاب سے بچا لیا۔

(۲۸) اور ہم (یہاں) اس (آمد) سے پہلے سے اس سے دعا کرتے تھے، بے شک وہ بڑا محسن بڑا مہربان ہے۔ (کہ اُس نے ہماری سن لی)

ع ۲۸ / ۳

(۲۹) لہٰذا (اے پیغمبرؐ!) آپ (وعظ اور) نصیحت (کا کام) کرتے رہیے! آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون۔ (آپ تو پیغمبر ہیں)

(۳۰) کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ (آپؐ) شاعر ہیں جن کے بارے میں ہم زمانہ کی گردش (یعنی موت) کا انتظار کر رہے ہیں۔

(۳۱) کہہ دیجئے کہ (ٹھیک ہے) کرو انتظار! میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔

(۳۲) (آپ دیکھیں کہ) کیا اُن کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں؟ (کہ شاعر اور پیغمبر میں تمیز نہیں کر سکتے تب تو اُن کی عقلوں پر ماتم ہونا چاہیے) یا سرکش لوگ ہیں؟ (جان بوجھ کر سرکشی کرتے ہیں)

(۳۳) یا یہ یوں کہتے ہیں کہ آپؐ نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے؟ (نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ یہ حقیقت جاننے کے باوجود) یہ ایمان نہیں لاتے۔

(۳۴) تو لے آئیں (گھڑ کر یہ بھی) اس جیسا کوئی کلام، اگر یہ (اپنے اس دعوے میں) سچے ہیں۔ (کہ آپ نے اس کو گھڑ لیا ہے)

(۳۵) کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود اپنے خالق ہیں؟ (اگر ایسا نہیں ہے تو ضرور کوئی پیدا کرنے والا ہے اور جو پیدا کرنے والا ہے اسی کا حکم ماننا ہوگا)

(۳۶) کیا انھوں نے آسمان و زمین کی تخلیق کی ہے؟ (جو اس طرح کی باتیں کرتے ہیں، نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) یہ نہ ماننے والے لوگ ہیں۔

(۳۷) کیا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا یہ (ان کے) داروغہ بنے ہوئے ہیں؟ (کہ اپنی مرضی سے جس کو جو چاہیں دیں)

(۳۸) یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر یہ (عالم بالا کی باتیں) سن لیتے ہیں؟ (ایسا ہے تو) ان میں سے جو سنتا ہو کوئی واضح ثبوت پیش کرے۔

(۳۹) (تم نے کہاں سن لیا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں؟ تو) کیا اللہ کی بیٹیاں ہیں اور تمہارے بیٹے؟

(۴۰) کیا آپ ان سے کچھ معاوضہ مانگ رہے ہیں

فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾

سو وہ اس تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں؟ (۴۰)۔ کیا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ اسے لکھ لیا کرتے

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ

ہیں؟ (۴۱)۔ کیا یہ لوگ برائی کا ارادہ رکھتے ہیں؟ سو یہ کافر خود ہی برائی میں گرفتار ہوں گے (۴۲)۔ کیا ان کا اللہ کے سوا کوئی

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ

اور خدا ہے؟ پاک ہے اللہ ان کے شرک سے (۴۳)۔ اور اگر یہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھ لیں تو بھی یہی کہیں کہ یہ تو تہ بہ

السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ

تہ جما ہوا بادل ہے (۴۴)۔ تو انھیں چھوڑے رہئے، یہاں تک کہ انھیں اپنا وہ دن پیش آئے جس میں ان کے ہوش

الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ

اُڑ جائیں گے (۴۵)۔ جس دن ان کی تدبیریں ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں گی اور نہ انھیں مدد ہی ملے گی (۴۶)۔ ان

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

ظالموں پر قبل اس کے بھی عذاب (ہونے والا) ہے لیکن ان میں سے اکثر (اس کا) علم نہیں رکھتے (۴۷)۔ آپ اپنے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

پروردگار کی تجویز پر صبر سے قائم رہئے اس لیے کہ آپ تو عین ہماری حفاظت میں ہیں، اور آپ اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح کیا کیجئے

حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

جب اُٹھا کیجئے (۴۸)۔ اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور ستاروں سے پیچھے بھی (۴۹)۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ نجم مکی ہے، اس میں ۶۲ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

قسم ہے ستارہ کی جب وہ ڈوبنے لگے (۱) کہ یہ تمھارے ساتھ رہنے والے نہ بھٹکے اور نہ غلط راستہ پر ہو لئے (۲) اور نہ وہ اپنی خواہش نفس سے

الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ

بات کرتے ہیں (۳)۔ یہ کلام (تو) تمام تر وحی ہی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے (۴) انھیں بڑی قوت والے (فرشتہ) نے سکھایا ہے (۵)۔ پیدائشی

فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ

طاقتوں پھر وہ اصلی صورت پر ظاہر ہوا (۶) کہ وہ آسمان کے بلند کنارہ پر تھا (۷)۔ پھر وہ نزدیک ہوا اور زیادہ نزدیک ہوا (۸)۔ سو فاصلہ رہ گیا

ع ۲ / ۲۱ / ۴

توضیحی ترجمہ

(اپنی نصیحت و تبلیغ کا) جو اس کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں؟ (اور اس لئے آپ کی بات نہیں مانتے)

(۴۱) یا ان کے پاس غیب کا علم (آتا) ہے جسے یہ لکھ لیتے ہیں۔ (جو اس قدر پختگی سے قیامت نہ ہونے یا اپنی حفاظت کے دعوے کرتے ہیں)

(۴۲) یا (ان میں سے کوئی بات نہیں، بلکہ آپ کے ساتھ) مکر و فریب کرنا چاہتے ہیں؟ (ایسا ہے) تو جو لوگ کافر ہیں مکر تو اُن ہی پر پڑے گا۔

(۴۳) کیا اللہ کے سوا اُن کا کوئی اور خدا ہے؟ (یقیناً نہیں! کیونکہ اللہ کو تو یہ بھی مانتے ہیں، البتہ اس کے کچھ شریک بتاتے ہیں) تو اللہ پاک ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (اُسے کسی شریک کی ضرورت نہیں)

(۴۴) (ان کی سرکشی اور ہٹ دھرمی کا معاملہ تو یہ ہے کہ) اگر یہ (اپنی معجزہ والی فرمائش کے مطابق) آسمان کا کوئی ٹکڑا گرتا ہوا بھی دیکھ لیں تو (بھی نہ مانیں اور) کہیں کہ یہ تو تہ بہ تہ جما ہوا بادل ہے۔

(۴۵) لہٰذا آپ (اے پیغمبرؐ!) ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیجئے، بالآخر یہ اپنے اُس دن سے ملیں گے جس دن ان کے ہوش اُڑ جائیں گے۔

(۴۶) جس دن ان کا مکر کسی کام نہ آئے گا اور نہ انھیں (کہیں سے) کوئی مدد مل سکے گی۔

(۴۷) اور اس سے پہلے بھی ان ظالموں کے لئے ایک عذاب ہے (مثلاً قحط اور قتل بدر) لیکن ان میں سے اکثر کو اس کا علم (و اندازہ) نہیں۔

(۴۸) سو آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لیں (تسلی رکھیں، کیونکہ) بے شک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں، اور (ایک کام یہ کریں کہ) اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیں اُٹھتے وقت۔ (کسی مجلس سے یا نماز کے لئے)

(۴۹) اور رات کے کچھ حصے میں بھی اس کی تسبیح کیا کریں اور ستاروں کے جاتے وقت (مراد تہجد اور فجر کے وقت) بھی۔

سورۂ نجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب ہونے لگے۔ (یعنی وہ ستارہ اس کا گواہ ہے کہ)

(۲) (اے مکہ کے باشندو!) یہ تمہارے ساتھ رہنے والے (محمدؐ جن سے تم اچھی طرح واقف ہو) نہ (غلط فہمی کی بنا پر) راستہ بھٹکے ہیں، اور نہ (جان بوجھ کر اپنے ارادہ سے) بے راہ چلے ہیں۔

(۳) اور یہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے۔

(۴) یہ تو (جو کچھ کہتے ہیں) صرف وحی ہے جو اُن پر بھیجی جاتی ہے۔ (خواہ وہ لفظی ہو یا معنوی)

(۵) انھیں سکھایا ہے مضبوط قویٰ والے (فرشتہ) نے۔

(۶) جو زور آور ہے، اور (آپؐ کے) سامنے آچکا ہے۔ (اپنی اصلی شکل میں)

(۷) اور وہ (فرشتہ اس وقت) بلند اُفق پر تھا۔

(۸) پھر وہ قریب آیا اور اُتر آیا۔ (زمین پر)

(۹) اور (آپؐ سے اتنا قریب ہو گیا کہ) رہ گیا فاصلہ

قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝٩ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۝١٠ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

دو کمانوں کا بلکہ اور بھی کم (۹)۔ پھر (اللہ نے) اپنے بندہ پر وحی نازل کی جو کچھ کی (۱۰)۔ قلب نے کوئی غلطی نہیں کی،

مَا رَاٰى ۝١١ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝١٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝١٣

دیکھی ہوئی چیز میں (۱۱)۔ تو کیا ان (پیمبر) سے ان چیزوں میں نزاع کرتے ہو ان کی دیکھی ہوئی چیزوں میں (۱۲)۔ اور انھوں نے

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝١٤ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝١٥ اِذْ يَغْشَى

اس (فرشتہ) کو ایک بار اور بھی دیکھا ہے (۱۳)۔ سدرۃ المنتہٰی کے قریب (۱۴)۔ کہ اس کے قریب جنت الماوٰی ہے (۱۵)۔ جب

السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝١٦ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝١٧ لَقَدْ رَاٰى مِنْ

کہ اس سدرہ کو لپٹ رہی تھیں جو چیزیں کہ لپٹ رہی تھیں (۱۶)۔ ان (پیمبر) کی آنکھ نہ تو ہٹی اور نہ بڑھی (۱۷)۔ انھوں نے اپنے

اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝١٨ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝١٩ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

پروردگار (کی قدرت) کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے (۱۸)۔ بھلا تم نے غور کیا ہے لات اور عزیٰ کے حال میں؟ (۱۹)۔

الْاُخْرٰى ۝٢٠ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝٢١ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝٢٢

اور ایک تیسری اور منات کے بھی (۲۰)۔ کیا تمھارے لیے تو نر ہوں اور اللہ کے لیے مادہ؟ (۲۱)۔ یہ تقسیم تو بڑی ہی بے ڈھنگی

اِنْ هِىَ اِلَّاۤ اَسْمَاۤءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَاۤؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

ہے (۲۲)۔ یہ تو نرے نام ہی نام ہیں جو تم نے، اور تمھارے باپ داداوں نے ٹھہرا لئے ہیں اللہ نے تو اس پر کوئی دلیل اتاری نہیں،

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ

یہ لوگ نرے اٹکل پر اور اپنے نفس کی خواہش پر چل رہے ہیں، اس حال میں کہ ان کے پاس ان کے پروردگار کی

وَلَقَدْ جَاۤءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝٢٣ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝٢٤

طرف سے ہدایت آچکی ہے (۲۳)۔ بھلا کہیں انسان کو ہر وہ چیز مل جاتی ہے جس کی وہ آرزو کرتا ہے؟ (۲۴)۔

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝٢٥ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ

اور اللہ ہی کے ہاتھ میں آخرت بھی ہے اور دنیا بھی (۲۵)۔ اور کتنے ہی فرشتے آسمانوں میں ہیں کہ ان کی سفارشیں ذرا بھی

شَفَاعَتُهُمْ شَيْــًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَيَرْضٰى ۝٢٦

کام نہیں آسکتی ہیں مگر ہاں، بعد اس کے کہ اللہ اجازت دیدے جس کے لیے وہ چاہے اور اس کی رضا ہو (۲۶)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰۤئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝٢٧

بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو زنانہ نام سے یاد کرتے ہیں (۲۷)۔

توضیحی ترجمہ

دو کمانوں کے برابر یا (یوں سمجھ لو کہ) اس سے بھی کم۔

(۱۰) سو (اس طرح اللہ تعالیٰ نے) اپنے بندے پر وحی بھیجی جو بھیجنا تھی۔

(۱۱) جو کچھ انھوں نے دیکھا (اس کے سمجھنے میں) دل نے کوئی غلطی نہیں کی۔

(۱۲) (اس بابت ہم نے کئی اہم حقیقتیں بیان کی ہیں) کیا پھر بھی تم ان (پیغمبرؐ) سے اس چیز کے بارے میں بحث و نزاع کرتے ہو جو اُن کی دیکھی ہوئی ہیں۔

(۱۳) اور حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے اس (فرشتے) کو ایک بار اور (بھی) دیکھا ہے۔

(۱۴) (سفر معراج میں) سدرۃ المنتہٰی کے مقام پر۔

(۱۵) اسی کے پاس جنت الماوٰی ہے۔

(۱۶) (اس وقت کیا منظر تھا) جب اس سدرہ پر چھایا ہوا تھا جو کچھ کہ چھایا ہوا تھا۔ (یعنی حق تعالیٰ کے انوار و تجلیات اور لاتعداد فرشتے سونے کے پروانوں کی شکل میں)

(۱۷) (پیغمبرؐ کی) آنکھ (اس پر جم کر رہ گئی) نہ تو اس سے ہٹی اور نہ (ہی آگے) بڑھی۔

(۱۸) انھوں نے (وہاں) اپنے رب کی نشانیوں (اور قدرت) کے بہت سے نمونے دیکھے۔

(۱۹) (اُس لامحدود عظمت والے خدا کے مقابلہ میں) کیا تم نے لات اور عزّیٰ (کی حقیقت) پر بھی غور کیا ہے؟

(۲۰) اور ایک اور تیسرے (بڑے بت) منات پر؟ (غور کرو سب حقیقت سامنے آجائے گی)

(۲۱) کیا تمہارے لئے تو بیٹے ہوں اور اُس (خالق کائنات) کی بیٹیاں؟ (اپنے اس عقیدہ پر غور کرو)

(۲۲) (ایسا ہے) تب تو یہ بڑی بے انصافی کی تقسیم ہے۔

(۲۳) (ان بتوں کی حقیقت بس اتنی ہے کہ) یہ کچھ نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں، اللہ نے تو ان کے حق میں کوئی دلیل نہیں اُتاری، یہ (کافر) لوگ تو محض وہم و گمان اور نفسانی خواہشات پر چل رہے ہیں، اور اس کے باوجود کہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔

(۲۴) کیا انسان کو ہر وہ چیز مل جاتی ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہے؟ (پھر انھوں نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ یہ بت ان کی سفارش کریں گے، یہ تو ان کی تمنا ہے)

(۲۵) بس اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے آخرت اور دنیا (لہٰذا تمنا بھی پورا کرنا اُسی کے اختیار میں ہے)

ع ۵ ۱ ۵

(۲۶) اور (ان بتوں کی تو حقیقت ہی کیا ہے؟) آسمان میں (اللہ کے پاس) کتنے بہت سے فرشتے ہیں (لیکن) اُن کی سفارش (بھی) کسی کے کچھ کام نہیں آسکتی (ہاں کام آسکتی ہے، مگر) اس کے بعد کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت دیدے اور اس پر راضی ہو جائے۔

(۲۷) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو زنانے ناموں سے منسوب کرتے ہیں (یعنی فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہنے والے وہی ہو سکتے ہیں جنھیں آخرت پر ایمان نہ ہو)

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ

حالانکہ ان کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں، یہ لوگ محض اٹکل پر چل رہے ہیں اور اٹکل حق کے مقابلہ میں ذرا بھی کام نہیں آتی (۲۸)۔

مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ڏ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا

تو آپ اس کی طرف سے خیال ہی ہٹا لیجئے جو ہماری طرف سے بے پروائی اختیار کیے ہوئے ہے اور کوئی مقصد ہی نہیں رکھتا بجز

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ۭ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ

دنیوی زندگی کے (۲۹)۔ ان لوگوں کے علم کی رسائی کی حد بھی بس یہی ہے، آپ کا پروردگار ہی بس خوب جانتا ہے کہ کون اس کے

ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

راستہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہی اسے بھی خوب جانتا ہے کہ کون راہ راست پر ہے (۳۰)۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

اور جو کچھ بھی زمین میں ہے، انجام کار یہ ہے کہ وہ بُرائی کرنے والوں کو ان کے عمل کی پاداش میں بدلہ دے گا

اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا

اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا معاوضہ دے گا (۳۱)۔ وہ لوگ ایسے ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچے

اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ

رہے، مگر ہاں یہ کہ ہلکے ہلکے گناہ ہو جائیں، بے شک آپ کا پروردگار بڑی وسیع مغفرت والا ہے، وہ تم کو خوب

الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ

جانتا ہے جب کہ تم کو زمین سے پیدا کیا اور جب تم ماؤں کے پیٹ میں بطور جنین کے تھے تو تم اپنے آپ کو مقدس نہ سمجھو،

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ ۧ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ ۙ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ

بس وہی تقویٰ کرنے والوں کو خوب جانتا ہے (۳۲)۔ بھلا آپ نے اس شخص کے حال پر نظر کی جس نے رُوگردانی کی (۳۳)۔ اور مال

اَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ

قلیل دیا اور (اب) بند کر دیا (۳۴)۔ کیا اس کے پاس علم غیب ہے کہ (اُسے) دیکھ رہا ہے؟ (۳۵)۔ کیا اُسے خبر نہیں اس

صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ ۙ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓي ﴿۳۷﴾ ۙ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

(مضمون) کی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے (۳۶)۔ اور ابراہیم کے بھی، جنھوں نے (احکام کی) پوری بجا آوری کی (۳۷)۔ کہ کوئی

اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ ۙ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ ۙ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ

بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا (۳۸)۔ اور انسان کو صرف اپنی ہی کمائی ملے گی (۳۹)۔ اور یہ کہ انسان کی سعی بہت جلد

توضیحی ترجمہ

(۲۸) اُنھیں اس بابت ذرا بھی علم نہیں ہے، وہ تو محض وہم وگمان (اور خیالی باتوں) کے پیچھے چل پڑے ہیں، اور بے شک وہم وگمان حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں دیتا۔

(۲۹) لہٰذا (اے پیغمبرؐ!) آپ اُس کی فکر نہ کریں جس نے ہمارے ذکر اور ہماری یاد سے منھ موڑ لیا ہے، اور جو صرف دنیوی زندگی (ہی کی کامیابی) چاہتا ہے۔

(۳۰) ایسے لوگوں کے علم کی حد بس یہیں تک ہے (اس سے آگے اُن کی رسائی نہیں) آپ کا پروردگار بخوبی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک چکا ہے اور وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ کون راہِ راست پر ہے۔

(۳۱) اور اللہ ہی کا (پیدا کردہ) ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ بھی زمین میں ہے (اور یہ سارا کارخانہ پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں زندگی کا ایک دوسرا نہ ختم ہونے والا سلسلہ قائم کیا جائے) تاکہ جنھوں نے بُرے عمل کئے ہیں اُن کو اُن کے بُرے عمل کا بدلہ دے، اور جنھوں نے نیک عمل کئے ہیں اُن کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

(۳۲) وہ (نیک عمل کرنے والے) لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کبیرہ گناہوں اور فواحش (یعنی بے حیائی کے کاموں سے (پوری طرح) بچتے ہیں مگر یہ کہ ہلکے قصور (اور چھوٹے گناہ) کا (کوئی) داغ (دھبہ لگ جائے تو) بے شک آپ کا پروردگار مغفرت کے معاملہ میں بڑی وسعت رکھتا ہے (لہٰذا اے مخاطب! توبہ استغفار کرتے رہا کرو، اور اگر نیک عمل یا تقوے کی توفیق اللہ دیدے تو یہ دھیان رکھو کہ) وہ تمہیں خوب جانتا ہے (اس وقت سے) جب اس نے تمہاری تخلیق کی تھی زمین (یعنی مٹی) سے (آدم کی شکل میں) اور (اس وقت بھی) جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں جنین (کی صورت میں) تھے، لہٰذا اپنے آپ کو مقدس (و متقی) نہ ٹھہراؤ، وہ خوب جانتا ہے کہ کون (کتنا) متقی ہے۔ (اور اس کی نیکی اور پاکیزگی وقتی ہے یا مستقل؟)

(۳۳) (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ نے دیکھا ایسا شخص جو (دین حق پر رہا اور پھر اس سے) منھ موڑ گیا۔

(۳۴) اور جس نے (اللہ کی راہ میں) تھوڑا سا دیا، پھر رُک گیا۔

(۳۵) کیا اُس کے پاس علم غیب ہے جو دیکھ رہا ہے؟ (کہ اس کی نجات کا فیصلہ ہو گیا؟)

(۳۶) کیا اس کو (ان باتوں کی) خبر نہیں جو موسیٰؑ کے صحیفوں میں (بھی درج) تھیں۔

(۳۷) اور ابراہیمؑ کے (صحیفوں میں) بھی، جو مستقل (تا عمر) وفادار رہے۔ (یعنی اللہ سے عہد و پیمان کی مثالی پابندی کی اور اس کے احکام کی پوری تعمیل کی)

(۳۸) (وہ باتیں یہ تھیں) کہ کوئی بوجھ اُٹھانے والا (خدا کے یہاں) کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ (سب کو خود اپنا بوجھ اُٹھانا ہوگا)

(۳۹) اور یہ کہ انسان کے لئے نہیں ہے مگر جو کمایا۔ (یعنی ہر ایک کو اس کے عمل و کوشش کے مطابق ہی بدلہ ملے گا)

(۴۰) اور یہ کہ انسان کی سعی و کوشش بہت جلد

يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَ

دیکھ لی جائے گی (۴۰)۔ پھر اُسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا (۴۱)۔ اور یہ کہ (سب کو) آپ کے پروردگار کے پاس

اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ

پہنچنا ہے (۴۲)۔ اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے (۴۳)۔ اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے (۴۴)۔ اور یہ کہ اُسی

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ

نے نر و مادہ دو جنسوں کو پیدا کیا ہے (۴۵)۔ نطفہ سے جب وہ ڈالا جاتا ہے (۴۶)۔ اور یہ کہ دوبارہ پیدائش

النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ

اسی کے ذمہ ہے (۴۷)۔ اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہے اور (سرمایہ) باقی رکھتا ہے (۴۸)۔ اور یہ کہ وہی پروردگار ہے

الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادًا ِۨ الْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ وَثَمُوْدَا۟ فَمَآ اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ

شعریٰ کا بھی (۴۹)۔ اور یہ کہ اسی نے قوم عاد اوّل کو ہلاک کیا (۵۰)۔ اور ثمود کو بھی (اس نے) باقی نہ چھوڑا (۵۱)۔ اور ان سے پہلے

نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ

نوح کی قوم کو بھی کہ وہ اور بڑھے ہوئے ظالم و سرکش تھے (۵۲)۔ اور اُلٹی ہوئی بستیوں کو بھی پھینک مارا

اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا

تھا (۵۳)۔ پھر اُن بستیوں کو گھیر لیا جس چیز نے کہ گھیر لیا (۵۴)۔ سو تو اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں میں شک کرتا رہے گا؟ (۵۵)۔ یہ

نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ

ڈرانے والے (پیمبر) بھی پہلے ڈرانے والوں میں سے ہیں (۵۶)۔ قریب آ گئی وہ قریب آجانے والی چیز (۵۷)۔

اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَ

اللہ کے سوا اُس کا کوئی ہٹانے والا نہیں (۵۸)۔ سو کیا تم لوگ اس کلام پر حیرت کرتے ہو (۵۹)۔ اور ہنستے ہو اور

لَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾ السجدة

روتے نہیں ہو؟ (۶۰)۔ اور تم تکبر کرتے ہو (۶۱)۔ غرض یہ کہ اللہ کی اطاعت کرو اور عبادت کرو (۶۲)۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ قمر مکی ہے، اس میں ۵۵ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا

قیامت نزدیک آ پہنچی، اور چاند شق ہو گیا (۱)۔ اور یہ اگر کوئی نشان دیکھ لیتے ہیں تو (اُسے) ٹال جاتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں

توضیحی ترجمہ

دیکھی جائے گی۔
(۴۱) پھر اُسے اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔
(۴۲) اور یہ کہ آخرکار سب کو آپ کے رب کے پاس (ہی) پہونچنا ہے۔
(۴۳) اور یہ کہ وہ ہی ہنساتا ہے اور رُلاتا ہے۔
(۴۴) اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے۔
(۴۵) اور یہ کہ اُسی نے بنائے جوڑے نر اور مادہ کے۔
(۴۶) نطفہ (کی ایک بوند) سے (دونوں بنتے ہیں) جب وہ (رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے۔
(۴۷) اور یہ (بھی اُن صحیفوں میں درج تھا) کہ دوسری زندگی دینا اسی نے (اپنے) ذمہ لیا ہے۔
(۴۸) اور یہ کہ وہی مالدار بناتا ہے (کہ کسی کا محتاج نہیں رہتا) اور (وہی) سرمایہ دار بناتا ہے۔
(۴۹) اور یہ کہ وہی شعریٰ (جیسے بہت بڑے ستارے) کا بھی رب ہے۔ (جس کو لوگ پوجتے ہیں اور دنیا کے حالات میں اس کے بڑے اثرات مانتے ہیں)
(۵۰) اور یہ کہ اُسی نے (ہود علیہ السلام کی قوم) عاد اول کو ہلاک کیا۔ (اُن کے کفر کی وجہ سے)
(۵۱) اور (قوم) ثمود کو بھی، سو (جب عذاب آیا تو ان میں کے) کسی (کافر) کو باقی نہ چھوڑا۔
(۵۲) اور ان سے پہلے نوح کی قوم کو بھی (ہلاک کیا) بے شک وہ سب سے بڑھ کر ظالم اور سرکش و شرارتی تھے۔ (کہ سیکڑوں برس تک اللہ کے پیغمبر نوحؑ کو اذیتیں پہونچاتے رہے)
(۵۳) اور موتفکہ (یعنی اُلٹائی ہوئی بستیوں) کو اُسی نے دے مارا۔
(۵۴) پھر آپڑا اُن (بستیوں) پر جو کچھ آپڑا۔ (یعنی پتھروں کی بارش)
(۵۵) سو (اے انسان!) تو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں میں شک (و انکار) کرے گا؟۔ (ہم نے تیری ہدایت کے لئے نبی، آسمانی کتابیں اور صحائف بھیجے، اُن میں قوموں کے حالات درج کئے، تجھے عذاب سے محفوظ رکھا وغیرہ وغیرہ)
(۵۶) یہ (پیغمبرؐ بھی) پہلے خبردار کرنے والوں کی طرح (ہی) ایک خبردار کرنے والے ہیں۔
(۵۷) جلد آنے والی گھڑی قریب آچکی ہے۔
(۵۸) اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اُسے ہٹا سکے۔
(۵۹) تو کیا تم اس بات پر حیرت کرتے ہو؟۔
(۶۰) اور ہنستے ہو، روتے نہیں؟
(۶۱) اور تم (اپنی اکڑ میں) کھیل کود میں پڑے ہو۔
(۶۲) چنانچہ (اے مسلمانو! تم) سجدہ کرو (صرف) اللہ کے لئے (اور اپنی اطاعت کا مظاہرہ کرو) اور اُسی کی بندگی کیا کرو۔ (ہمیشہ)

سورۂ قمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) قیامت قریب آگئی اور (اس کے قرب کی ایک علامت معجزہ) شق القمر واقع ہو گیا۔
(۲) اور ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ اگر یہ کوئی نشانی (یا معجزہ) دیکھتے ہیں تو اعراض کرتے ہیں (اور منہ موڑ لیتے ہیں) اور (یوں) کہنے لگتے ہیں

سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَ کَذَّبُوۡا وَ اتَّبَعُوۡۤا اَہۡوَآءَہُمۡ وَ کُلُّ اَمۡرٍ مُّسۡتَقِرٌّ ﴿۳﴾

(یہ) جادو ہے جو ابھی ختم ہو جائے گا (۲)۔ اور ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر بات کو قرار آجاتا ہے (۳)۔

وَ لَقَدۡ جَآءَہُمۡ مِّنَ الۡاَنۡۢبَآءِ مَا فِیۡہِ مُزۡدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِکۡمَۃٌۢ بَالِغَۃٌ فَمَا

اور ان لوگوں کے پاس خبریں اتنی پہنچ چکی ہیں کہ جن میں کافی عبرت ہے (۴)۔ اعلیٰ درجہ کی دانشمندی ہے، مگر ڈرانے والی

تُغۡنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنۡہُمۡ ۘ یَوۡمَ یَدۡعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیۡءٍ نُّکُرٍ ﴿۶﴾

چیزیں انھیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں (۵)۔ سو آپ اُن کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجیے، جس روز ایک بلانے والا انھیں ایک ناگوار

خُشَّعًا اَبۡصَارُہُمۡ یَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ کَاَنَّہُمۡ جَرَادٌ

چیز کی طرف بلائے گا (۶)۔ اُن کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، قبروں سے (اس طرح) نکل رہے ہوں گے جیسے ٹڈی پھیل

مُّنۡتَشِرٌ ﴿۷﴾ مُّہۡطِعِیۡنَ اِلَی الدَّاعِ ؕ یَقُوۡلُ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا یَوۡمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾

جاتی ہے (۷)۔ دوڑے چلے آرہے ہوں گے بلانے والے کی طرف، کافر لوگ کہتے ہوں گے کہ یہ دن بڑا سخت ہے (۸)۔ ان

کَذَّبَتۡ قَبۡلَہُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ فَکَذَّبُوۡا عَبۡدَنَا وَ قَالُوۡا مَجۡنُوۡنٌ وَّ ازۡدُجِرَ ﴿۹﴾

لوگوں سے پہلے نوح کی قوم والے تکذیب کر چکے ہیں، سو انھوں نے ہمارے بندے کی تکذیب کی اور کہا کہ یہ مجنون ہیں اور (نوح کو)

فَدَعَا رَبَّہٗۤ اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحۡنَاۤ اَبۡوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ

دھمکی بھی دی گئی (۹)۔ اس پر انھوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میں درماندہ ہوں سو تو بدلہ لے لے (۱۰)۔ سو ہم نے آسمان کے

مُّنۡہَمِرٍ ﴿۱۱﴾ ۫ۖ وَّ فَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ عُیُوۡنًا فَالۡتَقَی الۡمَآءُ عَلٰۤی اَمۡرٍ قَدۡ

دروازے کھول دیے بکثرت برسنے والے پانی سے (۱۱)۔ اور زمین میں چشمے پھوڑ دیے سو پورا پانی مل گیا اُس کام کے لیے جو تجویز

قُدِرَ ﴿۱۲﴾ ۚ وَ حَمَلۡنٰہُ عَلٰی ذَاتِ اَلۡوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ﴿۱۳﴾ ۙ تَجۡرِیۡ بِاَعۡیُنِنَا ۚ جَزَآءً

ہو چکا تھا (۱۲)۔ اور ہم نے نوح کو سوار کر دیا تختوں اور میخوں والی (کشتی) پر (۱۳)۔ جو ہماری نگرانی میں رواں تھی، (یہ سب) انتقام میں

لِّمَنۡ کَانَ کُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَ لَقَدۡ تَّرَکۡنٰہَاۤ اٰیَۃً فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ ﴿۱۵﴾ فَکَیۡفَ

اس شخص کے تھا جس کا انکار کیا گیا تھا (۱۴)۔ اور ہم نے اس واقعہ کو نشان (عبرت) کے طور پر رہنے دیا، سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے

کَانَ عَذَابِیۡ وَ نُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ

والا (۱۵)۔ سو (دیکھو) میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی ہیں؟ (۱۶)۔ اور ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے، سو ہے

مُّدَّکِرٍ ﴿۱۷﴾ کَذَّبَتۡ عَادٌ فَکَیۡفَ کَانَ عَذَابِیۡ وَ نُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا

کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ (۱۷)۔ عاد نے بھی تکذیب کی سو (دیکھو) میرا عذاب اور میری تنبیہات کیسی رہیں؟ (۱۸)۔ ہم نے مسلط کی

توضیحی ترجمہ

کہ یہ تو جادو ہے پہلے سے چلا آرہا ہے۔ (یعنی پہلے بھی اس طرح کا جادو دکھایا جاتا رہا ہے)

(۳) اور (اس موقع پر بھی) انھوں نے (معجزہ کو) جھٹلا دیا، اور اپنی خواہشات کی پیروی کی، اور ہر کام کو آخر کسی ٹھکانہ پر ٹک کر رہنا ہے۔ (یعنی ہر کام کا ایک انجام ہوتا ہے، انھیں اپنے کیے کا بدلہ ملے گا)

(۴) اور ان کو (پچھلی قوموں کے واقعات کی) خبریں مل چکی ہیں جن میں تنبیہ کا بڑا سامان ہے۔

(۵) (اور) حکمت اور عقل کی دل میں اُتر جانے والی باتیں (بھی) پھر بھی یہ تنبیہات (ان پر) کچھ کارگر نہیں۔ (اُن کی شقاوت کا یہ عالم ہے)

وقف لازم

(۶) تو آپ بھی اُن سے اعراض کیجئے (ان کو خود پتہ چل جائے گا) جس دن پکارنے والا ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔

(۷) اُس دن یہ آنکھیں جھکائے قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے جیسے ہر طرف پھیلی ہوئی ٹڈیاں۔

(۸) دوڑے جارہے ہوں گے اُس پکارنے والے کی طرف، کہہ رہے ہوں گے (یہی) کافر (جو قیامت کا انکار کرتے تھے) کہ بڑا سخت دن ہے یہ۔

(۹) اِن سے پہلے نوحؑ کی قوم نے بھی جھٹلانے کا رویہ اختیار کیا تھا، اور انھوں نے ہمارے (پیغام رساں) بندے کو یہ کہہ کر جھٹلا دیا کہ (یہ تو) مجنون ہیں، اور (یہی نہیں) انھیں دھمکیاں بھی دی گئیں۔

(۱۰) اس پر انھوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں (ان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کرسکتا) اب آپ ہی (ان سے) بدلہ لیجئے۔ (یہ نہ صرف یہ کہ بات نہیں مانتے بلکہ تیرے رسول کو دیوانہ کہتے ہیں اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دیتے ہیں)

(۱۱) چنانچہ ہم نے (اُن کی دعا قبول کی اور) ٹوٹ کر برسنے والے پانی سے آسمان کے دہانے کھول دیئے۔

(۱۲) اور زمین کو پھاڑ کر چشموں میں تبدیل کر دیا، اس طرح (آسمان و زمین کا) سارا پانی اس کام کے لئے مل گیا جو مقدر ہو چکا تھا۔ (یعنی قوم نوح کی ہلاکت اور غرقابی)

(۱۳) اور اُن کو (یعنی نوحؑ کو) ہم نے سوار کر دیا تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر۔

(۱۴) جو چل رہی تھی ہماری حفاظت و نگرانی میں، (یہ لیا گیا تھا) بدلہ اُس (پیغمبر) کی طرف سے جس کا انکار کیا گیا تھا۔ (اور جس کی ناقدری کی گئی تھی)

(۱۵) اور ہم نے اس (واقعہ) کو (یا کشتی کو قدرت کی) نشانی کے طور پر (عبرت کے لئے) باقی رکھا، تو ہے کوئی جو نصیحت و عبرت حاصل کرے۔

(۱۶) تو (سوچو کہ) کیسا تھا میرا عذاب (ہولناکی میں) اور میرا ڈرانا۔ (سچائی میں)

(۱۷) اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے (جو ذرا سی کوشش کرے سمجھ سکتا ہے) تو ہے کوئی جو نصیحت حاصل کرے۔

(۱۸) (قوم) عاد نے (بھی پیغمبر کو) جھٹلایا (تھا) تو (ذرا سوچو) کیسا تھا میرا عذاب اور (پیشگی) ڈرانا۔

(۱۹) (لو ہم تمہیں بتاتے ہیں) ہم نے بھیج دی

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

اُن پر ایک تند ہوا ایک دائمی نحوست کے دن (۱۹)۔ لوگوں کو (اس طرح) اُکھاڑ پھینکتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَ

تنے ہیں (۲۰)۔ سو (دیکھو) میرا عذاب اور میری تنبیہات کیسی رہیں؟ (۲۱)۔ اور ہم نے آسان کردیا ہے، قرآن کو نصیحت

لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾

حاصل کرنے کے لئے، سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ (۲۲)۔ ثمود نے بھی تنبیہ کرنے والوں کی تکذیب کی (۲۳)۔

فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِيَ

اور بولے کہ کیا ہم اپنے ہی ہم جنس ایک انسان کی پیروی کریں اور وہ بھی اکیلا! پھر تو ہم نرے بیوقوف اور مجنون ٹھہرے (۲۴)۔ کیا

الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ

ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے؟ بلکہ یہ بڑا جھوٹا ہے، شیخی باز ہے (۲۵)۔ انھیں عنقریب کل ہی معلوم ہوا جاتا ہے کہ

الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ

بڑا جھوٹا اور شیخی باز کون تھا (۲۶)۔ ہم اونٹنی کو ظاہر کرنے والے ہیں اُن کی آزمائش کے لیے سو انھیں دیکھتے بھالتے رہنا اور صبر

وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾

سے بیٹھے رہنا (۲۷)۔ اور خبر دیدینا کہ پانی اُن کے درمیان بانٹ دیا گیا ہے ہر ایک باری پر باری والا حاضر ہوا کرے (۲۸)۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾

پھر انھوں نے اپنے رفیق کو بلایا، سو اس نے (اس پر) وار کیا اور (اس کو) ہلاک کر ڈالا (۲۹)۔ سو دیکھو، میرا عذاب اور میری تنبیہات

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾

کیسی رہیں؟ (۳۰)۔ ہم نے اُن پر ایک ہی نعرہ مسلط کیا سو وہ ایسے ہوگئے جیسے کانٹوں کی باڑ لگانے والے کا چورا (۳۱)۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ

اور ہم نے آسان کردیا ہے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے، سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ (۳۲)۔ لوط کی قوم

بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾

نے ڈرانے والوں کی تکذیب کی، (۳۳)۔ ہم نے اُن پر پتھر برسائے، بجز خاندان لوط کے کہ انھیں صبح تڑکے بچالیا (۳۴)۔

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ

اپنی طرف سے فضل کرکے، جو شکر کرتا ہے اُسے ہم صلہ ہی ایسا دیا کرتے ہیں (۳۵)۔ اور لوط نے ڈرایا تھا انھیں

ع ۱ ۲۲ ۸

توضیحی ترجمہ

اُن پر تیز و تند مسلسل چلنے والی ہوا منحوس دن میں۔ (یعنی ایسے دن میں جو اُن کے لئے منحوس ثابت ہوا)

(۲۰) (وہ ہوا) لوگوں کو اکھاڑ پھینکتی تھی جیسے وہ کھجور کے اُکھڑے ہوئے درخت کے تنے ہوں۔

(۲۱) (سمجھ لو کہ) کیسا تھا میرا عذاب اور (میرا پہلے سے بار بار) ڈرانا۔

(۲۲) اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کردیا ہے (جو ذرا سی کوشش کرے سمجھ سکتا ہے) تو ہے کوئی جو نصیحت حاصل کرے۔

(۲۳) (اور) ثمود نے (بھی) ڈرانے والوں (یعنی پیغمبروں) کو جھٹلایا۔ (یعنی اُن کو اللہ کا پیغمبر نہیں مانا)

(۲۴) چنانچہ وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی ہے جو ہم ہی میں سے ہے (کوئی فرشتہ نہیں، اور) اکیلا ہے (اپنی بات کہنے میں) ہم اس کی پیروی کرنے لگیں؟ (ایسا کریں گے) تب تو ہم بڑی گمراہی میں اور دیوانگی میں جا پڑیں گے۔

(۲۵) (اور یہ بھی کہتے تھے کہ) کیا ہم میں سے اسی پر وحی القاء کی گئی؟ (یعنی ہم سب میں کیا صرف یہی رہ گئے تھے؟) بلکہ (ہمارے نزدیک) یہ پرلے درجہ کے جھوٹے اور شیخی باز شخص ہیں۔ (کہتے ہیں کہ اللہ نے مجھے رسول بنایا ہے اور ساری قوم کو میری اطاعت کا حکم دیا ہے)

(۲۶) (ہم نے صالحؑ سے کہا کہ) کل ہی انھیں پتہ چل جائے گا کہ پرلے درجہ کا جھوٹا اور شیخی باز کون ہے؟

(۲۷) ہم (اُن کی فرمائش کے مطابق) ایک اونٹنی (پتھر سے نکال کر) بھیج رہے ہیں، جو اُن کے لئے ایک آزمائش ہوگی (کہ کون اللہ و رسول کی بات مانتا ہے اور کون اپنے نفس کی) آپ بس اُن پر نظر رکھئے اور (اپنے پر قابو کیے) صبر رکھئے۔

(۲۸) اور اُن کو بتا دیجئے کہ (کنویں کا) پانی اُن کے درمیان تقسیم کردیا گیا ہے (ایک دن وہ اپنے جانوروں کو پلائیں گے اور ایک دن وہ اونٹنی پیے گی) ہر پینے والا اپنی باری پر ہی (کنویں پر) آئے گا۔

(۲۹) پھر انھوں نے اپنے ایک ساتھی کو بلایا (جس کو انھوں نے اس کو ذبح کرنے پر آمادہ کیا تھا) تو اُس نے وار کر کے اُس (اونٹنی) کی کوچیں کاٹ دیں۔ (جس سے وہ ہلاک ہوگئی)

(۳۰) تو (اب سوچو کہ) میرا عذاب اور میرا بار بار ڈرانا کیسا تھا۔

(۳۱) (ان پر نازل ہونے والے عذاب کی صورت یہ تھی کہ) ہم نے اُن پر فقط ایک چنگھاڑ بھیجی، تو وہ اس سے ایسے (چورا چورا) ہو کر رہ گئے جیسے کانٹوں کی روندی ہوئی باڑھ۔ (چورا ہو جاتی ہے)

(۳۲) اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کردیا ہے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟

(۳۳) قوم لوط نے (بھی) ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔

(۳۴) (تو اُن پر اس طرح عذاب نازل کیا گیا کہ) ہم نے اُن پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجی، (جس سے سب ہلاک ہوگئے) سوائے لوط اور اُن کے متعلقین کے، جن کو ہم نے سحر کے وقت نکال لیا تھا۔

(۳۵) (یہ نکال لینا) ہماری طرف سے ایک احسان تھا۔ ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہر شکر گذار کو۔

(۳۶) اور (عذاب سے پہلے لوطؑ نے) اُن کو ڈرایا تھا

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا

ہماری گرفت سے، سوانھوں نے (اس) ڈرانے میں جھگڑے نکالے (۳۶)۔ اورانھوں نے لوط سے ان کے مہمان کو بارادۂ بد

أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ

لے لینا چاہا، تو ہم نے اُن کی آنکھیں پٹ کردیں کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو (۳۷)۔ اور صبح سویرے ہی اُن پر

مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

عذاب دائمی آپہنچا کہ لو (۳۸)۔ میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو (۳۹)۔ اور ہم نے قرآن کو آسان کردیا ہے نصیحت لینے کو

فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا

سو ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ (۴۰)۔ اور فرعون والوں کے پاس ڈرانے کی (بہت سی) چیزیں پہنچیں (۴۱)۔ انھوں نے ہماری ساری نشانیوں کو

فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم

جھٹلایا تو ہم نے (انھیں) زبردست صاحب قدرت کی پکڑ پکڑی (۴۲)۔ تو کیا تمھارے (زمانہ کے) کافران لوگوں سے کچھ بہتر ہیں؟ یا

بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ

تمھارے لیے (آسمانی) نوشتوں میں کوئی معافی ہے؟ (۴۳) یا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم ایسی جماعت ہیں جو غالب ہی رہیں گے؟ (۴۴)۔ (سو)

الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ

عنقریب شکست کھائے گی یہ جماعت اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی (۴۵)۔ لیکن ان کا (اصل) وعدہ تو قیامت (کے دن) کا ہے اور قیامت بڑی

وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي

سخت اور ناگوار چیز ہے (۴۶)۔ (یہ) مجرمین بڑی غلطی اور بے عقلی میں (پڑے ہوئے) ہیں (۴۷)۔ جس روز یہ لوگ اپنے چہروں کے

النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ

بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے، تو اُن سے کہا جائے گا کہ دوزخ کے لگنے کا مزہ چکھو! (۴۸)۔ ہم نے ہر چیز کو (ایک خاص) انداز سے پیدا

بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا

کیا ہے (۴۹)۔ اور ہمارا حکم بس ایسا یک بیک ہوجائے گا جیسے آنکھ کا جھپکا (۵۰)۔ اور ہم تمھارے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کرچکے ہیں،

أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَ

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ (۵۱)۔ اور جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہیں وہ (سب) نوشتوں میں (درج) ہے (۵۲)۔

كُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾

اور ہر چھوٹی اور بڑی بات (اُسمیں) لکھی ہوئی ہے (۵۳)۔ جو پرہیزگار ہیں ان باغوں اور نہروں کے درمیان ہوں گے (۵۴)

ع ۲ ۱۸/۹

وقف لازم

توضیحی ترجمہ

ہماری پکڑ سے، لیکن وہ اس ڈرانے میں مین میخ نکالتے رہے۔

(۳۷) اور (مزید یہ کیا کہ) انھوں نے لوطؑ سے اُن کے مہمانوں کو بُرے ارادہ سے لے لینا چاہا تو ہم نے اُن کی آنکھوں کو اندھا کردیا اور (کہا کہ) لو اب چکھو میرے عذاب اور میری تنبیہات کا مزہ۔

(۳۸) اور (اتنے پر ہی بس نہیں ہوا) صبح سویرے کے وقت اُن پر ایسا عذاب آیا جو اُن کو پوری طرح ہلاک کر کے ہی چھوڑنے والا تھا۔

(۳۹) اور (ارشاد ہوا کہ) لو اب چکھو میرے عذاب اور (میری) تنبیہات کا مزہ۔

(۴۰) اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کردیا ہے تو ہے کوئی جو نصیحت حاصل کرے؟

(۴۱) اور (فرعون اور) فرعون والوں کے پاس بھی (بہت سی) تنبیہات پہونچیں۔ (ہماری نشانیوں کے ساتھ)

(۴۲) (لیکن) انھوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلا دیا، تو ہم نے اُن کو ایسی پکڑ میں لے لیا جیسی ایک زبردست قدرت والے کی پکڑ ہوتی ہے۔

(۴۳) (اب ان سے پوچھئے کہ) کیا تم میں سے یہ جو کافر ہیں یہ ان پہلوں سے اچھے ہیں؟ یا تمہارے لئے (خدا کی) کتابوں میں بے گناہی کا کوئی پروانہ لکھا ہوا ہے؟ (جس کی بنا پر اگر تم کفر کرو تو بھی تمہیں عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا)

(۴۴) یا اِن کا کہنا یہ ہے کہ ہم ایسی جمعیت ہیں جو (بہرحال) غالب ہی رہے گی۔

(۴۵) (جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ) اس جمعیت کو عنقریب شکست ہوگی، اور (یہ سب) پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

(۴۶) بلکہ قیامت ان (کی شکست) کے وعدہ کا (اصل) وقت ہے، اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔

(۴۷) حقیقت یہ ہے کہ مجرم لوگ بڑی گمراہی اور بے عقلی میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۴۸) (اس دن اُنھیں ہوش آئے گا) جس دن اُن کو منھ کے بل آگ میں گھسیٹا جائے گا (اور کہا جائے گا) چکھو دوزخ کے عذاب کا مزہ۔

(۴۹) (سن لو!) ہم نے ہر چیز ناپ تول کر (طے شدہ) پیدا کی۔

(۵۰) اور ہمارا حکم بس ایک بار کا ہوتا ہے (اور اتنی تیزی سے پورا ہوتا ہے) جیسے آنکھ کا جھپکنا۔

(۵۱) اور ہم ہلاک بھی کرچکے ہیں تمہارے ہم مشرب وہم طریقہ لوگوں کو، تو (اب بتاؤ) کوئی ہے جو نصیحت (اور عبرت) حاصل کرے؟

(۵۲) (اور ان کو بتا دیجئے کہ) جو کچھ بھی انھوں نے عمل کئے ہیں وہ سب اعمال ناموں میں درج ہیں۔

(۵۳) اور ہر چھوٹی اور بڑی بات (اُس میں) لکھی ہوئی ہے۔

(۵۴) (البتہ) جن لوگوں نے تقوے کی روش اپنا رکھی ہے وہ جنت کے باغات میں ہوں گے اور وہاں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔

فِىۡ مَقۡعَدِ صِدۡقٍ عِنۡدَ مَلِيۡكٍ مُّقۡتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

ایک اعلیٰ مقام میں قدرت والے بادشاہ کے نزدیک (۵۵)۔

سُوۡرَةُ الرَّحۡمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبۡعُوۡنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوۡعَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ رحمٰن مدنی ہے، اس میں ۷۸ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اَلرَّحۡمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الۡبَيَانَ ﴿٤﴾

خدائے رحمٰن ہی ہے (۱)۔ جس نے قرآن کی تعلیم دی (۲)۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا (۳)۔ اس کو گویائی سکھلائی (۴)۔

اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ يَسۡجُدٰنِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءَ

سورج اور چاند تک حساب کے (پابند) ہیں (۵)۔ اور سبزیاں اور درخت دونوں (اسی کے) مطیع ہیں (۶)۔ اور آسمان

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِيۡزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِى الۡمِيۡزَانِ ﴿٨﴾ وَاَقِيۡمُوا

کو اسی نے اونچا کیا، اور اسی نے ترازو وضع کردی (۷)۔ کہ تم تولنے میں گڑبڑ نہ کرو (۸)۔ اور وزن کو ٹھیک

الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِيۡزَانَ ﴿٩﴾ وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ﴿١٠﴾

رکھو انصاف کے ساتھ اور تول کو گھٹاؤ مت (۹)۔ اور اسی نے زمین کو خلقت کے واسطے رکھ دیا (۱۰)۔

فِيۡهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَكۡمَامِ ﴿١١﴾ وَالۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ

کہ اس میں میوے ہیں اور غلاف دار کھجور کے درخت ہیں (۱۱)۔ اور (اس میں) غلہ بھی بھوسہ والا (اور) غذا کی چیز

وَالرَّيۡحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ

بھی (۱۲)۔ سو تم (اے جن وانس) اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۱۳)۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا (ایسی) مٹی سے

صَلۡصَالٍ كَالۡفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الۡجَآنَّ مِنۡ مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَىِّ

جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی (۱۴)۔ اور جنات کو پیدا کیا خالص آگ سے (۱۵)۔ سو تم (اے جن وانس) اپنے پروردگار کی کن کن

اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الۡمَشۡرِقَيۡنِ وَرَبُّ الۡمَغۡرِبَيۡنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَىِّ

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۱۶)۔ وہ دونوں مشرقوں کا پروردگار ہے اور وہی دونوں مغربوں کا پروردگار (۱۷)۔ سو تم (اے جن وانس) اپنے

اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الۡبَحۡرَيۡنِ يَلۡتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيۡنَهُمَا بَرۡزَخٌ

پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۱۸)۔ اسی نے دو دریاؤں کو ملایا کہ باہم ملے ہوئے بھی ہیں (۱۹)۔ دونوں کے درمیان ایک حجاب

لَّا يَبۡغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخۡرُجُ مِنۡهُمَا اللُّؤۡلُؤُ

(بھی) ہے کہ دونوں (آگے) بڑھ نہیں سکتے (۲۰)۔ سو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۱)۔ ان دونوں سے موتی

توضیحی ترجمہ

(۵۵) (بیٹھے ہوں گے) ایک سچی عزت والی نشست میں، اُس بادشاہ کے نزدیک جس کے قبضہ میں سارا اقتدار ہے۔ (اس سے بڑا انعام کیا ہوسکتا ہے؟)

ع ۳ ۱۵ ۱۰

سورۂ رحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) وہ (اللہ ہی) رحمٰن ہے، (یعنی ہر طرح کی رحمت اُسی کے ساتھ خاص ہے، اس لئے عبادت کا حقدار صرف وہی ہے، کوئی اور نہیں)

(۲) اُسی نے (آپؐ کو بواسطۂ جبرئیل، اور پھر اُمت کو آپؐ کے ذریعہ) قرآن کی تعلیم دی۔ (جو اُس کے عطایا اور نعمتوں میں سب سے بڑا عطیہ ہے)

(۳) (اس کی دوسری نعمتوں پر غور کرو) اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔

(۴) اُسی نے اُس کو بات کرنا سکھایا۔ (یعنی اپنے مافی الضمیر کو حسن وخوبی سے ادا کرنا سکھایا)

(۵) (آسمان میں) سورج اور چاند (ایک) حساب میں جکڑے ہیں۔ (یعنی اللہ کے بنائے نظام کے پابند ہیں)

(۶) اور (زمین میں) بے تنے کے درخت اور تنے دار درخت (تک) اللہ کے آگے سجدہ ریز (یعنی اُس کے مطیع) ہیں۔

(۷) اور اُسی نے آسمان کو بلند کیا، اور ترازو قائم کی۔

(۸) کہ تم تولنے میں زیادتی نہ کرو۔

(۹) اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو، اور ڈنڈی نہ مارو۔

(۱۰) اور اُسی نے زمین کو بنایا تمام مخلوقات کے لئے۔

(۱۱) اس (زمین) میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن (کے پھل) پر غلاف ہوتا ہے۔

(۱۲) اور (اس میں) غلہ اناج ہے بھوسہ والا (یعنی انسان اور جانور دونوں کے لئے غذا ہے) اور خوشبودار پھول ہیں۔

(۱۳) تو (اے انسانو اور جنو!) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۱۴) اُسی نے انسان کو (اوّلاً آدمؑ کی صورت میں) کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا جو ٹھیکرے کی طرح تھی۔

(۱۵) اور (ابوالجنات) جانّ کو پیدا کیا آگ کے شعلہ سے۔

(۱۶) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۱۷) وہی رب ہے دونوں مشرقوں کا اور وہی رب ہے دونوں مغربوں کا۔ (موسم کے حساب سے گرمی وسردی میں سورج کے طلوع وغروب جدا جدا محل سے ہوتے ہیں)

(۱۸) (اس میں بھی انس وجن کے لئے بڑی نعمتیں ہیں) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۱۹) اُس نے دو دریا (یا سمندر میں دو طرح کے شیریں وکھاری پانی) چلائے ملے ملے۔

(۲۰) دونوں کے درمیان (نظر نہ آنے والی) آڑ ہے، دونوں (اس سے) تجاوز نہیں کرتے۔ (کہ مل جائیں)

(۲۱) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۲۲) ان دونوں (پانی) سے برآمد ہوتے ہیں موتی

وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ

اور مونگا برآمد ہوتے ہیں (۲۲)۔ سو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۳)۔ اور اُسی کے اختیار میں ہیں جہاز جو سمندر

فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ

میں پہاڑوں کی طرح اُونچے کھڑے ہیں (۲۴)۔ سو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۵)۔ زمین پر جو بھی ہیں سب

عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ

فنا ہونے والے ہیں (۲۶)۔ اور صرف آپ کے پروردگار کی ذات عظمت واحسان والی، باقی رہ جانے والی ہے (۲۷)۔ سو تم دونوں اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ

پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۸)۔ اُسی سے سب آسمان اور زمین والے طلب کرتے ہیں وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام

هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ

میں رہتا ہے (۲۹)۔ سو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۰)۔ سو ہم عنقریب اے جن وانس تمھارے

الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

لیے فارغ ہوئے جاتے ہیں (۳۱)۔ سو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۲)۔ اے گروہ جن وانس

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ

اگر تمھیں یہ قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ تو نکل دیکھو (لیکن) بغیر زور کے

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ

نکل سکتے ہی نہیں (۳۳)۔ سو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۴)۔ تم دونوں پر

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا سو تم نہ ہٹا سکو گے (۳۵)۔ سو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۗءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾

کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۶)۔ غرض جب آسمان پھٹ جائے گا اور سُرخ ہوجائے گا مثل سُرخ نری کے (۳۷)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ

سو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۳۸)۔ اُس روز کسی انسان اور جن سے اُس کے جرم کے باب

وَّلَا جَاۗنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

میں نہ پوچھا جائے گا (۳۹)۔ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۰)۔ پہچان لئے جائیں گے مجرم لوگ

اور مونگے۔
(۲۳) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟
(۲۴) اُسی کے (اختیار میں) ہیں وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہیں۔
(۲۵) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟
(۲۶) اس (روئے زمین) پر جو بھی ہے وہ فنا ہونے والا ہے۔
(۲۷) اور (صرف) تمہارے رب کی جلال و اکرام والی ذات (ہی) باقی رہے گی۔
(۲۸) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟
(۲۹) اُس سے (اپنی حاجتیں) مانگتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں، وہ ہر روز کسی شان میں ہے۔ (یعنی ہر روز اور ہر آن اپنی کائنات کی تدبیر اور اپنی مخلوقات کی حاجت روائی میں اپنی کسی نہ کسی شان یا صفت کا مظاہرہ فرماتا رہتا ہے)
(۳۰) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟
(۳۱) اے بھاری (بھرکم) مخلوقو! (انس وجن!) ہم تمہارے (حساب کتاب کے) لئے جلد ہی فارغ ہوتے ہیں (یعنی دنیا کے یہ کام دھندے عنقریب ختم ہو جائیں گے، کیونکہ قیامت آجائے گی، اور پھر ہم خاص طور پر تم دونوں کا حساب لیں گے، یہ بھی تو ایک بڑی نعمت ہے کہ ہم تمہیں پہلے سے آگاہ کر رہے ہیں)
(۳۲) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟
(۳۳) اے جنات اور انسانوں کے گروہو! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو! (مگر) تم بغیر قوت اور غلبہ کے نکل نہیں سکتے۔ (اور وہ قوت اور غلبہ تمہارے پاس ہے نہیں، لہٰذا اللہ کی باز پُرس اور عذاب سے کہیں بھاگ نہ سکو گے، تمہیں یہ بھی صاف صاف بتا دیا)
(۳۴) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟
(۳۵) تم دونوں (نے اگر بھاگنے کی کوشش کی تو تم) پر آگ کا شعلہ اور تانبے کے رنگ کا دھواں چھوڑا جائے گا، تو تم اپنا بچاؤ نہیں کر سکو گے۔ (اور واپس لے آئے جاؤ گے۔ اس کی بھی تمہیں پہلے سے خبر دے دی)
(۳۶) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟
(۳۷) پھر (ایک وہ وقت آئے گا) جب آسمان پھٹ پڑے گا، تو وہ (رنگ میں) لال نری (سرخ چمڑا) کی طرح ہوجائے گا (اس وقت اُسی آسمان کے نیچے آرام سے رہتے ہو یہ اللہ کی کیسی نعمت ہے)
(۳۸) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟
(۳۹) تو اُس دن کسی انسان اور جن سے اُس کے گناہوں کی بابت پوچھا نہیں جائے گا۔ (بلکہ لکھا ہوا اعمال نامہ اس کو دیا جائے گا، یا اعضاء سے قبلوایا جائے گا، یہ اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے کہ اُس نے یہ بتا دیا، کہ وہاں جھوٹ اور بہانہ سازی کی کوئی گنجائش نہیں، اب تمہیں ہر حال میں گناہ سے بچنے کی کوشش واہتمام کرنا ہے)
(۴۰) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟
(۴۱) (اور سنو!) مجرم لوگوں کو پہچان لیا جائے گا

بِسِيمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

تو اپنے حلیہ ہی سے اور پھر پیشانیوں اور پیروں کے بل پکڑ لئے جائیں گے (۴۱)۔ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو

تُكَذِّبَانِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ

جھٹلاؤ گے؟ (۴۲)۔ یہی وہ جہنم ہے جسے مجرم لوگ جھٹلاتے رہے تھے (۴۳)۔ ان لوگوں پر پھیرا ہوتا ہے گا اس کے اور گرم کھولتے

بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ

پانی کے درمیان (۴۴)۔ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۵)۔ اور جو کوئی اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اس

مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾

کے لیے دو دو باغ ہوں گے (۴۶)۔ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۷)۔ (اور وہ باغ بھی) خوب شاخوں والے ہوں گے (۴۸)۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٩﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿٥٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۹)۔ ان باغوں میں دو دو چشمے بھی بہتے ہی چلے جائیں گے (۵۰)۔ سو تم اپنے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥١﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۱)۔ اور ان باغوں میں ہر میوہ کی دو دو قسمیں ہوں گی (۵۲)۔ سو تم اپنے پروردگار کی کن

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ

کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۳)۔ وہ لوگ تکیہ لگائے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے، اور دونوں

وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٥﴾ فِيهِنَّ

باغوں کے پھل بہت ہی قریب ہوں گے (۵۴)۔ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (۵۵)۔ ان (مکانات) میں

قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِأَيِّ

نیچی نگاہ والیاں ہوں گی کہ ان لوگوں سے پہلے اُن پر کسی انسان نے تصرف کیا ہوگا نہ جن نے (۵۶)۔ سو تم اپنے پروردگار کی

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٧﴾ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ

کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۷)۔ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں (۵۸)۔ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِأَيِّ

جھٹلاؤ گے؟ (۵۹)۔ بھلا کمال اطاعت کا بدلہ بجز کمال عنایت کے کچھ اور بھی ہو سکتا ہے؟ (۶۰)۔ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۱)۔ اور ان باغوں سے کم درجہ میں دو اور باغ بھی ہیں (۶۲)۔ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو

وقف لازم

ع ۲۰ / ۱۲

توضیحی ترجمہ

اُن کی علامتوں سے، پھر وہ پکڑے جائیں گے (اور گھسیٹے جائیں گے) پیشانی کے بالوں سے اور پیروں سے (یعنی کوئی پیشانی کے بال پکڑ کر اور کوئی پیروں سے کھینچ کر جہنم میں ڈالا جائے گا، سو چو کہ تمہارے رب نے نافرمانی اور گناہ کی صورت میں آخرت میں ملنے والی سزا کو کتنے صاف طور پر بتا دیا، اگر اس سے فائدہ اُٹھاؤ تو یقیناً یہ تمہارے حق میں بہت بڑی نعمت ہے)

(۴۲) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۴۳) (اس وقت کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ جہنم جسے (یہ اور دوسرے بہت سے) مجرم لوگ جھٹلاتے تھے۔

(۴۴) (اب) یہ چکر لگائیں گے اسی کے اور کھولتے ہوئے پانی کے۔ (یعنی اب یہ اسی چکر میں رہیں گے کہ کبھی انھیں آگ کا عذاب ہوگا اور کبھی کھولتے پانی کا۔ اُس پروردگار نے آخرت بالخصوص جہنم کے انکار کی سزا کا خلاصہ کر دیا)

(۴۵) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۴۶) اور جو شخص ڈرا اپنے رب کے سامنے (حساب کے لئے) کھڑا ہونے سے (اور نافرمانی سے بچتا رہا نیز تقویٰ اختیار کیا، وہ اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا) اس کے لئے دو باغ ہوں گے۔ (جنت کے)

(۴۷) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۴۸) دونوں باغ (پھل دار اور سایہ دار) شاخوں سے بھرے ہوں گے۔

(۴۹) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۵۰) اُن دونوں (باغوں) میں دو چشمے بہہ رہے ہوں گے۔

(۵۱) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۵۲) ان (باغوں) میں ہر پھل کے دو دو جوڑے ہوں گے۔

(۵۳) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۵۴) وہ (جنتی لوگ) ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے جن کے (گدوں کے) اُستر دبیز ریشم کے ہونگے (پھر اُن کے اوپر کے کپڑوں کا کیا کہنا) اور اُن دونوں باغوں کے پھل (اُن پر) جھکے رہے ہوں گے۔

(۵۵) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۵۶) اِن میں (شرمیلی) نیچی نگاہ والی (حوریں) ہوں گی جنھیں ان (جنتیوں) سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔ (یعنی کنواری اور نئی نویلی ہوں گی)

(۵۷) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۵۸) وہ (صفائی میں) ایسی ہوں گی جیسے یاقوت اور (سفیدی اور سرخی میں ایسی ہوں گی جیسے) مرجان۔

(۵۹) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۶۰) اچھائی کا بدلا اچھائی کے سوا اور کیا ہے؟ (یعنی نیکی اور اطاعت الٰہی کے بدلے انعام ہی تو ملنا چاہئے اور وہی اللہ تعالیٰ جنت اور اس کی نعمتوں کی شکل میں دے گا)

(۶۱) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۶۲) اور (عام مؤمنوں کے لئے) اُن دو باغوں سے کچھ کم درجہ کے دو باغ اور ہوں گے۔

(۶۳) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِیْهِمَا

جھٹلاؤ گے؟ (۶۳)۔ دونوں گہرے سبز رنگ کے (۶۴)۔ سوتم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۵)۔ ان دونوں میں

عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ

دو چشمے ہوں گے جوش مارتے ہوئے (۶۶)۔ سوتم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۷)۔ ان دونوں میں میوے

وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ

ہوں گے اور خرمے اور انار (۶۸)۔ سوتم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۹)۔ اُن میں اچھی سیرت والیاں اچھی صورت

حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿٧٢﴾

والیاں ہوں گی (۷۰)۔ سوتم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۱)۔ گورے رنگ والیاں خیموں میں محفوظ ہوں گی (۷۲)۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ

سوتم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۳)۔ اُن پر اُن کے قبل نہ کسی انسان نے تصرّف کیا ہوگا اور نہ

لَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ

کسی جن نے (۷۴)۔ سوتم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۵)۔ یہ لوگ تکیہ لگائے ہوں گے مُشجّر

خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾

سبز اور عجیب خوبصورت کپڑوں کے فرش پر (۷۶)۔ سوتم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۷)۔

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

بڑا بابرکت نام ہے آپ کے پروردگار عظمت والے، احسان والے کا (۷۸)۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ واقعہ مکی ہے، اس میں ۹۶ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾

جب قیامت واقع ہوگی (۱)۔ جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں (۲)۔ تو وہ پست کردے گی (اور) بلند

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً

کردے گی (۳)۔ جب کہ زمین کو سخت زلزلہ آئے گا (۴)۔ اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہوجائیں گے (۵)۔ پھر وہ غبار بن جائیں گے

توضیحی ترجمہ

جھٹلاؤ گے؟

(۶۴) دونوں سیاہی مائل سبز (یعنی خوب شاداب) ہوں گے۔

(۶۵) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۶۶) ان میں دو چشمے ہوں گے (جوش سے) اُبلتے ہوئے۔

(۶۷) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۶۸) ان میں میوے ہوں گے اور کھجور اور انار۔ (مگر ان کو دنیا کے کھجور و انار پر قیاس نہ کیا جائے)

(۶۹) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۷۰) ان میں اچھی سیرت و کردار والی خوبصورت عورتیں ہوں گی۔

(۷۱) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۷۲) وہ حوریں ہوں گی جنھیں (جنت کے) خیموں میں حفاظت سے رکھا گیا ہوگا۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت ذات کی خوبی گھر میں رُکے رہنے ہی سے ہے)

(۷۳) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۷۴) ان (جنتیوں) سے پہلے نہ کسی انسان نے انھیں چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔ (یعنی باکرہ اور نئی نویلی ہوں گی)

(۷۵) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۷۶) وہ (جنتی) سبز رَفرَف (یعنی نقش و نگار والے قالین) پر جو انتہائی اعلیٰ قسم کا ہوگا تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے

(۷۷) اب بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

(۷۸) بڑا بابرکت ہے آپ کے رب کا نام جو عزت و جلال والا ہے۔ (جب اُس کے نام میں اتنی برکت ہے تو اس کی ذات کتنی برکت و عظمت و رفعت والی ہوگی، جس نے اپنے وفاداروں پر ایسے انعام و احسان فرمائے۔ اور غور کرو تو تمام نعمتوں میں اصل خوبی اُسی کے نام کی برکت سے ہے، اور اُسی کا نام لینے سے یہ برکتیں حاصل ہوتی ہیں)

ع ۳ ۲۳ ۱۳

سورۂ واقعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) جب وہ ہونے والا واقعہ پیش آجائے گا۔ (یعنی آج تو یہ کافر لوگ قیامت کا انکار کر رہے ہیں، لیکن جب وہ آجائے گی)

(۲) تو اس کے پیش آنے کو کوئی جھٹلانے والا نہیں ہوگا۔ (سب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے)

(۳) وہ ایک تہہ و بالا کرنے والی چیز ہوگی۔ (یعنی بڑے بڑے متکبروں کو جو دنیا میں بہت معزز اور سربلند سمجھے جاتے تھے اسفل سافلین کی طرف دھکیل کر دوزخ میں پہونچا دے گی، اور کتنے ہی متواضعین کو جو دنیا میں پست اور حقیر نظر آتے تھے ایمان و عمل صالح کی بدولت جنت کے اعلیٰ مقامات پر فائز کردے گی)

وقف لازم

(۴) جب (وہ آئے گی تو) زمین ایک زلزلہ سے جھنجوڑ دی جائے گی۔

(۵) اور پہاڑوں کو پیس کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

(۶) تو وہ (پہاڑ) ہوجائیں گے غبار (کی طرح

مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ

پراگندہ (۶)۔ اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے (۷)۔ سو جو داہنے والے ہیں، وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں (۸)۔ اور جو بائیں والے

الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ

ہیں وہ بائیں والے کیسے بُرے ہیں (۹)۔ اور جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ اعلیٰ ہی درجہ کے ہیں (۱۰)۔ وہ خاص قرب والے

السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ

ہیں (۱۱)۔ یہ لوگ عیش (و آرام) کے باغوں میں ہوں گے (۱۲)۔ (ان میں) ایک بہت بڑا گروہ اگلوں کا ہوگا (۱۳)۔

الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ

اور تھوڑے سے پچھلوں میں (۱۴)۔ یہ (مقربین) سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ہوں گے (۱۵)۔ تکیہ لگائے آمنے

عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ

سامنے بیٹھے ہوئے (۱۶)۔ ان کے پاس لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لے کر آمد و رفت رکھیں گے (۱۷)۔ آبخورے

وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾

اور آفتابے اور بہتی ہوئی شراب سے لبریز جام (۱۸)۔ جس سے نہ ان کو درد سر ہوگا، اور نہ اُس سے عقل میں فتور آئے گا (۱۹)۔

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ

اور میوے جن کو وہ پسند کریں (۲۰)۔ اور پرندوں کا گوشت جو انھیں مرغوب ہو (۲۱)۔ اور گوری بڑی آنکھوں

حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

والیاں، (۲۲)۔ جیسے پوشیدہ رکھا ہوا موتی (۲۳)۔ یہ اُن کے عمل کے صلہ میں ملے گا (۲۴)۔ وہ وہاں نہ بک بک

يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا

سنیں گے نہ کوئی بیہودہ بات (۲۵)۔ بس (ہر طرف) سلام ہی سلام کی آواز آئے گی (۲۶)۔ اور

سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾ فِيْ سِدْرٍ

جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں (۲۷)۔ وہ وہاں ہوں گے جہاں بے خار بیریاں

مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾

ہوں گی (۲۸)۔ اور تہ بہ تہ کیلے ہوں گے (۲۹)۔ اور لمبا سایہ ہوگا (۳۰)۔ اور چلتا ہوا پانی ہوگا (۳۱)۔ اور کثرت سے

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾

میوے ہوں گے (۳۲)۔ جو نہ ختم ہوں گے اور نہ اُن کی روک ٹوک ہوگی (۳۳)۔ اور اُونچے فرش ہوں گے (۳۴)۔

توضیحی ترجمہ

فضاؤں میں) بکھرے ہوئے۔ (یعنی پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر دھول کی طرح ہواؤں میں اُڑتے پھریں گے)

(۷) اور تم تین قسموں کے ہو جاؤ گے۔

(۸) چنانچہ جو دائیں ہاتھ والے ہیں (یعنی عام مسلمان، جن کو اُن کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ عرش عظیم کے داہنی طرف ہوں گے) کیا کہنا اُن دائیں ہاتھ والوں کا۔

(۹) اور جو بائیں ہاتھ والے ہیں (یعنی کفار جن کو اُن کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، اور وہ عرش کے بائیں طرف ہوں گے) کیا بتائیں وہ بائیں ہاتھ والے کیسے (بُرے) ہیں۔

(۱۰) اور جو سبقت لے جانے والے ہیں (ایمان، تقویٰ اور نیک اعمال میں) وہ تو ہیں ہی سبقت لے جانے والے۔ (یعنی خواص مؤمنین جن کی دینی حالت اعلیٰ درجہ کی ہے)

(۱۱) وہ (اللہ کے) خاص مقرب (بندے) ہیں۔

(۱۲) وہ نعمتوں کے جنتی باغات میں ہوں گے۔

(۱۳) وہ (اعلیٰ درجہ کے مقرب لوگ اس اُمت کے) پہلوں میں سے بڑی تعداد میں ہوں گے۔

(۱۴) اور بعد والوں میں سے کم (تعداد میں)۔

(۱۵) سونے کے تاروں سے بنی ہوئی مسہریوں پر۔ (جس میں جواہرات جڑے ہوں گے)

(۱۶) ان پر آمنے سامنے ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے۔

(۱۷) چکر لگا رہے ہوں گے اُن کے آس پاس لڑکے جو سدا (ایک حالت پر) رہیں گے۔

(۱۸) نتھری شراب کے پیالے اور جگ و جام لے کر۔

(۱۹) اُس سے نہ اُن کے سر میں درد ہوگا اور نہ مدہوشی۔

(۲۰) اور (ایسے) میوے جو اُن کی پسند کے ہوں۔

(۲۱) اور پرندوں کا گوشت جو انھیں مرغوب ہو۔

(۲۲) اور (اُن کے لئے) حوریں ہوں گی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی۔

(۲۳) (ایسی صاف شفاف اور گرد و غبار سے پاک) جیسے (سیپ میں) چھپا ہوا موتی۔

(۲۴) یہ سب بدلہ ہوگا اُن کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ (یعنی اللہ و رسول کی فرمانبرداری)۔

(۲۵) وہ وہاں (جنت میں) نہیں سنیں گے کوئی بے ہودہ بکواس، اور نہ کوئی گناہ کی بات۔

(۲۶) وہاں بات صرف سلامتی ہی سلامتی کی ہوگی۔ (کوئی کسی کے لئے بُری بات سوچے گا تک نہیں)

(۲۷) اور جو دائیں ہاتھ والے (یعنی عام مؤمنین) ہیں، کیا کہنا اُن دائیں ہاتھ والوں کا!

(۲۸) وہ (وہاں) ہوں گے جہاں بیری کے درخت (تک) بے کانٹے کے ہوں گے۔

(۲۹) اور کیلے تہ بہ تہ ہوں گے۔

(۳۰) اور انتہائی لمبا پھیلا ہوا سایہ ہوگا۔

(۳۱) اور بہتا ہوا (شیریں و صاف) پانی ہوگا۔

(۳۲) اور کثرت سے (قسم قسم کے) میوے ہوں گے۔

(۳۳) نہ کبھی یہ ختم ہوں گے (یعنی یہ موسمی نہیں ہوں گے، بلکہ ہمیشہ دستیاب ہوں گے) اور نہ (ان کے حصول میں) کوئی رکاوٹ ہوگی۔

(۳۴) اور اونچے اونچے بستر ہوں گے

توضیحی ترجمہ

إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾

ہم نے وہاں کی عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے (۳۵)۔ یعنی ہم نے انھیں ایسا بنادیا ہے کہ وہ کنواری رہیں گی (۳۶)۔ اور محبوبہ

لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾

اور ہم عمر (۳۷)۔ (انھیں) داہنے والوں کے لیے (۳۸)۔ اُن کا ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے بھی ہوگا (۳۹)۔ اور ایک بڑا

وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾

گروہ پچھلوں میں سے بھی (۴۰)۔ اور وہ جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے بُرے ہیں! (۴۱)۔ لُو کی لپٹ میں

وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ

ہوں گے اور کھولتے ہوئے پانی میں (۴۲)۔ اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں (۴۳)۔ جو نہ ٹھنڈا ہوگا نہ فرحت بخش (۴۴)۔ وہ

ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾

لوگ اس کے قبل بڑے خوشحال تھے (۴۵)۔ اور بڑے بھاری گناہ پر اصرار کرتے رہتے تھے (۴۶)۔

وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا

اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں (ہوکر) رہ گئے تو کیا (پھر سے) زندہ اُٹھائے

لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾

جائیں گے؟ (۴۷)۔ اور ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ (۴۸)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگلے اور پچھلے سب ہی (۴۹)۔

لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا

جمع کئے جائیں گے ایک یوم معیّن کے وقت پر (۵۰)۔ پھر تم کو اے گمراہو! جھٹلانے

الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُونَ

والو (۵۱)۔ درخت زقوم میں سے کھانا ہوگا (۵۲)۔ پھر اُس سے پیٹ بھرنا ہوگا (۵۳)۔

مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَارِبُونَ

پھر اُس پر کھولتا پانی پینا ہوگا (۵۴)۔ اور پینا بھی پیاس کے مارے ہوئے اُونٹ کا سا (۵۵)۔ یہ

شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ

ہوگی اُن کی دعوت قیامت کے دن! (۵۶)۔ ہم ہی نے تو تم کو پیدا کیا ہے، سو تم (بعث ثانی) کی

فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ

تصدیق کیوں نہیں کرتے؟ (۵۷)۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ تم جو منی پہنچاتے ہو (۵۸)۔ تو آدمی تم بناتے ہو یا

(۳۵) بے شک (جنت میں جو حوریں اور بیویاں ہوں گی، اُن کو جنتی دیکھیں گے کہ) ہم نے اُن کو ایک خاص اُٹھان دی ہے۔

(۳۶) چنانچہ ہم نے اُنھیں کنواری بنادیا ہے۔

(۳۷) محبت والیاں ہیں اور ہم عمر۔

(۳۸) (یہ سب) دائیں والوں کے لئے۔ (ہوگا)

(۳۹) (اس درجہ کے مومن) بہت سے شروع کے لوگوں میں سے ہوں گے۔

ع ۱ ۳۸ ۱۴

(۴۰) اور بہت سے بعد والوں میں سے۔

(۴۱) اور جو بائیں والے ہیں (جن کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا، یا جو عرش کے بائیں طرف ہوں گے) کیا بتائیں وہ بائیں ہاتھ والے کیسے (بُرے) ہیں؟۔

(۴۲) (وہ) ہوں گے تیز گرم ہوا (تپتی لو) میں، اور کھولتے پانی میں۔

(۴۳) اور سیاہ دھویں کے سائے میں۔ (گرم ہوا سے بچنے کے لئے جس سائے میں جائیں گے تو وہ دھوئیں کا سایہ ہوگا)

(۴۴) جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ فرحت بخش۔ (یعنی اس سائے سے نہ تو جسم کو سکون ملے گا اور نہ روح کو فرحت)

(۴۵) یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) بڑے عیش میں تھے۔

(۴۶) اور بڑے بھاری گناہ (کفر و شرک) پر اَڑے رہتے تھے۔

(۴۷) اور کہا کرتے تھے کہ: کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن کر رہ جائیں گے تو کیا ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ (یعنی آخرت پر یقین نہیں کرتے تھے)

(۴۸) اور کیا ہمارے پہلے گذرے باپ دادوں کو بھی؟

(۴۹) آپ کہہ دیجئے کہ بے شک سب اگلے اور پچھلے۔

(۵۰) ایک مقررہ تاریخ کے وقت پر ضرور جمع کئے جائیں گے۔ (جو اللہ کو معلوم ہے)

(۵۱) پھر اے جھٹلانے والے گمراہو! تم لوگوں کو۔

(۵۲) زقوم کے درخت سے کھانے کو ملے گا۔

(۵۳) اور اُسی سے پیٹ بھرنے ہوں گے۔

(۵۴) اور اوپر سے کھولتا پانی پینا پڑے گا۔

(۵۵) اور پیو گے بھی اس طرح جیسے پیاس کے مارے اونٹ (بلا رُکے) پیتے ہیں۔ (کیونکہ وہ پانی بھی مشکل سے ملے گا)

(۵۶) یہ ہوگی مہمانی اُن کی جزا و سزا کے دن۔

(۵۷) ہم نے تم کو پیدا کیا ہے (یہ تو تم مانتے ہو) تو کیوں نہیں تصدیق کرتے؟ (کہ ہم تم کو دوبارہ زندہ کریں گے)

(۵۸) تم کیا سوچتے ہو اس کے بارے میں جو تم (بیویوں کے رحموں میں مباشرت کے وقت) ٹپکاتے ہو؟

(۵۹) (اچھا بتاؤ) کیا اُس (منی کے قطرہ کو یا اس پر مختلف حالات طاری کرکے بچہ) کو تم پیدا کرتے ہو

أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ

(اس کے) بنانے والے ہم ہیں؟ (۵۹)۔ ہم ہی نے تمھارے درمیان موت کو ٹھہرا رکھا ہے، اور ہم اس

بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا

سے عاجز نہیں (۶۰)۔ کہ تمھاری جگہ تم جیسے (دوسرے آدمی) پیدا کر دیں اور تمھیں ایسی صورت میں

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾

بنا دیں جن کو تم جانتے ہی نہیں (۶۱)۔ اور تم کو خوب علم ہے پیدائش اوّل کا، پھر تم سمجھتے کیوں نہیں؟ (۶۲)۔

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾

اچھا پھر یہ بتاؤ کہ جو کچھ تم بوتے ہو (۶۳)۔ اُسے تم اُگاتے ہو یا (اس کے) اُگانے والے ہم ہیں؟ (۶۴)۔

لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾

اگر ہم چاہیں تو اس (پیداوار) کو چورا چورا کر دیں پھر تم حیرت کرنے لگو (۶۵)۔ (اب کی تو) ہم پر تاوان پڑ گیا (۶۶)۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنتُمْ

بلکہ ہم (بالکل ہی) محروم رہ گئے (۶۷)۔ اچھا پھر یہ بتاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو (۶۸)۔ اس کو بادل سے تم

أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ

برساتے ہو یا (اس کے) برسانے والے ہم ہیں؟ (۶۹)۔ اگر ہم چاہیں اس کو کڑوا کر ڈالیں تو تم شکر کیوں

أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ أَأَنتُمْ

نہیں کرتے (۷۰)۔ اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ جس آگ کو تم سلگاتے ہو (۷۱)۔ اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے

أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَ

یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟ (۷۲)۔ ہم ہی نے اس کو یاددہانی کی چیز اور مسافروں کے نفع کی چیز

مَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ

بنایا ہے (۷۳)۔ سو اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے (۷۴)۔ سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں

النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾

کے ڈوبنے کی (۷۵)۔ اور اگر تم سمجھو تو یہ ایک بڑی قسم ہے (۷۶)۔ کہ یہ ایک معزز قرآن ہے (۷۷)۔

فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ

ایک محفوظ کتاب میں (پہلے سے درج) ہے (۷۸)۔ جسے کوئی ہاتھ نہیں لگا تا بجز پاکوں کے (۷۹)۔ اُتارا ہوا ہے منجانب پروردگار

توضیحی ترجمہ

یا ہم (اس کے) پیدا کرنے والے ہیں؟۔

(۶۰) اور ہم نے تمہارے لئے موت کا ایک وقت متعین کر رکھا ہے، اور کوئی نہیں ہے جو ہم کو (اس بات سے) عاجز کر سکے، یا روک سکے۔

(۶۱) کہ ہم تمہاری جگہ اور لوگ لے آئیں اور تمہیں پھر سے کسی ایسی حالت میں پیدا کریں جسے تم نہیں جانتے۔

(۶۲) اور تمہیں اپنی پہلی پیدائش کا پورا پتہ ہے (کہ تمہاری پہلی پیدائش میں اللہ کے سوا کسی کا کوئی دخل نہیں تھا) پھر کیوں نہیں (اس سے دوسری کے بارے میں) سمجھ لیتے۔

(۶۳) اچھا یہ بتاؤ کہ جو کچھ تم بوتے ہو اُس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

(۶۴) کیا (جو اُگتا ہے) اُسے تم اُگاتے ہو یا (اس کے) اُگانے والے ہم ہیں؟۔

(۶۵) (پھر اُگنے کے بعد اُس کا پروان چڑھانا اور باقی رکھنا ہمارا ہی کام ہے، کیونکہ) اگر ہم چاہیں تو اُس کو (پکنے کے بعد بھی) چورا چورا کر ڈالیں، تو تم بھونچکے اور حیران رہ جاؤ۔

(۶۶) (اور کہنے لگو کہ) ہم پر تو تاوان ہی پڑ گیا۔

(۶۷) بلکہ ہم تو ہیں ہی بدنصیب۔

(۶۸) اچھا یہ بتاؤ کہ یہ پانی جو تم پیتے ہو اُس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

(۶۹) اس کو بادلوں سے تم نے برسایا ہے یا (اس کے) برسانے والے ہم ہیں؟۔

(۷۰) اگر ہم چاہیں کہ اس (پانی) کو (جو شیریں ہے اور تمہاری پیاس بجھاتا ہے) کڑوا کر دیں (تم جانتے ہو کہ یہ شیریں پانی کتنی بڑی نعمت ہے) پھر کیوں تم شکر ادا نہیں کرتے؟۔

(۷۱) اچھا یہ بتاؤ کیا خیال ہے تمہارا؟ آگ کے بارے میں جو تم سلگاتے ہو۔

(۷۲) کیا اُس کا درخت تم نے پیدا کیا ہے، یا ہم (اُس کے) پیدا کرنے والے ہیں؟ (عرب میں کئی سبز درخت ایسے ہیں جن کی ٹہنیوں کو آپس میں رگڑنے سے آگ نکلتی ہے)

(۷۳) ہم نے اس کو نصیحت کا سبب بنایا ہے (کہ اس کے اثرات اور فوائد حیرت انگیز ہیں، اور سبز درخت سے آگ کا نکلنا اللہ کی قدرت کی نشانی ہے) اور صحرائی مسافروں کے لئے (خصوصاً بہت) کارآمد چیز۔

ع ١٥

(۷۴) لہٰذا آپؐ اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کریں (جس نے ایسی کارآمد چیزیں پیدا کیں)

(۷۵) اب میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے گرنے کی جگہوں کی (یعنی اُنھیں گواہ بناتا ہوں کہ جنات اور شیاطین قرآن کے نزول میں کوئی گڑبڑی نہیں کر سکے)

(۷۶) اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی زبردست قسم ہے۔

(۷۷) (جس سے ثابت ہے) کہ یہ قرآن باوقار ہے۔

(۷۸) محفوظ کتاب میں (یہ پہلے سے درج) ہے۔

(۷۹) اس کو (عالم بالا میں) صرف خوب پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔ (یعنی فرشتے)

(۸۰) (خوب سن لو! یہ قرآن) نازل کردہ ہے رب

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ

عالم (۸۰)۔ تو کیا تم اس کلام کو سرسری سمجھے ہوئے ہو؟ (۸۱)۔ اور تکذیب کو اپنی غذا بنا رہے

رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ

ہو؟ (۸۲)۔ سو جس وقت روح حلق تک آپہنچتی ہے (۸۳)۔ اور تم اُس وقت تکا کرتے

حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

ہو (۸۴)۔ اور ہم تم سے بھی زیادہ قریب اُس شخص کے ہوتے ہیں البتہ تم نہیں سمجھتے ہو (۸۵)۔

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ

تو اگر تمھارا حساب کتاب ہونے والا نہیں (۸۶)۔ تو تم اس (روح) کو پھر کیوں نہیں لوٹا لاتے، اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ

سچے ہو (۸۷)۔ تو جو کوئی مقربین میں سے ہوگا (۸۸)۔ تو اس کے لیے راحت ہے، غذائیں ہیں اور عیش

وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ

کی جنت ہے (۸۹)۔ اور جو کوئی داہنے والوں میں سے ہوگا (۹۰)۔ تو (اُس سے کہا جائے گا) تیرے لیے

لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ

امن و امان ہے کہ تو داہنے والوں میں سے ہے (۹۱)۔ اور جو کوئی جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہوگا (۹۲)۔

الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

تو اس کی مہمانی کھولتے ہوئے پانی سے ہوگی (۹۳)۔ اور (اُسے) دوزخ میں داخل ہونا ہوگا (۹۴)۔ بے شک یہ

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

تحقیقی یقینی بات ہے (۹۵)۔ سو آپ اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجیے (۹۶)۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حدید مدنی ہے، اس میں ۲۹ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾ لَهُ مُلْكُ

اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور وہی زبردست ہے، حکمت والا ہے (۱)۔ اُسی کی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢﴾ هُوَ

سلطنت ہے آسمانوں اور زمین میں وہی حیات دیتا ہے اور (وہی) موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے (۲)۔ وہی ہے

توضیحی ترجمہ

العالمین کی طرف سے۔

(۸۱) کیا تم اس کلام کو سرسری (اور معمولی) سمجھ رہے ہو؟ (اور اس کی تصدیق اور اس پر عمل کو لازمی نہیں سمجھتے؟)

(۸۲) اور تم نے اسی کو اپنا روزگار بنا لیا ہے کہ (اس کو) جھٹلاتے رہو۔

(۸۳) تو ایسا کیوں نہیں ہوتا جب کسی کی روح نرخرے تک پہونچ جائے (یعنی موت کا وقت آجائے تو تم اس کو بچالو)

(۸۴) اور اُس وقت تو تم (اُس کو حسرت بھری نگاہ سے) دیکھ رہے ہوتے ہو۔

(۸۵) اور ہم اُس وقت اُس سے تمہارے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوتے ہیں، لیکن تم دیکھ نہیں پاتے۔

(۸۶) اگر اُس کا حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے (یعنی آخرت کی زندگی نہیں ہے)

(۸۷) تو کیوں نہیں تم اس (روح) کو لوٹا لاتے، اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔ (کہ بس دنیا کی ہی زندگی ہے دوسری کوئی زندگی نہیں، کم سے کم کسی ایک کی تو موت ہمیشہ کے لئے ٹال کر دکھاؤ، ہر ایک کو موت آنا اس کی بڑی دلیل ہے کہ یہ خدائی نظام ہے کہ سب کو ایک محدود وقت کے لئے مرنا ہے اور پھر حساب کتاب کے لئے آخرت میں جمع ہونا ہے)

(۸۸) اب (سن لو!) اگر وہ (مرنے والا اللہ کے) مقرب بندوں میں سے ہوگا۔

(۸۹) تو (اُس کے لئے) آرام ہی آرام ہے اور خوشبو ہی خوشبو ہے، اور نعمتوں سے بھری جنت ہے۔

(۹۰) اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہوگا (یعنی عام مؤمن)

(۹۱) تو (اس سے کہا جائے گا کہ) تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے کہ تم دائیں ہاتھ والوں میں سے ہو۔

(۹۲) اور اگر وہ (مرنے والا) جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہوگا۔

(۹۳) تو کھولتے پانی سے اُس کی ضیافت ہوگی۔

(۹۴) اور (اس کو) دوزخ میں داخل ہونا ہوگا۔

(۹۵) بے شک یہ بات بالکل حق اور یقینی ہے۔

(۹۶) لہٰذا آپ (اے پیغمبر!) اپنے عظیم رب کا نام لے کر اس کی تسبیح کریں (جس نے سب کچھ وضاحت سے بیان کردیا، اور یہ آخرت کی تیاری کی کنجی بھی ہے)

ع ۳ ۲۲ ۱۶

سورۂ حدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) آسمانوں اور زمین میں جو چیز بھی ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے (زبانِ حال سے یا زبانِ قال سے یا دونوں سے، یہ الگ بات ہے کہ تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو) اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(۲) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے (اصلاً حکم و تصرف اُسی کا چلتا ہے) وہی زندگی دیتا ہے اور (وہی) موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳) (جب کوئی نہ تھا وہ موجود تھا، اس لئے) وہی ہے

الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾ هُوَ

(سب سے) پہلے اور (سب سے) پیچھے اور (وہی) ظاہر و مخفی بھی اور وہی ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے (۳)۔ وہ

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى

وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کردیا پھر تختِ شاہی پر قائم ہوگیا، وہ اُسے بھی جانتا ہے جو چیز

الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ

زمین کے اندر داخل ہوتی ہے اور (اُسے بھی جانتا ہے) جو چیز اُس میں سے نکلتی ہے، اور جو چیز آسمان سے اُترتی ہے

مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا

اور جو چیز اُس میں چڑھتی ہے، اور وہ تمھارے ساتھ ہے خواہ تم کہیں بھی ہو اور اللہ خوب دیکھتا رہتا ہے، جو کچھ بھی

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ

تم کرتے رہتے ہو (۴)۔ اُسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف (سب) اُمور لوٹ

الْأُمُورُ ﴿٥﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ

جائیں گے (۵)۔ وہی داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور وہی داخل کرتا ہے دن کو رات میں، اور وہ دلوں (کی بات)

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٦﴾ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ

تک خوب جانتا ہے (۶)۔ ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسول پر اور جس مال میں اُس نے تم کو دوسروں کا جانشین

مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾

بنایا ہے اُس میں سے خرچ کرو، سو جو لوگ تم میں سے ایمان لے آئیں اور خرچ کریں اُنھیں بڑا اجر ہوگا (۷)۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَ

آخر تمھیں کیا ہوگیا ہے جو تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے ہو، درآں حالیکہ رسول تمھیں بلا رہے ہیں کہ تم اپنے پروردگار پر

قَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ

ایمان لاؤ اور (اللہ خود) تم سے اس کا اقرار لے چکا ہے، اگر تم کو ایمان لانا ہو (۸)۔ وہ وہی ہے جو اپنے بندہ پر صاف

عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ

صاف آیتیں اُتارتا ہے تاکہ تم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائے اور بے شک اللہ تمھارے اُوپر شفیق ہے بڑا

بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٩﴾ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ

مہربان ہے (۹)۔ تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہو درآں حالیکہ اللہ ہی کے رہ جائیں گے

توضیحی ترجمہ

اول (سب سے پہلا) بھی اور آخر بھی (چنانچہ جب کوئی نہ رہے گا وہ موجود رہے گا) اور (وہ) ظاہر ہے (اس طرح کہ اُس کے وجود، اُس کی قدرت اور اُس کی حکمت کی نشانیاں اس کائنات میں ہر جگہ پھیلی ہوئی ہیں، جو اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ وہ موجود ہے) اور چھپا ہوا بھی ہے (اس معنی میں کہ یہاں دنیا میں وہ آنکھوں سے نظر نہیں آتا) اور وہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے۔

(۴) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا (دن سے مراد کیا ہے اللہ ہی جانے، البتہ ہمارے یہ دن مراد نہیں ہوسکتے، کیونکہ یہ اُس وقت کا بیان ہے جب سورج، چاند اور زمین و آسمان سرے سے موجود ہی نہ تھے) پھر عرش پر استواء فرمایا (جس کی کیفیت صرف اُسی کو معلوم ہے) وہ ہر اُس چیز کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہے (مثلاً بارش کا پانی اور بیج) اور جو اُس سے نکلتی ہے (مثلاً کھیتی، درخت وغیرہ) اور ہر اُس چیز کو جو آسمان سے اُترتی ہے (فرشتے، احکام، قضا وقدر کے فیصلے اور بارش، اولے وغیرہ) اور جو اُس میں چڑھتی ہے (بندوں کے اعمال اور ملائکہ) اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو، اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھتا ہے۔

(۵) اُسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، اور اللہ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جاتے ہیں۔

(۶) وہی داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور وہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ (یعنی کبھی دن کو گھٹا کر رات بڑی کردیتا ہے اور کبھی رات کو گھٹا کر دن بڑا کردیتا ہے) اور وہ سینوں (یعنی دلوں) میں چھپی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

(۷) (وہ حکم کرتا ہے کہ) اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور خرچ کرو (اُس کے حکم کے مطابق) اُس (مال) میں سے جس (کی ملکیت) میں اُس نے تمہیں قائم مقام بنایا ہے (کیونکہ ایک تو مال اللہ کا ہے اور دوسرے یہ تمہارے پاس دوسرے سے آیا ہے اور دوسرے کے پاس چلا جائے گا، لہٰذا تمہیں زیادہ سے اپنی زندگی تک اس میں تصرف کا اختیار ہے) سو جو لوگ تم میں سے ایمان لے آئیں اور (حکم کے مطابق) خرچ کریں اُن کے لئے بڑا اجر ہے۔

(۸) اور تمہارے لئے کونسی وجہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہ رکھو، حالانکہ رسول تمہیں دعوت دے رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان رکھو، اور (اللہ) تم سے اس کا عہد لے چکا ہے اگر تم واقعی مومن ہو۔ (یعنی اللہ پر ایمان لانے یا یقین و معرفت کے راستوں پر چلتے رہنے سے کیا چیز مانع ہوسکتی ہے، جب کہ خدا کا رسول تم کو تمہارے حقیقی پروردگار کی طرف دعوت دے رہا ہے، جس کی ربوبیت کا اقرار تم دنیا میں آنے سے پہلے بھی کرچکے ہو)۔

(۹) وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر واضح آیات نازل فرماتا ہے تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے، اور بے شک اللہ تم پر بہت شفیق، بڑا مہربان ہے۔

(۱۰) اور تمہارے لئے کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، حالانکہ اللہ ہی کی ہے

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ

آخر میں آسمان اور زمین سب، تم میں جو لوگ فتح (مکہ) سے قبل ہی خرچ کر چکے اور لڑ چکے (وہ اُن کے برابر نہیں

الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ

جو بعد فتح لڑے اور خرچ کیا) وہ لوگ درجہ میں بڑھے ہوئے ہیں ان لوگوں سے جنھوں نے بعد کو خرچ کیا

وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۰

اور لڑے، اور اللہ نے بھلائی کا وعدہ تو سب ہی سے کر رکھا ہے، اور اللہ کو تمھارے اعمال کی پوری خبر ہے (۱۰)۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ

کوئی شخص ہے جو اللہ کو اچھی طرح قرض کے طور پر دے پھر اللہ اُسے اُس شخص کے لیے بڑھاتا چلا جائے اور اس کے

اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝۱۱ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ

لیے اجر پسندیدہ ہے (۱۱)۔ یہ وہ دن ہوگا جب ایمان والوں اور ایمان والیوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور

اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اُن کے آگے اور اُن کی داہنی طرف دوڑتا ہوگا، آج تم کو بشارت ہے باغوں کی جن کے نیچے سے نہریں جاری

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۲ يَوْمَ يَقُوْلُ

ہوں گی جن میں ہمیشہ رہو گے (اور) یہی بڑی کامیابی ہے (۱۲)۔ یہ وہ دن ہوگا جب منافق مرد اور منافق عورتیں

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ

ایمان والوں سے کہیں گی کہ ہمارا انتظار کر لو کہ ہم بھی تمھارے نور سے کچھ حاصل کر لیں، (ان سے) کہا جائے گا تم

قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ

اپنے پیچھے لوٹ جاؤ، پھر (وہیں) روشنی تلاش کرو، پھر ان (فریقین) کے درمیان ایک دیوار قائم کر دی جائے گی جس میں

بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝۱۳ ؕ

ایک دروازہ ہوگا کہ اس کی اندرونی جانب میں رحمت ہوگی، اور اُس کے بیرونی جانب کی طرف عذاب ہوگا (۱۳)۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

(منافقین) پکار کر (مومنین سے) کہیں گے کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے ہاں تھے لیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ

اور تم راستہ دیکھا کرتے تھے اور تم شک رکھتے تھے اور تم کو تمھاری بیہودہ تمناؤں نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچا اور

توضیحی ترجمہ

آسمانوں اور زمین کی ساری میراث، (سن لو!) تم میں سے جن لوگوں نے فتح (مراد فتح مکہ) سے پہلے (فی سبیل اللہ) خرچ کیا اور جہاد کیا (جب کہ مسلمانوں کی مالی حالت کمزور تھی اور تعداد میں وہ بہت کم تھے) وہ (بعد والوں کے) برابر نہیں، بلکہ اُن سے درجہ میں بہت بڑھے ہوئے ہیں جنھوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا، ہاں! بھلائی کا وعدہ تو اللہ کا سب سے ہے (دونوں کو جنت اور اجر عظیم ملے گا لیکن درجات اور شرف وفضل میں تفاوت ضرور ہے) اور اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے جو تم کرتے ہو۔ (وہ کیفیت وکمیت کے مطابق اجر دے گا)

ع ۱ / ۱۰ / ۱۷

(۱۱) کون ہے جو اللہ کو قرض دے، (اللہ کو نہ مال کی ضرورت ہے نہ قرض کی، وہ ہر ضرورت سے بے نیاز ہے، اللہ نے اپنی رحمت سے اور یہ بتانے کے لئے کہ بندہ کے انفاق فی سبیل اللہ کا اجر اللہ نے اپنے ذمہ لازمی کر لیا ہے اس کو قرض کے لفظ سے تعبیر کیا ہے) قرضِ حسنہ (یعنی خلوص کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرے) پھر اللہ اُسے اُس کے لئے کئی گنا بڑھا دے اور ایسے شخص کو باعزت اجر ملے گا۔

(۱۲) اس دن جب (پل صراط سے گذرنے کے وقت) تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کا نورِ (ایمانی) اُن کے سامنے اور اُن کے دائیں جانب (روشنی دکھاتا) دوڑتا چل رہا ہوگا (اس وقت اُن سے کہا جائے گا کہ) آج تمھیں بشارت ہے اُن جنتی باغات کی جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اُن میں تم ہمیشہ ہمیش رہو گے، یہ ہے بڑی کامیابی۔ (جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا)

(۱۳) اُس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ (ذرا) ہمارا انتظار کر لو، ہم بھی تمہارے نور سے کچھ (فائدہ) حاصل کر لیں، اُن سے کہا جائے گا کہ پیچھے لوٹ جاؤ، اور نور تلاش کرو (تم نے دنیا میں تو اس سلسلہ میں کچھ کیا نہیں، اب جاؤ اللہ سے درخواست کرو، وہاں مل سکے تو لے کر آؤ) پھر اُن (ایمان والوں اور منافقین) کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی، جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس کے اندر کی طرف رحمت ہوگی (یعنی اندر پہونچ کر جنت کا سماں ہوگا)، اور باہر کی طرف عذاب۔ (کا منظر دکھائی دے گا)

(۱۴) وہ (منافقین) اُن (مؤمنوں) کو پکاریں گے کہ کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ (ہمیں کیوں چھوڑ دیا؟) وہ کہیں گے کہ ہاں! تھے تو، لیکن تم نے (دلوں میں کفر ونفاق چھپا کر) اپنے کو فتنہ میں ڈال لیا، اور تم انتظار ہی میں رہے (کہ کب مسلمانوں پر کوئی مصیبت آجائے اور ہم کھلے بندوں اپنے کفر کا اظہار کریں) اور (دین کے معاملہ میں) شک میں پڑے رہے (اسی لئے قرآن کو مانا نہ دلائل ومعجزات کو) اور (مسلمانوں کو شکست اور اسلام کے خاتمہ کی) جھوٹی آرزوؤں (اور امیدوں) نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا (یعنی تمھیں موت آگئی، یا مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گیا) اور

غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ

تم کو بڑے فریبیے نے اللہ کے ساتھ فریب میں ڈالے رکھا (۱۴)۔ غرض آج نہ تم سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

اور نہ کافروں سے، تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے وہی تمھاری رفیق ہے، اور وہ کیسا بُرا ٹھکانا ہے (۱۵)۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ

کیا ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کی نصیحت اور جو دین حق نازل ہوا ہے اُس کے

مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ

آگے جھک جائیں اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنھیں اُن کے قبل کتاب ملی تھی پھر اُن پر ایک لمبا

عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ

زمانہ گزر گیا تو اُن کے دل خوب سخت ہو گئے اور اُن میں کے بہت سے کافر ہیں (۱۶)۔ جانے رہو کہ

اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

اللہ ہی زمین کو اُس کے خشک ہوئے پیچھے زندہ کر دیتا ہے ہم نے مثالیں تمھارے سامنے کھول کر پیش کر دی ہیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا

تاکہ تم سمجھو (۱۷)۔ بلاشبہ صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں (یہ جو) اللہ کو خلوص کے ساتھ (قرضہ دیں)

حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

تو وہ صدقہ اُن کے لیے بڑھایا جائے گا اور اُن کے لیے اجر پسندیدہ ہے (۱۸)۔ اور جو لوگ کہ اللہ اور اس

رُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ

کے پیمبروں پر (پورا) ایمان رکھتے ہیں وہی تو اپنے پروردگار کے ہاں صدیق اور شہید ہیں، اُن کے لیے

اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ

اُن کا اجر (خاص) ہوگا اور اُن کا نور (خاص) ہوگا، اور جو لوگ کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی

الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ ع اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّ

لوگ دوزخی ہیں (۱۹)۔ خوب جان لو کہ دنیوی زندگی محض ایک کھیل کود اور (ظاہری) خوشنمائی اور آپس

تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ

میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے پر اپنی برتری جتلانا ہے، گویا کہ مینہ ہے

ع ۲
۹
۱۸

توضیحی ترجمہ

دھوکے باز (شیطان) نے (آخر تک) تمھیں اللہ کے بارے میں دھوکے ہی میں رکھا۔ (اور تم دل سے ایمان نہیں لائے)

(۱۵) چنانچہ آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا، اور نہ اُن لوگوں سے جنھوں نے (کھلے بندوں) کفر اختیار کیا تھا، تمہارا ٹھکانا (اب تو) دوزخ ہی ہے، وہی تمہاری دوست (اور ولی) ہے (وہی تمہارا اچھی طرح خیال رکھے گی) اور (یقینا) وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

(۱۶) کیا اب بھی اُن کے لئے وقت نہیں آیا ہے جو ایمان لا چکے ہیں کہ اُن کے دل اللہ کے ذکر کے لئے اور جو حق اُترا ہے اُس کے لئے نرم ہو جائیں (یعنی اب تو وقت آگیا ہے اب تو ایسا ہونا چاہئے) اور وہ اُن لوگوں کی طرح نہ بنیں جنھیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی (شروع میں تو اُن میں یہ خوبیاں تھیں) پھر (جب) اُن پر ایک لمبا زمانہ گذر گیا تو اُن کے دل سخت ہو گئے، اور (آج) ان میں سے بہت سے فاسق (اور نافرمان) ہیں۔

(۱۷) خوب سمجھ لو کہ اللہ زمین کو اُس کے مُردہ ہونے کے بعد زندگی بخشتا ہے (اسی طرح مُردہ سے مُردہ انسان بھی اگر سچی توبہ کر لے تو اللہ اُس کے قالب میں روحِ حیات پھونک دے گا) ہم نے تمہارے لئے (اس بابت) مثالیں خوب کھول کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم (آسانی سے) سمجھ لو۔

(۱۸) بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جنھوں نے اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رکھا ہے ان کے لئے (ان کا مال) کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا (جب اس کا اجر دیا جائے گا) اور وہ اجر (صرف مقدار میں ہی کئی گنا نہیں ہو گا بلکہ) اُن کا پسندیدہ (اور انتہائی مکرّم) ہوگا۔

(۱۹) اور جو لوگ اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر (دل سے) ایمان لائے ہیں (اور اس کا اثر اُن کے اعمال واحوال سے ظاہر ہوتا ہے) وہ (ہی) صدّیق ہیں (یعنی وہ کمال ایمان اور کمال صدق وصفا والے ہیں، اور جنت میں ان کا درجہ بہت بلند ہوگا) اور اللہ کے یہاں یہ گواہ (کی حیثیت رکھنے والے) ہوں گے (دوسرے لوگوں کا حال بتائیں گے) اُن کے لئے (جنت میں) اُن کا (خاص) اجر اور (پل صراط پر) اُن کا (خاص) نور ہوگا، اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ دوزخی ہیں۔

(۲۰) خوب سمجھ لو! یہ دنیا صرف کھیل تماشا، اور ظاہری سجاوٹ (یعنی فیشن) اور ایک دوسرے پر فخر وغرور، اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے (کی کوشش) کا نام ہے، (مگر یہ سب فانی اور مٹ جانے والے ہیں، اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش

أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ

کہ اُس کی پیداوار کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر خشک ہو جاتی ہے، سو تو اُسے زرد دیکھتا ہے، پھر

وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَ

وہ چُورا چُورا ہو جاتی ہے، اور آخرت میں عذاب شدید بھی ہے اور اللہ کی طرف سے مغفرت اور خوشنودی

مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن

بھی، اور دنیوی زندگی محض دھوکے کا سامان ہے (۲۰)۔ دوڑو اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف

رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ

اور جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کی سی ہے، تیار کی گئی ہے اُن لوگوں کے لیے

لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ

جو اللہ اور اُس کے پیمبروں پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے وہ اپنا فضل جسے چاہے عطا کرے،

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۲۱﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي

اور اللہ ہی بڑے فضل والا ہے (۲۱)۔ کوئی سی بھی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں، مگر یہ کہ

الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ

(سب) ایک رجسٹر میں (لکھی ہیں) قبل اس کے کہ ہم اُن جانوں کو پیدا کریں، یہ اللہ کے لیے آسان ہے، (یہ بات

إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا

بتادی گئی ہے) (۲۲)۔ تاکہ جو چیز تم سے لی جا رہی ہے اُس پر (اتنا) رنج نہ کرو، اور جو چیز اُس نے تمہیں دی ہے

بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿۲۳﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ

اُس پر اتراؤ نہیں، اور اللہ کسی اِترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا (۲۳)۔ (وہ لوگ ایسے ہیں) جو خود بھی بخل کرتے

وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ

ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے رہتے ہیں، اور جو کوئی رُوگردانی اختیار کرے گا، تو اللہ تو (سرتاسر) بے نیاز ہے

الْحَمِيدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ

ستودہ صفات ہے (۲۴)۔ ہم نے اپنے پیمبروں کو کھلی ہوئی چیزیں دے کر بھیجا، اور ہم نے اُن کے ساتھ کتاب

وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ

اور انصاف کرنے کو نازل کیا، تاکہ لوگ اعتدال پر قائم رہیں، اور ہم نے لوہے کو (بھی) نازل کیا کہ اس کے اندر شدید ہیبت ہے

توضیحی ترجمہ

کہ اُس کی پیداوار کسانوں کو اچھی لگتی ہے (یہاں کفار کسانوں کو اس لئے کہا گیا کہ کفار کے لغوی معنی ہیں 'چھپانے والے' اور کسان بیج بوتے ہیں، گویا اُنھیں چھپا دیتے ہیں) پھر وہ (کھیتی) خشک ہو جاتی ہے تو تم دیکھتے ہو کہ پیلی پڑ جاتی ہے، پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے (اسی طرح دنیا کی زیب و زینت، مال اور اولاد انسان کا دل لبھاتی ہے، لیکن یہ زندگی چند روزہ ہے، اس کو بھی کھیتی کی طرح ایک دن چورا چورا ہو جانا ہے) اور (اس کے بعد آخرت کی کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی ہے، وہاں) آخرت میں (ایک طرف تو دوزخ کا) سخت عذاب ہے، اور (دوسری طرف) اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے۔ اور (پھر سن لو!) دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے سامان کے اور کچھ بھی نہیں۔

(۲۱) (لہٰذا ایک دوسرے سے) سبقت لے جانے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت حاصل کرنے میں، اور اُس جنت کے حصول میں جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے (جس کا عرض اتنا ہو، اُس کا طول کتنا ہوگا، کیونکہ طول عرض سے زیادہ ہی ہوتا ہے) یہ (جنت) بنائی گئی ہے اُن لوگوں کے لئے جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں (لیکن یہ ایمان یوں ہی نہیں مل جاتا، بلکہ) یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے (اور چاہتا اُسی کے بارے میں ہے جو ایمان میں داخلہ کا ارادہ کرے اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری قبول کرے) اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(۲۲) کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں مگر وہ کتاب (لوح محفوظ) میں درج ہے اس وقت سے جب ہم نے ان جانوں کو پیدا بھی نہیں کیا تھا (یہ بات تمہیں بہت مشکل لگ رہی ہے، لیکن) یقین مانو یہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

(۲۳) (یہ حقیقت تمہیں اس لئے بتادی گئی) تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے اُس پر (حد سے زیادہ) غم نہ کرو (اور یہ سوچ کر صبر کر لو کہ یہی مقدر میں لکھا تھا) اور نہ اُس (نعمت) پر اِتراؤ جو اللہ تمہیں عطا فرمادے (بلکہ شکر و تحمید سے کام لو) اور (یہ یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ اِترانے والے (اور) شیخی مارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

(۲۴) (یہ اترانے والے اور شیخی باز لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کا مال اور اُن کی ترقی صرف اُن کی اپنی کوشش کا نتیجہ ہے اس لئے وہ ایسے ہیں) جو (نیک کاموں میں خرچ کرنے سے) خود بھی کنجوسی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کنجوسی کی تلقین کرتے ہیں (یہ اللہ کے حکم سے منہ موڑنا ہوا) اور جو منہ موڑ لے، اللہ (اس سے) بے نیاز ہے، اور وہ بذاتِ خود قابلِ تعریف ہے۔ (اسے نہ اس کے خرچ کرنے کی ضرورت ہے اور نہ اس کی کہ یہ اللہ کی تعریف کرے، یہ حکم تو اُس بندے کے اپنے فائدہ کے لئے دیا گیا تھا)

(۲۵) ہم نے (اسی اصلاح کے لئے) اپنے پیمبروں کو اپنی واضح نشانیاں اور احکامات لے کر بھیجا، اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان نازل فرمایا تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں، اور لوہے کو نازل کیا جس میں ہیبت ہے

شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ

شدید، اور لوگوں کے لیے (اور بھی) فائدے ہیں اور اس لیے بھی تاکہ اللہ جان لے کہ بے دیکھے اُس کی اور اُس کے پیمبروں کی مدد

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ

کون کرتا ہے، بے شک اللہ (بڑا) قوت والا ہے (بڑا) زبردست ہے (۲۵)۔ اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو پیمبر بنا کر بھیجا اور دونوں

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾

کی نسل میں نبوت اور کتاب جاری کردی، سو اُن میں سے ہدایت یافتہ بھی ہوئے، اور اکثر اُن میں کے نافرمان نکلے (۲۶)۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ

پھر ہم اُن کے بعد اپنے اور پیمبروں کو یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے اور اُن کے بعد ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا، اور ہم

الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ

نے انھیں انجیل دی، اور جن لوگوں نے اُن کی پیروی کی، اُن کے دلوں میں ہم نے شفقت اور نرمی رکھ دی

وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ

تھی، اور رہبانیت کو انھوں نے خود ایجاد کرلیا، ہم نے اُن پر واجب نہیں کیا تھا، بلکہ انھیں نے اللہ کی رضامندی کی خاطر

اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ

(اسے اختیار کرلیا تھا) سو انھوں نے اس کی رعایت پوری پوری نہ کی، سو اُن میں سے جو (اب) ایمان لائے ہم نے

وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا

انھیں اُن کا اجر دیا، اور زیادہ تو اُن میں کے نافرمان ہی ہیں (۲۷)۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو، اور اُس کے پیمبر پر

بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ

ایمان لاؤ اللہ تم کو اپنی رحمت سے دو حصہ دے گا، اور تمہارے لیے (وہ) نور پیدا کردے گا کہ تم اُسے لیے چلو پھرو گے اور وہ

بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

تم کو بخش دے گا، اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحم کرنے والا ہے (۲۸)۔ (اور یہ دولتیں اس لیے عطا کرے گا) تاکہ

اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ

اہل کتاب کو (قیامت میں) معلوم ہو جائے کہ انھیں اللہ کے فضل کی کسی چیز پر بھی دسترس نہیں، اور یہ کہ فضل ہاتھ میں ہے

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾

اللہ ہی کے، وہ جسے چاہے عطا کرے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے (۲۹)۔

توضیحی ترجمہ

شدید قسم کی (یعنی یہ بہت ٹھوس، مضبوط اور سخت ہوتا ہے) اور (اس میں) لوگوں کے لئے بڑے فائدے ہیں (اس سے جنگی ہتھیار بنتے ہیں، اور اس سے شرکی طاقتوں کی سرکوبی بھی کی جاتی ہے) اور (اُس نے یہ سب اس لئے کیا) تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ کون ہے جو اُس کو دیکھے بغیر اُس (کے دین) کی اور اُس کے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے۔ بے شک اللہ بڑی قوت والا ہے اور ہر چیز پر قابو رکھتا ہے۔ (ایسا اُس نے صرف انسانوں کی آزمائش کے لئے کیا ہے، ورنہ اُسے کسی چیز کی حاجت نہیں)

(۲۶) اور ہم نے بھیجا نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کو (پیغمبر بنا کر) اور اُن دونوں کی اولاد میں ہم نے پیمبری اور کتاب (بھیجنے) کا سلسلہ جاری کیا (یعنی ان دونوں کی نسل کو اس عظیم نعمت کے لئے منتخب کرلیا) پھر اُن میں سے کچھ تو ہدایت یافتہ ہوئے اور زیادہ تر اُن میں کے نافرمان رہے۔

(۲۷) پھر ہم اُن کے بعد اُن کے نقشِ قدم پر اپنے اور پیغمبر پے در پے بھیجتے رہے، اور بعد میں ہم نے بھیجا (انبیاءِ بنی اسرائیل کے خاتم) عیسیٰ بن مریمؑ کو، اور انھیں انجیل عطا فرمائی، اور اُن کے ماننے والوں کے دلوں میں ہم نے شفقت اور رحم دلی پیدا کردی، اور جہاں تک رہبانیت (ترکِ دنیا) کا تعلق ہے اس کو انھوں نے خود ایجاد کرلیا تھا (اگرچہ) ہم نے اس کو اُن پر واجب نہیں کیا تھا (لیکن انھوں نے شروع میں اس کو اختیار کیا تھا) صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے، پھر اُس کی ویسی رعایت نہ رکھ سکے جیسی اس کا حق تھا، پھر بھی ان میں سے جو ایمان لے آئے تھے ہم نے اُن کو اُن کا اجر دیا، اور اُن میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہی رہے۔

(۲۸) اے (عیسیٰ علیہ السلام پر) ایمان رکھنے والو! اللہ سے ڈرو، اور اُس کے (اِس) رسول (حضرت محمد ﷺ) پر (بھی) ایمان لے آؤ، (اللہ) تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے گا (کیونکہ تم نے عیسیٰؑ پر بھی ایمان رکھا اور حضرت محمد ﷺ پر بھی ایمان لے آئے) اور وہ تمہارے لئے ایک (خاص) نور پیدا کردے گا جس کو ساتھ لئے تم چلو پھرو گے (یا یہ کہ جس کے ذریعہ تم پل صراط پر آسانی سے چل سکو گے) اور تمہاری مغفرت فرمادے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

(۲۹) (اللہ نے یہ باتیں پوری وضاحت کے ساتھ اس لئے بیان کردی ہیں) تاکہ اہلِ کتاب (یہ) نہ سمجھیں کہ (اب) اُنھیں اللہ کے فضل (وعنایت) سے متعلق کسی چیز پر دسترس نہیں رہی، اور (یہ جان لیں کہ آج بھی) فضل (وعنایت مرحمت فرمانا) اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جس کو چاہتا ہے (اپنا فضل) عطا فرماتا ہے (اور چاہتا اُسی کے بارے میں ہے جو اُس پر اور اُس کے رسول پر ایمان لا کر اُن کے احکامات پر چلتا ہے) اور (یہ بات ہمیشہ یاد رہنی چاہئے کہ) اللہ ہی فضلِ عظیم کا مالک ہے۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مجادلہ مدنی ہے، اس میں ۲۲ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ

اللہ نے بے شک اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں رد و بدل کر رہی تھی اور اللہ سے

اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

فریاد کر رہی تھی، اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا، اللہ تو (سب کچھ) سننے والا (سب کچھ) دیکھنے والا ہے (۱)۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں تو وہ (بیویاں) ان کی مائیں (کچھ ہو) نہیں (جاتی)

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا

ہیں، ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جنھوں نے ان کو جنا ہے یہ لوگ یقیناً ایک نامعقول بات اور جھوٹ کہہ رہے

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ

ہیں، بے شک اللہ بڑا معاف کر دینے والا ہے، بڑا بخشنے والا ہے (۲)۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے

مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ

ہیں پھر اپنی کہی ہوئی بات کی تلافی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ذمہ قبل اس کے کہ دونوں باہم اختلاط

قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

کریں ایک مملوک کو آزاد کرنا ہے، اس سے تمھیں نصیحت کی جاتی ہے، اور اللہ کو پوری خبر ہے اس کی جو تم

خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ

کرتے رہتے ہو (۳)۔ پھر جس کو یہ میسر نہ ہو تو قبل اس کے کہ دونوں باہم اختلاط کریں اس کے ذمہ دو

قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ

متواتر مہینوں کے روزے ہیں، پھر جس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو اس کے ذمہ کھلانا ہے ساٹھ مسکینوں کا،

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَ

یہ (احکام) اس لیے ہیں تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں،

توضیحی ترجمہ

سورۂ مجادلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(اسلام آنے سے پہلے عرب میں کوئی مرد اگر اپنی بیوی کو کہہ دیتا کہ تو میری ماں ہے یا ماں کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دے دیتا جس کی طرف دیکھنا اس کو منع ہو، جیسے کہہ دیتا کہ "تم میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہو" تو اس کے لئے بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی تھی، پھر کوئی صورت اُن کے ملنے کی نہیں تھی، اس کو ظہار کہتے ہیں۔ ہوا یوں کہ ایک صحابی (اوس بن صامتؓ) نے اپنی بیوی (خولہ بنت ثعلبہؓ) سے ایسا ہی جملہ کہہ دیا تو خولہؓ آپؐ کی خدمت میں اس کا حکم معلوم کرنے آئیں، اس وقت تک اس بارے میں کوئی شرعی حکم نازل نہیں ہوا تھا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں ابھی میرے پاس کوئی حکم نہیں آیا ہے، اور یہ شبہ ظاہر فرمایا کہ شاید تم اپنے شوہر کے لئے حرام ہو چکی ہو، اس پر وہ بار بار آپ سے درخواست کرنے لگیں، اور اپنے خاص حالات بتا کر گنجائش نکالنے کا مطالبہ بلکہ اصرار کرنے لگیں، پھر آہ وزاری کرتے ہوئے اللہ سے فریاد کرنے لگیں تو اللہ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں، جن میں ظہار کا حکم اور اس سے رجوع کا طریقہ بتلایا گیا)

(۱) (اے پیغمبرؐ!) اللہ نے اُس عورت کی بات سن لی ہے جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کر رہی ہے، اور (ساتھ ہی) اللہ سے (بھی) فریاد کر رہی ہے، اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا، یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۲) تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (اس سے) وہ (بیویاں) اُن کی مائیں نہیں ہو جاتیں، اُن کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے اُن کو جنم دیا ہے، اور بلاشبہ جو بات یہ کہتے ہیں وہ بہت بُری اور جھوٹ ہے، اور اللہ بہت معاف کرنے والا اور بہت بخشنے والا ہے۔ (اس کا کفارہ ادا کر دو گے تو معاف بھی کر دے گا اور توبہ قبول کر کے بخش بھی دے گا)

(۳) اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں، پھر اُنھوں نے جو کچھ کہا ہو اس سے رجوع کرتے ہیں تو اُن کے ذمے ایک غلام آزاد کرنا ہے، اس سے پہلے کہ وہ (میاں بیوی) ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں؛ یہ وہ بات ہے جو تم کو سکھائی جا رہی ہے، اور جو بھی تم کرتے ہو اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔

(۴) پھر جس کو (یہ غلام آزاد کرنا) میسر نہ ہو تو اُس کے ذمہ دو متواتر مہینوں کے روزے (رکھنا) ہیں قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں، پھر جس کو اس کی بھی استطاعت نہ ہو اُس کے ذمے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، یہ (احکام) اس لئے (دیئے جا رہے) ہیں تاکہ تم (ان پر عمل کر کے) اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا ثابت کرو، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں (جو ان کو نہیں مانے گا وہ کافروں میں سے ہوگا)

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ

اور کافروں کے لیے عذاب دردناک ہے (۴)۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے

رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَآ

ہیں یہ خوار ہوں گے جیسے ان کے قبل کے لوگ خوار ہو چکے ہیں، اور ہم نے کھلے کھلے احکام نازل

اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ

کئے ہیں اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہونا ہے (۵)۔ اس روز جس روز اللہ ان سب کو

اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ نَسُوْهُ ؕ

اٹھائے گا پھر ان کا سب کیا ہوا انھیں جتلائے گا، اللہ نے اسے محفوظ رکھا اور یہ لوگ اسے بھول

وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

گئے، اور اللہ تو ہر چیز پر مطلع ہے (۶)۔ کیا آپ نے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کوئی سرگوشی تین (آدمیوں) میں ایسی نہیں ہوتی

اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ لَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَ لَآ اَدْنٰى

جس میں چوتھا وہ نہ ہو، اور نہ پانچ (آدمیوں) کی جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اس سے کم اور نہ

مِنْ ذٰلِكَ وَ لَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ

زیادہ، مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہی ہوتا ہے خواہ وہ کہیں ہوں، پھر وہ اُن کو اُن کے کرتوت قیامت

يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

کے دن جتلا دے گا، بے شک اللہ کو ہر چیز کی پوری خبر ہے (۷)۔ کیا آپ نے ان لوگوں (کے

عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ

حال) پر نظر نہیں کی جنھیں سرگوشی سے روک دیا گیا تھا، پھر بھی وہ وہی کرتے ہیں جس سے انھیں روکا

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ يَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ

گیا تھا، اور سرگوشیاں گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کرتے رہتے ہیں، اور وہ جب آپ کے

الرَّسُوْلِ ۫ وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَ

پاس آتے ہیں آپ کو ایسے لفظ سے سلام کرتے ہیں جس سے اللہ نے آپ کو سلام نہیں کیا، اور

توضیحی ترجمہ

میں سے ہوگا) اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۵) بے شک جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل ہوں گے جیسے ان سے پہلے لوگ ذلیل ہوئے تھے، اور ہم نے کھلی کھلی آیات نازل کر دی ہیں (اس کے بعد بھی انکار و مخالفت پر جمے رہنا اور خدائی احکام کی عزت و احترام نہ کرنا اپنے کو ذلت کے عذاب میں پھنسانے کے مرادف ہے) اور کافروں کے لئے ایسا عذاب ہے جو خوار کر کے رکھ دے گا۔

(۶) جس دن اللہ ان سب کو (دوبارہ زندہ کر کے) اُٹھائے گا اور اُنھیں بتائے گا جو انھوں نے (دنیا میں) عمل کئے تھے، اس کو اللہ نے شمار کر رکھا ہو گا اور یہ بھول گئے ہوں گے (کیونکہ زندگی بھر کے اتنے بہت سے گناہ انھیں تو سب کے سب یاد نہیں ہو سکتے لیکن اللہ کے یہاں سب کا ریکارڈ ہو گا) اور (یاد رکھنا چاہئے کہ) اللہ ہر چیز کا گواہ ہے۔ (کوئی چیز اُس کی نظر و علم سے مخفی نہیں)

ع ۱ ۱

(۷) (صرف ان کے اعمال پر کیا منحصر) آپؐ تو جانتے ہی ہیں کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اللہ اُسے جانتا ہے، تین آدمیوں کی کوئی سرگوشی (یا خفیہ میٹنگ) ایسی نہیں ہوتی جس کا چوتھا وہ (اللہ) نہ ہو، اور نہ پانچ کی (کوئی سرگوشی) ایسی ہوتی ہے جس کا چھٹا وہ (اللہ) نہ ہو، اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ، مگر یہ کہ وہ (اللہ) اُن کے ساتھ ہوتا ہے، وہ جہاں کہیں ہوں (تین اور پانچ کی تعداد بطور مثال بیان کی گئی ہے، مقصد یہ بتلانا ہے کہ تعداد تھوڑی ہو یا زیادہ، وہ ہر ایک کے ساتھ ہے اور ہر ظاہر اور پوشیدہ بات کو جانتا ہے) پھر وہ اُن کو قیامت کے دن بتائے گا جو بھی انھوں نے عمل کئے، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

(۸) کیا آپ نے اُن (یہودی اور منافق) لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں سرگوشی (اور کانا پھوسی) سے منع کیا گیا تھا، پھر بھی وہ وہی کام کرتے ہیں جس سے اُنھیں منع کیا گیا تھا، اور سرگوشیاں بھی ایسی کرتے ہیں جو گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی پر مشتمل ہوتی ہیں، اور جب وہ آپؐ کے پاس آتے ہیں تو (سلام کا لفظ بدل کر) ایسے (لفظ سے) آپ کو سلام کرتے ہیں جس سے اللہ نے آپ کو سلام نہیں کیا (یعنی "السلام علیکم" کی بجائے "السام علیکم" کہتے ہیں، جس کے معنی ہیں "تم پر ہلاکت ہو") اور

يَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ

اپنے آپس میں کہتے ہیں کہ اللہ ہم کو ہمارے اس کہنے پر (فوراً) سزا کیوں نہیں دیتا؟ ان کے لیے

جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

جہنم کافی ہے کہ اس میں یہ داخل ہوں گے سو وہ بُرا ٹھکانا ہے (۸)۔ اے ایمان والو! جب تم کسی

إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

سے سرگوشی کرو تو سرگوشی گناہ اور زیادتی اور نافرمانی رسول کی نہ کرو، اور نیکی اور پرہیزگاری کی

الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ

باتوں کی سرگوشیاں کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب جمع کئے

تُحْشَرُونَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ

جاؤ گے (۹)۔ (ایسی) سرگوشی بس شیطان ہی کی طرف سے ہے تاکہ وہ مسلمانوں کو رنج میں

آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ

ڈالے اور انھیں کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتا مگرہاں اللہ کے ارادہ سے، اور ایمان والوں کو تو بس اللہ

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ

ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے (۱۰)۔ اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ

تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ

کھول دو تو جگہ کھول دیا کرو اللہ تمھیں کھلی جگہ دے گا، اور جب کہا جائے کہ اُٹھ

انشُزُوا فَانشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ

کھڑے ہو، تو اُٹھ کھڑے ہوا کرو، اللہ تم میں ایمان والوں کے اور اُن کے

أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا

جنھیں علم عطا ہوا ہے درجے بلند کرے گا، اور اللہ کو تمھارے اعمال کی پوری خبر ہے (۱۱)۔ اے

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ

ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے قبل کچھ خیرات دے دیا

نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ

کرو، یہی تمھارے حق میں بہتر ہے اور پاک ہونے کا اچھا ذریعہ لیکن اگر تم مقدرت نہ

اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں (اگر یہ غلط ہے اور گناہ کی بات ہے) تو اللہ اس پر ہمیں سزا کیوں نہیں دیتا؟ (یعنی اگر عذاب نہیں آتا تو یہ کوئی ایسی غلط بات نہیں، اس پر اللہ فرماتا ہے کہ) جہنم ہی ان (کی خبر لینے) کے لئے کافی ہے، وہ اسی میں جا پہونچیں گے، اور وہ (اُن کا) بہت بُرا ٹھکانا ہوگا۔

(۹) اے ایمان والو! جب تم ایک دوسرے سے سرگوشی کرو تو ایسی سرگوشی نہ کرو جو گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی پر مشتمل ہو، اور (ہاں اگر ضرورت پڑے تو) ایسی سرگوشی کر سکتے ہو جو نیک مقاصد اور تقوے پر مشتمل ہو (مثلاً کسی کو ندامت سے بچانے کیلئے یا فریقین کے مابین صلح کرانے کیلئے) اور (سرگوشی کرتے وقت) اللہ سے ڈرتے رہو، جس کے پاس تم سب کو جمع کرکے لے جایا جائے گا۔ (یعنی اس کا خیال رہے کہ اس سرگوشی میں کسی کے خلاف سازش یا اُس کی بُرائی نہ ہو ورنہ جب اللہ کے پاس جمع کئے جاؤ گے تو جواب دہی کرنا ہوگی)

(۱۰) وہ (منافقین وغیرہ کی) سرگوشی (اصلاً) شیطان کی طرف سے تھی تاکہ مؤمنین کو رنج اور تکلیف پہونچے، لیکن وہ اللہ کی اجازت کے بغیر ان (مؤمنین) کو ذرا سا بھی نقصان نہیں پہونچا سکتا، اور مؤمنوں کو اللہ پر (پورا) بھروسہ رکھنا چاہئے۔

(۱۱) اے ایمان والو! (آدابِ مجلس کے سلسلہ میں اس کا خیال رکھو کہ) جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں (دوسروں کے لئے) گنجائش پیدا کرو تو گنجائش پیدا کردیا کرو، اللہ تمہارے لئے گنجائش (اور وسعت) پیدا کرے گا، اور جب کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ (مجلس سے دوسروں کو جگہ دینے کیلئے) تو (بلاتکلف) اُٹھ جایا کرو، اللہ تعالیٰ (اس حکم کی اطاعت سے) تم میں ایمان والوں کے اور (ایمان والوں میں) ان لوگوں کے جن کو علم عطا ہوا ہے (اُخروی) درجات بلند کردے گا اور اللہ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔ (وہ یہ بھی جانتا ہے کہ مجلس سے اُٹھانے پر تم نے خوش دلی سے اطاعت کی، یا دل میں بُرا مانا، اور دوسروں سے شکوہ کیا یا نہیں؟)

(۱۲) اے ایمان والو! جب تم رسول سے کسی قسم کی سرگوشی (کا ارادہ) کرو (یعنی کان میں کچھ کہنا چاہو) تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو (تاکہ صرف ضروری بات کیلئے ہی آپ کا وقت لو، منافقین کی طرح بلا وجہ اور صرف اپنی اہمیت جتانے کیلئے آپ سے تنہائی میں بات مت کرو جس سے دوسرے آپ کی صحبت سے محروم رہیں، اور اتنی دیر آپ سے مستفید نہ ہو سکیں) یہ (طریقہ) تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ تر ہے (جس سے تمہیں رسولؐ کے وقت کی قیمت کا احساس بھی ہوگا اور غریبوں کی خدمت بھی، نیز صدقہ کرنے والے کے نفس کا تزکیہ بھی) ہاں اگر تم (صدقہ کرنے کے لئے) نہ

تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ

رکھتے ہو، تو اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے(۱۲)۔ کیا تم اس سرگوشی سے قبل

نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

خیرات کرنے (کے حکم) سے ڈر گئے؟ سو (خیر) جب تم کر سکے اور اللہ نے تمھارے حال پر

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ

توجہ فرمائی تو تم نماز کے پابند رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور کہا مانو اللہ اور اُس کے رسول کا، اور اللہ کو پوری

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا

خبر ہے تمھارے اعمال کی(۱۳)۔کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں کی جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ

جن پر اللہ نے غضب نازل کیا ہے، یہ لوگ نہ تو تم میں ہیں اور نہ انھیں میں ہیں، اور جھوٹی بات پر قسم

عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ

کھا جاتے ہیں، درآنحالیکہ (اسے خوب) جانتے ہیں(۱۴)۔ اللہ نے اُن کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا

اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

ہے، بے شک (بہت) بُرے ہیں وہ کام جو وہ کیا کرتے ہیں(۱۵)۔ انھوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ

ہے، پھر (اوروں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں سو اُن کے لیے ذلّت کا عذاب ہونے والا ہے(۱۶)۔ اُن

تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

کے مال اور اُن کی اولاد اللہ (کے عذاب) سے انھیں ذرا نہ بچا سکیں گی، یہ لوگ دوزخ والے ہیں

اَصْحٰبُ النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

اسی میں ہمیشہ رہیں گے(۱۷)۔ جس روز اللہ ان سب کو دوبارہ اُٹھائے گا یہ اُس کے سامنے (اس

فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي

طرح) قسمیں کھائیں گے جیسے تمھارے سامنے قسمیں کھا جاتے ہیں اور یہ خیال کریں گے کہ ہم کسی

شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ

اچھے حال میں ہیں، تو خوب سُن لو کہ یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں(۱۸)۔ ان پر شیطان چھا گیا ہے

ع ۲ ۷ ۲

توضیحی ترجمہ

پاؤ (کچھ، اور رسول اللہ کا وقت لے لو) تو اللہ بہت معاف کرنے والا ہے اور بڑا مہربان ہے۔ (تمہاری مجبوری دیکھ کر صدقہ نہ دینے کو معاف فرمادے گا)

(۱۳) (جب اوپر والی آیت نازل ہوئی تو صحابۂ کرام نے تنہائی میں آپ کا وقت لینے سے خود کو روک لیا، یہ سمجھ کر کہ اللہ کو یہ پسند نہیں کہ آپ کا وقت تنہائی میں لیا جائے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ) کیا تم اس (حکم) سے ڈر گئے کہ (رسول اللہ سے) اپنی تنہائی کی بات سے پہلے صدقہ دیا کرو؟ (جب ہی تو تم نے اس سلسلہ کو بالکل ہی بند کردیا) چنانچہ جب تم نے (اللہ کی مرضی جان کر خود کو روک لیا اور) یہ نہیں کیا، اور (جو اس حکم سے پہلے ہو چکا تھا اس کے لئے) اللہ نے تم کو معاف فرما دیا تو (اب ایسا کرو کہ) تم نماز قائم کرتے رہو، اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ اور اس کے احکام کی فرماں برداری کرتے رہو (کیونکہ یہ احکام تو قطعی ہیں، وہ صدقہ والا حکم تو رسول کے وقت کی اہمیت بتانے کے لئے تھا، جس کو سمجھ کر تم نے اس کو اختیار کرنے کی نوبت ہی نہیں آنے دی) اور اللہ اس سے باخبر ہے جو عمل بھی تم کرتے ہو۔

(۱۴) کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے ایسے لوگوں کو دوست بنایا ہوا ہے جن پر اللہ کا غضب ہے، یہ (منافق) لوگ نہ تو (پورے پورے) آپ میں کے ہیں اور نہ اُن ہی میں کے، اور یہ جانتے بوجھتے جھوٹی (باتوں پر) قسم کھا جاتے ہیں۔

(۱۵) اللہ نے اُن کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، حقیقت یہ ہے کہ بہت بُرے ہیں وہ کام جو یہ کیا کرتے ہیں۔

(۱۶) انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے، چنانچہ وہ روکتے ہیں اللہ کی راہ سے (پھر جھوٹی قسم کھاتے ہیں کہ وہ ایسا نہیں کرتے، لہٰذا) اُن کے لئے ایسا عذاب ہے جو (اُن کو) ذلیل کرکے رکھ دے گا۔

(۱۷) اُن کے مال اور اُن کی اولاد اللہ کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آئیں گے، یہ جہنمی لوگ ہیں، ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

(۱۸) جس روز اللہ ان سب کو دوبارہ (زندہ کرکے) اُٹھائے گا تو یہ اُس کے سامنے بھی (ایسی ہی) قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھاتے ہیں، اور (اپنی دانست میں) یہ سمجھیں گے کہ وہ (کسی) دلیل پر ہیں (یعنی یہ قسم دلیل کے طور پر اُن کے کام آجائے گی) سن لو! وہ پکے جھوٹے ہیں۔ (جو خدا کے سامنے بھی جھوٹ بولنے سے نہیں شرماتے)

(۱۹) اُن پر شیطان نے پوری طرح قبضہ کرلیا ہے

فَأَنسٰهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ

سو اس نے انھیں اللہ کی یاد بھلادی ہے، یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں خوب سُن لو کہ شیطان کا گروہ ٹوٹے

الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿١٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحَآدُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ

ہی میں پڑ کر رہنے والا ہے (۱۹)۔ بے شک جو لوگ اللہ اور اُس کے پیمبر کی مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ

أُولٰٓئِكَ فِى الْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا۠ وَرُسُلِىٓ ۚ

ذلیل ترین ہیں (۲۰)۔ اللہ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے پیمبر غالب آکر رہیں گے،

إِنَّ اللَّهَ قَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿٢١﴾ لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

بے شک اللہ بڑا قوت والا ہے، بڑا غلبہ والا ہے (۲۱)۔ جو لوگ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے

الْءَاخِرِ يُوَآدُّونَ مَنْ حَآدَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَوْ كَانُوٓا۟ ءَابَآءَهُمْ

ہیں، آپ انھیں نہ پائیں گے کہ وہ ایسوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے پیمبر کے مخالف ہیں، خواہ

أَوْ أَبْنَآءَهُمْ أَوْ إِخْوٰنَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِى

وہ لوگ اُن کے باپ یا اُن کے بیٹے یا اُن کے کنبہ والے ہی کیوں نہ ہوں، یہ وہ لوگ ہیں کہ (اللہ

قُلُوبِهِمُ الْإِيمٰنَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

نے) اُن کے دلوں میں ایمان ثبت کردیا ہے، اور انھیں اپنے فیض سے قوت دی ہے، اور انھیں ایسے

تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باغوں میں جا داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اُن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ اُن سے

وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ أُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ

خوش ہوگا اور وہ اللہ سے خوش ہوں گے، یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں، خوب سن لو کہ اللہ ہی کے گروہ والے

الْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾

فلاح پانے والے ہیں (۲۲)۔

سُورَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ حشر مدنی ہے، اس میں ۲۴ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

توضیحی ترجمہ

اور (اس طرح) انھیں اللہ کی یاد سے غافل کردیا ہے، یہ لوگ شیطان کا گروہ (اور اس کا لشکر ہوگئے) ہیں، یاد رکھو! شیطان کے گروہی (ہی تو اصلاً) خسارہ میں رہنے والے ہیں۔

(۲۰) بے شک جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔

(۲۱) اللہ تعالیٰ نے یہ بات (لوحِ محفوظ میں) لکھ دی ہے کہ میں اور میرے پیغمبر (بالآخر) ضرور غالب آئیں گے، یقین رکھو کہ اللہ بڑی قوت والا اور (زبردست) غلبہ والا ہے۔ (تو پھر کون ہے جو اس فیصلہ اور پہلے سے لکھی تقدیر میں تبدیلی کرسکے)

(۲۲) (اے پیغمبر!) آپ نہیں پائیں گے اُن لوگوں کو جو اللہ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتے ہوں کہ وہ اُن سے دوستی (اور محبت کا تعلق) رکھتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کی (مراد شدید مخالفت، دشمنی اور جھگڑا) چاہے وہ اُن کے باپ ہوں، یا اُن کے بیٹے، یا اُن کے بھائی، یا اُن کے خاندان والے۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کردیا ہے (پتھر کی لکیر کی طرح) اور اپنی روح (یعنی خاص نصرت یا ایمانی نور) سے اُن کی تائید فرمائی، اور (اُس کا وعدہ ہے کہ) وہ داخل کرے گا اُن کو ایسے جنتی باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اُس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، (اور ایسے لوگوں کے لئے جو اپنے کسی قریب سے قریب رشتہ دار کو بھی اللہ اور رسول کے سامنے کچھ نہیں سمجھتے اور اگر کوئی قریب ترین عزیز بھی اللہ اور رسول کی مخالفت یعنی اُن سے دشمنی کا کوئی کام کرے تو وہ اُس سے بھی تعلق نہیں رکھتے سب سے بڑی خوش خبری یہ ہے کہ) اللہ اُن سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے خوش ہیں، یہ ہیں اللہ کے گروہ (اور اُس کے لشکر) والے، یاد رکھو! اللہ کے گروہی (ہی تو اصلاً) فلاح (وکامیابی) پانے والے ہیں۔ (صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان یہ ہی تھی کہ اللہ و رسول کے معاملہ میں کسی چیز اور کسی شخص کی پروا نہیں کی، اسی سلسلہ میں ابوعبیدہؓ نے اپنے باپ کو قتل کردیا، جنگ اُحد میں ابوبکر صدیقؓ اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کے مقابلہ میں نکلنے کو تیار ہوگئے، مصعبؓ بن عمیر نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو، عمرؓ بن الخطاب نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو، علیؓ بن طالب، حمزہؓ، عبیدہؓ بن الحارث نے اپنے اقارب عتبہ، شیبہ، اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ ورزقنا اللہ حبہم واتباعہم وامانا علیہ)

۳ ع ۹ ۳

سورۂ حشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سورہ حشر اور اُس کا ترجمہ اگلے صفحہ سے ملاحظہ فرمائیں!)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ①

اللہ ہی کی پاکی بیان کرتے ہیں جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ بڑا قوت والا ہے (بڑا) حکمت والا ہے (۱)۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

وہ وہی ہے جس نے کفار اہل کتاب کو ان کے گھروں سے پہلی ہی بار اکٹھا کر کے نکال دیا،

دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور خود اُن کا خیال یہ تھا کہ اُن کے قلعے اُن کو اللہ

مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ

(کی گرفت) سے بچالیں گے، سو اللہ (کا عذاب) ان پر ایسی جگہ سے پہنچا کہ انھیں خیال بھی

یَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ

نہ تھا اور اللہ نے اُن کے دلوں میں رُعب ڈال دیا تو وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے

بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ②

ہی اُجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی، سو اے دانش والو! عبرت حاصل کرو (۲)۔

وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ

اور اگر اللہ نے اُن کے حق میں جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ دنیا ہی میں انھیں (قتل کا) عذاب دیتا،

وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ

اور آخرت میں تو ان کے لیے عذاب دوزخ ہی ہے (۳)۔ یہ سب اسی سبب سے ہے کہ انھوں نے اللہ

وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ④

اور اس کے رسول کی مخالفت کی، اور جو کوئی اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو پھر اللہ سزا دینے میں بڑا سخت ہے (۴)۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا

جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹے یا انھیں اُن کی جڑوں پر قائم رہنے دیا، سو یہ دونوں اللہ ہی کے

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ ⑤ وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

حکم کے موافق ہیں، اور تاکہ اللہ نافرمانوں کو رسوا کرے (۵)۔ اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو

مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ

ان سے بطور فئے دلوایا، سو تم نے اس کے لیے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اُونٹ، بلکہ

توضیحی ترجمہ

(۱) آسمانوں اور زمین میں جو بھی (مخلوقات) ہیں وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہیں (یعنی اُس کی پاکی بیان کرتی ہیں، خواہ زبانِ حال سے ہو یا قال سے) اور وہ ہے (ہی) زبردست غلبہ والا، اور حکمت والا۔

(۲) (اُس کے زبردست غلبہ اور حکمت کے آثار میں سے ایک واقعہ سنو!) وہ (اللہ) وہی ہے جس نے اہلِ کتاب (یعنی بنونضیر) میں سے کفر کرنے والوں کو پہلی ہی مُڈبھیڑ میں اُن کے گھروں (یعنی اُن کے وطن) سے نکال دیا (جب کہ) تمھیں یہ گمان بھی نہیں تھا کہ وہ (اتنی آسانی سے) نکل جائیں گے، اور وہ (خود بھی) یہ سمجھے ہوئے تھے کہ اُن کے (مضبوط) قلعے اُن کو اللہ (کے عتاب) سے بچالیں گے، لیکن اُن پر اللہ (کا عتاب) ایسی جگہ سے آپہونچا جہاں سے اُنھیں گمان بھی نہیں تھا (یعنی اُن کے دلوں کے اندر سے) اور (ہوا یوں کہ اللہ نے) اُن کے دلوں میں (مسلمانوں کا ایسا) رعب ڈال دیا کہ وہ لگے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اُجاڑنے (یعنی اپنے گھروں کا ایک ایک سامان اُکھاڑتے، تاکہ اپنے ساتھ لے جائیں) اور مسلمانوں کے ہاتھوں بھی (اُن کی رعب زدگی کو بڑھانے کے لئے اُن کے گھروں کے باہری حصوں میں تخریب کاری کا سلسلہ جاری تھا) تو اے آنکھوں والو! (اس واقعہ سے) عبرت حاصل کرو۔ (کہ جب اُن کی شرارت حد سے بڑھ گئی تو اللہ نے کس طرح اُن کو جلاوطن ہونے پر مجبور کردیا، اس وقت اُن کی طاقت ووسائل کام نہ آئے)

(۳) اور اگر اللہ نے اُن کی قسمت میں جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ دنیا ہی میں اُن کو عذاب دے دیتا، اور آخرت میں (تو) اُن کے لئے دوزخ کا عذاب ہے ہی۔

(۴) یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی (دشمنانہ) مخالفت کی، اور (یادرکھو!) جو اللہ کی (ایسی) مخالفت کرتا ہے تو اللہ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۵) اور (مسلمانو!) تم نے جو (اُن کے گھروں کے آس پاس کے) کھجوروں کے کچھ درخت کاٹے یا اُن میں سے کچھ کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو (یہ سب) اللہ کے حکم کے مطابق تھا، تاکہ اللہ نافرمانوں کو رُسوا اور ذلیل کرے۔

(۶) اور اللہ نے اپنے رسول کو اُن کا جو مال بھی "فيئ" کے طور پر دلوایا (یعنی جو مال بنونضیر کے یہودی اپنے ساتھ نہ لے جاسکے اور چھوڑ گئے، مثلاً زمینیں وغیرہ وہ مالِ فیئ ہے مالِ غنیمت نہیں، کیونکہ وہ بغیر جنگ کے ہاتھ آیا ہے) اُس کے لئے نہ تم نے اپنے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ، بلکہ

اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٦﴾

اللہ اپنے پیمبروں کو جس پر چاہے غلبہ دے دیتا ہے اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے (۶)۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ

جو کچھ اللہ اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں والوں سے بطور فئے کے دلوا دے، سو وہ اللہ ہی کا

وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ

حق ہے اور رسول کا اور (رسول کے) عزیزوں کا، اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا،

كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۗ وَمَآ اٰتٰىكُمُ

تاکہ وہ (مال فئے) تمھارے تونگروں ہی کے قبضہ میں نہ آجائے، تو رسول جو کچھ تمھیں دے

الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ

دیا کریں وہ لے لیا کرو، اور جس سے وہ تمھیں روک دیں، رُک جایا کرو، اللہ سے ڈرو،

اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٧﴾ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ

بے شک اللہ سخت سزا دینے میں بڑا سخت ہے (۷)۔ ان حاجتمند مہاجروں کا (یہ خاص طور پر)

اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ

حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے جُدا کردیئے گئے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی

اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ

کے طلب گار ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ تو صادق

الصّٰدِقُوْنَ ﴿٨﴾ ۚ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ہیں (۸)۔ اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو دارالاسلام اور ایمان میں ان کے قبل سے

يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ

قرار پکڑے ہوئے ہیں محبت کرتے ہیں اس سے جو ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اور اپنے دلوں

حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

میں کوئی رشک نہیں اس سے جو کچھ کہ انھیں ملتا ہے اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود فاقہ میں ہی

خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٩﴾ ۚ

ہوں، اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے، سو ایسے ہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں (۹)۔

توضیحی ترجمہ

(وہ اللہ نے اپنے رسول کے قبضہ میں دیا ہے اور) اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے تسلّط عطا فرما دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۷) اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جو بھی مالِ فیی کے بطور بستیوں سے دلوا دے (یعنی مالِ فیی کا عام حکم یہ ہے کہ) وہ اللہ کا ہے (یعنی اس کے حکم کے مطابق خرچ کیا جائے گا) اور رسول کا اور (آپؐ کے) قرابت داروں کا، اور یتیموں اور مسکینوں کا اور مسافروں کا، (چونکہ یہ بغیر جنگ کے ہاتھ لگتا ہے اس لئے اس کے حصے مالِ غنیمت کی طرح لشکریوں میں تقسیم نہیں ہوتے، اور یہ انتظام اس لئے کیا گیا ہے) تاکہ مال صرف تمہارے دولت مندوں کے ہی درمیان گردش کرتا نہ رہ جائے (بلکہ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کو بھی پہونچے، اور اس سے عام اسلامی ضروریات بھی سرانجام پائیں) اور جو بھی (مال و جائداد وغیرہ) تمہیں رسول دیں وہ لے لو، اور جس (کے لینے) سے تمہیں روکیں اُس سے رُک جایا کرو (کیوں کہ وہ ہر کام اللہ کے حکم سے کرتے ہیں) اور اللہ سے ڈرتے رہو (خاص طور پر اُس کے احکام کے سلسلہ میں) بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (اُن لوگوں کو جو اُس کی مخالفت کرتے ہیں)

وقف لازم

(۸) (نیز یہ مالِ فیی) اُن حاجت مندوں کا (خاص طور پر) حق ہے جنھیں اپنے گھروں اور مالوں سے بے دخل کیا گیا ہے، وہ اللہ کے فضل اور اُس کی خوشنودی کے طالب ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول کے (کاموں میں اپنا بھرپور) تعاون دیتے ہیں، یہ لوگ ہیں جو (اللہ سے کئے گئے اپنے عہد کے) سچے (اور پکے) ہیں۔

(۹) اور (اس مالِ فیی پر) اُن لوگوں کا (بھی) حق ہے جنھوں نے پہلے سے اس جگہ (یعنی مدینہ میں) اور ایمان میں اپنی جگہ بنالی ہے (یعنی وہ انصار جو مدینہ میں پہلے سے مقیم ہیں اور ایمان لاچکے ہیں، اُن کی خوبی یہ ہے کہ) جو کوئی اُن کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے وہ اُس سے محبت کرتے ہیں، اور جو کچھ ان (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے یہ اپنے سینوں میں اس کی کوئی خواہش بھی محسوس نہیں کرتے، اور (انتہائی قابلِ قدر بات یہ ہے کہ) یہ اُن کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں، چاہے وہ خود تنگ دستی (اور فاقہ) کی حالت میں ہوں، اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل سے بچالیا گیا (یعنی جس کو اللہ کی توفیق سے یہ بات نصیب ہوگئی کہ صرف اپنے لئے ہی کی چاہت سے محفوظ ہوگیا) تو ایسے ہی لوگ تو فلاح (یعنی اصل کامیابی) پانے والے لوگ (ہوتے) ہیں۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ

اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو ان کے بعد آئے، (اور وہ) یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو

لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا

بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی

غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

طرف سے کینہ نہ ہونے دے اے ہمارے پروردگار تو تو بڑا شفیق ہے بڑا مہربان ہے (۱۰)۔ کیا آپ نے

الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

منافقین کے حال پر نظر نہیں کی کہ اپنے بھائیوں سے کہ کفار اہل کتاب ہیں کہہ رہے تھے کہ اگر تم نکالے گئے

الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ

تو قطعاً ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے، اور تمہارے معاملہ میں ہم کبھی کسی کا کہنا نہ مانیں گے،

اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ

اور اگر تم سے کسی کی لڑائی ہوگئی تو ہم یقیناً تمھاری مدد کریں گے، حالانکہ اللہ گواہ ہے کہ یہ لوگ بالکل جھوٹے

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا

ہیں (۱۱)۔ (حالانکہ) اگر (اہل کتاب) نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوئی

لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾

تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر ان کی مدد کی بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر اُن کی کوئی مدد نہ ہوگی (۱۲)۔

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

بے شک تم لوگوں کا خوف ان کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے یہ اس لیے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ

قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ

سے کام نہیں لیتے (۱۳)۔ یہ لوگ تو سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر ہاں حفاظت والی بستیوں یا

اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ

دیواروں کی آڑ میں، ان کی لڑائی آپس (ہی) میں بڑی تیز ہے تو انھیں متفق خیال کرتا ہے حالانکہ

جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

ان کے قلب غیر متفق ہیں یہ اس لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل کو کام میں نہیں لاتے (۱۴)۔

توضیحی ترجمہ

اور (یہ مال فیئ ان لوگوں کا بھی حق ہے) جو ان (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے (یعنی بعد میں پیدا ہوئے، یا ان کے بعد حلقۂ اسلام میں آئے، اس میں تابعین اور تبع تابعین اور قیامت تک کے اہلِ ایمان وتقویٰ آگئے، ان کی صفت یہ ہے کہ) وہ یہ کہتے ہیں کہ "اے ہمارے پروردگار! ہماری بھی مغفرت فرمایئے اور ہمارے اُن بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لئے کوئی بغض (وبیر) نہ رکھئے، اے ہمارے پروردگار! آپ بہت شفیق اور مہربان ہیں۔ (یعنی مومنین سابقین کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور کسی مسلمان بھائی کی طرف سے اپنے دل میں بیر اور بغض نہیں رکھتے۔ "امام مالکؒ نے یہیں سے فرمایا کہ جو شخص صحابہؓ سے بغض رکھے اور اُن کی بدگوئی کرے اُس کے لئے مالِ فیئ میں کچھ حصہ نہیں"۔)

(۱۱) کیا آپؐ نے اُن منافقین کو نہیں دیکھا کہ اپنے اہلِ کتاب کافر بھائیوں (بنونضیر) سے کہتے ہیں کہ اگر تم جلاوطن کئے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے، اور تمہارے بارے میں ہم کسی کی بھی بات نہ مانیں گے، اور اگر تم سے جنگ کی جائے گی تو ہم تمہاری مدد کریں گے، لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ (بالکل) جھوٹے ہیں۔ (یہ صرف مسلمانوں کے خلاف اُکسانے کے لئے باتیں بنارہے ہیں، یہ ایسا کریں گے ہرگز نہیں، کیونکہ یہ انتہائی بزدل اور دنیا پرست ہیں)

(۱۲) اگر اِن (اہلِ کتاب) کو نکالا گیا تو یہ اُن کے ساتھ ہرگز نہیں نکلیں گے، اور اگر اُن سے جنگ کی گئی تو یہ اُن کی مدد بالکل نہیں کریں گے، اور اگر (بالفرض) مدد کے لئے آ بھی گئے تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے، پھر ان کو بچانے والا بھی کوئی نہیں ملے گا۔

(۱۳) (مسلمانو! بات یہ ہے کہ) ان کے دلوں میں تمہاری دہشت (اور تم سے خوف) زیادہ ہے اللہ (کی دہشت) کے مقابلہ میں، (اور) یہ اس لئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے۔ (ورنہ اگر یہ سمجھ دار ہوتے تو سمجھ جاتے کہ مسلمانوں کا غلبہ اور تسلط تو اللہ کی طرف سے ہے، اس لئے ڈرنا تو اللہ سے چاہئے نہ کہ مسلمانوں سے)

(۱۴) (ان لوگوں کی بزدلی، مسلمانوں سے مرعوبیت اور آپسی اختلافات کا یہ عالم ہے کہ) یہ تم سے ایک جگہ جمع ہوکر (یعنی میدان جنگ میں آمنے سامنے کی جنگ) نہیں لڑیں گے، مگر یہ کہ قلعہ بند مقامات میں ہوں، یا دیوار (قلعہ وشہر پناہ) کی آڑ میں، ان کی لڑائی (بس) آپس (ہی) میں بڑی تیز ہے، (اے مخاطب!) تم اُن کو متحد خیال کرتے ہو حالانکہ اُن کے دل (اصل میں) ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں، یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔ (عقل رکھتے ہوتے تو سمجھتے کہ یہ نمائشی اتحاد کس کام کا؟ اتحاد تو اُسے کہتے ہیں جو مؤمنین قانتین میں پایا جاتا ہے کہ تمام اغراض وخواہشات سے یکسو ہوکر سب نے اللہ کی رسی کو تھام رکھا ہے)

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ

(ان کی) مثال ان لوگوں کی سی ہے جو ان کے کچھ ہی قبل ہوئے ہیں، جو اپنے کردار کا مزہ چکھ چکے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۵ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (۱۵)۔ (ان کی) مثال شیطان کی سی ہے، جو انسان سے کہتا ہے کہ کافر

اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ

ہو جا، پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو (شیطان) کہنے لگتا ہے، میرا تجھ سے کچھ واسطہ نہیں میں تو اللہ پروردگار

الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۶ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا

عالم سے ڈرتا ہوں (۱۶)۔ سو آخری انجام دونوں کا یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں گئے جہاں ہمیشہ رہیں گے

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

اور یہی سزا ہے ظالموں کی (۱۷)۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور ہر شخص دیکھ

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ

لے کہ اُس نے کل کے واسطے کیا بھیجا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ کو تمھارے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۸ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ

اعمال کی (پوری) خبر ہے (۱۸)۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیو جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا،

اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۹ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ

سو اللہ نے خود ان کی جانوں کو اُن سے بھلا دیا، یہی لوگ تو نافرمان ہیں (۱۹)۔ اہلِ دوزخ

وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝۲۰ لَوْ اَنْزَلْنَا

اور اہلِ جنت برابر نہیں اہلِ جنت تو کامیاب لوگ ہیں (۲۰)۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی

هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ

پہاڑ پر نازل کرتے تو تُو اس کو دیکھتا کہ اللہ کے خوف سے دب جاتا پھٹ جاتا، اور ہم

اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱

ان عجیب (موثر) مضمونوں کو لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ سوچیں (۲۱)۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ

اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا، وہی

توضیحی ترجمہ

(۱۵) (یہ) ان لوگوں ہی کی طرح ہیں جو ابھی (ماضی) قریب ہی میں ہوئے ہیں، انھوں نے اپنے کرتوت کا مزہ (دنیا میں بھی) چکھا، (مراد قریب زمانہ کے یہود "بنی قینقاع" ہیں جو اپنی غداری کا مزہ چکھ چکے ہیں، یا مشرکین مکہ جو "بدر" کے دن سزا پا چکے ہیں) اور (آخرت میں بھی) اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۱۶) اور یہ (منافقین) شیطان کی طرح ہیں، کہ وہ (اول تو) انسان سے کہتا ہے (یعنی اُس کو اُکساتا ہے) کہ کافر ہو جا! پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو (مکاری سے) کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری ہوں، میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہاں کا پروردگار ہے۔ (یہ کام شیطان نے معرکۂ بدر کے موقع پر کیا تھا جس کا ذکر سورۂ انفال کی آیت نمبر ۴۸ میں ہے، اور یہی کام منافق بنی نضیر کے ساتھ کرتے رہے کہ اُن کو اپنی حمایت و رفاقت کا یقین دِلا دِلا کر بھڑ ے پر چڑھاتے رہے، پھر جب وہ مصیبت میں پھنس گئے تو الگ ہو بیٹھے)

ع ۲ ۷ ۵

(۱۷) چنانچہ دونوں کا انجام (اُخروی) یہی ہے کہ دونوں دوزخ میں ہوں اور اس میں ہمیشہ رہیں، اور ظالموں کی یہی سزا (مقرر) ہے۔ (کہ وہ دوزخ میں ہمیشہ کے لئے ڈالے جائیں گے)

(۱۸) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو (اور اس سے ڈر کر نیکیوں کا ذخیرہ فراہم کرو) اور چاہئے کہ ہر شخص اس پر نظر رکھے کہ اُس نے کل (یعنی قیامت) کے لئے کیا آگے بھیجا ہے؟ اور (اس سلسلہ میں) اللہ سے ڈرتے رہو (کہ جو کچھ بھیجا ہے وہ قبولیت کے لائق ہے بھی یا نہیں؟) بیشک اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے جو اعمال تم کرتے ہو۔ (یعنی اس میں کتنا اخلاص ہے؟)

(۱۹) اور تم اُن کی طرح (بالکل) نہ ہو جانا جنھوں نے اللہ کو (یعنی اس کے حقوق کو) بھلا دیا، تو اللہ نے خود اُن کی جانوں سے اُن کو غافل (و بے پروا) کر دیا، (کہ وہ آنے والی آفات یعنی آخرت کے عذاب و سزا سے اپنے آپ کو بچانے کے سلسلہ میں غافل ہو گئے) تو یہی لوگ تو ہیں جو فاسق ہیں۔

(۲۰) (سن لو!) دوزخ والے اور جنت والے (مقام و مرتبہ میں) برابر نہیں ہو سکتے، جنت والے ہی وہ ہیں جو کامیاب ہیں۔

(۲۱) (اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ قرآنی ہدایات پر عمل کرے۔ اور قرآن کی عظمت کا عالم یہ ہے کہ) اگر ہم نے اس کو کسی پہاڑ پر نازل کیا ہوتا (اور اُس میں سمجھ کا مادہ ہوتا) تو (اے مخاطب!) تم اُسے دیکھتے کہ وہ (اپنی سختی اور بلندی کے باوجود) خوف الٰہی سے پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا (یہ ہم نے صرف مثال کے طور پر بیان کیا) اور ہم لوگوں کے لئے مثالیں اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔

(۲۲) (اور جہاں تک اس کلام قرآن پاک کو بھیجنے والے کی عظمت کا سوال ہے تو) وہ اللہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود (بننے کے لائق) نہیں، وہ جاننے والا ہے چھپی اور کھلی ہر بات کا، وہ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ

نہایت مہربان ہے، بار بار رحم کرنے والا ہے (۲۲)۔ اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے، پاک ہے،

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ

سالم ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، زبردست ہے، خرابی کا درست کرنے والا ہے، بڑا عظمت والا ہے،

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ

پاک ہے اللہ لوگوں کے شرک سے (۲۳)۔ وہی اللہ تو پیدا کرنے والا ہے، ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے، صورت بنانے والا ہے، اُسی

الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾

کے اچھے اچھے نام ہیں، اُسی کی تسبیح کرتی ہیں جو چیزیں بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست ہے حکمت والا ہے (۲۴)۔

ع ٣ / ٦

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ممتحنہ مکی ہے، اس میں ۱۳ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

اے ایمان والو! تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بنالینا کہ اُن سے

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ

محبت کا اظہار کرنے لگو درآں حالیکہ تمھارے پاس جو (دین) حق آچکا ہے اس کے

يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ

وہ منکر ہیں، رسول کو اور خود تم کو اس بناء پر شہر بدر کرچکے ہیں کہ تم اپنے پروردگار اللہ

كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ

پر ایمان لے آئے ہو، اگر تم میرے راستہ میں جہاد کرنے اور میری رضا کی تلاش میں نکلے ہو،

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ

تم ان سے چپکے چپکے محبت کرتے ہو، اور مجھے خوب علم ہے جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ

اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١﴾

تم ظاہر کرکے کرتے ہو، اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا، وہ راہِ راست سے بھٹک گیا (۱)۔

توضیحی ترجمہ

بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

(۲۳) وہ اللہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود (بننے کے لائق) نہیں، وہ بادشاہ ہے، پاک ہے (ہر قسم کی کمی وکمزوری سے یعنی ماضی میں اس سے کبھی کوئی کمی وکمزوری صادر نہیں ہوئی) سالم ہے (یعنی حال یا مستقبل میں بھی ہر طرح کے عیب وکمی، کمزوری سے محفوظ رہے گا) امن وسلامتی دینے والا ہے، سب کا نگہبان ہے، زبردست اور مکمل اقتدار والا ہے (کوئی چیز اُس کی قدرت سے باہر نہیں) ہر خرابی کی اصلاح کرنے والا ہے مکمل بڑائی کا مالک ہے، (پوری طرح) پاک ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

(۲۴) وہ اللہ وہ ہے جو پیدا کرنے والا ہے، وجود میں لانے والا ہے، صورت گری کرنے والا ہے، اُس کے اچھے اچھے نام ہیں (جن سے اُس کی صفات، عظمت وجلالت اور قدرت وطاقت کا اظہار ہوتا ہے) آسمانوں اور زمین میں جتنی مخلوقات ہیں وہ اس کی تسبیح کرتی ہیں، اور وہی مکمل اقتدار کا مالک ہے اور حکمت والا ہے۔ (اللہ کی صفات پر ہی غور کرنے سے یہ یقینی ہوجاتا ہے کہ جو اس پر یقین کرے گا اس کو کسی دوسرے شریک کی ضرورت ہی نہیں رہے گی، شرک کی اصل وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ انسان کو اللہ کی صفات کا ہی علم نہیں)۔

سورۂ ممتحنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) (کفار مکہ اور حضور ﷺ کے درمیان مقام حدیبیہ پر جو صلح ہوئی تھی، دو برس قائم رہی، پھر کفار مکہ نے اُس کی خلاف ورزی کرکے اس کو توڑ دیا، تو حضور ﷺ نے مسلمانوں کو خفیہ طور پر لڑائی کی تیاری کا حکم دیا، ایک مہاجر بدری صحابی حاطب بن ابی بلتعہ جو یمن کے رہنے والے تھے، اُن کی کوئی رشتہ داری قریش سے نہیں تھی لیکن اُن کے بیوی بچے مکہ میں تھے، اُنھوں نے اُن کی حفاظت کی خاطر اس تیاری کی اطلاع کا ایک خط ایک عورت کے ذریعہ مکہ والوں کی طرف روانہ کردیا، یہ سوچ کر کہ اس سے مسلمانوں کا تو کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تو اُن سے فتح کا وعدہ کرہی چکا ہے، البتہ ممکن ہے کہ اس احسان کے بدلہ میں کفار مکہ اُن کے بیوی بچوں کو نقصان نہ پہونچائیں، اللہ نے اس کی اطلاع حضورؐ کو دے دی، آپ نے حضرت علیؓ وغیرہ کو بھیج کر وہ خط برآمد کرالیا اور حضرت حاطب کی نیک نیتی دیکھ کر اُن کو معاف فرمادیا، تاہم اللہ تعالیٰ نے تنبیہ کے طور پر یہ آیتیں نازل فرمائیں)

(۱) اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو (ایسا) دوست مت بناؤ، کہ تم اُن کو محبت کے پیغام بھیجنے لگو، حالانکہ اُنھوں نے انکار کیا ہے اُس سے جو تمہارے پاس (دین) حق آچکا ہے (نیز وہ) رسولؐ کو اور (خود) تم کو شہر بدر (بھی) کرچکے ہیں صرف اس بناء پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لے آئے ہو، اگر تم (واقعی) میرے راستے میں جہاد کی خاطر اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو (یعنی اگر اس مقصد سے وطن چھوڑا ہے تو اُن سے ایسی دوستی کے کیا معنی؟) تم اُن سے چپکے چپکے دوستی کی باتیں کرتے ہو اور میں اچھی طرح جانتا ہوں جو تم خفیہ طور پر اور علانیہ کرتے ہو، اور جو (بھی) تم میں سے ایسا کرے گا (سمجھ لوکہ) وہ راہِ راست سے بھٹک گیا۔

إِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ يَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ

اگر انھیں تم پر دسترس ہوجائے تو اظہارِ عداوت کرنے لگیں، اور تم پر بُرائی کے ساتھ دست درازی اور زبان

وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝۲ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ

درازی کرنے لگیں اور وہ تو یہ چاہتے ہی ہیں کہ تم کافر ہوجاؤ (۲)۔ تمھارے رشتہ دار اور تمھاری اولاد

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

تمھارے کچھ کام نہ آئیں گی قیامت کے دن (اللہ ہی) تمھارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تمھارے اعمال

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

کو خوب دیکھ رہا ہے (۳)۔ بے شک تمھارے لیے ایک عمدہ نمونہ ہے ابراہیم اور اُن کے شریک حال

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا

لوگوں میں، جب کہ ان لوگوں نے اپنی قوم والوں سے کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ

کرتے ہو، ان سب سے بیزار ہیں، ہم تمھارے منکر ہیں اور ہمارے اور تمھارے درمیان ہمیشہ کے لیے

الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا

عداوت اور بغض ظاہر ہوگیا جب تک کہ تم اللہ واحد پر ایمان نہ لے آؤ، البتہ ابراہیم نے یہ اپنے باپ سے

قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ

کہا تھا کہ میں تمھارے لیے استغفار ضرور کروں گا، اور مجھے اللہ کے آگے کسی بات کا اختیار نہیں، اے

مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ

ہمارے پروردگار ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا

الْمَصِيْرُ ۝۴ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا

ہے (۴)۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں کافروں کا تختۂ مشق نہ بنانا، اور اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ

رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۵ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ

معاف کردے، بے شک تو ہی زبردست ہے، حکمت والا ہے (۵)۔ بے شک ان لوگوں میں تمھارے

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ

لیے یعنی ایسے شخص کے لیے عمدہ نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن کا اعتقاد رکھتا ہے، اور جو کوئی

توضیحی ترجمہ

(۲) (ان کفار کا معاملہ یہ ہے کہ) اگر تم اُن کے ہاتھ آجاؤ (یعنی اگر کسی طرح وہ تم پر قابو پالیں) تو وہ ہوں گے تمہارے (پورے) دشمن، (یعنی پھر کوئی رعایت نہیں کریں گے، تمہارے ساتھ دشمن والا ہی معاملہ کریں گے) اور تم پر بُرائی کے ساتھ دست درازی وزبان درازی (کا معاملہ) کریں گے اور وہ (دل سے) چاہتے ہیں کہ کاش (کسی طرح) تم لوگ بھی کافر ہوجاتے (اور تم ہو کہ اُن کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھا رہے ہو)

(۳) قیامت کے دن تمہیں (کسی قسم کا) نفع نہیں پہونچائیں گی تمہاری رشتہ داریاں اور تمہاری اولاد (جن کے لئے تم دشمن سے محبت وتعلق کا اظہار کررہے ہو، اُس دن) وہ فیصلہ کردے گا تمہارے درمیان، اور اللہ سب دیکھتا ہے جو بھی عمل تم کرتے ہو۔

ع ۱۶

(۴) (اے مسلمانو!) تمہارے لئے (اس سلسلہ میں) ابراہیم اور اُن کے رفقاء (کی زندگی) میں ایک عمدہ نمونہ (موجود) ہے، (خاص طور پر اُن کا یہ قول) جب انھوں نے (ایمان نہ لانے والے) اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تھا کہ "ہمارا تم سے اور اللہ کے سوا تم جن جن کی عبادت کرتے ہو اُن (معبودوں) سے کوئی تعلق نہیں، ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں، اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے عداوت وبغض پیدا ہوگیا ہے جب تک کہ تم ایک اللہ (وحدہٗ لاشریک) پر ایمان نہ لے آؤ، (ہم تم سے محبت کا تعلق نہیں رکھ سکتے، کیونکہ کوئی مالک حقیقی کو اور اس کی وحدانیت کو نہ مانے ہم اس سے محبت کا تعلق رکھیں گے تو اپنے مالک کے وفادار کیسے ہوسکتے ہیں؟) مگر ابراہیم کے (اس) قول کو (نمونہ نہ سمجھنا) جو انھوں نے اپنے والد سے کہا تھا کہ "میں آپ کے لئے (اللہ سے) استغفار ضرور کروں گا، اور مجھے آپ کے لئے خدا کی طرف سے اور کسی چیز کا اختیار نہیں دیا گیا (بس دعا ہی کرسکتا ہوں سو وہ کروں گا) اے ہمارے پروردگار! آپ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا ہے، اور آپ ہی کی طرف ہم رجوع ہوئے ہیں اور آپ ہی کی طرف (بالآخر) ہم سب کو لوٹنا ہے۔

(۵) اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کی طرف سے فتنہ میں مت ڈال (یعنی اُن کا تختۂ مشق نہ بنا) اور اے ہمارے پروردگار! ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمادیجئے، بے شک آپ زبردست اور مکمل غلبہ والے ہیں اور کامل حکمت والے بھی۔ (لہٰذا آپ معاف فرمانا چاہیں تو معاف فرماسکتے ہیں، کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں)

(۶) (مکرر یہ کہ اے مسلمانو!) حقیقت میں اُن میں (یعنی ابراہیم اور اُن کے رفقاء میں) بہترین نمونہ ہے تمہارے لئے، یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی (ملاقات کی) امید رکھتا ہو، اور جو کوئی

يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦﴾ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَجْعَلَ
رُوگردانی کرے گا، سو اللہ تو (بالکل) بے نیاز ہے اور سزاوارِ حمد ہے (٦)۔ عجب نہیں کہ اللہ تمھارے
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ قَدِيرٌ ۚ
اور ان لوگوں کے درمیان جن سے تم سے دشمنی ہے دوستی پیدا کردے، اللہ بڑا قدرت والا ہے
وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٧﴾ لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ
اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (٧)۔ اللہ تمھیں ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور
يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ
انصاف کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے بارہ میں نہیں لڑے اور تم کو تمھارے گھروں سے
تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾ إِنَّمَا
نہیں نکالا، بے شک اللہ انصاف کا برتاؤ کرنے والوں ہی کو دوست رکھتا ہے (٨)۔ اللہ تو
يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ
تمھیں ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین کے بارے
مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ
میں لڑے اور تم کو تمھارے گھروں سے نکالا اور تمھارے نکالنے میں مدد کی، اور جو کوئی
يَتَوَلَّهُمْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿٩﴾ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
دوستی کرے گا اُن سے، تو یہی لوگ تو ظالم ہیں (٩)۔ اے ایمان والو! جب تمھارے پاس
جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ
مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو ان کا امتحان کرلیا کرو اللہ ان کے ایمان سے خوب واقف
فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ
ہے، پس اگر انھیں مسلمان سمجھ لو تو انھیں کافروں کی طرف مت واپس کرو، وہ عورتیں ان (کافروں)
لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا ۚ
کے لیے نہ حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہیں، اور ان (کافروں) کو وہ ادا کردو جو کچھ انھوں نے
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ
خرچ کیا ہے، اور تم کو ان عورتوں سے نکاح کرنے میں کچھ گناہ نہیں جب کہ تم ان کے مہر ان کے حوالہ کردو

ع ١ ٦ ٧

توضیحی ترجمہ

(اس نمونہ کے) خلاف چلے گا تو (جان لو کہ) اللہ بے نیاز ہے (اس کا نقصان تم کو اُٹھانا پڑے گا اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا اور بذاتِ خود) تمام کمالات اور ہر قسم کی خوبیوں کا مالک ہے۔

(٧) (کافروں کے ساتھ، بالخصوص اللہ اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ، محبت و ولایت کا تعلق رکھنے کی ممانعت اور اس سلسلہ میں حضرت ابراہیمؑ اور اُن کے رفقاء کے رویہ کو معیار اور نمونہ بنانے کی ہدایت کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ یہ ترکِ موالات کا جہاد تمھارے لئے بہت دشوار ہے جب کہ اُن میں تمہارے قریبی رشتہ دار بھی ہیں، لیکن یہ حکم مستقل طور پر نہیں ہے، بلکہ) امید کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور اُن کے درمیان جن سے تمہاری دشمنی ہے دوستی اور محبت (کی کوئی سبیل) پیدا کردے (یعنی وہ ایمان لے آئیں) اور اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے (اُس کے لئے یہ کوئی مشکل نہیں) اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔ (اگر اس بابت کسی سے بے اعتدالی ہوگئی ہو تو وہ توبہ کرکے معاف کرالے)

(٨) جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اُن کے ساتھ نیک سلوک و احسان کرنے، اور انصاف کا معاملہ کرنے سے تمہیں اللہ نہیں روکتا، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے (انصاف اور اچھے برتاؤ میں مسلم غیر مسلم کے درمیان تفریق نہیں کرنی چاہئے)

(٩) (اچھی طرح سمجھ لو) اللہ تو تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ تم اُن سے دوستی رکھو جن لوگوں نے تمہارے ساتھ دین کے معاملہ میں لڑائی لڑی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے، اور تمہیں نکالنے میں (کسی طرح کا) تعاون دیا، اور جو لوگ اُن سے دوستی رکھیں گے وہ (سمجھ لیں کہ وہ ہماری نظر میں) ظالم ہیں۔

(١٠) (معاہدۂ حدیبیہ کی ایک شق یہ تھی کہ مکہ سے کوئی مسلمانوں کے پاس چلا جائے گا تو اس کو واپس کرنا پڑے گا، لیکن اس میں عورت مرد کی صراحت نہیں تھی، کچھ مرد مسلمان ہوکر آئے تو آپؐ نے انھیں واپس کردیا، بعد میں کچھ عورتیں آئیں، اُن کو واپس کرتے تو کافر مرد کے گھر مسلمان عورتیں حرام میں پڑتیں، اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں) اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو تم اُن کو جانچ لیا کرو (کہ آیا وہ واقعی مسلمان ہیں؟ اور محض اسلام کی خاطر وطن چھوڑ کر آئی ہیں، کوئی دنیوی یا نفسانی غرض تو ہجرت کا سبب نہیں؟) (اصل میں) اُن کے ایمان کو تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، لیکن اگر (قرائن سے) تمہیں مؤمنات معلوم ہوں تو تم اُنھیں کافروں کے پاس واپس نہ بھیجنا، وہ ان (کافروں) کے لئے حلال نہیں ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لئے حلال ہیں، اور اُن (کافروں) کو (ان کے مہر) جو انھوں نے ان عورتوں کے دیئے ہوں ادا کردو، اور تم پر ان عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی گناہ

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا

اور تم کافر عورتوں کے تعلقات کو مت باقی رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے وہ ان (کافروں سے) طلب کرلو، اور جو کچھ

مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

ان کافروں نے خرچ کیا ہے وہ تم سے مانگ لیں، یہ اللہ کا حکم ہے، وہ تمھارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا

حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ

ہے، بڑا حکمت والا ہے (۱۰)۔ اور اگر تمھاری بیویوں میں سے کوئی بیوی کافروں میں رہ جائے تمھارے ہاتھ نہ آئے، پھر

فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

(کافروں کو مہر دینے کی) تمھاری نوبت آئے، تو جن کی بیویاں ہاتھ سے نکل گئیں، جتنا (مہر) انھوں نے (ان بیویوں) پر

الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

خرچ کیا تھا اس کے برابر تم ان کو دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، جس پر تم ایمان رکھتے ہو (۱۱)۔ اے پیمبر! جب مسلمان

يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ

عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ نہ کسی کو شریک کریں گی اور نہ چوری

وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ

کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان کی اولاد لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں

اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ

اور پاؤں کے درمیان گڑھ لیں اور شروع باتوں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی تو آپ ان کو بیعت کرلیا کیجئے اور ان کے

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

لیے اللہ سے مغفرت طلب کرلیا کیجئے، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے (۱۲)۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ

ان لوگوں سے دوستی مت رکھو جن پر اللہ نے غضب نازل کیا ہے، وہ ایسے مایوس ہوگئے ہیں

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

آخرت سے جیسے قبروں والے کافر مایوس ہیں (۱۳)۔

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ صف مدنی ہے، اس میں ۱۴ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

توضیحی ترجمہ

نہیں ہے جب کہ تم ان کے مہر (الگ سے) ادا کردو، (اسی طرح) کافر عورتوں کی عصمتیں اپنے قبضے میں باقی نہ رکھو (یعنی اگر خاوند مسلمان ہوجائے اور بیوی بدستور کافر اور مشرک رہے تو ایسی عورت کو طلاق دے کر علاحدہ کردو) اور (تمھیں حق ہے کہ جس کافر سے وہ نکاح کرے) جو تم نے (مہر کی صورت میں) خرچ کیا تھا اس سے وہ مانگو، اور (اسی طرح برعکس صورت میں) وہ بھی تم سے مانگیں جو انھوں نے خرچ کیا تھا، یہ اللہ کا حکم ہے (اس کا اتباع کرو) وہ تمہارے درمیان (انصاف کے ساتھ) فیصلہ کرتا ہے، اور اللہ بڑے علم والا بڑی حکمت والا ہے۔ (اس لئے اس کا حکم اور فیصلہ سب کے لئے مناسب ترین ہوتا ہے)

(۱۱) اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی بیوی (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئی تھی) تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور کافروں کے پاس چلی جائے (اور تم اس کا مہر کافر سے وصول نہ کرسکو) اور پھر (ایسی صورت حال پیدا ہوجائے کہ) تمہاری نوبت آجائے (یعنی کوئی منکوحہ کافرہ مسلمان ہوکر تمہارے پاس آجائے) تو تم (اس کا مہر اس کے کافر شوہر کو نہ دے کر) ان کو دو جن کی بیویاں چلی گئیں تھیں (اور کافر نے ان کی رقم ادا نہیں کی) اتنی ہی رقم جتنی انھوں نے (ان بیویوں پر) خرچ کی تھی، اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ (یعنی اس سلسلہ میں ہر قسم کی بدمعاملگی و بے انصافی سے بچنا)

(۱۲) اے نبی! جب آپ کے پاس مسلمان عورتیں بیعت ہونے کے لئے آئیں (تو یقیناً ارکان دین پر عمل انھوں نے قبول کرلیا ہے اور وہ راضی ہیں آپ سے بیعت کرنے کے لئے خاص طور پر) ان باتوں پر کہ وہ (کسی بھی حال میں) کسی چیز کو اللہ کا شریک نہیں مانیں گی اور (جاہلیت میں جن گناہوں میں ملوث تھیں اُن گناہوں سے بچیں گی، مثلاً) چوری نہیں کریں گی، اور زنا نہیں کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی (نہ ننگ وعار کی وجہ سے لڑکیوں کو اور نہ فقر وفاقہ کی وجہ سے لڑکیوں ولڑکوں دونوں کو) اور نہ کوئی ایسا بہتان باندھیں گی جو انھوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیا ہو اور نہ کسی بھلے اور مشروع کام میں آپ کی نافرمانی کریں گی، تو آپ اُن کو بیعت کرلیا کریں اور اُن کے حق میں اللہ سے مغفرت کی دعا کیا کریں، یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (وہ اُن کے پچھلے گناہ معاف فرما دے گا اور ان کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ فرمائے گا)

(۱۳) اے ایمان والو! اُن لوگوں کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ نے غضب فرمایا ہے، وہ آخرت (کے اجر وثواب) سے اسی طرح مایوس ہوچکے ہیں جیسے (وہ) کفار جو قبروں میں (مدفون) ہیں۔ (قبر میں مدفون کفار کی مایوسی تو سمجھ میں آتی ہے کیونکہ انھوں نے اپنا انجام دیکھ لیا ہے اور اب توبہ وعمل کی گنجائش نہیں، لیکن ان زندوں کے پاس تو موقع ہے، پھر بھی مایوس ہوکر بیٹھ رہے ہیں)

ع ۲ / ۷ / ۸

سورۂ صف

(سورۂ صف اور اُس کا ترجمہ اگلے صفحے سے ملاحظہ فرمائیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ

اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے جو چیز بھی آسمانوں میں ہے اور جو چیز بھی زمین میں ہے، اور وہی

الْحَکِیْمُ ① یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ②

زبردست ہے، حکمت والا ہے (١)۔ اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو (٢)۔

کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ

اللہ کے نزدیک یہ بات بہت ناراضی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں (٣)۔ اللہ تو ایسے لوگوں کو

الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④

پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں ایسے مل کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں (٤)۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم والو! تم مجھے کیوں ایذا پہونچاتے ہو،

اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ

درآنحالیکہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، پھر جب لوگوں نے کجی اختیار کی تو اللہ نے اُن

لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ⑤ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ

کے دلوں کو کج کر دیا، اور اللہ (ایسے) نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (٥)۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ

عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہارے پاس اللہ کا پیمبر آیا ہوں تصدیق کرنے والا توراۃ

یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ

کی، جو مجھ سے پیشتر سے ہے، اور ایک رسول کی بشارت دینے والا، جو میرے بعد آنے والے ہیں، جن کا نام

اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ⑥

احمد ہوگا، پھر جب وہ ان کے پاس کھلے نشانات لائے تو وہ لوگ بولے کہ یہ تو صریح جادو ہے (٦)۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ وَهُوَ یُدْعٰۤی

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، درآنحالیکہ وہ بلایا جاتا ہے

توضیحی ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(١) آسمانوں اور زمین میں جو بھی کوئی چیز ہے اُس نے اللہ کی پاکی بیان کی ہے (اور کرتی رہے گی) اور وہ ہے ہی (ایسا) زبردست (صاحب اقتدار) اور حکمت والا۔

(٢) اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ (یعنی تمہارے قول وعمل میں مطابقت ہونی چاہئے)

(٣) (یاد رکھو!) اللہ کے نزدیک یہ بات بہت ناپسندیدہ (اور ناراض کرنے والی) ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

(٤) (جہاں تک تمہارے اس کہنے کا سوال ہے کہ ہمیں اگر یہ معلوم ہوجائے کہ اللہ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے تو ہم وہی کریں تو) حقیقت یہ ہے کہ (اس وقت کے حالات کے لئے) اللہ ان لوگوں کو (زیادہ) پسند کرتا ہے جو اس کے راستہ میں اس طرح صف بنا کر لڑتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں۔ (یعنی جب بھی موقع آئے اور ضرورت ہو تو اس کے دفاع کے لئے سیسہ پلائی ہوئی عمارت کی طرح دشمنوں کے خلاف ڈٹ کر کھڑے ہوجائیں)

(٥) اور (دیکھو رسولوں کی نافرمانی اور اُن کو اذیت رسانی اُن کی قومیں کرتی رہی ہیں، جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوا) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ: اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے اذیت کیوں دیتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس اللہ کا پیمبر بن کر آیا ہوں، پھر جب (اس فہمائش پر بھی) وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے اُن کے دلوں کو اور (زیادہ) ٹیڑھا کردیا، اور اللہ (کا معمول ہے کہ وہ) ایسے نافرمانوں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیتا۔

(٦) اور (اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوا) جب عیسیٰ ابن مریم نے (اپنی قوم سے) کہا کہ: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس (کتاب الٰہی) توراۃ کی جو مجھ سے پہلے (نازل ہوئی) تھی، (یہ ایک دلیل ہے میری صداقت کی) اور بشارت دینے والا ہوں اپنے بعد آنے والے رسول کی (جو کہ میری صداقت کی ایک اور پختہ دلیل ہے) جس کا نام 'احمد' ہوگا، پس جب انھوں نے یہ دلیلیں پیش کردیں (اور ان کے ساتھ معجزات بھی دکھا دیئے) تو (اُن سے کوئی جواب نہ بن پڑا، لیکن ایمان لانے کے بجائے) کہنے لگے "یہ (بینات یا معجزات) تو کھلا ہوا جادو ہیں"۔

(٧) (اس طرح گویا انھوں نے صرف پیغمبر ہی کو نہیں جھٹلایا بلکہ اللہ پر یہ جھوٹ باندھا کیونکہ پچھلی آسمانی کتابوں میں اللہ اس کو بیان کرچکا ہے) اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، حالانکہ اُس کو دعوت دی جارہی ہے

إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٧﴾ يُرِيدُونَ

اسلام کی طرف، اور اللہ (ایسے) ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا (۷)۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے

لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ

نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں، حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہونچا کر رہے گا، گو (کیسا ہی) گراں گذرے

الْكَافِرُونَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

کافروں کو (۸)۔ وہ (اللہ) وہی ہے جس نے اپنے پیمبر کو ہدایت اور سچا دین لے کر بھیجا ہے،

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٩﴾ يَا أَيُّهَا

تا کہ اس (دین) کو تمام دینوں پر غالب کردے، گو مشرکوں کو (کیسا ہی) گراں گذرے (۹)۔ اے

الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ

ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی سوداگری بتا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے

أَلِيمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ

بچا دے؟ (۱۰)۔ (وہ یہی ہے کہ) تم لوگ اللہ اور اس کے پیمبر پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ

اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١﴾

میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو، تمہارے حق میں یہی بہتر ہے، اگر تم علم رکھتے ہو (۱۱)۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

اللہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تمہیں باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور

الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾

عمدہ مکانوں میں (داخل کرے گا) جو ہمیشہ رہنے والے باغوں میں ہوں گے، یہی بڑی کامیابی ہے (۱۲)۔

وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ

اور ایک اور (ثمرہ بھی) کہ وہ تمہیں محبوب ہے (یعنی) اللہ کی طرف سے مدد اور جلد فتح یابی اور آپ ایمان والوں کو بشارت

الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ

دے دیجئے (۱۳)۔ اے ایمان والو! مددگار ہو جاؤ اللہ کے (دین کے) جیسا کہ عیسیٰ

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ

ابن مریم نے حواریوں سے فرمایا کہ کون میرا مددگار ہوتا ہے اللہ کے واسطے؟ بولے

توضیحی ترجمہ

اسلام کی طرف (جو تمام دینوں میں اشرف واعلیٰ ہے، بجائے احسان ماننے کے وہ اللہ ہی پر جھوٹ باندھنے لگتا ہے، یقیناً بہت ہی بڑا ظالم ہوا) اور اللہ (کا معمول ہے کہ) وہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

(۸) (ان لوگوں کا معاملہ یہ ہے کہ) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے (پھونک مار کر، یعنی بے حقیقت باتیں بنا کر اور فضول بحث اور دوغلی باتیں کر کے) اللہ کے نور کو بجھا دیں، حالانکہ اللہ (نے طے کر رکھا ہے کہ وہ) اپنے نور (یعنی دین اسلام) کی تکمیل کر کے رہے گا، چاہے کافروں کو یہ بات کتنی ہی بُری لگے۔ (اُن کے بُرا لگنے یا جلنے سے کچھ نہیں ہوتا)

(۹) وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچائی کا دین دے کر بھیجا ہے تا کہ اُسے دوسرے تمام دینوں پر غالب کردے، خواہ مشرکین کو یہ بات کیسی ہی ناپسند ہو۔ (یاد رکھیں! دلائل وبراہین کے لحاظ سے تو اسلام کو یہ غلبہ ہر وقت حاصل ہے، جہاں تک مادی غلبہ کا سوال ہے تو وہ اہلِ اسلام کی اہلیت وصلاحیت کے ساتھ مخصوص ومشروط ہے)

(۱۰) اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت کا پتہ دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دلا دے۔

(۱۱) (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ (یعنی اس پر ہمیشہ قائم رہو) اور (اس کے ساتھ ساتھ) اپنے مال ودولت اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو (یہ جہاد تمہیں حسب موقع کرنا ہے، کہیں زبان سے، کہیں قلم سے، کہیں صبر ومشقت سے، کہیں تبلیغ کے لئے گھر بار چھوڑ کر اور کہیں دولت خرچ کر کے، کہیں میدان جنگ میں) یہی تمہارے لئے بہتر (تجارت) ہے (جس میں بہرصورت نفع ہے) اگر تم جان سکو تو۔ (اس تجارت کو اختیار کرلو)

(۱۲) (اس کے نتیجہ میں) اللہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تم کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ان ہمیشہ باقی رہنے والے باغات میں تمہارے لئے عمدہ مکانات ہوں گے، یہ ہوگی (تمہاری) بہت بڑی کامیابی۔

(۱۳) اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (وہ تم کو نقد اسی دنیا میں دے گا، وہ ہے) اللہ کی مدد، اور فتح (وہ بھی) جلدی ہی، اور (اے پیغمبرؐ!) آپ ایمان والوں کو (اس کی) خوش خبری (بھی) سنا دیجئے۔

(۱۴) (آپ مسلمانوں سے کہئے کہ) اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو! تم اللہ (کے دین) کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ (ان کے حواری یعنی ان پر ایمان لانے والے ساتھی بن گئے تھے جب کہ) عیسیٰؑ نے (اپنے) حواریوں سے کہا تھا کہ: "کون ہیں وہ جو اللہ کے واسطے میرے مددگار بنیں؟ کہا

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ

حواری کہ: ہم مددگار (ہوتے) ہیں اللہ کے (دین کے)، پھر بنی اسرائیل میں

اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى

سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ منکر رہا، پھر ہم نے ایمان والوں کا ساتھ دیا

عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿١٤﴾

اُن کے دشمنوں کے مقابلہ میں، سو وہ غالب ہوگئے (۱۴)۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ جمعہ مدنی ہے، اس میں ۱۱ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

(ہر) اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کچھ بھی آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ بھی زمین میں ہیں (جو) بادشاہ ہے،

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

مقدس ہے، زبردست ہے، حکمت والا ہے (۱)۔ وہی تو ہے جس نے اُمی لوگوں میں اُنہیں میں سے ایک پیمبر

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَ

بھیجا، جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور اُنھیں پاک کرتا ہے اور اُنھیں کتاب اور حکمت کی باتیں سکھاتا

اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا

ہے، درآنحالیکہ یہ لوگ پہلے سے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے (۲)۔ اور دوسروں کے لئے بھی ان میں سے

يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ

(آپ کو بھیجا) جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے، اور وہ (بڑا) زبردست ہے، حکمت والا ہے (۳)۔ یہ اللہ کا

مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا

فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (۴)۔ جن لوگوں کو تورات پر عمل کا حکم دیا

التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ

گیا تھا، پھر انھوں نے اُس پر عمل نہ کیا اُن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جو کتابیں لادے ہو (کیسی) بُری

توضیحی ترجمہ

حواریوں نے: ہم ہیں اللہ (کے دین) کے مددگار! پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے کفر اختیار کرلیا، چنانچہ جو لوگ ایمان لائے تھے ہم نے اُن کی مدد کی، نتیجہ یہ ہوا کہ وہ غالب آگئے۔

سورۂ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۲ ۵ ۱۰

(۱) (بار بار کہا جاتا ہے اس پر یقین کرو اور یاد رکھو کہ) آسمانوں اور زمین میں جو چیز بھی ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے (اس اللہ کی) جو (دونوں جہانوں کا) بادشاہ ہے، مقدس ہے (یعنی ہر طرح کے عیب و کمی سے پاک ہے) زبردست ہے (یعنی مکمل اقتدار اور ہر چیز پر قابو رکھنے والا ہے) اور حکمت والا ہے۔ (اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا)

(۲) وہی ہے جس نے (عرب کے) بے پڑھے لکھے لوگوں میں اُن ہی میں سے ایک رسول بھیجا (یعنی جو خود بھی اُمّی تھا، لیکن یہ اللہ کی قدرت اور ان کی رسالت کی بہت بڑی دلیل ہے کہ) وہ اُن کو اُس (اللہ) کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اُن کو (باطل عقائد اور بُرے اخلاق سے) پاک کرتے ہیں اور اُنھیں کتاب اور دانشمندی (کی باتیں) سکھلاتے ہیں، اگرچہ اس سے پہلے (یعنی آپؐ کی بعثت سے پہلے) وہ لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

(۳) اور (یہ رسول بھیجے عرب قوم میں گئے ہیں لیکن یہ صرف ان ہی کے لئے نہیں ہیں بلکہ) دوسروں کے لئے بھی (یعنی عرب و عجم کی قیامت تک آنے والی اُن تمام قوموں اور افراد کے لئے بھی) جن کی ابھی ان تک رسائی نہیں ہوئی ہے، اور وہ زبردست (اقتدار والا) اور بڑی حکمت والا ہے۔ (اپنی حکمت کے مطابق اپنا دین دنیا کے کونے کونے میں پہونچا کر رہے گا)

(۴) یہ (نبوت و رسالت) اللہ کا فضل (اور اس کا اختیار) ہے، وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے (کسی کے چاہنے یا تمنا کرنے سے کچھ نہیں ہوتا) اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(۵) جن لوگوں پر تورات (پر عمل کرنے) کا بوجھ ڈالا گیا، پھر انھوں نے اُس کا بوجھ نہیں اُٹھایا (یعنی اس کے احکام پر عمل نہیں کیا) اُن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو (وہ ان کتابوں سے کوئی فائدہ یا فیض حاصل نہیں کرسکتا، ایسے ہی یہ یہودی بھی تورات کو تو اُٹھائے پھرتے ہیں لیکن نہ اُسے سمجھتے ہیں اور نہ اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں) کیسی بُری

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

مثال ہے اس قوم والوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ، اور اللہ ظالم لوگوں کو (توفیق)

الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ

ہدایت نہیں دیتا (۵)۔ آپ کہئے: اے یہودی ہو جانے والو! اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ

لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

تم ہی بلا شرکت غیرے اللہ کے چہیتے ہو، تو موت کی تمنا کر کے دکھاؤ، اگر تم سچے ہو (٦)۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

اور وہ کبھی بھی اس کی تمنا نہ کریں گے بسبب اُن (اعمال) کے جو اپنے ہاتھوں سمیٹے ہیں اور اللہ خوب واقف

بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ

ہے (ان) ظالموں سے (۷)۔ آپ کہہ دیجئے کہ جس موت سے تم بھاگ رہے ہو وہ ضرور تمہیں آ پکڑے گی،

ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے (خدا) کے پاس لائے جاؤ گے، پھر وہ تم کو جتلا دے گا تمہارے سب

تَعْمَلُوْنَ ۝ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ

کئے ہوئے کام (۸)۔ اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن اذان کہی جائے نماز کے لئے، تو چل

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

پڑا کرو اللہ کی یاد کی طرف، اور خرید فروخت چھوڑ دیا کرو، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي

کچھ سمجھ رکھتے ہو (۹)۔ پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین پر چلو پھرو، اور اللہ کی روزی تلاش

الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

کرو، اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ (۱۰)۔ اور (بعض لوگوں نے) جب

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا

کبھی ایک سودے یا تماشے کی چیز کو دیکھا تو اُس کی طرف دوڑتے ہوئے بکھرے اور آپ کو

وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ

کھڑا ہوا چھوڑ دیا، آپ کہہ دیجئے کہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ کہیں بہتر ہے تماشہ اور

توضیحی ترجمہ

مثال ہے اس قوم کے لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا (اُن کا جھٹلانا تو بہت بڑا ظلم ہوا) اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیا کرتا۔

(٦) (اور اگر یہ یہودی کہیں کہ ہم اس حالت کے باوجود بھی اللہ کے مقبول ہیں تو) آپ کہہ دیجئے کہ اے وہ لوگو جو یہودی ہو! اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم بلا شرکت غیرے اللہ کے مقبول ومحبوب ہو تو تم (اس کی تصدیق کے لئے) موت کی تمنا کر کے دکھاؤ، اگر تم (واقعی اپنے دعوے میں) سچے ہو۔

(۷) اور (سن لیجئے) وہ کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اُن اعمال کی بنا پر جو انھوں نے اپنے ہاتھوں آگے بھیج رکھے ہیں (یعنی یہ جو بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں انہیں خود پتہ ہے کہ انھوں نے جو غلط اعمال کئے ہیں ان کی بنا پر وہ اللہ کے محبوب نہیں ہو سکتے بلکہ ان کو اس کی سزا بھگتنا پڑے گی) اور اللہ (ان) ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

(۸) آپ ان سے (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تم سے (ایک روز) آ ملنے والی ہے، پھر (بالآخر) تم سب اس کھلے اور چھپے کے جاننے والے (خدا) کے پاس واپس لے جائے جاؤ گے تو وہ تم کو بتا دے گا جو کچھ بھی تم (دنیا میں غلط کام) کیا کرتے تھے۔ (اور پھر اس کی سزا دے گا)

(۹) اے ایمان والو! (تمہیں بھی کچھ احکام دیئے جاتے ہیں اُن پر عمل کرو مثلاً) جب جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے (یعنی اذان دی جائے) تو (فوراً) چل پڑو اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ ونماز) کی طرف، اور خرید فروخت (اور اسی طرح کے دوسرے مشاغل جو چلنے سے مانع ہوں) چھوڑ دیا کرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم جان لو۔ (کیونکہ اس کا نفع باقی رہنے والا ہے اور خرید وفروخت کا نفع فانی ہے)

(۱۰) پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ (یعنی جس کو جہاں جانا ہے جائے) اور اللہ کا فضل تلاش کرو (یعنی جائز طریقوں پر روزی کے لئے جد وجہد کرو) اور (اس دوران بھی اللہ کو نہ بھولو بلکہ) اللہ کا ذکر (خواہ دل ہی دل میں) کثرت سے کرتے رہو، تاکہ تم (دنیا کے ساتھ ساتھ اُخروی) فلاح پاؤ۔

(۱۱) اور (یہاں جمعہ کے خطبہ کی اہمیت کی بابت ایک تربیت کی بات بتائی) جب (کچھ لوگوں نے) کوئی چیز بکتی دیکھی یا کوئی تماشا ہوتا دیکھا تو اُس کی طرف لپک پڑے اور آپ کو (خطبہ دیتا ہوا) کھڑا چھوڑ دیا، (دراصل اس وقت تک خطبے سے اٹھنے کی کوئی ممانعت وارد نہیں ہوئی تھی اور اس وقت مدینہ میں سخت قحط تھا ایک قافلہ غلہ وغیرہ لے کر آ گیا اور اس نے توجہ مبذول کرنے کے لئے کوئی تماشا وغیرہ شروع کیا تو کچھ لوگ اُٹھ کر چلے گئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ) آپ اُن سے بتا دیجئے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے (خطبہ سننے کے بدلے میں ثواب کی شکل میں) وہ کہیں بہتر ہے اس تماشے اور

الْتِّجَارَةِ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾

سودے سے، اور اللہ سب سے اچھا روزی پہونچانے والا ہے (١١)۔

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ منافقون مدنی ہے، اس میں ١١ آیتیں اور ٢ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ

جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں، تو اللہ

يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١﴾ ج

کو تو یہ معلوم ہی ہے کہ آپ اُس کے رسول ہیں، لیکن اللہ اس کی بھی گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں (١)۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ

ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے پھر یہ لوگ (دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، بیشک کیسے

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى

بُرے ان کے کرتوت رہے ہیں (٢)۔ یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ ایمان لے آئے پھر کافر ہو گئے، سو ان

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٣﴾ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ

کے دلوں پر مہر کر دی گئی، تو یہ (اب) نہیں سمجھتے (٣)۔ اور جب آپ اِن کو دیکھیں تو ان کے قد و قامت آپ کو خوشنما

وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ

معلوم ہوں اور اگر یہ بات کرنے لگیں تو آپ اِن کی باتیں سننے لگیں، گویا یہ لکڑیاں ہیں سہارے سے لگائی ہوئی،

يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ

ہر غل پکار کو یہ اپنے ہی اوپر سمجھنے لگتے ہیں، یہی لوگ پورے دشمن ہیں پس آپ ان سے ہوشیار رہئے، اللہ ان کو

اللّٰهُ ۘ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٤﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ

غارت کرے، کہاں پھرے چلے جاتے ہیں (٤)۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ، رسول اللہ تمہارے لئے استغفار

اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٥﴾

کر دیں، تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں، اور آپ انھیں دیکھیں گے کہ بے رُخی کر رہے ہیں تکبر کرتے ہوئے (٥)۔

توضیحی ترجمہ

(بکنے والے) سودے سے، اور اللہ ہی تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (وہی دنیا میں بھی بہتر سے بہتر رزق دے گا اور آخرت میں جو کچھ ملے گا اس کا تو کہنا ہی کیا)

ع ٢ ۔ ١٢

سورۂ منافقون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(١) جب منافق لوگ (یعنی عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھی) آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ (ہم دل سے مانتے ہیں کہ) آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں (یہ تو ویسے ہی زبان سے کہہ رہے ہیں، اِن کے دل اس یقین سے خالی ہیں) لیکن اللہ جانتا ہے آپ واقعی اُس کے رسول ہیں، اور اللہ (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق لوگ جھوٹے ہیں۔

وقف لازم

(٢) (وہ آپ کو یقین دلانے کے لئے اور اپنی جان و مال بچانے کے لئے قسمیں کھا کھا کر ایسا کہتے ہیں، دراصل) انھوں نے اپنی قسموں کو ایک ڈھال بنا رکھا ہے، پھر (دوسری طرف ان کا معاملہ یہ ہے کہ) یہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں (اگر واقعی وہ آپ کی رسالت کے قائل ہوتے تو ایسا کرتے؟) حقیقت یہ ہے کہ بہت ہی بُرے کام ہیں جو وہ کرتے رہے ہیں۔

(٣) (اور ہمارا) یہ (کہنا کہ بہت بُرے کام ہیں جو وہ کرتے رہے ہیں) اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ (اولاً تو ظاہر میں) ایمان لے آئے پھر (کفریہ کلمات کہہ کر) کافر ہو گئے، سو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی، نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ (حق بات) سمجھتے ہی نہیں ہیں۔

(٤) (آپ اِن کے ظاہری حلیہ پر نہ جائیں) جب آپ اِن کو دیکھیں گے تو ان کے ڈیل ڈول آپ کو اچھے (اور پُرکشش) لگیں گے، اور اگر یہ باتیں کرتے ہوں گے تو (ایسی لچھے دار کہ) آپ اِن کی باتیں سنتے ہی رہ جائیں گے (ان کو بالکل یوں سمجھو) جیسے کہ یہ دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیاں ہیں (جو دیکھنے میں تو موٹی لمبی اور اچھی معلوم ہوتی ہیں مگر بے جان اور بے سمجھ ہوتی ہیں) ہر شور کو یہ اپنے خلاف سمجھتے ہیں (کیونکہ ان کے دل میں چور ہے اس لئے اگر مسلمانوں میں کوئی شور ہو تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے خلاف کچھ ہو رہا ہے) یہ لوگ (آپ کے) دشمن ہیں، لہٰذا اِن سے ہوشیار رہیں، اللہ کی مار ہو اِن پر، یہ کہاں اُلٹے پھر جاتے ہیں۔ (یعنی ایمان کا اظہار کر کے یہ بے ایمانی! اور حق و صداقت کی روشنی میں آچکنے کے بعد یہ ظلمت پسندی کس قدر تعجب خیز ہے)

(٥) اور جب (اِن کی کوئی منافقت کھل جاتی ہے اور) اِن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ (اللہ کے رسول کے سامنے اقرار کر کے معافی مانگ لو) اللہ کے رسول تمہارے لئے اللہ سے استغفار کر دیں گے تو یہ اپنے سروں کو (مکاری سے) مٹکاتے ہیں، اور آپ انھیں دیکھیں گے کہ یہ بڑے گھمنڈ کے عالم میں بے رُخی سے کام لیتے ہیں۔

سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ لَنۡ يَّغۡفِرَ

اُن کے حق میں برابر ہے خواہ آپ ان کے لئے استغفار کریں، یا آپ ان کے لئے استغفار نہ کریں، اللہ

اللّٰهُ لَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۞ هُمُ الَّذِيۡنَ

اُنھیں بہرحال نہ بخشے گا، بیشک اللہ (ایسے) نافرمان لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیتا (٦)۔ یہی لوگ تو

يَقُوۡلُوۡنَ لَا تُنۡفِقُوۡا عَلٰى مَنۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنۡفَضُّوۡا ؕ

کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس جمع ہیں اُن پر کچھ خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ (آپ ہی) منتشر ہو جائیں گے،

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلٰـكِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ

حالانکہ اللہ ہی کے تو ہیں آسمان اور زمین کے خزانے، البتہ منافقین ہی نہیں

لَا يَفۡقَهُوۡنَ ۞ يَقُوۡلُوۡنَ لَئِنۡ رَّجَعۡنَاۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ لَيُخۡرِجَنَّ

سمجھتے (٧)۔ کہتے ہیں کہ اگر ہم اب مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے

الۡاَعَزُّ مِنۡهَا الۡاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الۡعِزَّةُ وَلِرَسُوۡلِهٖ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ

مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا، حالانکہ عزت تو بس اللہ ہی کی ہے، اور اُس کے پیمبر کی اور ایمان

لٰـكِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُلۡهِكُمۡ

والوں کی، البتہ منافقین (ہی اس کا) علم نہیں رکھتے (٨)۔ اے ایمان والو! کہیں تمہارے مال

اَمۡوَالُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ

اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کردیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہی

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۞ وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ

لوگ تو گھاٹے میں رہنے والے ہیں (٩)۔ اور ہم نے جو کچھ تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرلو، قبل

اَنۡ يَّاۡتِىَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ فَيَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِىۡۤ اِلٰٓى اَجَلٍ

اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت آ کھڑی ہو، پھر وہ کہنے لگے اے میرے پروردگار! مجھے اور کچھ دن مہلت

قَرِيۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۞ وَلَنۡ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ

کیوں نہ دیں کہ میں خیر خیرات کرلیتا اور نیک کاروں میں شامل ہو جاتا (١٠)۔ اور اللہ ہرگز مہلت نہیں دیتا

نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۞ ع

کسی کو جب اُس کی میعادِ مقرر آجاتی ہے، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی (پوری) خبر ہے (١١)۔

توضیحی ترجمہ

(٦) (اے پیغمبر! اب تو وہ معافی مانگنے اور آپ سے استغفار کرانے سے انکار کرکے ایسی پوزیشن میں پہونچ گئے ہیں کہ) ان کے حق میں برابر ہے خواہ آپ ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں (اب اُن کو کوئی فائدہ نہیں ہونے والا) اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیا کرتا۔

(٧) یہی لوگ تو ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ (یعنی مہاجرین) رسول اللہ کے پاس ہیں اُن پر کچھ خرچ مت کرو یہاں تک کہ یہ (خود ہی پریشان ہو کر) منتشر ہو جائیں (یعنی آپ سے دور چلے جائیں) حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں، لیکن منافق لوگ (یہ حقیقت) نہیں سمجھتے۔ (کہ مدد کرنے والا تو اللہ ہے جو آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا مالک ہے اگر انصار میں گھسے ہوئے یہ منافقین مدد نہیں کریں گے تو اللہ اُن کی مدد کسی اور ذریعہ سے کرائے گا)

(٨) (ایک غزوہ میں انصار اور مہاجرین کے دو افراد میں جھگڑا ہو گیا، صورت حال بگڑتی اور یہ جھگڑا گروہی شکل اختیار کرتا کہ آپ نے اس کو سنبھال لیا، لیکن منافقین کو موقع مل گیا انصار اور مہاجرین کے درمیان نفرت اور دوری پیدا کرنے کا اور انھوں نے اس کی کوشش کی، لیکن اللہ نے اس کی پول کھول دی، اور یہ آیت نازل کی کہ منافقین) کہتے ہیں کہ: "جب ہم واپس مدینہ لوٹیں گے تو جو عزت والا ہے (یعنی انصار) وہ ذلت والے (مہاجرین) کو نکال باہر کرے گا" حالانکہ (اصلی اور ذاتی) عزت تو اللہ کی ہے، اور اُس کے بعد اُسی سے تعلق رکھنے کی بدولت درجہ بدرجہ) رسول کی، اور ایمان والوں کی، لیکن منافق لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔

ع ١ ٨ ١٣

(٩) اے ایمان والو! (یہاں ایک نکتہ کی بات سنو! جس طرح یہ منافقین مال و دولت اور اولاد کی کثرت کو عزت کا معیار سمجھ رہے ہیں تم اس طرز پر نہ چلے جانا، دیکھو خیال رہے) تم کو تمہاری دولت اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد (اور اس کی نصیحتوں) سے نہ غافل کردے، اور جو بھی ایسا کریں گے وہ بڑے گھاٹے کا سودا کرنے والے ہوں گے۔

(١٠) اور ہم نے جو تم کو رزق (اور مال و دولت) دیا ہے اس میں سے (اللہ کے حکم کے مطابق) خرچ کیا کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کے پاس موت آجائے پھر اُسے یہ کہنا پڑے کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی دیر کے لئے اور مہلت کیوں نہ دے دی کہ میں خوب صدقہ کرتا، اور (اس طرح) نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔

(١١) اور (یاد رہے کہ) جب کسی کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ہرگز مہلت نہیں دیتا، اور اللہ اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ تم (زندگی بھر) کرتے رہے ہو۔ (اسی کے مطابق تم کو جزا دے گا)

ع ٢ ٣ ١٤

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ تغابُن مدنی ہے، اس میں ١٨ آیتیں اور ٢ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ

اللہ ہی کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کچھ کہ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ کہ زمین میں ہیں، اُسی کی حکومت ہے اور

لَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

اُسی کی (یہ) تعریف ہے، اور وہی ہر شئے پر قادر ہے (١)۔ اور وہی ہے جس نے تم (سب) کو پیدا کیا،

فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ②

سو بعض تم میں سے کافر ہیں اور بعض تم میں سے مومن، اور اللہ تمہارے (سارے) اعمال کو دیکھ رہا ہے (٢)۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ

اُسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا کیا اور تمہارا نقشہ بنایا، سو تمہارا (کیسا) اچھا نقشہ بنایا، اور اُسی کی طرف

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ

(سب کی) واپسی ہے (٣)۔ وہ سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں، اور وہ سب کچھ جانتا

مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④

ہے جو تم پوشیدہ کرتے ہو اور جو تم علانیہ کرتے ہو، اور اللہ تو دلوں تک کی بات خوب جاننے والا ہے (٤)۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ

کیا تمہیں اُن لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جو (تم سے) قبل کفر کر چکے ہیں، سو انھوں نے اپنے کرتوت کا وبال

اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ

چکھا، اور اُن کے لئے عذاب دردناک ہے (٥)۔ یہ اس سبب سے کہ اُن کے پاس اُن کے پیمبر کھلے ہوئے نشان

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا

لے کر آئے، اس پر وہ بولے کہ کیا انسان ہم کو ہدایت کریں گے؟ غرض انھوں نے کفر کیا اور اعراض کیا، اور

وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑥ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ

اللہ نے (اُن کی کچھ) پروا نہ کی، اور اللہ بے نیاز ستودہ صفات ہے (٦)۔ جو لوگ کافر ہیں اُن کا خیال ہے کہ

توضیحی ترجمہ

سورۂ تغابن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(١) آسمانوں اور زمین میں جو چیز بھی ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے، اور حکومت وسلطنت اُسی کی ہے، اور اُسی کی ہر تعریف ہے (یعنی ہر تعریف کا وہی اصل مستحق ہے کیونکہ جس کے پاس جو بھی تعریف کے قابل چیز ہے وہ اُسی کی عطا کردہ ہے) اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

(٢) وہی ہے جس نے تم (سب) کو پیدا کیا، سو (اس حقیقت کے باوجود) تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن (ہونا تو یہ چاہئے تھے کہ سب اپنے خالق کی ہی عبادت کرتے لیکن چونکہ اس سلسلہ میں اُس نے تم کو اختیار دیا اس لئے جنھوں نے اس کی بات نہ مانی یا کھلے دل سے غور نہیں کیا انھوں نے کفر اختیار کرلیا) اور (اب) جو کچھ بھی تم کرتے ہو (اللہ کو مانتے ہو اور اللہ کی بھی مانتے ہو یا اس کے خلاف کرتے ہو، سب) اللہ دیکھ رہا ہے۔

(٣) اُس نے آسمانوں اور زمین کو برحق (یعنی پُرحکمت اور پُرمنفعت) پیدا کیا، اور تمہاری صورتیں بنائیں تو کیا بہترین صورتیں بنائیں (کہ تمام جانداروں میں سب سے خوبصورت اور پُرکشش) اور (تم کو اشرف المخلوقات بے مقصد نہیں بنایا بلکہ کچھ ذمہ داریاں ڈالی ہیں جن کی جوابدہی کے لئے) سب کو اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔

(٤) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اس سب کو جانتا ہے، اور تم جو کچھ چھپا کر کرتے ہو اور جو اعلانیہ کرتے ہو اس سے بھی پوری طرح واقف ہے، اور (یہی نہیں بلکہ) اللہ تو دلوں کی باتوں کو بھی اچھی طرح جاننے والا ہے۔ (لہٰذا اس کی اطاعت کیا کرو)

(٥) کیا تمہارے پاس اُن لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنھوں نے پہلے کفر اختیار کیا تھا، تو (نتیجۂ) اپنے کرتوت کا وبال چکھا اور (اسی پر معاملہ ختم نہیں ہوا آخرت میں بھی) اُن کے لئے ایک دردناک عذاب (تیار) ہے۔ (جو اُن کا منتظر ہے)

(٦) یہ اس لئے ہوا کہ اُن کے پاس اُن کے رسول روشن دلائل لے کر آتے تھے تو وہ کہا کرتے تھے کہ: کیا انسان ہماری ہدایت کریں گے (یعنی کیا بشر بھی ہادی یا رہنما ہوسکتا ہے، وہ تو کوئی فرشتہ یا دیوی دیوتا ہونا چاہئے، اصل میں اُن کی سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ اُن کو پیغمبر کے بشر ہونے پر اعتراض تھا) لہٰذا (یہ کہہ کر) انھوں نے (پیغمبر کو پیغمبر ماننے سے اور اُن پر ایمان لانے سے) انکار کردیا اور منھ موڑ لیا، اور اللہ نے بھی بے نیازی برتی، اور اللہ ہے ہی بے نیاز، (اُسے کسی کی عبادت سے کیا فائدہ اور اُس کی عبادت کا انکار کرنے سے کیا نقصان؟ وہ) بذاتِ خود قابلِ تعریف ہے۔

(٧) جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے اُن کا دعویٰ ہے کہ

لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلٰى وَرَبِّىْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ

وہ (دوبارہ) اُٹھائے نہ جائیں گے، آپ (اُن سے) کہئے ضرور، اور قسم ہے میرے پروردگار کی، ضرور تم اُٹھائے جاؤ گے،

وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِىْٓ

پھر جو کچھ تم کر چکے ہو اُس کی تمہیں خبر دی جائے گی، اور یہ اللہ پر (بالکل) آسان ہے (۷)۔ تو اب اللہ اور اُس کے رسول پر

اَنْزَلْنَا ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ

ایمان لاؤ، اور اُس نور پر بھی جو ہم نے نازل کیا ہے، اور اللہ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے (۸)۔ وہ دن (یاد رکھو)

ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۚ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ

جب وہ تمہیں اس جمع کرنے والے دن میں جمع کرے گا، یہی (دن) ہے نقصان (ونفع) کے ظاہر ہونے کا دن، اور جو کوئی

عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا اور نیک کام کرتا ہوگا، اللہ اُس کے گناہ اُس سے دور کردے گا، اور اُسے باغوں میں داخل کرے گا،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جن کے نیچے نہریں پڑی بہہ رہی ہوں گی، اُن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے (۹)۔ اور جو لوگ کافر ہے

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَبِئْسَ

اور ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے رہے تھے، یہ لوگ دوزخی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے، اور بُرا ٹھکانہ

الْمَصِيْرُ ﴿١٠﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ

ہے (۱۰)۔ کوئی مصیبت ایسی نہیں آئی جو بجز اللہ کے حکم کے ہو، اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اُسے

يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١﴾ وَاَطِيْعُوا

راہ دکھا دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز کو خوب ہی جانتا ہے (۱۱)۔ تم اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

کی، پھر اگر تم نے روگردانی کی تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف صاف صاف پہونچا دینا

الْمُبِيْنُ ﴿١٢﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٣﴾

ہے (۱۲)۔ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں، اور ایمان والے بس اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں (۱۳)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد ہی میں سے تمہارے دشمن ہیں،

ع ۱۰ / ۱۵

توضیحی ترجمہ

وہ (مرنے کے بعد) دوبارہ کبھی نہیں اُٹھائے جائیں گے، آپ کہہ دیجئے کہ: کیوں نہیں! (اُٹھائے جاؤ گے) میرے پروردگار کی قسم تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے پھر تمہیں بتایا جائے گا جو کچھ تم نے (دنیا میں) عمل کئے تھے، اور اللہ کے لئے (بالکل) آسان (کام) ہے۔

(۸) لہٰذا اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس نور (قرآن) پر جو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ، اور (یہ یاد رکھو) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ کو اُس کی (پوری) خبر ہے۔ (اس لئے صرف زبانی ایمان سے کام نہیں چلے گا دل سے ایمان لانا ہوگا، اور ایمان کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے)

(۹) (دوبارہ اُٹھائے جانے کا دن وہ ہوگا) جس دن وہ تمہیں اکٹھا کرے گا حشر کے روز، وہ ہوگا بارجیت (اور نفع ونقصان) کا دن، چنانچہ جو شخص ایمان لایا ہوگا اور اُس نے نیک عمل کئے ہوں گے اللہ اُس کے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور اُس کو ایسے جنتی باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یہی تو ہے بڑی کامیابی۔

(۱۰) اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا وہ دوزخ والے ہوں گے، اُس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

(۱۱) (یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ اگر مسلمان حق پر ہوتے تو اُن کو مصیبتیں اور تکلیفیں کیوں پہونچتیں تو سمجھ لو کہ) کوئی بھی مصیبت اللہ کے حکم کے بغیر نہیں آتی، اور جو کوئی ایمان رکھتا ہے وہ اُس کے دل کو (صبر ورضا کی) راہ دکھا دیتا ہے (جس سے اس کو تکلیف برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی اس پر باطنی ترقیات اور قلبی کیفیات کا دروازہ کھل جاتا ہے) اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (وہ جانتا ہے کہ کون تم میں سے واقعی صبر واستقامت اور تسلیم ورضا کے راستہ پر چلا اور کس کا دل کن احوال وکیفیات کا مورد بننے کے قابل ہے)

(۱۲) (اور خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ہر امر میں) تم اللہ کی اطاعت وفرماں برداری کرو، اور رسول کی اطاعت کرو، اور اگر تم نے (اطاعت سے) روگردانی کی تو (یاد رکھو) ہمارے رسول کی ذمہ داری (ہمارے پیغام کو) بس صاف صاف پہونچا دینا ہے۔ (اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا کام ہے)

(۱۳) (ہمارا اہم اور بنیادی پیغام یہ ہے کہ) اللہ ہے وہ، اُس کے سوا کوئی معبود (بننے کے لائق) نہیں، اور مؤمنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

(۱۴) اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ (ایسے بھی ہیں جو) تمہارے دشمن ہیں (وہ تم کو اپنی محبت میں پھنسا کر اللہ اور اس کے احکام سے لاپروا کر دیتے ہیں، اُن کی فرمائشیں پوری کرنے میں تم آخرت کو بھلا دیتے ہو)

فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

سواُن سے ہوشیار رہو، اور اگر تم معاف کردو اور درگذر کرجاؤ اور بخش دو تو اللہ بڑا بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ

ہے (۱۴)۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو بس آزمائش ہی (کی چیزیں) ہیں، اور اللہ کے پاس بڑا

عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا

اجر ہے (۱۵)۔ سو اللہ سے ڈرتے رہو جہاں تک تم سے ہوسکے اور سنتے رہو اور اطاعت کرتے رہو اور اپنے حق میں

خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

بھلائی کے لئے خرچ کرتے رہو، اور جو کوئی محفوظ رہا حرصِ نفسانی سے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں (۱۶)۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

اگر تم اللہ کو اچھی طرح قرض دو گے تو وہ اُس کو تمہارے لئے بڑھاتا چلا جائے گا اور تمہیں بخش دے گا، اور اللہ

شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

بڑا قدرداں ہے بڑا بُردبار ہے (۱۷)۔ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے، زبردست ہے، حکمت والا ہے (۱۸)۔

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ طلاق مدنی ہے، اس میں ۱۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے نبی! (لوگوں سے کہہ دیجئے) کہ جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو اُن کو اُن کی عدت میں طلاق

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا

دو، اور عدت کو خیال میں رکھو، اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو، اُنھیں اُن کے گھروں سے نہ

يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ

نکالو، اور نہ وہ خود نکلیں، بجز اس صورت کے کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، یہ اللہ کی (مقرر

اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ

کی ہوئی) حدیں ہیں، اور جو کوئی اللہ کے حدود سے تجاوز کرے گا اُس نے اپنے اوپر ظلم کیا، تجھے خبر

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿۱﴾ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

نہیں شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کردے (۱)۔ پھر جب وہ اپنی میعاد کو پہونچنے لگیں

توضیحی ترجمہ

لہٰذا اُن سے ہوشیار رہو! (اور جب بھی تمہیں احساس ہو کہ تمہارے ساتھ بھی تمہاری بیوی یا تمہاری اولاد ایسا کررہی ہے تو اُن سے انتقام نہ لو بلکہ اُن کو سمجھا بجھا کر معاف کردو) اور اگر تم معاف کردو گے اور درگذر کرو گے اور بخش دو گے تو (یاد رکھو) اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (وہ تمہاری اور اُن کی غلطیوں اور گناہوں کو معاف فرمادے گا)

(۱۵) (ایک بات اور سن لو!) تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے ایک آزمائش (کا ذریعہ بھی) ہیں، اور (جو اس آزمائش میں کامیاب ہوا تو) اللہ ہی ہے جس کے پاس (اس کا) اجر عظیم ہے۔

(۱۶) لہٰذا جہاں تک ہوسکے اللہ سے ڈرتے رہو اور (اس آزمائش میں کامیابی کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی) سنتے رہو اور مانتے رہو اور (اللہ کے حکم کے مطابق) خرچ کرتے رہو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے، اور جو لوگ اپنے دل کی لالچ سے محفوظ ہوجائیں تو وہی فلاح پانے والے ہیں۔

(۱۷) اگر تم اللہ کو اچھی طرح قرض دو گے (یعنی اُس کی راہ میں اخلاص اور نیک نیتی سے پاک مال خرچ کرو گے تو اللہ اُس کو کئی گنا بڑھا کردے گا اور تمہیں بخش (بھی) دے گا (کیونکہ) اللہ بڑا قدردان و بُردبار ہے۔ (اس آیت میں اللہ کو قرض دینے کا لفظ اس لئے استعمال کیا گیا کہ جیسے قرض کی واپسی لازمی ہے اسی طرح راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کو بدلہ ملنا لازمی ہے، نیز اس میں انفاق کا اکرام بھی ہے)

ع ۲ ۸ ۱۶

(۱۸) وہ غیب کا اور ظاہر کا جاننے والا ہے، زبردست (اقتدار والا) ہے، حکمت والا ہے۔

سورۂ طلاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اے نبیؐ! (اپنی اُمت سے کہو کہ) جب تم لوگ (کسی ضرورت اور مجبوری سے اپنی) عورتوں کو طلاق دینے لگو تو اُنھیں اُن کی عدت کے وقت (یعنی ماہواری سے پاکی کے بعد طہر کے آغاز میں ہم بستری کئے بغیر) طلاق دو، اور عدت کا اچھی طرح حساب رکھو (کیونکہ اس سلسلہ کے بہت سے مسائل عدت پر منحصر ہیں) اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا پروردگار ہے (خیال رہے ذرا سی غلطی سے حرام کا ارتکاب ہوسکتا ہے) اور اُن (مطلقہ عورتوں) کو نہ خود (طلاق دیتے ہی) گھر سے نکالو اور نہ وہ خود (عدت کے دوران گھر سے) نکلیں، اِلّا یہ کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدود ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا (مثلاً عورت کو گھر سے عدت کے اندر نکال دے گا، تو (سمجھ لو) اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا (اللہ کے یہاں سزا اپنے لئے لازم کرلی، اے طلاق دینے والے!) تم نہیں جانتے کہ (عدت میں عورت کو شوہر کے گھر میں رہنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ) شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کردے۔ (دونوں میں صلح ہوجائے اور طلاق پر ندامت ہو)

(۲) پھر جب وہ (مطلقہ) عورتیں اپنی عدت گذرنے کے قریب پہونچ جائیں (تو تم کو دو اختیار ہیں، یا)

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ

تو اُنھیں (یا تو) قاعدہ کے مطابق (نکاح میں) رہنے دو، یا اُنھیں قاعدہ کے مطابق رہائی دو، اور اپنے میں سے

عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ

دو معتبر شخصوں کو گواہ ٹھہراؤ، اور گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے دو، اس (مضمون) سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ

ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کے لئے کشائش پیدا کر دیتا

مَخْرَجًا ﴿۲﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ

ہے (۲)۔ اور اُسے ایسی جگہ سے روزی پہونچاتا ہے جہاں اُسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ

عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ

کرے گا سو اللہ اُس کے لئے کافی ہے، اللہ اپنا کام (بہرحال) پورا کر کے رہتا ہے، اللہ نے ہر شئے کا ایک انداز

شَيْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ

مقرر کر رکھا ہے (۳)۔ اور تمہاری مطلقہ بیویوں میں سے جو حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہیں اگر تمہیں شبہ ہو

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ

تو اُن کی مدت تین مہینے ہیں، اور (اسی طرح) اُن کی بھی جنھیں ابھی حیض نہیں آیا اور حمل والیوں کی میعاد

الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ

اُن کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے اور جو کوئی اللہ سے تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اُس کے (ہر) کام میں آسانی پیدا

لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿۴﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ

کرے گا (۴)۔ یہ حکم ہے اللہ کا جو اُس نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور جو کوئی اللہ سے تقویٰ اختیار کرے گا

اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿۵﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ

اللہ اُس کے گناہ اُس سے دور کرے گا اور اُس کو بڑا اجر دے گا (۵)۔ اُن (مطلقات) کو اپنی حیثیت کے

حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا

مطابق رہنے کا مکان دو، جہاں تم رہتے ہو، اور اُنھیں تنگ کرنے کے لئے اُنھیں

عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى

تکلیف مت پہونچاؤ، اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو اُنھیں خرچ دیتے رہو اُن کے

تو اُن کو قاعدے کے مطابق (اپنے نکاح میں) رہنے دو، یا قاعدے کے مطابق (اچھے انداز میں) اُن کو الگ کر دو (یہ اختیار جب ہی ہوگا جب کہ تم نے شریعت کی منشا کے مطابق طلاق رجعی دی ہو) اور (اگر اُن کو اپنے نکاح میں رکھنا چاہو تو بہتر یہ ہے کہ) دو عادل (حق پسند) لوگوں کو گواہ بنا لو، اور (گواہو! جب ضرورت پڑے تو) تم اللہ کے واسطے (بلا رو رعایت) ٹھیک ٹھیک گواہی دو، یہ نصیحت کی باتیں ہیں، اِن سے فائدہ وہ اُٹھائے گا جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان (حقیقی) رکھتا ہو (کیونکہ یہی یقین انسان کے دل میں اللہ کا ڈر پیدا کرتا ہے، اور اس ڈر سے ہی آدمی ہر حال میں ظلم وزیادتی سے رُکتا ہے، اور اللہ کی فرمانبرداری پر آمادہ ہوتا ہے) اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کے لئے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ (بھی) پیدا کر دیتا ہے۔

(۳) اور اُسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اُسے (روزی ملنے کا) گمان بھی نہیں ہوتا، اور (اسباب اختیار تو کرو لیکن اُن پر تکیہ نہ کرو بلکہ بھروسہ صرف اللہ پر کرو) جو کوئی اللہ پر بھروسہ (اور توکل) کرے گا تو اللہ اُس کے لئے کافی ہوگا، یقین رکھو اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے (لیکن وہ کام ہوگا اپنے وقت پر کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ (اپنے علم میں) مقرر کر رکھا ہے۔

(۴) اور تمہاری عورتوں میں سے جو ماہواری آنے سے مایوس ہو چکی ہوں، اور تم اُن کی عدت (کے تعین کے سلسلہ) میں غیر یقینی (کیفیت میں) ہو تو (جان لو کہ) اُن کی مدت تین مہینے ہے، اور اُن عورتوں کی مدت بھی یہی ہے جنھیں ابھی ماہواری آئی ہی نہیں، اور حاملہ عورتوں کی (عدت کی) میعاد اُن کا وضع حمل ہے، اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اُس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔

(۵) یہ (جو کچھ بیان کیا گیا) اللہ کا حکم ہے، جو اُس نے تمہارے پاس بھیجا ہے، اور جو کوئی (ان معاملات میں اور دوسرے معاملات میں بھی) اللہ سے ڈرے گا (اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرے گا) تو وہ اس کے گناہ معاف کر دے گا اور اُس کو زبردست ثواب دے گا۔

(۶) (ہاں) ان (مطلقہ) عورتوں کو اپنی حیثیت اور گنجائش کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہیں کہیں رہنے کے لئے رہائش مہیا کرو، اور اُنھیں تنگ کرنے کے لئے (تاکہ وہ خود سے چلی جائیں) ستاؤ نہیں، اور اگر (بالفرض) وہ حاملہ ہوں تو اُن کو نفقہ (خرچہ) دیتے رہو اُن کے

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا

حمل کے پیدا ہونے تک، پھر وہ لوگ تمہارے لئے رضاعت کریں تو تم اُنھیں اُن کی اُجرت دو، اور

بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ﴿٦﴾

باہم مناسب طور پر طے کرلیا کرو، اور اگر تم باہم کشمکش کروگے تو رضاعت کوئی دوسری کرے گی (۶)۔

لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ

یہ وسعت والے کو خرچ اپنی وسعت کے موافق کرنا چاہئے، اور جس کی آمدنی کم ہو اُسے چاہئے کہ اُسے

فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ

اللہ نے جتنا دیا ہے اُس میں سے خرچ کرے، اللہ کسی پر اُس سے زیادہ بار نہیں ڈالنا چاہتا جتنا اُسے دیا

سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿٧﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ

ہے، اللہ تنگی کے بعد جلد فراغت بھی دے دے گا (۷)۔ اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار

عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا

اور اُس کے پیغمبروں کے حکم سے سرتابی کی، تو ہم نے اُن کا سخت حساب کیا، اور اُنھیں سزا بھی بڑی

عَذَابًا نُكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا

بھاری دی (۸)۔ غرض انھوں نے اپنے کرتوت کا وبال چکھا، اور اپنے انجام کا وہیں گھاٹا بھی

خُسْرًا ﴿٩﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي

اُٹھایا (۹)۔ اللہ نے اُن کے لئے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے سو اللہ سے تقویٰ اختیار کئے رہو، اے

الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَسُولًا

سمجھ والو! جو ایمان لاچکے ہو، اللہ نے تمہارے پاس نصیحت نامہ اُتارا (۱۰)۔ (اور ایسا) رسول (بھیجا)

يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

جو تم کو اللہ کے کھلے ہوئے احکام پڑھ کر سناتا ہے تاکہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں

الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ

تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے، اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اللہ

صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

اُسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اُن میں وہ رہیں گے

ع ۱ ۷ ۱۷

۱۴ مع عند المتقدمین ۱۲

توضیحی ترجمہ

بچہ جن لینے تک، پھر اگر وہ (مطلقہ عورتیں چاہے پہلے ہی سے بچہ والی ہوں یا بچہ کی ولادت سے اُن کی عدت ختم ہوئی ہو) تمہارے بچہ کو دودھ پلائیں تو اُنھیں ان کی اُجرت دو، اور (اُجرت مقرر کرنے کے لئے) آپس میں خوش اسلوبی سے بات طے کرلیا کرو، اور اگر تم آپس میں کشمکش کروگے (یعنی اجرت طے نہیں کر پاؤگے) تو اُسے کوئی دوسری عورت دودھ پلائے گی۔ (یقیناً تم اس کو بھی اجرت دوگے تو بچہ کی ماں ہی کو کیوں نہ دو، اور بچہ کی ماں کو بھی چاہئے کہ وہ رواج سے زیادہ اُجرت نہ طلب کرے اور اس سے بچے کہ اپنے بچے کو کسی اور سے دودھ پلوائے)

(۷) (جہاں تک بچہ اور مرضعہ کے نفقہ کا سوال ہے تو) وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق نفقہ دے، اور جس شخص کو نپی تلی روزی ملتی ہو (یعنی اس کی آمدنی کم ہو تو) وہ اُسی میں سے اپنی حیثیت کے مطابق نفقہ دے، اللہ نے جتنا جس کو دیا ہے اُس پر اُس سے زیادہ کا بوجھ نہیں ڈالتا، (امید رکھنا چاہئے کہ) اللہ تنگی کے بعد فراخی و آسانی بھی دے گا۔

(۸) اور (احکام شریعت پر پوری طرح عمل کرو، خاص طور پر عورتوں کے بارے میں، اگر نافرمانی کروگے تو یاد رہے کہ) کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار اور اُس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے اُن کا سخت حساب لیا، اور اُنھیں سزا دی (دنیا میں بھی) اَن دیکھے عذاب کی شکل میں۔

(۹) چنانچہ انھوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا اور اُن کا آخری انجام نقصان ہی نقصان ہوا۔

(۱۰) (یہ تو دنیا میں ہوا، اور آخرت میں) اللہ نے اُن کے لئے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، (جب انجام نافرمانی کا یہ ہے) تو اے عقل والو! جو ایمان لے آئے ہو، اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس (قرآن کی شکل میں) ایک نصیحت نامہ بھیجا ہے۔ (کہ تمہیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا)

(۱۱) (اور بھیجا ہے ایسا) رسول، جو تمہیں اُس کی واضح آیات پڑھ کر سناتا ہے تاکہ وہ ایسے لوگوں کو جو ایمان لے آئیں اور (اس کے مطابق) نیک عمل کریں (کفر و جہالت کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان و عمل کے) نور کی طرف لے آئیں، اور (اللہ کا وعدہ ہے کہ) جو کوئی (بھی) اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا، اللہ اُس کو ایسے جنتی باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اس میں (ایسے لوگ) رہیں گے

اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ

ہمیشہ ہمیش، بے شک اللہ نے ایسے شخص کو بہت ہی اچھی روزی دی ہے (۱۱)۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا

مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی

کئے اور اُنھیں کی طرح زمین بھی، ان (سب) میں (اللہ کے) احکام نازل ہوتے رہتے ہیں، تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ

كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ۬ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

ہر شئے پر قادر ہے، اور یہ کہ اللہ ہر شئے کو (اپنے) علم سے گھیرے ہوئے ہے (۱۲)۔

سُوْرَةُ التَّحْرِیْمِ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰیَةً فِیْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ تحریم مدنی ہے، اس میں ۱۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ

اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے اُسے آپ کیوں حرام کر رہے ہیں اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنے

وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱﴾ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ

کے لئے اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحیم ہے (۱)۔ اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے اور اللہ

وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾ وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی

تمہارا کارساز ہے وہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے (۲)۔ اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب پیمبر نے ایک

بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ

بات اپنی کسی بیوی سے چپکے سے فرمائی پھر جب اُن بیوی نے وہ بات (کسی اور کو) بتلا دی اور اللہ نے پیمبر کو اس کی خبر کر دی تو

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ

پیمبر نے اس کا کچھ حصہ بتلا دیا اور کچھ کو ٹال گئے، پھر جب پیمبر نے اُن بیوی کو وہ بات بتلا دی، تو وہ بولیں کہ آپ

مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۳﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَی

کو کس نے اس کی خبر دی؟ آپ نے کہا: مجھے خبر دی ہے ہر علم رکھنے والے اور ہر خبر رکھنے والے نے (۳)۔ اے دونوں

اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

(بیویو!) اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو تمہارے دل (اُسی طرف) مائل ہو رہے ہیں اور اگر پیمبر کے مقابلہ میں تم

مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ

کارروائیاں کرتی رہیں، تو پیمبر کا رفیق تو اللہ ہے اور جبرئیل ہیں اور نیک مسلمان ہیں، اور اُن کے علاوہ فرشتے

ع ۲ ۵ ۱۸

توضیحی ترجمہ

ہمیشہ ہمیش، اللہ نے ایسے شخص کے لئے (جنت میں) بہترین رزق طے کر دیا ہے۔

(۱۲) (سن لو! اللہ کی اطاعت کیوں ضروری ہے، اس لئے کہ) اللہ وہ ہے جس نے ساتوں آسمان پیدا کئے اور اُن ہی کی طرح زمین بھی (پیدا کی) اور ان (آسمانوں اور زمین) کے درمیان (اللہ کا) حکم اترتا رہتا ہے (اور یہ اس لئے بتایا گیا) تا کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے، اور یہ (بھی کہ) اللہ نے ہر چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں لے رکھا ہے۔ (لہٰذا ایسی صفات والے معبود کی اگر فرمانبرداری نہیں کی تو بچ کر نہیں جاسکتے)

سورۂ تحریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اے نبی! جو چیز اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے آپ (قسم کھا کر) اُس کو کیوں اپنے لئے حرام کرتے ہیں (وہ بھی) اپنی بیویوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (ایسی قسم کھانا آپ کی شان وعظمت کے مطابق نہیں، اس لئے کفارہ ادا کریں) اور اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (آپ کا کفارہ قبول کرلے گا)

(۲) (سن لو مؤمنو! اگر کبھی تم قسم کھا لو تو) اللہ نے تمہاری قسموں سے نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے، اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے۔

(۳) اور (اس میں اشارہ ہے اُس واقعہ کی طرف) جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے راز کے طور پر ایک بات کہی تھی، پھر جب اُس بیوی نے وہ بات کسی اور (بیوی) کو بتلا دی اور اللہ نے نبی پر اس بات کو ظاہر کر دیا (کہ اُس بیوی نے راز نہیں رکھا) تو آپ نے (اُن پہلی بیوی کو) تھوڑی سی بات بتلا دی اور تھوڑی ٹال گئے (تاکہ اُن کو زیادہ شرمندگی نہ ہو) تو جب آپ نے اُن بیوی کو وہ بات بتائی تو بولیں: آپ کو کس نے اس (بات) کی خبر کر دی؟ آپ نے فرمایا مجھ کو خبر دی بڑے جاننے والے (اور ہر چیز کی) خبر رکھنے والے (خدا) نے۔

(۴) (پھر نبیؐ نے فرمایا: اے دونوں بیویو!) اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کر لو (تو بہت بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل مائل ہوئے ہیں (ایسی چیز کی طرف جو نبی کے لئے ناپسندیدہ ہے) اور اگر نبی کے مقابلہ میں (خواہ اُن کی محبت حاصل کرنے کے لئے ہو) تم نے ایک دوسرے کی (اس انداز میں) مدد کی تو (جان لو کہ) بے شک اللہ اُن کا مولیٰ و کارساز ہے، اور جبرئیل ہیں اور نیک صالح مؤمنین ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے (انؐ کے)

ظَهِيرٌ ﴿٤﴾ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا

مددگار ہیں (۴)۔ (اور) اگر پیغمبر تمہیں طلاق دے دیں تو اُن کا پروردگار تمہارے عوض اُنھیں تم سے بہتر بیویاں

مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ

دیدے گا، اسلام والیاں، ایمان والیاں، فرمانبرداری کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں،

ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ﴿٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ

روزہ رکھنے والیاں، شوہر دیدہ بھی اور کنواریاں بھی (۵)۔ اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر

نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ

والوں کو آگ سے، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، اُس پر تند خو بڑے مضبوط فرشتے (مقرر) ہیں، وہ اللہ کی

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٦﴾ يٰٓاَيُّهَا

نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو وہ اُن کو حکم دیتا ہے، اور جو کچھ حکم دیا جاتا ہے اُسے (فوراً) بجالاتے ہیں (۶)۔ اے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧﴾

کافرو! آج کچھ عذر معذرت نہ کرو، تمہیں سزا بس اُسی کی مل رہی ہے جو تم کرتے رہے ہو (۷)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ

اے ایمان والو! اللہ کے آگے سچی توبہ کرو، عجب کیا کہ تمہارا پروردگار (اس سے) تمہارے گناہ تم سے دور

اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

کردے اور تمہیں باغوں میں داخل کردے، جن کے نیچے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں (اُس دن) جس دن

الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ

اللہ نہ نبی کو رسوا کرے گا اور نہ اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں، اُن کا نور دوڑ رہا ہوگا اُن کے

يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا

سامنے اور اُن کے داہنے (اور) وہ کہتے جاتے ہوں گے، اے ہمارے پروردگار! ہمارے لئے اس نور کو

وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

اخیر تک رکھیو، اور ہماری مغفرت کریو، بے شک تُو تو ہر چیز پر قادر ہے (۸)۔ اے نبی! آپ جہاد کیجئے

الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ

کافروں سے اور منافقوں سے اور اُن پر سختی کیجئے، اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے، اور وہ بُری

توضیحی ترجمہ

مددگار ہیں۔

(۵) (اور یاد رکھو کہ) اگر وہ (پیغمبر) تمہیں طلاق دیدیں تو بہت جلد اُنھیں اُن کا رب (تمہارے) بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمائے گا جو مسلمان، ایمان والیاں، طاعت شعار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گذار اور (کثرت سے) روزے رکھنے والیاں ہوں گی، بیوہ بھی (ہوسکتی ہیں) اور کنواری بھی۔ (یعنی جیسی آپ پسند کریں)

(۶) (اوپر کی آیت میں بیویوں میں کیا خوبیاں ہونی چاہئیں اس بارے میں بڑے بلیغ انداز میں روشنی ڈالی گئی تھی، اس آیت میں اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی اصلاح اور اُن کی اسلامی تعلیم وتربیت کے اہتمام کی طرف پُرزور الفاظ میں توجہ دلائی گئی ہے) اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بچاؤ اُس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، اُس پر سخت کڑے مزاج کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم میں (ذرا) نافرمانی نہیں کرتے، اور (فوری طور پر) کرتے ہیں وہی جس کا اُن کو حکم دیا جاتا ہے۔

(۷) (اور اس آگ میں جب کافروں کو داخل کیا جائے گا تو اُن سے کہا جائے گا کہ) اے کافرو! آج معذرتیں مت پیش کرو، تمہیں اُن ہی اعمال کا تو بدلہ دیا جارہا ہے جو تم کیا کرتے تھے۔

ع ۱ ۲ ۱۹

(۸) اے ایمان والو! (جب بھی تم سے کوئی گناہ ہوجائے تو) اللہ کے حضور میں سچی توبہ کرو (سچی توبہ یہ ہے کہ گناہ پر دل سے نادم ہو اور اس کو چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کرے، اور اگر حقوق العباد سے متعلق ہو تو اُس کا حق ادا کرے یا اُس سے معافی مانگے) اُمید (یعنی وعدہ) ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ایسے جنتی باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (اور یہ اُس دن ہوگا) جس دن اللہ (سب کو رسوا کرے گا بس) نبیؐ اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا، اُن کا نورِ (ایمانی) اُن کے سامنے اور اُن کے دائیں جانب (روشنی دکھاتا) دوڑتا چل رہا ہوگا، وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے لئے اس نور کو مکمل کردیجئے (یعنی اس کو آخر تک برقرار رکھئے نہ کہ منافقین کی طرح راستے ہی میں بجھ جائے) اور ہماری مغفرت فرمادیجئے، یقیناً آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

(۹) اے نبی! آپ کافروں اور منافقین سے جہاد کریں (جہاد کے معنی دراصل جدوجہد کے ہیں دین کی اشاعت اور تنفیذ کے لئے اس میں ہر قسم کی جد وجہد اور کوشش شامل ہے، حسب موقع ومصلحت کافروں کے خلاف یہ جہاد قتال بھی ہوسکتا ہے، اور منافقین کے خلاف بھی اگر وہ بغاوت کریں) اور اُن کے مقابلہ میں سختی (کا رویہ) اختیار کریں (آخرت میں) اُن کا ٹھکانا جہنم ہے، اور (وہ بہت ہی) بُرا

الْمَصِيرُ ۝٩ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوحٍ وَّ

جگہ ہے (۹)۔ اللہ اُن لوگوں کے لئے جو کافر ہیں مثال بیان کرتا ہے، نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی، وہ دونوں

امْرَاَتَ لُوطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ

ہمارے (خاص) صالح بندوں میں سے دو بندوں کے نکاح میں تھیں، لیکن اُنھوں نے اُن کے حق ضائع کئے، تو

فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ

وہ دونوں نیک بندے اللہ کے مقابلہ میں اُن کے ذرا کام نہ آسکے، اور دونوں عورتوں کو حکم ملا کہ تم بھی دوزخ میں داخل

مَعَ الدّٰخِلِينَ ۝١٠ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ

ہو، داخل ہونے والوں کے ساتھ (۱۰)۔ اور اللہ اُن لوگوں کے لئے جو مومن ہیں مثال بیان کرتا ہے فرعون کی بیوی

فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي

کی، جب کہ انھوں نے دعا کی کہ اے پروردگار! میرے واسطے جنت میں اپنے قُرب میں ایک مکان بنا دے، اور مجھ کو

مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ۝١١ لا وَمَرْيَمَ

فرعون اور اُس کے عمل (کے اثر) سے بچادے، اور مجھے ظالم لوگوں سے بھی بچادے (۱۱)۔ اور (دوسری مثال بیان کرتا ہے)

ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِي اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا

مریم بنت عمران کی، جنھوں نے اپنے ناموس کو محفوظ رکھا، تو ہم نے اُن کے (چاک گریباں) میں اپنی روح پھونک دی اور

وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِينَ ۝١٢

انھوں نے اپنے پروردگار کے پیاموں کی اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت کرنے والوں میں سے تھیں (۱۲)۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ملک مکی ہے، اس میں ۳۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

تَبٰرَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ؗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝١ لا

بڑا عالی شان ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں (ساری) حکومت ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے (۱)۔

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

وہی ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمھیں آزمائے کہ عمل میں تم میں سے کون بہتر ہے،

ٹھکانا ہے۔

(۱۰) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے اللہ نے اُن کے لئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال کے طور پر پیش کیا ہے، یہ دونوں ہمارے ایسے بندوں کے نکاح میں تھیں جو بہت نیک تھے، پھر انھوں نے اُن کے ساتھ خیانت کی (یعنی وفاداری نہیں کی، ظاہراً تو اُن کے ساتھ تھیں، لیکن اندر سے منافق تھیں اور اُن کی ہمدردیاں کافروں کے ساتھ تھیں) تو وہ دونوں اللہ کے مقابلے میں اُن کے کچھ کام نہیں آئے اور (بالآخر اُن کو اپنے نفاق کا پھل بھگتنا پڑا جب اُن سے) کہا گیا کہ (چلو) داخل ہو جاؤ دوزخ میں (دوسرے) داخل ہونے والوں (یعنی کافروں) کے ساتھ۔

(۱۱) اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا ہے اُن کے لئے اللہ نے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی ہے (جن کے پختہ ایمان اور اعلیٰ کردار کو اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ) جب (فرعون کے مظالم اُن پر بہت بڑھ گئے تو) انھوں نے کہا: اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے، اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دیدے، اور مجھے ظالم لوگوں سے بھی نجات عطا فرما۔

وقف لازم

(۱۲) نیز (اللہ نے) عمران کی بیٹی مریم کو (مثال کے طور پر پیش کیا ہے) جنھوں نے اپنے ناموس کو (حرام و حلال دونوں سے) محفوظ رکھا، پھر ہم نے (جبرئیل کے ذریعہ) اُن (کے گریبان) میں روح پھونک دی (جس کے نتیجہ میں استقرار حمل ہوا) اور انھوں نے اپنے پروردگار کی باتوں کو (جو ہم نے اُن سے فرشتوں کے ذریعہ کہلوائیں) سچا جانا، اور اُس کی (نازل کردہ) کتابوں کی تصدیق کی اور وہ عبادت گذار اور طاعت شعار لوگوں میں سے تھیں۔

ع ۲ / ۵ / ۲۰

سورۂ مُلک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) بڑی شان ہے اُس (اللہ) کی جس کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ (یعنی تمام کائنات ایک ملک کی طرح ہے جو اُسی کا ہے اور تنہا اُسی کا اختیار ساری سلطنت میں چلتا ہے)

(۲) (وہی اللہ ہے) جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ وہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون ہے جو اچھے سے اچھا عمل کرتا ہے، اور

الجزء التاسع والعشرون (٢٩)

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ﴿٢﴾ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۖ

اور بڑا زبردست بڑا مغفرت والا وہی تو ہے (۲)۔ وہ جس نے سات آسمان ایک دوسرے کے مطابق کر دیئے

مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ

تُو خدائے رحمٰن کی صنعت میں کوئی فتور نہ پائے گا، سو تُو (اے مخاطب) پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے، کیا تجھ کو کوئی خلل

تَرٰى مِنْ فُطُورٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ

نظر آتا ہے؟ (۳)۔ پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ، نگاہ ہی آخر درماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

آئے گی (۴)۔ ہم نے بے شک قریب کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کر رکھا ہے، اور ہم نے اُن کو

وَجَعَلْنٰهَا رُجُومًا لِّلشَّيٰطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ﴿٥﴾

شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے، اور ہم نے اُن کے لئے دوزخ کا عذاب بھی تیار کر رکھا ہے (۵)۔

وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٦﴾

اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا اُن کے لئے دوزخ کا عذاب ہے، اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے (۶)۔

إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَّهِيَ تَفُورُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ

اُس میں جب یہ لوگ ڈالے جائیں گے تو اُس کی بڑی زور کی گرج سنیں گے، اور وہ جوش مار رہی ہوگی (۷)۔

مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

کر گویا غصہ سے ابھی پھٹنے کو ہے، جب جب اُس کے اندر کوئی ٹکڑی (کافروں کی) ڈالی جائے گی تو اُس کے پہرہ داران اُن

نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلٰى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ

لوگوں سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ (۸)۔ وہ کہیں گے کہ کیوں نہیں! ہمارے پاس ڈرانے والا

اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا

آیا تھا لیکن ہم نے اُس کو جھٹلایا اور کہا کہ خدا نے کچھ بھی نازل نہیں کیا تم خود ہی ایک بڑے خبط میں پڑے ہوئے ہو (۹)۔ اور

نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحٰبِ السَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ ۚ

کہیں گے کہ ہم اگر سُن لیتے یا عقل ہی سے کام لیتے تو ہم اہلِ دوزخ میں سے نہ ہوتے (۱۰)۔ غرض اپنے

فَسُحْقًا لِّأَصْحٰبِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

جرم کا اقرار کریں گے، سو لعنت ہے اہلِ دوزخ پر (۱۱)۔ بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے ڈرتے ہیں

توضیحی ترجمہ

وہ زبردست (مکمل اقتدار) والا ہے (یعنی جزا وسزا اور ثواب وعذاب دونوں اس کے اختیار اور قدرت میں ہے) اور بہت بخشنے والا (بھی) ہے۔ (گناہوں سے توبہ کرنے والوں کو بخش دیتا ہے)

(۳) (وہ اللہ ہی ہے) جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے، (اس مہارت کے ساتھ کہ) تم خدائے رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں پاؤ گے، تو (ایسا کرو کہ) دوبارہ نظر ڈال کر دیکھ لو، کیا تمہیں کوئی رخنہ یا خلل نظر آتا ہے؟ (ایک صاف، ہموار، مربوط اور منظم چیز نظر آئے گی، جس پر ایک انتہائی طویل زمانہ کے گذرنے نے بھی کوئی فرق نہیں ڈالا)

(۴) پھر (ایک بار ہی نہیں) بار بار نظر ڈالو (نتیجہ یہی ہوگا کہ) نظر تمہارے پاس تھک ہار کر نامراد لوٹ آئے گی۔ (اور تمہیں اس میں کوئی کمی وکجی نہیں ملے گی، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی تخلیق خدائے واحد نے کی ہے)

(۵) اور (جب تم آسمان کی طرف دیکھو گے تو تمہیں ستارے نظر آئیں گے، اُن کی بابت سنو!) ہم نے آسمانِ دنیا (یعنی دنیا سے قریبی آسمان) کو روشن چراغوں سے سجا رکھا ہے (ان کا ایک مقصد تو یہی ہے کہ وہ چراغوں کی طرح جلتے ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ) ہم نے ان کو شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے (یہ شرارہ بن کر اُن کو مار بھگاتے ہیں جب وہ آسمانوں کی طرف جانے کی کوشش کرتے ہیں) اور ان (شیطانوں) کے لئے ہم نے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۶) اور (دوزخ کا ذکر آیا ہے تو سن لو!) اُن لوگوں کے لئے جنھوں نے اپنے پروردگار سے کفر کا معاملہ کیا ہے جہنم کا عذاب ہے، اور وہ (جہنم) بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

(۷) جب وہ اُس میں ڈالے جائیں گے تو اُس کی بڑی زور کی آواز سنیں گے، اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔

(۸) ایسا لگے گا جیسے وہ غصہ سے پھٹ پڑے گی، جب بھی اُس میں (کافروں کا) کوئی گروہ پھینکا جائے گا تو ان سے جہنم کے داروغے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ (جو تم کفر کرتے رہے اور تم کو یہ دن دیکھنے پڑے)

(۹) وہ کہیں گے کہ ہاں! بیشک، ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا مگر ہم نے (اُسے) جھٹلا دیا، اور کہا کہ (یہ جو تم کہتے ہو کہ تم اللہ کی نازل کردہ کتاب لے کر آئے ہو) اللہ نے کچھ نازل وازل نہیں کیا، یہ تم ہی ہو جو بڑی غلطی اور گمراہی میں (پڑ گئے) ہو۔

(۱۰) اور کہیں گے کہ کاش ہم سن لیتے یا عقل سے ہی کام لے لیتے تو (آج) ہم دوزخ والوں میں سے نہ ہوتے۔

(۱۱) اس طرح وہ اپنے گناہ (وجرم) کا خود ہی اعتراف کرلیں گے تو پھٹکار ہو دوزخ والوں پر۔ (اب اُن کے لئے جوارِ رحمت میں کوئی جگہ نہیں)

(۱۲) (بمقابلہ ان کے) جو لوگ اپنے پروردگار (پر ایمان لاتے ہیں اور اُس) سے ڈرتے ہیں اس کو دیکھے بغیر

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١٢﴾ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ

اُن کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے (۱۲)۔ اور تم لوگ اپنی بات (خواہ) چھپا کر کہو یا پکار کر کہو، وہ دلوں (تک) کی

عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ

باتوں سے خوب آگاہ ہے (۱۳)۔ کیا وہی آگاہ نہ ہوگا جس نے پیدا کیا ہے، وہ تو (بڑا ہی) باریک بین اور (پورا)

الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا

باخبر ہے (۱۴)۔ وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے پست کردیا، سو تم اُس کے راستوں میں چلو پھرو، اور اللہ کی (دی

وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ

ہوئی) روزی میں سے کھاؤ پیو، اور اُسی کے پاس زندہ ہوکر جانا ہے (۱۵)۔ کیا تم اُس سے نڈر ہوگئے (کہ وہ) جو آسمان

يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ

میں ہے، وہ کہیں تم کو زمین میں دھنسا دے اور وہ تھرتھرانے لگے (۱۶)۔ کیا تم اس سے نڈر ہوگئے کہ وہ جو آسمان میں

اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ

ہے، کہ وہ تم پر ہوائے تُند نہ بھیج دے، سو عنقریب تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا؟ (۱۷)۔ اور

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ

ان سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں انھوں نے بھی تو جھٹلایا تھا، سو میرا کیسا عذاب اُن پر واقع ہوا (۱۸)۔ کیا ان لوگوں

فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ

نے اپنے اوپر پرندوں پر نظر نہیں کی کہ پر پھیلائے ہوئے ہیں اور سمیٹ بھی لیتے ہیں، انھیں کوئی اور نہیں تھامے رہتا

بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ

بجز خدائے رحمٰن کے، وہی ہر چیز کو خوب دیکھے بھالے ہوئے ہے (۱۹)۔ بھلا (خدائے) رحمٰن کے سوا وہ کون ہے جو

الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ

تمہارا لشکر بن کر تمہاری نصرت کرسکے؟ کافر تو بڑے دھوکے ہی میں پڑے ہوئے ہیں (۲۰)۔ بھلا وہ کون ہے جو تمہیں روزی

اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا

دے سکے اگر اللہ اپنی روزی بند کرلے؟ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ جمے ہی ہوئے سرکشی اور نفرت میں ہیں (۲۱)۔ سو کیا جو شخص

عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾

اپنے منہ کے بل گرتا ہوا چل رہا ہو کیا وہ بہتر رہرو ہوگا یا وہ جو سیدھا ایک ہموار سڑک پر چلا جا رہا ہو؟ (۲۲)۔

توضیحی ترجمہ

(اور اس کے نتیجہ میں اُس کے احکام پر چلتے ہیں) اُن کے لئے (ان کے پروردگار کی طرف سے) مغفرت ہے اور (بہت) بڑا بدلہ۔ (اور ثواب)

(۱۳) اور (یہ سمجھ لو کہ) تم اپنی باتیں چپکے سے (چھپا کر) کرو یا زور سے (علانیہ) (سب اُس کے علم میں ہے) وہ تو بلا شبہ دلوں (تک کی) باتوں کا پورا علم رکھتا ہے۔

(۱۴) بھلا جس نے پیدا کیا، کیا وہ نہ جانے؟ اور وہ تو بہت باریک بین اور مکمل طور پر باخبر ہے۔

ع ۱۴

(۱۵) وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو پست و رام کردیا، تو اب تم اس کے کندھوں پر (سوار ہوکر) چلو پھرو (اور اُس سے خوب فائدے اُٹھاؤ) اور اُس کا دیا ہوا رزق کھاؤ پیو، اور (اس کا ضرور دھیان رکھو کہ) اُسی کے پاس دوبارہ زندہ ہوکر جانا ہے۔

(۱۶) (پہلے اللہ کے انعامات یاد دلائے تھے اب اُس کی شانِ قہر و انتقام یاد دلا کر ڈرایا جا رہا ہے) کیا تم (اے کافرو!) آسمان والے کی اس قدرت سے بے خوف ہوگئے ہو کہ (اگر چاہے تو) وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے تو (اس وقت) زمین (بھونچال سے) لرزنے لگے۔

(۱۷) (اور) کیا تم آسمان والے کی اس قدرت سے بے خوف ہو بیٹھے ہو کہ وہ (اگر چاہے تو) تم پر پتھروں بھری سخت آندھی بھیج دے (اگر اُس نے ایسا کردیا تو) اُس وقت تمہیں معلوم ہوگا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔ (لیکن تب دیر ہوچکی ہوگی)

(۱۸) اور جھٹلایا تھا اُن لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے گذرے ہیں، تو (خود دیکھ لو) کیسا تھا (میرا) عذاب۔ (جو اُن پر واقع ہوا)

(۱۹) کیا اُنھوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا، جو پروں کو پھیلائے بھی ہوتے ہیں اور اُن کو سمیٹ بھی لیتے ہیں، اُن کو خدائے رحمٰن کے سوا کون ہے جو (فضا میں) تھامے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا) بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (جس طرح چاہے اُس میں تصرف کر رہا ہے)

(۲۰) بھلا خدائے رحمٰن کے سوا وہ کون ہے جو تمہارا لشکر بن کر تمہاری مدد کرے؟ (اگر کافر ایسا سوچتے ہیں کہ اُن کے باطل معبودوں اور فرضی دیوتاؤں کی فوج اُن کو اللہ کے عذاب سے اور آنے والی آفات سے بچالے گی تو) کافر لوگ نرے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۲۱) کون ہے وہ جو تم کو روزی دے سکے اگر وہ (خدائے رحمٰن) اپنی روزی (دینا) روک لے؟ لیکن (ان پر کسی بات کا اثر نہیں، کتنے ہی دلائل دیے جائیں) یہ تو سرکشی اور بیزاری پر جمے ہوئے ہیں۔

(۲۲) (ذرا سوچ کر بتاؤ تو) بھلا جو شخص منہ کے بل اوندھا چل رہا ہو (اور اس نے راستہ بھی خراب اختیار کیا ہو) وہ منزلِ مقصود پر ٹھیک ٹھیک پہونچے گا یا وہ جو سیدھا ایک ہموار راستہ پر چل رہا ہو؟۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَؕ

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے (مگر) تم

قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۲۳ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ

لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو (۲۳)۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر پھیلایا، اور تم

اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۴ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۲۵

اُسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے (۲۴)۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا، اگر تم سچے ہو (۲۵)۔

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۲۶ فَلَمَّا رَاَوْهُ

آپ کہہ دیجئے کہ علم تو بس اللہ ہی کو ہے، اور میں تو بس ایک کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں (۲۶)۔ پھر جب

زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ

وہ اس (قیامت) کو پاس آتا ہوا دیکھ لیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے، اور اُن سے کہا جائے گا یہی

بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝۲۷ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ

ہے وہ جسے تم طلب کیا کرتے تھے (۲۷)۔ آپ کہئے کہ اچھا بتلاؤ اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک

رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۲۸ قُلْ هُوَ

کردے یا ہم پر رحمت کرے تو (بھی) کافروں کو عذابِ دردناک سے بچانے والا کون ہے؟ (۲۸)۔ آپ کہئے وہی (خدائے)

الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ

رحمن ہے، ہم ایمان لائے اُس پر اور اُسی پر ہم توکل کرتے ہیں، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کھلی ہوئی

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲۹ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ

گمراہی میں کون ہے؟ (۲۹)۔ آپ کہئے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارا پانی نیچے کو غائب کر دیا جائے سو کون ہے جو

یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ۝۳۰

تمہارے پاس سوتے کا پانی لے آئے (۳۰)۔

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ قلم مکی ہے، اس میں ۵۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝۱ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲

نٓ، قسم ہے قلم کی اور اُس کی جو وہ لکھتے ہیں (۱) کہ آپ اپنے پروردگار کے فضل سے مجنون نہیں ہیں (۲)۔

توضیحی ترجمہ

(۲۳) آپ کہہ دیجئے کہ وہ (اللہ) ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، اور تمہارے (سننے کے لئے) کان، (دیکھنے کے لئے) آنکھیں اور (سمجھنے کے لئے) دل بنائے (ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اُس کا حق مان کر ان قوتوں کو صحیح مصرف میں لگاتے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں خرچ کرتے، مگر) تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ (یعنی کم ہی لوگ ہیں جو ان نعمتوں کا حق ادا کرتے ہیں)

(۲۴) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ وہی (خدائے رحمن) ہے جس نے تم کو (اس وسیع و عریض) روئے زمین پر پھیلایا، اور اُسی کے پاس (ایک دن) تم کو اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا۔

(۲۵) اور یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ وعدہ (پورا) کب ہوگا؟ (ٹھیک ٹھیک بتلاؤ) اگر تم سچے ہو۔

(۲۶) آپ کہہ دیجئے کہ: اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے (متعین وقت تو اس نے مجھے بھی نہیں بتایا) میں تو صرف ایک کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں۔ (یعنی میرا کام تو صرف تم سب کو خبردار کرنا ہے)

(۲۷) (اب تو جلدی مچا رہے ہیں) پھر جب (کبھی وہ آئے گا اور) لوگ اُس (قیامت کے عذاب) کو پاس آتا دیکھیں گے تو (خوف کا یہ عالم ہوگا کہ) اُن کے چہرے بگڑ جائیں گے، اور (اس وقت اُن سے کہا جائے گا کہ) یہی ہے جس کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔

(۲۸) آپ (اے پیغمبر! ان سے) کہہ دیجئے کہ: کیا خیال ہے تمہارا اگر اللہ (بالفرض تمہاری خواہش کے مطابق) مجھے ہلاک کر دے اور میرے ساتھیوں کو بھی، یا (ہماری امید کے مطابق) ہمارے ساتھ رحم (وکرم) کا معاملہ فرمائے تو (تم) کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟

(۲۹) آپ کہہ دیجئے کہ: وہ (اللہ) رحمن ہے (یعنی بڑا مہربان ہے) ہم اُسی پر ایمان لائے ہیں (تو ایمان کی بدولت نجات یقینی ہے) اور اسی پر ہم نے (پورا) بھروسہ کیا ہے (تو مقاصد میں کامیابی یقینی ہے) اب تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلی گمراہی میں مبتلا ہے۔ (یعنی ہم، جیسا کہ تمہارا گمان ہے یا تم، جیسا کہ ہمارا عقیدہ ہے)

(۳۰) آپ (ان سے) کہئے کہ: ذرا یہ تو بتلاؤ کہ اگر کسی صبح کو تمہارے پینے کا پانی (یعنی کنویں اور چشمے وغیرہ کا پانی جو اللہ تمہیں زمین سے فراہم کرتا ہے) نیچے کو اُتر کر غائب ہو جائے (اور سوتے سوکھ جائیں) تو کون ہے جو تمہارے لئے صاف ستھرا پانی لا کر دے۔ (اسی سے یہ سمجھ لو کہ اگر ہدایت و معرفت کا نہ خشک ہونے والا چشمہ، جو اللہ نے حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ جاری کیا ہے، خشک ہو جائے جیسا کہ تمہاری تمنا ہے تو کون ہے جو اس کو جاری کر سکے)

ع ۲ ۶

سورۂ قلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) نٓ۔ (اے پیغمبر!) قسم ہے قلم کی، اور اُس چیز کی جو وہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔

(۲) اپنے رب کے فضل سے آپ مجنون نہیں ہیں۔

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿٣﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿٤﴾

اور بے شک آپ کے لئے ایسا اجر ہے جو ختم ہونے والا نہیں (٣)۔ اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ مرتبہ پر ہیں (٤)۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿٥﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ لوگ بھی دیکھ لیں گے (٥)۔ کہ تم میں سے (واقعی) کس کو جنون تھا (٦)۔ بے شک آپ کا پروردگار

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ

ہی خوب جانتا ہے اُس کو جو اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہی خوب جانتا ہے راہ پائے ہوؤں کو (٧)۔ تو آپ جھٹلانے والوں کا

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٨﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ

کہنا نہ مانئے (٨)۔ یہ لوگ تو یہی چاہتے ہیں کہ آپ ڈھیلے پڑ جائیں تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں (٩)۔ اور آپ ایسے شخص کا بھی کہنا نہ مانیں

حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿١١﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

جو بڑا قسمیں کھانے والا ہے (١٠)۔ ذلیل ہے طعنہ باز ہے، چلتا پھرتا چغل خور ہے (١١)۔ نیک کام سے روکنے والا ہے حد سے گذرنے

اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿١٣﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٤﴾

والا ہے، سخت گنہگار ہے (١٢)۔ درشت مزاج ہے، اس کے علاوہ بد ذات ہے (١٣)۔ اس نظر سے کہ وہ مال اور اولاد والا ہے (١٤)۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى

جب ہماری آیتیں اُس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے خرافات ہیں (١٥)۔ تو ہم عنقریب اُس کی ناک پر

الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا

داغ لگائیں گے (١٦)۔ ہم نے اُن کی آزمائش کر رکھی ہے جیسی ہم نے باغ والوں کی آزمائش کی تھی جب کہ ان لوگوں نے قسم کھائی

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ

تھی کہ ہم اس کا پھل ضرور صبح چل کر توڑ لائیں گے (١٧)۔ اور انشاء اللہ بھی نہیں کہا تھا (١٨)۔ سو اس (باغ) پر آپ

مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا

کے پروردگار کی طرف سے ایک پھرنے والا (عذاب) پھر گیا اس حال میں کہ وہ سو رہے تھے (١٩)۔ تو وہ (باغ) ایسا ہو گیا جیسا

مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾

کٹا ہوا کھیت (٢٠)۔ پھر وہ ایک دوسرے کو پکارنے لگے (٢١)۔ کہ اپنے کھیت پر صبح سویرے چلو، اگر تمہیں پھل توڑنا ہے (٢٢)۔

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

غرض وہ چلے اور آپس میں باتیں چپکے چپکے کرتے (٢٣)۔ کہ آج وہاں تم تک نہ آنے پائے

توضیحی ترجمہ

(یعنی تقدیر لکھنے والا قلم اور لوحِ محفوظ اور اعمال کی بابت تحریریں اس کی گواہ ہیں کہ آپ مجنون نہیں ہیں، یہ تو اسی طرح کی بکواس ہے جو دنیا کے تمام جلیل القدر اور اولوالعزم مصلحین کے بارے میں اُن کے زمانے کے شریروں اور بے عقلوں نے کی ہے، جب کوئی ٹھوس رد نہ کر سکے تو مجنون کہہ کر انکار کر دیا)

(٣) اور یقین مانیں آپ کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔ (لہٰذا ان کے مجنون کہنے پر بالکل اثر نہ لیں)

(٤) اور آپ تو اخلاق کے اعلیٰ درجہ پر (فائز) ہیں۔ (آپ جیسا عظیم انسان تو کوئی بھی نہیں)

(٥) چنانچہ آپ بھی جلد ہی دیکھ لیں گے اور یہ (آپ کو مجنون کہنے والے) بھی دیکھ لیں گے۔

(٦) کہ آپ (اور ان) میں سے کون جنون والا تھا۔

(٧) بے شک آپ کا رب اچھی طرح جانتا ہے اُس کو بھی جو اپنے راستہ سے بھٹک گیا ہے اور اُن کو بھی جنھوں نے سیدھی راہ پالی ہے۔

(٨) لہٰذا آپ ان کی باتوں میں نہ آیئے گا جو (آپ کو) جھٹلا رہے ہیں۔

(٩) یہ چاہتے ہیں کہ آپ (تبلیغ کے کام میں) ڈھیلے پڑ جائیں تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔

(١٠) اور کسی بھی ایسے شخص کی باتوں میں نہ آجایئے گا جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت شخص ہے۔

(١١) طعنے دینے کا عادی ہے، چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔

(١٢) بھلائی سے روکنے والا سرکش (اور) بدعمل ہے۔

(١٣) بد مزاج ہے، اس کے علاوہ بدنام (بھی) ہے۔

(١٤) اس وجہ سے (وہ لائق اعتنا نہیں ہو سکتا) کہ وہ مالدار اور کثیر اولاد والا ہے۔

(١٥) (اس کا معاملہ تو یہ ہے کہ) جب اُس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: "یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں"

(١٦) (بڑا لمبی ناک والا بنتا ہے) عنقریب (قیامت میں) ہم اُس کی سونڈ جیسی لمبی ناک پر داغ لگا دیں گے۔ (جس سے اُس کی بڑی رسوائی ہوگی)

(١٧) (کفار جو مال و اولاد کی کثرت کو مقبولیت کی علامت سمجھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے) ہم نے تو اُن کو (اس کے ذریعہ) ویسے ہی آزمائش میں ڈالا ہے جیسے (ایک) باغ والوں کو جب کہ انھوں نے (اپنی تدبیر پر یقین کرتے ہوئے) قسم کھائی تھی کہ صبح سویرے ہم اس باغ کے پھل توڑ لیں گے۔ (اس سے پہلے کہ فقراء آئیں اور اُن کو دینا پڑے)

(١٨) اور (اتنا اعتماد تھا کہ) انشاء اللہ بھی نہیں کہا۔

(١٩) پھر ہوا یہ کہ آپ کے رب کی طرف سے ایک چکر لگانے والی (بلا) اُس باغ پر چکر لگا گئی اور وہ سوتے رہے۔

(٢٠) پھر صبح تک وہ (باغ) کٹی ہوئی کھیت کی طرح ہو گیا۔

(٢١) صبح ہونے پر وہ ایک دوسرے کو آواز دینے لگے۔

(٢٢) کہ اگر پھل توڑنے ہیں تو کھیت پر صبح سویرے چلو۔

(٢٣) چنانچہ وہ چل پڑے اور (راستہ میں) چپکے چپکے باتیں کر رہے تھے۔

(٢٤) کہ (دیکھو) آج تمہارے پاس نہ آنے پائے

مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا

کوئی محتاج (٢۴)۔ اور اپنے کو اس نہ دینے پر قادر سمجھے (٢۵)۔ تو جب اس (باغ) کو دیکھا تو بول اُٹھے کہ یقیناً ہم راستہ بھول

لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ

گئے (٢۶) نہیں، بلکہ اصل یہ ہے کہ ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی (٢٧)۔ پھر اُن میں سے جو (نسبۃً) بہتر تھا وہ بولا کیوں میں نے تم سے

لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

کہا نہ تھا سو (اب) تسبیح کیوں نہیں کرتے ہو؟ (٢٨)۔ وہ لوگ بولے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے، بیشک ہم ہی قصوروار ہیں (٢٩)۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا

پھر ایک دوسرے کی طرف مخاطب ہوئے باہم الزام دیتے ہوئے (٣٠)۔ (پھر سب) بولے کہ ہائے ہماری شامت کہ ہم

كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

ہی سرکشی کرنے والے تھے (٣١)۔ شاید کہ ہمارا پروردگار ہمیں اس سے بہتر (باغ) ہمیں بدلہ میں دیدے، ہم تو (اب)

رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا

اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہوئے ہیں (٣٢)۔ عذاب اسی طرح (ہوا کرتا ہے) اور آخرت کا عذاب کہیں بڑھا ہوا ہے،

يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾

کاش یہ لوگ (اُسے) جان لیتے (٣٣)۔ بیشک پرہیزگاروں کے لئے اُن کے رب کے پاس آسائش کے باغ ہیں (٣۴)۔

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾

تو کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کا سا کردیں گے (٣۵)۔ تمہیں کیا ہوگیا؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو (٣۶)۔ کیا تمہارے پاس کوئی

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾ اَمْ

(آسمانی) کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو (٣٧)۔ کہ اُس میں تمہارے لئے وہ چیز (درج) ہے جسے تم پسند کرتے ہو (٣٨)۔ کیا

لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا

ہمارے ذمہ کچھ تمہارے حق میں کھائی ہوئی قسمیں ہیں قیامت تک باقی رہنے والی، کہ تم کو وہ چیزیں ملیں گی جن کا تم فیصلہ

تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاۗءُ ۚ

کررہے ہو؟ (٣٩)۔ ان سے پوچھئے کہ ان میں سے کون اس کا ذمہ دار ہے؟ (۴٠)۔ کیا اُن کے ٹھہرائے ہوئے کچھ شریک

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ

(خدائی) ہیں، اچھا تو پیش کریں اپنے اُن شریکوں کو اگر یہ سچے ہیں (۴١)۔ وہ دن (یاد کرنے کے قابل ہے) جب تجلی فرمائی جائے گی

توضیحی ترجمہ

کوئی مسکین۔ (جیسا کہ پہلے ایسے موقع پر آجاتے تھے)

(٢۵) صبح کے وقت وہ تیزی سے (باغ کی طرف) لپک رہے تھے (اس خوش گمانی کے ساتھ) کہ (ان پھلوں پر یا ان مسکینوں کو نہ دینے پر اب انہیں (مکمل) قدرت ہے۔

(٢۶) پھر جب (وہ باغ کے پاس پہونچے اور) انھوں نے اس (کی حالت زار) کو دیکھا تو (پہچان نہیں پائے) بولے یقیناً ہم راستہ بھول گئے ہیں (اپنا باغ تو یہ نہیں)

(٢٧) (جب غور کیا تو کہنے لگے نہیں!) بلکہ (واقعہ یہ ہے کہ) ہماری قسمت پھوٹ گئی۔ (ہم تو تباہ ہو گئے)

(٢٨) (اس پر ان میں) جو نسبتاً بہتر (اور سمجھدار) تھا اس نے کہا (تم لوگ بڑے بڑے بول بول رہے تھے اس وقت) میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ اللہ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ (کم سے کم انشاء اللہ تو کہہ لو، اب دیکھ لو اللہ نے کیا کر دیا)

(٢٩) کہنے لگے: (اب) ہم اپنے رب (اللہ) کی تسبیح کرتے ہیں، (قصور ہمارا ہی تھا) یقیناً ہم ظالم تھے۔

(٣٠) پھر ایک دوسرے کی طرف رُخ کر کے ایک دوسرے کو (الزام دینے لگے اور) ملامت کرنے لگے۔

(٣١) پھر (سب مل کر) کہنے لگے کہ افسوس ہے ہم پر، ہم سب ہی سرکش تھے۔

(٣٢) (اب تو ہم نے اپنی غلطی کا اعتراف کرلیا ہے اور اللہ کی تسبیح کی ہے) امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس (باغ) کے بدلے اس سے اچھا عطا فرمادے گا، (اب) ہم اپنے رب سے (ہی) اس کے لئے رجوع کررہے ہیں۔

(٣٣) (یہ تو ایک آفت یا بلا تھی) ایسا ہی ہوتا ہے عذاب (بھی) اور آخرت کا عذاب یقیناً کہیں بڑا ہوتا ہے، کاش یہ لوگ جانتے (جو کفر کرتے ہیں اور جن کو آخرت کا عذاب جھیلنا ہی ہے)

(٣۴) البتہ متقیوں (پرہیزگاروں) کے لئے اُن کے رب کے پاس نعمتوں بھرے باغات ہیں۔

(٣۵) (مشرکین مکہ کہتے تھے کہ آخرت ہوئی تو ہم وہاں بھی مسلمانوں سے بہتر ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کردیں گے؟

(٣۶) تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیسی (مہمل) باتیں قطعی انداز میں کرتے ہو؟

(٣٧) کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے جس میں تم یہ (سب) پڑھتے ہو؟

(٣٨) اس میں تمہارے لئے ہر وہ چیز (لکھی ملتی) ہے جو تم (اپنے لئے) پسند کرتے ہو۔

(٣٩) یا ہمارے ذمہ کچھ قسمیں چڑھی ہوئی ہیں جو قیامت تک باقی رہنے والی ہیں (اس طرح کی) کہ تم کو وہاں وہی کچھ ملے گا جو جس کا تم فیصلہ کروگے۔

(۴٠) (اے پیغمبرؐ!) ان سے پوچھئے کہ: ان میں سے کون ہے اس بات کا ذمہ دار؟ (اور دعویدار)

(۴١) کیا ان کے (ٹھہرائے ہوئے خدائی میں کچھ) شریک؟ (اگر ایسا ہے تو) پھر لے آئیں (یہ) اپنے ان شرکاء کو اگر وہ سچے ہیں۔

(۴٢) (یہ تو اس دن چلے گا) جس دن تجلی فرمائی جائے گی

وقف لازم

ع ١ ٢٣ ٣

١۵ ع عند المتقدمین

سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً

ساق کی، اور سجدہ کی طرف بلایا جائے گا، تو سجدہ نہ کرسکیں گے (۴۲)۔ اُن کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور اُن

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

پر ذلت چھائی ہوگی، اور یہ لوگ سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے اس حال میں کہ وہ صحیح سالم

وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

تھے (۴۳)۔ تو آپ رہنے دیجئے مجھے اور اُنھیں جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں، ہم اُنھیں آہستہ آہستہ لئے

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ

جارہے ہیں اس طور پر کہ اُنھیں کچھ بھی خبر نہیں (۴۴)۔ اور میں اُنھیں مہلت دیتا ہوں، بے شک میری تدبیر بہت

كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿٤٥﴾ اَمْ تَسْـَٔــلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٦﴾

ہی مضبوط ہے (۴۵)۔ کیا آپ اُن سے کچھ معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ (اس) تاوان سے دبے جاتے ہیں (۴۶)۔

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ

کیا اُن کے پاس (علم) غیب ہے کہ یہ (اُسے) لکھ لیا کرتے ہیں (۴۷)۔ تو آپ اپنے پروردگار کی تجویز پر صبر سے بیٹھے

لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَآ اَنْ

رہئے اور مچھلی والے (پیمبر) کی طرح نہ ہوجائیے جبکہ انھوں نے (ہم کو) پکارا اس حال میں کہ وہ غم سے گھٹ رہے تھے (۴۸)۔

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾

اگر اُن کے پروردگار کا فضل اُن کی دستگیری نہ کرتا تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے بدحالی کے ساتھ (۴۹)۔

فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ

پھر اُن کے پروردگار نے اُنھیں (اور) برگزیدہ کردیا اور اُنھیں صالحین میں داخل کرلیا (۵۰)۔ اور یہ کافر

كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی نظروں سے پھسلا کر گرادیں گے، جب کہ قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٢﴾

یہ تو مجنون ہیں (۵۱)۔ حالانکہ یہ (قرآن) نصیحت ہی نصیحت ہے دنیا جہاں والوں کے لئے (۵۲)۔

سُوْرَةُ الْحَاۗقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ نِيْنَانِ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حاقہ مکی ہے، اس میں ۵۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

ساق کی اور (اس تجلی میں) سجدہ کے لئے دعوت ہوگی تو یہ (اس وقت) سجدہ نہیں کرسکیں گے۔ (ساق یعنی پنڈلی کھولنا اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے)

(۴۳) (اس وقت) ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی (اور) ان پر ذلت (ورسوائی) چھائی ہوئی ہوگی، پہلے بھی ان کو سجدہ کے لئے بلایا جاتا تھا جب کہ یہ صحیح وسالم تھے۔ (یعنی بغیر کسی عذر کے اذان سننے کے باوجود نماز کے لئے نہیں آتے تھے)

(۴۴) لہٰذا (اے پیغمبر!) آپ مجھے اور اس کلام کو جھٹلانے والے کو چھوڑ دیجئے، ہم اُنھیں اس طرح دھیرے دھیرے (تباہی کی طرف) لے جائیں گے کہ اُنھیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔

(۴۵) اور میں اُنھیں ڈھیل دے رہا ہوں (یہ میری تدبیر ہے) یقین رکھو میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

(۴۶) کیا آپ ان سے کچھ معاوضہ مانگ رہے ہیں جو یہ (اس) تاوان کے بوجھ سے دبے جارہے ہیں؟

(۴۷) یا ان کے پاس غیب کا علم (آتا) ہے جسے یہ لکھ لیتے ہیں؟ (ایسا کچھ نہیں ہے پھر بھی یہ مانتے نہیں)

(۴۸) بہرحال اپنے پروردگار کا حکم آنے تک آپ صبر کئے جائیے اور (جلد بازی میں) مچھلی (کے پیٹ میں جانے) والے (پیغمبر، حضرت یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہوجائیے (کہ اپنی قوم کے لئے بددعا کرنے لگیں) جب انھوں نے (ہمیں) پکارا تھا (اپنی قوم کی حرکتوں پر) غم وغصہ سے گھٹ گھٹ کر۔

(۴۹) اگر اُن کے پروردگار کے فضل نے اُن کی دستگیری نہ کی ہوتی تو اُنھیں بُری حالت کے ساتھ اسی کھلے میدان میں پھینک دیا جاتا۔ (یعنی اگر اللہ اُنھیں توبہ ومناجات کی توفیق نہ دیتا اور اُن کی دعا نہ قبول فرماتا تو ساحل سمندر کے بجائے، جہاں اُن کے سائے اور خوراک کے لئے بیلدار درخت لگا دیا گیا تھا، کسی بنجر زمین میں پھینک دیا جاتا اور عنداللہ ان کی حیثیت بھی مذموم رہتی، جبکہ قبولیت کے بعد وہ محمود بن گئے)

(۵۰) (یہی نہیں کیا بلکہ) پھر اُن کے رب نے اُن کو اور برگزیدہ کرلیا اور اُن کو صالحین (کے زمرہ) میں شامل کردیا۔

(۵۱) اور یہ کفر اختیار کرنے والے جب (یہ) ذکر (یعنی قرآن) سنتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے آپ کو اپنی (خشمگیں اور تیز) نظروں سے (گھور گھور کر) پھسلا دیں گے۔ (یعنی حواس باختہ کردیں گے) اور (اسی پر بس نہیں بلکہ زبان سے بھی) کہتے ہیں کہ یہ تو مجنون ہیں۔ (تاکہ لوگ قرآن یا تو سنیں ہی نہیں یا سنیں تو اثر نہ لیں)

(۵۲) حالانکہ یہ (قرآن) تو دنیا جہان والوں کے لئے سراسر نصیحت ہی نصیحت ہے۔

سورۂ حاقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَآقَّةُ ۙ﴿١﴾ مَا الْحَآقَّةُ ۚ﴿٢﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ؕ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

وہ ناگزیر! (١)۔ (اور) کیسی کچھ چیز ہے وہ ناگزیر (٢)۔ اور آپ کو کیا خبر کہ کیسی کچھ ہے وہ ناگزیر (٣)۔ ثمود

وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَاَمَّا عَادٌ

اور عاد نے تکذیب کی اس کھڑکھڑانے والے واقعہ کی (٤)۔ سو ثمود تو ایک زور کی آواز سے ہلاک کر دیئے گئے (٥)۔ اور

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ

رہے عاد تو وہ ہلاک کر دیئے گئے ایک تیز و تند ہوا سے (٦)۔ (اللہ نے) اُسے ان پر مسلط کر دیا تھا سات

وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ

راتوں اور آٹھ دنوں تک لگاتار، تو تُو وہاں اس قوم کو یوں گرا ہوا دیکھتا ہے کہ جیسے وہ

اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ﴿٧﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾ وَجَآءَ

گری ہوئی کھجور کے تنے پڑے ہیں (٧)۔ سو کیا تجھ کو ان میں سے کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے (٨)۔ اور

فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۚ﴿٩﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ

فرعون اور اس کے قبل والوں نے اور اُلٹی ہوئی بستیوں والوں نے (بڑے بڑے) قصور کئے تھے (٩)۔ انھوں نے اپنے

رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿١٠﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ

پروردگار کے رسول کی نافرمانی کی تھی، سو (اللہ نے) ان کو بہت سخت پکڑ لیا (١٠)۔ ہم ہی نے جب کہ پانی میں طغیانی ہوئی تمہیں

فِى الْجَارِيَةِ ۙ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿١٢﴾

کشتی میں سوار کیا (١١)۔ تاکہ اس (واقعہ) کو ہم تمہارے لئے یادگار بنا دیں، اور یاد رکھنے والے کان اس کو یاد رکھیں (١٢)۔

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿١٣﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ

غرض جب صور اکبارگی پھونک دیا جائے گا (١٣)۔ اور زمین اور پہاڑ اُٹھا ئے جائیں گے،

الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ﴿١٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿١٥﴾

پھر دونوں ایک دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے (١٤)۔ تو اس روز وہ ہونے والی چیز ہو پڑے گی (١٥)۔

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ﴿١٦﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى

اور آسمان پھٹ پڑے گا اور وہ اس روز (بالکل) بودا ہوگا (١٦)۔ اور فرشتے اس کے کنارے پر ہوں گے،

اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ﴿١٧﴾

اور آپ کے پروردگار کے عرش کو اپنے اوپر اس روز آٹھ (فرشتے) اُٹھائے ہوں گے (١٧)۔

توضیحی ترجمہ

(١) وہ قیامت (جو واقع ہونے والی حقیقت ہے)
(٢) کیا ہے وہ قیامت؟ (جو ہو کر رہے گی)
(٣) اور (اے مخاطب!) تم کیا جانو کہ قیامت کیا چیز ہے؟ (کیا ہے اس کی ہولناکی، اس کی سختی)
(٤) (سنو!) ثمود اور عاد کی قوموں نے اس جھنجھوڑنے والی حقیقت کو جھٹلا دیا تھا۔
(٥) تو ثمود کے لوگ تو (چنگھاڑ کی) ایسی آفت سے ہلاک کئے گئے جو حد سے زیادہ (خوفناک) تھی۔
(٦) اور جو عاد کے لوگ تھے، وہ انتہائی تیز اور بے قابو آندھی کے ذریعہ ہلاک کئے گئے۔
(٧) جسے اللہ نے اُن پر سات رات اور آٹھ دن لگاتار مسلط رکھا، تو تم (اے مخاطب! اگر وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ قوم کی قوم اس طرح گری پڑی ہے جیسے کہ کھجور کے کھوکھلے تنے (گرے پڑے ہوں)
(٨) (تم خود دیکھ لیتے کہ) کیا ان میں سے کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے؟ (یعنی ہم نے سب کو ملیامیٹ کر دیا تھا، ایک فرد بھی باقی نہیں بچا تھا)
(٩) اور فرعون نے اور اُس سے پہلے کے لوگوں نے اور اُلٹی ہوئی بستیوں والوں (یعنی قوم لوط) نے (بھی) اسی جرم کا ارتکاب کیا تھا۔
(١٠) (ہم نے اُن کی ہدایت کے لئے رسول بھیجے) تو انھوں نے اپنے رب کے (بھیجے ہوئے) رسولوں کی نافرمانی کی چنانچہ اُس (رب) نے انہیں اپنی سخت گرفت میں لے لیا۔
(١١) (جب قوموں پر رسولوں کی تکذیب اور اُن کی نافرمانی کی بنا پر عذاب آتا ہے تو رسولوں اور اُن کے فرمانبرداروں کو بچا لیا جاتا ہے جیسے کہ طوفان نوح کا) جب پانی چڑھا تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر دیا۔
(١٢) (کشتی کی اس بھیانک ترین طوفان کے سامنے کیا حقیقت تھی؟ لیکن کشتی کے سب سواروں کو ہم نے طوفان سے بچا کر دکھایا) تاکہ ہم اس واقعے کو تمہارے لئے سبق آموز بنا دیں، اور یاد رکھنے والے کان اسے (سن کر) یاد رکھیں۔
(١٣) (جس طرح دنیا میں کسی قوم پر عذاب آنے کی صورت میں فرمانبرداروں کو نافرمانوں سے علاحدہ رکھا جاتا ہے اسی طرح قیامت میں ہوگا) پس جب صور میں پہلی پھونک ماری جائے گی۔
(١٤) اور زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اُٹھا لئے جائیں گے، پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔
(١٥) تو وہی دن ہوگا جس دن واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہوگی۔
(١٦) اور آسمان پھٹ جائے گا، اور وہ اُس دن بالکل بودا ہوگا۔ (آج کی طرح مستحکم نہیں)
(١٧) اور (آسمان پھٹنے کے وقت) فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے۔ اور تمہارے پروردگار کے عرش کو (اِس وقت تو چار فرشتے اُٹھائے ہیں) اُس دن اپنے اوپر اُٹھائے ہوں گے آٹھ۔ (چار اور آٹھ عدد کی حکمتوں اور فرشتوں کے حقائق جاننے کے شوقین تفسیر عزیزی دیکھیں، وہاں اس پر بسیط بحث ہے (تفسیر عثمانی)۔

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

جس روز تم پیش کیے جاؤ گے تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ رہے گی (۱۸)۔ تو جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے داہنے

بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ

ہاتھ میں دیا جائے گا، تو وہ کہے گا، لو میرا نامۂ اعمال پڑھ لو (۱۹)۔ میں تو جانتے ہوئے تھا کہ مجھے ضرور میرا حساب

مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾

پیش آنے والا ہے (۲۰)۔ تو وہ شخص خوب مزے کے عیش میں ہوگا (۲۱)۔ بہشت بریں میں ہوگا (۲۲)۔

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي

جس کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے (۲۳)۔ کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ اُن اعمال کے بدلے جو تم گزشتہ

الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ

ایام میں کر چکے ہو (۲۴)۔ اور رہا وہ جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تو وہ کہے گا کہ کاش

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا

میرا نامۂ اعمال مجھے ملا ہی نہ ہوتا (۲۵)۔ اور مجھے کچھ خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب و کتاب کیا ہے؟ (۲۶)۔ کاش

كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّيْ

موت میرا خاتمہ کر چکی ہوتی (۲۷)۔ میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا (۲۸)۔ مرا جاہ (بھی)

سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِيْ

مجھ سے گیا گزرا ہوا (۲۹)۔ پکڑو اسے اور اس کے طوق ڈالو (۳۰)۔ پھر اسے دوزخ میں داخل

سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ

کرو (۳۱)۔ پھر اسے جکڑو ایک ایسی زنجیر میں جس کی ناپ ستر گز ہے (۳۲)۔ اس کا نہ ایمان ہی

بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ

خدائے بزرگ پر تھا (۳۳)۔ اور نہ یہ کسی غریب کو کھلانے کی ترغیب دیتا تھا (۳۴)۔ سو آج اس

لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾

کا نہ کوئی دوست ہے (۳۵)۔ اور نہ اسے کوئی کھانا نصیب ہوگا بجز زخموں کے دھوون کے (۳۶)۔

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا

جسے کوئی بھی نہ کھائے گا بجز سخت گنہگاروں کے (۳۷)۔ پھر میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جنھیں تم دیکھتے ہو (۳۸)۔ اور جنھیں

ع ۱ ۳۷ ۵

توضیحی ترجمہ

(۱۸) اُس دن (جب دوسرا صور پھونکا جائے گا) تمہاری پیشی ہوگی (اس طرح کہ تمہاری کوئی چھپی ہوئی چیز بھی چھپی نہیں رہے گی۔ (سب سامنے آجائے گی)

(۱۹) پھر (سب کو اُن کے اعمال نامے دیے جائیں گے اور) جس کو اُس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تو وہ (خوشی سے اپنا اعمال نامہ سب کو دکھائے گا اور) کہے گا: لو (سب لوگ) پڑھ لو میرا اعمال نامہ۔

(۲۰) میں (پہلے ہی) سمجھتا تھا کہ (ایک دن) مجھے (اپنے اعمال کے) حساب کا سامنا کرنا ہوگا۔

(۲۱) چنانچہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) وہ من پسند عیش میں ہوگا۔

(۲۲) بلند و بالا جنت میں۔

(۲۳) جس کے پھل جھکے پڑ رہے ہوں گے۔ (اس شوق میں کہ وہ جنتی اس کو کھائے)

(۲۴) (اسی وقت ایک آواز آئے گی کہ اے جنتی!) کھاؤ اور پیو مزے سے، اپنے اُن اعمال کے صلے میں جو تم نے گذرے ہوئے دنوں میں (یعنی دنیا میں) کئے تھے۔

(۲۵) اور رہا وہ شخص جس کو اُس کا اعمال نامہ اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا (وہ سمجھ جائے گا کہ اس کا انجام بُرا ہوا ہے) تو وہ کہے گا کہ: کاش! مجھے میرا اعمال نامہ دیا ہی نہ گیا ہوتا۔

(۲۶) اور مجھے خبر بھی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے؟۔

(۲۷) کاش، میری موت ہی پر میرا کام تمام ہو گیا ہوتا۔

(۲۸) نہ تو میرا مال ہی میرے کچھ کام آیا۔

(۲۹) (اور اوپر سے) میری جاہ، میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔ (دنیا میں نہ جانے کتنوں پر حکومت چلاتا تھا)

(۳۰) (ایسے شخص کے بارے میں حکم ہوگا کہ) پکڑو اِسے، اور اِس کے گلے میں طوق ڈال دو۔

(۳۱) پھر اِس کو جہنم میں جھونک دو۔

(۳۲) پھر اسے ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی پیمائش ستر ہاتھ کے برابر ہو۔

(۳۳) (اس کا سب سے بڑے اور بنیادی دو جرم ہیں، ایک یہ کہ) یہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان نہیں لاتا تھا۔

(۳۴) اور (بندوں کی مدد کرنا تو در کنار) کسی غریب کو کھانا کھلانے کی ترغیب تک نہ دیتا تھا۔ (یعنی نہ تو اللہ کے حقوق ادا کرتا تھا اور نہ بندوں کے بس میں سارا اسلام آگیا)

(۳۵) تو آج یہاں نہ اس کا کوئی یار و مددگار ہے۔

(۳۶) اور نہ (اس کے لئے) کوئی کھانے کی چیز ہے سوائے غسلین کے۔ (یعنی زخموں کی دھوون کے)

(۳۷) جسے بڑے بڑے گناہگاروں (یعنی کفر و شرک کی حالت میں موت کو پہنچ جانے والوں) کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔

(۳۸) (جنت و جہنم کے اس بیان کے بعد) اب میں قسم کھاتا ہوں اُن چیزوں کی جنھیں تم دیکھتے ہو۔

(۳۹) اور (قسم کھاتا ہوں اُن چیزوں کی بھی) جنھیں

لَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٍ

تم نہیں دیکھتے ہو (۳۹)۔ کہ یہ قرآن کلام ہے ایک مقدس قاصد کا لایا ہوا (۴۰)۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں،

قَلِيۡلًا مَّا تُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوۡلِ كَاهِنٍ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۴۲﴾

تم برائے نام اس پر ایمان لاتے ہو (۴۱)۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے، برائے نام ہی تم سمجھ سے کام لیتے ہو (۴۲)۔

تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ

یہ (کلام) تو اُتارا ہوا ہے پروردگار عالم کی طرف سے (۴۳)۔ اور اگر (یہ پیغمبر) کوئی بات گڑھ کر ہم پر

الۡاَقَاوِيۡلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ ﴿۴۶﴾

لگادیتے (۴۴)۔ تو ہم اُن کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے (۴۵)۔ (پھر) ہم اُن کی رگِ دل کاٹ ڈالتے (۴۶)۔

فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡهُ حٰجِزِيۡنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذۡكِرَةٌ

پھر تم میں سے کوئی اُن کا اس (انجام) سے بچانے والا نہ ہوتا (۴۷)۔ اور یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے متقیوں کے

لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعۡلَمُ اَنَّ مِنۡكُمۡ مُّكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسۡرَةٌ

لئے (۴۸)۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تمہارے درمیان تکذیب کرنے والے بھی ہیں (۴۹)۔ اور یہ (قرآن) کافروں کے حق میں

عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الۡيَقِيۡنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۵۲﴾

موجب حسرت ہے (۵۰)۔ اور یہ (قرآن) تحقیقی و یقینی بات ہے (۵۱)۔ سو آپ پروردگار عظیم کے نام کی تسبیح کیجئے (۵۲)

سُوۡرَةُ الۡمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرۡبَعٌ وَّاَرۡبَعُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ

سورۂ معارج مکی ہے، اس میں ۴۴ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ لَيۡسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾

مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے (۱)۔ جس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں (۲)۔

مِّنَ اللّٰهِ ذِى الۡمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ اِلَيۡهِ فِىۡ

(اور جو) اللہ کی طرف سے ہوگا (جو) زینوں کا مالک (ہے) (۳)۔ فرشتے اور روحیں اس کے پاس چڑھ کر

يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِيۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا

جائیں گی، ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی (۴)۔ سو آپ صبر کیجئے اور صبر بھی

توضیحی ترجمہ

تم نہیں دیکھتے ہو (یعنی جو چیز بھی کائنات میں موجود ہے خواہ تمہیں دکھائی دے یا نہ دکھائی دے میں اُن سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں)

(۴۰) کہ یہ (قرآن کلام الٰہی ہے، جو) ادا ہوا ہے رسول کریم کی زبان سے۔ (یعنی یہ قرآن ہے اللہ کا کلام جس کو آسمان سے ایک بزرگ فرشتہ لے کر ایک بزرگ ترین پیغمبر پر اُترا۔ دونوں رسول کریم ہیں)

(۴۱) اور نہیں ادا ہوا ہے یہ کسی شاعر کی زبان سے، تم میں سے کم ہی لوگ اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔

(۴۲) اور نہ یہ ادا ہوا ہے کسی کاہن کی زبان سے (یعنی آپؐ کاہن نہیں ہیں جیسا کہ کافر کہتے ہیں) کم ہی لوگ ہیں جو اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

(۴۳) یہ کلام اُتارا ہوا ہے تمام جہانوں کے رب کا۔

(۴۴) اور اگر (بالفرض) یہ پیغمبر کچھ (جھوٹی) باتیں ہماری طرف منسوب کردیتے۔

(۴۵) تو ہم اُن کا داہنا ہاتھ پکڑتے۔

(۴۶) پھر ہم اُن کی شہ رگ کاٹ دیتے۔ (یعنی گردن اُڑا دیتے)

(۴۷) پھر تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اُن کے بچاؤ کے لئے آڑے آسکتا۔ (لہٰذا یقین کرو وہ ہمارے رسول کریم ہیں، اور اُن کی زبان سے ادا ہونے والا کلام ہمارا کلام ہے)

(۴۸) اور یقین جانو یہ (کلام) پرہیزگاروں کے لئے ایک نصیحت (کا پیغام) ہے۔

ع ۲ ۱۵ ۶

(۴۹) اور ہمیں خوب معلوم ہے کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے بھی ہیں۔ (پس ہم اُن کو سزا دیں گے)

(۵۰) اور (اس اعتبار سے) یہ (قرآن) کافروں کے لئے (موجب) حسرت ہے۔

(۵۱) اور یہ (قرآن) وہ یقینی بات ہے جو حق ہے۔

(۵۲) سو (اے مخاطب!) اپنے عظیم رب کی تسبیح کرو۔ (جس نے قرآن جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی)

سورۂ معارج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا ہے جو واقع ہونے والا ہے۔

(۲) کافروں پر (پھر) جس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں۔ (ہوگا)

(۳) (اس) اللہ کی طرف سے جو چڑھنے کے تمام راستوں کا مالک ہے۔

(۴) فرشتے اور روح القدس اس کی طرف چڑھیں گے (یعنی اللہ کے یہاں اُن کی پیشی ہوگی۔ بعض مفسرین نے روح سے روحیں مراد لیا ہے) اُس دن جس کی مقدار (یعنی طوالت) پچاس ہزار سال کی ہوگی۔ (مراد ہے قیامت کا دن)

(۵) تو آپؐ (ان کے ایسے اعتراضی سوالات پر) صبر اختیار کیجئے (جس میں شکایت نہ ہو، وہ ہے) صبر

جَمِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ

جمیل (۵)۔ یہ لوگ اس دن کو دور دیکھ رہے ہیں (۶)۔ اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں (۷)۔ جس دن کہ آسمان تیل کی

السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ

تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا، (۸)۔ اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے (۹)۔ اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ

حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ

پوچھے گا (۱۰)۔ حالانکہ وہ ان کو دکھا بھی دیئے جائیں گے، مجرم تو (بس) اس روز اس کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے عذاب

عَذَابِ يَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ

سے چھوٹنے کے لئے اپنے بدلہ میں اپنے بیٹوں کو (۱۱)۔ اور اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو (۱۲)۔ اور اپنے کنبہ کو جس

الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهَا

میں وہ بسر کرتا ہے (۱۳)۔ اور تمام اہل زمین کو (کہ) پھر (بہ طور فدیہ) اُسے (عذاب سے) بچالے (۱۴)۔ یہ نہیں ہونے کا، وہ آگ

لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ

ایسی شعلہ زن ہے (۱۵)۔ کہ کھال اُتار دے گی (۱۶) یہ اس شخص کو بلا دے گی جس نے پیٹھ پھیر لی تھی اور روگردانی کی تھی (۱۷)۔ اور

فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

(مال) جمع کیا ہوگا اور اُس کو اُٹھا اُٹھا کر رکھا ہوگا (۱۸)۔ انسان بے ہمت پیدا ہوا ہے (۱۹)۔ کہ جب اُسے دکھ پہونچتا ہے ہائے وائے

جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِيْنَ

کرنے لگتا ہے (۲۰)۔ اور جب اُسے خوش حالی ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے (۲۱)۔ ہاں البتہ وہ نمازی (اس حکم میں داخل نہیں) (۲۲)۔ جو

هُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ دَاۗىِٕمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

اپنی نماز میں برابر لگے رہتے ہیں (۲۳)۔ اور جو اپنے مال میں حق رکھتے ہوں

مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ

جانا ہوا (۲۴)۔ سوالی اور بے سوالی (سب) کا (۲۵)۔ اور جو جزا کے دن کی تصدیق کرتے

الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

رہتے ہیں (۲۶)۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے رہنے والے ہیں (۲۷)۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ

بے شک ان کے پروردگار کا عذاب بے خوف رہنے والی چیز ہے بھی نہیں (۲۸)۔ اور جو لوگ کہ اپنی شرمگاہوں کو

جمیل۔

(۶) یہ (کافر لوگ) اُسے (یعنی عذاب کو) دور سمجھ رہے ہیں۔

(۷) اور ہم اُسے قریب دیکھ رہے ہیں۔

(۸) (وہ عذاب اُس دن ہوگا جب قیامت واقع ہو جائے گی اور وہ اس دن واقع ہوگی) جس دن آسمان تیل کی تلچھٹ (یا پگھلے ہوئے تانبے) کی طرح ہو جائے گا۔

(۹) اور پہاڑ رنگین روئی کی طرح ہو جائیں گے۔

(۱۰) اور (نفسا نفسی کا یہ عالم ہوگا کہ) کوئی جگری دوست (اپنے) جگری دوست کو نہیں پوچھے گا۔

(۱۱) حالانکہ (فاصلہ کتنا بھی یا مجمع کتنا بھی ہو) وہ ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے (مجرمین کا تو یہ حال ہوگا کہ) مجرم یہ چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو فدیہ میں دیدے۔

(۱۲) اور اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو۔

(۱۳) اور اپنے (اس سارے) خاندان کو جس کی پناہ میں وہ رہتا تھا۔

(۱۴) اور زمین کے سارے کے سارے باشندوں کو (بھی فدیہ میں دیدے، اگر اس کا بس چلے تو) پھر (یہ فدیہ میں دیدینا) اس کو عذاب سے بچالے۔

(۱۵) ہرگز نہیں (ایسا ہرگز نہیں ہو سکے گا، اس کو تو عذاب بھگتنا ہی ہوگا اور اس کے لئے آگ تیار ہے) حقیقت میں وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

(۱۶) (جو) کھال (تک) اُتار لے گی۔

(۱۷) وہ ہر اُس شخص کو بلائے گی جس نے (دنیا میں حق سے) پیٹھ پھیری ہوگی اور روگردانی کی ہوگی۔

(۱۸) اور (مال) اکٹھا کیا ہوگا، پھر اُسے سینت سینت کر رکھا ہوگا۔

(۱۹) بے شک انسان بے صبرا پیدا کیا گیا ہے (یعنی فطری طور پر بے صبرا اور بے حوصلہ ہے، یہ فطرت کافر سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے)

(۲۰) جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے۔

(۲۱) جب خوش حالی آتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔

(۲۲) مگر نمازی (ایسے بے صبرے نہیں ہوتے)

(۲۳) جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہیں۔

(۲۴) اور جن کے مال میں ایک حق متعین ہے۔

(۲۵) سوالی اور بے سوالی (دونوں قسم کے محتاجوں) کا۔

(۲۶) اور جو روزِ جزا کو برحق مانتے ہیں۔

(۲۷) اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

(۲۸) یقیناً اُن کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے۔

(۲۹) اور جو اپنی شرم گاہوں کی (اور سب سے

حٰفِظُوْنَ ۝٢٩ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ

محفوظ رکھنے والے ہیں (۲۹)۔ہاں اگر اپنی بیویوں اور باندیوں سے (حفاظت نہ کریں) تو اُن پر کوئی

غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝٣٠ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

ملامت نہیں (۳۰)۔البتہ جو اس کے علاوہ (شہوت رانی) کا طلب گار ہوا تو یہ لوگ حد (شرعی) سے

الْعٰدُوْنَ ۝٣١ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝٣٢

نکل جانے والے ہیں (۳۱)۔اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے عہد کو نگاہ میں رکھنے والے ہیں (۳۲)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝٣٣ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

اور جو لوگ اپنی گواہیوں کے ادا کرنے والے ہیں (۳۳)۔اور جو لوگ اپنی نمازوں کی پابندی رکھنے والے

يُحَافِظُوْنَ ۝٣٤ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝٣٥ فَمَالِ الَّذِيْنَ

ہیں (۳۴)۔یہی لوگ بہشتوں میں معزز ہوں گے (۳۵)۔تو (ان) کافروں کو کیا ہوا ہے کہ

كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۝٣٦ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝٣٧

آپ پر دوڑے چلے آرہے ہیں (۳۶)۔ داہنے سے اور بائیں سے ٹولیاں بن کر (۳۷)۔

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝٣٨ كَلَّا

کیا ان میں سے ہر شخص اس کی ہوس رکھتا ہے کہ آسائش کی جنت میں داخل کر لیا جائے گا؟ (۳۸)۔ہرگز نہیں،

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٩ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ

ہم نے اُنھیں پیدا کیا ہے اس چیز سے جس سے کہ وہ واقف ہی ہیں (۳۹)۔تو میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور

اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝٤٠ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ

مغربوں کے پروردگار کی کہ ہم اس پر قادر ہیں (۴۰)۔کہ اُن کی جگہ اُن سے بہتر لوگ لے آئیں، اور ہم کچھ

بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝٤١ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ

عاجز تو ہیں نہیں (۴۱)۔تو آپ ان کو (پڑا) رہنے دیجیے اس شغل اور تفریح میں، یہاں تک کہ اس دن سے

الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝٤٢ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا

سابقہ ہو جائے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے (۴۲)۔(یعنی) وہ دن جب کہ یہ قبروں سے نکل کر (اس طرح)

كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝٤٣ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

دوڑیں گے کہ گویا وہ کسی پرستش گاہ کی طرف دوڑے جاتے ہیں (۴۳)۔اُن کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور چھا رہی ہوگی اُن پر

توضیحی ترجمہ

حفاظت کرتے ہیں۔

(۳۰) سوائے اپنی بیویوں اور اُن (باندیوں) کے جو ان کی ملکیت میں آچکی ہوں، کیونکہ ایسے لوگوں پر کوئی ملامت نہیں ہے۔

(۳۱) البتہ جو لوگ ان کے علاوہ (کسی اور سے جنسی خواہش پوری کرنے) کے طلب گار ہوں تو وہ حد سے گذرے ہوئے لوگ ہیں۔

(۳۲) اور (یہ نمازی یعنی ایمان والے وہ ہوتے ہیں) جو اپنی امانتوں اور قول و قرار کا پاس رکھتے ہیں۔

(۳۳) اور جو اپنی گواہیاں ٹھیک ٹھیک دیتے ہیں۔ (اور پھر اُن پر قائم رہتے ہیں)

(۳۴) اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (رسم اور دکھاوے نیز بے اعتدالی سے، نیز اس میں تمام آداب کی رعایت رکھتے ہیں)

(۳۵) (یہ) وہ لوگ ہیں جو جنتوں میں اعزاز و اکرام کے ساتھ رہیں گے۔

(۳۶) (چاہیے تو یہ تھا کہ یہ کافر بھی ان باتوں کی تصدیق کرتے) لیکن ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ آپ کی طرف چڑھے چلے آرہے ہیں۔

(۳۷) دائیں طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی، ٹولیاں بنا بنا کر (تاکہ سب مل کر آپ کا مذاق اُڑائیں)

(۳۸) کیا (اس کے بعد بھی) ان میں کا ہر شخص اس کی لالچ اور امید رکھتا ہے کہ اسے نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟

(۳۹) ہرگز نہیں! (ایسا بالکل نہیں ہوگا) ہم نے اُن کو جس (چیز) سے پیدا کیا ہے اس کو تو وہ جانتے ہی ہیں (وہ کہاں لائق ہے جنت کے، مگر ہاں جب ایمان اور نماز کی بدولت پاک صاف اور معظم و مکرم ہو)

(۴۰) تو میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی (جو روز سورج کے طلوع و غروب کی وجہ سے بدلتے رہتے ہیں) کہ ہم یقیناً اس پر قادر ہیں۔

(۴۱) کہ اُن کی جگہ اُن سے بہتر لوگ لے آئیں، اور ہمیں کوئی روک نہیں سکتا۔

(۴۲) لہٰذا آپ اُنھیں چھوڑ دیجیے کہ یہ اپنی بیہودہ باتوں میں منہمک اور کھیل کود میں پڑے رہیں (اُن کی بابت فکر میں نہ مبتلا ہوں) یہاں تک کہ یہ اپنے اُس دن سے جا ملیں جس کا اُن سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

(۴۳) اس دن یہ قبروں (یا موت کی نیند) سے نکل کر ایسے تیز تیز لپکیں گے جیسے وہ جا رہے ہوں اپنی پرستش گاہوں یا مقاصد کی طرف (جیسے دنیا میں صبح اُٹھ کر ان کی طرف بھاگتے تھے)

(۴۴) (لیکن حقیقت کا جیسے ہی اندازہ ہوگا تو) اُن کی آنکھیں جھک جائیں گی، چھا جائے گی اُن پر

ذِلَّةٌ ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

ذلت، یہی ہے وہ دن جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا تھا (۴۴)۔

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ هِيَ ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ نوح مکی ہے، اس میں ۲۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں
شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ

ہم نے نوح کو بھیجا اُن کی قوم کے پاس کہ ڈراؤ اپنی قوم کو قبل اس کے کہ اُن پر عذاب دردناک

اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾

آپہونچے (۱)۔ انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: اے میری قوم! میں تمہارے لئے صاف صاف ڈرانے والا ہوں (۲)۔

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۳﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

(یہ پیام لاکر) کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اُس سے ڈرو اور میرا کہا مانو (۳)۔ وہ تمہارے گناہ معاف کردے گا،

وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ

اور تمہیں وقت مقرر تک مہلت دے گا، بے شک اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت جب آجائے گا تو ٹلے گا نہیں، کاش تم

لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ﴿۵﴾

جان لیتے (۴)۔ (پھر نوح نے) دعا کی کہ: اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات اور دن دعوت دی (۵)۔

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِیْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

سو میرے بلانے نے اُن کا گریز اور بڑھا ہی دیا (۶)۔ اور میں نے جب کبھی اُنھیں بلایا تا کہ آپ اُنھیں بخش

جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا

دیں تو اُنھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں اور (اپنے اوپر) اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور

وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیْٓ

اَڑے رہے اور نہایت درجہ کا تکبر کیا (۷)۔ پھر (بھی) میں نے اُن کو باآواز بلند بھی بلایا (۸)۔ پھر میں نے

اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿۹﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

اُنھیں علانیہ بھی سمجھایا اور بالکل خفیہ بھی سمجھایا (۹)۔ چنانچہ میں نے کہا: اپنے پروردگار سے مغفرت

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ

چاہو، بے شک وہ ہے بھی بڑا مغفرت کرنے والا (۱۰)۔ وہ تم پر کثرت سے بارش بھیجے گا (۱۱)۔ اور ترقی دے گا تمہارے

توضیحی ترجمہ

ذلت، یہ وہی دن ہوگا جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا رہا تھا۔ (جو کہ اب واقع ہوا)

سورۂ نوح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) (جب نوح کی قوم زبردست کفر و شرک اور سرکشی و فساد فی الارض میں مبتلا تھی تو) ہم نے نوح کو اُن کی قوم کے پاس بھیجا (اپنا رسول بنا کر اور ان سے کہا) کہ ڈراؤ (اور خبردار کرو) اپنی قوم کو (اللہ کے غضب سے، کہ راہ راست پر آجائیں) اس سے پہلے کہ دردناک عذاب آجائے۔

(۲) (لہٰذا) انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: میں تمہارے لئے (اللہ کا بھیجا ہوا) ایک صاف صاف ڈرانے والا (اور خبردار کرنے والا) ہوں۔

(۳) (میرا پیغام ہے کہ) اللہ کی عبادت (یعنی توحید اختیار) کرو اور اس (کے خلاف کرنے) سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ (کیوں کہ میں تم کو اس کے احکام پہونچاؤں گا)

(۴) (ایمان لے آؤ گے تو) وہ تمہارے (اب تک کے کئے ہوئے) گناہ معاف فرمادے گا اور (کفر و شرارت کی بنا پر جو عذاب آنا ہے وہ نہیں بھیجے گا بلکہ) تمہیں ایک مقرر وقت (عمر طبعی) تک مہلت دے گا (موت کے وقت مقرر پر تو سب کو ہی جانا ہے) بے شک جب اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پھر وہ نہیں ٹلتا، (تم کو سمجھنا چاہئے) اگر تم (ذرا بھی) سمجھ رکھتے ہو۔

(۵) (نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو سال تک اُن کو سمجھاتے رہے لیکن اُن کے کان پر جوں تک نہ رینگی، سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ کس تکلیف سے گذرے ہوں گے بالآخر مجبور ہو کر) انھوں نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا کہ: میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن (حق کی) دعوت دی۔

(۶) لیکن میری دعوت کا اس کے سوا کوئی نتیجہ نہیں نکلا کہ وہ (حق سے) اور زیادہ بھاگنے لگے۔

(۷) اور جب کبھی میں نے اُنھیں دعوت دی (ایمان کی) تاکہ (اگر وہ ایمان لے آئیں تو) تُو اُنھیں بخش دے، تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں (کہ کہیں اُن کے کان میں میری آواز نہ پڑجائے) اور کپڑوں سے اپنے کو ڈھانپ لیا (تاکہ میں اُن کی اور وہ میری صورت نہ دیکھ سکیں) اور اَڑے رہے (اپنے رویہ پر) اور (خود کو) بڑا سمجھنے میں ڈوبے رہے (آپ کو بڑا نہیں مانا)

(۸) پھر میں نے اُن کو باآواز بلند بھی دعوت دی۔

(۹) (نیز مجمعوں اور جلسوں میں جاکر) علانیہ بھی، اور (فرداً فرداً) رازداری سے بھی۔ (غرض ہر ممکن کوشش کی)

(۱۰) میں نے کہا: (اب بھی) اپنے پروردگار سے مغفرت مانگ لو، وہ بہت بخشنے والا ہے۔ (معاف فرمادے گا)

(۱۱) (برسوں سے قحط سالی کا شکار ہو، ایمان کی برکت سے) وہ خوب بارشیں برسا دے گا۔

(۱۲) اور (صرف یہی نہیں بلکہ) ترقی دے گا تمہارے

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۞١٢

مال واولاد میں اور تمہارے لئے باغ لگا دے گا اور تمہارے لئے ندیاں بہا دے گا (۱۲)۔ تمہیں کیا ہوا ہے

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۞١٣ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۞١٤ اَلَمْ

کہ تم اللہ کی عظمت کے قائل نہیں ہو؟ (۱۳)۔ حالانکہ اسی نے تم کو طرح طرح سے بنایا (۱۴)۔ کیا تم نے

تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۞١٥ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ

اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان تہ بہ تہ پیدا کئے (۱۵)۔ اور ان میں چاند کو روشنی (کی

فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۞١٦ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ

چیز) بنایا اور آفتاب کو چراغ (کی طرح روشن) بنایا (۱۶)۔ اور اللہ نے زمین ہی سے تم کو ایک (خاص) طور پر

الْاَرْضِ نَبَاتًا ۞١٧ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۞١٨ وَاللّٰهُ

اُگایا (۱۷)۔ پھر وہ تم کو اُسی میں لے جائے گا اور (اسی سے) تمہیں باہر لائے گا (۱۸)۔ اور

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۞١٩ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۞٢٠ ع

اللہ نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا (۱۹)۔ تاکہ تم اس کے کھلے راستوں میں چلو پھرو (۲۰)۔

ركوع ١

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ

نوح نے عرض کیا کہ: اے میرے پروردگار! ان لوگوں نے میری نافرمانی کی، اور پیروی ایسوں کی کی، جن کے مال

وَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۞٢١ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۞٢٢ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ

واولاد نے انہیں نقصان ہی زیادہ پہونچایا (۲۱)۔ اور بڑی ہی چالیں انھوں نے چل ڈالیں (۲۲)۔ اور انھوں نے کہا کہ

اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَ

اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ وَدّ کو اور نہ سُواع کو، اور نہ یغوث ویعوق ونسر کو (غرض کسی کو بھی نہ)

نَسْرًا ۞٢٣ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۞٢٤

چھوڑنا (۲۳)۔ اور ان لوگوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا ہے تو تُو (ان) ظالموں کی گمراہی کو اور بڑھا دے (۲۴)۔

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ

(چنانچہ) اپنے (انہیں) گناہوں کے باعث وہ غرق کر دیے گئے، پھر وہ آگ میں پہونچ گئے، تو اللہ کے مقابل

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۞٢٥ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ

انہیں کوئی بھی حمایتی میسر نہ ہوا (۲۵)۔ اور نوح نے یہ بھی عرض کیا کہ: اے میرے پروردگار! نہ چھوڑیئے زمین پر

توضیحی ترجمہ

مال اور اولاد میں، اور تمہیں باغات دے گا، اور تمہارے لئے نہریں جاری کر دے گا۔

(۱۳) (غرض میں نے اُن کو ہر طرح سے سمجھایا، اُن سے یہ بھی کہا کہ) تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کے قائل نہیں ہو؟

(۱۴) حالانکہ اس نے تم کو مرحلہ وار پیدا کیا۔ (یعنی نطفہ سے لے کر پورا آدمی بننے تک مختلف اطوار وادوار سے گذارا)

(۱۵) (اس کی عظمت کے دلائل تو ساری کائنات میں بکھرے پڑے ہیں) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح آسمان تلے اوپر بنائے۔

(۱۶) اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو (روشنی دینے والا) چراغ بنایا۔

(۱۷) اور اللہ نے تم کو زمین سے (اُگنے والے) پودے کی طرح پیدا کیا ہے (جس طرح وہ مٹی سے پیدا ہوتا ہے لیکن مٹی کا کوئی جز اس میں نظر نہیں آتا، اسی طرح انسان بھی اصل میں مٹی سے بنا ہے لیکن اس میں بھی مٹی کا جز نظر نہیں آتا۔ یہ ہے اس کی عظمت)

(۱۸) وہ تم کو اسی (مٹی) میں لوٹائے گا اور پھر (وہی ایک دن اس میں سے) تم کو دوبارہ نکالے گا۔

(۱۹) اور اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔

(۲۰) تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو پھرو۔ (یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے جا سکو)

(۲۱) (اپنی پوری بات، کہ انھوں نے اپنی قوم کو سمجھانے کی کس کس طرح کوشش کی، سنانے کے بعد) نوحؑ نے (اللہ کی بارگاہ میں) عرض کیا کہ: اے میرے رب! انھوں نے میرا کہنا نہیں مانا اور ایسوں (یعنی قوم کے رئیسوں اور سرداروں) کی پیروی کی جن کو اُن کے مال اور اولاد نے نقصان پہونچانے کے سوا کچھ نہیں کیا۔

(۲۲) اور انھوں نے (یہی نہیں بلکہ حق کے خلاف) بڑی بڑی چالیں (بھی) چلیں۔

(۲۳) اور انھوں نے (اپنے ماننے والوں سے) کہا کہ تم لوگ اپنے معبودوں کو کبھی نہ چھوڑنا، نہ وَدّ کو، نہ سواع کو (کسی صورت میں) چھوڑنا، اور نہ یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو۔

(۲۴) اور (اس طرح) انھوں نے بہت سوں کو گمراہ کر دیا (میری استدعا ہے کہ) اب آپ ان کی گمراہی ہی میں اور اضافہ کر دیں۔ (تاکہ یہ جلد سے جلد ہلاکت کے مستحق ہو جائیں اور یہ زمین پاک ہو جائے جس سے دوسرے ان کے زہریلے جراثیم سے محفوظ رہیں)

(۲۵) (پھر اُن کا انجام یہ ہوا کہ اللہ کا عذاب آگیا اور) اپنے ان گناہوں کی بنا پر وہ غرق کر دیے گئے، اور وہ (جہنم کی) آگ میں پہونچ گئے، تو اللہ کے مقابلہ میں انھیں کوئی حمایتی میسر نہیں آئے (جو انھیں بچا لیتے، کہاں چلے گئے اُن کے وہ معبود اور وہ سرداران قوم؟)

(۲۶) اور نوحؑ نے (اپنی دعا میں یہ بھی) کہا (تھا) کہ: اے میرے پروردگار! نہ چھوڑیئے گا اس روئے زمین پر

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ

کافروں میں سے ایک باشندہ بھی (جیتا) (۲۶)۔ اگر تو انہیں رہنے دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ ہی کرتے

لَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ

رہیں گے، ان کی محض کافر و فاجر ہی اولاد پیدا ہوتی رہے گی (۲۷)۔ اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے

لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا

ماں باپ کو اور جو بھی میرے گھر میں داخل ہو بحیثیت مومن کے، اور کُل ایمان والوں اور ایمان والیوں کو، اور (ان)

تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

ظالموں کی ہلاکت تو بڑھاتا ہی رہے (۲۸)۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ جن مکی ہے، اس میں ۲۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا

آپ کہیے کہ میرے پاس وحی آئی اس بات کی کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا، پھر انھوں نے کہا کہ

قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ

ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے (۱)۔ جو راہِ راست بتلاتا ہے، سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے، اور ہم اپنے پروردگار کا

اَحَدًا ﴿٢﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾

شریک کسی کو نہ بنائیں گے (۲)۔ اور ہمارے پروردگار کی شان بڑی ہے، اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد (۳)۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ

اور ہم میں جو احمق ہوئے ہیں وہ اللہ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے ہیں (۴)۔ اور ہمارا تو خیال یہ تھا کہ انسان

تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿٥﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ

اور جنات کبھی اللہ کی شان میں جھوٹی بات نہ کہیں گے (۵)۔ اور انسانوں میں بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ جنات

الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿٦﴾ وَّاَنَّهُمْ

میں سے بعض لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے سو انھوں نے ان (جنات) کی نخوت اور بڑھا دی (۶)۔ اور انھوں نے بھی گمان

ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿٧﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ

کر رکھا تھا جیسا کہ تم نے گمان کر رکھا ہے کہ اللہ کسی کو دوبارہ نہ اُٹھائے گا (۷)۔ اور ہم نے آسمان کی تلاشی لینا چاہا تو

ان کافروں میں سے ایک بھی باشندہ۔ (زندہ)

(۲۷) (کیونکہ) اگر آپ ان کو چھوڑ دیں گے تو یہ (اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئیں گے اور) آپ کے بندوں کو گمراہ کریں گے، اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے۔ (یعنی ان سے جو اولاد ہوگی وہ ان ہی کے طرح کی ہوگی۔ حضرت نوحؑ نے کافروں کے لئے بددعا اس بنا پر کی کہ ان کو وحی کے ذریعہ ان کے بارے میں اللہ کے عذاب کے فیصلہ کا علم ہو چکا تھا)

(۲۸) میرے پروردگار! (مجھ سے میرے مرتبہ کی خلاف کوئی غلطی ہوگئی ہو تو) مجھے معاف فرما دیجئے، اور میرے والدین کو اور جو بھی میرے گھر میں ایمان لا کر داخل ہو (اسے بھی) اور (پہلے سے) ایمان لائے ہوئے تمام مردوں اور ایمان لائی ہوئی تمام عورتوں کو (بھی) بخش دیجئے، اور ظالموں (یعنی کافروں) کو کچھ بھی نہ دیجئے سوائے تباہی میں زیادتی کے۔

ع ۲ ۸ ۱

سورۂ جن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حضورؐ کی بعثت سے پہلے جنات کو آسمانوں کے قریب تک پہونچنے دیا جاتا تھا، جو احکام فرشتوں پر نازل ہوتے اور ملائکہ میں باہم ان کا تذکرہ ہوتا، جنات وہ باتیں سن کر کاہنوں کو لا سناتے، اور کاہن بیس باتیں اس میں اپنی طرف سے ملا کر غیب دانی کے مدعی بن بیٹھتے، قرآن کے نزول کے وقت فرشتوں کی چوکیاں بٹھا دی گئیں تاکہ جنات کوئی آسمانی کلام نہ سن سکیں اور حق میں باطل کی ملاوٹ نہ ہو جائے، جنات اس پابندی کا پتہ لگانے کے لئے زمین پر آئے تو تلاش کرتے کرتے نخلہ کے مقام پر پہونچے، وہاں آپؐ نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے، وہ سنتے ہی ایمان لے آئے پھر واپس جا کر اپنی قوم سے ماجرا بیان کیا، جس کی بابت اللہ نے آپ کو وحی سے بتا دیا)

(۱) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہئے کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔

(۲) جو راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اس لئے ہم اس پر ایمان لے آئے (کہ وہ اللہ کا کلام ہے) اور (اس کی ہدایت کے مطابق) ہم اب کسی کو اللہ کا شریک نہیں مانیں گے۔

(۳) اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد۔

(۴) اور یہ کہ ہم میں سے احمق لوگ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہیں جو حد سے بڑھی ہوئی ہیں۔

(۵) (اب تک جو ہم غلط عقائد رکھتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ) ہم سمجھتے تھے (سارے) انسان اور جنات اللہ کے بارے میں جھوٹ بات نہیں کہیں گے۔

(۶) اور یہ کہ انسانوں میں کچھ لوگ بعض جنات کی پناہ طلب کیا کرتے تھے، تو انھوں نے اُن کو اور سر چڑھا دیا۔

(۷) اور یہ کہ انھوں نے (یعنی انسانوں نے بھی) یہی سمجھ رکھا تھا جیسا کہ تم (جنات) خیال کرتے ہو کہ اللہ کسی کو نہیں بھیجے گا (رسول بنا کر یا دوبارہ زندہ نہیں کرے گا)

(۸) اور یہ کہ ہم نے (حسب سابق) آسمان کو ٹٹولنا چاہا

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ

ہم نے اس کو شدید پہرے اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا (۸)۔ اور ہم آسمان کے موقعوں پر جا بیٹھا کرتے

مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾

تھے (خبریں) سننے کے لئے، سو جو کوئی اب سننا چاہتا ہے اپنے لئے ایک تیار شعلہ پاتا ہے (۹)۔

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ

اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کو کوئی تکلیف پہونچانا مقصود ہے یا اُن کے پروردگار نے اُنھیں ہدایت

رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا

دینے کا قصد کیا ہے (۱۰)۔ اور ہم میں سے بعض نیک بھی ہوئے ہیں اور ہم میں سے بعض اور طرح کے، غرض ہم

طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ

مختلف طریقوں کے تھے (۱۱)۔ اور ہم نے تو سمجھ لیا ہے کہ ہم زمین پر (کہیں بھی) اللہ کو ہرا نہیں سکتے اور نہ اسے

نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْ

بھاگ کر ہرا سکتے ہیں (۱۲)۔ اور ہم نے جب ہدایت کی بات سن لی تو اس پر ایمان لے آئے، اور جو اپنے پروردگار

بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا

پر ایمان لے آئے گا اُسے اندیشہ نہ کمی کا رہے گا اور نہ زیادتی کا (۱۳)۔ اور ہم میں بعض فرماں بردار ہیں اور بعض ہم میں سے

الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

بے راہ (بھی) ہیں، تو جس نے فرماں برداری کر لی اُس نے بھلائی کے لئے راستہ ڈھونڈ نکالا (۱۴)۔ اب رہے وہ جو بے راہ ہیں

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ

تو وہ دوزخ کے کندے ہیں (۱۵)۔ اور اگر یہ لوگ راستے پر قائم ہو جاتے تو ہم اُنھیں فراغت کے پانی سے سیراب

مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ

کرتے (۱۶)۔ تا کہ اس میں ان کا امتحان کریں، اور جو کوئی اپنے پروردگار کی یاد سے منہ موڑے گا تو (اللہ) اُسے سخت

عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿۱۸﴾

عذاب میں داخل کرے گا (۱۷)۔ اور جتنے سجدے ہیں (سب) اللہ کا حق ہیں، تو اللہ کے ساتھ کسی (اور) کو مت پکارو (۱۸)۔

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع

اور جب اللہ کا بندہ (خاص) کھڑا ہوتا ہے اُسکی عبادت کرنے کو، تو یہ لوگ اس پر بھیڑ لگانے کو ہو جاتے ہیں (۱۹)۔

توضیحی ترجمہ

تو ہم نے پایا کہ (اب) وہ بڑے سخت پہرے داروں اور شعلوں سے بھرا ہوا ہے۔

(۹) اور یہ کہ پہلے ہم سُن گن لینے کے لئے آسمان کی کچھ جگہوں میں جا بیٹھا کرتے تھے، لیکن اب (اگر) کوئی سننا چاہتا ہے تو وہ ایک شعلہ کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔

(۱۰) اور یہ کہ ہمیں (آپؐ کی زبانی اس کلام الٰہی کے سننے سے پہلے) یہ معلوم نہیں تھا کہ (یہ جو سخت پہرہ لگایا گیا ہے وہ کس وجہ سے ہے آیا) زمین والوں کے ساتھ کوئی بُرا معاملہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا اُن کے رب نے اُن کو راہِ راست دکھانے کا ارادہ کیا ہے۔

(۱۱) اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ ایسے نہیں ہیں، اور ہم مختلف طریقوں پر (بٹے) چلے آرہے ہیں۔

(۱۲) اور یہ کہ ہم یہ سمجھ گئے ہیں کہ نہ ہم زمین میں اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ ہم بھاگ کر اُسے ہرا سکتے ہیں۔ (اس لئے اس کے بتائے راستہ پر نہ چلے تو کوئی جائے مفر نہیں)

(۱۳) اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی بات سن لی تو ہم اُس پر ایمان لے آئے، سو (ہماری طرح) جو بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا اس کو نہ کسی کمی کا اندیشہ ہوگا نہ زیادتی (وزبردستی) کا۔ (یعنی وہ بے خوف ہو جائے گا کہ اب تو وہ جیسا عمل کرے گا ویسا ہی بدلہ ملے گا، کیونکہ بھول چوک، اور ظلم وزیادتی کا خدائے اسلام کے یہاں کوئی امکان نہیں، جیسا کہ جاہلی قوموں کے دیوتاؤں کے یہاں برابر ہوتا رہتا ہے)

(۱۴) اور یہ کہ ہم میں سے کچھ تو مسلمان (ہوگئے) ہیں اور کچھ ہم میں سے (اب بھی) بے راہ (اور اپنے آپ پر ظلم کرنے والے) ہیں، تو جس نے اسلام قبول کر لیا (وہ لوگ ایسے ہیں کہ) انھوں نے تو ہدایت کا راستہ ڈھونڈ لیا۔

(۱۵) رہے وہ لوگ جو بے راہ (اور ظالم) ہیں وہ تو جہنم کا ایندھن ہیں۔

(۱۶) اور (اے پیغمبرؐ! اہل مکہ سے کہہ دیجئے کہ مجھ پر) یہ (وحی بھی آئی ہے) کہ اگر یہ (مکہ والے) لوگ (سیدھے) رستہ پر قائم ہو جاتے تو (اس قحط سالی کے وقت میں ہم ان کو) وافر مقدار میں پانی سے سیراب کرتے۔

(۱۷) تا کہ اُن کو اس میں آزمائیں اور (یاد رکھو) جو کوئی اپنے رب کی یاد (یعنی ایمان وطاعت) سے منہ موڑے گا اللہ اُسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(۱۸) اور (ان وحی شدہ مضامین میں سے ایک بات) یہ ہے کہ: سجدے تو تمام تر اللہ ہی کا حق ہیں اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت مت کرو۔

ع ۱۹ ۱۱

(۱۹) اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ (یعنی اس کا رسول) اس کی عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو (جنات) لوگ اس کو دیکھنے کے لئے ٹوٹے پڑتے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ

آپ کہہ دیجئے میں تو بس اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا (۲۰)۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے نہ

لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ

کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ (تمہاری کسی) ہدایت کا (۲۱)۔ آپ کہہ دیجئے مجھے اللہ سے کوئی بھی پناہ نہیں دے سکتا اور نہ

وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ

میں اس کے سوا کوئی پناہ پا سکتا ہوں (۲۲)۔ البتہ اللہ کی طرف سے پہونچانا اور اس کے پیاموں کا ادا کرنا (میرا کام ہے)

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ

اور جو کوئی اللہ اور اس کے پیمبر کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً ایسوں کے لئے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں

اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ

گے (۲۳)۔ (یہ باز نہیں آنے کے) یہاں تک کہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے تو اس وقت جان لیں گے کہ

نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ

حمایتی کس کے بودے اور تعداد کس کی کمتر ہے (۲۴)۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے

یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ

وہ قریب آگئی ہے یا اسے میرے پروردگار نے کسی مدت دراز تک ملتوی کر رکھا ہے (۲۵)۔ (وہی) غیب کا جاننے والا ہے، سو وہ (ایسے)

اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ

غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا (۲۶)۔ ہاں البتہ جب کسی برگزیدہ پیمبر کو (کسی غیب سے مطلع کرنا چاہتا ہے) تو آگے اور

یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ

پیچھے نگہبان بھیج دیتا ہے (۲۷)۔ تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ انھوں نے اپنے پروردگار کے پیامات پہونچا دیئے،

وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

اور اللہ ان (پیامبر داروں) کے احوال کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شئے کو وہ شمار میں لئے ہوئے ہے (۲۸)۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّیَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — عِشْرُوْنَ اٰیَةً فِیْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ مزمل مکی ہے، اس میں ۲۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں — شروع کرتا ہوں اللہ نہایت مہربان، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ

اے کپڑوں میں لپٹنے والے! (۱)۔ رات کو (نماز میں) کھڑے رہا کیجئے، مگر ہاں تھوڑی رات (۲)۔ یعنی آدھی رات یا کم رکھئے

توضیحی ترجمہ

(کہ کس خشوع وخضوع سے اپنے خالق کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو کر اس کا معجز نما کلام خلوص دل سے پڑھ رہے ہیں، عبادت کا یہ نیا انداز اس کے رکوع اور سجود انھیں بے حد متاثر کرتے ہیں، یہی موقع ہے)

(۲۰) آپ کہہ دیجئے کہ میں صرف اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

(۲۱) آپ یہ بھی کہہ دیجئے کہ تمہیں نقصان پہونچانا یا ہدایت پر لانا میرے اختیار میں نہیں ہے۔

(۲۲) اور (اگر میں کسی کو اللہ کا شریک کروں یا جو ذمہ داری اس نے مجھ پر ڈالی ہے اس سے فرار اختیار کروں تو) مجھے اللہ (کے غضب) سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے سوا کوئی جائے پناہ پا سکتا ہوں۔

(۲۳) البتہ (میرا کام) اللہ کی طرف سے پیغام لانا اور اُن کا (اس کے بندوں کو) پہونچانا ہے، (اب) جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے، جس میں ایسے لوگ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

(۲۴) (نافرمانی کرنے والے نافرمانی کرتے رہیں) حتیٰ کہ دیکھ لیں اس کو جس سے ان کو ڈرایا جا رہا ہے تو اس وقت انہیں معلوم ہوگا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کون تعداد میں کم ہے (جیسا کہ مسلمانوں سے کہتے ہیں)

(۲۵) (پوچھتے ہیں کہ کب آئے گی قیامت؟) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے نہیں معلوم کہ جس چیز سے تمہیں ڈرایا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا میرے رب نے کوئی لمبی مدت مقرر فرمائی ہے۔

(۲۶) عالم الغیب وہی ہے، وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔

(۲۷) سوائے کسی پیغمبر کے، جسے اس نے (اس کام کے لئے) پسند فرمایا ہو، ایسی صورت میں وہ اس کے آگے اور پیچھے کچھ محافظ لگا دیتا ہے۔ (کہ کسی طرف سے شیطان اس میں دخل نہ کر پائے)

(۲۸) (ایسا اس لئے کرتا ہے) تاکہ (اللہ ان فرشتوں کی زبانی) جان لے کہ انھوں نے اپنے پروردگار کے پیغامات (ٹھیک ٹھیک بلا کم وکاست) پہونچا دیئے ہیں، حالانکہ وہ تو (خود) ان کے سارے حالات کا احاطہ کئے ہوئے ہے، اور اس نے ہر ہر چیز کو اپنے شمار میں لے رکھا ہے۔ (پس یہ محافظت کا انتظام تو بہت سی حکمتوں پر مبنی ہے)

ع ۲ ۹ ۱۲

سورۂ مزمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) اے چادر میں لپٹنے والے! (جب غار حرا میں نبی کریم ﷺ پر پہلی بار وحی آئی تو آپ کی عجیب کیفیت ہوئی، آپ پسینہ پسینہ ہو گئے اور آپ کو سخت سردی لگنے لگی گھر واپس آکر آپ نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا: 'زمّلونی، زمّلونی' (مجھے چادر میں لپیٹ دو، مجھے چادر میں لپیٹ دو) یہ انداز اللہ کو ایسا پیارا لگا کہ اس آیت میں اللہ نے اپنے محبوب کو یہی مزمل نام دے دیا)

(۲) رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (نماز کے لئے) کھڑے ہو جایا کرو۔

(۳) (یعنی) رات کا آدھا حصہ، یا کم کرلیں

مِّنْهُ قَلِيْلًا ۝٣ۙ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝٤ؕ اِنَّا سَنُلْقِيْ

اُس سے کچھ (٣)۔ یا اُس سے کچھ بڑھا دیجئے اور قرآن خوب صاف صاف پڑھئے (٤)۔ ہم آپ پر عنقریب ایک بھاری

عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝٥ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ

کلام ڈالنے والے ہیں (٥)۔ بے شک رات کو اُٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے اور بات بھی (اس وقت) خوب دل سے نکلتی ہے

قِيْلًا ۝٦ؕ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝٧ؕ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ

نکلتی ہے (٦)۔ بے شک دن میں آپ کے لئے بڑی مشغولی ہے (٧)۔ اور آپ اپنے پروردگار کا نام یاد کرتے رہئے اور

تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝٨ؕ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

سب سے ٹوٹ کر بس اُسی کی لو لگائے رہئے (٨)۔ وہ پروردگار ہے مشرق و مغرب کا، کوئی خدا نہیں ہے اس کے سوا، بس اسی کو

فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝٩ وَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا

(اپنا) کارساز بنائے رکھئے (٩)۔ اور اُن باتوں پر صبر کیجئے جو یہ لوگ کہتے رہتے ہیں، اور ان سے خوبصورتی کے ساتھ الگ

جَمِيْلًا ۝١٠ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝١١

ہو جایئے (١٠)۔ اور مجھے اور ان صاحب نعمت اہل تکذیب کو چھوڑے رہئے، اور ان لوگوں کو تھوڑی مہلت اور دیے رہئے (١١)۔

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝١٢ۙ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٣

بیشک ہمارے ہاں تو بیڑیاں بھی ہیں اور دوزخ ہے (١٢)۔ اور گلے میں پھنس جانے والی غذا ہے اور عذاب دردناک ہے (١٣)۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝١٤

(یہ اس روز) جس روز ہلنے لگیں گے زمین اور پہاڑ، اور پہاڑ ریگ رواں ہو جائیں گے (١٤)۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰي

بے شک ہم نے تمہارے پاس ایک رسول بھیجا ہے تم پر گواہ بنا کر، جیسا کہ ہم نے فرعون کے پاس ایک

فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝١٥ؕ فَعَصٰي فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا

رسول بھیجا تھا (١٥)۔ تو فرعون نے اپنے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو سخت پکڑ میں

وَّبِيْلًا ۝١٦ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ

لے لیا (١٦)۔ سو تم اس دن کی مصیبت (طبعی) سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو کر دے گا

شِيْبًا ۝١٧ۖ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝١٨ اِنَّ هٰذِهٖ

بوڑھا (١٧)۔ (اور) جس سے آسمان پھٹ جائے گا، بے شک (اللہ کا) وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا (١٨)۔ بے شک یہ

توضیحی ترجمہ

اُس میں سے کچھ۔ (وقت)

(٤) یا اُس سے کچھ زیادہ کر لیں، اور (اس میں) قرآن (جتنا اب تک نازل ہو چکا ہے اس) کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کریں۔

(٥) (اس ریاضت کا آپ کو حکم اس لئے دیا جا رہا ہے کیونکہ) ہم آپ پر (قرآن جیسے صاحب عظمت) کلام کا بوجھ ڈالنے والے ہیں۔ (یعنی بار بار وحی کے ذریعہ آیات نازل ہوں گی، اس ریاضت سے ان کے نزول کا تحمل آسان ہوگا)

(٦) بے شک رات کے وقت (تہجد کے لئے) اُٹھنا ہی ایسا عمل ہے جس سے نفس کچلا جاتا ہے، اور (دعا یا قرأت میں) بات بھی بہتر طور پر کہی جاتی ہے۔ (اس وقت ماحول پُرسکون ہوتا ہے، تنہائی ہوتی ہے اور بات دل سے نکلتی ہے)

(٧) دن میں تو آپ (اور سب) لمبی مصروفیت میں رواں دواں رہتے ہیں۔

(٨) اور (دن میں بھی) آپ اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتے رہیں، اور سب سے الگ ہو کر پورے پورے اُسی کے ہو کر رہو (یعنی سارے تعلقات پر اللہ کے تعلق کو غالب رکھو)

(٩) وہ مشرق و مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، سو اُسی کو کارساز بنا لو۔

(١٠) اور جو باتیں یہ (کافر) کہتے ہیں اُن پر صبر کریں اور خوبصورتی سے اُن سے کنارہ کشی رکھیں۔ (یعنی مزاحمت سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں)

(١١) اور مجھے اور ان جھٹلانے والے آسودہ حال لوگوں کو چھوڑ دیں (نہ مجھ سے شکایت کریں اور نہ ان سے مزاحمت) اور اُن کو تھوڑی سی مہلت دے دیں۔

(١٢) ہمارے پاس (ان کے لئے) بیڑیاں ہیں اور دہکتی ہوئی دوزخ ہے۔ (وہ نہ مانے تو یہ تو ان کو ملنا ہی ہے)

(١٣) اور (دوزخ میں) گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔

(١٤) (اس عذاب کی تمہید شروع ہوگی) اس دن جب (قیامت آئے گی اور) زمین و پہاڑ لرز اُٹھیں گے، اور پہاڑ ریت کے بکھرے ہوئے ذرّات بن جائیں گے۔

(١٥) (اے جھٹلانے والو!) ہم نے تمہارے پاس گواہ بننے والا ایک رسول بھیجا ہے (ٹھیک) اُسی طرح جس طرح کہ ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول بھیجا تھا۔

(١٦) تو فرعون نے اس رسول کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو سخت (وبال) کی پکڑ میں لے لیا۔

(١٧) اگر (تم کو دنیا میں ہم نے نہیں پکڑا اس کے باجود کہ) تم بھی نہ مانے، تو (بتاؤ) کیسے بچو گے (قیامت کے) اُس دن سے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا۔

(١٨) آسمان پھٹ جائے گا اُس (دن کی ہولناکی) سے، (سمجھ لو کہ) اللہ کا وعدہ تو پورا ہونا ہی ہے۔

(١٩) (اچھی طرح دل میں بٹھا لو کہ) بیشک یہ

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ

ایک نصیحت ہے، سو جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف کا راستہ اختیار کرے (۱۹)۔ آپ کا

اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ

پروردگار خوب جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے کچھ ساتھی رات کی دو تہائی اور

مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ

(کبھی) آدھی رات، اور (کبھی) تہائی رات کھڑے رہتے ہیں، اور رات اور دن کا پورا اندازہ اللہ

تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ عَلِمَ

ہی کرسکتا ہے، اسے معلوم ہے کہ تم لوگ اسے پورے احاطہ میں نہیں لا سکتے، سو اُس نے تمہارے اوپر

اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ

توجہ کی، سو تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو، اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں

يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

سے بعض لوگ بیمار ہوں گے اور بعض سفر کریں گے ملک میں اللہ کی روزی کی تلاش میں، اور بعض اللہ کی راہ

اللّٰهِ ڮ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

میں قتال کریں گے، سو تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو، اور نماز پڑھتے رہو

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ

اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو اچھی طرح قرض دیتے رہو، اور جو بھی نیک عمل آگے بھیج دو گے اُسے

خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا

اللہ کے پاس پہونچ کر پاؤ گے اُس سے اچھا اور اجر میں بڑھا ہوا، اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہو

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

بے شک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے (۲۰)۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مدثر مکی ہے، اس میں ۵۶ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾

اے کپڑے میں لپٹنے والے! (۱) اُٹھئے پھر (کافروں کو) ڈرایئے (۲) اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے (۳) اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے (۴)۔

توضیحی ترجمہ

(قرآن) ایک نصیحت ہے اب جو چاہے (اس پر عمل کر کے) اپنے پروردگار کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر لے۔

ع ۱ — ۱۹ — ۱۳

(۲۰) (اے پیغمبر!) آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ دو تہائی کے قریب، اور کبھی آدھی رات، اور کبھی ایک تہائی رات (تہجد کی نماز میں) کھڑے ہوتے ہیں، اور آپ کے ساتھیوں میں سے ایک جماعت بھی (ایسا ہی کرتی ہے) اللہ تو دن اور رات کا (پورا پورا) حساب رکھتا ہے، اُسے معلوم ہے کہ تم اس کا صحیح حساب نہیں رکھ سکو گے (کیوں کہ اس وقت گھڑیاں نہیں تھیں، صحابۂ کرام پوری پوری رات یا اس کے قریب جاگ کر تہجد پڑھتے اس اندیشہ سے کہ کہیں کوئی کمی نہ رہ جائے، ایک سال تک یہ سلسلہ چلتا رہا تو تہجد کی فرضیت اور اس کے وقت کی مقدار ختم کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی) اب اللہ نے تمہارے حال پر عنایت کردی (اور تہجد کی فرضیت نیز رات کے حصوں یعنی دو تہائی، نصف، اور ایک تہائی کی قید ختم کردی) اب تم جتنا تمہارے لئے آسان ہو اتنا قرآن پڑھ لیا کرو (یعنی جس قدر اپنے میں طاقت پاؤ اتنا وقت تہجد میں دیا کرو) اللہ جانتا ہے کہ تم میں کچھ لوگ بیمار بھی ہوں گے اور کچھ دوسرے ایسے بھی ہوں گے جو اللہ کی (جانب سے دی جانے والی) روزی کی تلاش میں سفر میں ہوں گے، اور کچھ اور ایسے بھی ہوں گے جو اللہ کے راستے میں جنگ کر رہے ہوں گے لہٰذا (مکرر کہا جاتا ہے کہ) تم اس (قرآن) میں سے جس قدر آسان ہو (تہجد میں) پڑھ لیا کرو (یعنی تہجد کی فرضیت اگرچہ ختم کردی گئی ہے لیکن اس کے پڑھنے کی بہت فضیلت ہے اور اس کے بے انتہا فوائد ہیں لہٰذا اسے پڑھا کرو البتہ کتنا وقت دو اور اس میں کتنا قرآن پڑھو یہ تمہاری سہولت اور استطاعت پر چھوڑ دیا گیا ہے، ہاں فرض) نماز کی پابندی رکھو (اس میں کوئی چھوٹ نہیں ہے) اور زکوٰۃ دیا کرو، اور اللہ کو قرض دیا کرو قرض حسن (یعنی حسب توفیق اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کیا کرو، اخلاص کے ساتھ) اور (یاد رکھو) تم اپنے لئے جو بھلائی یا نیکی آگے بھیجو گے اُسے اللہ کے یہاں کہیں بہتر حالت میں اور بڑے ثواب کی شکل میں موجود پاؤ گے اور (کوئی بھی نیکی کا کام کر کے اس پر فخر وغرور مت کیا کرو بلکہ ہمیشہ) اللہ سے استغفار کرتے رہو (اس یقین کے ساتھ کہ) بے شک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

ع ۲ — ۱ — ۱۴

سورۂ مدثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) (صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ پر سب سے پہلے وحی کے طور پر تو سورۂ علق کی پانچ آیتیں نازل ہوئی تھیں اُس کے بعد ایک عرصے تک وحی کا سلسلہ بند رہا، پھر اس سورت کی شروع کی آیتیں نازل ہوئیں)

(۱) اے کپڑے میں لپٹنے والے! (۲) اُٹھیے اور ڈرایئے (۳) اور (اس کا بہترین طریقہ ہے کہ) اپنے رب کی بڑائیاں بیان کریئے۔ (اس کی صفات بیان کریئے) (۴) اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝٦ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧

اور بتوں سے الگ رہیے (۵)۔ اور کسی پر احسان نہ رکھیے کہ زیادہ معاوضہ ملے (۶)۔ اور اپنے پروردگار (کی رضا) کے لئے

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝٨ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝٩ عَلَى

صبر کیجئے (۷)۔ پھر جس وقت صور پھونکا جائے گا (۸)۔ سو وہ دن ایک سخت دن ہوگا (۹)۔ کافروں پر،

الْكٰفِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝١٠ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝١١ وَجَعَلْتُ

نہ کہ آسان (۱۰)۔ چھوڑ دیجئے مجھے اور اسے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا (۱۱)۔ اور جسے میں نے کثرت سے مال

لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ۝١٢ وَبَنِينَ شُهُودًا ۝١٣ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ۝١٤

دیا (۱۲)۔ اور پاس رہنے والے بیٹے دیے (۱۳)۔ اور (سب طرح کا) سامان میں نے اس کے لئے خوب مہیا کر دیا (۱۴)۔

ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۝١٥ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيٰتِنَا عَنِيدًا ۝١٦ سَأُرْهِقُهُ

پھر بھی وہ اس کی طمع رکھتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں (۱۵)۔ ہرگز نہیں! وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے (۱۶)۔ میں اسے عنقریب دوزخ

صَعُودًا ۝١٧ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝١٨ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝١٩ ثُمَّ قُتِلَ

کے پہاڑ پر چڑھا دوں گا (۱۷)۔ اس شخص نے سوچا پھر اس نے ایک بات ٹھہرائی (۱۸)۔ سو غارت ہو، کیا بات اس نے ٹھہرائی (۱۹)۔ پھر غارت ہو،

كَيْفَ قَدَّرَ ۝٢٠ ثُمَّ نَظَرَ ۝٢١ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝٢٢ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝٢٣

کیا بات اس نے ٹھہرائی (۲۰)۔ پھر سوچ دوڑائی (۲۱)۔ پھر اس نے تیوری چڑھائی، اور منہ تو تھیایا (۲۲)۔ پھر اُلٹا پھرا اور شیکڑی میں آ گیا (۲۳)۔

فَقَالَ إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۝٢٤ إِنْ هٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝٢٥ سَأُصْلِيهِ

پھر بولا ہو نہ ہو یہ تو بولتا جادو ہے (۲۴)۔ ہو نہ ہو یہ تو بشر ہی کا کلام ہے (۲۵)۔ میں اس کو عنقریب دوزخ رسید کروں گا (۲۶)۔

سَقَرَ ۝٢٦ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝٢٧ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝٢٨ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝٢٩

اور اے سننے والے تجھے کچھ خبر ہے کہ دوزخ ہے کیا چیز؟ (۲۷)۔ وہ نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی (۲۸)۔ تن بدن کو جھلس کر رکھ دینے والی (۲۹)۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝٣٠ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰئِكَةً ۙ

اس پر انیس (مؤکل) ہوں گے (۳۰)۔ اور ہم نے دوزخ کے مؤکل صرف فرشتے ہی بنائے ہیں،

وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ

اور ہم نے ان کی تعداد کافروں کی آزمائش ہی کے لئے رکھی ہے، اور نتیجہ یہ ہوگا کہ اہلِ کتاب

أُوتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ

تو یقین کر لیں گے اور اہلِ ایمان کا ایمان بڑھ جائے گا اور شک و شبہ نہ کریں گے

توضیحی ترجمہ

(۵) اور (ہر قسم کی) گندگی سے دور (ہی) رہئے۔ (جیسے اب تک دور ہیں)

(۶) اور کوئی احسان (کسی پر) ایسا نہ کریں کہ اس سے بڑھ کر (اسی سے) بدلہ چاہیں۔

(۷) اور اپنے رب کی خاطر (اُن مشکلات پر) صبر کیجئے۔ (جو دین کی دعوت کے سلسلہ میں پیش آئیں)

(۸) پس (جو لوگ اس سلسلہ میں آپ کو اذیتیں پہونچائیں گے ان کو اس وقت سزا ملے گی) جب صور میں پھونک ماردی جائے گی۔

(۹) تو وہ بہت ہی مشکل دن ہوگا۔

(۱۰) (جو) کافروں پر (کسی طرح بھی) آسان نہ ہوگا۔

(۱۱) مجھے اور اس (مکہ کے دولت مند سردار ولید بن مغیرہ) کو آپ چھوڑ دیں (میں اس کا بھگتان کردوں گا) جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا تھا۔ (یعنی خالی ہاتھ، جیسے سب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں، آج دنیوی ثروت ولیاقت پر جو چند دن کی ہے، وہ اترا رہا ہے)

(۱۲) اور میں نے اس کو مال دیا جو دور تک پھیلا ہوا ہے۔

(۱۳) اور بیٹے دیئے جو اس کے پاس ہی رہتے ہیں۔

(۱۴) اور اُس کے لئے سارے راستے ہموار کئے۔

(۱۵) (اس سب کے باوجود کبھی حرف شکر زبان پر نہ لایا) پھر بھی وہ لالچ کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں۔ (یعنی آخرت کی نعمتوں کی بھی توقع رکھتا ہے)

(۱۶) ہرگز نہیں! کیونکہ وہ جان بوجھ کر ہماری آیتوں (یعنی کلام الٰہی) کے خلاف (بولتا) ہے۔

(۱۷) میں عنقریب اس کو (مشکلوں کے) پہاڑ پر چڑھا دوں گا۔ (بعض روایات میں ہے کہ صعود دوزخ کے ایک پہاڑ کا نام ہے، اس کی چڑھائی چڑھنا عذاب کی ایک قسم ہے)

(۱۸) اس نے (قرآن سنا، اس کی حقانیت کا قائل ہوا، لیکن لوگوں نے اُسے ورغلایا تو) اس نے سوچا اور (نئی) بات بنائی۔ (کہ یہ کلام جادو ہے)

(۱۹) خدا کی مار اُس پر، کیسی (غلط) بات بنائی!

(۲۰) پھر (مکرر) خدا کی مار اُس پر، کیسی بات بنائی!

(۲۱) پھر اس نے (کلام الٰہی سنتے ہوئے لوگوں کو) دیکھا۔

(۲۲) پھر اُس نے تیوری چڑھائی، اور منھ بگاڑا۔

(۲۳) پھر پیٹھ پھیر کر چلا اور تکبر (کا انداز اختیار) کیا۔

(۲۴) اور بولا: کچھ نہیں! یہ تو ایک روایتی جادو ہے۔

(۲۵) کچھ نہیں! یہ تو (خالص) انسانی کلام ہے۔

(۲۶) (اللہ فرماتا ہے) کہ میں اس کو جلد ہی دوزخ میں ڈال دوں گا۔

(۲۷) آپ کو پتہ ہے کہ دوزخ کیا (چیز) ہے؟

(۲۸) نہ وہ باقی رکھے گی نہ چھوڑے گی۔ (نہ جینے دے گی نہ مرنے)

(۲۹) (وہ) کھالوں کو جھلسا دینے والی ہے۔

(۳۰) اس (کے انتظام) پر ۱۹ (افسر) مقرر ہوں گے۔

(۳۱) اور ہم نے دوزخ کے افسر فرشتے ہی مقرر کئے ہیں۔ (اور ایک فرشتہ ایک وقت میں لاکھوں آدمیوں کا کام کرسکتا ہے) اور ہم نے ان کی جو تعداد بیان کی ہے وہ صرف اس لئے کہ کافروں کی آزمائش ہو نتیجہ یہ ہوگا کہ اہل کتاب کو یقین آجائے گا (کیونکہ ان کی کتابوں میں فرشتوں کی طاقت کے بارے میں درج تھا) اور جو ایمان لاچکے ہیں اُن کا ایمان اور بڑھ جائے گا اور شک و شبہ نہیں کریں گے

أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
اہلِ کتاب اور مؤمنین ، اور نتیجہ یہ ہوگا کہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور کافر لوگ کہیں گے کہ آخر اللہ کا

وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ
مقصود اس بیان سے کیا ہے، اللہ اس طرح جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے اور

مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ
آپ کے پروردگار کے لشکروں (کی تعداد) کو تو بس وہی جانتا ہے، اور یہ (دوزخ کا بیان) انسان کی

وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿٣٣﴾
صرف نصیحت کے لئے ہے (۳۱)۔ سچ یہ ہے کہ قسم ہے چاند کی (۳۲)۔ اور رات کی، جب وہ جانے لگے (۳۳)۔

وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَن
اور صبح کی، جب وہ روشن ہوجائے (۳۴)۔ کہ دوزخ ایک بہت ہی بھاری چیز ہے (۳۵)۔ بڑا ڈراوا، انسان کے

شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾
لئے (۳۶)۔ یعنی تم میں سے اس کے لئے جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے (۳۷)۔ ہر شخص اپنے اعمال میں محبوس ہوگا (۳۸)۔

إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٤١﴾
مگر ہاں داہنے ہاتھ والے نہیں (۳۹)۔ کہ وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے، پوچھ پاچھ رہے ہوں گے (۴۰)۔ مجرمین کی بابت (۴۱)۔

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ
کہ تمہیں کون سی چیز دوزخ میں لائی ہے؟ (۴۲)۔ وہ کہیں گے: ہم تو نہ نماز پڑھتے تھے (۴۳)۔ اور نہ ہم غریب کو کھانا کھلایا

نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿٤٥﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ
کرتے تھے (۴۴)۔ اور مشغلہ میں رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی مشغلہ میں پڑے رہتے تھے (۴۵)۔ اور ہم روزِ جزا کو

بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٦﴾ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ
جھٹلایا کرتے تھے (۴۶)۔ یہاں تک کہ ہم کو موت آگئی (۴۷)۔ اُن کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کچھ کام نہ

الشَّافِعِينَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾ كَأَنَّهُمْ
دے گی (۴۸)۔ تو انھیں کیا ہوگیا ہے کہ نصیحت سے روگردانی کر رہے ہیں (۴۹)۔ گویا وہ وحشی

حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ
گدھے ہیں (۵۰)۔ جو شیر سے بھاگے جا رہے ہیں (۵۱)۔ اصل یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ

ع ۱ ۳۱ ۱۵

ع ۱۶ عند المتقدمین ۱۲

توضیحی ترجمہ

اہلِ کتاب اور مومن لوگ، اور کہیں گے وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے اور جو کافر ہیں کہ آخر اللہ کے اس بیان سے مراد کیا ہے؟ (مراد اللہ خود بتاتا ہے کہ جس طرح اس خاص باب میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو گمراہ کیا) اسی طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو (یعنی اُن کی تعداد اور قوتوں وصلاحیتوں کو) اُس (اللہ) کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور یہ (یعنی جہنم کی ہولناکی اور اس کی تفصیلات کا) ذکر صرف انسان کی نصیحت کے لئے (کیا جاتا) ہے۔ (مقصود تعداد یا قلت وکثرت کا بیان کرنا نہیں ہوتا)

(۳۲) خبردار! (جہاں تک دوزخ کا سوال ہے تو) قسم ہے چاند کی۔

(۳۳) اور (قسم ہے) رات کی جب وہ منہ پھیر کر جانے لگے۔

(۳۴) اور (قسم ہے) صبح کی جب اس کا اُجالا پھیل جائے۔ (یعنی یہ سب چیزیں گواہ ہیں)

(۳۵) کہ یقیناً وہ (دوزخ) بڑی بڑی چیزوں میں سے ایک ہے۔

(۳۶) اور انسان کو بڑی ڈرانے والی (چیز) ہے۔

(۳۷) اس شخص کو بھی تم میں سے جو آگے بڑھے (نیکی اور جنت کی طرف) یا پیچھے رہے (بدی میں پھنسا ہوا)

(۳۸) ہر شخص اپنے کرتوت کی وجہ سے (گویا) گروی رکھا ہوا ہے۔ (یا تو ہدایت اختیار کرے ورنہ اس کا پورا وجود دوزخ کا ایندھن بنے گا)

(۳۹) سوائے داہنی طرف والوں کے۔

(۴۰) وہ جنتوں میں ہوں گے، پوچھ رہے ہوں گے۔ (ایک دوسرے سے یا فرشتوں سے)

(۴۱) گنہگاروں (کے حال چال) کی بابت۔

(۴۲) (جب معلوم ہوگا کہ دوزخ میں ہیں تو ان سے رابطہ قائم کرکے پوچھیں گے کہ) تمہیں کس چیز نے دوزخ میں داخل کر دیا؟۔

(۴۳) وہ کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھتے تھے۔

(۴۴) اور نہ غریبوں کو کھانا کھلاتے تھے۔

(۴۵) اور ہم (بے مقصد اور دین کے خلاف) بحث کرنے والوں کے ساتھ بحث میں شریک رہتے تھے۔

(۴۶) اور ہم روزِ جزا کو (قولاً یا عملاً) جھٹلاتے تھے۔

(۴۷) یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔ (یعنی آخر دم تک ہم نے توبہ نہیں کی اور ہمارا خاتمہ ان ہی برائیوں پر ہوا)

(۴۸) (اب اگر کسی کی شفاعت اُن کے کام آئی ہوتی تو وہ بتاتے، حقیقت یہ ہے کہ وہاں) اُن کے کسی کام نہ آئے گی شفاعت کرنے والوں کی شفاعت۔ (کیوں کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کسی کو شفاعت کا حق ہی نہیں)

(۴۹) ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ (اتنا سب سن کر بھی) نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

(۵۰) گویا کہ وہ جنگلی گدھے ہیں۔

(۵۱) شیر سے (ڈر کر) بھاگے جا رہے ہیں۔

(۵۲) (حق سے تو بھاگتے ہیں جیسے جنگلی گدھے شیر کی آواز سن کر بھاگتے ہیں) لیکن چاہتا ہے ہر شخص

مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾

اسے لپٹے ہوئے صحیفے دیدیئے جائیں (۵۲)۔ ہرگز نہیں! بلکہ اصل یہ ہے کہ یہ آخرت کا خوف ہی نہیں رکھتے (۵۳)۔

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ

نہیں، بلکہ یہ قرآن ہی (کافی) نصیحت ہے (۵۴) سو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے (۵۵) اور نصیحت تو اس صورت میں حاصل کریں گے

يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

جب اللہ کی مشیت ہوگی، وہی ہے ڈرنے کے قابل اور (وہی) ہے مغفرت والا ہے (۵۶)۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ قیامت مکی ہے، اس میں | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | ۴۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

لَاۤ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾ وَلَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ اَيَحْسَبُ

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی (۱)۔ اور قسم کھاتا ہوں نفس ملامت گر کی (۲)۔ کیا انسان یہ خیال کررہا ہے کہ ہم اس کی

الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّيَ

ہڈیاں جمع نہ کریں گے (۳)۔ ضرور جمع کریں گے، ہم تو اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پوروں تک کو درست

بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ

کردیں (۴)۔ اصل یہ ہے کہ انسان تو یہی چاہتا ہے کہ آئندہ بھی فسق وفجور ہی کرتا رہے (۵)۔ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب

الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ

آئے گا (۶)۔ سو جس روز آنکھیں خیرہ ہوجائیں گی (۷)۔ اور چاند بے نور ہوجائے گا (۸)۔ اور چاند اور سورج ایک حالت کے

وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾

کردیئے جائیں گے (۹)۔ اُس روز انسان کہے گا کہ اب کدھر بھاگوں؟ (۱۰)۔ ہرگز نہیں کہیں پناہ کی جگہ نہیں (۱۱)۔

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ

اُس وقت ٹھکانا صرف آپ کے پروردگار کے پاس ہوگا (۱۲)۔ اس روز انسان کو سب اگلا پچھلا کیا ہوا جتلادیا

وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى

جائے گا (۱۳)۔ (بلکہ) اصل یہ ہے کہ انسان خود ہی اپنی حالت پر خوب مطلع ہوگا (۱۴)۔ گو وہ اپنے حیلے پیش لائے (۱۵)۔

مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ

آپ اس کو (یعنی قرآن کو) جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلایا کیجئے (۱۶)۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کردینا

المنزل ۲ ع ۲۵/۱۶

توضیحی ترجمہ

ان میں سے کہ اُسے (الگ الگ) کھلے ہوئے آسمانی صحیفے دیئے جائیں۔

(۵۳) ہرگز نہیں! (یہ ممکن) لیکن (ان کی اس خواہش اور فرمائش کی وجہ سمجھ لو) اصل میں یہ آخرت (کے عذاب) سے نہیں ڈرتے۔

(۵۴) ہرگز نہیں! (یہ ممکن نہیں کہ ہر ایک کو الگ الگ صحیفے دیئے جائیں، بلکہ) یہ (قرآن) ہی نصیحت (کے لئے کافی) ہے۔

(۵۵) اب جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرلے۔

(۵۶) اور یہ لوگ نصیحت حاصل نہیں کریں گے اِلا یہ کہ اللہ ہی چاہے، وہی اس بات کا اہل ہے کہ اُس سے ڈرا جائے اور وہی اس کا اہل ہے کہ لوگوں کی مغفرت کرے۔

سورۂ قیامت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔

(۲) اور قسم کھاتا ہوں نفس لوامہ کی۔ (کہ ہم انسانوں کو ضرور دوبارہ زندہ کریں گے۔ "نفس لوامہ" نام ہے انسان کے دل کی اس کیفیت کا جو اس کو برائی پر ملامت کرتی ہے اور اچھائی کی طرف مائل کرتی ہے)

(۳) کیا (وہ) انسان (جو منکر قیامت ہے) یہ خیال کررہا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو ہرگز جمع نہیں کرسکتے۔

(۴) کیوں نہیں؟ (کرسکتے) جب کہ ہمیں اس پر بھی قدرت ہے کہ اس کی انگلیوں کے پور پور کو درست کرکے (ویسا ہی) بنادیں۔ (جبکہ یہ تو ایک ناممکن کام معلوم ہوتا ہے، اس میں لطیف رگیں، باریک ہڈیاں اور وہ لکیریں ہوتی ہیں جو ہر انسان کی دوسرے سے الگ ہوتی ہیں، اربوں پدموں انسانوں کی انگلیوں کی ان لکیروں کے اس فرق کو یاد رکھ کر دوبارہ ایسی لکیریں بنادینا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کیلئے ممکن نہیں ہے)

(۵) اصل بات یہ ہے کہ انسان چاہتا ہے کہ آگے بھی ڈھٹائی سے گناہ کرتا رہے۔

(۶) (بطور انکار) پوچھتا ہے کہ کب آئے گا قیامت کا دن؟

(۷) تو (کہہ دیجئے کہ) جب آنکھیں چندھیا جائیں گی۔

(۸) اور چاند بے نور ہو جائے گا۔ (چاند کی کیا تخصیص؟)

(۹) سورج اور چاند (بے نوری میں) جمع ہوجائیں گے۔

(۱۰) (اس وقت یہی) انسان کہے گا: کہاں بھاگوں؟۔

(۱۱) نہیں نہیں! پناہ کی کوئی جگہ نہیں ہوگی۔

(۱۲) اُس دن تو آپ کے رب کے پاس ہی جا ٹھہرنا ہوگا۔

(۱۳) اُس دن ہر انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا ہوا جتلادیا جائے گا۔ (یہ جتلانا بطور اتمام حجت کے ہوگا)

(۱۴) بلکہ انسان خود اپنی حالت سے واقف ہوگا۔

(۱۵) چاہے وہ کتنے بہانے بنائے۔

(۱۶) (انسان کی یادداشت میں محفوظ کرنے پر اللہ کی قدرت کی ایک مثال دیکھو، شروع میں جب حضرت جبرئیلؑ اللہ کی طرف سے قرآن لاتے اس ڈر سے کہ کہیں کچھ بھول نہ جائیں حضورؐ بھی ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تو یہ ارشاد ہوا) جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت مت دیا کریں۔

(۱۷) یقیناً ہمارے ذمہ ہے اس (قرآن) کا جمع کردینا

وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾

اور اس کا پڑھوانا (۱۷)۔ تو جب ہم اُسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجئے (۱۸)۔ پھر اس کا بیان کرا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے (۱۹)۔ ہرگز

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ

ایسا نہیں، اصل یہ ہے کہ تم دنیا سے تو محبت رکھتے ہو (۲۰)۔ اور آخرت کو چھوڑے ہوئے ہو (۲۱)۔ (کتنے ہی) چہرے اس وقت بشاش

نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ

ہوں گے (۲۲)۔ اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے (۲۳)۔ اور (کتنے ہی) چہرے اس روز بے رونق ہوں گے (۲۴)۔ اور سمجھ رہے ہوں

اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾ وَقِیْلَ مَنْ ۜ

گے کہ اب اُن کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا (۲۵)۔ (دنیا محبوب بننے اور آخرت متروک ہونے کے قابل) ہرگز نہیں، جب جان ہنسلی

رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى

تک پہونچ جاتی ہے (۲۶)۔ اور پکارا جانے لگتا ہے کہ ارے کوئی جھاڑنے والا بھی ہے؟ (۲۷)۔ اور (مرنے والا) سمجھ لیتا ہے کہ اب مفارقت کا وقت

رَبِّكَ یَوْمَئِذِ ۣ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ

ہے (۲۸)۔ اور پنڈلی پنڈلی سے لپٹنے لگتی ہے (۲۹)۔ اس روز تیرے پروردگار ہی کی طرف جانا ہوتا ہے (۳۰)۔ اس (کافر) نے نہ تو

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾

تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی تھی (۳۱)۔ بلکہ تکذیب کی تھی اور منہ موڑا تھا (۳۲)۔ پھر فخر کرتا ہوا اپنے گھر چل دیتا تھا (۳۳)۔ تیری

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے (۳۴)۔ پھر تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے (۳۵)۔ کیا انسان اس خیال میں ہے کہ اُسے یوں ہی

اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

چھوڑ دیا جائے گا؟ (۳۶)۔ کیا یہ شخص (محض) ایک قطرۂ منی نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا (۳۷)۔ پھر وہ خون کا لوتھڑا ہو گیا، پھر اللہ نے

فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَیْسَ

اُسے انسان بنایا، پھر اعضاء ٹھیک کئے (۳۸)۔ پھر اُس کی دو قسمیں کر دیں، مرد اور عورت (۳۹)۔ تو کیا ایسی (ذات) نہیں رکھتی

ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

اس پر قدرت کہ مُردوں کو زندہ کر دے (۴۰)۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ دہر مکی ہے، اس میں ۳۱ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

توضیحی ترجمہ

اور (پھر) اُس کا پڑھوانا۔ (آپ کی زبان سے، یعنی فکر نہ کیجئے ہم اس کو آپ کے سینے میں ایسا محفوظ کردینگے کہ اس کا ایک لفظ بھی آپ بھول نہ سکیں گے)

(۱۸) لہٰذا آپ (ایسا کریں کہ) جب ہم (جبرئیل کے توسط سے) پڑھ رہے ہوں تو اس کی متابعت کیجئے۔ (یعنی اس کو خاموشی اور توجہ سے سن کر بعد میں پڑھئے)

(۱۹) پھر اس کی وضاحت (اور تشریح) بھی ہماری ذمہ داری ہے۔

(۲۰) (اے کافرو اور قیامت کے منکرو! جیسا تم قیامت کے بارے میں سوچ رہے ہو ایسا نہیں ہے) ہرگز نہیں! بلکہ (بات یہ ہے کہ) تم فوری طور پر حاصل ہونے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت کرتے ہو۔

(۲۱) اور آخرت کو چھوڑے ہوئے ہو۔

(۲۲) اُس دن بہت سے چہرے شاداب ہوں گے۔

(۲۳) (دیگر نعمتوں کے ساتھ سب سے بڑی نعمت یہ کہ) اپنے پروردگار کی دید سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

(۲۴) اور بہت سے چہرے اُس دن بدرونق ہوں گے۔

(۲۵) سمجھ رہے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ وہ معاملہ ہوگا جو کمر توڑ دینے والا ہوگا۔

ع ۱ / ۱۷

(۲۶) (کیا ان کا عذر قبول کیا جا سکتا ہے؟) ہرگز نہیں! (اس طرح کے آدمی کا تو معاملہ یہ تھا اس کو معلوم تھا کہ) جب جان ہنسلی تک پہونچ جاتی ہے۔

(۲۷) اور کہا جانے لگتا ہے کہ (اب دواؤں سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا) کیا کوئی جھاڑ پھونک والا بھی ہے؟

(۲۸) اور (مرنے والا بھی) سمجھ جاتا ہے کہ یہ (دنیا سے) جدائی (کا وقت) ہے۔

(۲۹) اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جاتی ہے۔

(۳۰) اس روز تیرے رب کی طرف جانا ہوتا ہے۔ (یعنی سفر آخرت کی ابتداء یہاں سے ہے، مگر افسوس کوئی سامان سفر کا پہلے سے درست نہ کیا)

(۳۱) نہ اس نے تصدیق کی (توحید و رسالت کی) اور نہ نماز (ہی) پڑھی۔ (یعنی نہ اللہ کی عبادت کی)

(۳۲) بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑ لیا۔

(۳۳) پھر اکڑ دکھاتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس چلا گیا۔ (گویا کہ کوئی بڑی بہادری یا عقلمندی کا کام کر کے آیا ہو)

(۳۴) بربادی ہے تیری بربادی۔

(۳۵) پھر سن! بربادی ہے تیری، ہاں بربادی ہے۔

(۳۶) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اُسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟

ع ۲ / ۱۸

(۳۷) کیا وہ اس منی کا قطرہ نہیں جو ٹپکایا گیا تھا؟۔

(۳۸) پھر وہ لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے اس کی تخلیق کی، پھر اس کے اعضاء درست کئے۔

(۳۹) نیز اسی سے مرد و عورت کی دو صنفیں بنائیں۔

(۴۰) تو کیا وہ (اللہ) اس پر قادر نہیں ہے کہ مُردوں کو (قیامت میں) پھر سے زندہ کر دے؟۔

سورۂ دہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ①

بے شک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے کہ وہ کوئی قابلِ ذکر چیز بھی نہ تھا (۱)۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا

بے شک ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا مخلوط نطفہ سے کہ ہم اُسے آزمائیں، سو ہم نے اُسے سنتا

بَصِيْرًا ② اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ③ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

دیکھتا بنایا (۲)۔ ہم ہی نے اُس کو راستہ بتایا، (پھر) یا تو وہ شکر گذار (ہوا) اور یا کافر (ہوگیا) (۳)۔ ہم ہی نے

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ④ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ

کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے (۴)۔ بے شک نیک لوگ ایسے جام پئیں گے

كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ⑤ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

جس میں کافور کی آمیزش ہوگی (۵)۔ یعنی ایسے چشمے سے جس سے اللہ کے (خاص) بندے پئیں گے جسے وہ بہاتے ہوئے لے

تَفْجِيْرًا ⑥ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ⑦

جائیں گے (۶)۔ یہ لوگ واجبات کو پورا کرتے رہتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی (۷)۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ⑧ اِنَّمَا

اور کھانا کھلاتے رہتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور غریبوں کو اللہ کی محبت سے (۸)۔ ہم تم کو بس اللہ ہی کی

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ⑨ اِنَّا نَخَافُ

خوشنودی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں، اور نہ تم سے (اس کا) عوض چاہیں اور نہ شکریہ (۹)۔ ہم تو اپنے پروردگار کی

مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ⑩ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

طرف سے اندیشہ رکھتے ہیں ایک سخت اور تلخ دن کا (۱۰)۔ سو اللہ ان کو اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور اُن کو

وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ⑪ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ⑫

تازگی اور خوشی عطا کرے گا (۱۱)۔ اور اُن کے صبر (وثبات) کے صلہ میں اُنھیں جنت اور ریشمی لباس دے گا (۱۲)۔

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ⑬

اس حال میں کہ وہ وہاں مسہریوں پر تکیہ لگائے ہوں گے، اور نہ وہاں تپش پائیں گے اور نہ سردی (۱۳)۔ اور درختوں کے

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ⑭ وَيُطَافُ

سائے اُن پر جھکے ہوئے ہوں گے، اور اُن کے میوے اُن کے بالکل اختیار میں ہوں گے (۱۴)۔ اور لائے جائیں گے

توضیحی ترجمہ

(۱) (اچھا بتاؤ) کیا انسان پر زمانہ میں کبھی ایسا وقت (نہیں) آیا؟ جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہیں تھا۔ (یعنی جب وہ نطفہ کی شکل میں تھا اور وہ حالت، موجودہ شرافت وکرامت کو دیکھتے ہوئے اس قابل نہیں کہ زبان پر لائی جائے)

(۲) ہم نے انسان کو (مرد وعورت کے) ملے جلے نطفہ سے پیدا کیا، پھر ہم اس کو پلٹتے رہے (نطفہ سے جما ہوا خون، پھر اُس سے گوشت کا لوتھڑا، اسی طرح کئی اُلٹ پھیر کرنے کے بعد) پھر اُسے ایسا بنا دیا کہ وہ سنتا (بھی) ہے دیکھتا (بھی) ہے۔

(۳) ہم نے اُسے (بھلائی اور بُرائی) کا راستہ دکھایا، (اور اس کو اختیار دیا جس کو چاہے چنے، اب) وہ یا تو شکر گذار (یعنی فرمانبردار) ہوا یا ناشکرا۔ (نافرمان)

(۴) بے شک کافروں (نافرمانوں) کے لئے ہم نے زنجیریں اور گلے کے طوق اور (دوزخ کی) بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(۵) (اور جہاں تک نیک لوگوں کا سوال ہے تو) بیشک نیک لوگ ایسے جام سے شروبات پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

(۶) (یہ کافور دنیا کا کافور نہیں بلکہ جنت کا ایک خاص) چشمہ ہے جس سے اللہ کے خاص بندے پئیں گے، وہ اسے (جہاں چاہیں گے) آسانی سے بہا کر لے جائیں گے۔ (یعنی جہاں چاہیں گے اس کی سپلائی ایک اشارے سے پہونچا دیں گے)

(۷) یہ (اللہ کے خاص بندے) وہ ہیں جو اپنی نذریں پوری کرتے ہیں (اور جب اپنی لازم کی ہوئی چیز کو پورا کرتے ہیں تو اللہ کی لازم کی ہوئی چیز کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں) اور (قیامت کے) اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی۔

(۸) اور وہ اللہ کی محبت کی خاطر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

(۹) (اور اگر وہ ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں تو یہ اُن سے کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں (یہ کھانا) محض اللہ کی خوشنودی کے لئے کھلا رہے ہیں، نہ تم سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔

(۱۰) ہم تو (اخلاص سے کھلانے کے بعد بھی) ڈرتے ہیں اپنے رب سے اداسی والے دن کی سختی کی بابت۔ (کہ دیکھئے ہمارا عمل قبول ہوتا ہے یا نہیں)

(۱۱) تو اللہ اُن کو اُس دن کے بُرے اثرات سے بچالے گا اور اُن کو شادابی اور سرور سے نوازے گا۔

(۱۲) اور اُنھوں نے جو صبر کیا تھا اس کے بدلے میں اُنھیں جنت اور (اس کا) ریشمی لباس عطا فرمائے گا۔

(۱۳) وہ اس (جنت) میں اونچی نشستوں پر تکیہ لگائے آرام سے بیٹھے ہوں گے، نہ وہاں دھوپ (کی گرمی) دیکھیں گے اور نہ سردی (جاڑے کی)

(۱۴) اور اس کے (درختوں کے مست) سائے اُن پر جھکے ہوں گے اور اُن کے پھل ان کی پہونچ میں ہوں گے۔ (کہ جب جو پھل چاہیں کھائیں)

(۱۵) اور (جنت میں) دَور کرایا جائے گا

عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠

اُن کے پاس چاندی کے برتن، اور گلاس جو شیشے کے ہوں گے (۱۵)۔ (اور وہ) شیشے چاندی کے ہوں گے جنھیں

مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

بھرنے والوں نے مناسب اندازہ سے بھرا ہوگا (۱۶)۔ اور ان میں اُنھیں ایسا جام (شراب) پلایا جائے گا جس میں

زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ

آمیزش زنجبیل کی ہوگی (۱۷)۔ یعنی ایسے چشمے سے جو وہاں ہوگا اور اس کا نام سلسبیل ہوگا (۱۸)۔ اور ہمیشہ

مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ

لڑکے رہنے والے لڑکے آمد و رفت رکھیں گے، اگر تو اُنھیں دیکھے تو سمجھے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں (۱۹)۔ اور

رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ

اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھے بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے (۲۰)۔ ان (جنتیوں) پر باریک ریشم کے

اِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا

سبز کپڑے ہوں گے، اور دبیز ریشم کے کپڑے بھی، اور اُنھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور

طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾

اُن کا پروردگار اُنھیں پاکیزہ شراب پینے کو دے گا (۲۱)۔ یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش مقبول ہوئی (۲۲)۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ

ہم ہی نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے اتارا ہے (۲۳)۔ سو آپ اپنے پروردگار کے حکم پر مستقل رہیے اور

لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾

ان میں سے کسی فاسق یا کافر کے کہنے میں نہ آئیے (۲۴)۔ اور اپنے پروردگار کا نام صبح و شام لیتے رہیے (۲۵)۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ

اور رات کے بھی کسی حصہ میں اُسے سجدہ کیا کیجئے، اور اس کی تسبیح رات کے بڑے حصے میں کیا کیجئے (۲۶)۔ یہ لوگ تو بس دنیا سے

الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ

دل لگائے ہوئے ہیں اور اپنے آگے (آنے والے) ایک بھاری دن کو (بالکل) چھوڑے ہوئے ہیں (۲۷)۔ ہم ہی نے اُنھیں

شَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ

پیدا کیا اور ہم ہی نے اُن کے جوڑ بند مضبوط کئے اور ہم ہی جب چاہیں اُنہیں جیسے لوگ اُن کی جگہ بدل دیں (۲۸)۔ بے شک یہ

توضیحی ترجمہ

اُن پر چاندی کے برتنوں کا، اور پیالے (وگلاس) جو شیشے کے ہوں گے۔

(۱۶) (اور وہ) شیشے (بھی) چاندی کے (بنے) ہوں گے (یعنی چاندی کے ہونے کے باوجود شیشے کی طرح صاف شفاف بلوریں ہوں گے) جنھیں بھرنے والوں نے توازن (اور سلیقہ) سے بھرا ہوگا۔

(۱۷) اور وہاں اُنھیں ایک (اور) جام پلایا جائے گا جس (کے مشروب) میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔

(۱۸) وہ (جام بھرا) ہوگا ایسے چشمے کے (مشروب) سے جس کا نام سلسبیل ہے۔

(۱۹) اور چکر لگاتے رہیں گے ان (کی سروس) کے لئے ایسے لڑکے جو (ایک ہی عمر کے) ہمیشہ رہیں گے، جب (بھی) تم اُنھیں دیکھو گے تو ایسا محسوس کرو گے گویا وہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں۔

(۲۰) اور (اے مخاطب! حقیقت یہ ہے کہ) جب تم اس (جگہ) کو دیکھو گے تو تمہیں نعمتوں کا ایک جہان اور ایک بڑی سلطنت نظر آئے گی۔ (جو ایک جنتی کو ملی ہوگی)

(۲۱) (جہاں تک جنتیوں کے لباس کا تعلق ہے تو) اُن (کے جسموں) پر باریک ریشم کے سبز لباس اور دبیز ریشم کے کپڑے (حسب خواہش) ہوں گے، اور چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور اُن کا پروردگار اُنھیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔

(۲۲) (اور فرمائے گا کہ) یہ ہے تمہارا انعام! اور (دیکھ لو!) تم نے جو محنت کی تھی (دنیا میں) اس کی پوری قدردانی کی گئی ہے۔

(۲۳) (اے پیغمبر!) ہم نے ہی آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیا ہے۔ (تاکہ آپ کا دل مضبوط رہے اور لوگ بھی آہستہ آہستہ اس کے احکام کو سمجھ لیں اور اس پر کاربند ہوں)

(۲۴) (اگر نہ مانیں تو آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ) آپ اپنے پروردگار کے حکم پر ثابت قدم رہیں، اور ان لوگوں میں سے کسی نافرمان یا کافر کی باتوں میں نہ آئیں۔

(۲۵) اور (ہمہ وقت، خصوصاً) صبح و شام اپنے پروردگار کا (نام لے کر) ذکر کرتے رہیں۔

(۲۶) اور رات کو بھی اُس کے سامنے سجدے کیا کریں (یعنی مغرب و عشاء کی فرض نمازیں پڑھا کریں) اور رات کے لمبے وقت میں اس کی تسبیح کیا کریں۔ (یعنی تہجد پڑھا کریں)

(۲۷) یہ لوگ تو (دنیا کی) فوری (ملنے والی) چیزوں سے محبت کرتے ہیں اور اپنے آگے آنے والے بھاری (اور مشکل) دن کو نظر انداز کئے ہوئے ہیں۔

(۲۸) ہم ہی نے اُنھیں پیدا کیا ہے، اور ان کے جوڑ بند مضبوط کئے ہیں اور ہم جب چاہیں ان جیسے لوگ ان کی جگہ بدل کر لے آئیں۔

(۲۹) (صاف بات یہ ہے کہ) بے شک یہ (قرآن)

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ إِلَّآ

(بیان) نصیحت ہے، سو جو کوئی چاہے اپنے پروردگار کی طرف راستہ اختیار کرے (۲۹)۔ اور تم چاہ بھی تو بس وہی

أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ

سکتے ہو جو اللہ چاہے، بےشک اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے (۳۰)۔ وہ جسے چاہے داخل کر لیتا ہے

فِىْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَالظّٰلِمِيْنَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

اپنی رحمت میں اور ظالموں کے لئے اُس نے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے (۳۱)۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ مرسلات مکی ہے، اس میں | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | ۵۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿۳﴾

قسم ہے اُن ہواؤں کی جو بھیجی جاتی ہیں (۱)۔ پھر اُن کی جو تندی سے چلتی ہیں (۲)۔ اور اُن ہواؤں کی جو (بادلوں کو) پھیلاتی ہیں (۳)۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا أَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾ إِنَّمَا

پھر اُن کی جو (انہیں) متفرق کر دیتی ہیں (۴)۔ پھر اُن کی جو یادِ الٰہی کا القاء کرتی رہتی ہیں (۵)۔ توبہ سے یا ڈرانے سے (۶)۔ جس چیز کا تم سے

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَإِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَإِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾

وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور واقع ہو کر رہے گی (۷)۔ سو جس وقت کہ ستارے بےنور ہو جائیں گے (۸)۔ اور جس وقت آسمان پھٹ جائے گا (۹)۔

وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾

اور جس وقت پہاڑ اُڑتے پھریں گے (۱۰) اور جب (سب) پیمبر وقت (معین) پر جمع کئے جائیں گے (وہ وقت فیصلہ کا

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

ہوگا) (۱۱)۔ کس دن کے لئے یہ ملتوی رکھا گیا ہے؟ (۱۲)۔ فیصلہ کے دن کے لئے (۱۳)۔ آپ کو معلوم ہے کہ فیصلہ کا دن کیسا

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ

کچھ ہے (۱۴)۔ بڑی خرابی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لئے (۱۵)۔ کیا ہم اگلوں کو ہلاک نہیں کر چکے ہیں؟ (۱۶)۔ پھر ہم

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

پچھلوں کو بھی اُن کے ساتھ کر دیں گے (۱۷)۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی (معاملہ) کیا کرتے ہیں (۱۸)۔ بڑی خرابی ہے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾ أَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِىْ

اُس روز جھٹلانے والوں کے لئے (۱۹)۔ کیا ہم نے تمہیں ایک بےقدر پانی سے نہیں بنایا ہے؟ (۲۰)۔ پھر ہم نے اُسے رکھا

توضیحی ترجمہ

نصیحت ہے، سو جو چاہے (اس سے نصیحت حاصل کر کے) اپنے پروردگار کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر لے۔

(۳۰) اور (یہ خیال رہے کہ) بنا اللہ کی مرضی کے تم لوگ کچھ چاہ نہیں سکتے (اس لئے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر کے، اللہ سے اپنے لئے توفیق مانگو پھر راہِ ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرو، بغیر اس کی مرضی کے یہ تمہارے بس میں نہیں کہ تم اُس کا راستہ اختیار کر لو) بیشک اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے۔

(۳۱) (وہ اپنے علم اور اپنی حکمت کے مطابق) جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے (جو اس کی نظر میں اس کے مستحق نہیں ہوتے وہ ظالم ہوتے ہیں) اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (اس کو اس عذاب یعنی دوزخ میں ڈال دیتا ہے)

ع ۲ / ۲۰

سورۂ مرسلات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قسم ہے اُن (ہواؤں) کی جو ایک کے بعد ایک بھیجی جاتے ہیں۔

(۲) پھر جو آندھی بن کر زور سے چلتی ہیں۔

(۳) اور اُن (ہواؤں) کی جو (بادلوں) کو (اُٹھا کر) پھیلا دیتی ہیں۔

(۴) پھر اُن ہواؤں کی جو اُن (بادلوں) کو الگ الگ کر دیتی ہیں۔ (عام طور پر بارش کے بعد)

(۵) پھر اُن ہواؤں کی جو (دل میں) اللہ کی یاد ڈالنے والی ہیں۔

(۶) توبہ کی شکل میں یا معذرت کی شکل میں۔

(۷) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونا ہے۔ (یعنی قیامت اور پھر حساب وکتاب اور ثواب وعذاب)

(۸) (اُس وقت ہوگا) جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے۔

(۹) اور جب آسمان کو چیر دیا جائے گا۔

(۱۰) اور جب پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔

(۱۱) اور جب پیغمبروں کے جمع ہونے کا وقت آجائے گا۔

(۱۲) (اس وقت سوال ہوگا کہ جانتے ہو؟) کس دن کے لئے (ان امور کو) ملتوی رکھا گیا؟

(۱۳) (ارشاد ہوگا کہ) فیصلے کے دن کے لئے۔

(۱۴) اور تمہیں کیا معلوم کہ فیصلے کا دن کیا چیز ہے؟۔

(۱۵) (کچھ مت پوچھو، بس یہ سمجھ لو کہ) بڑی خرابی ہوگی، اُس دن ایسے لوگوں کی جو (حق کو) جھٹلاتے ہیں۔

(۱۶) کیا ہم نے پہلوں کو (پوری پوری قوموں کو) ہلاک نہیں کیا؟

(۱۷) (ہم چاہیں گے تو) اب بعد والوں کو ان کے پیچھے چلتا کر دیں گے۔

(۱۸) ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں۔

(۱۹) بڑی خرابی ہوگی، اُس دن ایسے لوگوں کی جو (حق کو) جھٹلاتے ہیں۔

(۲۰) کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟

(۲۱) پھر ہم نے اُس (حقیر قطرہ) کو (حفاظت سے) رکھا

قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾

ایک وقت مقرر تک ایک جگہ (۲۱)۔ غرض ہم نے ایک اندازہ ٹھہرایا (۲۲)۔ اور ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں (۲۳)۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾

بڑی خرابی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لئے (۲۴)۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ (۲۵)۔

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ

زندوں اور مُردوں کو (۲۶)۔ اور ہم نے اُس میں اونچے اونچے پہاڑ ٹھہرا دیئے، اور ہم نے تمہیں میٹھا

مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى

پانی پلایا (۲۷)۔ بڑی خرابی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لئے (۲۸)۔ چلو تم اُس (عذاب) کی

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ

طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے (۲۹)۔ چلو تم تین شاخوں والے سائبان کی طرف (۳۰)۔ جس میں نہ

شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ

سایہ ہے اور نہ وہ سوزش سے بچاتا ہے (۳۱)۔ وہ انگارے برسائے گا جیسے بڑے بڑے

كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾

محل (۳۲)۔ گویا وہ زرد زرد اونٹ ہیں (۳۳)۔ بڑی خرابی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لئے (۳۴)۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

آج وہ دن ہے کہ اس میں یہ لوگ بول ہی نہ سکیں گے (۳۵)۔ اور نہ انھیں اس کی اجازت ہوگی کہ عذر معذرت کر سکیں (۳۶)۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ

بڑی خرابی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لئے (۳۷)۔ یہ ہے فیصلہ کا دن، ہم نے جمع کر لیا تم کو اور

وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اگلوں کو (۳۸)۔ تو آج کوئی چال چلانا ہو تو میرے مقابلہ میں چلاؤ (۳۹)۔ بڑی خرابی ہے اُس دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾ وَّفَوَاكِهَ

جھٹلانے والوں کے لئے (۴۰)۔ پرہیزگار لوگ بے شک سایوں اور چشموں میں ہوں گے (۴۱)۔ اور

مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّا

مرغوب میووں میں ہوں گے (۴۲)۔ خوب مزے سے کھاؤ پیو، اپنے اعمال کے صلہ میں (۴۳)۔ ہم

توضیحی ترجمہ

مضبوط (محفوظ) قرار کی جگہ۔ (یعنی رحم مادر میں)

(۲۲) ایک متعین مدت (یعنی مدت حمل) تک۔

(۲۳) پھر ہم نے حساب (Calculation) سے کیا (اس کی تخلیق اعضاء کا) تمام کام، تو ہم کیا ہی بہترین (پیشگی) حساب لگانے والے ہیں۔

(۲۴) (اس کے بعد بھی اگر لوگ جھٹلاتے ہیں تو) بڑی خرابی ہوگی، اُس دن ایسے لوگوں کی جو (حق کو) جھٹلاتے ہیں۔

(۲۵) (اور) کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟

(۲۶) زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔

(۲۷) اور اس میں گڑے ہوئے اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے اور تمہیں سیراب کرنے والا میٹھا پانی پلایا۔ (یعنی پینے کے میٹھے پانی کا انتظام کیا)

(۲۸) (ہماری قدرت کے یہ نمونے دیکھ کر تو تمہیں سمجھنا چاہیے کہ اللہ آخرت میں بھی وہ سب کر سکتا ہے جو اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے، پھر بھی تم نہ مانو تو) بڑی خرابی ہوگی، اُس دن ایسے لوگوں کی جو (حق کو) جھٹلاتے ہیں۔

(۲۹) (انکار کرنے والوں سے کہا جائے گا کہ) چلو اس (حساب وکتاب) کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

(۳۰) چلو اس تین شاخوں والے سائبان کی طرف (یعنی جہاں تمہارا حساب کتاب ہوگا)

(۳۱) اس (سائبان) میں نہ تو ٹھنڈک ہے اور نہ وہ آگ کی تپش سے بچا سکتا ہے۔

(۳۲) (اور) وہ آگ انگارے چھوڑے گی محل جیسے (یعنی وہ سائز میں محل کی طرح بڑے ہوں گے)

(۳۳) (اور رنگت میں ایسے ہوں گے) جیسے وہ زرد رنگ کے اونٹ ہوں۔

(۳۴) (خوب سمجھ لو کہ) بڑی خرابی ہوگی، اُس دن ایسے لوگوں کی جو (حق کو) جھٹلاتے ہیں۔

(۳۵) یہ دن ایسا ہوگا جس میں یہ لوگ بول نہیں سکیں گے۔

(۳۶) اور نہ انھیں اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ کوئی عذر پیش کر سکیں۔

(۳۷) بڑی خرابی ہوگی، اُس دن ایسے لوگوں کی جو (حق کو) جھٹلاتے ہیں۔

(۳۸) (اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ) یہ فیصلہ کا دن ہے، ہم نے تمہیں اور (سب) پچھلوں کو اکٹھا کر لیا ہے۔

(۳۹) (تم دنیا میں بہت داؤں کیا کرتے تھے) اب اگر تمہارے پاس کوئی داؤ ہے تو مجھ پر وہ داؤ چلا لو۔

(۴۰) بڑی خرابی ہوگی، اُس دن ایسے لوگوں کی جو (حق کو) جھٹلاتے ہیں۔

ع ۱ ۲۱

(۴۱) (دوسری طرف) جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا تھا (یا تو اللہ ان سے حساب ہی نہیں لے گا یا بہ آسانی حساب دے کر) وہ بلاشبہ گھنی چھاؤں اور جھرنوں میں (عیش کر رہے) ہوں گے۔

(۴۲) اور من پسند میووں کے درمیان ہوں گے۔ (جس میوے کا دل چاہے اُسے کھا رہے ہوں گے)

(۴۳) (اُن سے کہا جائے گا کہ) مزے سے کھاؤ اور پیو! (یہ سب نعمتیں تمہیں دی گئی ہیں) اُن (نیک) اعمال کی بدولت جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

(۴۴) (وہ اللہ کا شکر ادا کریں گے تو اللہ فرمائے گا کہ) ہم

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا

نیکوکاروں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (۴۴)۔ بڑی خرابی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لئے (۴۵)۔ کھالو

وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾

اور برت لو تھوڑے ہی دن کے لئے کہ تم بے شک مجرم ہو (۴۶)۔ بڑی خرابی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لئے (۴۷)۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جھکو، تو نہیں جھکتے (۴۸)۔ بڑی خرابی ہے اُس روز

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

جھٹلانے والوں کے لئے (۴۹)۔ آخر یہ اس (قرآن) کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟ (۵۰)۔

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نبا مکی ہے، اس میں ۴۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ

یہ لوگ کس چیز کی بابت سوال کر رہے ہیں؟ (۱)۔ اُس امرِ عظیم کی بابت (۲)۔ جس کی بات میں یہ جھگڑے میں پڑے ہوئے

مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ

ہیں (۳)۔ یقیناً ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (۴)۔ (اور) ہاں ان کو یقیناً ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (۵)۔ کیا ہم نے نہیں بنا دیا ہے

الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾ وَّجَعَلْنَا

زمین کو فرش (۶)۔ اور پہاڑوں کو میخیں (۷)۔ اور ہم ہی نے پیدا کیا تم کو جوڑا جوڑا (۸)۔ اور ہم نے بنایا تمہاری

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾

نیند کو راحت کا ذریعہ (۹)۔ اور ہم نے تمہارے لئے رات کو پردہ (کی چیز) بنا دیا (۱۰)۔ اور ہم نے دن کو معاش (کا وقت) بنا دیا (۱۱)۔

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنْزَلْنَا

اور ہم ہی نے تم پر سات مضبوط (آسمان) بنا دیے (۱۲)۔ اور ہم ہی نے ایک روشن چراغ بنا دیا (۱۳)۔ اور ہم

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ

نے بادلوں سے خوب زور کا پانی برسایا (۱۴)۔ کہ اس کے ذریعہ سے ہم اُگائیں غلہ اور سبزی (۱۵)۔ اور باغ

توضیحی ترجمہ

یقیناً نیک لوگوں کو اسی طرح صلہ دیتے ہیں۔

(۴۵) (لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ) بڑی خرابی ہوگی، اُس دن ایسے لوگوں کی جو (حق کو) جھٹلاتے ہیں۔

(۴۶) (اے کافرو! دنیا کی زندگی چند روزہ ہے، اس میں) کھالو اور مزے اُڑالو! تھوڑے بہت دن، یقیناً تم ہو تو مجرم ہی۔

(۴۷) (یاد رکھو!) بڑی خرابی ہوگی، اُس دن ایسے لوگوں کی جو (حق کو) جھٹلاتے ہیں۔

(۴۸) (ان کی ہٹ دھرمی کا یہ عالم ہے کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکو تو نہیں جھکتے ہیں۔ (بلکہ سرکشی کرتے ہیں اور جھٹلاتے ہیں)

(۴۹) (لہٰذا جیسا کہ بار بار کہا جا رہا ہے یقیناً) بڑی خرابی ہوگی، اُس دن ایسے لوگوں کی جو (حق کو) جھٹلاتے ہیں۔

ع ۲ ۲۲

(۵۰) (قرآن سے بڑھ کر کامل اور مؤثر بیان کس کا ہوگا؟) اب اس کے بعد کس (کی) بات پر ایمان لائیں گے؟۔

سورۂ نبا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) یہ (کافر) لوگ کس چیز کے بارے میں سوالات کر رہے ہیں؟۔

(۲) اُس بڑی خبر (قیامت کی آمد اور دوبارہ زندہ کیے جانے) کے بارے میں؟۔

(۳) جس کے بارے میں یہ اختلاف رکھتے ہیں۔ (یعنی جس کے بارے میں ان کی مختلف رائیں ہیں، کوئی اس کے آنے پر یقین رکھتا ہے، تو کوئی منکر ہے، کوئی شک میں ہے، کوئی کہتا ہے کہ بدن اُٹھے گا، کوئی کہتا ہے کہ سب عذاب وثواب روح پر گزرے گا، بدن سے اس کا کوئی تعلق نہیں)

الجزء الثلاثون ۳۰

(۴) ہرگز نہیں! (اس میں کوئی شک یا اختلاف کی بات) انھیں جلد پتہ چل جائے گا۔

(۵) پھر (مکرر) ہرگز نہیں! (یہ اختلاف بے بنیاد ہے) انھیں (یقیناً) جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

(۶) (دیکھو ہماری قدرت کے نمونے) کیا ہم نے زمین کو فرش (اور بچھونا) نہیں بنایا؟۔

(۷) اور پہاڑوں کو (زمین کے لئے) میخیں نہیں بنایا؟۔

(۸) اور (ہماری قدرت دیکھو) ہم نے تم (مرد اور عورت کو) جوڑوں کی شکل میں پیدا کیا۔

(۹) اور تمہاری نیند کو بنایا تھکن دور کرنے کا سبب۔

(۱۰) اور رات کو بنایا لباس (یعنی پردہ کی چیز)

(۱۱) اور ہم نے دن کو بنایا روزی حاصل کرنے کا وقت۔

(۱۲) اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان تعمیر کیے۔

(۱۳) اور ہم ہی نے بنایا (آسمان میں) ایک چمکتا چراغ (یعنی سورج)۔

(۱۴) اور ہم نے بھرے بادلوں سے موسلا دھار بارش کی۔

(۱۵) تاکہ ہم اُس سے غلہ اور سبزی اُگائیں۔

(۱۶) اور (مختلف اقسام کے پھلوں کے) باغات بھی

أَلْفَافًا ﴿١٦﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿١٧﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ

گنجان (۱۶)۔ بے شک فیصلہ کا دن ایک معیّن وقت ہے (۱۷)۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ گروہ درگروہ

فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَسُيِّرَتِ

آؤ گے (۱۸)۔ اور آسمان کھول دیا جائے گا، تو وہ دروازے ہی دروازے ہوجائیں گے (۱۹)۔ اور پہاڑ جگہ سے ہٹا

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطَّاغِينَ

دیئے جائیں گے، سو وہ ریت (کی طرح) ہوجائیں گے (۲۰)۔ بے شک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے (۲۱)۔ سرکشوں کا

مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾

ٹھکانا ہے (۲۲)۔ جس میں وہ قرن پر قرن پڑے رہیں گے (۲۳)۔ اس میں وہ نہ کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی مشروب کا (۲۴)۔

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ

سوائے گرم پانی اور پیپ کے (۲۵)۔ (یہ) مناسب حال بدلہ ہے (۲۶)۔ یہ لوگ حساب (حشر) کا (مطلق)

حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾

اندیشہ نہیں رکھتے تھے (۲۷)۔ اور ہماری نشانیوں کو برابر جھٹلایا کرتے تھے (۲۸)۔ اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر منضبط کر رکھا ہے (۲۹)۔

فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾

سو مزہ چکھو کہ ہم تمہارے لئے عذاب بڑھاتے ہی چلے جائیں گے (۳۰)۔ بے شک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے (۳۱)۔

حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾

یعنی باغ ہیں اور انگور (۳۲)۔ اور نوخاستہ ہم عمر عورتیں (۳۳)۔ اور لبالب جام (۳۴)۔

لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾

وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ (۳۵)۔ یہ بدلہ ہوگا (کافی) انعام آپ کے پروردگار کی طرف سے (۳۶)۔

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ

پروردگار آسمانوں اور زمین کا، اور جو کچھ اُن دونوں کے درمیان ہے اس کا (اور جو) خدائے رحمٰن ہے، کسی کی مجال اس سے

خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا

عرض معروض کرنے کی نہیں (۳۷)۔ اس دن جب کہ روحیں اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے تو کوئی نہ بول سکے گا،

مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَن

بجز اس کے جس کو خدائے رحمٰن اجازت دے، اور وہ کہے بھی ٹھیک بات (۳۸)۔ یہ یقینی دن ہے، بس جو

توضیحی ترجمہ

گھنے (گھنے)۔ (کیا اس کے بعد بھی تمہیں ہمارا دوبارہ زندہ کرنا مشکل نظر آتا ہے؟)

(۱۷) یقین مانو فیصلہ کا دن تو ایک متعین وقت ہے۔

(۱۸) وہ دن (وہ ہوگا) جب صور میں (دوسری) پھونک ماری جائے گی، تو تم لوگ گروہ گروہ (کی شکل) میں چلے آؤ گے۔

(۱۹) اور (اس وقت) آسمان کھول دیا جائے گا، تو (اس میں) دروازے ہی دروازے ہوجائیں گے۔ (ہر طرف سے، فرشتوں کے نزول کے لئے)

(۲۰) اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ہوجائیں گے سراب۔ (یعنی چمکتا ہوا ریت)

(۲۱) یقین جانو جہنم گھات میں بیٹھی ہے۔ (سرکشوں کی)

(۲۲) (اور وہ حقیقتاً) سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔

(۲۳) جس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔

(۲۴) اس میں وہ (سخت پیاسے ہوں گے لیکن) نہ کبھی کسی ٹھنڈی چیز کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی پینے والی چیز کا۔ (جس سے پیاس بجھا سکیں)

(۲۵) سوائے گرم پانی اور پیپ لہو کے۔ (پینے کو کچھ نہ ملے گا)

(۲۶) یہ اُن (کے کفر و شرک) کا پورا پورا بدلہ ہوگا۔

(۲۷) انھیں تو (آخرت کے) حساب کی توقع ہی نہیں تھی۔

(۲۸) اور (اسی لئے) ہماری آیتوں کو (یکسر) جھٹلاتے تھے۔

ع ۱

(۲۹) اور ہر ہر چیز کا ہم نے لکھا ہوا حساب رکھا ہے۔

(۳۰) اب چکھو مزہ (عذاب کا) اب ہم کسی چیز کا اضافہ نہیں کریں گے سوائے عذاب کے (یعنی کمی کا تو سوال ہی نہیں، البتہ اضافہ ہوسکتا ہے اور وہ بھی عذاب ہی کا)

(۳۱) (البتہ) متقیوں کے لئے یقیناً بڑی کامیابی ہے۔

(۳۲) (نعمتیں ہی نعمتیں ہیں، جیسے) باغات ہیں اور انگور ہیں۔

(۳۳) اور نوخیز ہم عمر لڑکیاں ہیں۔

(۳۴) اور چھلکتے ہوئے پیالے ہیں۔

(۳۵) وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی اور نہ جھوٹ۔ (جس سے تکلیف پہونچے)

(۳۶) (یہ سب) صلہ ہوگا آپ کے رب کی طرف سے بخشش و انعام کی شکل میں فراوانی کے ساتھ۔

(۳۷) اُس کی طرف سے جو سارے آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی ہر چیز کا مالک ہے، بہت مہربان ہے، کسی کی مجال نہیں کہ (وہ جو بھی دے) اس کے خلاف بول سکے۔

(۳۸) جس دن ساری روحیں اور فرشتے (خدا کے روبرو) قطار بنا کر کھڑے ہوں گے (اُس دن) سوائے اس کے کوئی نہیں بول سکے گا جسے خدائے رحمٰن نے اجازت دی ہو، اور وہ (جو بولے گا) صحیح صحیح بولے گا۔

(۳۹) (سمجھ گئے؟) یہ وہ دن ہے جو برحق ہے، سو جو

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ

چاہے اپنے پروردگار کے پاس اپنا ٹھکانا بنا رکھے (۳۹)۔ ہم نے تمہیں تنبیہ کر دی ہے ایک نزدیک والے عذاب کی (جو)

يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

اُس دن (واقع ہوگا) جب ہر شخص دیکھ لے گا اس چیز کو جسے وہ آگے بھیج چکا ہے، اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو گیا ہوتا! (۴۰)۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نازعات مکی ہے، اس میں ۴۶ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿١﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿٢﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿٣﴾

قسم ہے جان سختی سے نکالنے والوں کی (۱)۔ اور بند آسانی سے کھول دینے والوں کی (۲)۔ اور پیرتے ہوئے چلنے والوں کی (۳)۔

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿٥﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾

پھر تیزی سے دوڑنے والوں کی (۴) پھر ہر امر کی تدبیر کرنے والوں کی (۵) (کہ قیامت آئے گی) جس دن ہلا ڈالنے والی چیز ہلا ڈالے گی (۶)۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿٨﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾

جس کے بعد ایک پیچھے آجانے والی چیز آجائے گی (۷) (بہت سے) دل اُس دن دھڑک رہے ہوں گے (۸) اُن کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی (۹)۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

یہ کہتے ہیں کہ بھلا کیا ہم پھر واپس ہوں گے پہلی حالت کی طرف (۱۰)۔ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے (تو پھر

نَّخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾

واپس ہوں گے) (۱۱)۔ کہتے ہیں کہ اس صورت میں واپسی بڑے خسارہ کی ہوگی (۱۲)۔ تو بس وہ تو ایک للکار ہی ہوگی (۱۳)۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٥﴾ اِذْ نَادٰىهُ

جس سے لوگ فوراً میدان میں آموجود ہوں گے (۱۴)۔ آپ کو موسیٰ کا بھی قصہ پہونچا ہے؟ (۱۵)۔ جب کہ اُنھیں اُن

رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾

کے پروردگار نے ایک پاک میدان طویٰ میں پکارا (۱۶)۔ کہ آپ فرعون کے پاس جائیں اُس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے (۱۷)۔

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾

سو اُس سے کہئے کہ آیا تو چاہتا ہے کہ تو درست ہو جائے (۱۸)۔ اور میں تیری رہنمائی تیرے پروردگار کی طرف کروں، جس سے تو خشیت اختیار کرلے (۱۹)۔

توضیحی ترجمہ

چاہے (اپنے رب کے احکام کی فرمانبرداری کرکے) اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنالے۔

(۴۰) حقیقت یہ ہے کہ ہم نے ایک ایسے عذاب سے تمہیں خبردار کردیا ہے جو قریب آنے والا ہے، جس دن ہر شخص وہ (اعمال اپنی آنکھوں سے) دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھے تھے۔ اور کافر (ان کو دیکھ کر) یہ کہے گا کہ کاش میں مٹی ہوجاتا! (تاکہ ان اعمال کا حساب نہ دینا پڑتا)

ع ۱۰ / ۲

سورۂ نازعات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قسم ہے سختی سے (کافروں کی روح) کھینچنے والے (موت کے فرشتوں) کی۔

(۲) اور (قسم ہے مومنوں کی روح کی) گرہ آسانی سے کھول دینے والے (موت کے فرشتوں) کی۔

(۳) اور (فضا میں) تیرتے ہوئے جانے والے (ان فرشتوں) کی۔

(۴) پھر تیزی سے لپکنے والے (ان فرشتوں) کی۔

(۵) پھر تدبیر کرنے والوں کی (اللہ کے) حکم کے مطابق۔ (یعنی یہ تمام فرشتے گواہ ہیں)

(۶) (کہ قیامت آئے گی) اس دن ہلا ڈالنے والی چیز (یعنی نفخۂ اولیٰ) ہلا ڈالے گی۔ (اور ساری کائنات کانپ اور لرز اُٹھے گی اور ہر چیز فنا ہوجائے گی)

وقف لازم

(۷) اس کے (کچھ عرصہ کے) بعد ایک بہت زور کا جھٹکا آئے گا۔ (یعنی نفخۂ ثانیہ) جس سے سب لوگ زندہ ہوکر نکل آئیں گے)

وقف لازم

(۸) بہت سے دل اس دن (خوف سے) دھڑک رہے ہوں گے۔

(۹) اُن کی آنکھیں (مارے ندامت کے) جھکی ہوں گی۔

(۱۰) یہ (کافر آج) کہتے ہیں کہ: کیا ہم پہلی حالت (حیات قبل از موت) پر لوٹا دیئے جائیں گے؟۔

(۱۱) کیا (جب بھی؟) جبکہ ہم بوسیدہ ہڈیوں میں تبدیل ہوچکے ہوں گے؟۔

وقف لازم

(۱۲) (مذاق اُڑاتے ہوئے) کہتے ہیں کہ تب تو یہ بڑے گھاٹے کی واپسی ہوگی۔ (کیونکہ ہم نے تو اس کی کوئی تیاری ہی نہیں کی ہے)

وقف لازم

(۱۳) سمجھ لو! (ہمارے لئے دوبارہ زندہ کرنا کچھ مشکل نہیں) بس وہ ایک زور کی ڈانٹ ہوگی۔

(۱۴) تو سب کے سب ایک کھلے میدان میں ہوں گے۔

(۱۵) (ہاں سنئے اے پیغمبر!) کیا آپ کو موسیٰ کا (وہ) واقعہ پہونچا ہے؟۔

(۱۶) جب اُن کے پروردگار نے اُنھیں طویٰ کی مقدس وادی میں آواز دی تھی۔

(۱۷) کہ فرعون کے پاس (ہمارا پیغام لے کر) جاؤ، اس نے سرکشی اختیار کی ہے۔

(۱۸) اس سے کہو کہ کیا تم چاہتے ہو کہ درست ہوجاؤ۔

(۱۹) اور (کیا میں) تمہارے رب کی (ذات وصفات کی) طرف ایسی رہنمائی کروں کہ تم ڈرنے لگو۔ (پھر کوئی غلط کام نہ کرو)

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝۲۰ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝۲۱ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝۲۲

پھر ہم نے اُسے بڑی نشانی دکھائی (۲۰)۔ لیکن اُس نے جھٹلایا اور کہنا نہ مانا (۲۱)۔ پھر وہ جدا ہو کر کوشش کرنے لگا (۲۲)۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝۲۳ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝۲۴ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ

پھر اس نے لوگوں کو جمع کیا اور تقریر کی (۲۳)۔ اور بولا کہ میں ہی تو ہوں تمہارا ربِ اعلیٰ (۲۴)۔ اس پر اللہ نے اُسے

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝۲۵ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝۲۶ ءَاَنْتُمْ

پکڑ لیا آخرت اور دنیا کے عذاب میں (۲۵)۔ اور اس میں بڑی عبرت ہے اُن کے لئے جو خشیت رکھتے ہیں (۲۶)۔

اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ۝۲۷ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝۲۸ وَ

بھلا تمہارا (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کا؟ جسے اسی نے بنایا ہے (۲۷)۔ اُس کی چھت کو بلند کیا اور

اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝۲۹ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝۳۰

اُسے درست بنایا (۲۸)۔ اور اس کی رات کو ڈھانپا اور اُس کے دن کو ظاہر کیا (۲۹)۔ اور اس کے بعد زمین کو بچھایا (۳۰)۔

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝۳۱ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝۳۲ مَتَاعًا لَّكُمْ

(اور) اس سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا (۳۱)۔ اور پہاڑوں کو قائم کر دیا (۳۲)۔ (یہ سب) تمہیں اور تمہارے

وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝۳۳ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝۳۴ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ

مویشیوں کو فائدہ پہونچانے کو (۳۳)۔ سو جب وہ بڑا ہنگامہ آجائے گا (۳۴)۔ (یعنی) جس دن انسان کو اس کا کیا یاد

الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝۳۵ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝۳۶ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝۳۷

پڑ جائے گا (۳۵)۔ اور ہر دیکھنے والے پر دوزخ ظاہر کر دی جائے گی (۳۶)۔ تو جس کسی نے سرکشی کی ہو گی (۳۷)۔

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۳۸ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِیَ الْمَاْوٰى ۝۳۹ وَاَمَّا مَنْ

اور دنیوی زندگی کو اختیار کیا ہوگا (۳۸)۔ تو ایسے کا ٹھکانا بس دوزخ ہی ہوگا (۳۹)۔ اور جو کوئی ڈرا ہوگا اپنے پروردگار کے

خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝۴۰ فَاِنَّ الْجَنَّةَ

سامنے کھڑے ہونے سے اور نفس کو خواہش سے روکا ہوگا (۴۰)۔ تو ایسے کا ٹھکانا بس جنت ہی ہے (۴۱)۔ یہ لوگ آپ سے ساعت

هِیَ الْمَاْوٰى ۝۴۱ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۝۴۲ فِيْمَ اَنْتَ

(موعودہ) سے متعلق پوچھتے ہیں کہ کب اس کا وقوع ہوگا؟ (۴۲)۔ سو آپ کو اس کے بیان سے کیا سروکار؟ (۴۳)۔ اس (کے وقت)

مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝۴۳ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝۴۴ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝۴۵

کی تعیین تو آپ کے پروردگار پر منتہی ہوتی ہے (۴۴)۔ آپ تو بس ڈرانے والے ہیں اس کے لئے جو اس سے ڈرتا ہے (۴۵)۔

ع ۲۶ / ۳

توضیحی ترجمہ

(۲۰) (تو موسیٰ نے ایسا ہی کیا، اس پر فرعون نے ان سے دلیل طلب کی) تو موسیٰ نے اس کو (اللہ کی قدرت کی) بڑی نشانی (عصا والے معجزہ کی شکل میں) دکھائی۔

(۲۱) پھر بھی اس نے (اُنھیں) جھٹلا دیا اور مانا نہیں۔

(۲۲) پھر (فرعون وہاں سے) چلا گیا اور کوشش میں لگ گیا۔ (کہ کس طرح موسیٰ کو زیر کروں اور روکوں)

(۲۳) پھر اس نے (لوگوں کو) جمع کیا اور اعلان کیا۔

(۲۴) اور کہا کہ میں ہی ہوں سب سے بڑا رب! (یہ موسیٰ کس کے بھیجے ہوئے آئے ہیں؟)

(۲۵) نتیجہ یہ ہوا کہ (سب سے بلند و بالا) اللہ نے اس کو دنیا اور آخرت کے عذاب میں پکڑ لیا۔ (دنیا میں تو وہ سمندر میں ڈبو دیا گیا، آخرت میں دوزخ میں جلے گا)

(۲۶) اس واقعہ میں یقیناً اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو (اللہ کا) خوف دل میں رکھتا ہو۔

(۲۷) انسانو! ذرا بتاؤ تمہیں پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو؟ اُس کو اللہ نے بنایا ہے۔ (جو اللہ آسمان جیسی عظیم چیز بنا سکتا ہے وہ انسان کو دوبارہ نہیں پیدا کر سکتا؟)

(۲۸) (اب ذرا آسمان پر غور کرو) اس کو کس قدر اونچا بنایا، اور (کیسے) اس کو منظم، مرتب اور مضبوط بنایا۔

(۲۹) اور (کیسے) اندھیری کی رات اس کی، اور (کیسے) نکالی دھوپ اس کی۔

(۳۰) اور زمین (کو بھی دیکھو) جس کو اس کے بعد (فرش بنا کر) بچھا دیا۔

(۳۱) اس (زمین) سے پانی اور چارہ نکالا۔

(۳۲) اور پہاڑوں کو (مضبوطی سے) گاڑ دیا (تا کہ زمین کو اضطرابات سے محفوظ رکھیں)

(۳۳) یہ سب چیزیں تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لئے ہیں۔

(۳۴) (اب سنو!) پس جب وہ ہنگامہ برپا ہوگا۔

(۳۵) جس دن انسان اپنا کیا دھرا یاد کرے گا۔

(۳۶) اور دوزخ ہر دیکھنے والے (یعنی سب) کے سامنے ظاہر کر دی جائے گی۔

(۳۷) تو وہ جس نے سرکشی کی (ہوگی)۔

(۳۸) اور دنیا کی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دی (ہوگی)

(۳۹) تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔

(۴۰) اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے (حساب کے دن) کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور اس نے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا۔

(۴۱) تو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔

(۴۲) لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی؟

(۴۳) اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق؟

(۴۴) اس (کے علم) کی انتہا تو آپ کے رب کے پاس ہے۔ (وہی صحیح وقت بتا سکتا ہے)

(۴۵) آپ تو فقط ڈرانے والے ہیں (یوں تو سب کو لیکن اصلاً) اس کو جو اس سے ڈرے۔

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا ﴿٤٦﴾ ع

جس دن یہ اس کو دیکھ لیں گے (یہ معلوم ہوگا کہ) گویا یہ لوگ صرف ایک شام یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں (۴۶)۔

سُورَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ كَذَا الْخ

سورۂ عبس مکی ہے، اس میں ۴۲ آیتیں اور ایک رکوع ہے (اور اب اخیر پارہ تک ہر سورت ایک ہی رکوع پر مشتمل ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ﴿١﴾ أَنْ جَآءَهُ الْأَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكّٰىٓ ﴿٣﴾

(پیمبر) چیں بجبیں ہوئے اور منہ پھیرلیا (۱)۔ اس بات پر کہ اُن کے پاس نابینا آیا (۲)۔ اور آپ کو کیا خبر شاید وہ سنور ہی جاتا (۳)۔

أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَأَنْتَ لَهُ

یا نصیحت قبول کرلیتا تو اس کو نصیحت فائدہ پہونچادیتی (۴)۔ سو جو شخص (دین سے) بے اعتنائی کرتا ہے (۵)۔ آپ اس کی فکر میں

تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾

تو پڑجاتے ہیں (۶)۔ (حالانکہ) وہ اگر نہ سنورے تو آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں (۷)۔ اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے (۸)۔

وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ

اور وہ (اللہ سے) ڈرتا رہتا ہے (۹)۔ تو آپ اُس سے بے اعتنائی برتتے ہیں (۱۰)۔ ہرگز ایسا نہ کیجئے، یہ (قرآن) تو بس ایک نصیحت ہے (۱۱)۔ سو

شَآءَ ذَكَرَهُ ﴿١٢﴾ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِأَيْدِي

جس کا جی چاہے اُسے قبول کرے (۱۲)۔ (وہ ثبت ہے) معزز صحیفوں میں (۱۳)۔ جو بلند و پاک ہیں (۱۴)۔ ہاتھوں میں ایسے لکھنے والوں کے (رہتے)

سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَآ أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مِنْ أَيِّ

ہیں (۱۵)۔ جو کرم اور نیک ہیں (۱۶)۔ انسان پر اللہ کی مار، وہ کیسا ناشکرا ہے (۱۷)۔ (اللہ نے) اُسے کس (حقیر) چیز

شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ

سے پیدا کیا (۱۸)۔ نطفہ سے، پھر اُسے قدر و تناسب سے بنایا (۱۹)۔ پھر اُس کے لئے راستہ آسان

يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنْشَرَهُ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا

کردیا (۲۰)۔ پھر اُسے موت دی، پھر اُسے قبر میں لے گیا (۲۱)۔ پھر جب چاہے گا اُسے جلا اُٹھائے گا (۲۲)۔ (اس نے شکر) ہرگز

يَقْضِ مَآ أَمَرَهُ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلٰى طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا

نہیں (ادا کیا، اور اللہ نے) جو حکم اُسے دیا تھا اُسے وہ بجا نہیں لایا (۲۳)۔ سو انسان ذرا دیکھے تو غذا کی طرف (۲۴)۔ ہم نے برسایا

ع ۲۰ / ۴

وقف لازم

توضیحی ترجمہ

(۴۶) جس دن یہ (حساب کتاب کے) اس (دن) کو دیکھ لیں گے تو انھیں ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے وہ (دنیا میں یا قبر میں) ایک شام یا ایک صبح سے زیادہ نہیں رہے۔ (یعنی ایک پورا دن بھی نہیں رہے)

سورۂ عبس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اس سورت کے شروع کی آیتوں میں آپ کو ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ کرکے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص حق کی حقیقی طلب رکھتا ہو اور اپنی اصلاح چاہتا ہو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کو وقت دیا جائے بمقابلہ اُن کے جو حق کی طلب نہیں رکھتے اور اپنی اصلاح کی ضرورت نہیں سمجھتے، خواہ وہ کتنے ہی اہم لوگ ہوں۔ واقعہ یوں تھا کہ ایک مرتبہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) قریش کے کچھ سرداروں سے گفتگو فرمارہے تھے کہ ایک صحابی عبداللہ بن اُمّ مکتوم آئے اور کچھ سکھانے کی درخواست کرنے لگے، نابینا ہونے کی وجہ سے وہ دیکھ نہیں پائے کہ آپ اہم گفتگو میں مصروف ہیں، حضورؐ کو اُن کی یہ مداخلت ناگوار ہوئی اور آپؐ نے منھ گھمالیا، اس وقت آپؐ کا ذہن ادھر نہیں گیا کہ نابینا ہونے کی وجہ سے ان سے یہ غلطی ہوئی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں کے ذریعہ توجہ دلائی)

(۱) (پیغمبر نے) منھ بنایا اور رُخ پھیرلیا۔

(۲) اس لئے کہ اُن کے پاس وہ نابینا آگیا تھا۔

(۳) اور آپ کیا جانیں شاید وہ (آپ کی تعلیم سے پوری طرح) سنور جاتا۔

(۴) یا کم از کم جو نصیحت وہ لیتا وہ نصیحت اُسے فائدہ پہونچاتی۔

(۵) (بمقابلہ اس کے) جو بے پروائی دکھارہا تھا۔

(۶) اس کے تو آپ پیچھے پڑے تھے۔

(۷) حالانکہ اگر وہ نہ (بھی) سدھرے تو آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں آتی۔

(۸) اور جو (دین کی طلب میں) دوڑتا ہوا آیا ہے۔

(۹) اور وہ (اللہ) سے ڈرتا ہے۔ (حقیقی طالب ہے)

(۱۰) اس کی طرف سے آپ بے اعتنائی برتتے ہیں۔

(۱۱) (ایسا) ہرگز نہیں (کریں) یہ قرآن تو نصیحت ہے۔

(۱۲) جو چاہے اس سے نصیحت لے۔

(۱۳) وہ ایسے صحیفوں میں ہے جو بڑے مقدس ہیں۔

(۱۴) بلند و بالا اور پاک صاف ہیں۔

(۱۵) لکھنے والوں (فرشتوں) کے ہاتھ میں ہیں۔

(۱۶) جو مکرم اور پاکباز ہیں۔

(۱۷) (خدا کی) مار ہو انسان پر کیسا ناشکرا ہے۔ (اس قدر وضاحتوں کے بعد بھی قرآن کی قدر نہیں کرتا)

(۱۸) (وہ ذرا سوچے کہ اللہ نے) اسے کس چیز سے پیدا کیا؟

(۱۹) نطفے سے اس کو پیدا کیا، اور ایک خاص انداز دیا۔

(۲۰) پھر اس کے لئے (نکلنے کا) راستہ آسان کردیا۔

(۲۱) پھر اُسے موت دی، اور قبر میں پہونچادیا۔

(۲۲) پھر جب چاہے گا دوبارہ اُٹھا کھڑا کرے گا۔

(۲۳) ہرگز نہیں! اُسے جو حکم دیا گیا تھا اس نے نہیں مانا۔

(۲۴) تو انسان (ذرا) اپنے کھانے ہی کو دیکھ لے۔

(۲۵) (یہ کیسے ہم نے اس تک پہونچایا؟ پہلے) ہم نے برسایا

الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾

خوب پانی (۲۵)۔ پھر ہم نے زمین کو خوب پھاڑا (۲۶)۔ پھر ہم نے اُگایا اُس میں غلّہ (۲۷)۔

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّفَاكِهَةً

اور انگور اور ترکاری (۲۸)۔ اور زیتون اور کھجور (۲۹)۔ اور گھنے باغ (۳۰)۔ اور میوے اور

وَّاَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾

چارے (۳۱)۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ کے لئے (۳۲)۔ تو جس وقت شدید شور برپا ہو جائے گا (۳۳)۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَ

جس روز بھاگے گا انسان اپنے بھائی سے (۳۴)۔ اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے (۳۵)۔ اور اپنی

بَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ

بیوی سے اور اپنی اولاد سے (۳۶)۔ اُن میں سے ہر شخص کو اس روز اپنی ہی پڑی ہوگی دوسرے سے بے توجہ

يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوْهٌ

کر دینے والی (۳۷)۔ (کتنے) چہرے اس روز چمکتے ہوئے (۳۸)۔ ہنستے ہوئے بشاش ہوں گے (۳۹)۔

يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور (کتنے) چہروں پر اس روز سیاہی ہوگی (۴۰)۔ اُن پر کدورت چھائی ہوگی (۴۱)۔ یہی لوگ تو ہیں

الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

کافر فاجر (۴۲)۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — هِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ تکویر مکی ہے — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — اس میں ۲۹ آیتیں ہیں

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ

جب آفتاب لپیٹ لیا جائے (۱)۔ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں (۲)۔ اور جب پہاڑ چلا دیئے جائیں (۳)۔

سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَ

اور جب اونٹنیاں چھٹی پھرنے لگیں (۴)۔ اور جب وحشی جانور اکٹھے کر دیئے جائیں (۵)۔ اور جب سمندر بھڑکا دیئے

اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ

جائیں (۶)۔ اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کر دیئے جائیں (۷)۔ اور جب زندہ دفن کی ہوئی (لڑکی) سے

توضیحی ترجمہ

خوب پانی۔
(۲۶) پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا۔
(۲۷) پھر ہم نے اس میں (سے) غلہ اُگایا۔
(۲۸) اور انگور اور ترکاریاں۔ (یعنی پھل و سبزیاں)
(۲۹) اور زیتون اور کھجور (جیسی نعمتیں)
(۳۰) اور گھنے گھنے باغات (اُگائے)
(۳۱) اور میوے اور (تمہارے جانوروں کے لئے) چارہ۔
(۳۲) (یہ سب چیزیں ہم نے پیدا کیں) تمہارے فائدے کے لئے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لئے۔
(۳۳) (کرلو جتنی ناشکری کر رہے ہو) آخر جب وہ کان پھاڑنے والی (صور کی) آواز آجائے گی۔
(۳۴) اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے۔
(۳۵) اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔
(۳۶) اور اپنی بیوی سے اور اپنے بچوں سے۔
(۳۷) (کیونکہ) ان میں سے ہر شخص کی اُس دن ایسی حالت ہوگی (اور اُس کو ایسی فکر دامنگیر ہوگی) جو اس کے خود کے لئے ہی کافی ہوگی۔ (اور اس کو دوسروں سے بے نیاز کر دے گی، خواہ کتنے ہی قریبی عزیز ہوں)
(۳۸) اس دن (جب اعمال نامہ ملے گا تو بہت سے) چہرے (ایمانی نور سے) دمک رہے ہوں گے۔
(۳۹) ہنس رہے ہوں گے خوشی مناتے ہوئے۔
(۴۰) اور بہت سے چہروں پر اُس دن خاک پڑی ہوگی۔
(۴۱) چھائی ہوگی اُن پر (کفر کی کدورت کی) سیاہی۔
(۴۲) یہ وہی لوگ ہوں گے جو کافر تھے، بدکار تھے۔

سورۂ تکویر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اس سورت کی پہلی آیت سے آیت نمبر ۱۴ تک صور قیامت کے نفخۂ اول اور آخرت کے حالات و وقعات بیان کئے گئے ہیں)
(۱) جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔ (یعنی سورج بے نور ہو جائے گا اور اس کی کرنیں اور شعاعیں جن سے دھوپ پھیلتی ہے لپیٹ کر رکھ دی جائیں گی)
(۲) اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے، یا ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔
(۳) اور جب پہاڑ چلا دیئے جائیں گے۔
(۴) اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی۔ (یعنی قیامت کے حالات اتنے ہولناک ہوں گے کہ اس کو قیمتی سے قیمتی مال کی بربادی کی طرف بھی توجہ نہ کرنے دیں گے)
(۵) اور جب جنگلی جانور اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ (یعنی مارے دہشت کے ایک جگہ جمع ہو جائیں گے)
(۶) اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔ (یعنی اُن میں اللہ کے حکم سے آگ لگ جائے گی)
(۷) اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جائیں گے۔
(۸) اور جب زندہ دفن کی ہوئی (لڑکی) سے

سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا

سوال کیا جائے گا (۸)۔ کہ وہ کس گناہ میں ماری ڈالی گئی تھی (۹)۔ اور جب (اعمال کے) صحیفے کھول دیئے جائیں گے (۱۰)۔ اور جب

السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾

آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی (۱۱)۔ اور جب دوزخ دہکا دی جائے گی (۱۲)۔ اور جب جنت نزدیک کر دی جائے گی (۱۳)۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ

(اس وقت) ہر شخص جان لے گا (ان اعمال کو) جنھیں لے کر وہ آیا ہے (۱۴)۔ میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے ستاروں کی (۱۵)۔

الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ

چلتے رہنے والے، جا چھپنے والوں کی (۱۶)۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے (۱۷)۔ اور صبح کی جب وہ آنے لگے (۱۸)۔ کہ یہ

لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾

(قرآن) ایک کلام ہے معزز قاصد کا (لایا ہوا) (۱۹)۔ جو قوت والا، ذی مرتبہ ہے مالکِ عرش کے نزدیک ہے (۲۰)۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَآهُ

وہاں سردار ہے، امانت دار ہے (۲۱)۔ اور تمہارے یہ ساتھی ذرا بھی مجنون نہیں ہیں (۲۲)۔ اور یہ اُس

بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ

(فرشتہ) کو (آسمان کے) روشن کنارہ پر دیکھ چکے ہیں (۲۳)۔ اور یہ غیب کے بارے میں بخیل بھی نہیں (۲۴)۔ اور نہ یہ

بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

(قرآن) کسی شیطان مردود کا کلام ہے (۲۵)۔ تو تم لوگ کدھر جا رہے ہو؟ (۲۶)۔ یہ قرآن تو بس ایک نصیحت نامہ ہے

لِّلْعَالَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَاءُونَ

جہاں والوں کے لئے (۲۷)۔ (یعنی) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے (۲۸)۔ اور تم چاہ بھی تو نہیں سکتے

إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾

بغیر اس کے کہ پروردگار عالم چاہ لے (۲۹)۔

سُورَةُ الانْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ انفطار مکی ہے — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — اس میں ۲۹ آیتیں ہیں

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان پھٹ جائے (۱)۔ اور جب ستارے جھڑ پڑیں (۲)۔ اور جب سمندر

توضیحی ترجمہ

پوچھا جائے گا۔

(۹) کہ اُسے کس جرم میں قتل کیا گیا؟۔

(۱۰) اور جب اعمال نامے کھول دیئے جائیں گے۔ (جنھیں موت کے وقت لپیٹ دیا گیا تھا)

(۱۱) اور جب آسمان کا چھلکا اُتار دیا جائے گا۔ (تا کہ اوپر کی چیزیں نظر آنے لگیں)

(۱۲) اور جب دوزخ (اور زیادہ) بھڑکائی جائے گی۔

(۱۳) اور جب جنت قریب لے آئی جائے گی (متقیوں کے، تا کہ اسے دیکھ کر انھیں مسرت و فرحت حاصل ہو)

(۱۴) تو (اس وقت) ہر شخص کو اپنا کیا دھرا معلوم ہو جائے گا۔

(۱۵) اب میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے (ستاروں) کی۔

(۱۶) چلنے پھرنے والے (اور) چھپنے والے (ستاروں) کی۔ (مثلاً زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد)

(۱۷) اور رات کی جب پھیل جائے (یا جانے لگے)

(۱۸) اور صبح کی جب وہ سانس لے۔ (یعنی جب صبح طلوع ہو اور بادِ نسیم چلے)

(۱۹) کہ یہ (قرآن) یقینی طور پر ایک معزز فرشتے (جبرئیل) کی زبانی پہونچایا ہوا کلام ہے۔

(۲۰) جو قوت والا ہے (اور) جس کا عرش والے (خدا) کے پاس بڑا مرتبہ ہے۔

(۲۱) (وہ فرشتوں کا) مطاع ہے وہاں (یعنی فرشتے اس کی بات مانتے ہیں، اور وہ انتہائی) امانت دار ہے۔

(۲۲) اور تمہارے (یہ) ساتھی (اور ہمارے پیغمبر محمد ﷺ) مجنون نہیں ہیں۔

(۲۳) اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ انھوں نے اس فرشتے کو (ان کی اصل صورت میں) کھلے ہوئے افق پر دیکھا ہے۔

(۲۴) اور وہ غیب کی باتوں کے بارے میں بخیل بھی نہیں ہیں۔ (جو انھیں وحی کے ذریعہ معلوم ہوتی ہیں وہ لوگوں سے چھپاتے نہیں بلکہ بتا دیتے ہیں)

(۲۵) نہ یہ (قرآن) کسی مردود شیطان کا (پہونچایا ہوا) کلام ہے۔ (کہ وہ اس میں تبدیلی کر لیتا)

(۲۶) (جب یہ بات ثابت ہے تو) پھر تم لوگ کہاں جا رہے ہو؟ (مانتے کیوں نہیں؟)

(۲۷) یہ تو ایک نصیحت نامہ ہے دنیا جہان کے لئے۔

(۲۸) ہر اُس شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھی راہ چلنا چاہے۔

ع ۱ — ۲۹ — ۶

(۲۹) اور تم بغیر پروردگار عالم کے کچھ نہیں چاہ سکتے۔ (یعنی یہ قرآن فی نفسہٖ تو نصیحت ہے لیکن اس کی تاثیر مشیتِ الٰہی پر موقوف ہے جو بعض لوگوں کے لئے متعلق ہوتی ہے اور بعض کے لئے کسی حکمت سے متعلق نہیں ہوتی)

سورۂ انفطار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) (اللہ کے حکم اور اس کی ہیبت سے) جب آسمان پھٹ جائے گا۔

(۲) اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے۔

(۳) اور جب سب سمندر (کھارے ہوں یا میٹھے)

فُجِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ

بہہ پڑیں (۳)۔ اور جب قبریں شق کر دی جائیں (۴)۔ (تو اس وقت) ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان

اَخَّرَتْ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶ الَّذِيْ

لے گا (۵)۔ اے انسان! تجھ کو کس چیز نے اپنے پروردگار کریم سے متعلق بھول میں ڈال رکھا ہے (۶)۔ (وہ پروردگار)

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸

جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے درست کیا، پھر تجھے اعتدال پر بنایا (۷)۔ (اور) جس صورت میں بھی چاہا تجھے ترکیب دے دیا (۸)۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا

ہرگز نہیں (بھول میں نہ پڑنا تھا) اصل یہ ہے کہ تم جزا ہی کو جھٹلا رہے ہو (۹)۔ درآنحالیکہ تمہارے اوپر نگہبان مقرر ہیں (۱۰)۔

كَاتِبِيْنَ ۝۱۱ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳ وَّ

معزز لکھنے والے (فرشتے) (۱۱)۔ جو کچھ تم کرتے ہو اُسے وہ جانتے ہیں (۱۲)۔ بے شک نیک لوگ آسائش میں ہوں گے (۱۳)۔

اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝۱۴ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۵ وَمَا هُمْ عَنْهَا

اور بے شک بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے (۱۴)۔ اس میں داخل ہوں گے روزِ جزا کو (۱۵)۔ اور (پھر) اس سے غائب نہ

بِغَآئِبِيْنَ ۝۱۶ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۷ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ

ہونے پائیں گے (۱۶)۔ اور آپ کو کیا خبر (اے پیغمبر) کہ روزِ جزا ہے کیا چیز؟ (۱۷)۔ ہاں! آپ کو کیا خبر کہ روزِ جزا ہے

الدِّيْنِ ۝۱۸ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۗ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝۱۹

کیا چیز؟ (۱۸)۔ یہ دن وہ ہے کہ کسی کا بس کسی کے لئے کچھ بھی نہ چلے گا، اور حکومت اُس روز (سر بہ سر) اللہ ہی کی ہوگی (۱۹)۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ مطففین مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۳۶ آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝۲

(بڑی) خرابی ہے کمی کرنے والوں کے لیے (۱)۔ کہ وہ جب دوسرں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں (۲)۔

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝۳ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ

اور جب وہ اُنھیں ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں (۳)۔ کیا اُنھیں اس کا خیال نہیں آتا ہے کہ وہ اُٹھائے

مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶

جائیں گے (۴)۔ ایک بڑے سخت دن میں (۵)۔ جس دن کہ (تمام) لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے روبرو (۶)۔

توضیحی ترجمہ

اُبال دیئے جائیں گے۔ (یعنی بہہ پڑیں گے)
(۴) اور جب قبریں (شق کر کے) اُکھاڑ دی جائیں گی۔
(۵) اُس وقت ہر شخص کو پتہ چل جائے گا کہ اُس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا۔ (یعنی کون سے بھلے بُرے کام اس نے کئے یا نہیں کئے، اُن کا اثر پیچھے چھوڑا یا نہیں چھوڑا، سب اس وقت سامنے آجائیں گے)
(۶) اے انسان! کس چیز نے تجھے اپنے ایسے رب کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟ (کہ تو اس کی صفتِ کرم کا سہارا لے کر دوسری صفات سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے)
(۷) (وہ رب تو وہ ہے) جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے ٹھیک ٹھیک بنایا، پھر تیری ہر چیز مناسب ومعتدل بنائی۔
(۸) پھر جس صورت میں چاہا تجھے ڈھال دیا۔
(۹) ہرگز نہیں! (ایسا ہونا چاہئے کہ تم اپنے خالق ومالک کی بات پر یقین نہ کرو) لیکن تم (ہو کہ) جزا وسزا (کے دن) کو جھٹلاتے ہو۔
(۱۰) اور (یہ جب ہے جب کہ) یقینی طور پر تم پر نگراں (فرشتے) مقرر ہیں۔
(۱۱) (جو) معزز لکھنے والے (کراماً کاتبین) ہیں۔
(۱۲) (وہ خوب) جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔
(۱۳) یقین رکھو نیک لوگ (آخرت میں) بڑی نعمتوں میں ہوں گے۔
(۱۴) اور بدکار لوگ ضرور دوزخ میں ہوں گے۔
(۱۵) وہ اُس میں جزا کے دن داخل ہوں گے۔
(۱۶) اور وہ اُس سے غائب نہیں ہو سکتے۔
(۱۷) اور آپ کو کیا پتہ کہ روزِ جزا کیا ہے؟
(۱۸) اور (ہم پھر کہتے ہیں کہ) آپ کیا جانیں کہ روزِ جزا کیا ہے؟ (یعنی اس کی مکمل تفصیلات کیا ہیں؟)
(۱۹) (مختصراً یوں سمجھئے کہ) وہ وہ دن ہوگا جس میں کوئی کسی کے لئے کچھ نہ کر سکے گا، اور اس دن تمام تر حکم اللہ ہی کا چلے گا۔ (یعنی دنیا والا اختیار، کہ آدمی اپنے لئے اور دوسرے کے لئے بہت کچھ کر سکتا ہے، چھین لیا گیا ہوگا)

ع ۱ — ۱۹ — ۷

سورۂ مطففین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) بڑی خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کی۔
(۲) (یہ وہ لوگ ہیں) جو لوگوں سے کوئی چیز ناپ (تول) کر لیتے ہیں تو پوری پوری لیتے ہیں۔
(۳) اور جب وہ کسی کو ناپ (یا تول) کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں (یعنی ڈنڈی مار دیتے ہیں)
(۴) کیا اُنھیں (اس بات کا) خیال نہیں کہ وہ (مرنے کے بعد ایک دن) اُٹھائے جائیں گے۔
(۵) ایک بڑے (اور عظیم) دن (کی پیشی) کے لئے۔
(۶) جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ (حساب وکتاب کے لئے)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝۷ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝۸

ہرگز (ایسا) نہیں (کہ جزا و سزا نہیں) بے شک بدکاروں کا نامۂ عمل سجین میں ہوگا (۷)۔ اور آپ کو کیا خبر کہ سجین

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ

کیا چیز ہے؟ (۸)۔ ایک رجسٹر ہے نشان کیا ہوا (۹) کمبختی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لئے (۱۰)۔ جو روزِ جزا

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۱۱ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲ اِذَا

کو جھٹلا رہے ہیں (۱۱)۔ اور اُس کو تو بس وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے گذرنے والا ہو، گناہوں میں پڑا رہنے والا ہو (۱۲)۔ اُسے جب

تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ

ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے خرافات ہیں (۱۳)۔ ہرگز نہیں، اصل یہ ہے کہ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

اُن کے دلوں پر اُن کے کرتوتوں سے رنگ جم گئے ہیں (۱۴)۔ (ایسا) ہرگز نہیں یہ اس روز اپنے پروردگار

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝۱۵ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝۱۶ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ

(کے دیدار) سے روک دیئے جائیں گے (۱۵)۔ پھر یہ لوگ دوزخ میں گریں گے (۱۶)۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہی وہ ہے جسے تم

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۷ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝۱۸ وَ

جھٹلایا کرتے تھے (۱۷)۔ ہرگز (ایسا) نہیں، بے شک نیک کاموں کا نامۂ اعمال علیین میں ہے (۱۸)۔ اور

مَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝۱۹ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۲۰ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۲۱

آپ کو کیا خبر کہ علیین ہے کیا؟ (۱۹)۔ وہ ایک رجسٹر ہے نشان کیا ہوا (۲۰)۔ جس کو مقربین دیکھتے ہیں (۲۱)۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۲۲ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝۲۳ تَعْرِفُ فِيْ

بے شک نیک کار (بڑی) نعمتوں میں ہوں گے (۲۲)۔ مسہریوں پر دیکھ رہے ہوں گے (۲۳)۔ تو اُن

وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝۲۴ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝۲۵ خِتٰمُهٗ

کے چہروں ہی سے راحت کی بشاشت جان لے گا (۲۴)۔ اُنھیں پینے کو سربہ مہر شراب ملے گی (۲۵)۔

مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝۲۶ وَمِزَاجُهٗ مِنْ

اس کی مہر مشک کی ہوگی، اور حرص کرنے والوں کو حرص ایسی چیز کی کرنی چاہئے (۲۶)۔ اور اُس کی

تَسْنِيْمٍ ۝۲۷ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۲۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

آمیزش تسنیم سے ہوگی (۲۷)۔ وہ چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے (۲۸)۔ اور جو لوگ (دنیا میں) جرم کرتے رہے

توضیحی ترجمہ

(۷) ہرگز نہیں! (ایسا نہیں ہوسکتا کہ یہ دن نہ آئے اور حساب و کتاب نہ ہو اور جزا و سزا نہ ملے، اسی دن کے انتظار میں) بے شک بدکار لوگوں (میں سے ہر ایک) کا اعمالنامہ سجین میں (محفوظ) ہے۔

(۸) اور آپ کیا جانیں کہ سجین کیا ہے؟ (یعنی سجین میں رکھا ہوا اعمالنامہ کیا ہے؟)

(۹) (ہم بتاتے ہیں) وہ ایک لکھا رجسٹر ہے۔

(۱۰) اُس دن بڑی خرابی ہوگی (یعنی بڑی بری حالت ہوگی اس دن کو) جھٹلانے والوں کی۔

(۱۱) اُن کی جو جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔

(۱۲) اور اُس دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے گذرا ہوا گنہگار ہو۔

(۱۳) اُس (کا حال یہ ہے کہ اُس) کو جب ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ "یہ تو پچھلے لوگوں کے افسانے ہیں"۔

(۱۴) ہرگز نہیں! (یہ بات بالکل نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) یہ جو (برے) عمل کرتے رہے ہیں اُس نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے۔

۱۵) ہرگز نہیں! (یہ نہیں ہوسکتا کہ ان کو سزا نہ ملے، سب سے بڑی سزا ان کے لئے یہ ہوگی کہ) بے شک یہ دیدارِ الٰہی سے روک دیئے جائیں گے۔

۱۶) پھر ان سب کو دوزخ میں داخل ہونا ہوگا۔

۱۷) پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

۱۸) ہرگز نہیں! (یہ نہیں ہوسکتا کہ نیک لوگوں کو ان کا صلہ اور انعام نہ ملے) بیشک نیک لوگوں (میں سے ایک) کا اعمال نامہ علیین میں (محفوظ) ہے۔

۱۹) اور (ہاں!) آپ کیا جانیں کہ علیین کیا ہے؟ (یعنی علیین میں رکھا ہوا اعمالنامہ کیا ہے؟)

۲۰) (ہم بتاتے ہیں) وہ ایک لکھا رجسٹر ہے۔

۲) جسے مقرب فرشتے (شوق سے) دیکھتے ہیں۔ ورو وہاں حاضر رہتے ہیں، قربان جایئے! کیا روانی بیان کی ہے رب کریم نے نیک لوگوں کی)

(۲۲) یقین جانو نیک لوگ بڑی ہی نعمتوں میں ہوں گے۔

(۲۳) آرام دہ نشستوں پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہوں گے۔

(۲۴) آپ (دیکھیں تو) ان کے چہروں سے نعمتوں کی رونق و بشاشت صاف پہچان لیں گے۔

(۲۵) اُن کو اعلیٰ قسم کی خالص مہر لگی ہوئی شراب پلائی جائے گی۔

(۲۶) (اسکے قیمتی ہونے اور نفاست کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ) اس کی مہر (بھی لاکھ کی نہیں) مشک کی ہوگی۔ (کہ ہاتھ میں بوتل لیتے ہی طبیعت مہک اُٹھے) اور یہ ہے وہ چیز جن پر لالچ کرنے والے لالچ کریں (نہ کہ دنیا کی شراب اور اس کی دوسری وہ نعمتیں جن پر پلے پڑتے ہیں)

(۲۷) اور (مزید سنو!) اس (شراب) کی آمیزش تسنیم (چشمہ کے پانی) کی ہوگی۔

(۲۸) جو ایسا چشمہ ہے جس سے اللہ کے مقرب بندے پانی پئیں گے۔

(۲۹) (نیک و بد کا دنیا کا حال سنو) جو لوگ مجرم تھے

كَانُوا مِنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝٢٩ وَاِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝٣٠

وہ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے (۲۹)۔ اور جب اُن پر گذرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارہ کرتے رہتے (۳۰)۔

وَاِذَا انْقَلَبُوا اِلٰى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝٣١ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوا

اور جب اپنے گھروں کو جاتے تو دل لگیاں کرتے جاتے تھے (۳۱)۔ اور جب اُنھیں دیکھتے تو کہا

اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝٣٢ وَمَا اُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حٰفِظِينَ ۝٣٣ فَالْيَوْمَ

کرتے تھے کہ یہی لوگ تو بھٹکے ہوئے ہیں (۳۲)۔ حالانکہ یہ ان پر نگراں بنا کر تو بھیجے نہیں گئے تھے (۳۳)۔ سو آج

الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝٣٤ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُونَ ۝٣٥

کے دن ایمان والے کافروں پر ہنستے ہیں (۳۴)۔ مسہریوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہیں (۳۵)۔

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝٣٦

واقعی کافروں کو اپنے کرتوتوں کا مزہ خوب مل کر رہا (۳۶)۔

سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُونَ اٰيَةً

سورۂ انشقاق مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۲۵ آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝١ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝٢ وَاِذَا الْاَرْضُ

جب آسمان پھٹ جائے (۱)۔ اور اپنے پروردگار کا حکم سن لے، اور وہ اسی لائق ہے (۲)۔ اور جب زمین (کھینچ کر) بڑھادی

مُدَّتْ ۝٣ وَاَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝٤ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝٥

جائے (۳)۔ اور اپنے اندر کی چیزوں کو نکال پھینکے اور خالی ہوجائے (۴)۔ اور اپنے پروردگار کا حکم سن لے اور وہ اسی لائق ہے (۵)۔

يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيهِ ۝٦ فَاَمَّا مَنْ

اے انسان! تو کام میں بجٹا رہتا ہے اپنے پروردگار کے پاس پہونچنے تک، پھر اُس سے جا ملے گا (۶)۔ تو جس

اُوتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِينِهٖ ۝٧ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا ۝٨ وَّيَنْقَلِبُ

کا نامۂ عمل اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا (۷)۔ اُس سے حساب آسان ہی لیا جائے گا (۸)۔ اور وہ اپنے

اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُورًا ۝٩ وَاَمَّا مَنْ اُوتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝١٠ فَسَوْفَ

والوں کے پاس خوشی خوشی لوٹ آئے گا (۹)۔ اور جس کسی کا نامۂ عمل اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا (۱۰)۔ سو وہ

يَدْعُوا ثُبُورًا ۝١١ وَّيَصْلٰى سَعِيرًا ۝١٢ اِنَّهٗ كَانَ فِيٓ اَهْلِهٖ مَسْرُورًا ۝١٣

موت کو پکارے گا (۱۱)۔ اور جہنم میں گرے گا (۱۲)۔ یہ اپنے والوں میں مگن رہا کرتا تھا (۱۳)۔

توضیحی ترجمہ

وہ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے۔

(۳۰) اور (ان کا حال یہ تھا کہ) جب اُن (ایمان والوں) کے پاس سے گزرتے تو (آپس میں) ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے تھے۔

(۳۱) اور جب اپنے گھروالوں کے پاس لوٹ کر جاتے تو دل لگیاں کرتے جاتے تھے۔

(۳۲) اور جب ان (مؤمنوں) کو دیکھتے (عبادت کرتے ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کے احکام پر چلتے ہوئے) تو کہتے کہ یہ لوگ یقیناً گمراہ ہوگئے ہیں۔

(۳۳) حالانکہ یہ ان مسلمانوں پر نگراں بنا کر تو نہیں بھیجے گئے تھے۔ (جو ہر وقت مؤمنوں پر نظر رکھتے ہیں اور اُن پر تبصرے کرتے رہتے ہیں)

(۳۴) پس (یہاں آخرت میں یہ ہوگا کہ) آج ایمان والے ان کافروں پر ہنسیں گے۔

(۳۵) آرام دہ نشستوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔

(۳۶) کہ کافر لوگوں کو واقعی اُن کاموں کا بدلہ مل گیا جو وہ کیا کرتے تھے۔

ع ۱ ۳۶ ۸

سورۂ انشقاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) جب آسمان پھٹ پڑے گا۔ (تا کہ اس میں سے غمام اور ملائکہ کا نزول ہو)

(۲) اور وہ اپنے رب کا حکم سن کر مان لے گا، اور وہ لائق ہے اسی کے۔ (یعنی رب کے حکم کی نافرمانی اس کے اختیار میں نہیں)

(۳) اور جب زمین کو کھینچ دیا جائے گا۔ (یعنی اس کی وسعت بڑھادی جائے گی تا کہ دنیا کے آغاز سے اختتام تک دنیا میں آنے والے تمام اولین وآخرین اس میں ایک ساتھ سما سکیں)

(۴) اور (زمین) جو کچھ اس میں (مدفون) ہے اس کو اُگل دے گی اور خالی ہوجائے گی۔

(۵) اور وہ (زمین) اپنے رب کا حکم سن کر مان لے گی، اور وہ لائق ہے اسی کے۔ (یعنی رب کے حکم کی نافرمانی اس کے اختیار میں نہیں، اس وقت انسان کو اپنا انجام معلوم ہوجائے گا)

(۶) اے انسان! تو (دنیوی زندگی میں) محنت و مشقت اور جدوجہد کرتا ہی رہتا ہے اپنے رب کے پاس پہونچنے (یعنی مرنے) تک، پھر تجھے بالآخر اُس سے ملنا ہی ہے۔ (اس لئے صحیح راستہ پر محنت کر تا کہ تجھے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے)

(۷) تو جس کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(۸) سو اُس سے آسان حساب لیا جائے گا۔

(۹) اور وہ اپنے گھروالوں کے پاس خوش خوش لوٹے گا۔

(۱۰) اور جس کو اس کا اعمال نامہ پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا۔

(۱۱) سو وہ (عذاب سے بچنے کے لئے) موت کو پکارے گا۔

(۱۲) اور جہنم (کی بھڑکتی ہوئی آگ) میں داخل ہوگا۔

(۱۳) (دنیا میں) وہ اپنے متعلقین میں بڑا خوش رہتا تھا۔

إِنَّهُۥ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ﴿١٤﴾ بَلَىٰٓ ۚ إِنَّ رَبَّهُۥ كَانَ بِهِۦ بَصِيرًا ﴿١٥﴾

اُس نے خیال کررکھا تھا کہ اُسے لوٹنا نہیں ہے (۱۴)۔ ضرور ہے، اس کا پروردگار اُسے خوب دیکھتا رہتا ہے (۱۵)۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِٱلشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَٱلَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَٱلْقَمَرِ إِذَا ٱتَّسَقَ ﴿١٨﴾

میں قسم کھاتا ہوں شفق کی (۱۶)۔ اور رات کی اور اُن چیزوں کی جنھیں وہ سمیٹ لیتی ہے (۱۷)۔ اور چاند کی جب وہ پورا ہوجاتا ہے (۱۸)۔

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قُرِئَ

کہ تم کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت میں پہونچنا ہے (۱۹)۔ تو انھیں کیا ہوا جو ایمان نہیں لاتے (۲۰)۔ اور

عَلَيْهِمُ ٱلْقُرْءَانُ لَا يَسْجُدُونَ ۩ ﴿٢١﴾ بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يُكَذِّبُونَ ﴿٢٢﴾

جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو جھکتے نہیں (۲۱)۔ بلکہ یہ کافر تو (اُلٹی) تکذیب کرتے ہیں (۲۲)۔

وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٤﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ

اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو یہ لوگ جمع کررہے ہیں (۲۳)۔ سو آپ انھیں خبر دیجئے ایک عذاب دردناک کی (۲۴)۔ البتہ جو لوگ

ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٢٥﴾

ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک عمل کئے، اُن کے لئے تو ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں (۲۵)۔

سُورَةُ ٱلْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ... بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ... اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ ءَايَةً

سورۂ بروج مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۲۲ آیتیں ہیں

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلْبُرُوجِ ﴿١﴾ وَٱلْيَوْمِ ٱلْمَوْعُودِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ﴿٣﴾

قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی (۱)۔ اور وعدہ کئے ہوئے دن کی (۲)۔ اور حاضری والے (دن) کی جس میں حاضری ہو (۳)۔

قُتِلَ أَصْحَٰبُ ٱلْأُخْدُودِ ﴿٤﴾ ٱلنَّارِ ذَاتِ ٱلْوَقُودِ ﴿٥﴾ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا

ہلاک ہوگئے خندق والے (۴)۔ ایندھن کی آگ والے (۵)۔ جس وقت وہ لوگ اس (آگ) کے پاس بیٹھے

قُعُودٌ ﴿٦﴾ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ﴿٧﴾ وَمَا

ہوئے تھے (۶)۔ اور اپنے اُس کرتوت کو دیکھ رہے تھے جو وہ ایمان والوں کے ساتھ کررہے تھے (۷)۔ اور

نَقَمُوا۟ مِنْهُمْ إِلَّآ أَن يُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿٨﴾ ٱلَّذِى

انھوں نے ان (ایمان والوں) میں اور کیا عیب پایا تھا بجز اس کے کہ وہ ایمان لے آئے تھے اللہ زبردست، سزاوار حمد پر (۸)۔

لَهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿٩﴾

وہی جس کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی، اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے (۹)۔

توضیحی ترجمہ

(۱۴) اس نے سمجھ رکھا تھا کہ وہ کبھی پلٹ کر نہیں جائے گا۔ (اللہ کے پاس، جہاں سے وہ آیا ہے)
(۱۵) کیوں نہیں؟ (لوٹنا ہوتا، جب کہ وہ بھیجا ہی اسی لئے گیا تھا، اور اسی لئے) اُس کا پروردگار بلا شک وشبہ اُس کو (مستقل) دیکھ رہا تھا۔
(۱۶) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اب میں قسم کھاتا ہوں شفق (یعنی شام کی سرخی) کی۔
(۱۷) اور رات کی اور ان تمام چیزوں کی جنھیں وہ سمیٹ لے۔
(۱۸) اور چاند کی جب وہ پورا ہوجائے۔
(۱۹) (یعنی ان سب کو گواہ بناتا ہوں کہ جیسے یہ تمام چیزیں اللہ کے حکم سے ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتی رہتی ہیں اسی طرح) تم سب (بھی) ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف بڑھتے جاؤ گے۔
(۲۰) تو انھیں کیا ہوا ہے کہ یہ (ان وضاحتوں اور دلائل کے باوجود) ایمان نہیں لاتے؟۔
(۲۱) اور جب اُن کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ (قرآن کے ایسے انکشافات دیکھ کر بھی جن کو ان کی عقل دریافت نہیں کرسکتی تھی اس کی عظمت تسلیم کرتے ہوئے اللہ کو) سجدہ نہیں کرتے؟۔
(۲۲) بلکہ یہ کافر لوگ (اُلٹا اس کو) جھٹلاتے ہیں۔
(۲۳) اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ اپنے اندر بھرے ہوئے ہیں۔ (یعنی بغض وعناد)
(۲۴) تو آپ انھیں خبر دیجئے دردناک عذاب کی۔
(۲۵) البتہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انھوں نے نیک عمل کئے ہیں اُن کے لئے نہ ختم ہونے والا ثواب ہے۔

سورۂ بروج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی۔ (بُرجوں سے مراد یا تو وہ بارہ بُرج ہیں جن کو سورج ایک سال کی مدت میں پورا کرتا ہے یا آسمانی قلعے کے وہ حصے جن میں فرشتے پہرہ دیتے ہیں، یا بڑے بڑے ستارے جو دیکھنے میں آسمان پر معلوم ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم)
(۲) اور (قیامت کے) اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔
(۳) اور اس (دن) کی جو حاضر ہوتا ہے (یعنی یوم جمعہ) اور اس (دن) کی جس کے پاس (لوگ) حاضر ہوتے ہیں۔ (یعنی یوم عرفہ)
(۴) (کہ) خندقوں والے (جنھوں نے ایمان والوں کو اس میں جھونک دیا تھا) مارے گئے۔
(۵) (یہ خندقیں) ایندھن سے بھری آگ ہی آگ تھی۔
(۶) اس وقت وہ (بادشاہ اور اس کے وزیر ومشیر) اس کے آس پاس بیٹھے تھے۔
(۷) اور (ان کے کارندے) جو مؤمنین کے ساتھ کررہے تھے وہ اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔
(۸) وہ اُن سے کسی اور بات کا نہیں صرف اسی بات کا بدلہ لے رہے تھے کہ وہ ایمان لے آئے تھے اللہ پر جو زبردست ہے، لائق تعریف ہے۔
(۹) (ایسا کہ) جس کے قبضے میں تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے، اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ

بے شک جن لوگوں نے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو ستایا اور پھر توبہ نہ کی تو اُن کے لئے عذاب ہے جہنم کا

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

اور اُن کے لئے عذاب ہے آگ کا (١٠)۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کئے اُن کے

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَٰلِكَ

لئے باغ ہیں جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی، اور یہی بڑی کامیابی ہے (١١)۔ بے شک آپ کے پروردگار کی

الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿١١﴾ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَ

گرفت بڑی سخت ہے (١٢)۔ وہ وہی تو ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے، اور دوبارہ بھی پیدا کرے گا (١٣)۔ اور

يُعِيدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ

وہ بڑا بخشنے والا ہے بڑا محبت کرنے والا ہے (١٤)۔ عرش کا مالک ہے، عظمت والا ہے (١٥)۔ وہ جو کچھ چاہے سب کچھ

لِمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾

کر گذرنے والا ہے (١٦)۔ ہاں، کیا آپ کو (اُن لشکریوں کا بھی قصہ پہونچا ہے (١٧)۔ (وہی) فرعون و ثمود کا (١٨)۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ﴿٢٠﴾

اصل یہ ہے کہ کافر تکذیب میں لگے ہوئے ہیں (١٩)۔ اور اللہ انھیں اِدھر اُدھر سے گھیرے ہوئے ہے (٢٠)۔

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

اصل یہ ہے کہ یہ بزرگی والا قرآن ہے (٢١)۔ لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) (٢٢)۔

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ﴿٨٦﴾ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ طارق مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ١٧ آیتیں ہیں

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾

قسم ہے آسمان اور رات کو آنے والے کی (١)۔ اور آپ سمجھے کہ وہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ (٢)۔ وہ ایک چمک دار

إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾

ستارہ ہے (٣)۔ کوئی جان ایسی نہیں کہ اس پر ایک نگہبان (فرشتہ) مقرر نہ ہو (٤)۔ بس انسان کو چاہئے کہ دیکھے کہ وہ کس چیز

خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿٧﴾

سے پیدا کیا گیا ہے (٥)۔ وہ اُچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے (٦)۔ جو پشت اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے (٧)۔

توضیحی ترجمہ

(١٠) یقین رکھو جن لوگوں نے (بھی، خواہ وہ خندق والے ہوں یا کوئی اور) مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ظلم کا نشانہ بنایا (اور) پھر توبہ نہیں کی اُن کے لئے جہنم کا عذاب ہے، اور اُن کے لئے (جہنم میں، خاص طور پر) جلنے کا عذاب ہے۔

(١١) (اور) جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے اُن کے لئے بے شک (جنت کے) ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ ہے بڑی کامیابی۔

(١٢) (اور رہے مجرم تو) بلا شبہ آپ کے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ (کوئی مجرم اس کی پکڑ سے نکل نہیں سکتا)

(١٣) وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے، اور (وہی) دوبارہ (قیامت میں) بھی پیدا کرے گا۔

(١٤) (باوجود اس صفت قہاری اور سخت گیری کے) وہ بہت بخشنے والا (اور) بہت محبت کرنے والا ہے۔ (ان بندوں کے لئے جو اس کے فرمانبردار ہوں، گناہ ہو جائیں تو اس سے معاف کرائیں، اور آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا عزم کریں)

(١٥) عرش کا مالک ہے بڑی عظمت و بزرگی والا ہے۔

(١٦) کر گذرتا ہے جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہے۔

(١٧) کیا آپ کے پاس لشکروں کی خبر پہونچی ہے؟

(١٨) (یعنی لشکروں کی) فرعون اور ثمود کے (ایک مدت تک جن پر میں نے انعام کا دروازہ کھلا رکھا تھا، پھر اُن کے کفر و سرکشی کے باعث جب اُن پر میرا عذاب آیا تو میں نے انھیں اپنی گرفت میں لے لیا، پھر اُسے کوئی نہیں ٹال سکا)

(١٩) لیکن (اس کے باوجود) کافر لوگ جھٹلانے میں پڑے ہیں۔ (حق کو)

(٢٠) اور اللہ اُن کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

ع ١ / ٢٢ / ١٠

(٢١) (ان کے جھٹلانے سے قرآن پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ) اصل (بات) یہ ہے کہ یہ قرآن ہے بڑی شان و عظمت والا۔

(٢٢) (جو) لوحِ محفوظ میں ہے۔ (لکھا ہوا، جہاں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا)

سورۂ طارق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(١) قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی۔

(٢) اور آپ کو کو کیا معلوم کہ (وہ) رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے؟۔

(٣) (ہم بتاتے ہیں) وہ چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔

(٤) کوئی جان ایسی نہیں ہے جس (کے اعمال) کی کوئی نگرانی کرنے والا (فرشتہ) موجود نہ ہو۔

(٥) (لہٰذا اس کو آخرت کی تیاری کرتے رہنا چاہئے، جس کو اس میں شبہ محسوس ہو اُس) انسان کو چاہئے کہ اِس پر غور کرے کہ اُسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟۔

(٦) وہ پیدا کیا گیا ہے ایک اُچھلتے ہوئے پانی سے۔

(٧) جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

إِنَّهُۥ عَلَىٰ رَجْعِهِۦ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى ٱلسَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهُۥ مِن قُوَّةٍ وَ

وہ (اللہ) اس کی واپسی پر یقیناً قادر ہے (۸)۔ جس روز (انسان کے) راز فاش ہو جائیں گے (۹)۔ (اس روز) نہ اُسے

لَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَٱلْأَرْضِ ذَاتِ ٱلصَّدْعِ ﴿١٢﴾

خود قوت ہوگی اور کوئی اس کا مددگار ہوگا (۱۰)۔ قسم ہے بارش والے آسمان کی (۱۱)۔ اور پھٹ جانے والی زمین کی (۱۲)۔

إِنَّهُۥ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَمَا هُوَ بِٱلْهَزْلِ ﴿١٤﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾

کہ یہ (قرآن) یقیناً ایک قول فیصل ہے (۱۳)۔ اور یہ کوئی لغو (کلام) نہیں (۱۴)۔ یہ لوگ طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں (۱۵)۔

وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ ٱلْكَٰفِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًۢا ﴿١٧﴾

اور میں بھی چال چل رہا ہوں (۱۶)۔ تو آپ کافروں کو چھوڑے رکھئے، چند دن چھوڑے رکھئے (۱۷)۔

سُورَةُ الْأَعْلَىٰ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ اعلیٰ مکی ہے ۔ شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے ۔ اس میں ۱۹ آیتیں ہیں

سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى ﴿١﴾ ٱلَّذِى خَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٢﴾ وَٱلَّذِى

آپ تسبیح کیجئے اپنے پروردگار عالی شان کے نام سے (۱)۔ جس نے پیدا کیا، پھر کامل بنایا (۲)۔ اور جس نے اندازہ

قَدَّرَ فَهَدَىٰ ﴿٣﴾ وَٱلَّذِىٓ أَخْرَجَ ٱلْمَرْعَىٰ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُۥ غُثَآءً أَحْوَىٰ ﴿٥﴾

ٹھہرایا اور پھر رہنمائی کی، (۳)۔ اور جس نے (زمین سے) چارہ نکالا (۴)۔ پھر اُسے سیاہ کوڑا کرکٹ کر دیا (۵)۔ ہم آپ

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰٓ ﴿٦﴾ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ وَمَا

کو یہ (قرآن) پڑھا دیا کریں گے پھر آپ (اُسے) نہ بھولیں گے (۶)۔ ہاں البتہ اللہ ہی جو کچھ (بھلا دینا) چاہے، وہ ہر ظاہر اور ہر پوشیدہ

يَخْفَىٰ ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ ٱلذِّكْرَىٰ ﴿٩﴾

کو جانتا ہے (۷)۔ اور ہم اس آسان (شریعت) کے لئے آپ کو سہولت دے دیں گے (۸)۔ سو آپ نصیحت کرتے رہئے اگر آپ کو مفید

سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا ٱلْأَشْقَى ﴿١١﴾ ٱلَّذِى يَصْلَى

ہوتی ہے (۹)۔ نصیحت تو وہی قبول کرتا ہے جو خشیت رکھتا ہے (۱۰)۔ اور اُس سے گریز وہ بڑا بدنصیب کرتا ہے (۱۱)۔ جو

ٱلنَّارَ ٱلْكُبْرَىٰ ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾ قَدْ أَفْلَحَ

بڑی آگ میں پڑے گا (۱۲)۔ پھر اس میں نہ مر ہی جائے گا نہ زندہ رہے گا (۱۳)۔ بامراد ہوا وہ جس نے

مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ ٱسْمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُونَ ٱلْحَيَوٰةَ

اپنے آپ کو پاک کر لیا (۱۴)۔ اور اپنے پروردگار کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا (۱۵)۔ اصل یہ ہے کہ تم مقدم رکھتے ہو زندگی کو

ع ۱ / ۱۷ / ۱۱

توضیحی ترجمہ

(۸) بے شک وہ (اللہ جو پہلی بار پیدا کرتا ہے) اس کے دوبارہ پیدا کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔
(۹) (اور یہ دوبارہ پیدا کرنا اس روز ہوگا) جس روز تمام پوشیدہ چیزوں کی جانچ ہوگی۔
(۱۰) تو (اس وقت) اس کے پاس نہ تو کوئی طاقت ہوگی اور نہ کوئی حمایتی و مددگار ہوگا (جو اُسے بچا لے)
(۱۱) قسم ہے بارش والے آسمان کی۔ (بارش بار بار پلٹ پلٹ کر ہوتی ہے اس لئے "رجع" سے تعبیر کیا ہے)
(۱۲) اور پھوٹ نکلنے والی زمین کی (جس میں سے بارش ہونے پر پودے پھوٹ نکلتے ہیں)
(۱۳) کہ یہ (قرآن) ایک قول فیصل ہے۔ (حق و باطل کے درمیان)
(۱۴) یہ ہنسی کی (اور بے فائدہ بات) نہیں ہے۔
(۱۵) بے شک یہ لوگ تدبیریں کر رہے ہیں۔
(۱۶) تو میں بھی تدبیر کر رہا ہوں۔
(۱۷) چنانچہ آپ ان کافروں کو رہنے دیجئے تھوڑے دن اپنے حال پر۔ (نہ بددعا دیں اور نہ ہی سزا)

سورۂ اعلیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) (اے پیغمبرؐ! آپ اور تمام مومنین) اپنے پروردگار کی تسبیح کیا کریں جس کی شان سب سے اونچی ہے۔
(۲) جس نے سب کچھ پیدا کیا اور ٹھیک ٹھیک (ہر طرح کے تناسب و موزونیت کے ساتھ) بنایا۔
(۳) اور جس نے (کائنات کی ہر چیز کو) ایک انداز دیا، (اچھا یا برا) پھر (ہر ایک کو) راہ دکھائی۔ (اچھائی کو اختیار کرنے اور برائی سے بچنے کی)
(۴) اور جس نے سبز چارہ (زمین سے) نکالا۔
(۵) (اور) پھر اُسے (ایک وقت) کالے کوڑے میں تبدیل (بھی) کر دیا۔ (یعنی دنیا میں ہر چیز اس کی حکمت کے مطابق کچھ عرصے رہتی ہے پھر فنا ہو جاتی ہے)
(۶) (لیکن اس قرآن کی بابت ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) ہم (جتنا) قرآن (نازل کرتے جائیں گے) آپ کو پڑھا دیا کریں گے (جو آپ کو یاد ہو جایا کرے گا) پھر آپ (اس میں سے کوئی جزو) بھولیں گے نہیں۔
(۷) سوائے اس کے کہ جسے اللہ (بھلانا) چاہے، بیشک وہ ہر ظاہر اور چھپی چیز کو جانتا ہے۔ (کہ نسخ کا ایک طریقہ یہ بھی ہے اور کسی آیت کو منسوخ کرنا یا نہ کرنا اس کی حکمت اور مرضی پر منحصر ہے)
(۸) اور ہم آہستہ آہستہ پہونچا ئیں گے آپ کو آسانی تک۔ (یعنی وحی یاد رکھنا، اور اس پر عمل کرنا سب آسان کر دیں گے)
(۹) تو آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کرنا مفید ہو۔ (اور کیوں نہ ہوگی جبکہ وہ فی نفسہ مفید بھی ہے)
(۱۰) نصیحت وہ مانے گا جو خوف (خدا) رکھتا ہو۔
(۱۱) اور اس سے دور رہے گا وہ جو بدبخت ہوگا۔
(۱۲) جو (بالآخر) بڑی آگ میں داخل ہوگا۔
(۱۳) پھر اُس (آگ) میں نہ مرے گا اور نہ جئے گا۔
(۱۴) بامراد ہوا جو (قرآن اور رسول کے ذریعہ عقائد و اخلاق کی ساری خیانتوں سے) پاک ہوا۔
(۱۵) اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔
(۱۶) مگر (اے منکرو) تم لوگ مقدم رکھتے ہو زندگی کو

الدُّنْيَا ۝١٦ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝١٧ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ

دنیا کی (۱٦)۔ حالانکہ آخرت ہی بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے (۱۷)۔ بے شک یہ (مضمون) بھی ہے صحیفوں میں

الْاُوْلٰى ۝١٨ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝١٩

اگلے (۱۸)۔ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے نوشتوں میں (۱۹)۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — هِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ غاشیہ مکی ہے — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — اس میں ۲٦ آیتیں ہیں

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ

آپ کو اس ڈھانپ لینے والے واقعہ کی بھی خبر پہونچی ہے؟ (۱)۔ (کتنے ہی) چہرے اس روز ذلیل ہوں گے (۲) مصیبت جھیلنے والے،

نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ

خستہ حال (۳)۔ داخل ہوں گے جلتی ہوئی آگ میں (۴)۔ پانی پلایا جائے گا انھیں کھولتے ہوئے چشمے سے (۵)۔ انھیں

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧

کوئی کھانا نہیں ملے گا، بجز خاردار (درختوں) کے (٦)۔ کہ نہ وہ فربہ ہی کرے گا، اور نہ بھوک ہی رفع کرے گا (۷)۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠

کتنے ہی چہرے اُس روز بارونق ہوں گے (۸)۔ اپنی کارکردگی پر خوش ہوں گے (۹) بہشت بریں میں ہوں گے (۱۰)۔

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ

اُس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے (۱۱) اُس میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے (۱۲)۔ اُس میں تخت ہوں گے

مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّزَرَابِيُّ

اونچے اونچے (۱۳)۔ اور کوزے سامنے چنے ہوئے (۱۴)۔ اور گاؤ تکیے برابر لگے ہوئے (۱۵)۔ اور قالین

مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝١٧ وَاِلَى السَّمَاۗءِ

(ہر طرف) پھیلے ہوئے (۱٦)۔ یہ لوگ کیا اونٹ پر نظر نہیں کرتے کہ وہ کیسی (عجیب) طرح پیدا کیا گیا ہے (۱۷)۔ یا آسمان پر کہ اُسے

كَيْفَ رُفِعَتْ ۝١٨ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝١٩ وَاِلَى الْاَرْضِ

کیسی (عجیب) طرح بلند کیا گیا ہے (۱۸)۔ یا پہاڑوں پر کہ انھیں کیسی (عجیب) طرح بنا دیا گیا (۱۹)۔ اور زمین پر کہ اسے کیسی

كَيْفَ سُطِحَتْ ۝٢٠ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١ لَّسْتَ عَلَيْهِمْ

(عجیب) طرح ہموار کردیا گیا ہے (۲۰)۔ تو آپ نصیحت کردیا کیجیے آپ تو صرف نصیحت ہی کرنے والے ہیں (۲۱)۔ آپ نہیں ہیں اُن پر

ع ۱۹ / ۱۲ — وقف لازم

توضیحی ترجمہ

دنیا کی (آخرت پر)

(۱۷) حالانکہ آخرت (اس سے) کہیں زیادہ بہتر اور کہیں زیادہ پائیدار ہے۔

(۱۸) یہ (صرف قرآن کا ہی دعویٰ نہیں بلکہ یہ) بات بلاشبہ پچھلے (آسمانی) صحیفوں میں بھی درج ہے۔

(۱۹) (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

سورۂ غاشیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) کیا آپ کو اس واقعہ (یعنی قیامت) کی خبر پہونچی ہے؟ جو سب پر چھا جائے گا (یعنی جس کی ہولناکیاں تمام مخلوق کو ڈھانک لیں گی، وہ سننے کے قابل ہے)

(۲) اس دن کچھ چہرے اُترے ہوئے ہوں گے۔

(۳) مصیبت کے مارے، تھکن سے چور۔

(۴) (نہ چاہتے ہوئے بھی) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

(۵) (وہاں جب شدت گرمی سے پانی مانگیں گے تو) انھیں پانی پلایا جائے گا کھولتے ہوئے چشمے سے۔

(٦) (بھوک لگے گی تو وہاں) اُن کے لئے ایک کانٹے دار جھاڑ کے سوا کوئی کھانا نہیں ہوگا۔

(۷) جو نہ جسم کا وزن بڑھائے گا اور نہ بھوک مٹائے گا۔

(۸) (اُن کے برخلاف) کچھ چہرے اُس دن تروتازہ (ہشاش بشاش) ہوں گے۔

(۹) (دنیا میں کی ہوئی) اپنی سعی ومحنتوں سے خوش۔

(۱۰) (وہ) عالیشان جنت میں ہوں گے۔

(۱۱) اس (جنت) میں وہ کوئی لغو (وفضول) بات (بھی) نہیں سنیں گے۔

(۱۲) اس میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔

(۱۳) اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔

(۱۴) اور (ان کے سامنے ہوں گے) چنے ہوئے پیالے۔ (کہ جب دل چاہے سیراب ہوں)

(۱۵) اور (نہایت سلیقے، قرینے اور) ترتیب سے بچھے ہوئے گاؤ تکیے۔

(۱٦) اور (ہر طرف) بچھے ہوئے قالین۔

(۱۷) (اگر قیامت، دوزخ اور جنت کی یہ باتیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں اور یہ ہماری قدرت پر یقین نہیں رکھتے تو اپنے اطراف کی چیزوں پر غور کیوں نہیں کر لیتے، خود سب سمجھ میں آ جاتا، ان سے پوچھئے کہ) کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے اونٹوں کو، کیسی (عجیب) ہے ان کی خلقت؟ (تمام جانوروں سے بناوٹ اور خاصیت میں بالکل جدا)

(۱۸) اور آسمان کو (اتنی) بلندی پر کیسے ٹکایا ہے۔

(۱۹) اور (نہیں دیکھتے) پہاڑوں کو کہ کس طرح (زمین میں) گاڑے گئے ہیں۔

(۲۰) اور زمین کو کہ کیسے بچھا دی گئی ہے۔ (تا کہ اس پر رہنا بسنا، چلنا پھرنا اور تعمیرات کرنا آسان ہو)

(۲۱) (یہ لوگ اگر اتنا صاف صاف بتانے پر بھی غور نہیں کرتے تب بھی) بس آپ نصیحت کرتے رہیں، کیونکہ آپ کا کام تو نصیحت ہی کرنا ہے۔

(۲۲) (پھر بھی نہیں سمجھتے تو) نہیں ہیں آپ ان پر

بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ إِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ

کوئی داروغہ (۲۲)۔ ہاں البتہ جو منہ پھیر رہے گا اور کفر کرے گا (۲۳)۔ تو اللہ اُس کو سزا دے گا

الْأَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

بڑی ہی (۲۴)۔ بے شک اُن کا آنا ہمارے ہی پاس ہوگا (۲۵)۔ پھر ہمارا ہی کام اُن سے حساب لینا ہے (۲۶)۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ فجر مکی ہے — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — اس میں ۳۰ آیتیں ہیں

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾

قسم ہے فجر کی (۱)۔ اور دس راتوں کی (۲)۔ اور جفت کی اور طاق کی (۳)۔ اور رات کی، جب وہ جانے لگے (۴)۔

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿۵﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾

یقیناً اس میں قسم ہے (ہر) صاحب فہم کے لئے (۵)۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ آپ کے پروردگار نے کیا معاملہ قوم عاد کے ساتھ کیا (۶)۔

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ

یعنی قوم اِرَم، ستون جیسے قد والی (۷)۔ جس کا مثل شہروں (شہروں) میں نہیں پیدا کیا گیا تھا (۸)۔ اور قوم ثمود کے ساتھ (کیا کیا)

الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ

جو وادیوں میں پتھر کو تراشتے تھے (۹)۔ اور فرعون لشکروں والے کے ساتھ (کیا کیا) (۱۰)۔ جن (سب) نے شہروں میں

طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾ فَأَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

سر اُٹھار کھا تھا (۱۱)۔ اور اُن میں بڑا بگاڑ پھیلا رکھا تھا (۱۲)۔ سو آپ کے پروردگار نے اُن پر عذاب کا کوڑا

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا

برسایا (۱۳)۔ بے شک آپ کا پروردگار تاک میں ہے (۱۴)۔ اب رہا انسان! تو اسے اس کا پروردگار جب آزماتا ہے، یعنی

ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَأَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ أَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَأَمَّا

اُسے انعام اکرام دیتا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے میری قدر بڑھادی (۱۵)۔ اور جب وہ اُسے (اس طرح)

إِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ أَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا

آزماتا ہے کہ اس کی روزی اُس پر تنگ کر دی، تو وہ کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے بے قدر کر دیا (۱۶)۔

بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾

اصل یہ ہے کہ تم لوگ یتیم کا اکرام نہیں کرتے ہو (۱۷)۔ اور نہ ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو مسکین کے کھلانے کی (۱۸)۔

توضیحی ترجمہ

مسلط۔ (کہ زبردستی بات منوائیں، یا ان کے دل بدل ڈالیں)

(۲۳) ہاں مگر جو کوئی (آپ کی نصیحت سے) منہ موڑے گا اور کفر اختیار کرے گا۔

(۲۴) تو اُس کو اللہ بڑا عذاب دے گا۔ (جہنم کا دائمی عذاب)

(۲۵) یقین جانو ان سب کو ہماری طرف لوٹنا ہے۔

(۲۶) پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔

ع ۱ — ۲۶ — ۱۳

سورۂ فجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قسم ہے فجر (کے وقت) کی۔

(۲) اور (ذی الحجہ کی پہلی) دس راتوں کی۔

(۳) اور جفت کی اور طاق کی۔ (مراد ذی الحجہ کی دسویں اور نویں ہے یا کائنات کی ہر چیز، کیونکہ یا تو وہ جفت ہے یا طاق)

(۴) اور رات کی جب وہ چلے، یعنی آئے یا جائے۔ (کہ آخرت میں جزا و سزا ضرور ہوگی)

(۵) ایک عقل والے (کو یقین دلانے) کے لئے یہ قسمیں کافی ہیں یا نہیں؟۔

(۶) کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ آپ کے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا (سلوک) کیا۔

(۷) یعنی (عادِ اولیٰ) قوم اِرَم کے ساتھ، (جو) ستونوں والی۔ (مشہور ہے، اپنی درازیٔ قد اور بالخصوص اونچی اونچی تعمیرات کے لئے)

(۸) نہیں پیدا ہوئی تھی اس جیسی کوئی اور قوم (دنیا کے) ملکوں میں۔ (یا یہ کہ اس جیسی ستونوں والی اونچی عمارتوں کی تخلیق اس وقت تک دنیا کے دوسرے ملکوں میں نہیں ہوئی تھی)

(۹) اور قوم ثمود کے ساتھ (کیا کیا؟) جو وادی القریٰ میں پتھر کی چٹانوں کو تراشتے تھے۔

(۱۰) اور (کیا کیا؟) میخوں والے فرعون کے ساتھ۔

(۱۱) یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے (اپنے وقتوں میں) ملکوں میں سر اُٹھار کھا تھا۔

(۱۲) اور اُن میں بہت فساد مچا رکھا تھا۔

(۱۳) چنانچہ آپ کے پروردگار نے اُن پر عذاب کا کوڑا برسایا۔

(۱۴) بیشک آپ کا رب تاک میں ہے۔ (بالخصوص نافرمانوں کی)

(۱۵) رہا انسان! (تو اس کا معاملہ یہ ہے کہ) جب اُس کا پروردگار اُسے آزماتا ہے اور اُس کو (ظاہری طور پر) انعام و اکرام سے نوازتا ہے تو وہ (فخر سے) کہتا ہے کہ: (دیکھو) میرے رب نے میری توقیر کی۔ (یعنی میں تھا ہی اسی لائق)

(۱۶) اور (دوسری طرف) جب اُسے آزماتا ہے اور (اس کے تحت) اُس کے رزق میں تنگی کر دیتا ہے تو (وہ شکایتاً) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (مجھے ذلیل کیا، یعنی اس کی نظر صرف دنیا پر لگی رہتی ہے)

(۱۷) ہرگز نہیں! (ایسا سمجھنا چاہئے) بلکہ تم (ہو جو) یتیم کی عزت (اور مدارات) نہیں کرتے۔

(۱۸) اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا

اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو (١٩)۔ اور مال سے محبت بہت ہی زیادہ رکھتے ہو (٢٠)۔ (یہ بات) ہرگز نہیں

إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

(کہ عذاب نہ آئے گا) جس وقت زمین کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا (٢١)۔ اور آپ کا پروردگار آجائے گا اور فرشتے بھی صف در صف (٢٢)۔

وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ

اور جہنم کو اس روز لے آیا جائے گا، اُس روز انسان چیتے گا، لیکن اب چیتنے سے کیا ہوتا ہے (٢٣)۔ وہ

الذِّكْرَىٰ ﴿٢٣﴾ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ

کہے گا، کاش! میں اپنی زندگی کے لئے کوئی عمل پہلے بھیج چکا ہوتا (٢٤)۔ بس اُس روز نہ اس کا سا عذاب

عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ

دینے والا کوئی نکلے گا (٢٥)۔ اور نہ اُس کے جکڑنے والے کا سا جکڑنے والا کوئی نکلے گا (٢٦)۔ اے روحِ

الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي

مطمئن! (٢٧)۔ تو واپس چلی آ اپنے پروردگار کے پاس، خوش کرتی ہوئی اور خوش ہوتی ہوئی (٢٨)۔ پھر تو داخل ہو جا!

فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

میرے (خاص) بندوں میں (٢٩)۔ اور داخل ہو جا میری جنت میں (٣٠)۔

سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ عِشْرُونَ آيَةً

سورۂ بلد مکی ہے — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — اس میں ٢٠ آیتیں ہیں

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ وَوَالِدٍ

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی (١)۔ اور آپ پر لڑائی اس شہر میں حلال ہونے والی ہے (٢)۔ اور قسم ہے باپ کی

وَمَا وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ﴿٤﴾ أَيَحْسَبُ أَن

اور اولاد کی (٣)۔ کہ ہم نے بیشک انسان کو پیدا کیا ہے بڑی مشقت کے لئے (٤)۔ کیا وہ خیال

لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿٥﴾ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٦﴾

کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا (٥)۔ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اُڑا ڈالا (٦)۔

أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا

کیا وہ خیال کرتا ہے کہ کسی نے اُسے نہیں دیکھا (٧)۔ کیا ہم نے بنائی نہیں اُس کے لئے دو آنکھیں (٨)۔ اور ایک زبان

توضیحی ترجمہ

(یعنی خود اپنے مال سے مسکینوں کی خبر گیری واعانت کرنا تو دور کی بات! ایک دوسرے کو اس کی ترغیب بھی نہیں دیتے)

(١٩) اور (مزید یہ کہ) میراث (کا مال) سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ (حلال وحرام کا بھی خیال نہیں کرتے)

(٢٠) اور (اصل بات یہ ہے کہ) تم مال سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہو۔

(٢١) ہرگز نہیں! (ایسا نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ) جب زمین کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

(٢٢) اور آپ کا رب (بذاتِ خود) جلوہ افروز ہوگا (حساب کے لئے) اور فرشتے جوق در جوق (صف بستہ میدانِ حشر میں) آئیں گے۔

(٢٣) اور لائی جائے گی اس دن جہنم (سامنے) اُس دن انسان کو سمجھ (میں) آئے گی (اپنی غلطی) لیکن اس وقت سمجھ آنے کا موقع کہاں؟ (اب کیا ہو سکتا ہے، عمل کا وقت تو ختم ہو چکا اب تو بدلہ ملنے کا وقت ہے)

(٢٤) وہ کہے گا کہ: کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ (ایسا) آگے بھیج دیا ہوتا۔ (جو یہاں کام آتا)

(٢٥) پھر اُس دن (جیسا عذاب دیا جائے گا) اس جیسا عذاب کسی کا نہیں ہوگا۔

(٢٦) اور جیسی اس کی جکڑ ہوگی کسی کی ویسی جکڑ نہ ہوگی۔ (کیونکہ وہ عقل وخیال تک کو جکڑ دے گا اور اُن کو درد کے احساس تک محدود کر دے گا)

(٢٧) (اس کے برخلاف وہ لوگ جن کو اللہ کے ذکر اور اس کی اطاعت سے چین وآرام ملتا ہے اُن سے کہا جائے گا کہ)

اے (اللہ کی بندگی واطاعت پر) مطمئن روح!

(٢٨) اپنے رب کی طرف لوٹ آ (اس حالت میں کہ) تو اُس سے راضی، وہ تجھ سے خوش۔

(٢٩) پس شامل ہو جا میرے (ان) بندوں میں (جن کو یہاں مرتبۂ عبودیت کا یہ اعلیٰ اعزاز دیا جا چکا)

(٣٠) اور داخل ہو جا میری جنت میں۔

ع ١ — ٣٠ — ١٤

سورۂ بلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(١) میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (یعنی مکہ مکرمہ) کی۔ (جو بلد اللہ الحرام ہے)

(٢) اور (آپؐ کی عظمت! کہ ایک دن) آپ کے لئے اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے۔ (چنانچہ فتح مکہ کے روز آپ کے لئے احکامِ حرم باقی نہیں رہے تھے)

(٣) اور (قسم ہے) باپ کی اور اولاد کی۔ (یعنی آدم اور بنی آدم مراد مکمل بنی نوعِ انسان)

(٤) کہ ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔ (یعنی دنیا میں انسان کسی نہ کسی مشقت یا محنت میں لگا ہی رہتا ہے۔ وقتی راحت بھلے مل جائے مکمل راحت تو جنت ہی میں ملے گی)

وقف لازم

(٥) (ذرا راحت کیا ملی وہ اُلار ہو جاتا ہے) کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اُس پر کسی کا بس نہیں چلے گا؟

(٦) کہتا ہے کہ: میں نے ڈھیروں مال اُڑا ڈالا ہے۔

(٧) کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے دیکھا نہیں؟ ۔ (کہ کس مد میں اُڑایا ہے)

(٨و٩) کیا ہم نے نہیں دیئے اُسے دو آنکھیں اور ایک زبان

وَّشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ

اور دو ہونٹ (۹)۔ اور بتا دیے ہم نے اُسے دو راستے (۱۰)۔ مگر وہ (شخص) گھاٹی میں ہو کر نہ نکلا (۱۱)۔ اور آپ کیا

اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ

سمجھے کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ (۱۲)۔ وہ گردن کا چھڑانا ہے (۱۳)۔ یا کھانا کھلانا ہے دن میں

مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ

فاقہ کے (۱۴)۔ کسی یتیم رشتہ دار کو (۱۵)۔ یا کسی مسکین خاک آلود کو (۱۶)۔ اور تو اور

كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا

(یہ اُن لوگوں میں سے نہ ہوا) جو ایمان لائے، جنھوں نے ایک دوسرے کو ثبات کی فہمائش کی اور

بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ایک دوسرے کو ترحم کی فہمائش کی (۱۷)۔ یہی لوگ داہنے والے ہیں (۱۸)۔ اور جو لوگ منکر ہوئے

بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

ہماری نشانیوں کے وہ بائیں والے ہیں (۱۹)۔ اُن پر محیط ہوگی آگ بھڑکی ہوئی (۲۰)۔

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ هِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ شمس مکی ہے — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — اس میں ۱۵ آیتیں ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ﴿٣﴾

قسم ہے سورج اور اُس کی دھوپ کی (۱)۔ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے پیچھے آئے (۲)۔ اور دن کی جب وہ اُسے روشن کردے (۳)۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ﴿٥﴾ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ﴿٦﴾

اور رات کی جب وہ اُسے ڈھانپ لے (۴)۔ اور آسمان کی اور اُس کی جس نے اُسے بنایا (۵)۔ اور زمین کی اور اُس کی جس نے اُسے بچھایا (۶)۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿٧﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿٨﴾ قَدْ

اور جان کی اور اُس کی جس نے اُسے درست بنایا (۷)۔ پھر اُس کی بدکرداری اور اُس کی پرہیزگاری (دونوں) اس پر القا کردیں (۸)۔ یقیناً

اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

بامراد ہوگیا وہ جس نے اپنی جان کو پاک کرلیا (۹)۔ اور نامراد ہوگیا یقیناً وہ جس نے اُسے دبا دیا (۱۰)۔ (قوم) ثمود نے تکذیب کی

بِطَغْوٰىهَآ ﴿١١﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اپنی سرکشی کی بناپر (۱۱)۔ جب کہ اُس (قوم) کا بدبخت ترین اُٹھ کھڑا ہوا (۱۲)۔ اور اُن لوگوں سے اللہ کے رسول نے کہا کہ

توضیحی ترجمہ

اور دو ہونٹ؟۔ (دور نہ جاتا اپنی ان ہی چیزوں پر غور کرلیتا تو معرفت حاصل ہوجاتی)

(۱۰) اور ہم نے (تو) اس کو دونوں راستے بتا دیے۔ (یعنی اچھائی اور برائی کے راستے)

(۱۱) پھر بھی وہ (دین کی) گھاٹی پر نہ اُترا۔

(۱۲) اور آپ کیا سمجھے، گھاٹی کیا ہے؟ (یعنی یہاں ہماری اس سے مراد کیا ہے؟ وہ دینی احکام ہیں)

(۱۳) (جیسے) گردن چھڑانا۔ (کسی کی غلامی سے)

(۱۴) یا کھانا کھلانا ہے بھوک اور فاقہ کے دن میں۔

(۱۵) کسی رشتہ دار یتیم کو۔

(۱۶) یا کسی (دھول میں اَٹے) مسکین محتاج کو۔

(۱۷) پھر وہ ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے ہیں اور تلقین کرتے ہیں ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی اور دوسروں پر رحم اور نرمی کا معاملہ کرنے کی۔ (یعنی ہر طرح کے ظلم و زیادتی سے بچنے کی)

(۱۸) یہی ہیں وہ لوگ جو اصحاب میمنہ (کہلاتے) ہیں۔ (کیونکہ اُن کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا جو اُن کی کامیابی کی علامت ہوگا)

(۱۹) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ اصحاب مشئمہ کہلاتے ہیں۔ (کیونکہ اُن کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا جو اُن کی ناکامی کی علامت ہوگا)

(۲۰) اُن پر ایسی آگ مسلط کی جائے گی جو اُن پر بند کردی جائے گی۔ (تاکہ باہر نکلنے کا راستہ نہ رہے)

ع ۱ ۲۰ ۱۵

سورۂ شمس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) قسم ہے سورج کی، اور اُس کی پھیلی ہوئی دھوپ کی۔

(۲) اور چاند کی، جب وہ سورج کے پیچھے پیچھے آئے۔

(۳) اور دن کی، جب وہ سورج کا جلوہ دکھائے۔

(۴) اور رات کی، جب وہ اُس پر چھا کر اُسے چھپالے۔

(۵) اور (قسم ہے) آسمان کی، اور اُس کی جس نے اُسے بنایا۔

(۶) اور زمین کی، اور اُس کی جس نے اُسے بچھایا۔

(۷) اور انسانی جان کی، اور اُس کی جس نے اُسے سنوارا۔

(۸) پھر (اُس کے دل میں) بدکاری اور پرہیزگاری کی سمجھ ڈال دی۔ (یعنی اس کی عقل و فطرت میں خیر اور شر، نیکی اور بدی کا شعور ڈال دیا)

(۹) (تو سمجھ لو!) فلاحیاب ہوا وہ جس نے اس (نفس) کو پاکیزہ بنایا۔ (شرک، معصیت اور اخلاقی آلائشوں سے)

(۱۰) اور ناکامیاب ہوا وہ جس نے اس کو چھپادیا۔ (اس کو شریعت پر چلانے کے لئے کچھ نہیں کیا)

(۱۱) (دیکھو) قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے (پیغمبر کو) جھٹلایا۔

(۱۲) جب اُن میں کا سب سے بدبخت شخص (اللہ کی اونٹنی کے قتل کے ارادہ سے) اُٹھ کھڑا ہوا۔

(۱۳) تو اللہ کے رسول نے ان سب کو مخاطب کرکے کہا:

ناقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

اللہ کی اونٹنی اور اس کے پینے کے باب میں خبردار رہنا (۱۳)۔ پھر انھوں نے پیمبر کو جھٹلایا اور اس (اونٹنی) کو مار ڈالا، تو ہلاکت نازل کی اُن پر

رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

اُن کے پروردگار نے اُن کے گناہ کے سبب، اور اس کو پھیلا دیا (۱۴)۔ اس حال میں کہ اس نے اس کے اخیر نتیجہ کی کچھ پروانہ کی (۱۵)۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ لیل مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۲۱ آیتیں ہیں

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

قسم ہے رات کی، جب وہ ڈھانپ لے (۱)۔ اور صبح کی، جب وہ روشن ہو جائے (۲)۔ اور اُس کی جس نے پیدا کیا نر

وَالْاُنْثٰٓى ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۵﴾

و مادہ کو (۳)۔ کہ بے شک تمہاری کوششیں مختلف ہیں (۴)۔ سو جس نے دیا، اور تقویٰ اختیار کیا (۵)۔

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ

اور اچھی بات کی تصدیق کی (۶)۔ تو ہم اُس کے لئے راحت کی چیز آسان کر دیں گے (۷)۔ اور جس نے بخل کیا،

وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾

اور بے نیازی برتی (۸)۔ اور اچھی بات کی تکذیب کی (۹)۔ تو اُس کے لئے ہر مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے (۱۰)۔

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾

اور اُس کا مال اُس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا جب وہ ہلاک ہونے لگے گا (۱۱)۔ بے شک ہمارے ہی ذمہ ہے راہ بتانا (۱۲)۔

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾

اور بے شک ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا (۱۳)۔ تو میں تو تم کو ڈرا چکا ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے (۱۴)۔

لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا

اس میں داخل ہوگا وہی بدبخت (۱۵)۔ جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی (۱۶)۔ اور اُس سے دور ہی رکھا جائے گا

الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ

پرہیزگار (۱۷)۔ جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ پاک صاف ہو جائے (۱۸)۔ اور کسی کا اُس کے اوپر احسان

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾

بھی نہیں جس کا وہ بدلہ اُتارے (۱۹)۔ بلکہ وہ صرف اپنے پروردگار عالیشان کی رضا جوئی کے لئے کرتا ہے (۲۰)۔

توضیحی ترجمہ

(خبردار!) اللہ کی اونٹنی! اور اس کی (پانی) پینے کی باری! (ان دونوں چیزوں کا خیال رکھنا، یہ اونٹنی کوئی عام اونٹنی نہیں، بلکہ اللہ کی بھیجی ہوئی ہے اور اس کے رسول حضرت صالح علیہ السلام کی رسالت کی نشانی ہے، اور اس کی پانی پینے کی باری بھی خدا کی مقرر کردہ ہے جس کی وجہ سے تم اس کے قتل کے درپے ہو)

(۱۴) پھر بھی انھوں نے اُن کو جھٹلایا (ان کی بات پر یقین نہیں کیا) اور اس کی کوچیں کاٹ دیں، پھر ہوا یہ کہ اُن کے رب نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے سب کو مٹا کر برابر کر دیا۔

ع ۱۵ / ۱۶

(۱۵) اور (اللہ کو) نہیں خوف ہوتا اس کے کسی برے انجام کا۔ (کہ کوئی اس سے انتقام لے گا)

سورۂ لیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قسم ہے رات کی، جب وہ چھا جائے۔

(۲) اور دن کی، جب اُس کا اُجالا پھیل جائے۔

(۳) اور اُس کی، جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔

(۴) کہ حقیقت میں (اعمال کے سلسلہ میں) تم لوگوں کی کوششیں الگ الگ قسم کی ہیں۔ (اس لئے رات اور دن کی طرح نتائج بھی مختلف ہی مرتب ہوں گے)

(۵) (جیسے) کوئی شخص ہے، جس نے (اللہ کی راہ میں مال) دیا، اور اللہ سے ڈرا۔

(۶) اور سب سے اچھی بات (اسلام) کو سچ مانا۔

(۷) تو ہم اُس کے لئے آسان کر دیں گے (نیک عمل کرنا اور پہونچنا) راحت و آسانیوں کی جگہ۔ (یعنی جنت)

(۸) اور کوئی شخص ہے، جس نے کنجوسی کی اور (اللہ سے) بے نیازی اختیار کی۔ (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرنے کو اہمیت نہیں دی)

(۹) اور (گویا) سب سے اچھی بات (اسلام) کو جھٹلایا۔

(۱۰) تو ہم اس کے لئے آسان کر دیں گے (برے عمل اور اُن کے ذریعہ پہونچنا) تنگی و پریشانی کی جگہ (جہنم)

(۱۱) اور اس کا مال (جو اس نے بچایا تھا) اس کے کچھ کام نہ آئے گا جب وہ اوندھے منہ گرے گا۔ (جہنم میں)

(۱۲) یہ سچ ہے کہ راستہ بتلا دینا ہمارے ذمہ ہے۔

(۱۳) اور یہ بھی سچ ہے کہ آخرت اور دنیا دونوں ہمارے قبضے میں ہیں۔

(۱۴) لہٰذا میں نے تمہیں ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے خبردار کر دیا ہے۔

(۱۵) اس (آگ) میں (ہمیشہ کے لئے وہی بدبخت داخل ہوگا۔

(۱۶) جس نے جھٹلایا (حق کو) اور منہ موڑا۔

(۱۷) اور اُس سے پرہیزگار دور رکھا جائے گا۔

(۱۸) جو (اللہ کے حکم کے مطابق) اپنا مال دیتا ہے تاکہ پاک ہو جائے۔ (اس کا نفس بھی اور اس کا مال بھی)

(۱۹) اور اس پر کسی کا احسان نہیں تھا کہ بدلہ دیا جاتا۔ (یعنی بدلہ اُتارنے کے لئے نہیں دیتا)

(۱۹) بلکہ صرف اپنے عالی شان پروردگار کی رضا حاصل کرنے کے مقصد سے۔ (دیتا ہے)

وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿٢١﴾

اور وہ یقیناً عنقریب خوش ہو جائے گا (۲۱)۔

سُورَةُ الضُّحَىٰ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ ضحیٰ مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۱۱ آیتیں ہیں

وَالضُّحَىٰ ﴿١﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿٣﴾ وَ

قسم ہے دن چڑھے کی (۱)۔ اور رات کی جب وہ ڈھانپ لے (۲)۔ کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو نہ چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا ہے (۳)۔

لَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴿٥﴾

اور آخرت آپ کے لئے دنیا سے (بدرجہا) بہتر ہے (۴)۔ اور عنقریب آپ کا پروردگار آپ کو ضرور اتنا عطا کرے گا کہ آپ خوش

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ﴿٧﴾ وَ

ہو جائیں گے (۵)۔ کیا اُس نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر (آپ کو) ٹھکانا دے دیا (۶)۔ اور آپ کو بے خبر پایا، سو راستہ بتا دیا (۷)۔

وَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٨﴾ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَأَمَّا

اور آپ کو نادار پایا پھر مالدار بنایا (۸)۔ تو آپ یتیم پر سختی نہ کیجئے (۹)۔ اور

السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

سائل کو مت جھڑکئے (۱۰)۔ اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے (۱۱)۔

سُورَةُ الْإِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَمَانِ آيَاتٍ

سورۂ انشراح مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۸ آیتیں ہیں

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِي

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا ہے (۱)۔ اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اُتار دیا (۲)۔ جس نے

أَنقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

آپ کی کمر توڑ رکھی تھی (۳)۔ اور آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کر دیا (۴)۔ سو بے شک دشواری کے ساتھ

يُسْرًا ﴿٥﴾ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ﴿٧﴾ وَ

آسانی ہے (۵)۔ بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے (۶)۔ تو جب آپ فارغ ہو جئے ریاضت کیا کیجئے (۷)۔ اور

إِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾

اپنے پروردگار ہی کی طرف توجہ رکھئے (۸)۔

توضیحی ترجمہ

(۲۰) اور عنقریب (جنت میں اس کو اس کا ایسا صلہ ملے گا کہ) وہ خوش ہو جائے گا۔ (اگرچہ آیات کا مضمون عام ہے لیکن روایات کثیرہ شاہد ہیں کہ ان آخری آیات کا نزول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں ہوا، یہ بہت بڑی دلیل ان کی فضیلت کی ہے۔)

ع ۲۱ / ۱۷

سورۂ ضحیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) (اے پیغمبرؐ!) قسم ہے چڑھتے دن کی روشنی کی۔
(۲) اور رات کی جب (اس کا اندھیرا) چھا جائے۔
(۳) کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ وہ (آپ سے) ناراض ہوا ہے۔ (جیسا کہ وحی آنے میں وقفہ کی بنا پر یہ مشرکین کہتے ہیں)
(۴) اور (آپ اس پر غمگین نہ ہوں، یقین رکھیں کہ) بعد میں آنے والے (حالات خواہ وہ دنیا کے ہوں یا آخرت کے) پہلے سے کہیں بہتر ہوں گے۔
(۵) اور یقین رکھئے کہ عنقریب آپ کو آپ کا پروردگار اتنا کچھ دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔
(۶) (ذرا سوچئے!) کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا تھا، تو اُس نے (آپ کو) ٹھکانا دیا۔
(۷) اور آپ کو راستے سے ناواقف پایا تو راستہ دکھایا۔
(۸) اور آپ کو نادار پایا تو اس نے آپ کو مستغنی کر دیا۔
(۹) تو آپ بھی (ایسا ہی کریں کہ) یتیم پر سختی نہ کریں۔ (بلکہ اس کی خبر گیری اور دلجوئی کیا کریں)
(۱۰) اور سائل کو بالکل نہ جھڑکیں۔
(۱۱) اور اپنے پروردگار کی (طرف سے ملی ہوئی) نعمتوں کو بیان کیا کریں۔ (کہ یہ زبانی شکر بھی ہے اور دوسروں کی ترغیب کا باعث بھی)

ع ۱۱ / ۱۸

سورۂ انشراح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کھول نہیں دیا؟ (اور اس میں علوم ومعارف کے سمندر اُتار نہیں دیئے؟)
(۲) اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اُتار دیا۔
(۳) جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی۔ (یعنی قبل نبوت اپنی قوم کی حالت پر افسوس اور حسرت اور ان کی فلاح واصلاح کی فکر اور نبوت کے بعد لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حد درجہ رنج اور تشویش)
(۴) اور آپ کے لئے ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔ (یوں کہ پیغمبروں اور فرشتوں میں آپ کا نام بلند ہے، اذان، اقامت، خطبہ، کلمۂ طیبہ وغیرہ میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کا نام لیا جاتا ہے)
(۵) (لہٰذا یاد رکھیں) یقیناً مشکلات کے ساتھ آسانی ہوتی ہے۔ (یعنی تسلی رکھیں آپ کی مشکلات بھی آسانیوں میں تبدیل ہو جائیں گی)
(۶) (مکرر آپ کے اطمینان کے لئے کہا جاتا ہے کہ) یقیناً مشکلات کے ساتھ آسانی بھی ہوتی ہے۔
(۷) بس اب (آپ یہ کریں کہ) جب بھی (تبلیغ سے) فارغ ہوں تو اپنے آپ کو عبادت و ریاضت میں تھکائیں۔
(۸) اور اپنے رب ہی سے لو لگائے رہیں۔

ع ۸ / ۱۹

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۂ تین مکی ہے — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — اس میں ۸ آیتیں ہیں

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴿١﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿٢﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴿٣﴾

قسم ہے انجیر اور زیتون کی (۱)۔ اور طور سینا کی (۲)۔ اور اس امن والے شہر کی (۳)۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

کہ ہم نے انسان کو بہترین ساخت کے ساتھ پیدا کیا ہے (۴)۔ پھر ہم اُسے پست کر دیتے ہیں

سٰفِلِيْنَ ﴿٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ

پستیوں سے بھی (۵)۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کیے تو اُن کے لئے اجرِ

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٦﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ﴿٧﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ

غیر منقطع ہے (۶)۔ تو کون سی چیز تجھ سے اس کے بعد بھی جزا کی تکذیب کرا رہی ہے؟ (۷)۔ کیا اللہ نہیں ہے

بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨﴾

سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم؟ (۸)۔

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ علق مکی ہے — شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے — اس میں ۱۹ آیتیں ہیں

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾

آپ پڑھئے نام سے اپنے پروردگار کے جس نے (سب کو) پیدا کیا ہے (۱)۔ (جس نے) انسان کو پیدا کیا خون کے لوتھڑے سے (۲)۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿٣﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ

آپ (قرآن) پڑھا کیجئے، اور آپ کا پروردگار بڑا ہی کریم ہے (۳)۔ جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی ہے (۴)۔ (جس نے) انسان کو وہ

مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ﴿٦﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿٧﴾

سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا (۵)۔ ہاں انسان بے شک حد سے نکل جاتا ہے (۶)۔ اس بنا پر کہ وہ اپنے کو مستغنی سمجھنے لگتا ہے (۷)۔

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿٨﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ﴿٩﴾ عَبْدًا اِذَا

بے شک تیری واپسی تیرے پروردگار کی طرف ہوگی (۸)۔ کیا تو نے اُس شخص پر نظر کی جو روکتا ہے (۹)۔ بندۂ خاص کو جب

صَلّٰى ﴿١٠﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ﴿١١﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿١٢﴾

وہ نماز پڑھتا ہے (۱۰)۔ کیا تو نے یہ دیکھا کہ وہ (بندہ) اگر حق پر ہو (۱۱)۔ یا تقویٰ کی ہدایت کر رہا ہو (۱۲)۔

توضیحی ترجمہ

سورۂ تین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ (اشارہ ہے شام اور فلسطین کے علاقے کی طرف جہاں بکثرت اس کے درخت پائے جاتے ہیں اور جہاں حضرت عیسیٰؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا، اور انجیل عطا فرمائی گئی)

(۲) اور صحرائے سینا کے پہاڑ طور کی۔ (جہاں حضرت موسیٰؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا اور توراۃ عطا فرمائی گئی)

(۳) اور اس امن والے شہر مکہ کی۔ (جہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا اور آپ پر قرآن نازل ہوا)

(۴) کہ ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے۔ (یہ سب مقامات متبرکہ جہاں سے ایسے ایسے اولوالعزم پیغمبر اُٹھے گواہ ہیں کہ ہم نے انسان کو کیسے اچھے سانچے میں ڈھالا، اور کیسی ظاہری و باطنی خوبیاں دیں)

(۵) پھر (وہ منکر ہوا تو) پستی والوں سے بھی زیادہ پست کر دیا۔ (یعنی جانوروں سے بھی بدتر)

(۶) البتہ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو اُن کے لئے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔

(۷) پھر (اے انسان) وہ کیا چیز ہے جو تجھے اس کے بعد بھی روزِ جزا کے جھٹلانے پر آمادہ کر رہی ہے؟۔

(۸) کیا اللہ سارے حکمرانوں سے بڑھ کر حکمران نہیں ہے؟۔ (یقیناً ہے! تو وہ ضرور اپنے وفاداروں کو انعام اور مجرموں کو سزا دے گا)

ع ۱ / ۲۰ / ۸

سورۂ علق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اقْرَاْ سے مَا لَمْ يَعْلَمْ تک پانچ آیتیں قرآن کی سب سے پہلے نازل ہونے والی آیتیں ہیں، جو غارِ حراء میں اُتریں)

(۱) پڑھئے، اپنے رب کا نام لے کر، جس نے (سب کچھ) پیدا کیا۔

(۲) انسان کو پیدا کیا جمے ہوئے خون (کے لوتھڑے) سے۔ (جس میں نہ حس ہے نہ شعور نہ علم نہ ادراک۔ جو خدا ایسے لوتھڑے کو عقل والا انسان بنا سکتا ہے وہ ایک اُمی کو قاری و عالم بھی بنا سکتا ہے، اس لئے)

(۳) پڑھئے، اور آپ کا رب سب سے زیادہ کرم والا ہے۔ (وہ اپنے کرم سے آپ کی مدد کرے گا)

(۴) اُس نے (انسان کو عام طور پر) تعلیم دی ہے قلم کے ذریعہ۔

(۵) (اور) انسان کو وہ علم سکھائے جو وہ نہیں جانتا تھا۔

(۶) ہرگز نہیں! (مانتا وہ ہمارا یہ عظیم احسان) بے شک انسان کھلی سرکشی کرتا ہے۔

(۷) کیونکہ اُس نے اپنے آپ کے بے نیاز سمجھ لیا ہے۔

(۸) (جبکہ) یقیناً لوٹنا آپ کے رب کی طرف ہی ہے۔

(۹) ارے آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو روکتا ہے۔

(۱۰) ایک بندہ (آپؐ) کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔

(۱۱) کیا خیال ہے اگر وہ (نماز پڑھنے والا) حق پر ہو تو؟

(۱۲) یا (وہ) تقویٰ و پرہیزگاری کا راستہ دکھاتا ہو؟ (تو کیا اُسے روکنا گمراہی نہیں ہے؟)

أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰٓ ﴿١٣﴾ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾

کیا تو نے یہ دیکھا کہ وہ (دوسرا شخص) اگر جھٹلا رہا ہو، اور روگردانی کر رہا ہو (۱۳)۔ کیا اُسے خبر نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے (۱۴)۔

كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِٱلنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَٰذِبَةٍ

ہاں ہاں، اگر وہ باز نہ آیا، تو ہم یقیناً اس کی پیشانی (کے بال) پکڑ کر گھسیٹیں گے (۱۵)۔ پیشانی دروغ وخطا

خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُۥ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا

میں آلودہ (۱۶)۔ اچھا یہ اپنے جلسہ والوں کو بلالے (۱۷)۔ ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلاتے ہیں (۱۸)۔ خبردار!

لَا تُطِعْهُ وَٱسْجُدْ وَٱقْتَرِب ۩ ﴿١٩﴾ السجدة

آپ اس کا کہنا نہ مانئے اور نماز پڑھتے رہئے اور قُرب حاصل کرتے رہئے (۱۹)۔

سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ — وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

سورۂ قدر مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۵ آیتیں ہیں

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ

بے شک ہم نے اُتارا ہے اسے شبِ قدر میں (۱)۔ اور آپ کو خبر ہے کہ شبِ قدر ہے کیا؟ (۲)۔

ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا

شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (۳)۔ اس رات فرشتے اُترتے ہیں اور روح القدس بھی

بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ﴿٥﴾

اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر (خیر) کے لئے (۴)۔ سلامتی (ہی سلامتی) رہتی ہے طلوع فجر تک (۵)۔

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَمَانِ آيَاتٍ

سورۂ بیّنہ مدنی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۸ آیتیں ہیں

لَمْ يَكُنِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَٱلْمُشْرِكِينَ

جن لوگوں نے اہلِ کتاب ومشرکین میں سے کفر اختیار کیا وہ باز آنے والے نہ تھے جب تک

مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ ٱلْبَيِّنَةُ ﴿١﴾ رَسُولٌ مِّنَ ٱللَّهِ يَتْلُوا۟

کہ اُن کے پاس واضح دلیل نہ آلیتی (۱)۔ (یعنی) اللہ کا ایک رسول جو اُنھیں پاک صحیفے

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟

پڑھ کر سُناتا (۲)۔ جن میں مضبوط باتیں لکھی ہوئی ہیں (۳)۔ اور مختلف ہوئے (آپس میں) وہ لوگ جنھیں عطا

توضیحی ترجمہ

(۱۳) (اور) کیا خیال ہے اگر وہ (روکنے والا) جھٹلاتا ہو (پیغمبر کو) اور (حق سے) منہ موڑتا ہو؟ (اس کا کیا حشر ہوگا؟)

(۱۴) کیا اُسے خبر نہیں کہ اللہ (سب) دیکھ رہا ہے۔

(۱۵) خبردار! اگر وہ باز نہیں آیا تو ہم (اُسے) پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔

(۱۶) اُس پیشانی کے بال جو جھوٹی ہے، گنہگار ہے۔

(۱۷) (وہ اپنے ہم مجلسوں کی کثرت کی دھمکی دیتا ہے) تو بُلا لے اپنی مجلس والوں کو۔

(۱۸) ہم (بھی) دوزخ کے فرشتوں کو بُلا لیں گے۔ تاکہ (اس کو آخر کار جہاں جانا ہے وہاں ابھی پہونچا دیں، یعنی جہنم رسید کریں)

(۱۹) ہرگز نہیں! (آپ اُس کی بکواس کی بالکل پروا نہ کیجئے) اُس کا کہنا بالکل نہ مانئے، اور سجدے کرتے رہئے (یعنی نماز پڑھتے رہئے) اور (اللہ کا) قرب حاصل کرتے رہئے۔ (اللہ کا قرب حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے اور اس میں بھی سجدہ کو اولیت حاصل ہے، غالباً اسی لئے نماز کی جگہ سجدہ کا لفظ استعمال کیا)

سورۂ قدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے۔ (یعنی لوحِ محفوظ سے سماءِ دنیا پر شبِ قدر میں اُتارا ہے، اور اسی شب میں سماءِ دنیا سے پیغمبر ﷺ پر اس کے نزول کی ابتداء کی ہے)

(۲) اور آپ کیا سمجھے کہ شبِ قدر کیا چیز ہے؟

(۳) شبِ قدر (کی اہمیت اس سے سمجھئے کہ وہ) ایک ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ (یعنی اس ایک رات میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی زیادہ ہے)

(۴) اس (رات) میں فرشتے اور روح (حضرت جبرئیل) اُترتے ہیں ہر معاملہ میں اپنے رب سے حکم لے کر۔

(۵) (وہ رات) سراپا سلامتی ہے طلوعِ فجر تک۔

سورۂ بیّنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) مشرکین اور اہلِ کتاب میں سے جو (بعثتِ نبوی سے پہلے) کافر تھے وہ (اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ اُن کے پاس روشن وواضح دلیل نہ آجائے۔

(۲) (یعنی اللہ کا) ایک رسول (آئے) جو (اُنھیں) مقدس صحیفے پڑھ کر سنائے۔

(۳) جس میں سیدھی اور سچی باتیں لکھی ہوں۔

(۴) اور (ہوا یہ کہ جن کے پاس موجود آسمانی کتابوں میں آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی آمد کی پیشین گوئیاں درج تھیں اور وہ سب اس پر متفق تھے وہی) متفرق ہوگئے (اختلاف کا شکار ہوکر) اہل

الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا

ہوئی تھی کتاب دلیل واضح آنے کے بعد ہی (۴)۔ حالانکہ انھیں حکم بس یہی ملا تھا کہ اللہ کی

لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

عبادت کریں کہ دین کو اُسی کے لئے خالص کر کے یکسو ہوکر، اور نماز کی پابندی رکھیں

وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝٥ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

اور زکوٰۃ دیا کریں، یہی طریقہ ہے دین صحیح کا (۵)۔ بیشک جو لوگ کافر ہوئے

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اہلِ کتاب ومشرکین میں سے وہ دوزخ کی آگ میں پڑیں گے، جس میں ہمیشہ رہیں گے، یہی لوگ

هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

بدترین خلائق ہیں (۶)۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے

اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ

یہی لوگ تو بہترین خلائق ہیں (۷)۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے حضور میں جنتیں ہیں

عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ

دائمی، جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی، یہاں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، خوش رہے گا

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝٨

اللہ اُن سے اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے، یہ اُس کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے (۸)۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

سورۂ زلزال مدنی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۸ آیتیں ہیں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝٢

جب کہ زمین اپنی جنبش سے خوب ہی ہلا ڈالی جائے (۱)۔ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک نکالے (۲)۔

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝٤ بِاَنَّ

اور آدمی بول اُٹھے کہ اُسے (یہ) ہوا کیا؟ (۳)۔ اُس روز زمین اپنی (سب) خبریں بیان کرگزرے گی (۴)۔ یہ اِس لئے

رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝٥ يَوْمَىِٕذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۥ لِّيُرَوْا

کہ آپ کے پروردگار کا حکم اُسے یہی ہوگا (۵)۔ اُس روز لوگ گروہ گروہ واپس ہو رہے ہوں گے کہ دیکھیں

کتاب (رسول اللہ ﷺ اور قرآن کی صورت میں) روشن دلیل آنے کے بعد۔ (حالانکہ ان کو تو اس کو فوراً قبول کرنا چاہئے تھا۔ ان کے لئے تو کسی شک وشبہ کی گنجائش بھی نہیں تھی)

(۵) اور (مزید یہ کہ) انھیں (پچھلی کتابوں میں جو اُن کے پاس ہیں) یہی تو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی بندگی کریں اس طرح کہ بندگی ہو اخلاص کے ساتھ صرف اُسی کی، بالکل اُسی کے ہوکر، اور اہتمام سے نماز ادا کیا کریں اور زکوٰۃ دیا کریں، اور یہی (اس) ملتِ قیمہ کا دین ہے۔ (اگرچہ بنیادی احکام میں کوئی فرق نہیں تھا پھر بھی انھوں نے اس کو قبول نہیں کیا اور اختلاف کا شکار ہوکر متفرق ہو گئے، نتیجۃً اہل کتاب کے بہت کم لوگوں نے اسلام قبول کیا)

(۶) بے شک اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جنھوں نے کفر وانکار کی راہ اختیار کی وہ دوزخ کی آگ میں پڑیں گے، ہمیشہ اسی میں رہیں گے، یہ لوگ ساری مخلوق میں سب سے بُرے ہیں۔

(۷) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے وہ بلا شبہ ساری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

(۸) اُن (کے ایمان اور نیک عمل) کی جزا اُن کے رب کے پاس غیر فانی (سدا بہار) بہشتی باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، اللہ اُن سے راضی وخوش ہوگا اور وہ اللہ سے راضی وخوش، یہ (جنت اور رضائے الٰہی کا انعام) ان کے لئے ہے جن (کے دل) میں اپنے رب کی خشیت (اور اس کا خوف) ہے۔

ع ۸ ۲۳

سورۂ زلزال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) جب زمین اپنے بھونچال سے ہلا ڈالی جائے گی۔

(۲) اور زمین اپنے بوجھ (یعنی جو کچھ بھی اس کے پیٹ میں ہے) نکال باہر پھینکے گی۔

(۳) اور آدمی کہے گا کہ اس (زمین) کو کیا ہوگیا ہے؟

(۴) اُس دن زمین اپنی ساری خبریں بیان کردے گی۔

(۵) (اور وہ ایسا اس لئے کررہی ہوگی) کیونکہ آپ کے رب نے اُس کو (یہی) حکم دیا ہوگا۔

(۶) اُس دن لوگ (نکل نکل کر) ٹولیوں میں واپس ہورہے ہوں گے تاکہ دکھائے جائیں

أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَنْ

اپنے اعمال کو (۶)۔ سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اُسے دیکھ لے گا (۷)۔ اور جس کسی نے

يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

ذرہ بھر بھی بدی کی ہوگی اُسے بھی دیکھ لے گا (۸)۔

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ عادیات مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۱۱ آیتیں ہیں

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿٣﴾

قسم ہے گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں (۱)۔ پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں (۲)۔ پھر صبح کے وقت تاخت

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿٤﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿٥﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

وتاراج کرتے ہیں (۳)۔ پھر اُس وقت غبار اُڑاتے ہیں (۴)۔ پھر اُس وقت جماعت میں جا گھستے ہیں (۵)۔ بے شک انسان

لَكَنُوْدٌ ﴿٦﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿٧﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿٨﴾

اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے (۶)۔ اور وہ خود بھی اس پر گواہ ہے (۷)۔ اور وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے (۸)۔ اُس کو وہ وقت

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿١٠﴾

کیا معلوم نہیں جب زندہ کئے جائیں گے جتنے (مُردے) قبروں میں ہیں (۹)۔ اور آشکارا ہو جائے گا جو کچھ دلوں میں ہے (۱۰)۔

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿١١﴾

بے شک اُن کا پروردگار اُن کے حال سے اُس روز پورا پورا آگاہ ہوگا (۱۱)۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ قارعہ مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۱۱ آیتیں ہیں

اَلْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾ يَوْمَ

وہ کھڑکھڑانے والی چیز! (۱)۔ کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز! (۲)۔ آپ کو خبر ہے کہ کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے

يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿٤﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

والی چیز! (۳)۔ جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جائیں گے (۴)۔ اور پہاڑ ہو جائیں گے اُون کی طرح

الْمَنْفُوْشِ ﴿٥﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

دُھنکی ہوئی (۵)۔ پھر جس کا پلّہ بھاری نکلے گا (۶)۔ وہ آسائش میں ہوگا

توضیحی ترجمہ

اُنھیں اُن کے اعمال۔

(۷) چنانچہ جس نے ذرّہ برابر بھی کوئی اچھائی کی ہوگی، وہ اُسے دیکھ لے گا۔

(۸) جس نے ذرّہ برابر بھی کوئی بُرائی کی ہوگی، وہ اُسے دیکھ لے گا۔

ع ۸ ۲۴

سورۂ عادیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قسم ہے اُن گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ (یعنی گواہ ہیں وہ جاں نثار، وفادار اور جانباز گھوڑے جو ہانپنے کے باوجود دوڑتے رہتے ہیں)

(۲) پھر (اُن کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ اپنی ٹاپوں سے) چنگاریاں اُڑاتے ہیں۔

(۳) پھر صبح کے وقت یلغار کرتے ہیں۔

(۴) پھر اس وقت گرد و غبار اُڑاتے ہیں۔ (جب کہ رات کی نمی اور شبنم کی وجہ سے غبار دبا رہتا ہے)

(۵) پھر اس کے ساتھ (ایسے بے خوف و خطر ہیں کہ دشمن کے) جتھے میں جا گھستے ہیں۔

(۶) کہ بے شک انسان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔ (وہ اللہ کی نعمتوں سے فائدہ تو اُٹھاتا ہے لیکن ان گھوڑوں کی طرح اپنے مالک و رازق کی وفاداری نہیں کرتا)

(۷) اور وہ خود اس (بات) کا گواہ ہے۔

(۸) اور وہ مال و دولت کی محبت (اور چاہت) میں بڑا پکا ہے۔ (لیکن شکر گزاری و وفاداری میں بہت بے پرواہ ہے)

(۹) کیا وہ نہیں جانتا اس وقت کو جب جو کچھ قبروں میں ہے سب نکال باہر کیا جائے گا۔

(۱۰) اور جو کچھ (اُن کے) سینوں میں ہے ظاہر کر دیا جائے گا۔

(۱۱) بے شک اُس دن اُن کا رب (سب کے سامنے) ہر چیز سے باخبر ہوگا۔ (اب اللہ کے علم کی بات غیب نہیں رہے گی)

ع ۱۱ ۲۵

سورۂ قارعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) وہ کھڑکھڑانے والی! (قیامت، جس کا ایک نام القارعہ بھی ہے جس کے عنوان سے ہی دہشت طاری ہوتی ہے)

(۲) کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی!

(۳) آپ کیا سمجھیں کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی! (یعنی اس کی ہولناک کیفیات سمجھ سے باہر ہیں)

(۴) جس دن لوگ منتشر پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ (ضعف میں، کثرت میں، اور بیتابانہ بھاگ دوڑ میں)

(۵) اور پہاڑ دھنکے ہوئے رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے (اور ہواؤں میں اُڑتے پھریں گے)

(۶) (اب اعمال کی تول ہوگی) تو جس کے پلڑے وزنی ہونگے۔ (ایمان اور ایمان والی زندگی کے وزن سے)

(۷) وہ ہوگا ایسے عیش (اور آرام و آسائش) میں

رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ﴿٨﴾ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾

خاطر خواہ (۷)۔ اور جس کسی کا پلّہ ہلکا نکلے گا (۸)۔ اُس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا (۹)۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ ہے کیا چیز؟ (۱۰)۔ وہ آگ ہے دہکتی ہوئی (۱۱)۔

سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَمَانِ آيَاتٍ

سورہ تکاثر مکّی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۸ آیتیں ہیں

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣﴾

کثرت کی حرص تمہیں غافل کیے رہتی ہے (۱)۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں پہونچ جاتے ہو (۲)۔ ہاں ہاں تمہیں عنقریب معلوم ہوا

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ﴿٥﴾

جاتا ہے (۳)۔ ہاں ہاں پھر تمہیں عنقریب معلوم ہوا جاتا ہے (۴)۔ ہاں کاش تمہیں یقینی علم ہو جاتا (۵)۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ

تم یقیناً دوزخ کو دیکھ کر رہو گے (۶)۔ پھر یقیناً تم لوگ ایسا دیکھنا دیکھو گے جو عین یقین ہے (۷)۔ پھر تم سے سوال ہوگا

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴿٨﴾

اس روز (ہر) نعمت کا (۸)۔

سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ

سورہ عصر مکّی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۳ آیتیں ہیں

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

قسم ہے زمانے کی (۱)۔ کہ انسان بڑے گھاٹے میں ہے (۲)۔ مگر وہ لوگ نہیں جو ایمان لائے اور جنھوں نے کیے

الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

اچھے کام، اور ایک دوسرے کو حق کی فہمائش کرتے رہے، اور ایک دوسرے کو صبر کی فہمائش کرتے رہے (۳)۔

سُورَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ آيَاتٍ

سورہ ہُمَزہ مکّی ہے۔ اس میں ۹ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ نہایت رحم کرنے والے، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

توضیحی ترجمہ

جو اُس کی خواہش اور مرضی کے مطابق ہوگا۔

(۸) اور وہ جس کے پلڑے (ایمان اور ایمان والی زندگی کے وزن سے خالی ہونے کی بنا پر) ہلکے ہوں گے۔

(۹) اُن کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ (جس کا ایک نام ہاویہ ہے، جس کے معنی ہیں گہرا گڑھا)

(۱۰) اور آپ کو پتہ ہے کہ ہاویہ کیا ہے؟

(۱۱) (وہ خالی گڑھا نہیں) ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔ (جس سے وہ بھرا ہوا ہے)

ع ۱ / ۲۶

سورۂ تکاثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) تکاثر (یعنی مال و دولت کی بہتات کی ہوس) نے تم کو غفلت میں ڈال رکھا ہے۔

(۲) یہاں تک کہ تم جا پہونچے قبرستانوں میں۔ (یعنی نہ مالک کا دھیان نہ آخرت کی فکر، بس اسی دھن میں لگے رہے اور موت آگئی)

(۳) ہرگز نہیں! (ان میں سے کوئی چیز آخرت میں تمہارے کام آنے والی) تم جلد ہی جان لوگے۔

(۴) (ایک بار) پھر ہرگز نہیں! (اچھی طرح سمجھ لو، ان میں سے کوئی چیز آخرت میں کام نہیں آئے گی اور) تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

(۵) ہرگز نہیں! (تم ایسا کرتے) اگر تم یقینی علم کے ساتھ (اس بات کو) جان لیتے۔ (جو اللہ کے رسول اور اس کی کتاب کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے)

(۶) تم دوزخ کو ضرور دیکھ لوگے۔ (عالم برزخ ہی میں)

ع ۸ / ۲۷

(۷) پھر تم اس کو دیکھ لوگے یقین کی آنکھ سے (یعنی اپنے ذاتی مشاہدہ سے)

(۸) پھر اُس دن تم سے پوچھا جائے گا نعمتوں کے بارے میں۔ (کہ دنیا میں دی گئی نعمتوں اور عیش و آرام کی کیا حقیقت تھی، جس کی دھن میں تم رہتے تھے اور ان کا حق تم نے کیا ادا کیا؟)

سورۂ عصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) قسم ہے زمانے کی۔ (یعنی زمانہ اس کا گواہ ہے)

(۲) کہ (عام طور پر) انسان (اپنا وقت ضائع کرنے کی وجہ سے) بڑے گھاٹے میں ہے۔

ع ۳ / ۲۸

(۳) سوائے اُن لوگوں کے جو (یہ چار کام کریں) (ایک یہ کہ) ایمان لائیں (دوسرے یہ کہ) نیک عمل کریں (بتائے گئے طریقہ کے مطابق) اور (تیسرے یہ کہ) دوسروں کو حق کی نصیحت و وصیت کریں، اور (چوتھے یہ کہ) دوسروں کو صبر کی بھی نصیحت و وصیت کریں۔ (صبر کا مطلب ہے کہ جب انسان کی دلی خواہشات اُسے کسی فریضے سے روک رہی ہوں، یا کسی گناہ پر آمادہ کر رہی ہوں اس وقت ان خواہشات کو کچلا جائے)

سورۂ ہُمَزہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۨ ﴿١﴾ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿٢﴾

کمبختی ہے ہر طعنہ دینے والے ہر عیب جوئی کرنے والے کے لئے (۱)۔ جو مال جمع کرتا اور اُسے شمار کرتا رہتا ہے (۲)۔

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ﴿٣﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ وَ

وہ گمان کرتا ہے کہ اُس کا مال سدا اُس کے پاس رہے گا (۳)۔ ہاں ہاں وہ ضرور حطمہ میں پھونکا جائے گا (۴)۔ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى

آپ سمجھے کہ حطمہ کیا چیز ہے ؟ (۵)۔ وہ اللہ کی آگ ہے سلگائی ہوئی (۶)۔ جو جا پہونچے گی

الْاَفْـِٕدَةِ ﴿٧﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

دلوں تک (۷)۔ وہ آگ اُن پر بند کردی جائے گی (۸)۔ بڑے بڑے ستونوں میں (۹)۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِىَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فیل مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۵ آیتیں ہیں

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿١﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

کیا (آپ نے) نہیں دیکھا کہ آپ کے پروردگار نے کیا معاملہ ہاتھی والوں کے ساتھ کیا (۱)۔ کیا اُس نے اُن کا

فِىْ تَضْلِيْلٍ ﴿٢﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿٣﴾ تَرْمِيْهِمْ

داؤں بالکل اُلٹ نہیں دیا (۲)۔ اور اُن کے اوپر پرندے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیئے (۳)۔ وہ پھینکتے تھے اُن پر

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿٥﴾

کھنگر کی کنکریاں (۴)۔ سو (اللہ نے) اُنھیں کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح کردیا (۵)۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِىَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ قریش مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۴ آیتیں ہیں

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿١﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ﴿٢﴾

قریش کے لئے عہد دلانے کی خاطر (۱)۔ جاڑے اور گرمی میں (ان کے) سفر کے لئے عہد دلانے کی خاطر (۲)۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾ الَّذِىْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ

تو چاہئے تھا کہ اسی گھر کے مالک کی عبادت کرتے رہیں (۳)۔ جس نے اُنھیں بھوک میں کھانے کو دیا،

وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿٤﴾

اور اُنھیں خوف سے امن دیا (۴)۔

توضیحی ترجمہ

(۱) بڑی خرابی ہے اُس شخص کی جو پیٹھ پیچھے دوسروں پر عیب لگانے والا ہو، اور منھ پر طعنے دینے والا ہو۔ (یہ دونوں بیماریاں تکبر سے آتی ہیں)

(۲) (اور خرابی ہے اس کی بھی، حرص کے مارے) جو مال جمع کرتا ہو اور (اسے اللہ کی راہ میں یا نیک کاموں میں خرچ نہ کرتا ہو بلکہ مال سے محبت اور بخل کی وجہ سے) اُسے گنتا رہتا ہو۔

(۳) وہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال اس کو ہمیشہ باقی رکھے گا۔

(۴) (ہرگز نہیں! (ایسا ہوگا کہ مال اُس کو باقی رکھے، بلکہ) یقیناً وہ پھینکا جائے گا حُطمہ میں۔

(۵) آپ کیا سمجھے کہ حُطمہ کیا ہے؟

(۶) (یہ) اللہ کی سلگائی ہوئی آگ ہے۔

(۷) (اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایسی آگ ہے) جو دلوں تک جا چڑھے گی۔ (جب کہ دنیا کی آگ دل تک نہیں پہونچ پاتی، پہلے ہی آدمی مرجاتا ہے)

ع ۱ ۹/۲۹

(۸) وہ اُن پر ہر طرف سے بند کی ہوئی ہوگی (تاکہ اس کے جلانے کی ساری صلاحیت اُن ہی پر صرف ہو)

(۹) (دوزخی جکڑے ہوں گے) بڑے بڑے ستونوں میں۔

سورۂ فیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ (کعبہ شریف کو منہدم کرنے کے ارادہ سے چڑھائی کرنے والے ابرہہ اور اس کے لشکر) اصحابِ فیل کے ساتھ آپ کے رب نے کیا معاملہ کیا؟۔

(۲) کیا اُس نے ان کی (اس) چال کو یکسر ناکام نہیں کردیا؟ (کہ وہ اللہ کا کعبہ اُجاڑ کر مصنوعی کعبہ آباد کریں)

(۳) اور اُس نے (اس کام کے لئے) اُن پر غول کے غول پرندے بھیجے۔ (ابابیل کے معنی ہیں غول درغول، یہ سمندر کی طرف سے آنے والی سبز اور زرد رنگ کی چھوٹی چھوٹی عجیب قسم کی چڑیاں تھیں جو دنیا میں کبھی نہیں دیکھی گئیں، نہ کہ ہماری ابابیلیں)

ع ۱ ۵/۳۰

(۴) (وہ) پھینک رہی تھیں اُن پر پکی مٹی کی کنکریاں۔

(۵) تو (اللہ نے اس کے ذریعہ) اُن کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح کردیا۔ (یعنی ان کے جسم اس طرح بکھر گئے جیسے ان کنکریوں پر بارود لگا ہو)

سورۂ قریش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) قریش کی دلچسپی اور وابستگی کی وجہ سے۔

(۲) (یعنی) ان کی دلچسپی اور وابستگی کی وجہ سے جاڑے (میں یمن) کے سفر اور گرمی (میں شام) کے سفر سے۔

(۳) اُن کو چاہئے کہ اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں، جس نے ان کو بھوک میں کھلایا اور امن دیا (تجارتی سفروں میں لٹنے کے) خوف سے۔ (اس وقت مکہ اور اس کے آس پاس کے علاقہ کا حال یہ تھا کہ نہ وہاں زراعت تھی اور نہ کوئی ایسی چیز جس سے ان کی معاشی ضرورتیں پوری ہوسکیں، تجارتی سفر ہی واحد ذریعہ تھے، اور سفر عام طور پر غیر محفوظ تھے لیکن خادم بیت اللہ ہونے کی وجہ سے، قریش آرام سے تجارتی سفر کرکے اپنی ضرورتوں کو پورا کرتے، لٹیرے بھی اُن کا احترام کرتے۔)

ع ۱ ۴/۳۱

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ماعون مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۷ آیتیں ہیں

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝۲

(اے مخاطب) بھلا تو نے اُس پر نظر کی ہے جو دین کو جھٹلاتا ہے؟(۱)۔ تو یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے(۲)۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴

اور محتاج کے لئے کھانے کی ترغیب نہیں دیتا(۳)۔ بڑی خرابی ہے (ایسے) نمازیوں کے لئے (۴)۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶

جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں (۵)۔ اور جو دکھاوا کرتے ہیں (۶)۔

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

اور حقیر چیزوں تک کو روکے رہتے ہیں (۷)۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ کوثر مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۳ آیتیں ہیں

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ اِنَّ

ہم ہی نے آپ کو خیر کثیر عطا کی ہے(۱)۔ سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے (۲)۔ یقیناً

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

آپ کا معاند ہی ایسا ہے، جس کا کوئی نام لیوا نہ رہے گا(۳)۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ کافرون مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۶ آیتیں ہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَآ اَنْتُمْ

آپ کہہ دیجئے (اے پیمبرؐ) کہ اے کافرو!(۱)۔ نہ تو میں ان کی پرستش کرتا ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو(۲)۔ اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَآ اَنْتُمْ

ہی اس کے پرستار ہو، جس کی میں پرستش کرتا ہوں (۳)۔ اور نہ میں ان کی پرستش کرنے والا ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو(۴)۔ اور نہ تم ہی

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

اس کی پرستش کرنے والے ہو جس کی میں پرستش کرتا ہوں (۵)۔ تمہارے لئے تمہارا بدلہ ہے اور میرے لئے میرا بدلہ (۶)۔

توضیحی ترجمہ

سورۂ ماعون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے جو روزِ جزا کو (نہیں مانتا بلکہ) جھٹلاتا ہے۔

(۲) (یہ) وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

(۳) اور مسکین (محتاج) کو (دینا تو دور) کھانا دینے کی ترغیب (بھی) نہیں دیتا۔

(۴) پھر بڑی خرابی ہے اُن نمازیوں کی (بھی)

(۵) جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔ (یعنی نماز پابندی سے نہیں پڑھتے، اور پڑھتے ہیں تو اسکو صحیح طریقہ سے ادا نہیں کرتے)

(۶) (نماز سے غفلت برتنے والوں میں وہ بھی شامل ہیں) جو ریاکاری (دکھاوا) کرتے ہیں۔

(۷) اور وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کے دینے سے بھی (اپنے آپ کو) روکتے ہیں۔ (اس میں زکوٰۃ بھی آتی ہے کہ وہ صرف ڈھائی فیصد ہوتی ہے اور وہ بھی ضروریات اصلی سے زائد مال پر، یا مال تجارت پر، یہ خرابیاں بھی ان میں ہوتی ہیں جو روز جزا پر کامل یقین نہیں رکھتے)

ع ۱ ۷ ۳۲

سورۂ کوثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) (اے پیغمبرؐ! آپ کے بیٹے کے انتقال پر یہ کافر آپ کو نسل ختم ہونے کا طعنہ دیتے ہیں اور اَبتر کہتے ہیں، سنئے!) ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے۔ (کوثر کا مطلب ہے خیر کثیر، اس میں اللہ کی طرف سے دنیا اور آخرت کی جو بھی نعمت اور خیر اور بھلائی رسول اللہ علیہ السلام کو عطا ہوئی ہے سب آتا ہے، حوض کوثر بھی اس میں شامل ہے)

(۲) لہٰذا (ان انعامات کے شکر میں) آپ اپنے محسن رب کے حضور میں نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔

ع ۱ ۳ ۳۲

(۳) یقیناً آپ کا دشمن ہی (صحیح معنوں میں) اَبتر ہوگا۔ (جس کا کوئی نام لیوا نہ ہوگا)

سورۂ کافرون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) (اے پیغمبرؐ! صاف اور واشگاف اعلان کرتے ہوئے) آپ کہہ دیجئے کہ اے منکرو!

(۲) میں عبادت (پرستش اور پوجا) نہیں کرتا اُن (معبودان باطل) کی جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

(۳) اور تم اُس (معبود برحق) کی عبادت نہیں کرتے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔

(۴) اور نہ قطعاً میں (کبھی) عبادت کرنے والا ہوں تمہارے معبودوں کی۔ (جیسی تم نے پیش کش کی ہے)

(۵) اور تم (بھی کبھی) عبادت کرنے والے نہیں (بلا شرکت غیرے) میرے معبود کی۔ (کیونکہ تم شرک چھوڑنے پر تیار نہیں)

ع ۱ ۶ ۳۲

(۶) تمہارے لئے تمہارا دین ہے (وہ تمہیں مبارک ہو) اور میرے لئے میرا دین ہے۔ (میں اس پر راضی مطمئن اور خوش ہوں، دونوں کو اپنے اپنے عمل کا بدلہ ملے گا)

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ نصر مدنی ہے۔ اس میں ۳ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

جب آپہونچے اللہ کی نصرت اور اس کا فیصلہ (۱)۔ اور آپ (اے پیمبر) لوگوں کو داخل ہوتے دیکھنے لگیں اللہ کے دین میں جوق

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ ع

در جوق (۲)۔ تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح حمد کے ساتھ کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کیجئے، بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے (۳)۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ لہب مکی ہے۔ اس میں ۵ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾

دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا (۱)۔ اُس کے کام نہ اُس کا مال ہی آیا اور نہ اُس کی کمائی (۲)۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۖ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾

وہ یقیناً ایک شعلہ زن آگ میں گرے گا (۳)۔ اور اُس کی عورت (بھی) لکڑیاں لاد کر لانے والی (۴)۔

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾ ع

اُس کے گلے میں رسّی (پڑی ہوگی) خوب بٹی ہوئی (۵)۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ اخلاص مکی ہے | شروع اللہ نہایت مہربان، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے | اس میں ۴ آیتیں ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾

کہہ دیجئے (اے پیمبر) کہ وہ اللہ ایک ہے (۱)۔ اللہ محتاج الیہ ہے (۲)۔ نہ اُس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا ہوا ہے (۳)۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع

اور نہ کوئی اس کے جوڑ کا ہے (۴)۔

توضیحی ترجمہ

سورۂ نصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) (اے پیغمبرؐ!) جب آجائے اللہ کی مدد (دشمنوں پر غلبہ کی صورت میں) اور (اس کے نتیجہ میں مکہ کی) فتح۔

(۲) اور آپ دیکھ لیں کہ لوگ اللہ کے دین (اسلام) میں جوق در جوق (یعنی وفد پر وفد، قبیلے پر قبیلے اور جماعتوں پر جماعتوں کی شکل میں) داخل ہو رہے ہیں۔

(۳) تو (سمجھ لیں کہ تبلیغ رسالت اور احقاق حق کا جو اہم کام آپ کے ذمہ تھا وہ پورا ہو گیا، اور اب آپ کی واپسی کا وقت قریب ہے لہٰذا) آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد (کثرت سے) کریں اور اس سے (اپنے لئے اور امت کے لئے خاص اہتمام سے) استغفار کریں، بیشک اللہ بہت معاف فرمانے والا ہے۔

سورۂ لہب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(جب سورۂ شعراء کی آیت نمبر ۲۱۴ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی، تو آپؐ نے کوہِ صفا پر چڑھ کر سب کو پکارا، آپ کی آواز پر تمام لوگ جمع ہو گئے۔ آپؐ نے نہایت موثر پیرایہ میں اسلام کی دعوت دی، اس مجمع میں ابولہب بھی تھا جو آپ کا چچا تھا، بہت مالدار اور مغرور، اور آپؐ کا سخت ترین دشمن، بولا: "تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟"

(ہلاکت و بربادی ہو تیرے لئے، کیا اسی کے لئے ہم کو جمع کیا تھا) اللہ تعالیٰ کو اُس کی یہ بات بہت بُری لگی اور سورۂ لہب نازل ہوئی، جس میں صیغۂ ماضی استعمال کر کے قطعیت کے ساتھ اس کے برباد ہونے کی پیشین گوئی کی گئی، اور ایسا ہی ہوا بھی۔ یقیناً یہ قرآن کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے)

(۱) برباد ہو گئے ہاتھ ابولہب کے، اور وہ خود برباد ہو گیا۔

(۲) نہ تو اُس کا مال اُس کے کام آیا نہ کمائی (ہوئی عزت)

(۳) وہ (آخرت میں) بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑے گا۔

(۴) اور اس کی بیوی (بھی، ایندھن کی) لکڑیاں لادے ہوئے۔ (کیونکہ وہ خاردار لکڑیاں لا کر آپؐ کے راستے میں ڈالتی تھی)

(۵) (وہاں) اُس کی گردن میں رسی پڑی ہوگی خوب بٹی ہوئی۔ (آگ کے علاوہ یہ ذلّت کا عذاب اس پر مسلط ہوگا)

سورۂ اخلاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے (یعنی لوگوں کو بتلا دیجئے اور اعلان کر دیجئے) کہ وہ اللہ ایک ہے۔ (ہر لحاظ سے)

(۲) وہ بے نیاز ہے (یعنی اس کو کسی کی حاجت نہیں، سب اُس کے محتاج ہیں)

(۳) نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

(۴) اور نہ کوئی (ہستی) اس کے ہمسر اور برابر ہے۔

(یہ سورت گویا قرآن مجید کا اختتامیہ ہے کہا جا سکتا ہے کہ یہ قرآن مجید کی بنیادی دعوت و تعلیم کا جوہر اور خلاصہ ہے)

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فلق مکی ہے۔ اس میں ۵ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

آپ کہہ دیجئے کہ میں پناہ چاہتا ہوں صبح کے رب کی (۱)۔ ہر مخلوق کے شر سے (۲)۔ اور تاریک رات کے شر سے جب تاریکی چھاتی ہے (۳)۔ اور گنڈوں پر پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے (۴)۔ اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے (۵)۔

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ ناس مکی ہے۔ اس میں ۶ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ نہایت مہربان، بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

آپ کہہ دیجئے میں پناہ چاہتا ہوں انسانوں کے پروردگار کی (۱)۔ انسانوں کے بادشاہ کی (۲)۔ انسانوں کے خدا کی (۳)۔ پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے وسوسے کے شر سے (۴)۔ (وہی) جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے دلوں میں (۵)۔ جنات میں سے، یا انسانوں میں سے (۶)۔

دُعَاءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

سورۂ فلق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(یہ سورت اور اس کے بعد والی سورت "معوذتین" کہلاتی ہیں۔ یہ اس وقت نازل ہوئی تھیں جب کچھ یہودیوں نے حضور (ﷺ) پر جادو کرنے کی کوشش کی تھی اور اُس کے کچھ اثرات آپ پر ظاہر بھی ہوئے تھے۔ اِن سورتوں میں آپ کو جادو ٹونے سے حفاظت کے لئے اللہ کی پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی گئی ہے اور کئی احادیث سے ثابت ہے کہ اِن کو پڑھنا اور ان سے دم کرنا جادو کے اثرات زائل کرنے کے لئے بہترین عمل ہے)

(۱) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہئے کہ میں پناہ لیتا ہوں صبح نمودار کرنے والے خداوند کی۔ (جو روز یہ کرشمہ دکھاتا ہے)

(۲) اور ہر اُس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ (جس سے کسی قسم کا نقصان ہم کو پہونچ سکتا ہے)

(۳) اور (بالخصوص) رات کے اندھیرے (میں پائی جانے والی اور کی جانے والی شر انگیزیوں) کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ (مع اپنے سارے خطرات و نقصانات کے)

(۴) اور اُن (جانوں) کے شر سے جو (تانت، دھاگے یا بال کی) گرہوں میں (جادو ٹونے کی) پھونک مارتی ہیں۔

(۵) اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد (کے تقاضے سے عملی کاروائی) کرے۔

ع ۱ ۲۸

سورۂ ناس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) (اے پیغمبرؐ!) آپ کہئے کہ میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے رب (اللہ) کی۔

(۲) لوگوں کے بادشاہ (اللہ) کی۔

(۳) لوگوں کے معبود (اللہ) کی۔

(۴) وسوسہ اندازی کرنے والے، چھپ جانے والے (شیطان) کے شر سے۔

(۵) جو وسوسے ڈالتا ہے لوگوں کی دلوں میں۔

(۸) جنات میں سے (ہو) یا انسانوں میں سے۔

(یہ دونوں سورتیں گویا سورۂ اخلاص کا تتمہ ہیں جو قرآن کی دعوت و تعلیم کا مختصر لیکن جامع خلاصہ ہے۔ آدمی توحید سے بھٹک کر شرک کا زیادہ تر اس وقت مرتکب ہوتا ہے جب وہ کسی تکلیف او رمصیبت میں مبتلا ہوا ورعام طور پر شیطان کے وسوسے کے ذریعہ مرتکب ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ کی صفات کے حوالہ سے تکلیفوں اور مصیبتوں نیز شیطان کے شر اور اس کی وسوسہ اندازی سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے، اس طرح ان میں عقیدۂ توحید کی حفاظت کا طریقہ تعلیم کیا گیا ہے)

ع ۱ ۲۹

دعائے ختم قرآن

اے اللہ! مجھے قبر کی وحشت سے مانوس کر، مجھ پر قرآن عظیم (کی برکت) کے سبب سے رحم کر، اور اس کو میرا امام اور نور ہدایت اور رحمت بنا۔ اے اللہ! اس میں سے جو بھول گیا ہوں مجھے یاد دلا اور جو میں نہیں جانتا اس سے سکھا اور تلاوت نصیب کر دن اور رات کے وقتوں میں؛ اور اس کو میرے لئے دلیل بنا۔ اے پالنے والے جہانوں کے۔

دُعَآءِ خَتْمِ الْقُرْاٰن

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ وَ صَدَقَ ﷺ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ۝ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۝ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّ بِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّبِالْبَآءِ بَرَكَةً وَّ بِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّ بِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّ بِالْجِیْمِ جَمَالاً وَّ بِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّ بِالْخَآءِ خَیْرًا وَّ بِالدَّالِ دَلِیْلاً وَّ بِالذَّالِ ذَكَآءً وَّ بِالرَّآءِ رَحْمَةً وَّ بِالزَّآءِ زَكوٰةً وَّ بِالسِّیْنِ سَعَادَةً وَّ بِالشِّیْنِ شِفَآءً وَّ بِالصَّادِ صِدْقًا وَّ بِالضَّادِ ضِیَآءً وَّ بِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَّ بِالظَّآءِ ظَفْرًا وَّ بِالْعَیْنِ عِلْمًا وَّ بِالْغَیْنِ غِنًی وَّ بِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّ بِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ كَرَامَةً وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّ بِالْمِیْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّبِالْهَاءِ هِدَایَةً وَّبِالْیَآءِ یَقِیْنًا- اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ۝ وَارْفَعْنَا بِالْاٰیَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ۝ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآتَنَا وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَاكَانَ فِیْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْ نِسْیَانٍ اَوْ تَحْرِیْفِ كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَا اَوْ تَقْدِیْمٍ اَوْ تَاخِیْرٍ اَوْ زِیَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِیْلٍ عَلٰی غَیْرِ مَآ اَنْزَلْتَهٗ عَلَیْهِ اَوْ رَیْبٍ اَوْشَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْٓءِ الْحَانٍ اَوْ تَعْجِیْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسْلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَیْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ م بِغَیْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ م بِغَیْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ م بِغَیْرِ بَیَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِیْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ م بِغَیْرِ مَا كَتَبَهٗ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّ رَهْبَةٍ عِنْدَ اٰیَاتِ الرَّحْمَةِ وَ اٰیَاتِ الْعَذَابِ - فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَیِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَ اَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ- اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّ فِی الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّ عَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّ فِی الْجَنَّةِ رَفِیْقًا وَّ مِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّ حِجَابًا وَّ اِلَی الْخَیْرَاتِ كُلِّهَا دَلِیْلاً فَاكْتُبْنَا عَلَی التَّمَامِ وَ ارْزُقْنَا اَدَآءً م بِالْقَلْبِ وَ اللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَةِ وَ الْبَشَارَةِ مِنَ الْاِیْمَانِ ۝ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَ نُوْرِ عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖٓ اَجْمَعِیْنَ - وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا۝

دعائے ختم قرآن

اللہ بلند عظمت والے نے سچا کلام نازل فرمایا، اور اس کے رسول جو بہت ہی عزت اور اکرام والے نبی ہیں، انھوں نے سچ سچ ہم تک پہونچایا۔ اور ہم سب اس کے سچا ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ اے ہمارے رب تو اس قرآن کی تلاوت ہم سے قبول فرما، بے شک تو بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔

اے اللہ! تو ہمیں قرآن مجید کے ایک ایک حرف کے بدلے میں ایمان کی لذت اور مٹھاس عطا فرما۔ اور قرآن مجید کے ہر مقام اور ہر حصہ کی تلاوت کے بدلے ہم کو اچھا بدلہ عطا فرما۔ اے اللہ! عطا فرما ہمیں ہر الف کے پڑھنے پر الفت، اور ب کے سبب برکت (عطا فرما) اور ت کے بدلے توبہ (قبول فرما) اور ث کے حرف پر ثواب (عطا فرما) اور ج (کے پڑھنے) پر جمال (عطا فرما) اور ح کی ادائیگی پر حکمت (عطا فرما) اور خ (کے پڑھنے) پر خیر (سے نواز دے) اور د (کی ادائیگی) پر دلیل (عطا فرما) اور ذ (کے پڑھنے) پر ذکر (کی توفیق عطا فرما) اور ر (کے پڑھنے) پر (اپنی) رحمت (سے نواز دے) اور ز پر زکوٰۃ (یعنی صاف ستھرا پن عطا کر) اور س کے بدلے (ہم میں) سعادت مندی (پیدا فرما) اور ش (کے پڑھنے) پر شفا (عطا فرما) اور ص پر صدق (یعنی سچائی پر گامزن کر) اور ض کے بدلے ضیاء (یعنی روشنی میں چلا دے) اور ط کے بدلے طراوہ (یعنی تازگی عطا فرما) اور ظ (کے پڑھنے) پر ظفر (یعنی کامیابی عطا فرما) اور ع پر علم (عطا فرما) اور غ (کے پڑھنے) پر غنیٰ (یعنی بے نیازی عطا فرما) اور ف پر فلاح (عطا فرما) اور ق پر قربت (عطا فرما) اور ک پر کرامت و عزت (عطا فرما) اور ل (کے پڑھنے) پر لطف (وعنایت کی بارش کر دے) اور م کے بدلے موعظت (یعنی اچھی نصیحت پر چلا دے) اور ن کے بدلے نور (کا نزول فرما) اور و کے بدلے وُصلہ (یعنی اتفاق واتحاد کی برکت سے نواز دے) اور ھ کے بدلے ھدایت (دے) اور ی کے بدلے یقین (محکم عطا فرما)۔

اے اللہ! ہمیں تو عظمت والے قرآن کی برکت سے خوب نفع عطا فرما، اور ہمارا مرتبہ آیات اور حکمت والے ذکر کے ذریعہ بلند فرما، اور ہمارے اس پڑھنے پڑھانے کو قبول فرما۔ اور ہم سے درگزر فرما دہ کوتاہی جو اس تلاوت قرآن میں ہوگئی ہو بھول چوک سے، یا کسی کلمہ کے اپنی جگہ سے ہٹانے سے، یا آگے پیچھے کر دینے سے، یا زیادتی یا کمی (کر دینے) سے، یا اس کے علاوہ (معنیٰ) میں مراد لینے سے جس میں تو نے اُتارا اُن پر، یا (کسی قسم کے) شبہ وشک (کے پیدا ہونے) سے، یا نامناسب آواز وانداز میں پڑھنے سے، یا تلاوتِ قرآن میں عجلت کرنے سے، یا سستی یا تیزی (کی وجہ) سے، یا زبان کی لڑکھڑاہٹ (کی وجہ) سے، یا بغیر وقوف کے وقف کرنے (کی وجہ) سے، یا (کسی لفظ کے) ملانے کی وجہ سے، جہاں ملانے کی جگہ نہ ہو، یا (کسی لفظ کے) اظہار (کی وجہ) سے جو بیان نہ (کیا گیا) ہو، یا مد یا تشدید یا ہمزہ یا جزم یا (کوئی اور) اعراب (پڑھ لینے کی وجہ سے) جو لکھا ہوا نہ ہو، یا آیاتِ رحمت، رغبت کی کمی کے ساتھ اور آیات عذاب، خوف کی کمی کے ساتھ پڑھ لینے کی وجہ سے۔ (یعنی ان میں سے کسی بھی وجہ سے اگر کوئی کوتاہی ہوگئی ہو تو) اے ہمارے رب ہم کو معاف فرما، اور لکھ دے (ہمارا نام حق کی) گواہی دینے والوں میں۔

اے اللہ! ہمارے دلوں کو قرآن کے نور سے منور فرما دے۔ اور ہمارے اخلاق کو قرآن کے ذریعہ مزیّن فرما، اور ہم کو قرآن کے ذریعہ دوزخ کی آگ سے نجات عطا فرما، اور قرآن کے ذریعہ ہمیں جنت میں داخل فرما۔

اے اللہ! دنیا کی زندگی میں قرآن کو ہمارے لئے ساتھی بنا، اور قبر میں (اس کو) مونس بنا، اور پل صراط پر (یہ ہمارے لئے) روشنی ہو، اور جنت میں (اس کو ہمارا) رفیق بنا، اور (دوزخ کی) آگ سے ڈھال اور پردہ بنا دے، اور تمام بھلائیوں (اور نیکیوں کے حصول) کے لئے (اس کو) دلیل و رہنما بنا دے، اور لکھ دے ان سب (بھلائیوں اور نیکیوں) کو (ہمارے نامۂ اعمال میں) اور عطا فرما ایسا بیان جو دل و زبان سے ادا ہو، اور بھلائی اور نیکی کی محبت اور ایمان کی بشارت (سے ہمیں مالا مال کر)۔ اور درود بھیج اے اللہ! اپنی مخلوق میں سب سے بہتر و افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، اور اُن کی آل و اولاد پر اور ان کے تمام صحابۂ کرام پر، اور (ساتھ ہی) بہت بہت سلام (بھی)۔

رموزِ اوقافِ قرآن مجید

یعنی قرآن مجید کی تلاوت میں ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کی علامتیں

ہر زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں، کہیں نہیں ٹھہرتے، کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اور اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے، اسی لئے اہلِ علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کردی ہیں۔ جن کو ''رموزِ اوقافِ قرآن مجید'' کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے تلاوت کرتے وقت ان کا خیال رکھیں۔

O جہاں بات پوری ہوجاتی ہے، وہاں اس طرح کا ایک چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں (جس کو عرف عام میں آیت کہتے ہیں) یہ حقیقت میں گول ۃ ہے۔ یہ وقف تام کی علامت ہے۔ یعنی اس پر ٹھہرنا چاہئے۔

م یہ علامت وقف لازم کی ہے اس پر ضرور ٹھہرنا چاہئے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہوجائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہئے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ ''اُٹھو۔ مت بیٹھو'' جس میں اُٹھنے کا حکم اور بیٹھنے کی ممانعت ہے۔ لہٰذا اُٹھو پر ٹھہرنا لازمی ہے اگر نہ ٹھہرا جائے تو ''اُٹھو مت بیٹھو'' ہوجائے گا۔ جس میں اُٹھنے کی ممانعت اور بیٹھنے کے حکم کا احتمال ہے، اور اس طرح کہنے والے کے مطلب کے بالکل خلاف ہوجائے گا۔

ط وقفِ مطلق کی علامت ہے۔ اس پر ٹھہرنا چاہئے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا، اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج وقفِ جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز وقفِ مجوّز کی علامت ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص وقفِ مرخّص کی علامت ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ خیال رہے کہ ص پر ملا کر پڑھنا ز کی بہ نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے الوصل اولٰے کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق قیل علیه کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہئے۔

صل قَدْ یُوْصَلُ کی علامت ہے۔ یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے، کبھی نہیں، لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

س یا سکتة سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہئے، مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفة لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہئے، لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتة اور وقفة میں یہ فرق ہے کہ سکتة میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے اور وقفة میں زیادہ۔

لا لا کے معنی نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے، اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہئے اور بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہئے۔ لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

ك كذٰلك کی علامت ہے۔ یعنی جو رمز (یعنی علامتِ وقف) پہلے ہے وہی یہاں بھی سمجھی جائے۔

قرآن مجید میں مقاماتِ سجدہ

سجدہ نمبر	آیت سجدہ	آیت نمبر	سورہ	پارہ	صفحہ نمبر
۱	اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ ... وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ ۝	۲۰۶	اَلْاَعْرَاف ۷	قَالَ الْمَلَاُ ۹	۲۱۳-۲۱۴
۲	وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ.......وَالْاٰصَالِ ۝	۱۵	اَلرَّعْد ۱۳	وَمَا اُبَرِّئُ ۱۳	۳۰۲
۳	وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ... وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝	۴۹-۵۰	اَلنَّحْل ۱۶	رُبَمَا ۱۴	۳۲۸
۴	یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا... وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝	۱۰۷-۱۰۹	بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل ۱۷	سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ ۵	۳۵۳
۵	اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا ۝	۵۸	مَرْیَم ۱۹	قَالَ اَلَمْ ۱۶	۳۷۳
۶	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ..... اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۝	۱۸	اَلْحَجّ ۲۲	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ ۷	۴۱۳
۷	وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا ...وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝	۶۰	اَلْفُرْقَان ۲۵	وَقَالَ الَّذِیْنَ ۱۹	۴۳۹
۸	اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ...... هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝	۲۵-۲۶	اَلنَّمْل ۲۷	وَقَالَ الَّذِیْنَ ۱۹	۴۵۶
۹	اِذَا ذُکِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا.... وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝	۱۵	اَلسَّجْدَۃُ ۳۲	اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ۲۱	۵۰۱
۱۰	وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ ۝	۲۴	صٓ ۳۸	وَمَالِیَ ۲۳	۵۴۷
۱۱	لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ..لَا یَسْئَمُوْنَ ۝	۳۷-۳۸	حٰمٓ السَّجْدَۃ ۴۱	فَمَنْ اَظْلَمُ ۲۴	۵۷۸
۱۲	فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝	۶۲	اَلنَّجْم ۵۳	قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ ۲۷	۶۳۵
۱۳	وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ۝	۲۱	اَلْاِنْشِقَاق ۸۴	عَمَّ ۳۰	۷۱۵
۱۴	کَلَّا ط لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝	۱۹	اَلْعَلَق ۹۶	عَمَّ ۳۰	۷۲۵

سجدۂ تلاوت کے بارے میں کچھ ضروری باتیں

☆ **سجدۂ تلاوت کے واجب ہونے کے اسباب:** اس کے واجب ہونے کے تین سبب ہیں۔

(۱) آیتِ سجدہ کی خواہ پوری آیت کی تلاوت کی جائے یا صرف اس لفظ کی جس میں سجدہ ہے مع ایک لفظ ماقبل ومابعد کے۔

(۲) آیتِ سجدہ کا کسی انسان سے سننا، خواہ پوری آیت سُنے یا صرف لفظ سجدہ مع ایک لفظ ماقبل ومابعد کے۔

(۳) ایسے شخص کی اقتداء کرنا جس نے آیتِ سجدہ کی تلاوت کی ہو خواہ اس کی اقتدا سے پہلے یا اقتدا کے بعد، خواہ اس نے ایسی آہستہ آواز سے تلاوت کی ہو کہ کسی مقتدی نے نہ سُنا ہو یا بلند آواز سے کی ہو۔

☆ سجدۂ تلاوت کا طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رو ہو کر نیت کر کے اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے، اور سجدہ میں نمازوں کی طرح تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے، پھر اُٹھتے وقت اللہ اکبر کہے۔ یہ سجدہ کھڑے ہو کر کرنا مستحب ہے، بیٹھ کر بھی کیا جا سکتا ہے۔

☆ اگر ایک آیتِ سجدہ کی تلاوت ایک مجلس میں کئی بار کی جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔

☆ اگر ایک ہی مجلس میں کئی آیات سجدہ تلاوت کیں تو اختیار ہے کہ ہر آیت سجدہ پڑھنے پر سجدہ کر لے یا بعد میں سب کے سجدے اکٹھا کر لے۔

تعارف

از مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ نے بارہا پڑھا، سُنا، جانا اور دِل سے مانا ہوگا کہ جب انسانیت کے نام اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام نبی اُمّی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر اُترنا شروع ہوا تھا تو انہیں یہ شدید فکر رہنے لگی تھی کہ:

یہ کلام کیسے محفوظ رہے گا؟

یہ کلام پوری دنیا میں کیسے پڑھا جائے گا؟ (یاد رہے کہ جس نبی پر یہ کلام اُتر رہا تھا وہ خود نہ پڑھنا جانتا تھا، نہ لکھنا، اور اُس کی قوم بھی "اَن پڑھ" تھی)

اور پھر دُنیا بھر میں یہ عربی کلام کیسے سمجھا جائے گا؟؟؟

اور آپ نے یہ بھی بارہا سُنا ہوگا کہ اسی وقت اللہ نے اپنے اس بندے و رسول کی فکرمندی کو دور کرتے ہوئے بڑے صاف لفظوں میں ان کو یقین دہانی کراتے ہوئے کہا تھا کہ یہ تینوں کام ہمارے ذمے ہیں؛ یعنی:

۱۔ اپنے کلام کو یاد کرانا اور محفوظ کرانا بھی ہمارے ذمے ہے۔

۲۔ اس کو پڑھوانے کا انتظام کروانا بھی ہمارے ذمے ہے۔

۳۔ اور مسلسل اس کی توضیح و تشریح کرواتے رہنا بھی ہمارے ہی ذمے ہے۔

پوری دنیا گواہ ہے کہ اس عظیم رب کے یہ تینوں وعدے پورے ہوئے۔۔ اللہ کی آخری کتاب "قرآن مجید" سو فیصد محفوظ ہے، چاردانگ عالم میں کروڑوں بندے اور بندیاں اسے یاد کرتے ہیں، یاد رکھتے ہیں، اس میں ایک حرف، ایک نقطے، ایک شوشے کی بھی کمی یا زیادتی نہیں ہوئی ـــــ اور ـــــ اسے پوری دُنیا میں پڑھا جاتا ہے، پڑھایا جاتا ہے، سُنا اور سُنایا جاتا ہے۔ بلاشبہ دُنیا میں کوئی کتاب اِس قدر اہتمام سے پڑھی اور پڑھائی نہیں جاتی ـــــ دُنیا کے اُن قوموں کے لوگ بھی جب قرآن پڑھتے ہیں جن کی زبان عربی نہیں، تو عرب کے لوگ بھی عش عش کرنے لگتے ہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ اس عظیم کتاب کے معانی و مطالب کی وضاحت اور عام لوگوں کے لئے اس کی تفسیر و توضیح کا بھی ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو جاری ہے ـــــ ہر کچھ مدت کے بعد اللہ کا کوئی بندہ اُٹھتا ہے اور اس کتاب کی توضیح و تشریح اور اس کے ترجمے و وضاحت کی ایک نئی کوشش ـــــ کسی نئی ضرورت اور نئے تقاضے کو محسوس کر کے ـــــ کرنے میں اپنی توانائی اور اپنی جان کھپا دیتا ہے ـــ کیا یہ سب "خود بخود" اور بس "اتفاقاً" ہو رہا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ یہ دراصل قرآن کو اُتارنے والے حکیم و علیم اور قدیر و خبیر رب کی قدرت کی کارفرمائی ہے، اُس کے وعدے اور منصوبے کی تکمیل ہے، اور کھلی ہوئی نشانی ہے قرآن اور اسلام کی صداقت و حقانیت کی ۔

قرآن کے معانی ومطالب کی توضیح وتشریح کا جو سلسلہ خداوندی منصوبے کے تحت جاری ہے، اُسی سلسلے کی ایک تازہ کڑی، یہ کاوش بھی ہے؛ جو اِس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ایک ضرورت کا شدید احساس برادر محترم ومکرم جناب مولانا محمد حسّان نعمانی کو ہوا کہ موجودہ مصروف زندگی میں اور خاص کر علم کی طلب میں زبردست کمی آجانے کی وجہ سے لوگ قرآن کی تفسیریں تو کیا مختصر تفسیری حاشیئے بھی نہیں پڑھنا چاہتے، وہ چاہتے ہیں کہ صرف ترجمہ پڑھیں اور ترجمہ سے ہی انہیں مفہوم ومدّعا سمجھ میں آجائے ـــــ پس (انہی کے الفاظ میں) ''ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا ترجمہ ہو جس میں بات وہیں واضح ہو جائے اور قاری کو الگ سے حاشیہ میں نہ جانا پڑے.....'' اسی ضرورت کے شدید احساس نے ان کے دِل میں یہ عزم پیدا کر دیا کہ وہ خود اِس کی تکمیل کا بیڑا اُٹھائیں ـ ـ ـ اور اللہ کے بھروسے پر انہوں نے نہایت خاموشی اور شدید محنت کے ساتھ کام شروع کر دیا۔ اور پانچ سال تک ایسی سخت محنت کی کہ دیکھنے والوں کو ان کے عزم وحوصلے، استقلال واستقامت اور یکسوئی و انہماک دیکھ کر رشک بھی آتا تھا، اور صحت پر سخت محنت کی وجہ سے بار بار جو اثر پڑتا تھا؛ اسے دیکھ کر تشویش بھی ہوتی تھی۔

قرآن مجید کی اِس تازہ خدمت (توضیحی ترجمہ) کی ایک اہم خصوصیت کے بارے میں صرف ایک بات عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ـــــ ایک طرف تو ضرورت کا وہ احساس تھا جس کا تذکرہ سطور بالا میں کیا گیا اور جو اس توضیحی ترجمہ کے مرتّب مولانا محمد حسّان نعمانی کو اس کام کے لئے اُٹھ کھڑے ہونے پر مجبور کر رہا تھا، اور دوسری طرف کام کی نزاکت کا احساس تھا، جو رکاوٹ بنتا تھا، بالآخر انہوں نے اللہ کی توفیق سے اس کا یہ حل ڈھونڈ نکالا کہ مسلَّم ومستند اکابر اہلِ علم مثلاً حضرت شاہ عبد القادر دہلویؒ، حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ، شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ، حکیم الامت حضرت تھانویؒ، حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ، حضرت مولانا عبد الماجد دریابادیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی (وغیرہم) کے تراجم اور اُنکی تفسیری عبارتوں پر نظر ڈالی جائے، اور پھر ان میں سے جو ترجمہ اور جو تفسیری عبارت زیادہ آسان اور مفہوم ومدّعا کی بہتر سے بہتر وضاحت کرتی ہوئی نظر آئے، اس کو حتی الامکان بلفظہٖ وبعینہٖ لے لیا جائے۔ اپنی طرف سے ایک جملہ بھی نہ ترجمے کے طور پر لکھا جائے اور نہ بریکٹ میں لکھی جانے والی توضیحی وتفسیری عبارت کے طور پر لکھا جائے۔

اِس آخری خط کشیدہ جملے پر ذرا غور کیجئے! اور سوچیئے کہ اس اصول پر کام کرنے میں کتنی سخت محنت کرنی پڑی ہوگی، اور ہر ہر آیت کے لئے کتنے تراجم اور کتنی تفاسیر کا بغور مطالعہ کرنا پڑا ہوگا؟؟ مگر قربان جائیں اس ذوق ومزاج پر جو اس بندۂ خدا کو اپنے والدِ ماجد (حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ) سے اور انکے اساتذہ وشیوخ سے وراثت میں ملا، صرف اپنے علم وفہم پر اعتماد کرنے کی غلطی نہ کرنا، کسی طرح کے زعم اور خود فریبی میں مبتلا نہ ہونا، اور اپنے اکابر واسلاف کے ادب واحترام اور اُن ہی کے علوم سے استفادے واستناد کی روِش پر مضبوطی سے گامزن رہنا ـــــ یہی تو وہ طرز ہے جس میں سلامتی ہے، اور جو خود رائی وخود بینی اور خود فریبی کے اس دور میں عنقا ہوتا جا رہا ہے ـــــ جتنی مبارک باد اِس خدمت کی توفیق ملنے پر دینے کا دِل چاہتا ہے، اتنی ہی مبارکباد اِس طرز کو اپنانے پر بھی دینا ضروری معلوم ہوتا ہے ـــــ مبارک ہو، ہزار بار مبارک ہو!!!

اس توضیحی ترجمہ کے فاضل مرتّب نے اپنی ''گذارشات'' والے تعارفی مضمون کے شروع ہی میں ذکر کیا ہے کہ جب شیخ الہند

حضرت مولانا محمود حسنؒ سے درخواست کی گئی تھی کہ قرآن مجید کا ایک نیا ترجمہ زمانۂ حال کی ضرورت کے مطابق کر دیں، تو انہوں نے اپنی بے بضاعتی کے حوالے سے پہلے تو معذرت ہی کی، اور پھر بعد میں بڑی مشکل سے اس پر تیار ہوئے کہ حضرت شاہ عبدالقادر دہلویؒ کے ترجمۂ بامحاورہ (توضیح القرآن) کی ہی کچھ خدمت کر کے اسے ہی دورِ جدید کے اسلوب سے قریب تر کر دیا جائے۔ کوئی نیا ترجمہ کرنے سے جو چیز ان کے لئے مانع تھی وہ یہ تھی کہ "اب اگر کوئی نیا ترجمہ کیا جائے گا تو وہ آسان اور بامحاورہ تو ہوگا، مگر اُس میں حضرت شاہ صاحبؒ کے ترجمے کی خوبیاں کہاں سے آئیں گی؟ اِس اشکال کو خود حضرت شیخ الہندؒ ہی کی زبانی ملاحظہ کیجئے، وہ تحریر فرماتے ہیں:

"اس چھان بین اور دیکھ بھال میں تقدیرِ الٰہی سے یہ بات دِل میں جم گئی کہ حضرت شاہ صاحبؒ کا افضل ومقبول ومفید ترجمہ رفتہ رفتہ تقویم پارینہ ہو جائے، یہ کس قدر نادانی بلکہ کفرانِ نعمت ہے، اور وہ بھی سرسری عذر کی وجہ سے، اور عذر بھی وہ جس میں ترجمے کا قصور نہیں، اگر قصور ہے تو لوگوں کی طلب کا قصور ہے۔۔۔"

اور پھر جب انہوں نے بالآخر شدید ضرورت کی بناء پر حضرت شاہ عبدالقادرؒ کے ترجمے کی کچھ خدمت کی بھی تو کس احتیاط کے ساتھ؟ اس کے بارے میں انہوں نے خود بتایا کہ:

"جس موقع پر ہم کو لفظ بدلنے کی نوبت آئی، وہاں ہم نے یہ نہیں کیا کہ اپنی طرف سے جو مناسب سمجھا بڑھا دیا، نہیں، بلکہ حضرات اکابر کے تراجم میں سے لینے کی کوشش کی ہے، خود توضیح القرآن میں دوسری جگہ کوئی لفظ مل گیا یا حضرت مولانا رفیع الدین صاحب کے ترجمے یا فتح الرحمٰن میں، حتی الوسع ان میں سے لینے کو پسند کیا ہے.........ایسا تغیر جس کی نظیر مقدس حضرات کے تراجم میں نہ ہو، ہم نے کُل ترجمے میں جائز نہیں رکھا، اتفاق سے اگر کوئی موقع اس غرض کے خلاف ہو تو یقیناً ہمارا سہو ہے یا خطا۔ بالقصد، جان بوجھ کر ہم نے ایسا کہیں نہیں کیا۔"

حضرت شیخ الہندؒ کے اس طرزِ عمل کا تذکرہ کر کے حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ کے بڑے صاحبزادے جناب محمد ولی رازی صاحب نے (جنہوں نے ترجمۂ شیخ الہند پر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے تفسیری حاشیوں کو ایک نئے انداز سے مرتب کیا تھا) ان الفاظ میں اپنا تأثر پیش کیا ہے:

"اللہ اکبر! ان حضرات کی بے نفسی، خوفِ خدا، اور اپنے بزرگوں کا احترام وادب کا یہ نمونہ کتنا مفید اور سبق آموز ہے، تمام تراجم میں تلاش وجستجو کی یہ محنتِ شاقّہ اس لئے اُٹھائی کہ اپنی جانب سے ایک آدھ لفظ کا اضافہ بھی گوارہ نہ تھا۔ اسی اخلاص وللّٰہیت کا ثمرہ ہے کہ ترجمہ شیخ الہند کو جو مقام آج حاصل ہے، وہ کسی دوسرے ترجمے کو حاصل نہیں، اس ترجمے کو موضح القرآن سے ممتاز رکھنے کے لئے آپ نے اس کا نام "موضح فرقان" تجویز فرمایا تھا، مگر یہ "ترجمہ شیخ الہند" ہی کے نام سے مشہور ومعروف ہوا۔"

ناچیز راقم سطور کے خیال میں اس "توضیحی ترجمہ" کے مرتّب مولانا محمد حسان نعمانی اس پہلو سے بھی مکتبِ عشق کے ہر طالب کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں، کہ انہوں نے بھی بزرگوں کی راہ پر چلنے کی ایک کامیاب کوشش کی ہے۔۔ اور اس بناء پر امید کی جاسکتی ہے کہ ان کو بھی اس کا وہی ثمرہ اور اس کاوش کو بھی وہی قبولیت ملے گی جو اس روش کو اپنانے کی صورت میں ہمیشہ ملا کرتی ہے۔

دِل تو چاہتا ہے کہ اِس توضیحی ترجمہ کی کچھ اور خصوصیات کا تفصیلی تذکرہ کروں، اور حوالوں کے ساتھ مختلف مثالیں پیش کروں، تا کہ

عام قارئین کے لئے اس طول وطویل محنت کو سمجھنا اور اس کی کماحقہٗ قدر کرنا آسان ہو جائے، لیکن طوالت سے بچنا بھی ضروری ہے ——— اسی طرح دِل کا سخت تقاضا ہے کہ اس توضیحی ترجمہ کے مرتّب، راقم کے بڑے بھائی مولانا محمد حسان نعمانی کی مزاجی خصوصیات کا بھی کچھ تذکرہ کروں کہ ان پر تواضع و اِخفاء کے دبیز پردے پڑے ہوئے ہیں؛ مگر مجھے یقین ہے کہ میرے ہزار اصرار کے باوجود ان ساری سطور کو یقیناً وہ حذف کردیں گے۔۔ صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفاء کرتا ہوں کہ ان کی زندگی۔ ہم سب کے لئے اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ والدین کی دُعائیں اور توجہات قلبی کیا تاثیر رکھتی ہیں؟ اور اُن کی خدمت کے صلہ میں اولاد کو کیا کیا مِل سکتا ہے؟؟ اور یہ کہ اللہ جسے چاہے بلند مراتب سے نواز دے۔

ہمارے سب سے بڑے بھائی حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی مدظلہٗ کو ایک کے بعد ایک جس طرح نہایت مفید تصنیفات پیش کرنے کا موقع مِل رہا ہے؛ جن میں بلا شبہ سرِ فہرست "محفل قرآن" کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر و تشریح کا وہ سلسلہ ہے جس کی تین جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں اور جس طرح اب وہ ؎

"ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم   الاحدیث دوست کہ تکرار می کنیم"

کا مصداق بنے ہوئے دُنیا و مافیہا سے بالکل یکسو ہو کر صرف قرآن کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں؛ اسی کو دیکھ کر ہم لوگوں کو احساس ہوتا تھا کہ اس کی خبریں اگر حضرت والد ماجدؒ اور والدہ ماجدہؒ کو پہونچتی ہوں گی تو اُن کی روح کو کیسی مسرت و شادمانی ملتی ہوگی۔۔۔ اور اب یہ احساس اِس تازہ قرآنی خدمت کو دیکھ کر ہو رہا ہے کہ ہمارے "اچھے بھائی" (حسان بھائی کو ان کے چھوٹے ہم دو بھائی بہن، اچھے بھائی کے نام سے ہی یاد کرتے ہیں) نے بھی ابی اور امی رحمہم اللہ کی روح کو مسرور و شادماں کرنے کا سامان بھیج دیا، اور عظیم والدین کی اولاد ہونے اور علمی خانوادے کے فرزند ہونے کا "شکرانہ" پیش کردیا۔ **فهنيئًا له** ۔۔ ایک طرف اپنے بڑے بھائیوں کو دیکھتا ہوں؛ تو خوشی ہوتی ہے، اور رشک آتا ہے، اور جب اپنی ذات پر نظر پڑتی ہے تو سَر شرم سے جھک جاتا ہے......

یہ ننگ خاندان اپنے سب بڑوں سے، اور تمام قارئین سے جہاں ان خدمات کی قبولیت کے لئے دعاؤں کا طالب ہے، وہیں اپنے لئے بھی دعاؤں کا سائل ہے کہ بالکل ہی ناکارہ، نکما اور تہی دامن ہے۔

اور ہاں ایک بات رہی جارہی ہے۔۔ وہ یہ کہ اِس خدمت میں ہمارے حسان بھائی کی اہلیہ مکرّمہ (ہماری بھابھی صاحبہ) کا بھی خوب حصہ رہا ہے، وہ شروع سے آخر تک طرح طرح سے اِس کام میں شریک رہیں۔۔ امید بلکہ یقین ہے کہ اجر و انعام میں بھی ان کا بھرپور حصہ رہے گا۔ اُن کو بھی بہت بہت مبارک باد !! اور ان سے بھی دعاؤں کی گذارش! اور اپنے پورے گھرانے کے لئے سب قارئین سے دعاؤں کی التجاء۔

خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی

خانقاہ، محمد اپور، نیرل

یکم جمادی الثانیہ، ۱۴۳۵ھ

۲/ اپریل ۲۰۱۴ء

مرتب توضیحی ترجمہ کی چند اہم گذارشات

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین ، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم النبیین محمد وآلہٖ و اصحابہٖ اجمعین وعلیٰ من تبعھم باحسان ودعا بدعوتھم الیٰ یوم الدین.

اما بعد!

عربی سے ناواقف مسلمانوں کو (خاص کر اس دور میں) قرآنی علوم ومعارف سے روشناس کرانے کے لئے دنیا کی اکثر زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے کئے گئے اور تفاسیر لکھی گئیں۔ اور زبانوں کی طرح اردو زبان بھی ایک خاص حیثیت کی مالک ہے، اس لئے اس میں بھی قرآن کریم کے مختلف اور متعدد ترجمے وتفاسیر موجود ہیں۔

ترجمہ سے جو اصلی فائدہ اور بڑی غرض ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف کا سمجھنا آسان ہو جائے، یہ غرض جس قدر بامحاورہ ترجمہ سے حاصل ہو سکتی ہے تحت لفظی ترجمہ سے کسی طرح ممکن نہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ جو بامحاورہ ترجمہ کے بانی اور امام ہیں انھوں نے بامحاورہ ترجمہ کو اختیار کرنے کی یہی وجہ بیان کی ہے۔

قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی میری بساط کہاں؟ مشہور ومعروف علمی شخصیت، مترجم قرآن شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ترجمۂ قرآن کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب اُن سے اُن کے بعض احباب نے درخواست کی کہ "قرآن مجید کا ترجمہ سلیس، مطلب خیز اردو زبان میں مناسب حال زمانہ کریں، جس سے دیکھنے والوں کو فائدہ پہونچے اور وہ نقصان اور خلل اور لفظی اور معنوی اغلاط جو بعض آزادی پسند صاحبوں کے ترجمہ سے لوگوں میں پھیل رہی ہیں اُن سے بچاؤ کی کوئی صورت نکل آئے۔" تو انھوں نے اس درخواست کے جواب میں اپنی بے بضاعتی کے اظہار کے علاوہ یہ عرض کر کے کہ:

> "اول تو مقدسین اکابر کے فارسی اردو کے متعدد تراجم موجود ہیں، اس کے علاوہ علمائے متقدمین زمانۂ حال کے متعدد تراجم یکے بعد دیگرے بحمد اللہ شائع ہو چکے ہیں جو لوگوں کو مذکورہ بالا خرابیوں سے بچانے کے لئے کافی ووافی وشافی ہیں ....پھر اب کسی جدید اردو ترجمہ کی کیا حاجت ہے؟"

اس درخواست کو قبول کرنے سے معذرت کر لی۔ بعد میں بڑی مشکل سے اس پر تیار ہوئے کہ حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۂ بامحاورہ مسمّٰی بہ "موضح القرآن" میں جو شکایت ہو گئی ہے (یعنی بعض الفاظ ومحاورات کا متروک ہو جانا اور بعض بعض مواقع میں ترجمہ کے الفاظ کا مختصر ہونا) اس کے رفع کرنے میں کوشش کی جائے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے کس قدر احتیاط کو ملحوظ رکھا یہ ان کے ترجمہ قرآن کے مقدمہ کو پڑھ کر بخوبی جانا جا سکتا ہے۔

یہ عاجز (محمد حسان نعمانی) چالیس سال سے زیادہ عرصہ سے کتب خانہ الفرقان (اب الفرقان بکڈپو) کا ذمہ دار ہے۔ جب باقاعدہ کتب خانہ میں بیٹھا کرتا تھا تو بسا اوقات کتابیں لینے آنے والے لوگ قرآن مجید کے آسان ترجمہ کی بابت معلوم کیا کرتے تھے، اس وقت تک جو قرآن مجید کے تراجم دستیاب تھے ان کی زبان زیادہ تر علمی اور قدیمی تھی، عام مسلمان تو کیا عربی مدارس کے بہت سے طلباء بھی ان

تراجم کا مطلب سمجھنے سے قاصر تھے۔ اور جو قرآن سمجھ کر پڑھنا چاہتے تھے وہ آسان ترجمہ تلاش کرتے پھرتے تھے۔ اور بہت سے تو یہ حسرت لئے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اللہ کا شکر ہے کہ گذشتہ کئی دہائیوں سے علماء کرام نے ادھر توجہ مرکوز کی ہے اور کئی اچھے اچھے آسان تراجم آئے ہیں، مثلاً ترجمہ حضرت مولانا فتح محمد جالندھری، ترجمہ مولانا عبدالکریم پاریکھ، ترجمہ مولانا مفتی تقی عثمانی، ترجمہ مولانا خالد سیف اللہ اور حال ہی میں شائع ہونے والا "آسان معانی القرآن" (از مولانا بلال عبدالحیٔ حسنی ندوی) وغیرہ۔ نیز مولانا سید سلمان حسینی ندوی کا ترجمۂ قرآن بھی اشاعت کی منزل میں ہے۔

دورِ حاضر کے ان آسان تراجم کی اشاعت کے بعد یقیناً کسی نئے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن ترجمہ کتنا ہی آسان ہو فقط ترجمہ پڑھ لینے سے آیات کا مطلب پوری طرح واضح نہیں ہوتا، قرآن میں اجمال بہت ہے، اور بہت سی جگہ اشارات سے کام لیا گیا ہے، اور چونکہ یہ یکبارگی ایک مرتب کتاب کی شکل میں نازل نہیں ہوا، بلکہ ۲۳ برس کی طویل مدت میں مختلف حالات کے تقاضوں کے مطابق چھوٹے بڑے ٹکڑوں کی شکل میں اُترتا رہا، بعد میں اس کی کتابی شکل کے لئے آیتوں اور سورتوں کی ترتیب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مقرر فرمائی گئی، لہٰذا آیتوں میں باہم ربط ہونا قدرتی امر ہے، لیکن ترجمہ سے وہ ربط ظاہر نہیں ہوتا، پھر اسبابِ نزول کا علم بھی ترجمہ سے نہیں ہوتا، لہٰذا بات پوری طرح سمجھنے کے لئے تفسیر کا مطالعہ ضروری ہوجاتا ہے۔ لیکن ہر قاری کے لئے آسان نہیں کہ وہ تفسیر حاصل کر سکے اور پھر اس کا مطالعہ کر سکے، اس لئے عام طور پر مترجمین نے حاشیہ پر مختصر تفسیر سے اس مسئلہ کا حل نکالا ہے۔

موجودہ مصروف اور بھاگ دوڑ کی زندگی میں آدمی کے پاس وقت بہت کم ہے۔ ایک عام آدمی جو قرآن کا ترجمہ ومطلب سمجھنا چاہتا ہے وہ آیت کا ترجمہ پڑھ کر مفہوم سمجھنے کے لئے بار بار حاشیہ میں جانے میں بڑی دقت محسوس کرتا ہے، اور آخر کار صرف ترجمہ پڑھنے پر اکتفا کرتا ہے، اور جب بات پوری طرح سمجھ میں نہیں آتی تو کہیں نہ کہیں جا کر ترجمہ پڑھنا ہی چھوڑ دیتا ہے۔

اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا ترجمہ ہو جس میں بات وہیں واضح ہوجائے، اور قاری کو حاشیہ میں نہ جانا پڑے، اس سے جو تسلسل قائم ہوگا وہ پڑھنے والے کو باندھے رکھے گا اور یہ قاری کے لئے بڑی تشفی اور اطمینان کا باعث ہوگا۔ اس سے انشاء اللہ یہ بھی فائدہ ہوگا کہ معترضین جو فقط ترجمہ پڑھ کر سوال اُٹھاتے ہیں انھیں اس کا موقع بھی نہیں ملے گا۔

یہ عاجز اسی طرح کا ترجمہ چاہتا تھا، لیکن شاید اپنی بات اہل علم کو سمجھا نہیں پا رہا تھا کہ وہ اس کام کا بیڑا اُٹھائیں، اور خود اس کا اہل نہیں تھا۔ پھر ایک خیال اللہ نے دل میں یہ ڈالا کہ میں خود اس کام کو کروں اس طرح پر کہ آسان ترین تراجم میں جس آیت کا ترجمہ زیادہ عام فہم ملے اس کو لے لوں اور جہاں بات سمجھانے کے لئے ضرورت ہو توضیحی عبارات تفاسیر سے لے کر فٹ کروں، اس میں کوشش یہ کروں کہ حتی الامکان الفاظ تک ان ہی کے ہوں تاکہ غلطی کا امکان نہ رہے۔

کام بہت بڑا تھا اور میرے کرنے کا ہرگز نہیں تھا، لیکن یہ سوچ کر کہ جس اللہ نے اس بے علم سے "نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ" مرتب کرائی اور اس کو بے نظیر مقبولیت سے نوازا، وہی اللہ ممکن ہے اس ناچیز سے یہ عظیم خدمت بھی لے لے۔ اس کی قدرت سے کچھ بھی باہر نہیں۔ اور ایسا ہوا تو میں دنیا کے خوش نصیب ترین آدمیوں میں سے ہوں گا۔ اللہ کا نام لے کر کام شروع کردیا۔

اب مسئلہ پیدا ہوا کہ اکثر آیات کا ترجمہ توضیحی عبارات لگانے کے بعد اتنا طویل ہوجاتا تھا کہ قرآنی متن کے نیچے نہیں آسکتا تھا، اس لئے یہ طے کیا کہ متن کے نیچے کسی مستند عالم کا آسان اور عام فہم ترجمہ لگا دوں، وہ ایک طرح سے سند بھی ہوگا، اور اپنا مرتب کردہ ترجمہ دائیں صفحہ پر دائیں طرف اور بائیں صفحہ پر بائیں طرف رکھوں۔

اب تلاش شروع ہوئی بین السطور کے لئے آسان ترجمہ کی۔ اس کے لئے سب سے پہلی نظر حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ پر پڑی، جو اردو زبان میں پہلا بامحاورہ ترجمہ تھا۔ لیکن عام اردوداں مسلمان تو دور کی بات آج کل کے پڑھے لکھے بھی اس کے بہت سے کلمات ومحاورات کو سمجھنے سے قاصر معلوم ہوئے، کیونکہ وہ اب متروک ہو چکے ہیں۔ دوسری نظر حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ترجمہ پر گئی، جو اس زمانہ میں (میرے علم کے مطابق) مقبول ترین ترجمہ ہے۔ لیکن یہ مقبولیت یقیناً حضرت تھانوی قدس سرہٗ کی مقبولیت کی دلیل ہے کیونکہ اس کی زبان کافی علمی زبان ہے، اور سو سال سے زائد قدیم ہونے کی وجہ سے اس کے محاورات بھی بڑی حد تک تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور بقول مولانا عبدالماجد دریابادیؒ:

"محاورات کا حال یہ ہے کہ سو برس کی مدت تو خیر بہت بڑی ہوئی پچاس ہی برس میں یہ کہاں سے کہاں پہونچ جاتے ہیں، اور کتنے ہی کہنہ اور فرسودہ ہو جاتے ہیں۔ ہم اپنی عمر کا کھسکنا اور سرکنا تو محسوس کرتے ہیں لیکن یہ بہت کم محسوس ہوتا ہے کہ لفظوں کی عمر بھی تو اسی طرح ہر روز کھسکتی اور سرکتی رہتی ہے، ابھی یہ لفظ جو تگڑا اور توانا تھا دیکھتے ہی دیکھتے بوڑھا اور کمزور ہو چلا، بلکہ جگہ چھوڑ کر جانے لگا اور قریب ہے کہ بالکل ٹکسال سے باہر ہو جائے۔" (افتتاحیہ دوم تفسیر ماجدی صفحہ ۲۵-۲۶)

اس کے بعد نظر جا کر مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ پر ٹھہر گئی، جو حضرت حکیم الامتؒ کے خاص مسترشد تھے اور ترجمہ وتفسیر میں انھوں نے حضرت سے خاص استفادہ بھی کیا تھا۔ وہ ایک ممتاز ادیب بھی تھے۔ انھوں نے بقول اُن کے "اپنے لئے دلیل راہ حکیم الامت مولانا اشرف علیؒ کے ترجمہ کو بنایا ہے" جو ان کی تفسیر "بیان القرآن" کے ساتھ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں اول بار شائع ہوا۔

مولانا دریابادیؒ کے اردو ترجمہ وتشریح کے سلسلہ میں حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی (ناظم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) تفسیر ماجدی جلد ہفتم کے مقدمہ میں رقم طراز ہیں کہ:

"مولانا دریابادیؒ کی اردو زبان سے واقفیت اور صلاحیت ان کی تسلیم شدہ خصوصیات میں ہیں، اس لئے عربی سے اردو میں مضمون کی ادائیگی میں انھوں نے اپنی اس قابلیت کو بھی ملحوظ رکھا ہے، لیکن سلف کے طریقہ سے ہٹے بغیر..."

مولانا دریابادیؒ کا یہ ترجمہ ان کی مشہور ومعروف تفسیر "تفسیر ماجدی" میں ہے۔ یہ الگ شائع نہیں ہوا ہے اس لئے عام طور پر قارئین کے لئے یہ نیا بھی ہے۔ بس اسی کو بین السطور ترجمہ کے لئے منتخب کر لیا۔

جہاں تک توضیحی ترجمہ کی بات ہے اس کی ترتیب میں جن تراجم سے کام لیا گیا ہے وہ یہ ہیں:

ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ، ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ، ترجمہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، ترجمہ مولانا محمد جونا گڈھیؒ، آسان ترجمۂ قرآن از مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، ترجمہ مولانا عبدالکریم پاریکھ، درس قرآن از مولانا محمد منظور نعمانی۔ ان میں سب سے زیادہ کام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کے آسان ترجمۂ قرآن "توضیح القرآن" سے لیا گیا ہے۔ (جس کی نشاندہی، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، برادر عزیز مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی نے کی تھی)

نیز تفسیری عبارات ان تفاسیر سے ماخوذ ہیں:

تفسیر موضح القرآن (از حضرت شاہ عبدالقادر دہلویؒ) مختصر تفسیر بیان القرآن (از حضرت تھانویؒ) تفسیر عثمانی (از حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ) تفسیر ماجدی (از مولانا عبدالماجد دریابادیؒ) توضیح القرآن (از مولانا مفتی محمد تقی عثمانی) اور حواشی از مولانا صلاح الدین یوسف، نیز محفل قرآن (از مولانا عتیق الرحمن سنبھلی)

اس ترجمہ کی ترتیب میں ان امور کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

(۱) جہاں تک ممکن ہو ترجمہ آسان اور عام فہم لیا جائے۔ پورا جملہ بعینہٖ اُٹھایا جائے۔

(۲) بریکیٹ میں دی گئیں توضیحی وتفسیری عبارات اس طرح جوڑی جائیں کہ اگر وہ ہٹالی جائیں تو آیت کا براہ راست ترجمہ ہو۔

(۳) جہاں متعدد تفسیریں کی گئی ہوں وہاں وہ تفسیر اختیار کی جائے جس کو کبار مفسرین میں سے کسی نے اختیار کیا ہو اور وہ مضمون کے اعتبار سے عام آدمی کے لئے سہل الفہم ہو نیز اس کے لئے کوئی اشکال نہ پیدا کرے۔

(۴) اس کی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ قرآنی آیات کے فقط ترجمہ سے جو معترضین غلط فائدہ اُٹھاتے ہیں تفسیری عبارت سے ان کا وہ موقع ختم کردیا جائے۔

(۵) اس کی بھی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے صفحہ کے آخر میں متن کا جو آخری لفظ ہے بین السطور ترجمہ اور حتیٰ کہ توضیحی ترجمہ بھی وہیں تک آئے۔

(٦) یہ واضح رہے کہ یہ دو ترجمے ہیں، (نہ کہ بین السطور میں ترجمہ اور حاشیہ میں تفسیر یا تشریح) اس لئے ممکن ہے کہیں کہیں مولانا دریابادیؒ کے ترجمے اور اس عاجز کے مرتب کردہ توضیحی ترجمے میں کچھ فرق ہوا ہو، توضیحی ترجمہ میں ترجیح اس ترجمہ یا تفسیری عبارت کو دی گئی ہے جس کے بارے میں یہ احساس ہوا کہ عام آدمی اس سے زیادہ آسانی سے آیت کا مفہوم سمجھ سکے گا۔

کام کے آغاز میں ہی یہ طے کیا تھا کہ کام مکمل ہونے کے بعد اس کو علماء کرام کی خدمت میں پیش کروں گا اور اگر انھوں نے اس کو مفید اور اشاعت کے لائق سمجھا تب ہی اس کو شائع کرنے کا فیصلہ کروں گا۔ بصورت دیگر نہیں۔ پھر جب کام پورا ہوا تو یہ سوچ کر کہ پورے قرآن کے توضیحی ترجمہ پر نظر ڈالنے اور کہیں کوئی کمی یا اصلاح کی ضرورت محسوس ہو تو اس کی نشاندہی کرنے کی علماء کرام کے اوقات ومشاغل میں گنجائش نہ ہوگی، یہ طے کیا کہ اس کی کئی قسطیں بنائی جائیں اور فی الحال ایک ایک قسط ان کی خدمت میں پیش کی جائے۔ چنانچہ اس کے ٦-٦ پاروں کی ۵ قسطیں بنائیں اور متعدد علماء کرام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھ کر اس کو پیش کرنے کی اجازت چاہی، اور جن علماء کرام کی طرف سے بھی اجازت ملی ان سب کو اس کی ایک ایک قسط بھیج دی گئی۔ یہ عاجز چاہتا تھا کہ کم سے کم کوئی ایک مقتدر عالم پورا ترجمہ بالاستیعاب دیکھ لے۔ اس کے لئے اس ناچیز نے برادر مکرم ومحترم حضرت مولانا محمد زکریا سنبھلی زیدت فیوضہم (صدر شعبۂ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء، جنھوں نے اپنے تدریسی سلسلہ کے آغاز میں تفسیری کتب پڑھائی تھیں) سے درخواست کی۔ اس سیاہ کار کے پاس رب کریم کا شکر ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں کہ انھوں نے اپنی تدریسی مصروفیات، پُرانہماک مطالعہ کی عادت اور اسفار کی کثرت نیز بعض عوارض کے باوجود یہ درخواست قبول کرلی اور اس عاجز کی خواہش کی تکمیل میں یہ عظیم کام اس طرح انجام دیا کہ اس کا ایک ایک لفظ پڑھا اور ضروری ترمیمات و اصلاحات کیں، نیز بے حد قیمتی مشورے دیے، الحمدللہ ان کی مکمل تعمیل کی گئی۔ ان کے اس عظیم تعاون اور سرپرستی نے ہی اس عاجز کو ہمت دی کہ وہ اس کی اشاعت کا فیصلہ کرسکے۔ یہ عاجز تازندگی ان کا تہ دل سے ممنون رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں اس کا بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے۔ اُن کی رائے گرامی آپ صفحہ ۷۵۰ پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

چاہتا تو یہ تھا کہ برادر مکرم ومعظم حضرت مولانا عتیق الرحمن سنبھلی زید مجدہم اور برادر عزیز ومکرم مولانا خلیل الرحمن سجاد بھی اس کو لفظاً لفظاً دیکھ لیں لیکن ان کی مصروفیات اور حالات نے اس کی اجازت نہیں دی۔ ان کی دعائیں الحمدللہ برابر ملتی رہیں، البتہ برادر عزیز مولانا سجاد میاں نے اپنے بھائی کی دلی خواہش کی کسی حد تک تکمیل اس طرح کردی کہ ''تعارف'' لکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ تعارف آپ نے گذشتہ صفحات میں انشاء اللہ ملاحظہ فرمالیا ہوگا۔

اس ناچیز کے لئے بڑا باعث اطمینان ہے کہ جن حضرات علماء کرام کی خدمت میں اس کی اقساط پیش کی گئی تھیں ان میں سے متعدد

اہم شخصیات نے اپنی رائے گرامی اور دعاؤں سے نوازا ہے۔ بالخصوص مخدومی و مکرمی حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی (ناظم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) اور حضرت مولانا برہان الدین سنبھلی (صدر شعبۂ تفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) نے جس طرح کی محبت و شفقت اور ہمت افزائی سے نوازا ہے وہ اس ناچیز کے لئے سرمایۂ حیات ہے۔ ان دونوں حضرات کی رائے گرامی نیز حضرت مولانا سید محمد واضح رشید حسنی (معتمد تعلیمات دار العلوم ندوۃ العلماء) حضرت مولانا عاقل صاحب (استاذ حدیث مظاہر علوم سہارنپور) حضرت مولانا سید سلمان الحسینی صاحب (محاضر کلیۃ الشریعہ و اصول الدین، دار العلوم ندوۃ العلماء) اور مولانا ہارون رشید صدیقی (ایم، اے، حدیث و تفسیر، ریاض یونیورسٹی) کی گرانقدر آراء بھی جو اس قرآن کی اشاعت سے قبل موصول ہو چکی تھیں آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کے حق کے مطابق اس کا بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے۔ یہ عاجز ان سب حضرات علماء کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہے۔ حضرت مولانا محمد عاقل صاحب زید مجدہم عدیم الفرصتی کی بناپر خود تو نہیں دیکھ سکے البتہ انھوں نے اپنے ایک معتمد مولانا معاویہ صاحب کو اس کے لئے آمادہ کیا، حضرت مولانا کی ہدایت پر ۶ پاروں کی ایک قسط ان کی خدمت میں ارسال کی گئی، انھوں نے خصوصی دلچسپی کھاتے ہوئے سورۂ "الفرقان" سورۂ "الشعراء" اور سورۂ "النمل" فوری طور پر ملاحظہ فرمائیں، اور ان کی متعدد آیات کے سلسلہ میں اہم مشورے دیے۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس سے آگے نہ بڑھ سکے۔ یہ عاجز ان کا بھی تہ دل سے شکر گذار ہے۔

اس نااہل نے قرآن کے ترجمہ و مطالب کو صرف اور صرف ہر ہر اردو خواں طالب و شائق تک پہونچانے کی غرض سے اس خدمت کا بیڑا اُٹھایا اور یہ جسارت کی ہے، یہ بندہ اپنی طرف سے تمام احتیاطوں کے باوجود اللہ عزوجل کے مواخذہ سے ڈرتا ہے، اگر آخرت کے مواخذہ سے بچ جائے تو اس کے حق میں اس کی بڑی رحمت ہوگی۔ اس کام کے پورے عرصہ میں ایک طرف تو بے حد ڈرتا رہا کہ کہیں کوئی ایسی گستاخی تو نہیں کر رہا ہوں جس پر مواخذہ ہو، دوسری طرف جب بھی کبھی کسی آیت کے ماخوذ ترجمہ کے بارے میں ایسا لگتا کہ اس سے تو قاری بات نہ سمجھ سکے گا، اور پھر کسی تفسیر سے توضیحی عبارت لے کر لگانے کے بعد مفہوم واضح کرنے میں کامیابی ملتی تو سرور و انبساط کی جس کیفیت سے گذرتا اور چشم نم کے ساتھ اللہ کے شکر کی جس طرح توفیق ملتی وہ بیان سے باہر ہے۔

بس ایک تو اس کیفیت نے پانچ سال کے عرصہ میں اس کام کو مسلسل کرتے رہنے اور اس کے بارے میں اچھی امید قائم کرنے میں بڑی مدد کی، دوسرے جن اہل علم حضرات کو اس کو دکھایا الحمد للہ ان میں سے ہر ایک نے ہمت افزائی ہی کی، جن میں خاص طور پر مولانا اقبال احمد اعظمی (لیسٹر، برطانیہ)، ڈاکٹر محمد خالد صدیقی (سابق ریڈر شعبۂ فارسی، علی گڈھ مسلم یونیورسٹی) برادر عزیز و مکرم مولانا خلیل الرحمٰن سجاد ندوی (مدیر الفرقان لکھنؤ)، برادرم و رفیقم مولانا سید محمد حمزہ حسنی ندوی (ناظر عام ندوۃ العلماء لکھنؤ)، مولانا انیس احمد ندوی اور عزیزان من مولوی یحییٰ نعمانی و مولوی الیاس نعمانی وغیرہم قابل ذکر ہیں۔

اس گناہگار بندہ کو خدمت قرآن کی یہ عظیم توفیق کیوں ملی اس پر بہت غور کرتا رہا تو اس کے علاوہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ چونکہ والد مرحوم و مغفور کے ساتھ مستقل رہائش اس عاجز کے ہی نصیب میں آئی اور اس بنا پر ان کی خدمت کا خوب موقع ملا جس کے نتیجہ میں ان کی خوب دعائیں ملتی رہیں۔ بس اس عاجز کے نزدیک یہ جو کچھ ہے بس ان ہی کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس عظیم کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کی توفیق دی، اور پانچ سال کے اس عرصہ میں دوسری ذمہ داریوں کی انجام دہی کے علاوہ بلا ناغہ ۴۔۵ گھنٹے روزآنہ صرف اس کام میں لگانا آسان کیا اور بلڈ پریشر اور شوگر کا مریض ہونے کے باوجود اس دوران غالباً ایک بار بھی بیماری کی وجہ سے بھی اس میں رخنہ نہیں ڈالا۔ جس اللہ نے اس قدر مدد کی ہے اسی سے دعا ہے کہ وہ اسے قبول فرمائے اور اپنے بندوں کے لئے نفع بخش بنائے۔

اس قرآن کے متن کا عکس لینے اور ترجمہ کی کمپوزنگ کے بعد اس کی بہتر سے بہتر پروف ریڈنگ کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔ بالخصوص اس کے متن کو بلا ناغہ روزانہ ایک پارہ خود پڑھا اور اہلیہ سے پڑھوایا، اور اس کے ۵۔۵ دور کئے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اہلیہ کو کہ انھوں نے بھر پور تعاون دیا اور ان اعراب کی نشاندہی میں جو حذف ہو گئے تھے مجھ سے بازی مارتی رہیں۔ اس کے بعد ایک ریڈنگ قاری حافظ مولانا عبید الرحمن (صاحبزادہ حاجی بادشاہ علی مرحوم سابق امیر تبلیغی جماعت لکھنؤ) سے کرائی، جنھوں نے اپنی تمام مصروفیات کے باوجود بہت کم وقت میں اس کام کو انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کے بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے۔ پھر اس کی ۲۔۲ ریڈنگ اور کرنے کے بعد جب ایک بھی محذوف اعراب نہیں ملا تو اس کو اشاعت کے لئے پاس کیا گیا۔ پھر بھی ہم بشر ہیں خطا و غلطی کا احتمال بہر حال ہے۔ اس بنا پر قارئین سے ہماری درخواست ہے کہ کسی قسم کی غلطی رہ گئی ہو بالخصوص اعراب (زیر، زبر، پیش، جزم، تشدید، مد، ہمزہ وغیرہ) چھوٹ گیا ہو یا عکس کی صفائی میں حذف ہو گیا ہو تو مطلع فرمائیں، آئندہ ایڈیشن میں انشاء اللہ تصحیح کر لی جائے گی۔

جہاں تک ترجمہ کی بات ہے تو یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا کوئی بھی ترجمہ خواہ کیسی ہی دقت نظر سے انجام پایا ہو، ان عظیم معانی کو کماحقہٗ ادا کرنے سے بہر حال قاصر رہے گا جو اس معجزانہ متن میں پنہاں ہیں۔ نیز یہ کہ ترجمہ میں جن مطالب کو پیش کیا جاتا ہے وہ دراصل مترجم کی قرآن فہمی کا حاصل ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر انسانی کوشش کی طرح ترجمۂ قرآن میں بھی غلطی، کوتاہی اور نقص کا امکان باقی رہتا ہے۔ اس لئے اس توضیحی ترجمہ کے مرتب کرنے میں کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو تو مطلع کرنے کی زحمت کریں، تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔ یہ عاجز بہت احسان مند ہوگا۔

آخر میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس سیاہ کار سے یہ عظیم خدمت لی۔ نہ صرف یہ کہ مختلف متعدد مستند و معتبر تراجم سے آسان ترین ترجمہ اخذ کر کے مرتب کرنے کا کام لیا، بلکہ مستند و معتبر تفاسیر سے توضیحی عبارات لے کر کمپوز کرنے اور پھر ان کو ترجمہ کے دوران فٹ کرنے کا کام بھی لیا، جس نے اس توضیحی ترجمہ کو بحمد اللہ ایسا آسان اور عام فہم بنا دیا ہے کہ اب انشاء اللہ اردو سے واقف ہر شخص قرآنی آیات کا مطلب بہ آسانی سمجھ سکتا ہے۔

بڑی احسان فراموشی ہوگی اگر میں ان متعلقین کا شکریہ نہ ادا کروں جنھوں نے اس کام میں اپنا تعاون دیا۔ سب سے بڑی مدد مجھے عزیزی فیصل وقار اور جناب احمد سعود ندوی صاحب سے ملی، جنھوں نے بالترتیب عربی متن کی منتقلی، اور آیات نیز بین السطور ترجمہ لگانے کا کام کیا، ان کے علاوہ سیٹنگ کو فائنل ٹچ میاں فیضان سلمہٗ نے دیا۔ میں ان سب کا ممنون ہوں۔

طباعت کے مسائل کے سلسلہ میں جو تعاون رفیق من جناب امتیاز علی علوی، اُن کی اہلیہ اور عزیزان من ہارون نعمانی و عبید احمد صدیقی نے دیا اس کا بھی یہ عاجز دل سے شکر گذار ہے۔ ان کے علاوہ ان تمام حضرات و متعلقین کا بھی جو اس دوران نہ صرف اس کام کی بابت معلوم کرتے رہے بلکہ اپنے اشتیاق اور انتظار کا بھی برابر اظہار کرتے رہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ان کے حسن ظن کی لاج رکھ لے اور اس کو اپنے بندوں کے لئے بے حد مفید بنا دے نیز اس مرتب کے لئے زاد آخرت۔ کہ بس تیری کریمی کا ہی آسرا ہے۔

آخر میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اس بندۂ ناچیز کے پاس اپنے رب کریم کا شکر ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں جس نے اس کام کی توفیق دی، وہ جس ذرّہ بے مقدار سے جو کام لینا چاہے، لے لیتا ہے۔ لہٰذا اگر توضیحی ترجمہ و تشریحی عبارات میں کوئی خوبی ہے تو وہ ان اکابرین کی ہے جن کی عبارت میں نے نقل کی ہے اور اگر کوئی کوتاہی یا کمی ہے تو میری نااہلی کی وجہ سے ہے۔ بس اسی رب کریم سے التجا ہے کہ وہ میری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرما کر اس کو قبول فرمالے اور میری مغفرت کا ذریعہ بنا دے، نیز میرے والدین، اساتذہ، اہل خاندان، محبین، مخلصین اور متعلقین کے لئے صدقۂ جاریہ بنا دے۔ آمین ثم آمین۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٥ والسلام

محمد حسان نعمانی

(جمعہ، ۱۰ر جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۱ر اپریل ۲۰۱۴ء)

توضیحی ترجمۂ قرآن

کی بابت

ممتاز علماء کرام کے

بیش بہا تاثرات اور قیمتی تحسینی کلمات

مخدومی ومکرمی حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی دام ظلہم العالی

استاذ تفسیر وناظم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

Mohammad Rabey Hasani Nadwi
P.O. Box No. 93 - LUCKNOW - 226007 (INDIA)
Phones: (0522) 2740151, 2741316, Fax: 2741221, 2741231
E-Mail : nadwi@nadwi.net & Rabeynadwi@yahoo.com

محمد الرابع الحسني الندوي
ندوة العلماء ص- ب -۹۳- لكهنؤ (الهند) ☆
هاتف: (۰۵۲۲) ۲۷٤۰۱٥۱، ۲۷٤۱۳۱٦، فاكس: ۲۷٤۱۲۲۱، ۲۷٤۱۲۳۱

التاریخ — عزیزی مولوی محمد حسان ندوی حفظکم اللہ — الرقم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

آپ کا خط اور ترجمہ قرآن کا ایک حصہ موصول ہوا، دیکھ کر خوشی ہوئی اور تعجب ہوا، خوشی اس بات کی کہ آپ کو اللہ رب العزت نے اپنے مقدس کلام کی ترجمانی پر محنت کی سعادت عطا کی، اور تعجب یہ ہوا کہ آپ ہماری معلومات کی حد تک علمی مشغولیت نہیں رکھتے تھے، آپ کے اس علمی عمل سے اس کے خلاف ظاہر ہوا، لیکن یہ تعجب یہ خیال کر کے ختم ہو گیا کہ آپ ایک عظیم المرتبت عالم دین اور مصنف جلیل کے صاحبزادے ہیں ان کی علمی وادبی وراثت آپ کو ضرور ملی ہوگی، اور پھر آپ کے برادر معظم فکر وادب کی راہ میں نمایاں ہیں، بہر حال یہ علمی ودینی کام جو تحقیق ومطالعہ کی خوبی کا طالب ہے، آپ انجام دے رہے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مفید بنائے اور آپ کے ترقی درجات کا ذریعہ بنائے۔

قرآن مجید کا کسی دیگر زبان میں ادا کرنا بہت مشکل کام ہے اور وہ آسان بھی ہے، اس کو بحسن وخوبی انجام دینا ہو تو بہت مشکل ہے اور سرسری اور رواں انداز سے کیا جائے تو بہت آسان ہے، کیوں کہ متعدد اور متنوع ترجمے شائع ہو چکے ہیں، کسی ایک کو اپنا لیا جائے تو حرفاً حرفاً مشابہت کے ساتھ انجام پا جاتا ہے، آپ نے اپنے خط میں اپنے کام میں احتیاط وتحقیق کی جو تفصیل لکھی ہے اس سے اچھی توقع ہے، آپ نے متعدد مستند تراجم کو سامنے بھی رکھا ہے اور قارئین کے فہم کی سطح کا لحاظ کرتے ہوئے مفید اسلوب اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ترجمہ کا کام بڑی ذمہ داری کا کام ہوتا ہے، کیوں کہ متبادل زبان کے محاورات اور اس کے الفاظ کے معانی کے ساتھ ان کے معنوی اشارے بھی جاننا ضروری ہوتا ہے، اور اسی کے مطابق ترجمہ کی افادیت گھٹتی بڑھتی ہے، مثلاً عربی میں کسی ایک معنی کے لیے متعدد مترادفات ہیں جو اپنے الگ الگ اشارے رکھتے ہیں، لیکن متبادل زبان میں وہ مترادفات موجود نہیں، تو ترجمہ کی اثر انگیزی بلکہ مطابق اصل ہونا ناقابل عمل ہو جاتا ہے، جس کو مختلف مترجمین قرآن نے اپنی اپنی حد تک پہنچانے کی کوشش کی ہے، آپ نے اچھا کیا کہ متعدد تراجم کو سامنے رکھ کر انتخاب کیا، میں نے آپ کی ترجمانی کو آپ کے ارسال کردہ نمونہ کے مختلف صفحات میں دیکھا، تو مناسب معلوم ہوا امید ہے کہ آپ کی یہ کوشش ایک اچھی کوشش ثابت ہوگی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا یہ کام احتیاط اور مناسب طریقہ کار کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہونچے اور لوگ فائدہ اٹھائیں۔

۱۴۳۴/۶/۶ھ
۲۰۱۳/۵/۱۸ء

والسلام

محمد رابع حسنی ندوی
ندوۃ العلماء لکھنؤ

حضرت مولانا برہان الدین سنبھلی زید مجدہم

(صدر شعبۂ تفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کا امت محمدیہ پر بڑا احسان ہے کہ اس نے امت مرحومہ کو۔ باوجود مادی کثافتوں اور طرح طرح کی شیطانی کوششوں کے۔ اس گئے گزرے ظلمتوں سے بھرپور زمانے میں بھی قرآن فہمی کا ذوق نہ صرف باقی رکھا ہے بلکہ بحمد اللہ اس میں روز افزوں اضافہ ہے، البتہ زمانے اور زبانوں کے تغیر کی وجہ سے آسان سے آسان تر انداز میں قرآنی مفاہیم کی طلب پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ علمائے عصر نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے متعدد کوششیں کی ہیں، جن میں شیخ الاسلام فقیہ الملت حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہٗ اور مشہور فقیہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی زید کرمہٗ کا نام مثالاً لیا جاسکتا ہے۔

ایسی ہی ایک کوشش۔ ایک علمی گھرانے اور بہت بڑے عالم اور محدث (حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ) کے چشم وچراغ۔ مولانا محمد حسان نعمانی ندوی (جو ندوہ سے فارغ التحصیل اور لکھنؤ یونیورسٹی سے عربی میں .M.A کی ڈگری یافتہ ہیں) نے کی ہے۔ اور اس میدان میں بہت سنبھل کر قدم رکھا ہے کہ اکابر اہل علم کے تراجم سے آسان ترین ترجمہ اور متعدد معتبر اردو تفاسیر سے توضیحی وتشریحی عبارات لے کر زیر نظر مجموعہ تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی قبول فرمائے اور اس پیش کش کو مفید سے مفید تر بنائے۔

از راہِ حسنِ ظن راقم سے اس کے ایک حصہ (از پارہ ۱۳ تا پارہ ۱۸) پر نظر ڈال کر رائے دینے کی فرمائش کی، تو اس عاجز نے باوجود معذور، بیمار اور صاحبِ فرش ہونے کے ان کی نسبت کا لحاظ کرتے ہوئے اس پر جستہ جستہ نظر ڈالی اور کہیں کہیں مشورے بھی دیے۔ مجموعی طور پر اندازہ ہے کہ یہ سعی قابل قدر اور مشکور ہے، اور عام فہم ہونے کی وجہ سے قرآن مجید سے مستفید ہونے میں معاون ثابت ہوگی۔ اور موصوف کا مقصد حاصل ہو جائے گا اور وہ انشاء اللہ ماجور ہوں گے۔

برادر عزیز مولانا محمد حسان نعمانی ندوی چونکہ عرصہ سے ایک بڑے دینی مرکزی کتب خانہ (مکتبہ الفرقان) کے منتظم اور نگراں ہیں اس کی وجہ سے ان کا عوام سے رابطہ بھی بہت ہے اور اُن کے ذہنوں سے واقفیت بھی۔ اس بنیاد پر موصوف نے مبارک قدم اُٹھایا۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے اور اسے قبول ومقبول فرمائے۔

والسلام

رہینِ فراش، طالبِ دعا

محمد برہان الدین سنبھلی

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۲۴ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ

حضرت مولانا محمد زکریا سنبھلی دامت فیوضہم

(صدر شعبۂ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

برادر عزیز و محترم میاں حسان نعمانی ندوی نے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے نہایت خاموشی کے ساتھ ایک ایسا کام کیا جس کی توفیق کم ہی لوگوں کو ہوتی ہے۔ سال گذشتہ میرے علم میں یہ بات آئی کہ وہ تقریباً چار سال سے قرآن مجید کا ترجمہ کررہے ہیں، اور الحمد للہ پابندی کے ساتھ روزانہ اس کام میں تین چار گھنٹے پورے انہماک کے ساتھ مشغول رہتے ہیں۔ مجھے خوشی بھی ہوئی اور تعجب بھی۔ اس لئے کہ میرے نزدیک وہ کوئی علمی شخصیت نہیں ہیں۔ لیکن یہ معلوم ہے کہ ان میں خداداد علمی صلاحیت ہے۔ اُنھوں نے الفرقان میں حج کے سلسلہ میں کئی مضامین لکھے یا کبھی اور کوئی علمی مسئلہ زیر گفتگو آیا یا اُنھوں نے اس پر قلم اُٹھایا تو احساس ہوا کہ الحمد للہ اُن کے اندر اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و دینی صلاحیتیں کچھ نہ کچھ ہیں، اگرچہ ابھی تک انھوں نے ان کو استعمال نہیں کیا ہے۔ عم محترمؒ کی ایک صفت ان میں استقامت و پامردی بھی ہے، جب کسی کام کا بیڑا اُٹھالیا تو بس اُٹھالیا۔ اب قدم پیچھے کو نہیں ہٹے گا۔ محنت اور کام کرنا تو سانس اور خون کی گردش کی طرح ان کا مزاج ہے۔ الحمد للہ اِدھر کافی عرصہ سے مزاج میں دینداری بہت آگئی ہے۔ مالی معاملات میں اُن کی ایمان داری کی گواہی تو اُن کے والد صاحب سے ہم نے بار بار سنی تھی۔

خیر، ذلک فضل اللہ یو تیہ من یشاء۔ یعنی برادر عزیز نے حضرت مولانا عبد الماجد دریابادیؒ کے ترجمہ قرآن کے حاشیہ پر سہل اور عام فہم ترجمہ کردیا، اور ایک صبح کو میرے غریب خانہ پر آکر کہا کہ یہ چھ پاروں کا سہل اور عام فہم اور کچھ تشریحی ترجمہ ہے، اس پر آپ نظر ثانی کرلیں۔ پھر خود ہی یہ بھی بتلایا کہ اس میں میرا کچھ نہیں ہے۔ میں نے معاصر اردو ترجموں و تفاسیر میں سے جو مجھے سہل معلوم ہوا وہ ترجمہ لے لیا ہے۔ آپ کی نظر ثانی کے بغیر اس کی اشاعت نہیں کروں گا۔ نظر ثانی یعنی ترجمہ قرآن پڑھنے کی سعادت میں نے بسر و چشم قبول کرلی۔ اُن کے ترجمہ میں جہاں کچھ تبدیلی کی ضرورت سمجھی کردی۔ ایک دو جگہ میرے نزدیک اصلاح کی ضرورت تھی وہ بھی کردی۔ جب چھ پارے دیکھ لئے تو وہ مزید چھ پارے دے گئے۔ اسی طرح سلسلہ چلتا رہا اور الحمد للہ پورے قرآن مجید کا ترجمہ عزیزی حسان میاں کے طفیل میں نے غور سے پڑھ لیا۔ دینی اور قلبی و روحانی فائدہ کے علاوہ مجھے اس ترجمہ سے علمی فائدہ بھی ہوا۔

ترجمہ واقعۃً سہل اور مرتب ہے۔ سب سے فائدہ کی چیز ان کے وہ اضافی جملے یا کلمات ہیں جو انھوں نے آیات کے بیچ ربط باقی رکھنے یا قاری کے ذہن میں پیدا ہونے والے اشکالات کو رفع کرنے کے لئے مستند و معتبر اردو تفاسیر سے لے کر جوڑے ہیں۔ یہ بہت مختصر لیکن غیر معمولی مفید ہیں اور ترجمہ کو مرتب اور مسلسل عبارت بنانے میں ان کو بہت دخل ہے۔ بہر حال عزیز من حسان میاں ندوی سے اللہ نے یہ کام لے لیا۔ انشاء اللہ جب بھی اس کی اشاعت ہوگی، اور خدا کرے جلد ہوجائے، تو یہ عام اردو داں لوگوں کے لئے بہت مفید ترجمۂ قرآن پاک ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی اس توفیق اور انعام پر جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔

محمد زکریا

(دستخط مولانا محمد زکریا سنبھلی)

حضرت مولانا سید محمد واضح رشید حسنی صاحب زید لطفہم (معتمد تعلیمات دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز گرامی مولوی محمد حسان نعمانی حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔ آپ کا خط ترجمۂ قرآن کی مراجعت کے سلسلہ میں ملا.......

عزیزی مولوی حمزہ حسنی سے آپ کی محنت اور کاوش کا علم ہوا تھا، آپ نے سارے تراجم کے محاسن کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہم استفادہ کے خیال سے انشاء اللہ ضرور مطالعہ کریں گے، اور اس میں اپنی سعادت محسوس کریں گے...... والسلام محمد ۱۲/جون ۲۰۱۳ء

(دستخط مولانا واضح رشید حسنی)

حضرت مولانا محمد عاقل صاحب زید لطفہم (استاذ حدیث مظاہر علوم، سہارنپور)

باسمہٖ سبحانہٗ

مکرم محترم جناب مولانا محمد حسان نعمانی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔ آپ کا مکتوب اور قرآن مجید کے ترجمہ کا نمونہ بذریعہ رجسٹری ڈاک موصول ہوا، یاد فرمائی کا شکریہ۔

آپ کا مرتب کردہ ترجمہ دیکھا، ماشاء اللہ خوب ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی اس محنت کو قبول فرمائے اور طالبین وشائقین کو اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

بندہ نے عدیم الفرصت ہے نے کی بنا پر اور دوسرے اس لئے بھی کہ بندہ کا اشتغال اگر رہا ہے تو علم حدیث سے رہا ہے، علم تفسیر سے نہیں، اس لئے بجائے خود دیکھنے کے یہاں کے مدرسین میں سے اپنے ایک معتمد کو اس کام کے لئے منتخب کیا، وہ اس پر آمادہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر عطا فرمائے۔ لہٰذا آپ اس ترجمہ کی ایک قسط بھیج دیجئے اور دعا کیجئے کہ یہ کام بسہولت ہو جائے۔ فقط محمد عاقل ۷/رجب ۳۴ھ

(دستخط: مولانا محمد عاقل عفا اللہ عنہ)

حضرت مولانا سلمان حسینی ندوی صاحب (محاضر کلیۃ الشریعۃ واصول الدین دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

مکرم ومحترم مولانا محمد حسان ندوی سلام مسنون!

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ گرامی نامہ ملا، اور ترجمۂ قرآن کا نمونہ بھی، ماشاء اللہ۔ دونوں ترجموں کے جمع ہونے سے خوبی دوبالا ہوگئی، جو چاہے گا کسی ایک ترجمہ پر اکتفا کرلے گا، جو چاہے گا دونوں پڑھ لے گا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ خدا کرے جلد طبع ہو اور ہاتھوں ہاتھ لیا جائے۔ والسلام

سلمان الحسینی

(دستخط: مولانا سلمان الحسینی) ۲۰۱۳/۵/۶ء

حضرت مولانا ہارون رشید صدیقی صاحب (ایم اے حدیث وتفسیر ریاض یونیورسٹی)

.... مولانا عبد الماجد دریابادیؒ کا ترجمہ اردو ترجموں میں جدید تر اور معتبر ترین ہے۔ حواشی میں آپ کا توضیحی ترجمہ بہت پسند آیا

.... اگر کوئی شخص تلاوت کے بعد صرف حواشی پڑھ لے تو اس کو سیری ہو جائے۔

(دستخط مولانا ہارون رشید)

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست بقید صفحہ نمبر وپارہ نمبر